نسیمِ چمن پیرائی کون و مکان کا فرزندی داستان کا

افسانۂ دلپذیر و قصۂ بے نظیر طلسم کلام سحر تاثیر و ہوش ربا جو دو تقریر
نو عروس کلام زیبا و نو تقریر مرصع و تحریر حیرت افزا عنی

جلد ہفتم

طلسم ہوشربا

ترجمہ داستان

امیر حمزہ صاحبقران

بار دوم

تصنیف ناظم فسانۂ زبان داستان گوی شیرین بیان سخن سنج مصاحب خوان
پسندیدۂ مجالس امیران زمان سرآمد اہل فن رشک اہل ہنر جناب منشی احمد حسین متخلص بہ قمر

مطبع نامی منشی نولکشور کانپور میں زیور طبع سے محلی ہوئی

جز - ۶۰ ورق

فہرست کتب

اطلاع

اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ [illegible] لیے موجود ہی اور اسکی فہرست مطول ہر ایک
شائق کو چھاپہ خانہ [illegible] کی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے بتعین اصلی حالات کتب کو معلوم فرما سکتے ہین
قیمت بھی ارزان ہی لیکن خاص اِس کتاب کے تیل پیچ کے صفحون مین بعض کتب قصہ جات نثر اردو کے
درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب جو کارخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل [illegible]

قصہ جات نثر اُردو

الف لیلہ باتصویر ـ مشہور فسانہ ہزار اور ایک
رات کا عربی مین ہے اسکا ترجمہ اُردو مین بعبارت
دلچسپ مرغوب عالم منجانب مطبع اودہ اخبار منشی
طوطا رام تخلص شایان مرحوم نے کیا ہی اِس مرتبہ
اسکا اختصار بعبارت دلچسپ مولوی حامد علیخان
تخلص حامد نے کیا ہی لطف یہ کہ ہر رات کا ترجمہ
علٰحدہ علٰحدہ ہی جس سے اور بھی لطف شائقین کو
ملتا ہی و تصاویر بھی اس مرتبہ اپنے اپنے موقع کے ساتھ
نہایت عمدہ کشیدہ قابل دید ہین ـ

الف لیلہ بغیر تصویر ـ مترجمہ منشی طوطا رام شایان
مجموعہ افسانہ دلپذیر ـ جسمین بیس فسانہ عجیب
ہین کہ جو کتاب انگریزی موسومہ ٹیلس فرام معروف بہ
لیمس ٹیلس مصنفہ سکسپیر صاحب نامی شاعر سے جناب
مولوی محمد احسان اللہ صاحب نے بعبارت سلیس
عام فہم ترجمہ کیا جن سے نتائج سود مند مثل
حکایات لقمان حکیم جلوہ نما ہین لطف یہ کہ ہر ایک
قصہ کی لوح و ہندسہ و خاتمہ بھی جدا گانہ ہی ـ

طلسم ہوش ربا ـ کامل سات جلدون مین بے نظیر
افسانہ ہی جو آج تک لوگونکی نظر سے نہ گذرا تھا
سبب یہ ہی کہ شاہی خزانون مین مخفی ہونے سے
نامی سنا تھا مطبع کے صرف زر خطیر سے مطبع کیلیے
ترجمہ ہوا چنانچہ چھ جلدین طبع ہو کر شائع ہو چکی
ہین مگر ساتوین جلد کسی قدر باقی بھی وہ بھی
تیار ہو گئی ہے بہ تفصیل ذیل ـ

(جلد اول)
(جلد دوم)
(جلد سوم)
(جلد چہارم)
(جلد پنجم)
(جلد ششم)
(جلد ہفتم)

فسانہ عجائب جلی قلم ـ باتصویر بعبارت رنگین
و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور بہ تفصیل ذیل ـ
ایضاً ـ متوسط قلم باتصویر ـ
ایضاً ـ باریک قلم بلا تصویر ـ

سرور سخن ـ بجواب فسانہ عجائب از سید
محمد بن حسین مودودی ـ

طلسم حیرت افسانہ عجیبہ از منشی جعفر علی تخلص شیون

بیمن حسن چراغ دو مکان کا فرماں روائی شان کا

افسانۂ دلپذیر و قصۂ بے نظیر طلسم کلام سحر تاثیر و ہوشربا یعنی دو تقریر
نو عروس کلام زیبا و نزد تقریر مرصع و تحریر حیرت افزا یعنی

جلد ہفتم

طلسم ہوشربا

ترجمۂ داستان

امیر حمزہ صاحبقران

بار دوم

تصنیف ناظم فصاحت زبانی داستان گوی شیریں بیان سخن سنج مصاحب خوان
پسندیدہ مجالس امیران نیسان سرآمد اہل فن تنک اہل ہنر جناب منشی احمد حسین متخلص بہ قمر

مطبع نامی منشی نولکشور میں بحلیۂ طبع مجلی ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد خالق زمین و زمان کو سزاوار ہی جو سبکا مالک و مختار - بیک کلمہ کن تمام عالم کو پیدا کیا ہی ای بے نیاز

خالق کارساز نظم مصنف
کنی ذرہ را آفتاب از نظر

درخت و گیاہ و ثمر ستی
سپیدی بشب میدہی اہر

بیک قطرہ تو گہر ساختی
ای خالق کون و مکان و ای رب

دو جہان محمود برحق خالق مطلق خالق کل مخلوقات لاشریک بر جود و
ہمان بہتر کہ ما مشت ہوسناک
کنیم آئینہ از زنگ ہوس پاک

نعت سرور کائنات اشرف موجودات حبیب رب دو جہان باعث بنائے زمین و زمان جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - نظم

محمد باعث ایجاد عالم
محمد سرو گلزار رسالت

محمد حامی دین معظم
حبیب رب اکرم محترم و

محمد شافع روز قیامت
محتشم ماحی ادیان باطلہ رافع رایات رستگاری

دافع ظلم و بدعت ایمانی حمد بے میم لائق تکریم یکہ تاز عرصہ گاہ سبحن الذی اسری شاہباز بلند پرواز دنی فتدلے شہنشاہ اورنگ نشین مکان فکان قاب قوسین او ادنی راز دار رموز

بہترین فاوحی الی عبدہ ما اوحی طوطیکر خار و ماینطق عن الہوی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم یہ کج مج زبان حبیب رب دو جہان کیا صفت لکھ سکتا ہے دست و قلم کو سکتا ہے

منقبت جناب حیدر کرار صاحب ذوالفقار کرار غیر فرار شیر بیشۂ پروردگار امام اول حاکم جز و کل - قصیدۂ مصنف

گلچین ہون خانہ باغ جناب امیر کا	شاخ نہال خلد ہے شجرہ فقیر کا	بس ہے انا مدینۃ علم انکے باب مین
گھر بادشاہ کا ہے تو در ہے وزیر کا	زیب لواے شرع نبی ہے وصی کی ذات	مسند ہے بادشاہ کی تکیہ فقیر کا
بعد نبی ہے کلمے مین نام امام دین	کیا خوب ساتھ ہے شاہ و وزیر کا	کھائی غذا خدا کیطرف سے نبی کے ساتھ
روز ہی بیان ہے ہاتھ مرے دستگیر کا	تیرے گلے مین ہین بحر ڈالا جو کشتی کے	کوثر مین تیرتا ہے پیالہ فقیر کا
روشن کرو قمر کی سحر یا ابوتراب	پہونچا وقت آمد منکر نکیر کا	التماس بخدمت ناظرین و شائقین

جلد ششم اس مقام پر ختم کی کہ شہنشاہ لاجین و مہ جبین بر آمدہ سحر پری و مخمور و بہار قلعہ جدادیہ مین مقید ہین ایک صحرای پر فضا مین لشکر مہرخ و قلانیلم کوہ بر لشکر اسد نامدار و ماہیان زمرد پوش نے ہفت در بند تیار کیے ہین کوکب نے وزیر قتل ماہیان زمرد پوش کیا ہے خواجہ عمرو انکے تعاقب مین افراسیاب جادو باغ سیب مین بیٹھا بہ لہد اشت حال ہفت در بند ساختہ ماہیان زمرد پوش مین مصروف ہے ہر داستان کا ذکر وقت و مقام موقوف ہے اولا اول منظور ہے کہ داستان رنگین فصاحت آئین ہفت در بند ساختہ ماہیان سحر پرور ہو ناظرین اس داستان کے ملاحظہ سے بہت لطف اٹھائینگے

دو کلمہ داستان حیرت بیان ہفت در بند ساختہ ماہیان زمرد پوش ہر مقام پر بشوکت سحر پہونچنا کوکب کا و عیاریان بطرز نو خواجہ عمرو کی تا بباغ ظلمات عجب داستان سحر عنوان ہے - ساقی نامہ مصنف

ساقی مے بیخودی کا ہو دور	میخانہ دہر کا ہے کیا طور	ہے دختر رز کمال بیباک
مجھ رند سے جنگ کی ہے کیون ناک	جامی جناس کا ہون طالب	ہو پیر مغان پہ رند غالب
بیخود جو یہ رند مست ہوگا	میخانے مین بندوبست ہوگا	**دیگر تضمین ساقی نامہ**
چل اے اشہب کلک گردون نبرد	طاؤس بھی ہوگی صبا گرد برد	فن جنگ کے آج جھنڈے گڑین
رہین سرخرو ساحرون سے لڑین	ہو ملو مین اپنے عروس ظفر	پڑے کھیت ہر ایک در بند پر

عمر کی ہوں تحریر عیاریاں
فن مکر یا پوش کی گرد ہے
دونده جہان گرد مقبول رب
طلسمات کا لکھ نشیب و فراز
نئے طور کی جنگ کا ذکر ہے
جلالت نگاران شمشیر زن
یہ ہے داستان جلالت نشان
مرا کلک ہے رستم صف شکن
اوٹھے سحر کے ابر آتش فشان
لڑائی مین رندونکی بھی دی خبر
لڑائی کے ہونے لگے بندوبست

نہ عیاریاں حف مکاریاں
کتا بو مین انکا ذکر ہے
تراشندۂ ریش ساحر لقب
کھلے حال کچھ ہفت دربند کا
رہ ہفت دربند سے ہے طے
بہ تصدیق تاریخ حرت بیان
نئے طرز سے ہو عیاریان
صف جنگ کا جا تحریر ہو
کھلے ہین علمہای زن نشان
چلے جام صہبای نے جدل
ہوئی دختر رز کو آشکست

عمر تیز رو جاقل و فرد ست
شا دون مدد کو یہی فکر ہے
چل اے توسن کلک جادو طراز
سمند قلم نے طرارہ بھرا
تہور شعاران شیرین سخن
رقم کرتے ہین سحر کی داستان
قمر قلزم فکر سے جوش زن
ہر اک لفظ جادو کی تقریر ہو
مرے ساقی جنگ جو بیخبر
نہ زورونکی جرات مین آئی خلل
چہرہ طرکشندگان جادۂ سحر و

ساحری در بندہائے سحر ساختہ ماہیان زمرد پوش کو بجزا شوکت یون طی کرتے ہین شعر سخن سنج و غواص بای فکر ❊ چنین می نگارد بایمای فکر ❊ کوکب فکریایان مین ملا کہ اسکے سحر سے مشتری قتل ہوئین کوکب نے قسم کھائی ہے کہ بدون قتل ماہیان دا ہنے خہ سے کھانا نہ کھاؤنگا کوکب مرکب سوار ہو کر صحرا طی کرتا ہوا جاتا ہے عمرو کوکب سے وعدہ کرکے جو بہ بصورت فقیر ایک صحرا مین آکر ٹھہر رستہ تاک لیا ہے کہ کوکب اسی راہ سے آئیگا خواجہ نے دیکھا کہ سامنے ایکیا جاری ہے کنارے دریا کے شوالے بنے ہین ہزارہا ساحران شوالو نیز پوجا کر رہے ہین صدائے سامری و جمشید بلند ہے تو عقل سے عمرو نے دریافت کیا کہ اس مقام کو کسی ساحر نے روکا ہے ناگاہ آسمان پر ایک آفتاب چرخ مارتا ہوا پیدا ہوا اول وہ آفتاب سحر پر سبز دریا چمکا ساحرون نے جانا آج نیر اعظم مہربان ہے پوجا کرنے لگے جب وہ آفتاب قریب یا پہونچا اسقدر حدت ہوئی کہ ساحر جو فروکش تھے وہ جلنے لگے صحرا کرۂ نار بنگیا آفتاب کی حدت سے صدائے سامری یا جمشید کرتے جاتے ہین کہ بھاگین لیکن بھاگ نہین سکتے کسیکا سر کٹکر گرا کوئی جلا جو مکان کنارے دریا کے تھے وہ گرنے لگے دریا کا پانی کھولا دھوان دریا سے نکلا مچھلیان گرمی سے بیتاب ہوکر بلند ہوتی جاتی ہین کہ آفتاب سے لپٹ جاتی ہین جو دو نیچی ہوئی ہیں شمشیر شعاع گری سر کٹکے گرے دریا تمام خون آلودہ ہو کنارے دریا خونبہانی کشتی حیات ماہیان طوفانی خواجہ عمرو

بشکل متبدل دیکھ رہے ہین وہ آفتاب عالمتاب اس قدر نیچا ہوا کہ دریا خشک ہونے لگا لاشہای ماہیان
دریا ریتی مین پڑے ہوے تڑپ رہے ہین تلاطم امواج نے اسقدر سر کھینچا پانی بھی جا رہا ہے آفتاب کو گھیرن
آفتاب کی وہ حدت ہے کہ قطرات آب چنگاریان بن گئے پانی مین انتہا کی کھولن مردمان آبی بدحواس
جب منہ دراز اسی حال مین گذرا اور وہ آفتاب دریا پر آکر سایہ فگن ہوا دریا مین تڑاقا ہوا ایک نہنگ کلان بعد
جوش و خروش اس دریای قہار سے نکلا تڑپ کر بلند ہوا نیر اعظم کے قریب پہونچا شعاعین گرین نہنگ پر تاثیر
نہوئی حباب منہ سے چھوڑتا ہوا قریب آفتاب پہونچ گیا صاف ظاہر ہے کہ یہ نہنگ خون آشام بھی آتش مزاج شعلہ
جوالہ نے آفتاب پر منہ سے حباب چھوڑا نیر اعظم تڑپا بیچ سے شق ہوا خواجہ عمرو دیکھ رہے ہین جب آفتاب کے
دو ٹکڑے ہوے نہنگ گرد چرخ مار رہا ہے جب آفتاب کو تلاطم ہوا اندر سے آفتاب عالمتاب آفتاب طلسم
نور افشان ماہ آسمان شوکت و شان صاحب جرات و توقیر شہنشاہ کوکب شمشیر ظاہر ہوا دونون ٹکڑے
آفتاب کے دریا مین گرے تیغہ کوکب کے ہاتھ مین تھا نہنگ کیجانب متوجہ ہوا تلوار جو چمکائی نہنگ کی
صورت تبدیل ہوئی عمرو نے دیکھا ایک ساحر زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست تیغہ کھینچے ہوے گرگدن
آتشین پر سوار کوکب کے مقابلے مین سحر کر رہا ہے کوکب نے اشارہ کیا وہ ساحر زمین پر گرا کوکب نے
دستک دی مرکب پرند شکین پیدا ہوا زیر ران آیا کوکب سوار ہو کر زمین پر اوترا اس ساحر نے
نعرہ کیا منم نہنگ دریانشین ای کوکب تمنے میرے ساتھ والون کو مارا مین اس دریا کا طرف سے ماہیان
کے حاکم ہون آگے نہ بڑھنے دونگا بہتر یہ ہے کہ واپس جاؤ اگر دس پانچ ہزار قتل ہو غلامان ملکہ ماہیان
زمردپوش بھی اپنے مالک پر نثار ہو گئے یہان سے قدم نہ بڑھا سکوگے راہ مین بڑی بڑی ساحران
ہین مین خیر خواہی کرتا ہون پلٹ جاؤ اپنی جان ندو تا بباغ ظلمات سات ساحران زبردست تعلیم کردہ
ملکہ ماہیان قائم ہو چکے سب نے اپنے اپنے سحر قایم کر لیے قدم بڑھانا دشوار ہوگا کوکب نے نعرہ کیا
او بیحیا کیون شامت آئی ہے بدون قتل ماہیان واپس ہوگا یہ تو دریای آب تھا اگر دریای آتش
ہوتا مین نہ رکتا کیون اپنی جان دیتا ہے ہاتھ باندھکر قدمبوسی کر کیون قضا آئی ہے ماہیان کا وقت
مرگ قریب آگیا وہ بیحیا بندگان خدا کو قتل کراتی ہے خود مقابلے مین نہین آتی نہنگ نے جواب دیا ای
کوکب رکن طلسم ہوش ربا ہے تا بباغ ظلمات پہونچنا ناممکن کیون اپنے کو آفت مین ڈالتے ہو عمرو
دیکھ رہا ہے کہ نہنگ دریانشین کوکب پر پے در پے اسقدر سحر کیے کوکب پر شعلہای آتش گرے پانی پر مچھلیان

ہزارون دریائے نکلا گرین کوکب نے آگ برباران سحر برسایا پانی کو آتش سحر سے جلایا مچھلیون کو اوسکے اشارہ
ابرو سے قتل کیا تیغۂ برق تاب بصد قہر وعتاب نیام انتقام سے کھینچا نعرہ کوہ شگاف کیا کہ زمین ہلی
نہنگ دریانشین نے فوراً تیغہ لیکر دار جوہر دار کمر سے کھینچا کئی ہاتھ کوکب پر مارے کوکب بھی وار اوسکے
روک رہا ہے جب سب وار روک چکا آواز دی او نہنگ دریانشین ایک بار مردان عالم کا تو قبول کر سب
طرح سے سحر کر چکا اب کوئی کمال باقی نہین ہے یہ کہکر تیغے کو جنبش دی کمر کو بتا کے سر پر ہاتھ مارا تیغۂ
برق تمثال گرا اوسنے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا پھر کے دو ٹکڑے نہنگ نے چاہا سایہ سے تلوار کے
نکل جاؤن کسیطرح جان بچاؤن لیکن برق شمشیر تڑپ کر گری پلک جھپکانا دشوار ہوا یا تو برق شمشیر قبضہ سپر تک
چمکی تھی یا زیر تنگ پہونچی مع گینڈے نہنگ کے دو ٹکڑے ہوئے عمرو نے دیکھا ادھر تو نہنگ دریانشین
مارا گیا اودھر آسمان سے آگ برسنے لگی عرصہ دراز تک صحرا مین تاریکی رہی دریا خشک ہوا آواز آئی
کشتی مرا نام من نہنگ دریانشین بود آب کوکب نے دیکھا ایک پھاٹک عظیم الشان ظاہر ہوا اوس
لڑائی مین کوکب نے دو چار زخم بھی کھائے دریائے خون مین نہایا ہوا مگر کچھ خیال نکیا انتہا کا ملال
چہرہ غصے سے لال عمرو تو گلیم اوڑھ کے پیچھے کوکب کے چلا کوکب کب پر سوار ہو کر طرف اوس پھاٹک کے
متوجہ ہوا گرز کو ہاتھ مین لیا پھاٹک پر آ کر گرز کو مارا ضرب اول ہی مین پھاٹک ٹوٹا اوس طرف
دروازے کی قمقام جادو غلام ماہیان زمرد پوش تین لاکھ فوج سے فردکش تھا جیسے ہی در
کفر ونفاق ٹوٹا قمقام جادو اپنی بارگاہ سے نکل آیا دیکھا کوکب یکہ وتنہا مرکب بادرفتار پر سوار
تیغہ خون آلود ہاتھ مین ابرون پر بل غم مین اپنے بزرگ کے جی بیکل فوج قمقام پر نعرہ کیا او نامرد
ہٹ جا او ستم شہنشاہ کوکب روشن ضمیر یہ ہمارے روکنے کو فوجین مقرر کی ہین یہ حقیر شیر بیشۂ نور افشان
تم بزدلون سے رو کیگا خود اوس فاحشہ کو بلاؤ قمقام نے نعرہ کیا کیفیت تلاطم تو سن ہی رہا تھا
پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ نہنگ دریانشین پر کوئی آفت آئی اب دیکھا دریا خشک ہو کر اس
مقام پر آ پڑا ہے لاشہ نہنگ دریانشین ایک جانب ساتھ والے اوسکے سب مارے گئے
اس قدر گھیر کر کوکب نے مارا کہ ایک بھی بھاگ کر نہ نکل سکا تین لاکھ فوج قمقام کی تیار ہوئی
حربہ ہائے سحر کوکب پر چلے یکہ وتنہا اوس دریائے فوج پر جا پڑا تنہائی پر کوکب کی عمرو بیقرار ہر مرتبہ
قصد کرتا ہے کہ جا کر شراکت کرون لیکن تین لاکھ ساحرون کا سحر حل ہائے غیر ساحر کا وہان ٹھہرنا

دشوار ہی عمرو بھاگ کر ایک درۂ کوہ مین آیا بصورت ساحر تماشاے جنگ کوکب رہا ہی آج عمرو پہ
حال سحر و جوان کوکب کھلا کہ تین لاکھہ مین یون لڑ رہا ہی جیسے شیر رمۂ گوسفندان پر جا پڑے
پہلے تو مشت خاک و بھاگر کوکب نے اوڑادی دس بارہ ہزار جادوگرون کے دلپر غبار الم چھایا بڑھکر
اون سبھون نے آواز دی ہم غلام شہنشاہ کوکب ہی شہنشاہ کیا حکم ہوتا ہی کوکب نے اشارہ کیا ان
سبکو مارلو وہ بارہ ہزار تین لاکھہ پر جا پڑے بھائی کو بھائی نے مارا باپ نے بیٹے کو قتل کیا بیٹا باپ
پر جا پڑا آپ ہی قتل کر کے ہین پھر ٹھنڈی سانسین بھرتے ہین محجوب ہوتے ہین چیخین مار کر روتے
ہین کوئی پکارتا ہے بیٹے اپنے بھائی کو مارا قوت بازو کو مٹایا کوئی نام فرزند لیکر روتا ہی لیکن تاثیر
سحر کوکب ہی کہ اسی طرح آمادۂ جنگ و جدل فوج قمقام پر جا پڑے لڑائی مین وہی کوشش
کوکب دمبدم سحر کو زور دے رہا ہی بارہ ہزار نے چالیس پچاس ہزار ساحر مارے آخر خود بھی
قتل ہوے قمقام کا کلیجہ پھٹ گیا کہ ایک ہی شعبدے مین کوکب نے فوج کا فیصلہ کر دیا لاشہ ہاے
ساحران سے میدان کارزار بھر دیا لڑتا بھڑتا طرف قمقام کے جاتا ہے قمقام غل مچا رہا ہے
کہ یارو تم تین لاکھہ ہو تنہا کوکب کو نہین مار سکتے چہار جانب سے گھیر کر گرفتار کر دو پاس ملکہ
ماہیان زمرد پوش کے لیچلو انعام و اکرام ملینگے مقام افسوس ہی ایک کو گرفتار نہین کر سکتے
اوسکی ترغیب سے ساحر یلوہ کر کے کوکب پر جا ڑہین جب کوکب نے گولا مارا دو دو سو کے سر پھٹ گئے
اس شوکت سے جنگ کر رہا ہی نقیب و کرنیت آوازین لگا رہے ہین صدا دیتے ہین ای مردان عالم وقت
جانبازی و سر فروشی ہی نام نور گون کا روشن کرو کوکب کو گھیر کر مارلو یہ ظالم جانے ملکہ ماہیان
زمرد پوش کا حکم محکم ہے کہ کوکب کو گرفتار کر کے جو لائیگا دولت دنیا سے بے نیاز ہو جائیگا
سالہا سال نمک سرکاری کھایا اب وقت جانبازی آیا کمی نکرو جلد گرفتار کرو کوکب پنجہ کسی کا
قابض نہین ہوتا رستم ہے کہ جھوم رہا ہے عمرو حیران ہی شوکت و جرات و جلالت کوکب نامدار
دیکھکر عش عش کر رہا ہے تین لاکھہ جوانون مین یکہ و تنہا لڑتا زخم بھی جسم پر ضرور کھائے خیال بھی
نہین کہ کون زخمی ہوا ہمہ تن چشم بنا ہوا تمام جسم تیر و تبر سے چھنا ہوا خانہ ہاے زرہ خون سے مملو
اوس فوج مین خندان و مسرور جنگ کر رہا ہے صاف ظاہر ہی کہ میدان رزم ہی کوکب کے نزدیک صحبت
بزم ہی کبھی گولا جھولی سے لیکر ان بیچاون کو جلا دیا کبھی بارش کے دانے پھینکتا ہے کبھی تیغہ برق مثال

کو جنبش دی کبھی ہنسکر برق چمکائی کیسے لطف سے لڑرہا ہی عمرو ہر مرتبہ پکار اوٹھتا ہی اے شہنشاہ باشوکت
والے نامدار بالیاقت سبحان اللہ کوکب حیران ہوتا ہی کہ یہ آواز صفت وثنا کہان سے آتی ہی عمرو کا خیال
بھی نہین ہی دلمین سوچا اس مقام پر عمرو کہان آسکتا ہی غیر ساحر کا ٹھہرنا دشوار ہی عمرو بیچارہ کہان آن سکتا ہے
وہ دریائے سحر تھا یہ مجمع فوج ساحران ہی لیکن اس صدا پر حیران ہی کوکب روشن ضمیر لڑتا بھڑتا قریب قمقام
پہونچا آواز دی او نامردان تین ورپی کے پیادونکو کیون قتل کراتا ہی تو ہماری قتل کا بیڑا اوٹھاکے آیا ہی میدان
مین آکر سرخرو ہوا سیاہ رو بیرو جو ہماری لڑائی کھیل سمجھا تھا دربند بناکر بیٹھا ہی مجمع ساحران مین چھپتا پھرتا
ہی قمقام جادو نے غل مچایا یاروان ظالم کو لینا کمند ہائے سحر مین گرفتار کرلو ایک شخص پر تمھارا قبضہ نہین ہوتا
جھنجلا کر ساحرون نے آواز دی آپ تین لاکھ کے افسر ہین سب طرح ہمسے بہتر ہین پانچہزار روپے تنخواہ
کے پاتے ہین مقابلے مین دشمن کے نہین جاتے ہین برق جہندہ پر کون ہاتھ ڈالے شیر پر یلوہ کیا کرین سحر
ہمارا جادو نہ چلا ہے ہمارا وار چلتے مین وہ رستم صولت صاحب ہمت سپر بھی منہ پر نہین لیتا افسر ایسے
ہوتے ہین آپ ہمارے بھروسے چلے تھے ملکہ ماہیان نے جو حکم دیا جاگیر و منصب ملیگا قتل کا بیڑا اوٹھایا
اب کیون نہین مقابلہ کرتے شرما کر قمقام جا پڑا کہا او نامردو مین تمھارے بھروسے پر نہین آیا ہون
دیکھو کوکب کو مارتا ہون پڑھکر سحر کرنے لگا گولا مارا کوکب نے ہاتھ مار دیا گولا پلٹ کر اوسکی فوج پر
پڑا کئی ہزار سر کٹ گئے غل بلند ہوا غلغلہ ہوا اے قمقام کیا کہنا تمھارے سحر سے تمھاری فوج تباہ ہوئی
ہے لگی تھی والی مثل بتیر پوری ہوئی اب تو قمقام سرتاپا شعلہ مزاج گرمایا تلوار کھینچکر جا پڑا خوب
سحر چلے کوکب نے سب سحر دفع کیے اس بیحیا نے اپنے کو قوی جو پایا قصد ہوا لپٹ پڑون قد و قامت
مختصر ہی کشتی مین مارلون یہ سوچ کر ٹوکتا ہوا بڑھا کوکب نے ہاتھ تلوار کا مارا اس بیحیا نے کمزور جان کر
کلائی پر ہاتھ ڈال دیا کوکب کو انتہا کا ناگوار ہوا گریبان تھام کر ایک ہکہ مارا گیندا قمقام کا
گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا لپٹے ہوئے دونون زمین پر آئے قمقام کو اپنے قد و قامت پر ناز تھا لپٹنے
لگا کوکب نے ایک طمانچہ مارا کہ گال سیاہ رو کا سرخ ہوگیا چرخ آنکھون کے نیچے اندھیرا
چھایا ضبط کرکے کوکب کی گردن پر ہاتھ رکھا لپٹ کر کوکب نے کولے پر لادا زمین پر مارا
نتھنے کا لٹھا زمین پر دھم سے گرا کوکب جست کرکے چھاتی پر سوار ہوا قاعدہ اسد نامدار کا
یاد آیا کہ ہدایت کرنا ضرور ہے فرمایا اے قمقام شناخت مین پروردگار کی کیسا کہتا ہی اگر اسلام دین

کی اطاعت کر جان بخشی کرون قمقام نے جواب دیا ای کوکب سر میدان سامنے کل فوج کے مجھکو ذلیل
کیا اب چاہتا ہی پوجنے دے سب خداؤن کو چھوڑ دون لاکھہ جان نثار سامری پر نثار ہی قمقام نے جو یہ جواب دیا
کوکب غصے مین اوٹھا قمقام کو شل کر پاس کہنہ چیر کر پھینک دیا لاشہ قمقام تڑپا ساحر گھبرائے بعد عرصۂ
دراز آواز آئی کشتی مرا نام سن قمقام جادو بود ہالیان فوج نے چاہا بھاگ کر نکل جائین کوکب نے
سب کو گھیر لیا کبھی برق چمکائی سو سو کے سر اوڑ گئے کبھی سنگریزے اوٹھا کے پھینک مارے پتھر سے سنگدلون
کے سر پھٹے دو پہر جنگ رستمانہ کر کے تین لاکھہ ساحرونکو مارا زخم بہت کھائی جب ان سبکا کام تمام ہوا
کوکب بسبب زخم داری ایک درۂ کوہ مین آ کر بیٹھا خواجہ نے کوکب کا سامنا نہین کیا گلیم اوڑھے
ہوئے ایک گوشے مین کھڑے رہے کوکب نے بیٹھکر اپنے ہاتھہ سے اپنی زخم دوزی کی شب اوسی
درۂ کوہ مین بسر ہوئی ستارۂ سحری آسمان پر چمکا نیر اعظم بصد شوکت و حشم میدان چرخ نیلی پر آیا
شوکت اپنی ظاہر کی فوج ظلمات کو شکست دی تمام دنیا مین روشنی ہوئی نظم از روز دیگر کین جہان غرور

یافت از مہر چشمۂ خورشید نور | ترک روز آخر باین زرین سپر | ہندی شب را بہ تیغ افگندہ سر

کوکب نامور اپنے مقام سے چلا خواجہ عمرو شب بھر اوسی درۂ کوہ مین رہے حال کوکب
دیکھا کیے یہ تو دل کو تسکین ہے کہ کوکب نے مانگا تا بہ باغ ظلمات جا کر ماہیان زمرد پوش سے
مقابلہ کریگا اور وہ ایسے مقامات سخت ہین کہ خدا اس صف شکن کی جان بچائے حقیقت مین
کس کر و فر جاہ و حشم سے بہ جرات و شوکت دونون در بند فتح کیے نہنگ و قمقام کو بڑی لطف
سے مارا بجگہ کسی ساحر کو جانے نہ دیا لیکن کوکب روشن ضمیر یکہ و تنہا تیغہ برق مثال قبضے مین سپر
پشت پر جوان حسین خوب صورت نیک سیرت صاحب شوکت و جلالت درۂ کوہ سے بل کرتا ہوا نکلا
صحرائے سبزہ زار کو طے کرتا ہوا جاتا ہے صبح کا وقت ہی باغبان ازل نے صنعت اپنی دکھائی ہی ہر ایک
گل خود رو اپنی بہار دکھلا رہا ہے کوڑیالا کھلا ہوا ہے بھینی بھینی بو آتی ہی باد صبا اٹکھیلیان کھاتی ہی
نخل ہرے بھرے نہرون پر بازبط قرقرے طایران زمزمہ سرا نزبان بیزبانی تعریف چمن پیرا ازل میں مصروف نظم

این سبزہ و این صحرا بوئی ز جنون دارد وحدہ لاشریک لہ گوید	فرد	دیوانگی و مستی امروز شگون دارد برگ درختان سبز در نظر ہوشیار	دیگر	ہر گیاہے کہ بر زمین روید ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

کوکب سبزے کو پامال کرتا ہوا صنعت باغبان قضا و قدر کو ملاحظہ کر رہا ہے ہوا اثر عیسی نفس

مسیح دم چل رہی ہی اگر بیمار ہفت صد سالہ آئے یہانکی ہوا کھائے فوراً صحت پائی قمریان یاد آلہی مین کوکو کر رہی ہین جابجا طاؤس رقصان تدرو خوش رفتار خرامان کبک دری کے قہقہے بلبلون کے چہچہے کوکب نے بند قبا کھول دیے جی مین کہتا ہی کیا صحرائے سبزہ زار ہی ہر پھول پر نئے طور کی بہار ہی ایسا صحرا کبھی نگاہ سے نہ گذرا تھا صحرا کو طی کیا تھا ہوا سے بھی اس سبزہ زار کی فرحت تازہ مسرود بے اندازہ حاصل ہوا گلگونکی بو نے مست کیا کوکب جھومتا ہوا جاتا ہے سایۂ نخلستان سے نکلا دیکھا سامنے ایک باغ بہشت آئین چہار دیواری سنگ مرمر سپید کی اوسپر گلکاری جوش باد بہاری در باغ پر ایک کرسی مرصع کار اوسپر ایک نازنین چہاردہ سالہ آفت جان آنکھین رشک دیدۂ غزال عارض ماہ آسمان کمال جٹی بھوین ترچھی نگاہ زلفونکو پیچ و تاب سینے پر ابھار بحر حسن و خوبی کے دو حباب گلا صراحی دار بینائے مے حسن بے اختیار گلا صراحی دار دیکھکر کوکب نے یہ اشعار پڑھے **نظم**

وہ کھینچے تیغ جھکائی ہوئے ہین ہم گردن
اوڑا دی تجھکو سر یار کی قسم گردن
فراق یار مین مانع ہی سرکشی سے مجھے
کبھی نہ چھوڑیگی کٹکر ترے قدم گردن
حریم کوچۂ جانان ہی سجدہ گاہ بتان
کبھی اوٹھا نہین سکتی وہ کوہ غم گردن
لکھا تھا خط اوسے تھی سرنوشت کی نہ خبر
جھکی ہین اسطرف آنکھین ادھر ہی خم گردن
حضور غیر وہ بیٹھے ہین سر جھکائی ہلال

یہان ازل ہی سی تسلیم کی ہی خم گردن
گلے سی پھوٹ جو نکلا ہی تیری پان کا رنگ
کچھ آج ہلتی ہی مینا کی دمبدم گردن
قریب جس رگ گردن سے آپ ہین قاتل
یہان جھکا کر اوٹھائی نہین صنم گردن
اوٹھا ہی سر جو بہت پایا رہے رہگر
کہ نامہ بر ہی کی ہو جائیگی قلم گردن
ابھار ہی ترے سینے کا اسقدر سرکش
فلک کو دیکھ رہے ہین اوٹھائی ہم گردن

یہ تیغ یار سے کہتا ہون کر کے خم گردن
شراب سرخ کی ہی ساقیا قلم گردن
نکال لونگا پس قتل حسرت پابوس
ستم ہی ہو وہ تہ خنجر ستم گردن
اوٹھائی ہین جو محبت مین سختیان دل نے
کسیکے سامنے جھکتی ہی اپنی کم گردن
ہم اونکو وصل مین شرمندہ کر کے خود ہین خجل
بہت اوٹھائے نہ یہ بانی ستم گردن
وہ نازنین حور خصال بصد کرشمہ و

ناز مثل طاؤس طناز کرسی جواہر نگار پر جلوہ فرما ہوئی کوکب کی آنکھ مین عرش و کرسی تہ و بالا ہ نگاہ محبت و اس معشوق پریچہرہ کو دیکھا وہ مہ جبین ساتھ والیون سے یہی باتین کر رہی ہے کہ صاحبو تم لوگ میرے خیر خواہ دولت ہو ملکہ ماہیان زمرد پوش نے جو مجھکو اس مقام پر مقرر کیا اور حکم دیا کہ کوکب اشنفیم کو نہ آنے دینا مین ایک کنیز ناچیز وہ بادشاہ جلیل رئیس میری مجال ہے کہ مین اوسپر دست اندازی کرون بڑا غضب تو یہ ہوا تاجرنے آکر تصویر شہنشاہ مجھکو دی اوس تصویر کو دیکھکر دیوانی

ہو گئی افسوس صد افسوس ہائے ہائے کہ راتین تڑپ تڑپ کے گذرتی ہین کئی مرتبہ تم لوگون سے کہا ایکبار نہ ہمارا لیکر جاؤ جواب صواب لاؤ تم مین سے کسی صاحب نے ہماری بات کا خیال نہ کیا دل بہت بیقرار ہے اب تو یہ نوبت پہونچی ہی دیکھو اشکونکی جھڑی لگی ہے بقول نسیم **نظم**

دوستی رکھتی ہین کس درجہ برابر آنسو
پاتی ہین بال سے بھی صید نشتر آنسو
صبحکو لوح جبین مشق رقم ہوتی ہی
دامن ابر سے چھنتے ہین برابر آنسو
اشک سے ہمکو زیادہ نہ وفادار ملا
نکلے ہم سے مری آنکھ مین پتھر آنسو
آبشار اشک کی کام آتی ہین غربا مین
رکھتا ہی دامن ہر برگ گل تر آنسو
شوق نظارۂ جانان مین فلک روتی ہین
ایک بھی ہوتا ہی دامن سے جو باہر آنسو
یاد دندان پریرو مین جو روتے ہین نسیم

ساتھ آتا ہی ہر آنسو کے مرا ہر آنسو
قطرۂ خون ترے خنجر پہ نہین اے قاتل
شب کو ڈھونڈا لیتے ہین حرف مقدر آنسو
گریۂ یاد الہی نہ سمجھنا بیکار
نکل آئے دم مردن تہ خنجر آنسو
گریۂ گرم نے خنجر کو بنایا آتش
کہ اوڑھا دیتے ہین اکثر مجھے چادر آنسو
بادۂ یار ہیون شرط وفا سے ہی بعید
دامن چرخ پہ ہین دانۂ اختر آنسو
گریۂ چشم بھی ہوتا ہی عجب کیا اسکا
گوشۂ چشم مین بنجاتے ہین گوہر آنسو

نوک مژگان سے مشابہ ہی دل نور نظر
دیکھ بھر لائی ہین یہ دیدۂ جوہر آنسو
ایک فلک گریۂ پنہان ہی یہ کسکے غم مین
ایکدن بخشینگے سیرابی کوثر آنسو
سرد مہری بتان کی جو رولایا ہمدم
تھے مگر ہم اثر پارۂ اخگر آنسو
غم سے معشوق بھی خالی نہین شبنم گو ہم
جانتا ہون قطرات مئی احمر آنسو
ڈھونڈھتی رہتی ہین کیا مری آنکھین اشکو
کہا کرتے ہین خموشی بھی اکثر آنسو
وہ نازنین یہ شعار آبدار پڑھکر

بے اختیار رونے لگی ساتھ والیون نے کہا حضور بیقراری بیکار ہے ہمنے آنکھون سے دیکھا ہی نہنگ دریا نشین مارا گیا قمقام بھی قتل ہوا شب کو نہین معلوم کہ شہنشاہ نے کہان بسر کی یہی راستہ ہی آنیکا ضرور تشریف لائینگے جب آپ نہ لڑیے گا کیا زبردستی لڑینگے بڑھکر اپنا حال دل بیان کیجیے فرمائیے میرے دربند سے نکل جائیے لیکن آگے مقامات سخت مشکل ہین اس لڑائی کو فتح کرا دیجیے جسپر دل آیا ہوا ہے اس مشکل کے وقت مین ساتھ دیجیے رہبری کر کے تا باغ ظلمات پہونچا دیجیے خدائے نادیدہ اونپر اپنا فضل کرے ماہیان جب قتل ہو گی انکو بھی دل وجان سے خیال ہوگا کہ ملکہ ناہید کاکل کشا نے اس وقت مین ہمارا ساتھ دیا جان سے زیادہ عزیز رکھینگے بڑا خیال آپ کو یہ ہے کہ صفحۂ قلب پر اونکے رنگ عشق حنا سے گلگون پوش جمائے وہ کیا کر سکینگے حضور مثل مشہور ہے جاکو پی چاہے وہی سہاگن آپکے سامنے کوئی زبان

کھول سکیگا وہ بادشاہ عالیجاہ جوہر شناس رعیت پرور عدالت گستر شیر بیشۂ جرات نہنگ دریاے
ہمت آپکی بڑی قدردانی فرمائینگے ناہید کاکل کشا نے جواب دیا صاحبو مجھکو سب مشکل
ہی بموجب مضمون رباعی قمر رباعی جی چاہتا ہے اوس سے کہون حالت دل ٭ شاید کرے رحم
درد سنکر غافل ٭ پر خوف ہے سنکے اور مغرور نہو ٭ گویم مشکل وگرنگویم مشکل ٭ دیگر ہے داد کے
دن بھی طبع تیری مائل ٭ ظلم وستم اوسکے پوچھتا ہے عادل ٭ ایذا اوسے پہونچے یہ بھی منظور نہین
گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ٭ یہ کلمات حسرت ویاس محبت آمیز زبان سے اوس معشوق طناز کے
کوکب نے سنے بیقرار ہوگیا پہلی سہوتی تو وہ تھی کہ صحراے سبزہ زار کی ہوا کھائی پہولون کی
بو سونگھی یہان ایسی گلعذار معشوق ماہر خسار عشق ومحبت کی باتین کر رہی ہے جی چاہا کہ جاکر
تصدق ونثار ہون ای کوکب نجم بخت ہمارا اوج پر ہے کہ یہ ماہ رخسار ہمپر مائل ہوئی یہ سوچ
کوکب سایہ سے نخلستان کے تنتے ہوے نکلے یہ جو دل کو یقین ہوا کہ ہمارا چاہنے والا سامنے
بیٹھا ہے تاج کو کج کرتے ہوے بڑھے جیسے ہی ناہید کاکل کشا نے کوکب کو آتے ہوے دیکھا
اپنے مقام سے اوٹھی کنیزون نے کہا بی بی مبارک ہو شہنشاہ آتے ہین چلکر شریک ہوجایے
ناہید شرماتی ہوئی بے اختیار اوٹھی کہا اے شہنشاہ عالیجاہ آئیے فرد رواق منظر چشم
من آشیانہ تست ٭ کرم نما وفرود آکہ خانہ خانہ تست ٭ کنیز عرصۂ دراز سے مشتاق تھی آج روز
سعید بلکہ بہتر از عید تھا کہ زیارت نصیب ہوئی ہر چند کہ مجھکو ماہیان زمرد پوش نے مقرر
کیا ہے کہ کوکب کو جاکر روکو میری کیا مجال ہے کہ آپ کو روکون وہ آنکھین پھوٹین جو آپکو
نگاہ دشمنی سے دیکھین وہ ہاتھ قطع ہون جو بدشمنی آپ پر اوٹھین مجھے آپسے دشمنی منظور نہین ہے
جو کیفیت اصلی ہے وہ نہین کہہ سکتی آپ سمجھین گے کہ مجھکو دھوکا دیتی ہے فقط دیدار کی مشتاق تھی تقدیر
نے رسائی کی کنیزون نے کہا ای شہنشاہ یہ معشوقۂ طناز حسینان جہان ہین سرفراز عرصۂ دراز سے حضور
پر مائل ہین آپکے آنے سے پیشتر بھی یہی ذکر تھا کہ ہنے جان دیکر شہنشاہ کی تصویر لی راتین ہجر کی
تڑپ تڑپ کر کٹتی ہین بہ سبب حجاب کہ نہین سکین کوکب نے جواب دیا اے ملکہ عالم محترم
ومحتشم مین دل وجان سے تمہارا خواستگار ہون ناز وادا دیکھکر عاشق زار ہون خود چاہتا
ہون کہ کبھی تمھارا مقابلہ نہ ہو اگر میرا کوئی سحر چلگیا دشمنون کا موے جسم میلا ہوا کلیجہ فگار

ہوگا دل بیقرار ہوگا تم بسم اللہ طلسم نور افشان مین چلو تمسے کوئی رشک نکریگا ہماری یہان یہ طریقہ نہین ہے ملکہ حنا ے گلگون پوش کو کیا مجاز ہے کہ تمسے کلام کرسکین یہ سنتے ہی ناہید نے اپنے رومال ہاتھ سے باندھے یہ کہتی ہوئی بڑھی پہلے خطا تو معاف کیجیے ہاتھ میرے کھولیے مجھکو یقین آئے نہایت خوف ہے وہ دربند آپنے ویران کیے وہ بھیا ناحق آپ سے لڑے اپنے دل مین نہ سمجھے کہ ایسے شہنشاہ عالیجاہ سے ہم نبرد ہوسکین گے آخر ملازمان ماہیان زمرد پوش تھے ذلت سے واصل جہنم ہو بموجب مضمون مصرعہ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست + رومال سے ہاتھ باندھکر اس ناز سے ناہید کاکل کشا یہ کلمات خوشامد آیات کہتی ہوئی آتی ہے ہر قدم پر کوکب کا دل پامال ہو رہا ہے ہاتھون مین مہندی لگی ہوئی رومال سے اونکو باندھا ہے چہرے پر ہوائیان اوڑتی ہوئین کوکب کی تعریف ماہیان کی مذمت ہر کلام سے عشق ظاہر ہے کوکب ہر مرتبہ جواب دیتا ہے اے ناہید کاکل کشا مردان عالم نے جو زبان سے کہا وہ کیا اگر تمکو ہمسے محبت ہے تو ہمین بھی دل سے الفت ہے تمھارے آگے کسکا دربند ہے یہ سنکر ناہید مسکرائی کہا اے شہنشاہ دربند کیسا آپ میری خطا معاف کرین ہاتھون کو بہ شفقت کھولین باغ مین چلکر تشریف رکھین ماہیان کو بہین بلوا بھیجونگی آپکے اونکے مقابلہ ہوجائیگا یہ کنیز بھی سحر مین کسی سے کم نہین ہے آپ دیکھینگے باتون ہی مین کام نکل آئیگا دشمن دام مکر مین پھنس جائیگا میری شراکت سے آپکو زیادہ تکلیف نہوگی اوسکے ساتھ پانچ کنیزان سامری ہین ہر وقت خبر آئندہ و گذشتہ دریافت کرتی رہتی ہے کوکب نے کہا منداماں کہ اے ناہید مینے تو عہد کیا ہے بدون قتل ماہیان نہ بیٹھونگا اور اگر قضا لیکر آئی ہے تو مردان عالم کا یہی کام ہے لڑ بھڑ کر مرنے مین نام ہے اب ناہید قریب آپہونچی ہاتھ بڑھا کے عرض کی کنیز کی شکلکشائی کیجیے کوکب روشن ضمیر نے ہاتھ بڑھایا چالیس پچاس کنیزین بھی عذر کر رہی ہین چہار جانب سے کوکب کو گھیرے ہوے یہی کہتی ہین حضور کنیز کی دستگیری کیجیے ہاتھ انکے کھولیے مہینون سے آپکا اشتیاق تھا کوکب نے ہاتھ بڑھا کر رومال کھینچا جیسے ہی رومال الگ ہوا ناہید کی مٹھی مین ایک جا نور تھا منہ پر کوکب کے یا سامری کہکر چھوڑا طائر نے گرد سر کوکب کے چرخ مارا آہ کی جلکر خاک ہوا وہ خاک جسم کوکب پر گری اس خاک نے تمام و کمال خاک مین ملایا غبار غم و الم دلپر چھایا طائر نے چرخ جو مارا طائر ہوش و حواس اوڑگیا کوکب مثل تصویر پا بہ گل حیران و منفعل آئینہ وار حیران بصورت زلف

پریشان خاموش کھڑا ہے نہ روئے رفتن نہ راہ ماندن اوس نازنین نے چار قدم بڑھکر آواز دی
منم ملکہ ناہید کاکل کشا او کوکب سلسلۂ زنجیر زلف مسلسل مین باندھکر تجھکو سامنے اپنے مالک کے لیجاؤنگی
مجھکو بھی ننگ ہے یا نشین وقمقام جادو سمجھا ہے سحر تو یاد کر در حقیقت مین کوکب کے ہونٹھ بند ہوئے رد بند
ایک کہتی ہے ہتھکڑیاں پہناؤ ایک کہتی ہے بیڑیاں لاؤ ایک کہتی ہے زنجیر سحر سے شکنجہ باندھو ناہید کاکل کشا
نے سبکو جھڑکا کہا ارے اب تمھاری کیا احتیاج ہے مینے سب کام کر لیا ایک طفل شیرخوار ہی تو ہے شکنجہ باندھ
مین زنجیر تار زلف سے شکنجہ باندھونگی کشان کشان لیجاؤنگی یہ کہکر کاکل پر ہاتھ ڈالا گیسوئے مشکین
سے ایک تار توڑا اوسپر سحر دم کیا زنجیر طلائی بنکر تیار ہوئی اوس زنجیر کو یہ ظالم جھنجھناتی ہوئی بڑھی
کنیزین بھی چاؤن چاؤن کر رہی ہین گرد سب کے جمع ہے ناہید وہ زنجیر طلائی لیکر بڑھی کہتی ہوئی
کیون شہنشاہ عشق ہو چکا گریبان تو چاک کر منھ پہ خاک ملو کوہ و دشت و بیابان کی سیر کرو عاشق
صادق ایسے نہین ہوتے مجکو نہ پہچانا مدت تک مصاحب رہا ہیان کی بینے کی دعوی کرکے آئی
کہ تار زلف مسلسل مین باندھکر لاؤنگی بڑے بڑے خیال تھے کہ اتنا بڑا شخص دام مکر مین کیونکر
پھنسیگا لیکن دام حسن مین گرفتار ہوئے خوب مجبور و ناچار ہوئے اس وقت کوکب کی پریشانی
آئینہ رخسار پر وفور حیرانی سحر فراموش پانون زمین نے تھام لیے زبان مین لکنت آئینہ عارض
پر حیرت آنکھون مین کم بصارت روح کو عدم راحت ہر چند قصد کرتا ہے کوئی سحر یاد کرون کچھ نہین
یاد آتا تصور مین فرق ہے دریاے حیرت مین غرق ناہید لاف و گزاف کرتی ہوئی کوکب کے نزدیک پہنچی
زنجیر طلائی کو جنبش دی ہاتھ بڑھایا کہ کوکب کی مشکین باندھون کنیزین جو گرد جمع ہین انمین
سے ایک کنیز نشترن شوخ چشم نام سے یہ کہتی ہوئی بڑھی واری ٹھہر جائیے طایر زیرک دام سے نکل جائیگا
پھر ہاتھ نہ آئیگا مینے یہ طوق آہن بنایا ہے گلے مین پہنایا جاکر زبان مین سوزن دیجیے ایسا نہو
ہوشیار ہو جائے ناہید کاکل کشا نے پلٹ کر دیکھا نشترن شوخ چشم لوہے کا طوق ہاتھہ مین لیے ہوے
اسم سحر کا پڑھتی ہوئی آتی ہے مسکراتی ہوئی کہتی ہے کہ واری مکتب خانہ مین جب آپ تشریف
رکھتی تھین جو سحر ماہیان نے آپکو بتلایا ہے مینے بھی یاد کر لیا ہے وقت ہے کہ اوس جوان کو زیور سحر سے
آراستہ کیجیے پہلے یہ طوق پہنائیے عرصہ ہوتا ہے اسکے مددگار بہت ہین ایسا نہو وہ بڈھا اسکا استاد
نور افشان جادو آجائے تو کیسی خرابی ہو بہار و باغبان بھی اسکی مدد کے واسطے آئینگے نگوڑا ساربان زادہ بھی اسکے ساتھ

چلاتھا طایر سحر نے آپکو خبر دی تھی سب طرح ہوشیار رہیے یہ کہکے لنسترن شوخ چشم ستمگر بڑہی ہوئی قریب ناہید کاکل کشا پہونچی اُسنے جس ہاتھ سے چاہا تھا کہ زنجیر سحر گلے مین کوکب کے ڈال دون ہاتھ وہی تھام لیا کہا دیکھو بی بی بڑی خرابی ہوجائیگی دیکھیے آسمان سے ابر سیاہ اوٹھا ہی نور افشان پہونچا ہی اوسکا روکنا دشوار ہوگا دم بھر مین سب سحر بیکار ہوگا لنسترن نے جو یہ گھبراکر کہا ناہید نے منہ پھیر کر طرف طلسم نور افشان کے دیکھا اتنے عرصے مین بجلی چمکی لنسترن نے آواز دی او ناہید کاکل کش تیرا دام سحر پھیلایا مین آپہونچا نعرہ ہوا منم مہتر مہتران عیار زلزلہ قاف ثانی سلیمان ع عمرو آن شاہ عیاران عیار یہ نعرہ کرکے قریب تو پہونچ چکا تھا خنجر بران کوکھ پہ مارا وہ خنجر تحفہ جات کوہ پر پڑا دوسرے پہلو کو توڑ کر پار گذر ماناہید کاکل کشا لڑکھڑا کر گری شکم چاک قصہ پاک ہوا آگ برسنے لگی کنیزین دوڑین عمرو تو گلیم اوڑھکر غائب ہوا آواز دی ہان ای شہنشاہ لینا کوکب کو ہوش آیا تلوار کھینچکر کنیزون پر جاپڑا جسکے ہاتھ مارا اوسکے دو ٹکڑے ہوے چند کس تھین دو چار سحر مین کوکب نے اونکو مارا کنیزون نے بڑے بڑے سحر کیے کوکب تو دام مکر مین پھنس گیا تھا اپنی حماقت پر بہت منفعل ہوا سحر کی ایک تختی بناکر کوکب نے گلے مین ڈالی ہی وہ بھی نقش حفاظت ہی جسپر جھکادی اوسکی ہلاکت جھسکی اوپر سے ہاتھ مارا کسیکو جلا دیا اپنی حرکت پر بہت منفعل عمرو نے لوٹنا شروع کیا جو کنیز قتل ہوکر گری لباس ندارد کوکب پلٹ کر دیکھتا ہی جادوگرنیون کے لاشے برہنہ پڑے ہین کبھی خواجہ اپنی کو ظاہر کرتے ہین کبھی گلیم اوڑھکر چھپ جاتے ہین کبھی نیمچہ کھینچے ہوے سامنے کوکب کے آتے ہین کوکب و عمرو لڑتے ہوے تا بدر باغ پہونچے اندر باغ کے دو چار سے جادوگر تھے غصے مین کوکب نے انکو بھی مارا دو دو کی گردن پکڑ کے لڑادی کسیکو تلوار سے قتل کیا کسی ساحر زبردست کو پکڑ کر چیر ڈالا کسی باغی کو باغ سے نکلنے نہ دیا باغ کو لالہ زار بنایا کچھ طایر بنے ہوے باغ مین تھے وہ زمزمہ سرائی کرکے گرے اپنے اپنے سحر سبھون نے کیے کوکب نے جھمہاے طولانی پامال کیے طایران سحر چلائے سحر کرکے بلند ہوا اس خیال سے کہ نکل جاؤن کوکب نے اوٹھاکر سنگریزہ مارا وہ ساحر جلکر زمین پر گرا بعد عرصہ دراز گوشہ باغ سے آواز آئی کشتی مرا نام من ناہید کاکل کشا بود اب باغ روشن ہوا یا تو باغ کی رعنائی زیبائی تھی یا دیکھا خاک اُڑ رہی ہی ایک باغ ویران مقام سنسان چشمہ ہای آب وان مثل چشم کور خشک پڑے ہین نخل ٹوٹے ہوے قصر گرے ہوے اب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا کوکب اجہ

سے لپٹ گیا کہا ای برادر بجان برابر ہمارے تو جان بخش ہو خدا ہین اپنے ہوش مین نہ تھا خواجہ
یہ طائر ساختہ ماہیان زمرد پوش تھا اوسنے تعلیم کیا ہوگا کہ سامنے کوکب کے اس طائر کو چھوڑ دینا اسکی
کیا مجال تھی کہ ایسا سحر کرتی مگر خواجہ تم بڑے وقت پر پہونچے عمرو نے کہا اے برادر میرے دلکو
کب آرام تھا کہ تم برائے مقابلہ ماہیان جاؤ مین بیٹھ رہون اے شہنشاہ ان مرحلہ جات پر برائے خدا
ہوشیار رہنا کوکب نے کہا خواجہ مینے دریافت کیا ہے کہ دربند چہارم کی ملکہ فیروزہ گوہر پوش حاکم
ہے اور پنجم پر ملکہ رضوان جادو ہمشیرۂ افراسیاب بہت عرصے کے بعد انشاء اللہ رضوان سے
ملاقات ہوگی جب افراسیاب سے میل تھا قصر نور افشانی پر میلا ہوا رضوان جادو بھی آئی وہ
مجھپر عاشق ہوئی ہین اوسپر مایل ہوا اکثر نامہ و پیام رہے جب سے آپ کی شراکت کی نامہ و
پیام کا موقع نہ ملا وہ میرے ساتھ دشمنی نکریگی دل وجان سے عاشق صادق ہے اور دربند ششم
کی خبر مجھکو نور افشان نے دی تھی کہ مہران جادو بڑی ساحرہ زبردست ہے اوسنے قلعۂ
طلسمی بڑے تکلف سے تیار کیا تمکو خواجہ آگاہ کرتا ہون کہ اوسپر معرکہ عظیم پڑیگا نور افشان
نے یہ کلمہ کہا تھا کہ ای فرزند دلبند مہرانیہ بڑی قیامت کا مقام ہے جب کوئی شعبدۂ سحر دکھاوگے
اوسپر قبضہ پاؤگے ورنہ مقام تردد وانتشار ہے اوسکے آگے باغ ظلمات ہے طائر سحر نے خبر دی ہے کہ ستر
لاکھ فوج وہان جمع ہے شاید درمیان مین بھی کچھ فساد ہوا اپنا تو اعتقاد یہ ہے کہ حافظ حقیقی بچائیگا
حقیقت مین اس ارادے کو میرے پروردگار پورا کرے ناہید کاکل کشا کے سحر نے دل بیچین کر دیا ہے بس
کوکب و خواجہ سے اوس باغ مین باتین ہین جبکہ ساحر زرین پوش آفتاب عالمتاب ہم خانہ مشرق سے بصد
کروفر برآمد ہوا اور تخت فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوکر مصروف سیاحی ہوا منازل فلکی کو طے کرنے لگا
خواجہ نے اوٹھکر نماز سحر سے فراغت حاصل کی کوکب ذاسباب سحر سے اپنے کو درست کیا تختی گلے مین
ڈالی خوب اپنے کو آراستہ و پیراستہ کیا کہا خواجہ خداحافظ ہے اب انشاء اللہ پھر کسی مقام پر آپسے ملاقات
ہوگی فلک زدہ نیرنگ کھایا خود زبان سے کہنا پڑا کہ خواجہ ہمارا خیال رکھیے گا دل کو یقین کامل ہے
ہر مشکل مین بعد پروردگار آپ ہی کام آئینگے یہ بھی دربند آپکی جرأت سے فتح ہوا ورنہ ہمارا تو خاتمہ
ہوچکا تھا آپنے آکر دام مکر ناہید سے بچایا آپسمین ایسی باتین ہوکر کوکب روشن ضمیر بصد جاہ و توقیر
پشت مرکب باد رفتار پر سوار ہوا بجرات طرف دربند چہارم کے چلا خواجہ بھی عقب مین

کوکب کے علی وقت پر حال تحریر ہوگا

دو کلمۂ داستان حیرت بیان در بند چہارم کہ جسکی حاکم ملکہ فیروزہ گوہر پوش ہی اپنے دام مکر مین کوکب کو پھنسانا اور آمد رضوان جادو ہمشیرۂ افراسیاب و عشق کوکب و رضوان اور خبر ہونا افراسیاب کو و عیاری خواجہ و مقابلہ کوکب و افراسیاب و قتل رضوان و فیروزہ عجب داستان سحر بیان ہی ساقی نامہ مصنف

کہان ہی ساقی جمشید شوکت
لگے کانٹا تو یاد آئے گلابی
سخن جام شراب زندگانی
جہان نقش نگین جاودانہ

دیگر اشعار عبرت از مصنف

مرا غنچۂ دل شگفتہ ہوا
نہ فرحت ہوئی بلکہ حیرت ہوئی
بہار گلستان کے ہین رنج و شور
عدو باغ کے آج گل خار ہین
جوانی یہ ہی جوش فصل بہار
ہر اک شاخ پر میوہ جلنے لگی
خزان نے دکھائی جو شکل مہیب
ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار

کہان ہی بادۂ خورشید طلعت
پلا دے وہ شراب پرتگالی
سخن آب حیات جاودانی
سخندان ایسی فرمائین عنایات
قمر مثل آئینہ حیران ہون مین
پے سیر گلشن مین اک دن چلا
جو دیکھا تو بلبل بصد آرزو
چہکتی ہی بلبل تو رقصان ہین مور
ہر اک سرو رشک قد مہ لقا
یکایک فلک کو ہوا ناگوار
گلو نکے کلیجے ہوئے غم سے چاک
صدا دیتی تھی رو کے بلبل غریب

جہانکے دور مین جو ہین شرابی
کہ پیدا دل سے ہو مضمون عالی
سخن مرغان جنت کا ترانہ
کہ رہجائے زمانے مین یہی بات
کبھی شکل گیسو پریشان ہوئین
قدم باغ مین رکھہ کی فرحت ہوئی
ثنا خوان گل عاشق رنگ و بو
کسی جا یہ پھولونکے انبار ہین
عروسان گلشن کے ناز و ادا
ہوا گرم گلشن مین جلنے لگی
اوڑاتی تھی باد صبا سر پہ خاک
منہ دل برین دیر ناپایدار

اشہب تیز گام زبان کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین

شہنشاہ کوکب روشنضمیر تین دربند فتح کرکے طرف دربند چہارم کے چلا دربند چہارم پر نواسی ماہیان کی فیروزہ گوہر پوش برائے انتظام آئی ہی ساحر مکارہ ایک قصر تیار کرکے بارگاہ مین عمدہ استاد کرائین مسند پر بیٹھی ہوئی اپنے حسن پر نازیہی ذکر کر رہی ہی کہ صاحبو آمد کوکب کا خیال رہو مجھکو دمبدم کی خبر پہونچاؤ ایسا نہو غفلت مین وہ ظالم آجائے لطف فیری یہ ہی کہ ایک قطرہ خون کا زمین پر نہ گرے موئی جسم کسیکا میلا نہونے پائے حریف گرفتار ہوجائے یقین ہی ماہیان بھی بہت قدردانی

فرمائینگی سیرین زر و جواہر سے بھر دینگی اگر کوئی اعتماد ماہیان پر پڑی ہماری تمھاری کون قدر
کریگا ملکہ ماہیان کے دم سے بڑی آسایش ہے کنیزین برائے خبر جاتی ہین عرض کر رہی ہین
حضور کوکب نے شب باغ ویران مین بسر کی کوکب تنہا نہین ہی ایک رفیق ساتھ ہے شب کو ہمنے
باغ ویران مین باتین کرتے سنا بوقت سحر وہ رفیق اور طرف گیا کوکب نے ادھر رخ کیا ہی تین پہر
دن انھین خبرون مین گذرا پہر دن پچھلا باقی ہی فیروزہ تخت یاقوت احمر پہ گرد تمام جادوگرنیان خبر مفصل سن
جو بتائی مشاطہ کو اشارہ ہوا مشاطہ نے آکر اوس شعلہ خو جوالہ کو زینت دی پوشاک عمدہ پہنکر چند کنیزون
کو ساتھ لیا ٹہلتی ہوئی قریب بارگاہ آئی سیر صحرا مین مصروف ہی دیدۂ انتظار شاہراہ مدعا پر کہ صحرا سے
گرد اوڑی فیروزہ گوہر پوش نے دیکھا کوکب نامدار پشت مرکب بادرفتار پہ سوار اسی جانب آتا ہے
لیکن ہوشیار و چاق و چوبند قبضے پہ ہاتھ پڑا ہوا فیروزہ نے دیکھتے ہی ساتھ والیون سے کہا لو صبح
کوکب آ پہونچا ناہید کے مقام پہ دھوکا کھا چکا ہے بڑی ہوشیاری سے آتا ہی ایسے گرگ باران دیدہ
پر دست اندازی دشوار ہے یہ کہکر اس مکارہ نے تاج سر سے اوتارا سر برہنہ کیا چند کنیزون کو ساتھ
لیکر دوڑی کوکب آکر برائے تسلیم خم ہوئی کوکب نے جواب دیا اور آواز دی ای فیروزہ ہوشیار
ہو جاؤ مین سحر کرتا ہون فیروزہ دوڑکر رکاب سے لپٹ گئی کہا اے شہنشاہ عالیجاہ لونڈی کی بھی یہ
مجال ہے کہ آپسے لڑے میرے بزرگ سب سرکار کے نمکخوار رہے بسبب ملازمت افراسیاب کے ہین
پابند ہوکر رہگئی خدمت مین نہ پہونچی آج تک ہمارے خاندان مین آپ ہی کا ذکر رہتا ہی بزرگون نے سرکار کو
ایسا کچھ پیدا کیا اسی مین بسر کرتے ہین سرکار افراسیاب سے کسکو آبرو ملی آپ کی سرکار مین جو
چندے رہا امیر ہوگیا لونڈی کو حضور نے نہین پہچانا باپ میرا امرواریہ گوہر پوش کی خدمت مین
رہا چچا میرا دُردانہ جادو جوان خوشرو خدمت مین شہنشاہ برجیس زرین علم کے اب بھی ہے جب
یہ عہدہ مجکو ملا عم نامدار نے مجھکو نامہ لکھا کہ فیروزہ خبردار ہم سرکار کے نمک خوار ہین جہان تک ہو سکے
خیر خواہی کرنا شہنشاہ کو تا بہ ماہیان زمرد پوش پہونچا دینا ہر چند کہ کوکب بڑا دھوکا کھا چکا ہی دلکو
یقین نہین آتا فیروزہ نے جیب سے نامہ اپنے چچا کا نکالکر دیا کہا حضور اسکو ملاحظہ فرمائین سب چند کنیز
کے متعلقے مین ہین سب مقامات خالی کرادونگی حضور کو تا بہ باغ ظلمات پہونچاؤنگی اگر میرا زور چلگیا تو
ماہیان کو گرفتار کرادونگی میرے اوسکے وعدہ ہوچکا ہی کہ ای فیروزہ جسوقت تو بلائیگی مین فوراً آؤنگی اگر یہ دام

پڑ گیا تو سرکار کو زیادہ مشقت نہ ہوگی کوکب نے نامہ دیکھا حقیقت مین چچا اوسکا ملازم شہنشاہ جلیس زرین علم ہے اوسمین بھی سب مضمون مرقوم ہے اب کوکب نشیت فرکبے اوترا لیکن ہوشیار خیال کر رہا ہے کہ اگر یہ زبان بھی ہلائے تو مین سحر کرون ایسا نہو پھر ھوکا ہوے کوکب بڑی شرم کی بات ہی لیکن اوس خط مین تاکید اکید ہے ہر مقام پر یہی لکھا ہی اے فیروزہ اگر تمنے نمک حلالی نہ کی اور شہنشاہ کو تا بہ ماہیان نہ پہونچایا ہمسے ملاقات پھر نہ ہوگی شادی وغمی کی شراکت ناممکن ہو جائیگی جہانتک ہوسکے خیرخواہی کرنا اگر تیری مدد سے ماہیان قتل ہوئی شہنشاہ نے فتح پائی ہمکو خلعت و جاگیر ملیگی فیروزہ انھین مضامین کو پڑھ پڑھ کر سنا رہی ہے کوکب کو استقبال کرکے لیچلی ہے کوکب کے دل مین یہ خیال ہے کہ اے کوکب ہوشیار رہو اگر دوستی کرے سبحان اللہ اور اگر دشمنی پہ کمر باندھے سمجھا جائیگا غفلت نکرو شراب کباب سے اپنے کو بچاو اور یہ کیا کرسکیگی خط تو حقیقت مین اسکے چچا نے لکھا ہے ہمارے علمدار کا ملازم بھی ہے ضرور اوسنے تاکید کی ہوگی اوسکو کب گوارا ہوگا کہ ہمین رنج و ملال پہونچے یہ سوچکر کوکب مطمین ہوا فیروزہ گوہر پوش کے ساتھ قصر مین آیا اشارہ کیا کوکب تخت پر اکر بیٹھا فیروزہ گوہر پوش خدمتگزاری مین مصروف ہوئی بہ تعجیل گانیون کو طلب کیا گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی پیش کین ساقی بچے آکر حاضر ہوے ناچ شروع ہوا فیروزہ نے بڑھکر جام شراب بھرا اپنے ہاتھہ پر رکھہ سامنے کوکب کے آئی عرض کی حضور نوش فرمائین کوکب نے ہاتھہ رکھہ دیا کہا اے فیروزہ یہ وقت شراب وکباب نہین ہے تمھاری خاطر کی شریک صحبت ہوے فیروزہ نے جو خیال کیا تو کوکب کو بہت ہوشیار پایا نہ گانے پر توجہ ہے شراب کباب کا بالکل انکار کیا اب حیران ہی کہ مین کیا تدبیر کرون شراب میرے ہاتھہ سے پیتا سحر فراموش ہوتا تو مین گرفتار کرتی لیکن کوکب ہمہ تن چشم بنا ہوا بیٹھا ہی شیر ہے کہ جھوم رہا ہی قبضے پر ہاتھہ پڑا ہوا ایک ایک کو بہ نگاہ قہر دیکھہ رہا ہے اگر کوئی کنیز قریب آتی ہے کوکب منع کرتا ہے کہ ہمسے دور بیٹھو فیروزہ گوہر پوش سے یہ کہدیا کہ اے فیروزہ بُرا نہ ماننا چونکہ تم ہمارے رفیق کی بھتیجی ہو سفارش نامہ بھی تمنے دکھایا ہمین کسیقدر یقین آیا لیکن یہ مقام ایسا نہین ہے کہ ہم اپنے کو فراموش کرین شراب وکباب پر توجہ فرمائین تمنے جو کہا تھا کہ ہم ماہیان کو بلا دینگے دام مکر مین پھنسائینگے اگر تمھارا اختیار ہی تو نامہ لکھو ورنہ تم ہماری حریف ہو ہم اوٹھتے ہی سحر کرینگے مکانات کو سحر کرکے مٹا دینگے اب

فیروزہ گھبرائی سمجھی کہ میری کوشش سے کچھ نہ ہوگا ملکہ رضوان جادو جو حاکم دربند پنجم ہے ساحرۂ لاجواب حسن و جمال مین بھی انتخاب وسکو یہان بلاؤن مین اکیلی کیا کرونگی باتون مین رات گذر جائیگی ناہید کا کل کشا ذکر کرکے ہوشیار کر دیا اب دام کلام مین نہ پھنسے گا طایر زیرک نکل جائیگا یہ سوچکر فیروزہ اوٹھی گوشے مین آکر ایک نامہ بنام رضوان جادو لکھا مضمون یہ تھا اے ملکہ عالم اے سرپرست ساحران اے افسر کنیزان مین کوکب کو لگاکر اپنے قصر مین لائی ہون لیکن بہت ہوشیار ہے بڑا ساحر نابدار ہے مین تنہا گرفتار نہین کر سکتی آپ بھی تشریف لائیے ہم اور آپ ملکر سحر کرین شاید گرفتار ہوجاے یہ نامۂ طولانی لکھکر کنیز کو دیا کہا زبانی بھی حال کہنا کہ کوکب ہمہ تن چشم بنا ہوا ہے کسکو دھوکا دون کس پر سحر کرون ادھر سے تو کنیز نامہ لیکر دربند پنجم پر چلی فیروزہ اوسی طرح خدمت مین مصروف ہے کوکب کسی بات مین دھوکا نہین کھاتا مثل شیر غضبناک چست و چالاک قبضے پر ہاتھ پڑا ہوا ذرا بھی کسی کنیز نے اشارہ کیا کوکب تلوار ٹیک کر اوٹھنے لگا فیروزہ نے کہا شہنشاہ خیر تو ہے یہ سب کنیزان حضور ہین اسمین کسکو اپنا دشمن سمجھا ہے کوکب نے جواب دیا اے فیروزہ کنیز دن سے کہو دمبدم کی آمد و رفت موقوف کرین مجھے شک ہوتا ہے ایک مقام پر بیٹھین تم ماہیان کو بلاؤ اگر اسکے خلاف ہوگا تو اے فیروزہ خون کے دریا بہادونگا تمام دربند کو خاک مین ملادونگا اتنا خیال ضرور ہے تمنے خط جو اپنے چچا کا دکھلایا اسوجہ سے مین یہان تک آیا ورنہ بقول ہمارے مہربان محسن جان بخش خواجہ عمرو کہ دشمن کے مکان پر جاتا کب روا ہے مینے سراسر بزرگون کے قول کے خلاف کیا تمہارے کلام پر مطمئن ہوا اب تین پہر رات اور باقی ہے وہ جو کہا ہے وہ آنکھون سے دکھلاؤ ماہیان کو بلاؤ تمکو کہین جانے نہ دونگا فیروزہ اور زیادہ گھبرائی مگر عرض کی اے شہنشاہ مینے ابھی کنیز کو روانہ کیا ہے نامہ لیکر گئی ہے یقین ہے دیکھتے ہی ماہیان آوے شاید کنیزان سامری نے اوسکو بہکایا ہو شاید آنے مین تامل کرے تو مین اپنے مقام کے عجائب و غرائب مٹادونگی یہ دربند بدون مشقت فتح ہوگا کوکب اسکی باتون پر کھٹک رہا ہے دل مثل ماہی بے آب پھڑک رہا ہے لیکن دو کلمہ داستان اوس حریق آتش اشتیاق غریق لجۂ فراق اسیر طرۂ گیسو ذبیح خنجر ابرو ملکہ رضوان جادو کے گزارش ہوتی ہین کہ ملکہ رضوان خوشی خوشی دربند پنجم پر آئی آتے ہی انتظام کیا کنیزان ہمراز مصاحبان دمساز جو اس حال سے بخوبی آگاہ ہین انکو ساتھ لیکر آئی ہے آمد کوکب کی مشتاق دل مین وصل کا اشتیاق کنیزین بھی کچھہ

کہ رہی ہین حضور آج مدت کے بچھڑے ہوئے ملینگے دفتر حکایت و شکایت کھلینگے رضوان جادو نے
ٹھنڈھی سانس کھینچی کہا صاحب جو اونکا خدا اونکو بچائے راہ مین دربند سخت ہین ناہید کاکل کشا
ساحرۂ یکتا فیروزہ گوہر پوش مکار و حیلہ ساز دمباز نہین معلوم کیا تدبیر کرے جب چار دربند فتح ہون تب
اوس شہر کا مقام پر ہیجران دیدۂ آفت کشیدہ کی گذر ہوئی تو یہ کیفیت ہے نظم

ہم اپنے گھر مین دل بیقرار راہ مین ہے
ٹھہر گیا ہے جنازہ جو چلکے عاشق کا
رفیق سایۂ پروردگار راہ مین ہے
نہ ساتھ روح کا منزل مین دیکھا کوئی
جلال ضعف کا کیا اعتبار راہ مین ہے

ادہر جنون کو مرا انتظار راہ مین ہے
کسیکا شاید آئے انتظار راہ مین ہے
زہے غریب نوازی زہے خیال وطن
صبا پہونچگئی مشت غبار راہ مین ہے

خبر جو دی ہے یہ قاصدنے راہ یار مین ہے
اودھر چمن سے چلی ہے بہار راہ مین ہے
زیادہ آبلہ ہے دھوپ کوئی لفت کی
ہمیشہ ساتھ مرے سایہ دار راہ مین ہے
قدم اوٹھے نہ اوٹھے چلنے دے نہ چلنے دے

انہین چلبلیین عرض کر رہی ہین حضور ناہید وغیرہ کی اونکے سامنے کیا

حقیقت ہے بادشاہ باشوکت شاگرد رشید نور افشان سات سو ملک کا حاکم علاقۂ ساحران کا ناظم ایسی وے
ساحر کے روکنے سے وہ رکین گے آج کی شب ضرور حضور سے ملاقات ہوگی رضوان نے کہا فیروزہ
گوہر پوش میری مطیع ہے اگر وہان لڑائی پڑی ضرور مجھکو خبر دیگی یہ ذکر تھا کہ کنیز فیروزہ نامہ لیے
ہوئے گھبرائی ہوئی آکر پہونچی ملکہ رضوان نے گھبراکر پوچھا ارے خیر تو ہے کیا شہنشاہ لڑتے بھڑتے
وہان پہونچ گئے کنیز نے نامہ دیا زبانی بھی تمام کیفیت عرض کی کہ حضور تیسرے دربند پر شہنشاہ نے
صدمۂ عظیم اوٹھایا ناہید نے کوئی مکر کیا لیکن اوسی کی کنیزون مین سے ایک کنیز نکل آئی اوسنے
ناہید کو مارا اب کوکب اسقدر ہوشیار ہے بات کرنا اوسکے سامنے دشوار ہے صاف صاف وہ
فرماتے ہین کہ دشمن سے اطمینان کیا مگر حضور بی فیروزہ گوہر پوش نے کیا کمال کیا ایسی آہوے
وحشی ملکہ شیر غرندہ کو رام کرکے اپنے قصر مین لائین دام کلام مین پھنسایا ہے لیکن وہ بادشاہ عالیجاہ
شراب کباب قبول نہین کرتا پھر کیا کرین سحر تو قاعدے سے ہوتا ہے اسی وجہ سے ملکہ فیروزہ نے حضور
کو بلایا ہے کہ دونون ملکہ سحر کرین کوکب کو گرفتار کرلین اکیلے سے کچھ نہ ہوسکیگا بہت مجبور ہے اسوقت
کوکب نے غصے مین یہ فرمایا کہ ای فیروزہ گوہر پوش اگر صبح تک تمھارے کلام کا ظہور نہ ہوا تو ہم بری طرح
پیش آئینگے اب چلکر کوکب کو گرفتار کیجیے اپنے مصاحب خاص کو پنجے سے اوس شیر کے بچائیے ورنہ
فوراً قتل کر ڈالیگا بہت بگڑا ہوا بیٹھا ہے رضوان جادو یہ سنکر نہال ہوگئی ہنسکر جواب دیا

اوس میری کنیز کی کیا مجال ہی کہ اوس شہنشاہ عالیجاہ پر دست انداز ہو وہ بادشاہ عالیشان وہ مکار بے ایمان شہنشاہ نے دھوکا کھایا ایسی بیسوا کے ساتھ کیون چلے آئے ہین چلکر فیروزہ کو سمجھاؤنگی مدت سے میری ملازم ہی ہماری خوشی کی خواہان ہوگی خلاف کرسکتی ہی یہ کہکر ملکہ رضوان جادو اوٹھی چالیس کنیزین جو ہمدم و ہمراز ہین اشارہ کیا ہمارا لباس پوشاک لاؤ کنیزین پوشاک فاخرہ لائین رضوان نے خوشی خوشی زیب جسم کی صندوقچہ زیور کا کھلا آئینہ سامنے رکھہ لیا زیور پہین رہی ہی مشاطہ پشت پر حاضر ہی چوٹی گوندھی دو مار سیاہ آپسمین گتھہ گئے بقول شیخ ناسخ مطلع چوٹی نہین ہی پشت پہ اوس نونہال کے ؛؛ دو سانپ گتھہ گئی ہین زبانین نکال کے ؛؛ طوق منت کی گلے مین زیور کو خود زینت ہوئی سبز آویزے کھیتی کو حسن کی سرسبز کرتے ہین عارض پُرنور پہ لہرا رہے ہین جھیکا یاقوت احمر کا جسکو دیکھکر کلیجہ عاشق کا خون ہو دریائے زیور مین غوطہ مارا مشاطہ بھی اترائی ہوئی ہی عطر سہاگ مل دیا شعلہ جوالہ بنکر جھولی بادلے کی اسمین اسباب سحر اپنے مصاحبان ہمراز کنیزان دمساز کو ساتھہ لیا طاؤس زرین بال پہ سوار ہوکر طرف دربند فیروزہ کے چلی ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ اب ملکہ رضوان جادو جوش محبت مین جاتی ہین منسوبات سحر جو راہ مین بنائی تھے اونکو مٹاتی ہین اس خیال سی کہ اگر کوئی معین و مددگار کوکب کا ساحر یا غیر ساحر آنیکا قصد کرے تو اسکو رستہ ملے کنیزون سے کہتی ہوئی آتی ہے کیون صاحبو ناہید کاکل کشا کو کسنے مارا ظاہر مین تو کوئی ساتھہ نہین ہی طایران سحر نے مجھکو خبر دی کہ وہ شیر بیشہ جرات اپنے قصر سے یکہ و تنہا چلا نہنگ دریا نشین کو بھی بڑے جوش و خروش مین مارا انگوٹھا چھپ کے بیٹھا تھا مجھکو طایر نے خبر دی وس شہنشاہ آتش خو نے وہ سحر کیا پانی دریا کا کھولنے لگا مچھلیان بیتاب ہو کی نکل آئین نہنگ کو بھی چین نہ پڑا آخر نکل آیا اکیلے نے ہزارون کو با قمقام جادو کے ساتھہ تین لاکھہ فوج بھی سنتی ہون اون مین ایک زندہ نہین بچا لیکن ناہید نے کمال کیا کوکب جری ہی بہادر ہی سیدھا سپاہی ہی بی فیروزہ نے ناز کرشمے دکھائے صورت کو اوسکی دیکھا سیر کو دریافت نکیا چلے آئے اب مین تا بہ در نجم تو قبضہ کرادونگی اگر میرا کہنا مانینگے تا بہ باغ ظلمات بھی رسائی ہو جائیگی لیکن یہ تدبیر یہان شہنشاہ کوکب روشن ضمیر تخت پر جلوہ فرمائین زلف لیلائی شب کمر سے گذر چکی ہی فیروزہ اب بدحواس ہے کوکب مارہے ہین کیون ملکہ تمھارے کلام کا ظہور ہوا ماہیان کو نہ بلا سکو گی یہ گھبرا کے عرض کرتی ہی میرا کیا اختیار ہے وہ اپنے فعل کی مختار ہین

نہ تشریف لائین تو مین کیا کرون نامہ مینے ضرور روانہ کیا کوکب نے کہا اچھا اب ہم تمکو گرفتار کر کے طرف قصر جمشیدی کے روانہ کرتے ہین تمھارے چچا کو نامہ لکھین گے کہ تمھاری بھتیجی نے ہمپر احسان عظیم کیا سزا اور عدم سزا کا اونھین کو اختیار ہے وہ تو تمھارا عم نامدار ہے بھتیجی پر بدعت نہین کریگا لیکن یہ ہمارے دل کو یقین ہی کہ اوسنے ہمارا نمک کھایا ہی اگر تمکو خلاف پائیگا بیشک قتل کر ڈالیگا ہمارا کوئی نمکخوار ہمارا دشمن نہین ہی اب فیروزہ گھبرا رہی ہے کہ دیکھون اب کیا ہوتا ہی ہاتھ باندھکر عرض کی کنیز نے دربند کا آپکو قبضہ کرا دیا بے لڑے بھڑے آپ نکل جائیے مین ماہیان کو اطلاع نکرونگی اگر حکم ہو ہمراہ چلون چلکر ماہیان سے لڑون کوکب نے قبضہ پر ہاتھ ڈالا ہی یہ سنتین کر رہی ہی کہ شہنشاہ ماہیان کے آنے نہ آنے مین میری کیا خطا کہ آسمان پر برق چمکی کوکب دیکھنے لگا بعد مدت مدید و عہد بعید اپنے یار جانی محبوب جادو دانی محبوبہ خوشخو رضوان جادو کو دیکھا طاؤس زرین بال پر بیٹھی ہوئی ہی خوشی خوشی آتی ہی نگاہ جو کوکب کی پڑی آفتاب جمال رضوان نام حور خصال زلفین عارض انور پر حلقہ در حلقہ ختن ایک جگہ پر مل گئی ٹیڑھی ٹیڑھی انکھڑیان ابروی خمدار لیے ہوئے سرو باغ خوبی دہن غنچۂ نو دمیدہ حدیقہ محبوبی سراپا مین جادوگری عشوہ و کرشمہ و ناز دست بستہ مثل کنیزان ہمراز ہمراہ ہین صاف ثابت ہی کہ بیچ مین ماہتاباں گرد ہجوم کنیزان زرین پوش مثل سیارگان طاؤس آکر اوترا فیروزہ تو سنبھلی کہ اب رضوان سحر کریگی اپنے مقام سے گولا سنبھال کر اٹھی کوکب نے دیکھتے ہی آواز دی فرد بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم ؛ بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ؛ کیون ای شہنشاہ خوبی اپنے عاشق جانباز کو خوب فراموش کیا آج کون سی ساعت سعید ہے یا روز عید ہے کہ جمال بیمثال کی زیارت نصیب ہوئی ملکہ رضوان جادو نے مسکرا کر جواب دیا ای شہنشاہ طلسم نور افشان

بموجب مضمون مقام اشعار ابدار

نظم

غنچہ لعل لبت گر از تغافل نشگفد	نشگفم چون بلبلی کز دیدن گل نشگفد	گر صبا دارد شمیم پیرہن سوی چمن
غنچہ را دل در درون سینہ چون گل بشگفد	بر دماغم میخورد از بیدماغی بوی گل	خاطر آشفتہ ام از نسترن ال نشگفد
غنچہ طبعم نمی خندد بہ شورستان ہند	ہمت یاران کہ از گلزار کامل نشگفد	یاد امان محبت کش کہ مخفی عاقبت
در بیابان لالہ را دل از تحمل نشگفد		

اب تو فیروزہ حیران ہوگئی تخت سے کوکب کو دی ادھر سے رضوان ٹرھی ہاتھ مین ہاتھ ڈال دیا کوکب نے جو شکایت عدم ملاقات کی رضوان نے آنکھون مین

آنسو بھر کے جواب دیا کہ ای شہنشاہ اوس زمانے مین آپسے اور بھائی صاحب سے میل بظاہر ایک طرح سے چلے آتے تھے گھڑی دو گھڑی کو ملاقات ہوتی تھی آپکے اونکے فساد عظیم ہوا جس زمانے مین وہ جہانگیر کو لائے اور آپکا طلسم درہم و برہم ہونیلگا ہمارے کلیجے پر چھریان پڑتی تھین لیکن مجبور چار گوشہ نشین دعائین مانگتی تھی یہ بھی سنا کہ آپنے مذہب تبدیل کیا یہ کہکر دعا مانگتی تھی کہ اے خدائے نادیدہ اگر تو برحق ہی شہنشاہ کو ہاتھ سے اس ظالم کے بچالے لیکن شکر ہے کہ ہماری دعا قبول ہوئی جسدن ہمنے خبر پائی کہ شاہزادہ جہانگیر فرزند صاحبقران ٹھہر اکنیزون سے پوچھو ہمنے رتجگا کیا روشنی کی ملکہ شہنشاہ نے پوچھا بھی کہ ہمشیرہ آج خوشی کا کیا باعث ہوا جواب دیا کہ بھائی صاحب صاحبقران زمان والی قاف و دنیا محترم و محتشم صاحب اسم اعظم اس مغلوبہ مین شریک تھے سامری جمشید نے تمکو بچایا سنا تھا کہ اونپر سحر تاثیر نہین کرتا اگر کہین اونسے مقابلہ پڑ جاتا سحر اونپر تاثیر نہین کرتا ایسے شخص کا کوئی کیا کر سکے فوجین قتل ہوتین ملک نکل گئے پھر اونپر قبضہ ہو جائیگا اگر دشمنونکی جان پر بنجاتی تو ہم کدھر کے ہوتے ایسی باتین کہکر افراسیاب کو راضی کر دیا جب یہ خبر سنی کہ آپکا قصد تا بباغ ظلمات آنیکا ہے ملکہ ماہیان زمرد پوش سے کہکر دربند کا انتظام کیا چہارم دربند پر اپنی مصاحب خاص بی فیروزہ کو مقرر کیا کہ وہ دربند توبے لڑے بھڑے آپکے قبضے مین آجائین آیندہ خدا مالک ہے یہ کہکر کنیزون کو اشارہ کیا ارے صحبت بے نمک کیون ہے فیروزہ شراب و کباب کا سامان کیون نہین کیا فیروزہ نے کہا اے ملکہ عالم مین نے پہلے ہی تقریب شراب کی کی شہنشاہ کو کچھ اور خیال ہوا شراب ایسی دی میرے ہاتھ سے نہ پی اب تک شہنشاہ کو یہی خیال ہی کہ کچھ مکر نہ کرے رضوان نے اپنے ہاتھ سے جام شراب بھر اسامنے کوکب کے پیش کیا کوکب نے بے اندیشۂ انجام شراب نوش فرمائی اور یہ اشعار آبدار پڑھے

نظم

تڑپ تڑپ کے جو عاشق تمام ہوتا ہی
کہ ایک شخص سے بس ایک کام ہوتا ہے
گذر ہو صبح کو غمخانہ تک تمہارا گر کیونکر
غروب مہر بھی نزدیک شام ہوتا ہے
خود آپ مین نہین آسکتی ہم بلا اور اگر آپ نہ کھنچین
تمھاری نیم نگاہی کا نام ہوتا ہی
مین جان دینے لگا یار پر تو دل بولا
بلا اوٹھاؤگا شب ہجر ازدحام ہوتا ہی
جمال یار کا نظارہ کرے حشر مین آنکھیں
یہ شوق تخلیہ کا انتظام ہوتا ہے
تڑپنے دو مجھے یا امتحان صبر ہی تو
ٹھہر کے پہلے تصدق غلام ہوتا ہے
مٹا دی قربت کیون داغ دلکو گیسو کا
وہ منھ چھپانیکو ہین دن تمام ہوتا ہی
نہ سر و ہو کہین بازار فتنۂ فردا

وہ آج نازسے گرم خرام ہوتا ہے
گرا دے راہ میں خط کو لکھا مقدر کا
درود خضر علیہ السلام ہوتا ہے
نگاہ ناز سے دل کی نہیں کہی جاتی
اجل ہے جب کوئی ایسا ہی کام ہوتا ہے
سمجھ کے پوچھیں وہ عاشق سے جو ہو جاتے
ابھی تو محل میں بلوائے عام ہوتا ہے

فراق میں مجھے ساقی کو دیکھکر روتے
ہمیشہ نامہ ستان ہی کا نام ہوتا ہے
وہ حیثیت میں مجھی شاعر نہیں وہ سمجھتا ہے
ادا ادونہیں سے کچھ ادنکا پیام ہوتا ہے
زہے نصیب کہا جائے جان بھی غم دوست
زبان دینے کا پہلے پیام ہوتا ہے

کچھ آبدیدہ بھی ہنس ہنس کے جام ہوتا ہے
قدم قدم ترے گم کردہ کی تمیز
مرے کلام میں بھی کچھ کلام ہوتا ہے
یہ شکل آتی ہے اب تک بھی جان آنکھ
جگر تو اب کوئی دم میں تمام ہوتا ہے
نکالنے جو لگیں دل کی حسرتیں وہ حلال

اتنے فیروزہ اور زیادہ گھبرائی دل سے کہتی ہے میں نے اسی واسطے بلوایا تھا

کہ یہ میری شراکت کرینگے دونوں ملکہ کوکب کو بگڑ دینگے یہان تو کچھ اور ہی صورت ہے دفتر حکایت سکایت کھل رہے ہیں اب **فیروزہ** اس فکر میں ہوئی کہ **کوکب** کے گلے میں جو تختی پڑی ہے اسمین بھی کچھ کمال ہے یہ کسی طرح لوں اور اس خرابی کی خبر جاکر **افراسیاب** سے کہوں کہ شہنشاہ چلکر اپنی ہمشیرہ کو سنبھالیے کیا دنیا میں آگ لگی ہے عشق و عاشقی میں بھائی کا گھر ویران کرتی ہیں **رضوان** نے اوسوقت سامنے **فیروزہ** کے منسوبات مٹانا شروع کیے جو جو عجائبات سحر بنائے تھے اونکو شایاں رستہ کھولا اب **کوکب** ملکہ رضوان سے باتوں میں مصروف ہیں ہتھیار کھول کے رکھدیے تختی بھی گلے سے اوتار کر رکھی **فیروزہ** سمجھی اگر میں کچھ بھی خلاف مزاج ملکہ عالم کرونگی اسکے ہاتھ سے جان نہ بچے گی جنکو اپنا سرپرست سمجھی تھی وہی آمادہ قتل ہوگئیں افسوس بموجب مضمون مصرعہ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؂ مار آستین گرگ بغل یہ سوچ کر خدمت میں مصروف ہوئی گلابیاں اوٹھا کے لائی کشتیاں شراب کی پیش کرتی ہے بدل وجان خدمتگزاری میں مصروف ہے یہ چستی و چالاکی و عیاری اس ملعونہ نے نگاہ **کوکب** و **رضوان** بجا کردہ تختی یا قوتی اپنے قبضے میں کی اب پیچھے ہٹی خیال میں ہے کہ چل **افراسیاب** کو لاؤں ان دونوں کو سزائے معقول دلواؤں **فیروزہ** گوہر پوش تو طرف **افراسیاب** کے چلے ایک کنیز کو اشارے سے بلایا بیرون قصر آئی کہا بوا گل اندام تمنے یہ اندھیر دیکھا ملکہ ماہیان زمرد پوش نے عزیز قریب جانکر برائے حفاظت مقرر کیا وہ مٹانے کے درپے ہیں بوا ایک کام کرو میں تو بیرون قصر ٹھہرتی ہوں میرا جانا مناسب نہیں ہے ان دشمنوں کی حفاظت کرو تم جاکر یہ نامہ ہاتھ میں **افراسیاب** کے دینا اور کہنا اے شہنشاہ چلکر بہن کو سنبھالیے شادی کرنیکا

مزہ ملا ہمشیرہ صاحب آپکی کوٹھے پھاندتی ہین کوکب کو وہ لیے بیٹھی ہین جلد تشریف لائیے بہن کو سمجھائیے نانی جان کو بچائیے گل اندام تو نامہ لیکر چلی فیروزہ صحرا مین زیر سایہ نخل ٹہل رہی ہے آواز گانیکی سنکر چلی جاتی ہے اب بعد ہٹ جانے فیروزہ کے وہان صحبت عیش مہیا ہوئی رضوان نے آنکھوں مین آنسو بھر کر گانیوں سے کہا صاحبون ہم ہجران دیدہ آفت کشیدہ بعد مدت ملے ہین چند ساعت یہ صحبت غنیمت ہے چشم زدن مین فلک تفرقہ پرداز گردون کجباز سنگ تفرقہ پھینکتا ہے آرام نہین لینے دیتا جہان صحبت عیش برپا ہوئی سامان غم کیا ہر رئیس و جلیل اس دنیا ناپایدار سے حسرت لیکر گیا باغ کی کیفیت دیکھو برگ درختان سبز ہوا سے نہین ہلتے ہین بربادی رنگ و بو پر کف افسوس ملتے ہین چند ساعت بہار آخر جھونکا ہوا سے خزان کا چلا گلچین و باغبان کی بن پڑی باغ کی بربادی ہوئی ہزارہا غنچہاے ناشگفتہ رہ گئے پھول نہ کھلنے پائے گلچین نے دست درازی کی زمانے نے ناسازی کی بعض گل کھلے جھونکا خزان کا چلا شاخ سے گرے رنگ و بو پر زوال آیا پامال ہو چارون کو نخلہاے چمن اکڑے بدعت تبر نے کیسے کیسے نخلہاے تر و تازہ قلم کیے آرام غیر ممکن زندگی کم حسرتین ارمان دل مین بہت ہجوم غم و الم سے دل کے ارمانون کا نکلنا مشکل ہے یہ دونون عاشق و معشوق مدت کے چھوٹے ہوے ملے ہین دیکھین فلک کجرفتار انکے ساتھ کیا کرتا ہے بقول شاعر النظم

کہ لوگ گھڑیون ہماری نگاہ دیکھتے ہین
سما گئی ہے یہ شام فراق نظرون مین
کہا سنی آتے ہین تیری گواہ دیکھتے ہین
پڑے ہین کوچہ جانان مین ہم بشکل قدم
یہ سیر آٹھ پہر مہر و ماہ دیکھتے ہین
عدو کا سامنے گھر ہے اسے نہین ملتا
جو ادعا ہے انہین ہم نگاہ دیکھتے ہین
ہماری آنکھ ہے محشر مین اور فرد گناہ
بہین سے کچھ اسے گم کردہ راہ دیکھتے ہین

ٹھہر گیا ہے دم آنکھون مین آگی کیون دم نزع
کہ صبحکو بھی دو عالم سیاہ دیکھتے ہین
کسکے گھر کی کبوتر نے راہ گم کی ہے
نشانیوا انکی ہر وقت راہ دیکھتے ہین
بنا دیا انھین تصویر تمنے حشر مین ہی
لپکتی پھرتی ہے ہر سون سر آہ دیکھتے ہین
صبا پہ صبر پڑا ہے غبار کا اپنے
کہین سفید کہین سیاہ دیکھتے ہین

ہم آسمانکو یون بھر کر آہ دیکھتے ہین
کہین کسیکی مسافر بھی راہ دیکھتے ہین
ٹپکنے دینگے نہ اشکونکو پیش راہی عشق
ادھر ادھر کئی دن سے تباہ دیکھتے ہین
کہان کہان لیے پھرتی ہے مجھکو تیری تلاش
کہ جب گھڑے ہین تمھین داد خواہ دیکھتے ہین
کہ اب سکی نرم سرا دھونڈھتا ہون حضرت دل
ہمیشہ خاک اوڑاتی تباہ دیکھتے ہین
جلال ہماس دم رحلت اولٹی چلتی ہے

یہ دونون شیدا ایک دیگر ملکر بیٹھے فیروزہ کا خیال بھی نکیا رضوان جادوے کنیزون کی جانب اشارہ کیا صاحبو فلک درپے انقلاب ہے دلکو نہایت پیچ و تاب ہے

اگر تم سبھونکی خوشی ہو تو چھپر کھٹ وغیرہ آراستہ کرو شہنشاہ منزلونکے تھکے ماندے ایک شب تو تمھارے
وجہ سے آرام پائین دیکھین تقدیر کیا دکھاتی ہی کوکب نے تو کئی مرتبہ کہا ملکہ فیروزہ کہان گئی کنیزون
نے کہا کسی کام مین ہونگی سامنے ایک کمرہ سجا ہوا ہے کنیزون نے چھپر کھٹ آراستہ کیا دونون
عاشق و معشوق شراب پی رہے ہین گزک درمیان سے اوٹھ گئی گزک لبان شیرین کی چل رہی ہے
دونونکو جوش محبت جب کوکب دست انداز ہوتے ہین رضوان کی آنکھون سے آنسو ٹپک
پڑتے ہین کہتی ہے اے شہنشاہ آج کی شب تو ہم آپ ایک مقام پر ہین دیکھین کل فلک کیا دکھائے
شب فراق مین وہی تڑپن وہی پھڑکن اس محبت کو تمھاری یاد کرینگے تڑپ تڑپ کر فریاد کرینگے
کیون صاحب کل ہماری کون دلدہی کریگا ہمین دل کھول کے رو لینے دو خانہ دل مین فوج غم و الم
کا ہجوم ہے فلک نیرنگ تفرقہ پردازی دکھلائیگا بخوبی معلوم ہے کوکب نے جوش محبت مین گلے
مین ہاتھ ڈال دیے کہا اے ملکہ بس زیادہ بیقرار نکرو کیا مین مجبور و ناچار ہون مین برائے قتل
ماہیان ضرور جاؤنگا تم میرا سفارش نامہ لیکر قصر جمشیدی مین جاؤ بران و جمشید اور سردار
میرے آنکھین بچھائینگے رضوان نے کہا اے شہنشاہ افراسیاب بڑا ساحر زبردست ہے
ضرور میرا تعاقب کریگا جہان جاکر رہونگی وہین پہونچیگا وہ بے حیا مجھکو چین نہ لینے دیگا بس خواہش
ہے کہ اس رات کو غنیمت جانو پھر اوسی شب ہاے فراق کا سامنا ہے رات قلیل باقی تھی رات کس قدر
جلد کٹ رہی ہے جب گھڑیال کی صدا آتی ہے رضوان گھبرا جاتی ہے یہ مطلع کسی شاعر کامل کا زبان سے
نکل جاتا ہے مطلع شب وصل غریبان ہے مرے ہمدم کسی ڈھب سے + گریبان سحر کو ٹانک کھنا دامن شب
سے :: کبھی ہاتھ اوٹھاتی ہے پکار اوٹھتی ہے اے حاکم نور و ظلمات آج کی شب کو بڑھا دے روز
فراق نہ دیکھون کوکب نے دامن سے آنسو پونچھے دیکھا سامنے کمرہ مثل عروس شب دل آراستہ ہے
کنیزون نے سلیقے سے گلدستے چن دیے اونپر پھولون کے ہار پڑے ہین جو گھڑے چنگیر دان
عطر دان پاندان سب مہیا ہین کوکب نے رضوان کا ہاتھ تھاما کہا ملکہ چلکر چھپر کھٹ پر بیٹھو
رضوان کہتی ہے صاحب مین کیا اوٹھون دل بیٹھا جاتا ہے دیکھون فلک کیا دکھاتا ہے
یہ دونون عاشق و معشوق نشۂ بادۂ محبت مین چور خمار شراب نشۂ شباب دلون مین اشتیاق بھرے
ہوے ہین طرف کمرے کے جاتے ہین افراسیاب خانہ خراب باغ سیب مین بیٹھا ہے خیال مین

ماہیان زمرد پوش کے راتون کا سونا موقوف کیا حیرت سے باتین کر رہا ہے حیرت جادو کہتی ہی
اے شہنشاہ کوکب سے ہفت در بند پر مقابلہ پڑ گیا ہوگا افراسیاب نے جواب یا بڑے بڑے
ساحر نامی نامی امان نے مقرر کیے ہین اون مین ہر ایک کامل داکمل ہے کوکب کو بڑھنے ندینگے
بلوہ کرکے گرفتار کر لینگے نہنگ دریا نشین و قمقام جادو فوجین لیکر گئے ہین کوکب کس کس
کو قتل کریگا از روے بلوے کے دست انداز ہونگے دیکھو خبر پہونچا چاہتی ہے ہرکارے مین نے
مقرر کردیے ہین یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی ایک کنیز کو دیکھا کہ آکر پہونچی افراسیاب کے
ہاتھ مین نامہ دیا کہا شہنشاہ جلد اوٹھیے فیروزہ گوہر پوش خیر خواہ دولت ہی کوکب کو پھنستا
تھا آپکی ہمشیرہ صاحبہ نے آکر سب سامان سحر در بند چہارم و پنجم مٹا دیا آپ کے دشمن کو پہلو مین لیے
بیٹھی ہین مدت کا دفتر شکایت کھل رہا ہے وعدے وفا ہوے ہم مین کسکی مجال تھی کہ منع کرین انکے
ساتھ مصاحبین جادوگرنیان زبردست رازدار حال قدیم سے آگاہ تھین لیکن کسی نے آپ کو
اطلاع نکی ایسا آسان کردیا کہ کوکب کو کچھہ مشکل نہ پڑیگی چہارم و پنجم پر تو گویا قبضہ ہوگیا آتے ہی
سب منسوبات مٹا دیے فیروزہ گوہر پوش نے یہ خیر خواہی کی کہ تختی گلے سے کوکب کے لے لی اوس قصر
سے نکل آئی وہ تو حفاظت کر رہی ہی صحرا مین ٹہل رہی ہے مجھکو یہان بھیجا یہ سنکر افراسیاب کا نیز لگا
قبضے پر ہاتھ ڈالا حیرت نے چاہا منع کرے افراسیاب نے غصے مین جھڑک دیا کہا یہ ممکن ہی کہ مین
تامل کرون وہ نالائق کوکب کو لیکر پہلو مین بیٹھی ہے ابھی جاکر دونون کو مارتا ہون ساری عاشقی و
معشوقی بھول جائین افراسیاب یکہ و تنہا طرف قصر فیروزہ گوہر پوش کے بقہر و غضب تمام
چلا کلیجے مین آگ بھڑک رہی ہی سینے سے تلوار کھنچی ہے سحر بھی قریب ہے اول حال فیروزہ گوہر پوش
سنیے یہ بیرون قصر سایۂ نخل مین کھڑی ہوئی سر دھن رہی ہی گانیکی آواز جو آتی ہی چلی جاتی ہی دل سے
کہتی ہے کیا غضب ہوا کہ ضوان و کوکب ہمصحبت ہوے فرقت کے بچھڑے ہوے ملے صبح
ہو چکی ہے یہ بھی خیال ہے کہ افراسیاب بڑا بے غیرت ہے کنیز میری پیام لیکر پہونچی ہوگی اگر ادھر
آگیا ہوتا قصر مین ہنگامہ محشر برپا ہوتا کوکب بھی کم نہین ہی لڑائی خوب پڑیگی صداے نعرۂ افراسیاب کی
مشتاق ہی کہ صحراے گرد اوڑہی فیروزہ گوہر پوش دیکھنے لگی دیکھا ملکہ صرصر شمشیر زن ایک جانب سے
آتی ہی معلوم ہوتا ہے کسی کار ضروری کو جاتی ہی فیروزہ نے خود آواز دی بوا صرصر کہان سے

آتی ہو صرصر نے پلٹ کر دیکھا کہا لو آ مین نے تمکو نہین پہچانا فیروزہ گوہرپوش نے کہا بوا صرصر ایسا فراموش کرتی ہو مین ہون ملکہ فیروزہ گوہرپوش مصاحب ہمشیرۂ شہنشاہ صرصر نے کہا مینے پہچانا مجھے ٹھہرنیکی فرصت نہین ہی فیروزہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہا بی صرصر دو باتین تو سن لو یہ معاملہ سننے کے لائق ہی یقین ہی کہ تمکو بھی ناگوار ہو شاہزادیون کا اب یہ حال ہی مردون پر گری پڑتی ہین عزت وآبرو کو ڈبویا صرصر نے کہا کسکا ذکر ہے بوا ہمین کیا کام ہی جو جیسا کریگا ویسا پائیگا فیروزہ نے کہا سن تو لو بی رضوان جادو کوکب روشن ضمیر پر فریفتہ ہوئین مجھے دربند چہارم پر ملکہ ماہیان نے مقرر کیا ہے مینے دام کلام مین کوکب کو پھنسایا خواہش دیدن بی رضوان کو بلایا وہ جو آئین تو آپس مین راز و نیاز کی باتین ہونے لگین اگلے عشق کے ذکر ہوے مین تو بچالا کی کوکب کے تختی لے آئی شہنشاہ کو نامہ لکھ بھیجا ہے اب ونکو اختیار ہے خواہ انتظام کرین یا خاموش ہو کر بیٹھہ رہین مین لائق مقابلہ کوکب نہین ہون ورنہ بی رضوان کو مزہ چکھاتی صرصر نے کہا فیروزہ تمنے بڑا کمال کیا اوس تختی مین کیا ہی کیا کچھ جادو سحر لکھا ہی کوکب کیا سحر نہین جانتا فیروزہ نے کہا بوا صرصر یہ مقدمہ سحر و ساحری ہی ایک تحفہ ہمیشہ کے لیے بنا لیا ہر وقت کام آتا ہی وقت پر سحر کا تیار ہونا مشکل ہو جاتا ہی افراسیاب نے اس سحر مین شراکت کی ہو گی مہینون کی فکر مین یہ تختی بنی ہو گی صرصر نے کہا مین تو دیکھون بیس تختیان میرے پاس ہین کچھ بھی مطلب حاصل نہین ہوتا فیروزہ نے جھلا کر جھولی سے تختی نکالی کہا اری بیوقوف دیکھہ اس مین بڑے بڑے منتر لکھے ہین جسکے گلے مین ہو اوسپر سحر تاثیر نکرے کوکب نے خاص اپنے نام کے لیے اسکو تیار کرایا ہو گا صرصر نے فیروزہ کے ہاتھ سے تختی لیلی کہا حضور اس مین کوئی کمال نہین ہی قیمتی چیز ہے رئیسنے زیور جانکے گلے مین پہنا فیروزہ نے کہا لاؤ پھیر دو بوا صرصر تم کیا جانو یہ جان کوکب روشن ضمیر ہے اوسکی حفاظت کی تدبیر ہے صرصر نے کہا بوا غصہ نکرو تختی اپنی لو دیکھو شہنشاہ بھی آتے ہین وہ ابر ہفت رنگ جسکا فوج بھی ساتھ ہے حیرت بھی آتی ہین فیروزہ اوس طرف پلٹی صرصر نقلی نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے نعرہ کیا نعرۂ عمرو عمرم کہ کلہ از سر قیصر بہ برم ✣ رنگ از رخ سخنک بد اختر بہ برم ✣ در مجلس خسروان چو گردم ساقی ✣ تیغ و سپر و سبو و ساغر بہ برم ✣ پیر و مرشد تو برابر کھڑے ہی ہوے تھے حباب مار کر بیہوش کیا فیروزہ کو عمرو نے اوٹھا کر زنبیل مین رکھا اب چلا کہ جا کر کوکب کو اطلاع کرون کہ ای شہنشاہ سبحان اللہ چلیے تو برا جنگ ماہیان پر عمرو نے

کہ جو رکن طلسم ہوش ربا ہی اور یہ غفلتین جلسۂ عیش و راحت صحبتین عمرو باغ مین پہونچا ہی گانیکی صدا کان مین آرہی ہی وہان وہ وقت ہی کہ رضوان و کوکب طرف قصر تخلیہ کے جاتی ہین کنیزین بستہ ساتھ عمرو نے باغ مین قدم رکھا ہی کہ نعرۂ افراسیاب کی صدا آئی خواجہ ایک گوشے مین چھپ گئے دل کانپنے لگا افسوس یہ ہی کہ کوکب تک نہ پہونچا ایسا نہو کسی غفلت مین ہو یہان افراسیاب نے نعرہ کیا اور رضوان گیسو بریدہ ننگ خاندان دشمن کے ساتھ یہ راز و نیاز دونون دربند دشمن کے قبضے مین کرا دی رضوان نے جو آتے ہوے افراسیاب کو دیکھا کہا لو شہنشاہ غضب ہوا افراسیاب آپہونچا کوکب تیغہ کھینچکر بڑھا افراسیاب مین پر آیا اس باغ پر بہار مین سحر چلنے لگے نخل ترو تازہ جلنے لگے افراسیاب ہر مرتبہ قصد کرتا ہی کوکب سے منھ پھیرون رضوان پر جا پڑون کوکب نے شش ضمیر سینہ سپر کرکے سامنے ہوتا ہی بلکہ اشارہ ہی کہ ای رضوان نکل جا رضوان کا دل نہین قبول کرتا کہ اس بلا مین کوکب کا ساتھ چھوڑون ایسے وقت مین محبت سے منھ موڑون چاہتی ہے مین قتل ہوجاؤن مگر کوکب بچ جای کئی مرتبہ کہا ای شہنشاہ آپ اس ظالم کا سامنا نہ کیجیے یہ صرف میرے سر کا طالب ہے کنیز نثار ہو جائے آپکو پروردگار اس ظالم کے پنجۂ بدعت سے بچائے اشارون مین عاشق و معشوق کی باتین کوکب چاہتا ہی اسکو بچاؤن رضوان چاہتی ہے مین اپنی جان نثار کردون افراسیاب نے پہلے ہی گولا ایسا مارا کنیزان ہمراہی رضوان جلکر خاک ہوئین کسیکا ہاتھ ٹوٹا کسیکا سر پھٹا لاشے زمین پر پڑی تڑپ رہے ہین رضوان نے کئی سحر افراسیاب پر کیے افراسیاب نے ہاتھ ہلا کر دفع کردیے تیغہ کھینچکر کوکب پر جا پڑا سامان عیش دیکھکر کلیجہ خون ہوگیا آنکھونکے تلے اندھیرا آیا طریقے سے ظاہر ہے کہ سامان وصل طالب و مطلوب تھا قصر آراستہ جا بجا اشیاے نادرہ رکھی ہوی ہین عطردان وغیرہ جو دیکھے اتر اگیا بہت جھلایا آواز دی اور رضوان تجھے زندہ نچھوڑونگا کوکب نے کہا تیری کیا مجال اگر نگاہ کج کرکے دیکھے تیری آنکھین نکال لون عورت پر کیا غصہ کرتا ہی مردون سے آنکھ چار کر اپنے بہنوئی پر وار کر کیون افراسیاب غصہ کا ہیکا مینے کیا خطا کی کیا نان نفقہ نہین پہونچا سکا اگر ہمکو قتل کریگا جوان بیوہ کو گھر مین بٹھالیگا ظاہر مین تو کوئی خطا نہین ہی باطن کا حال مین نہین جانتا باطن کو بھی دریافت کر یقین ہی خطا ظاہر نہو افراسیاب اور زیادہ جھلایا باغ کے تمام نخل جل رہے ہین دونون فن سحر و ساحری مین مشاق شاہان طلسم زمین تھرا گئی فلک ہاے ابر لہرا لہرا کر گر رہے ہین کبھی کوکب ابر سحر مین چھپ گیا

سحر کرکے مثل آفتاب چمکا کبھی افراسیاب پر چادر خونی گری مخفی ہوا مثل شعلہ جوالہ چادر خونی
کو توڑا کبھی آفتاب نے ٹکرین جلین شعلے بھڑک گرے باغ تمام پامال پھول جلے ہوئی نخل کٹے ہوے
طائر کباب ہو کر گرے نہرین خشک ہوگئین قصر گرے خاک اوڑ رہی ہی نرگس شہلا نے آنکھیں بند
کرلین کہ پامالی چمن نہ دیکھون سنبل نے بال کھول دیے سوسن خاموش عروسان چمن کو رقت کا
جوش نخل اکڑنا بھولے باغ مین نئے گل پھولے سرو گلشن پر آرے غم کے چل رہے ہین دلسی عندلیبان
خوش نوا کے شعلے نکل رہے ہین عجب طرح کا باغ مین ہنگامہ ہی ہر پھول کا رنگ دگرگون گل لالہ کا کلیجہ
خون افراسیاب کوکب کی مرتبہ سامنا پڑا جب افراسیاب نے وار کیا کوکب نے دفع کردیا تلوارون
سے چنگاریان نکل رہی ہین دونون شعلہ جوالہ رضوان جادو ایک نخل کے سایے مین کھڑی ہوئی
افراسیاب پر سحر کر رہی ہے افراسیاب طرف کوکب کے متوجہ ہوا اپنے ہاتھ تلوار کا مارا کلائی پر
افراسیاب کے گولا پڑا ارے کہکے پیچھے ہٹا کلائی پر آبلہ پڑگیا بہ قہر و غضب طرف رضوان
کے دیکھا معلوم ہوا اسنے گولا مار کر کوکب کو میرے ہاتھ سے بچالیا ورنہ یہ وار خالی نجاتا غصے
مین تلوار ٹیک کر جست کی برابر رضوان کے پہونچگیا کوکب نے پلٹ کر دیکھا رضوان جادو
افراسیاب سے پیچھے چلنے لگا رضوان برس بڑی جرات کرکے کئی پیچھے مارے افراسیاب نے سب
خالی دیے روکتے روکتے ایک مقام پر کمر کو بتا کے سر پر ہاتھ مارا رضوان نے سپر سحر کو اوٹھا دیا
تیغ برق تاب افراسیاب سپر سے کٹ کر نکل گیا سپر کے دو ٹکڑے ہوی ہر چند رضوان نے اپنے کو
بچایا افراسیاب کا وار خالی نگیا اوس ماہ پیکر کے دو ٹکڑے ہوے ستارہ سحری لہرا کر زمین پر گرا ایا شمع انجمن
گل ہوئی کوکب روشنضمیر قہر و غضب مین افراسیاب پر جا پڑا کہا اے نامرد یہ کیا کیا تجھکو حجاب نہ آیا
ٹرا بے شرم ہے یہ کہکر اس زور شور سے ہاتھ مارا کہ سپر سحر افراسیاب کٹی شانہ نشانہ ہوا زخم
کھا کر افراسیاب نے ایک ستک دی طایر پیدا ہوا کہا اے طائر دشمن چبا جا زبانے طائر ہوش سکا اڑا دے
یہ بھی واضح رہے کہ مرنے سے رضوان کے باغ مین اندھیرا ہوا صدائین مہیب آ رہی ہین بیر عمل مچانے
ہین کچھ تدبیر نہین بن پڑتی آواز آئی کشتی مرا نام ہین رضوان جادو بود کوکب نے ہاے جان جہان
کہکر چھاتی پر ہاتھ مارا اتنی جو کوکب کی پلک جھپکی وہ طایر آنکھون کے سامنے مثل برق چمکا آرے
کہکر کوکب نے آنکھون پر ہاتھ رکھ لیا اس حال مین افراسیاب نے ہاتھ مارا سر کوکب نا ہوا

سجو بی زخمی ہوا طایر نے جو چیخ ماری غش سا آنے لگا دل گھبرایا کلیجہ منھ کو آیا ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ سحر بھی فراموش ہوا افراسیاب نے اس حال مین سپاہ ہین تلوار کے لیا کوکب پیچھے ہٹا سینے پر ہاتھ ڈالا اب سختی یاد آئی وہ نقش حفاظت سینے پر نہ پایا اب کوکب کو یقین ہوا سوچا کہ دشمنون نے اپنا کام کیا مجھسے سختی لیلی جرأت سے پیچھے ہٹتا چلا آتا ہے افراسیاب ہر مقام پر چاہتا ہی ہاتھ تلوار کا مارون کوکب آنکھون سے اشارے کرتا ہے کچھ شعلہ ہاے آتش بھڑک رہے افراسیاب کو روکتے ہین ضو سے شعلہ ہاے آتش کے افراسیاب کی آنکھ جھپک جاتی ہی اسوجہ سے رکتا ہے جب کئی مرتبہ دیکھا کہ اگ کے انگارے میری آنکھونکے سامنے ہین صاف صاف ظاہر ہے کہ کوکب کو بچاتے ہین افراسیاب نے منھ سے حباب سحر چھوڑا اس حباب سحر نے شعلہ آتش کو ٹھنڈا کیا اب یہ اطمینان افراسیاب بڑھا کوکب بے اختیار پکارا اوٹھا اے خالق لیل و نہار اے مرے پروردگار رنجیدہ بدعت سے افراسیاب کے بچالے فرد شاہا تو کریمی و رحیمی و غفور + دست ما گیر کہ درماندہ و بے بال و پریم + تڑپکے جو کوکب نے دعا کی درگاہ بے نیاز مین قبول ہوئی پہلو سے ایک کنیز نے افراسیاب کو آواز دی ای شہنشاہ مین ابھی اسکو قتل کرتی ہون اب ہاتھ نہ اوٹھائیے ہمیشہ بزرگان دین منع کرتے ہین کہ شہنشاہ اپنے ہاتھ سے دشمن کو نہ قتل کرین خون گھٹتا ہے یہ کہکر وہ کنیز تیغ کھینچکر قریب کوکب کے پہونچی آواز دی او کوکب ہوشیار ہو کوکب نے سر اوٹھا کر تا زمین کو قریب پایا کوکب کے گلے مین تختی ڈال دی نعرہ کیا منم خواجہ عمرو اور افراسیاب کو پلٹ کر حلقہ ہاے کمند مار کر حباب مار دیا افراسیاب ارے کہکر گرا کوکب ہوشیار ہوا کہا خواجہ جان بخشی کی عمرو نے کہا دشمن کا سر کاٹ لے پھر تعریف کر لینا کوکب تیغ کھینچکر طرف افراسیاب کے چلا زمین شق ہوئی دو پتلے فولادی پیدا ہوے افراسیاب کو گود مین لیکر بھاگے کوکب نے پلٹ کر باغ مین سناٹا پایا لاشہ رضوان کا دیکھ کر کلیجہ پھٹ گیا خواجہ بھی ظاہر ہو کوکب نے اپنے کو لاشہ رضوان پر گرا دیا بہت رویا عمرو نے کہا ای برادر صبر کرو کوکب نے کہا خواجہ یہ مطیع اسلام ہو چکی تھی لاشہ بھی اوسکا پڑا رہنا بے دفن و بے کفن مناسب نہین ہی بڑا باعث ندامی ہی جسوقت سے ملاقات ہوئی کلمات سے اسکے نہایت حسرت ٹپکتی تھی صاف ظاہر تھا کہ موت قریب ہے خواجہ مینے بہت بچایا اسکے بچانے مین زخم کھائی لیکن باغی افراسیاب ملعون درپے قتل تھا جا پڑا بڑی جرأت رضوان نے دکھائی سحر کیے تیغ کھینچا ملک الموت کا سامنا کیا کرے

لاشہ رضوان اس باغ سے اوٹھایا کوکب نے سحر سے پتلے بنائی لاشہ لیکر روتے پیٹتے قریب قصر نور افشان پہونچے آفتاب گوہر دندان ملال گوہر دندان اس حال پر ملال مین کوکب کو دیکھکر دوڑ پڑین بہ ہدایت خواجہ قبر کندہ ہوئی اوس ماہ آسمان حسن و جمال کو ابر لحد مین چھپا دیا کوکب اوٹھتا تھا خواجہ عمرو نے سمجھا کر اوٹھایا فرمایا ای کوکب اان وجمشید پر رحم کرو صبر کرنا واجب و لازم ہی ابھی تمکو منزل ہای سخت وصعب درپیش ہین بڑے بڑے پس وپیش ہین کوکب روتا ہوا اوٹھا نور افشان سے رخصت ہوا نور افشان کے سامنے بھی خواجہ نے کہا آپ انکو روکیے چندے توقف کرین مین انشاء اللہ معاوضہ خون مشتری مین ماہیان کو مارونگا کوکب نے نہ مانا مرکب مشکین پرند پر سوار ہوکر طرف دربند ششم کے چلا طایران سحر بھی واسطے خبر کے بھیجے بعد جانے کوکب کے خواجہ بھی بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر عقب مین کوکب کے چلے تن

دو کلمہ داستان حیرت و مصیبت عنوان دربند ششم تا باغ ظلمات ساختہ ماہیان زمرد پوش کہ حاکم جسکی ملکہ مہران شعبدہ باز مصاحب خاص ماہیان زمرد پوش ہی بصد جوش و خروش پہونچنا کوکب کا برسر قلعہ مہرانیہ علامت ہا نکی دیکھکر لڑنا غیرت مین اپنی ہم شبیہ کو قتل کرانا وعیاری خواجہ عمرو بشکل جناہی گلگون پوش معشوقہ کوکب آنا ماہیان کا اس قلعہ پر خبر قتل کوکب سنکر اور ظاہر ہونا کوکب کا بشوکت تمام و مقابلہ ماہیان و کوکب و قتل ہونا دو کنیزان سامری کا و نکل جانا ماہیان کا و دیگر کیفیت متعلق

داستان نزاعجب داستان پر مضامین خمسہ

نکالی منہ سے نہ مینے کبھی صدا صیاد
مین پوچھتا ہون ہوا مجھسی کیون خفا صیاد
لگی چمن کی نہ گل کی مجھے ہوا صیاد
کیا جو قید قفس سے مجھے رہا صیاد
بتادے کون سی مجھسے ہوئی خطا صیاد

مرے حضور نہ طوطی ہند ہو گویا
مفر ہے طائر سدرہ مری طلاقت کا
نہین ہی بلبل شیراز کا بھی کچھہ تب
وہ عندلیب ہون باغ جہانین ہی شہرہ
چمن مین پوچھہ لے جاکر مرا پتا صیاد

قفس مین کیون ہدف تیر غم بناتا ہے
خدا کا خوف بھی تجھکو نہین کچھہ آتا ہی

ستم ہی جان حزین پر جو تجھکو بھاتا ہے
دکھا کے سیر گلستان عبث ستاتا ہے
قفس ہی مین مری تجویز کر سزا صیاد

رہائی دیکے مجھے دیکھ لے وفا تا زیست
رہونگا شکر عنایت مین مبتلا تا زیست
کیا کرونگا ہر اک جا تری ثنا تا زیست
رہائی دے تو مین ممنون ہون ترا تا زیست
چمن کی کھاؤن کوئی روز سیر ہوا صیاد

چمن کے دید کی تہمت عبث لگاتا ہے
قفس پہ کاٹ کے پر دام پہ بچھاتا ہی
یہ بے پرون یہ تجھے جور کیون خوش آتا ہے
قفس مین قید جو کر کے مجھے ستاتا ہے
تجھے بھی جور کی دیگا خدا سزا صیاد

مین ایک تازہ گرفتار ہون چمن سے جدا
قفس کو دیکھ کے کیونکر گھٹے نہ دم میرا
کسیکا ڈالے نہ بیرحم سے خدا پالا
پھنسا جو دام مین آکر کبھی ہوا نہ رہا
سنا کے مجھکو یہ کہتا ہے برملا صیاد

وہ بیقرار ہے رعنا کی طرح اب غم سے
روان ہین شوق مین اشک اسکی چشم پر نم سے
نجات ایک گھڑی بھی نہین ہم ماتم سے
ملائیگا جو تو اوس گل کو آج عالم سے
ملیگی حشر مین اسکی تجھے جزا صیاد

چہرۂ عرائس بیان شوکت عنوان کو لباس و زیور نظم و نثر سے برائے نظارۂ مشتاقان عالی وقاریون آراستہ کرتے ہین شعر سخن سنج و غواص دریائے ہوش : چنین ریخت گوہر بدامان گوش : شہنشاہ اوج عیاری و قطب فلک خنجر گذاری اشتیاق جنگ کوکب مین نشان تو زبانی نور افشان ل چکا ہے ساحر کی شکل بنے ہوئے آتے ہین کنوان گڑھا کھائین خندق سب اس وندۂ بے نظیر کے سامنے برابر ہے فرد چنان می دوید از نشیب فراز : کہ گردش نمی دید شاہین و باز : مقامات دربند کو طے کرتے ہوئے مقام فیروزہ وغیرہ سے گذرے عمرو نے دور سے دیکھا ایک قلعہ سر بفلک کشیدہ برج بارہ کنگرہ ہاے بلند بڑے شان و شوکت کا قلعہ ہے برج فلک سے ہمسری کر رہا ہے قلعہ پر ایک ابر سیاہ چھایا ہوا اوس ابر سے رعد کی گرج برق کی چمک بجاے قطرات آب شمشیرہاے برہنہ برس رہی ہین ابر سیاہ اپنے جوہر دکھاتا ہے تڑپ تڑپ کے تلوارین برساتا ہے اگر کوئی طایر آفت کا مارا اس طرف

آنکلا چمک کے تلوار گری دنل ٹکڑے طایر کے ہوے متوجہ ہوا ابھی کٹتی ہی ہوا کی بھی ہوا بگڑ ہی رستہ قلعہ کا ترک کیا اگر چلی تو دامن ہوا گرمے ہوا عمرو حیران ہوکر یہ تماشا دیکھنے لگا بخوبی یاد آیا کہ رضوان جادو نے جو کوکب روشنضمیر کو نشان قلعہ مہرانیہ بتلایا تھا وہی مقام ہی شاید اسی قلعہ کا قلعۂ مہرانیہ نام ہی دروازہ قلعہ کا بند آیندورند کا نشان نہین گرد قلعہ کے سناٹا بارہ کوس کے گردے مین نخل کا نام نہین اگر کوئی نخل واقع ہی شاخین قلم تیے جلے ہوے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گرا ہے مقام ہیبت ناک مصیبت خیز برش تلوارونکی نہایت تیز سناٹے مین ڈورا بندھا ہوا ہے ابر سے چمک کر آتی ہین برش اپنی دکھاتی ہین عمرو کے ہوش اڑ گئے سکتے کا عالم دم بہ بنی ہی کسی شعبدہ باز نے یہ کمال کیا حقیقت مین آیندورند کا سد باب کردیا اب خیال مین آیا کہ پلٹون اگر راہ مین کوکب کو پاجاؤن اطلاع کردون کہ اے کوکب قلعہ مہرانیہ اس لایق نہین ہی کہ کوئی گذر سکے برائے خدا اپنی جان بچاؤ پلٹ جاؤ اس خیال مین عمرو کا قصد تھا کہ واپس ہون کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا شہنشاہ کوکب روشنضمیر بصد جاہ و توقیر دریای سحر مین غوطہ مارے ہوے مرکب مشکین پرند پر سوار دست زبردست مین تیغۂ آبدار کھنچا ہوا سپر فولادی بائین ہاتھہ مین مرکب کوکب ہوا پر آکے بگدھریان کرنے لگا عرصۂ دراز تک اس معرکۂ بارش شمشیر کو دیکھا یہ تو کوکب کو یقین ہی کہ عمرو ضرور کسی مقام پر موجود ہوگا دور سے دیکھا بھی ایک ساحر سایہ مین نخل کے کھڑا ہے ہاتھون سے کوکب کو اشارے کر رہا ہے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ مجھکو بلاتا ہے کوکب کو غیرت آئی کہ اب پلٹون عمرو نے دیکھ لیا دلمین کہیگا تلوارین دیکھکر ڈریگا جوش غیرت مین قبضے پہ ہاتھہ ڈالا مرکب پرند پر کوڑا کیا گھوڑا بدلگامی کرتا تھا صاف ظاہر ہے کہ تلوارون کو دیکھکر ڈرتا تھا کوکب نے کوڑا مارا تڑپ کر گھوڑا جا پڑا بالا ہی ہوا یون جاتا ہی جیسے زمین صاف پر مرکب صبا دم رہروی کرے جیسے ہی کوکب سایہ مین ابر کے پہونچا اپنے کو تو کوکب نے زیر گلہاے سپر مثل بوے گل چھپایا ہے تلوارین جو تڑپ کر گرین سر مرکب کا اڑ گیا چارون پانون بھی قلم ہوے صد ہا ٹکڑے ہوکر مرکب زمین پر گرا معلوم نہ ہوا مرکب کدھر گیا اب کوکب ہوا پر ٹھہرا رہا ہے جو تلوار تڑپ کر گری اوجھڑ سپر کی لگادی تلوارون سے بچنا دشوار ہے بارش شمشیر آبدار کبھی چمک کر بلند ہوا بیچ مین تلوارون کے کھڑا ہوا ہے ابر کو دمبدم جنبش شمشیر آبدار کو دتش کوکب کی کوشش زرہ کی کڑیان کٹنے لگین سپر کے پرزے اوڑ گئے تلوارین خدا نے

پڑے تلوار بھی عاری ہوئی اس قدر تلوارین گرین خود کے پرزے پرزے ہوگئے اب جسم پر تلوارین
پڑنے لگین جب کئی زخم کوکب نے کھائے گھبراکر الگ ہوا تھرایا دستک دی کچھہ سحر کیا طرف سے
طلسم نورافشان کے چند سنہرے تیلے ظاہر ہوا گر شہنشاہ کوکب پر جھکے ان تیلون کے ہاتھہ مین
بھی تلوارین سپرین کوکب نے اونکو اشارہ کیا وہ تیلے گرد کوکب آ گئے سینے اپنے سپر کردیے کوکب
کے ساتھہ اون تلوارون مین گھس پڑے بارش شمشیر آبدار دمبدم ترقی پر وہ تیلے کوکب کو بچاتے ہین
چاہتا ہی تلوارونکو توڑکر ابر تک پہونچون ابر کو ہٹا دون بجرات و شوکت قلعہ تک جاؤن بھاٹک توڑون
گرز بھی ہاتھہ مین لیتا ہی کبھی سپر کی اوجھڑ دیتا ہے عمرو یہ معرکہ عظیم دیکھہ رہا ہے جب کوکب پر تلوار
پڑتی ہی بیقرار ہوکر عمرو کہتا ہی ای پروردگار اس مرد جرار کو بچائے افسوس کس بلا مین گھرا ہے کس
جوش و خروش مین جنگ کررہا ہی وہ بارہ تیلے جو مدد کوکب کو آئے تھے انکی یہ کیفیت ہی کہ اونھونے صدہا
تلوارین توڑین جب تلوار کوکب پر آتی ہے تیلا اپنے سر کو سامنے تلوار کے کردیتا ہے کوکب تیرحرخ
مار رہے ہین جسطرح شمع کے گرد پروانے پھرتے ہین کہان تک اپنے کو بچائین آخر اون تیلون کے
بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خندق مین گرے بارہون تیلے مارے گئے اور کوکب نے بھی زخمہاے کاری
کھائے عمرو کو تاب باقی رہی کئی مرتبہ آواز دی اے بہادر یبل اپنی جان بچاؤ تلوارون کے بیچ مین
سے بچاؤ تلوار کا کام قلم کرنا ہے دریاے آہن سے جنگ کررہے ہو خوب دریاے شمشیر مین شناوری
کی صداے عمرو سنکر کوکب کو اور زیادہ غیرت آئی جسم سے سرائے خون کے بہ رہے ہین سر زخمی
شانہ زخمی گلہاے زخم نخل جسم پہ کھلے ہوے بدھیان پڑی ہوئین صاف ظاہر ہے کہ جان
دینے پر آمادہ ہی کوکب دل سے اپنے باتین کرتا ہے کہ اے کوکب کاشکے عمرو مجھکو اس حال زار
مین نہ دیکھتا عمرو بیٹھنے والا دربار صاحبقران کا ہے جسوقت عمرو اس بارگاہ آسمان جاہ مین
جاکر بیٹھے گا اوس دربار مین جوانان صف شکن تیغزن جلوہ فرما رہتے ہین فرزندان صاحبقران
صاحب شوکت و شان جس امر کا ارادہ کرتے ہین بدون فتح قدم نہین ہٹاتے اسد نامدار نے
کیا کیا جفا اوٹھائی سات برس گنبد نور مین قید رہا چاہیے حوصلہ پست ہوتا کہ ملک ساحران
مین ہمارا قدم نہ جمیگا افراسیاب ہمارے قتل کیے نہ قتل ہوسکیگا حوصلے مین کمی مزاج مین
برہمی ہوتی ہوش ربا کو چھوڑ کر چلے جاتے جفا اوٹھانے سے اور حوصلہ بڑھا آج تک کھیت سے

پانون نہین ہٹایا اے کوکب ان حسب کی نگاہون سے گر جاؤگے سمجھ جائینگے کہ صرف جادوگری ہنر جرات سے نابلد ہے اپنے مقام پر ہنسین مردان عالم طعن کرینگے یہ تو غیر ممکن ہے کہ اتنا بڑا معرکہ عظیم مشہور و معروف ہو بیس اے کوکب اپنی نا روگردانی اس مقدمہ سے سراسر نامردی ہے عمرو نے دیکھا جب پتلے مارے جاچکے اور کوکب زخمون مین چور ہو چکا شمشیر زنی کی بھی طاقت نرہی بیچ مین سے تلوارونکے نکل کر الگ کھڑا ہوا سامنے سے ابر کے ہٹ آیا عرصہ دراز تک سوچا کیا یکایک سحر کرکے کوکب غائب ہوا برق بنکر آسمان مین ڈوب گیا کوکب روشن ضمیر نام ہے مثل ستارۂ سحری گویا اپنے برج مین جاکر غائب ہوا عمرو حیران ہے کہ یہ کیا معرکہ گذرا کوکب کے جی چھوٹ گئے دربند فتح نہوا حقیقت مین انتہا کی جرأت پتلون مین تھی وہ بھی آخر مارے گئے معلوم ہوا کہ سحر نے بھی اوسکے جواب دیا ناچار ہوکے چلا گیا اے عمرو بزرگونکا جو قول ہے کہ سخن شنیدن بیخ دولت کوکب نے اوسکے خلاف کیا ہمنے کہا تھا کہ تامل کرو ہم عیاری کرکے ماہیان کو مارینگے اوس وقت جوش جرات مین ہمارا کہنا نمانا آخر مجبور ہوکے پلٹ گیا صاحب غیرت ہے ایسا نہو اپنی جان دے اب کہان جاکے تلاش کرون اس سوچ مین عمرو کھڑا تھا کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا کوکب روشن ضمیر سلاح جنگ سے آراستہ تاج سر پر تیغہ برق مثال ہاتھ مین کھنچا ہوا کوئی زخم جسم پر نہین ہے جسم تمام صاف وشفاف معلوم ہوتا ہے کہ زخمون کا علاج کرنے گیا تھا بڑے زور و شور مین آیا ہے تیور پر بل پڑے ہوے تلوار قبضے مین کڑک کر زیر ابر جا پڑا تلوارون سے لڑنے لگا سو دو سو تلوارین توڑین ابر سے تار بندھا ہوا ہے اگر دس ٹوٹین سو پیدا ہوئین یکایک عمرو نے دیکھا صدہا تلوارین جھک گرگرین اسوقت ہاتھ مین کوکب کے سپر تھی وہ ہاتھ کٹکر گرا داہنے ہاتھ سے کوکب جنگ کرنے لگا اب سو دو سو تلوارین پڑین وہ بھی ہاتھ کٹکر گرا بیدست دیا ہوا اب کون دستگیری کرے پھر کئی تلوارین پڑین کہ جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوکے سر بھی کٹکر گرا اس سر سے کون آگاہ ہے افسر تھا غیرت مین سر کٹوا دیا لاشہ کوکب ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا ابر سے قہقہے کی آواز آئی کسینے صدا دی وہ مارا یہ قلعہ مہرانیہ ہے کون یہان سے گذر سکتا ہے بڑے صاحب شوکت ولیاقت کو مارا ابر سے تو صدائین آنے لگین مگر کوکب کا مارا جانا لاشہ جو زمین پر گرا صدائے گیر ودار بلند ہوئی آندھی سیاہ اوٹھی تمام صحرا تاریک ہوگیا نخل تھرائے پہاڑ پتھرون سے سر ٹکرانے لگے یکایک آواز آئی کشتی مرا نام من شہنشاہ کوکب روشن ضمیر بود

عمرو کا کلیجا پھٹ گیا قبضے پر ہاتھ ڈالا کہ اپنا گلا کاٹ لون ہای مقام افسوس ہے ای عمرو تمھاری غیرت مین کوکب نے اس وقت جان دی یہ جانتا تو سامنا نکرتا دو مرتبہ آکے لڑا غیرت اوسکے چہرے سے ظاہر تھی تیسری مرتبہ آخر جان دی عمرو کھڑا ہوا رو رہا ہی ہاتھ پالون مین رعشہ دل بیقرار اشکبار آنکھون کے سامنے تصویر جرات کوکب پھر رہی ہے دل مین یہ خیال کہ ای عمرو طلسم نورافشان برباد ہوا آفتاب طلسم نورافشان غروب ہوگیا اس قلعہ پر آکر سب جان دینگے بران اپنے باپ کے نام پر جان دیتی ہی جمشید مطیع حکم کوکب ہی بلور چہار دست وغیرہ یہ سب نمک حلال ہین ایسی صاحب جاہ و جلال کے مرنے کی جو خبر ہوگی ایک ایک آکر اپنی جان دیگا ای عمرو تمام دنیا یہ کہیگی کہ عمرو نے بھائی نما کیا کچھ نہ ہوسکا اتنا بڑا عیار مشہور ہے بھائی کو اپنے قتل کروایا یہ تو ضرور ہے کہ معاوضہ خون کوکب مین زمین طلسم ہوش ربا ہلا دونگا نہین معلوم اس قلعہ کا کون حاکم ہی آخر یہ بھی حال کھلیگا اس سوچ مین عمرو کھڑا ہوا رو رہا ہے کہ قلعہ کا پھاٹک کھلا ابر شق ہوا ابر سے جادوگرون کا تار بندھا ہے کئی سو ساحر زبردست دریاے خون مین نہائے ہوے ہاتھون مین اسباب سحر لیپنے لیپنے صاف ظاہر ہے کہ لڑ بھڑ کے نکلے ہین سحر ایسے کیے ہین کہ ا وتگیون سے اون سبھون کے قطرات خون ٹپک رہی ہین جھولیان اشیاے سحر سے معمور ابر سے نکل کر خوشی خوشی قلعہ مین داخل ہوے جب پھاٹک کھلا ایک جادوگرنی حسین وجمیل تاج سر پر کئی ہزار کنیزان زری پوش پشت پر نوبت نقارے بجتے ہوے صداے مبارکباد بلند وہ جو ساحرہ تاجدار آنگے ہے اوسکو نذرین دیکر یہ کہتی ہوئی سب چلی آتی ہین کہ ملکہ مہران ظلماتی نے کیا کمال کیا جو جادوگر ابر مین تھے وہ فخر کر رہے ہین ایک کہتا ہی حضور نے تلوارین کیسی برسائین ایک کہتا ہے ہاتھ کوکب کے مینے کاٹے ایک کہتا ہے سر پر میری تلوارین پڑین ایک کہتا ہے پانون مینے قلم کیے ایک کہتا ہے خون جسم کا مینے بہایا ایک کہتا ہی طاقت مینے کم کی مہران جادو بیرون قلعہ آئی تخت یاقوت احمر بچھا اوسپر بکبر و نخوت بیٹھی گرد ہزارون جادوگرنیان گھیرے ہوے اس قدر نذرین گذرین اشرفیون کے انبار ہوگئے قلعہ کے اندر سے ساحر چلے ہی آتے ہین بارہ چودہ ہزار ساحر جمع ہوگئے کنیزان مہران کہہ رہی ہین حضور نے چردہ ظلمات کا نام رکھ لیا مہران نے حکم دیا ایک چارپائی منگائی لاشہ کوکب اوٹھوا کر اوس چارپائی پر رکھا صلاح ہے کہ خدمت مین ماہیان کے لاشہ اس باغی کا لے چلین مہران

ظلمانی کہتی ہے یہ تکلیف ہمکو گوارا نہین ہی ملکہ عالم کے نام عرضی لکھو خود تشریف لائین دشمن کی لاش دیکھین خلعت وانعام وجاگیر مرحمت فرمائین منصب کی ترقی کرین صاحبو مینے اپنی جان صرف کی ایسا طلسم بنایا کہ کوکب فتح کرسکا شہنشاہ بھی تو اکثر کوکب سے لڑے قتل نکرسکے سامری وجمشید نے یہ مرتبہ ہمکو مرحمت فرمایا کہ چراغ نورافشان گل کیا لاشۂ کوکب سامنے رکھا ہے مہران تخت پر بیٹھی ہی گرد تمام جادوگرنیان کوئی بلائین لیتی ہے کوئی مبارک کہکر نذر دیتی ہے عید سے بہتر وہ دن ہے مہران کہتی ہی ایک ایک کنیز کو شہنشاہ سے کہکر سلطنت دلواؤنگی اب کل ہوشربا مین ہمارا انتظام ہوگا مہرخ وغیرہ اسی کے بھروسے پر لڑتی تھین جب کوئی معرکۂ عظیم ٹرا کوکب نے جاکر سینہ سپر کیا اسیکی وجہ سے لڑائی کو طول کھنچا ورنہ لونڈیان غلام کیا لڑسکتے تھے اب پیغام اصلاح ہونگی میری راے تو یہ ہی کہ اب شہنشاہ اصلاح نہ قبول کرین مجھکو حکم دین یہی ابر سحر بناکر کل لشکر مہرخ پر برس ٹرون چشم زدن مین خون کے دریا بہینگے جن تلوارون پر کوکب قبضہ نکرسکا بہار و باغبان کیا بچینگے دم شمشیر پر خود گلے رکھہ دینگے آب شمشیر سے سیراب ہونگے مینے کئی مہینے مشقت کی آب و دانہ ترک کیا جب یہ طلسم تیار ہوا ہرگز ناکس اس سحر کو روک نہین سکتا میرے سب بزرگ خدمت سامری مین رہے ہے یہ سحر خاص ساختہ سامری تھا اسکو کون دفع کرسکتا یہ ذکر تھا کہ صحرا سے رونے کی آواز آئی مہران نے پلٹ کر دیکھا ملکہ حنای گلگون پوش معشوقہ کوکب سر برہنہ پاپیادہ ہوے مسکین کھلے ہوے گریبان چاک چہرے پر خاک پکارتی ہوئی ارے میرے وارث کو کسنے مارا عین شباب مین مجھکو بیوہ کیا ہاے اگر یہ خبر پہلے سے ہوتی مین اپنے وارث کے ساتھہ جان دیتی کیا چپکے چپکے اپنی جان دی لونڈی کو خبر نہ کی اب مین بیوہ ہوکر کیونکر بسر کرونگی جس صحبت مین جاؤنگی وہ کہیگا بیوہ کے سایے سے بچو کوکب ایسے جوان کو یہ کھاگئی مین بدبخت کیا جواب دونگی جس نے حناے گلگون پوش کو اس حال پر ملال سے دیکھا دشمنون کا بھی کلیجہ پھٹ گیا رنگ حنا متغیر چہرے پر رنڈاپا چھایا ہوا بال کھلے ہوے گل سے عارض مرجھائے ہوے باغ حسن پر خزان حیران وپریشان قریب لاش کوکب پہونچی خون لیکر چہرے پر ملا پکارتی ہے کہ اے صاحبو جس نے میرے وارث کو قتل کیا مجھکو بھی قتل کرنے مین اپنے وارث کے پاس پہونچ جاؤن سر لیکر کوکب کا گود مین رکھا پکارتی ہے

اے صاحب آنکھین کھولو کنیز کو اپنی جواب دو کیون صاحب کس کوچے مین ڈھونڈھنے جاؤن
وہ صورت زیبا کیونکر دیکھون ہماری محبت کو فراموش کیا ملک عدم مین بھی ہمکو ساتھ لیچلو ارے
صاحبو تمکو میرے حال پر ترس نہین آتا دس من لکڑیان منگا دو مین اپنے وارث کے ساتھ
ستی ہو جاؤن ہمارے رونے پر تم سب صاحب ہنستے ہو مجھ بدبخت پر آوازے کستے مجھ بدنصیب کی

نظم

تو یہ کیفیت ہی	جو دل نہ ہوگا نہ ہو مجھکو اسکا غم ہی نہین	ستارہی ہو تری آرزو کہ ہم بھی نہین
تڑپ رہا ہی اسی طرح وصل مین بھی جگر	اگر زیادہ نہین درد دل تو کم بھی نہین	تمھارے وعدے کا کچھ اعتبار آتا تھا
غضب ہے آج وہ جھوٹی کوئی قسم بھی نہین	جو مہربان نہین ہین تو وہ اے افلاک سہی	ستم تو یہ ہی کہ ہم قابل ستم بھی نہین
نشان عشق وہ ہنس ہنسکے پوچھتی ہین جلال	یہ جانتے ہین مگر دلمین داغ غم بھی نہین	اسی مہران جادو واسطہ اپنے

دین و مذہب کا مجھکو دس من لکڑیان منگا دے اپنے وارث کے ساتھ جل جاؤن مشہور ہو کہ حناے
گلگون پوش عاشق صادق کوکب بھی جلکر مر گئی یہ بھی سنتی ہون جو اپنے شوہر کے ساتھ جل جاے
عدم مین عاشق و معشوق کا ساتھ ہوتا ہے مین چاہتی ہون عدم مین بھی ساتھ نہ چھوٹے جتنے
اہل دل ہین سب رو رہے ہین مہران جادو ہر چند کہ دشمن ہی کہتی ہے صاحبو اسکے رونے سے کلیجہ
پھٹا جاتا ہے یہ وہ شاہزادی ہے کہ کوکب خود اسکو بیاہنے گئے زوجہ اصلی سے ملنا چھوڑ دیا اسکو
زوجہ خاص بنایا کل طلسم نور افشان پر اسکی حکومت ہی بران و جمشید مادر مہربان کہتے ہین
حقیقت مین کوکب کی عاشق صادق ہی حناے گلگون پوش ایک ایک کے قدمون پر
گرتی پھرتی ہے صاحبو میرے عشق کا امتحان کرو لکڑیان منگا کے آگ روشن کر دو اگر مین زبش
آتش دیکھکر رک جاؤن نام دفتر عاشقان صادق سے نکال ڈالنا جو تجویز ہو سزا دینا اگر تم سب صاحبون
کو ناگوار ہے کہ یہ ہمارے سامنے ستی ہو میرے وارث کا لاشہ مجھے دیدو مین لیجاؤن سامنے قصر
جمشیدی کے تمام اہالیان طلسم نور افشان کو جمع کرون مجمع عام مین جل جاؤن کوئی اہل دل
ہڈیان لیکر قبر مین دفن کر دیگا قبر پر میلے ہونگے یہ تو ضرور مشہور ہوگا کہ آتش دوری افروختہ شعلہ
مہجوری کی قبر ہے اپنے وارث کے ساتھ جل گئی عاشقان صادق قبر پر آئینگے مرادین پوری
ہونگی قبر سے دھوان نکلیگا قبر پر ہماری یہ مطلع لکھدیا جاے مطلع روشن شد از بہار تو شبہا ہی
تار ما ٭ صبح قیامت ست چراغ مزار ما ٭ یقین ہی روح مجنون و فرہاد آکر قبر کا طواف کریگی مہران

مہران

ظلماتی نے جواب دیا اے حنا تیرے آتش کلام نے کلیجہ جلادیا بس اب زبان کو بند کر ہم دونون
باتون مین مجبور ہین نہ ہم لاش دیسکتے ہین نہ ہمین یہ اختیار ہے کہ لکڑیان منگا کر روشن کرین تمھین
جلنے کا حکم دین ایک امر ہمسے ممکن ہے ملکہ ماہیان زمردپوش کو ہم نامہ لکھتے ہین تمھارا ابھی حال
تحریر کر دینگے ملکہ عالم تشریف لائینگی اگر انکے نزدیک مناسب ہوگا لاش تمھین حوالے کرینگی یا اپنے
سامنے ستی ہونے دینگی ہم اس مقدمہ مین بالکل بے اختیار ہین تیری مصیبت ہمسے دیکھی نہین جاتی
وائے برحال تمھارے ملک کوکب نے تمھاری قدر کی بادشاہ طلسم نور افشان کیا اپنی دختر و فرزند کو
تمھارے واسطے حکم ہوا کہ جو انکے شناخت مرتبے ہین متاہل کریگا وہ ہمارا دشمن ہے سپہ سالاران لشکر
مصاحبان نامور خراج گزاران خودسر سب نے حکومت تمھاری قبول کی جسکا ایسا چاہنے والا مرے
حقیقت مین اوسکو کیونکر صبر آوے لاش ہے الگ بیٹھو یہ لاشہ گنہگار ماہیان زمردپوش ہے ایسا
نہو کہ اس مین بھی عتاب ہو کوکب نے بڑی بغاوت کی نہ بہت سامری کو مٹایا دشمنون کے شریک ہو آج
سرکشی کا یہ انجام ہوا بیکس بے بس ہوکر مارے گئے یہ نہ سمجھے کہ بادشاہ طلسم ہوش ربا سے سرکشی کی یہ
ہفت دربند ساختہ مصاحبان ماہیان ہے سمجھے تھے جیسا نہنگ دریانشین و قمقام کو مارا اسی طرح
یہ قلعہ بھی فتح ہوجائیگا اگر سامری جمشید زندہ ہوتے اس سحر کو نہ مٹا سکتے انکی کیا حقیقت تھی حنا دوڑ
کر قدمون سے مہران کے لپٹ گئی کہا حضور مینے اکثر تنہائی مین انکو سمجھایا کہ بادشاہ ہوش ربا سے
ملجاؤ نگوڑے سار بان زادے نے ایسا بہکایا کہ میرا سمجھانا بالکل بیکار تھا جب اس ہفت دربند
پر چلے مجھسے رخصت ہوکے چہرے پر مردنی چھائی تھی مین اوس وقت بھی قدمون سے لپٹی ہوئی روتی تھی
اور یہی کہا کہ برائے خدا طرف باغ ظلمات کے نہ جائیے میرا کہنا نہ مانا مہران نے کہا ہم نامہ روانہ
کرتے ہین ملکہ ابھی تشریف لائینگی جو مناسب وقت ہوگا وہ فرمائینگی یہ کہکر مہران ظلماتی نے عرضی لکھی
تمام کیفیت تحریر کی بجوش لکھا کنیز نے آپکی کوکب روشن ضمیر کو بیکس و بے بس کرکے مارا معشوقہ اوسکی حنا
روتی پیٹتی آئی ہے لاش اپنے وارث کی مانگتی ہے کہتی ہے ستی ہو جاؤنگی حضور تشریف لائین دشمن کی
لاش بھی ملاحظہ کرین اس حرامزادے کا سر کنگرۂ قلعہ پر رکھین لاش تشہیر کرائین مقدمہ حنا جیسا حکم صادر
ہو تشریف لانا ضرور ہے کنیز کو نامہ یا زبانی بھی تاکید کی کہ عرض کرنا کہ لونڈی کی آبرو بڑھانے کے بر ایک
ساعت تشریف لائیے مینے وہ کام کیا کہ جو کسی ساکن ہوش ربا سے نہو سکا بی ضنوان جادو ہمشیرہ

شہنشاہ عاشق ہو کر دو در بند فرکو سنا گئیں لونڈی نے یہ کار نمایان کیا آپکے تشریف لانے سے عجب
اتفاقی ہوگی کنیز نامہ لیکر گئی باغ ظلمات مین ماہیان زمردپوش بیٹھی ہے پانچ پتلیان سنہری کنیز
ساحری گرد بیٹھی ہین کہ کئی سے ساحران زبردست ستر لاکھ کا لشکر گرد باغ ظلمات فروکش ہے ماہیان
بھی یہی ذکر کر رہی کہ رضوان جادو نے بڑا غضب کیا اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ ہوگئی کوکب سے
ملی دو در بند سنا نے فیروزہ گوہر پوش نے بڑی خیر خواہی کی نہین معلوم فیروزہ پر کیا گذری ایک
پتلی بول اٹھی حضور بی فیروزہ عمرو کی زنبیل کی سیر کر رہی ہین بیچاری ٹوکری ڈھوتی ہوگی ساحر
جمشید کسی ساحر کو عمرو کی زنبیل مین لیجائین ساحر کے لیے وہان بڑی ذلت ہے ماہیان نے زانو پر
ہاتھ مارا کہا کیون شاہزادیو اوسکو کیونکر رہا کرین اس آفت سے بچائین پتلیان ہنسین کہا ملکہ عالم
زندانخانہ زنبیل عمرو سے رہائی غیر ممکن کوئی ایسا ہو عمرو کو گرفتار کرکے ذرا دھمکائے اگر اوسکے مزاج
مین آجائیگا رہا کر دیگا ورنہ کوئی تدبیر رہائی کی نہین ہے ماہیان نے کہا دیکھون اب مہران ظلماتی کیا کرتی
ہے اوس قلعہ کو ایسے طور سے آراستہ کیا ہے کہ یہان کوکب کی سرکشی نچلیگی یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق
چمکی کنیز مہران نے آکر عرضی دی نذر پیش کی کہا حضور مبارک ہو دشمن مارا گیا مہران ظلماتی نے
بڑا کام کیا ماہیان یہ خبر فرحت اثر سنکر خوش ہوگئی کہا مین تو جانتی تھی کہ مہران کے عجائب غرائب
کوئی دست انداز نہو سکیگا ایسی خبر فرحت اثر کسکو ملتی ہے مین ابھی چلتی ہون یہ کہکر تخت پر سوار ہوئی
پانچون پتلیونکو برابر بٹھا لیا گرد تخت دو ہزار جادوگرنیان پشت پر بارہ ہزار ساحران زبردست نوبت
نقارے بجتے ہوے اس دھوم سے طرف قلعہ مہرانیہ کے چلی جو راہ مین ملا کنیزان ماہیان نے پکار کر
کہا صاحبو اپنے اپنے گھرون مین اطمینان سے بیٹھو چراغ طلسم نور افشان گل ہوا کوکب ہاتھ سے
ملکہ مہران ظلماتی کے مارا گیا اب کل طلسم ہوش ربا کا انتظام ملکہ مہران سے لیا جائیگا افراسیاب
وزیر اعظم بنایا جائیگا راہ مین بھی صداے مبارکباد بلند ہے ماہیان زمردپوش اس کنیز سے پوچھتی
ہین کوکب خوب لڑا اوس کنیز نے کہا حضور دو مرتبہ آیا لڑا نکل گیا تیسری مرتبہ جو آیا نہ نکل سکا
آخر مارا گیا اب ملکہ مہران نے ابر وغیرہ مٹایا ابر سحر کو دفع کیا بیرون قلعہ تشریف رکھتی ہین جو ساحر
ابر مین تھے وہ بھی آئے جس جس نے جانفشانی کی امیدوار قدردانی ہین لیکن ایک مقدمہ مین کلیجہ
پھٹتا ہے مشتری کوکب خاص کی گلگون پوش اس جوش و خروش سے روتی پیٹتی آئی ہے کہ

دیکھنے والونکے کلیجے پھٹتے ہین اوسکے دو سوال ہین کہتی ہی یا تو لکڑیان جمع کرو آگ روشن کرا دین ستی ہو جاؤن یا میرے وارث کی لاش مجھکو دو لاش کو اپنے وارث کی لیجاؤن جاکر قریب قصر جمشیدی ستی ہون مہران نے بدون حکم حضور کوئی امر قبول نہین کیا یہی جواب دیا کہ ہم لاش نہین دیسکتے حضور آپ بھی اوسپر رحم فرمایئے گا لاشہ پھینکدیا جائیگا اوسکو دیدیجیے گا خواہ لاش کے ساتھ ستی ہو خواہ لیجاکر دفن کرے لاش سے کیا مطلب ہے مزاج مین آئے سرندیجیے تمام ہوش ربا مین تشہیر کیا جاے یہ سنکر ماہیان زمرد پوش نے طرف کنیزان سامری کے دیکھا ایک انہین سی ہنسی ایک نے سر جھکایا تیسری شوخ و شنگ چست و چالاک باتون مین بیباک بول اوٹھی کہ صاحبو رنگ حنا جمگیا دو رنگی حنا کی مشہور ہے ظاہر مین زمرد پوش باطن مین خونریزی کا جوش حقیقت مین انقلاب ہی مہران طلماتی کی عقل پر پتھر پڑے کچھ بھی نہ سمجھی قلعہ سے نکل آئی منسوبات بھی مٹادی دیکھیے انجام بخیر ہو ماہیان نے جو یہ کلمات حسرت آیات زبان سے کنیزان سامری کے سنے گھبراکر کہا اے رازداران سامری اے خاصۂ خلاصۂ افسونگری کیا مین نہ جاون کو کب نہین مارا گیا معشوقہ اوسکی نہین آئی کیا مہران بھی مثل رضوان کے مل گئی مجھکو دم دیکر بلایا ہے کسی کنیز نے کچھ جواب دیا پتلیان منھ پھیلائے بیٹھی ہین ماہیان نے جب بہت کہا دو چار جام شراب کے پلائے تو ایک نے جھلاکر جواب دیا کہ ہم خاک بولین پتھر جواب دین طلسم ہوش ربا مین تو عذر ہے مشہور تھا کہ طلسم ہوش ربا مقام صدر ہے عقل پر سبھون کے پتھر پڑے ہم نہین جانتے کہ وہان کیا معرکہ ہے تحریر خداوند یکہ تم لوگون کا عمل نہین اپنے اپنے غرور مین سب مست ہین جو کچھ ہوتا ہی وہ ظاہر ہوجائیگا یہ خوب ہمارے ذہن مین آیا کہ سب ہماری بیجا تقریر ہے وہی ہوگا جو نوشتہ تقدیر ہے ماہیان چاہتی ہی مین اصل مراد پوچھون یہ کنیزان سامری تکلفات سے ہر امر کو بیان کر رہی ہین دو پتلیان تو بہت ہی مکدر ہین آپس مین اشارے کر رہی ہین کہ بو اآب خدمت سامری مین چلین قفس آہنی دنیا سے چھوٹین آزاد ہون کہان تک قید رہین ایسے ظالم تھے جنھون نے ہمکو اس بلا مین پھنسایا آخر وہ دعوے خدائی کے کرنے والے کیا ہوے نام مشہور ہے نشان نہین ملتا چند دن کے لیے بار ندامت اپنے سر پر اوٹھایا خدائی کرکے کیا ہاتھ آیا ماہیان زمرد پوش پر زوال آنیکو ہی ان مطلبون کو نہین سمجھتی ساتھ والیون سے کہتی ہے سامری و جمشید خیر کرین طور برا ہے شاہزادیون کے مزاج برہم ہین دل پر ہجوم غم و الم ہین آج صبح سے شراب

وکباب کی بھی اونکو خواہش نہین میری جان کی حفاظت اونھین کے دم سے ہے وہ خفا ہین کس سے پوچھون اپنے ستارونکی گردش کو دیکھتی ہون آسمان ستارون سے آنکھین نکالتا ہے زمین پر اگر نگاہ ڈالتی ہون ہر ایک غبار بصورت اژدرہی ہر طرف سے فوج غم والم کی چڑھائی ہی افراسیاب عیش پسند کو باغ سیب سے مطلب ہی آج تک اسکو یہ نہ خیال ہوا کہ ہمارے بزرگ پر وقت پڑا ہی کچھ فوج بھیجین یا ناظمان ہوش ربا کو بلائین بڑا کمال کیا رضوان جادو کو مار کر پلٹ گئے ہمکو نامہ بھی نہ لکھا باغ ظلمات مین آنا کیسا ہمنے خوف سے پردہ ظلمات کو چھوڑا باغ ظلمات مین سکونت اختیار کی اوس غفلت شعار کے کان پر جون بھی نہ رینگی یہان مہران ظلماتی حنا سے گلگون پوش کو سمجھا رہی ہی حنا کہتی ہی صاحب وقت دشمنی تو گذر گیا تمنے کوکب کو قتل کیا اب لاش سے کیا مطلب ہی ہمارے حال پر رحم کرو ہم لاش لیکر جائین موافق مذہب کے انجام ہو یہ ذکر تھا کہ آسمان پر لکہ ابر سیاہ نمایان ہوا مہران ظلماتی نے کہا بولی حنا اب تمھاری مشکل آسان ہو جائیگی ہم سب ملکر ملکہ سے سفارش کرینگی کہ لاشہ کوکب انکو لیجانے دیجیے لاش کو کوئی نہ روکیگا لاش تمھین ملجائیگی حنا اب باتین کرتے کرتے قریب مہران کے آکر بیٹھی باتین بنا رہی ہی خوش مزاج خوش تقریر سب باتون مین حنا کی مصروف ہین اتنے عرصے مین حنا نے اپنا رنگ جمالیا بڑے بڑے جو ساحر ملازمان مہران ہین وہ اشارے کر رہے ہین کہ اے حنا اپنی جان ندو تمھارا حسن وجمال ایسا ہی ہر شخص اپنی جان نثار کریگا یکایک تخت ماہیان آکر اوترا مقہور جادو وزیر مہران یہ حنا سے بہت لگاو کر رہا ہی رنگ حنا دیکھکر بسا جاتا ہی قریب آ بیٹھا چپکے چپکے کہہ رہا ہی اے ملکہ عالم تمام ملک مہر انیہ پر میرا قبضہ ہی میری معرفت خراج وباج آتا ہے میرے گھر بیٹھ جاو کنیزین برائے خدمت حاضر کرونگا قصرہائے عالی باغہائے پربہار عنایت سے سامری کے موجود ہین اونمین ہو بیٹھ رہو اپنی جان ندو کوکب سے زیادہ خدمتگذاری کرونگا جیسے ہی تخت ماہیان زمین پر آیا مہران کہتی ہوئی دوڑی حضور نے کوکب کو مارا وہ دیکھیے لاشہ پڑا ہی معشوقہ اوسکی لاشہ مانگتی ہے یہ کہکے آواز دی ارا وحنا اب جو تجھکو منظور ہو سامنے ملکہ کے بیان کر لاش کو لیجا ناحق اپنی جان دیتی ہے ماہیان نے نگاہ اوٹھا کر حنا کو دیکھا لاشۂ کوکب دیکھکر پکارا اوٹھی طرف کنیزان سامری کے متوجہ ہو کر کہا تمتو کہتی تھین انقلاب ہے یہ لاشۂ کوکب پڑا ہوا ہے میری مصاحب نے مارا ایک کنیز جھلا کر بولی اوماہیان کیون بیہودہ بکتی ہی ایسی بڑی جادوگرنی رکن طلسم ہوش ربا سحر وسامری مین یکتا سب کمال حاصل کیے موت جو قریب آئی آنکھون پر پردۂ غفلت پڑ گئے حنا کیسی ساربان زادہ بیٹھا ہی حنا بنکر رنگ جمادیا یہ جو تیلی نے کہا یا تو عمر ومقہور کھل

کے باتین کر رہا تھا نعرہ کرکے اوٹھا منم مہتر مہتران عیار زلزلہ قاف ثانی سلیمان قابل ساحران مقہور ارے کمبخت بلیٹا عمرو نے لپٹ کر خنجر مارا دوسری پتلی بول اوٹھی لو جناز مقہور کا خون بہایا اور یہ لاشہ کوکب بھی نہین ہے سراسر خیال خام تصوّر ناتمام ہے یہ کوئی غلام ہے ماہیان گھبرا کر اپنے مقام سے اوٹھی عمرو اسیواسطے جنا بنکر آیا تھا کہ کوکب نے تو جان دی ماہیان کو مارون اپنے بھائی کے خون کا بدلا لون مقہور کو مار کر لشکر ماہیان پر جا پڑا جا بجا ہی مہران ظلماتی کو مارون جو سامنے آیا کسی کو خنجر مارا حقہ آتشبازی کا داغ دیا صدہا منہ جھلسے حقہ روغن نفت پھینک مارا جسپر قطرہ پڑا جلنے لگا کسی پر حباب بیہوشی مار دیا کسیکو کمند مار کے گرایا جوش جرات مین سو ساحر عمرو نے مارے اس قدر کوکب کا غم ہی اگر قصد کرتا اندھیرے مین نکل جاتا ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہے پتلیان پانچون ہنس رہی ہین ماہیان جرأت عمرو کو دیکھکر دنگ کہ عمرو کسی مقام پر رکے تو گرفتار کرون بجلی ہے کہ چمک رہی ہے ایسی جلدی سو ساحر مارے کسیکی زبان نہ کھلنے پائی جسنے منہ کھولا کہ سحر کرے عمرو نے کفچے مین رکھکر تیر مارا حلق کو توڑ کر پار گذرا ساحر لڑکھڑا کر گرا عمرو ایک مقام پر تیغہ کھینچکر طرف مہران ظلماتی کے چلا مہران کے تو ہوش اُڑے ہوے ہین جنگ عمرو دیکھکر حیران و پریشان کہتی ہے صاحبو یہ تو ساحرون سے زیادہ ہے کیا صورت بنا کر لایا ہمارے سبکے ہوش اوڑا دیے ساحرون کو قتل کر رہا ہے عمرو پہلو مین آکر چمکا آواز دی او مہران تو اب زندہ نہ بچیگی میرے بھائی کوکب کو بیکس کرکے مارا یہ کہکر عمرو نے تیغہ مارا اشل برق کے تڑپ کر عمرو قریب مہران کے آیا اس جلدی مین تیغہ مارا مہران ساحرہ زبردست بادۂ کبر و غرور سے مست پہیلا سر پر پڑا اوچھا سا زخم آیا چاہا دوسرا ہاتھ مارون مہران کے منہ سے صداے گیر نکل گئی زمین نے پانون تھام لیے عمرو لڑکھڑا کر گرا ہلڑ ہوا عمرو پکڑا گیا مہران تیغہ کھینچکر چلی کہ عمرو کا سر کاٹ لون اسنے غضب کیا مقہور جادو میرے وزیر اعظم کو مارا اسو ملازم قتل کیے عمرو نے پکار کر آواز دی نانی امّان مجھے بچاؤ یہ حرامزادی مجھکو قتل کرتی ہے مینے اسکا کیا لیا ذرا قدردانی فرمائیے کس طرح آپ کی زیارت کو آیا کیا کمال کیا انعام ملنا چاہیے ماہیان نے آواز دی مہران جلد اسکا سر کاٹ لے نگوڑا باتین بناتا ہے ہم اس جلاد کو انعام دینگے سر کاٹ کر پاس افراسیاب کے بھیجدینگے مہران تیغہ کھینچکر چلی عمرو فریاد کرنے لگا دیکھو نانی امّان تمھارے سامنے تمھارا نواسا قتل ہوتا ہے مجھے

بچاؤ ورنہ یہ سمجھ لو آجکی رات تمپر نہ گذریگی میرا شاگرد بھبھور یا قوت بازو کا لیا اگر تھارا سرکاٹ
لیجائیگا زندہ نہ چھوڑیگا بہتر ہے مجھکو بچا لو اس بچیا کو منع کرو ماہیان نے جب کچھہ جواب دیا عمرو
نے گالیان دینا شروع کین وہ گالیان دین کہ جادوگر کانون پہ ہاتھہ رکھتے تھے بعض کہتے تھے
کیا زبان دراز ہے اپنی جرات سے باز نہیں آتا بعض کہتی ہین اب وہ کیا اپنی زبان روکے موت اسکے سرپہ
ہے مثل مشہور ہے بقول سعدی ہر کہ دست از جان بشوید ہرچہ در دل آید بگوید اپنے عیارون کا پتا دیتا
ہے سراسر خلاف ہے ملکہ ماہیان سے کون آنکھہ ملا سکتا ہے جلد اس ظالم کو قتل کرو کوئی کہتا ہے میرا
نوجوان بھائی مارا گیا کوئی کہتا ہے بڑا قہر کیا مقہور نے ایسے وزیر کو مارا ایک جھپکتے قیامت برپا کی بجلی
چمکتی ہے کون اس ظالم کا وار روکے یا تو وہ صورت زیبا بنکر آیا اب یہ ہیئت دیکھو مٹھیا دلوہر یا بد ہانس یا
جل مانس جو اب یہ آواز سنکر جواب دیتے ہین بھائیو بھیتیان نہ کہو مین تو شریف لیئق بھلا مانس ہون میری
سفارش کرو اس ظالم کے پنجے سے بچا لو مین اک غریب اگر قتل ہو جاؤنگا کیا ہاتھہ آئیگا میرے خون کے
بہت سے دعویدار ہین اس قلعہ کو بہ باد فنا اڑا دینگے مین تم سبھون پر رحم کرتا ہون ماہیان نے
پھر مہران کو للکارا ری او مہران ظلماتی اس مکار کی باتین سنتی ہے سر کاٹ لے مہلت نہ دے
حقیقت مین اسکے ہزارون دوست ہین ہم سب کو دیکھہ لینگے مہران چاہتی ہے کہ ہاتھہ مارون کہ پہلو سے عمرو
کے زمین شق ہوئی کلغی تاج کی چمکی دیکھا سے ساحر بے نظیر کوکب روشن ضمیر تیغۂ برق تاب ہاتھہ مین
تڑپ کے زمین سے نکلا نیچہ مہران رہا کر چکی تھی کوکب نے نکلتے ہی اوجھڑ سپر کی ماری نیچہ مہران کا ٹوٹا
عمرو کی جانب اشارہ کیا باران سحر برسایا چند قطرات آب چشم پر عمرو کے پڑی سحر اوتر گیا عمرو بھی اپنی مقام
سے نعرہ کرکے اوٹھا مہران نے کوکب پر گولا مارا کوکب نے وہی گولا ہاتھہ مین روک لیا چرخ دیگر مہران
پہ مارا مہران کے پڑا جو تحریر پیشانی تھی پیش آئی مہران کے سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے عمرو تو گلیم اوڑھکر
غائب ہوا کوکب کو دیکھکر باغ باغ ہوگیا دلمین تعریفین کر رہا ہے کہ اے عمرو کوکب نے کیا کار نمایان
کیا یہ ہماری صحبت کی تاثیر ہے کہ کوکب نے عیاری کرکے منسوبات کو انھین کے ہاتھہ سے مٹوایا اب
کوکب ننگا نہ بلنگانہ طرف ماہیان زمرد پوش کے چلا ماہیان بدحواس ہوگئی گو کہ کوکب
مارے کوکب اون گولون کو روکتا ہوا جست کرکے قریب تخت ماہیان پہونچا چاہا ہاتھہ بڑھاکر
چوٹیا پکڑلون ماہیان نے گھبراکر سنہری تیلی کی جانب اشارہ کیا بی بی لینا اسکو یہ جانے نپائے

وہ سنہری تیلی نیچہ لیکر اوٹھی کوکب پر وار کیا کوکب نے مارے غصے کے کف منھ سے جاری اتنا تو
جوابدیا کہ او لونڈی تجھکو بھی یہ لیاقت ہوئی کہ بادشاہوں سے مقابلہ کرے یہ کہکے کلائی پر ہاتھ
ڈالدیا تیلی لپٹ گئی کوکب نے اوٹھا کر دے مارا ماہیان نے جو اتنی فرصت پائی ساتھ والوں سے
تو آواز دی لینا کوکب کو مار لو آپ تخت اڑا کر بھاگی کوکب نے اوس تیلی کو چیر کر پھینکدیا پر پرواز
پیدا کرکے قصد ہوا کہ ماہیان پر جا پڑوں ماہیان نے دوسری تیلی کو للکارا اری لینا یہ نگوڑا
نہیں مانتا اپنی بہن کے خون کا بدلا لے دوسری تیلی کڑک کر کوکب پر جا پڑی کہی نیچے مارے
کوکب رو کر ہاہے چاہتا ہی جھٹ پٹ اسکو قتل کروں ماہیان پر جا پڑوں تیلی نہیں جانے دیتی
سد راہ ہوئی برس پڑی کئی وار کیے کوکب نے روکتے الجھاوے سے ہاتھ نکالا آواز دی او جن سے
ہٹ کیوں قضا آئی ہی تو تو کنیز سامری ہی اگر سامری جمشید بھی آئیں تو یہ عبد ذلیل رب جلیل
نہ رکیگا تو تو راز دار طلسم ہے ستارہ شناسی میں دخل رکھتی ہی دیکھا ہوگا کہ کوکب میرا قاتل ہی پھر
مقابلہ کرتی ہے بڑی جاہل ہے اوس تیلی نے چیخ مار کر آواز دی اے شہنشاہ طلسم نور افشان
خوب جانتی ہوں قاتل و مقتول کو بھی پہچانتی ہوں تو جرات میں کامل ہے اے شہنشاہ لو تو
ماہیان زمرد پوش کا قاتل ہی لیکن اے شہنشاہ مجبور ہو کر ہمراہ اوس ملعونہ کے آئی اتنی بڑی
ستارہ شناس نے دھوکا کھایا اب بھی مغرور ہے کہ موت قریب نہیں ہی ہم آگاہ کرتے ہیں کہ سننے
والے سن لیں ہمارا خون سر پر افراسیاب کے چڑھیگا یہ سال خیر و عافیت سے نہ گذریگا کوکب نے
بہتیرہ بدل کے ہاتھ مارا تیلی ایسی گھبرائی ہوئی تھی سپر کو بھی نہ اوٹھایا سر اوس خودسر نے سپرد کیا
تیغہ برق مثال تڑپ کر گرا اس تیلی کے بھی دو ٹکڑے ہوے آندھی سیاہ اوٹھی ماہیان زمرد پوش
تو اس ہنگامے میں نکل گئی کوکب کو فوج قلعہ مہرانیہ نے گھیر لیا دو چار سحر کوکب نے ایسے کیے کئی ہزار
ساحر مر گئے آخر چادر جلنے لگی آواز الامان بلند ہوئی کوکب نے تلوار روکی روسا امرا وزرا دست بستہ حاضر
ہوے مطیع اسلام ہوے کوکب بصد کر و فر داخل قلعہ مہرانیہ ہوا اور سکہ نام پر بادشاہ اسلام کے
جاری کرایا خواجہ عمرو ظاہر ہوے کوکب نے بڑا شکریہ ادا کیا کہا خواجہ آج مجھے تمھاری محبت باطنی کا حال
ظاہر ہوا عمرو نے کہا بھائی جب سے میں نے تمھارا لاشہ دیکھا بخدا کلیجہ پھٹ گیا کوکب نے کہا اے دوست
صادق اصل یہ ہے کہ یہ تمھاری صحبت کی تاثیر ہے جب میں جنگ سے عاجز ہوا تمکو شکل ساحر

دیکھ چکا تھا کئی مرتبہ قصد ہوا نکل جاؤن غیرت نے دامن پکڑا کہ خواجہ جا کر مجمع مردان عالم مین ذکر کرینگے بہادر میری عدم جرات پر ہنسین گے کہ قصد کرکے بھاگ گیا کچھ نہ ہو سکا غیرت مین مین لڑ بھڑ کر نکلا آخر اپنے ہمشبیہ کو لایا بڑا قوت بازو مارا گیا اگر مین کسی بلا مین مبتلا ہوتا وہ اپنی جان دیتا اور مجھکو بچاتا لیکن یہان یہی مناسب تھا اگر مہران کو یقین ہوتا کہ کوکب قتل ہو گیا قلعہ سے نہ نکلتی ابر کو شکست نہ کرتی یہ سحر اسکے بزرگون کے وقت سے آراستہ تھے مٹنا ان عجائبات کا اوسکی ذات پر موقوف تھا کیونکر ممکن تھا کہ وہ خود مٹائے آپکے نیازمند نے یہ کار نمایان کیا آخر بعنایت پروردگار اوسکو مارا اب خواجہ آگے در بند ہفتم ہے اسکا احوال مجھکو نہین معلوم کہ وہان کون حاکم ہے ملکہ رضوان جنت آرام نے بھی نشان نہین دیا اب ہم رخصت ہوتے ہین آپ قصد نہ کیجیے گا خواجہ نے کہا اے ای شہنشاہ یہ تو ناممکن ہے کہ ایسے وقت مین ساتھ نہ دون اب کوکب ناچار ہوا پشت مرکب باد رفتار پر سوار ہوا بطور ستارہ شناسی خیال کرکے ایک جانب جستجوے در بند ہفتم مین روانہ ہوا خواجہ عقب مین گلیم اوڑھکر چلے ان دونون کا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان مصیبت عنوان در بند ہفتم کہ جہان انتظام ملکہ اختر نازک مزاج و ملکہ صبا آہو چشم عیار یحیی طرف سے ماہیان زمردپوش کے منتظم ہین پہونچنا کوکب کا و عیاری صبائے آہو چشم گرفتار ہونا کوکب کا و عیاری خواجہ تا بباغ ظلمات پہونچنا کوکب کا و قتل ماہیان زمردپوش عجب داستان حیرت عنوان ہی خمسہ

راز مخفی خود بخود کھلجاے جانان تو سہی ۔ آپ کہدو جسسے اب منکر ہو ہان ہان تو سہی
ہاتھ اس غمسے ملو پہر دن مرجھان تو سہی ۔ مہندی تنکر رنگ لائے عشق پنہان تو سہی
پانوٴن پڑ کر پھر چڑھے خون شہیدان تو سہی

منھ کی کھاؤگے نہ اترایا کرو دیکھو بہت ۔ ہوش مین آؤ نہ ہمسے بانکپن کی تو بہت
اپنی سفاکی پہ صاحب ناز ہی تمکو بہت ۔ اوچھی تلوارین لگا کر خوش تو ہو ہو بہت
منھ چڑھائے ہر دہان زخم خندان تو سہی

کوئی لحظہ کام سے اپنے نہ رہنا بے خبر ۔ اک ذرا آغاز سے انجام پر رکھنا نظر
ابتو مین سیدھی طرح کہتا ہون اپنا جانکر ۔ رخت عریانی نہ پھاڑا جوش وحشت نے اگر

کھال کھنچواؤن تری ای جسم عریان تو سہی

مجھسے جو جیسی کہے ویسا جواب اوسکو مین دون
منتظر ہون وقت کی آنیکا مین سچی کہون
تو برسکے بعد موقع ہو تو مین اپنی کہون
بوسے لیکر انتقام اپنے لہو رونیکا لون

لال کردون تمکواے لبہاے جانان تو سہی

سب ہنسین اتنا کہ بھولین اپنا سارا بانکپن
ہلکی ہلکی بدہیون کرنسے نشا ہو تن ن جان من
جھیپ جائے ان مدامت سے تو ای غنچہ دہن
شوق آرایش سزا دے ظلم کی ای گلبدن

پیٹھہ پر تیری پڑین کرتی کی جھڑیان تو سہی

ہر گھڑی غش مین پڑے رہنا یہ کیسی بیخودی
خوب سمجھی ہی چلو تدبیر اسکی مجکو بھی
سب سمجھتا ہون یہ فقرے جعلسازی تیری ہی
اوس مسیحا سی سزا دلوا دون ضعف عشق کی

زندہ گڑوا دون تجھے اے چشم گریان تو سہی

کوئی عالم ہو مگر عالم وہی بیدار ہے
دم مین جب تک دم رہے ہر دم وہی سودا ہے
کوئی نقشا ہو مگر اپنا وہی نقشا رہے
جوش وحشت مین بھی سر رشتہ تعلق کا رہے

ڈورے ڈالے اے پری رو یار داماں تو سہی

بھول جائی اپنی خود بینی یہ چھائے بیخودی
روبرو آنا تو کیا چوری چھپے سے گر کبھی
ہو یہ اولجھن دلکو گھبرانے لگے سینے مین جی
دیکھہ لین صورت اگر اوس طفل بازیگوش کی

جان کیسی کھیلین اپنے سر پہ پریان تو سہی

عزم دلسے چاہیے یہ بات سن لو ای منیر
عاشق شبیر ہو ثابت ہی ہمکو اے منیر
اپنی گمراہی خود آگہ بن راہبر ہو ای منیر
قسمت بد راہ روکے سو طرح گو اے منیر

چلکے ہم دیکھین در شاہ شہیدان تو سہی

اشہب تیزگام زبان کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین کہ شہنشاہ کوکب روشن ضمیر نے جب دیکھا کہ راستہ مجھکو نہین ملتا سحر کرکے ایک پتلہ بنایا وہ رہبری کرتا ہوا چلا اک مقام پر کوکب ٹھہرے صحرا سنسان جنگل ویران انسان و حیوان کا نشان نہین نیر اعظم غروب ہو چکا ہے اسقدر اندھیرا ہے کہ کچھہ حال جنگل کا دریافت نہین ہوتا کوکب نے اوس پتلے سے پوچھا کیون ای برادر یہان اندھیرا ہونیکا کیا سبب ہے اوسنے درخت

عرض کی شب کو یہان روشنی ہوتی ہی حضور تشریف رکھین حال کھلجائیگا کوکب نے سحر سے ایک بنگلہ بنایا
اوسمین کرسی بچھاکر بیٹھا طرف صحرا کے دیکھ رہا ہی اول ماہ تابان بلند ہوا سارا جنگل روشن ہوگیا سات
ستارے آسمان پر ظاہر ہوے اپنی چمک کھاتی ہوی زمین پر گرے چند عندلیبان خوشنوا زمزمہ سرائی کرتی
ہوئی درختون سے اوترین علطکیین مارکر انسان بنین حسین مہ جبین کارگزار ایک ایک ماہ رخسار اونھون
نے بہ تعجیل ایک بارگاہ معقول آراستہ کی آپ دست بستہ قاعدے سے کھڑی ہورہین وہ ساتون ستارے
جو زمین پر گرے تھے اونمین تڑاقا ہوا سب کنیزین دوڑین ستارونکو گھیر لیا اب جو کوکب نے دیکھا ثابت
ہوا یہ ستارے نہین ہین آگے اک ماہ تابان حسین مہ جبین صنوبر قد رعنائی زیبائی مین کد پھول سے
عارض بوٹا سا قد خرامان خرامان زلفون کو آراستہ کرتی ہوئی پہلو مین ایک عیارہ بچی طرار فرار بانہاے
عیاری سے آراستہ اپنے سائے سے بھی بچتی ہوئی پنجہ ہاتھہ مین پانچ کنیزین مصاحبان خاص مثل ستارہ سحری
حسن مین ہمثیال آیہ وخمدار رشک ہلال اونکے کلام کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ سبکی افسر ملکہ اختر نازک مزاج
سر حسینان عالم کی تاج عیارہ بچی کا نام صباے آہو چشم کوکب نے اپنے کانون سے سنا کہ صبا اپنی ہوا
باندھتی ہوئی اختر سے کہتی ہوئی چلی آتی ہی کہ اے ملکہ عالم دشمن کا ضرور خیال رہے آپنے دعوی کیا ہے
کنیز کو ساتھہ لیا اب دشمن نہ بچے اختر نازک مزاج کہتی ہی ای صباے آہو چشم بڑے شخص سے سامنا ہی صبا نے جواب
دیا لونڈی کی ہوا بندھی ہوئی ہی دام بچھاؤ صید خود دوڑا ہوا آئیگا دانے کی خواہش سے دام مین پھنسیگا
کوکب نے یہ کلمات بھی سنے سمجھہ گیا کہ یہ اختر نازک مزاج ان سبھونکی افسر ہے صباے آہو چشم اپنی عیاری بھی
کو ساتھہ لائی ہی یہ دام تزویر پھیلائیگی مینے صحبت خواجہ عمرو دیکھی ہی مجھپر کیا کوئی عیاری کرسکیگا بڑا
کام عیاری سے بچنے کا یہ ہی کہ غیر کے ہاتھہ سے کچھہ نکھائے یہ عقلمندی اپنے کو بچائی اختر نازک مزاج مع
کنیزان مرصع پوش اوس بارگاہ زربفتی مین جاکر داخل ہوگئی کئی مرتبہ کوکب نے ارادہ کیا تلوار کھینچکر جا پڑے دن
لیکن دل مین کا خیال مین آیا یہ عیارہ بچی تلاش کرنیکو نکلیگی اوسوقت سمجھہ لینگے کوکب اسی خیال مین بیٹھا
ہی وہان اندر بارگاہ کے جلسۂ عیش و نشاط آراستہ ہوا صباے آہو چشم نہایت خوش آوازہی ساز درست ہوے
جام مے ارغوانی گردش مین آیا ساز ملے صبا نے اپنی ہوا باندھی بصد خوش آوازی یہ غزل گائی غزل

خود کھی دیتی ہے اوس شوخ کی تصویر ❊ کہ نہیں ہے یہ کسی طرح بشر کی تصویر ❊ کھو جاتی ہین مصور جو یہ ہم کہتے ہین
کھینچے کوئی حسینونکی کمر کی تصویر ❊ دل پہ داغ سلامت رہے ہے پیش نظر ❊ انجمن کا تری نقشہ تری گھر کی تصویر

دیکھ لے گر کمر یار کی مشتاق ہے آنکھ
یا جدائی مین انیس آٹھ پہر کی تصویر

دل لگے آئینہ مین ہے موی کمر کی تصویر
یا جلال اوسکو تصور ہے ہمارا ہمدم

یہ صدائے دلفریب جو کان مین کوکب روشن ضمیر کے آئی نوجوان عاشق مزاج آواز سوز و گداز نے دلکو بیچین کر دیا خیال مین آیا کہ ای کوکب تو سمجھ چکے کہ اختر ہماری فکر مین ہے عیار بچی بھی ساتھ ہے صحبت مین چلکر گانا سنین شراب و کباب کا قصد نکرین ہمارا کوئی کیا کر سکیگا یہ سوچکر کوکب نے قبضے پر ہاتھ ڈالا اپنے بنگلے سے جھومتا ہوا چلا جب قریب بارگاہ پہونچا کئی سے کنیزین کچھ ساحر جو دروازے پر حاضر تھے اونھون نے جھپٹ کر ملکہ اختر کو خبر دی شہنشاہ کوکب بصد قہر و غضب تشریف لاتے ہین اختر برائے تعظیم اوٹھی کان مین بھی کوکب کے آواز آئی کہ عیار بچی نے کہا لو ملکہ شہنشاہ آگئے اپنے کام سے ہوشیار ہو کوکب نے چند اشیائے سحر اپنے ہاتھ مین لے لیے کہ اگر قصد سحر کا کریگی مین خود پہلے سحر کرونگا اس حسین کی کیا حقیقت ہے عیار بچی کی لیاقت ہے کہ مجھسے مقابلہ کرے یہ خیال تھا کہ پردہ اوٹھا اختر نے جھک کر سلام کیا عرض کی اے شہنشاہ اسوقت یہان کیونکر گذر ہوا کوکب نے کہا تمھارے مقابلے کو آئے ہین تمنے ہمارا رستہ روکا ہے بسم اللہ سحر کرو ہم جواب دین صبا سے آنکھ ملا کر کہا کچھ حلقہ ہائے کمند بچھائیے شراب مین بیہوشی ملائیے صبا نے دست بستہ عرض کی حضور آپ کو کیا خیال ہے یہ صحرا ہماری ملکہ عالم کے عیش کا مقام ہے ہمیشہ شب کو آکر اسی مقام پر ٹھہرتی ہین اختر نے بھی مسکرا کر کہا حضور ہماری مجال ہے کہ ہم آپ کو روکین اگر حضور باغ ظلمات کی طرف جاتے ہین تو آپ ذرستہ فراموش کیا یہ در بند نہین ہے ہم اس حال سے آگاہ بھی نہین ہر چند کہ ملازم افراسیاب ہین لیکن اس مقام پر نگہبان نہین ہین ماہیان زمردپوش سے ہمین کیا کام ہے اپنی عادت قدیم سے اس مقام پر آئے آپنے سرفراز کیا تشریف لائیے ہمارے کئی بزرگ آپ کی سرکار مین ملازم ہین کوکب نے کہا اس مکر سے کیا فائدہ اے اختر میرا نام کوکب روشن ضمیر ہے ساحر تو تمھارے ساتھ بہت ہین سو دو سے کنیزین بھی جادوگرنیان معلوم ہوتی ہین اس راہ کو طے کر کے جاؤنگا تم روکو سحر کرو اختر نے شرما کے سر جھکا لیا عرض کی کنیزون کا بادشاہون پر دست انداز ہونا بالکل ناممکن ہے حضور کے سامنے کیا سحر کرونگی تشریف لائیے یا جانیکا قصد کیجیے اگر ہمسے کوئی بے ادبی ہو سزا دیجیے مین تو مدت سے زیارت کی مشتاق تھی یہ کہکے جو اختر نے ناز و ادا سے اونگلی دانت کے نیچے دبائی شرما کر مسکرائی گوہر دندان ظاہر ہوے برق چمکی خرمن ہوش و حواس کو جلا دیا سراپا بھی خوبصورت مرغوب شوخ و شنگ شمشیر

ابرو آمادۂ جنگ پلکین ہلین تو وُہ دلبر تیر ترین کوکب کو رحم آگیا دل نے وصل کی خواہش کی اختر
سراسر عذر کر رہی ہی صبا بھی عرض کرتی ہی کہ اندر تو تشریف لائیے آپکی صحبت مین ہمیشہ خواجہ عمرو
رہے ہین مین بیچاری آپ پر کیا عیاری کرونگی جو صورت عیاری کی ہی وہ آپکے دلمین یہان صفائی آپکے
گل مین کمند آپکے لیے نہین بچھا سکتی شراب مین بیہوشی نہین پلا سکتی پھر مین آپ کا کیا کرسکونگی سحر مین
آپ یگانہ آفاق جرات مین طاق بھلا حضور کسکی مجال ہی کہ آپسے آنکھہ ملائے کوکب کے خیال مین آیا سچ
کہتی ہی اگر بغاوت ظاہر ہوگی سمجھا جائیگا اختر نے بڑھکر پردۂ بارگاہ کا اوٹھایا کوکب نے دیکھا بارگاہ مثل
عروس شب اوّل آراستہ و پیراستہ ہی تمام اسباب عیش و نشاط مہیا جو گھڑے جنگیر معقول عطردان پاندان
گلدستہ ہاے گل قاعدے سے چنے ہین بجاے شمع و چراغ گوہر بے بہا رکھے ہین وہ مثل شمع ضو دے
رہے ہین اختر نے عرض کی اس کنیز نے ناز و نعم سے پرورش پائی دود شمع و چراغ کی مزاج کو برداشت
نہین ہی شمع کو دیکھکر سر مین درد ہوتا ہی اسواسطے گوشب چراغ مہیا کیے کوکب نفاست بارگاہ دیکھکر
بیتاب ہوگیا اندر بارگاہ کے قدم رکھا اشیاے سحر سے ہوشیار ہی قبضے مین تیغہ جوہردار جیسے ہی اندر
بارگاہ کے آئے صباے آہو چشم بڑھی گہرہاے شب چراغ قریب مسند کے رکھدیے کوکب جیسے ہی مسند
پر بیٹھے صبا نے ایک موتی پر ہاتھہ مارا وہ موتی ٹوٹا سب موتی تڑاق تڑاق شکست ہوے اون مین
سے دود بیہوشی اوڑا دماغ پر کوکب کے پہونچا کوکب لڑکھڑا کے گرا آواز دی ہم صباے آہو چشم
یہ عیاری عمرو کے فرشتون کو بھی معلوم نہ ہوگی شراب مین بیہوشی پلانا نادانون کا کام ہی ہماری
صحبت مین قدم رکھنے کا یہ انجام ہی اختر نازک مزاج نے بڑھکر بہ تعجیل کوکب کی زبان مین سوزن
لیا کفیل جادو کو آواز دی کفیل برای کفالت قفس آہنی لیکر آیا اختر نے اشارہ کیا کوکب کو قفس
آہنی مین بند کیا کفیل نے اپنا سحر قائم کردیا براے نگہبانی قفس لیکر بیٹھا اختر نے اوسیوقت نامہ لکھا
کہ اے ملکہ ماہیان زمردپوش صباے آہو چشم نے کوکب کو بیہوش کیا قفس آہنی مین قید
کرلیا یہ ہمارا حوصلہ نہین کہ ہم قتل کرسکین اگر ہوگا تڑپ کے نکل جائیگا نیاز نامہ دیکھتے ہی تشریف
لائیے اپنے ہاتھہ سے کوکب کو قتل کیجیے ماہیان زمردپوش باغ ظلمات مین بیٹھی ہی مصاحبون
سے کہہ رہی ہے کہ یہ ہفتہ اگر خیر و عافیت سے گذر گیا تو پھر سامری و جمشید بھی مجھکو نہین مار سکتے
اختر طالع گردش مین ہے فلک مٹانے کی کوشش مین ہی فوج کے افسر جمع ہین وہ عرض کرتی

ہین حضور اگر طلسم نور افشان کا لشکر بیکہ کوکب آئے تو باغ ظلمات مین فتح پائے وہ وہ
ساحر ہین کوکب کو دم نہ لینے دینگے چہار جانب سے بلوہ کرکے ٹوٹ پڑینگے میان کوکب
کشمکش کو جواب دینگے ہمارے سحر زمین کو ہلا دینگے ماہیان سر ہلا رہی ہے کہ آکر کنیز اختر نے
نامہ دیا ماہیان نامہ پڑھکر خوش ہوئی کہا لو صاحبو ستارۂ اختر کوکب ایسے ماہ انور آسمان سحر
پر غالب آیا صبای آہو چشم نے عیاری کی یہ کہکر سوچنے لگا پشت پر نامے کے جواب لکھا اے اختر
تو نے بڑا کام کیا کوکب کو گرفتار کر لیا عمرو اوسکے ساتھ ہے اوسی صحرا مین آیا ہے صبا آہو چشم
سے کہو تلاش کرکے عمرو کو بھی گرفتار کرے مین بھی چند جادوگرنیان برائے تلاش عمرو روانہ
کرتی ہون جواب نامہ کنیز کو دیا کنیز نے دربار اختر مین نامہ دیا اختر نے پکار کر پڑھا جواب از طرف
ماہیان مرقوم ہی اے اختر تم ہماری قوت بازو و زینت پہلو ہو تمکو اور صبائے آہو چشم کو دولت
دنیا سے نہال کر دینگے دامن مدعا گوہر ہائے آبدار سے بھر دینگے ہمنے تمکو پردہ ظلمات کا حاکم
کیا چند کنیزین ہمنے برائے جستجوے عمرو روانہ کین صبا عیار بھی ہی اوسکے ساتھ جادوگر کے
اوسی صحرا مین روانہ کرو پہچان کر گرفتار کرے مجھکو اطلاع دو مین آکر دونون کو قتل کرون یہ نامہ
پکار کر پڑھا گیا صبائے آہو چشم کمندین لیکر اوٹھی کہا مین جاکر عمرو کو تلاش کرتی ہون یکایک
دروازے پر ہلڑ ہوا کنیزون نے بڑھکر آواز دی ملکہ ہوائے جادو کنیز ملکہ ماہیان نمرد پوش
سر عمرو کا کاٹ لائی خوشی خوشی آتی ہے صبائے آہو چشم بحال ہو گئی اختر نہال ہو گئی دیکھا
ہوائی جادو رومال مین سر عمرو کا باندھے ہوی دربار مین آئی سر سامنے ڈالدیا کہا یہ اوس
ساربان زادے کا سر ہے یہی مسلمانون کا افسر ہی لوگ کہتے تھے عیار سحر نہین جانتے نگوڑے
نے وہ سحر کیے جسم پر آبلے پڑ گئے یہ کہکے ہاتھ پانون دکھائے اختر نازک مزاج نے دیکھا حقیقت
مین ہوائے جادو کے جسم پر آبلے پڑے ہوے ہین چہرہ زرد ہا تھہ پانون مین رعشہ اختر نے موتیون کا
مالا گلے سے اوتار کر ہوائے جادو کے گلے مین ڈالدیا کہا سچ کہو کہ یہ کہان ملا اسکی تو بڑی
بڑی تعریف سنتے تھے ہوائے کہا واری ہوا نکلے نگوڑے کا بھیجا کیا اور نگاہون سے چھپکے
چلی آندھی بنگئی صحرا کو تاریک کیا ہوائے گرفتاری عمرو تھی یہ بھی نگوڑا اپنی عیاری کی
ہوا مین تھا میرے ہاتھ سے برباد گیا لیکن خوب لڑا اگر مین نگاہون کے سامنے

ظاہر ہوئی گرفتاری اسکی دشوار ہوئی موج ہوا نے دریا کا کام کیا صرصر کا عاشق تھا سر اسری
گرفتار کرلیا سر کاٹ ڈالا صبای آہوچشم سر عمرو دیکھکر گھبرا گئی کہا اے ہوای جادو مینے کتابون
مین دیکھا اس ظالم نے چاہ ماران دام الجبال و کشمیر و شہر عنطلی آباد و زبرجد نگار و فرعونیہ
طلسم ہزار اسپ و طلسم حیران سلیمانی وغیرہ مقامات ساحران اس ظالم نے برباد کیے تھاری دام مین
کیونکر پھنس گیا ڈھونڈہ بنیطیر پھرنے مین آفتاب منیر جہان گرد عیاری مین فرد کتابین اسکی حال سے
بھری ہوئی ہین تمنے فوراً اسکو مار ڈالا بڑا غضب کیا لاشہ اسکا کیا ہوا آہوے ہوا جادو نے کہا یہ صدہا
مرتبہ گرفتار ہوا رہا ہو گیا مکر کرکے قید کرنے والون کو مارا ایسا شخص قبضے مین آئے اور رستا ہل کرے
عقلمندونکا کام نہین ہی جب مینے گرفتار کرلیا اک ہاتھ مار دیا لاشہ جنگل مین پڑا ہے چلو لاشہ بھی
اوٹھا لائین ملچھ کی لاش کو کیون ہاتھ لگائین اک سی لیچلو ٹانگ مین باندھکر کھینچ لائین اختر تو
خوشیان کرنے لگی صبای آہوچشم عیار بچی ہے ہوش اڑگئے دمبدم کہتی ہے عمرو کا یہ سر ہے ہوانے
کہا نہین بوا تمھارا سر ہے تمھین اسمین کیا کلام ہے اختر نازک مزاج نے کہا بوا صبای آہوچشم
وحشت کی باتین کرتی ہو تم تو باتون مین جو کڑیان بھرتی ہو تمھارے ہوش ہرن ہو گئے غیر ساحر
کی ساحر کے سامنے کیا حقیقت ہی شاید اسنے دو چار سحر سیکھے بھی ہونگے یہ تعلیم یافتہ خدمت ملکہ عالم
ہے بی بہار ہوتین تو یہ اونکے ہوش اوڑاتی بی مہرخ کو تیزی دکھاتی ہو اسپر غالب آجاتی ہی
آگ بجھائے آگ لگائے بچپن سے خدمت مین ملکہ ماہیان زمردپوش کے رہی ہی بوا جب وقت
موت آگیا مضمون مصرع صادق آتا ہے ع چون قضا آید طبیب ابلہ شود ٭ جب چونٹی کی قضا آتی
ہی پر پیدا کرتی ہی اڑکر مرتی ہے بڑے بڑے ساحر دمامہ جادو ساحر ششمش کتے کی موت مارے گئے
کتابون مین دیکھو پیدا کرنے والا فرماتا ہے اجل آتی ہی ایک ساعت کی تاخیر نہین ہوتی بڑے بڑے
حکیم ندیم فہیم عقیل دانا ہوشیار موت سے عاجز رہے شہباز اجل کے پھندے سے کوئی نہ بچا طایر روح
شکار ہوا علم و فضل سب بیکار ہوا دولت بھی نہین کام آتی اگر کوئی جاکر قلعۂ آہن مین چھپے ملک الموت
وہان بھی پہونچتا ہی جادوگرنی تھی عمرو سامنے ملگیا انکا سحر چلگیا اسکا تعجب کیا ابھی تمنے کوکب ایسے
شخص کو گرفتار کیا مثل کوکب اسکا بھی ستارہ گردش مین آیا ساری عیاری طراری بھولا اپنے
کمال کے زعم مین ہوا سے جادو سے لڑا آخر ہوا گڑی موت نے دامن نہ چھوڑا ایسے وقت مین

عیاری مکاری کے منھہ موڑا واہ لو بیچاری کہتی ہین جاؤ لاش کو تلاش کرو کھینچکر لے آؤ صبا کے
آہو چشم نے کہا مین حضور آپ کے ساتھہ ضرور جاؤنگی لاش نگوڑے جل ہالس کی کھیچتی ہوئی
لاؤنگی ہمراہ ہوئے جادو صبا کو ساتھہ لیکر چلی جنگل مین آکر ایک مقام پر پہونچے جادو نے صبا سے کہا دیکھو
وہ لاشہ پڑا ہی صبا ملتفت ہوئے جادو کی ہوا بندھی حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدی نعرہ کیا نعرہ عمرو

کزان استاد عیاران عالم
جہان سرہنگ در خنجر گذاری
سراپا دانش و عقل مجسم
بہ ہر کشور بلاے جان کفار
بہ باغ دین زنگرش آب باری
عمرو آن شاہ عیاران عیار

تڑاق سے حباب مارا صبا کے آہو چشم بیہوش ہوئی عمرو نے اوٹھاکر زنبیل مین رکھا کہدیا دادا جان
اسکو اچھی طرح رکھنا عیارہ معقول ہی گلشن طرازی کی پھول ہی اپنے کسی فرزند کے ساتھہ شادی
کردونگا لڑکے بڑے مکار غدار پیدا ہونگے اس حسب نسب کا کیا پوچھنا مان عیارہ باپ مکار فرزند طرار و
فرار یہ باتین کرتے ہوے اب صبا کے آہو چشم کی شکل بنکے چلے راہ مین ایک گنوار کو مارا سر کاٹ کر
اوسکا پھینکدیا لاشہ عمرو کی صورت بنائی رسی باندھکر کھینچتے ہوے لے چلے غل مچاتے ہوے آتی ہین
ارے صاحبو دوڑو بی ہواگئے جادو ہوگئین عمرو کے بیر تدبیر مین تھے بی ہوا کو لیگئے مین تو لاش لیکر
بھاگی خوب بیرون کے ہاتھہ سے بچی کنیزان اختر دوڑ پڑین دیکھا صبا کے آہو چشم پسینے پسینے لاش
عمرو کی کھینچتی ہوئی لاتی ہے کنیزون نے گھیر لیا اختر نازک مزاج ہائے سنکر دوڑی باہر نکل آئی پوچھا
اری صبا کیا ہوا ہوا یہ کیا گذری صبا نے کہا حضور ایک مرد کالا کالا ایک عورت بڑی قد دار
عمرو کی لاش کے بیٹھے رو رہی تھی پہونچتے ہی ہوا کے لپٹ گئی عورت نے کہا منم دمامہ جادو
مرد نے کہا منم ساحر مستمش عمرو نے ان دونون کو مارا تھا بھوگ دیکر اپنے قبضے مین کیا اپنے مالک
کے قاتل کو پکڑ لے گئے مینے ہاتھہ جوڑے منت کی تب اون دونون نے کہا بر ورجنگل ہمارے نام پہ
ایک بوتل شراب کی دیا کرنا ہم تیری جان بخشی کرتے ہین حضور مینے اقرار کیا اب وہ دونون میرے
قبضے مین رہینگے اختر نازک مزاج نے کہا لو اساحری جمشید نے بڑی خیر کی تمھاری جان بچ گئی
مگر خبردار یہ بھوگ دینا نہ موقوف کرنا صبا کے نقلی نے کہا حضور مین جو کچھہ انعام مین پاؤنگی ایک ہی
دن شراب خریدکے رکھہ چھوڑونگی آٹھہ دن مین دو مرتبہ دونگی ایسے بیر کسے ملتے ہین اپنے
مالک کے خیرخواہ شاہان عالیجاہ یہ لوگ اودھر کی اقلیم مین خداوند ساحران کہلاتی تھی صاحبقران عمرو

کے آقا صاحب اسم اعظم ہین اسوجہ سے یہ لوگ مارے گئے عمرو نے بھی بڑی عیاریان کین کتاب مین ابھی
ہمنے دیکھا زبرجد نگار مین جب لشکرکشی ہوئی بارہ لاکھہ ساحر حمزہ کے طرفدار تھے مکلل خان جادو
بادشاہ طلسم گوہربار شہنشاہ و شہریاران طلسم ہزار اسپ ملکہ مخروق جادو بھانجی شمامہ کی طاؤس
جادو بادشاہ ام الجبال یہ سب مطیع اسلام حمزہ عالیمقام کے ساتھہ تھے دمامہ نے ایک سحر مین ان سبکو
کر وگنگ کیا برق جادو بھانجی دمامہ کی عمرو کے گاؤزبر عاشق تھی عین وقت پر لاکر اوسنے شیشہ اسم اعظم توڑا
حمزہ کو اسم اعظم یاد آگیا دمامہ کا سحر اولٹا ہوا اندھی ہوکر مارگئی تب حمزہ کی عملداری زبرجد نگار و جاہ
الماس مین ہوئی اوسکو قبضے مین اپنے عمرو نے کرلیا اسیطرح مسمش کو بھی آنے دریا قلزم مین جاکر گرفتار
کیا وہ بھی اسی ظالم کی فکر سے مارا گیا ساحر جمع تھے اونکی مدد سے قبضے مین کرلیا ہوگا افسوس بڑی پیاری
کنیز ملکہ کی ماری گئی اختر نازک مزاج نے کہا اب مل سکیگی کیون صبا ہم چلین چلکر سحر کرین صبا نے
کہا حضور وہ پیر تھے جیر پھاڑ کر ہوا کو کھا گئے اب ہوا کے نام خاک نہین ہے اب ملکہ عالم کو بلوائیے کوکب کو
قتل کیجیے لاش وہین ڈالدیجیے سر اندر بارگاہ کے رکھا ہے اب اوسوقت صبا کی جھیل بل پوچھا حضور کوکب
کو کہان قید کیا اختر نے کہا پشت کے خیمے مین قفس آہنی مین کوکب قید ہے کفیل جادو نگہبانی کرتا ہے صبا
نے کہا آپنے غضب کیا کفیل کی جاکر مین کفالت کرون وہ شرابی ایسا نہو سو جائے یہ کہتا ہوا عمرو اوس خیمے مین
آیا کفیل بیٹھا اونگھہ رہا تھا صبا نقلی نے آکر ایک ٹھوکر مارا کہا کیون او گدھے اسیطرح حفاظت کرتے ہین
تجھکو کچھہ خبر بھی ہے عمرو مارا گیا ملکہ اختر نے کنیزونکو بھیجا ہے ملکہ ماہیان زمردپوش تشریف لایا چاہتی ہین مین
جانتی ہون تو شراب کا بڑا عادی ہے لے اک جام پی کفیل خوش ہوگیا کہا صبا تو نے بڑا احسان کیا نشہ اتر چکا
تھا ایک جام مین انجام بخیر ہوگیا فوراً شراب پی گیا پیتے ہی بیہوش ہوگیا تڑسے گرا کوکب روشن ضمیر قفس آہنی
مین بند دل دردمند آنکھین کھلی ہوئین بحیرت چہار جانب دیکھتا تھا زبان مین سوزن ماران سیاہ
ہاتھہ پاؤن مین لپٹے ہوے جب کفیل بیہوش ہوا عمرو نے کہا کیون اے شہنشاہ یہ آئے گھر مین آکر یہ غفلت
اب مین کیا تدبیر کرون کوکب نے جھولی کی جانب اشارہ کیا کہ ایک تیلی سونیکی میری جھولی مین ہے اوسکو
نکالو وہ میرا علاج کریگی عمرو نے تیلی نکالی اپنی اونگلی سے قطرۂ خون کا یہ اشارہ کوکب اوسکی منہ مین ٹپکا
تیلی کو چھینک آئی کوکب کو جھک کر سلام کیا کوکب نے اشارہ کیا تیلی نے زبان سے کوکب کی
سوزن نکالا ماران سیاہ کو نوچ نوچ کے جسم سے کوکب کے پھینکدیا اب کوکب کے ہوش درست ہوے

قفس آہنی سے نکلا خواجہ کو گلے سے لگایا عمرو نے کفیل کو بصورت کوکب بنایا کوکب نے اپنا سحر قائم کیا
کفیل کو قفس مین بند کیا اب کفیل کی بخوبی کفالت ہوئی نگہبانی مین یہ قیامت ہوئی کوکب نے کہا
خواجہ اب مین سحر سے اپنے کو مخفی کرتا ہون تم بشکل کفیل بنکر بیٹھو ماہیان کو آنے دو انشاءاللہ آج بدون
قتل و اپس ہونگا یا اپنی جان دونگا لیکن خواجہ تمھین خدا سلامت رکھے ان دربندون کے بھی تمھین فتاح
ہو عجائب و غرائب منازل سحر ماہیان کے تم ہی سیاح ہو ہم اپنے نزدیک قتل ہو چکے تھے جان بخشی کی عمرو
نے کہا بھائی اسکا ذکر کیا جو تم سے ہو سکا تم نے کیا جو ہمسے ہو سکا ہم کر گذرے دشمن کو ہٹاؤ بہر نوع
کوکب تو سحر کر کے مخفی ہوا خواجہ بشکل کفیل پاس قفس کے بیٹھے ہین تیغہ چمکا رہے ہین کبھی آواز دیتے ہین
صبای آہو چشم جاؤ جنگل کی سیر کرو پھر تھوڑی دیر مین چلی آنا کبھی آواز دیتے ہین اے ملکہ
اختر نازک مزاج جلد ملکۂ عالم کو بلاؤ اب کوکب کا زندہ رہنا مناسب نہین ہی اختر نازک مزاج نے
اپنی مصاحبون کو حکم دیا جلد جاؤ جو کچھ آنکھون سے دیکھا ہی جا کر بیان کرو عرض کرنا حضور باقبال
ہین دونون دشمن پست ہوے عمرو مارا گیا کوکب قید ہو گیا صرف حضور کے آنے کی اب دیر ہے
جلاد بھی موجود ہے میدان خونی کی طیاری ہو چکی یہ رات بڑے انتظام مین کٹی مصاحبین چلین
یہان ماہیان خوشی کر رہی ہی کہ کوکب قید ہوا شاید بقدرت سامری و جمشید عمرو بھی گرفتار
ہو دن بھی سختی کے دفع ہو چکے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی مصاحبان اختر نازک مزاج آکر
پہونچین ملکہ ماہیان زمرد پوش نے پوچھا کیون صاحبو کیا گذری مصاحبون نے عرض کی
وہ خبر لاتے ہین کہ دہن کنیزون کے موتیون سے بھر دیجیے ایک ایک کو نہال کیجیے قاتل ساحران
جہان ساربان زادہ مارا گیا سر دربار مین ملکہ اختر کے رکھا ہی لاشہ کو تسخیر کیا کوکب قید ہے اب
حضور کے چلنے کی دیر ہے میدان خونی تیار ہو چکا ملکہ اختر نے عرض کی ہی کہ ایسے بادشاہ جلیل کا
قتل حضور کے حکم پر موقوف ہی ہر کس و ناکس انتظام مین مصروف نام قتل عمرو سنکر چہرۂ ماہیان
کا سرخ ہو گیا کہا صاحبو تم نے سر عمرو آنکھون سے دیکھا ہی عرض کی حضور پانچ ہزار کنیزان اختر
پانچ ہزار ساحران نامور اوسی مقام پر موجود ہین ہوا سے جادو آپ کی کنیز سر کاٹ کر لائی
صبا سے آہو چشم عیارہ کو بھی انتشار تھا لاش تھی تلاش کر کے منگائی حضور ملاحظہ کر دین
ماہیان خوشی خوشی تخت پر سوار ہوئی تینون کنیزان سامری بھی جست کر کے تخت پر بیٹھین

لیکن چہرے زرد ہو نٹھ خشک آہ کر رہی ہین ٹھنڈھی سانسین بھر رہی ہین ماہیان نے گھبرا کر پوچھا کیون بی بیو مزاج کیسا ہی تردد کا کیا باعث ہی ایک نے آہ کر کے کہا ملکہ عالم فارسی کے شعر پر میان قمر صاحب مصنف طلسم ہوش ربا نے کیا خوب مصرع لگائے ہین اوسکو سماعت فرمایئے چاؤن چاؤ کر کے ہمارا سر نہ پھرایئے

مسدس

کیا کہین حال جہان بے ثبات و بی مدار
قصر ایوان تو کہان ملتے ہین ان کے آثار
آج تو تخت طلا ہی کل ہی مرقد کا کنار
ہر کجا افتادہ بینی خشت در ویرانہ
تھا کہان جمشید کس جا تھا فریدون نامدار
ہست فرد دفتر احوال صاحب خانہ

نا فہمی انسان دنیا عجب مقام ہی نہ آغاز ہی نہ انجام ہی کس قدر غفلت ہی اصلی مقام کو کوئی نہین یاد کرتا دام دنیا مین سب پھنسے ہین نادان ہو گئے دانے کی فکر مین آئے جال مین پھنسے نکل نہین سکتے تڑپ رہے ہین اپنی حقیقت بھولے گلشن دنیا کو دیکھکر ایسا پھولے ماہیان نے کہا بیبیو صاف صاف کچھ بات کہو مین یہ پہیلیان نہین سمجھتی ایک کنیز نے کہا آپ آپ سمجھ جائینگی نہ گھبرایئے وقت سمجھنے کا آگیا سمجھانے والا سمجھا دیگا ہر چند ماہیان استفسار حال کرتی ہی وہ تینون پتلیان ایسی کھری کھری باتین کر رہی ہین کسیکی سمجھ مین نہین آتین آخر ماہیان نے جھلا کے منہ پھیر لیا مصاحبون سے کہا یہ کنیزان سامری بڑی مغرور ہین اپنے نزدیک بہت دور ہین ہین انکی پروا نہین رکھتی مینے کہنے سے افراسیاب کے یہ انتظام کیا کہ ہفت در بند آراستہ کیا ورنہ مین بطور میدان داری کوکب سے مقابلہ کرتی وہ چھوکرا میرا کیا کر سکتا ہے میری کنیزون نے گرفتار کر لیا ہی یہ کوکب کی حقیقت ہی ان صاحبون کی یہ کیفیت ہی یہان ملکہ اختر نازک مزاج نے سامان قتل کوکب مہیا کیا یکایک جلاد دیا مہر تابان خنجر شعاع ہاتھ مین لیکر توسن فلک پر سوار ہو کر وارد میدان کارزار ہوا کفیل نقلی پنجرہ کوکب کا لیے ہوے سامنے ملکہ اختر نازک مزاج کے حاضر ہے دمبدم یہی تاکید ہے کہ اسے ملکہ عالم ملازمان افراسیاب مین تساہل غضب کا ہی ایسے دشمن کے قتل مین اتنا عرصہ ملکہ عالم شراب خواری مین مصروف ہونگی اونکو کیا فکر ہے جانتی ہین کہ ہمارے ملازم جانباز و سر فروش انتظام کر لینگے آپ قتل کا حکم دیجیے کشان کشان کنیزان اختر نے کوکب نقلی کو پنجرے سے نکالا دہن پر قفل مارا آتشین ہی زبان مین سوزن رسن ماران سیاہ سے مشکین بندھی ہوئین زبان بند دل بند دمبند ہوشیار جو ہوا ایک ایک کی جانب دیکھ کر غین غین کرتا ہی اشارون سے یہ مراد ہی کہ صاحبو مجھے کیون قید کیا کفیل کی کفالت

کرو کفیل نقلی ایک قہقہہ مار دیتے ہین فرماتے ہین او نالائق ملکہ ماہیان کے قتل کرنیکو چلا کچھہ لطف
اوٹھایا دیکھو وہ سامنے دار استادہ ہی جلاد موجود ہین اب تمھارا مطلب حاصل ہوگا ملکہ اختر
نازک مزاج منع کرتی ہین کہ ای کفیل خیرخواہ یہ بادشاہ عالیجاہ ہی بدعت ظاہری نگر دم بھر مین اس
بیچارے کا خاتمہ ہی بران و جمشید لڑنیکو آئینگی مصاحب اسکی نمک حلال بیٹی بیٹا اسکی صاحب شوکت
وجلال جو اسپر بدعت کریگا وہ اوس سے بدلا لینگے عمرو ٹبر اشخص مارا گیا سر عمرو لگن مین رکھا ہی لاش
ایک جانب پڑا ہی یکایک نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی دیکھا سب نے ماہیان زمرد پوش
کنیزان ساحری کو جھڑکتی ہوئی بارہ ہزار ساحر پشت پر کئی سو کنیزان ظلماتی نیلے لباس کالی
کالی صورتین تخت ماہیان کو گھیرے ہوئے تخت آکر اترا قفس مین کوکب کو دیکھا اختر نے بڑھکر
ناز کیا ملکہ عالم کنیز نے بڑا کام کیا رات بڑی مشکل مین کٹی خوف تھا کہ کوکب قفس سے نہ نکل جائے یا اوسکا
کوئی معین و مددگار آئے بڑا معین تو عمرو مارا گیا وہ زندہ رہتا تو ضرور آکر عیاری کرتا ماہیان نے
کنٹھا یاقوت احمر کا قیمت مین کئی لاکھہ روپیہ اختر کو بطور انعام دیا کہا اختر اب مین تمکو منتظم قلعہ جات
پردۂ ظلمات کرونگی تمنے بڑا کام کیا ہفت دربند مین کسی سے کچھہ نہو سکا اصل تو یہ ہی کہ تمنے اہالیان
طلسم ہوشربا کی جان بچائی کفیل نقلی نے کہا ملکہ عالم انعام واکرام کا مین مستحق ہون رات بھر
کوکب سے ردو قدح ہوئی بڑے بڑے اسکے مددگار آئے سنہری تیلی آئی تھی قصد کرتی تھی کہ قفل درہین
کو شکست کردون کوکب کو لے اڑون غلام نے کئی سے تیلی ماری رات بھر تڑپ تڑپ کے سحر کی
ماہیان نے کہا ای کفیل حقیقت مین تمنے بڑا کام کیا یہ جوان طلسم بند ہے جلاد نہ قتل کر سکینگے
گولا سحر کا تیار کرون اس سے یہ قتل ہوگا پھونک دونگی آتش سحر سے جلا دونگی جیسے ہی ماہیان نے یہ
کہا ایک کنیز ہنسی ایک رونے لگی ایک نے آہ کی ایک نے واہ کی پھر ان مین سے ایک نے کہا کیون ہوا کیا
انقلاب ہی ساربان زادہ بڑا دلیر ہے بیشۂ جرات کا شیر ہے کفیل جادو بنا ہوا کیا باتین بنا رہا ہے
کفیل بیچارہ قفس مین بند ہے خوب کفالت ہوئی حفاظت کرکے بڑی ذلت ہوئی ملکہ عالم کی
آنکھون مین کیا پردے پڑے ہین سب کو تو مغرور بناتی ہین اب بھی ہوش مین نہین آتی ہین
ایک آخر پکار کر بولی بی ماہیان صاحب ہم صاف صاف کہتی ہین آپ نہین سمجھتین اپنی ملازم کفیل پر
گولا سحر کا نہ ماریے ساربان زادہ تسلنگین لگا رہا ہی اوسکو للکاریے آپکا وقت قریب آگیا ملک الموت

اپنے مقام سے چل چکا یہ سنتے ہی ماہیان نے ایک چیخ ماری کہا ای اختر سنتی ہی کنیزان سامری کیا کہتی ہین لینا عمرو جانے نپائے میرے رفیق کو پنجرے مین قید کیا کنیزان سامری ٹھنڈھی سانسین بھرتی تھین ایک جادوگر نے جھپٹ کر چاہا کہ عمرو کو پکڑے عمرو نے کہا بھائی دیکھو ملکہ کیا کہتی ہین مین تو کفیل جادو ملکہ اختر کا زینت پہلو مجھکو ہاتھہ نہ لگانا وہ جادوگر پلٹا عمرو نے نعرہ کرکے خنجر مارا اوس ساحر کا گرنا کہ جادوگرون نے عمرو پر بلوہ کیا عمرو نے حقہ ہاے آتشبازی کھینچ مارا حقہ پھٹا شعلے بھڑکے کئی سے جادوگر جھلس کر گرے ماہیان لینا لینا کر رہی ہے گولا اوٹھایا کہ عمرو پر سحر کرون زمین شق ہوئی نعرہ ہوا نعرۂ کوکب

منم مالک ملک فسون گری
دلیر و قوی پنجہ انجم سپاہ
جلالت شعار و فریدون حشم
ملقب بہ القاب وشنصنمیر

منم رائج سکۂ ساحری
منم گوہر بحر جاہ وجلال
قوی دست بازو ورستم تشیم

منم صاحب کوکبۂ عز وجاہ
منم آفتاب سپہر کمال
شہنشاہ کوکب شہ بے نظیر

تیغہ برق تاب کھینچکر اختر نازک مزاج قریب تھی پہلے اوسی کے

ہاتھہ مارا اختر کا ستارہ گردش مین آیا ہاتھہ سے کوکب کے واصل جہنم ہوئی اب تو کوکب شیر انہ لڑنے لگا اتنے عرصے مخفی رہا کائنات کے سحر تیار کرکے لایا چار پتلے سنہرے سپاہی وضع داڑہی پٹیان باندھے ہوے سنہری لباس جرات اساس تیغے کھینچے ہوے جسکے ہاتھہ مارا اوسکے دو ٹکڑے کیے ماہیان نے پتلیونکو اشارہ کیا ایک نے جھپٹ کر سنہرے پتلے پر کوکب کے ہاتھہ مارا اونسے ہنسکر کہا جان جہان یہ انقلاب فلکی ہمارے تمھارے مقابلہ شب کو ہونا چاہیے تمکو کنیزان سامری ہو ہم غلام کوکب وشنصمیر وعدہ کر لو شب کو آکر لڑنا اوس پتلی نے جھلا کر پنجہ مارا یہ مرد سپاہی پھنکیت بنکیت ہنستا جاتا ہے اوسکے نیچے کو سپر پیگا نہٹا افسوس کرکے ہاتھہ مارا پتلی کے دو ٹکڑے ہوے اب سب نے دیکھا چار پتلیون نے قیامت برپا کر دی کوکب پر سینہ سپر کیے ہوے جسپر جا پڑے کسکو اوجھڑ سپر کی لگا دی کبھی نیمچۂ ہلالی چمکایا دونون پتلیان باقیماندہ تخت سے کود ین کہا نانی امان جان بچاؤ بھاگ جاؤ ہم بھی جاتے ہین ایک انمین سے تڑپکر بلند ہوئی پتلے پر کوکب کے سایہ ڈالا ہنسکر سحر کیا وہ پتلہ چلنے لگا دوسرے نے اوچک کر ٹانگ لی کہا او بے حیا کہان جاتی ہے غضب کیا میرے بھائی کو مارا یہ کہکے دونون ٹانگین پکڑکے اوس پتلی کو

چیر ڈالا تیسری بھی کچھ لڑی ایک تیلے کے ہاتھ سے زخمی ہوئی پر پرواز پیدا کر کے بھاگی ماہیان
نے کہا بی بی کہاں جاتی ہو او سنو آواز دی ہم تیری فاقت سے باز آئے کسی ویرانے مین بسر کرینگے آبادی پسند
نہین گوشۂ عافیت مین فرار ہی چاہتے ہین ہماری قتل ہوئین اونکا خون تیری گردن پر سوار ہی جا کر تیرے
دھکڑے افراسیاب کو خبر دیوین ایسی باتین کرتی ہوئی وہ تیلی جست کر کے بلند ہوئی آسمان مین
دُبلی کوکب نے کہا ارے یہ کہاں جاتی ہی ایک تیلے سے نگاہ ملا کر کہا اے سہیل صف شکن یہ جانیوالے
آخر کو یہ فساد برپا کریگی سہیل صف شکن نے دست بستہ عرض کی ابھی غلام اس خودسر کا سر لاتا ہی اسکے
تعاقب مین جاتا ہی یہ کہکے تڑپا تعاقب مین تیلی کے چلا آگے آگے وہ تیلی جاتی ہی عقب مین یہ نعرہ کرتا
ہوا جاتا ہی ہم سہیل صف شکن نمکخوار کوکب تیغ زن تیلا تو تیلی کے تعاقب مین جاتا ہی اسکا ذکر تحریر کرونگا
یہان دو تیلے کوکب کے ساتھ باقی رہگئے دونون نے تہلکہ ڈالدیا جدھر کوکب نے اشارہ کیا اس صف پر جا پڑے
تاک کر افسر کو مارا ملازمان ماہیان بھاگتے پھرتے ہین ساحر ہیبت سے نعرہ کوکب کے منھہ کے بھل زمین پر
گرتے ہین کوکب شیرانہ بیشہ کارزار مین لڑ رہا ہے دریا خون مین نہایا ہوا زمین متزلزل و متحرک جب
ماہیان نے دیکھا کہ فوج پامال ہوئی کوکب نہین رکتا تخت سے گھبرا کر کود دی یکہ و تنہا طرف باغ ظلمات
کے بھاگی خواجہ مصروف جنگ ہین دریاے عیاری کے نہنگ ہین کوکب نے پلٹ کر کہا خواجہ میرا
رکنا مناسب نہین ہی تعاقب مین ماہیان کے جاتا ہون باغ ظلمات پر بڑے بڑے جادو ہین طایر سحر نے
مجھکو خبر دی تھی اب تم خواجہ میرے تعاقب مین نہ آنا وہان لاکھون ساحر ہین عمرو نے کہا بھائی
ہمزاد بھی کہین ساتھ چھوڑتا ہے بسم اللہ بڑھو حقیقت مین فوج وہان بہت ہی زبانی اختر کی سنا تھا
چار سو افسران فوج سترہ لاکھ کا لشکر بڑے بڑے ساحران خودسر گرد باغ کے فروکش ہین بعد اسکے
کوکب نے کہا خواجہ تمنے اکثر فرمایا ہے دل کو اسی قول پر تقویت ہی مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان
قوی تر است ؛ اس شعر پر دلکو اطمینان ہی تمھارا سراسر احسان ہی شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود ؛ مرد
باید کہ ہراسان نشود ؛ یہ کہکر کوکب نے دونون پانون زمین پر مارے تعاقب ماہیان زرد پوش
مین چلا دونون تیلے بھی غرق زمین ہوے ماہیان باغ ظلمات مین آکر پہونچی چار سو افسر
جمع ہین کہا صاحبو جلد فوج تیار کرو فوج مین فرنا ہو کوکب میرے تعاقب مین آتا ہی کنیزان سامری
نے وقت پر دغا دی غلامان کوکب نے بڑے بڑے کمال کیے بارہ ہزار ساحر انھین کی تلوار سے مارے گئے

یہ کلمہ مُنہ سے نکلا تھا ساحرون نے نفیر سحر بجائی سترہ لاکھ فوج تیار ہوئی حربہائے سحر ہاتھ مین لیکر باغ
ظلمات کو پشت پر لیا پرے جم گئے نعرہ کرتے ہین کیا مجال کہ کوکب اب یہان آسکے اگر آئیگا بڑی
ذلت اوٹھائیگا ماہیان بیچ باغ مین ٹہل رہی ہے کہ دروازے پر ہنگامہ ہوا ماہیان جھپٹ کر دروازے پر آئی
کوکب بصد جوش وخروش آپڑا ہمہ تن چشم بنا ہوا تیر وشمشیر سے تمام جسم چھنا ہوا کچھ پروا نہین اشتی کت سے
جنگ کر رہا ہے صفون کو درہم وبرہم کرتا ہوا چلا ساحران غدار روک رہے ہین کوکب نے دونون تیلو
کی جانب دیکھا ایک نے کہا اب ہین پیدل نہین لڑسکتا مرکب حاضر کرتیلہ بہت خوب کہکر پیچھے ہٹا نخلستان
صحرا مین غائب ہوا چشم زدن مین دیکھا وہی تیلا بطور سائیس ایک مرکب نفیس کی باگ ڈور تھامے ہوے سازو
یراق سے مرکب آراستہ مثل ماہ نو کندھا کیے ہوے کوہ سرین کوہ کفل چارون سم مثل گردہ سپر تھوتھنی
بشکل غنچہ گل دونون کنوتیان پیکان تیر سرعت مین مہر منیر **نظم مصنف در صفت مرکب**

قلم وصف توسن رقم کیا کرون | کہ شبدیز خامہ کا پالنگ ہے | ملا ہے عجب رنگ مشکین سے
اسی سے لقب اسکا شبرنگ ہے | تڑپتا ہے میدان مین سیماب وار | صبا نام رکھون تو یہ ننگ ہے
ہر اک نعل ہے نیمچہ ہمتیا ل | قدم با قدم مائل جنگ ہے | قدم کی روانی کو دریا لکھون
وہ کوہ گران ہے یہ پاسنگ ہے | نہ کاوے کا محتاج ہو کس طرح | کہ وسعت جہان کی بہت تنگ ہے
شبدیز فکر بھولگیا ڈھنگ چال کا | ہے باگ کہکشان کی دہانہ ہلال کا | سائیس خوش تقریر نے آواز دی

اے شہنشاہ مرکب حاضر ہے کوکب جست کرکے پشت مرکب پر سوار ہوا گھوڑا طرارے بھرنے لگا فوج کو تہلن سنہ
پامال کرنے لگا تیلے نے زین پوش تھام لیا نیمچہ کھینچکر لڑنے لگا کوکب کے گھوڑے مہمیز کرتا ہے جس صف پر جا
پڑا درہم وبرہم کردیا دونون تیلے بصد شد ومد اپنے آقا کی مدد کر رہے ہین جو قریب آیا جھپٹ کے ہاتھ
ماردیا کسیکو چیر کے پھینکدیا سر وسینہ زخمی کچھ پروا نہین تراٹے خون کے اُڑ رہے ہین دونون دلیر منھ
جنگ سے نہین پھیرتے کبھی دو قدم گھوڑے سے آگے بڑھ جاتے ہین کبھی مثل شیر پشت پر آکر پشتیبانی
کرتے ہین کبھی خم ہوکر کمان بنگئے کبھی مثل تیر دل دوز اوڑکر فوج پر جا پڑے ہزارون بیحیا مارے افسرون کا
سقراؤ کردیا میدان باغ لاشون سے بھردیا ماہیان نے ایسے ایسے سحر کیے ہر مرتبہ مرکب کوکب کا
مدلگا میان کرتا ہے زمین تپ رہی ہے مگر آتشخو شعلہ مزاج کسی مقام پر نہین رکتا دو کلمہ حال **افراسیاب**
خانہ خراب تحریر ہوتے ہین جسوقت سے رضوان جادو کو قتل کرکے آیا حیرت سے تمام کیفیت بیان کی

باغ سیب مین بیٹھا بلبلا رہا ہی کوکب کے ہاتھ سے بچ گیا ای ملکہ حیرت ساربان زادہ اُسکے ساتھ ہے
ایسی قطع بنا کر آیا ہے خواہ نخواہ طبیعت کو دھوکا ہوتا ہی کچھ پردۂ ظلمات کی خبر نہین معلوم ہوئی در بند ششم
و ہفتم پر بڑے بڑے ساحران زبردست مقرر ہین کوکب کو قدم نہ بڑھانے دینگے ضرور گرفتار کرینگے حیرت جا دو
کہہ ہی رہی تھی شہنشاہ کل نجومی نے حکم لگایا کہ کوئی رکن طلسم اعظم گرا چاہتا ہی اس سے کہا رکن کا نام بتا او
عرض کرونگا افراسیاب نے کہا نجومی سراسر جھوٹے ہین رکن اعظم طلسم مابدولت ہین کسکی لیاقت ہے
کہ مابدولت پر دست انداز ہو جستجو کرتے کرتے ہمراہیان اسد مرجائینگے لوح کا نشان نپائینگے سب
لڑائیان بیکار ہین اگر میرا جی چاہے نہ لڑون ایسے ایسے مقام ہین کہ وہان جا کر بیٹھ رہون کوکب
و نور افشان و لاچین قصد کرین تو وہان نہ پہونچ سکین بدون لوح کوئی کیا کر سکتا ہی شہنشاہ تو ہین
کبھی اُسے مطیع نہوا ہوگا اوسکے ہاتھ سے طلسم کشا مارا جائیگا وہ کیونکر گوارا کریگا کہ لاچین کی نیابت کردن
محکوم بنکر رہون جسدن پہلو بایگا صاف نکل آئیگا یہ بھی خوب لکہ یقین ہی کہ وہ جسدن لشکر لاچین سے
نکلیگا ایسا کوئی کار بزرگ سرزد ہوگا کہ لاچین وغیرہ سر نہ اوٹھا سکینگے دفع کرنے مین اسکے مکر کے
زبان نہ ہلا سکینگے حیرت نے کہا شہنشاہ ہفتہ عشرہ گذرا آپنے کسیکو بے خبر ملکہ ماہیان نہین بھیجا
فرمائینگی ایسے وقت مین چشم پوشی کی ہماری خبر نہ لی افراسیاب نے پلٹ کر ایک ساحر کو حکم دیا کہ جلد باغ
ظلمات مین جاؤ ملکۂ عالم کی مفصل خبر لاؤ عرض کرنا شہنشاہ نے فرمایا ہی اگر حکم ہو مین بھی آپکے پاس
آؤن اب کوکب کس بند پر مصروف جنگ ہی سب خبر مفصل لانا ساحر اوٹھا چاہتا ہی کہ جائے کہ آسمان پر برق
چمکی آواز آئی شہنشاہ طلسم ہوش ربا کی دہائی ہی میری مدد کیجیے ساحری جمشید نے انقلاب کیا ہم لوگون
پر یہ مصیبت ہوش ربا ایسے طلسم مین یہ آفت سب نے سر اوٹھا کر دیکھا ایک سنہری تیلی دریائے خون مین نہائی
ہوئی سر زخمدار مضطر و بیقرار چیختی پیٹتی ہوئی آکر صحن باغ مین گری افراسیاب نے کہا کیون بی بی خیر تو ہی سب
ملازمان افراسیاب کھڑے ہوگئے صرف اتنا لفظ زبان سے تیلی کے نکلا کہ کوکب آگیا اختر قتل ہوئی مین
خبر دینے آئی ہون یہ کہکر طرف افراسیاب کے جھپٹی کہ دوسری برق آسمان سے چمکی سب نے دیکھا
ایک پتلہ سنہر الباس پہنے ہوئے سپاہی وضع خون کی چھینٹین جسم پر پڑی ہوئین نیمچہ ہلالی علم خود
تیز دم جھم سے کودا قریب تیلی کے پہونچا تیلی نے کہا شہنشاہ بچائیے پتلہ تو برق جہندہ بنکر گرا
ہے مثل ملک الموت تیلی کے سر پر آیا تیلی نے پلٹ کر نیمچہ مارا پتلے نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا افراسیاب

ہان ہان کرتا ہی لوگ حیران ہین کہ کیا معرکہ ہے لیکن تیلہ شل بلا کے تیلی سے لپٹ گیا سامنی افراسیاب
بوسہ لیا ہاتھ رکھدیا اوسنے چیخ ماری ع وا ی برما و گرفتاری ما ٭ ای شہنشاہ میری آبرو جاتی ہی مجھکو بچائیے
افراسیاب جبتک اپنی مقام سی اوٹھے اوٹھے ہان ہان کی وہ کب بنتا ہی دونون پانون تیلی کی تھام کر
جھراٹا مارا چیر کر پھینکدیا نعرہ کیا منم سہیل صف شکن غلام شہنشاہ کوکب روشن ضمیر یہ جو افرادی ٹھہر دے
آئی تھی میدان کارزار سی جان بچا کر بھاگی حکم تھا شہنشاہ کا یہ بچنے نپائے افراسیاب تیغہ کھینچکر دوڑا
تیلے نے تڑپکر دونون پانون مین پرمار ی غرق زمین ہوا افراسیاب نے کہا ہائے نہین معلوم نانی امان پر
کیا گذری مین ابھی جا کر لیتا ہون خبر بھی نہ سننے پایا تیغہ کھینچکر دونون پانون زمین مین مار
افراسیاب بھی بلا یہ غرق زمین ہوا آگی آگی تیلا بھاگا جاتا ہی پیچھے پیچھے افراسیاب بصد قہر و عتاب
یہان حیرت نے دیکھا لاش تیلی کی جلی اوس خاک سی طایر ہفت رنگ پیدا ہوا زمین پر مار کر آواز دی افسوس
صد ہزار افسوس عمر طلسم ہوش ربا تمام ہوئی نانی امان پر قیامت برپا ہی یہ کہکر طایر بھی جلکر خاک ہوا
اہالیان باغ سیب تھرا گئے کہا ملکہ عالم آپنے سنا اس طایر نے ہوش اڑا دیے حیرت نے کہا ایسی آیسے
شعبدے ہوشربا مین بہت ہین بیجا جھوٹ جو چاہا بک دیا یہ کہکے حیرت بھی طاوس پر سوار ہوئی بارہ ہزار
کنیزون کو ساتھ لیکر سمت باغ ظلمات چلی یہان کوکب لوٹتا ہوا قریب باغ ظلمات پہونچا جادوگرون
نے خوف کوکب سے پھاٹک بند کرلیا اپنی نزدیک بندوبست کیا کوکب نے گرز گران سنگ آسمان رنگ
ہفت پہلو دست زبردست مین لیا جھپٹ کر پھاٹک پر مارا پھاٹک گرا کئی ہزار جادوگر دبگئے ایک صحرا
سے غل شور کی آواز آئی پلٹ کی کوکب نے دیکھا عیار تیلہ سہیل صف شکن نیمچہ ہاتھ مین بھاگا ہوا
آتا ہی وہین سے پکارتا ہوا ای شہنشاہ ہوشیار ہوجا افراسیاب آتا ہی تیلی کو مینے باغ سیب مین
جاکر مارا کوکب کو پلک جھپکانی کی مہلت نہین شعلہ ہای آتش مین چھپا ہوا بارش باران سحر ہوتی ہی
ہی کوکب اس دریای سحر کو جھیل رہا ہی اتنا تو دیکھا کہ تیلہ آواز دیکر جاتا ہی صف ساحران پر کرکے کہ شست
سے نعرہ افراسیاب ہوا تیلہ پلٹ پڑا افراسیاب پر وار کرنے لگا خوب چمک چمک کر نیمچے مارے
افراسیاب نے سب وار خالی دیے آخر بارہ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تیلہ بلا تکلف افراسیاب سے
لپٹ پڑا ازرہ نوچ ڈالی ایک چکٹ ماری بوٹی افراسیاب کی کاٹ کر پھینکدی افراسیاب کے
منھ سے آہ نکل گئی شانے سے خون جاری ہوا افراسیاب نے اوس گھبراہٹ مین خون اپنا جلو مین

لیکر سر پر پتلے کے ڈالدیا مثل ہیمہ خشک جلنے لگا مرتے مرتے آواز دی شکر ہی پروردگار کا کہ نمک شہنشاہی سے ادا ہوا اپنی مالک پر فدا ہوا افراسیاب پتلے کو مارکر دریائے خون مین نہایا ہوا شانے سے خون بہ رہا ہی خاک زمین سے اوٹھا کر سحر پڑھا خاک کو شانے پر مل دیا زخم نے اندمال پایا تیغ کھینچکر طرف کوکب کے چلا اب ماہیان بھی گر مائی افراسیاب نے جھپٹ کر گولا مارا کوکب کا مرکب مارا گیا پتلے نے شانہ تھامکر سنبھالا ایک پتلا ابھی مرا جانباز نے جلد ضرب افراسیاب نے دوسرا گولا اوٹھایا کہ آسمان پر ایک ابر سفید چمکا دیکھا سب نے ملکہ حیرت مع بارہ ہزار جادوگرنیونکے اگر پہونچی جیسے ہی تخت لہرایا حیرت نے نعرہ کیا اے ملکہ عالم نہ گھبرانا کنیز بھی آپہونچی شہنشاہ بھی آگئے آ گھیر کر کوکب کو مارلو یہ کہکر سحر کرتی ہوئی چلی جاتی ہی کہ تخت سے کو دون کہ آسمان پر ماہ تابان چرخ مارتا ہوا نمایان ہوا ظاہر ہوئیں اوس ماہ تابان سے تمام دشت در روشن ہو گئے وہ ماہ کامل قریب کوکب آکر چرخ مار ینلگا اوسکی ضو جہانتک پڑی کئی ہزار جادوگر جلگئے حیرت نے جو اس چاند کو دیکھا جھولی سے نکالکر گولا مارا جھناکے کی آواز ہوئی سب نے دیکھا ایک ہالا آہنی تھا ٹوٹکر گرا کئی ہزار جادوگر جلے پہلو سے نعرہ ہوا منم صفدر وصف شکن ملکہ بران شمشیر زن نعرہ بران

منم دختر کوکب ذی وقار
لقب گشت بران شمشیر زن
منم صف شکن نی حشم نامدار
مثال جوانمرد لشکر شکن

ہنس پر سوار حیرت کے لشکر پر جا پڑی اختر مرداریہ جوڑے سے نکالا بلوہ کو ساحرونکے روکا اختر چلنے لگا جسپر تیغ کھینچ مارا سینے کو توڑکر ادھکے پار گذرا اختر جسپر پڑا اوسکا ستارہ گردش مین آیا ماہ کامل آسمان خوبی نیر تابان فلک محبوبی بران شمشیر زن مثل برق تڑپنے لگی گولا مارا حیرت کا تخت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا یہ تخت سے جدا ہوئی بران نے جھپٹ کر دام جمشیدی مارا حیرت جال مین پھنسی مثل ماہی کے آپڑی افراسیاب نے دیکھا کہ حیرت کو بران نے جال مین گرفتار کیا چاہتی ہی لیکن نکل جاؤں حیرت تڑپکر کڑیان توڑ رہی ہی جال سے نکل نہین سکتی افراسیاب جھپٹا زوجہ کی حسرت دیکھکر بیقرار ہو گیا مثل شعلہ جوالہ کڑکا برق چمکائی دام سحر پر جاکر برق گری دام کے ٹکڑے ہو گئے حیرت چھوٹ کر گری اور بریدہ آنے ہلال نے زمین کا راس حیرت کا زخمی ہوا تڑپکر زمین پر گری افراسیاب نے چاہا جھپٹ کر بران کو مارے ان کوکب نے نعرہ کیا او نامرد اودھر کہان جاتا ہی یہ سنکر افراسیاب پلٹ پڑا کوکب و افراسیاب سے گولا چلنے لگا ایک سمت سے ماہیان نے گولا مارا افراسیاب نے ترنج سحر پھینکا وہ پتلہ سنہرا جو دیکھتی ہی اوسنے دیکھا میرے آقا پر بڑی بلا نازل ہی بیچ مین اون حربون کے جا کھڑا ہوا پشت پر گولا ماہیان کا لیا سر پر ترنج افراسیاب کا روکا اس جانباز کا سر پھٹ گیا مرتے مرتے آواز دی قربان شہنشاہ کوکب روشن ضمیر حق نمک سے ادا

ہوئی خاک اوس پتلے کی جلکر اڑی کئی ہزار جادوگر نابینا ہوگئے افراسیاب حیران ہے کہ کیا غضب کے
جانباز لایا تھا جنھوں نے مرتے مرتے یہ آفت برپا کی خود جب افراسیاب نے کئی سحر کیے تب اوس غبار کی تاثیر
سے اب ماہیان و افراسیاب دونوں ملکر کوکب پر سحر کرنے لگے کوکب دونوں کو جواب دیتا ہے دونوں کامل و اکمل و
رکن طلسم ہوشربا یہ ساحر یکتا آخر کوکب نے زخم کھائے ماہیان نے آواز دی ہے افراسیاب میں کوکب کا سحر روکتی
ہوں تو بڑھکر سر کاٹ ڈے یہ کہکر ایک ترنج مارا کوکب نے وہ ترنج کاٹا ترنج سے دھواں نکلا دھوئیں نے کوکب کو گھیر لیا
ماہیان نے تو سحر کی بوچھار کردی افراسیاب تیغہ کھینچکر طرف کوکب کے چلا او سوقت کوکب کی بیکسی اور
دیدنی تھی کیا بیان کو تاب باقی رہی جھپٹ کر سینہ سپر کیا کئی گولے افراسیاب نے مارے اتنی جو مہلت کوکب
نے پائی عجائبات سحر ماہیان سے چمک کر نکلا آفتاب بنکر گرتا افراسیاب نے جو دیکھا کہ منور آفتاب کی
قیامت برپا کی حدت سے ہزاروں ساحر جل گئے شعاعیں گر رہی ہیں ایک زنجیر طلائی ہے جس پر پری او سکو جلا دیا کبھی ظاہر
ہوتا ہے تلواریں چمکیں افراسیاب سمجھا کہ یہ سحر کوکب ہے آفتاب بنکر گرتا ہے افراسیاب جست کرکے بلند ہوا بران
و حیرت و ماہیان دیکھ رہے ہیں کہ آفتاب کڑک رہا تھا کہ ایکطرف سے ایک عقرب سیاہ ڈنک ہلاتا ہوا
ظاہر ہوا مثل مشہور ہے شعر نیش عقرب از پی کین است ؎ مقتضای طبیعتش این است ؛ وہ بچھو بہ مثل غار بلا کھولے
ہوئے قریب آفتاب پہونچا گوشہ آفتاب کو دہن میں لیا ڈنک کو جنبش دیکر آفتاب پر مارا جھناٹے کی آواز ہوئی
چہارم آفتاب سیاہ ہوگیا گویا آفتاب برج عقرب میں آیا گہن کی کیفیت ہے دوسرا ڈنک مارا نصف آفتاب
سیاہ ہوا تیسرے ڈنک میں جھناٹا ہوا بالکل سیاہ ہوگیا جھناٹا دیکر ٹوٹا ٹکڑے نیر اعظم کے زمین میں گرے
وہی تابہ آہنی تھا بار ہزار جادوگر جلے کوکب بھی گوشہ سے ظاہر ہوا نعرہ کرتا ہوا پسینے پسینے چہرے کا رنگ متغیر
سر برہنہ زخم زخم سے خون بہتا ہوا چہرہ گلنار تیغہ برق آب قبضہ میں وہ عقرب بھی غائب ہوا ایکو باغ سے
سنائی ہوا آواز آئی ہنم افراسیاب جادو کوکب و افراسیاب کے سحر سے عجائب و غرایب پیدا ہوتے ہیں کوکب نے
قصر بنایا افراسیاب نے گولے مار کر ہٹایا افراسیاب نے دریا جاری کیا کوکب نہنگ بنکر اوس دریا میں گرا
دریا کو خشک کیا افراسیاب نے سحر سے شیر پیدا کیے کوکب نے گولے مار کر سبکے سر پھاڑے کوکب نے سحر سے اژدہا
بنایا اژدہا قلابہ آتشیں چھوڑتا ہوا طرف افراسیاب کے چلا چاہا دم میں کھینچ لوں افراسیاب بل کرتا ہوا
بڑھا آواز دی اے کوکب کیا زہر اگلا ایسے ایسے سحر میرے غلام کرتے ہیں میں انکو کاٹ ڈالتا ہوں یہ کہکے
افراسیاب نے کلاومنین ہاتھ ڈالکر اژدر کو چیر ڈالا اندھیرا چھا گیا باغ تمام آتش بہار ہوگیا ہے نرگس شہلا لصد

حسرت نگران سوسن صدزبان مبہوت لب پر مہر سکوت سرو چمن پا بگل ہنگامہ گریہ زاری عنادل
قمریونکی حق سرہ موقوف فاختہ قلندر مشرب صدائے کوکو دینے مین مصروف تھے کف افسوس مل رہے
ہین نخل چمن شاخون سے سر پیٹتے ہین عروسان چمن نعرہ زن جوانان گلزار مضطر و بیقرار نرگس کی
آنکھین پتھرا گئین آئینہ ہای نہر پر حیرانی چشم حباب سے ظاہر پریشانی موج کا خنجر چل رہا ہی تمام باغ
ظلمات برباد ہوا ساحرون کے سحر سے پامال ہوگیا موج ہوا ز جوانان چمن کے گلے کاٹے ساکنان گلستان
پر ہجوم لشکر رنج و الم ہر نخل نخل ماتم افراسیاب کوکب کے سحر نے تو زمین ہلا دی دونون شاہان
طلسم عجائب و غرائب ظاہر ہو رہے ہین حیرت افراسیاب ماہیان تین طرف سے کوکب پر حربہ ہاے سحر پڑ
رہے ہین کوکب سب حربے روکتا ہی بران شمشیر زن باب کے واسطے بیقرار ہر مرتبہ سینہ سپر کر دیتی
ہی حیرت کے وار اپنے سر پر لیتی ہی اختر چمکاتی پھرتی ہی جس پر اختر مار دیا سر پھٹ گیا کبھی شعلے بلند کیے
ملازمان ماہیان کو جلایا اوستادان سخنوران بستان داستان شوکت بیان کو بصد جانبازی تحریر سحر سازی
یون صفحات قرطاس پر تحریر فرماتے ہین تین پہر کامل باغ ظلمات مین یہ ہنگامہ سحر و ساحری بلند
رہا پہر دن پچھلا باقی ہی طائر سر پیٹ رہے ہین آفتاب برنگ زرد لرزان و ترسان بخوف سحر افراسیاب
و کوکب کاشانہ مغرب مین مخفی ہوا چاہتا ہی افراسیاب جب سب طرح سحر کرکے عاجز ہوا دیکھا آج
کوکب درجہ کمال طلسمیت دکھا رہا ہی پتلے تو مارے گئے بران نے انتہا کی جرات کی خوب شوکت
دکھائی افراسیاب نے کچھ ماہیان سے کہا ماہیان نے سر ہلایا دونون نے ملکر سحر کیے حیرت
نے بھی اپنے خون مین گولا تر کرکے مارا تین ساحران زبردست نے تین طرف سے للکارا حیرت
کا گولا پیشانی پر پڑا وہ تو پھٹ کر گرا کوکب نے اُف کردی گولا جلکر خاک ہوگیا ملکہ کی کنیزان
حیرت جلین افراسیاب نے جو ترنج کھینچ مارا وہ ٹوٹا اک برج خالی پیدا ہوا کوکب برج خاکی مین چھپا یہ
خاموش ہوکر کھڑا ہوا افراسیاب تیغہ پکڑ کے دوڑا ماہیان نے کہا اے افراسیاب مین نے
کوکب کو مبہوت کر دیا بڑی رسوائی ہے جو اب بھی قتل نکر سکیگا ایسے مقام پر کوکب لڑ رہا ہی زخمون
مین بھی چور ہو چکا ہی اب مہلت نہ دے افراسیاب چلا ملحوظ خاطر رہے افراسیاب تیغ بکف جاتا
ہی ماہیان ماش کے دانے پھینکتی ہی پھیا جو فروش گندم نما خود باز رہتی ہی نہ افراسیاب کو روکتی
ہی ترکیب قتل کوکب کر رہی ہی دانہ زد نواست سے مدد چاہتی ہی اب کوکب حیران و پریشان بران نے ج

خاکی مین نہ جا سکی دوسری اختر چمکا رہی ہر قضای کار کوکب نے بدحواسی مین منہہ طرف آسمان کے اُٹھایا
پکارا اوٹھا ای خالق لیل و نہار ای میرے پروردگار دشمنون کے ہاتھہ سے بچائے **قطعہ**

شاہا ز کرم بر من درویش نگر
بر من منگر بر کرم خویش نگر
بر حال من خستہ دل ریش نگر
ہر چند نیم لائق بخشایش تو

فوراً تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا آسمان پر سناٹا ہوا افراسیاب نے
ماہیان نے دیکھا ملکہ آفات چہار دست بدست تخت اُڑائے ہوے آتی ہے آواز دی اوبدبخت
کوکب تیرے حلوہ سمجھہ لیا اس تلوار سے نہ مارا جائیگا بڑا دہوکا کھائیگا چالیس برس فکر کرکے یہ گولا تیار کیا ہی اسکو
یہ کہکے آفات نے دور ہی سے گولا پھینکا سب نے دیکھا ایک گولا فولادی ادہر سینہ در کے ٹیکے افراسیاب نے
جست کرکے گولا روکا آفات نے آواز دی وہ مارا ہان کوکب لینا منم ہنر بر دشت عیاری و نہنگ
بحر طراری آفتاب عالمتاب آسمان خنجر گذاری رفیق قدیم زلزلہ قاف ثانی سلیمان تخت زبرجدی پہ
سوار تھے گلیم اوڑھکر غائب ہے گولا جیسے ہی افراسیاب نے ہاتھہ مین لیا پھٹا دہوان اوسمین سے نکلا اوسنا
ارے کہکر لڑکھڑایا گرکر بیہوش ہوا ماہیان ہاے میرا بچہ کہکر دوڑی کوکب نے برج خاکی کو توڑا جپک کے
نکلا افراسیاب پر چاہا تیغہ مارون حیرت سر پیٹنے لگی ارے لوگو دوڑو مجھکو بیوہ کرتا ہے میرا شوہر ہوش
مرتا ہی ماہیان کو تاب آئی ہر چند کہ زمین شق ہوئی دو پتلے فولادی نکلے افراسیاب کو گود مین
غرق زمین ہوے ماہیان قریب آگئی کوکب کو نیچہ مارا کوکب نے تلوار کو تلوار پر گانٹھا اوسکی چہار سے
سے ہاتھہ نکالا مٹھی سے ایک طایر چھوڑا اوس طائر نے ماہیان کے ہوش اُڑائے پایہ گل مضمحل رنگ رو
متغیر و متحیر ارے کرتی ہے اپنے مقام سے ہٹ نہین سکتی تیغہ برق تاب کوکب نامدار تڑپ کر سر ماہیان
کے گرا اس حال مین بھی کئی سیر بن کوہے کی سر پر ماہیان کے لہرائین کئی طایر کڑک کے گرے طایرون
کے گلے کٹے ابرہاے سیر کے ٹکڑے اوڑگئے تیغہ سر پر ماہیان کے تڑاسر کلے جبڑے کو کاٹا زمین مین
آکر تلوار نے بوسہ دیا کوکب نے آواز دی وہ مارا پہلو سے آواز آئی ای برادر کیا کہنا **قطعہ**

تیغ وہ تیغ جسے دیکھکے حاسد کٹجا ہین
بٹ گئی بیکر دشمن پہ اگر یہ اک بار
وار چلنے کی تو نوبت بھی نہوا جز دا
واہ رے کاٹ کہ جو رنگ غنا ہر کو کیا
ہر تن تیغ کی تعریف نہین ہو سکتی
ایک ایک جز کے برابر ہوے حصے چار

کوکب نے پلٹ کر دیکھا خواجہ عمرو نامدار شادان و فرحان کھڑے ہوے جرات کوکب کی تعریف
کرتے ہین حیرت تو مرتے ہی ماہیان زمرد پوش کے بھاگی یہ بھی اُسنے دیکھا کہ افراسیاب

کہ افراسیاب کو دو پتلے فولادی لیگئے طرف باغ سیب کے روتی پیٹتے نکل گئے ملکہ بران شمشیر زن
انتہا کی زخمدار تھی شدت زخم سے زمین پر گر کر بیہوش ہوگئی یہ ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے مقام
سرحد پردۂ ظلمات ہے پردۂ ظلمات کی داستانین عرض کرونگا ماہیان اپنے سحر کے زور مین اس باغ
مین آگئے تھی اجل قریب آچکی تھی ورنہ پردۂ ظلمات کا رستہ بند ہے کوئی وہان جا نہین سکتا انشاءاللہ
وقت پر تحریر کرونگا نہایت مقام سخت وصعب ہے بہر نوع اب اہالیان باغ بدحواس ہوے آندھی سیاہ
اُٹھی ہزارہا طابہ سر پیٹتا ہوا اُڑا ہاے ملکہ عالم کی صدا بلند ہوئین ہزارہا طائر اُڑے جلکر گرے
صدہا طرف پردۂ ظلمات کے گئے بہت سے لاش پر ماہیان کی پروانے سر پیٹ رہے ہین صداے ہیہات
بلند آندھی چل رہی ہے دیوارین باغ کی گر پڑین صدہا پیر جلا رہے ہین بعد عرصۂ دراز آواز
آئی کشتی مرا نام من ملکہ ماہیان مردیو شکن طلسم ہوش ربا بود افسوس دیم وجان دادیم و بمطلب
خود نرسیدیم ایک طاؤس ہفت رنگ پیدا ہوا وہ صداے ہیہات و افسوس دیتا ہوا سمت باغ سیب
کے چلا یہان جو قتل سے جادوگر بچے تھے وہ آکر کوکب کے قدمون پر گرے مطیع اسلام ہوے کوکب نے
ہاتھ روکا بران کو اوٹھا کر ہوادار پر سوار کیا خواجہ عمرو کوکب کے ساتھ تخت پر سوار ہوے
اہالیان باغ ستر ہزار ساحران غدار مطیعان تازہ نوبت نقارے بجتے ہوے ساتھ یہان خورشید
روشن راے وغیرہ وزیران و مشیران کوکب نے طیاری کی تھی کہ جلکر اپنے شہنشاہ کے ساتھ
شریک ہون کہ طایران سحر نے آکر خبر دی مبارک ہو شہنشاہ بہ فتح و فیروزی تشریف لاتے ہین
راہ مین آکر وزرا امرا ملے کوکب نے آکر قصر جمشیدی مین داخلہ کیا کوکب کی زخم دوزی ہوئی
ملکہ بران شمشیر زن کا عجب حال تھا کوکب اور خواجہ نے بیٹھکر ٹانکے دیے اس فتح کی بڑی خوشی
ہوئی کوکب نے روشنی کا حکم دیا طلسم نور افشان مین ہر خرد و کلان مصروف عیش و نشاط
خواجہ عمرو نے خورشید روشن راے سے پوچھا کچھ ہمارے لشکر کی بھی خبر دریافت ہوئی کہ لشکر
مہرخ ولاچین ایک جا ہوا یا نہین خورشید راے نے عرض کی کہ غلام نے خبر پائی تھی دونون
لشکرون پر افتاد پڑی لشکر مہرخ سے ملکہ مہ جبین الماس پوش و محمود بہار غائب
ہوئین نشان نہین ملتا اور لشکر اسد مین یہ آفت برپا ہوئی شہنشاہ لاچین کو کوئی گرفتار
کرکے لیگیا ہے پھر مفصل احوال نہین معلوم ہوا یہ سنکر خواجہ گھبرائے کہا مین جاکر پہلے لشکر

مہرخ کی خبر یون یہ سب ایک مقام پر ہو جائین تو پھر دلکو تسکین ہو کوکب نے خواجہ کو بہت بھاری خلعت دیا تحفہ جات طلسمی نور افشان نے پیش کیے خواجہ خوشی خوشی طرف لشکر مہرخ کے چلے کوکب مصروف عیش و نشاط ہین انکے ذکر وقت پر تحریر ہونگے

دو کلمۂ داستان حیرت بیان لشکر ظفر اثر ملکہ مہرخ و آمد ملک جہاندار شاہ بادشاہ بیابان گلریز کہ جسکا سردار معمار قدرت عرصۂ دراز سے شریک لشکر مہرخ ہو چکا ہی ہر چہار جلد مین داستانہاے معمار موجود ہین مقابلہ لشکر مہرخ سے و تباہی لشکر مہرخ و عیاری خواجہ عمرو و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامۂ مصنف

ای ساقی سیمبر پری وش
دے جام کہ آتی ہین مجھے غش
اک جام کی جستجو بڑی ہے
ساغر سے نگاہ بھی لڑی ہے
مستان الست کی دعا لے
ساقی مے جنگ سے چھکا دے
کیون دیر ہی ساقی قدح اٹھا
کر دے مے جنگ سے ہم آغوش
کھنچ جاے حسام موج بادہ
رندونکا ہے جنگ کا ارادہ
کیا رند کو خوف محتسب کا
مستونکی ہی جنگ بھی تماشا
اس جنگ مین نبد و بست ہو جاے
ڈر ہی نہ کہین شکست ہو جاے
جھنڈا التحریر کا گڑے گا
سکہ مرے نام پر پڑے گا
ہر دم ہی ہواے جنگ سر مین
میدان نبرد ہے نظر مین
نقارۂ جنگ بج رہے ہین
بادل گویا گرج رہے ہین
آمادۂ رزم ہین سپاہی
دشمن کی ہی فوج پر تباہی
کڑکیت یہ کہہ رہے ہین کڑکے
ہان نام کرو جہان مین لڑکے
عبرت کی جگہ ہے دہر فانی
رستم کی ہی جنگ اب کہانی
ہشیار کہ آمد اجل ہے
اس نخل مین پھول ہین پھل ہی
جمشید کا جام اب کدھر ہے
باقی نہ غرور ہے نہ سر ہی
بے برگ حیات کا شجر ہے
مرنا اس نخل کا ثمر ہے
گردش ہین قمر جہانکے نیرنگ
گردش سے ہین مہر و ماہ بھی دنگ

چہرہ سرفروشان معرکہ تحریر و تقریر وصف کنان عساکر مستطیر دلیر منازل جنگ جدال کو بہ سرفروشی طے کرتے ہین شعر رستم تیغ زبان معرکہ آرائی ہی: جنگ سر ہونیکی تدبیر نکل آئی ہی: ملکہ مہرخ نامور مع لشکر صحراے سبزہ زار مین فروکش ہین براے مہ جبین و بہار و مخمور نہایت مضطر ہین عیار بھی آجکل لشکر مین نہین ہین چالاک کا نشان نہین ملتا خواجہ کی خبر سنیے کہ پاس کوکب روشن ضمیر کے ہین حیران و پریشان ہین کہ چرند و پرند دوڑے

ہوے آئے بعد دعا کے عرض کی اے ملکہ عالم بڑا غضب ہوا ملک جہاندار شاہ پادشاہ بیابان گلریز افسر معمار قدرت بصد صولت شوکت بارہ لاکھ فوج لیکر آتا ہے یہ سنکر معمار قدرت گھبرا گیا کہا ملکہ بڑا غضب ہوا ملک جہاندار شاہ بڑا زبردست ہے مین میدان جنگ مین برج بنا سکتا ہون وہ تھوڑے عرصے مین خاص میدان کارزار ہی مین قلعہ تیار کرتا ہے جب قلعہ سے توپین چلین کسکا دل گردہ ہے کہ توپونکے وار کو روکے لشکر حریف کو چشم زدن مین تباہ و برباد کر دیتا ہے ملکہ مہرخ نے فرمایا صورت زوال تو ظاہر ہے ملکہ مہ جبین کو صرصر چرا لیگئی خبر نہین کہ کہان قید کیا مخمور و بہار کا نشان نہین ملتا ہمارے افسر عالیوقار اسد نامدار ہمسے منزلون دور ہین مین بدنصیب انتظام کرنیکو رہگئی خواجہ عمرو نے بھی ہماری خبر نہ لی معمار و باغبان ذی عرض کی غلامان جانباز حاضر ہین انشاء اللہ اوس سے مقابلہ کرینگے اب تو وہ بیابان گلریز سے نکل آیا ہے اوسکے ملک مین جانا مشکل تھا یہ فکر ہو رہا ہے کہ نوبت نقار کی آواز آئی زمین تھرائی ملکہ مہرخ وغیرہ باہر آئین دیکھا بڑے کروفر سے جہاندار شاہ تخت پر سوار پشت پر بارہ لاکھ ساحران عذار ہر خرد و کلان از پیر تا جوان دریا سحر مین غوطہ مارے ہوے جہاندار شاہ نے جو دور سے معمار کو پہلوے مہرخ مین دیکھا جل گیا سرداروں سے کہتا ہے یارو اس معمار نے بنائے قصر بغض و عداوت ڈالی وزیر میرے قتل ہوے پہلے اسی کو قتل کرونگا میرا ملازم ہو کر شریک مہرخ ہوا غصہ کرتا ہوا تخت پر آکر بیٹھا شراب خواری کر رہا ہے جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا حکم دیا طبل جنگی بجے اسی وقت طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارے خبرین لیکر حاضر خدمت مہرخ ہوے دعاے جان درازی دی شعر دولت قرین حضرت صدر زمانہ باد ❊ اقبال ہمقام بران آستانہ باد ❊ حضور جہاندار شاہ نے طبل جنگی بجوایا ایک میدان مین خشتہاے گلی تیار کر کے رکھی ہین اونپر سحر کر رہا ہے معمار نے کہا غضب ہوا قلعہ بناتا ہے ملکہ مہرخ نے حکم دیا جو کچھ حکم ہوگا سمجھا جائیگا پروردگار دشمن کے ہاتھ سے بچائیگا بہ تائید رب اکبر ہمارے لشکر مین طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی گڑگڑایا سب سے زیادہ معمار کو تردد ہے یہ بھی بارگاہ سے نکلا برج سحر تیار کیا توپین اوس مین لگائین گولہ انداز درست کیے رات بھر اسی تدبیر مین رہا باغبان و مہرخ مہ و غیرہ ہوم خانون مین داخل ہین دونون لشکرون مین رات بھر تیاریان

رہین ہو وقت سحر مظہر نور لشکر شعاع و ضیا ہمراہ لیکر کاشانہ مشرق سے برآمد ہوا شہنشاہ ماہ تابان
ہزیمت خوردہ قلعہ مغرب مین گیا فوج ثابت و سیارگان کو شکست ہوئی فوج ظلمات پست ہوئی
ضیاء مہر انور نے تمام عالم کو روشن کیا معمار و باغبان وغیرہ کل سردار مضطر و بیقرار در دولت
مہرخ نامدار پہ حاضر ہوے ملکہ مہرخ لباس شہنشاہی سے آراستہ ہوکر باہر تشریف لائین دیکھا سب
سردار جلوخانے مین حاضر ہین معمار نے بڑھکر پایۂ تخت پہ ہاتھ رکھا ایک جانب باغبان قدرت
اس جاہ و حشم سے مع لشکر ظفر اثر میدان کارزار مین تشریف لائین اب جو نگاہ اوٹھاکر دیکھا میدان
کارزار مین ایک قلعہ سر بفلک کشیدہ اوسپر توپین لگی ہوئین گولہ انداز برق انداز سنگ انداز وردیان
پہنے ہوے ٹہل رہے ہین ماتا متوالا تیل کے گڑھاو کڑک کے بولے قلعہ پر سب سامان موجود ہین
نشان کھلے ہوئے ہوا مین اوڑرہے ہین صاف ظاہر ہے کہ اژدہا منھ پھیلائے ہوے ہے خندق
مین بجاے آب شعلہ ہاے آتش بھڑک رہے ہین جہاندار شاہ تخت پر سوار پشت پر فوج
ساحران غدار بڑے کر و فر سے آتا ہے ایک عجائب و غرائب یہ دیکھا کہ قلعہ کو بھی جنبش ہے
قصر کو بھی رہروی کی کوشش ہے یعنے پہلوے لشکر جہاندار شاہ پر جس قدر فوج بڑھتی ہے
اوسیقدر قلعہ بھی بڑھا آتا ہے ایک ایک کو کہ انداز سرکشی دکھاتا ہے معمار نے کہا اے ملکہ غضب
ہوا شب بھر کی مشقت مین اوسنے یہ قلعہ بنایا ہے خدا لشکر کو اس آتشبازی سے بچائے اسی
قلعہ سے جہاندار شاہ کام لیتا ہے لشکر پہ دشمن کے آگ برسا دیتا ہے ملکہ مہرخ نے فرمایا مصرع
ہرچہ رود بر سرم آنچہ پسندی رواست ٭ جو مرضی معبود کی ہماری تقدیر مین یہ نہ تھا کہ جا کر لشکر سے
اپنے آقاے نامدار کے ملتے تا بدریاے نیل پہونچتے لوح طلسم کشا کو حاصل ہوتی تسکین دل ہوتی یہ صحرا
بہت ہمکو نامبارک ہوا بہار و مخمور بھی جا کر کسی بلا مین پھنسین دونون جانباز سر فروش عرض
کرتے ہین انشاء اللہ تعالے حضور ملاحظہ فرمائینگی جہاندار شاہ کے جی چھڑا دینگے معمار قدرت
بھی جھومتا ہوا اپنے برج کو ساتھ لیے ہوے بڑی شان و شوکت سے جہاندار شاہ سے نگاہ
ملا رہا ہے جب صفین آراستہ ہو چکین نقیبون نے نقابت کی بہادر جھومنے لگے قبضۂ شمشیر چومنے لگے
آنکھون مین نشۂ بادۂ جرات آیا ایک صاحب شوکت ملک جہاندار شاہ خود تخت سے کودا
سردارون سے کہا یارو مین معمار کے واسطے خود جاتا ہون اس فرد وہے نے مجھکو بہت پریشان

کیا ہے خوب آگاہ ہون کہ سوا میرے کوئی معمار سے مقابلہ نہین کر سکتا ہے قلعہ بنایا اوسنے بھی برج آراستہ کیا ایک ضرب مین برج اوڑجائیگا اور کوئی اگر اوسکے مقابلے مین جائیگا شکست فاش کھائیگا بس مابدولت کا تکلیف کرنا ضرور ہے یہ کہکر میدان کارزار مین آیا لاف وگزاف کرنے لگا پکار کر آواز دی او معمار قدرت مابدولت سے آکر مقابلہ کر یہ حوصلہ کیا ہمارے مقابلے مین برج بنا کر لایا ایک ضرب توپ مین سب کا خاتمہ کردونگا معمار قدرت نے جو آواز جہاندار شاہ کی سنی مرکب کو پھیر کر سامنے ملکہ مہرخ کے آیا اجازت طلب کی ملکہ مہرخ نے فرمایا اے معمار مناسب تو یہ تھا کہ کوئی اور جاکر مقابلہ کرتا تمھارا جانا مناسب نہین تم اوسکے ملازم رہے ہو شاید حجاب دامنگیر ہو معمار نے دست بستہ عرض کی حضور ہم مطیع اسلام ہوچکے سیر باغ بہشت کے مشتاق ہین ہمارے نزدیک آج سب فراق ہین باطل پرستونسے حجاب کیسا حضور ملاحظہ فرمائینگی آگ سارے لشکر کی اہالیان لشکر کو اوسکے بانی کو تہ سادونگا یہ کہکر معمار قدرت بصد شوکت رخصت ہوا مہرخ نے ہاتھ اوٹھاکر دعا دی کہ پروردگار معمار قدرت کو اس ظالم کے ہاتھ سے بچانا معمار سب سے رخصت ہوکر مرکب باد رفتار کو بڑھاکے میدان کارزار مین آیا جہاندار شاہ نے للکارا او معمار تجھکو شرم نہ آئی اپنے ساتھ سبکی جان لی اس قلعہ کو دیکھ لے کون اسکو فتح کرسکتا ہے میرے قلعہ سحر کے سامنے قصر فلک کو ساکت ہے دم بھر مین میدان کارزار دھوان دھار کردونگا میرے بھائی افراسیاب پر یہ لشکر کشی لونڈی غلامون کی سرکشی معمار نے کہا اے جہاندار شاہ بس لاف وگزاف موقوف کر کچھ فنون سپہ گری دکھلا غرور تکبر پیدا کرنیوالیکو اختیار ہے ایک مور ضعیف کو مرتبۂ سلیمانی عطا کرے خدا کی قدرت دیکھ افراسیاب سے سالہا سال سے لڑ رہے ہین وہ حافظ حقیقی سر پرست ہے بے سبب بادۂ کبر وغرور سے مست ہے جس سر مین غرور ہے وہی نہ رہیگا رہرو دنکی ٹھوکرین کھائیگا ذلیل و رسوا ہوکر مارا جائیگا جہاندار شاہ فن سپاہگری مین طاق ہے معمار بھی شہرۂ آفاق ہے نیزہ چلنے لگا سب دیکھ رہے ہین **بیت** دو نیزہ دو بازو دو مرد دلیر ؎ تو گوئی کہ بودند دو نرہ شیر ؎ دو گھڑی کامل نیزہ چلانے سے بیکار ہوئے قبضون پہ ہاتھ پڑے جہاندار شاہ نے ہاتھ مارا معمار نے وار تو روکا تلوار سے ہزارہا شعلہاے آتش بھڑکے چند آبلے جسم پہ معمار کے پڑ گئے جیداری کرکے جواب دیا جہاندار شاہ نے کچھ اسم پڑھکے وار تلوار کا روکا معمار کے بھی سحر نے جہاندار شاہ پر آگ برسائی جہاندار شاہ نے ہاتھ ہلایا وہ شعلے جاکر فوج معمار پر گرے قہقہہ مارکر آواز دی کیون او فردہ رے ابھی تجھکو برسون سکھاؤنگا ہمارے سحر ہمارے اوپر صرف

کرتا ہی دو چار ہاتھ تلوار کے چلے کچھ ملازمان معمار چند ہمراہیان جہاندار چلے برق شمشیر چمک رہی ہے
دو گھڑی کامل تلوار چلی معمار قدرت بڑا ہی صاحب شوکت و لیاقت نہایت زبردست ہی مرد سپاہی
تیز دست بادۂ سرفروشی سے مست ایک مقام پر معمار نے کمر کو بتا کر دست زبردست کو گردش دی کچھ سحر
بھی کیا یہان جہاندار شاہ نے سپر کو جھکایا معمار نے کن دیکر ہاتھ مارا جہاندار شاہ نے جلدی مین سپر کو اوٹھایا
سپر کٹی تاج کے دو ٹکڑے ہوے سر پر جہاندار شاہ کے زخم کاری آیا دوسرا ہاتھ مارکر معمار نے گھوڑے کا جہاندار
شاہ کے سر قلم کیا جہاندار شاہ مرکب سے گرا معمار نے جہاندار شاہ کو سایہ مین تلوار کے لیا جہاندار نے
بیٹھکر پالٹ کا ہاتھ مارا معمار کا بھی گھوڑا قتل ہوا معمار جست کر کے چلا کہ ایک ہاتھ اور لگاؤن اس کش
کو خاک مین ملاؤن جہاندار شاہ نے سحر کیا ایک غبار اڑا معمار قدرت اس غبار کو دیکھکر ٹھہر گیا
سحر کر کے دفع کرنے لگا لیکن جہاندار شاہ جو بھاگا فوج مین ہلڑ ہوا سب سمجھے جہاندار نے فرار پر
قرار کیا معمار قدرت نے دیکھا جہاندار شاہ قریب قلعہ پہونچا خندق کو پھاند گیا پھاٹک پر جاکر جست
کی جیسے ہی سر قلعہ پر پہونچا گولہ انداز توپین سیدھی کرنے لگے معمار بھاگ کر قریب ملکہ مہرخ آیا الامان
الامان کہتا ہوا مثل برگ بید کانپنے لگا ملکہ مہرخ نے کہا کہ اے معمار قدرت اے یکہ تاز میدان جلالت
ملک جہاندار شاہ کو زخمی کر کے خوب تم نے ان کارزار سے بھگایا تمہارا سحر اوسکے سحر پر غالب آیا جرات
مین یکتا ہو دریاے سرفروشی کے گوہر بے بہا ہو معمار نے کہا حضور کسکو بھگایا کون بھاگا اگر مین نے
زخمی کیا تو کیا کمال کیا اب پروردگار کل لشکر کی جان بچائے انجام بخیر ہو وہ بے حیا بھاگ کر بالاے قلعہ
پہونچا ہے خدا بچائے سردارون کو ہٹائیے توپ کے منہ پر نہ جائیے دیکھیے انتظام ہو رہا ہی گولہ اندازون
نے توپین اس طرف پھیرین یہ سب توپین ایک مرتبہ فیر ہونگی یہ آتشخوار آگ برسائیگا باغبان قدرت
و سرخ موی کاکل کشا و ملکۂ ہلال سحر افگن وغیرہ ان سردارونے جو دیکھا کہ قلعہ اپنے مقام سے
بڑھا گولہ اندازون نے توپون کو سیدھا کیا باغبان نے آواز دی پیشقدمی کرو ایسے گولے مارو
کہ توپین اولٹ جائین ہمراہیان جہاندار شاہ کے کلیجے پھٹ جائین معمار قدرت نے جست کی
دوڑکر اپنے برج سحر مین آیا اسنے بھی گولہ اندازون سے اشارہ کیا وہ برج مختصر مین توپین لگی ہوئین
تین گولہ انداز معمار کے ہاتھ مین موشک پران یعنے ہوائی اودھر جہاندار شاہ نے ایک
توپ اپنے ہاتھ سے فیر کی سب گولہ اندازون نے نہین معلوم توپونکے کان مین کیا پڑھکر پھونکا

اوڑکین گرجین آگ اُگلنے لگین دھوین کا آسمان تک نجاب کی بجلی سرشل اولون کے برستے لگے دس بارہ ہزار جوان
لشکر مہرخ کے اڑ گئے معمار بھی توپ داغی وہان سے چالیس توپ چلین برج معمار سے تین توپون کا دنادنا
ہوا گولے جا کر لشکر جہاندار شاہ پر پھٹے آگ برسی کئی ہزار نامرد جلے لشکر جہاندار شاہ مین بھی
فریاد والغیاث کی صدا بلند ہوئی لشکر مہرخ مین بھی زمین تنزلزل متحرک ہوئی فوج کے بیرا اوٹھے
باغبان وغیرہ سینہ سپر کیے کھڑے ہین جو گولہ قلعہ سے جہاندار کے آیا گولے گولے پر رد کا سردار توبچا
گولہ پھٹکر اہالیان فوج پر گرا کئی سو جوان پامال ہوے معمار نے بھی برج کو بڑھایا جہاندار نے بالائے قلعہ سے
یہ معاملہ دیکھا معمار کو للکارا او مزدور کیا کرتا ہی خبردار توپ کو فیر نکرنا ورنہ توپ دونگا معمار نے جواب بھی
ندیا تین گولہ انداز بہتیرے بدل بدل کے گولے مار رہے ہین فوج جہاندار شاہ مین تلاطم سرداروں کے
ہوش گم لیکن جہاندار شاہ نے جو دیکھا کہ فوج تباہ ہوئی جاتی ہی برج معمار بڑھا ہوا چلا آتا ہے
گولہ انداز چابکدست چٹکی پر توپ کو فیر کررہے ہین قلعہ سے جہاندار کے ایک توپ چلی یہان سے دو
مرتبہ فیر ہوے جہاندار شاہ غصے مین آکر قلعہ سے چیخا معمار کو کئی مرتبہ للکارا معمار نے جواب دیا برج سحر
کو بصد صولت بڑھایا جہاندار شاہ نے ایک توپ مین اپنے ہاتھ سے گولہ دیا بارود کی تھیلی دیکر نجک
رکھی برج معمار کی سیدھ باندھی داغ ہی گولہ مارا برج معمار پر پڑا برج ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا توپین پھٹ گئین
معمار کود کر بھاگا ایک ٹکڑا سر پر گری سر معمار زخمی ہوا برج گرا توپین ٹوٹین گولہ انداز جتنے تھے اونکے سر
پھٹ گئے کئی ہزار جوان اوس برج مین دبے معمار بھاگ کر لشکر مین آیا سردار بھاگنے لگے ملک جہاندار
شاہ نے گولہ اندازون کو اشارہ کیا گولون کی بوچھار فوج کا بلوہ چہار جانب سے برنج نارنج بھی لشکر اسلام
پر پڑنے لگا خود جہاندار شاہ آیا غضب ہی کہ قلعہ بھی بڑھتا ہوا چلا آتا ہے جسقدر اہل اسلام بھاگتے
ہین اوسیقدر قلعہ بڑھہ آتا ہی مکان چلا آتا ہے قصور نہین کرتا اہل اسلام بے گھر ہے در کدھر جائین
آفت ارضی و سماوی اوپر سے گولہ ادھر سے بلوہ ساحران بارہ لاکھ فوج جہاندار شاہ کے ساتھ بیابان
گلریز سے آئی ہی یہ بھی ایک اقلیم ہے اکثر جا بجا تحریر کیا ہر چہار حد کے ہر چہار حاکمان کلان ہین سرحد
اوّل افراسیاب بادشاہ طلسم ہوش ربا سرحد دیگر طلسم نور افشان حکومت کوکب روشن ضمیر
سرحد سوم بیابان گلریز منتظم جہاندار شاہ سرحد چہارم کوہ ہفت زلازل مالک وہان کا
تزلزل بن ازلال جادو جسکو سامری جمشید نے یہ شرف دیا ہے کل بادشاہون اور سب

سرداروں کی تصویرین تزلزل بن ازلال کے پاس موجود ہین جو فعل تصویر کے ساتھہ کریگا صاحب
تصویر کو تکلیف پہونچیگی اسکا ذکر بھی وقت پر ہوگا طرفدار افراسیاب ہر اکثر اوسنے افراسیاب کو
نامہ لکھا کہ مین سکو قتل کرون افراسیاب نے تساہل کیا مراد یہ ہر کہ جہاندار شاہ حاکم اقلیم سوم ہے
سحر مین طاق شہرۂ آفاق ادنی شعبدہ اوسکا یہ ہے کہ قلعہ بناتا ہے کہ خود قلعہ لڑتا ہوا آتا ہی بقہر و غضب
تمام توپ پڑرہی ہر لشکر مہرخ کے سردار ایسے ہی جانباز و سرفروش ہین بڑھہ بڑھکر ہزارون گولے
قلعہ پر مارے قلعہ پر گولہ تاثیر نہین کرتا ورنہ باغبان نے قلعہ پر آگ برسادی فوج جہاندار شاہ سے
بند نہین ہر گولونکی بوچھار نے پانون اوٹھادیے مردان عالم کے دل ہلادیے ہر چند نقیب و کرہ کیت
آوازین لگاتے ہین سردار سمجھاتے ہین بیچارونکا پانون نہین تھمتا فوج کا ستھراو ہوگیا زمین پر
لاشونکے انبار ہزار ہا لاشہ تڑپ رہا ہر دریاے خون جاری بجز فرار کے کوئی صورت مفر نہین تین
کوس تک گولہ آتا ہے اس خرابی پر مہرخ نامدار دوپہر تک کامل لڑی جب دیکھا باغبان و معمار و
سرخ مو و ہلال و رعد و برق لامع وغیرہ زخمی ہوے جمع ہوکر مہرخ کے پاس آئے کہا ای ملکہ عالم
سحر نے جواب دیا قدم نہین جمتا فوج کیا ٹھہرے ایک ایک گولے سے دو دو ہزار چار چار ہزار سیار گلشن
جنان ہوی کیسے کیسے سرداران شیر دل آنکھونسے نہان ہو دل اغدار دشمن باغ باغ جہاندار شاہ
کی سحر نے قیامت کی معمار نے بھی کہا ملکہ آپ ہٹجائیے اہالیان لشکر کی جان بچائیے کسی صحرا مین چلکر
اُترینگے زخمونکا علاج کرکے پھر مقابلہ کرینگے جان دینگے کھیت نہ چھوڑینگے اب سوقت ناممکن ہے کہ میدان
مین سر سبز ہون کئی لاکھہ آدمی کا کام تمام ہوا توپ گولے کی لڑائی مین یہ انجام ہوا لکھا ہر کہ
برق لامع و رعد و برق و باغبان قدرت و سرخ مو گیارہ سردار نامی و نامآور لشکر مہرخ
کے افسر زخمی ہوکر گرے جہاندار نہ رکا قلعہ بھی بڑھہ آیا کارگزاران شہنشاہی نے بمشکل تمام کچھہ
بارگاہین اوٹھائین دامن صحرا کو مثل دامن مادر جانکر فرار پر قرار کیا پانچ کوس تک جہاندار شاہ نے
تعقب مین آیا مہرخ نے بھی پلٹ پلٹ کر وہ گولے مارے کہ اہالیان بیابان گلریز کے جی چھوٹ گئے اوس نے
یہ کہکر تھم گئے اے شہنشاہ بھاگے کا پیچھا نہین کرتے سب اہل اسلام مرنے پر آمادہ ہین ان سب نے
بڑی بڑی کڑی اوٹھائی ہے افراسیاب کے ہاتھہ سے اکثر شکست کھائی مثل مشہور ہے دبی
پر چیونٹی بھی کاٹتی ہے اس وقت شکست کھائے ہوے جاتے ہین گیارہ سرداران نامی آپ نے

گرفتار بھی کیے اب یہ کسی مقام پر جا کر ٹھہرینگے اصلاح کی صلاح کرینگے سنتے ہین افراسیاب کو بھی
یہی منظور ہی کہ یہ سردار میرے قتل ہنون پھر آکے اطاعت کرین سب ارکین طلسم ہوشربا ساحران
یکتا ہین کہنے سے اپنے سردارونکے جہاندار شاہ رک گیا مال و خزانہ اہل اسلام کا خوب لٹا ملازمان
جہاندار شاہ غنی ہوگئی چند بارگاہین ٹوٹی پھوٹی ملکہ مہرخ ساتھ لیکر ایک صحراے ہول خیز مین
آکر فروکش ہوئین ملازمون نے بارگاہین استادہ کین غلہ نہ پہونچ سکا اوس شب کا فاقہ صحراے
ہول خیز ساتھ ڈالے چھوڑی اتنی بڑی شکست فاش کھائی جنگل سنسان مقام ویران ملکہ مہرخ کو اپنے
سردارونکا غم قلب پر ہجوم غم والم سرداران باقیماندہ کو ساتھ لیکر اترین جہاندار شاہ بہ فتح و ظفر بصد
کروفر واپس ہوا لیکن شمار جو کیا تین لاکھ آدمی اسکی فوج کے بھی مارے گئے اہالیان فوج جہاندار
شاہ الامان الامان کرتے ہوے پلٹے کہتے ہین یارو ملازمان مہرخ سے سامری و جمشید سامنا
نکرائین اگر قلعہ کی آفت نہ برپا ہوتی ہزار برس ہمارے سامنے سے نہ ٹلتے بھاگتے یہ جرات
دکھائی پرے کے پرے مٹا گئے مہرخ بڑھ بڑھ کے لڑی میدان کارزار سے نہ ٹلتی تھی جہاندار شاہ
نے کہا ایسے نہوتے تو افراسیاب سے کیونکر مقابلہ کرتے سنتا ہون افراسیاب نے بڑی بڑی شکستین
دین ان سردارون نے وہ بار اوٹھائے پھر جمع ہوے شکست کھا کھا کے لڑے ہرکارون کو حکم دو
کہ جا کر دیکھو یہ لوگ کہان جا کر اوترے ہین ہین انکو دم نہ لینے دو گا ساحر گئے خبر لیکر آئے تمام کیفیت
عرض کی حضور بارہ کوس پر جا کر ملکہ مہرخ اوتری ہین زخم دوزبان ہو رہی ہین اون سبکا یہ ارادہ ہے
ایک ہفتے مین سب کا علاج کرین بعد اوسکے آکر مقابلے مین اترین یہ سنکر جہاندار شاہ نے ایک عرضی
بنام افراسیاب لکھی مضمون یہ تھا غلام نے آپکے باغیونکو سزا دی اہالیان لشکر کو قتل کیا گیا رہ
سردار گرفتار ہین لشکر میرا بھی بہت پامال ہوا مینے قلعہ بنا کر انتقام لیا اب وہ فلان صحرا مین آئے
ہین مابدولت جا کر سبکو گرفتار کرکے اسی ہفتے مین روانہ کرینگے نامہ بر ادہر روانہ ہوکر چلا
جہاندار نے حکم دیا پہر رات رہے سے لشکر تیار ہو ہم کوچ کرینگے لشکر ملکہ مہرخ کو دم نہ لینے دینگے
سردار تیاری کرنے لگے ملکہ مہرخ اوس حال زار مین پریشان و مضطر بیٹھی تھین کہ لشکر مین ہلڑ
ہوا خواجہ عمرو تشریف لائے ملکہ مہرخ دوڑین خواجہ عمرو نے جو لشکر کا یہ حال دیکھا قلب
اولٹ گیا مہرخ زخمدار معمار بیقرار بارگاہین ٹوٹی ہوئین آب و دانہ ندارد مہرخ سے لپٹ کر

عمرو رونے لگا پوچھا یہ کیا ہوا کہا ملکہ مہرخ نے تمام کیفیت جہاندار شاہ بیان کی کہا کیجیے
جانیکے بعد ایک لمحہ چین نہین پایا ملکہ مہ جبین کو صدمہ ہوا لیکنی بہار و مخمور کا نشان نہین ملتا
وہ بھی کسی بلا مین پھنسین جانباز و سرفروش لڑنے والی نہین لے شہنشاہ اوج عیاری ہم جہاندار
شاہ سے مقابلہ نہین کر سکتے وہ بادشاہ اقلیم ساحری ہو اگر افراسیاب ہوتا اوسکے قلعہ کا
نہ اوٹھا سکتا آپکے ملازم جان نثار و سرفروش دن بھر قلعہ سے بھی لڑے جب زخمی ہوکر ہارے سب
گرفتار ہوگئے معمار نے بھی یہی صلاح دی کہ نکل چلو تب کھیت چھوٹا عمرو نے کہا مین ابھی جاتا ہون
جہاندار کی مشکین باندھے لاتا ہون معمار نے کہا خواجہ وہ بڑا ساحر زبردست ہے یکایک اوسپر
دست انداز ہونا سمجھ کے عیاری کرنا خدانخواستہ اگر تم اوسکے قبضے مین آگئے بڑی مشکل ہوگی
ہمارے جان دینے سے کیا ہوگا عمرو نے کہا انشاء اللہ بہ حول قوت الٰہی تم سب اسی مقام پہ
ٹھہرو مین صبح ہوتے آتا ہون اوس سرکش کی مشکین باندھکر لاتا ہون یہ کہکر عمرو نے بانہاے
عیاری ذات پر آراستہ کے یہان جہاندار یہ بیٹھا ہی حکم دے چکا کہ پہر رات رہے سے لشکر تیار ہو
مہرخ شکست خوردہ کو جاکر گھیرون سرداران قیدی اوسی بارگاہ مین سرنگون بیٹھے ہین زبانون
مین سبکی سوزن نگاہ حسرت سے اوس محفل کو دیکھ رہے ہین جہاندار بعتاب خطاب کرتا ہے کہ ای باغبان
وغیرہ افراسیاب کی اطاعت کرو ورنہ سبکے سر کاٹ کر روانہ کرونگا اب مہرخ کا بھروسہ نکرو
صبح کو اونکو بھی گرفتار کرلونگا بدون فتح نہ پلٹونگا کہ یکایک لشکر مین غلغلہ ہوا سبنے بڑھکر عرض کی
شہنشاہ طلسم ہوش ربا افراسیاب تشریف لاتے ہین جہاندار کھڑا ہوگیا تخت افراسیاب
آکے اترا جہاندار نے سلام کیا افراسیاب نے جہاندار کو گلے سے لگا لیا کہا بھائی تمنے بڑا کام کیا
کون کون سردار گرفتار ہوا جہاندار نے اشارہ کیا افراسیاب کوڑا لیکر باغبان کیطرف دوڑا
کہا کیون نمک حرام بدانجام ہماری اطاعت سے منہ پھیرا ہمارے قوت بازو کے سحر کو دیکھا یہ سب ہمارے
بھائی بند ہین ہماری تباہی پر درد مند ہین بہتر یہ ہے کہ محبت مسلمانان سے ہاتھ اوٹھاؤ لاچین
بھی گرفتار ہوگئی اسد کی فکر ہو رہی ہے صبح کو مہرخ کا خاتمہ ہوجائیگا جہاندار نے دیکھا افراسیاب
نے جو گھرکا باغبان و رعد وغیرہ قدمون پر گر پڑے دست بستہ عرض کی لے شہنشاہ خطا معاف
کیجیے ہم سامری و جمشید کو سجدہ کرینگے افراسیاب نے سبکی زبانون سے سوزن نکالا سبکو گلے لگایا

جہاندار نے خوش ہو کر اپنے سرداروں سے کہا دیکھو صاحبو یہ وہی سردار ہین جو ہمکو جواب سخت دیتے
تھے اپنے مالک کو دیکھکر اپنی ہمت گئے سبکو کرسیان ملین جہاندار دنگل پر بیٹھا افراسیاب کیلیے
تخت خالی کر دیا جہاندار نے سب لڑائی کا ذکر کیا کہا حضور میرا سردار معمار قدرت زخمی ہو کر مہرخ
کے ساتھ بھاگ گیا مینے قلعہ بنا کر قیامت برپا کر دی اسوقت حضور کیونکر تشریف لائے افراسیاب
نے کہا مینے اوراق مین سے معاملہ دیکھا جوش محبت مین تمھاری چلا آیا کتاب سامری مین دیکھا
کہ تمھارے لشکر پر کل صبح کو ایک بلاے عظیم نازل ہوگی تم گرفتار ہو جاؤ گے جان بچانا مشکل ہوگی
مین خدمت مین ملکہ آفات کی گیا وہانسے القاب سامری لایا کہ اوسکی یہ صفت ہی کہ اوسکو
پڑھکر شراب پر دم کرے پینے والے پر کوئی بلا نہ آئے سو برسکی عمر بڑھ جائے یہ سنکر جہاندار قدمون
سے لپٹ گیا کہا شہنشاہ مینے بھی تو آپکے واسطے اپنا گھر بار چھوڑا کل جانبازی کر کے لڑا اپنا خون
خشک کر دیا جب مہرخ وغیرہ نے شکست کھائی معمار کے ہاتھ سے زخمی ہوا برابر کا میری وہ
ساحر ہی میرے کمالات سے بخوبی ماہر ہے یہ کہکے حکم دیا جلد شراب لاؤ مٹکے شراب کے لا کر رکھے گئے
باغبان وغیرہ دنگلون پر بیٹھے ہین بحسرت افراسیاب کو دیکھ رہے آپس مین اشارے
ہین کہ خدا انجام بخیر کرے ہمارے پیر و مرشد کا کیا کلیجہ ہے اتنے بڑے بادشاہ اقلیم پر کس تیور
سے آئی ہین برق لامع بھی آمادہ بیٹھی ہے باغبان نے اشیاے سحر ہاتھ مین لیے ہین عمر حمزہ
کا کل کھول چکی ہے جب مٹکا شراب کا لا کر رکھا گیا سب کمیدان رسالہ دار جمعدار دوڑے ہوئے
اندر آئے کوئی اپنے بڈھے باپ کا ہاتھ تھامے ہوئے عرض کرتا ہے اے شہنشاہ اپنے باپ کی زندگی سے
مجھکو بڑا آرام ہے پہلے اسکو جام پلائیے افراسیاب سبکو جھڑک رہا ہے کہتا ہے مین پہلے اپنے بھائی کو
پلاؤنگا جسکی وجہ سے مینے فتح پائی جہاندار بحال غنچہ خاطر شگفتہ افراسیاب کے سامنے فرش
ہوا جاتا ہی سرداروں سے تعریفین کر رہا ہے میرے بھائی صاحب کو میرا بڑا خیال ہے شبکو کیا شفقت
کی وہ نعمت میرے واسطے لائے کہ کسیکو یہ نصیب نہوئی افراسیاب نے جام لبریز کیا جہاندار کو دیا
کہا لو بھائی یہ جام تو ہاتھ مین جہاندار کے دیا خود ٹہلنے لگا جہاندار نے جیسے ہی جام لبون سے
لگایا باغبان وغیرہ بھی ادھر ہی دیکھ رہے ہین جیسے ہی جہاندار نے چاہا کہ لبون سے لگا دے
شعلہ آتش بھڑک کر گرا شراب شعلہ بنکر اڑ گئی جام ٹکڑے ٹکڑے شعلے سے آواز آئی اے

جہاندار پینا جیسے ہی شراب اڑی افراسیاب نقلی یعنی خواجہ عمرو ٹہل رہے تھے ایک ساحر برابر
بیٹھا تھا لپٹ کر اوسکو خنجر مارا لغرہ کیا منم مہر سپہر عیاری ای سردارو بھاگو باغبان وغیرہ کو بین
آنکھ کا تل دکھا چکے تھے گیارہوں سردار اپنی مقام سے اوٹھے اوس ساحر کے مرنے سے اندھیرا ہوا
ان سبنے آگ برسائی جہاندار گھبرا گیا عمرو تو گلیم اوڑھکر بھاگا یہ سردار بھی لڑتے بھڑتے چلے لشکر
مین یکا یک ہلڑ ہوا باغبان نے کئی ہزار کو مارا برق لامع کڑک گراہی کئی ہزار کے سر کاٹ گر حمکی رعد
نے چیخ ماری برق نے کئی سو کے سر کاٹے سرخ مو نے کاکل کھولدی اندھیرا ہوگیا اپنے سحر سب نے
کیے جہاندار دوڑا بیرون بارگاہ آکر دیکھا سردار لڑتے ہوئے جاتے ہین عمرو کا نشان بھی نہین یہ تو
گلیم اوڑھکے اپنا تخت زبرجدی لیکر نکل گیا جہاندار نے باغبان کو ٹوکا پانچ سردار تو لڑ بھڑ کر
نکل گئی باغبان و رعد برق لامع و سرخ مو و ہلال سحر افگن و خورشید زرین سحر بیچ
فوج مین گھرے ہوئے تھے جہاندار پہونچگیا للکارا باغبان بکٹ پڑا جہاندار نے جلدی مین
ڈبیا خاک قبر جمشید کی کھولکر اوڑادی چھوون سردار بیہوش ہوکر گرے جہاندار نے ان سب کی
زبانون مین سوزن دیا شمار جو کیا بارہ ہزار ساحر لشکر کے مرے غصے مین بوٹیان کاٹتا ہی کہتا ہی یار رو
ساربان زادہ بلا کا عیار ہے ساحرون کو بھی مات کیا تخت کو ہوا پر اوڑاتا ہوا آیا لوگون نے کہا اسکے
پاس تخت زبرجدی ساختہ حکمایان اشراقین موجود ہی اوسکو اڑاتا ہوا آتا ہی ہر شخص دھوکا کھاتا ہے
دو پہر سے شب تجاوز کر چکی تھی جہاندار اوسی وقت سوار ہوا کہا ابھی جاکر مہرخ کو مارونگا کل لشکر کو لیکر
چلا سرداران مقید کو ارابے پر ڈال لیا وہ پانچ سردار لشکر مہرخ مین جاکر پہونچے مہرخ سے سب حال
کہا کہ خواجہ نے بشکل افراسیاب عیاری کی ہم تو لڑکر نکل آئے چھ سردار پھنس گئے ہرکارون نے یہ
بھی خبر دی کہ جہاندار مع لشکر چل چکا معمار نے کہا آتا ہی تو آنے دو دو پہر لشکر جہاندار چلا صبح ہوتے
ایک صحرا مین ٹھہرا یکایک کان مین آواز گھنٹے و ناقوس کی آئی جہاندار نے پوچھا یہ باجا کہان
بج رہا ہی ساحر گئے خبر لیکر آئے عرض کی حضور اس صحرا مین ایک تالاب کہنہ ہے پانی برسات کا
اوسمین بھرا رہتا ہے صبح کو گنوار جو اپنے گانون سے آئے تالاب کو دیکھا گرد تالاب کے صدہا
نخل سونے چاندی کے گلدستہ ہائے لطیف سیڑھیون پر چنے ہوئے ہین درخت میوہ دار تالاب
کا پانی جوش مار رہا ہے ایک نہنگ تڑپ کر ظاہر ہوتا ہے آواز دیتا ہے منم خداوند نہنگ

جو گنوار قریب تالاب گیا خداوند نے آواز دی خداوند نہنگ نے خروج کیا تمام اہالیان دنیا
کی آبرو ہو گی خلقت آباد رعایا دلشاد مسلمانون نے اس ملک مین قدم رکھا سامری پرست
وجمشید پرست برباد ہو رہے ہین پس خداوند نہنگ کو منظور ہے کہ مسلمانون کو برباد کرین لات پرستون
کو آباد کرین جو گنوار جس مراد کیواسطے گیا مراد پوری ہو گئی بیمارون نے صحت پائی بہت
سے گنوارون کو روپیے ملے خداوند نہنگ نے فرمایا تم محتاج ہو خداوند کو تمھاری فاقہ کشی ناگوار
ہوئی زیر نخل فلان جا کر کھودو پچاس روپے ملین گے جسنے جا کر کھودا موافق حکم کے روپیہ بھی پایا
تمام اہالیان قریہ جمع ہین باجے بجا رہے ہین پھول ہار اسقدر چڑھے گرد تالاب کے انبار ہے
وہ درخت سونے چاندی کے جو رکھے ہین اگر انکو کوئی ہاتھ لگاتا ہے تو سر کٹ کر گر پڑتا ہے آواز
آتی ہے نخل قدرت کو ہاتھ نہ لگاؤ رعنائی و زیبائی کو نہ ہٹاؤ فیض خداوند جاری ہے خداوند نہنگ
لاڈلے ہین آپکی آمد کی خبر دے چکے ہین فرمایا ہے ہمارا بندہ خاص الخاص آتا ہے تمام دنیا کا
اوسیکو بادشاہ کرینگے افراسیاب نالائق ہے بہت غوطے کھائیگا مثل ماہی بے آب تڑپ تڑپکے
مریگا یہ سنکر اہالیان لشکر جہاندار دوڑے جہاندار بھی بڑھا قریب تالاب آکر دیکھا ہزارہا گنوار جمع
ہین ڈھولک وغیرہ بج رہی ہے گرد تالاب ہزارہا نخل سونے چاندی کا رکھا ہے گلدستہ ہائے بنظیر پھولون
کی چمک شگفتہ ماہ منیر ایسے گلدستے کبھی نگاہ سے نہین گذرے گنوار وجد مین بیٹھے جھوم رہے ہین
کوئی کہتا ہے مجھکو سو روپے ملے کوئی کہتا ہے مینے پچاس ہی پائے عورت مرد قریات سے چلے آتے ہین
کہ جہاندار نے دیکھا تالاب مین غرش ہوئی ایک نہنگ کلان تڑپ کر بلند ہوا اس طرح کی آواز دی
کہ زمین تھرا گئی آواز دی او جہاندار باغبان وغیرہ چھ سردار تیرے پاس قید ہین جلد لا کر حاضر کر
قدرت اونکو جہنم مین پھکوا دین اونکا زندہ رہنا اچھا نہین ہے چھوٹون قیدیون کو لا کر سیڑھی
پر کھڑا کر دو فرشتگان عذاب وٹھا لیجائینگے خاص جہنم مین پھینک دینگے جہاندار نے تھرا کر ایک
جادوگر کو حکم دیا چھوٹون سردارون کو کشان کشان لیجاو حکم خداوند نہنگ بجا لاؤ باغبان
وغیرہ کو جو لیکر چلے برق لامع تڑپ گئی باغبان منتیں کرتا ہے ہمین یہان قتل کرو وہان
نہ لیجاؤ بڑی قدرت نمائی تو یہ ظاہر ہوئی اہالیان قریات نے ہزارہا روپے پائے بیمارون
کی چارپائیان رکھی ہوئی ہین مراد مند آتے ہین خداوند نہنگ دل کی بات بتاتی ہین کہئ

اندھون نے صحت پائی سیڑھی پر جاکر بیٹھے دہن نہنگ سے ایک ہاتھ نکلا سلائی آنکھ مین پھیردی
ٹینٹ ڈھلی بہ گئی جو نابینا تھا اوسکی آنکھین روشن ہوئین اونکے اعتقاد بڑھتے ہوئے خداوند
نہنگ کو پکار رہے ہین خداوند نہنگ تالاب بھرمین ثناوری کرتے پھرتے ہین باغبان غدر
و برق لامع وغیرہ کو ایک جادوگرنے لاکر آخر کی سیڑھی پر پہونچایا خداوند نہنگ ثناوری کرتے ہوئے
قریب پہونچے وہ ساحر تو انکو چھوڑکر بھاگا نہنگ کے دہن سے دو ہاتھ پیدا ہوے ایک جال چھن چھنا
کر ان سرداروں پر گرا چھوٹون سرداروں سمیت لپٹ کر غائب ہوئے یہ ظاہر ہوا کہ نہنگ نگل گیا جہاندار
کے ہوش پراگندہ آواز آئی جلد حاضر ہو او جہاندار قدمبوسی حاصل کر تجھکو تمام اقلیم کا بادشاہ کیا
بادولت تجھپر بہت مہربان ہین جاکر مہرخ وغیرہ کو بھی گرفتار کریگا افراسیاب کی سلطنت پر بھی
قبضہ کرنا بخوشی تجھکو خراج دیگا جہاندار ہاتھ جوڑے ہوئے سیڑھیونکو طے کرتا ہوا کبھی گلدستون کو
دیکھتا ہی درختہاے طلائی و نقرئی کبھی ایسے درخت نگاہ سے نہ گذرے تھے وجد کر رہا ہی کہتا ہے
خدائی خداوند نہنگ کی برحق ہی آواز آئی ابھی تو نے کیا دیکھا قدرت تجھکو بڑے بڑے تماشے
دکھائینگے بہشت کی سیر کرائینگے جہاندار درست کرتا ہوا آخر کی سیڑھی پر آیا سجدہ کرنے کو
جھکا نہنگ نے قریب آکر وہی جال ڈالا جہاندار کو بھی منہ کھولکر نہنگ نگل گیا اہالیان فوج گھبرائے
پکارتے تھے یا خداوند نہنگ ہمارا افسر کو ہمین دیجیے آپ تو نہنگ لاڈلے ہین آواز آئی وہ بہشت
کی سیر کر رہا ہے ایک ایک جام اس تالاب کا پیو عمر بڑھ جائیگی تمکو بھی سیر بہشت نظر آئیگی اب تو اہالیان
لشکر دوڑے کوئی چلو سے پیتا ہی کوئی کٹورا لیکر دوڑا کوئی لوٹہ لیکر آیا آٹھ لاکھ آدمی ہمراہیان
جہاندار جوش مین آکر پانی پر گرے جسنے پانی پیا وجد مین آکر ناچنے لگا کوئی لڑکھڑایا کوئی گرا
کوئی چیختا ہوا بھاگا کوئی پکارتا ہی مجھے خداوند نہنگ بلاتے ہین کوئی کہتا ہی بھائی ہم تو جاتے
ہین کوئی کہتا ہی تالاب کا دریا بنگیا کوئی کہتا ہی پانی پینے سے کلیجہ چھن گیا کوئی کہتا ہی پانی پیکر آبرو
پائی کوئی کہتا ہی سیر بہشت نظر آئی آٹھ لاکھ ساحرون مین ہنگامہ برپا ہی کیچڑ تک تالاب کی چاٹ
گئے بہہ گا رہے ہین گنوار غل مچا رہے ہین آٹھ لاکھ پانی پیکر بیہوش ہوے تالاب سے آواز
آئی یا شدید کفاران بیحیا واے نابکاران پر دغا منم آفتاب عالمتاب آسمان عیاری و قطب فلک
خنجر گذاری مہتر مہتران و بہتران سرہنگ سرہنگان بساط بالا دبنی آدم مولاناے معظم و مکرم

جامع الفضل والکرم زندہ بیدرنگ قلعہ گیرِ بے جنگ مہر سپہر عیاری خواجہ عمرو بن امیہ ضمری
بیچ مین سے نہنگ کھلا اندر سے خواجہ پیدا ہوئے جیون سردار باغبان وغیرہ دست بستہ ساتھہ جہاندار
کی زبان مین سوزن دیا ہوا مشکین بندھی ہوئین باغبان حیران ہو کر کہتا ہی کہ خواجہ اتنا بڑا نہنگ
کہانسے آیا عمرو نے کہا اے باغبان قدرت جب ساحر سمس دریاے قلزم مین جا کر چھپا تھا حمزہ
نے کرور ہا روپیہ صرف کر دیا ترکیب سے مینے یہ نہنگ بنایا اسی فکر مین بیٹھکر جا کر ساحر شمس کو پکڑا
تھا یہ درخت طلائی و نقرئی باغ زمردشاہ باختری کے ہین کہ لقانے باختر مین باغ بہشت بنوایا
تھا اوسمین سب طرح کے درخت جواہرات تک کے آراستہ کرائے تھے جب تو بیحیا نے دعوی خدائی کا
کیا وہ باغ مینے لوٹا تھا اے باغبان قدرت یہ درختہای بہشت زمردشاہ باختری ہین
عمر بھر اوسنے کد و کاوش کر کے وہ باغ بنایا جب صاحبقران نے مجھسے فرمایا کہ قلعہ باختر فتح کرو
تب ہمنے عہد لیا کہ باغ جنت الماوی زمردشاہ باختری مجھکو بخشدیجیے جب قلعہ فتح ہوا باغ پر مینے
قبضہ کیا وہی سب درخت زنبیل کے اندر رکھہ لیے تھے نہنگ مین خود بیٹھا درخت گرداگرد چن دیے روپے
جابجا دفن کرا آیا تھا گنوارون کو بتا دیے آنکھون کا نسخہ یہ سرمہ سلیمانی تھا کل عارضے آنکھون کے
وہ سرمہ دفع کرتا ہے نابینا کو اچھا کیا ٹینٹ تھیلیان سبا دین جہاندار کو جال مین کھینچ لیا لشکر
والون کو عام غشی مین گرفتار کروا ابھی چلکر انکا دربار سمجھتا ہون اگر اطاعت کی فبہا ورنہ سر کاٹ
کے پھینکدونگا لیکن یقین ہی ملک جہاندار شاہ اطاعت کرے پیشانی اسکی روشن ہی باغبان
و رعد و برق و برق لامع و سرخ مو نے سب سردارونکی زبان مین سوزن دیا لاکھون
کی مشکین باندھین عمرو آکر بارگاہ جہاندار کو ایک ستون مین باندھ دیا سب سردارون کی مشکین
بندھی ہوئین آٹھہ لاکھہ ساحر زنجیر مین گرفتار اب عمرو نے جہاندار مین تخت پر بیٹھا خزانہ اوٹھا
کر نذر زنبیل کر لیا باغبان وغیرہ آکر دنگلون پر بیٹھے جہاندار کو فتیلہ رفع بیہوشی دیا چھینک
آتے ہی آواز دی یا خداوند نہنگ تیرے صدقے عمرو نے آواز دی او جہاندار چشم خود را
واکن و حال خود را تماشا کن منم مہر سپہر عیاری نہنگ و مچھلی کیسی مین تجھکو دام عیاری مین
گرفتار کر لایا کل سردارون پر تیرے قبضہ کر لیا دیکھہ سب بندھے کھڑے ہین ہدایت کرنا ہمارا کام
ہے دیکھہ سرکشی کا یہ انجام ہے انشاء اللہ اسد نامدار ہوشربا فتح کریگا ان چارون اقلیمون

مین کوئی سامری پرست باقی نرہیگا اپنی عقبی درست کرکر اعتقاد حیت کر یہ پروردگار وحدہٗ لاشریک ہے صاحبان فہم وفراست کا یہ اعتقاد ٹھیک ہے اگر تجھکو بیہوشی مین قتل کر ڈالتا کون میرا ہاتھ پکڑ لینیوالا تھا مگر میرے آقاے نامدار کا حکم ہی کسی بادشاہ عالیجاہ کو بیہوشی مین قتل نکرنا اسوجہ سے ہدایت کی مین تیرے قتل سے عاجز نہین ہون مقام افسوس ہی کہ تجھہ ایسا بادشاہ عالیجاہ یون مارا جاے افراسیاب سے چلکر مقابلہ کرو سامری پرستونکی کتابون مین صاف صاف لکھا ہی کہ آسمہ نامدار افراسیاب کا قاتل ہی انشاء اللہ وقت قریب آیا یہان تو خواجہ جہاندار کو سمجھا رہے ہین چرند وپرند نے یہ خبر فرحت اثر جاکر ملکہ مہرخ کو پہونچائی کہ خواجہ عمرو نے خداوند نہنگ بنکر جہاندار کو مع آٹھہ لاکھہ جادوگرون کے گرفتار کرلیا ملکہ مہرخ خوشی خوشی تخت پر سوار ہوئین اوس وقت آکر پہونچین کہ خواجہ جہاندار کو سمجھا رہے ہین آٹھہ لاکھہ جادوگر بندھے کھڑے ہین مہرخ نے آتے ہی پاے تخت خواجہ عمرو کو بوسہ دیا ہاتھہ آنکھون سے لگا لیے کہا خواجہ عیاریان کرنا تمھارا ہی کام ہی کیا مجال کوئی جواب دیسکے تمھاری ذات سے طلسم ہوش ربا فتح ہوگا مگر ابھی بڑی بڑی مشکلین باقی ہین یہ کہکر مہرخ وغیرہ نے بھی جہاندار کو سمجھایا چند کلمات وحدانیت پروردگار مین وچند کلمے مذمت کفر مین اس فصاحت وبلاغت سے بیان کیے کہ زنگ کفر آئینہ دلسے جہاندار کے دور ہوا قلب کو سرور ہوا اشارہ کیا کہ خواجہ مین مطیع ہوتا ہون باغبان وغیرہ نے تردد بھی کیا کہ خواجہ سمجھکر اسکی زبان سے سوزن نکالتا اگر بگڑ جائیگا تو پھر ہاتھہ نہ آئیگا عمرو نے کہا نہین یہ دل سے مطیع ہوا مرتبہ اسکا رفیع ہوا پیشانی روشن ہی یہ کہکر عمرو نے سوزن زبان سے جہاندار کے نکالا جہاندار شاہ قدمون سے خواجہ کے لپٹ گیا کہا خواجہ مین تو اسی دن سے تمھارا تابعدار ہوا جسدن سے تمنے بیابان گلریز مین بلاتکلف داخلہ کیا اور معمار کو رہا کیا دل وجان سے مطیع اسلام ہوا شکر ہے کہ نیک انجام ہوا مین براے جانبازی خدمت مین حاضر ہون انشاء اللہ مقابلہ افراسیاب مین چلکر قلعہ بناؤنگا سب سامری پرستون کو توپ دم کردونگا مہرخ کے پایۂ تخت کو بھی بوسہ دیا اپنے سردارون کو بھی کہا پکار کر آواز دی صاحبو مینے دل وجان سے خواجہ کی اطاعت کی جسکو میرا ساتھہ دینا ہو بصدق دل اطاعت کرے ورنہ میرے لشکر سے نکلجاے سب نے عرض کی حضور ہم آپکے تابعدار ہین آپ سے زیادہ سمجھدار نہین ہین جو آپنے مناسب جانا وہ ہمنے بھی بدل وجان قبول کیا چند ساحران

سینہ قلب تو نکل گئی باقی سب نے بصدق دل اطاعت کی اب صلاح یہ ہوئی کہ جلد اسد نامدار سے ملین
طلسم کشا کو لیکر طرف دریائے نیل کے چلین راہ مین صراط ہفت رنگ سے مقابلہ پڑیگا وہ بڑے
زور وشور سے لڑیگا لیکن استادان سخنور نے تحریر کیا ہی کہ خبر شکست لشکر مہرخ و فتح لشکر جہاندار
کی جلاد جادو کو ہوئی جسکے قلعہ مین بہار و مخمور قید ہین اوسنے اپنے سردارون سے صلاح کر کے
ایک نامہ بنام ملک جہاندار شاہ لکھا تھا کہ اے شہنشاہ بیابان گرد بہار و مخمور میرے پاس
قید ہین مینے سنا تمنے مہرخ کو شکست دی چند سردار بھی تمھارے پاس قید ہین لہذا براہ مہربانی
مخمور و بہار کو بھی ہمارے پاس لیتے جاؤ خدمت افراسیاب مین انکو پہونچاؤ وہ انپر جو عتاب
ہے خواہ سمجھائے خواہ قتل کرے ہم اگر قتل کرینگے تو دامنگیر ہوگا یہ نامہ شتر سوار لیکر اسوقت آیا
ہاتھہ مین نامہ جہاندار کے دیا جہاندار نامہ پڑھکر شگفتہ ہوگیا کہا لو خواجہ مبارک ہو غنچہ آرزو کھلا
ملکہ بہار گلعذار کا اب نشان ملا مخمور بھی قلعۂ جلاد مین قید ہے آپ لوگ مع لشکر اسی مقام پہ
ٹھہرین مین دس ہزار فوج لیکر جاتا ہون مارے توپون کے قلعۂ جلاد کو اڑا دونگا نامرد کو سرکشی کی
سزا دونگا ہرچند مہرخ و باغبان نے کہا ہم بھی چلین جہاندار نے کہا تکلیف کی کیا ضرورت
ہے اسیوقت جہاندار دس ہزار فوج لیکر سمت قلعۂ جلاد چلا معمار بھی ہمراہ ہولیا مہرخ سے کہا
اب میرا مالک آپکے شریک ہوا مجھے اوسکے ساتھ رہنا مناسب ہے ملکہ مہرخ نے کہا بسم اللہ یہان
جلاد اپنے قلعہ مین ہے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی حضور جہاندار مسلمان ہوگیا دس ہزار فوج سے
برائے رہائی بہار و مخمور آتا ہے یہ خبر سنکر جلاد نے کہا جہاندار کی شامت آئی ہے میرے ہاتھہ سے
اوسکی قضا ہے یہ سرحد طلسم ہوشربا ہے یہ کہکر نفیر سحر بجائی تین لاکھہ فوج جمع کرکے بیرون قلعہ
آکر فروکش ہوا کہ صحرا سے گرد اڑی معمار قدرت اٹھالا بارگاہ جہاندار کا لیکر پہونچا جہاندار تخت سحر پر آ
ہمراہ دس ہزار سواران جرار آکر فروکش ہوے جلاد نے اپنے سحر کے زور مین شب کو طبل جنگی بجوایا
جہاندار کو خبر ہوئی اسنے بھی حکم دیا بحول قوت الٰہی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے رات بھر دونون
لشکرون مین تیاریان ہوئین بوقت سحر دونون لشکر میدان کارزار مین آئے صفوف قتال و جدال
آراستہ ہوے نقیبون نے نقابت کی جلاد جھومتا ہوا میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی جنکو
تمنائے مرگ کی ہو نکلے جہاندار نے قصد کیا معمار قدمون سے لپٹ گیا کہا غلام کے سامنے

حضور نہ تکلیف فرمائین معمار میدان مین آیا جلاد سے سحر چلنے لگا معمار بلاے روزگار لڑائیان
و اسباب کی جھیلے ہوے تیغۂ برق تاب کھینچکر جا پڑا جلاد کو تیغہ سحر سے زخمی کیا تین لاکھ فوج جلاد
و معمار پر بلوہ کیا جہاندار نے جو دیکھا کہ ہیرا رفیق فوج جلاد مین گھر گیا تخت سے کود کر صحرا مین آیا
زمین پر دو ہتھڑ مارا ایک برج کلان بنکر تیار ہوا توپین اوسمین لگی ہوہین گولہ انداز ٹہل رہے ہین
جہاندار جست کر کے برج پر آیا ہوائی ہاتھ مین لیکر توپ فیر کی گولا جا کر فوج جلاد پر پڑا فوج مین
قیامت برپا ہوئی کئی ہزار کے سر پھٹے اب تو جہاندار نے دم لینا مشکل کر دیا جنکی پر توپ چلنے
لگی آگ برسادی اندھیرے مین معمار لڑتا ہوا قریب جلاد پہونچا جلاد نے تلوار کا وار کیا معمار نے
روک کر ہاتھ مارا جلاد کے دو ٹکڑے ہوے سنگباری برف باری کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مین
جلاد جادو لود جہاندار نے دولاکھ کو توپ کے منھ اڑا دیا اب برج کو بڑھا کر قلعہ کے چلا معمار سے
اشارہ کیا تم اندر قلعہ کے اپنے کو پہونچاؤ قیدخانے سے بہار و مخمور کو چھوڑاؤ و دیر کو زوال
نہ آنے پائے معمار سحر کرتا ہوا اندر قلعہ کے پہونچا قیدخانے پر جا کر لڑا ساحران کو بھگایا مخمور و
بہار کو رہا زنجیرون سے انکی سوزن نکالے یہ بھی دونون شاہزادیان لڑتی ہوئی نکلین فوج
جلاد مین جادو چلنے لگی الامان الامان کی صدا بلند ہوئی جہاندار نے ہاتھ روک لیا جو توپ
گولے سے بچے وہ مطیع الاسلام ہوے قلعہ جلاد مین آکر قبضہ کیا مخمور و بہار کی رہائی سے
جہاندار کو بڑی خوشی ہوئی قلعہ گز و سکہ نام پر بادشاہ اسلام کے جاری ہوا جہاندار کو ملکہ مخمور
نے تخت پر سوار کیا کوچ کر کے طرف لشکر مہرخ کے چلے قضاے کار ملکہ مخمور نے جہاندار سے
ذکر کیا ہمنے قیدخانے مین سنا تھا کہ صرصر نے ملکہ مہ جبین و لاچین کو عیاری کر کے پکڑ لیا
بر آمدہ سحر پر قید کیا راہ مین وہ قصر ملیگا جلکہ اپنے بادشاہ کو چھڑائین جہاندار راضی ہوا طرف
بر آمدہ سحر کے یہ لشکر چلا جب اوس صحرا مین پہونچے مخمور نے ہر اوٹھا کر دیکھا ایک قفس آہنی مین ملکہ
مہ جبین ایک مین شہنشاہ لاچین سہ منزلے پر دونون پنجرے لٹکے ہین مخمور یہ دیکھکر بیقرار ہو گئی
ملکہ بہار سے پکار کر آواز دی اے ملکۂ عالم اور قیامت دیکھیے ہماری بادشاہ عالم پناہ ملکہ
مہ جبین عرش جاہ قفس مین مقید ہین یہ کیا ستم ہوا ملکہ بہار نے دیکھتے ہی سر پیٹ لیا مگر بہار
و مخمور حیران ہین کہ یہ بزرگ کون شخص ہے ان لوگون کے زمانے مین شہنشاہ لاچین کی سلطنت

نہ تھی ملکہ جہاندار شاہ بھی ہلہڑ سنکر آیا کہا ای بہار تم ان مقدس کو نہیں پہچانتین شہنشاہ لاچین خوش آئین یہی بزرگ ہین مہ جبین نے جو ملکہ بہار گلعذار کو دیکھا آواز دی خالہ امان صرصر ہمکو گرکے لائی کئی ہفتے ہو چکے کہ مبتلائے بلا ہین کسی نے ہماری خبر نہ لی نہین معلوم ہماری خبر شہزادہ والاقدر کو بھی پہونچی یا نہین اگر ہمارے وارث کو خبر ہوتی ضرور رہائی کو آتے چھوٹے نانا جان نے بھی ہمکو فراموش کیا شہنشاہ سابق کو بھی لاکر صرصر قید کر گئی بہار کا کلیجہ منھ کو آگیا شہنشاہ لاچین اشارون سے منع کرتے ہین کہ خبردار اس قصر پہ آنیکا ارادہ نکرنا بہار کب مانتی ہے طاؤس زرین بال کو اوڑایا گلدستہ اوٹھاکر قصر پہ مارا گلدستہ پھٹا دیوار پہ پڑا دیوار مین ایک روزن ہوا خشت نکلکر سر طاؤس بہار پر پڑی طاؤس کا سر پھٹ گیا اینٹو کا مینھ بہار پر برسنے لگا چونہ اڑکر دھوان بنا اینٹین بشکل شعلے کے بہار پر گر رہی ہین لاکھ بہار اپنے کو بچاتی ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہزارہا آدمی مجھپر اینٹین مار رہے ہین بہار ایسی ساحرہ زبردست ان اینٹون کو توڑکر اپنے کو بچاتی ہوئی اوس قصر پہ جاکر جھکی سر جھکاکر گری جیسے ہی سایے مین قصر کے پہونچی قصر نے قصور نہ کیا دھوان نکلا بہار بیہوش ہوکر گری بیکار ہوگئی یہ معلوم ہوا گوشہ ہائے قصر سے کوئی نکلا بہار گلعذار عندلیب چمین حسن و خوبی کو قفس آہنی مین بند کرکے لٹکا دیا لٹکانے والا غائب ہوگیا مخمور کو تاب آئی شہنشاہ لاچین کی زبان مین سوزن ہے ہاتھ سے منع کرتا ہے یہان نہ آؤ اپنے کو گرفتار بلا نکرو مخمور اب کب مانتی ہے پکار کر آواز دی کہ اے شہنشاہ لاچین نام آپکا سنتے تھے صورت زیبا اسی مقام پر دیکھی قید مین زیارت ہوئی وہ ہمارے بادشاہ منظور نظر طلسم کشا آپ بادشاہ سابق طلسم بہار دوست وفادار اب تو واجب ہوا کہ آپ لوگون کو چھوڑائین یا ہم بھی مثل طائر وحشی قفس آہنی مین بند ہون یہ کہکر کنٹھا یاقوت احمر کا گلوے نازک سے اوتارا اوس قصر پہ کھینچ مارا اور خود بلند ہوکر چلی کنٹھا جو پڑا مکان مین کئی روزن ہوگئے مخمور پر بھی اوسیطرح اینٹین برسنے لگین آخر مخمور بھی اوسی طرح جاکر قصر پر گری گرکر بیہوش ہوئی قفس مین کسی نے بند کرکے قفس لٹکا دیا جہاندار غصے مین کانپا پکار کر آواز دی او براندہ سحر مجھے نہین پہچانتا لطف یہ ہے کہ مکان سے مکان لڑے خشتہائے گلی سے فولاد کا گولہ لڑے کسی شعبدہ باز نے مکان بنایا ہے یہ کہکر تخت سے اوترا سامنے اوس قصر کے قلعہ کا نقشہ کھینچا زمین پہ لکیرین بنائین کھڑے ہوکر سحر کرنا شروع کیا ٹھوکر

ہی عرصے مین قلعہ سر بفلک کشیدہ بلندی مین مقابل برآمدۂ سحر بنکر طیار ہوا گولہ اندازون نے توپین
لگائین بارہ ہزار فوج جہاندار شاہ کی اوسی قلعہ مین آگئی اب جہاندار کرسی پر بیٹھا توپونکی فیر کا حکم دیا
توپین چلنے لگین جو گولہ چلا مکان کو ہبا کر نکل گیا ادھر سے گولا اودھر سے اینٹین چلی ہی ہین گولہ
جاکر بروج قصر کو ہلا دیتا ہی اون خشتہاے گلی مین یہ قوت ہی کہ بروج قلعہ جہاندار شاہ گرنے لگے ہزارہا
بندگان خدا اوس مین پامال ہوے گولونے قلعہ کو برآمدۂ سحر کو جھانجھر کر دیا کوئی مقام نہین ہی کہ جہان
گولے نہ پڑے ہون مکان گرتا نہین جو روزن ہوے خشتہاے گلی چلنے لگے اسقدر اینٹین برسین کہ قلعہ جہاندار
شاہ کا گرا دو اینٹین جہاندار شاہ پر گرین خم سر مین آیا جسم مین گومڑے پڑ گئے آخر مجبور ہو کر قلعہ سے کودا
بارگاہین خیمے سب اسی مقام پر پڑے رہے جہاندار ہٹا اہالیان لشکر نے فریاد کی اے شہریار بندگان خدا کی
مفت مین جان جاتی ہی سحر تاثیر نہین کرتا مجبور زخمی ہو کر جہاندار شاہ فوج کو لیکر پیچھے ہٹا دو کوس تک
لشکر پر اینٹین پڑین دو کوس پر اگر صحرا مین لشکر جہاندار شاہ شکستہ و خستہ زخمدار و بیقرار فروکش ہوا
بدحواسی مین بارگاہین وغیرہ اوسی مقام پر چھوٹ گئین جان نثاران لشکر بمشکل تمام ایک یا دو بارگاہین
کھینچکر لاے جہاندار کہتا ہے یارو مقام غیرت ہی مینے آکر جلاد کو مارا قلعہ فتح کیا مخمور و بہار کو رہا کر لیا
ہاے میری آنکھون کے سامنے قید ہین اور مجھ سے کچھ نہین ہو سکتا افراسیاب اس مکان مین بیٹھا ہوتا
جا پڑتا اپنی حقیقت کے موافق لڑتا غالب و مغلوب پروردگار کو اختیار ہے انسان ضعیف البنیان
ہر کام مین مجبور و ناچار ہی جوش جرات مین معمار اوٹھا کہا اے شہنشاہ ملکہ مہ جبین کو قید مین دیکھکر
کلیجہ پھٹتا ہی غلام بھی جا کر اپنا حوصلہ نکالے یا تو مین بھی اونکے ساتھ قید ہو جاؤن یا مہ جبین کو
قفس سے نکال لاؤن اسد نامدار کو کیا روسیاہ دکھاؤنگا جہاندار شاہ نے کہا اے معمار مین نے
کوئی بات اوٹھا نہین رکھی ہزارہا بندگان خدا میرے لشکر کے مارے گئے کیسی خفت کی بات ہی معمار
نے نمایان پر پرواز پیدا کر کے اوڑا آسمان پر جا کر اس خیال مین چمکا کہ اوسی مکان مین اوترون مہ جبین
کا قفس لے اڑون جہاندار نے دور سے دیکھا معمار سر جھکا کر بڑے زور و شور سے چھت پر اوس مکان
کی گرا کر کڑیان توڑین جب زمین پر پہونچا ایک دھوان نکلا معمار بھی زخمی ہو کر گرا کسی نے قفس مین بند
کر کے لٹکا دیا چند لوگ جو بدحواس ہو کر یہان سے بھاگے لشکر ملکہ مہرخ سحر چشم مین پہونچے تمام کیفیت
بیان کی یہ سنتے ہی ملکہ مہرخ سحر چشم نے لشکر تیار کیا طرف برآمدۂ سحر کے چلین جہاندار شاہ تو دو

کوس ہٹا ہوا فروکش ہی برائے معمار وغیرہ بیقرار اشکبار ہر مرتبہ قصد کرتا ہی کہ مین بھی جا پڑون اور اپنے کو گرفتار کرا دون جہاندار شاہ بڑی بدنامی ہی رفیق بھی قید ہوا مخمور و بہار جا کر پھنسی ہین اس معرکہ کو کیونکر آنکھونسے دیکھون ساتھ والون نے دامن نہ چھوڑا بہرنوع جہاندار شاہ ایک گوشہ صحرا مین حیران و پریشان فروکش ہی ملکہ مہرخ لشکر لیکر آتی ہین یہ بھی واضح ہو کہ ملکہ بران شمشیر زن نے باغ نگارین مین بیٹھے بیٹھے گھبرا کر مجلس سے کہا کچھ احوال لشکر مہرخ نہ معلوم ہوا یہ خبر ملی تھی کہ ملکہ مہ جبین کو کوئی گرفتار کر لیگیا پھر کچھ کیفیت نہ ظاہر ہوئی کہ مہرخ وغیرہ نے کیا کیا مجلس نے آنکھین بند کین اونگلیون پر کچھ شمار کیا بعد عرصہ دراز گھبرا کر آنکھین کھولین کہا مادر مہربان غضب ہوا برآمدہ سحر مین مہ جبین قید ہین اب تو کئی مرد اور کئی عورتین معلوم ہوتی ہین مین جا کر چھڑاتی ہون یہ کہکر مجلس چلی ملکہ بران ہان ہان کہتی ہوئی ہنس پر سوار ہوئین پکار کر فرماتی ہین اری اوچھوکری مجھے تو سمجھا دے مرد کیسے عورتین کون کسقدر نگہبان گرد ہین ویسا سامان کر کے چلین مجلس نے کچھ جواب نہ دیا عقب مین ملکہ بران بھی یکہ و تنہا چلین مجلس تو ڈوب گئی ہی آسمان مین ہی کے کھلونے ہاتھ مین ملکہ بران اختر مروارید ہاتھ مین لیے ہوئے ہنس پر سوار مجلس کو دیکھتی ہوئی چلی آتی ہین لشکر مہرخ راہ مین ہی ان سبکا ذکر وقت پر بیان کیا جائیگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان لشکر ظفر اثر شہسوار عرصہ یکہ تازی اسد بن کرب غازی مکر کرنا توسن کا جس فکر مین ہمیشہ سے تھا اسد و بدیع کو لگا کر لیجانا طرف برآمدہ سحر کے اور گرفتار کرنا اسد و بدیع و مراد شاہ کو و جھگڑا کرنا ضرغام کا و عیاری مہتر قران و ذکر قتل توسن و افلاک اوج سحر و رہائی مہ جبین وغیرہ و دیگر حالات متعلق داستان

عیسیٰ تم یہان اعجاز دکھلائینگے کیا	زندگی کا فور ہی مرہم سے بھی پائینگے کیا
رشتہ جان ہی نہین پھر زخم سلوائینگے کیا	دوست حال زار پر اب رحم فرمائینگے کیا

زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائینگے کیا

لی ضمانت گو عدو نے ہمسے مانا یون سہی	شہر کے حاکم سے بھی باہر مین کھا یون سہی
خیر قاضی نے جو لکھوایا محلکا یون سہی	گو کیا ناصح نے ہمکو قید اچھا یون سہی

پر جنون عشق کے انداز چھٹ جائینگے کیا

دین و ایمان ترک ہو پر ترک الفت ہو نہ آہ
مین جہاندیدہ ہون کچھہ نادان نہین دل ہی گواہ
عشق کی تدریس ہنسی ہی یہان شام و پگاہ
حضرت ناصح جو آوین دیدہ و دل فرش راہ
پر مجھے یہ کوئی بتلا دے کہ سمجھائینگے کیا

خون دل حسرت مین جانبازیکی اگلتا ہون نہین
سر بکف تکبیر خوان عقل اپنی دوڑاتا ہون نہین
دم او بجھتا ہی مرے سینہ مین گھبراتا ہون نہین
آج وان تیغ و کفن باندھی ہوئے جاتا ہون نہین
عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لائینگے کیا

دہر کے غمسے نہین فارغ ہی گو ہر نیک و بد
ہی غم عشق اسقدر عنقا کہ اللہ الصمد
پر غم خوبان مین اب کچھہ بھی نہین ہی جد و کد
ہی اب اس معمورہ مین قحط غم الفت اسد
ہمنے یہ مانا رہے دلی مین پر کھائینگے کیا

گوہر آبدار سخن کو زیب سلک معان ذیہوش کرتے ہین کہ جب روز سے شہنشاہ لاچین کو صرصر چورا لیگئی توسن اسی فکر مین ہی کہ طلسم کشا کو شاؤن ناہید بادبان و ضرغام باتون مین لگے ہین توسن کا رنگ نہین جمتا ایکدن اسد نے بیقرار ہو کر کہا ای توسن جادو ستے آج تک کوئی مطلب نہ نکلا اتنا ہمکو دریافت ہوجاے کہ شہنشاہ لاچین دریاے آتش مین قید ہین ہم اپنے کو آگ کے دریا مین گرادین یا اونکو چھوڑائین یا اپنی جان دین حسرت پر لاچین کی کلیجہ پھنتا ہے بائیس برس کے بعد اونسے قید سے رہائی ایسا نہو افراسیاب اوسکو قتل کرڈالے نجومی یہ بھی کہتے ہین کہ بدون اعانت شہنشاہ لاچین فتح طلسم ہوش ربا غیر ممکن ہی توسن نے دست بستہ عرض کی ایک مقام تو غلام کے خیال مین ہے اوس مقام کو مقام مستجاب الدعوات کہتے ہین جو وہان جاکر دعا کرے شخص غایب کا حال دریافت ہوتا ہی حضور چلکر وہان عبادت کرین یا تو خواب مین بشارت ہوگی یا راہ مین وہ مقام ملیگا یہ غیر ممکن ہی کہ حضور لاچین کو نہ دیکھین غلام کوشش کرکے رہا کر دیگا اسد نامدار رضامند ہوے توسن نے تو کہا تھا کہ یکہ و تنہا چلیے بدیع الزمان نے کہا مین تنہا نجانے دونگا توسن نے کہا کسی ساحر کا وہان کام نہین ہی ضرغام نے کہا بدیع الزمان اونکا ماموں جان ہین یہ غلام انکا بھی ضرور چلیگا توسن نے کہا کیا مضایقہ دن پھر یہی صلاح رہی پہر دن رہے اسد بدیع و مرادشاہ نے کہا مین دامن دولت نچھوڑونگا مین بھی تو غیر ساحر ہون ناہید بادبان

بہت تڑپین اسنے کہا صاحبو اسمین کیا نقصان ہی خواہ از روے بشارت خواہ بدیگر صورت مقام قید لاچین دریافت ہوگا تم سبکو ساتھہ لیکر لشکر کشی کرینگے توسن ایسی خوشامد سے پیش آیا ناہید و بادبان ناچار ہوگئین توسن اسد و بدیع و مراد شاہ و ضرغام کو ساتھہ لیکر چلا پہر رات گئے ایک صحرا مین لاکر پہونچایا صحراے سبزہ زار تھا دامن کوہ مین زیر نخل کہا یہی مقام عبادت ہی حضور بیٹھکر دعا کرین ضرور بشارت ہوگی اسد سجادہ بچھا کر بیٹھے بدیع و مراد شاہ و ضرغام تلوارین کھینچکر گرد آگئے توسن حیران ہی یہ تینون ظالم جاگ رہے ہین پلک نہین جھپکاتے ہین طلسم کشا پر کیونکر ہاتھہ ڈالون اگر بھی لعل سخندان کا اسد کے بازو پر ہی سحر تاثیر نکریگا اسنے رات بھر عبادت کی توسن کا نچہ قابض ہوا ستارۂ سحری چمکا صبح ہوئی اسد نے کہا اے توسن ہمنے کچھہ و غیرہ نہین دیکھا عرض کی حضور یہ عبادت خالی نجائیگی ضرور مقام قید لاچین کا پتا ملیگا اب صبح کو اسد و بدیع و مراد شاہ و ضرغام شیر دل کو توسن لگا کر سمت برآمدہ سحر لے چلا اسکو معلوم ہے کہ لاچین وہین قید ہے ایک درۂ کوہ مین سے ہوکر نکلا رسم و راہ سے یہان کی یہ گمراہ بخوبی آگاہ ہے پکار کر آواز دی اے شہنشاہ دیکھیے دعا قبول ہوئی وہ سامنے قصر پر شہنشاہ لاچین و ملکۂ مہ جبین و بہار و مخمور و معمار قدرت قید ہین غلام نے جو عرض کیا تھا اوسکا ظہور ہوا شکر ہے کہ بندگان عالی کو سرور ہوا اسد نے جو دیکھا حقیقت مین تین منزل پر ایک مکان عالیشان ہے اس قدر اوسمین گولے پڑے ہین کہ ہزار ہا روزن ہین مثل غربال کے مشبک ہی اسکے درجۂ آخر مین ملکہ مہ جبین الماس پوش و شہنشاہ لاچین معمار قدرت و مخمور و بہار قفس آہنی مین سرنگون مقید ہین اسد نے گھبرا کر کہا اے توسن اب کیا کیا جاے مکان انتہا کا بلند و مرتفع ہے وہان تک کیونکر پہونچین توسن نے کہا آج غلام کی کارگزاری دیکھیے توسن میرا نام ہی آج تگدھر پان کرونگا طرارے بھرونگا سبزہ فلک کو پامال کرونگا خاص تھان پر جاکر ٹھہرونگا حضور میری پشت پر سوار ہون مین سحر کرکے اڑون حضور یہ برآمدۂ سحر ہے قید لگی ہوئی ہے کہ طلسم کشا اپنے ہاتھہ سے قفسہاے مقیدان اوتارے غلام اس سے زیادہ بلند ہوسکتا ہے قفس تک میرا ہاتھہ نہ پہونچے گا آپ طلسم کشا صاحب شوکت ذات سے ظہور برکت اسد ملکہ مہ جبین کو دیکھکر بے قرار ہوگیا مہ جبین نے جو نگاہ یاس دیکھا

آنکھون سے اشک حسرت دونون کے جاری ہوے مہ جبین نے پکار کر آواز دی اے حضور نے ہم کو بالکل فراموش کیا خبر ہماری نہ لی **نظم**

رفت بر باد اگر خدمت دیرینۂ ما
داغ بر شعلہ کشد آتش غم سینۂ ما
در دبستان الم یکنفس آزادی نیست
زنگ ظلمت نزدود از رخ آئینۂ ما
برکشا دیدۂ ہمت کہ بصد رنج مخفی

چند در سینہ توان داشت مگر کینۂ ما
بسکہ بے بہرہ ز آسایش بزم طرم
روز شنبہ بود اندر شب آدینۂ ما
با چنین مفلسی از کوتہی ہمت ما
بہ بود ز اطلس شہ خرقۂ پشمینۂ ما

دود آہ دل ما تیرہ کند چشم فلک
نشہ امسال دہد بادۂ دیرینۂ ما
تیرہ بختیم نہ وعے کہ بہ صیقل ہرگز
سر بمہر ست ہنوز این در گنجینۂ ما
بیقرار ہو کر یہ اشعار جو مہ جبین

الماس پوش نے پڑھے اسد نے بیقرار ہو کر جواب دیا اے شہنشاہ خوبی وای غنچۂ گلزار محبوبی ہم آٹھ پہر تمھارے واسطے تڑپتے ہین قلب پر ہجوم غم و ملال ہے تمھاری جدائی مین یہ حال ہے **نظم**

اونچا فراق مین جو کبھی نالہ ہو گیا
جام شراب ہونٹھ کا تبخالہ ہو گیا
ظاہر ہے بات آتے عاشق کی سوز دل
ہر گرد باد شعلۂ جوالہ ہو گیا
پہچانتے نہین مجھے احباب ہجر مین
سوز الم سے آگ کا پرکالہ ہو گیا

گردون مثال شعلۂ جوالہ ہو گیا
اپنا برا بھی ہو تو وہ اچھا ہے وقت پر
نکلا جو منھ سے کوئی سخن نالہ ہو گیا
بستر کو سوز جسم سے پھونکا شب فراق
ایسا گھلا کہ مردۂ صد سالہ ہو گیا

چھالے زبان کے قطرۂ می ہجر مین ہر
پھر دل ضعیف عصا نالہ ہو گیا
صحرا مین میری گرم روی کا اثر ہے یہ
تکیہ پہ ونکا آگ کا پرکالہ ہو گیا
شعلہ بنا ہوا ہے سراپا جلال زار

عاشق و معشوق نے اشارون مین راز دل کہے دونو کی آنکھوں سے

آنسو جاری ترقی پر بیقراری اسد نے کہا ای توسن مجھے جلد لیجا توسن نے کہا اے شہریار آپکے بازو پر ملکہ لعل سخندان کا اکہ ہے اوسکے عکس سے سحر بھول جاؤنگا گر پڑونگا میرے اور آپکے دونون کے اعضا شکست ہونگے یہ اکہ اپنے ماموں جان بدیع الزمان کو دیدیجیے اسد بیقرار تھے ضرغام اشارے کرتا ہے قفس ہاے آہنی سے لاچین بھی منع کرتا ہے اسد انتہا کے بہوت ہو گئے معشوق وفادار کو قید مین دیکھا اکہ بازو سے کھولکر بدیع کو دیا ہر چند ضرغام اشارون مین منع کرتا ہے کہ حضور سراسر دام فریب ہے غلام کا دل ناشکیب ہے آپ بچائیے اسد نے جواب بھی نہ دیا توسن پر سوار ہی گانٹھی اسنے خوشی خوشی اپنے اوپر اسد کو سوار کیا بدیع الزمان وغیرہ دیکھ رہے ہین کہ اون مکانات مین توسن جاکر غائب ہوا نہین معلوم اسد کو

کہان چھپا دیا خود گھبرایا ہوا بعد چند ساعت کے آیا کہا اے شہریار اسد نامدار اپنے ماموں جان کو بلاتے ہین قید ہے کہ طلسم کشا کے عزیز بھی ساتھ ہون تب قفل و ترین بدیع الزمان نے طرف ضرغام کے دیکھا ضرغام نے کہا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا بسم اللہ آپ بھی تشریف لیجائیے یہ تو کھلا ہوا مکر ہے توسن نے کہا اے ضرغام تمکو ناحق کا خیال ہے مین جانبازی کر رہا ہون میرا نام ہو میری بی بی اور دختر تو خیرخواہ کہلاتی ہین اونکو چھوڑ کر کہان جاونگا خود اسد نے فرمایا ہے کہ ماموجان کو لاؤ اوسکو مرادشاہ کے سپرد کیجیے مین کیا کرونگا مین اوسکو نہین مانگتا بدیع الزمان بھی جوش محبت اسد مین دیوانے ہو گئے سیدھے سپاہی ضرغام کو جھڑک دیا اوسکے بازو پر سے کھولکر مرادشاہ کے حوالے کیا توسن نے بدیع الزمان کو بھی پشت پر سوار کیا سحر کرتا ہوا خوشی خوشی لیگیا اوسی مکانو مین جاکر غائب ہوا انہین معلوم بدیع الزمان کو کہان جاکر چھپایا اوسکی بہت ہی گھبرایا ہوا آیا کہا اے مرادشاہ تم بھی چلو ضرورت ہے کہ ایک رفیق بھی ہونا واجب لازم ہے تم ایسا رفیق کون ہے اسد و بدیع نے فرمایا ہے مرادشاہ کو بلا لاؤ تمھارے ہاتھ سے ہتکڑیان بیڑیان کٹینگی اوسکے برائے چند ساعت ضرغام کو دید و مرادشاہ نے اوسکو خوشی خوشی اپنے بازو سے کھولا ضرغام کو دیا مرادشاہ اس بات پر نہال ہین کہ رفیق طلسم کشا قرار پایا میرے ہاتھ سے معشوقہ شہریار کی رہائی ہو سب مین نیکنام ہو جاؤنگا مرادشاہ کو بھی توسن نے لیا ضرغام نے اوسکو اپنی کمر مین رکھا کف افسوس ملتا ہے جی مین کہتا ہے اے ضرغام کھلی ہوئی عیاری ہے گویا لشکر شہر خاموشان در پیش ہے انتہا کا پس و پیش ہے جسکو بھیجا لیگیا واپس لایا نیا فقرہ بنا کے لایا اب دیکھون کیا ہوتا ہے سب قید ہوے دل سے یہ باتین کر رہا ہے کہ توسن گھبرایا ہوا آیا کہا ضرغام چلو تمھین بھی آقا بلاتے ہین تم تو خود اعظم ہو فرزند خواجہ محترم ہو تمھارے ہاتھ سے سب رہائی پاوینگے اسد بدیع و مرادشاہ انتظار کر رہے ہین تمھارے پہونچتے ہی سب رہا ہونگے صرف تمھارے پہونچنے کی دیر ہے ضرغام تو بخوبی سوچ چکا ہے کہ یہ سراسر مکر ہے دو قدم پیچھے ہٹا کہا اے توسن مجھہ ایسے اُٹھے کے مکر مین وہی لوگ پھنسے ہین ایسے فقرے ونکو کیا بنتا ہون خیر شکر ہے کہ اوسکو تو میرے پاس موجود ہی ہے ہرگز تجھے نہ دونگا اب تو توسن نے قہقہہ مارا کہا اے ضرغام مین اسد و بدیع و مرادشاہ کو قید کر آیا اب تو میرے ہاتھ سے کہان جائیگا یہ کہکے ضرغام پر سحر کیا ضرغام نے اوسکو چمکایا

سحر باطل ہو گیا بہت سے سحر توسن نے ایسے کیے جب ضرغام اکہ چمکا دیتا ہے سحر اسکا باطل ہو جاتا
ہے توسن حیران ہی کہ کیا کرون ضرغام کے سامنے ساری طراری بھرنا بھولا منہہ زوریان نہ
چلین توسن ایسا ساحر شب کور کہنہ لنگ اپنی زندگی سے تنگ حیران ہی کہ کیونکر اکہ کو ضرغام
سے لون ضرغام اس فکر مین ہی کہ مین انکی گردن تا یون اس بیحیائے میرے آقا کو پھنسایا
قبلہ وکعبہ فرمائینگے کیون ضرغام اسد کو گرفتار کرا دیا مجھسے کچھہ نہ ہو سکا یہ کیونکر سمجھاؤنگا کہ میری
بات نہ مانی ہر چند سمجھایا آخر تقدیر کا لکھا پیش آیا لڑتے لڑتے توسن جب سحر سے عاجز ہوا تلوار
کھینچکر جھپٹا ضرغام پر وار کیا ضرغام نے پیترہ بدلکر تلوار خالی دی جھپٹ کر حباب بیہوشی
مارا توسن کے منہ پر پڑا توسن گر کر بیہوش ہوا ضرغام نے چاہا سر کاٹ لون افلاک
اوج سحر حاکم برآمدہ سحر اپنے قصر مین رہتا ہے مگر یہانکی خبر دمبدم ملتی ہی یکایک اسکو خبر ملی
بیرون نے آکر عرض کی تین کس برآمدہ پر اور قید ہوے ہین دو شخص صحرا مین لڑ رہے ہین
افلاک گھبرایا اوٹھا چند خدمتگار ہمراہ ہوے اوسوقت پہونچا کہ ضرغام توسن کو بیہوش
کر چکا تھا چاہتا تھا کہ سر کاٹے افلاک نے توسن کو پہچانا عیار کو آواز دی خبردار یہ کیا کرتا
ہی ضرغام رکا افلاک مع خدمتگارون کے دوڑ پڑا چہار سمت سے گھیر کر ضرغام کو پکڑ لیا
توسن کو ہوشیار کیا توسن تو آگاہ تھا اوسنے اوٹھتے ہی کمر سے ضرغام کی اکہ لے لیا ضرغام
کو توسحر کرکے بالاے قصر پہونچایا اب افلاک اوج سحر نے حال پوچھا توسن نے تمام کیفیت
بیان کی کہ مینے طلسم کشا و بدیع الزمان و مراد شاہ کو پھنسایا اس عیار پر بسبب اکہ کے
سحر تاثیر نکرتا تھا بے مثل تحفہ ہے افلاک مشتاق ہوا کہا ای توسن اکہ مجھے دو توسن جلدی سے
گھوڑے پر سوار ہوا کہا اے افلاک یہ تحفہ نایاب مین نہ دونگا مین اسکے واسطے لشکر مین طلسم کشا
کے مطیع ہو کر رہا اتنا بڑا کام کیا طلسم کشا کو لاکر پھنسایا اب تم اسکی نگہبانی کرو مین جاکے
افراسیاب کو خبر کرتا ہون اسی کی وجہ سے طلسم کشا پر سحر تاثیر نکرتا تھا شاہزادی ہجرہ
نیچم لائے عاشق ہو کر یہ اکہ اسد کو دیا تھا یہ شرف جو توسن نے بیان کیا اور گھوڑیکو بڑھایا
کہ نکل جاؤن افلاک اوج سحر بھی گھوڑے پر سوار ہوا کہا او توسن ہرگز جانے نہ دونگا اب ملحوظ
خواطر ناظرین والا تمکین رہے کہ آگے آگے توسن بھاگا ہوا جاتا ہی تعاقب مین افلاک اوج سحر

للکارتا ہوا کہ او بیحیا اکہ مجھے دیدے توسن نے پلٹ کر جواب دیا کیون قضا آئی ہی ایسا تحفہ نایاب مجھے دستیاب ہوا ہین ہرگز تجھکو نہ دونگا یہ دونون آپس لڑتے بھڑتے وہانسے نکل گئے جب افلاک سحر کرتا ہے توسن اکہ دکھاکے باطل کر دیتا ہی افلاک کا پنجہ نہین قابض ہوتا لیکن چند ساحر جو بھاگ کر خدمت مین ملکہ مہرخ کے پہونچے تھے اونھون نے حال بربادی لشکر جہاندار شاہ بیان کیا قید مہ جبین کا نشان دیا ملکہ مہرخ فوراً سوار ہوئین ہر ایک کا یہی قصد ہے کہ جاکر اپنے مالک کو رہا کرین سرداران نامی مثل باغبان قدرت و سُرخ مو و ہلال و خورشید و شکیل وغیرہ چالیس سرداران زبردست طاؤسان زرین بال پر سوار ہوے سحر کرکے بلند ہوے یہ تو خبر پاچکے کہ سہ منزلے پر قید ہین ہر ایک ساحر یہی چاہتا ہے کہ ہم جاکر برآمدے کو پامال کرین اپنے مالک کو چھوڑائین اوّل ملکہ ہلال سحر افگن برآمدے پر آکر چمکی دیکھا اسد نامدار مہ جبین عالی و قار بدیع الزمان گرد لشکر شکن لاچین تیغ زن وغیرہ سب قفس ہاے آہنی مین بند مثل ماہی بے آب پھڑک رہے ہین ہلال سحر کرکے گری برآمدے مین آکر پھنسی اسکو بھی کسی نے قفس مین بند کرکے پھنسا دیا طریقے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ لوگ بھی مخفی اس برآمدے مین موجود ہین جو جاکر بیہوش ہوا اوسکو قفس مین بند کیا چھت مین لٹکا دیا ملک جہاندار شاہ بھی ساری فوج لیکر سامنے برآمدے کے آکر ٹھہرا ہے ہلال آکر گری قید ہوئی جہاندار شاہ بھی قصد کر رہا ہے کہ مین بھی اپنے سحر کا امتحان کرون گولے مارون قصر کو گرا دون اس جرات مین قصور نہ کرون ناگاہ صحرا سے گرد اوڑی جہاندار نے دیکھا ملکہ مہرخ مع فوج بیشمار آکر پہونچی جہاندار شاہ نے بڑھکر استقبال کیا مہرخ سے سب حال بیان کیا کہ میرے قلعے کو اس قصر نے توڑا بہار و مخمور و معمار پھنسے مین زخمی ہوکر ہٹ گیا تھا اب لشکر مہرخ و جہاندار جما ہوا کھڑا ہے کہ سرخ مو ہی کلک کشا آکر کڑکی جہاندار نے آواز دی اے سرخ مو کیا کرتی ہو ابھی ہلال سحر افگن انگشت نما ہو چکی ہی سرخ مو نے لاکھون ساحر کھڑے دیکھے جوش محبت طلسم کشا مین قصر پر آکر لہرآئی جیسے ہی قصر پر گری بیہوش ہوگئی گوشے سے چند زنگی نکلے قفس آہنی لیے ہوے سرخ مو کو گرفتار کرکے بند کیا مہرخ و جہاندار حیران حیران دیکھ رہے ہین کہ باغبان قدرت آسمان پر چمکا اسد کو قفس مین دیکھکر بدحواس ہوگیا گئی گنبد سحر کرکے

مارے مکان کے روزنون سے باغبان پر انیٹین برسین جھلاکے تیغہ کھینچا قصر پہ گرا گرتے ہی
بیہوش ہوگیا زنگیون نے انکی بھی گردن لی مہرخ دیکھ رہی ہین کہ آسمان پر تانتا بندھا ہی
باغبان کو دیکھ کر گرا خورشید زرین سحر آکر جمکا قصر پہ گرا اور نعرہ ہوا سنم تشکیل بتبدیل ہنم ملکہ
ماران زمان کن سنم ملکۂ اسرار جادو مہرخ بیٹھ رہی ہے ارے یارو میرے پاس آو صلاح کرکے
کام کرو دیکھو کتنے سردار پھنس گئے مہرخ کو کوئی جواب بھی نہین دیتا اسد و مہ جبین کو دیکھا
اور جا پڑے ان ساحران مذکورہ نے بڑے بڑے سحر کیے ساتھ ستر ہزار سردار اسی بلاے مذکور
مین پھنسے تانتا موقوف نہین ہوتا قضاے کار مجلس برّان جو چلی بقین ہنس پر سوار آگے
مجلس نامدار مجلس نے جو آکر یہ قیامت دیکھی کہ برآمدۂ سحر مین سو سردار قید ہین جان لشکر روح روان
لشکر باغبان و بہار و مخمور و معمار وغیرہ یہ لوگ سب قید ہین مجلس کا کلیجہ منھ کو آیا برّان ترمنع
کرتی ہوئی آتی ہین کہ او مجلس ٹھہر جا بڑے بڑے ساحر پھنس چکے ہین ہم سمجھ کے سحر کرینگے
کیا تو بہار و باغبان و مخمور سے زیادہ ہی مجلس نے پلٹ کر جواب دیا مادر مہربان ٹھہرے مین
ابھی سبکو چھڑائے لیتی ہون مکان نگوڑا کیا روکے گا یہ کہکے قصر پر جھکی سر جھکا کر اس زور سے
گری دیوارون کو ٹکرون سے توڑتی ہوئی جس کمرے مین سب قید تھے اُسکی چھت پر آکر ٹکر ماری
چھت شق ہوئی مجلس کا نصف جسم چھت کے باہر نصف چھت کے اندر پھنس کر رہگئی ٹانگین
تھرانے لگین مصیبت مین آواز دی مادر مہربان میری ہڈیان ٹوٹی جاتی ہین برّان نے جو مجلس
کا یہ حال پر ملال دیکھا کلیجہ پھٹ گیا یقین ہوا مجلس کا پھڑک کے دم نکلجاے گا اختر مروارید جوڑے
سے نکالا خوب سحر اختر پر پڑھے ہنس کو بڑھایا برّان تو برآمدے پر جاتی ہین اب حال وحشتناک
توسن جادو کا سنیے توسن آگے بھاگا ہوا جاتا ہی افلاک اوج سحر تعاقب مین جب افلاک سحر کرتا ہی
توسن اکہ جمکا کے سحر مٹا دیتا ہے افلاک نتھا کا زبردست ہی گھوڑے سے کود کر ہاتھ تلوار کا مارا
توسن کا گھوڑا مارا گیا توسن پیدل ہوا افلاک نے جیسے ہی ہاتھ مارا توسن نے اکہ جمکا دیا
افلاک کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا سحر بھولا ادھر سے توسن نے خبردار کہکے ہاتھ مارا افلاک
کے دو ٹکڑے ہوے ادھر برّان نے جھپٹ کر بصد کرّ و فر اختر مروارید مارا یہ برآمدۂ سحر تو افلاک
کے متعلق تھا افلاک مرا قصر گرا ہلڑ ہوا کہ برّان نے اختر مار کر قصر توڑا اب قفس ہاے آہنی

سرداران نامی کے چھت سے چھوٹے چرخ مارتے ہوئے طرف زمین کے چلے مجلس نے بھی رہائی پائی مجلس لیے گرتے گرتے مہ جبین کورد کا قفس بھی شکست ہو گئے تھے ادھر سے مہرخ وجہاندار سحر کرکے بلند ہوئے ہزارون لاکھون ساحر دوڑ پڑے کسی نے باغبان کورد کا کسی نے اسد گود مین لیا ملکہ گلچین جادو نے اپنے شوہر باغبان کورد کا مگر جیسے ہی قفس پھٹا پہلو سے قصر ایک زنگی مع ساٹھ ہزار جادوگرون کے جھپٹ کر نکلا چاہا سردارون کو جھپین نے نعرہ کیا ستم قصور جادو یہ کہکے سحر کیا اب سردارون نے رہائی پائی باغبان وبہار کے سحر چلے ملکہ مہ جبین کو مجلس نے تخت پر پہونچایا دل آرام وزیرزادی کے سپرد کیا آپ کڑک کر لشکر زنگیان آدم خوار پر جا پڑی بران کی بڑی تعریف ہو رہی ہی جہاندار کہہ رہا ہی بران کا سحر سب سے زیادہ بڑی کامل و اکمل ہے کس لطف سے آکر اختر مارا اپنے بڑے بڑے سحر کیے قلعہ میرا تباہ ہوا اس قصر مین یہ بلائین بھری تھین کس لطف سے فتح کیا اے بران کیا کہنا اے نورنگاہ کوکب روشن ضمیر دای آسمان سحر کی ماہ منیر ہم تو تیرے قائل ہوئے بران سب کو جھک جھک کر سلام کرتی ہے بہار نے بڑھکر قصور جادو پر گلدستہ مارا قصور جادو کا بھائی خشت انداز بہار پر جا پڑا بہار نے سحر کیا بدھی نکالکر پھینک رہی خشت انداز پتھرون سے سر ٹکرانے لگا جوش مین اپنا گلا کاٹ کے مرگیا قصور جادو پر جہاندار شاہ جا پڑا جہاندار شاہ کو بڑی غیرت ہی کہ ایک لڑکی نے برآمدہ گرایا ہمسے کچھ نہ ہو سکا قصور کو بڑھکر ایک طمانچہ مارا سر اوسکا اڑگیا ساتھ والونکو جلا دیا آواز آئین آئین کشتی مرا نام من خشت انداز جادو قصور جادو بود بعد چند عرصے کے میدان صاف ہوا بران کو بیچ مین لیے ہوئے تعریفین ہو رہی نوبت نقارے بجاتی ہوئی پلٹے ادھر توسن جادو افلاک اوج سحر کو مار کر بہت خوش ہوا قضائے کار اتفاقات روزگار مہتر قران عالی وقار جستجوے شہنشاہ لاچین مین اسد سے وعدہ کرکے نکلے تھے پھرتے تھے ایک رہ کوہ مین آکر ٹھہرے پڑے سو رہے تھے افلاک اوج سحر جو مرا البحیو پکڑ لیوکی جو صدا بلند ہوئی سنگ بارہی ف باری بھی ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من افلاک اوج سحر بود مہتر قران گھبرا کر اوٹھے کہنے کسکو مارا جادوگر کی شکل بنکر دوڑے دیکھا ایک جوان تاجدار مرا ہوا پڑا ہی توسن جادو تلوار کا خون پاک کر رہا ہے مہتر قران نے وہین سے للکارا او نابکار بدکردار تو کون ہے جو ہماری حشر مین آکر

خونریزی کی یہ مقام گذرگاہ سامری وجمشید ہی خداوند یہان آتے ہین یہ کہتے ہوے قریب
توسن آئے ہاتھہ پکڑ لیا اپنی ورسے ہاتھہ پہ ہاتھہ ڈالا توسن سمجھا کلائی ٹوٹ جائیگی کہا بھائی
حال تو سنو مہتر قران نے کہا تو تو قزاق ہی اسکے پاس کیا مال تھا کس وجہ سے تو نے مارا یا کسی
رنڈی کا جھگڑا تھا سچ کہہ ورنہ مشکین باندھکر سامنے افراسیاب کے لیجلونگا توسن گھبرا گیا گڑگڑا کر
کہا بھائی حال تو سنو مین شہنشاہ توسن قوت بازوے افراسیاب ہون تاجدار توسن حصار
بائیس برس مینے شہنشاہ لاچین کی حفاظت کی لاچین کا گھر بگاڑا افراسیاب کو بادشاہ کیا جبکہ
قیدخانے سے شہنشاہ لاچین چھوٹا طلسم کشا نے رہا کیا مین لشکرکشی کرکے آیا مقابلہ پڑا دختر وزرجمہر
نے بغاوت کی آخر مین بھی گرفتار ہوا ایسا مجبور ولاچار ہوا کہ اسد کی اطاعت کی لیکن فکر مین
تھا کہ کس تدبیر سے طلسم کشا کو مارون لگا کے برآمدہ سحر پر لیگیا اسد کو مع بدیع ومراد شاہ قید
کرایا ضرغام فرزند عمرو وعمرو وجلساز مکار نے فساد کیا یہ افلاک اوج سحر داروغہ برآمدہ سحر تھا
مینے ضرغام کی کمر سے اگر لیا کہ جسپر سحر تاثیر نہین کرتا اسی سبب سے افلاک اوج سحر پر غالب آیا مینے
بھیا کو مارا اب مین خدمت افراسیاب مین جاتا ہون اسد کو پھنسا دیا جاکے افراسیاب کو لاؤن
وہ سبکو قتل کرے لڑائی فتح ہو جب مہتر قران سب حال سن چکے کہا اے توسن بڑا کام کیا
لیکن دیکھہ ملازمان طلسم کشا آتے ہین توسن جادو نے منہہ پھیرا مہتر قران نے بغدہ
مارا توسن کا سر اوڑ گیا نعرہ ہوا وہ مارا نعرہ مہتر قران

سریع السیر چون باد بہاری | جہان سرہنگ در خنجر گذاری | بمیدان اژدر آتش فشانم
منم مہتر قران شمشیر زبانم

توسن جادو مرکر گرا صدائین بلند ہوئین مہتر قران ذکر سلے
اوسکی لیا بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من توسن جادو بود یہان ملکہ مہرخ وغیرہ پلٹ کے
بارگاہ مین آئی ہین کہ صحرا سے صداہاے مہیب آئین ملکہ مہرخ نے فرمایا دیکھو تو یہ کیسی آوازین
آتی ہین بران کا تو آج بڑا نام ہو رہا ہی چند دو پہر چلے تھے کہ مہتر قران آکر پہونچے سر توسن
وسر افلاک اوج سحر سامنے مہرخ کے ڈالدیا جہاندار شاہ کو بڑی جستجو تھی کہ ہمارا قلعہ سحر برآمدہ
سحر سے پامال ہوا ایران کے اختر نے قلعے کو توڑا اب جہاندار شاہ نے مہتر قران سے وقت قتل
افلاک اوج سحر پوچھا مہتر قران نے بیان کیا کہ توسن نے افلاک کو مارا بسبب اسکے کے غالب آیا

توسن کو جا کر بارا کہ لا کر بازو پر اسد کے باندھا آج ناہید بادبان کو تسکین ہوئی خواجہ عمرو بھی تشریف لائے اب ملک جہاندار شاہ بھی تشریف لائے دربار آراستہ کیا گیا ملکہ مہ جبین سریر جہانبانی پر سب نے رائے پر عمرو کی آفرین کی خواجہ ہمیشہ سے کہتے تھے کہ توسن مکار ہے صدق دل سے مطیع نہین ہوا اسد نے کہا مکر کے اوسنے کیا پھل پایا کس حسرت سے واصل جہنم ہوا اوسی میدان برآمدہ سحر مین لشکر فروکش ہے ارادہ ہے کہ سمت کوہ ہفت رنگ کوچ کرین لڑتے بھڑتے تا بہ دریاے نیل پہونچین کہ شہنشاہ لاجین نے کہا اے ملکہ مہرخ مین بائیس برس قید رہا سب تحفہ جات قبضے سے نکل گئے بہت سے سحر ایسے ہین جو نازک تھے وہ بھی قبضے مین نرہے دو ہفتے کی ہمکو مہلت ملے جب تک ہم نہ آئین لشکر اسی مقام پر رہے کوہ ہفت رنگ پر معرکہ عظیم پڑیگا خوب سمجھہ کے چلنا چاہیے سب نے کہا بہت مناسب ہے اسد نے بھی قبول کیا مشیرون نے صلاح دی جب تک شہنشاہ لاجین واپس آئین حضور مصروف شکار ہون اسد نامدار مع اٹھارہ میرزادون دبارہ ہزار قزاقون کے و صندلان صندلی پوش و بدیع الزمان گرد لشکر شکن براے شکار جاتے ہین شہنشاہ لاجین یکہ وتنہا واسطے تیار کرنے سحر کے سمت باغ نیرنگ روانہ ہوگئے ایک یہ بھی مراد ہے کہ برآمدہ سحر فتح ہوا قلعۂ جلاد قبضے مین آیا یہان بھی پتہ ملکہ بلقیس ثانی کا نہ لگا یہ بھی شہنشاہ لاجین کی مراد ہے کہ جا بجا ملکہ کی تلاش کرون بہر نوع دو ہفتے کی مہلت لیکر شہنشاہ لاجین سمت باغ نیرنگ گئے اسد غازی براے شکار روانہ ہوے حال انکے وقت پر تحریر ہونگے۔

دو کلمہ داستان شوکت بیان افراسیاب جادو آمد حیرت بمقابلہ مہرخ نامدار و آمد حیات جادو بدر حیرت عجائب و غرائب حیرت کا سحر کرنا اوپر کل لشکر کے وعیاری عمرو بارگاہ افراسیاب مین و حیران ہونا حیات کا عجب داستان وعیاری نئے طور پر واقع ہوگی ناظرین بہت پسند فرمائینگے تا با ختتام حیات عجب داستان حیرت بیان ہے ساقینامۂ مصنف

ساقی مے عیش سے چھکا دے افسون نیرنگ کی ہو تقریر	گمراہ ہون راستہ بتا دے مہرخ پہ بھی وقت تنگ ہوگا	کچھہ ذکر حیات کا ہو تحریر خواجہ سے بھی قصد جنگ ہوگا

لکھتا ہی عمرو کی کارسازی
دشمن پہ رہون نشہ مین غالب
حیرت کے پدر سے جنگ ہو گی
جھنڈا مرے نام کا گڑے گا
ساقی احسان بھی رہے گا

کچھہ مکر ہے کچھہ زبان درازی
لکھتا ہو یہ داستان نیرنگ
فوج مہرخ پتنگ ہو گی
ظاہر ہے قمر کی خوش بیانی
دریا کہین خون کا بہے گا

ساقی می خنگ کا ہون طالب
عیاری و مکر لطف کی جنگ
پھر فوج مین تہلکہ پڑے گا
لکھتا ہون یہ لطف کی کہانی
اک سحر کی داستان بیان ہو

خواجہ کا کمال بھی عیان ہو غزل
ترے جمال کو دیدہ جس سے دیکھہ سکین
وہ کچھہ سوال کرین تو جواب دیتا جا
بتا جوانی عاشق کدھر گئی اے عشق
کچھہ اور دل ہون اگر دستیاب دیتا جا
اٹھا کی بزم سی کہتی ہے اوسکی چین جبین
اوسے بھی آنکھہ کے ساتھ انقلاب دیتا جا
شب فراق یہ کہتا ہون کے ہو شتاب سحر
عدو سے ملکے ہمین پیچ و تاب دیتا جا
معاف داغ تمنا سے رکھہ عوض دلکے
نشان اپنا کچھہ اے آفتاب دیتا جا
نہ پوچھہ تو سبب گریہ ذبح کر قاتل
بتا کچھہ اپنا اولٹ کر نقاب دیتا جا
ہٹا کے سامنے بدنور کھائیان تو کہون
جلال شیخ کو اونکا ثواب دیتا جا

کب آئیگا کوئی مجھہ تک جواب دیتا جا
وہ آنکھہ تو ہمین اور حجاب دیتا جا
پکار کہیکے مرے جان نثار جلتے ہین
مٹے ہوؤنکو نشان شباب دیتا جا
بغل مین رہ کے جو ہے تجھسے بیخبر اے دل
ملا ہو لطف تو داد عتاب دیتا جا
لیے ہین کتنے دل ایک ایک تار زیر تو نے
صدا تو چونک کر اودست جواب دیتا جا
نکہ عزیز تو برباد بھی نکر اے چرخ
یہ روگ لیکے نہ کوئی عذاب دیتا جا
رقیب بوسہ لب لیکے ادھر بھی کوئی
لگی بجھا مرے خنجر کو آب دیتا جا
فراہی چھیڑ کے جب شکوہ ہنسی کا شب وصل
عنا تو نکی فرے اے عتاب دیتا جا

تسلیان بھی تو اے اضطراب دیتا جا
رہی جو یار کی تصویر سامنے اے دل
کوئی تو ہمکو نمود خطاب دیتا جا
نگار ہین اوسکی ادائین مین دل جو دیکے جا
ٹہو کے اسکو دم اضطراب دیتا جا
پھری نگاہ تری مجھسے دل مرا تجھسے
بغل مین بیٹھہ کے اونکا حساب دیتا جا
یوہین بہشتہ الفت خدا کرے گھٹ جائے
مجھی کو تو مری مٹی خراب دیتا جا
کہان ملیگا شتاب رہبر گم ہو کر
یہ بھی کبھی ہمین ساقی شراب دیتا جا
جو بت ہے کعبہ مین وپوشیدہ وہی تو نہین
بگڑ بگڑ کے جو تو بھی جواب دیتا جا
کیے ہین تو نے جو عشق بتان مین نیک عمل

چہرہ سحران جادو تقریر دکا تبان افسون دلپذیر اس داستان شوکت بیان حیات جادو کو بصد شد و مد یون تحریر فرماتے ہین سخن نگار ندہ داستان عجیب رقم کرتے ہین یہ بیان غریب + افراسیاب جادو معرکہ ماہیان زمرد پوش سے جو واپس ہو کر باغ سیب مین آیا حیرت بھی زخمی ہو پہنچی آفات جہار دست بیقرار ہو کر قصر زبرجد سے آئی افراسیاب

نے تمام کیفیت قتل ماہیان زمرد پوش بیان کی کہا جو آج رکن طلسم ہوشربا گر گیا اس نے دو دین
بیٹھا تھا آفات سمجھا رہی ہو کہ تیری اے افراسیاب مین حفاظت کرونگی طلسم کشا کو فوج دستیاب
نہوگی سب تڑپ تڑپ کے مرینگے نقابدار سیاہ پوش کو بلوا یہن بھی اسکے ساتھ لڑونگی مسلمانون
کو قتل کرونگی نقابدار سیاہ پوش وہ شخص ہو کہ جسکے ساتھ چالیس تیلے روئین تن ہین خنجر حربۂ
سحر وغیرہ تاثیر نہین کرتا مین بھی میدان مین لڑونگی کسیقدر افراسیاب کو تسکین ہوئی کہ طائران
سحر آکر پہونچے خبر فتح قلعۂ جلاد جادو وفتح برآمدہ سحر و شمر اکت ملک جہاندار شاہ بیان کی عرض
کی اون سبکا مقصد ہے کہ طرف کوہ ہفت رنگ کے جائین از توسن حصار تا برآمدہ سحر
لشکر طلسم کشا فروکش ہو بارہ منزل تک لشکر ہی لشکر ہے اب گادزمین بار نہین سنبھال سکتی
توسن نے بڑی خیرخواہی کی قضا نے دامن نہ چھوڑا یہ سنتے ہی افراسیاب گھبرایا اور مشیران
سلطنت و وزیران اہبت و کاہنان طلسم کو خبر ہوئی افراسیاب نے کہا یارو کوئی حکم لگاؤ
حکم لگاؤ چالیس نجومیون نے بطور ستارہ شناسی حکم لگایا کہ اے شہنشاہ قریب قصر جمشیدی
ایک واقعہ سیاہ ہے اوسکے دامن مین ساٹھ ہزار ساحرون سے ایک ساحر فروکش ہو خندق مین
آگ روشن ہو اگر شہنشاہ بذات خود اوس قلعے کو فتح کرینگے ایسا کوئی تحفہ نایاب نکلیگا کہ طلسم زرافشان
کی تباہی و سامان قتل کوکب ضرور ہوگا مسلمانون پر بھی بڑی بڑی بلائین نازل ہونگی یہ
سنکر افراسیاب نے کہا جب مین اوس قلعے کا قصد کرونگا کوکب بڑھکے رد کے گا کل سردار
برائے مدد کوکب پہونچینگے کیونکر فتح کرسکونگا عرصۂ دراز تک اس مقدمہ مین صلاح رہی افراسیاب
جادو نے کچھ کان مین آفات کے کہا آفات چہار دست نے افراسیاب جادو
کو گلے سے لگایا کہا اے نور نظر تو برائے سلطنت طلسم ہوشربا ہے و ہوشربا تیری حکومت
کے واسطے تو نے کیا بات تجویز کی ہے حقیقت مین اس طور سے قلعہ ضرور فتح ہوگا افراسیاب
جادو نے قصد مصمم کیا کہ مین طرف طلسم نور افشان کے ضرور جاونگا ملکہ حیرت کو حکم ہوا
کہ تم جاکر مقابلۂ مسلمانان مین اترو آتش باربیابان نشین جادو کو چودہ لاکھ فوج
سے برائے مقابلہ شہنشاہ لاچین واسد طرف دریاے ہفت رنگ کے روانہ کیا
اور حیرت جادو با فوج گران مقابلۂ لاچین وغیرہ مین فروکش ہوئی بڑے کر دفر سے

لشکر حیرت کا اوترا ملکہ مہرخ وغیرہ نے آپس مین صلاح کی کہ اب حیرت جادو طرف
دریاے ہفت رنگ کے جانے نزدیگی باغبان قدرت نے کہا اقبال طلسم کشا سے
لڑتے بھڑتے جاتے ہین آپ غلام کو حکم دین مین اٹھالا بارگاہ کا لیکر بڑھون جو روکیگا
اوسکو جواب دونگا ملکہ مہرخ نے قصد کیا کہ باغبان کو روانہ کرین یہان حیرت تخت پہ
بیٹھی تھی کہ ہرکارون نے خبر دی آپکے والد نامدار حیات جادو پہلو نشین سامری
مع چار لاکھ فوج کے حالات انقلاب ہوش ربا سنکر تشریف لاتے ہین کل یہان پہونچ جائینگے
یہ سنکر حیرت نے تیاری استقبال کی کی فوراً نامہ افراسیاب کو لکھا افراسیاب نے جواب
تحریر کیا کہ اے حیرت اپنے باپ کو مقابلہ کرنے دینا مابدولت کسیکا احسان نہین چاہتے
حیرت کو بہت ناگوار ہوا وزیرزادیون کو ساتھ لیکر براے استقبال چلی رات ہی کو حکم
دیا تھا کہ بازار مین ہمارے لشکر سے تا بہ لشکر والد نامدار آراستہ ہو جائین فوجین آراستہ رہین
حیرت جادو جاکر خدمت مین حیات کی پہونچی حیات بارگاہ مین بیٹھا تھا بیٹی کی
خبر سنکر نکل آیا حیرت نے سلام کیا حیات نے گلے سے لگایا تمام حالات طلسم ہوش ربا
حیرت نے بیان کیے یہ بھی ذکر کیا کہ بوا بہار رہاری دشمن ہو گئین لیکن اب بابا جان
آپ اس مقدمے مین دخل نہ دیجیے افراسیاب مغرور ہے اوسکے غرور نے تمام ممالک برباد
کرائے طلسم کشا کا زور بڑھتا جاتا ہے شہنشاہ کی آنکھ نہین کھلتی آپ کو کیا مطلب ہے حضور
چلکر ایک شب یا دو شب دعوت نوش فرمائین طرف طلسم حیاتیہ کے پلٹ جائین حیات
جادو کو بہت غصہ آیا کہا اے نور نظر مین تیری خاطر سے آیا ورنہ مجھے کیا غرض تھی کہ مین
اپنے کو آفت مین ڈالون لونڈی غلامون کی کیا حقیقت ہے ایک سحر مین سکو دیوانہ کر کے
مارون اونکی کیا لیاقت ہے کہ جو مجھسے مقابلہ کر سکین خاص اسی واسطے آیا تھا کہ عملداری
تیری ہی قایم کر دون حیرت نے کہا آپ کچھ دخل نہ دیجیے یہ کہکے حیات کو تخت پہ سوار کیا باعزاز
واکرام لیکر چلی قضاے کار یہ خبر ہرکارون نے ملکہ مہرخ کو پہونچائی قریب لشکر مہرخ
ایک دریا ہے خواجہ نے ارشاد فرمایا ہمارے واسطے سائبان زربفتی آراستہ ہو بروقت آمد لشکر
حیات شکار ماہی مین مصروف رہین کل سردار آراستہ و پیراستہ ہوکر ہمارے قریب ہون

رات کو یہ سب سامان ہوگیا سائبان زربفتی کئی سوگز کا کھنچ گیا سایہ مین اوسکے تخت
تخت بچھا اوس تخت پر خواجہ تاج پہنکر جلوہ فرما ہوے گرد تمام افسران نامی و ساحران گرامی
دست بستہ حاضر ہین خواجہ سنے ڈور پھینکی ہے مچھلیون کا شکار ہو رہا ہے کہ آمد آمد لشکر حیات
جادو شروع ہوئی اوس دریا کا پل نہایت وسیع ہی اوسپر سے ملازمان حیات گذرے حیات
جادو تخت زرین پہ سوار پہلو مین حیرت گلعذار گرد صدہا تاجدار حیات نے سر اوٹھا کر
دیکھا ایک شخص دبلا پتلا نابینا تاج یاقوت نگار سر پہ بکبر و نخوت بیٹھا ہوا شکار ماہی مین مصروف
ہی حیات نے گھبرا کر پوچھا کیون حیرت یہ کون شخص ہی مابدولت کے سامنے تاج پہنے بیٹھا
ہے برائے استقبال نہین اوٹھتا کیا نام ہے مابدولت کے آگاہ نہین ہی حیرت نے کہا
حضور ان مقدمات مین دخل نہین یہ وہ شخص ہے کہ جسنے تمام طلسم ہوشربا کو برباد کیا سر بریدہ
جادوگران و ریش تراشندۂ کافران اپنا نام رکھا ہے حقیقت مین ایسا ہی ہی حیات جادو
نے کہا بیٹا نام تو بتاؤ دنیا مین ہمارا کون ہمسر ہے سوائے افراسیاب کے ہمارے سامنے
کون تاج پہن سکتا ہے وہ بھی میرا پاس کرتا ہے ہمیشہ کلاہ زرین پہنکر سامنے آیا سامری
نے حکم دیا کہ حیات ہمارا مصاحب قدیم ہی اسکو تاجدار کل اقلیم کیا یہ بڑی ہی بے آدبی ہے
حیرت نے گھبرا کر کہا حضور یہ عمرو عیار ہے آپ کی آمد سنکر شوکت دکھا رہا ہے کل ساحر ملازم
ہمارے خدمت مین موجود ہین وہ دیکھتے ہی سامنے بی بہار موجود ہین مگس رانی کر رہی ہین
اسکی ملازمت اپنا شرف جانتی ہین کام بھی اسنے ایسے ہی کیے ہین جہاندار شاہ کو ابھی
ابھی پکڑ لیا وہ بادشاہ اقلیم بھی شل چاکران کمترین حاضر ہے ایک اس شخص کا قدم تھو ملکہ
مہرخ وغیرہ کچھ نکر سکین ہم سب سے آکر مل جائین حیات نے کہا بیٹیا یہ کتنی بڑی بات
ہی مین اسکو قتل کرتا ہون میرے مرتبے مین فرق آتا ہی کہ بجیا تاج پہنکر سامنے بیٹھا ہی سزا
دینا ضرور ہی حیرت جادو ہان ہان کرتی ہی حیات نے کچھ جواب دیا اسکے دو سپہ سالار ہین
نہنگ شعلہ تن و پلنگ صف شکن پلنگ تو انتظام مین لشکر کے ہے نہنگ نے
پایہ تخت پر ہاتھ رکھا ہے دریاے سحر مین غوطہ مارے ہوے اکڑتا ہوا چلا آتا ہے حیات
جادو نے کہا اے نہنگ شعلہ تن وہ سامنے کنارے دریا کے جو تاج پہنے بیٹھا ہے

اسکو اوٹھا لا لیکن اتنا خیال رکھنا کہ ہزارون جادوگر موجود ہین تم پر سحر کرینگے اپنے کو
بچانا بہ کیفیت اوٹھا لانا یہ سنتے ہی نہنگ شعلہ تن آتشخو گرم مزاج مصاحب حیات
بھڑک کے بلند ہوا برق بنکر چمکا اس زور سے آکر گرا کہ سبکی پلکین جھپکین عمرو کی کمر مین پنجہ دیا
بتعجیل لے اڑا عرصہ دراز تک محفل مین اندھیرا رہا جب روشنی ہوئی تب دیکھا خواجہ کو کوئی اوٹھا
لیگیا سردارون نے قصد کیا کہ جاتے ہین کہ برق و قران دوڑے کہا ہم بھی خبر لاتے ہین آپ
لوگ قصد نکرین ورنہ بڑا کشت و خون ہوگا نہنگ شعلہ تن خواجہ کو اسی طرح لیے ہوے
سامنے حیات کے آیا کہا حضور یہ مکار حاضر ہے عمرو بیہوش ہو گیا حیات جادو نے کہا اے نہنگ
اپنے بھائی پلنگ کو بلاؤ اسکو جنگل مین لیجاکر قتل کر ڈالے یہ ذکر تھا کہ ہٹو ہٹو کی صدا بلند
ہوئی سب نے دیکھا پلنگ صف شکن جادوگرون کو ہٹاتا ہوا قریب تخت حیات آیا
کہا حضور اس ساربان زادے کو مجھے دیجیے مین چیر پھاڑ کر کھا جاؤن پلنگ میرا نام ہے
صف شکنی میرا کام ہے یہ کہکر نہنگ کے ہاتھ سے عمرو کو لیا مشکین باندھکر کاندھے پر
ڈالا ایک پرچہ جیب سے نکالکر حیات کو دیا کہا حضور نئی فوج جو نوکر رکھی ہے ان سبکے نام اسمین
تحریر ہین پڑھکر رقم تنخواہ لکھدیجیے گا یہ کہکے پرچہ ہاتھ مین حیات کے دیا پلنگ اسی
طرح جست و خیز کرتا ہوا چلا گیا حیات نے کہا لو حیرت اب خوش ہوئین یہی بڑا مکار و
عیار تھا پلنگ صف شکن آدم خوار ہے چیر پھاڑ کر کھا جائیگا بقول تمھارے اب تمھارے
لونڈی غلام سب چلے آئینگے لڑائی موقوف ہو جائیگی حیرت کچھ جواب نہین دیتی خاموش
ہے دل سے کہتی ہے یہ کیا معرکہ ہوا عمرو قتل ہو گیا پلنگ کھا جائیگا موت اوسکی آگئی
تھی عقل مین فتور آیا باباجان کے سامنے تاج پہنکر بیٹھا آخر مارا گیا حیات جادو باتین کرتا ہوا
اس پار آکے بارگاہ مین اوترا برق بھی جادوگر بنا ہوا آیا ہے کہ دیکھون استاد پر کیا گذری
جب حیات تخت پر بیٹھا تو حیرت نے کہا حضور وہ کاغذ تو پڑھیے کہ جو پلنگ دے گیا تھا حیات
نے جو اوس پرچے کو پڑھا اوس مین لکھا ہے منم صاحب بعدہ گران نظر کردہ بزرگان او
حیات تیری موت آئی ہے استاد کو گرفتار کیا تیری آنکھون مین خاک ڈال کے لے گئی تمھارے
سردار پلنگ کو بیہوش کرکے فلان چاہ مین لٹکا دیا ہے اوسکو بلا لیجیے ورنہ مر جائیگا خبردار

صبح ہوتے یہان سے چلے جانا دل مین آیا تھا کہ ایک بغدہ بھی مارون کہ سر تمھارا گو ہ کھاتا پھرے
لیکن حیرت کا پاس کیا کہ یتیم ہو جائیگی روئی کپڑا دینا پڑیگا حیات جادو جل گیا کہا تو
حیرت سے تنے سنا مہتر قران تھا پلنگ سے نکلے عمرو کو لیگیا اور مابدولت پر تاکید کرتا ہی کہ چلے
جاؤ اب مین سبکو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا حیرت خوشامدین کو رہی ہے کہ ابا جان
یہ عیار بڑے بلا کے ہین شہنشاہ پر عیاری کرتے ہین اور مرشدزادے کو دیوانہ کر دیا اب اونکا
پتہ بھی نہین ملتا سنا ہے کہ کسی قریہ مین تشریف رکھتے ہین وہان کے ساحرون نے بڑا اعزاز
و اکرام کیا پھر اونکو تخت پر سوار کر لیا اب فوج لیکر آنے کو ہین حیات جادو نے کہا اے
نور نظر کیا مین عمرو سے ڈر گیا کل صبح کو تماشا دیکھنا سب سردار اگر آکر فریاد نکرین اور
عمرو قدمو نپر گر کر خطا نہ معاف کرائی تو مابدولت کو مصاحب سامری نہ کہنا یہ کہکر ساحرون کو
حکم دیا فلان چاہ پر جاؤ پلنگ وہان لٹکا ہوا ہے اوٹھا لاؤ برق نے جو یہ حال سنا تڑپکر بھاگا پہلے
اوس چاہ پر آیا دیکھا ٹانگ مین رسی بندھی ہوئی پلنگ لٹکا ہی اوسکو تو خوب بیہوش کرکے درۂ
کوہ مین ڈالدیا آپ اوسکی شکل بنکر تیار ہوا پاؤن مین اپنے رسی باندھکر چاہ مین لٹک
رہا ساحران حیات آکر پہونچے اپنا افسر جانکر نکالا میان برق چیختے ہوے بیدار ہوے
کہا صاحبو مینے کیا کیا جو میری ٹانگ مین رسی باندھکر کنوئین مین لٹکا دیا ساحرون نے کہا
اے افسر نامدار عیاران اسلام مہتر قران عالیمقام تمکو لٹکا گیا ہے برق روتا پیٹتا ہوا
بارگاہ حیات مین آیا حیرت تو اپنی بارگاہ مین چلی آئی حیات جادو بیٹھے ہین
کہ پلنگ آکر پہونچا دوڑکر قدمون سے حیات کے لپٹ گیا کہا اے شہنشاہ غضب کی
بات ہے عیار مجھکو لٹکا کے چلا گیا بڑی خیر ہوئی کوئی شیر بھیڑیا کھا جاتا ای شہنشاہ مقام
خوف ہے انتظام کرنا واجب ولازم ہے غلام اپنی غفلت پر نادم ہے اب مین کسی کو بارگاہ
مین نہین آنے دونگا شراب وغیرہ میرے ہاتھ سے بھیجیے خاصے کا بھی انتظام مین ہی کرونگا
اب سرکار مطمین رہین کیا مجال عیار کی کہ عیاری کر سکے یا غیر کوئی حضور کی بارگاہ مین
آسکے یہ کہکے میان برق میخانے مین گئے شراب کو خراب کیا کہ روشن چوکی کی صدا کان
مین آئی برق نے پوچھا یہ روشن چوکی کیسی بجتی ہے ملازمون نے عرض کیا حیرت زنخوان

کھانیکے بھیجے ہین برق ہیجانے سے تڑپ کے نکل آیا چوبدار سے کہا خوان ٹھہراؤ ہم اپنے آقا کے دربار
مین اِس طرح نہ جانے دینگے ابھی ہم بلا مین پھنس چکے ہین ہماری مہر سے کھانا جائے ہمارے
شہنشاہ پر کوئی زوال نہ آئے چوبدار نے خوان کھانے کے رکھوا دیے برق نے سب کھانے
کھول کھول کے دیکھے سب مین بیہوشی ملائی خوانون پر اپنی مہر کی ساتھ لیکر دربار حیات
مین آیا عرض کی اے شہنشاہ خاصہ نوش فرمائیے غلام نے انتظام کر لیا حیات نے دیکھا
پلنگ صف شکن مثل خدمتگارون کے کام رہا ہے حیات جادو نے کہا اے پلنگ
تم افسر اعلےٰ ہو یہ کام خدمتگارون کا ہے خدمتگارون کو بلا لو پلنگ نقلی نے دست بستہ
عرض کی حضور ہم وزیر مصاحب جان کی حفاظت کے طالب ہین یہ وہ مقام ہے مثل
خدمتگارون کے جوتے لیے آپ کی پشت پر کھڑے رہین یہ وقت مصاحبت نہین ہے
حضور دخل ندین خاصہ نوش کرین حیات جادو پلنگ کی تعریفین کر رہا ہے پلنگ
کھڑے ہوے ٹہل رہے ہین مصاحب جلدی مین کھانا کھانے لگے حیات جادو بلائے
روزگار ہے جیسے ہی اسنے قاب مین ہاتھ ڈالا اترا تا ہوا قاب ٹوٹ گئی بازو پر سے تیلے نے
آواز دی ایمن بیہوشی تھی حیات جادو نے ہاتھ کھینچکر کہا اے پلنگ یہ کیا ہوا
بیہوشی کسنے ملائی نہنگ برابر کھڑا ہوا تھا برق نے خنجر مارا نہنگ زہ گھڑا کے گر پڑا
برق نے نعرہ کیا کہ او حیات ہمنے بیہوشی ملائی ہنم مہتر برق فرنگی شاگرد مہتر مہتران کو
اب بھڑ کے چھتے کو چھیڑ دیا عیارون سے بھڑ پڑا نیش زنی کی اب کیا تمکو زندہ جانے دینگے اے
حیات جادو تجھکو تیری موت لیکر آئی ہے حیات جادو غصے مین اوٹھا برق نہنگ کو
مارکر نعرے کرتا ہوا اندھیرے مین نکل گیا حیرت دوڑی ہوئی آئی دیکھا لاشہ نہنگ پڑا
ہوا ہے چلتے چلتے برق کئی جادوگرون کو مار گیا حیات جھلا رہا ہے حیرت قدمون سے
لپٹ گئی کہ بابا جان واسطہ سامری کا آپ چلے جائیے دیکھیے عیارون نے تار باندھ دیا
حیات جادو نے کہا اب نمانونگا صبح ہو چکی ہے وہان پلنگ جو درہ کوہ مین پڑا تھا
اوسکو گھسیارون نے آ کے اٹھایا روتا پیٹتا لشکر مین چلا حیات جادو لقا بارگاہ مین بگڑ
رہا ہے ساحرون نے دور سے دیکھا کہ پلنگ آتا ہے آپس مین اشارے ہوے کہ دیکھو

عیاروں کا کیا کلیجہ ہے ابھی نہنگ کو مار گیا اور پھر آتا ہے مشہو دجادو کو توال لشکر ہے
سب مین بڑا افسر ہے سب سے کہا چپ ہو اب ہم دھوکا نہ کھائینگے خوب سمجھ چکے خون پیا ین
مارینگے ایک نے کہا سر کاٹ لینگے ایک نے کہا ہمارا افسر نہنگ مارا گیا ہم ناک کاٹ لینگے
کان تو ہو یا جی کو پھر کبھی ایسی حرکت نکرے ایک نے کہا دیکھو کیسے بجا اکڑے ہوے چلے
آتے ہین ایک نے کہا ہمکو بالکل گدھا بنایا ہے دن دہاڑے عیاری کرنے آیا ہی کو توال
صاحب نے کہا دیکھو اب کیا کہتا ہے باتین تو اسکی سنو پلنگ نے جو اپنے ساتھ والونکو
دیکھا پکار کر آواز دی واہ بھائیو خوب ہماری خبر لی بیچارے گھسیارون نے گرفتاری سے
رہا کیا کمندون مین بندھے پڑے تھے بڑی مشکل سے لشکر مین پہونچے سامری نے
ہماری جان بچائی کو توال نے کہا آئیے تشریف لائیے آپ کو تو ہم ڈھونڈھتے تھے کہ پلنگ
دوڑا کو توال صاحب سے بغلگیر ہون جیسے ہی پلنگ قریب آیا کو توال صاحب نے
ٹٹے پکڑ کے ایک طمانچہ مارا اشں جیوٹیون کے سب ساحر جمٹ گئے کوئی کہتا ہی کہ عمرو ہے
کیون بے ساربان زادے تو نے کھیل مقرر کیا ہے ہمکو اندھا بنایا ایک کہتا ہی وہی برق
فرنگی ہی ایک نے کہا مین پہچان گیا مہتر قران ہی لات جوتی پڑنے لگی پلنگ ہائی دیتا
ہے ارے یارو عیارون کے ہاتھ سے بچا تو تم مارے ڈالتے ہو بلوہ جو ہوا حیات دربار
سے نکل آیا دیکھا پلنگ کو مار پڑتی ہے اسنے جو حیات کو دیکھا پکارا شہنشاہ مجھے بچایئے
حیات جادو نے کہا مارو جوتیان میرے افسر کو مار کر چلا گیا یارو بڑا کام کیا جو ایسے
عیار کو گرفتار کر لیا عرض کی حضور اب پھر آیا ہے اب نیا فقرہ بنا کے لایا ہی ہم سب سے
شکایت کرتا ہے کہ ہماری خبر نہ لی حیرت بھی سنع کرتی ہے ٹھہر جاو ارے ذرا گرم پانی
لاکر منھ دھلاؤ حال کھل جائیگا یہ ذکر تھا کہ آسمان پر ایک لکہ ابر ہفت رنگ نمایان ہوا
افراسیاب جادو خبر آمد حیات سنکر آیا ہے دیکھا تو لشکر مین ہنگامہ ہے ایک بڑا
افسر پٹ رہا ہے افراسیاب جادو نے پکار کر کہا یہ کیسا معرکہ ہے کو توال نے پکار کر آواز
دی حضور یہ برق فرنگی عیار ہے ہمارے افسر کو مار گیا بڑا مکار ہے اب ہمکو بنانے آیا
ہے ہم کیا نادان تھے گرفتار کر لیا اب اسکو مار ڈالینگے افراسیاب نے آکر سکو کہا یا

پلنگ حضور حضور کہکر قدمون سے لپٹ گیا چیخین مار کر رونے لگا جب تو افراسیاب جادو نے سب کو ہٹایا پلنگ کے منھہ پر ہاتھہ پھیرا کہا یارو تمھارا افسر ہے ناحق کو انکو مارا یہ معرکہ کیا ہوا کوتوال نے سب کیفیت بیان کی کہا حضور شب بھر مین قیامت برپا ہو گئی عیارون نے تار باندھ دیا افراسیاب بہت ہنسا حیات جادو کو آکر سلام کیا کہا بابا جان آپ کیون ان کانٹون مین اوبجھتے ہین آپ اپنے ملک کو تشریف لیجائیے سوائے میرے کوئی نہین اوٹھا سکتا حیات جادو نے کہا تو ہی نے ان عیارون کو منھہ لگایا میان بی بی دونون ڈرتے ہین عیارون کی بڑی تعریف کرتے ہین میری بیٹی کو برابر صدمے پہونچ رہے ہین اب ملک کو صاف کرکے جاؤنگا افراسیاب نے لاکر حیات جادو کو تخت پر بٹھایا بہ منت کہا آپ مہربانی فرمایئے مین تدبیر قتل مسلمانان کر چکا ہون آپ کی خبر سنکر برائے قدمبوسی حاضر ہوا ورنہ اب تک جاکر مین طلسم نور افشان فتح کر چکا ہوتا حیات جادو نے کہا مین انکا خاتمہ کرون طلسم نور افشان بھی فتح کر دونگا کوکب بچارہ کیا ہے میرے سامنے چھوکرا ہے افراسیاب نے ہرچند کہا مگر حیات جادو نے وہ غرور کی باتین کین کہ افراسیاب جادو کو ناگوار ہوا کہا آپ کو اختیار ہے حیرت خاموش رہو حیات نام ہی ممات لقب ہو جائیگا قضا ہی دامنگیر ہے ہم مجبور ہین حیرت رونے لگی شہنشاہ آپ ہی اتنی بڑی بات میرے باپ کو کہتے ہین افراسیاب نے کہا مین بہت سمجھا چکا اب تماشا دیکھون گا کیا کرتے ہین حیات نے کہا ابھی دیکھہ لو بادولت کے سحر کو کوئی کیا جانے ابھی سبکو بلواتا ہون ساربان زادے کی مارے کوڑون کے کھال کراونگا قدمون پر گرے ناک رگڑے عذر نہ قبول کرون یہ کہکر دستک دی اور آواز دی ای نیرنگ شعبدہ باز جلد حاضر ہو سب نے دیکھا گوشۂ بارگاہ سے ایک بارہ برس کا لڑکا نہایت شایستہ سپر شمشیر لگائے ہوئے حیات جادو کو آکر سلام کیا حیات نے کہا اے نیرنگ بارگاہ مسلمانان مین جاؤ عمرو کو اپنے ساتھہ لاؤ کہنا شہنشاہ برائے مناظرہ طلب فرماتے ہین اصلاح کراکے فیصلہ کرادین اگر آنے مین عذر کرے سردار دخل دین تو وہی تدبیر کرنا طفل نے دست بستہ عرض کی بہت خوب

یہ کہکر لشکر مہرخ مین آیا دربارگاہ پر پہونچکر ایک جست کی قنات کو پھاندکر بیچ بارگاہ مہرخ مین آکرا وترا پکارکر آواز دی سنم نیرنگ شعبدہ باز فرستادۂ شہنشاہ حیات جادو خواجہ بھی کرسی پر بیٹھے ہین اوس طفل نے کہا خواجہ اوٹھو تمکو شہنشاہ حیات نے بلایا ہی فیصلہ کرادینگے عمرو نے طرف مہرخ کے دیکھا مہرخ و باغبان نے اشارہ کیا کہ ہرگز جانیکا ارادہ نہ کیجیے گا وہ بڑا ساحر زبردست ہے عمرو نے آنکھہ ملاکر کہا مین تو نہ جاؤنگا یہ کہکے اپنے مقام سے جنبش کی چاہا نیمچہ ٹیک کر نکل جاؤن نیرنگ نے ہاتھہ ہلایا ایک برق چمکی سب سردارون کی آنکھین جھپک گیئن عمرو نے دیکھا کسی نے مجھکو پکڑ لیا اپنے مقام سے ہل نہین سکتا نیرنگ نے کہا کیون اوساربان زادے ہمنے چاہا باآبرو تجھکو لیجلین اب کشان کشان لیجائینگے سردارون نے جو خیال کیا وہ برق چمکتے ہی سحر فراموش ہوگیا چہرے پر سب کے ہوائیان اوڑنے لگین ایک نے ایک سے اشارہ کیا سحر بھول گئے تب ملکۂ مہرخ نے عمرو سے اشارہ کیا عمرو نے کہا اے شاہزادۂ نیرنگ ہم حیات کو ایسا نجانتے تھے آج تو معاف کیجیے کل ہم آکر کلام کرینگے تمھارے ساتھہ چلینگے نیرنگ نے کہا خواجہ یہ کسی بچے کو سمجھاؤ تم عیار ہو اگر بھاگ جاؤ تو مین کہان ڈھونڈھون اگر یہ سب سردار ملکہ تمھاری ضمانت کرین تو رات بھر کو چھوڑے جاتا ہون اگر چلے جاؤگے تو مین آکر ان سکو مار ڈالونگا سب سردار عمرو کے نام پر جان دیتے ہین سب نے بخوشی کہا ہم خواجہ کی ضمانت کرتے ہین صبحکو حاضر کردینگے نیرنگ نے ایک اقرارنامہ لکھوایا سب سردارونکی مہر کرائی عمرو کا ہاتھہ ہاتھہ مین مہرخ کے دیا کہا کل صبحکو آپ سب صاحبون سے عمرو کو لونگا سب نے عہد واثق کیا نیرنگ نے اشارہ کیا پھر برق چمکی سبکو سحر یاد آئے جس طرح آیا تھا اوسی طرح پلٹ گیا بعد اسکے جانے کے ہنگامہ برپا ہوا مہرخ و بہار قدمون سے خواجہ کے لپٹ گیئن کہا خواجہ برائے خدا آپ طرف کوہ عقیق کے چلے جائیے دربار مین اپنے بلاکر نہین معلوم کیا بدعت کریگا ایک سحر ادنے سا اوسنے بھیجا ہمسے کسی سے دفع نہو سکا یہان اوس لونڈے نے وہ کاغذ لاکر حیات جادو کو دیا حضور مہرخ و بہار سبکو دیکھہ لیا غلام نے آپکے ہلکا سا شعبدہ کیا کوئی زبان بھی نہ ہلا سکا یہی مناسب جانا کہ اگر یہ لوگ عمرو کو بھگادینگے

بی مہرخ و بہار وغیرہ کی گردن لونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا حیات لگا موچھون تاؤ دینے ڈاڑھی پھٹکارنے لگا کہا لو بیٹا حیرت سنا ان لونڈی غلامونکی یہ حقیقت ہے جنھین تمسے لڑتے برسون گذر گئے ایک ہی دن مین سبکا امتحان کردیا یہ اونکی لیاقت ہے افراسیاب کو یہ باتین ناگوار گذرین حیات بلبلا رہا ہے کہتا ہے کل صبح کو عمرو کو بلاکے سوال سامری پرستی کرونگا ذرا بھی نہین کی اور اونکی موت آئی یہ اب محال نہین کہ حاضر ہون نیرنگ میرا فرزند ہے یہ طفل خود پسند ہے کہ جاتے ہی سبکے سحر سلب کرلیے بی بہار نے گلدستہ نہ مارا برق لامع نہ چمکین اگر ذرا زبان ہلاتین وہ لونڈا سبکے سر کاٹ لیتا نیرنگ تو غائب ہوگیا افراسیاب خاموش بیٹھا ہے چار پہر رات حیات جادو بلبلایا کیا بوقت سحر ہر چند مہرخ و بہار نے خواجہ سے کہا کہ تم چلے جاؤ جو ہمپر گذریگی جھیلین گے آپ بچینگے تو ہمین امید ہی اگر آپ پر کوئی زوال آیا تو کسی کے کیے کچھ نہو سکیگا آپ کی جان کی حفاظت ضرور ہے عمرو نے نہ مانا کہا صاحبو کلام کرنے مین کیا ڈر ہے جہان ڈر ہی وہان ہمارا گھر ہے جاکر اوس سے کلام کرینگے جیسا سوال کریگا ویسا جواب دینگے اگر اوسکو قتل کرنا منظور ہے بھاگ کر کہان جائین اپنے ضامن کو پھنسائین صاحبان لیاقت کا یہ طریقہ نہین ہے یہان صبح کو دربار افراسیاب آراستہ ہوا افراسیاب کو شوکت نمائی حیات کی ناگوار ہے حیات نے اوٹھتے ہی نیرنگ کو آواز دی وہی طفل دوازدہ سالہ آکر حاضر ہوا کہا اے نیرنگ جاؤ عہد کرنے والون کو لاؤ مہرخ و بہار و باغبان سے کہنا کہ تم بھی چلو کلام کا جواب و زبردستی نہ ہوگی مصالحہ کرادینگے بہت خوب کہکر وہ طفل چلا یہان رات بھر سب دربار مین جاگے ہین ہر اک خرد و کلان خواجہ سے یہی کہا گیا کہ چلے جائیے عمرو نے کہا مین تو نہ جاؤنگا حیات سے باتین کرونگا یہ ذکر تھا کہ نیرنگ آکر پہونچا عمرو کے ہوش اوڑ گئے مہرخ وغیرہ سب گھبرا گئے نیرنگ نے عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا حضور اوٹھیے تشریف لیچلیے شہنشاہ یاد فرماتے ہین عمرو خاموش سر جھکائے ہوے اوٹھا پیچھے مہرخ و بہار و باغبان و رعد و برق و برق لامع وغیرہ چالیس سرداران نامی روتے ہوے عمرو کے ساتھ ہوے برق و جانسوز و ضرغام نے بھی اپنے کو ظاہر کردیا لیکن افراسیاب

قبضے مین آگیا کیا کرین وہ عمرو کو کشان کشان لیے جاتا ہے اگر سردارون نے قصد کیا که سحر کرین تو عمرو اشارے سے منع کرتا ہی کہ آپ لوگ میرے مقدمے مین دخل نہ دین مین سمجھ لونگا قضائے کار شہنشاہ کوکب وشتضمیر وبران شمشیرزن قصر جمشیدی مین موجود ہین شب کو ہرکارے نے خبر بدعت حیات سنائی کوکب نے کہا اسکی کیا مجال که خواجہ کو دربار سے لیجائے وہ صاف کہلوا بھیجین میرے لیے تاج وتخت بھیجو استقبال کرو تو مین آؤن زبردستی نہ جائین مین وقت پر پہونچونگا وہ ملعون نیرنگ کون ہی ہم سمجھ لینگے رات کو تو کوکب نے یہ کہا صبح کو قصر مرأت واقعہ مین آکر بیٹھا اب جو آئینہ دیکھا تمام حال آئینہ ہوا کہ عجب فرلت سے نیرنگ عمرو کو لیے جاتا ہے ہاتھ پکڑے ہوے کلاہ سر بر بندار دلبس کوکب نے کہا کہ اے بران ہمسے اور عمرو سے رشتہ محبت قطع ہوا بُران نے گھبرا کر کہا شہنشاہ کیون کوکب نے کہا جب ہمارے ملک مین آیا تھا تو عمرو نے کیا کیا جھگڑا پھیلایا تھا کہتا میرا استقبال کرین میرے لیے تاج وتخت بھیجین مین نے ناز اوٹھائے اونھون نے خوب پانون پھیلائے اب آج چپکے جاتے ہین یہ نہین جواب نکلنا کہ ہم نہ جائینگے یہ ڈر ہے کہ وہ مشکین باندھ کر لیجائیگا ہم چھوڑا لاتے اگر خود جاتے لیکن ہمین کیا غرض مفت مین ہمنے اپنے اوقات کو ضایع کیا ایک ذلیل کے شریک ہوے قوم کا ساربان زادہ تین روپیہ کا پیادہ خوب ثابت ہوا جو اسکے ناز اٹھاتا ہے اوسیز خوب ہی فرمایشین ہوتی ہین دشمن سے کیا ڈرا اگر وہ بدعت کرتا ہم اپنے سر پہ لیتے سحر حیات کا جواب دیتے جب وہ خود ہی چلے جاتے ہین تو ہم کیون دخل دین بُران نے کہا بابا جان انصاف فرمائیے عمرو غیر ساحر ہے نیرنگ پتلہ سحر حیات کا اسکے ساتھ وہ کیا کرے کوکب نے کہا عمرو بھاگ کے ہمارے ملک مین کیون نہ چلا آیا بارگاہ مین کیون سینہ سپر کیے بیٹھا رہا جب حیات اوسنے تلاش کرکے گرفتار کرتا ہم اپنی جان مٹاتے حیات سے مقابلہ کرتے بیٹا تم کیا جانو بس آج سے عمرو کا ہم منھ نہ دیکھین گے بدون استقبال کرائے حیات سے اگر یہ اندر بارگاہ کے چلا گیا ہمارا اوسکا رشتہ قطع ہوا مفت مین ہمنے اپنے کو برباد کیا ایک حقیر کے واسطے افراسیاب سے فساد مول لیا کوکب مرات واقعہ کو دیکھ رہا ہے اور

وہ ہمدم ترّان سے یہی کہتا ہی لو عمرو اپنے لشکر سے نکل آیا اب بھی نہین مچلتا مین دیکھ رہا ہون کہ بہار و باغبان کو منع کر رہا ہے بڑی ذلت سے وہ لیے جاتا ہے بران خاموش باپ کی بات کا کیا جواب دے کو کب مُنہ مین حال دیکھ دیکھ کے ایسے ہی کلمات کہہ رہا ہی لو عمرو لشکر مین پہونچ گیا حیات کا جلوخانہ شہنشاہی قریب رہگیا سو قدم تک عمرو کا دوست ہون جسوقت سامنے حیات کے اسی حال سے پہونچ جائیگا پھر مین عمرو کا دشمن ہون جواب صاف کہلا بھیجون گا کہ زبردستی افراسیاب مجھسے لڑیگا تو جواب دونگا یہ کہہ دونگا کہ مین عمرو کا ساتھ نہین دیتا کوئی کلمہ ظالم نہین کہتا چپکا چلا جاتا ہے لیکن خواجہ عمرو جب اسی حال سے لشکر حیات مین پہونچے ساحر ہنس رہے ہین کہ دیکھیے والدنا مدار کے حیرت کے کیا حال کیا بھاگ بھی نسکا خواجہ عمرو نے جب دیکھا جلوخانہ قریب ہا تو کہا اے شہنشاہ نیرنگ مین کچھ عرض کرونگا اسطرح گڑگڑا کے کہا کہ نیرنگ کو رحم آگیا نیرنگ نے کہا خواجہ نہ گھبراؤ ہم تمھاری صفائی کرا دینگے اپنی مالک سے سفارش کرینگے جہانتک ہوسکیگا گذارش کرینگے دو کام کرنا ایک تو جاتے ہی قدمونپر گر پڑنا اوسکو رحم آجائیگا دوسرے سامری پرستی سے انکار نکرنا عمرو نے کہا ای شہزادے ایسا نہو وہ دیکھتے ہی قتل کر ڈالے اگر مجھکو غلامی مین قبول کرین سب سردار میرے قبضے مین ہین سکو لاکر قدمونپر گرا دون اسد شکار گاہ مین ہی اوسکا سر لاکر حاضر کرون دیکھو بھائی اپنی جان ہی تو جہان ہی ہیان اسد مجھکو زندہ نکرینگے اپنی اپنی گور اپنے اپنے اعمال قبر مین کوئی ساتھ نہ جائیگا مین قدمونپر اونکے کیا تمھارے گرون یہانسے تا کوہ عقیق فتح کرادون جو مین قتل ہوگیا میرے ننھے ننھے بچے تباہ ہوجائینگے بیبیان بہت ہین بھیک مانگتی پھرینگی میری پشت قبر سے نلگیگی نیرنگ نے کہا خواجہ نہ گھبراؤ ہم تمھاری جان بچا لینگے عمرو نے جیب سے نکال کر ایک تختی الماس کی نیرنگ کو نذر دی کہا حضور میرے پاس مال بہت ہے جسوقت آپ مجھکو قدمونپر حیات کے گرا دینگے اسقدر جواہر دونگا کہ دولت دنیا سے بے نیاز ہو جاؤ کے مجھے اسد سے محبت نہین ہی اپنی جان عزیز ہی اس طرح خواجہ روئے نیرنگ نے کہا مین دل سے سفارش کرونگا کئی گوہر بے بہا خواجہ نے نیرنگ کو دیے نیرنگ نے خوشی خوشی لے لیے عمرو کو تسکین دی اس طرحکی باتین آپسمین ہوئین نیرنگ نے گلے سے لگا لیا کہا خواجہ نہرو ہم تمھین نوکر بھی رکھا

دینگے جان بھی بچا لینگے عمرو نے کہا بھائی مین بڑے کام کا آدمی ہون ہفت اقلیم مین عملداری
کرا دونگا میرا پیٹ بھر دین حیات جادو کو بادشاہ کرین تم عہدۂ سپہ سالاری پر رہنا ہمین بھی
کوئی عہدہ سو پچاس روپیہ کے محاصل کا ملجائے اسد کا سر کاٹکر دین چلکر حمزہ کو تسخیر کرین لو
فراغت ہو گئی تمام دنیا مین عملداری ہوئی حمزہ تو مجھکو اپنا دوست جانتا ہے مین جاتے ہی
سبکو سنکھیا دونگا ایک ہی دن مین خاتمہ ہے اسطرح کی باتین کرتے ہوئے جلوخانے مین پہونچے
عمرو وہان گیا کہا بھائی نیرنگ مجھکو یکایک سامنے نہ لیجاؤ بادشاہونکے مزاج کا یہ طریقہ ہے گا آئے
بسلامی بخشدو گا ہی بدنامی خلعت ہندشاہ غصے مین بیٹھے ہون مجھکو دیکھتے ہی کہین کہ سر کاٹ
لو تم سفارش کرو تم پر بھی خفا ہون بادشاہونکے مزاج کا پتا نہین ملتا مین یہان کھڑا ہون
تم اندر جاکر عرض کرو عمرو حاضر ہے سامری و جمشید کو سجدہ کریگا آپکی نوکری کا امیدوار ہے
مزاج اونکا ٹھنڈا ہو تب مجھکو لیجاؤ مین جاتے ہی قدمون پر گرون آج ہی فتح کرا دون نیرنگ
نے کہا خواجہ بھاگ نہ جانا عمرو نے کہا مین بھگوڑا نہین ہون مردون کی جو کہا وہ کیا اب تیرے
تمہارے معاملہ ہو گیا تم ایسا سرپرست ملا ہفت اقلیم کی سلطنت کرینگے کہ کہین بھاگ جائینگے
جب ہزار ملک لوٹینگے ایک شہر کی سلطنت تو ملیگی نیرنگ نے کہا نہین خواجہ مین چہارم لے
کرا دونگا عمرو نے کہا بس جائیے اب معاملہ ہو گیا نیرنگ نے خواجہ کا ہاتھ چھوڑا افراسیاب
صرصر سے کہ رہا ہے آج کیا ہے کہ عمرو سیدھا آتا ہے سامری و جمشید کچھ تقدیر کرین عمرو قتل
ہو جائے ان بڑے میان کی گردن دبائے ایک سحر کرکے بہت بلبلا رہا ہے صرصر کہتی ہے مجھے بھی
تعجب ہے حیات لاف و گزاف کر رہا ہے کہ نیرنگ سامنے آیا جھککر سلام کیا حیات نے کہا
اے نیرنگ عمرو کو کیا کیا نیرنگ نے دست بستہ عرض کی حضور عمرو تو مرد معقول ہے آج ہی
آپکی ہفت اقلیم مین عملداری کرا دیگا بڑا عقیل و فہیم و دانا ہے آپکو ہزارون دعائین دیتا ہے ایسا
رفیق کسکو ملتا ہے مینے سب معاملہ طے کر لیا ہے ہفت اقلیم مین آپکی عملداری ہو گی حیات ہان ہان کر رہا
ہے وہان جلوخانے مین ہزارہا جادوگر جمع تھے جیسے ہی نیرنگ عمرو کو چھوڑ کر اندر گیا مہرخ و بہار
و باغبان قدرت وغیرہ چالیس سردار ساتھ ہین قران و برق جالسوز و ضرغام بھی حاضر
ہین عمرو نے فوراً زنبیل سے اپنی بارگاہ دانیالی نکالی ساحرون نے دیکھا عمرو نے ایک چھڑی سی

نکالی عمرو نے معجزہ طلب کیا کہا اے بارگاہ بزرگان ایک چھوٹا سا خیمہ استاد ہوجائے فوراً بارگاہ درست
ہوگئی عمرو نے چالیسون سردار اپنے عیار اندر کیے خود تخت نکالکر بچھایا تاج سر پر رکھا قبائے قلمکار
زیب جسم کی زنبیل سے کنیزین نکالین عمرو نے پیر ٹہلائے وہ کنیزین بیٹھکر پانون دبانے لگین ہاہا حیران
حیات جو کھڑے تھے اونھون نے پکارکر کہا او عمرو یہ کیا کیا عمرو نے گالیان دینا شروع کین جادو
دوڑے کہ ٹانگ پکڑکے عمرو کو کھینچ لین جس جادوگر نے طناب پر ہاتھ رکھا وہ اولٹا لٹک گیا عمرو
نے زنبیل سے دو چار گرگے نکالے وہ گرگے سونٹے ہاتھ مین لیے ہوے استاد استاد کہتے ہوے
نکلے عمرو نے کہا یہ سب غل مچاتے ہین مارو انکو ہماری نیند مین فرق آتا ہے گرگے سونٹے لیکر جھپٹے
جسکے سونٹا مارا سر پھٹ گیا کسیکا ہاتھ ٹوٹا کسیکا مُنہہ ٹوٹا ہزارون جادوگر سحر کرتے ہین آگ برسا
رہی ہے بارگاہ پر تاثیر نہین ہوتی شعلہ ہائے آتش ادہین ساحرونکو جلا رہے ہین ایک گرگے نے
دست بستہ عرض کی استاد اب کارخانے مین مومیائی نہین رہی تھوڑی بنالون خواجہ نے
اشارہ کیا اچھا بنالو بیٹا اوس گرگے نے ایک موٹے جادوگر کو تاکا انگیٹھی آگ کی نکالی کمر سے ایک
بڑا سوا نکالا جادوگر کے دماغ مین چھید کردیا ایک طرف انگیٹھی رکھی ایک طرف کاسۂ بہیجا بھیجا ٹپک
ٹپک کے گرنے لگا آگ کی حدت بھیجا ٹپکنے کی شدت وہ جادوگر چیخا عمرو نے کہا اسکی زبان کاٹ لے
ہمارا نسخہ خراب ہوتا ہے وہ گرگے تو حکم کے پابند ہین فوراً بڑھکے زبان لی دو بھائی کھڑے ہین
ایک کا نام سام جادو دوسریکا ہام ہام جھپٹ کر بڑھا یہ کہتا ہوا کہ اس سالے زبان زادیکی ٹانگ پکڑکے
کھینچ لون گرگون کو مارون جیسے ہی جھپٹ کر قریب آیا بارگاہ سے مس ہوا ادھر سے گرگے نے
ٹانگ پکڑکے کھینچ لیا چھاتی پر چڑھ بیٹھا سام منتین کرنے لگا خواجہ خدا کیواسطے میرے بھائی کو
چھوڑ دو عمرو نے کہا مین تو سوداگر ہون قیمت لگائیے اوسنے کہا جو فرمائیے عمرو نے کہا دو ہزار
روپیہ منگائیے وہ دوڑ کر دو توڑے کھینچتا ہوا لایا عمرو نے ایک گرگے سے کہا یہ دو توڑے لیلو اسکے بھائی
کو حوالے کرو مگر گرگے سے اشارہ کیا زبان کاٹ لو کچھہ تو نشانی رہے گرگے نے زبان کاٹ کے ہام
کو باہر پھینک دیا سام نے دیکھا لیٹ گیا کہا بھائی کچھہ منہہ سے بولو بیٹے تمکو دو ہزار روپیہ دیکر بچایا اوسنے
منہہ کھولدیا سام نے دیکھا ہام کی زبان کٹی ہوئی ہے اوسنے پکارکر کہا خواجہ یہ کیا کیا عمرو نے کہا لو زبان
رکھی ہے لیجاؤ جونہ گرگے سے جوڑ لو وہ لینے کو بڑھا گرگے نے اوسکی بھی گردن لی سونٹا مار دیا سام کو بھی

سرسام ہوا قیامت برپا ہی گیر و دار و دار و گیر کی صدائین بلند ساحر زرد مند ہزارون کے لاشے پھڑک رہے
ہین سیکڑون طناب مین لپٹے ہوے ہین حیات جادو نے جو یہ آوازین سنین کہا اے نیرنگ یہ کیا
ہوا ہام و سام تو میرے مصاحب تھے اونکو کسنے مارا افراسیاب نے ہنسکر کہا شاید عمرو بگڑ گیا حیات
نے کہا کیسا بگڑ گیا جا کر جوتیان مارونگا یہ کہکے تاج کج کرتا ہوا چلا یہان نیرنگ بھی ساتھ ہین حیات
سے کہہ رہے ہین عمرو کی جان نہ لیجیے گا افراسیاب تو بڑے رازدان ہین ہنس ہنس کے فرماتے ہین
پہلے اپنی جان تو بچا لو نیرنگ کہتا ہی مین ابھی گردن لیتا ہون پردہ بارگاہ کا اوٹھا نیرنگ نے
دیکھا خواجہ پانون پھیلائے ہوے تخت پر بیٹھے ہین مہرخ و بہار وغیرہ کو کرسیان نکال بجواہر دی ہین
باطمینان سب بیٹھے ہین مہتر قران بندہ تھامے ہوے پشت پہ ٹہل رہے ہین میان برق تڑپتے ہی
ہین جانسوز و مہتر و ضرغام بھی کاروبار مین مصروف ہین ایک کنیز خوشرو جو خواجہ کے پانون دبا رہی
تھی عمرو نے ایک لات ماری کہ تخت کے نیچے گری اوسنے ہاتھ باندھکر کہا اوستاد مینے کیا خطا کی
عمرو نے کہا او بیحیا مہندی لگا کر ہمارے پانون دبانے آئی ہی رنگ حنا ہمارے پانون مین چبھتا ہے
وہ کنیز روتی ہوئی ہٹی ہاتھون کو رگڑنے لگی کھال تک ہاتھہ کی اوڑ گئی پھر آکے اپنے کام مین
مصروف ہوئی نیرنگ نے جو یہ معرکہ دیکھا پکار کر آواز دی کیون رے ساربان زادے یہ کیا حرکت
ناشایستہ ہی شہنشاہ ہمارے کھڑے ہین تو پانون پھیلائے بیٹھا ہی عمرو نے جھڑک کر کہا دور ہو اسقدر جوتیان
مارونگا کچھ دنون کو یاد کروگے تمھاری مومیائی ہو اوڑنگا نسخہ میرا ناقص ہوا جاتا ہی کمسن کی مومیائی
خوب بنتی ہی کارخانے مین اب باقی نہین رہی افراسیاب نے کہا اے نیرنگ ٹانگ پکڑکے کھینچ لے نیرنگ
دوڑا مثل شعلہ جوالہ جا پڑا جیسے ہی طناب سے مس ہوا اولٹا لٹک گیا بے بس ہوا گرگا سونٹا لیکر
سر پر آیا عمرو نے کہا ہان اسکے گلے سے کنٹھا اوتار لے جتنے موتی دیے بیحیا نے کنٹھا بناکے پہن لیا
گرگے نے دو تین سونٹے جو تڑون پر مارے دہائی دینے لگا خواجہ مین تو غلام ہون عمرو نے کہا
او بیحیا ہمارا جواہرات کیا کیا کہا سب حاضر ہے گرگے نے ہاتھہ مروڑ کے سب جواہرات لے لیا خواجہ
نے شمار کیا ایک نگینہ نہ تھا کہا اوسکے بدلے اسکی ناک کاٹ لو ایک گرگا استرا لیے کھڑا حکم مین خواجہ
کے تاخیر نہین ہوتی اوسنے جھککر فورًا ناک کاٹ لی دوسرے نے سونٹا مارا میان نیرنگ کا سر
پھٹ گیا عمرو نے اوٹھکر گرگے کو دو کوڑے مارے گرگے نے کہا اوستاد مینے کیا خطا کی کہا ابے

ننگ خاندان کو یہ ہنہ نکیا لباس خون آلودہ ہوگیا یہ کس حساب مین لکھا جائیگا تمہاری تنخواہ مین مجرا
ہوگا گرگے سے ٹکے روز کی ادائی مقرر ہوئی افراسیاب کھڑے ہنس رہے ہین بہت خوش ہین شیران
سلطنت سے فرماتے ہین خواجہ عمرو نے کیا کار نمایان کیا وہ عیار طرار صاحبقران عالی وقار ہے
صرف مجھسے ڈرتا ہی مین اوسکی قدر بھی کرتا ہون لاکھون کا اونسے نقصان کیا مینے کچھ نہ کہا آج بڑے
میان کی خوب ٹانگ لی نیرنگ کو قتل کر ڈالا اب وہ بارگاہ دانیال مین بیٹھا ہی اوسکا کوئی کیا کر سکتا
ہی یہ بارگاہ بزرگونکی ہی اسپر سحر نہین تاثیر کرتا ہم سب حالات سے بخوبی آگاہ ہین غصے مین حیات جادو
آستین چڑھا کے چلا حیرت جادو دوڑ کر کمر مین لپٹ گئی کہا بابا جان کہان جاتے ہو حیات جادو
نے کہا بیٹا مجھے چھوڑ دو میرا ٹرار رفیق مارا گیا مین چھاتی پر چڑھ بیٹھونگا حیرت نے کہا بابا جان اس بارگاہ
پر سحر نہین تاثیر کرتا آپ کیا غضب کرتے ہین افراسیاب جادو کہتا ہی جانی بھی دو اپنی بزرگون کا سحر
تو دیکھو انھین بزرگون سے تعلیم پاتے ہین ملکہ حیرت سر پیٹنے لگی کہا آپ چاہتے ہین میری بابا جان
کی مومیائی بنائی جاے یا وہ نگوڑا زنبیل کی سیر کرائے اس بارگاہ پر کئی مرتبہ اپنے سحر کیے آخر کیا انجام
ہوا حیات جادو نے جھلا کر کہا اے حیرت ہٹ جا مین قریب نجاؤنگا سحر کر کے پھونک دونگا دیکھو تو
ساربان زادہ کیسے پیر پھیلائے بیٹھا ہے خواجہ عمرو پکار رہے ہین او حیات آتا نہین یہ سنکر حیات
جھبیٹا ہی حیرت لپٹ جاتی ہی حیات نے کھڑے ہو کر خوب خوب سحر کیے آگ برسائی برف گرائی
برف کے پہاڑ بنگئے ہزارہا ملازمان افراسیاب ٹھنڈے ہوے لشکر مین صدائے فریاد والغیاث بلند
ہوئی افراسیاب نے کہا میرا لشکر تباہ ہوا جاتا ہے اب حیات سحر کر کے عاجز ہوا سامنے خواجہ عمرو
کے کھڑے ہو کر کہا اے شہنشاہ اوج عیاری آخر تم کیا چاہتے ہو عمرو نے کہا کہ تو کیسا بادشاہ جلیل ہی
کسی میس شریف کو اسطرح بلاتے ہین اگر تو چاہتا ہی کہ ہمارے تیرے مناظرہ ہو کلام اصلاح و غیر اصلاح
لیے جائین ہم اپنے عیارون کو بھیجتے ہین ایک بارگاہ زربفتی بہت معقول انکو دیجیے یہ موافق اپنی طریقے
کے استاد کرینگے ہم اوس طرف سے بارگاہ مین آکر داخلہ کرین تم اگر استقبال کرو ہمارے لیے تخت برائے
سرداران دنگل و کرسیان اطمینان سے بیٹھین گے جیسا تم سوال کروگے ویسا ہم جواب دینگے یہ
کیا طریقہ ہے کہ ایک شہدے کو بھیجدیا کہلا بھیجا کہ آؤ ہم بھی وہان سے چلے آئے یہان آکر
بگڑ گئے تم سے جس طرح ہو سکے اوس طرح ہم کو لیجاؤ ہم تو با آبرو جائینگے شہنشاہ ہماری آبرو کو

خوب جانتے ہین افراسیاب جواب دیتا ہے خواجہ سچ کہتے ہین باباجان نے قاعدے کے سراسر خلاف کیا حیات جل رہا ہے اب دل مین سوچا کہ جب یہ بارگاہ مین آئیگا کلام کرتے کرتے بات مین جھگڑا اٹھا دونگا ساربان زادے کی گردن لونگا جو عمرو نے کہا حیات نے قبول کیا ایک بارگاہ نہایت کلان عمدہ منگوا کر حاضر کی مہتر قران وجانسوز وضرغام وبرق نکلے لا کر پہلوے بارگاہ افراسیاب مین سراچے سے سراچہ قنات سے ملا کر استاد کی اس طرف پھاٹک کھا اس طرف نکلنے کا دروازہ حیات نے تخت بھی بچھوا دیا کرسیان بھی آراستہ کرا دین کہا خواجہ اس طرف سے آئے ہین بارگاہ مین استقبال کرونگا خواجہ اوٹھے بارگاہ دانیالی کو نذر زنبیل کیا مہرخ وبہار وغیرہ چالیس سردار ساتھ تاج سر پر خلعت فاخرہ زیب جسم انور حلقہ ہاے کمند آصفاے باصفا بازوون پر گلیم عیاری کاندھے پر پڑی ہوئی اس شان وشوکت سے چلے حیات یہان اندر بارگاہ کے براے استقبال کھڑا ہی افراسیاب حیران دل سے کہتا ہی اب عمرو کیون آتا ہے یہان آئیگا بڑا دھوکا کھائیگا گرفتار کیا جائیگا سر اسے کہ رہا ہی اس وقت عمرو نے مجھکو بہت خوش کیا خوب اس مغرور کی گردن لی حیات کھڑا ہے کہ اس پھاٹک پر جب خواجہ نے داخلہ کیا بسم اللہ بسم اللہ کی آواز آئی ہلڑ ہوا شہنشاہ اوج عیاری آتے ہین بارگاہ کے پھاٹک مین داخلہ کیا حیات بارگاہ مین منتظر کھڑا ہی دیکھا خواجہ عمرو بصد کر وفر لباس بادشاہی زیب جسم مہرخ وبہار وغیرہ گرد عیار بانہاے عیاری سے آراستہ عقب مین خواجہ کے قدم بقدم بسم اللہ بسم اللہ کہتے ہوے حیات نے بڑھکر استقبال کیا ہاتھ ملایا کہا تشریف رکھیے خواجہ تخت پر بیٹھے گرد سرداران مذکور عیار لٹکے بارگاہ مین چلے گئے ابھی کلام نہین ہونے پایا حیات حیران چہرے کو عمرو کے دیکھ رہا ہی لیکن کوکب قصر مرات مین بیٹھا ہوا جھلا رہا تھا بران منتین کر رہی ہی کہ باباجان عمرو کی مدد کو چلیے حیات نے گرفتار کرا منگایا کوکب کہتا ہی وہ ساربان زادہ کیون جاتا ہی استقبال کا نام نہین لیتا یہ کہتا ہی اور آئینے کو دیکھتا ہے بران نے دیکھا یکایک چہرہ کوکب کا سرخ ہوا وہ مارا کہکر اٹھ کھڑا ہوا بران نے پوچھا باباجان کیا ہوا کوکب نے کہا عمرو نے میرا دل خوش کیا دربارگاہ حیات پر جا کر بگڑ گیا حیات سے بارگاہ لی اپنے قاعدے سے استاد کرائی استقبال بھی کرایا ہزارون جادوگر مارے بھی گئے اپنے ملازمون کو آپ قتل کیا اب غضب ہوا بارگاہ حیات مین جا کر بیٹھا ہے مناظرے کے نام سے اوسنے بلایا کچھ فتور کریگا

اب مین سرے امددچلتا ہون بیٹیا بُرّان تم بھی چلو مین سیران تھا کہ عمرو یون سر جھکائی ہوئی چلا آتا
ہی خوب فساد برپا کیا یہ کہکر کوکب خوشی خوشی تخت پر سوار ہوا طرف بارگاہ افراسیاب کے چلا
یہان خواجہ عمرو بیٹھے ہین خوب بنگاہ غور ناظرین اس مقام کو ملاحظہ فرمائین کل طلسم ہوشربا مین
ایسی شان و شوکت کی عیاری نہین ہوئی ایک عیاری تو حقیر نے ہمتیل و بنیظیر باغ زلور محل نشین
مین تحریر کی ہی کہ شہنشاہ جنات بنکر خواجہ عیاری کرتے ہین اوسکا مثل پھر مصنف سے نہو سکا
ویسا ہی مقام خوش انجام شوکت لیاقت کی عیاری کا یہ بھی ہی ابھی خواجہ سے کلام نہین ہونے
پایا ہی کہ سرکاردن نے افراسیاب کو خبر دی شہنشاہ کوکب روشن ضمیر آتے ہین افراسیاب برائے
استقبال چلا کہتا ہے کہ مین عمرو کے آپہونچے حیات نے کہا وہ چھوکرا ہی مین اوسکو کیا سمجھتا ہون
افراسیاب نے کہا اپنے گھر آتا ہے استقبال ضرور ہے یہ کہکر افراسیاب وہٹا کوکب کو استقبال کرکے
بارگاہ مین لایا دنگل معقول بیٹھنے کو ملا کوکب بھی آکر جلوہ فرما ہوے اب حیات جادو طرف خواجہ
کے متوجہ ہوا کہا کیون خواجہ تمنے طلسم ہوشربا مین بڑا فساد برپا کیا بہتر ہے کہ افراسیاب سے
اصلاح کرلو عمرو نے تیور بدلکر جواب دیا افراسیاب جواب دینا قبول کرے ہم چلے جائین حیات نے کہا خواجہ
بڑی قیامت برپا کرونگا کوئی سردار تمھارا مجھسے مقابلہ نکر سکیگا عمرو نے کہا اے حیات تمکو کس بات پر
ناز ہے اپنا کمال ظاہر کرو مین جواب معقول دونگا حیات نے کہا مین ساحر زبردست مصاحب سامری
کاہن نجومی رمال صاحب کشف جلال عمرو نے کہا علم کہانت کو تم کیا جانو مین ستارہ شناس کامل
ہون کوئی حکم لگائیے کہین کی خبر مجھسے پوچھیے ابھی کمال ظاہر ہوجائیگا حیات نے کہا مین دس
ہزار کوس کا حال یہین بیٹھے بیٹھے بتا سکتا ہون یہ سنکر عمرو کو غصہ آیا چہرہ سرخ ہوگیا کہا ای حیات تو سا
ہی مین عامل ہون جنات دیوزاد میرے قبضے مین ہین ابھی حاضرات کرتا ہون تو خالی حکم لگائیگا
مین آنکھون سے دکھا دونگا لیکن کوکب کیھہ رہا ہے خواجہ تو تخت پر جلوہ فرما ہین جونہی بارگاہ استادہ
کرائی ہے اوسکے دروازے پر بیٹھے ہین قران و برق وغیرہ اندر بارگاہ کے ہین کچھ کھڑ کھڑ کی
آواز اندر بارگاہ سے آتی ہی جیسے گھوڑے دوڑتے ہین یا اندر بارگاہ کے پلٹین رسالے جمع ہے ہین
کوکب حیران ہے کہ یہ کیا معرکہ ہے صرف چار عیار اندر بارگاہ کے گئے کڑاکے کی سم مرکب کی آواز
آتی ہی کبھی کچھہ باجا بجتا ہے جب عمرو نے حیات سے یہ کہا کہ مین صورت دکھا سکتا ہون حیات

نے کہا باتون سے کیا فائدہ کچھ سوال کیجیے مین بزور کہانت جواب دون عمرو نے کہا بتلائیے خداوند
لقا اور صاحبقران کیا کر رہے ہین حیات نے اونگلیون پر شمار کرکے جواب دیا کہ از روے ستارہ شناسی
صاف ثابت ہوتا ہی کہ صاحبقران اپنی بارگاہ مین خداوند لقا اپنی بارگاہ مین ہین کچھہ جھگڑا
فساد نہین ہی عمرو نے اونگلیون پر شمار کرکے کہا تم جھوٹے ہو سراسر یہ حکم غلط ہی صاحبقران سے
اور لشکر لقا سے مقابلہ ہو رہا ہی لقا نے شکست فاش کھائی بھاگا ہوا طرف طلسم ہوش ربا کے
آتا ہے صاحبقران تعاقب مین ہین لاکھون پرستاران لقا مارے گئے حیات نے پھر خیال کیا
کہا خواجہ صاحب یہ بات تو نہین ہی لڑائی کا ذکر بھی نہین یہ سنکر خواجہ کو غصہ آیا زبردستی آنکھین
جوش و خروش مین آئین کہا کیون او حیات ہمارے حکم کو خلاف تو جانتا ہے آنکھون سے دکھلا دون
عمل حاضرات پڑھون حیات نے خواجہ باتون مین کیا ڈراتے ہو سراسر خلاف حکم لگاتے ہو یہ سنکر
عمرو اور زیادہ بگڑا قلم اوٹھا کر سرخ کاغذ پر ایک نقش کھینچا خانے ہندسون سے معمور کیے کہا او حیات
آنکھون سے دکھا دون پردہ غفلت اوٹھا دون کو کب نے دیکھا حقیقت مین آج تو خواجہ عمرو کا اوہی
رنگ ہی نقش کھینچتے ہی اور نقشہ ہوا چہرے پر رعب و دبدبہ حیات کے منہ سے اتنا نکلا کہ کوئی کمال
دکھائیے پس عمرو نے وہ نقش سرخ ہاتھہ کے نیچے دبایا اور پکار کر آواز دی یا جبار و یا قہار نعرے
سے عمرو کے زمین تھرائی تین نعرے عمرو نے ایسے کیے کہ حیات گھبرا گیا نعرے کرکے عمرو اپنے
مقام سے اوٹھا آواز دی ارے کیون دیر ہے کیون اے شہنشاہ جنات اس مغرور کو سامان آمد
لقا نہ دکھلائیے گا بارہ برس کا میرا ریاض ضائع جائیگا یہ کہکر پھر چیخ ماری یکایک اندر سے بارگاہ کے
جو خواجہ نے استاد کرائی ہے کڑاکے کی آواز بلند ہوئی پردہ اوٹھا سب نے دیکھا خداوند زمرد شاہ
باختری بڑے گینڈے پر سوار دریاے خون مین نہایا ہوا تاج یاقوتی سر پر تیغہ دو سومن کا ہاتھہ
مین کھنچا ہوا گینڈے کو بھگا کر اوس بارگاہ عیاران سے نکلا وسط بارگاہ افراسیاب مین زمرد شاہ
باختری گینڈے کو اڑا کر پہونچا ہے کہ یکایک زمین تھرائی نعرہ صاحبقران کی آواز آئی
اب تو سب کھڑے ہو گئے خداوند خداوند کرنے لگے لقا گھبرایا ہوا ہے اتنا منہہ سے نکلا ہی کہ
ارے یہ کسکی بارگاہ ہے پردہ بارگاہ زربفتی کا اوٹھا سب نے دیکھا آفتاب آسمان عربستان زلزلہ
قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالیشان پشت مرکب اشقر دیوزاد پر سوار کمر

سہ چشمی زیر ران تیغۂ عقرب سلیمانی کھنچا ہوا گرد و غبار مین اڑتے ہوے تختے خون کے زیر جمے

ہوی نعرہ کر کی بارگاہ سے نکلی نعرۂ امیر
سمندون یہ بیشتم فراری شدہ
سلیمان کوجک لقب شد بقاف

منم اختر برج عزو جلال
ہمہ عفریت از تیغم عاری شدہ
ہمہ شہر آباد اسلام شد

منم ماہتاب سپہر کمال
ہمہ قاف از کفر شد پاک و صاف
کہ صاحبقرانِ جہان نام شد

او لقا کہان جاتا ہے مین آپہونچا سات دن سے تعاقب مین ہون اب کیونکہ بچیگا تمام اہالیان دربار کھڑے ہوگئے ہاتھ پانون مین ہر ایک کے رعشہ صاحبقران مرکب بڑھا کر قریب لقا پہونچے لقا کا وہی طور وہی قد و قامت تیغہ باڑھ دار لنگر دار پلٹ کے صاحبقران پر ہاتھ مارا صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا تیغۂ عقرب سلیمانی پر تلوار کو لقا کی گانٹھا جیسے ہی لقا ہاتھ مار کر پلٹا صاحبقران نے خبردار خبردار کہکہ ہاتھ تیغہ عقرب کا مارا تیغہ برق تاب جھک کر گرا لقا نے سپر فولادی اوٹھائی سپر کے دو ٹکڑے ہوے لقا نے داستانہ مارا تیغہ جھکا کر گینڈے کی گردن پر پڑا گینڈے کی گردن قلم ہوئی لقا گینڈے سے گرا صاحبقران بھی برابر کود پڑے لقا تلوار پھینک کر لپٹ گیا صاحبقران نے گردن پر ہاتھ رکھکر ایک مارا کہ لقا کا سر زمین سے ملگیا دونون گھٹنے لقا کے آشنا بزمین ہوے صدہا نگل ٹھوکرون مین گر نے قالین گے ٹکڑے اوڑ گئے صاحبقران نے دست حق پرست بڑھا کر کمر زنجیر مین لقا کی ڈالدیا وہ نعرہ کیا کہ زمین تھرا گئی فردیکی نعرہ زد میر منزل مصاف ؛ کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف ؛ پہلے زور مین تا بہ گھٹنہ دوسرے زور مین تا بسینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا لقا کو چرخ دیا لقا مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ کھانے لگا تاج کہین سر کہین ہاتھ گے داستانے کہین پانون کے موزے کہین چرخ دیتے ہوے اب پلٹے اشقر کھڑا ہوا ہی شیہہ بھر رہا ہی اب صاحبقران پلٹے عمرو نے سلام کیا صاحبقران نے کہا خواجہ یہان کہان آئی عمرو نے کہا آقا فریاد اس بڈھے نے مجھکو بلایا ہی مجھپر دباو ڈالتا ہے صاحبقران کے بائین ہاتھ پر لقا چڑھا ہوا ہی داہنے ہاتھ مین تیغہ عقرب سلیمانی قریب حیات کے اسم اعظم پڑھتے ہوی تشریف لائے کہا کیون او ساحر تو کون ہی جو میرے عیار پر دباو ڈالتا ہی اگر دعوی ساحری ہی تو سحر پڑھ تمھارے خداوند کو لیے جاتا ہون اس عب و دبدبے سے صاحبقران نے یہ کلمہ فرمایا ہے کہ حیات جادو تھرا گیا گھبرا کر کہا حضور مین نے تو برائے مناظرہ عمرو کو بلایا ہے مین دباو ڈالتا کلام

مصالحہ چاہیے مانین چاہے نہ مانین صاحبقران نے کوکب پر تیور ڈالے کہا یہ کون ہی ہاتھ
ایک مارون کہ اسکے دو ٹکڑے ہو جائین کوکب نے تھرا کر کہا مجھے حضور نے نہین پہچانا مین کوکب
آپکا طرفدار ہون حیرت کو امیر با توقیر نے گھڑکا کہ یہ عورت کون ہی حیرت سہم گئی گر پڑی کانپنے لگی
کہا حضور مجھسے کیا مطلب امیر بقہر و غضب تمام طرف افراسیاب خانہ خراب کے پلٹے کہا خواجہ یہ کون
ہی عمرو نے کہا حضور یہی افراسیاب جادو ہی صاحبقران نے کہا کیون رہے تو میرے عیار
سے سرکشی کرتا ہی سحر کرے مین اسم اعظم پڑھون تیرا کمال دیکھون ایک ہاتھ مارون کہ دو ٹکڑے ہون
نہین تو مسلمان ہو کلمہ پڑھو افراسیاب نے تھرا کر کہا ای شہریار مین اپنے وزیرون سے پوچھکے
جواب دونگا مین تو عمرو سے نہین لڑتا مین تو خواجہ کا قدردان ہون میان حیات صاحب ستاتے
ہین امیر پھر طرف حیات کے پلٹے ابروے خمدار بل رہے ہین تیغہ خون آلود ہاتھ مین جرأت
بات بات مین اسم اعظم بھی باواز بلند پڑھ رہے ہین فرمایا کیون ادبیر زمین گیر جلد مسلمان ہو
دیکھ لقا کو لیے جاتا ہون تو روکتا نہین کیا لقا پرست ہی حیات نے کہا اے شہریار مین بھاگنے
رہنے والا نہین ہون مین تو چاہتا ہون لڑائی نہو مصالحہ ہو جاسے مینے تو آپکے عیار کو نہین ستایا
صاحبقران نے فرمایا خواجہ یہ تو سب بکار کرتے ہین چلو اپنے لشکر مین چلو جسکو روکنا ہوگا
روک لیگا عمرو نے پکار کر کہا میان حیات مین جاتا ہون حیات نے پکار کر کہا خواجہ بسم اللہ
بسم اللہ ہمارے تمھارے فساد کا ہیکا اپنے آقا کے ساتھ جائیے آگے آگے صاحبقران
پشت اشقر پر لقا دست حق پرست پر چڑھا ہوا عقب مین عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے
تمام سردار صاحبقران کو گھیرے ہوے اوسی بارگاہ مین چلے گئے پردہ پڑ گیا بعد جانے
صاحبقران کے افراسیاب کے ہوش درست ہوے صرصر تو شوکت صاحبقران کو دیکھکر بیہوش
پڑی ہی افراسیاب نے کہا یارو یہ کیا غضب ہوا حمزہ سبکی ناک کاٹ لیگیا جاگتی جوت کر
خداوند کو ہمارے سامنے گرفتار کیا قدرت کا تڑپنا پھڑکنا حمزہ کے سامنے کچھ نہو سکا اے
سرما و ابریق دو لاکھ فوج لیکر پھاٹک پر جاؤ قدرت کو ہاتھ سے حمزہ کے چھڑاؤ عمرو وغیرہ
کی مشکین باندھ لو یارو ایسا خوف غالب ہوا حمزہؓ اس رعب و دبدبے سے آیا کہ جی چھوٹ گیا
سواے اچھا اچھا کے کچھ جواب نہ دیسکے سرما و ابریق دو لاکھ فوج لیکر سامنے پھاٹک کی

کھڑے عرصہ گذر گیا کوئی بارگاہ سے نہ نکلا تب افراسیاب نے ایک رسالدار سے کہا بارگاہ مین
گھس جاؤ رسالدار صاحب تیغہ تولتے ہوے چلے پہلے سے پردہ اوٹھایا دھم سے گر پڑے پیچھے بھاگے
افراسیاب نے کہا خیر تو ہی رسالدار نے کہا شیر منھہ پھیلائے ہوے بیٹھا ہی شہنشاہ بڑی خیر ہوئی
مجھکو دیکھکر چلا تھا مینے تلوار چمکائی جب وہ رُکا اب جو قریب بارگاہ کے جاتا ہے تھراتا ہوا پلٹ آتا
ہے کوئی کہتا ہی اژدہا بیٹھا ہی کوئی کہتا ہی شیر ڈکارین لے رہا ہی آخر افراسیاب سحر کرتا ہوا بڑھا پردہ
اوٹھا کے دیکھا فی الحقیقت بیچ بارگاہ مین ایک شیر منھہ پھیلائی ہوے بیٹھا ہی ایکطرف ایک اژدہا
منھہ سے قلابۂ آتشین چھوڑ رہا ہے افراسیاب نے کھڑے ہوکر خوب سحر کیے اژدہے کو کیلا شیر کا
منھہ بند کیا صرصر جو وہان آکر پہونچی دور سے دیکھکر اوسنے کہا اے شہنشاہ آپ کسکا منھہ کیلتے
ہین کیون سحر کر رہے ہین یہ شیر اور اژدہا مقوے کا ہی یہ کہکر دوڑی شیر پر ڈھیلا مارا حقیقت مین
کاغذ تھا پھٹ گیا اب تو سب اندر آے دیکھا بارگاہ مین سناٹا پڑا ہی کاغذ کی بنی ہوئی بہت سی
تصویرین پڑی ہین افراسیاب حیران ہوگیا صرصر سے کہا جاکر بارگاہ عمرو کی خبر تو لا صاحبقران
آئے ہین نذرین ہونگی اب حمزہ سے مقابلہ پڑیگا وہ اسم اعظم پڑھکر لڑیگا سات دن مین حمزہ
طلسم ہوشربا مین پہونچ گیا قدرت شکست کھاکر آئے کسی وقائع نگار نے پرچہ بھی نہ لکھا صرصر
واسطے خبر کے چلی کوکب فرمان بھی جاتی ہین کوکب ان سے کہہ رہا ہی ماشاء اللہ صاحبقران
کیا صاحب طاقت ہین اتنے بڑے دیو کو کس لطف سے اوٹھایا گینڈے کو مارا اب صاحبقران
کا ساتھ دینگے بڑے بڑے معرکے پڑینگے یہ سوچتے ہوے کوکب بارگاہ مہرخ مین آئی دیکھا خواجہ
بیٹھے ہین مہتر قران دریا خون مین نہایا ہوا لباس بدل رہا ہی سبکو خلعت ملے صاحبقران
کا کہین نشان بھی نہین صرصر بشکل کنیز دیکھہ رہی ہے کوکب نے گھبرا کر پوچھا خواجہ صاحبقران
کہان ہین عمرو نے ہنسکر کہا اے کوکب صاحب قران کیسے یہ بھی ایک عیاری تھی میرا جان بخش
قوت بازو مہتر قران خوشخو صاحبقران بنکر آیا ایک بڑی جوان کو ہی کو دم دیکر لقا بنایا ہر کس و ناکس کا
یہ کام نہ تھا یہ نذر کردۂ بزرگان ہے اس عیاری کو اسی نے پورا کیا مین جانتا تھا بعد میرے آنیکے
افراسیاب بارگاہ کو گھیریگا سبکو زنبیل مین رکھکر گلیم اوڑھ لی چلا آیا جب قران نے ڈانٹا تم
بھی تو کانپ رہے تھے کوکب نے کہا خواجہ مجھے خوف تھا کہ روح جسم سے نہ نکل جاے یہ دبدبہ و

سطوت یہ زور وجرات کیونکہ ہوش پراگندہ نہون دیکھیے آخر افراسیاب و حیات نے کیا جواب دیا کسکے ہوش درست نہ تھے مگر خواجہ کیا بات ہی عیاری نہین کرامات ہی یہ خبر صرصر لیکر بھاگی دربار مین حیات کے آئی تمام کیفیت بیان کی کہا حضور دیکھیے کس لطف سے اپنے کو بچا لیگیا سبکو ذلت دیگیا حیات نے جو یہ معاملہ سنا افراسیاب سے بہت ہنس ہاہی کہتا ہی مینے تو پہچانا تھا دل مین یہ خیال تھا کہ باباجان مصاحب سامری ہین کچھہ فرمائینگے کہتے تھے کہ عیارون کی کیا حقیقت ہی اب حقیقت ظاہر ہوئی یہ نابدولت کا کلیجہ ہے کہ ان بلاؤنکو ٹالتے ہین عمرو ایسے ظالم سے مقابلہ کیا کیا قیامتین برپا کی ہین حیات نے غصے مین جواب دیا تو میری ذلت چاہتا تھا نہین نہین کہکر افراسیاب نے سر جھکا لیا مگر حیرت سے اشارے کر رہا ہی عمرو نے خوب بڈھے کی گردن لی حیرت جھلا رہی ہی حیات نے کہا میدان کارزار مین کوئی کیا کریگا ایک سحر مین سبکو پھونک دونگا بی بہار نے بڑے زور باندھے ہین دیکھو تو انکا کیا حال کرتا ہون یہ کہکر حیات نے طبل جنگی بجوایا ہرکارے لشکر اسلام کے خبرین لیکر بھاگے بارگاہ ملکہ مہرخ سحر چشم مین آئے ہاتھہ اوٹھا کر دعا دی نظم

یارب سیراب جاہ و حشمت باشی | سرسبز ریاض عیش و عشرت باشی | ای گلبن باغ آرزوے بیدل
ہرجا باشی بہار قدرت باشی

شہریار عالم کی عمر دراز رہے صرصر نے آپکی عیاری کی خبر پہونچائی حیات نے طبل جنگی بجوایا کل میدان مین مقابلہ کریگا بہت جلا ہوا ہی کوکب نے بران کو اوسی وقت لیکر چلے گئے یہ کہہ گئے کہ بروقت لشکرکشی حاضر ہونگا ملکہ مہ جبین نے باشارہ خواجہ عمرو حکم دیا یہان بھی طبل جنگی بجا چار پہر رات گذر کر ستارہ سحری آسمان پہ چمکا دونون لشکر بطور قدیم میدان کارزار مین آئے صفوف قتال و جدال آراستہ ہوئی نقیب نقابت کرکے ہٹے حیات بقہر و غضب میدان کارزار مین آیا بہار کو جو دیکھا کہ پھولون مین لدی ہوئی کھڑی ہے گرد کنیزان سہی قد گلعذار ماہ رخسار سیمتن غنچہ دہن گھیرے کھڑی ہین بہار کا لشکر بھی بہار پر ہی پکار کر آواز دی ای مہرخ بی بہار کو ہمارے مقابلے مین بھیجو اگر اپنی خیر چاہتی ہو تو ساربان زادے کی مشکین باندھکر بھیجدو مین سزا دونگا قتل نکرونگا یہ سنتے ہی غازیون نے آواز دی او بیحیا کیا بکتا ہے تیری بارگاہ مین بیٹھے رہے تونے کیا کر لیا آخر کو ہاتھہ باندھنے لگا پھر اون بزرگون کا نام لیتا ہے حیات بہت جھنجھلایا فوج بھی تو ساتھہ لیکر آیا ہے سات لاکھہ ساحر بڑے بڑے جادوگر پرے جمائے ہوے کھڑے ہین

یہ جواب جو لشکر اسلام سے ملا بہت گھبیا بطور مغلوبہ لشکر ظفر اثر پر جا پڑا ادہر ملکہ مہرخ وبہار و
معمار وجہاندار وغیرہ سنے قیامتین بپا کین ملحوظ خاطر سامعین رہے کہ افراسیاب کو توحیات
کا لڑنا ناگوار تھا حیرت سے یہی کہکر چلا گیا کہ اپنے والد کو منع کرو ٹھنڈے اپنے گھر چلے جائین بالکل بدو
اب لشکر کشی کر کے طلسم نور افشان کے جائینگے چالیس کا ہنون نے حکم لگایا ہی مین جاکر قلعہ سیاہ
فتح کر دلگا افراسیاب لشکر مین نہین ہی حیرت بھی جا پڑی دونون لشکر مل گئے سحر ہونے لگے
بہار نے ایسے ایسے گلدستے مارے مبہوت ہوکر ہزار ہا نے گلے اپنے کاٹ ڈالے معمار وجہاندار نے
برج ہائے سحر بنائے خوب تیغ بے چلی حیات اس سحر کو دفع کرتا ہے معمار کو زخمی کیا لیکن جی چھوٹ گئے
برق لامع ذرتڑپ تڑپ کے ستھرا و کردیا جسپر سحر کیا اوسکو زخمی کیا پشت وپہلو سے خوب ہوشیار
لڑ رہی ہے سرخ موی کاکل کشا وہلال سحر افگن خورشید زرین سحر وشکیل وغیرہ یہ سب زخمی
ہوے اوستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے کہ تین پہر حیات لڑا جب اسنے دیکھا کہ اس لڑائی کا
فتح ہونا دشوار ہی ایک سردار بلاے روزگار ہے جانباز وسرفروش ایک ایک کو جرات کا جوش یہ بھی
زخمی ہوا عین گرمی جنگ مین حیات لڑ رہا ہی ایک نخل کے سائے مین کھڑے ہوکر سحر کرنے لگا
بڑے بڑے لوگ اسکے ہاتھ سے مارے گئے قیامتین برپا کر رہا ہی باغبان سحر کرتا ہوا آیا اسنے باغبان
کو زخمی کیا تلوار پکڑ کے چلا کہ باغبان کا سر کاٹ لون پہلو سے آواز آئی شہنشاہ جانے دیجئے
یہ سردار سرکردہ لشکر اسلام ہی حیات نے پلٹ کے دیکھا ملکہ یاقوت جادو حیرت کی وزیرزادی بھی
پہلو مین کھڑی ہی تعریفین کرتی ہی حیات نے کہا ای یاقوت یہ سب سردار رکن طلسم ہوشربا
ہین سحر وساحری مین یکتا ہین انکا قتل ہونا دشوار ہی یاقوت نے کہا دیکھیے شہنشاہ بھی آگئے
وہ لکہ ابر ہفت رنگ نمایان ہوا حیات اوسطرف پلٹا یاقوت نقلی نے حلقہ ہاے کمند مارے نعرہ
کیا منم مہر سپہر عیاری حیات ارے کہکر پلٹا عمرو نے حباب مارا حیات لڑکھڑا کے گرا عمرو نے
چاہا گرفتار کرون زمین سے ایک پتلہ پیدا ہوا ہان ہان کرتا ہوا طرف عمرو کے جھپٹا عمرو کمند چھوڑ کر
بھاگا پتلے نے حیات کو ہوشیار کیا اب حیات گھبرا گیا سحر کر کے کرہ کا تخت ملکہ مہ جبین قلب
فوج مین تھا گرد ساحر گھیرے ہوے اوس غل مین جاکر دو چار گولے مارے ساحر ہٹے بس اسنے ملکہ
مہ جبین کو اوٹھا لیا ساحرون کے حوالے کیا سردارون نے بلوہ کیا کہ مہ جبین کو رہا کر لین حیات

نے جھکر دو چار سحر کیے کہ زمین ہلا دی مہرخ و بہار وغیرہ سب زخمی ہوئین کہ آسمان پر برق چمکی سب نے دیکھا شہنشاہ لاچین خوش آمین عقاب بلند پرواز پر سوار کچھ سردار اپنے جابجا سے رہا کیے اون سبکو ساتھ لیے ہوے اوس وقت آکر پہونچے حیات کی بدعت دیکھکر عقاب بڑھایا نعرہ کرکے للکارا نعرۂ شہنشاہ لاچین شہنشاہ لاچین فرخ سیر ہمنم ساحر نامی و نامور حیات سے سحر چلنے لگا حربے ہاے حیات کو لاچین دفع کرکے تیغہ کھینچکر جا پڑا حیات نے کئی ہاتھ تلوار کے مارے لاچین نے خالی دیکر ہاتھ مارا کہ سر حیات کا زخمی ہوا حیات سامنے سے لاچین کے بھاگا یہ لاچین کو خبر نہ تھی کہ ملکہ مہ جبین گرفتار ہو چکی ہین یہ اسکے لشکر پر جا پڑے حیرت کو زخمی کیا حیات نے جو اتنی مہلت پائی مہ جبین کو تخت پر ڈال لیا ساحرونکو آواز دی یارو طرف صحراے نگارین کے چلو وہان قلعۂ ہفت رنگ تیار کرونگا جسکو ملکہ مہ جبین کا پاس ہوگا وہ خود رہا کرنے آئیگا بلاے ناگہانی مین پھنسے گا وہان مجھکو کوئی قتل بھی نکر سکیگا حیرت سے پلٹ کر کہا جب مین تمکو نامہ لکھونگا بہت اہتمام سے آنا سب سرداروںکو آکے قتل کرنا مہ جبین کی محبت مین سب آئینگے دام سحر نیرنگ مین پھنسینگے وہان مجھکو کوئی قتل نکر سکیگا مین اپنی جان کی بھی حفاظت کرلونگا یہ کہتا ہوا حیات فوج باقیماندہ کو لیکر طرف صحرا کے نکل گیا لاچین نے اس خیال سے پیچھا نکیا کہ حال گرفتاری مہ جبین معلوم نہ تھا ملکہ حیرت نے طبل بازگشت بجوایا اپنی فوج کو لیکر پلٹی ملکہ مہرخ جب واپس ہوئین دلارام وزیرزادی نے بڑھکر خبر دی حضور بڑا غضب ہوا فتح کی شکست ہوئی مہ جبین کو حیات لیگیا اب تو بہار و لاچین وغیرہ کو بڑا قلق ہوا آخر ہرکارے وغیرہ روانہ کیے کہ حیات جہان ٹھہرے ہمکو خبر دینا لشکر کشی کرینگے اسد بھی شکارگاہ سے واپس آئے حال گرفتاری مہ جبین سنکر بہت بیقرار ہوے برق وغیرہ کو حکم دیا مقام قید مہ جبین تلاش کرو سردار براے رہائی مہ جبین جائین حیات نے جاکر قریب صحراے نگارین ایک قلعہ تیار کیا جو کچھ سامان کیے اوسکا حال تحریر ہوگا مہ جبین کو اوس قلعہ مین قید کیا ایک نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہ نامہ بارگاہ مین مہرخ کی پھینک آؤ مضمون اوسکا یہ تھا کہ ای مہرخ وغیرہ اگر دعوی سحر و ساحری ہے اس قلعہ پر آؤ تمھاری بادشاہ کو ہمنے قید کیا عمرو کو بھیجو کہ آکر عیاری کرے یہ نامہ جو بارگاہ مہرخ مین آیا شور گریہ و زاری بلند ہوا اسد نامدار تلوار ٹیک کر اوٹھے کہ مین خود جاؤنگا بہار اوٹھکر قدمونسے لپٹ گئی عرض کی کنیز جاکر بہیا کو تنگے

چینواد یکھیگی آپکا اقبال سے مہ جبین کو رہا کر کے لائیگی یہ کہکر بہار نے قصد کیا خواجہ نے کہا اس مہم پر ابھی تم دست انداز نہو مین خبر مفصل منگالون تب فوجین روانہ ہونگی کوئی تو اونسے تدبیر معقول کی ہے کہ جو یون طلب کرتا ہے یہ کہکر خواجہ عمرو نے چند ساحرونکو واسطے خبر کے روانہ کیا انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان افراسیاب جادو جانا طرف طلسم نور افشان کے بہ ہدایت نجومیان بہ فکر فتح قلعہ سیاہ وحالات جنگ کوکب و افراسیاب وعیاری ہاے عمرو وآمد آتشیار بیابان نشین وشراکت مصور وعشق منقا آتش ریز از محمور وگرفتاری محمور وذکر آمد چالاک کہ بصورت شہنشاہ نیلم کے لشکر آتا ہے وذکر نور الدہر وکیفیت جنگ میمون ابلیس پرست وروانگی نور الدہر مع محمور بسمت طلسم ہوش ربا ودیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان سحر عنوان ہے ساقی نامہ مصنف

ادھٹھا ساقیا ماہ رخ سے نقاب
قمر دورہ غم سے فرصت نہین
مرے ساقی حور وش مہ لقا
بہت دل زمانے سے اب تنگ ہے
ہوئی مہر الفت تو اب کیمیا
کہ دنیا کا بڑھتا چلا انقلاب
گلستان دنیا کی کیا سیر ہو

کہ طالع ہوا جام مین آفتاب
گل رخ مین رنگ محبت نہین
کوئی جام اپنی خوشی سے بلا
کہ بھائی کو بھائی سے الفت نہین
زمانیکی بدعت نے گشتہ کیا
نہ عاشق کو معشوق کا پاس ہے
کہ آغاز وانجام مین خیر ہو

تقاضاے مہر ومحبت نہین
معشوق اپنے عاشق کے نہین
کہ باغ جہان خوب نیرنگ ہے
کسی دل مین رنگ محبت نہین
نہ کیون صورت زلف ہو پیچ وتاب
کسے زندگی سے نہین یاس ہے

غزل موافق مضمون مقام

ہمین وہ نامہ برلا جواب ملتا ہے
جگر ہو سوختہ تو لطف کباب ملتا ہے
گدا کو شاہ سرافراز کیا نہین کرتی
ہمین تو صاف ابھی جواب ملتا ہے
دلوں میں ہے ہم لطف آشنائی کا
عجیب کچھ مزہ اضطراب ملتا ہے

جسے وہان سے ہمیں خطاب ملتا ہے
اسیر زلف کا مدفن نکیون ہو وحشتناک
حضور ذرونسے بھی آفتاب ملتا ہے
وہ اوسکی شکل ہے بنیار ہے جدائی مین
حباب ہے بہ تکلف حباب ملتا ہے
اوسیکا جلوہ ہے آنکھونکی تا بہ دو مین

لہو ہو دل تو مے در شراب ملتا ہے
کہ قیدیونکو مکان خراب ملتا ہے
کدورت اونکی ہے انکار وصل خاہ نے
خیال یار سے کیون آکے خواب ملتا ہے
نمک چھڑکتے ہیں مرے زخم پر تو اتقال
کہان کہان صنم بحجاب ملتا ہے

کچھہ انتہا نہین ہی ذلت رنج کھانیکی
کہ روگ جان کو دلکو عذاب ملتا ہی
زمین یتی ہی جنت جو بعد مرگ جلال

ہمیشہ رزق یہان بیحساب ملتا ہی
ملے وہ غیرت یوسف کہین تو پوچھین ہم
یہ لطف دوستی بوتراب ملتا ہی

خدا کبھی مرض عشق آدمی کو نہ دے
گیا ہوا بھی کسیکو شباب ملتا ہی
چہرہ سرفروشان بازار امتحان

وخریداران جنس بے بہای داستان حالات جلالت آیات جنگ سحر و سامری کو یون تحریر فرماتے ہین شعر مصنف ترنم سرایان شیرین سخن ؛ منور چنین کرد این انجمن ؛ معاملات حیات سے پلٹ کر افراسیاب باغ سیب مین آیا تین لاکھہ فوج ساتھہ لیکر طلسم نورافشان کے روانہ ہوا اس ارادے سے کہ جا کر اوس قصر سیاہ کو فتح کرون اور آتشبار بیابان نشین کو با فوج قاہرہ برای مقابلہ مہرخ وغیرہ روانہ کیا تھا جب یہان مہ جبین لشکر سے غائب ہوئین خواجہ عمرو تلاش حیات مین نکلے ایک پہاڑ پر چڑھکر دیکھا لشکر بیحساب اترا ہوا ہی فقیر بنکر دریافت کیا معلوم ہوا کہ آتشبار برای مقابلہ مہرخ جاتا ہی رنگ و روغن عیاری کا لگا کر بصورت صرصر شمشیرزن لشکر مین آئے آتشبار کو خبر پہونچی کہ ملکہ صرصر آئی ہین خود باہر نکل آیا دیکھا سامنے سے صرصر مثل باد صرصر اڑی ہوئی آتی ہی آتشبار نے دیکھا عیارہ چست و چالاک بیباک بقول شاعر شعر اکڑ کے نیچون کے بل یہ چلنا نہ کیونکہ کشتہ ہون اس ادا کا ؛ سجا سجایا کھچا کھچایا یہ چھب تو دیکھو غضب خدا کا ؛ آتشبار ترکیب صرصر دیکھکر بیقرار ہو گیا صرصر نے نامہ افراسیاب دیا مضمون یہ تھا کہ اے آتشبار جلد اپنے کو مقابلہ مہرخ مین پہونچاؤ ایسا نہو کہ وہ لوگ طرف دریاے نیل کے کوچ کرین روکنا واجب و لازم ہے جب آتشبار نامہ پڑھہ چکا صرصر نے کہا لے او بیوفا جاتے ہین میٹھے میٹھے سودے محبت خرید کے چلے آتشبار سمجھا مجھپر مائل ہوئی کہا ملکہ آج کی شب ہماری بارگاہ مین تشریف رکھو ہم تم ساتھہ طرف لشکر مہرخ کے چلینگے صرصر نے جواب دیا تیرے تیور مجھکو بد معلوم ہوتے ہین بادشاہون سے محبت کرنا سراسر حماقت ہی آتشبار منتین کرکے اپنی بارگاہ مین لیگیا مائل تو ہو ہی چکا تھا ساقی بنکے موجود ہوے خواجہ نے فوراً اپنا فیض جاری کیا شراب مین بیہوشی ملائی آتشبار کو جام دیا سردارون کو پلوائی صبح ہوتے ہی سب بیہوش ہوے عمرو نعرہ کرکے چاہا کہ قتل کرون صرصر پھرتی ہوئی آتی ہی اسنے جو لشکر آتشبار مین ہنگامہ دیکھا کہ کوئی اوک رہا ہے کوئی منہ کے بل گرا کوئی برہنہ دوڑتا پھرتا ہے سمجھے کہ عمرو یہان پہونچا پردہ اوٹھا کے اندر آئی دیکھا عمرو میری صورت پر آتشبار

کو قتل کیا چاہتا ہے نعرہ کرکے جا پڑی عمرو نے کہا کیون جان جہان تو میرا نقصان چاہتی ہی
تیرے ہی واسطے ساری کدو کاوش ہی ہٹ جا مین اسکو قتل کرون سارے لشکر کو لوٹ لون
صرصر نے ہنچہ کھینچکر جا پڑی عمرو منتین کر رہا ہی کہ بی بی غصہ نکرو اب مین کسی نڈہی کی یہان کبھی نجاؤنگا
صرصر گالیان دیتی ہی جب صرصر نے دیکھا کہ عمرو پر غالب آنا دشوار ہی پلٹ کے آتشبار پر حباب واقع
داروی بیہوشی مار دیا عمرو تو جست کرکے نکل گیا آتشبار کی جو آنکھ کھلی صرصر کو اوٹھکر ایک
طمانچہ مارا صرصر لڑکھڑا کے گری آتشبار نے چاہا قتل کرون صرصر نے کہا او کمبخت میری صورت
پر عمرو نے عیاری کی تھی مینے تجھکو آکے بچایا آتشبار نے ورق جمشیدی مین دیکھا ثابت ہوا کہ یہ صرصر
ہی عمرو نکل گیا صرصر پر سے سحر اوتارا منتین کرنے لگا صرصر نے کہا سامری تجھکو غارت کرین دیکھ تو
بیچیا میرا گال سوج گیا مین اب نا ٹھہرونگی آتشبار نے کہا مین ابھی ڈھونڈھکر عمرو کو لاتا ہون صرصر نے
کہا تمھاری اجل قریب ہی عمرو کو کیا پاؤگے اوسکے ہاتھ سے مارے جاؤگے صرصر تو سمجھا کے چلی گئی
آتشبار کو انتہا کا غصہ تھا پر پرواز پیدا کرکے تلاش عمرو مین چلا لشکر اسکا عقب مین آتشبار اڑا ہوا
آتا ہے دیکھا ایک نخل کے سایہ مین صرصر بیٹھی رو رہی ہی آگ مکمن کرکے گال سینک رہی ہی آتشبار کو
بڑا قلق ہوا کہ میرے ہاتھ سے ایسی معشوقہ کو صدمہ پہونچا ہوا سے اوتر آیا ہاتھ باندھکر کہا ملکہ معاف
کرو مجھسے بڑی خطا ہوئی لاؤ مین بھی سینک دون صرصر نے کہا او ظالم دور ہو دیکھ مجھکو کیسا صدمہ
پہونچا عارض پر عارضہ ہوگیا باتین کرتے کرتے کہا دیکھو تمھارا لشکر آتا ہے آتشبار پلٹا شہنشاہ اقلیم
عیاری و قطب فلک خنجر گزاری نے نعرہ کرکے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے حباب بیہوشی مار آتشبار
گرا عمرو نے تاج آتشبار لیا کپڑے اتارنے لگا قصد ہی لباس اوتارلون تو قتل کرون سابق مین ذکر
کیا تھا کہ مصور شہنشاہ لاچین کے ہاتھ سے شکست کھاکر فقیر بنکر چلا تھا راہ مین زمیندار وغیرہ
وہانکے تاجدار آکر مصور کے شریک ہوے مصور کو تخت پر بٹھایا کہا مرشدزادے آپکو کیا پروا ہی آپ
جہان رہینگے آپکے نانا دادا کے بندے خاکپا تو تیار ہی حشم بنائینگے مصور کو تخت پر سوار کرکے لیچلے
اوسوقت مصور آکر پہونچا مصور نے دیکھا عمرو ایک تاجدار کو قتل کیا چاہتا ہی وہین سے نعرہ کیا او ریاسان
زادی خبردار عمرو تو مصور کو دیکھکر بھاگا یہ کہہ گیا کہ بھلا او مصور تیری قضا دامنگیر ہی گوشہ نشین
ہوکر پھر خروج کیا یہ کہکر گلیم اوڑھ لی غائب ہوا مصور نے آکر آتشبار کو ہوشیار کیا آتشبار نے مرشدزادے

کہکر قدم کو بوسہ دیا لشکر بھی آکر پہونچا اوسی صحرا مین بارگاہین استادہ ہوئین جب مصور آتشبا
آکر بارگاہ مین بیٹھے زوجۂ مصور ملکہ صورت نگار بھی آکر پہونچی گرد گرد کنیزین بیچ مین صورت نگار
سینے پر ادبھار گوری گوری صورت سہی قد ماہ رخسار سراپا مین رعنائی زیبائی آتشبار دیکھکر
عاشق ہوا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا اوسوقت تو خاموش ہو رہا شبکو صورت نگار نے جاکر بارگاہ مین
آرام کیا شعلۂ عشق کا سینے مین آتشبار کے بھڑکا بیتاب ہو کے اوٹھا سحر کرکے غرق زمین ہوا خیمے
مین صورت نگار کے پہونچا دیکھا یہ مست بادۂ حسن و جمال غافل سو رہی ہی آتشبار بیٹھکر پانون دبانے لگا
صورت نگار نے آنکھ کھولی گھبرا کے اوٹھ بیٹھی آتشبار قدمون پر گر پڑا کہا ای قدرت کی پہو میری جان جاتی
ہی تشنۂ جام وصال ہون صورت نگار خفا ہوئی کہا او بیحیا ابھی مصور کو خبر کرون قدرت کی پہو بھی
کہتا ہی اور یہ خیال خام و تصور ناتمام آتشبار سمجھا مشت سے مطلب نکلیگا خاک قبر جمشید اوڑا کر
بیہوش کیا سحر مین اپنے مبتلا کرکے بیرون بارگاہ آیا اپنے لشکر کو چپکے چپکے تیار کیا رات ہی کو
طرف صحرا کے روانہ ہو گیا صبحکو مصور کو معلوم ہوا کہ جورو کو آتشبار لیگیا لشکر کو تیار کرکے تعاقب
مین چلا یہان آتشبار ایک صحرا مین آکر اوترا بارگاہ استادہ کرائی شراب کباب مہیا کرکے صورت نگار
کو ہوشیار کیا زبان مین سوزن دے رکھا ہی صورت نگار کی جو آنکھ کھلی اپنے خیمہ کو آتشبار
مین تنہا پایا آتشبار گریبان کر رہا ہی صورت نگار نے اشارے سے کہا زبان سے سوزن نکال
سحر اوتار جو تو کہیگا قبول کرونگی آتشبار نے سحر اوتارا صورت نگار چمک اوٹھی آواز دی او بیحیا
او نامرد مجھکو میرے شوہر سے جدا کیا یہان بھاگ آیا یہ کہکے سحر کیا بارگاہ مین آگ لگ گئی صورت نگار
لڑتی ہوئی بیرون بارگاہ آئی ہزارون کو سحر سے جلا دیا آتشبار غل مچا رہا ہی اری یارو اسکو گرفتار
کر لیا میری جان جاتی ہی عین گرمی جنگ مین صحرا سے گرد اوڑی مصور مع فوج آکر پہونچا زوجہ کو
دیکھا کہ زحمدار بیقرار کل ساحرون سے لڑ رہی ہی آتشبار چاہتا ہی گرفتار کرون پنجہ قابض نہین ہوتا
جیسے ہی مصور کو صورت نگار نے دیکھا آواز دی واہ مرشدزادے کیا تمھارے نانا دادا کے
بندے ہین کہ تمھاری جورو پر نگاہ بد ڈالتے ہین مینے اپنے کو بمشکل بچایا مصور غصے مین جا پڑا
تصویرین نکالین مقراض سے سر کاٹے دو دو ہزار ساحر مر مر گرنے لگے صورت نگار کو بیچ مین
لیا تخت پر سوار کیا مصور تو بالای روزگار ہی بہار وغیرہ سے دبتا ہی ان سب پر شیرانہ جا پڑا آتشبا

سحر ہو نیلگا آتشبار نے آگ برسائی مصور نے باران سحر برسا کے آگ کو بجھا دیا آپسمین دونون سے
سخت کلامی ہوئی جانبین کے سو دو سو ساحر مارے گئے جابجا لاشونکے انبار دریاے خون بہ گیا مصور
تیغہ کھینچکر آتشبار پر جا پڑا دونون مین خوب تلوار چلی آپسمین سحر کرتے ہین یہ تو دونون ساحر
زبردست ہین ساتھہ والون پر آفت مصور کے ساتھہ والے قتل ہو رہے ہین ملازمان آتشبار کا خون
حلگئے مصور نے تیغہ سحر سے آتشبار کو زخمی کیا آتشبار نے کارد سحر سے شانہ مصور کا نشانہ کیا
دونون دریاے خون مین نہائی ہوئی بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین کہ آسمان برق چمکی آتشبار
و مصور نے دیکھا کہ افراسیاب مصدر قہر و عتاب وراق مین یہ حال دیکھکر چلا اسوقت آکے
پہونچا دونونکو للکارا کہ ارے کمبختو تم یہ کیا کرتے ہو کیا مذہب کی بربادی ہے آپسمین لڑتے
مرتے ہو خبردار الگ ہو جاؤ دونون لڑتے لڑتے مست ہو گئے ہین ہر چند افراسیاب نے منع
کیا نمانا غصے مین زمین پر آیا بہ نگاہ گرم آتشبار نے شرم کو بیہوش کیا مصور کو غصے مین اوجھڑ
سپر کی ماری دونون بیہوش ہوئے لشکر کو جدا کیا دیکھا کئی لاکھہ کا کھیت ہوا غصے مین کانپتا
ہوا بارگاہ مین آیا پہلے آتشبار کو ہوشیار کیا چپکے سے کان مین کہا مین تیری شادی ساتھہ
صورت نگار کے کر دونگا شرط یہ ہے کہ لاچین کو قتل کر دے سر اسد لاو آتشبار خوش ہو گیا اب
مصور کو بھی ہوشیار کیا ظاہر مین آتشبار کو مصور کے قدمون پر گرایا دونون مین اصلاح کرائی
آتشبار خیال وصل صورت نگار کی گرمی مین اوسیوقت لشکر لیکے طرف لاچین کے چلا افراسیاب
نے مصور سے کہا اب آپسے وہ سرکشی نکریگا جاکر اوسکی مدد کیجیے وہ لاچین کو ٹوک کر مارے گا
اسد کو بھی للکارے گا یہان لشکر لاچین فروکش ہے قصد ہے کہ حیات کے قلعہ پر لشکر کشی کرین
اپنے جلد کہ چھڑائین کہ آتشبار با فوج قاہرہ آکر مقابلے مین پہونچا طبل جنگی بجوایا خواجہ بھی لشکر
مین تشریف لائے ہرکارون نے آکر خبر دی کہ آتشبار نے طبل جنگی بجوا دیا لاچین نے حکم دیا تائید
رب اکبر یہان بھی طبل جنگی بجے دونون لشکرون مین رات بھر تیاری رہی وقت سحر دونون لشکر
آکر میدان کارزار مین جمع آتشبار کا قصد ہے کہ میدان مین جاؤن لاچین سے لڑون معشوقہ کو وصل
سے کامیاب ہون کہ صحراے گرد اوڑی بیران جیتہ نشین پہلوان زبردست ساٹھہ ہزار فوج سے آکر پہنچا
آتشبار کا خراج گزار ہے آکر عرض کی اے شہنشاہ سحر سے آپ مجھکو بجا لیگا مین میدان یہ جرات مقابلہ

کرکے طلسم کشا اور ماموں کو اسد کے پکڑ لاؤ نگا جب انکو قتل کیا اہالیان لشکر خود بھاگ جائینگے
لاچین کا قدم نہ جمیگا یہ کہکر رخصت لی بُران میدان مین آیا آواز دی ای فرقہ خدا پرستان
مین مدت سے مدید حالات جرأت صاحبقران سنتا ہون جسکو دعوی جرات ہو آکر مقابلہ کرے اسد
نے چاہا جاؤن کہ شاہزادۂ بدیع الزمان گرد لشکر شکن نے مرکب بادرفتار بڑھایا بدیع الزمان
کو بڑا قلق ہی کہ مین اسد کے ساتھ رہا طلسم ہوشربا مین کچھہ نام نہ کیا کسی حیلے سے ساتھ سے
نکلجاؤن جنگ کرکے اپنی شوکت بڑھاؤن پس اسد کو روکا فرمایا ای فرزند ہوشربا کی تم صاحبقران
زمان ہو لشکر کی تمھارے دم سے رونق ہی ہر کس و ناکس سے تمھارا مقابلہ مناسب نہین ہی ہر چند اسد نے کہا
بدیع الزمان نے نمانا مہرخ سے رخصت لیکر مرکب اڑاکر میدان مین آئے بران نے جو شیر بیشہ صاحبقران
کو دیکھا گرد اسپر کا لیکر جا پڑا اتگا ور چلی پانچ قدم گینڈہ بران ہٹا تین قدم مرکب بدیع الزمان
آپسمین نیزہ چلنے لگا بدیع الزمان نے بند صاحبقرانی کرکے نیزہ بیران کا نکالا بیران نے قبضہ پر ہاتھہ
ڈالا خبردار خبردار کہکر ہاتھہ مارا بدیع الزمان نے سپر کو چھپکی پناہ کیا باڑھہ بچا کی کلائی پر ہاتھہ ڈالدیا
بیران لپٹ پڑا دونون جوان لڑتے ہوی زمین پر آگی کشتی ہونے لگی اسد نے فرمایا ماموںجان فن کشتی مین
طاق شہرۂ آفاق ضرور اس بیحیا کی مشکین باندھینگے بیران سے شام تک کشتی برابر ہوئی بدیع الزمان
بڑے زور و شور سے لڑرہے ہین ایک مقام پر بیران بدیع الزمان کو ریل کر لیچلا ساتھہ قدم ہٹے تھے
وہانپر رک گئے بیران نے چاہا ریل کر بڑھون بدیع الزمان نے ہکہ مار کر دونون پانون بڑھائی اس خیال سے
کہ اس نامرد کو لے دوڑون وہانپر موش خانہ تھا دونون پانون بدیع الزمان کے موش خانے مین گھٹنون تک
اتر گئے بیران نے ہکہ مارا بدیع الزمان کا کولا اوتر گیا تھرا کر بیہوش ہوگئے اوسی عالم بیہوشی مین بیران
نے مشکین باندھین لشکر مین ہلڑ ہوا نادی کرکے صید بون کو گرفتار کرلیگیا اسد ناچار پلٹے ہرکارے روانہ
کیے کہ دمبدم کی خبر ہمکو ملے یہان آتشبار نے آتے ہی بدیع الزمان کو قید کیا او نامہ افراسیاب
کو لکھا کہ فرزند حمزہ کے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی افراسیاب اہ طلسم نور افشان مین ہی کوکب کو
بھی خبر ملی کہ افراسیاب قصر جمشیدی پر آتا ہے کوکب نے بھی تیاری کی ہی قصر جمشید سے تین
کوس آگے بڑھکر فرو کش ہین بران نے چاہا کہ عمرو و لاچین کو نامہ لکھین کوکب نے منظور نہ کیا
کہا اے نور نظر انکے امورات جنگ و جدل مین فرق آئیگا خدا اونکو تا بدریا نیل پہونچائے ہم یہان

افراسیاب سے سمجھ لینگے افراسیاب کو جو نامہ آتشبار پہونچا اسنے جواب مین لکھا یا پسر حمزہ کا سر کاٹکے
ہمارے پاس روانہ کرو آتشبار نے صبحکو میدان خونی کی تیاری کی سب فوجین تیار ہوئین جلاد آگئے قصد
ہوا کہ بدیع الزمان کو قتل کرین اسد نامدار بارگاہ مین منتشر بیٹھے ہین کہ ہر کارون نے آکر خبر دی
آپکے ماموںجان کو زیر تیغ بٹھایا ہی یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی اسد غازی تلوار ٹیک کر اٹھے لاچین
طاؤس زرین بال پر سوار ہو کر چلے مخمور سرخ چشم بصد قہر و خشم دانے یاقوت احمر کے ہاتھ مین لیکر
آسمان پر چمکی اس خیال سے کہ اگر بدیع الزمان پر کوئی چشم زخم پہونچا مین نور الدہر کو کیا منہ دکھاؤنگی
سب سے پیشتر مخمور ہی پہونچی جلاد تیغ کھینچکر سر بدیع الزمان پر آیا تھا کہ مخمور نے کڑک کے گرہی جلاد کو
قتل کیا گرد بدیع الزمان نے پروانہ وار پھرنے لگی سلام کرکے عرض کی قبلہ و کعبہ اوٹھیے بدیع نے
خانہ زور مین آکر قید توڑ ڈالی ایک سوار کو مار کر تلوار لی مرکب پر سوار ہوے بیران بھی تیغ کھینچکر چلا
آتشبار بھی سحر کرنے لگا کہ آسمان سے نعرۂ شہنشاہ لاچین ہوا لاچین نی آتے ہی فوجون کو
درہم و برہم کیا مہرخ کا گولا چلا سردارون نے قیامتین برپا کین کہ زمین تھرائی نعرہ اسد کی آواز آئی
مع اپنے اٹھارہ امیرزادون کے آگرے لاچین نے وہ سحر کیے ہمراہیان آتشبار گھبرا گئے بدیع لڑتے
بھڑتے قریب بیران بشیہ نشین پہونچے اوسنے ہاتھ تلوار کا مارا سحر جو کوئی کرتا ہی اوسپر تو مخمور جا پڑتی
ہی کسی ساحر کو قریب بدیع الزمان نہین آنے دیتی بیران نے جب ہاتھ مارا بدیع الزمان نے بار بچاکر
کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کر پھینکدی کمر مین ہاتھ ڈالکر بقوت صاحبقرانی اوٹھا لیا
گھوڑے سے کود کر مشکین باندھین سرداران لشکر نے اپنے قبضے مین لیا ملازمان آتشبار گھبرا گئے قریب تھے
کہ شکست کھاکے بھاگین کہ صورجادو تین لاکھ فوج سے آکر پہونچا سحر کرنے لگا قضائے کار ایک ساحر
خراج گذار افراسیاب منقار آتش رنیز پچاس ہزار فوج سے برائے مدد افراسیاب جاتا تھا ہنگامہ گیرودار
دیکھکر آپکے شایق جنگ ہوا دور سے مخمور کو دیکھکر مائل ہوا ہنگامۂ گیرودار بلند ہے بھائی کو بھائی کی
خبر نہین ایک گوشے مین مخمور لڑرہی تھی اس نامرد مکار نے خاک قبر جمشید اڑاکر مخمور کو پکڑ لیا اوسی
طرح لڑتا بھڑتا مخمور کو لیکر نکل گیا کوئی نہ سمجھا کہ کون آیا لڑ بھڑ کے نکل گیا آتشبار نے جب دیکھا شکست
فاش ہی اہالیان لشکر کو بھاگنے کی تلاش ہی طبل بازگشت بجایا لاچین مع اسد خوشی خوشی بدیع الزمان
کو لیکر پلٹے اپنی بارگاہ مین آکر داخل ہوے آتشبار مقابلے مین ٹھہرا افراسیاب کو نامہ لکھین گے

اور ساحر آکر شراکت کرینگے تب طبل جنگی بجیگا یہان بدیع الزمان نے دوسرے دن بیران کو
بارگاہ مین بلوایا ہدایت کی عاشق زور بدیع الزمان ہوچکا تھا کلمہ پڑھکر بصدق مسلمان ہوا لیکن
منقار آتش ریز مخمور مہجور کو لیے ہوی ایک صحرا مین آکر اوترا بارگاہ مین سامان عیش و نشاط مہیا کیا
مخمور کو ہوشیار کیا زبان مین سوزن دیدیا ہی مخمور کی آنکھہ کھلی اپنے کو ایک بارگاہ مین پایا ایک ساحر ہاتھہ
جوڑے منتین کر رہا ہی مخمور کا قلب تھرا گیا خیال مین گذرا خوشامد سے مطلب نکلیگا تو ورنہ خصمت مین فرق
آجائیگا اشارہ کیا کیسا عاشق صادق ہی معشوق کی زبان مین سوزن دیا یہ سنتے ہی منقار جھکنے لگا
سوزن زبان سے مخمور کے نکالا جیسے سوزن زبان سے مخمور کے نکلا سنبھل کے بیٹھی کہا کیون او نامرد کیا
کہتا ہی منقار نے کہا مرتا ہون مخمور نے کہا او بیحیا نہ مریگا تو ہم قتل کرینگے یہ کہکے اوٹھی مخمور کا بھٹا ہوا
فتنہ خوابیدہ بیدار ہوا اوٹھاکے ماش کے دانے مارے بارگاہ جلنے لگی برق نکرآسمان پر چمکی منقار نے
آواز دی یارو لینا معشوقہ جاتی ہی سات ہزار ساحرون نے مخمور پر سحر کیے مخمور سبکے حربون کو روک رہی
ہی بڑے بڑے ساحرونکو ٹوک رہی ہی پانچ چار سو ساحر مارے گئے لیکن گھری ہوئی ہی چہار طرف سے
ساحرونکا بلوہ منقار ہر طرف بڑھتا ہی جب مخمور نے سحر کیا برق چمکی آگ برسی سو سو دو سو جلکر گرے برق
نے چمک کر کئی سو کے سر اوڑا دیے منقار الامان الامان کرتا ہوا بھاگتا ہے ساحرون کو ترغیب دے رہا ہے
مخمور اس حال پر ملال مین مبتلا ہی قضائے کار مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو کہ شہنشاہ نیلم کو تو قید کر لیا ہے
اوسکی صورت بنے ہوے تخت پر سوار ساتھ سوافسران نامدار بائیس لاکھ ساحران غدار پشت پر نوبت
نقارے بجتے ہوے صدا آ رہا ہو جو کان مین آئی سر اوٹھا کر دیکھا مخمور گھری ہوئی ہی سات ہزار ساحرون
مین لڑ رہی ہی چالاک بیتاب ہوا ساحرون کو اشارہ کیا دونون گرفتار کر لو بائیس لاکھ ساحر سات
سو سرداران زبردست جاکر جو گرے ہاتھون ہاتھ منقار کی مشکین باندھ لین ایک ایک ساحر پر دو
دو سو ٹوٹ پڑے دس سردارون نے ملکہ مخمور کو بھی گرفتار کر لیا کس کس پر سحر کرے گھبرا گئی چالاک
نے وہین بارگاہ استادہ کرائی پہلے منقار کو مع سات ہزار ساحرون کے بلایا پوچھا یہ کیا معرکہ ہی مخمور تو
شریک مہرخ ہو گئی یہان تک کیونکر پہونچی منقار نے کہا حضور مین لشکر مہرخ مین جاکر لڑا اسجرات
اس سرکش کو پکڑ لایا مگر میری اسیر جان جانی ہے صحرا مین لاکر قصد کیا کہ اپنے قبضہ مین کرون اسنے
مجھکو دم دیا سوزن مینے نکالا نتیجہ اسیر قابض نہوا آپ پہونچ گئے مین خراج گزار حیرت ہون یہ سنکر

چالاک نے کہا او نمکحرام اپنے ولی نعمت کی معشوقہ پر نگاہ بد ڈالی یہ کہکر حکم دیا ان سبکو واصل جہنم کرو
تیر اندازونکو بلاؤ سات ہزار ساحر منقار دم بھر مین قتل کیے گئے محمور کانپ رہی ہی کہ دیکھون میرے
لیے کیا ہوتا ہی ظالم نے دم بھر مین سات ہزار ساحر قتل کر ڈالے یہ تو قوت بازوے افراسیاب کے
کاہیکو زندہ چھوڑیگا چالاک نے حکم دیا بی محمور کو سامنے لاؤ محمور پسینے پسینے کانپتی ہوئی سامنے آئی
جاہ وجلال دیکھکر ہوش اڑ گئے چالاک نے للکار کہا کیون بی محمور تمنے شہنشاہ کا ساتھ چھوڑا ہی شرط
کہ آتش قہر وغضب مین جلا دون محمور نے خوف سے کچھہ جواب نہ دیا چالاک نے کہا انکو تخلیے مین لیجاو
تنہائی مین سمجھا دینگے اگر ہمارا کہنا نہ مانیگی سر کاٹکے خدمت مین افراسیاب کی بھیجدینگے یہ کہکر
چالاک تخت سے کودا محمور کا ہاتھ تھام کر کشان کشان تنہائی کے خیمے مین لایا پہلے تو خوب ڈرایا
دھمکایا جب محمور کو ثابت قدم کوہ محبت پایا کہا اے محمور تمنے مجھکو نہین پہچانا مین اپنی جان سے
بیزار ہون قبلہ وکعبہ کی تلاش مین برسر کوہ نیلم پہونچا نیلم کو تو مینے پکڑ لیا وہ تو صندوق مین قید ہی
اب مین پریشان ہون کہ کیا کرون ایسے ایسے ساحر ساتھہ ہین کہ اگر آگاہ ہو جائین جلا کے خاک
بھی بباد فنا اوڑا دین لشکر کو لیے ہوے جنگل جنگل پھرتا ہون محمور کے ہوش اڑ گئے کہا ای چالاک
غضب کیا ان ساحرون مین مین کیا کر سکتی ہون چالاک نے کہا ظاہر مین مین تمکو یہ کہکر نامہ دونگا کہ تم
افراسیاب مین جاؤ مگر قبلہ وکعبہ سے عرض کرنا کہ غلام نے بے سمجھے عیاری کر بیٹھا خزانہ وغیرہ سب حاضر
ہی براے خدا جلد میری مدد کو آئیے ان ساحران غدار سے میری جان بچائیے اگر ایک ساحر بھی آگاہ ہوجائے
میری جان نہ بچے توبہ کرتا ہون کہ اب کبھی ایسی عیاری نہ کرونگا محمور نے کہا مین جا کر خواجہ کو روانہ
کرونگی چالاک نے زبان سے محمور کے سوزن نکالا بخوبی سمجھا دیا محمور نے کہا مین جاتے ہی خواجہ کو
روانہ کرونگی اب چالاک محمور کو ساتھہ لیکر باہر نکلا سب نے دیکھا محمور دست بستہ شہنشاہ نیلم کے
ساتھہ چلی آتی ہی دل سے مطیع ومنقاد ہے سب نے کہا کلام بھی بادشاہ کا پر تاثیر ہی کیسی سرکشی کرتی
تھی اب دل وجان سے راضی ہوگئی چالاک نے اپنے ہاتھہ سے نامہ لکھکر محمور کو دیا پکار کر کہا ہمنے تمہاری
سفارش لکھدی شہنشاہ کچھہ نہین کہینگے خطا معاف کر دینگے وہی عہدہاے جلیل ملینگے غنچۂ آرزو
کھلینگے محمور سلام کرکے شہنشاہ نیلم سے رخصت ہوئی ایک پہاڑ پر آکر ٹھہری سر اوٹھا کر چہار جانب
دیکھا خیال مین آیا طرف کوہ عقیق کے چلین نور الدہر سے ملاقات کرکے پلٹ آئین غم کے

یہ سوچکر طرف کوہ عقیق کے چلی بقول شاعر یہان نورالدہر گھبرائے شعر دل ابدل ہیبت
درین گنبد سپہر ؎ از سوی کینہ کینہ از سوی مہر مہر ؎ نورالدہر کو بیٹھے بیٹھے بارگاہ صاحبقران مین خیال
ملکہ مخمور کا آیا بارگاہ مین سب طرح کے کلام ہو رہے تھے کسیکے ذکر مین صاحبقران کے منہہ سے نکلا
وہ بیٹا کیسا جو باپ کی خبر نہ لے نورالدہر کو بہت ناگوار ہوا سمجھے کہ دادا جان مجھی کو کہتے ہین سچ ہے
کہا مقام انصاف ہی کہ ہمارے والد نامدار جاکر طلسم ہوشربا مین قید ہوی بھانجا برای طلسم کشائی
ہم آجتک یہان پڑے تڑپ رہے ہین یا جان دینگے یا اپنے کو طلسم ہوشربا مین پہونچائینگے یہ سوچکر
بارگاہ سلیمانی سے نکلے آنکھون مین آنسو بھرے ہوی یہی خیال ہی جسطرح ہو سکے اپنے کو طلسم ہوشربا
مین پہونچائین چند قدم چلے تھے کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا نورالدہر کو اوٹھا لیگیا لشکر مین
صاحبقران کے غلغلہ ہوا صاحبقران گھبراکر نکل آئے لوگون نے کہا کہ نورالدہر کو کوئی اوٹھا لیگیا
صاحبقران کو انتہا کا قلق ہوا نورالدہر کی جو آنکھ کھلی اپنے کو بارگاہ مکلل خان جادو مین پایا
مگر پریشان حیران اجروس جن بیٹا مکلل خان کا دریائے خون مین نہایا ہوا بارگاہ ٹوٹی ہوی
رفیق مصاحب حمذار گھبراکر نورالدہر نے پوچھا ای مکلل خان خیر تو ہی عرض کی اے شہریار وقت
مصیبت حضور کو بلایا معرکہ یہ گذرا ایک جادوگر ہے کہ اوسکو میمون ابلیس پرست کہتے ہین
سردار اوسکا شاہزادۂ خسرو شیر دل فنون حراب مین طاق زور مین شہرۂ آفاق وہ میرے
طلسم کو ہر بار پر چڑھ آیا مینے قلعہ سے نکل کر مقابلہ کیا سحر مین اوس سے شکست کھائی اوسنے
پیچھا کیا اس صحرا مین آکر مجھکو گھیرا میرے خیال مین یہ آیا کہ مین آقا کو جاکر لاؤن اوسکا قول
ہی جو کوئی میرے صاحبقران خسرو شیر دل کو زیر کرے مین اوسکی اطاعت کرون خسرو شیر دل
نہایت صاحب سطوت ولیاقت ہی نورالدہر نے کہا انشاء اللہ اسکو زیر کرینگے وہ ہمیا بندر
بھی مارا جائیگا مکلل خان نے کہا سحر مین میمون بہت زبردست ہی نورالدہر نے کہا جب تلوار
مردان عالم کی کھینچی سب سحر وشعبدہ بیکار ہوجاتا ہے تمھارے طلسم کو ہمنے کیونکر فتح کیا تم کیسے
تاجر زبردست تھے تائید پروردگار چاہیے یہ کہکر دربار مین جلوہ فرما ہوئے وہان میمون کو خبر
پہونچی کہ مکلل خان نے نبیرۂ صاحبقران کو طلب کیا ہی نام پر خسرو شیر دل کر طبل جنگی بجوایا
مکلل خان کو ہرکارون نے خبر دی یہان نورالدہر نے طبل جنگی کو حکم دیا دونون لشکر میدان کارزار

کارزار مین آگرجے نورالدہر نے بہی دیکھا کہ ایک شخص زردرو کوتہ گردن تنگ پیشانی اسباب سحر
ذات پر آراستہ تخت پر سوار پشت پر تین لاکھ ساحران غدار ایک جوان خوشرو دریای سلاح مین غوطہ مارے
ہوے پشت مرکب پر بعہدۂ سپہ سالاری لشکر کو آراستہ کر رہاہی نورالدہر کو دیکھکر اوسنے صف سی گھوڑا نکالا
میدان مین آکر آواز دی نورالدہر نے مکلل خان سے اجازت لی مقابلہ خسرو مین آئی خسرو کی جو نگاہ
جمال جہان آرای نورالدہر پر پڑی بادب سلام کیا نورالدہر نے جواب سلام دیا نام پوچھا نورالدہر نے
فرمایا اظہر من الشمس اے خسرو ذرہ ہای ریگ بیابان بھی ہمکو پہچانتے ہین فرزند صاحب قران
نورنگاہ بدیع الزمان بہتر یہ ہی کہ اس شیطان پر لعنت کرو خسرو نے کہا مین تو صاحبقران ابلیس نشان
کہلاتا ہون اب میری اطاعت کیجیے ورنہ میرا قصد یہ ہی کہ جاکر آپکے بزرگو نسے مقابلہ کرونگا خوب سمجھتا ہون
جبتک آپکے بزرگون کو نہ زیر کرونگا تب تک صاحبقرانی میری روشن نہو گی آپکے بزرگ طبل یکتائی
بجاتے ہین نورالدہر نے کہا مجھسے کمتر لشکر مین صاحبقران کے کوئی نہین ہی فرزند صاحبقران
کے بڑے بڑے مرتبے ہین اسد غازی طلسم ہوشربا مین گیا لشکر ساحران مین سنتے ہین کہ مثل
ہوشربا کے کہین ساحر نہین ہین اوس ملک مین اوسنے کھلبلی ڈالدی لاکھون جادوگر مارے نام سے
اسد کے ساحر بھاگے ہین خیر بروقت مقابلہ کیفیت کھل جائیگی خسرو نے کہا مجھے آپکو دیکھکر محبت
ہوئی اسواسطے سمجھاتا ہون کہ سر میدان ذلت نہو ہین چلکر اپنے افسر سے ملوادون شہزادہ نورالدہر
نے کہا آپکا افسر کیا شیطان ہی شیطان کی کوئی اطاعت کرتا ہی خسرو نے نیزہ مارا نورالدہر
نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا آپسمین نیزہ چلنے لگا ایک مقام پر نورالدہر نے گانٹھکر تھپڑ
مارا خسرو کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا خسرو کو غصہ آیا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکر ہاتھ
تلوار کا مارا نورالدہر نے بارڑھ بچاکے کلائی پہ ہاتھ ڈالدیا خسرو لپٹ پڑا گھوڑون نے کود
کشتی ہونے لگی دونون لشکرون سے صداے احسنت و آفرین بلند نورالدہر نے خسرو
کے جی چھڑادیے مکلل خان خوشی خوشی کہہ رہاہے میرے آقاے نامدار سے کون لڑسکتا ہی شام تک
زیر کرلینگے حقیقت مین خسرو بہت گھبرا رہاہی دن قلیل باقی تھا نورالدہر خسرو کو لیے دوڑے
خسرو پانچ چار قدم ہٹکر ہٹنا چاہا نورالدہر کو ریل کرکے دوڑون نورالدہر نے قدم مردی ۲۰
بڑھایا وہان پر موش خانہ تھا دونون پانون نورالدہر کے موش خانے مین جا ہے خسرو

نے ہکہ مارا کو لا شہزادیکا او تر گیا عالم غشی مین خسرو نے نور الدہر کو باندھ لیا مکلل خان
نے جابجا چاپڑون میمون فوج لیے کھڑا ہے مکلل خان کا حوصلہ نہ پڑا نور الدہر کو گرفتار کر کے
تبر زنگیا کو ے کا علاج کیا مسلسل کرا کے قیدخانہ مین بھیجا یا بوقت سحر دربار مین آکر پہونچا نور الدہر
کو ادایا سوال آتش پرستی کیا نور الدہر نے لعنت کی میمون جھلایا حکم دیا ابھی قتل کرو جلاد جلاد کا
بار ہوا جلاد نے آکر نور الدہر کی گردن پر کو لیے کا خط کھینچا آواز دی بیت سلطنت سلطان کن فرمایا
بر جلاد چیست ٭ مرغ را دانہ بلا شد طمعہ بر صیاد چیست ٭ اے جوان جو کچھ کھانا ہو کھالے جو ہو
ہو نکال لے نور الدہر نے غصے مین جواب یا مکلل خان تخت پر بیٹھا ہے کہ ملازم روتے ہوئے آئے
عرض کی اے شہریار غضب ہوا آقاے نامدار کو میمون نے زیر تیغ بٹھایا ہے یہ سنکر مکلل خان اٹھا
کہ نہ افوج مین قرنا ہوئی لگر بندی ہونے لگی اجروس ہی صیدہ اخوت ہی اجروس کو بھائی
کہتے ہین اُسنے پکار کر آواز دی یارو جلد چلو آقاے نامدار قتل ہوا جاتے ہین مکلل خان بقہر و
غضب تمام مع اِرے ہائی نور الدہر روانہ ہوئے یہان وہ وقت ہے کہ جلاد شانگین لگا رہا ہے خسرو
شیر دل نے شفاعت کی بلکہ مقدمہ قتل نور الدہر روبا ہے میمون نہین مانتا کہتا ہے اے صاحبقران
سن مذہب خداوند امیر الشیاطین کیونکر رواج پائیگا ہمارے حکم مین فرق آئیگا ہمین تسخیر عالم منظور ہے
تمام دنیا مین انگشت بدندان کر دین خسرو خاموش ہو رہا مگر آنکھون مین آنسو بھر کے کھڑا ہے قتل نور الدہر
ناگوار ہے کہ اسنا بہر برق چمکی مکلل خان جادو پرست قہر و غضب آ کر گرا جلاد کو مارا نور الدہر کو چھڑایا
اب میمون اپنے مقام سے اوٹھا سحر کرنے لگا مکلل خان تو زخمی ہوا اجروس پر ایک وہ پتھر
مارا اجروس لڑکھڑا کے گرا نور الدہر گھوڑے پر سوار ہو کے لڑنے لگے تھے میمون مثل بندر کے
بندر کے او چکتا پھرتا ہے جسپر سحر کر دیا وہ بیہوش ہو کے گرا نور الدہر کو پکڑ لیا مکلل خان انتہا کا
زخمی ہوا میمون ابلیس پرست نے سحر کر کے مکلل خان کو بھی زخمداری مین گرفتار کیا دس ہزار
جوان ساحر و غیر ساحر ہمراہیان مکلل خان گرفتار ہوئے میمون نے سبکو مسلسل و مطوق
کیا بارگاہین خیمے لوٹ لیے آکر اپنے مقام پر اوترا حکم صبح کو میدان خونی کی تیاری ہوا اگر سب
شیاطین کو سجدہ نہ کرینگے کل کو قتل کرونگا رات ہی سے میدان خونی کی تیاری ہونے لگی جبکہ
مہر عالم افروز شمشیر بران شعاع ہاتھ مین لیے ہوئے برج بلی پر برآمد ہوا میمون اکڑتا ہوا اپنی

بارگاہ سے نکلا میدان خونی کی تیاری ہوئی جلاد خنجرہاے برہنہ کھینچے ہوے شلنگیں لگا رہے تھے
کہ مکلل خان کو دار پر کھینچ دیا اجروس کو زنجیر پالون مین باندھکر لٹکا یا نورالدہر کو سر برہنہ
کھینچکر جلاد آیا میمون نے حکم اول دیا ہی ہر چند وزیر و امیر سمجھاتے ہین یہ سب مطیع اسلام سا زہا
خوش سجام نام پر شیطان کے لعنت کررہے ہین میمون نے قصد کیا کہ حکم دون نورالدہر نے
جو پلٹ کر مکلل خان و اجروس کو بالا دار دیکھا اس سردار کا دل بیقرار ہوگیا دست دعا طرف
آسمان کے اوٹھائے دعا کی ای رب اکبر بندون کو اپنے بچالے ناگہانی سے نجات دے تیر دعا
ہدف مراد پر پہونچا ابر یاقوتی آسمان پر نمایان ہوا ملکہ محمور سرخ چشم مشتاق شاہزادہ نورالدہر
اول لشکر صاحبقران مین بصورت مبدل گئی اوسیدن شاہزادے کو مکلل خان نے
بلوایا تھا خبر سنی کہ لشکر سے غائب ہوے بیقرار و اشکبار ڈھونڈھتی ہوئی نکلی اسوقت آکر پہونچی
دیکھا شہزادہ زیر تیغ بیٹھا ہی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا وہین سے نعرہ کیا منم ملکہ محمور سرخ چشم
یہ تعلیم کردہ افراسیاب بصد قہر و عتاب جو آکر گری زمین ہلادی جلادون کو قتل کیا گرنے
گرتے سوزن سکلخان کی زبان سے لیا گھوڑا واسطے نورالدہر کے حاضر کیا نورالدہر پشت
مرکب پر سوار ہوے محمور نے سحر کرنا شروع کیا دو چار دانے یاقوت احمر کے جو مارے دو چار ہزار
ساحر مر کر گرے اب میمون لاکھ سحر کرتا ہی محمور دفع کردیتی ہی ایک مقام پر جھپٹ کر میمون قریب
محمور پہونچا تیغہ سحر مارا محمور نے سپر سحر پر روکا غصے مین نیمچہ ہلالی کھینچا چمک کے ہاتھ مار دیا
میمون ملعون کے دو ٹکڑے ہوے نورالدہر لڑتے لڑتے سامنے خسرو شیردل کے پہونچے خسرو
نے ہاتھ مارا نورالدہر نے بارحہ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کے پھینک دی کمر زنجیر
مین ہاتھ دیکر بقوت صاحبقرانی اوٹھالیا خسرو کو پہلے سے مذہب میمون سے نفرت تھی
عاشق جمال شہزادۂ والا قدر ہوچکا تھا آواز دی الامان نورالدہر نے سوال اسلام کیا خسرو
بصدق مسلمان ہوا اب لشکرون مین آواز الامان بلند ہوئی نورالدہر نے ہاتھ روکا بارگاہین
قبضے مین کین بہ فتح و ظفر داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوے نورالدہر نے خسرو کا حسب و نسب پوچھا
کہا بہارستان مغرب کا رہنے والا ہون ہلال زرین تاج میرا باپ ہی فرامرز عاد مغربی میرا
بڑا بھائی ہی مین بچپن سے آوارہ ہو کر نکل آیا اس ابلیس سیرت نے پرورش کیا مذہب حقیقی سے بیگانہ

شکر ہے کہ میرے باپ بھائی آپکے داداجان کی خدمتگذار ہین مع رفاقت مین حضور کی پہونچا مخمور
نے حال پوچھا اپنے آنیکی کیفیت بیان کی نورالدہر نے کہا اے مخمور بڑی ذلت کی بات ہے کہ
ہمارے والد نامدار طلسم ہوشربا مین قید ہون نہ پہونچے ہمین اپنے ہمراہ لیچلو ایرج بھی اسی طرف
گیا ہے لہذا میرا بھی پہونچنا واجب لازم ہے ملکہ مخمور خوش ہوگئی جی مین کہتی ہے اے مخمور چلکر انکو
لوح دلوا و سحر میرا جرات انکی مکلل خان ایسا ساحر بھی ساتھ ہے افراسیاب انکے ہاتھ سے قتل
ہو سب پر احسان ہوگا ہوشربا مین جرات کا شاہزادیکی امتحان ہوگا اسی وقت لشکر آراستہ کرایا
مکلل خان کو بادشاہ کیا حسنر و شیر دل پر اہتمام فوج سپہ سالار قرار پایا ملکہ مخمور پر کل لشکر کی نظم
ساحر و غیر ساحر کا لشکر ہمراہ نورالدہر بعدہ صاحبقرانی اشرکت شان سے طرف ہوشربا
کے چلے لشکر منزلین طی کرتا ہوا جاتا ہے ایکدن ایک مقام پر لشکر اترا نورالدہر کھڑے ٹہل رہے
ہین کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا نورالدہر کو اوٹھا لیگیا لشکر مین ہلڑ ہوا نورالدہر کو کوئی
لیگیا مخمور نے مکلل خان سے کہا تم لشکر لیکر آؤ فلان سمت رستہ ہے مین جاکر شہزادیکو تلاش
کرون نہین معلوم کون دشمن تھا جو لیگیا مخمور یکہ و تنہا تلاش مین چلی مکلل خان مع حسنر و
و اجروس منزلین طی کرتے ہوئے جاتے ہین انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا اب وکلاء داستان افراسیاب
و کوکب کے ذکر ہوتے ہین جب کوکب نے خبر پائی کہ افراسیاب بارادہ فاسد آتا ہے تین کوس آگے
بڑھکر فروکش ہوا افراسیاب نے اپنے ساحرون کو نامے بھی لکھے ہین دوسرے دن سترہ لاکھ فوج لیکر پہونچا
اوترتے ہی طبل جنگی بجوادیا ہرکارون نے کوکب کو خبر دی کوکب نے بھی طبل جنگی بجوادیا بران نے
ہرچند کہا قبلہ و کعبہ ہم ہر مشکل مین شریک مہرخ رہے خواجہ عمرو کو اطلاع کرنا ضرور ہے کوکب نے کہا اے
نور نظر وائے برحال اسد و عمرو بارہ برس اونکو لڑتے ہوئے ہوچکے ہنوز روز اول ہے لوح تک
دستیاب نہین ہوئی ہم افراسیاب کو جواب دینگے بلکہ اور زیادہ بہتر ہے کہ افراسیاب ہمسے
جنگ مین مصروف رہے وہ کوہ ہفت رنگ وغیرہ کو فتح کرلین خدا کرے تا بہ دریاے نیل پہنچ
جائین دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین بوقت سحر دونون لشکر میدان کارزار مین
آئے بعد نقابت نقیبون کے طرف سے افراسیاب کے سپاہ سے ایک سوار ساحر غدار افراسیاب سے
اجازت لیکر میدان مین آیا پکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے طرفسے کوکب کے شہنشاہ برخبیس

ساحر نامدار لشکر کوکب کا علمدار گھوڑے کو چمکا کر نکلا کوکب سے اجازت لی کوکب نے آفرین کہکر کہا
تمکو خدا کے سپرد کیا افراسیاب بھی سامنے موجود تھا بسم اللہ کہکے مقابلہ کرنا جلیس بصد
شوکت و صولت سامنے سیماب ابر سوار کے آیا سیمانے دیکھتے ہی گولا دور سے مارا جلیس نے گولا
تو کاٹ آواز دی او نامرد قریب آکے مرے ہنر کے تلوار چلے جوہر جرات کھلے سیماب نے نیمچہ کھینچ
دنا دن ہاتھ مارے جلیس کا مرکب مارا گیا شیرانہ سیما پر جا پڑا اوسنے ہاتھ تلوار کا مارا جلیس نے وار تلوار کا
پر رد کا مٹھی سے ایک طمانچہ چھوڑا سیما کے ہوش اڑ گئے پلک جھپکی اوپر سے جلیس نے ہاتھ مارا سیما کے
دو ٹکڑے ہوئے جلیس نے تاج کج کرکے نعرہ کیا دہ مارا افراسیاب کو نہایت ناگوار ہوا مرکب چمکا کر
جلیس پر جا پڑا سحر کے ہاتھ تلوار کا مارا جلیس نے افراسیاب کا وار رد کیا یہ جری دریا دل جنگ آزما تھا
ساحر نامدار افراسیاب پر برس پڑا افراسیاب زخم نہیں کھاتا جلیس تنہا کا زخمی ہوا افراسیاب
دوڑا کہ سر کاٹ لوں کوکب کو تاب نہ باقی رہی اپنے رفیق کے واسطے آئے سینہ سپر کردیا جلیس
تو کثرت زخم سے بیہوش ہوگیا تھا کوکب افراسیاب سے سحر چلنے لگا پہلے افراسیاب نے سحر
کیا کہ دن کی رات معلوم ہونے لگی کوکب آفتاب بنکر چمکا اندھیرا دفع کیا دونوں چاند بنکر لڑے
کبھی سورج بنکر ٹکرین چلین شام تک یہ دونوں جوان لڑے دو زخم کوکب نے ہاتھ سے افراسیاب
کے کھائے تیغ سحر سے افراسیاب کو بھی زخمی کیا ہیران نے طبل بازگشت بجوادیا کوکب
زنہاری مین پلٹے جلیس تو بیکار ہوگیا سحر افراسیاب سے جسم مین آبلے پڑگئے انتہا کا زخمی
ہوا کوکب نے اپنے زخمونکو ہیران سے چھپایا زرہ جامہ جسم سے نہ اوتارا افراسیاب نے جاتے ہی
پھر طبل جنگی بجوادیا صبحکو دونوں لشکر میدان مین آئے طرفین سے افراسیاب کے ہیران
بلانوش نکلا پہلوے کوکب مین ملکہ عنقاے کاکل دراز حاضر تھی فوراً ہیران پر جا پڑی
جب سحر ہوے عنقاے کاکل دراز نے کاکل کھولی میدان مین اندھیرا ہوا ہیران کا دم گھٹنے
لگا چاہا تاریکی سے سحر کرکے نکلون عنقانے کاکل کو جنبش دی حلقہ آہنا بنکر گلے مین ہیران
کے پڑا جھٹکا دیا جیسے صابونکی چکتی سے تار کٹتا ہے ہیران کا سر کٹکر گرا اندھیرا آگیا آواز آئی
کشتی مرا نام من ہیران بلانوش بود افراسیاب غصے مین جا پڑا عنقانے آواز دی او نامرد
مین تیرے مقابلے کے لائق ہون یہ کہکر پیچھے ہٹی کاکل کو جنبش دی افراسیاب کی آنکھوں سامنے

اندھیرا آیا اُس تاریکی مین عنقا نے تار کار کاکل توڑ کر جھٹکا دیا زنجیر طلائی بنکر تیار ہوی وہ زنجیر پشت پر افراسیاب کے لگائی کہ افراسیاب کانپ گیا چاہا عنقا کو گرفتار کر لون عنقا کڑک کر اپنے لشکر مین پہونچی افراسیاب غصے مین طرف کوکب کے چلا کوکب نے نعرہ کر کے افراسیاب کو روکا تلوار چلنے لگی ان دونونکی لڑائی مین ہزارون ساحر جانبین کے جلے آگ برسی برف گری پہاڑ سفید ہوگئے کبھی ہوائے گرم چلی منھہ ساحرونکے جھُلسنے کبھی سردی ہوئی دونون ساحرونکی سحر دونون شاہان جلیل گرم و سرد عالم کی کیفیت ظاہر ہوئی دونون لشکر ملگئے دوپہر کامل جنگ مغلوبہ ہی افراسیاب کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا جس پر جاپڑا درہم و برہم کر دیا کوکب ہر مرتبہ جیداری کر کے افراسیاب پر جاپڑتا ہی نیا شعبدہ یہ ہی کہ افراسیاب جو زخم کھا کر جاکر جاتا ہی زخم اندمال پاتا ہی کوکب نے جو زخم کھائی وہ جسم پر موجود ہین اس خیال سے زخم چھپاتے ہین بران بدحواس ہوجائیگی آج کی جنگ مین لاکھہ لاکھہ جادوگر جانبین کے مارے گئے کوکب کے زیادہ مارے گئے سرداران نامی قوت بازو زینت پہلو سیار گلشن جنان ہوے آج کوکب نے بھی کئی زخم کاری کھائے بران نے طبل بازگشت بجوایا شام کو لشکر خستہ و شکستہ پلٹے کوکب نشۂ جرأت سے جھومتا ہوا زخمونکو اپنے چھپائے ہوے داخل بارگاہ ہوا افراسیاب نے آتے ہی ایک آواز دی کندن مرہم جمشیدی لیکر آئی پٹیان زخمون پر چڑھائین اوسیوقت زخم اچھے ہوگئے مگر کوکب نے بسبب غیرت کے زخم ظاہر نہ کیے افراسیاب نے جاتے ہی طبل جنگی بجوا دیا ہرکارون نے آکر دعای جان درازی اشعار

ای خیمۂ دولتت گذشتہ ز افلاک
چون دامن خیمہ دل بدخواہ تو چاک
دشمن چو طناب خیمہ پیچان چو میخ
سرکوفتہ و نیمہ فرو رفتہ بخاک

شہریار عالم کی عمر دراز ہو افراسیاب نے پھر طبل جنگی بجوایا کہتا ہے کل بدون قتل دشمنان شہنشاہ واپس نہ ہونگا کوکب نے جوش جرأت مین حکم دیا بفضل ایزدی یہان بھی طبل جنگی بجنے بران نے رنگ وہی کوکب متغیر دیکھا مگر جوش جرأت مین خاموش سکو تسکین دے رہا ہی دل مایوس تیغ زبان تیز یہی قول ہی کہ انشاء اللہ کل افراسیاب کو مارونگا بران اوٹھکر تخلیے مین آئی سردارون سے صلاح کی کہ مین خواجہ کو نامہ لکھون ورنہ کل خرابی ہوگی سب نے کہا ضرور تحریر فرمائیے شہنشاہ اس مین کیا غصہ کرینگے حقیقت مین ہمارے شہنشاہ کا عجب حال ہی اس خیال سے کہ ہم لوگ پریشان ہون اظہار زخم نہین کرتے بران نے اوسی وقت نامے مین تمام حالات لکھے خواجہ کو لکھا اے

یا ور غریبان و ای دادرس بیکسیان آج پانچ دن گذرے کہ روز افراسیاب سے مقابلے ہوتے ہین کئی سو سرداران نامی و گرامی سیار گلشن جنان ہوے قبلہ و کعبہ انتہا کے زخمی ہین کل معرکہ عظیم ہے اسوقت مین اپنے خیر خواہونکی خبر لیجیے کنیز کو نامہ دیا کنیز پرپرواز پیدا کرکے چلی دربار شہنشاہ لاچین مین آئی و ورہ سرداروںکا بندھا ہوا ہی لاچین تخت پر اسد نامدار فرما رہے ہین آتشبار بیابان نشین و مصور ہمارے مقابلے مین فرو کش ہین انکے مقابلے مین مہلت پائین طرف دریا ہی نیل کے چلین لاچین نے جواب دیا اے شہریار ابکی وہ طبل جنگی بجوائے بدون فتح واپس نہونگا وہ طبل جنگی تو بجوائے خواجہ عمرو بھی بیٹھے ہین یہی صلاح ہو رہی ہی کہ کنیز پران نے آکر نامہ خواجہ کو دیا عمرو نے باواز بلند پڑھا اسد نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا مین خود برای مدد کوکب جاؤنگا کوکب نے ہمارے ساتھ بڑی جانبازی و سرفروشی کی لاچین نے روکا کہا اے شہریار آپکا یہانسے قدم ہٹانا بہتر نہین ہے یہ آتشبار بڑا ساحر زبردست ہی غلام جاکر اوس نمکحرام کو جواب دیگا قضا افراسیاب کو طرف قصر جمشیدی کے لیگئی ہی انشاء اللہ اگر گھیر کر نہ مارا تو نام اپنا شہنشاہ لاچین نہ پایا اوسی وقت لاچین اوٹھا صرف بہار کو ہمراہ لیا خواجہ بھی تخت پر سوار ہوے ساٹھ ستر ہزار ساحران زبردست ہمراہ لیے سردار و نمین صرف بہار خواجہ نے چلتے چلتے جہاندار سے تاکید حفاظت اسد نامدار کی جہاندار نے عرض کی غلام کا جان و مال نثار ہی جب ہمکو کوئی قتل کرلیگا تب انکے غلامون پر دست انداز ہوگا رات ہی کو لاچین و بہار و خواجہ طرف قصر جمشیدی کے روانہ ہوگئے یہان وہ وقت ہی کہ افراسیاب میدان کارزار مین نکلا کوکب بمجبوری مقابلے مین آیا آپسمین سحر ہونے لگے بران و جمشید و اختر نے دیکھا کہ کوکب بہت سست لڑ رہا ہی گلہاے زخم نخل جسم پر کھلے ہین سینہ سپر کردیا افراسیاب سے آنکھ ملی ہوئی چھوٹ کے ہاتھ چل رہے ہین جو افراسیاب نے وار کیا کوکب نے برابر جواب دیا افراسیاب یادی کر رہا ہی بران کو تاب نہ آئی مع کل لشکر کے جاپڑی اودھر سے لشکر افراسیاب بھی آکر پہونچا دونون لشکر آپس مین ملگئے سحر چلنے لگے سارا میدان دھوان دھار تیرون کی بکار تیرون کی بوچھار ہزارہا ساحر جانبین کے قتل ہوے افراسیاب جدھر جاپڑا پتھر برسائے ہزارہا سر ٹکرا کر مرے کبھی بران پر جاپڑا کبھی جمشید کو زخمی کیا کبھی اختر سے لڑا کوکب سکے واسطے سینہ سپر کر رہا ہے تیغہ خون آلود دست زبردست مین کھنچا ہوا جدھر

افراسیاب نے منھہ پھیرا کوکب نے ہین جا پڑا لیکن فوج کے پانون اوکھڑے جاتے ہین سحر افراسیاب
سے قلب تھرّاتے ہین صدے آہا ہو بلند ملازمان کوکب درد مند افراسیاب خود پسند زمین ہلا دیتا
ہی قریب ہی لشکر کوکب شکست کھائے دن قلیل باقی ہی کہ آسمان پر برق چمکی لپٹین پھولونکی آئین
طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے زرد پتے سبز ہوے طفلان غنچہ نے منھہ کھولے نرگس شہلا کی ٹکٹکی بندھی
سوسن باتین کرنے لگی سنبل نے موے شکین درست کیے نخل مجبور تھے ایک پانون اور ہوتا برائے
استقبال بڑھتے ہوا سے سرد چلی افراسیاب نے بند قبا کھولدیے جھوم گئی اب سینے سپر اوٹھا کر دیکھا
آسمان سے لکہ ابر گلنار بصد جوش و خروش کئی ہزار طایر زمزمہ سرائی کرتے ہوے ابر آگر شق ہوا سبنے
دیکھا شہنشاہ لاچین و ملکہ بہار و خواجہ عمرو نامدار بصد صولت و شوکت آکر پہونچے لاچین نے
وہین سے نعرہ کیا او نمکحرام بد انجام طرف کوکب کے کہان جاتا ہی بہار نے گرتے گرتے گلدستہ مارا
پھول برسے کئی ہزار دیوانے ہوگئے جادوگرون نے گریبان پھاڑ ڈالے پہاڑون سے ٹکرانے لگے کوکب
دا افراسیاب سے مقابلہ تھا لاچین بقہر و غضب وہ بے ادب کے سامنے آیا کوکب کو ہٹا کر
سینہ سپر کردیا لاچین نے نمکحرام کہکر جو ڈانٹا افراسیاب نے منھہ پھیر لیا سرداروں سے کہتا ہے
بڈھا اسکو نمکحرام ہی بتاتا ہی مینے اوسکا نمک کب کھایا ہین ہمیشہ سے بادشاہ عالیجاہ ہون اسی
بدزبانی کے سبب سے مینے اس بڈھے کو قید کردیا تھا پھر اسکی شامت آئی ہی ابکی مرتبہ قتل
کرونگا لاچین نے بڑھکر آنکھہ چار کی افراسیاب نے شرما کے ہاتھہ مارا لاچین نے اشارہ کیا
ایک عقاب بلند پرواز اڑتا ہوا آیا اوسنے گلا اپنا سر لاچین پر رکھدیا جیسے ہی عقاب کا سر کٹا
قطرات خون اڑے منھہ پر افراسیاب کے پڑے افراسیاب کو معلوم ہوا چنگاریان آگ کی
گرین اُف اُف کرکے پیچھے ہٹا اب لاچین پیترہ بدل کے ہاتھہ مارا چمک کی برق شمشیر گری افراسیاب
کا تاج گرا سر زخمی ہوا ہزار ہا سردار بیچ مین آگئے لاچین نے جسکے ہاتھہ مارا دو ٹکڑے ہوا چالیس سر آ
لاچین نے کھڑے کھڑے اوسی مقام پر مارے خون کے دریا بہا دیے بہار نے باغ لشکر افراسیاب
مین آگ لگا دی محبت کوکب مین خواجہ لڑرہے ہین کبھی نعرہ کرکے غائب ہوے کبھی حقہ ہاے
آتشبازی کبھی جنگی بان گپھے مین رکھکر تیر مارا بڑے بڑے نامی جادوگر عمرو نے مارے لاچین نے
آگ برسا دی کوکب نے اتنی جو مہلت پائی لشکر افراسیاب کو پامال کرنا شروع کیا قریب تھا

کہ لشکر افراسیاب شکست کھا کر ہٹے کہ لکۂ ابر سیاہ آسمان پر نمایان ہوا اتنا بڑا ابر سیاہ ہے تمام صحرا مین محیط ہو گیا قریب لشکر افراسیاب آ کر وہ ابر شق ہوا اخراج گزار افراسیاب ناظم دربند طلسم ہوشربا ساحر نامور عنقائے تیز پر چار لاکھ ساحرون سے برائے مدد افراسیاب آ کر پہونچا افراسیاب کا بازو قوی ہوا عنقا نے آتے ہی اول سحر بہار کو مٹایا آگ برسا کے پھولون کو جلایا برق چمکائی سر بہار ویران زخمی ہوا ادھر لاچین و افراسیاب بھی دونون زخمی ہو چکے ہین بصلاح عنقا طبل بازگشت لشکر افراسیاب مین بجا دونون لشکر الگ ہوے کوکب تنہا کا زخمی ہی لاچین نے شانہ تھاما کہا ای بہادر بڑے تعجب کی بات ہی تمنے ہمکو اپنا نجانا جب یہ پریشانیان ہولین زخم اوٹھائے سرداران نامی قتل کرائے تب ہمکو نامہ لکھا تمھاری وجہ سے لڑائی کو طول ہوا ورنہ مہرخ وغیرہ بیچاری کیا لڑ سکتی تھین افراسیاب جبدن قصد کرتا سکو مٹا دیتا خواجہ نے بھی اپنے کو ظاہر کیا کوکب کو بہت کچھ کہا کہ بھائی ہمین تمسے یہ امید نہ تھی کہ تم ہمسے اتنا بڑا راز چھپاؤ گے ہمین برائے مدد نہ بلاؤ گے شکر ہی کہ تمنے اب بھی اطلاع کی ہمین تمسے بڑی شکایت ہی کوکب کہا خواجہ مین چاہتا تھا کہ مین ادھر افراسیاب کو روکون اب لڑتے بھڑتے تا بہ دریای نیل پہونچ جائین حصول لوح ہوا سو جہ سے آپکو اطلاع نکی خواجہ نے کہا وہان بھی مقابلے بڑے ہین آتشبار و مصور مقابلے مین اوترے ہین افراسیاب انتظام کر کے آیا ہے لڑائیان بڑی ہوئی ہین صلاحین کرتے ہوے داخل بارگاہ ہوے افراسیاب بھی زخمی ہو کر پلٹا ہے عنقا نے صلاح کی کہ دو روز تامل فرمایئے ابکی جو طبل جنگی بجوائین گے تو بدون قتل کوکب واپس نہو نگے

دو کلمہ داستان حیرت بیان عیاری خواجہ عمرو افراسیاب پر بصلاح شہنشاہ لاچین پھنسنا افراسیاب کا شعبدۂ لاچین مین ظاہر مین قتل ہونا افراسیاب کا و ذکر فتح قلعۂ سیاہ و دیگر حالات متعلق داستان ہذا و عجائب داستان ہی ساقی نامہ

ساقی می جنگ سے جھلکا دے
کچھ سحر کا شعبدہ دکھا دے
لاچین کی جنگ کا بیان ہے
ای طبع یہ وقت امتحان ہے
ای توسن طبع چست و چالاک
ای آہوے کلک ہو کے بیباک
میدان سخن مین بھر طرارے
شہرے ہون جہان مین ہمارے
ٹھوکر سے عدو کو پست کر دے
لاشون سے زمین رزم بھر دے
شہباز قلم ہوا وج ہیرا
تصویر خیال کا ہو نقشا

ہما

اے کوکب کلک ہاں چمک جا
گرگرا ہے یوسف عزیز کاروان ہوجائیگا
ہجر جانان مین عیان ہی جو نہان ہوجائیگا
رایگان تیرا ریاض اے باغبان ہوجائیگا
جان دینا عشق مین مشکل نہین مجھکو ہمدم
صبر مضطر ہوکے بیرون مکان ہوجائیگا
غیر کو پہلو مین بٹھلاوگے نہ تو مجھکو جلا
یار کے آگے دہن بھی بےزبان ہوجائیگا
دشت مین لیلی کا ناقہ آئیگا کھنچا ہوا
مشتری کا تخت زیر آسمان ہوجائیگا
ساتھ لیتے جاؤ جاتی ہو جو میرے پاس سے
پیر اعظم کوئی جانا نہین جوان ہوجائیگا
گیسوان یار پر جسدم نظر پڑجائیگی
نیند آجائیگی غافل پاسبان ہوجائیگا

اے مہر کلام ضو تو دکھلا دیگر
ہمصفیران چمن گلشن خزان ہوجائیگا
شمع سوزان جسم کا ہر استخوان ہوجائیگا
ضنا کہتے ہین اگر ضنا آسمان ہوجائیگا
دل تو آنے دو کسی پر امتحان ہوجائیگا
رنج بھی دلمین نہین ہنسی کا حیت کسطرح
آہ کھینچونگا تو محفل مین دھوان ہوجائیگا
عید کے دن بے سبب ملنے نہین آتا ہے یار
جذب عشق قیس مجنون ساربان ہوجائیگا
فاتحہ کے بدلے ٹھوکر بھی لگا دوگے تم
چھو جاوگی جو دل نوبت بجان ہوجائیگا
روتے روتے یاد مین چاہ زنخدانکی ترے
دلمین اخجانہ بدوش نگاہکان ہوجائیگا
اے قمر اپنی وہ قسمت ہے کہ قاتل کے حضور

رنج بھی دیگا تو ہر دل شادمان ہوجائیگا
خانۂ صیاد اپنا آشیان ہوجائیگا
چار دنکا موسم گل ہی خزان ہوجائیگا
ماہرو ہمسر بھی کوئی مہربان ہوجائیگا
خانۂ دلمین ہوا جب ہجر جانانکا گذر
چار دن اس گھر مین بھی مہمان ہوجائیگا
ہاے رہجائیگی حسرت دل مین غم خوار کی
دل مرا ایکروز ان روح روان ہوجائیگا
جان کا بیعا مانگیگا جو زہرہ رشک ماہ
مرقد عشاق کا نامی نشان ہوجائیگا
خلد کی آب وہوا رکھتا ہے آنکلا اگر
دیدۂ تر پھوٹکے اندھا کنوان ہوجائیگا
کوئی جانا نہین مجھی پہونچیگا بندار بخت
سر بکف جب جائینگے حکم امان ہوجائیگا

اشہب تیزگام زبان کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین کہ عنقاے تیزپر ناظم دربند طلسم ہوشربا برای مدد افراسیاب آیا اسنے صلاح کی کہ حضور دراز تامل فرمائیے زخم حضور کے صحت پاجائین ابکی میدان سے بدون سر کوکب لیے واپس نہونگا افراسیاب نے قبول کیا جب شب ہوئی تو عنقاے تیزپر نے کہا اے شہنشاہ لاچین پر فتحیاب ہونا مشکل ہے آج مینے اوسکے سحر کو دیکھا اب تو طایران طلسمی اوسکی مدد کو آنے لگے ورنہ حضور زخمی نہوتے ایک صلاح غلام نے بہت معقول تجویز کی ہے آج شب کو چلکر شبخون مارین اندھیرے مین گھبراکر سب مارے جائینگے مین وعدہ کرتا ہون کہ کوکب کو تو مین گرفتار کرونگا لاچین کی حضور گردن لین بران مہیار کو بھی قتل کرلونگا جمشید کا سامنے کوکب کے سر ٹوٹیگا بہتر یہ ہے کہ شبخون مارے یہ راے افراسیاب کو بھی پسند آئی عنقا کا عیار موسوم بہ عقاب تیزپر نہایت طرار و مکار ساحر ہے علم کر و حیلے سے بخوبی ماہر ہے عنقا نے کہا

ای عقاب تم چھپکر لشکر کوکب مین جاؤ اپنی آنکھون سے دیکھہ آؤ بارگاہ لاچین کس طرف ہی کوہ
ویران وجمشید وبہار کس طرف ہین سبکے مقامات کا نقشہ لاؤ کہ رات کو قاعدے سے جاکر
گرین آپسمین حصے مقرر کرلین اوسی کی بارگاہ جاکر پھونکین اپنے اپنے حریف کوجاکر ملکا لین شب
تیرہ وتار کی غفلت مین مارلین عقاب تیز پر بہت خوب چلا یہان خواجہ عمرو دربار کوکب مین
موجود ہین کوکب کا حال دیکھکر عمرو بہت بیقرار ہوا طبل جنگی کا انتظار ہوا جب رات زیادہ آئی لاچین
نے کہا ای شہنشاہ عیاران وای افسر طراران افراسیاب نے طبل جنگی نہین بجوایا زبانی کوکب کی معلوم
ہوا کہ دو ہفتے سے برابر جنگ ہورہی ہی کوئی دن طبل جنگی سے ناغہ نہین گیا کیا ہمارے آنے سے کچھہ اور سنا
دبایا کسی معین مددگار کی فکر مین ہی عمرو نے کہا مین ابھی جاتا ہون مفصل خبر لیکر آتا ہون یہ بھی عمرو کو
منظور ہے کہ چلکر کچھہ عیاری کرون کوکب کے واسطے کچھہ بہتری ہو اس مقابلے کا انجام بخیر ہو خواجہ عمرو یہ
سوچکر اپنے مقام سے اوٹھے بصورت صرصر شمشیر زن طرف لشکر افراسیاب کے چلے جنگل مین آکر پہونچے
ہین کہ زنگ کی آواز کان مین آئی عمرو نے دیکھا ایک عیار بانہا عیاری سے آراستہ اسی طرف
آتا ہی اودھر سے عقاب کی نگاہ پڑی کہ ملکہ صرصر تشریف لاتی ہین حسن تو صرصر کا عابد کش زاہد فریب
ہی خواجہ نے ملاقات کی کہا بھیا ساحر کہان چلے ہمارے شہنشاہ کا لشکر کہان پر ہے عقاب نے کہا ملکہ تمنے
مجھکو نہین پہچانا مین عنقای تیز پر کا عیار ہون عقاب میرا نام عیاری مکاری کام صرصر نے کہا
مین تو ملکہ حیرت جادو نے بھیجا واسطے خبر کے آئے شام کو رستہ بھولکر لشکر کوکب مین پہونچی وہان عمرو
پھر رہا تھا اوسسے مقابلہ پڑا لڑبھڑکے نکل آئے تب خبر دریافت ہوئی کہ شہنشاہ کا لشکر بھی قریب ہی
یہ کہکے مسکراکر ہاتھہ پکڑلیا عقاب گیا شکار ہوا سمجھہ گیا کہ صرصر مجھے چاہتی ہی پھر خواجہ عمرو نے
مسکراکر کہا کیون صاحب اس اندھیری رات مین کہان چلے کوئی شیر بھیڑیا نکل آئے تو کیسا باعث خرابی
ہی مجھہ کمبخت کے دلکو بیوجہ بیتابی ہی مجھہ سے کہتے کیا کام دل کمبخت کی باتین ہین بیوجہ کی گھاتین
ہین اب تو عقاب بیچ ہوگیا کہا ملکہ مین لشکر کوکب مین جاتا ہون صلاح ہوئی ہی کہ رات کو
افراسیاب عنقا آکر شبخون مارین اندھیرے مین سبکو پکڑ لین یہی تدبیر معقول ہی صرصر نے کہا
مین تمکو اکیلا نجانے دونگی وہان نگوڑا عمرو موجود ہی چلو ہم تمہارے ساتھہ پلٹ آئینگے سب
بارگاہین نکا نشان تمکو بتادینگے عقاب بھولگیا خوشی خوشی صرصر نقلی کے ساتھہ ہوا ہوا کے عمل مین بیقرار

یہ نہ سمجھا کہ ہوا بگڑ گئی صرصر باتین کرتی ہوئی عقاب کے ساتھ جاتی ہی عقاب دمبدم ٹھنڈھی
سانسین بھرتا ہی عاشق تو اپنا سمجھ ہی چکا ہی ایک مقام پر جاکر صرصر ٹھہری کہا دیکھو بارگاہ لاچین ہی وہ
خیمہ کوکب کا ہی بران و بہار اوس پہلو پر ہین عقاب دیکھنے لگا خواجہ نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے
حباب مار کر بیہوش کیا زبان مین سوزن دیکر عقاب کو تو نذر زنبیل کیا پلٹ کے بارگاہ کوکب مین آئے
لاچین وغیرہ سب بیدار ہین کہ خواجہ آکر پہونچے لاچین سے سب کیفیت بیان کی لاچین خوش
ہوگیا اوٹھ کھڑا ہوا کہا خواجہ تم بصورت عقاب تیز پر افراسیاب کو لگا کے لاؤ مین ایک طلسم کو بناتا
ہون بحکم بانی بناے لوح و قلم اوس طلسم سے نکل نسکیگا مین گھیر کے مار لونگا یہ کہکر لاچین اوٹھکر
صحرا مین آیا ایک مقام پر کھڑے ہوکر خوب سحر کیا لکیرین کھینچا کر سرحد بنائی کہا خواجہ ہم تو مخفی ہوتے
ہین اس حصار کے اندر افراسیاب کو پہونچا کر نعرہ کر کے نکلجانا عقاب عنقا کا خالی عیار نہین
ہے عنقا کا شیر خاص نعمت باز و کہلاتا ہے اوسکو بھی قتل کر ڈالنا عمرو نے کہا انشاء اللہ کوکب و
لاچین و بران و بہار و اختر وغیرہ جابجا مخفی ہوے خواجہ بصورت عقاب تیز پر بارگاہ
افراسیاب مین آئے افراسیاب نے تیاری لشکر کا حکم دیا ہی اسباب سحر ذات پر آراستہ کرچکا کہ خواجہ
نے بصورت عقاب آکر کہا اے شہنشاہ بڑی صاحب اقبال ہو آپنے طبل جنگی جو نہ بجوایا لاچین وغیرہ
شرابخواری کرکے اپنی اپنی بارگاہ مین جاکر سو رہے لشکر مین انتہا کی غفلت ہی اب وقت جرات ہی
مین لاچین کو گرفتار کر دونگا کوکب کو بیدار نہونے دونگا بلوہ ساحران کو آپ سنبھال لیجیے گا افراسیاب
نے کہا لاچین و کوکب بھی ان دس کرور کو ایک سحر مین بیکار کردین عقاب نے کہا اوٹھیے خواجہ
عمرو افراسیاب و عنقا کو ساتھ لیچلے افراسیاب عنقا گھوڑے پر سوار پشت پر لشکر ساحران غدار
عمرو نے لاکر سامنے نخلستان کے پہونچایا کہا شہنشاہ یہیں قدم با قدم چلے آئیے افراسیاب گھوڑا ڈالے
ہوے عقاب کی تعریفین کرتا ہوا جیسے ہی اوس حد مین آکر پہونچا عمرو نے نعرہ کیا منم مہر سپہر
عیاری و قطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار یہ کہکے عمرو نے
عقاب کو زنبیل سے نکالکر ایک خنجر مار دیا افراسیاب لینا لینا کہکر دوڑا افراسیاب و عنقا
مع لشکر سرحد حصار مین پہونچ چکے تھے مرنے سے عقاب کے اندھیرا ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من
عقاب تیز پر بود افسوس دم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم افراسیاب نے چاہا نکل جاؤن ایک غبار

بلند ہوا تمام لشکر افراسیاب نابینا ہو نے لگا شاخین نخلستان کی خنجر بکین تھیں برقین چمکین
بنجہائی نخل سے صد ہا زنگیان سیاہ رو پیدا ہوئے لشکر افراسیاب پر گرے شاخون سے جو خنجر چمکے
مرکب افراسیاب کا مارا گیا پیدل ون زنگیون سے لڑنے لگا ہر چند چاہتا ہے تاریکی سے نکلون رستہ نہین
ملتا کہ پہلو سے نعرہ ہوا منم شہنشاہ لاچین و کوکب روشن ضمیر و بران شمشیر زن و بہار گلعذار
و جمشید نامدار و بلبور چہار دست ان سب سرداروں نے چہار جانب سے فوج افراسیاب کو گھیر لیا
افراسیاب کے سر پر زخم آنے لگے جب لاچین نے گولہ مارا زمین تھرائی دو ہزار ساحر مرے ملکہ
بران کا اختر مرواریدِ چلا بہار نے گلدستے مار کر ہزاروں کو دیوانہ کر دیا بلبور چہار دست نے ہاتھ نشتے
ساحران سے میدان کارزار بھر دیا افراسیاب دیوانہ وار وحشی شال بشکل صید خائف جدھر
بلٹاؤن سے گولہ بڑا کسینے ترنج مارا بہار نے گلدستہ پھینکا پھول برسے دماغ مین خوشبو آئی
مست ہونے لگا جھونکر ٹھہرا لیکن بادشاہ طلسم ہوش ربا ساحر بےمثل و یکتا اپنے کو سکے سحر سے بچا
ہی جاتا ہے بران و بہار پر جا پڑون اب خیال کر کے دیکھا گرد میرے لشکر کے ایک سنہری لکیر یا
طلائی زنجیر ہے اوسکے باہر نہین نکل سکتا یہ لوگ بیرون حصار سے گولے ترنج مار رہے ہین اسی
حال مین لڑتے بھڑتے نہیب شمشیر لاچین سے رات کٹی ستارۂ سحری آسمان پر چمکا آفتاب عالمتاب
فوج شعاع و ضیا ساتھ مین لیے ہوے تیغہ مہر ہاتھ مین سوسن توسن چرخ نیلی پر سوار ہو کر وارد میدان
کارزار ہوا اب افراسیاب نے دیکھا کہ مین حصار سحر لاچین مین پھنس گیا اب جانبری دشوار ہے
جب کوکب نے گولا مارا پشت و پہلو پر بڑا زخم کاری کھایا لاچین تو شیرانہ لڑ رہا ہی عنقا نے
تیز پر نے جو اوس لکیر کو دیکھا جھپٹ کے چاہا نکل جاؤن اوسی زنجیر طلائی سے ایک برق چمک کر گری
کہ اب عنقا ہوا ہالیان دنیا کو نہ ملیگا دو ٹکڑے ہو کر گرا افراسیاب نے پلٹ کر دیکھا کہ عنقا کیمیا ہوا آواز
آئی کشتی مرا نام من عنقا ہی تیز پرا زبود افراسیاب نے سر پیٹ لیا ظریفون نے کہا عنقا تھا کشتہ ہو کر
کیمیا ہو گیا اب افراسیاب کے بھی قتل کی تدبیر ہی برائے لاچین بھی اکسیر ہے جب افراسیاب نے یہ معرکہ
عظیم دیکھا دن ہو گیا تمام حال روشن ہوا عنقا ایسا ساحر یون مارا گیا لکیر پر جا کر فقیر ہوا اب گھبرایا
لاچین کے سحر نے زمین ہلا دی دو پہر کے عرصے مین چھ لاکھ ساحر مارا گیا لاچین کی سحر کی بلائین
حصار سے بھی زنگی نکل رہے ہین شیر و گرگ بنجہائے نخل سے نکل رہے ہین وہ بھی افراسیاب کے دشمن فرسا ہین ۲۰

نے گھبرا کر ایک چیخ ماری اری کتدن مرگئی آسمان پر سناٹا ہوا ایک پریزاد کشتی مین تاج طلسمی لیے ہوے
حصار کے باہر آکر ٹھہری کہا شہنشاہ مین وہان نہین آسکتی افراسیاب نے گالیان دین کہا او نالائق
تجھے کون روکتا ہی یہ کہکے ایک دوہتڑ زمین پر مارا زمین شق ہوئی ایک پتلہ فولادی پیدا ہوا لیکن جو اسمین
سر برہنہ شہنشاہ شہنشاہ کہتا ہوا افراسیاب کے سامنے آیا کہا حضور اس حصار کے اندر کیون آئے آپ
کیسے بادشاہ طلسم ہوشربا ہین افراسیاب نے غصے مین ایک طمانچہ مارا کہا بچہ اس وقت مین
بادولت پر طعن کرتا ہی فولادی پتلہ جلکر خاک ہوا خاک سے آواز آئی اب طلسم ہوشربا نہ بچے گا
افراسیاب نے اوس خاک کو اوٹھایا سحر بھی سبکے روکتا جاتا ہے ران پر خنجر مارا اوس خون سے اوس
خاک کو تر کیا چھوٹا سا پتلہ بنایا کہا اے پتلہ طلسمی تیرا اور میرا ایک خمیر ہی تاج طلسمی پہننے کی یہی تدبیر ہے
وہ پتلہ مثل برق کے اوڑا پتلی سے تاج لیا جھپٹ کر قریب افراسیاب کے چلا جیسے ہی قریب زنجیر طلائی
پہونچا برق چمک کر پتلے پر گری پتلہ تو جلا اوسکے ہاتھ سے تاج افراسیاب نے لیا سر پر رکھا پتلے کی تو
خاک برباد فنا اڑ گئی ایک آندھی سیاہ اوٹھی ملازمان کوکب گھبرانے لگے کئی ہزار جلکر گرے برق تڑپکر
لاچین پر گری لاچین نے برق کو کاٹا اب لاچین نے آواز دی یارو سنبھل کر لڑنا افراسیاب
نے تاج طلسمی منگا لیا وہ پریزاد سر پیٹتی ہوئی گئی شہنشاہ لاچین نے ایک دستک دی ایک پتلہ
فولادی خود پہنے ہوے نیمچہ ہاتھ مین عقب لاچین آکر لڑنے لگا فوج افراسیاب کو بہت درہم
وبرہم کیا آگے لاچین عقب مین وہ پتلہ چار پہر رات لڑتے ہوے گذری سارا دن تمام ہوا قلیل دن
باقی ہے آفتاب برنگ زرد کاشانہ مغرب مین جایا چاہتا ہی اوسوقت لاچین والا تمکین نہنگانہ شیرانہ
اندر حصار کے آیا افراسیاب کو للکارا افراسیاب تاج کے بھروسے پر جا پڑا حقیقت مین جسوقت
سے تاج سر پر افراسیاب کے آیا کسیکا حربہ افراسیاب پر تاثیر نہین کرتا لاچین کے بھی گولی کھائی
کوکب نے ترنج نارنج مارے سب حربے باطل ہوجاتے ہین جب تاج کا عکس پڑا گولا پھٹکر اولٹا پلٹا ہے
صاحب سحر کو آزار پہونچاتا ہی فوج کو تو بالکل مٹایا کوکب نے دریاے خون بہادیا اندر حصار کے
لاچین و افراسیاب سے تلوار چلنے لگی افراسیاب چاہتا ہے لڑبھڑ کے حصار سے نکل جاؤن
رنگ رو متغیر لباس پارہ پارہ زرہ کی کڑیان الجھی ہوئین بڑے بڑے وار روکتا ہوا لاچین
کے افراسیاب قریب دس زنجیر طلائی کے پہونچا قدم بڑھایا کہ اوس پار نکل کے جاؤن پتلہ جو پشت پر

لاچین کے تھا اوسنے جھپٹکر افراسیاب پر اوجھڑ سپر کی لگائی لگان سے تاج افراسیاب زمین پر
گرا اوپر سے لاچین نے پیترہ بدلکے ہاتھ مارا افراسیاب نے گھبراکر سر اپنا سپر دکیا اس سے سحر کوئی
آگاہ نہ تھا تاج زمین پر گرا تبلہ لاچین کا عکس سے اوسکے جلا تیغہ برق تاب لاچین سر افراسیاب
پر پڑا اس حال انتشار مین بھی کئی سپرین فولادی سر افراسیاب پر حائل ہوئین تیغہ برق مثال نے
ابر سپر کے توٹکڑے اوڑا دیے سینے دیکھا کہ افراسیاب کے دو ٹکڑے ہوے لاچین نے خوشی مین آواز
دی وہ مارا چہار جانب سے نوبت نقارے بجنے لگے آندھی سیاہ اوٹھی سنگباری ہی برف باری ہی پیرونکی
بیقراری ہی ہزارہا طائر لہراکر چلے صداہاے ہیہات و افسوس بلند ہمراہیان افراسیاب دردمند اس
اندھیرے مین صدہا ملازمان کوکب ٹکرا ٹکرا کے مرے جب کوکب براں نے باران سحر برسایا
تب روشنی ہوکر آواز آئی کشتی مرا نام من افراسیاب جادو بادشاہ طلسم ہوشربا بود افسوس
مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم صدہا نخل جلے سرحد ہوشربا مین جابجا مکان گرے کھولکر
دریا خشک ہوے چشمہ ہاے صحرا کور ہوگئے کنووں سے پانی اوبلا سب علامتین مرنیکی ظاہر ہوئین لشکر
کوکب مین نوبت نقارے بجنے لگے چند ملازم شکست خوردہ ملازمان عنقا و افراسیاب جدا رہی کرکے
لاشۂ افراسیاب لے نکلے روتے پیٹتے طرف لشکر حیرت جادو کے چلے حیرت بعد جانے افراسیاب
کے دس لاکھ ساحرونکی جمعیت سے صحراے حیرت خیز مین فروکش ہی ملازم لاشہ لیے ہوے جاتی
ہین یہان بعد جانے لاشۂ افراسیاب کے صداے مبارکباد بلند ہوئی لاچین نے خوشی خوشی
کوکب سے کہا اب پاس طلسم کشا کے چلنا واجب و لازم ہی ہم جاتے ہین تم آنا کوکب براں شمشیر زن
نے کہا ہمارے دل کو صبر نہ ہوگا اب دریاے ہفت رنگ دریاے نیل پر جاینگے کیا ضرورت ہی شہنشاہ
لاچین نے کہا نا طمان دربند ہوشربا خود آئینگے اب لشکر کشی کی کیا ضرورت ہی ہر کس یہی چاہتا ہے
کہ چلکر جشن لشکر طلسم کشا دیکھین ملکہ حیرت بھی آکر مسلمان ہوگی زمہریر بھی دریا سے نکل آئیگا
صراط ہفت رنگ بھی عذر کریگا معشوقان پریچہرہ کے ساتھ طلسم کشا کی شادیان ہونگی
شادی تو ہمراہ ملکہ مہ جبین الماس پوش و ہمراہ معشوقان دیگر عقد شرعی ہوجائیگا
ہرچند لاچین روکتا ہے کہ یارو میرے ہمراہ نہ چلو ہر ایک کا یہی قول ہی کہ یہ جلسہ دیکھنے کے
لائق ہی سالہا سال لڑے مصیبتین اوٹھائین محفل عیش بھی تو دیکھین لکھا ہی کہ کوکب براں

وجمشید وبلور وغیرہ سب شہنشاہ لاچین کے ہمراہ ہوئے مشکل کوکب روشن ضمیر نے عقاب
کاکل دراز کہ خمدار تھی سات ہزار ساحرون سی قصر جمشیدی مین چھوڑا ملکہ بران شمشیر زن
نے باغ نگارین مین قفل لگانیکا حکم دیا چند باغبان رہگئے داروغہ تک ہمراہ ہولیا نوبت نقارے
بجتے ہوئے طرف اسد نامدار کے چلے اخبار نویس نے پہلے ہی اسد کو پرچہ لکھا کہ مبارک ہو افراسیاب
مارا گیا جہان اسد غازی فروکش تھے وہان بھی علامت ظاہر ہوئی چند مکانات وباغات سحر
افراسیاب اسی وقت پر جلے باغبان قدرت نے یہ علامت دیکھکر اسد سے کہا تھا کہ حضور
ان باغات ومکانات کا جلنا علامت قتل افراسیاب ہے یہ ذکر تھا کہ خبر پہونچی شہنشاہ لاچین
خوش آئین وکوکب روشن ضمیر بفتح وفیروزی آتے ہین اسد نے سرداران کو برائے استقبال بھیجا
لاچین نے آتے ہی اسد نامدار کو نذر دی کہا ای شہریار قتل افراسیاب مبارک اسد نے لاچین
کو خوشی خوشی تخت پر بٹھایا اب نذرین گذرنے لگین جب بدیع الزمان نے شہنشاہ لاچین کو نذر
دی لاچین نے عرض کی آپ غلامونکی عزت افزائی کرتے ہین خواجہ بارگاہ مین آئے مبارک
مبارک کہکر سردارون نے کہنا شروع کیا یارو آج دن خوشی کا ہے سب جمع کرکے مجھکو دیدو مین خانہ
کعبہ مین واسطے مستحقون کے بھیجدون یہ روپیہ حاجیونکو ملیگا یہانکے شہدونکے دینے سے کیا فایدہ سب
سردارون سے لینا شروع کیا بہار نے گھبراکر ہرکارون سے کہا جاکر لشکر حیرت کی خبر لاؤ شوہر کی
لاش دیکھکر جان دیدیگی دیکھین اب اطاعت مین کیا کہتی ہو اسد نامدار نے فرمایا ای ملکہ بہار
بجلال باغبان قضا وقدر ہرچند کہ سلطنت طلسم ہوشربا حق شہنشاہ لاچین ہے اگر حیرت مسلمان
ہو تو مین نصف طلسم ہوشربا کی حکومت حیرت کو دونگا بہار نے دعائین دین ہرکارے واسطے خبر کے
اوسیوقت پہونچے کہ لاشہ افراسیاب سامنے حیرت کے آیا حیرت نے اپنے کو تخت سے گرادیا شور قیامت برپا
ہوا وزیرزادیان شہزادیان سنبھالتی تھین حیرت جادو جان دینے پر آمادہ تھی سب نے سمجھا کر حیرت کو سنبھالا
لاشہ افراسیاب اوٹھوا کر لیگئی بموجب قاعدہ ساحری برستان لاشہ افراسیاب کا جلوایا ملکہ حیرت گھٹ
سے نہ اوٹھتی تھی کہتی تھی فقیرنی بنکر بیابان مین بیٹھونگی مشیران سلطنت نے سمجھایا بمشکل حیرت کو لیکر بارگاہ
مین آئے صرصر روتی ہوئی آئی زبان سے بات نہ نکلتی تھی ضبط کرکے عرض کی حضور اسد نے سر دربار فرمایا
کہ اگر ملکہ حیرت آکر اطاعت کرین نصف طلسم ہوشربا کی سلطنت دون شہنشاہ لاچین بھی بدل جان

منظور کرتے ہین آپکی ہمشیرہ ملکہ بہار نے بہت سفارش کی ملکہ حیرت نے آنسو پوچھکر کہا کیون صرصر
مین اپنے شوہر کے قاتلون کی اطاعت کرون بحکم سامری و جمشید ایک لڑائی ایسی لڑونگی لشکر سلمانان
کو بے چراغ کر کے مرونگی اسد کو زندہ نہین جانے دونگی تیسرے دن حیرت لباس فاخرہ پہنکر تخت
پر بیٹھی کہا لشکر تیار ہو مقابلۂ اسد مین چلو مین جاکر قیامتین برپا کرونگی ان لوگونکو دم نہ لینے دونگی
بائیس لاکھ فوج لیکر ملکہ حیرت نے سمت لشکر اسد کوچ کیا ہرکارون نے یہ خبر آکر اسد غازی کو
دی اسد نے پریشان ہوکر طرف ملکۂ بہار کے دیکھا کہا کیون اے بہار اب ہم کیا کرین حیرت
سیاہ قلب معلوم ہوتا ہی اوسکی قضا لاتی ہی کوکب نے کہا حضور مین حیرت سے مقابلہ کرونگا اسد
فرماتی ہین مجھکو حال حیرت پر رحم آتا ہی سب سے زیادہ بہار بیقرار ہی کہ خبر پہونچی حیرت لشکر لیکر آ پہونچی
اسد وغیرہ باہر نکل آئے بڑے زور و شور سے لشکر حیرت آکر پہونچا حیرت تخت پر سوار تھی لباس
فاخرہ پہنے ہوے نگاہ قہر و غضب طرف لشکر اسد و لاچین کے دیکھا لشکر کو اوتار اہل کرتی ہوئی
داخل بارگاہ ہوئی مصور آتشبار نے پرسا دیا حیرت نے کہا صاحبو رونے سے کیا فائدہ اپنے شہنشاہ
کے خون کا بدلا لونگی بڑے افسوس کی بات ہی کہ ایسا شہنشاہ عالیجاہ مارا جائے اور اوسکی خون کا
معاوضہ نہو بوا بہار مجھکو ترغیب دیتی ہین کہ مین اپنے شوہر کے قاتلونکی اطاعت کرون اس میدان
مین خونکے دریا بہین گے چرند و پرند حاضر تھے اسد غازی تو یہ فرما چکے ہین کہ اگر ملکہ حیرت
اطاعت کری تو مین نصف طلسم ہوشربا کی سلطنت دون اور ملکہ بہار سے خاص کر کے فرمایا کہ
ای ملکہ بہار تم کیون رنجیدہ ہو خود ملکہ حیرت کے پاس جاؤ بخوبی سمجھاؤ کہ حقیقت مین تمہین انتہا کا
قلق ہی ہمین سرفراز کرو سلطنت طلسم ہوشربا تمھارے سپرد کرین اہالیان ورنہ اگر اطاعت کرینگی
اپنے سامنے ہم تمکو تخت سلطنت ہوشربا پر جگہ دین شوہر کا غم دلسے دفع کرو ہمین بھی ملال ہی کہ شہنشاہ
نے جان دی ملکہ بہار کا قصد ہوا کہ دربار حیرت مین جائین ہرکارے حاضر ہوے عرض کی ای شہریار
والا قدر ملکہ حیرت کا لڑنیکا قصد ہی وہ ہرگز اطاعت نکرینگی مصور وغیرہ نے سمجھایا تھا وہ فرماتی
ہین کہ اپنے شوہر کے قاتل کی اطاعت نکرونگی لڑکر جان دونگی اور اسد کو ضرور قتل کرونگی اصلاح کیا
خیر ہی یہ سنکر بہار بیٹھ گئی اسد بھی مجبور ہوے اب سد تو امیدوار ہین کہ حیرت طبل جنگی بجوائے تو یون ہی
لڑتے بھڑتے تابکوہ ہفت رنگ و دریاے نیل جائین حیرت نے ابھی طبل جنگی نہین بجوایا نہین معلوم

کیا انتظار ہی اب دو کلمہ داستان افراسیاب کہ افراسیاب نے یہ شعبدہ کیا کہ اپنی ہم شبیہ کا ل
کو قتل کرایا آپ الگ ہو رہا اوس ہم شبیہ کے مرنے سے ایسی علامتین برپا ہوئین کہ لاچین نے
دھوکا کھایا کسیکو یہ خیال نہ آیا کہ افراسیاب کیونکر مارا گیا لوح دستیات نہین ہوئی قتل ہونا اوسکا
ہاتھہ سے طلسم کشا کے موقوف ہی لیکن افراسیاب نے نیا شعبدہ کیا کہ سبکی آنکھون پر پردۂ غفلت پڑے
قصر جمشیدی کو خالی کر کے سب لشکر اسد مین چلے آئے صرف قصر جمشیدی مین لسبب زخمدار رہنے
عنقاے کاکل دراز کو چھوڑ دیا افراسیاب درۂ کوہ مین مخفی ہوا تھا یکہ و تنہا تاج طلسمی پہنکر غرق
زمین ہوا قریب قلعہ فولاد حصار آیا ستر ہزار زنگی جو برائے نگہبانی فرو کش ہین آتے ہی اونسے لڑنے لگا
اون زنگیونکی کیا لیاقت تھی آتش سحر سے ہزارون کو پھونک دیا عنقا جو قصر جمشیدی مین
موجود تھی اونسے جو ہنگامہ دیکھا خبر ملی کہ افراسیاب زنگیونکو قتل کر رہا ہی ساتھہ والونکو لیکر جا پڑی افراسیاب
نے عنقا کو آتے ہی سحر کیا کہ تلوارین برسنے لگین سبکے سر اڑ گئے ایک تیغۂ برق مثال تڑپکر عنقا پر
گرا اوسکے بھی دو ٹکڑے ہوئے عنقا کے مرنیکی علامت بلند ہوئی آندھی سیاہ اوٹھی صدائے مہیب آئین
قضا سکار برہمن روئین تن حسد نسے تاریک سے لڑکر قصر مین آیا نور افشان نے بہت کچھہ علاج
کیا اب اس لائق ہوا کہ صبحکو قصر سے نکلکر صحن مین بیٹھتا ہی ضعف و نقاہت طاری اوسی مقام پر
تبرید وغیرہ نوش فرماتا ہی گرد حکما بیٹھے ہین کہ برہمن نے دیکھا قصر سیاہ پر قیامت برپا ہی برہمن
تو اس قلعہ کا رازدار ہی افراسیاب کے مرنیکی بھی خبر پہونچی تھی برہمن اپنے رفقا سے کہتا تھا کہ لاچین
نے بڑا دھوکا کھایا اس امر کا انجام بخیر نہو گا یکایک کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من عنقاے
کاکل دراز بود برہمن گھبرا گیا ایک ساحر سے اشارہ کیا دیکھہ تو یہ کیا آفت ہی ساحر نے خبر دی کہ افراسیاب
قلعہ سیاہ پہ لڑ رہا ہی چاہتا ہی قلعہ مین گھس جائے عنقا نے جا کر روکا افراسیاب نے قتل کیا برہمن نے
زانو پر ہاتھہ مارا چونکہ کوکب کا خیر خواہ ہی تاب نہ آئی اٹھکھڑا ہوا تیغہ پکڑ کے جا پڑا جاتے ہی دیکھا افراسیاب
نے ستھراو کر دیا لاشہ عنقا دیکھکر کلیجہ پھٹ گیا ٹوک کر افراسیاب پر جا پڑا اسحر رفتہ بخوبی قبضے مین
نہین آیا جوش جرأت مین جا کر ہاتھہ مارا افراسیاب نے روک کر ہاتھہ مارا برہمن کے بھی دو ٹکڑے
ہوئے ان سبکو افراسیاب مار کر طرف قلعہ سیاہ کی جاتا جب قریب خندق پہونچا شعلہ ہائے آتش
بھڑکے خندق سے شیر و پلنگ و فیل نکلنے لگے ہر چند افراسیاب قتل کرتا ہی وہ کم نہین ہوتی لکھا ہی

کہ افراسیاب پہر بھر خندق پر لڑا ہزارون شیر و گرگ قتل ہوئے مگر کم نہوے افراسیاب زخمی
ہوا ناچار ہو کر شام کو پلٹا ورہ کوہ مین آکر بیٹھا اپنے زخمون مین ٹانکے دیے ایک پرچہ لکھکر آسمان پر
اوڑا دیا طائر نے آکر اوسکو منقار مین لیا طائر غائب ہوا بعد تھوڑے عرصے کے آسمان پر برق چمکی
ایک حکیم وضع تخت پر سوار آکے پہونچا افراسیاب نے کہا اے مفتاح الحکمت تم خوب آگاہ ہو کہ
کوکب وغیرہ نے مذہب سامری برباد کیا ہمارے تمھارے بزرگون کا دین مٹتا ہی مجھکو دریافت ہوا کہ
اس طلسم سیاہ کی لوح کوکب نے تمھارے پاس رکھی ہی مذہب کی عزت جاتی ہی وہ لوح ہمکو دو تمھارا احسان
اعلے کرینگے مفتاح الحکمت نے ایک تختی نکال افراسیاب کو دی کہا اسکے حکم پر کاربند ہونا
اگر اسکے خلاف کروگے بلا مین پھنسوگے یہ طلسم بڑے بڑے ساحرون نے بنایا ہی وہ تختی لیکر گلے مین
افراسیاب نے پہنی مفتاح الحکمت تو صبحکو رخصت ہو گیا لیکن افراسیاب سے اتنا کہدیا کہ اگر کسی مقام
پر دھوکا ہوگا مین جانبازی کرنے آؤنگا یہ کہکے مفتاح گیا کنجی طلسم کی افراسیاب کو دیکیا
بوقت سحر افراسیاب اوس تختی کو دیکھ کر قریب خندق آیا لکھا تھا کہ اے بادشاہ طلسم ہوشربا
یہ مقام سخت ہی زبان کا خون لیکر خندق پر پھینکو نام سامری لکھا ہی اسکو پڑھو تب خندق فتح
ہوگا افراسیاب نے غصے مین زبان سے اپنی خون لیا خندق پر آکر پھینکا ہزارہا گرگ و پلنگ
جل گئے آگ بجھی رستہ صاف ہوا اب افراسیاب قریب پھاٹک کے آیا گرز اوٹھا کر پھاٹک پر
مارا پھاٹک گرا افراسیاب نے چاہا اندر قلعہ کے جائے کہ ایک دیو للکارتا ہوا قلعہ سے نکلا دار کو چرخ
دیا چاہا افراسیاب پر مارے افراسیاب نے وہی تختی دکھادی دار دیو کے ہاتھ سے چھوٹ
پڑی نابینا ہو گیا افراسیاب نے تلوار سے دیو کو قتل کیا اب اندر قلعہ کے آیا دیکھا دوکانین نہایت
تکلف سے آراستہ کٹورہ کھٹک رہا ہی گرم بازاری ہو رہی ہی کسی نے افراسیاب سے کلام نہ کیا افراسیاب
بموجب حکم تختی کے کوچہ ہاے شہر کو طے کرکے ایک باغ مین آیا دیکھا باغ نہایت پربہار ہر نخل پر ہزارہا
طایران زمزمہ سرا جیسے ہی افراسیاب کو دیکھا طائر اوٹھے گرد سر افراسیاب چرخ مارنے لگے اس طرح
کی زمزمہ سرائی کی کہ افراسیاب کو محویت حاصل ہوئی ہاتھ پانون مین رعشہ آیا صدا ہاے دلفریب
طایران سنکر سن ہو گیا قریب تھا غش کھاکے گرے کہ آواز آئی اے شہنشاہ منزل اول پر دھوکا
کھاتے ہو افراسیاب نے دیکھا مفتاح صدا دیکر غائب ہوا افراسیاب نے تختی دیکھی تحریر تھا پیچ مین ان

طایرونکے ایک طایر سفید ہی نام سامری پڑھکر اسکو تیر مارو افراسیاب نے کمان دوش سے اوتاری تاک کر اوس طایر کو تیر مارا سینے کو توڑکر طایر کے گذرا بجاے خون شعلہ ہای آتش نکلے تمام طایر جل گئے آواز آئی کشتی مرا نام من طایر جادو بود افراسیاب قریب بارہ دری کے آیا بارہ ہزار ساحر با تیغہاے برہنہ بارہ دری سے نکلے افراسیاب پر سحر کرنے لگے گولے ترنج نارنج پڑنے لگے افراسیاب تلوار کھینچکر جا پڑا جب تختی کو سامنے کردیتا ہے وہ لوگ نابینا ہوکر گرتے ہین مگر مجمع ساحران ہردم بڑھتا جاتا ہی دو پہر کامل افراسیاب ان سب سے لڑا اپنے نزدیک لاکھون جادوگر مارے لاشہ ایک بھی زمین پر نہ تھا اب افراسیاب گھبرایا کئی زخم بھی کھائی بلوہ ساحران کم نہین ہوا افراسیاب چاہتا ہی لڑ بھڑ کر نکل جاؤن اپنی تنہائی پر گھبراتا ہی دل سے کہتا ہی کس مصیبت مین پھنسا ہون فتاحی طلسم بہت دشوار ہی نہ روی رفتن نہ راہ ماندن چلا جاؤن تو فتاحی طلسم رہ جائے نہ جاؤن تو جان کا خوف اسی تردد مین تھا کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ حیرت مع چالیس کنیزونکے آکر پہونچی افراسیاب نے جو حیرت کو دیکھا جان آگئی حیرت نے آتے ہی دو چار گولے ایسے مارے ساحرون کے سر پھٹے افراسیاب کی مدد کی اب افراسیاب بھی سنبھلا تھوڑے ہی عرصے مین ساحرون کا خاتمہ ہوا حیرت نے افراسیاب کا شانہ تھاما افراسیاب زخمدار تھا ملکہ حیرت نے کہا اے شہنشاہ بڑی تکلیف اوٹھائی میرے دل کو چین نہ آیا آخر ان چالیس کنیزون کو لیکر حاضر ہوئی اے شہنشاہ ہر مقام پر ہوشیار رہیے فتاحی طلسم بہت دشوار ہی یہ کہتی ہوئی حیرت افراسیاب کو بارہ دری مین لائی کنیزون سے کہا آفتابے مین پانی لاؤ طشت حاضر کرو مین زخم اپنے وارث کے دُھلادون افراسیاب تو اپنے دلمین بہت خوش ہی کہ حیرت سے تو بہر دری کا مزا ملتا ہی دوپٹے سے زخمونکا خون پاک کیا پشت پر بہ شفقت ہاتھ پھیرا نازک ہاتھون سے زخمونمین ٹانکے دیے جب افراسیاب آکر پہونچا حیرت نے کہا تاج ادھر رکھیے تختی گلے سے اوتار لے زرہ جسم سے دور کیجیے مین زخمون کو دُھلاؤن اپنے شہنشاہ کے زخمونمین ٹانکے لگاؤن افراسیاب نے تاج و تختی حیرت کے ہاتھ مین دی حیرت پیچھے ہٹی افراسیاب نے کہا ملکہ کہان جاتی ہو حیرت نے نعرہ کیا او بھیا منم ملکہ عجائب جادو نگہدار شہنشاہ کوکب افسوس کوکب کی آنکھون پر آلسے پردے پڑے یہ خیال نہوا کہ افراسیاب ایسا شخص مارا گیا اب تو چندے یہان بیٹھو افراسیاب

نے سر اوٹھا کر دیکھا حیرت جادو نہین ہی اور ایک شاہزادی عالی قدر تاج اور تختی لیکر بیرون بارہ دری
نکلی افراسیاب نے چاہا دوڑ کر چھین لون عجائب جادو نے ایک دوہتڑ مارا زمین تھرائی افراسیاب
غش کھا کے گر پڑا بعد تھوڑی دیر کے جو ہوش آیا دیکھا نہ وہ بارہ دری ہی نہ وہ رعنائی نہ فرش
زیبائی ایک کوٹھری مختصر سی اکوہر کی دھنیون سے پٹی ہوئی لونی کر رہی ہی ایک چارپائی کانس
کی بانون سے بنی ہوئی شکستہ یہ شہنشاہ کی آرام کا بندوبست جدھر شہنشاہ جاتے ہین اودھر
چھپر چھپر اکر لونی گرتی ہی افراسیاب کپڑونکو جھاڑتا ہی گھبرا کر دیوار مین ٹکر مارتی دیوار نہ ٹوٹی
چوتڑونکی بھل گرا سحر بھی یاد نہین آتا آخر جھاڑ پونچھکر اوس چارپائی پر گرا دھوان ندارد دہشت
زمین سے لگی ہوئی گویا غار مین گرا اوٹھتا ہی دل بیٹھا جاتا ہی قلب تھراتا ہی افراسیاب حیران ہو
رہا ہی یہان ملکہ عجائب جادو افراسیاب کو قید کرکے دروازے پر اوسی کوٹھری کے آئی بارہ
کنیزین برائے نگہبانی مقرر کین کہا اب مین خدمت مین شہنشاہ کوکب کے جاتی ہون یہ ظالم
طلسم مین کیونکر آیا کوکب نے نہ روکا سارے طلسم بھر کو قتل کر ڈالا تم لوگ بہ نگہبانی بیٹھو مین نے
تاج و تختی تو لیلی قتل نہین کر سکتی شہنشاہ آکر اسکو قتل کرینگے بدون حصول تختی نکل نہ سکیگا یہ
کہکر عجائب طاؤس پر سوار ہو کے چلی دیکھا سارا شہر ویران پڑا ہی جابجا ساحرونکے لاشے در قلعہ ٹوٹا
ہوا عفریت طلسمی بھی مارا گیا خندق تباہ میدان مین ہزارون لاشے پڑے پھڑک رہے ہین ایک
سمت لاشہ عنقاے کاکل دراز ایک جانب لاشہ برہمن صف شکن یہ حالات مصیبت آیات
دیکھکر گھبرا گئی قصر جمشیدی مین آکر دیکھا سناٹا پڑا ہوا ہی گویا کوئی لوٹ کے لیگیا وہان سے باغ
نگارین مین آئی دیکھا در باغ مین قفل لگا ہی چند باغبان ہین فوج و لشکر ندارد اون باغبانون سے
پوچھا ارے یارو ملکہ حیران و کوکب وغیرہ کہان گئے سب نے کیفیت بیان کی کہ افراسیاب مارا گیا
خوشی مین طرف لشکر اسد کے گئے وہان جشن عالی ترتیب ہوا اندرین گذر رہی ہین عجائب زانو
پر ہاتھ مارا طاؤس پر سوار ہوکر سمت لشکر اسد چلی دو کلمہ داستان آفات چہار دست کہ یہ ملعونہ
کوہ زبرجدی پر بیٹھی ہی افراسیاب تو اوس سے صلاح کرکے گیا ہی یہی فقرہ کان مین تھا آفات کا افراسیاب
نے کہا تھا کہ چندے اپنے کو قتل کرا دونگا ایک ہم شبیہ کا ل ہٹا دونگا تب کوکب دھوکا کھاکے جائیگا مین طلسم سارا
فتح کر لونگا اسی بنا پر آفات نے تعریف کی تھی آفات بیٹھے بیٹھے گھبرائی طرف باغ سیب کے چلی

باغ مین آکر دیکھا مصاحبان افراسیاب حاضر ہین کنیزون سے پوچھا ابھی شہنشاہ واپس نہین آئے کنیزون نے کہا مسلمانون مین آجکل بڑی خوشی ہے ہم سبکو شہنشاہ آگاہ کر گئے تھے کہ کوئی خبر وحشت اثر سنکر نہ گھبرانا ہم انتظار مین ہین آفات ٹہلتی ہوئی قریب کوٹھری کے آئی باغ سیب تو عجائب وغرائب سے مملو ہے ایک کوٹھری مین تین پتلیان بیٹھی ہوئی چوسر کھیل رہی ہین آفات دراز سے دیکھنے لگی ایک نے کہا بازی ہری ایک نے کہا دانون نہ تھا ایک نے کہا تین کانے آئے ایک نے کہا بوا صاف کہو دوسری نے کہا وقت انقلاب ہے دلکو پیچ و تاب ہے ایک قہقہہ مار کے ہنسی کہا بوا آج دو دن سے شہنشاہ نے آب و دانہ ہین تیر غم کا نشانہ ہین ایک نے کہا شہنشاہ قید ہو گئے یہ سنکر آفات گھبرا گئی مکان پر مفتاح کے پہونچی تمام کیفیت بیان کی مفتاح نے کہا ہے آفات مرحلہ طیران تک تو مین پہونچا اس غافل کو ہوشیار کیا یقین ہے مقام عجائب پر یہ کیفیت گذری ہو یہ کہکر کتاب دیکھی کہا حیدہ بڑا غضب ہوا شہنشاہ دام مکر عجائب مین پھنسے مگر تمنے جلدی خبر لی لوح اور تاج عجائب لیے ہوئے خدمت مین کوکب کے جاتی ہے تم یہین ٹھہرو مین آتا ہون سامری و جمشید نے بڑی خیر کی ایک پہر بھر اگر تامل ہوتا تو مشکل پڑتی ابھی عجائب راہ مین ہے یہ کہکر اپنے مقام سے اوٹھا اور اوٹھتے ہی غائب ہو آفات اوسی مقام پر ٹھہری رہی لیکن عجائب تاج و تختی لیکر ہوے ہر مقام پر آئی مقامات نشست کوکب خالی دیکھے بران و جمشید کو بھی نہ پایا سب جگہ یہی خبر ملی کہ لشکر اسد مین سب کا مجمع ہے سیدھی اوسی جانب کو چلی کسی قدر راستہ طے کیا تھا کہ قریب کوہ آہن ربا پہونچی دیکھا پہاڑ پر شہنشاہ کوکب ہین حنا می گلگون و بران و جمشید گرد حاضر ہین مسند پر بیٹھا ہوا کچھ سحر تیار کر رہا ہے یہ دیکھتے ہی عجائب اوتر پڑی کوکب کو سلام کیا کہا واہ شہنشاہ ایسی غفلت قصر جمشید ہی بالکل خالی چھوڑ دیا یہ کیونکر یقین آیا کہ افراسیاب ایسا شخص مارا گیا آپ ایسا بادشاہ عالیجاہ اور اتنا بڑا دھوکا یہ کسکے منہ سے نہ نکلا کہ طلسم کشا کو لوح حاصل نہین ہوئی مرحلہ جات شکست نہین ہوے اور افراسیاب قتل ہو گیا افراسیاب نے شعبدہ کیا اپنے ہم شبیہ کو قتل کرایا خود الگ ہو رہا جب مقام خالی پایا طلسم پر پہونچا دشمنون نے اپنا کام کیا مفتاح نمکحرام نے لوح دیدی طیران تک کا مرحلہ شکست ہوا کنیز نے کد و کاوش کی شہنشاہ کو اوس کوٹھری مین بند کرائی ہون مین اوسکے قتل کرنیکے لائق نہ تھی اب حضور چلین تدبیر کر کے افراسیاب

کو قتل کرین کوکب نے خلعت تحسین و آفرین دیا کہا ای عجائب تمنے بڑا کام کیا حقیقت مین یہ اعتراض کسیکے خیال مین نہ آیا افراسیاب نے بھی شعبدہ کامل کیا ہزارہا مکان اوسکے سحر کے جلے دریا کھول گے خشک ہوے مین تو دوسری اقلیم کا حاکم ہون شہنشاہ لاچین کو خیال نہ آیا قصر و مکان کو دیکھکر یہی فرماتے تھے کہ یہ علامت قتل افراسیاب ہی یہ کہکر تاج و تختی عجائب سی کوکب نے لے لی کہا تم جلکر حفاظت کرو مین سحر تیار کرکے آتا ہون عجائب تاج و تختی دیکر اسی مقام پر آئی جہان اور سپاہ قید ہی بطور نگہبانون کے بیٹھی ناظرین پر واضح ہو یہ مفتاح الحکمت تھا کوکب کی شکل بنکر عجائب کو دھوکا دیا تاج و تختی لیکر پاس آفات کے آیا کہا ای آفات لو تاج و تختی لایا اب چلکر افراسیاب کو چھڑائین آفات اور مفتاح سمت طلسم سیاہ چلے جب دروازے پر پہونچا دیکھا دروازہ بند ہی یہ تو دونون کامل و اکمل ہین سحر کرکے غرق زمین ہو چار جگہ آفات نے ٹھوکرین کھائین مفتاح نے تختی چمکائی راہ کو صاف کیا یہان افراسیاب کو تیسرا دن سر ٹکراتے ہوی گذرا ہر چند چاہتا ہی نکلون ممکن نہین بھوکا پیاسا اوسی کانس کے بانون کی چارپائی پر بیہوش پڑا ہی کہ مفتاح نے زمین سے سر نکالا آفات بھی نکلی آفات نے افراسیاب کو دیکھا نوبت بجان و کار دبر استخوان بیہوش و بدحواس پڑا ہی مفتاح نے تختی گلے مین ڈالی تاج سر پر پہنایا افراسیاب نے آنکھ کھولی آفات و مفتاح کو اپنے قریب آیا سحر بھی یاد آیا مفتاح نے کہا ای شہنشاہ غفلت کا مزا اوٹھایا ہمنے کیسا کیسا سمجھا دیا تھا کہ بدون دیکھے تختی کے کوئی کام نکرنا اگر ہم وقت پر نہ پہونچتے قتل تو تمھین کوئی نکر سکتا تھا قتل ہونا تو تمھارا دست زبردست طلسم کشا پر موقوف ہی لیکن بے آب و دانہ مرجاتے افراسیاب نے منھ پھیر لیا کہا بیہودہ نہ بکو مجھکو سامری جمشید بھی نہین قتل کر سکتے تاج پہنتے ہی مزاج بدل گیا اکڑنے لگا مفتاح نے آفات سے کہا سامری و جمشید خیر کرین غرور افراسیاب کا حد کو پہونچا ہی آفات نے کہا ای مفتاح اصل یہی ہی کہ طلسم ہوش ربا ہوش ربا ہی کیا مجال کسیکی کہ دست انداز ہو سکے افراسیاب نے تختی گلے مین ڈالی ہٹو ہٹو کہکر پیچھے ہٹا عجائب بیچاری کنیزون سے کہہ رہی ہی ابھی تک شہنشاہ کوکب نہین آئے رہ رہکے دل دھڑکتا ہی مینے یکایک تاج و تختی شہنشاہ کو حوالے کردی یہ ذکر تھا کہ اندر سے کوٹھری کے آواز ہیبت ناک آئی زمین تھرائی افراسیاب نے ایک ٹکر ماری دیوار کوٹھری کی گری افراسیاب تیغہ بکف نکلا تختی چمکانے لگا تاج کے عکس سے کنیزین جلنے

نگین عجائب بیچاری نے بڑے سحر کیے افراسیاب پر تاثیر نہوئی افراسیاب نے پتھر برسا دیے
تلوار کھینچکر عجائب پر جا پڑا آخر عجائب بھی نیمچہ کھینچکر جا پڑی افراسیاب پر دو چار ہاتھ مارے
روک کر افراسیاب نے ہاتھ مارا عجائب کے دو ٹکڑے ہوے مفتاح و آفات بھی لڑائی
مین شریک ہین عجائب کے مرنیکے ادھر صدا آئی کہ آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا اسم ثابت آتشبار
بادشاہ طلسم سیاہ پچاس ہزار ساحران غدار سے آکر پہونچا مفتاح نے بھی سحر کرنا شروع کیا آفات
نے زمین ہلا دی تختی افراسیاب نے چمکائی آخر افراسیاب نے تختی مین دیکھا ثابت ہوا کہ ثابت آتشبار
کو تیر سے مارنا چاہیے کمان کیانی افراسیاب نے دوش سے اوتاری اس خطاکار نے اوس ثابت قدم
پر تیر مارا اسم کر چلایا کوشۂ امان نہ ملا وہ تیر دلدوز سینے پر پڑا کہ پشت کو توڑ کر ثابت قدم کو ہی محبت
کے پار گذرا آفات و مفتاح نے سب ملازمونکو گھیر کر مارا کوئی ملازم نکل نسکا افراسیاب کو بڑی
خوشی ہے کہ دیکھون کیا تحفہ نکلتا ہی لوح بھی خبر دیتی ہی شہنشاہ کو بڑی بہبودی حاصل ہوگی مرنیسے
ثابت آتشبار کے سب قصر قلعہ گر گئی چالیس کوٹھریان رہگئین بیچ مین ایک قصر کا ان قفل اوسپر
لگا ہوا افراسیاب نے بڑھکر لوح کو قفل سے مس کیا قفل کٹکر گرا افراسیاب اندر آیا کراہنے کی آواز
آئی دیکھا ایک تخت کہنہ پر ایک بادشاہ عالیجاہ تاج ڈھلکا ہوا مسلسل و مطوق قفل آتشین دہن
پر مشابہ بصورت کوکب افراسیاب نے لوح کو جسم سے مس کیا قید دور ہوئی ماران سیاہ جلے وہ بادشاہ
اوٹھکر قدمونسے افراسیاب کے لپٹ گیا افراسیاب نے کہا ای شہنشاہ نگاہ تو آپسے آشنا ہی اس حال زار
مین دیکھا نام نہین بتا سکتا نام نامی اسم گرامی سے آگاہ فرمائیے اوس بادشاہ نے آہ کرکے کہا مجھکو آپنے
بخوبی نہین پہچانا مین کوکب کا بڑا بھائی ہون بادشاہ طلسم خورشید نگار موسوم بہ خورشید روشن ضمیر
کوکب نے دم دیکر مجھکو قید کیا آپنے بندہ نوازی فرمائی اوسنے تو طلسم باندھ دیا تھا نہین معلوم میرے
طلسم مین کیا آفت ہوگی میرا وزیر اعظم دستور معظم سیار روشن رای طلسم پر حاکم ہے اوسنے بہت تلاش
کیا ہوگا مگر اس طلسم سیاہ مین کون پہونچ سکتا تھا افراسیاب نے تمام کیفیت بغاوت کوکب و شمع اکثر مسلمانان
اپنی لشکر کشی و اپنے ہم پیشہ کو قتل کرانا بہدایت مفتاح و فتح طلسم سیاہ کا احوال بیان کیا خورشید
نے کہا ای شہنشاہ اب آپ بیٹھکر عیش کیجیے سبکو مین قتل کر لونگا کوکب کی تو بوٹیان کاٹونگا طلسم
نور افشان مین خونکے دریا بہاؤنگا پہلے میرے قلعہ پر چلیے وہانسے فوج ساتھ لون چلتے ہی کوکب

کو قتل کرونگا طلسم کشا سے بھی سمجھ لونگا یہ لڑائی اب میرے سپرد رہی خورشید نے مفتاح و آفات رخصت
ہوکر اپنے اپنے مکان پر گئے خورشید نے وہ چالیسون مکان کھولے ساحر و غیر ساحر ملازمان خورشید و ان
مکانون مین قید تھے اونکے بھی سحر اوتارے افراسیاب نے خورشید کو تخت پر سوار کیا قریب قصر جمشیدی
کے آیا جلد پنجم مین عرض کرچکا ہون کہ سہیل و شنضمیر چھوٹا بھائی کوکب کا باغی ہوکر شریک ہونے چلا
تھا کوکب نے اسکو قصر جمشیدی مین قید کیا ہی بہت سمجھایا اسنے نمانا اب خورشید نے آکر سہیل کو بھی
قصر سے رہا کیا سہیل نے بھی بیان کیا کہ جرم شراکت افراسیاب پر کوکب نے مجھکو بھی قید کرلیا مینے
سامری پرستی سے منھ نہین موڑا خورشید نے اسکو بھی رہا کرکے ہمراہ لیا طرف طلسم خورشید نگار کے چلے
بعد قطع منازل و طے مراحل قریب ایک قلعہ وسیع کے پہونچے افراسیاب نے دیکھا تمتمہ پھاٹک کا مثل
آفتاب عالمتاب کے چمک رہا ہی ایک طاؤس زرین بال سر برج کلان پر بیٹھا ہی جیسے ہی خورشید سامنے
قلعہ کے پہونچا کچھہ پڑھکر آواز دی وہ طاؤس اڑا پکار کر آواز دی ای ساکنان طلسم خورشید نگار
تمھارا بادشاہ عالیوقار تشریف لایا ہی افراسیاب نے دیکھا خودبخود پھاٹک کھلا سیار روشن رای
وزیر اعظم پشت مرکب پر سوار تین لاکھہ فوج پشت پر ماہی مراتب کو جلوہ ملتا ہوا پھریرا علم کا کھلا ہوا
وہ وزیر آکر قدمون سے خورشید کے لپٹ گیا کہا اے شہنشاہ سکار کے حیلے سے حضور گئے کہان
تشریف رکھی کیا افتاد پڑی خورشید نے وزیر سے تمام کیفیت بغاوت کوکب بیان کی کہا شہنشاہ
کی قدمبوسی کرو یہ میرے جان بخش ہین اپنی ذات پر جفائین اوٹھائین طلسم سیاہ کو کوکب نے فتح کرکے
مابدولت کو رہا کیا اب چلکر کوکب کو قتل کرو شہنشاہ کا ساتھہ دو طلسم کشا کو بھی مٹاؤ ہوشربا کے
کانٹے صاف کرو گلشن مذہب سامری مین بہار آئی سیار نے اوسیوقت بارگاہ کلان زربفتی استادن
کرائی بڑے دھوم سے افراسیاب کی دعوت ہوئی ہر خرد و کلان افراسیاب کے قدمونکو بوسہ دیتا ہی ہزارون
کا یہی قول ہی کہ ہم سب اہالیان طلسم خورشید نگار آپکے آزاد کردہ ہین آپنے ہمارے بادشاہ کو ہمسے ملایا
اگر طلسم سیاہ کے حال سے آگاہ ہوتے ہم جاکر طلسم نور افشان کو خاک مین ملاتے لیکن حیران تھے
کہ ہمارے شہنشاہ کیا ہوے دو دن یہان مقام کیا تیسرے دن خورشید نے پھر عرض کی ای شہنشاہ
چلیے ایک ایک لمحہ مجھپر شاق ہی دل قتل کوکب کا مشتاق ہی تین لاکھہ فوج بصد جاہ و حشم تیار ہوئی
افراسیاب کو تخت پر سوار کیا خورشید پشت مرکب پر سوار ہوکر بطور سپہ سالار افراسیاب کو لیکر بسمت

لشکر اسد چلے افراسیاب نے بوقت سحر ایک پرچہ لکھکر ہوا پر اوڑا دیا یہان ایک ہفتہ حیرت کو آئے ہوے گذرا لاچین وغیرہ مشتاق ہین کہ حیرت طبل جنگی بجوائے تو حیرت کو گرفتار کرکے سمت دریاے نیل چلین دربند وغیرہ قبضہ کرین حیرت سوگ کے کپڑے پہنے ہوے تخت پر بیٹھی ہی مصور و آبشار وغیرہ چارسو تاجدار شاہزادیان وزیرزادیان گرد حیرت کے بیٹھی ہین ناچ راگ رنگ کا ذکر نہین ایک طایر نے آکے حیرت کو پرچہ کاغذ کا دیا حیرت نے پڑھکر اوس پرچے کو اوگالدان مین ڈالدیا وزیرزادیونسے حکم ہوا اب ہم اپنے شہنشاہ کا سوگ اوتارینگے صبحکو دشمنونکو مارینگے لباس فاخرہ پہنکر حکم دیا طبل جنگی بجے اوسیوقت طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارے لشکر اسلام کے حاضر تھے خبرین لیکر بھاگے یہان وہ وقت ہی دربار مین اسد کے سات سو تاجداران جلیل تخت کلان پر شہنشاہ لاچین ایکطرف کوکب کرسی پر خواجہ عمرو بیٹھے ہین کہ ہرکارے آکر پہونچے ہاتھ اوٹھاکر دعاو ثناے بادشاہی بجالائے نظم

گل ریاض جلالت ہمیشہ خندان باد
نسیم لطف تو آرام دردمندان باد
ہزار سال بمانی بعز و دولت و ناز
بکام خاطر ما سرفراز بندہ نواز

ای شہنشاہ گیتی ستان حیرت نے آج لباس بھی تبدیل کیا طبل جنگی بجوایا کہتی ہی بدون قتل اسد و لاچین واپس نہونگی اسد نے حکم دیا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے خواجہ عمرو نے کہا مجھکو برق نے خبر دی کہ حیرت کے پاس نامہ آیا اوسنے لباس بھی تبدیل کیا اور طبل جنگی بھی بجوایا خدا خیر کرے دل دھڑکتا ہی کیون شہنشاہ لاچین افراسیاب قتل ہوگیا ہماری عقل بہت حیران ہی کہ لوح وغیرہ بیکار رہی شہنشاہ لاچین نے بھی بحیرت طرف خواجہ کے دیکھا کہا ای شہنشاہ عیاران قتل افراسیاب قاعدے کے سراسر خلاف ہوا خدا انجام بخیر کرے حیرت اسقدر مطمین ہی کوئی حاکم دربند بھی نہ آیا جسدن قلعہ توسن حصار پر آئی نام تمھارا سنکر پریشان توسن حصار ہزارہا ساحر و غیر ساحر بے لڑے بھڑے آکر قدمبوس ہوے مرنا افراسیاب کا ایسا بیکار ہوا کوکب نے کہا سمجھا جائیگا دریاے نیل پر چلکر لوح لینگے سب اہالیان دربند ایکدن مین آجائینگے اونکی شراکت و غیر شراکت سب بیکار ہی آپکے فرمانیسے دلکو ہمارے بھی انتشار ہی ای خواجہ عمرو ہم آپکے ساتھ خوشی مین یہان چلے آئے صرف عنقاے کاکل دراز کو وہان چھوڑا اسی حرف و حکایات مین وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر شہنشاہ لاچین تخت پر کوکب پشت مرکب بادرفتار پر سوار آج لشکر اس لطف سی جگر سیاں کارزار مین آئی ایک سمت لشکر مہرخ ایکطرف لشکر

لاچین ایک جانب لشکر کوکب شہنشاہ کوکب روشن ضمیر و بران و اختر و جمشید و بلور لشکر کو آراستہ
کیے ہوے نوبت نقارے بجتے ہوے ایسی کروفر شان سے لشکر میدان کارزار مین پہونچے ادہر سے
آمد آمد لشکر حیرت بصد شوکت ہوئی حیرت تخت پر سوار مصور و آتشبار وغیرہ تاجداران جلیل
تخت حیرت کو گھیرے ہوے لشکر بیشمار زاالبیان لشکر حیرت بھی حیران ہین کہ یہ وہ لوگ ہین
جنہون نے افراسیاب کو مارا حیرت کس کس کو جواب دیگی حیرت یہی کہتی ہے آج ان مسلمانون
پر وہ آفت برپا ہوگی ہنستے ہوے آتے ہین روتے ہوے جائینگے سرکشی کی بخوبی سزا پائینگے صفین
جمین دونون لشکر جوش مار رہے ہین بعد نقابت وغیرہ حیرت خود تخت سے کودی پکار کر آواز دی
یارو دیکھو تو آج کون کون سحر صرف کرتی ہون آگ برساونگی جس طلسم پر میرا شوہر مارا گیا ہے اون
سبکو ستاونگی سب سے رخصت ہوکر میدان مین آئی للکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے مہران
نامے ملازم شہنشاہ لاچین ساحر زبردست صف سے نکلا مقابلے مین حیرت کے پہونچا حیرت نے
سحر کیا مہران چمک کے حیرت پر جا پڑا حیرت نے مثل برق چمک کر نیمچہ مارا کہ مہران کے دو ٹکڑے ہوے
حیرت نے آواز دی وہ مارا اور کوکب سے نگاہ ملا کر آواز دی جن لوگونکو دعوی سحر و ساحری ہو وہ
میدان کارزار مین آئین کہ مزا سحر کا لے بران نے قصد کیا تھا کہ کوکب نے مرکب بادرفتار کو صف سے نکالا
شہنشاہ لاچین کے پایہ تخت کو بوسہ دیا بہار کے منہ پر ہوائیان اڑنے لگین کہ اب سحر کوکب سے حیرت
نہ بچیگی کوکب نے لاچین سے اجازت مانگی لاچین نے کہا اے بادشاہ طلسم نور افشان تم عورت
کے مقابلے مین کہان جاؤگے اور سردار موجود ہین کوکب نے کہا وہ خاص مجھکو طلب کرتی ہے بہار نے
قریب آکر کہا اے شہنشاہ مین مقابلے مین جاؤن کوکب نے کہا اسوقت مین نہ مانونگا اسنے آنکھ ملا کر
مجھی کو طلب کیا بہار نے سر جھکا لیا کوکب بصد شوکت سامنے حیرت کے پہونچا حیرت نے کوکب کو
دیکھتے ہی گولا مارا کوکب نے ہاتھ مارا گولہ جا کر پھٹا لشکر حیرت کے دو سو جوان جل گئے جو سحر حیرت
کرتی ہے کوکب اشارہ کر دیتا ہے وہ سحر اولٹا پلٹ کر لشکر حیرت پر گرتا ہے سو دو سو جوان ضائع ہو جاتے
ہین سردار حیرت کے بیقرار ہوکے روتے ہین کوکب حیرت کا دفع کرتا ہوا قریب پہونچا نیمچہ سحر
مارا حیرت کا طاوس ہار اگیا سینہ سپر کرکے پھر ترچھی نیمچہ سحر کوکب پر مارا کوکب نے تلوار کو تلوار پر گانٹھا سحر
کرکے ہاتھ مارا حیرت نے سحر کیا کئی سپرہاے فولادی سر پر حیرت کے حائل ہوئین کوکب کا نیمچہ جو پڑا سپر سے

کٹیں سر حیرت پر زخم آیا اب کوکب نے حیرت کو سامنے مین تلوار کے لیا بہار کے خیال سے ہاتھ نہین مارتا ہر مرتبہ یہی سوال ہی کہ ای حیرت چلکر اسد کے قدمونکو بوسہ دے کیون اپنے کو مٹاتی ہی ہمکو بہار کا پاس ہی ورنہ ہاتھ ماردون دو ٹکڑے ہون اسی غرور مین افراسیاب مارا گیا سرکشی تیری بھی جان لیگی حیرت پیچھے ہٹتی جاتی ہی اطاعت کے نام پر بہت جھلاتی ہی کوکب ہر مرتبہ سامنے مین تلوار کے لیتا ہی حیرت پیچھے ہٹ رہی ہی سحر کرتی جاتی ہی لشکر ونمین غل ہو رہی کہ حیرت کوکب کے ہاتھ سے نہ بچیگی کوکب بڑا پاس کر رہا ہی بہار کہتی ہی ہاے افسوس نہین معلوم حیرت کیا سمجھی ہی کوکب کو صرف ہمارا خیال ہی ورنہ ابتک خاتمہ تھا میدان کارزار مین یہ رنگ ہی کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی ایک ابر تیرہ وتار آمد فوج کے نشان بصد شوکت وشان ظاہر ہوے سب اوسی جانب دیکھنے لگے تین علم زرنگار نشان تین لاکھ ساحران غدار کا نمایان ہوا وہ علمدار سامنے سے نکل گئے اوسکے بعد اسباب تزک ماہی مراتب کوس بہیہ قرق زنجیر نقیبان خوش آواز صدائین دیتے ہوے بیت یلا نوجوانو بڑھے جائیو ؛ دو جانب سے باگین لیے جائیو ؛ سب حیران ہین یہ کسکا لشکر ہی جب ماہی مراتب سامنے سے گذر گیا سبنے دیکھا افراسیاب تخت پر ایک بادشاہ عالیجاہ بصد صولت وشوکت آفتاب جلال لمتاب سر پر سایہ فگن سحر سے آراستہ گھوڑے کو آگے بڑھاے صدہا بڑے بڑے سردار ساحران نامدار انتظام فوج کرتے ہوے اس جاہ وحشم سے وہ بادشاہ آکر پہونچا عمرو نے دور سے دیکھا جیسے ہی وہ بادشاہ جسکے سر پر آفتاب سایہ فگن ہی کوکب نے اوسکو دیکھا چہرہ زرد ہوگیا رنگ متغیر ہاتھ پاؤن مین رعشہ بہ نگاہ حسرت دیکھنے لگا افراسیاب نے جو میدان کارزار مین یہ قیامت دیکھی کہ حیرت پر کوکب عتین کر رہا ہی بمشکل اپنے کو سحر کرکے بچاتی ہی پکار کر آواز دی بھائی خورشید دیکھو یہ بدعتین تمام عالم ایک عورت پر لشکر کشی کرکے آیا ہی خورشید نے کہا بھائی اجازت میدان دو افراسیاب نے کہا بھائی تم تھکے ماندے ہو مین میدان مین جاتا ہون خورشید نے کہا جنکا مین متلاشی تھا وہ میدان کارزار مین موجود ہین ابھی ہلاک کرتا ہون عمرو نہایت حیران ہی کوکب کو آج کیا ہوگیا اس بادشاہ کو دیکھکر ہوش وحواس پراگندہ افراسیاب کو دیکھکر لاچین وغیرہ شرمندہ غل ہو ہوا کہ افراسیاب نے ٹرا مکر کیا عمرو ایک ایک سے پوچھتا ہی کہ یہ بادشاہ کون ہی سہیل کو بھی صف پر دیکھا مگر خورشید افراسیاب سے اجازت لیکر للکارتا ہوا مقابلہ مین کوکب کے

آیا پکار کر آواز دی او کوکب بدمآل سے ہاتھ باندھ لے مین تو عمر بھر تیری خطا نہ معاف کرونگا
افراسیاب کے قدمون پر گرا دونگا کوکب نے غصے مین آواز دی او بیحیا نامرد کیا بکتا ہی میدان کارزار
مین آ جرات دیکھا خورشید جھپٹ کر جا پڑا وہی جو آفتاب سر پر تھا سر پر کوکب کے گرا اسکے زور و
شور سے وہ آفتاب کوکب پر گرا کوکب اوسمین بند ہو گیا بعد عرصہ دراز برق بنکر چمکا اوس گنبد
سرخ کو توڑا عمرو نے دیکھا تاج کوکب کے سر سے گر گیا سر زخمی زرہ پارہ پارہ لیکن بجوش جرأت خورشید
پر جا پڑا لپٹ کے ہاتھ مارا خورشید نے ہرچند روکا تلوار کوکب کی نہ روکی سر پر اوسکے زخم آیا دونون
مین خوب تلوار چلی چار زخم کوکب نے کھائے دو زخم جسم پر خورشید کے آئے افراسیاب نے جنگ ملتوی
کا حکم دیا حیرت سے کہکر طبل بازگشت بجوایا خورشید کو میدان سے یہ کہکر پھیرا کہ آپ آج تھکے ماندے
سفر کے آئے تھے کل سمجھ لیجیے گا اس باغی کو شکست دیجیے گا خورشید نے کہا بھائی آج مینے کوئی کاٹ
کا سحر نہین کیا بعد مدت مدید میدان مین لڑا آج شب کو سحر تیار کرونگا خورشید ہنستا ہوا ساتھ
افراسیاب کے پلٹا سرداران عمرو نے کوکب کو بیچ مین لیا کوکب غمدار آنکھون مین آنسو بھرے
ہوے ایسا عمرو نے کبھی کوکب کو منتشر نہین پایا خاموش حیران و پریشان کسی سے کلام نہین کرتا یہ تو
سب پر ثابت ہو گیا کہ افراسیاب نے شعبدہ کیا اس حال سے سب پریشان ہین کہ یہ بادشاہ کون ہی
کہ کوکب ایسے بادشاہ کو جسنے تنگ کر دیا سہیل چھوٹے بھائی کو تو سب پہچانتے ہین فوجون مین
یہی چرچے ہین لیکن عمرو جھپٹ کر قریب کوکب آیا ہاتھ تھام کے گھوڑے سے اوتارا پوچھا کیون بھائی
مزاج کیسا ہی یہ بادشاہ کون ہی سہیل تو قصر جمشیدی مین تھا کوکب نے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا اس
بادشاہ کا حال مجھسے نہ دریافت فرمائیے مجھے قلق ہوتا ہی رہا سہیل کا حال نہ پوچھیے قصر جمشیدی
کو تنہا چھوڑا اسکا یہ انجام ہوا کہ افراسیاب نے اہالیان قصر جمشیدی کو قتل کیا سہیل کو چھڑا لیا
اور مآل کار مین آپسے کیا بتلاؤن لائق بیان کرنیکے نہین ہی یہ کہکر کوکب ایک تنہائی کے خیمے
مین جا بیٹھا حکم دیا کوئی ہمارے پاس نہ آئے بران و جمشید حسرت پر کوکب کے رو رہی کہ یہ کیا معرکہ ہے
کچھ حال نہین کھلتا عمرو و بران وغیرہ سے پوچھتا ہی ہر ایک کانپر ہاتھ رکھتا ہی کہ ہم نہین پہچانتے
یہ بادشاہ کون ہی سہیل تو سبکے سامنے آکر لڑا تھا سب پہچانتے ہین آخر خواجہ پردہ اوٹھا کر اوس خیمے مین
آئے دیکھا تنہائی مین کوکب بیٹھا ہوا رو رہا ہی عمرو نے آکر گلے مین ہاتھ ڈالدیے کہا ای برادر برائے خدا

اسنے خیر خواہ سے کچھہ احوال بیان کرو یہ تو مین سمجھا کہ تمھارا دشمن ہی آخر تمھارے متغیر ہونیکا کیا سبب محجوب
ہونیکا کیا باعث جب خواجہ نے دلدہی کرکے پوچھا اوسوقت کوکب نے آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی کہا خواجہ
مجھکو بیان کرتے شرم آتی ہی یہ میرا بڑا بھائی خورشید روشنضمیر بادشاہ طلسم خورشید نگار ہی اس بیحیانے
جب میری شادی ہمراہ ملکہ ناہید مرصع پوش کے کی مین بیاہ کر لایا یہ بیحیا نامرد ناہید پر مایل ہوا
در پردہ اوس صاحب عصمت و عفت سے پیغام کرنے لگا لیکن وہ پارسا پابند عفت صاحب لیاقت
ٹالتی رہی کبھی جواب صاف دیا کبھی کچھہ بہلایا اس بیحیانے یہ قصد کیا کہ سحر سے گرفتار کرکے لیجاؤن تب
ناہید نے شب کو مجھسے کل کیفیت بیان کی اور کہا صاحب میری آبرو اپنے بھائی کے ہاتھہ سے بچاؤ
جلد تدبیر کرو ورنہ پچھتاؤ گے مینے حیلے سے دعوت کی اس بیحیا کو بلایا مکر سے گرفتار کر لیا وہ طلسم سیاہ
بنایا اسکو وہان قید کیا تمنے بھی ایکمرتبہ اوس قلعہ کا حال پوچھا تھا مینے منع کیا کہ اس حال کو مجھسے
نہ دریافت کیجیے گا تسل افراسیاب سے ہمکو آپکو غفلت ہوئی دشمن نے اپنا کام کیا اس بیحیا کو
رہا کر لیا اب یہ خاص میری جان کا گاہک ہوکر آیا ہے بادشاہ طلسم خورشید نگار ہے وہ طلسم بھی
نہایت وسیع ہی جسکا فتح ہونا دشوار بدون فتح طلسم یہ قتل نہین ہو سکتا عمرو نے کہا چلو ناحق حجاب
سے مرے جاتے ہو دربار مین بیٹھو تمسے کیا بیغیرتی سرزد ہوئی بیحیا کو دم لینا مشکل کردونگا بعنایت
رب اکبر خود بھاگ کر چلا جائیگا کبھی ادھر منھہ کرکے نہ سوئیگا یہ کہکر کوکب کو عمرو باہر لایا بارگاہ مین لاکر
بٹھایا اب سبکو مفصل احوال معلوم ہوا خواجہ نے اوسیوقت برق کو بلاکر حکم دیا قران سے بھی کہا
مین برائے گرفتاری خورشید جاتا ہون مگر بھائیو یہ دم نہ لینے پائے اب دانہ حرام ہو جائے بھائی کوکب کا
دشمن ہی برق و قران نے کہا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا عمرو کوکب کو مطمین کرکے نکلا کہ مین اوسکی
مشکین باندھکر لاتا ہون عمرو تو ادھر سے چلا وہان جب دربار آراستہ ہوا افراسیاب نے پانچون عیار بچیون
کو بلاکر کہا بھائی صاحب کی خدمت مین حاضر رہو مین برائے انتظام باغ سیب مین جاتا ہون خورشید
روشنضمیر نے کہا آپ جاکر آرام کرین مین مہابستے تا طلسم نور افشان خون کے دریا بہا دونگا لیکن
یہ لونڈیان میری کیا حفاظت کرینگی افراسیاب نے کہا انکو حقیر نہ جانیے عیارونکو سوائے انکے کوئی نہین
پہچان سکتا خورشید نے کہا مہربانی آپکی عیار بھیجیے کیا عیاری کرینگے افراسیاب تو حیرت کو ساتھہ
لیکر چلا گیا پانچون عیار بچیان سامنے حاضر ہین خورشید نے جھلاکر کہا انسے کہو جاکر باہر ٹھہرین یہ تو

ہماری مددگار بنی ہین ماہدولت قتل کوکب و لاچین پر کمر باندھکر آئے ہین عیار افراسیاب کے سامنے
آتے ہین میرے سامنے آئینگے تو بہت ذلت اوٹھائینگے صرصر وصبا رفتار ہنستی ہوئی باہر گئین
آپس مین اشارے کیے کہ یہ جوتیان کھاکر ہماری قدر کرینگے ایک خیمے مین جاکر ان پانچون نے آرام
کیا خورشید تخت پر پہلو مین سیار روشن رائے اور وزرا امرا بیٹھے ہین خورشید کہہ رہا ہے سامان میخانی کا آراستہ
ہو مین سحر تیار کرکے کل کوکب کو تو قتل کرون دوسرے دن لاچین سے بھی سمجھونگا بھائی افراسیاب نے
جان بخشی کی کچھ تو مین بھی کام کرون یہ باتین ہو رہی تھین کہ ہرکارون نے عرض کی آپکے بھائی صاحب
میان کوکب لرزان و ترسان تخت پر سوار آتے ہین سیار نے کہا حضور خطا نہ معاف کیجیے گا خورشید
نے کہا مجھے اوس سے دشمنی کا ہے کی زوجہ اپنی حوالے کردے اپنے طلسم مین جاکر بیٹھے لاچین وغیرہ
سے سمجھ لونگا یہ ذکر تھا کہ تخت کوکب کا نمایان ہوا سب نے عجیب حال سے کوکب کو دیکھا رومال
سے ہاتھ بندھے ہوئے سر خم پریشان و حیران تخت اوڑتا ہوا آکر پہونچا خورشید نے منھ پھیر لیا
کوکب نے تخت کو گوشے مین اوتارا تخت تو غائب ہوگیا سب سمجھے ساحر زبردست ہے تخت
کو کہین چھپا دیا کوکب نے آکر خورشید کو سلام کیا خورشید نے منھ پھیر لیا کوکب قدمون سے لپٹ کر
رونے لگا کہا بھائی از خردان خطا و از بزرگان عطا میری خطا کا خیال نہ فرمائیے جو آپ کا مطلب ہے مین
اوسپر راضی ہون مگر سر دربار اوسکا نام نہ لیجیے میرے واسطے ذلت ہے تنہائی مین چلیے مین اپنے
دلکی کیفیت آپسے بیان کردون خورشید خوش ہوگیا سمجھا کہ جب جان پر بنی تب زوجہ کے دینے
پر راضی ہوا سر دربار کوکب نے ہاتھ خورشید کا پکڑ لیا تخلیے مین لیکر آیا اگر کسی سردار نے ساتھ آنیکا
ارادہ کیا پلٹ کر کوکب نے منع کردیا کہ یہان کوئی صاحب تشریف نہ لائین مصرع امور مملکت
خویش خسروان دانند؛ بھائیونکی لڑائی کیا اب میل ہوگیا سب کام بن پڑا یہ کہتا ہوا کوکب نقلی خورشید
کو لیکر تخلیے مین آیا کہا بھائی مین جورو تجھسے عزیز نکرونگا مین تو تیرا تابعدار ہون یہ ہمین غیرہ نے بہکاکر
یہ حرکت مجھسے کرائی مین تو ہمیشہ تیری جدائی مین روتا تھا مینے وزیر کو روانہ کیا محافہ ملکہ کا لینے گیا ہے
آپ اتنا احسان کیجیے محافہ آئیگا کسی پر حال ظاہر نہونے پائے آپ ملکہ کو لیکر چلے جائیے مین افراسیاب
خانہ خراب سے سمجھ لونگا خورشید روشن ضمیر جوش عشق ملکہ ناہید مرصع پوش مین تھا بھول گیا
کہا مین بھائی اس لڑائی مین ہرگز دخل نہ دونگا احسان افراسیاب روبہ دیگر اوتار دونگا خورشید ۸۰

نے کہا بھائی کیا دیکھتے ہو کوکب نے کہا ایک جام شراب محبت میرے ہاتھ سے نوش فرمائیے مجھکو یقین کامل ہو میری خطا معاف کی بران وجمشید کی جان بچی خورشید نے خود گلابی اوٹھا کر کوکب کو دی کوکب نے جام لبریز کیا نمک سرکاری ملایا کہا بھائی یہ جام محبت ہے خورشید خوشی خوشی پی گیا کلیجے سے دھوان اوٹھنے لگا استخوان جلنے لگے گھبرا کے اوٹھا لڑکھڑا کے گرا نعرہ ہوا انہم مہر سپہر عیاری زبانمین سوزن دیا پشتارہ باندھکر سرائچہ چاک کرکے صحیح وسلامت لے نکلا یہان بعد عرصے کے سیار روشن رائے گھبرایا کہا بھائیو نہین بڑی باتین ہوئین پردہ اوٹھا کے اندر آیا دیکھا شہنشاہ ندارد اسباب بھی اوس خیمے کا نہین ہے فرش تک کوئی اوٹھا کے لیگیا سیار نے ایک چیخ ماری سب سردار دوڑے ہوئے آئے سیار نے کہا یارو شہنشاہ کو کوئی لیگیا ہلڑ سنکر عیار بچیان بھی آئین سیار نے بانگ کر کہا اے صرصر یہان تو کوئی غیر نہین آیا فقط کوکب آیا تھا صرصر نے کہا وہی عمرو تھا سیار لشکر تیار کرنیلگا صرصر کے آگے ہاتھ جوڑے صرصر نے کہا ہم دربار مین ہوتے تو عمرو کی مجال تھی کہ بشکل کوکب آتا خیر مین ابھی جاتی ہون یہ کہکر صرصر بصورت مبدل بھاگی کوکب مع لاچین وغیرہ رات بھر اشتیاق مین عمرو کے جاگے اسد کہ رہے ہین ہمارے ناناجان خالی نہ آئینگے صبح ہوتے خورشید کو لائینگے رات کو آفتاب کہان پردۂ مغرب مین نہان ہوگا ستارۂ سحری چمکا سب سردار دربار مین آکر پہونچے دیکھا خواجہ پشتارہ بدوش آپہونچے پشتارہ لاکر خورشید کا ڈالدیا کہا لو کوکب تمھارا گنہگار موجود ہے تم ناحق شرماتے تھے بیوجہ گھبراتے تھے کوکب نے دوڑکر خواجہ کو گود مین اوٹھا لیا دربار مین غریو ہوا خواجہ عمرو خورشید روشن ضمیر کو پکڑ لائے ساحر وغیر ساحر آکر جمع ہوے کوکب نے جلاد کو آواز دی خورشید کی آنکھ کھلی اوس دربار جلالت شعار کو دیکھا کس لطف سے آراستہ ہے عمرو کھڑا اکڑ رہا ہے اور خورشید قدرت پروردگار کو دیکھا اب قدمونپر کوکب کے خورشید کے تیور پر بل پڑا لگا غصہ کرنے کوکب نے آواز دی او نامرد بہتر یہ ہے قدمونکو طلسم کشا کے بوسہ دے اطاعت اسلام کو دیکھا میرے بھائی صاحب کو دعوی کرکے گئے تھے تمھارے معین ومددگار اب کہان ہین میری غفلت مین طلسم سیاہ ٹوٹا ورنہ زندگی مین تم نجات نہ پاتے جلاد حاضر آیا خورشید نے آنکھ سے اشارہ کیا مین اطاعت نکرونگا جلاد نے ہاتھ پکڑ کے خورشید کو کھینچا بیرون بارگاہ ریت کے چبوترے پر بٹھایا اسوقت سب سردار جمع ہین غریو ہے کہ خورشید قتل ہوتا ہے مگر جلاد جو کھینچکر خورشید کو باہر لایا چپکے سے کان مین خورشید کی کہا اے شہنشاہ

ہوشیار ہوجا سنم ملکہ صرصر شمشیر زن زبان سے سوزن نکالتی ہون لڑتے بھڑتے نکلیے خورشید
کا خوشی سے چہرہ سرخ ہوگیا صرصر نے بہ تعجیل خورشید کی زبان سے سوزن نکالا زبان کا قابو مین
آنا خورشید بل کر کے اوٹھا سنگریزے اوٹھا کر طرف آسمان کے پھینکے ابر تیرہ و تار پیدا ہوا لشکر
اسلام پر برسنے لگا پتھر گرے صدہا کے سر پھٹے کوکب و لاچین اپنے مقام اوٹھے کہ سیار روشن رائے
با فوج قاہرہ آکر پہونچا خورشید روشن ضمیر کو بیچ مین لیا لڑتے بھڑتے لے نکلے لاچین وغیرہ نے بھی
اچھی طرح سمجھا نکیا ہزارون جادوگر دنگا کھیت پڑا سیار خورشید کو لیکر لشکر مین آیا اب خورشید
نے عیارون کی بڑی قدر کی کہا صرصر نے میری جان بچائی یہ ہمارے دروازے پر بیٹھکر پہرہ دین پانچ کو
خلعت ملے دن تو تڑپ تڑپ کے خورشید نے بسر کیا رات کو ایک تنہائی کا خیمہ تجویز ہوا خورشید نے کہا مین
بیٹھکر سحر تیار کرون سہیل و سیار دربار مین ہین اوسی بارگاہ سے ملا ہوا ایک خیمہ تھا اوسمین آکر خورشید
اسباب سحر لیکر بیٹھا سحر تیار کر رہا ہے منقل آتش روشن کچھ رات گذری ہے زمین شق ہوئی ایک جادوگر
سیہ فام نامہ ہاتھ مین تڑپکے زمین سے نکلا آواز دی سنم فرستادہ شہنشاہ طلسم ہوشربا ہے
خورشید مین عیارون کے ڈر سے زمین مین نقب دیکر آیا ہون شہنشاہ کو حال معلوم ہوا یہ نامہ دیا ہے
سب کچھ تحریر ہے صاف صاف تقریر ہے اسکو کھولکر پڑھیے مجھکو جواب دیجیے خورشید خوش ہوگیا
نامہ ہاتھ سے ساحر کے لیا جیسے ہی اوسکو کھولا لفافہ سے بیہوشی اوڑی دھم سے گرا نعرہ ہوا اہم
صاحب بندہ گران نذر کردۂ بزرگان مہتر قران نامدار نعرہ قران سریع السیر جون باد بہاری ٭
مہر ہنگ در خنجر گذاری ٭ بمیدان اژدر آتش فشانم ٭ منم مہتر قران شیر زبانم ٭ بندہ یکڑ کے چلا کہ
مارون اسکا سر پھٹ جائے دھماکے کی آواز سیار نے سنی گھبرا کے دوڑا پردہ اوٹھا کے دیکھا شہنشاہ
بیہوش پڑے ہین ایک ساحر سیہ فام قتل کیا چاہتا ہے سیار دوڑا مہتر قران نقب مین بھاگ کر بھاگے
سہیل بھی دوڑا سیار نے خورشید کو بیدار کیا اب وہ بارگاہ مین سب سردار جمع ہوگئے کوئی پوچھتا
ہے حضور عیار کیونکر آیا آپ بیہوش کیونکر ہوئے شراب اپنے کیون پی ایک مرتبہ تو بیہوش ہو چکے
تھے اب پینا کیا ضرور تھا یہ جھلا کر کہتا ہے شراب کیسی مین آج تمام سے انتہا کی احتیاط کر رہا ہون
سے جب عیار پیدا ہو کوئی کیا حفاظت کرے گمان غالب ہوا کہ ساحر فرستادۂ افراسیاب آیا تھا عیار تھا
کا ہیکو کرامات ہے خداوندان ظالمون کے ہاتھ سے بچائین بیان پر اسکے سب سکوت مین کہ ناگاہ

کھولا تھا نوشتہ تقدیر پیش آیا دیکھیے عیارون سے کیونکر جان بچتی ہے اب سوقت ہزارون جادوگر اندر
بارگاہ کے آ گئے اپنے بیگانے کی روک ٹوک نہین کہ صبا رفتار نے خورشید نے پلٹ کر صبا رفتار
کو دیکھا صبا رفتار نے کہا کسی سے ذکر نہ کیجیے چپکے بارگاہ سے نکل چلیے مہتر قران جو یہان سے
بھاگ کر گیا ایک مقام پر بیٹھا ہے چلیے مین گرفتار کرا دون عمرو بھی وہین ہے استاد و شاگرد صلاح
کر رہے ہین خورشید صبا رفتار کے پیچھے چلا آگے صبا رفتار پیچھے خورشید اگر کسی نے پوچھا کہ تم
کہان چلے تو اشارے سے منع کیا میرے ساتھ نہ آؤ صبا رفتار خورشید کو لگا کے لے گئی کنارے پر
لشکر کے لائی کہا وہ دیکھیے فرغہ نخلستان مین عمرو و قران بیٹھے ہین ایک گولا پھینکیے وہ سحر
کیجیے کہ زمین انکے پاؤن تھام لے دونون جلکر رہجائین خورشید نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے
مگر مجھکو معلوم نہین ہوتا اے صبا رفتار قران و عمرو کہان ہین اسنے کہا آپکو نہ معلوم ہوگا
آپ گولہ اسم سحر کا پڑھکر پھینکیے سبزہ زمین تہ و بالا ہوگی کام ہو جائیگا خورشید آگے بڑھا صبا رفتار
پیچھے ہٹی خورشید نے گولہ پھینکا صبا رفتار نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے نعرہ کیا منم
مہتر برق فرنگی ارے کہکر خورشید الٹا برق نے حباب مار کر بیہوش کیا پشتارہ دوش پر لگا کر
لے بھاگا یہان سیار نے پلٹ کر صبا رفتار کو بارگاہ مین دیکھا کہا تم شہنشاہ کو کہان لیگئین صبا رفتار
نے کہا مین تو ابھی اندر آئی ہون شاید میری صورت پر بہروپیہ لگا کر لیگیا سیار و سہیل دوڑے
عقب مین سب سردار سہیل و شمشیر مقبل جھپٹ کر جنگل مین آئے دیکھا برق پشتارہ بدوش
جاتا ہے للکارا خبردار او ناعیار برق نے پلٹ کر سہیل کو دیکھا گھبرا گیا چاہے بھاگے سہیل نے ایک
دو ہتڑ زمین پر مارا برق لڑکھڑا کر گرا پشتارہ پشت سے الگ ہوا سہیل تیغہ پکڑ کر دوڑا کہ جا کے
سر کاٹ لون قضائے کار باغبان قدرت و بہار طلائے کا گشت دے رہے تھے لشکر کفار مین
جو ہلڑ سنا سمجھے ہمارے عیار پہونچے باغبان دوڑا اوسوقت آکر پہونچا کہ سہیل برق کو قتل
کیا چاہتا ہے باغبان نے گیند مارا سہیل پر پھول برسنے لگے باغبان نے ایک ستون سے سنہرا
پنجہ پیدا ہوا برق کو تو پنجہ اوٹھا لیگیا اب باغبان کو ساحرون نے گھیر لیا خورشید کو آکر ستارے نے
ہوشیار کیا خورشید نے باغبان کو زخمی کیا باغبان مجبرات لڑ رہا ہے قضائے کار ملکہ بہار جادو
طلا پہنین گلدستہ لیکر دوڑین اوسوقت پہونچین دیکھا باغبان مضطر و بیقرار خورشید قتل کیا چاہتا ہے

ایک طرف سہیل کھڑا لڑ رہا تھا بہار نے سہیل پر گلدستہ مارا ہوائے اثر آئی پھول برسے طایر زمزمہ سرائی
کرنے لگے عندلیبان خوشنوا نے یہ مطلع پڑھا مطلع نسیم صبح جا جا کر گلستان مین پکار آئی ؛
مبارک بلبلو تمکو بہار آئی بہار آئی ؛ سہیل جھوما گل رخسار بہار پر مائل ہوا منتین کرتا ہوا قریب بہار
کے آیا بہار نے بدھی گلے سے اتار کر پہنا دی طرہ کان مین لگایا کہا کیا چاہتے ہو سہیل نے کہا غلام
ہون بہار نے کہا اگر چاہتے ہو کہ میرے ساتھ شادی کرو ہمارے دشمن کا سر لاؤ سہیل نے کہا آپکا
دشمن کون بھیجا ہی بہار نے کہا خورشید روشنضمیر وہ دیکھو لڑ رہا ہی ہمین کو قتل کرنے آیا ہی یہ سنتے ہی
سہیل کا ستارہ گردش مین آیا یہ وقت وہ ہی کہ باغبان انتہا کا زخمی ہو چکا ہی خورشید قتل کرنے چلا ہے
سہیل جھومتا ہوا قریب آیا خورشید سمجھا میری مدد کو آیا ہی سہیل نے قریب آکر ایک ہاتھ تلوار کا مارا
ہر چند کہ خورشید طلسم بند ہے برابر کے ساحر نے قریب سے ہاتھ مارا سر اس خود سر کا زخمی ہوا آواز دی
او نالائق یہ کیا کیا سہیل شعر عاشقانہ پڑھکر پھر جا پڑا خورشید سمجھا تا ہی یہ مبہوت عشق بہار کب مانتا ہے
جھوم جھوم کے ہاتھ مار رہا ہی گلے مین بدھی پڑی ہی پھولا ہوا جب بو دماغ مین پہونچتی ہی جوش بڑھتا
ہی جب خورشید نے دیکھا دس پانچ سردار بھی سہیل نے مار ڈالے فوج پر بھی گولے مار رہا ہی سیّار کو
جھپٹ کے زخمی کیا جب تو خورشید غصے مین جا پڑا سہیل نے ہاتھ مارا خورشید نے بار بچا کے
کلائی پہ ہاتھ ڈالدیا سحر کرکے طمانچہ مارا سہیل گر کے بیہوش ہوا خورشید نے چھاتی پر چڑھ کے چاہا سر
کھینچ لون صرصر ہان ہان کرتی ہوئی دوڑی کہا اے شہنشاہ یہ ہوش مین نہین ہی یہ رنگ سحر
بہار گلعذار ہی طرہ کان سے نکالیے سحر کرکے بدھی توڑی ہر چند خورشید نے سحر کیے ظاہر مین رشتہ
خام تھا وہ رشتہ حیات کے ساتھ تھا نہ ٹوٹا جب تو خورشید نے مسلسل و مطوق کیا سہیل جو ہوشیار ہوا زبان
مین سوزن ورسیا آہن مین غرق سر ٹکرانے لگا لاکھون گالیان خورشید کو دیتا ہی خانۂ زنجیر مین غل ہے
صرصر نے کہا اب انکو قید کیجیے مین شہنشاہ کی خدمت مین جاتی ہون وہ دفعیہ کرینگے حضور اس رنگ
مین ہزارون مارے گئے اکثر افراسیاب سے جلدی مین سحر نہین اوترا خورشید نے رنجیدہ ہو کر ایک
خیمے مین سہیل کو قید کیا بہار و باغبان نے اتنی مہلت پائی لڑتے بھڑتے پلٹ گئے خورشید
رنجیدہ واپس ہوا شیار سے کہتا ہے میری جان کیونکر بچیگی حقیقت مین افراسیاب کا کلیجہ ہے
کہ جوان عیار دن کے بار اوٹھاتا ہے لیکن ایک شب کی مہلت پاؤن لیا سحر تیار کرون کہ ابھی

دن مین سب کا خاتمہ ہوا اسی سوچ مین آکر اپنی بارگاہ مین بیٹھا سیار سے صلاح کر رہا ہی کہ اے وزیر اعظم اگر تم میری حفاظت کرو تو مین شب بھر مین سحر تیار کرون سیار کہتا ہی مین اپنی جان تک صرف کرونگا یہ تو باتین کر رہا ہی جس خیمے مین سہیل قید ہی ضرر جادو بارہ سے ساحرون کا افسر بعہدۂ نگہبانی بیٹھا ہے سہیل خیمے مین زنجیر ملا رہا ہی اشعار اشتیاق بہار پڑھ رہا ہی کہتا ہی ظالمون نے مجھکو قید کیا میری معشوقہ سے مجھکو چھوڑایا ہاے وہ دلہن بنی بیٹھی ہوگی مین برات لیکر نہ پہونچا ضرر نے دیکھا سامنے سے صرصر ہنستی ہوئی آتی ہی حسن اوسکا عابد کش زاہد فریب ضرر نے آواز دی کہو بی صرصر افراسیاب کے پاس جا ہو آئین صرصر نے مسکرا کر کہا مین بیمروت سے بات نہین کرتی کون اچھی بھلی جان کو آفت مین ڈالے دو ہفتے ہمکو گذرے اسی لشکر مین رہتے ہین جفای شب فراق سہتے ہین کبھی بیمروت نے یہ نہ پوچھا کہ تمھارا مزاج کیسا ہی ضرر کھڑا ہو گیا منتین کرنے لگا کہا ملکۂ م بھر ٹھہرو صرصر آگے بیٹھی تیلہ شراب کا ان سبکے واسطے خورشید نے بھیجا ہی صرصر نے کہا اسمین کیا ہی ضرر نے کہا شہنشاہ نے شراب بھیجی ہی صرصر نے کہا ہم بھی پیئین اگر ہمکو نشہ زیادہ ہو جائے تو ہاتھ نہ لگانا ضرر منتین کرنے لگا صرصر نے اپنے ہاتھ سے تیلے کا منھہ کھولا بوتلون مین بھر کے بارہ سے کو تقسیم کرائی ایک جام لبریز کر کے ضرر کو دیا یہ بدبخت کیا جانے کہ اس جام کا انجام کیا ہی پی گیا بارہ سے نے وہ شراب پی آپس مین جوتی پیزار چلنے لگی آپسمین لڑ بھڑ کر بیہوش ہونے لگے صرصر نے کہا تم کیسے سفلہ مزاج ہو تمھارے ساتھ والے بیہودہ بکتے ہین انکو سزا دو ضرر یہ جھلا کر اوٹھا بیہوشی تاثیر کر چکی تھی لڑکھڑا کر گرا سب بیہوش ہوے صرصر نقلی یعنی خواجہ عمرو اوسی صورت پر سامنے سہیل کے آئے جھک کر سلام کیا کہا ای شہنشاہ ملکہ بہار دولہن بنی بیٹھی ہین آپکو یاد فرما رہی ہین سہیل نے کہا ای صرصر مجبور و ناچار ہون خورشید نے مجھکو قید کر لیا زبان سے سوزن نکال خواجہ نے ضرر جادو کی سحر کی جھولی جسمین لسباب سحر بھرا ہوا تھا وہ لاکر سہیل کو دی زبان سے سوزن نکالا کہا مین جلکر برات کی تیاری کرون آپ خورشید کا سر لیکر آئیے سہیل جھومتا ہوا نکلا خواجہ تو کنارے ہو گئے سہیل لشکر خورشید مین گھس پڑا ساغر بدست بادۂ عشق سے مست دو دو سے کو ایک ارین واصل جہنم کیا خورشید بارگاہ مین سیار سے باتین کر رہا ہی کہ لشکر مین ہنگامہ ہوا ساحرون کے مرنے کی آواز آئی گھبرا گیے اوٹھا باہر آ نکلے دیکھا سہیل نے

لشکر کو درہم و برہم کر دیا غصے مین چہرہ سرخ جھولی سے گولے نکال نکال کے لشکر پر مار رہا ہی خورشید
کو دیکھکر اور جلال آیا نعرہ کیا او دشمن معشوق اب تک تو زندہ ہی ملکہ عالم نے سر مانگا ہی سر جھکا کر
بیٹھہ مین تیرا سر کاٹ کر لیجاؤن دولھا بنکر بہار کو بیاہ لاؤن ہائے وہ دولھن بنی بیٹھی ہی مین
جا نہین سکتا یہ کہکر خورشید پر جا پڑا ایسے دو چار سحر کیے خورشید تھرا گیا صدہا سردار زبردست مارے
گئے دیکھا خورشید نے یہ سخن ناشنو نمانیگا تیغہ سحر کمر سے کھینچا جھکائی دیکہ ہاتھہ مارا سہیل کے دو ٹکڑے
ہوے اندھیرا ہوگیا صدا آئی کشتی مرا نام من سہیل روشن ضمیر بود نعش بھائی کی دیکھہ کر چیخین
مار کر رونے لگا کہ صرصر آکر پہونچی کہا ای شہنشاہ یہ کیا غضب کیا یہ اپنے ہوش مین نہ تھا شہنشاہ
نے وعدہ کیا تھا کہ مین دفع سحر بھیجتا ہون خورشید بہت رو دیا کہا ملکہ صرصر تم سب ملکر ہماری
حفاظت کرو مجھے تو دم لینے کی فرصت نہین ملتی کل کوکب کو ضرور مارونگا یہ کہکر ایک نامہ
لکھا جادوگر کو دیا کہ جاکر کوکب روشن ضمیر کے ہاتھہ مین دیدے کل اس دشمن کا تو خاتمہ کرون طلسم کشا
کو بھی مٹاؤن ساحر نے آکر کوکب کو نامہ دیا خواجہ نے آکر خبر قتل سہیل دی کوکب خواجہ
کی تعریفین کر رہا ہی عمرو نے کہا ای کوکب گھبراؤ مین اس بھیا کو دم نہ لینے دونگا کوکب نے نامہ پڑھا
لکھا تھا کہ اے کوکب کل میرے تیرے سر میدان مقابلہ ہی نہ لشکر افراسیاب دخل دے نہ لاچین
شریک ہو کوکب نے اقرار کیا جادوگر پلٹ گیا خورشید نے اسی عہد پر طبل جنگی بجوایا کوکب نے خبر سنکے
شرط پر طبل جنگی بجوا دیا خورشید نے ساری رات جاگ کے بسر کی گرد بارگاہ کے حصار سحر بھی کر لیا
ہر چند خواجہ نے چاہا جاکر عیاری کرون ممکن نہوا چار پہر رات گذری ستارہ سحری آسمان پر
چمکا آفتاب عالمتاب چرخ نیلی پر برآمد ہوا یہان خورشید کل فوج کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا ہمراہ
وابرق برائے مدد خورشید بارہ لاکھہ فوج سے موجود ہین مسعود و آتشبار بیابان نشین سبکو افراسیاب
کا حکم ہے کہ میرے بھائی کا ساتھہ دینا خورشید سبکو منع کر کے میدان کارزار مین آیا کوکب کو للکارا
کوکب نے آکر شہنشاہ لاچین سے اجازت مانگی یہ بھی عرض کی اس بھیا کو بڑا غرور ہی آپ لوگ
قصد شراکت نہ کیجیے گا اقبال طلسم کشا ہمراہ ہی کوکب پشت مرکب پر سوار ہو کر سامنے خورشید
کے آیا خورشید نے دور سے گولا مارا کوکب نے گولا کاٹا آواز دی او نامرد تلوار چلانے لطف جرأت
حاصل ہو خورشید بھی نوجوان ہی تیغہ کھینچکر جا پڑا کوکب خورشید سے تلوار چلنے لگی سحر بھی

ہو رہے ہین لکھ رہا ہے ابر لہرا لہرا کر آتے ہین کبھی آگ برستی کبھی برقین چمکین کبھی ابر دھوان دھا کبھی طایرونکی پکار کبھی گرمی کبھی سردی دونون شاہان عالیجاہ ہزارہا ساحر جانبین کے جل رہی ہین ایک مقام پر خورشید نے مٹھی سے ایک جانور چھوڑا وہ مثل برق چمکا کوکب کی پلک جھپکی اوس حال مین خورشید نے ہاتھ مارا سر کوکب کا زخمی ہوا کوکب نے برابر جواب دیا منھ سے شعلہ آتش چھوڑا خورشید بھی رکا اوپر سے کوکب نے ہاتھ مارا خورشید کا بھی شانہ نشانہ ہوا دو دو زخم دونون نے کھائے سیار روشن رائے کو تاب باقی رہی خلاف شرط فوج لیکر کوکب آپڑا ادھر ملکہ بُرّان شمشیر زن بلور چہار دست مہرخ و بہار و بدیع و اسد نامدار نعرہ کرکے جا پڑی لشکر دونون آپس مین ملگئے قیامت کی سحر ہونے لگے لاچین نے زمین ہلا دی خورشید گھبرایا ایک گولا ہاتھ مین لیکر اپنے خون مین رنگین کیا طرف طلسم خورشید نگار کے پھینکا آواز دی خیرخواہان دولت مدد ہے وہ گولا پھٹا کئی سے پتلے سفید جنگل سے پیدا ہوے تیغے ہاتھ مین سپر ہاے فولادی لیے ہوے سامنے خورشید کے آئی خورشید نے اشارہ کیا ان سب دشمنونکو میرے مارلو وہ پتلے تیغے چمکا کر جا پڑے کوکب نے جس پتلے پر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوی دو بنکر تیار ہو سو پتلے آئے تھے قتل ہوتے ہوتے اب کئی ہزار ہوی اسد کے بازو پر اک لعل شبچندان کا بدیع الزمان کے گلے مین ہار دیا ہے لاچین کا بدیع الزمان نے جو دیکھا کہ ان سفید پوشون نے زمین خون سے لال کردی لاشون سے میدان بھر دیے تلوار کھینچکر اونپر جا پڑے کوکب نے یہ دیکھا کہ اسد نے جس پتلے پر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوی وہ پھر دو ہو کر نہ لڑے بدیع الزمان نے جوان پتلون مین جا کر شمشیر زنی کی بسبب ہار کے دس پانچ قتل کیے وہ دو دو نہ ہوگئے دس پانچ نے جست کرکے ہار توڑ ڈالا کئی پتلے جل بھی گئے جب ہار ٹوٹ کر گرا بارہ پتلے بدیع الزمان کو لپٹ گئے ازروی بولے کے گرفتار کر لیا ملازمان خورشید نے بدیع الزمان کو اپنے قبضے مین کر لیا ہتھکڑیان بیڑیان پہنا دین اسد نے آکر اون پتلون پر شمشیر زنی کی ان پتلون نے چاہا کہ بلوہ کرکے اسد کو بھی گرفتار کر لین دور سے لاچین نے یہ معرکہ دیکھا بدحواس ہو کر گھوڑے سے کودا ایک سناٹے کی پکار کر آواز دی سب نمکحرام ہوگئے یہ کیا حال ہے کوئی بھی نمکحلال ہے حاضر حاضر کی آواز آئی دیکھا دو جوان حسین جمیل ایک صندوق لیکر سامنے لاچین کے آئے عرض کی غلام حاضر ہین لاچین نے فوراً وہ صندوق کھولا دو پتلے سنہرے تیغے پکڑے ہوے جست کرکے نکلے لاچین کے تصدق ہوے عرض کی کیا حکم ہوتا ہے لاچین نے اون سفید پوشون پر اشارہ کیا دونون

صف شکن اُن سفید پوشون پر جا پڑے جسکے ہاتھ مارا اوسکے دو ٹکڑے کیے تمام صفونکو درہم و برہم
کیا جس تیلے پر جا پڑے اوسکو چیر کر پھینک دیا خورشید نے چاہا کوکب کو قید کرکے لیجاؤن اس مقام
پر انتہا کی تلوار چلی لاکھون سیاہ حرز بھر کے مرے کوکب کی رہائی نہین ہوئی بدیع الزمان کو تو
خورشید لشکر مین بھیج چکا چاہتا ہی کہ کوکب کو بھی نکلون نمک خواران کوکب و لاچین اس ورود سے
لڑ رہے ہین کہ تخت کو بڑھنے نہین دیتے جب بران کا اختر مراد یہ سیاہ ہونے لگا تو گھبرا کر آسمان کی طرف
ہاتھ بلند کیے بیقرار ہوکر دعا کی کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا سامنے دو جوانان صف شکن رستم خصال سہراب
جلال مرکب ہاے بادرفتار پہ سوار آتے ہی دونون نے نعرہ کیا ایک نے آواز دی منم شاہزادہ مصر الغرائب
جیسے ہی بُران نے ان دونون شاہزادونکو دیکھا خوشی سے چہرۂ زرد سرخ ہوگیا کوکب کو جو پابند
قید دیکھا ایک بھائی سحر العجائب خورشید روشن ضمیر پر جا پڑا مصر الغرائب اوس غول مین آیا جہان
کوکب قید ہی سحر العجائب نے خورشید سے لڑکر اوسکو زخمی کر ایا مگر وہانسے بڑھنے نہ دیا مصر الغرائب نے
شمشیر زنی کرکے سینہ سپر کردیا ہزارونکو اوس مقام پر قتل کیا نگہبانون کو مارا کوکب کی زبان سی سوزن لسان
زخمون مین چور چور ہوگیا اپنے آقا کو قید مین نہ رہنے دیا کوکب چھوٹتے ہی کرکا خورشید نے جو یہ معرکہ
دیکھا نردہو گیا طبل بازگشت بجوا دیا دونون شاہزادے سحر العجائب و مصر الغرائب کوکب کے سپر پر
سپرونکا سایہ کیے ہوے انتہا کی شکایت کی کہ اے شہنشاہ یہ معرکے بڑے غلامونکو آج تک طلب نکیا
اوستاد نور افشان نے ہمکو خبر دی شکر ہے کہ وقت پر پہونچے کوکب نے دونون کو آفرین کی لشکر
جانبین کے پلٹے جب اسد قریب بارگاہ پہونچے لاچین نے عرض کی اے شہریار غضب ہوا آپکے ماموں جان
کو خورشید روشن ضمیر گرفتار کرکے لیگیا غلام نے بہت کد و کاوش کی کچھ نہو سکا اسد نے زانو پر ہاتھ
مارا فرمایا بڑا غضب ہوا کاشکے مین گرفتار ہو جاتا عمرو نے کہا انشاءاللہ مین رہا کرونگا سب سردار
دربار مین آئے یہان خورشید نے بدیع کو ایک خیمے مین قید کیا سیار روشن رائے وزیر
کو براے حفاظت مقرر کیا صرصر و صبا رفتار کو بلاکر کہا آج تم ہمارے خیمے کے دروازے
پر نگہبانی کرو شب بھر مین وہ سے تیار کرونگا لاچین و کوکب ایک زندہ نہ بچے سب کا خاتمہ
کردون بدون فتح جنگ و اپس ہونگا افراسیاب سیر اجان بخش ہی یہ کہکر ہوم خانے مین
داخل ہوا عیار بچیان براے حفاظت بیٹھین یہان دربار شہنشاہ لاچین مین سردارون

کی زخم دوزی ہو رہی ہے خواجہ عمرو بھی بیٹھے ہین کہ آسمان پر برق چمکی ایک طائر آکے کاندھے
پر کوکب کے بیٹھا زمزمہ سرائی کرکے اوڑ گیا کوئی اس مطلب کو نہ سمجھا عمرو نے دیکھا
رنگ روے کوکب متغیر ہو گیا طائر ہوش اوڑ گیا عمرو نے کہا کیون ای شہنشاہ خیر تو ہے
کوکب نے کہا خواجہ غضب ہوا خورشید آج کی شب ایک سحر تیار کر رہا ہے اگر وہ سحر تیار ہو گیا طلسم کشا
کو پکڑ لیجائیگا مجھے بھی جان بچانا دشوار ہو گی تمام لشکر پر زوال آئیگا اوسنے انتہا کے سحر کو تیار کرنیکا
قصد کیا ہی بادشاہ طلسم خورشید نگار ہے اس سحر پر اسکو مدار ہے طائر طلسمی نے مجھکو ابھی خبر دی خیرخواہ
دولت تھا سمجھا گیا کہ اپنی حفاظت کیجیے صبحکو صبح ہو جائیگی کوئی تدبیر نہ بن پڑیگی اس پاس سے
کوکب نے یہ کلمات حسرت آیات کہے عمرو گھبرا گیا اوسی وقت اوٹھا کچھ کان مین برق کے کہا
برق بھی تڑپا پہلے برق گیا بعد خواجہ عمرو باتہامے عیاری سے آراستہ ہو کر طرف لشکر خورشید کے چلے
یہان خورشید روشن ضمیر اکیلا خیمے مین بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی پانچون عیار بچیان دروازے پر ایک
خدمتگار اشیاء سحر خورشید کو پہونچاتا ہی اور کسیکے آنیکا حکم نہین خورشید نے اپنی ران سے خون لیا مع
جسم سے چند قطرات ایک جام مین لیے ماش کا آٹا جھولی سے نکالا خون سے گوندھ کر ایک پتلا بنایا پانچ
کڑھاؤ موہن بھوگ کے تیار رکھے ہین پتلے پر سحر کرنا شروع کیا خون کے چھینٹے دیے پتلے کا قد بڑھنے
لگا مثل دیو کے ہو گیا جسم مین حرکت پیدا ہوئی مثل انسان کے گویا ہوا اظاہر مین بیہودہ بست بولا
آواز سے اسکی بارگاہ تھرا گئی اب خورشید نے سحر کرنا شروع کیا کچھ سحر پڑھتا ہی موہن بھوگ کا
لقمہ کھلاتا جاتا ہی ذکر کر چکا ہون کہ خواجہ اور برق صلاح کرکے چلے تھے کوکب نے بروقت جانے خواجہ کے کچھ
کان مین بھی کہدیا تھا ستیار حفاظت بدیع کر رہا ہی کہ دیکھا سامنے سے ایک فقیر آتا ہی اپنے ساحر سے کہا
اسکو ہٹا دے ساحر نے بڑھکر کہا شاہ صاحب اسوقت نہ آئیے فقیر نے ساحر کو خنجر مارا اور نعرہ کیا منم برق فرنگی
سطے نفسے لوگ دوڑے کہ برق فرنگی بدیع الزمان کو رہا کرنے آیا صرصر وصبا رفتار بھی دوڑین دیکھا
برق تڑپ تڑپکر لڑ رہا ہی پانچون عیار بچیون نے جاتے ہی حلقے کمند کے مارے برق کو گرفتار کر لیا خواجہ
نے سمجھا کر برق کو اودہر بھیجا تھا وہ خدمتگار جو خورشید کو اشیاے سحر پہونچاتا تھا کچھ دیکر باہر نکلا عمرو نے
بصورت صرصر اوسے اشارہ کیا وہ قریب عمرو آیا باتین کرتے کرتے عمرو نے اسکو بیہوش کیا اسکی شکل
بنکر اندر آیا دست بستہ عرض کی حضور یہ پتلہ کیسا ہی خورشید نے کہا یہ اب سب مسلمانونکو کھا جائیگا ایک زندہ

نہ بچیگا مین اب سحر کرکے تیار کرچکا جو کوئی موہن بھوگ اسکو کھلائیگا اوسکی اطاعت کریگا بس عمرو نے
خورشید کو بیہوش کیا تڑاق سے چپاٹ ردیا خورشید بیہوش ہوکر گرا تیلے نے ہاد کر کے منہہ کھولا عمرو نے
لقمہ موہن بھوگ کا دیا کھلانا شروع کیا وہان صرصر نے جاکر برق کو گرفتار کر ایا اب ادھر ملکتین جانسوز
کو خواجہ سمجھا آئے تھے وہ صرصر بنکر سامنے سیار کے آیا کہا حضور برق کو ہمین دیجیے ہم اسکو بلطف
قتل کرینگے سیار نے کہا دیدو جانسوز نے کنارے لاکر برق کو چھوڑ دیا صرصر و صبا رفتار یہان
ساحرونکو ساتھہ لیکر اندر آئین دیکھا خورشید تو اوندھا پڑا ہی عمرو تیلے کو موہن بھوگ کھلا رہا ہی حروسان
نے للکارا او عمرو خبردار کوکب عمرو کو نام اس تیلے کا بتلاچکا تھا عمرو نے کہا ای مہیب جادو کیا یہ
سب میرے دشمن ہین مہیب جادو نے ہاتھہ بڑھاکر دو چار کی گردن توڑ ڈالی دو چار کو چیر کر پھینکدیا
عمرو تو گلیم اوڑھکے بھاگا ساحرون نے بمشکل جان دیکر خورشید کو اوٹھایا الگ لاکر ہوشیار کیا اسنے
کہا یار و غضب ہی اب یہ مہیب سبکو مار ڈالیگا یہ کہکر مہیب پر سحر کرنے لگا سحر اوسپر تاثیر نہین کرتا وہ چیخ
بتلا رکتا ہی عمرو گلیم اوتار کر صورت دکھاتے ہین فرماتے ہین اے یار وفادار احسان کو نہ فراموش کرنا
مینے تمھارا پیٹ بھرا یہ سب میرے دشمن ہین مہیب غصے مین فوج خورشید پر جا پڑتا ہی ہزارون گولے
تریخ ناریخ پڑ رہے ہین معلوم ہوتا ہی پہاڑ پر یہ سب شیاطین گولے پھٹ کے گر پڑتے ہین تریخ وغیرہ
بیکار مہیب ہا و کرکے جس صف پر جا پڑتا ہی گردنین پکڑ کے لڑا دیتا ہی کسیکو چیر ڈالا کسی پر ہاتھہ کی تھپکی ماردی
اوسکا سر پھٹ گیا کبھی اس زور سے چیخ ماردی صدہا کے کلیجے پھٹ گئے کبھی مثل سبزہ ہر ایک کو پامال کیا
ملازمان خورشید کا یہ حال کیا سب ہائی دے رہے ہین خورشید نے مہیب پر آگ برسائی برف گرائی مہیب
کسی شی کو نہین مانتا جب عمرو صورت دکھا دیتا ہی شعلہ جوالہ بنکر مہیب دوڑتا ہی پکارتا ہی مین تو عمرو کا
تابعدار ہون بعد کئی سی برس کے اسنے میرا پیٹ بھرا قتل ساحران سے سیر نہین ہوا یہ کہتا ہی اور پامال کرتا ہے
خورشید بھاگتا ہے سیار روشن رای کے سر پیٹتا ہوا قریب آیا کہا ای شہنشاہ یہ کیا کیا خورشید نے کہا کیا بتاؤن
تم سب بیکار رہے عمرو خدمتگار بنکر گھس آیا مجھسے سب حال پوچھکے مجھکو بیہوش کیا اولٹی آنتین گلے پڑین
ساری مشقت ضائع ہوئی برق نے جاکر یہ خبر کوکب لاجین کو سنائی کوکب کہتا ہوا انتار
خواجہ عمرو کے سب سردار لشکر خورشید پر جا پڑے ہزارون کو قتل کیا جب مہیب سمت فوج
اسد بلتا ہی عمرو آواز دیتے ہین او مہیب اب ہمارے دوست ہین اپنے بیگانے کو پہچانتے

رہو شرفا احسان کو فراموش نہین کرتے مہیب ہاتھ باندھکر کہتا ہی کیا مجال اپنے دشمنون کو بتائیے
عمرو اشارہ کردیتا ہی مہیب تیٹے پکے جاپڑتا ہی دیو جھومتا پھرتا ہی ایک ایک ساحر خوف سے منھ کے بھل گرتا
فوج افراسیاب بے حواس سرما و ابریق کو عالم باس خورشید کو گالیان دے رہے ہین کہتے ہین واہ بے
مسخرے خوب سحر بنایا اپنی فوج کو پامال کیا کوکب و لاچین نے سحر کرکے زمین ہلادی قصد ہی کہ جاکر
پہلے بدیع الزمان کو رہا کرین خورشید بھاگتا پھرتا ہی اپنا منھ پیٹ رہا ہی کہ آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا
منم مفتاح الحکمت خورشید کے آکر کان پکڑ لیے کہا سلطنت طلسم خورشید نگار کی حکمت پر سحر بنایا دفع
کرنا نہ آیا یہ کہکر جھومتا ہوا بڑھا مہیب کو آواز دی ای برادر یہ تحفہ حاضر ہی ایک پیالی مین خون بھرا ہوا ہے
جھکا کر مہیب کے منھ سے لگا دیا مہیب پیکر جھوما مفتاح الحکمت نے لشکر لاچین پر اشارہ کیا کہا ارے
دشمن یہ ہین مہیب قہقہہ مار کے پلٹ پڑا مفتاح پست پر مہیب کے نعرہ کرتا ہوا ترغیب دے رہا ہے
مہیب جو پلٹ کے گرا فوج لاچین اور کوکب نے ہزارون آدمی مار ڈالے پڑیکے پرے درہم و برہم
کرڈالے لاچین اور کوکب کیسے کیسے سحر کر رہے ہین مہیب پر تاثیر نہین ہوتی فتح کی شکست ہوگی
مسلمان بھاگے چلے آتے ہین خورشید نے اب بڑھ بڑھ کر وہ وہ گولے مارے صدہا سردار پامال
ہوے خورشید سے تو کوکب بڑھکر مقابلہ بھی کرتا ہی کبھی لاچین نے بڑھکر سینہ سپر کردیا جب مہیب نعرہ
کرکے جا پڑا مجبور ہوکر سب بھاگے جو بہ جرات ٹھہر گیا اوسکی قضا آئی مہیب نے پکڑکے چیر ڈالا
اہل اسلام ہٹتے ہٹتے قریب ایک کوہ کے پہونچ پڑا اور تمام لٹنے لگا مفتاح نے جابجا آگ لگا دی
زمین ہلادی ایک نخل کے سایہ مین کھڑے ہوکر سحر کرنے لگا کوئی مفتاح کا بھی سامنا نہین کرسکتا
اگر کسی ساحر نے مفتاح کے قریب جانے کا ارادہ کیا اوسنے مہیب کو آواز دی مہیب تو غول مین
گھسا ہوا ساحر و غیر ساحر کو قتل کر رہا ہی مفتاح نے دیکھا افراسیاب جادو درۂ کوہ مین کھڑا تعریفین
کر رہا ہی مفتاح نے جھک کر سلام کیا افراسیاب نے کہا استاد میرے پاس آو تمھاری قدمونکو بوسہ دون
اب تمکو خداوند طلسم بناؤنگا سب سے پہلے مین سجدہ کرونگا بعد سامری و جمشید تمنے کرامت دکھائی
مفتاح ہنستا ہوا قریب آیا چاہا قدمون سے لپٹ جاؤن افراسیاب نے ہاتھ باندھکر کہا استاد تمھاری سحر
کی کیا بات ہی حکمت نہین کرامات ہی کیا کمال کیا اس مہیب جادو کو کوئی نہین پا سکتا ان سبکا
خاتمہ کرا کے کوہ عقیق پر چلو حمزہ کا بھی خاتمہ کرادو کیون استاد ایسا نہو حمزہ اسم اعظم پڑھکر اسکو مارے

خوشی مین مفتاح کے منہ سے نکلگیا یہ کسیکو نمانیگا جب مجھکو کوئی قتل کرے تب یہ بلا ٹلے ورنہ سامری
و جمشید بھی آئین تو یہ نمانے یہ قیامت کی خبر ہے یہ سنکر افراسیاب نے کہا استاد تمکو کون قتل کرسکتا
ہے وہ دیکھو مہیب رک گیا مفتاح پلٹا افراسیاب نقلی نے ہتھوڑا حضرت داؤد کا نکالا کہ شاید خنجر کام
نکرے روئین تن بنگیا ہو منہہ پھیرتے ہی نعرہ کیا ستم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری و حکیم
چوکا یہ کہکر وہ ہتھوڑا سر پر مفتاح کے مارا اگر کوہ آہن ہو تو اوسکے بھی ٹکڑے اوڑجائین مفتاح کے سر
کے ہزار ٹکڑے ہوے بھیجا نکل آیا چرخ مار کر گرا ادھر تو مفتاح گرا ایک شعلہ بھڑک کر مہیب پر گرا مثل
طاؤس آتشبازی جلنے لگا خورشید کے کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من مفتاح الحکمت بود مہیب
جل جلکر خاک ہوا جلتے جلتے اس سحر کامل کی کئی ہزار ملازمان لاچین و کوکب جلگئے خورشید نے جو
معرکہ دیکھا معلوم ہوا کہ عمرو نے مفتاح کا بھی علاج کیا دق ہوکر مرے سر پیٹنے لگا اب لاچین کوکب نے
بڑھکر بلوہ کیا کہ بدیع الزمان کو چھوڑا ہین خورشید کو گرفتار کرین خورشید اڑتا ہوا قریب سیار آیا
کہا اے وزیر اعظم مینے بڑا دھوکا کھایا مدت مدید قید رہا سحر قبضے سے نکلگیا اپنے خداوند کی اچھی طرح
پرستش نکرنے پایا ایکدن کوہ تصویر پر بھی نگیا افراسیاب کی محبت مین جلدی چلا آیا اپنے طلسم کے
تحفہ جات بھی ہمراہ نہ لایا اب مجھسے کچھ نہ بن پڑیگا عیارونکی یہان عملداری ہے افراسیاب مجھے
قتل کرانے لایا ہے اب طرف طلسم کے چلو لیکن بدیع الزمان رہا نہ ہونے پائے اگر گھڑی دو گھڑی اور
لڑونگا کوکب لاچین کے ہاتھ سے مارا جاؤنگا مین اب نکلتا ہون سیار نے کہا چلیے اب یہان
ٹھہرنا مناسب نہین ہے یہ کہکر بڑھکر دو چار گولے مارے میدان مین اندھیرا چھایا سیار نے بھی سحر کیا کچھ
لاچین و کوکب جہاندار وغیرہ پر گرے یہ تو روک نہین سحر کے مصروف ہوئے خورشید نے جھپٹ کر بدیع الزمان
کو پنجے مین لیا پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوا عقب مین سیار نے بھی نعرہ کیا اے ملازمان شہنشاہ نکل آؤ
شہنشاہ طلسم خورشید نگار کے جاتی ہین ہزارون جادوگر بار عقاب بنکر عقب مین خورشید کے چلے چشم زدن
مین نظروں سے مخفی ہوگئے کوکب نے سحر کر کے اندھیرا دفع کیا دیکھا نکو خورشید غائب ہوگیا بدیع الزمان
کو بھی نپایا لشکر کو آنکر لوٹا اسد نے گریبان پھاڑ ڈالا کہا لو یارو غضب ہوا خورشید ماموں جان
کو لیگیا مین عقب مین خورشید کے جاؤنگا عمرو نے آکر سمجھایا کہ اے نور نظر یہ فرزند صاحبقران
ہین اکثر ایسی افتادین پڑتی ہین انشاءاللہ تم لشکر لیکر اترو مین بدیع الزمان کی تلاش مین

جاؤنگا اور جاکر میان خورشید کی گردن لونگا تم نہ گھبراؤ منا جی ہوشربا مین مصروف ہو سرما وابریق و مصور نے بھی شکست کھائی چلے گئے تھے میدان بالکل صاف ہوا اب یہ قصد ہوا کہ طرف دریاے ہفت رنگ وغیرہ کے چلین باغبان نے ڈالا الدوایا صبحکو کوچ کا ارادہ ہی بہر تر باقی تھا کہ صحراے گرد عظیم اوٹھی سرما وابریق و دیگر ساحران زبردست تین لاکھ فوج سے مقابلہ لشکر اسد مین آکر فرد کش ہوے اس وجہ سے سفر اسد کا معطل رہا منتظر ہین کہ سرما وابریق طبل جنگی بجوائین تو اونسے مقابلہ ہو لڑتے بھڑتے طرف دریاے نیل وغیرہ کے چلین فراق بدیع مین ملکہ تصویر و اسد بیمار ہوگیے ان سبکو اس حال مین چھوڑو وقت پر ذکر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان نور الدہر بن بدیع الزمان پہونچنا انکا دربار خورشید روشنضمیر مین و ذکر رہائی بدیع و دیگر حالات متعلق داستان ہذا حمنسہ

اوٹھا پھر دلولہ غم مین تنور دلسے طوفان کا
نظیر بحر قلزم ہے ہر آنسو چشم گریان کا
قیامت ہوگیا آنا خیال روی جانان کا
مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا

الٰہی خاص انکو جو ہین رسم آرای بیدردی
جہان عشق کی نیرنگیان کھلای بیدردی
پڑین پتھر سمجھہ پر خاک مین ملجای بیدردی
شفق سمجھیگا اسکو ایک عالم وای بیدردی
فلک کو گر بگولا جائیگا خاک شہیدان کا

ہوا پھر دو بدو دلسے خیال وصل ہجران مین
تبسم تیرتا پھرتا ہی میری چشم گریان مین
بھرا ہی جوش سیل ہر فرگان میری دامانمین
چمکنا برق کا لازم پڑا ہی ابر باران مین
تصور چاہیے رونے مین اوسکے روی خندان کا

کیا کشتہ یکایک نرگس فتان کے جادو نے
لگا رکھا نہ تسمہ تک خیال تیغ ابرو نے
بڑھایا دھوم سے شوق شہادت مرتبہ تونے
دیا میرے جنازے کو جو کاندھا اوس پریرو نے
گمان ہی تختہ تابوت پر تخت سلیمان کا

جنون گیسو خوکو جذب دل ذرا آج کھینچا ہی
کلیجے سے لہو کو جذب دل ذرا آج کھینچا ہی
شراب مشکبو کو جذب دل ذرا آج کھینچا ہی
کسی خورشید رو کو جذب دل ذرا آج کھینچا ہی

کہ نور صبح صادق ہی غبار اپنے بیابان کا

دو بالا فوق پایا دیدۂ گریان نے جیحون پر
یدِ وحشت نے کھینچا حاشیہ سودائے مجنون پر
فروغ آہ سوزان خندہ زن ہی مار افسون پر
پس مردن چڑہو نگا خاک بنکر بام گردون پر

بجائے نردبان مجھکو بگولا ہے بیابان کا

برنگ غنچہ دل تازہ ہو باغ دہر مین کیونکر
کسیکو دیکھکر کیا خاک خوش ہون شاد ہون تیھر
غمون سے سوکھ کر کانٹا بنا ہون ہجر یکسر
جو سرخی آئی ہی عکس شفق سی بھی کمر منہ پر

حسد سے رنگ ہوتا ہی تبدل چرخ گردان کا

ہوا کس حسن سے حیرت محبت مین فنا ناسخ
کہ تا سب دیکھنے والے کہین یون جابجا ناسخ
تجھے بھی چاہیے ایسا ہی گر ہی کچھ فنا ناسخ
تہ شمشیر قاتل کس قدر بشاش تھا ناسخ

کہ عالم ہر دہان زخم پہ ہی روے خندان کا

چہرہ راقمان اخبار جلالت آثار صاحبان شوکت ولیاقت وکاتبان مضامین سطوت آئین شیر بیشۂ جرات کلک جواہر سلک سے میدان تحریر مین اپنی سیف زبانی دکھاتی ہین شعر مصنف سخنگوی روشندل وخوش بیان ؛ چنین می نگارند این داستان ؛ شاہزادۂ نور الدہر بن بدیع الزمان کو جو پنجہ اوٹھا لیگیا تھا ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ مخمور رانگ تلاش مین چلی ہین مکلل خان و خسرو شیردل مع لشکر جستجو مین قطع منازل کر رہے ہین مگر شاہزادیکی جو آنکھ کھلی اپنے کو دربار مین ایک جادوگرنی کے پایا کہ صفیر جادو اوسکا نام ہی عاشق ہو کر شاہزادے کو اوٹھا لائی طالب وصل ہوئی نور الدہر نے قبول نکیا صفیر جھلا رہی ہی کہ میرا مذہب قبول کر شربت وصل سے سیراب ہون تیرے عشق مین بیتاب ہون صفیر کا ایک پہلوان ہی موسوم بہ سہمان فیل زور وہ دربار مین آیا جمال نور الدہر دیکھکر عاشق ہوا کہا اے ملکہ عالم یہ جوان جری وبہادر ہے یہ لوگ جب زیر ہوتے ہین تب دل سے اطاعت کرتے ہین حکم ہو تو مین اس سے مقابلہ کرون زیر کرکے پایہ تخت کو بوسہ دلوا دون جان ودل سے مطیع رہیگا پھر سرکشی نکریگا نور الدہر نے بھی اس شرط کو قبول کیا صفیر نے کہا ایجوان اگر تو میرے پہلوان کو زیر کریگا تجھکو رہا کر دونگی اگر مغلوب ہو تو اطاعت کرنا نور الدہر نے قبول کیا اکھاڑا تیار ہوا سہمان تو جان ودل سے عاشق ہو چکا ہی سامنے

صفیر کے نورالدہر اور سہمان سے کشتی ہوئی نورالدہر نے دو پہر مین سہمان کو زیر کیا صفیر نے سحر کرکے پھر نورالدہر کو پکڑ لیا سہمان نے بہت کہا کہ حضور شرط کے خلاف کیجیے مینے بہت کد و کاوش کی لیکن زیر ہوا بموجب عہد رہا کر دیجیے صفیر نے کہا کمبخت تیرے کہنے سے اپنے کلیجے پر چھُری پھیرون معشوق آفتاب جمال کو رہا کر دون یہ کہکر پھر ہتھکڑیان بیڑیان پہنا ئین سحر اوتار لیا ایک مکان مین نورالدہر کو قید کر لیا سہمان روتا ہوا اپنے مکان مین آیا دس جوان اسکے شاگرد رشید تھے انسے کہا یارو یہ جوان کیسا بہادر ہے صفیر نے خلاف کیا اگر تم سب میرا ساتھ دو تو یہان سے نقب لگاؤن قید خانے سے اس جوان رعنا کو نکال لاؤن اوسکا رفیق بنکر نکل چلون دسون جوانون نے ساتھ دیا سہمان نقب لگا کے قید خانے مین آیا نورالدہر کو لیکر اپنے مکان مین پہونچکر ہوشیار کیا مرکب منگایا کہا حضور اسپر سوار ہو کر نکل چلیے ساحرہ سے یون جان نہ بچیگی مین بھی حضور کے ساتھ ہون نورالدہر نے کہا مین صفیر کو قتل کر کے جاؤنگا سہمان کو افسوس ہوا کہ یہ جوان پھر گرفتار ہو جائیگا آخر شراب پلا کر بیہوش کیا اپنے دسون جوانون کو ساتھ لیا رات ہی کو طرف صحرا کے نکل گیا بارہ کوس پر آگرا ایک درہ کوہ مین پہونچا شاہزادے کو ہوشیار کیا نورالدہر نے کہا تمنے ہماری رائے کے سراسر خلاف کیا سہمان نے کہا اب تو غلام سے خطا ہوئی صفیر وہان صبح کو رو بیٹھ کر خاموش ہو رہی نورالدہر سہمان کو ساتھ لیکر براے شکار چلے عقب مین ایک آہو کے مرکب ڈال دیا ایک مقام پر پہونچے دیکھا ایک بارگاہ استادہ ہی ایک بادشاہ نوجوان مع چند رفقا بیرون بارگاہ بیٹھا ہوا شکار طائران صحرا کر رہا ہے یکایک جنگل سے ایک شیر دھڑوکا مارکر نکلا رفیق اوس تاجدار کے شیر کو دیکھکر بھاگے وہ تاجدار چیخ مار کے کرسی پر سے اوٹھا نورالدہر نے جو یہ انتشار دیکھا بیقرار ہو گیا اس بادشاہ کے آگے سینہ سپر کر دیا آواز دی ای شہنشاہ نہ گھبرانا مین آپہونچا وہ شیر دھڑوکا مارکر قریب آیا دونون پنجے اوٹھا کر نورالدہر پر مارے نورالدہر نے پیترہ بدلکر کلائیان پکڑ لین شیر بیشہ صاحبقرانی نے ایک گھونسا مارا شیر کا سر پھٹ گیا شیر چیخ کھا کر گرا وہ بادشاہ عالیجاہ آئیے جان بخش کہکر نورالدہر سے لپٹ گیا بھائی صاحب کہکر گلے مین ہاتھ ڈال دیا کہا نام نامی بتائیے نورالدہر نے کہا مرد تاجر ہین حسین تیغزن نام ہے

آوارہ ہوکر اس طرف نکل آیا جان بخشی کیسی یہ ہوسکتا ہی کہ آپ پر شیر حملہ کرے ہم کھڑے ہوکر دیکھین
اکثر خدمت مین شاہان جلیل کے رہے ہین ہمیشہ جانبازی و سرفروشی کی اوس بادشاہ کا
شہنشاہ زرین پوش نام ہی نہایت قدردان بادشاہ خوش انجام نورالدہر کو بھائی کیا آ
سب رفیق بھی دوڑکر آئے کوئی کہتا ہی حضور ہم تلوار لینے گئے تھے کوئی کہتا ہی خنجر کو صاف کرتے
تھے بادشاہ نے سبکی جانب سے منھ پھیر لیا کہا صاحبو حسین تیغزن نے میری جان بچائی مین
اپنا تاج و تخت انھین کے سپرد کرونگا جان بخشی کرنا اس سے بڑھکر کوئی احسان ہی یہ ذکر تھا
کہ سہمان فیل زور بھی مع دسون جوانون کے ڈھونڈھتا ہوا پہونچا دیکھا آقاے نامدار دنگل
زرین پر جلوہ فرما ہین ایک بادشاہ عالیجاہ خاطرین کر رہا ہے سب وزرا امرا محسن کہتے ہین
جی مین کہتا ہے یہ لوگ کیا صاحب اقبال ہین نورالدہر نے شہنشاہ زرین پوش سے کہا
یہ جوان ہمارے ساتھ آوارہ ہوا سہمان فیل زور نام پہلوان خوش انجام ہمارا قوت بازو
زینت پہلو جان نثار سرفروش ہی شہنشاہ زرین پوش نے سہمان کو پہلوے نورالدہر مین دنگل دیا
خود تخت پر سوار ہوا مرکبہاے بادرفتار شیرونکو لیے نوبت نقارے بجاتا ہوا نورالدہر کو لیکر
شہر مین آیا شہر مین مشہور ہوا کہ حسین تیغزن ایک جوان شیر کش ہمارے بادشاہ کا جان بخش آتا ہی
تمام روسا امرا بازار مین جمع ہوے جسنے جمال جہان آرا کو دیکھا وجد کرنے لگا شہنشاہ زرین پوش
نورالدہر کو لیے ہوے اپنی بارگاہ مین آیا سامان عیش و نشاط مہیا کیا اپنے بھائی کی دس ہزار
فوج کا نورالدہر کو سپہ سالار کیا صحبت گرم ہی ساقیان پریرخسار جام بادۂ گلنار لیکر حاضر ہوے
رقاصان پری صورت رقص مین مصروف شہنشاہ زرین پوش آنکھین اپنی فرش کر رہا ہی کہ ایک
شتر سوار نے آکر شہنشاہ کو ایک فرمان دیا بادشاہ نے اوس فرمان کو پڑھکر نامہ دار کو خلعت دیا
کہا عرض کرنا فوراً حاضر ہوتا ہون بعد جانے شتر سوار کے شہنشاہ زرین پوش نے کہا اے محسن
لشکر تیار کرو ہمارے بادشاہ کو جنگ درپیش ہی براے مدد طلب فرمایا ہی نورالدہر نے پوچھا تمھارے
بادشاہ کا کیا نام ہے کس سے جنگ درپیش ہے شہنشاہ زرین پوش نے کہا اے شہریار ہمارا بادشاہ
خورشید روشنضمیر بادشاہ طلسم خورشید نگار عرصے سے کہین قید تھا اب کسی وجہ سے رہا ہوا جس بادشاہ نے
قید کیا تھا اس سے لڑائی ہوگی فرمان مین تو صرف اتنا مرقوم تھا کہ ہمین جنگ درپیش ہی اسباب جنگ کے

آراستہ ہو کر آؤ لشکر کشی کرینگے نور الدہر خوش ہو گئی شہنشاہ زرین پوش نے اتنا بھی کہا کہ یہ جو
اخبار سے ثابت ہوا کہ بادشاہ طلسم ہوشربا سے کوئی نواسہ صاحبقران کا ہے اسد غازی نام
اوس شیر نے طلسم ہوشربا مین کھلبلی ڈالدی تمام سرداران طلسم ہوشربا اس جوان کی جرأت
دیکھکر شریک ہو گئے ہین ہمارے بادشاہ بھی طرفدار افراسیاب ہین حضور کو پیش کرونگا کہ میرے
شیر کو اسد سے لڑائیے نام اسد سنکر قریب تھا کہ نور الدہر کو غش آجاے ضبط کر گئے فرمایا جس
سے تم کہو گے اوس سے مقابلہ کرینگے تمھارے اقبال سے بہرام فلک سے بھی نہ رکین گے
شہنشاہ زرین پوش مالامال ہو گیا ہے دل مین خوشی ہے کہ میرے حسین تیغزن سے کوئی
مقابلہ نکر سکیگا عجب جوان خوش انجام ہے اسنے شیر اصلی کو مارا اوسکا تو صرف اسد نام ہوا اوسی وقت
لشکر تیار ہوا نور الدہر بعہدۂ سپہ سالاری کئی دن جو یہ یہان رہے اہالیان فوج بھی نام پر نور الدہر
کے جان دینے لگے ہمیشہ سے سپاہی دوست ہین ایک ایک سپاہی سے بہ محبت ملے قطع منازل
وطی مراحل کرتے ہوے چلے یہان خورشید روشن ضمیر شکست خوردہ بیرون ضمیر قلعہ فروکش ہے
اپنے خراج گذارون کو نامہ لکھا ارادہ ہے کہ فوج کو جمع کر کے لشکر کشی کر کے جاؤن طلسم کشا کو
مٹاؤن بدیع الزمان کو قید رکھا ہے ابھی اور کوئی خراج گذار نہین آنے پایا کہ خبر گذری شہنشاہ
زرین پوش ساٹھ ہزار فوج سے آپہونچا سردار براے استقبال گئے شہنشاہ مع نور الدہر
وسہمان وچند وزرا اُمرا کو ساتھ لیکر دربار مین شہنشاہ خورشید کے آیا نور الدہر نے جھکگر
سلام کیا خورشید کی جو نگاہ آفتاب جمال نور الدہر پر پڑی زرین پوش سے پوچھا اے
برادر یہ کون جوان ہے شہنشاہ زرین پوش نے تمام کیفیت شیر مارنے کی بیان کی خورشید
نے کہا ایک جوان ہمارے یہان قید ہے طلسم کشا کا ماموں اوسکی صورت سے یہ جوان بہت
مشابہ ہے لشکر طلسم کشا کے زور کی بڑی دھوم ہے ساحر شریک کر لیے پہلوان بھی بڑے بڑے
اوسنے زیر کیے اے زرین پوش تمھارے حسین تیغزن کو اسد غازی سے لڑوائینگے زرین پوش
نے کہا حضور یہ طلسم کشا کی ٹانگین چیر کر پھینک دیگا شیر کو مثل سگ صحرائی ٹوک کر مارا حضور
لے چلین طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے خورشید روشن ضمیر نے زمرۂ پہلوانان مین نور الدہر کو
جگہ دی کرسی جواہر نگار پر زمرۂ شاہان مین شہنشاہ زرین پوش بیٹھا خورشید نے جس وقت

سے نورالدہر کو دیکھا ہی یہی چاہتا ہی اس سے باتین کیے جاؤن شاہزادیکی فصاحت و
بلاغت سے محو ہوگیا ہی پلٹ کر کہا ای حسین تیغزن ہم طلسم کشا کے نامونکو گرفتار کرکے
لائی ہین بدیع الزمان نام فرزند صاحبقران عالی مقام نہایت بہادر ہے لیکن اطاعت
نہین کرتا جان سے نہین ڈرتا نورالدہر نے جو بعد بارہ برس کے باپ کا نام سنا کلیجہ منھ کو
آگیا قریب تھا کہ چیخین مار کر روئے ضبط کرکے فرمایا حضور اس جوان کو دربار گاہین بلوائیے
ہم سمجھا کے آپ کا مطیع کرائینگے لڑیگا تو لڑ کے زیر کرینگے جتنے پہلوان ہوتے جب اونکو کوئی
زیر کرے تب دل سے اطاعت کرتے ہین نام پر جرأت کے مرتے ہین خورشید نے حکم دیا بدیع الزمان
کو بارگاہ مین لاؤ اوسیوقت ملازمان خورشید بدیع الزمان کو مسلسل و مطوق کیے ہوئے
بال بڑھ گئے ہین ناخن بڑھے ہوئے آنکھون مین حلقے چہرے پر زردی اس حال پر ملال مین
مبتلا ہین لیکن بل کرتے ہوے خانہ زنجیر مین غل ہی آتے ہی بدیع الزمان نے بطور اہل اسلام
سلام کیا تمام ساحر بل کرنے لگے نورالدہر نے سبکو منع کیا کہا یار و اپنے اپنے مذہب کی سب
تعریف کرتے ہین اوس مین برا ماننا کیا ذرا مین اس جوان کو سمجھاؤن جرأت کی باتین سنا دون
یہ کہکر نورالدہر اپنے مقام سے اوٹھے سامنے آکر بدیع الزمان کو جھک کر سلام کیا بدیع الزمان
سر زنجیر کو تھامے ہوے بار طوق سے سر جھکا جاتا ہے سر اوٹھا کر بعد مدت مدید و عہد بعید اپنے نور
نظر کو دیکھا قلب تھرا گیا کلیجہ منھ کو آگیا سمجھے ہمارا شیر ہماری ہی تلاش مین نکلا ہی نہین معلوم
یہان کس طریقے سے پہونچا نورالدہر نے اشارے سے منع کیا اصلی نام میرا نہ لیجیے کا جس طرح
سمجھاؤن وہ قبول کیجیے انشاءاللہ بادشاہ کو مارتے ہین طلسم پر قبضہ کرینگے بھائی اسد
سے چلکر ملینگے اس شیر کو ڈھونڈھتے ہین دیدار کو اوسکے ترس گئے باپ بیٹون مین حسرت و
یاس کے اشارون سے باتین محبت و الفت کی گھاتین یہ بھی نورالدہر نے اشارے سے
آگاہ کر دیا کہ مین اسکے خراج گذار کے ساتھ آیا ہون ابھی میرا کوئی اختیار نہین ہی بہتر یہ ہے
کہ ظاہر مین اطاعت کیجیے ہم آپ ملکر اسکو مارین چلکر اپنے بھائی سے ملاقات کرین سب انتظام
بن پڑیگا بقول شاعر شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را۔ پراگندگی آرد انبوہ را۔ اس طرح
اشارون مین نورالدہر نے بدیع الزمان کو سمجھایا خود بھی عقیل و فہیم ہین خوشی بڑی

یہ ہی شب کو جب تخلیہ ہوگا اپنے پارۂ جگر کو گلے سے لگائینگے بعد مدت کلیجہ ٹھنڈا ہوگا بیقرار
ہوکر فرمایا اے نور نظر جو مناسب وقت ہو وہ کرو پس نورالدہر نے بڑھکر خورشید سے
دست بستہ عرض کی ای شہنشاہ پسر حمزہ اطاعت کو راضی ہے آپکی کل فوج کی سپہ سالاری
مانگتا ہے ہم اور یہ ملکہ کل سامان لڑائی کا انتظام کر لینگے اسد کے چلتے ہی زیر کرینگے ہم دونون جوان
شیر دل صلاح کر کے ہفت اقلیم مین آپکی عملداری کرا دینگے خورشید نے کہا مین کل لشکر کی سپہ سالاری
دیتا ہون نورالدہر نے پلٹ کر کہا ای فرزند رشید صاحبقران یہ بادشاہ عالیجاہ کل فوج کی
سپہ سالاری بلکہ کل انتظام طلسم کا آپ کے سپرد کرتا ہے ایسے بادشاہان عالی کسے ملتے ہین عالی دل
فیاض قدردان اگر کچھ جرات کا جوش ہو مجھسے مقابلہ کیجیے مین طلسم کشا سے لڑنے جاتا ہون
آپکی کیا حقیقت ہے اشارون مین خوشامدین بنتین کہ قبلہ و کعبہ اس وقت کی گستاخی معاف
فرمائیگا بدیع الزمان کا بھی قلب تھرا رہا ہے چاہتے ہین زنجیرونکو توڑکر پھینکدون اپنے نور نظر
کو مثل جان کے آغوش مین لون بدیع الزمان نے سر جھکا کر جواب دیا ہمارے تمھارے
امتحان کشتی مین ہو جاے اگر غالب آؤ اطاعت کرین ہم تم دونون ملکر طلسم کشا سے لڑین
شہنشاہ زرین پوش کو تاب نہ آئی اُٹھکھڑا ہوا کہا او پسر حمزہ کیا باتین بناتا ہے میرے شیر
دلیر نے شیر صحرائی کو مارا مجھپر احسان کیا جو میرے ساتھ ہین شاہان ہفت اقلیم انکی قدر کرینگے
ایک ہفتہ لشکر مین رہے سب سپاہی جمعدار کمیدان رسالدار انکی محبت کا دم بھرتے ہین ہر ایک
کا یہی قول ہے کہ ہمارا افسر کہے تو دریاے آتشین مین پھاندپڑین نورالدہر نے شہنشاہ زرین پوش
کا ہاتھ تھام لیا منھ پر اپنا ہاتھ رکھدیا کہا کوئی کلمہ سخت نفرمائیے گا یہ شیر بیشۂ جرات بگڑ جائیگا
اس فصاحت سے نورالدہر نے کلام کیا خورشید روشنضمیر وجد کر رہا ہے کہتا ہے ای شہنشاہ زرین پوش
تم بڑے صاحب اقبال ہو کیا سپہ سالار ملا اب نورالدہر و بدیع الزمان کشتی پر راضی
ہوے اکھاڑے کی تیاری ہوئی خورشید نہایت خوش ہے سلطان زرین پوش تو کہتا ہے
ای شہنشاہ میرے شیر کش سے کوئی نہین لڑ سکتا صاحب طاقت و قوت جب بدیع و نورالدہر
اکھاڑے مین اُترے نورالدہر نے اشارے مین ہاتھ باندھے عرض کی مین تو ادنی غلام ہون
یہ پیچیتی تو خوب ہوئی بے ادبی غلام سے ہوگی میری بات بنی ہوئی ہے کسطرح حیران کا فرون کو

مارنا چاہیے ہم اور آپ لڑتے بھڑتے تا بہ اسد بہونچین بدیع نے کہا جو تمہاری راے ہو اب دونون جوانون مین کشتی شروع ہوئی تمام اہالیان دربار تعریفین کرہے ہین بلبلین گتھی ہوئی ہین دو شیر سر ٹکرا رہے ہین پیچ توڑ جوڑ بندھ رہے ہین ایک سلسلہ بندھا ہوا ہے سلطان زرین پوش نورالدہر کی تعریفین کر رہا ہے ہر مرتبہ خورشید سے کہتا ہے طلسم کشا کا ماموں بھی قیامت کا پرکالا ہے حسین تیغزن غالب آئیگا دیکھو منھ پر اسکے ہوائیان اوڑنے لگین خورشید کہتا ہے اے سلطان انصاف کرو تمہارا جوان باطمینان تمہاری آیا ہے یہ مہینون سے قید آب و دانہ کی بے لطفی دو پہر برابر کشتی ہوئی ایک مقام پر دیکھا دونون پہلوان الگ ہوئے بدیع نے حقیقت مین یہ جوان مجھسے زبردست ہے مینے دل و جان سے اطاعت کی خورشید بھی کھڑا ہوا کیا کہا اے حسین تیغزن مجھکو بھی لڑنا طلسم کشا کے ماموں کا ناگوار تھا مہینون سے یہ قید رہا آب و دانہ بند عزیزونکی جدائی مین درد مند بعد ایک ہفتے کے پھر امتحان ہو جائیگا نورالدہر نے کہا وہ یون ہی اطاعت کو موجود ہین ہم دونونکا امتحان طلسم کشا سے سامنے افراسیاب کے ہوگا بدیع الزمان کو خورشید نے خلعت فاخرہ دیا اور سلطان نے نورالدہر کو مخلع کیا اب دونون جوان مسلح ہو کر دنگلہاے زرین پر جلوہ فرما ہوے خورشید کو بڑی خوشی حاصل ہوئی ساقی نیچے آکر حاضر ہوے سلطان سے کہہ رہا ہے تمہاری وجہ سے بڑے لطف سے مقابلہ ہوگا طلسم کشا کے ماموں سے تو ابھی انتشار ہے کہ شاید اپنے بھانجے کو دیکھکر شریک ہون حسین تیغزن پر اعتبار ہے یہ جوان جلالت شعار ہے خراج گزار آجائین تو سامان لشکرکشی ہو نورالدہر اور بدیع مین آپس مین اشارے ہو رہے ہین بدیع ہر مرتبہ فرماتے ہین خورشید پر جا پڑون مع تخت اوٹھا کر مارون نورالدہر اشارے سے منع کرتے ہین ابھی تامل فرمائیے مجمع ساحران بے ایمان ہے نکلنا مشکل ہوگا فلک ہر وقت درپی آزار ہے تدبیر و تقریب بیکار ہے یہ دونون شیر مطمین ہو کر بیٹھے ہین کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے عرض کی ملکہ صقیر جادو تشریف لائین نورالدہر کو نام بھی اس ملعونہ کا یاد نہین رہا سردار براے استقبال گئے جس صقیر جادو کی قید سے نورالدہر نکل کر آئے ہین وہ بھی خورشید کی خراج گزار ہے دربار مین جیسے ہی یہ آئی فراق مین نورالدہر کے بیقرار تھی نورالدہر کو دنگل زرین پر بیٹھے ہوے دیکھا خورشید سے باتین کر رہے ہین بس اس نے پکار کر آواز دی اے شہنشاہ یہ باغی یہان کیونکر آیا یہ نبیرۂ صاحبقران ہے

سہمان قید سے چھوڑا لایا صفیر نے جو یہ کہا خورشید طرف نور الدہر کے پلٹا سہمان نے صفیر کو گھونسا مارا نور الدہر نے بھی نعرہ کیا نعرہ نور الدہر نظیر حمزہ صاحبقران بخشم و بقہر ؛ شہ ستارہ حشم شاہزادہ نور الدہر بدیع الزمان نے بھی نعرہ کیا نعرہ بدیع بدیع الزمانم کہ در روز کین + توانم کشتم آسمان بر زمین ؛ زتیغم بسی ملک سلام شد ؛ کہ سرفتنہ باختر نام شد ؛ نعروں سے ان شیروں کے زمین تھرائی صفیر کے مرنے سے اندھیرا ہوگیا اس اندھیرے مین بدیع الزمان نے ستون بارگاہ پر ہاتھ ڈالا کہ مارا بارگاہ لہرا کر گر گئی کئی سو ساحروں کے سر پھٹے نور الدہر پشت مرکب پہ سوار ہوے بدیع الزمان نے بھی ایک سوار کو مار کر گھوڑا لیا جس ساحر پر ہاتھ مارا دیا اوسکے دو ٹکڑے ہوے بدیع الزمان تو یہ کہکر بڑھے کہ ای نور نظر لڑتے بھڑتے نکل چلو برق شمشیر چمکاتے ہوے بدیع الزمان تو مجمع ساحران سے نکلے دو چار زخم کھائے گھوڑے کو چمکا کر یہ تو طرف صحرا کے نکل گئے نور الدہر نے قصد کیا مین خورشید کو ماروں جب تک ساحروں کے مرنے سے اندھیرا رہا تاریکی مین سہمان و نور الدہر نے کئی سو جادوگر مارے خورشید نے غصے مین دستک دی آفتاب سحر خورشید چمکا اب سنے دیکھا کہ نور الدہر نہنگانہ پلنگانہ لڑتے ہوے آئے ہین قریب سہمان مثل فیل مست جھومتا ہوا اسکی گردن پکڑ لی اوسکو واصل جہنم کیا سنبھل کر خورشید نے سحر کر دیا نور الدہر و سہمان پشت مرکب سے گرے ساحروں نے آواز دی بلوہ کر کے گرفتار کر لیا ہتھکڑیاں بیڑیاں پہنا کر قید خانے مین بھیجدیا خورشید طرف سلطان کے متوجہ ہوا کہا تو نے بڑا دام تدبیر پھیلایا دشمن کو لیکر ہمارے دربار مین آیا سلطان نے عرض کی مین اس حال سے آگاہ نہ تھا حسین تیغ زن نام ہے یہ کیا دریافت تھا کہ نبیرہ حمزہ عالیمقام ہے خورشید نے سلطان کی خطا معاف کی بارگاہ پھر سے استادہ ہوئی لاشے اوٹھوا لیگئے ہزارہا ساحر مارا گیا خورشید کا چہرہ زرد کہتا ہے یارو اب مین سامان معقول کر کے جاؤنگا ان مسلمانوں پر غالب ہونا نہایت دشوار ہے بہت سے ساحر روانہ کیے کہ بدیع کو تلاش کرو یہ شب تیرہ و تار مین صدہا کوس نکل گئے تھے سلطان زرین پوش جو اپنی بارگاہ مین آیا افسران فوج کو جمع کر کے کہا یارو بڑی غیرت کی بات ہے نبیرہ صاحبقران میرا جان بخش یہاں آ کر قید ہوا اگر تم میرا ساتھ دو تو نقب دیکر قید خانے سے نکال لائیں رات ہی کو اس جوان کو لیکر نکل چلیں جو کچھ ہنگامہ ہوگا دیکھا جائیگا کیسا شیر دلیر

بیٹے تو اسکا مذہب بھی اختیار کیا سامری جمشید پر لعنت کی سب سرداروں نے کہا ای شہریار ہم خود بیقرار ہیں ایسے افسر کسکو ملتے ہیں انکو ساتھ لیکر انکے داداجان کے لشکر میں چلینگے خورشید ہمارا کیا کرسکیگا وہ ساحرکش ہیں بڑی بڑی لڑائیاں جادوگروں کی فتح کیں انکے سایہ دامن دولت میں بسر کرینگے اس صلاح کو سب نے قبول کیا ساٹھ ہزار سوار مع سردار ایکدل ہوے اوسی بارگاہ سے نقب لگانا شروع کی پہر رات رہے مہرہ نقب کا توڑا نورالدہر نمانتے تھے آخر سلطان نے انکو بیہوش کیا اوسی شب تیرہ وتار میں نورالدہر اور سہمان کو لیکر طرف صحرا کے روانہ ہوگئے ہیچ پیچ صحرا میں پہونچے صبح کو ایک مقام پہ ٹھہر کر زمنوں میں ٹانکے دیے ایک طرف یکہ وتنہا چلے نورالدہر کو شہنشاہ نے ایک مقام پر ہوشیار کیا یہ بھی مع سلطان زرین پوش وسہمان عمل زن ایک جانب چلے کہ ان دونوں باپ بیٹوں کا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دوکلمہ داستان شوکت بیان حیات جادو و روانہ ہونا ملکہ بہار وغیرہ کا و لڑائی قلعہ حیات و سوزش سحر حیات و ذکر عیاری مہتر قران عمرو و دیگر حالات متعلق داستان ساقی نامہ مصنف

ساقی کوئی جام بادہ دینا
ملجاے بتاہی کاسش مجھکو
ہے سر میں ہواے کوی محبوب
کچھ قصہ غم کی داستان ہو
ہنگامہ شور و شر عیان ہے
آرایش محفل سخن ہو
اے کلک یہ سحر کا بیان ہو
کیا دختر رز یہ تنگ ہوگی
اہی ساقی آفتاب طلعت
پڑھتا ہوں غزل بھی عاشقانہ
رکھا نہ تار گریبان پی رفو باقی
جفا و جور کے چرچے ہیں چارسو باقی

لیکن ابکی زیادہ دینا
رندونکو نشے میں جوش آیا
ساقی کرنا نہ آج محجوب
اب تاب فراق کی نہیں ہے
سیماب کی طرح دل طپان ہے
معشوقہ ماہرو ہوئی قید
کس لطف یہ رنگ داستان ہے
میناے قلم ہے پر سر جوش
ہوشربا شراب مثل شربت

غزل مصنف

کوئی ہوس ہے نہ دلمیں ہے آرزو باقی
نہ تو نہ تیغ نہ ہم ہیں نہ وہ گلو باقی

اک ماہ کی ہے تلاش مجھکو
بیہوش ہوے تو ہوش آیا
بیماری عشق کا بیان ہو
معشوق قمر کی مہ جبین ہے
اے سحر کلام موج زن ہو
ہے بلبل گلشن وفا صید
میخانے میں آج جنگ ہوگی
کردے مجھے سرخوشی سے مدہوش
لکھتا ہے قمر کو یہ فسانہ
جنوں کو چاک جگر کی ہے آرزو باقی
ہواے کوچہ گیسو ہے مو بمو باقی
لنڈھا کے دیتا ہے ساقی شام سے سبو

سحر کیواسطے رکھہ ایک تو سبو باقی
کمر جو باندھی ہی عالم کے قتل پر تو نے
ہوا کے وصل کی اب تک ہی جستجو باقی
چلا نہ زور رقیبون نے لاکھہ سر پٹکا
کہ رہ نجائے تڑپنے کی آرزو باقی
قمر ہی سحر جہانکی تو نغمتونکو زوال

یہ عطر گل کو کہا سونگھکر مری دل نے
یہ قصد ہی کہ اکیلا رہیگا تو باقی
دعا یہ کرتا ہی مینا عدو کے قلقل ہین
وہی ہین ہم وہی صحبت ہی ہی تو باقی
تڑپکے مرگئی بلبل ہوئی نہ گل کو خبر
یہی ہی جاہ کہ رہجائے آبرو باقی

شہید ناز کی میرے ہی اسمین بو باقی
غبار نے بھی سر خاک چھانی عالم کی
کہ تا بہ حشر رہین ساقی و سبو باقی
چھری تو پھر چکی گردنپہ اب تو کھوکے پر
رہی نہ باغ جہان مین وفا کی بو باقی
چہرہ ساقیان خمخانہ سحر طرازی

و بادہ خواران میکدۂ شعبدہ بازی می گلرنگ داستان کو مینای بیان مین بھر کر انجمن قرطاس مین یون صحبت آرا ہین شعر جو ہین راقمان جلالت نشان ؎ وہ لکھتے ہین اسطرح یہ داستان + سابق مین تحریر ہوا کہ حیات جادو نے ایک قلعہ سحر بنایا اوسمین لاکر مہ جبین کو قید کیا مہرخ کو لکھا جسکو دعوے ہو آکے مہ جبین کو رہا کرے ملکہ بہار جادو اونھین بارہ ہزار کنیزونکو لیکر روانہ ہوئین مہرخ کو تابت آئی آواز دی اور سردار بھی برآمد بہار جائین باغبان قدرت و سر جمنوی کاکل کشا و ہلال سحر افگن وغیرہ ہمراہ آمد بہار چلے یہ سب سرداران نامی سامنے جاکر قلعۂ حیات کے فروکش ہوے حیات کو خبر ہوئی اپنے قلعہ تو خوب درست کیا ہی حیات بھی فوج لیکر آیا غصے مین طبل جنگی بجوایا صبحکو میدان کارزار مین لشکر جمے طرفین حیات کے بصد جوش و خروش محیط جادو میدان مین آیا اس طرف سے ہلال سحر افگن نکلی آپس مین خوب خوب سحر ہوے محیط نے ایک چیخ ماری منھہ سے اسنے ناری کے شعلۂ آتش نکلا ہلال بیہوش ہوئی محیط نے گرفتار کرکے لشکر مین بھیجدیا سرخ مو نکلی اسی طرح گرفتار ہوئی آج کئی سردار ساحر لشکر اسلام کے گرفتار ہوے پہر دن پچھلا باقی ہی کہ محیط نے پھر للکارا باغبان نے دیکھا بہار جادو تخت سے کودی اجازت لیکر سبکو مطمین کیا بدھیونکو آراستہ کرتی ہوئی طرف محیط جادو کے چلی محیط کی جو جمال مہر تمثال بہار پر نگاہ پڑی آنکھین سحر آگین سراپا مین جادو کا شعبدہ بھرا ہوا باغ حسن پر بہار گلعذار ماہرخسار سروسہی قد خنجر ابرو چشم جادو خال ہندو بیت بہر خندہ کز لب برانگیختی ؎ نمک بر دل خستگان ریختی ؛ بھینی بھینی بو جسم لطیف سے آرہی ہی نسیم سحری چال دیکھکر لڑکھڑا رہی ہی چلنا بھول ایسے جوش مین آئی مست ہوکر لڑکھڑائی مینائے سحر سے سر ٹکرانے لگی صبا ٹھوکرین کھانے لگی محیط صورت زیبا دیکھہ کر بیقرار ہوگیا پکار کر آواز دی ای گل باغ خوبی ای سرو حدیقۂ محبوبی

اپنے باپ سے مقابلہ کرنے آئی ہو بہار نے کہا مین اس خار بیابان بدعت کو خوب پہچانتی ہون
مین تو اپنا بزرگ صاحبقران زمان کو جانتی ہو تو سحر گران باتون سے کیا کام ہے ہمسے مقابلہ
کرنیکا بد انجام ہی محیط نے دریا دلی دکھائی ابر سحر گرایا بہار نے ہاتھون سے برق چمکائی ابر سحر ٹکڑے ٹکڑے
ہوگیا محیط جوش مین بڑھا کہ او رشعبدہ دکھاؤن بہار نے اسم سحر پڑھکر گلدستہ مارا پھول برسنے لگے ہوا
سر د چلی طایرون نے زمزمہ سرائی کی غنچے چٹک کر گل ہوے لالے کے چراغ گل ہوے عندلیبان خوشنوا
مین مبارکباد کے غل ہوے محیط خاموش دریاے حیرت کا جوش مبہوت لب پر مہر سکوت ہر چند چاہتا ہے
دفع سحر کرون کوئی منتر جنتر پڑھون بوے گل و غنچہ نے مست کر دیا گلہاے سحر سے اپنے دامن بھر لیا جو
جون دماغ مین بو آتی ہی سحر فراموش محبت بہار کا جوش آخر منتین کرتا ہوا بڑھا بہار نے ایک
کنیز کو اشارہ کیا اوسنے ہار لاکر گلے مین ڈالدیا طرہ کان مین اب محیط کو کان ہوے ہاتھ باندھکر
پوچھا کیا حکم ہوتا ہی بہار نے کہا حیات جادو کا سر لاؤ ہم تمہارے ساتھ شادی کرینگے محیط جھوم کر
پلٹا دریاے عشق موجزن ہوا اسن ورمین آکر حیات پر گرا اسکو یقین ہوا حیات کے دو ٹکڑے
ہوے حیات نے اتنے عرصے مین بڑی بڑی تدبیرین کرلی سحر محیط سے بچا تلوار کھینچکر جا پڑا اسحر کر کے
ہاتھ مارا محیط کے دو ٹکڑے ہوے غصے مین لشکر بہار و باغبان جا پڑا اٹھی سے ایک طائر چھوڑ دیا
اوس طائر نے ایک چیخ ماری منہ سے شعلہ نکلا چمن ہاے سحر بہار جلے پھول برسنا موقوف ہوے اوسی
طائر نے سر پر بہار کے چرخ مارا بہار بیہوش ہو کر گری باغبان جا پڑا کہ بہار کو بچاؤن حیات نے سحر کیا
شعلۂ آتش بھڑکا یہ بھی بیہوش ہو کر گرا حیات نے کل سردارونکو گرفتار کر لیا اہالیان لشکر نے شکست
فاش کھائی طرف لشکر مہرخ کے بھاگے مقابلے مین نہ ٹھہر سکے حیات سب سردارونکو لیکر قلعہ
مین داخل ہوگیا اوسیوقت حیات نے ایک نامہ حیرت جادو کو اس مضمون کا لکھا کہ سب سردار
ہمنے گرفتار کر لیے اب آنکر انکو قتل کرو لیکن بہت انتظام سے آنا عیار بچیون کو بھی ساتھ لانا حیرت
نامہ پڑھتے ہی خوش ہوگئی فقط چالیس کنیزین پانچون عیار بچیان اپنے ساتھ لیکر طرف قلعہ حیات
کے چلی منزل بمنزل جاتی ہی ہر منزل مین اون سو کنیزون کا جائزہ لیا جاتا ہی عیار بچیان منزل بہ
روز ایک ایک کا منہ دُھلاتی ہین بخوف عیاران اسطرح سے منزلین طے کر رہی ہی یہان جب ساحران
شکست خوردہ خدمت لاچین و اسد مین پہونچے لاچین نے کہا حیات نہایت زبردست ہی

مین اسنے قلعہ بنایا دنیا کے عجائب و غرائب اسمین بھر لیے نجوم سے ثابت ہوتا ہی کہ قتل حیات ناممکن ہی لیکن مین خود جاتا ہون اوسوقت خواجہ عمرو اپنے مقام سے اوٹھے اسد بہت بیقرار تھا عمرو نے مطمین کیا کہا جبتک مین واپس آؤن کوئی سردار جانیکا قصد نکرے خواجہ عمرو بانہای عیاری سے آراستہ ہوکر اوٹھے مہتر قران بھی ساتھ ہوے عمرو نے کہا میرے ساتھ نہ چلو الگ جاکر کچھہ تدبیر کرو زبانی لاچین کے ثابت ہوچکا کہ حیات پر عیاری ہونا مشکل ہی کچھہ تو اوسنے سامان ایسا کیا جواتنا بڑا بادشاہ عالیجاہ کلمات عجز کہتا ہی مہتر قران الگ چلے خواجہ ایک جانب روانہ ہوے مہتر قران سامنے قلعے کے جاکر پہونچے چہار جانب دیکھا فوج حیات بیرون قلعہ فروکش ہے حیات گھڑی دو گھڑی کو بیرون قلعہ آتا ہی جسکو اپنے ساتھہ لیجاتا ہی وہ تو قلعہ مین جاسکتا ہی بدون حکم حیات جسنے پھاٹک مین قدم رکھا برق چمک کر گری اوسکے دو ٹکڑے ہوے قران نامدار یہ حال دیکھکر گھبرائے پشت و پہلو پر قلعہ کے جاکر دیکھا کسی جانب سے راستہ نپایا آخر مجبور ہوکر ایک درہ کوہ مین فقیر بنکر بیٹھا حسرت و یاس مین اپنے لشکر کی دائرہ نکال کر گانا شروع کیا فقیر بنا ہوا گا رہا ہی پیران صحرا کو لبھا رہا ہی اس لطف سے مہتر قران نے صحرا مین جنگلا گایا آہوان صحرا آکر کھڑے ہوگئے طائر آشیانون سے گر رہے ہین بعض طائرون نے پر سے پر ملاکر سر قران پر سایہ کیا یہ سلیمان وقت بنا ہوا دائرہ بجا رہا ہی کہ پہاڑ پر سے ایک برق چمکی قران نے دیکھا پہاڑ سے ایک ساحر مہیب شکل عجیب اوترتا ہوا چلا آتا ہی صدا پر گانیکی بیقرار اشعار عاشقانہ سنکر اشکبار لیکن نہایت ہوشیار مہتر قران کو بہ نگاہ حیرت دیکھتا ہوا آتا ہی حیرت یہ ہی کہ یہ فقیر ایسا کامل و اکمل یہان کہان سے آیا طایر تک اسکے گانے پر مبہوت ہورہی ہین کیا گانے مین تاثیر ہے نہایت خوش تقریر ہے آکر سامنے کھڑا ہوا وہ گانا سنتے سنتے بیٹھگیا وجد مین جھوم رہا ہی قران جہان بیٹھے ہین دھونی آگے لگی ہوئی آہستہ آہستہ اوس سے دھوان اوٹھ رہا ہی دائرہ ہاتھہ مین لیے ہوے گا رہے ہین یہ ساحر جھومتے جھومتے قریب دھونی کے آیا ہر مرتبہ قصد ہوتا ہی کہ پوچھون کہ شاہ صاحب یہانتک کیونکر آئے یا سحر کرکے گرفتار کرلون اس خیال سے سحر نہین کرتا اور کلام بھی نہین کرتا کہ گانیکے مزے مین فرق آئیگا مہتر قران اوسکے تیور کو دیکھہ رہے ہین جان بخش عمرو لقب ہی اسکو کسیطرح گرفتار کرلین یہی مطلب ہے نگاہ اوسکی بچاکر ڈلی عود بیہوشی دھونی مین پہونچائی کڑک کے تان لگائی وہ ساحر اور زیادہ خوش ہوا

عود جلا دھوان نکلا دماغ پر اس ساحر کے پہونچا چھینک مار کر بیہوش ہوا قران اوسکو گود مین
لائے زبان مین سوزن دیا مشکین باندھکر صورت اصلی بنائی ساحر کو ہوشیار کیا کوڑا لیکر کھڑے ہوے
جب اسنے آنکھ کھولی مہتر قران نے نعرہ کیا کہ اوساحر منم مہتر قران نظر کردہ بزرگان شاگرد خاص مہتر
مہتران ہی شرط ہی کہ بندہ مار دون سر اڑ جاوی سچ بتلا کہ تو کون ہی اس گوشہ تنہائی مین رہنے کا کیا سبب
دیکھہ ہماری شرافت غصے مین تجھکو مار ڈالتے کون ہمارا ہاتھ تھامنے والا تھا بہتر یہ ہے کہ اطاعت کر
ورنہ قتل کرونگا اسطرح مہتر قران نے دھمکایا ڈرایا کہ وہ ساحر کانپنے لگا فصاحت و بلاغت مہتر قران
پسند آئی بمقدمہ مذہب قائل ہوا اشارہ کیا کہ ایجوان سوزن نکال مین اطاعت دین اسلام کی قبول کرتا
ہون مہتر قران نے بیخوف زبان سے سوزن نکال لیا وہ قدمون مہتر قران کے لپٹ گیا کہا اے
مہتر قران مینے دل و جان سے تمھارے مذہب کی اطاعت کی لیکن یہ بتلاؤ کس فکر مین آئے ہو مین
سمجھ گیا اسرار جادو میرا نام ہی حیات جادو نے کل امورات کا منتظم آیندہ و گذشتہ کی خبر دیتا
ہون خواجہ عمرو بھی فکر حیات مین نکلے ہین لیکن کچھ نہو سکیگا مینے تمھاری دل و جان سے
اطاعت کی خبر اوسکو عمرو کی نہ پہونچاؤنگا یہ خنجر جو میری کمر مین ہی اسی سے حیات قتل ہوگا لیکن
اے مہتر قران تا بہ قلعہ حیات پہونچنا بہت دشوار ہی جسکو وہ اپنے ساتھہ لیجاتا ہی وہ تو قلعہ مین پہونچتا ہے
کوئی اور جا نہین سکتا نہ میری مدد کچھ کام آئیگی یہ خنجر حاضر ہے چاہی اسکو توڑ ڈالیے خواہ اپنے پاس
رکھیے جسطرح سے ممکن ہو اپنے کو تا بہ حیات پہونچائیے اس خنجر سے وہ قتل ہو جائیگا ہم یہ تدبیر نہین
جانتے کہ کسطرح پہونچو نہ ہمارے قبضے مین ہی کہ وہانتک تمکو پہونچائین اسیواسطے حیات جادو نے یہ خنجر
دیکر ہمکو اس پہاڑ پر ساکن کیا خبر آیندہ و گذشتہ کی پہونچاتا ہون اب نہ پہونچاؤنگا تمکو جہان کہو
وہان پہونچا دون اپنا نام اسلام پر نثار کرون مین مکار جعلساز نہین ہون جو مقدمہ صاف صاف
تھا وہ مینے بیان کر دیا یہ کہکر اسرار جادو نے وہ خنجر مہتر قران کو دیا مہتر قران نے دیکھا اسکی کلام
سے بوے صداقت آتی ہی صدق سے مطیع اسلام ہوا حقیقت مین یہ بے اختیار ہے تا بہ حیات نہین
پہونچا سکتا خنجر دیکر اسرار جادو مہتر قران سے رخصت ہوا مہتر قران تدبیر مین مصروف ہوے
کہ اپنے کو تا بہ حیات پہونچاؤن اسرار یہ بھی کہہ گیا کہ خواجہ کی عیاری بالکل بیکار ہو گی اگر
بن پڑے جلکے روکو مہتر قران تلاش خواجہ مین تو نہ گئے تدبیر مین مصروف ہوے ذکر انکا وقت پر تحریر

ہوگا حیرت سمت قلعہ حیات بڑی احتیاط سے جاتی ہی عیار بچیان ساتھ ہین ایکروز ایک صحراے
سبزہ زار مین حیرت کا گذر ہوا خیمہ استادکیا سامنے ایک کوہ فلک شکوہ گلہاے خودروسے آراستہ
شام ہوچکی اچھی طرح تاریکی نہین ہونی پائی کہ دیکھا اندر سے درہ کوہ کے ایک خدمتگار قبول صورت
نیک خصلت لباس فاخرہ پہنے ہوے زمردکی لالٹین ہاتھہ مین لیے ہوئی نکلا وہ لالٹین زمردین
درۂ کوہ مین لٹکادی کہ جسکی ضو سے تمام صحرا روشن ہوگیا خدمتگار اندر چلا گیا حیرت نے صرصر
وصبار فتار سے کہا اس درۂ کوہ مین کوئی مقبول بارگاہ سامری رہتے ہین یہ صحرای ہولناک
پُراز خس وخاشاک وہ لالٹین خدمتگار نے لاکر لگائی کہ جسکے جوڑ کی ہماری سلطنت مین نہین ہی صرصر
وصبار فتار نے کہا بجا ارشاد ہوا بعد چند ساعت کی اوسی درۂ کوہ سے ایک چوبدار عصاے مرصع کار ہاتھ
مین لیے کئی لاکھہ روپیہ کا جواہرات زیب جسم چند ساعت کھڑا رہا پلٹ کے چلا گیا اب صرصر و رفتار
نے کہا حضور بیشک یہان کچھہ اسرار ہے اب سب اوسی جانب دیکھہ رہی ہین بعد چند ساعت کے ایک سالار
وضع اندر سے نکلا کئی لاکھہ روپیہ کا سیلاسر پر نیمچہ ہلالی زیب کمر سپر فولادی فراخ دامن پشت پر مثل قرص
قمر جال موتیون کا اوسپر آراستہ چند ساعت کھڑا رہا صحرا کو دیکھکر وہ بھی غائب ہوا قلیل رات باقی
تھی کہ ایک تاجدار جلیل تاج یاقوت احمر زیب سر کنٹھے یاقوت احمر کے موتیونکے بالے اوکے نورتن ذات
پر آراستہ چند گوہر شبچراغ تاج مین نصب چند ساعت وہ تاجدار بھی کھڑا رہا پلٹ کے درۂ کوہ مین گیا
ستارۂ سحری چمکا تھا کہ ایک درویش کم سن خوشرو اندر سے نکلا چہرہ آفتاب عالمتاب آنکھین رشک
غزال صاحب حسن وجمال شنجرفی پیراہن زیب جسم صاف ظاہر ہے کہ آفتاب عالمتاب پردۂ شفق
مین پنہان ہی بھبھوت موتیونکا چہرے پر ملے ہوے رعب وجب صولت وجلالت ہمراہ رکاب چند
ساعت ٹھہر کر اندر چلا گیا جب صبح ہوگئی تو وہی خدمتگار آکے لالٹین اوتار لیگیا جب حیرت جادو نے یہ
معاملہ دیکھا صرصر سے چلو دیکھین یہ فقیر جو آیا تھا فخر شاہان عالم معلوم ہوتا ہی ایسی صورت زیبا کبھی نہین
دیکھی فرداً فرداً جو لوگ آئے وہ اوسکے خدمتگزار تھے چلکر دیکھین مراد مانین اپنے مقدمہ مین دعا کرائین
صرصر وصبار فتار بھی مشتاق ہوئی تھین یہ تو حیرت کو اطمینان ہی سحر مین کوئی ہیر اسامنا نہین
کرسکتا جعل وفریب کی دیکھنے والی صرصر وصبار فتار موجود ہین بلا تکلف آگے حیرت داہنے بائین صرصر
وصبار فتار اندر درہ کوہ کے قدم رکھا خوشبو آئی کہ دماغ جان معطر ومعنبر ہوگیا معلوم ہوتا تھا ہزار ہا

مشک کے نافے کسی نے کھولدیے یا سامری کہکر حیرت اندر آئی دیکھا ایک مقام صاف و شفاف پر فرش قالین بچھا ہی وہی فقیر بسجادہ و توقیر ایک گہوارہ لٹکا ہوا ہی اوسمین لیٹا ہوا ہے گہوارہ خود بخود جنبان حیرت جمال دیکھتے ہی بیقرار ہوگئی صرصر وصبا رفتار نے ٹھنڈھی سانسین کھینچین گورے گورے پانون بلور کے ٹکڑے معلوم ہوتے ہین جیسے ہی اوس فقیر نے حیرت وصرصر وصبا رفتار کو دیکھا سونٹا لیکر اوٹھا کہا ارے تم کون ہو جو بلا تکلف ہمارے مقام پر چلی آئین یہ مقام گذرگاہ سامری جمشید ہی براے مرادمندان خانۂ امید ہی ہمارے یہان خداوند تشریف رکھتے ہین بڑا بھید ہی ہر چند حیرت نے عجز کیا فقیر نے نہ ٹھہرنے دیا مایوس ہوکر تینون نکل آئین فقیر اوچک کر گہوارے مین جا لیٹا اب حیرت چاہتی ہی تنہائی مین جاکر مطلب دلی حاصل کرون صرصر وصبا رفتار کا قصد ہی کہ اس مقبول سامری کی ہم خدمت کرین وجد کرتی ہوئی اپنے خیمے مین آئی حیرت نے کہا ای صرصر آج کی شب اور یہانکا تماشا دیکھ لین بیشک گذرگاہ بزرگان دین ہی کیون صرصر ایسی صورت کبھی تیری نگاہ سے گذری ہی صرصر نے جواب دیا واری آپ جانتی ہین مین جہان گرد ہون آپکے اٹھارہ سو تاجدارون کو دیکھا کیسی کیسی شاہزادیان شہنشاہ نے بسائی ہین فرزندان حمزہ کا بھی حسن مشہور ہی اسد غازی کا چہرہ چراغ سحر طور ہی لیکن انکے سامنے اگر آجاے تو ذرے کی آفتاب سے مثال ہے حقیقت مین کیا حسن ہی کیا جمال ہی کنیز کے ہوش درست نہین ہین آپکے سبب سے لونڈی پلٹ آئی ایسونکے ہاتھ کی مار کھانا بھی مقام عز و شرف ہی یہ نذر کردۂ بزرگان دین خوش آئین ہین کئی سوا جون شب کو آئے جاکر دیکھا اونکو تنہا پایا یہ بھی کمال ہی وہ سب براے خدمتگاری آتے ہونگے تاجدار چوبدار خدمتگار کمیدان رسالہ دار سب ہی طرحکے لوگ شب کو آئے آج راتکو تماشا دیکھ لین تو پھر کل صبح کو چلینگے صرصر وصبا رفتار نے کہا حضور ہمارے دلمین یہ ہی کہ دو چار دن یہان تشریف رکھیے اچھی طرح زیارت کرین غیر مانوس جانکر آج ٹھہرنے نہین دیا کل بوجہ احسن قدمبوسی بھی ہوگی انھین باتون مین شام ہوئی پہلے مکانداری نے آکر وہ لالٹین روشن کی اب شل شب اول چوبدار سپاہ اول کمیدان رسالہ دار تاجداران جلیل کا تار بندھگیا جو آیا دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوے شب بھر حیرت و صرصر وصبا رفتار تماشا کین بوقت سحر فقیر صاحب آئے چند ساعت کھڑے ہوکر چلے گئے حیرت صرصر وصبا رفتار کو لیکر پھر چلی اندر آکے اوسی طرح شاہ صاحب کو گہوارے مین پایا مگر شعاع نور جمال

سے تمام درۂ کوہ منور ہو رہا ہی حیرت کے ہوش اڑ گئے صرصر و صبا رفتار کو محویت حیرت کو جوش
حیرت شاہ صاحب پھر سونٹا لیکر اوٹھے تین رات و دن اسی طرح حیرت نے سیر کی اب ناچار ہو کر
چوتھے دن جوگئیں ایک ایک سونٹا بھی کھایا قدمونسے لپٹ گئیں نام پوچھا فرمایا ہم خدمتگزار
سامری و جمشید ہین اس درے مین سب خداوند تشریف لاتے ہین دو ہفتے یہان آکر آرام کرتے
ہین اگر کل آؤگی ہمکو خواب مین پاؤگی حسرت دل تمھاری پوری ہوئی اب طلسم صاف ہو جائیگا
کوئی دشمن تمھارا باقی نرہیگا حیرت نے چاہا کچھ تحفہ جات پیش کرے کسی طرح قبول نہ فرمایا حیرت
و صرصر و صبا رفتار وہانسے پلٹین حیرت شب کو یاد صورت زیبا مین تڑپا کی آخر سوچی کہ تیرا حسن
حسن زاہد کش عابد فریب ہی یقین ہی کہ اونکو توجہ ہو یہ دو ور انداز ساختہ ہوئی ہین اس وجہ سے
وہ شرماتی ہین صبحکو دونونکو سوتے چھوڑا حیرت یکہ و تنہا خوب بناؤ کرکے درۂ کوہ مین آئی دیکھا
شاہ صاحب گہوارے مین بیٹھے ہین معلوم ہوتا ہی وقت آرام قریب ہی حیرت جاکر قدمون سے لپٹ گئی
بلائین لینے لگی جیسے ہی فرش پر قدم رکھا پانون مین کچھ الجھا حیرت لہرا کر گری شاہ صاحب نے
گہوارے سے کود کر ایک حباب بیہوشی مارا حیرت دھم سے گری بیہوش ہوئی خواجہ نے نعرہ کیا
حیرت کو اوسی فقیر کی شکل بنا کر گہوارے مین لٹا دیا آپ بشکل حیرت گہوارہ جنبانی کرنے لگا دہان
صرصر و صبا رفتار بیدار ہوئین کنیزون سے پوچھا ملکہ کہان گئین سب نے کہا برائے زیارت شاہ صاحب
تشریف لے گئین یہ دونون بیقرار ہو کر دوڑین آکے دیکھا شاہ صاحب آرام مین ہین حیرت
گہوارہ جنبانی کر رہی ہی یہ بھی دونون آکر تصدق ہوئین کہا اے ملکہ عالم یہ گوہر بے بہا آپکو دستیاب
ہوا عالم خواب مین گہوارہ سمیت لیچلیں بعد دو ہفتے بیدار ہونگے شاید ہماری خدمت پر رحم آجائے
یہ تو زبان معجز بیان سے فرما چکے کہ اب طلسم صاف ہو جائیگا کوئی دشمن باقی نرہیگا طلسم کشا جفاکے
قتل ہیگا حیرت نقلی نے کہا جو خوشی تمھاری اس گوہر بے بہا کو اس درۂ کوہ مین چھوڑنا مناسب
نہین ہے یہ کہکر کنیزون کو بلایا گہوارہ اوٹھا کر ایک تخت پر رکھا کنیزون نے تخت کو کاندھا
دیا صرصر و صبا رفتار بیٹھکر مگس رانی کرنے لگین اسی طرح باحتیاط قریب قلعہ حیات جا پہونچین
حیات جادو کو ہرکارون نے خبر دی آپکی صاحبزادی تشریف لاتی ہین حیات قلعۂ حیاتیہ سے
نکل آیا ایک تخت پر حیرت بصد شوکت ایک تخت پر ایک گہوارہ اوسپر ایک جوان رشک آفتاب تمام

تمام جسم نور کے سانچے مین ڈھلا ہوا گھبرا کے پوچھا بی بی کون بزرگ ہین حیرت نے صرصر و صبا رفتار
نے کہا صاحب کشف و کرامات مقبول بارگاہ سامری و جمشید باعث ترقی یونی دو سو خداوندوں
کے یہی ہین وہ کرامتین دیکھین کہ کبھی کتاب مین نہ پڑھی تھین اب بعد دو ہفتے کے بیدار ہونگے لڑائی
تو انکے اشارے سے فتح ہو جائیگی دشمنو کا نام نہ رہیگا ایک قصر معقول مین انکے واسطے چھپر کھٹ وغیرہ
آراستہ کرینگے ہوش ربا مین برکت ہوگی اس لطف سے صرصر و صبا رفتار نے کرامتین انکی بیان کین
حیات کو بھی اشتیاق ملاقات ہوا اپنے ساتھ لیکر قلعہ مین آیا خواجہ نے آکر دیکھا اندر قلعہ کے حیات
جادو نے چند باورچی چند خدمتگار جنسے ضرورت متعلق ہی اونکو تو اندر قلعہ کے رکھا ہے کل لشکر بیرون
قلعہ فروکش ہی ایسا یہ قلعہ سحر بند ہے ملکہ بہار وغیرہ مبہوت ایک کمرے مین بیٹھی ہین ایک طرف فقیر
کا گہوارہ باحتیاط لٹکا دیا صرصر و صبا رفتار خدمتگاری مین مصروف ہین دوسرے کو قریب نہین
آنے دیتین تلوے سہلا رہی ہین خواجہ عمرو بشکل حیرت آئے ہین بہار وغیرہ کو جو کمرے مین بیٹھے ہوے
دیکھا نیچہ کھینچکر دوڑے آواز دی بابا جان مین ان سبھون کو قتل کرونگی حیات ہان ہان کرتا ہوا
آیا عمرو نے جاکر نیچہ گلے پر بہار کے رکھدیا چپکے سے کہا منم مہر سپہر عیاری کیون ای بہار و باغبان
مین اپنی جان دیکر پہونچا اب کیا تدبیر ہے باغبان نے کہا خواجہ خدا تمھاری آبرو رکھے اس شب
بھر مین اگر کچھہ ہوا فبہا ورنہ پھر کوئی اسکو نہ قتل کرسکیگا انتہا کا ستارہ شناس ہی بڑے کمال سے قلعہ
بنایا ہی افراسیاب بھی اس راز مین شریک ہی ہمتو بیکار ہو رہے ہین اپنی تقدیر کو رو رہے ہین آپ جو
کچھہ کیجیے گا اپنے پیش خود سمجھہ لیجیے گا حیات نے آکے عمرو کا ہاتھہ پکڑ لیا کہا بیٹا تم زوجہ بادشاہ
طلسم ہو کل صبحکو ایک جلاد پیدا ہوگا وہ سب کو قتل کریگا تم کیون تکلیف کرتی ہو ہاتھہ پکڑکے
خواجہ کو باہر لے آیا خواجہ نے کہا بابا جان اس تساہل و تامل مین کام خراب ہوا دشمن کو مہلت
دینا کیسا اسیوقت قتل کیجیے حیات نے کہا بی بی قاعدے کے خلاف ہی انکے قتل کرنے کے لیے جلاد
سحر سے بناؤنگا وہ بذلت ایک ایک کو قتل کریگا خوشامد کرکے حیرت کو تخت پر بٹھایا خواجہ نے کہا
بابا جان ہر منزل ہمارے واسطے منزل اول تھی ہر مقام عیارون نے گھیرا صرصر و صبا رفتار نے خوب
انتظام کیا مینے آپکی سلامتی کی نذر مانی تھی اسوقت پر پوجا کرونگی موہن بھوگ اپنے ہاتھہ سے پکاونگی
حیات نے کہا بی بی باورچی موجود ہین کل سامان ضرورت مینے اندر قلعہ کے مہیا کر دیے ہین حیرت

نے کہا اس پوجے مین کسیکی شرکت نہین ہوتی آپکی سلامتی کی نذرمانی تھی باورچیون نے لاکر منقل آتشین حاضر کی حیرت نے اپنے ہاتھ سے دیگچی چڑھائی روا بھی اپنے ہاتھ سے بھونا موہن بھوگ تیار کیا ایک ساری آب رواں کی نصف باندھی نصف اوڑھی چوکے پر کھڑی ہوکے اس تکلف سے پوجا کی حیات حیات آن بان دیکھکر تڑپ گیا دلمین کہتا ہے ابتو حیرت تنہائی مین آگئی کیا صورت دلفریب ہے قالب نا شکیب ہے افراسیاب کو حال بھی نہ دریافت ہوگا حیرت پوجا کرکے چوکے سے اتری موہن بھوگ لیکر سامنے حیات کے آئی کہا اے مقبول بارگاہ سامری وجمشید تبرک نوش فرمایئے حیات نے جوش محبت مین ہاتھ بڑھا دیا موہن بھوگ کھا گیا اوسکا انجام بُرا ہوا بموجب شل حلوا خوردن را روئی باید وہ قاتل بیہوشی خواجہ نے ڈالی ہے جیسے ہی حیات نے کھایا موت کا مزا حیات گویا تخت پر بیٹھا تھا گھبرا کر اوٹھکھڑا ہوا ایک ایک لقمہ سبکو پہونچایا اس صفائی سے عمرو نے کام کیا صرصر وصبا رفتار نے بھی کھایا یہ کہہ رہے پر سر رکھکر بیہوش ہوئین حیات جو بدحواس ہوکر اوٹھا اتنا تو منھہ سے نکلا کہ اے حیرت ہمین کیا تھا کلیجے مین آگ لگی ہوئی ہے عمرو نے کہا او میا سم قاتل ہے یہ حلوا تیرے ہی قابل ہے حیات اسے کہکر گرا ملحوظ خاطر ناظرین ہو کہ تمام جسم حیات کا تخت پر مسرزمین پر عمرو خنجر کھینچکر دوڑا بہار وباغبان نے آواز دی خواجہ کیا کرتے ہو یہ قتل نہوگا ایسی کوئی بلا نازل ہوگی کہ ہماری تمھاری جان پر بنجائیگی افراسیاب بھی آگاہ ہوگا عمرو نے اوسکو جواٹھایا ایک خنجر مارا خنجر مارنا قیامت تھی شانے پر حیات کے خنجر پڑا اوچھا سا زخم آیا بجاے خون کے زخم سے دھوان نکلا اوس دھوئین سے عمرو نابینا ہوگیا کل سردار اوس دھوین کی تاثیر سے نابینا ہوے فریاد کرنے لگے خواجہ تمنے یہ کیا غضب کیا ہمارا کہنا نمانا اب ہمارے جسموں سے چنگاریان آگ کی نکل رہی ہین ہڈیان شل شمع وچراغ جل رہی ہین عمرو کی بھی یہ نوبت ہوئی کہ لوٹنے لگا سارے مکان مین دوڑا دوڑا پھرتا ہے بسبب نابینا ہونیکے منھہ کے بھل گرتا ہے حیات نہین معلوم ہوتا کہ کہان ہے شعبدہ سحر حیات عیان ہے افراسیاب وحیات سے یہ راز مقرر تھا کہ جب حیات پر کوئی وار کرے ایک موتی حیات نے بناکر افراسیاب کو دیا تھا آبرو بڑھانیکو یہ ظاہر کردیا کہ جب کوئی مجھپر ضرب کریگا یہ موتی ٹوٹ جائیگا وہی ہوا یہان تو عمرو نے خنجر مارا وہان وہ موتی ٹوٹا افراسیاب اے کہکر اوٹھا پرواز پیدا کرکے چلا سمجھہ گیا کہ حیات پر کسی نے حربہ کیا یہ چالیسون سردار بہار وباغبان وغیرہ نابینا ٹٹولتے پھرتے ہین عمرو

بدحواس زندگی سے یاس دیوار و در سے سر ٹکرا رہا ہی کہ افراسیاب آگرا آسمان پر کڑکا ادہر دیکھا کہ
چالیسون سردار مضطر و بیقرار چیخ رہے ہین عمرو دیوار سے سر ٹکراتا ہی کبھی غل مچاتا ہی افراسیاب نے
وہین سے نعرہ کیا یہ بھی افراسیاب نے دیکھا کہ جوڑہ میری حیرت بصورت فقیر گہوارے مین بیہوش
پڑی ہی صرصر و صبا رفتار گہوارے پر سر رکھے ہوئے بیہوش افراسیاب نے آسمان سے آواز دی ای باغبان
و بہار تمنے بھی عمرو کو نہ سمجھا یا حیات پر ضرب کرنیکا مزہ پایا بوٹیان کہا جاؤنگا صرصر و صبا رفتار
نالائقون نے عمرو کو نہ پہچانا خواجہ بعد مدت تمنے دھوکا کھایا یہ کہتا ہوا کڑکتا ہوا آتا ہی اوس وقت
سردارون اور عمرو کی بیقراری تڑپنا پھڑکنا اپنے پیدا کرنیوالیکو پکار رہے ہین سب سردار عمرو کو برا کہتے ہین
کہ خواجہ تمنے ہمارا کہنا نہ مانا خنجر مارکے نرا اوٹھایا خنجر اوسکو مارا دم پر ہا ہے تمہارے بنی اب افراسیاب
آج سکو مار ڈالیگا حیات بھی جاکر لشکر کو مٹائیگا عمرو جواب دیتا ہی یارو مین یہ نہ سمجھا تھا بڑی محنت
کرکے یہانتک آیا حلوا کھلا کے بیہوش کیا بیہوشی اوسے کھلائی ہوش میرے اڑے یہ کہکر پکارا اوٹھا
اے خالق کارساز اے رب بے نیاز اس جلاد کے ہاتھ سے بچالے تو نے کوہ سراندیپ پر وعدہ کیا
مینے تو بڑی چیز کا نام بھی نہین لیا تو صادق الوعدہ ہی تیرا قول سچا ہی میری حماقت پر خیال نکر کل اہل اسلام
قتل ہو جائینگے تو رحم کر عمرو دعائین مانگ رہا ہی لیکن مہتر قران صاحب بغدہ گران نے جب سراغ
خنجر پایا اور تو کوئی تدبیر بن نہ پڑی قلعہ کو تاک کر نقب کھودتے ہوے چلی یہ قدرت پروردگار زیر تخت
آکر دہنہ نقب کا توڑا دیکھا خواجہ نابینا بھاگے بھاگے پھر رہے ہین سب سردار سر پیٹ رہے ہین پروردگار
کو پکارتے ہین حیات اوندھا تخت پر پڑا ہی بس مہتر قران نے نکلتے ہی گردن پکڑکے حیات کو اندر نقب کے
کھینچا چھاتی پر چڑھ کر نعرہ کیا نعرہ مہتر قران سریع السیر جون باد بہاری ؛ جہان سرہنگ در خنجر
گذاری ؛ بمیدان اژدر آتش فشانم ؛ منم قران شیر زبانم نعرہ مہتر قران کی صدا قصر مین گونجی افراسیاب
سر حد مین آگیا ہی کہ مہتر قران نے خنجر مارا حیات کا سر کٹا اوسی خنجر سے قضا تھی ادھر تو حیات مرا
افراسیاب سرحد قلعہ مین آچکا تھا مکانات گرنے لگے بہار و باغبان وغیرہ بینا ہوے عمرو کی
آنکھین کھلین افراسیاب تو مکانون سے اپنے کو بچاتا ہوا غل مچاتا ہوا گہوارے پر حیرت کے گرا
باغبان نے جھپٹ کر عمرو کی کمر مین پنجہ دیا چالیس سردارون نے افراسیاب پر سحر کیے ایک تو
حفاے قصر مین مبتلا تھا گرد و غبار مین آتا ہوا لباس پھٹا ہوا تاج ٹکڑے ہو کر سر سے اگر

لیکر دون اینین پشت و پہلو پر پڑین لیکن جورنہ کی محبت مین گرا حیرت و صرصر و صبار فتار
کو نیچے مین دبایا نکلتے نکلتے افراسیاب کے قلعہ تو سب گر گیا سردار وہ جا کر چھپے افراسیاب نے
دیکھا انکا چھپنا نہ سکونگا عمرو کو لیکر بھاگے ہین حیرت کا بھی خوف کہ اس نازک مزاج کا پھڑک کر دم
نکل جائیگا دن سے بڑا آب و دانہ تیر غم کا نشانہ باغ سیب کیجانب بھاگا بدحواس عالم یاس افتان
خیزان آکر باغ سیب مین پہونچا حیرت کو ہوشیار کیا حیرت سر پیٹنے لگی بال کھول دیے کنیزون نے
صرصر و صبار فتار کو ہوشیار کیا افراسیاب بہت خفا ہوا کہا ارے خود عمرو کو تم قلعہ مین لیگئین کفین
ضرب کرتے ہی مین پہونچا قران نے نقب کھود کے حیات کی گردن اندر نقب کے لی اور بایکال لاشہ
تمھارے وہین پڑا ہوگا اسرار جادو نے بھی نمک حرامی کی خنجر قران کو دیا ورنہ حیات کو کوئی نہ مار سکتا
تھا کس ذلت سے موت آئی حیرت نے چند ساحرون کو حکم دیا اندر سے زمین کے لاشہ حیات
کا خاک مین اٹا ہوا اوٹھا کر لائے حیرت نے جلوایا افراسیاب نے کہا اب چلکر اسد کو مارتا ہون حیرت کو
ساتھ لیکر بارگاہ سرما و ابریق مین آیا یہان یہ سب سردار مہ جبین و عمرو کو لیکر بارگاہ اسد مین آئے
نہایت خوشی حاصل ہوئی مہتر قران کو بہت بھاری خلعت ملا قران نے دست بستہ عرض کی یہ اکام
تو استاد نے کیا ماشاء اللہ کیا اچھے طور کی عیاری کی کہ حیرت خود آپکو قلعہ حیات مین لیگئی اب اسد
کا قصد ہے کہ لاچین سے صلاح کرون کہ سرما و ابریق کو شکست دین اپنے کو تا بہ دریائے نیل پہونچائین
کہ آمد افراسیاب ہوئی بڑے زور و شور سے آتا ہے سرما وغیرہ استقبال کو نکلے برق کو واسطے
خبر کے بھیجا برق بصورت مبدل بارگاہ افراسیاب مین آیا دیکھا افراسیاب بیٹھا ہوا کہہ رہا ہے اے
سرما و ابریق ماہ دولت کے پاس نامہ آگیا اب سب مسلمان قتل ہونگے طبل جنگی بجواؤنگا ادھر اسد
اودھر افراسیاب آمادہ ہین کہ طبل جنگی بجوائین ذکر انکا وقت انشاء اللہ بوجہ احسن تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان ہفت کوہ زلازل جہان کا تزلزل بن ازلال
حاکم ہے لاچین وغیرہ کا مجبوری وہان جانا عیارون کا بھی وہان پہونچنا و
سامان میلا ہفت کوہ زلازل پر و ذکر اون تصویرون کا کہ جو کوکب و لاچین
سے متعلق ہین لاچین وغیرہ کا مجبور ہونا و عیاری برق و خواجہ و قتل تزلزل بن ازلال
و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان پر مضامین ہی [illegible]

جبکہ اللہ نے دی آپکو یکتائی ہو
دل سے ہر شخص کس طور سے شیدائی ہو
تمکو دیکھے جو زلیخا بھی تو سودائی ہو
تم وہ یوسف ہو کہ اندھا بھی تماشائی ہو
دیدۂ حضرت یعقوب کی بینائی ہو

تجھکو ذرہ بھی اگر قصد آرائی ہو
جلوۂ طور ترے حسن کی زیبائی ہو
خیرہ نرگس کی طرح آنکھ ہی بینائی ہو
بند جلوے سے ترے چشم تمنائی ہو
غش کرے موسی عمران جو تماشائی ہو

مرگ کا خوف نہیں عشق میں ہے جب کامل
روز اک تازہ بلا ہوتی ہے سر پہ نازل
ہے بہت عاشق بیتاب کا جینا مشکل
فتنۂ زلف و رخ یار سے بچ جائے جو دل
قد بالا کی بلا آفت بالائی ہو

جسکو منظور ہو یہ قدرت باری دیکھے
باتین اعجاز کی وہ آپ ہماری دیکھے
آنکھین کھل جائین جو رستے مین سواری دیکھے
مردہ جی اوٹھے اگر شکل تمھاری دیکھے
کور کو گرد قدم سرمۂ بینائی ہو

مینے جسوقت سے ہے آپکو دیکھا صاحب
دلکا افسوس قبضہ سے ہوا وہی نقشا صاحب
اکدم بھی نہین اب ہمکو گوارا صاحب
بے تمھارے کسے منظور ہے جینا صاحب
جان دون مجھکو اگر صدمۂ تنہائی ہو

حوصلہ باقی نہین ہے مرا غم کھانیکا
قصد ہستی سے ہے اب ملک عدم جانیکا
اسکے بے دیکھے یہ دل چین نہین پانیکا
وعدہ ہے میرے مسیحا سے یہان آنیکا
اکدم اور نہ آنے جو اجل آتی ہو

ہم کہے دیتے ہین تم کانوسے اپنے سن لو
اب نکل جائینگے اس شہر سے ہونی ہو سو ہو
سنگ اطفال سے فرصت نہین دم بھر مجھکو
وحشت دل کے تقاضے ہین کہ صحرا دیکھو
یا نون کہتے ہین کہ ہان بادیہ پیمائی ہو

تیج ہر اشک سے ہے مارسیہ پیش نظر
زہر اغنی نہین ممکن کہ کرے مجھپہ اثر
بحر اشک آنکھ سے رہتا ہے روان آٹھ پہر
دم آفتہ نہین زلفونکے تصور سے مفر

کچھ خطر اوس سے نہیں سانپ جو دریائی ہو

حشر کے دن جو ترے ظلم کے مارے اٹھیں
مردے زندونکی طرح قبروںسے سارے اٹھیں
شعلے آتش کے عجب داغوںسے پیارا اوٹھیں
تارے نکلیں جو مرے دلسے شرارے اٹھیں
آہ کھینچوں تو دھواں گنبد مینائی ہو

اپنے بیمار کی آکر تو خبر لی ہوتی
اک گلوری تو بناکر کبھی بھیجی ہوتی
اپنے عاشق کی بھی خاطر تو کبھی کی ہوتی
جھوٹے وعدوںسے نہیں دلکو تسلی ہوتی
صاف کہدیتے جو آپ نے ٹھہرائی ہو

دلسے جسکو یہ تشبیلی تری بھائیں انکھیں
دیکھکر ساغر می اشک بہائیں آنکھیں
اوسکی نظروںمیں کسیکی نہ سمائیں آنکھیں
ہجر ساقی یہ اگر رونے پہ آئیں آنکھیں
بطے اشکونسے مرغابی دریائی ہو

گل خورشید بھی بہتر نہیں اون گالوں سے
مرگ آجائے تو چھوٹ جاؤں میں جنجالوں سے
ہی سیاہی شب تاریک میں کم بالوں سے
تو اگر پاس نہو حشر کروں نالوں سے
شب یلدا سے قیامت شب تنہائی ہو

حور و غلمان کو بھی نسبت نہ ترے حسن سے دین
نور اے غیرت خورشید کہاں یہ مہ میں
دیکھنے آئیں جو پریاں تری شہرت سن لیں
تو جو نکلے تو ملک جھک کے فلک سے دیکھیں
حوریں غرفوں سے کریں خلق تماشائی ہو

کسطرح جان بچے اے بت کافر تجھ سے
آنکھ کہتی ہے کوئی سحر تو دیکھے لیسے
ایک سے ایک زیادہ ہیں لہو کے پیاسے
ابروؤں کا یہ اشارہ ہے کہ تلوار چلے
صف مژگاں یہی کہتی ہے صف آرائی ہو

قیس و فرہاد سے بھی عشق میں میں ہوں افزوں
ہجر میں مقطع اُستاد پڑھا کرتا ہوں
ایکدن اوس سے جدائی ہو تو حیدر نہ جیوں
فرقت یار میں ای برق اگر نالے کروں
سبب صبح قیامت شب تنہائی ہو

چہرہ نقاشان نقوش سحر و سامری و مصوران تصویر دلپذیر افسونگری نقشہ داستان شوکت بیان

صفحۂ قرطاس پر یون تحریر کرتی ہین قطعہ
زمزمہ حب قمر کا سنتے ہین
نغمہ سنجان گلشن حیرت
پھول باغ سخن کے چنتے ہین
گلعذاران باغ باشوکت
شہنشاہ لاچین وغیرہ صلاح

کرکے چلے کہ جس طرح بنے افراسیاب سے لڑین اپنے کوتا بہ دریاے نیل پہونچائین برق براے
خبر دربار افراسیاب مین آیا ایک طایر نے افراسیاب کی گود مین نامہ گرایا افراسیاب
نے نامہ پڑھکر سرما و ابریق سے کہا وہ مارا اب لاچین وکوکب کیونکر جان بچائینگے میرے
دوست صادق محب اتق تزلزل بن ازلال جادو مالک ہفت کوہ زلازل نے تاریخ جشن
میلہ قرار دی ما بدولت جاتے ہین تم بھی براے تماشا آنا مصور سے کہا مرشدزادے تشریف لائینگے
یہ کیفیت دیکھنے کے ہی لاچین وکوکب بران وبہار و باغبان غیرہ مع جہانداد شاہ شہرہ
تصویرین سب سردارون کی اوسکے پاس موجود ہین جو بدعت تصویر و تیر کریگا وہ صدمہ صاحب
تصویر کو پہونچیگا سب سرکش قدمون پر گرینگے اوسکو بھی انتہا کا ملال ہے سبکو پھونک دیگا یہ کہکر اوسی وقت
تخت پر سوار ہوا مع حیرت و مصور وبارہ ہزار فوج طرف کوہ زلازل کے روانہ ہو گیا برق نے
یہ خبر آکر لاچین وغیرہ سے کہی سب سردارونکے منہہ پر ہوائیان اڑنے لگین ہر ایک کا یہی قول تھا
کہ وہان کچھ زور نہ چلیگا سبکی تصویرین اوسکے پاس ہین یہ ذکر تھا کہ ایک شتر سوار نے آکر لاچین
کو بھی نامہ دیا اوس مین مرقوم تھا سب صاحب میلے مین تشریف لائین لاچین وکوکب بران
بہار وسرخ مو وملک بہاندار و بہار وغیرہ لرزان و ترسان چارسو سردار پانچہزار ساحران نامدار ساتھ
لیکر اوٹھے اسد سے کہا غلام رخصت ہوتے ہین اب بیڑا ہمارا آپکا قیامت پر گیا وہ بھیجا براے سامری
پرستی کہیگا ہم انکار کرینگے وہی باعث خرابی ہے خواجہ عمرو برق و قران کو لیکر اوٹھے کہا اے شہنشاہ
چلیے ہم بھی وقت پر آجائینگے سردار روانہ ہوے لشکر اسد مین سناٹا ہو گیا بعد انکے خواجہ بھی مع
برق وغیرہ روانہ ہوے یہان تزلزل بن ازلال نے گنبد سامری مین تصویرین سب سردارون
کی لگائی ہین سامنے وہ شجر ہے عین میدان مین کہ جیحون شجر پرست وزیر تزلزل اس شجر
کی پرستش کرتا ہے شاہان ہفت اقلیم جمع ہو رہے ہین کہ تزلزل کو خبر پہونچی شہنشاہ طلسم
ہوشربا آتے ہین بڑے اعزاز و اکرام سے تزلزل نے لاکر اپنی بارگاہ مین پہونچایا افراسیاب
نے کیفیت بغاوت لاچین وکوکب بربادی طلسم ہوشربا بیان کی تزلزل نے کہا مین سب

صاحبون سے بدلا لونگا اس دولت سے قتل کرون کہ تا قیامت یاد کرین یہ ذکر تھا کہ ہرکارون
نے خبر دی شہنشاہ لاچین وکوکب وغیرہ بھی مع سردارون کے آگئے تزلزل نے بارگاہ سے نکلکر
دیکھا کہ لاچین کوکب جہاندار تخت پر گرد چارسو سردار پشت پر پانچہزار ساحران نامدار بارگاہین
اژدرون پر لدی ہوئین اس دھوم سے آکر پہونچے بکراہت تزلزل نے استقبال کیا اوس وقت
کچھ سوال وجواب نہین ہوا تزلزل نے اپنی بارگاہ مین دیکھا مشتاقان زیارت خداوند شہر لاکھون
آدمی چلے آتے ہین جیحون وزیر تزلزل انتظام کرتا پھرتا ہی شام کو لاچین وغیرہ دربار مین بیٹھے تھے
کہ برق وغیرہ آکر پہونچے لاچین نے کہا اے عیاران نامی یہان عیاری کرنیکا ارادہ کرنا غضب
ہوجائیگا خواجہ نے برق سے کہا اب سُنتا ہی معاملہ خراب نکرنا جو عیاری خراب ہوئی تو ماری کوششون
کے کہال کرا دونگا برق نے کہا استاد مجھے کیا مطلب ہی مین کیون عیاری کرنے لگا کہین مین یہان سے
چلا جاؤن عمرو نے کہا آپ ٹہرے حفاظت اسد جانیے میلے کا حال سنا دوڑے آتے ہین مین نے
دیکھا تو فقیر چرانا ہوا ایسا مانگتا پھرتا تھا برق نے کہا استاد مین تو ابھی بارگاہ سے نہین نکلا عمرو
نے کہا تو چوٹٹا ہی میلے مین جیب کتریگا گھڑیان چرائیگا پکڑا جائیگا تو مین دخل ندونگا برق منہ پھیلائے
ہوئے باہر نکلا خیال مین گذرا ابھی چلکر تزلزل کو مار ڈال یہ سوچ کر کنارے آیا رنگ و روغن عیاری
لگاکر شہنشاہ لاچین کی شکل بنکر تیار ہوا دربار تزلزل پر آیا تزلزل اپنی بارگاہ مین بیٹھا تھا
چوبدار نے خبر کی شہنشاہ لاچین براے ملازمت حاضر ہین تزلزل بھول گیا کہلا بلالو لاچین نے
اندر آکے تزلزل کو سلام کیا ہاتھہ باندھکر کہا ہماری خطا معاف کیجیے تزلزل نے کہا آپ
نے بڑا غضب کیا مذہب جد و آبا چھوڑا لاچین نے کہا یہ سراسر خلاف ہی افراسیاب نے ہمکو قید
کیا اسد نے چھوڑایا انکی خاطر سے حقیر نے یزدان پرستی اختیار کی ایسے ہم کیا نادان ہین یونہی
دوسرے کو چھوڑکے ایک کی پرستش کرتے تزلزل نے خوش ہوکر اپنے پہلو مین بٹھالیا کہا مین
افراسیاب سے صفائی کرا دونگا لاچین نے کہا ایک جام محبت میرے ہاتھہ سے نوش فرمائیے
کہ میرے دل کو یقین ہو تزلزل نے جام پیا بیہوش ہوا نعرہ ہوا منم مہتر برق فرنگی تزلزل
کو ایک صندوق مین بند کیا اب اسکی صورت بنکر باہر نکلا منظور ہوا گنبد مین جاکر تصویرین نکال
لاؤن سبکو جلادون خاتمہ ہوجاے قریب گنبد آیا دیکھا رات کو گنبد معلوم نہین ہوتا وہ تاریکی ہی

نمونہ پردۂ ظلمات سیاہی خال زنگی اوس اندھیرے کے سامنے مات بدحواس ہو کر پلٹا حیران ہی کہ ای برق اب کیا کرون اتنی بڑی عیاری کی مگر کوئی مطلب نکلا پلٹا ہوا جاتا تھا راہ مین بارگاہ وزیر ملی گھس پڑا افراسیاب نے تعظیم کی پہلو مین جگہ دی اب برق نے جام بھر کر ایک حیرت کو دیا ایک افراسیاب کو پلایا دونون بھی گر کر بیہوش ہوئی برق نے چاہا انکو قتل کرون جب طرف افراسیاب کے چلا یہ بھی برق سوچا کہ افراسیاب بادشاہ ہوشربا سحر سامری مین یکتا ہی اسکا قتل ہونا دشوار ہی استاد سے بھی اکثر سنا کہ جب افراسیاب بیہوش ہوتا ہی چونکہ طلسم بند بادشاہ خود پسند ہے نگہبان اسکے چہار جانب سے دوڑ پڑتے ہین ہر طرح اپنے مالک کو بچاتے ہین شعبدہ سحر و سامری دکھاتی ہین مگر دلکو مضبوط کر کے ان اعتراضات کو فراموش کیا جھپٹ کے بڑھا جسم مین رعشہ آیا زمین کانپی لڑکھڑا کے گرا وہان جیحون شجر پرست نے جاکر تزلزل کو ہوشیار کیا وہ غصے مین وہان سے چلا دربار افراسیاب مین آکے نعرہ کیا برق نکلکر بھاگا تزلزل نے پیچھا کیا راہ مین ایک مقام پر برق وزار کا تزلزل نے سحر کیا برق کے پانون زمین نے تھام لیے تزلزل جھپٹا بہار طلائے پر تھی ہلڑ سنکر اسوقت آئی کہ تزلزل برق کو قتل کیا چاہتا ہی جیحون شجر پرست آگے بڑھا ہوا آتا تھا بہار نے گلدستہ مارا جیحون کا قلب دلٹ گیا بہار نے برق کو تو بچا لیا جیحون سے اشارہ کیا تزلزل کا سر کاٹ لے جیحون جا پڑا تزلزل پر برس پڑا ہر چند تزلزل منع کرتا ہے ای وزیر اعظم خیر تو ہے جیحون جوش محبت بہار مین اُبل پڑا ایسی جستجو کہ تزلزل کا سر کاٹ لون آبرو عشق کی رہے وہان افراسیاب ہوشیار ہوا اسوقت پہونچا کہ جیحون جوش مین تزلزل سے لڑ رہا ہی تزلزل حربے روکتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا آتا ہے صرصر نے بڑھ کر خبر دی اے شہنشاہ بڑا غضب ہوا جیحون پر سحر بہار چل چلگیا تزلزل سے لڑ رہا ہے افراسیاب نے آکر جیحون کا سحر اوتارا تزلزل کہتا ہوا پلٹا اب ایک کو زندہ نچھوڑونگا صبح کو بہار نے یہ خبرین شہنشاہ لاچین و کوکب سے کہین لاچین نے منہ پیٹ لیا کہا خواجہ کو بلاؤ بڑا غضب ہوا شاید وہ کسی طرح عجز کو ہمارے مانتا اب تو اسکو ذلت فاش ہوئی خواجہ کو ہر چند ڈھونڈھا نپایا ایک ساحر نے آکر نامہ دیا لاچین نے پڑھا طرف سے خواجہ کے لکھا تھا مین طرف خانہ کعبہ کے جاتا ہون برق و بہار نے مقدمہ بگاڑ دیا کوکب کا قلب تھرا گیا رنگ بہار

و باغبان متغیر رعد و برق تڑپنے لگے کہ چوبدار نے آکر عرض کی شہنشاہ تزلزل گنبد مین تشریف لے گئے ہین آپ سب صاحبونکو بلایا ہی لاچین و کوکب بہار و باغبان و جہاندار و معمار لرزان و ترسان اوس دربار کفر مدار مین آئے دیکھا تزلزل غصے مین بیٹھا ہی افراسیاب ایک جانب جیسے ہی لاچین وغیرہ آکر بیٹھے سترہ سو تصویرین گنبد مین نصب ہین کہ تزلزل نے کہا کیون اے لاچین و کوکب ہین سب صاحبون سے پوچھتا ہون آپ لوگون نے مسلمانونکا کیون ساتھ دیا دین قدیم کو مٹایا خداوندونکا خوف نہ آیا بس بہتر یہ ہے کہ آپ لوگ افراسیاب سے خطا معاف کرائین ورنہ ابھی سبکو پھونک دونگا بہت ذلیل کرونگا کوئی اور تو جواب دے سکا لاچین نے قبضے پر ہاتھ ڈالا جواب دیا اے تزلزل ہمارے ساتھ افراسیاب نے جو کچھ کیا تمپر خوب ظاہر ہی لیکن افسوس ہی کہ تمنے عدالت نہ کی ہماری سلطنت دلوائی تزلزل نے کہا آپ کی جانب سے کوئی مدعی نہ تھا اس مقدمے مین افراسیاب عویدار ہے سامری و جمشید ہمکو قاضی کرکے سامری لقب دیگئے ہین جو خلاف شریعت کریگا سزاے معقول پائیگا کوکب وغیرہ کے رنگ اڑے ہوئے ہاتھ پانون مین رعشہ پڑا ہوا ملازمان تزلزل ہر تصویر کے پاس کوڑے لیے کھڑے ہین ہر ایک کو یہی خیال ہی کہ اب یہ حکم دیگا ہمپر کوڑے پڑینگے یا سر کٹینگے مگر لاچین برابر جواب دے رہا ہے وقت امید و بیم ہے سب کو یہی یقین ہے کہ بذلت مارے جائینگے تحریر کر چکا ہون گنبد سامری سے دو سو قدم آگے بڑھکر ایک شجر واقع ہوا ہے کہ کل شجر پرست اس مقام پر جمع ہین جیحون شجر پرست وزیر تزلزل وہان کا منتظم ہے وقت پوجا پاٹ کا وہی ہی نوبت نقارے بج رہے ہین کل میلہ جمع ہے ہزارہا زن و مرد سامنے دست بستہ اس شجر کے استادہ ہین زیر شجر گھنٹے نواز ہار پھول پھینک رہے ہین یکایک ہلڑ ہوا لوگ دوڑے ہوئے سامنے تزلزل کے آئے خود جیحون گھبرایا ہوا حاضر ہوا کہا اے شہنشاہ دشمنون کو پھر سزا دیجیگا سو برس تک مینے شجر کا پوجا کیا آج پھل ملا شاخ شجر سے صورت سامری پیدا ہوئی ایسا ظہور کبھی نہ ہوا تھا صاف ظاہر ہے کہ خداوند شجر و سامری ایک ہین ہمارے اعتقاد نیک ہین یہ سنتے ہی تزلزل و افراسیاب وغیرہ سب دوڑے جب سب باہر نکل آئے خاص و زیر و شمن ہی تزلزل نے گنبد مین قفل لگایا آکے تزلزل و افراسیاب نے دیکھا تمام عالم زیر شجر جمع ہی شاخ

نخل سے ایک چہرۂ رشک آفتاب ظاہر ہوا آواز دے رہا ہے ہمیں خداوند سامری سب لوگ
واسطے سجدے کے جھکے لیکن صرصر نے کہا سب دیوانے ہوئے ہین یہ ساربان زادے کا شعبدہ
ہی اس تصویر سے نعرہ ہوا او بداعتقاد تیری شامت آئی ہی ہمکو عمرو بناتی ہی صرصر تو پیچھے ہٹی
سب سجدے مین جھکے ہوئے خداوند خداوند کہ رہے ہین منظور تو یہی تھا کہ تھوڑی دیر کے لیے
گنبد سے سبکو نکالیے کام کرنیوالا اپنا کام کرلے گا جب صرصر نے دور سے جاکر پھر بھی کہا
ارے یارو اس تصویر کو ہٹاؤ سحر کرو کبھی خداوند سامری کو آج تک دیکھا سراسر عیاری ہی
مکاری ہی یہ جو صرصر نے کہا چند ساحرون نے سر اوٹھایا یا تو صرف چہرہ تھا اب جسم بھی ظاہر
ہوا شاخ نخل سے نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار
خواجہ عمرو نامدار نعرہ کرکے جال مارا زیر شجر کا مال سجدہ کرنے والون نے تاج لیکر گلیم ڈھکا
غائب ہوا اب جو سب اوٹھے سب نے اپنے کو سر برہنہ پایا تزلزل نے کہا اب گنبد مین چلکر سبکے
سر کاٹ ڈالونگا اسی جوش مین جاکر دروازہ کھولا دیکھا تصویرین ندارد مہرہ نقب کا لگا ہوا
ہی جیحون نے کہا ارے غضب ہوا کوئی تصویرین نقب کرکے لیگیا سبکے پہلے جیحون جوش
مین نقب مین بہانداغضب مین تزلزل بن ازلال و افراسیاب وغیرہ سب آتے ہین
جیحون نے دیکھا مہتر قران صاحب بغدۂ گران تصویرون کا پشتارہ لیے ہوے جاتا ہے
جیحون نے دریا دلی دکھائی سحر کیا مہتر قران کی پشت سے پشتارہ تصویرون کا گر پڑا اور
قران کے پاؤن زمین نے تھام لیے جیحون تیغہ کھینچکر دوڑا کہ قران کو قتل کرون تصویرین
کو اوٹھالون کہ ایک ساحر دوڑا ہوا قریب جیحون کے آیا کہا اے وزیر اعظم آپنے بڑا دھوکا کھایا
خداوند شجر کی خدائی مین شاخ پیدا ہوئی کیا پھل ملا غنچہ آرزو نہ کھلا صورت دیکھکر بھول گئے
عمرو نے سب لوٹ لیا دیکھیے وہ عمرو آتا ہی جیحون پلٹا ساحر نے لپٹ کر خنجر مارا نعرہ کیا منم عیار
مہتر برق فرنگی جیحون کی آبرو مٹی وہ اصل جہنم ہوا قران خوف ساحران سے الگ ہوا پشتارہ
تصویر دنگار زمین پر پڑا ہی سحر ہونے لگے لاچین و کوکب نے آکر زمین ہلا دی بہار گلعذار کا گلدستہ
چلا برق لامع تڑپی رعد گرجا زمین تھرائی نعرہ مردان عالم کی صدا آئی مراد یہ ہی کہ وہ تصویرین
ایک چادر مین بندھی ہوئی وسط میدان مین پڑی ہین افراسیاب چاہتا ہی مین قبضے مین

گردن لاچین وکوکب جان دینے پر آمادہ ہین تزلزل بن ازلال نے بڑے بڑے سحر کیے استادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے کہ تین شبانہ روز سامنے گنبد کے تلوار چلی لڑائی سحر کی ہوئی تصویرون کا گٹھا اوسی طرح پڑا ہوا ہی تیسرے دن تزلزل نے پکار کر آواز دی ای ساحران سامری پرست و اے پہلوانان زبردست لاکھون ساحر اس مقام پر جمع ہین نصف سلطنت ہفت کوہ زلازل و نگا جو کوئی پشتارہ ان تصویرونکا اوٹھا لائیگا ایک ساحر پرے سے نکلا کہا حضور ابھی لاتا ہون دورسے جاکر اوس ساحر نے تصویرون پر جال مارا افراسیاب نے شاید صرصر کے کہنے سے پہچانا سحر کیا عمرو لڑکھڑا کے گرا لاچین نے جھپٹ کے سحر اوتارا عمرو نے حقہ آتشبازی کا تصویرون پر مار دیا اور نعرہ کرکے بھاگا تزلزل نے سر پیٹ لیا کہا ارے یارو سیر اشرف مٹا طرف عمرو کے دوڑا تیغہ کھینچکر کوکب سدراہ ہوا تصویرین جلکر خاک ہوئین کوکب و تزلزل سے تلوار چلی افراسیاب نے تزلزل کی شراکت کی لاچین برائے مدد کوکب پہونچا للکارا او نمکحرام شرم نہین آتی خدا کی قدرت کو دیکھ جن تصویرون پر ناز تھا اون تصویرونکا کیا نقشہ ہوا افراسیاب نے شرما کے منھ پھیرا لاچین نے بڑھکر تزلزل کو روکا لاچین و تزلزل سے گفتگو بھی ہوئی تھی تزلزل نے غصے مین ہاتھ تلوار کا مارا لاچین نے نعرہ کوہ شگاف کیا زمین تھرائی ایک پری ناچتی ہوئی تزلزل کے سامنے آئی خوشنوا شیرین ادا تزلزل اودھر پلٹا لاچین نے بیترہ بدل کے ہاتھ مارا تزلزل ایسا پریزاد کو دیکھکر مبہوت ہوا تھا سپر بھی نہ اوٹھائی بلکہ محبت مین اوس پریزاد کی یہ اشعار پڑھے

نظم

نہ کسیکی زلف سے کام تھا نہ کسی کا گیسو دام تھا
مجھے تو فراغ مدام تھا مگر ابکی پیچ مین آ گئے
کھڑے پوچھتے ہو ہین کسکے گھر یہی عاشقونکی تو ہین اگر
انھین بستی والونکے تھے جگر جو تمھارے داغ اوٹھا گئے

پلک جھپکتے ہی تیغہ لاچین پڑا تزلزل کے دو ٹکڑے ہوے اندھیرا ہو گیا گنبد سامری گرا دہ تخل جلا شجر پر ستون کو بھی پھل ملا شاخ بدعت قلم ہوئی آوازین مختلف آنے لگین بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام سن تزلزل بن ازلال بعد حیرت نے افراسیاب سے کہا اب کدو کاوش بیکار ہی نکل چلیے افراسیاب نے حیرت کو نیچے مین دبایا مع چند وزرا سحر کرکے بلند ہوا راہ مین جا کر تخت تیار کیا اوسپر سوار ہو کے طرف باغ سیب کے روانہ ہوا شہنشاہ لاچین بفتح و فیروزمی آکر داخل لشکر ظفر اثر ہوئے افراسیاب نے فوج گران مقابلہ اسد مین بھیجی کہ یہ لوگ آگے بڑھنے نہ پائین اسد

فراق مین اپنے ماموں جان کے بیمار ہوگئے ہین اس وجہ سے سفر معطل رہا ان سب کو اس حال مین چھوڑیے وقت پر انکا ذکر تحریر کیا جائیگا

دو کلمہ داستان شوکت بیان شاہزادہ بدیع الزمان گردلشکر شکن کے کہ زخمی ہو بارگاہ خورشید سے نکل گئی ہین پہونچنا اونکا دہنہ طلسم خورشید نگار پر و داخلہ اس طلسم عجائب وغرائب مین و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان ہے مضامین ساقینامہ مصنف

ابر ہے آسمان پہ چھایا
ساقیا موسم بہار آیا
گلشن نظم و نثر کھلتا ہے
دل قمر کا یہان بہلتا ہے
عندلیب قلم ہے نغمہ سرا
چہچہہ زن ہے مرغ طبع رسا
رنگ فکر رسا بدلتی ہے
لو ہوائے بہار چلتی ہے
باغ فکر قمر شگفتہ ہوا
عندلیب چمن کو رشک آیا دیکھ
نہالان گلزار ہین سبز پوش
ہر اک سطر کو بحر الفت کا جوش
کدھر ہے مرے ساقی گلعذار
دکھا مجھکو باغ سخن کی بہار
مرا مرتبہ ہی نہایت رفیع
کہ تحریر کرنا ہی حال بدیع
قمر کو نہ مہلت ملی بات کی
کرون سیر چلکر طلسمات کی
بدیع الزمان گردلشکر شکن
گل گلشن حمزہ تیغ زن
نہال گلستان جاہ و جلال
سہ پر ضیائے سپہر کمال
وہ شیر ژیان مائل رزم ہی
طلسمات کا عزم بالجزم ہی
قمر توسن کلک کی باگ پھیر
کہ سیر طلسمات مین ہو نہ دیر
چہرہ رہروان منازل ہول

جادو تحریر و قطع کنندگان مراحل سطر اشہب کلک جواہر سلک کو راہ عجائب وغرائب مین جولان کرتے ہین شعر سخن ساز کہ معنی ساز کردہ ؛ سخن را اینچنین آغاز کردہ ؛ واضح رائے ناظرین والا مقام ہو کہ طلسم ہوشربا مصنف صاحب اصلی نے بصد شد و مد تحریر فرمایا حقیر نے جو دیکھا بدیع الزمان گردلشکر شکن ہوشربا مین قید ہوکر آئے اسد ہی کے ہمراہ رہے کوئی کارنمایان انکے ہاتھ سے سرزد نہ ہوا ملا فیضی صاحب وغیرہ نے جو ہفت دفاتر نوشیروان نامہ وغیرہ تحریر فرمائے بدیع الزمان گردلشکر شکن کے بہت مرتبے بڑھائے کوچک باختر بالا باختر مین بدیع الزمان و قاسم نے بڑی بڑی لڑائیان فتح کین سرفتنہ ملک سخان لقب پایا حقیر کو حفظ مراتب کا خیال آیا کہ اسد بھانجے ہین بدیع الزمان فرزند صاحبقران کی ماموں اتنے بڑے طلسم ہوشربا مین کوئی لیاقت نہ پائین پس حقیر نے داستانین خورشید روشن ضمیر کی

تصنیف کین براے بدیع طلسم خورشید نگار قرار دیا حال بغاوت بھی ناظرین پر کھل گیا کہ
خورشید اہل اسلام کا دشمن ہی براے اکو کیت ہزن ہے اب اس طلسم کو ناظرین بالضاف ملاحظہ
فرمائین کہ حقیر نے کس شرح و بسط سے اس طلسم جادو تقریر کو تحریر کیا بدیع الزمان گردلشکر شکن
زخمی ہوکر بارگاہ خورشید سے نکلے شب تیرہ و تارمین کسینے تعاقب نکیا ایک امر ادر گذارش کرنا
پر ضرور ہی ملا فیضی کی پیروی کرتا داستانسرا کو واجب لازم ہے یعنی ہمچشمی بدیع و قاسم
کی خوب خوب تحریر کی انشاء اللہ اس طلسم مین بوجہ حسن داخلہ قاسم بھی ہوگا لطف ہمچشمی ملیگا ناظرین
کا غنچہ آرزو کھلیگا بدیع نے اپنی زخم دوزی کی ایک جانب یکہ و تنہا چلے رونیکی آواز کان مین آئی
ظاہر ہوتا ہی کہ صدہا مرد رو رہے ہین بدیع الزمان نے آکر دیکھا ایک چہار دیواری باغ کی ہے
دروازہ باغ کا کسی جانب نہین ہی صرف زیر دیوار سات سیڑھیان ہین چالیس لاشے زیر دیوار پڑے
ہین ہر ایک کے سینہ زخم تیر کا معلوم ہوتا ہی اک جوان تاجدار باشوکت مع بارہ ہزار جوانون کے
کھڑا ہوا اون لاشون سے لپٹ لپٹ کے رو رہا ہی بدیع الزمان حیران قریب اس جم ان باشوکت کے
آئے بجہت فرمایا ای برادر کیا معرکہ ہی ان شیرون کو تمھارے کسنے قتل کیا تم بھی سپاہی وضع ہو کس وجہ
سے مجبور ہوے وہ جوان نہایت متردد تھا مگر جمال باکمال بدیع الزمان دیکھکر مثل آئینہ حیران پوچھا حضور
کا نام نامی کیا ہے بدیع نے نام اپنا مع حسب و نسب ظاہر کیا یہ سنتے ہی اس جوان خوشرو نے دامن دولت
بدیع تھام لیا کہا حضور سے عرض کرتے مین لطف ملیگا آپنے اور آپکے بزرگون نے بندگان خدا کی
مشکلین اکثر حل کین اگر اس باغ کا حال مفصل بتلائیے مین مع اپنی فوج و اہالیان شہر دائرہ اسلام
مین آؤن ای شہریار نام اس حقیر کا مہران قوی بازو ہی یہان سے پانچ کوس پر ایک قلعہ ہی کہ
اوسکو قلعہ خورشید یہ کہتے ہین خورشید شاہ حقیر کا باپ ہی میر امزاج شکار دوست واقع ہوا اکثر
جابجا لڑا بڑے بڑے پہلوانون سے معرکہ پڑا کل اس صحرا مین شکار کو آیا لشکر مین پانی نہ رہا جستجوے
آب مین قریب اس باغ کے پہونچا پیاس کے مارے میرا عجب حال تھا اس باغ منحوس کا پتا بتایا اس جانب
آکر یہ سات سیڑھیان دیکھین رفیق میرے ایک ایک ستم خصال صاحب جاہ و جلال بھونیے ہم کہا
ہم جاکر اندر سے باغ کے پانی لائین ایک جوان سیڑھیونکو طے کرکے سر دیوار پر پہونچا باغ سے کسی
باغی نے تیر مارا سینے پر اس جوان کے پڑا بیجان ہوکر زمین پر گرا دوسرا جوان گیا اوسپر بھی تیر پڑا اسی طرح چالیس

شیر دلیر بچھطا تیر سے مارے گئے اب کسیکا حوصلہ نہین پڑتا کہ سر دیوار پر جا کے حضور تبلائین کہ کون تیر مارتا ہے
بدیع الزمان نے کہا ہم ابھی جاتے ہین تیر مارنیوالیکا سر لاتے ہین یا اپنی جان دینگے مہران قوی بازو
نے کہا مین تو سپاہی دوست ہون بسبب آپکی جان لینا نہین چاہتا جب کوئی مقدمہ عجائب و غرائب
واقع ہوتا ہے آپکے بزرگ کیا کرتے ہین بے سمجھے آپ جائینگے اوس خطا کار کے ہاتھ سے مہلت نہ پائینگے سمجھا کر
بدیع الزمان کو اپنی بارگاہ مین لایا بدیع الزمان نے کہا مین صبحکو ضرور جاؤنگا مہران قوی بازو
جوش محبت مین کہتا ہے مین آپکو ہرگز نجانے دونگا کوئی شرف حاصل کیجیے تو جائیے اس شب کو
مہران نے بڑے تکلف سے دعوت کی اس خیال مین بدیع الزمان سوے کہ اس مقام پر اگر خواجہ عمرو
ہوتے کوئی تدبیر ایسی بتاتے کہ مین زندہ داخل باغ ہوجاتا شرف اسلام مین فرق نہ آتا یکایک خواب
مین خواجہ کو دیکھا کہ سامنے کھڑے پوچھتے ہین اے فرزند کیا تردد ہے بدیع نے تمام حال بیان کیا عمرو
نے کہا میرے خیال مین آتا ہے کہ بانی عجائب و غرائب نے ساتون سیڑھیان لطور ترتیب بنائی ہین
ایک سیڑھی پر قدم رکھنا اور چھ کو پھاند کر سر دیوار پر پہونچنا ترتیب ناممکن ہوگی خطا کار تیر نہ مار سکیگا
بوقت سحر بدیع الزمان نامور خوشی خوشی اوٹھے سلاح ذات پر آراستہ کیے مہران سے کہا برادر
خداحافظ اب ہم تمھاری شرط پر جاتے ہین اگر حیات مستعار باقی ہے خبر لیکر آتے ہین یا قضا دامنگیر
ہوئی ہمارے قتل کی تدبیر ہوئی مہران بہت بے قرار ہوا کہا حضور نے غلام کو تسکین ندی کہ آپ
تیر سے کیونکر بچینگے بدیع الزمان نے کہا خواجہ عمرو ہمارے عم نامور ارسطو فطرت لقمان حکمت
تدبیر تبلا گئے انشاء اللہ باغ مین زندہ پہونچ جائینگے مہران روتا رہ گیا دامن تھام کر کہا مین نہ
جانے دونگا اپنے بزرگان دین سے طلب کیجیے بدیع نے ایک خیمے مین سجادہ بچھایا رو کر دعا کی
اے بے نیاز مجھکو معلوم ہو کہ باغ سے کون تیر مارتا ہے ایک بزرگ نے خواب مین آکر فرمایا پہلوے
باغ مین جو کوہ ہے اوسپر جاکر ٹھہرو دیوارین باغ کی بلند ہو جائینگی یہ اسم تمکو بتاتے ہین اس اسم کو پڑھنا
اسکی برکت سے دیوارین پست ہونگی مہران ایک گنہگار کو بھیجے تم تیر مارنے والے کو دیکھ لینا بدیع
نے چاہا کچھ اور پوچھے آنکھ بدیع الزمان کی کھل گئی بدیع نے تمام و کمال کیفیت خواب مہران
سے بیان کی کہا ہم اس پہاڑ پر جاتے ہین تم ایک گنہگار کو بھیجنا ہم تیر کے مارنے والیکو دیکھ لینگے
پھر جاکر علاج کرینگے بدیع بر سر کوہ آئے اول دیوارین بلند ہوگئین کچھ ثابت نہ ہوا جب اسم

پڑھا برکت سے اسم اعظم کی دیوارین باغ کی پست ہوئین بدیع نے دیکھا ایک باغ پر بہار بیچ مین ایک چبوترہ بلور کا اوسپر ایک تصویر شکستہ پڑی ہی ایک کمان چند تیر ایک سمت پڑے ہین بدیع الزمان نے اشارہ کیا گنہگار نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا بدیع الزمان نے دیکھا یا تو اعضا تصویر کے علحدہ پڑے تھے پاپانون کھسک کر تصویر سے ملگئے دوسری سیڑھی پر سر ملگیا تیسری سیڑھی پر ہاتھ مل گئے چوتھی سیڑھی پر وہ تصویر مجسم ہوکر اوٹھ کھڑی ہوئی پانچوین پر جب گنہگار نے قدم رکھا اوس شخص نے تیر وکمان اوٹھایا چھٹی پر جب گنہگار گیا اوس شخص نے تیر سحر کمان مین پیوست کیا ستر ہوین پر آیا اوسنے تیر مارا گنہگار کے سینے پر پڑا گنہگار زمین پر گر پڑا تمام ہوا تصویر بھی گری ہاتھ الگ پانون الگ سر الگ تیر وکمان چھوٹ کر الگ گرا اب فرمانا خواجہ کا بدیع الزمان کے ذہن مین آیا کہ حقیقت مین اگر مین کل سیڑھیون پر قدم نرکھونگا یہ تصویر ساختہ حکما ہی مرتب نہ ہونے پائیگی ورنہ کوہ آئے ہر چند مہران نے کہا نہ مانا مہران کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا بدیع الزمان بجرات پہلی سیڑھی پر قدم رکھا جست کرکے سر دیوار پر پہونچے دیکھا اس تصویر کے پانون ملے ہین سر اور ہاتھ الگ اُچھل رہے ہین جسم تصویر سے ملحق نہین ہوتے بدیع الزمان بسم اللہ کہکر کود پڑے تصویر مین آگ لگ گئی جلکر خاک ہوئی بدیع الزمان باغ مین آئے اب مہران تو فقیر ہوکر یاد بدیع الزمان مین مع ساتھ والون کے بیٹھا ہے انکا ذکر وقت پر کیا جائیگا مگر بدیع الزمان کیفیت باغ دیکھتے ہوے چند قدم بڑھے تھے ایک آہو جست کرتا ہوا سامنے آیا بدیع نے چاہا کمند مار کر گرفتار کرون جسکے مہران سے ملاقات ہوگی حال یہان کا بیان کردونگا کہ صرف ایک باغ ہے کسی ہکار نے تصویر کاغذی بنا دی تھی آہو سامنے بھاگا بدیع نے تیر مارا پٹھے کو توڑ کر پار گذرا آہو چیخ مار کر بھاگا بدیع تعاقب مین دوڑے کہ گرکر کہین مرجائیگا کیا ہاتھ آئیگا یکایک رونیکی کان مین آواز آئی گوشہ باغ مین جاکر دیکھا ایک زنگن سیاہ رو ساحرہ ایک لڑکے کو زانو پر لیے ہوے رو رہی ہی پہلو پر اوسکے زخم ہے رونے مین کہتی ہے کس ظالم نے بیٹا تجھکو تیر مارا اوس ظالم کے ماں باپ کے بھی سینے پر ایسا زخم پڑے جیسے بدیع سامنے پہونچے اوس طفل نے کہا اے مادر اسی ظالم نے بیٹا تیر مارا وہ زنگن جھلا کر اوٹھی کہا کیون ظالم میری بچے نے کیا خطا کی تھی بدیع نے کہا کہ خطا تمھاری ہے کہ انسان کو بشکل حیوان بنایا اسکے ہاتھ مین ایک چوب تھی اسنے بدیع پر لگائی بدیع

نے خالی دیکر تلوار کھینچی زنگن نے قہقہہ مارا دانہ ماش کا پھینکا تلوار ہاتھہ سے بدیع کے گر پڑی پنجہ کمر مین دیکر لے اوڑی بعد چند ساعت کے بدیع کی جو آنکھہ کھلی دیکھا ایک مکان مین ایک جوان زنگی مع چند زنگیون کے بعہدۂ سالاری بیٹھا ہی وہ زنگن یہ کہکر فریاد کر رہی ہے کہ ای اظلم زنگی اسکو تو حوالی طلسم اس جوان نے جنہطا میرے بچے کو تیر مارا ہے تصویر بھی آج جلگئی یہ کوئی بڑا مکار ہی یہ سنکر اظلم اپنے مقام سے اوٹھا بدیع الزمان کی کمر مین پنجہ دیکر لے اوڑا اثنا زبان سے کہا کہ اس ظالم کو زندانخانہ مین لیجاکر حوالی طلسم مین قید کرونگا بدیع الزمان بیہوش ہوگئے بعد چند ساعت آنکھہ کھلی اپنے کو ایک مکان مین پایا کہ چہار سمت دیوارین بیچ مین ایک قصر عالی اوسمین صحنچیان بہت سی ہین ایک ایک صحنچی مین ایک ایک جوان ایک مین اپنے کو پایا وہ سب اوٹھکر قریب بدیع کے آئے پوچھا آپ کیونکر مقید ہوے بدیع نے دیکھا کہ کسیکے جسم مین ہتھکڑیان بیڑیان نہین ہین سب نے کہا یہان کا قید تا قید حیات رہائی نہین پاتا صرف شام کو دو نان خشک ایک آبخورہ پانی کا ملتا ہے شام کو ایک زنگن آئی دو دو روٹیان اور ایک ایک آبخورہ پانی کا دیگئی سبنے بخوشی کھایا بدیع نے توجہ نہ کی تین دن فاقے سے گذرے تیسرے دن بروز پنجشنبہ ایک کنیز خوان شیرینی لیکر آئی سبکو تقسیم کی بدیع الزمان کو یہ کہکر دی کہ اے قیدیو لو ملکہ گلعذار عنبرین مو کو دعا دو ملکہ کے تصدق سے آٹھوین دن یہ شیرینی ملتی ہی سبنے خوشی خوشی لی ملکہ کو دعائین دین بدیع الزمان نے ہاتھہ کھینچ لیا کہا ہم صدقہ نہین لیتے جن ملکہ نے شیرینی بھیجی ہی کیا اونکے پاؤن مین مہندی لگی ہی کنیز بڑبڑاتی ہوئی پلٹ گئی ملکہ گلعذار عنبرین مو نے یہ قاعدہ رکھا ہی کہ ان قیدیان زندان مصیبت کو شیرینی بھیجتی ہی جب کنیز پلٹ کر آلیتی ہی جب خاصہ نوش کرتی ہی کنیز بڑبڑاتی ہوئی آئی کہا حضور ایک قیدی نہایت حسین و جمیل دریدہ دہن آکر قید ہوا ہے کئی دنسے اوسنے کھانا بھی نہین کھایا تصدق کے نام سے اوسنے شیرینی پھینکدی ملکہ نے جوابدیا او نالایق تصدق کے نام سے کوئی شریف کاہیکو قبول کریگا تیری ضد سے ہم آپ قید خانے مین جائینگے اپنے ہاتھہ سے مٹھائی کھلائینگے یہ کہکر ملکہ اوٹھی چند کنیزونکو ہمراہ لیکر طرف قید خانے کے چلی یہان بدیع کا بھوک سے عجب حال ہے وہ سب قیدی کہتے ہین آپنے شیرینی ناحق پھیری آٹھوین دن یہ شیرینی نصیب ہوتی ہی بدیع نے فرمایا ہمارا رزاق ہمکو رزاق پہونچا

کہ روشنی ظاہر ہوئی قیدی سب بھاگ کر اپنے مقام پر گئے کہتے ہین لوکوئی قتل کرتے آتا ہے بدیع الزمان بیچ قصر مین آپہونچے دیکھا چند کنیزین گرد بیچ مین ایک ماہ تابان حسین مہ جبین گلعذار ماہرخسار وہ کنیز قریب ہی ملکہ سے عرض کی دیکھیے وہ قیدی سامنے بیٹھا ہی ملکہ کی نگاہ جمال جہان آرا بدیع پر پڑی دیکھا ایک جوان رشک یوسف مصری صاحب سطوت وشوکت جلالت و لیاقت چہرۂ پرنور سے ہویدا آثار سرداری ناصیہ سے پیدا آنکھین رشک دیدۂ غزال عارض ماہ آسمان کمال دیکھتے ہی مایل ہوئی بدیع الزمان بھی عاشق ہوی وہ محبوب دلفریب قریب بدیع الزمان کے آئی کنیزون سے کہکر فرش بچھوایا نسرین وزیرزادی کی معرفت پوچھا کیون صاحب آپنے ہمارا تحفہ قبول کیون نکیا بدیع الزمان نے کہا فقیرونکو ایسا تحفہ دیجیے ہم اسکے لائق نہین ہین ملکہ نے کھانا منگا کر دسترخوان چنوایا کہا کھانا نوش فرمائیے بدیع الزمان نے کہا اے شہنشاہ خوبی یہ سب جوان صاحبان سلطنت ولیاقت یہان قید ہین انکو بھی کھانا پہونچے تو مین کھاؤن ملکہ نے سبکو کھانا بھجوایا کہا اب نوش فرمائیے بدیع الزمان نے کہا ہمارے تمھارے مذہب کا فرق ہی ملکہ نے کہا اس حوالی طلسم مین تصویر خداوند کی خدائی ہی سب اوسکے معتقد ہین بدیع الزمان نے کہا کوئی ساحر یا شعبدہ باز ہوگا ملکہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئین بدیع الزمان کے ساتھ خاصہ نوش کیا ذرا عرصہ گذرا تھا کہ نسرین وزیرزادی نے عرض کی بس حضور تشریف لے چلیے حضور آگاہ ہین اس حوالی مین جو سانحہ گذرتا ہے تصویر خداوند کو خبر ہوجاتی ہی ملکہ نہ اوٹھتی تھی دل بیٹھا جاتا تھا نسرین کے کہنے سے روتی ہوئی بدیع الزمان سے رخصت ہوئی باغ مین جاکر چھپرکھٹ پر گری یہان بدیع الزمان بیقرار وہان وہ نوگرفتار اشکبار جب شب اسی بیقراری مین گذری امتحان جادو دایہ ملکہ کی جسنے پرورش کیا ہی آوسنے آکر جو ملکہ کا یہ حال دیکھا کہ آنکھین سوج آئی ہین چہرہ اوداس عالم یاس امتحان نے حال پوچھا نسرین وزیرزادی نے سب کیفیت بیان کی امتحان نے کہا بیٹا قیدخانے سے اوس جوان کا لانا کچھ مشکل نہین ہے لیکن اظلم زنگی کوتوال جب تصویر سے کہیگا وہ پتھر کی تصویر سب حال بتا دیگی غضب ہوجائیگا ہم کہان جاکر چھپینگے بی بی مین یہانکے حال سے بخوبی آگاہ ہون ملکہ جان دینے پر آمادہ ہوگی امتحان جوش محبت مین زندانخانے مین پہونچی دیکھا بدیع الزمان بھی یاد ملکہ مین رو رہے ہین کہا اے

شہریار چلیے آپ کو ملکہ نے بلایا ہی بدیع الزمان نے کہا اے امتحان ان بندگان خدا کو بھی قید
سے رہا کرو تو ہم چلین یہ مروت دیکھکر امتحان سمجھی کہ بیشک یہ طلسم کشا ہے اسنے اوسیوقت دروازہ وا
کھولدیا قیدی نکل گئے بدیع الزمان کو امتحان جادو لیکر باغ ملکہ مین آئی اور بدیع صحبت
مین بیٹھے ہین امتحان راز دار طلسم ہے اسکا حال تحریر کرونگا نسرین وزیرزادی سی کہا اے نسرین
مین محبت مین ملکہ کی یہ حرکت گرگذری تو قریب کوہ تصویر جا کر ٹھہر اظلم کوتوال حوالی حال ندانخا
تصویر سے کہیگا دیکھ وہان کیا غم ہوتا ہی اگر مجھسے خبر کرنا نسرین طرف کوہ تصویر لے چلی جا کر ایک
نخل پر بیٹھی کہ اظلم کوتوال وتابیٹتا آیا بر سر کوہ ایک حجرہ ہی اوسمین ایک تصویر پتھر کی ہی اظلم نے
آواز دی یا خداوند آج دروازہ قیدخانیکا کھلا پڑا ہے قیدی سب نکل گئے تصویر سے آواز آئی
آہوان جادو منتظم باغ تصویر کو ساتھ لیکر باغ گلعذار پر جا امتحان فرزند حمزہ کو لیگئی پہلوے
گلعذار مین بیٹھا ہے جا کر اسکے سر لاؤ سنتے ہی نسرین بھاگی اظلم کو تو آہوان کے بلانے مین دیر
لگی نسرین نے آکر امتحان سے کہا امتحان نے گلعذار کو بلایا کہا لو بی بی تصویر مصور نے سب حال
بتا دیا اظلم و آہوان ہمارے تمھارے قتل کو آتے ہین اس بارہ کوس مین جس مقام پر جائینگے تصویر
مقام بتا دیگی میرے شوہر کا باغ یہانسے بیس کوس پر ہے وہانکا حال اوسکو نہ معلوم ہوگا بدیع الزمان
کو شراب پلاکر بیہوش کرو رات ہی کو نکل چلین بدیع کو شراب پلاکے بیہوش امتحان و نسرین نے مع
چارسو کنیزونکی بدیع کو بیہوشی مین تخت پر ڈال لیا سحر کر کے روانہ ہوئین یہان اظلم نے آہوان جادو
کو بلایا باغ مین آکے کسیکو نہ پایا آکر تصویر سے کہا تصویر سے آواز آئی ہم جانتے ہین وہ لوگ جہان ہین مگر نہ
بتائینگے جا کر تلاش کرو آہوان و اظلم قریہ قریہ تلاش کرنے لگے کہین پتہ نہین ملتا وہان امتحان نے
بدیع کو لاکر اپنے باغ مین پہونچایا وہ باغ مدت سے خالی تھا عمارتین ویران درخت خشک ہوگئے ہین صبح کو
بدیع الزمان ہوشیار ہوئی دیکھا وہ باغ نہین ہی ملکہ بھی حیران امتحان بھی پریشان کنیزین جا بجا
فروکش ہین بدیع الزمان نے پوچھا یہ کیا مقام ہی امتحان نے کہا اے شیر بیشہ جرات بارہ کوس کا حال
اوس تصویر کو معلوم ہو جاتا ہی یہ باغ میرے شوہر کا ہی بخوف اوسکے تمکو لیکر یہان چلی آئی یہ سنکر
بدیع بیقرار ہوے فرمایا اے امتحان تمنے مجھکو بدنام کیا اگر یہ خبر لشکر صاحبقران مین پہونچیگی میرا
ہم چشم قاسم مجھپر طعن کریگا کہ ایک کوتوال کے خوف سے بیس کوس پر جا کر چھپے ہین ضرور جاؤنگا امتحان

سنتین کرنے لگی جب بدیع نے تمام تب امتحان نے کہا اے شہریار میرا حال سماعت فرمایئے میرا
شوہر کہ موسوم بہ حداد راز دار اس طلسم کا تھا مقدمۂ مذہب مین اوسکو ہمیشہ تردد رہا بادشاہ طلسم
زیہ سب شعبدہ اوسی کے سامنے بنائے بروقت انتقال شوہر نے مجھسے وصیت کی کہ صاحب ہمکو کوئی
ہادی نہ ملا حق وناحق مذہب کھلا لیکن یہ طلسم ہاتھ سے فرزند صاحبقران کے فتح ہوگا وہ نشانیان
آپ مین پائی جاتی ہین اونے مجھکو اک کاغذ دیا تھا اور کہا تھا کہ اوس شیر کا میرے اوس باغ مین
بھی گذر ہوگا میرا سلام کہنا اور عرض کرنا برائے مغفرت حقیر دعا کیجیے اس کاغذ سے نشان طلسم
کشائی ملیگا پس کوہ تصویر پر جانا بیکار ہے تلاش مین لوح کی جائیے طلسم بہت وسیع ہے اگر کل حال
عرض کرون دفتر تمام نہ ہو وہ پرچہ امتحان نے نکالا ہاتھ مین بدیع کے دیا بدیع نے پڑھا طرف
سے حداد راز دار کے مرقوم تھا کہ اے فرزند صاحبقران اجل نے مجھکو مہلت دی ورنہ حضور کا ساتھ
دیتا مذہب حق سے نابلد رہا اگر قصد ہو کہ طلسم خورشید نگار فتح کرین توکوہ مراد کی سیر کیجیے کہ مراد دلی
حاصل ہو بدیع نے کہا امتحان جادو صرف اسمین یہ لکھا ہے کوہ مراد کہان ہے امتحان جادو
نے عرض کی مینے کبھی کوہ مراد کا نام بھی نہین سنا بدیع الزمان نے کہا رہبر کامل ہمکو منزل مقصد
پر ہمکو پہونچائیگا ایک عرضی جملہ حالات کی لکھی طلسم ہوشربا سے اپنا نکلنا جنگ دوبار خورشید سے زخمی ہو
اس حوالی مین پہونچا روانہ ہونا بہ تلاش کوہ مراد تحریر کرکے نسرین وزیر زادی کو وہ عرضی
دی اور کہا کہ اے نسرین جادو وزیر باغ تصویر ہمارا سردار مہران قوی بازو فردکش ہے یہ
عرضی اوسکو دیکر ہدایت کرنا کہ یہ کاغذ ہمارے والد کی خدمت مین روانہ کرے یہ فرما کر ملکہ سے
رخصت ہوے ملکہ کی بیقراری کنیزونکی آہ وزاری سبکو روتا پیٹتا چھوڑ کر پشت مرکب پر سوار ہوے
تبلاش کوہ مراد روانہ ہوے جس باغ مین ملکہ ہین اوس باغ کا نام باغ سروستان ہے
بدیع الزمان صحرا و بیابان کو طے کرتے ہوے آٹھوین دن جفاے منزل اوٹھا کر ایک صحرائے
سبزہ زار مین پہونچے یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ امیہ عیار بدیع الزمان کا کوہ عقیق سے
اپنے آقا کی تلاش مین نکلا ہے بدیع الزمان صحرائے سبزہ زار مین بیٹھکر اپنے حال پر رو رہے کہ صدائے نوبت
نقاریکی کان مین آئی دیکھا تخت پر ایک بادشاہ پیر برابر تخت کے محافہ زرین گرد سوار چوبدار مع جلوس
شاہی سمت صحرا جاتے ہین سامنے سے وہ گذر گئے بعد دو گھڑی کے دیکھا وہی بادشاہ مع اپنے

ملازمان روتا پیٹتا پلٹا محانے سے صدا اٹھتی ہائے فرزند نوجوان بادشاہ بھی کرتا ہی ہائے نور نظر ہائے
ای پارۂ جگر بدیع الزمان حیران و پریشان دلسے کہتا ہی کہ اے بار آلہا یہ کیا معرکہ گذرا دو چار سے
پوچھتا ہے مگر شدت گریہ وبیقراری سے کسی مین طاقت جواب دینے کی نہ تھی بدیع الزمان اونکے
پیچھے چلے بعد پانچ کوس کے ایک شہر آباد دیکھا بادشاہ اپنے دارالامارت مین آیا بدیع الزمان
نی بادشاہ کو سلام کیا حال شادی وغم پوچھا شاہ نے پہلے نام ونصب بدیع الزمان کا پوچھکر ایک
آہ سرد دل پر درد سے کھینچی کہا اے شہریار اس شہر کا نام شہر لالانیہ نام میرا ملک لالان شاہ ہے
یہانسے پچیس کوس پر شہر جبار یہ ہے کہ وہ دربند اول طلسم ہے بھائی صاحب میرے بڑے جبار شاہ
وہانکے حاکم میرا ایک بیٹا سیلان سرخ پوش نہایت زبردست ہی مینے شادی اوسکی اپنے وزیر
کی دختر سے قرار دی اور جس باغ مین ہم گئے تھے اس باغ کا ہمیشہ بہار نام ہی اسمین محفل برات
قرار پائی جبار شاہ تو بسبب نخوت کے نہ آیا اوسکی دختر ملکہ نوبہار ہمنبر شریک محفل عشرت ہوئی
بیٹا میرا اوسپر وہ اسپر باہم مائل ہوے سیلان نے سہرا وغیرہ نوچ ڈالا کہ مین شادی نہ کرونگا
محفل عیش برہم ہوئی نوبہار بھی شرما کر چلی گئی یہ خبر جبار کو ہوئی جستجو مین رہا آخر کار ایکدن
جوش محبت مین نوبہار اسی باغ مین پاس سیلان کے آئی یہ خبر جبار کو مل گئی اوسنے شرارہ جادو
کو بھیجکر اپنی دختر کو الگ قید کیا اور سیلان کو سپرد شرارہ کر دیا اوسنے اسنے باغ مین قید کیا ہی
خود شرارہ سیلان پر عاشق طالب وصل ہی وہ انکار کرتا ہے مینے بہت عرضیان جبار کو لکھین
کہ میرے فرزند کو چھوڑ دے مین سلطنت سے باز آیا اوس ظالم نے نہ مانا اب اتنا حکم دیا ہی بعد
ایک مہینے اوسکو دیکھنے جاتے ہین غم تازہ لیکر آتے ہین بدیع الزمان نے کہا ہم اوسے جاکر
رہا کرینگے لالان نے کہا آپ مین نشانیان طلسم کشائی کی ہین مین تین نجومیون سے پوچھ چکا
ہون کہ وہ شخص سیلان کو رہا کریگا کہ جو پہلے کوہ مراد تک جاے اور حکیم خدا پرست اوسکے معین
ہون تب صورت رہائی سیلان نکلے بدیع الزمان نے کہا کوہ مراد کہان ہی لالان نے کہا یہانسے
پانچ کوس پر ہی بدیع الزمان نے کہا ہمین بتا دو لالان نی بہت منع کیا کہ بیٹا تو میرا ہاتھ سے
گیا تجھ ایسے شیر کو مین ضائع کرون جو کوہ مراد مین جاتا ہی پلٹ کے نہین آتا بدیع الزمان نے
نہ مانا لالان کو ہمراہ لیکر سمت کوہ مراد روانہ ہوا دوسرے دن سامنے سے اک کوہ فلک شکوہ دکھائی

دیا بدیع لالان سے رخصت ہوکر اندرون کوہ مراد روانہ ہوا دو کلمہ داستان نسرین جادو کہ بدیع
نے بروقت روانگی سمت مہران قوی بازو کے روانہ کیا تھا بیان ہوتے ہین نسرین عرضی لیے
جاتی ہے اظلم و آہوان تلاش بدیع الزمان کی کرتے کرتے ایک صحرا مین آ اوترے اپنے عیار ساسان کو
روانہ کیا کہ جب پتہ ملے ہمکو خبر کرنا ساسان چلا آتا ہے کہ نسرین کو دور سے دیکھا کمند مین خس پوش کر کے
نسرین کو گرفتار کیا سامنے اظلم کے لایا اوسنے حال ملکہ مفصل نہ بنایا تلاشی لی نامہ بہ مہر بدیع الزمان
نکلا نسرین جادو کو تو مقید کیا خود بہ جمعیت اکثر سمت باغ تصویر بہ ارادۂ قتل مہران قوی بازو
روانہ ہوا کہ پہلے چلکر اوسکو قتل کرین تصویر باغ درست ہو بدیع الزمان کہا جائیگا یہان مہران
قوی بازو بیچارہ مصیبت کا مارا فلک کا ستایا فقیر بنا ہوا بیٹھا ہے کہ اسکا باپ خورشید شاہ بھی
آیا مہران قوی بازو نے صفت بیان کی خورشید بھی نادیدہ مطیع ہوا کہ لشکر اظلم آ کر پہونچا
بعد رسم نامہ و پیام طبل جنگی بجا آہوان جادو میدان مین نکلا چند رفیقان مہران قوی بازو
نکلے گرفتار سحر ہوگئے دوسرے دن مہران قوی بازو بھی گرفتار ہوا آہوان نے رسن سحر مین باندھ
لیا سامنے اظلم کے لایا اظلم نے حکم دیا آجکی شب یہان جشن کرو کل تصویر باغ تیار کر کے کہ راہ
مسدود ہوجائے سمت باغ سروستان چلینگے اظلم و آہوان تخت پر بیٹھے کہ چوبدار نے خبر دی
حال جشن سنکر ایک گویا آیا ہے اظلم و آہوان نے بلوا لیا گویا خوب گایا شراب پلاکے سبکو بیہوش
کیا اور آہوان و اظلم کو قتل کیا خورشید و مہران و نسرین نے رہائی پائی امیہ بن عمرو نے
صلاح کی کہ عرضی مندرج جملہ احوال مجھکو دو اور خود سمت باغ سروستان بتلاش بدیع الزمان
چلو نسرین نے خورشید کو تخت پر بٹھایا مہران قوی بازو کو ہراول کیا خود منتظم ہو کر سمت باغ
سروستان کے روانہ ہوئی امیہ سمت امیر چلا وہی عرضی جو بدیع الزمان نے سمت نسرین
روانہ کی تھی جو حال سب گذرے وہ بھی درج کرالیے جو آنکھون سے دیکھا وہ بھی عرض کریگا اتش
فکر مین جاتا ہے اسکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا اور بدیع الزمان گرد لشکر شکن لالان شاہ سے
رخصت ہو کر درۂ کوہ مین داخل ہوئے درہ نہایت تنگ و تاریک بڑی تکلیف اوٹھائی بمشکل تمام
باہر نکلے دیکھا صحرائے سبزہ زار نواح دلکشا طائران زمزمہ سرا حیران ہوئے کہ یہانتو کوئی بلا نہین ہے
سوائے راحت کی خرامان خرامان چلے تھوڑی دور چلے تھے ایک قلعہ دکھائی دیا زیر قلعہ دریا ہے اندر سے

قلعہ کے صدہا بیمار ڈولیون مین سوار ہوکر کنارے دریا کی ٹھہرتے جاتے ہین وہ بیماران دل فگار بنگاہ یاس دریا کو دیکھ رہے ہین ایکطرف آکر بدیع الزمان بیٹھے مگر حیران کہ کنارے دریا کے بیمار کسکی فکر مین ہین تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک کشتی پر ایک حکیم وضع بہت معقول آکر پہونچا جسکی نبض دیکھی جیب سے نکالکر پڑیا دی اوسنے فوراً صحت پائی ڈولی مین چڑھکر آیا تھا اپنے پانون سے حکیم کو دعائین دیتا ہوا چلا گیا اسی طرح وہ حکیم سبکا علاج کرتا ہوا تا بہ بدیع الزمان آیا بدیع الزمان نوجوان نے براہ ظرافت ہاتھ اوٹھا دیا اوس طبیب نے نبض دیکھی عرصۂ دراز تک ہاتھ رکھے رہا ہاتھ چھوڑکر کہا ایجوان تو مریض تو ضرور ہے ابکی پنجشنبہ کو آکر تشخیص کرونگا یہ شہر مرادیہ ہے اسمین جاکر رہو آج ہی کے دن آنا ہم ضرور تمھارا علاج کرینگے بدیع الزمان کو حیرت کہ دیکھیے یہ حکیم ہمارا کیا علاج کرے یہ سوچکر شہر مین آئے سرا مین فروکش ہوے اکہ یاقوت احمر کا بیچکر ایک مرکب خریدا دو دن گذرے تھے کہ سرا مین ملہٹا ہوا سب مسافر و غیر مسافر لباس بدلکر جاتے ہین مہترانی بھی ٹپاری کھولے بیٹھی ہے آئینہ دیکھکر اپنے کاجل لگا رہی ہے بدیع الزمان نے قریب آکر پوچھا بی مہترانی آج شہر مین کیا ہے یہ سب لوگ کہان جاتے ہین اسنے کہا کہ اے شہریار ملک مرادشاہ کی ایک دختر بلند اختر ہے ملکہ حسن آرا شیرین کلام بعد ہر مہینے کے اپنے قصر پر جلوہ فرما ہوتی ہے عاشقان جمال بہر نظارۂ گل رخسار اوس ماہ تمثال کے آتے ہین جو کوئی عاشق ہوتا ہے ایک نقارہ شرطی بادشاہ نے رکھوا دیا ہے خواستگار عاشق زار اوسپر چوب لگائے کل خلقت جمع ہوتی ہے ایک نقابدار سیاہ پوش حرم مین شاہ کے رہتا ہے اوس سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے حکم ہے جو اوسکو زیر کرے ہمراہ ملکہ کے شادی ہو ورنہ نقابدار زیر کرکے اوس عاشق زار کو قتل کرڈالتا ہے حضور ہمارے سامنے آج تک کسی کو وصل نہین نصیب ہوا صدہا شاہان فیروز فال پہلوانان رستم خصال تاجران باکمال عاشق ہوکر آئے نقابدار کے ہاتھ سے قتل ہوے ایک مزار عاشقان تیار ہوگیا ہے قبرین کشتگان حسرت و یاس کی بنی ہوئی ہین انکو دیکھکر کلیجہ پھٹتا ہے یہ حال سنکر بدیع الزمان گرد لشکر شکن پشت مرکب صبا رفتار پر سوار ہوے شہر مین گھوڑا اوڑاتے ہوے داخل ہوے دیکھا کہ مشتاقان جمال باکمال سمت قصر ملکہ جاتے ہین یہ بھی آکر زیر قصر عقیق نگار پہونچے ہزارہا طالبان دیدار کھڑے ہین ناگاہ دریچہ کھلا کرسی پر ایک آفتاب حشر جلوہ گر ہوا بدیع الزمان گرد لشکر شکن کی نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک قتالۂ عالم چہرۂ گل

باغ حسن و صفائی رخ ماہ پر ضیا جبین انور ستارۂ درخشان آنکھین نرگس شہلا رکھین عنبرین گو پیچ و تاب خنجر ابرو برائے قتل عاشقان تیر سہی قد خورشید حد ہلال ابرو عنبرین مو چشم جادو گس زبان سے صفت اوسکی جمال باکمال کی طرز بیان مین آئی یہ کیفیت تھی موافق ان اشعار کے

بال بکھرے ہوی وہ چہرے پر
سانپ جسطرح غصے مین ہوئے
قاتل خلق کا فسر پر فن
جنکی مشتاق ہووے خلق خدا
یہ بھی کہتے ہین بعض نکتہ بین
یہ خط کہکشان یہ ابرو ہین
مہ کامل جو اسنے لڑجائے
ہی یقین وہ بھی اپنے منھہ کی کھائے
دہن تنگ حقۂ گوہر
نیلی نیلی رگون کا جس سے اوبھار
اوبھری اوبھری وہ چھاتیان اوسپر
تو لگائے وہ اپنے سینے سی
وہم روشن نی کچھہ لگا کر پتا
آئینہ مین شکم کے بال آیا
پائجامے مین یون ہین جلوہ فگن
ہاتھہ ملتا تھا اپنے دزد حنا
سر پہ آنچل پڑا دوپٹے کا

ابر ہو جسطرح سے گرد قمر
چشم مستانہ وار حد سے سوا
تھا یہ ظاہر کہ ہین یہ دور ہرن
ایسے خنجر تھے ابروے کافر
ہین یہ دونون ہلال چرخ برین
گورے گورے وہ عارض پر نور
صاف منھہ پر طمانچہ پڑ جائے
پتلے پتلے وہ ہونٹھ پان سی لعل
یا اوسے کہیے غنچۂ گل تر
لوح سیمین وہ سینۂ پر نور
قبۂ نور جسکو سمجھے بشر
وصف موی کمر ہے حد سی فزون
تار خط شعاع مہر کہا
ساق پا مین تو نور کا ہی ظہور
شمع فانوس جیسے ہو روشن
قد کی تعریف مین ہی حیرانی
پیاری پیاری وہ بانکی بانکی ادا

ہوی خوشتر نگ پیچ کھائی تھے
لال ڈورے کھینچا کھینچا نقشا
طاق ابرو کا مرتبہ ہے سوا
زخم جنکے کبھی نہون ظاہر
کعبۂ عاشقان یہ ابرو ہین
رنگ گل جنکے آگے ہو کافور
رنگ گل گر مقابلے کو آے
زرد ہو جاے جسکو دیکھکے لعل
وہ گلا یار کا صراحی دار
صاف و شفاف مثل سینۂ حور
ہاتھہ آئین کہین جو عاشق کے
درد سر ہو جو موشگافی کرون
طبع نازک نے بھید یہ پایا
یا تراشی ہوئی ہے شاخ بلور
لال مہندی سے دونون تھے کف پا
کلک قدرت کہون کہ سرو سہی
بدیع الزمان گرد لشکر شکن

کی نگاہ جو جمال جہان آرا پر اوس پری پیکر کے پڑی سنان مژگان سینۂ بے کینہ مین گڑی آہ کرکی گرے بیہوش ہوی وہ مغرور تو اوٹھہ گئی ایک جلوۂ حسن مین صدہا کو دیوانہ کیا آہ واہ کرتے ہوے مشتاق ملنے بعد عرصۂ دراز بدیع الزمان کی آنکھہ کھلی مست مے محبت لڑکھڑاتی ہوی طرف اس فقار کے

چلے وہان جو سپاہی نگہبان ہین اونھون نے جمال باکمال بدیع الزمان دیکھکر آواز دی ایجوان
خبردار اوسکے قریب جانا دیکھہ صدہا قبرین بنی ہین بدیع الزمان نے جواب بھی نہ دیا چوب اوٹھاکر نقارے پہ
لگائی نقارے کے دو ٹکڑے ہوے تمام خلقت پلٹ پڑی جمال بدیع الزمان دیکھکر بازار یوسفی ہوگیا ہر شخص
منتین کرتا ہے کہ اے شخص بھاگ جا ہم سپاہیونکو سمجھا لینگے بدیع الزمان نے کسیکو جواب دیا مرکب پر
سوار ہوکے پلٹا حسن آرائے شیرین کلام قصر سے اوترکر محل مین آئی ہین کہ نقارے کی آواز کان
مین آئی کنیزون سے کہا دیکھو تو آج کوئی اجل گرفتہ اور آیا نقارہ بجایا کنیزنے آکر جمال باکمال بدیع الزمان
کو دیکھا حیران جمال ہو آکر ملکہ سے تعریفین کین ملکہ بیقرار ہوکر کوٹھے پر آئی جمال بدیع الزمان
کو دیکھکر خود بھی عاشق ہوئی کنیزون سے کہا مین اپنی جان دونگی افسوس بیچارہ مسافر مفت
مین مارا جائیگا یہ ذکر تھا کہ نقارے پر چوب پڑی ملک مراد شاہ اس شہر کا حاکم تخت پر سوار ہوکر
آیا جمال بدیع الزمان دیکھکر اوسنے بھی بہت سمجھایا کہا نقابدار سلاح آراستہ کر رہا ہی آیا چاہتا ہی
تم نکل جاؤ ہم سمجھا لینگے بدیع الزمان نے کچھہ جواب دیا یہ ذکر تھا کہ نقابدار سیاہ پوش بصد جوش
وخروش میدان مین آکر للکارا کون ہی جو میری معشوقہ سے دعوی عشق کرتا ہے بس بدیع الزمان
سامنے آئے قصر پر ملکہ رونے لگی بدیع الزمان گرد لشکر شکن و نقابدار سیاہ پوش سے نیزہ چلنے لگا
جب نیزۂ نقابدار قریب سینۂ بدیع الزمان آتا ہے ملکہ بیقرار ہوکر چاہتی ہی اپنے کو کوٹھے سے
گرادون خواصین روک لیتی ہین جب بدیع الزمان بند کھولتے ہین ملکہ سجدہ کرتی ہی یہان تک
کہ بدیع الزمان نے نیزہ اسکا نکالا اسنے تلوار ماری بدیع الزمان نے قبضے پر ہاتھہ ڈالا اوسنے
گریبان پر ہاتھہ ڈالا کشتی ہونے لگی بدیع الزمان کو یہ معلوم ہوا کہ جسم سے اس نقابدار کے شعلہائے
آتش نکل رہی ہین پھر بھی بمشکل لڑے نقابدار نے زیر کیا خنجر گلے پر رکھا مراد شاہ کو رحم آگیا تخت
سے کود کر زیر خنجر ہاتھہ رکھدیا کہا اے نقابدار تو نے صدہا کو قتل کیا مینے کبھی دخل نہ دیا یہ مرد مسافر
ہی بالکل ناواقف ہے اسے شہر سے نکالدو ملازمان نقابدار بدیع الزمان کو ساتھہ لیکر بیرون شہر
آئے ملکہ بیقرار جاکر چھپر کھٹ پر گری بدیع الزمان جب بیرون شہر آئے حجاب مین ارادہ ہوا
اپنی جان دیدون خیال ہوا پہاڑ پر جاکر اپنے کو دریا مین گرادون آبرو گئی ڈوب کے مرین پہاڑ
پر آیا اپنے کو دریا مین گرادیا کئی ہزار گز کی بلندی سے گرے معلوم ہوا کسی نے ہاتھہ پر ہاتھہ ڈالا

متوجہ ہوا اسی آنکھہ بند ہوگئی تھی اب جو آنکھہ کھلی اوسی مرد حکیم کو دیکھا کشتی پر سوار کیے ہوے لیے جاتا ہی کہا اے شہریار ہینے آپکو نہین پہچانا ایک ہفتہ آپنے شہر مین سیر کی ہینے جب جاکر اوستاد سے کہا اونہون نے فرمایا ہم اسی شیر کے مشتاق تھے ورنہ کفار کے علاج سے ہمکو کیا منافع آپنے نقش باطل صفحہ قلب پر جما لیا اب طلسم کشائی مین مشکل پڑیگی بدیع الزمان نے حجاب سے کچھہ جواب دیا اوس حکیم وضع نے پار آکر بدیع الزمان کو اوتارا اپنے ساتھہ لیکر ایک باغ مین آیا دیکھا ایک بزرگ عبادت گزار بیٹھے ہوے عمل خوانی کر رہے ہین بدیع الزمان کو دیکھکر اوٹھہ کھڑے ہوے کہا اے فرزند ارجمند صاحبقران ہم مدت سے آپکے مشتاق تھے یہ کہکر گلے سے لگایا دنگل پر بٹھایا آب و طعام پیش کیا مکرر یہی کلمہ کہا نقش باطل دل سے محو کیجیے ورنہ خرابی ہوگی استاد حکیم خداپرست نے آپ کا پتا بتایا تھا مین آپکا مشتاق ہوا جب شاگرد نے آکر مجھسے کہا مین سمجھہ گیا کہ طلسم کشا آیا آپ لڑے اپنے کو جاتے ہی بلا مین پھنسایا اوس نقابدار سے زیر ہونے مین کچھہ شرم نہ کیجیے وہ ساحر ہی میرا نام ابرار سجادہ نشین ہی یہ طلسم بنایا ہوا حکیم خداپرست کا ہی وہ میرے استاد تھے ان نمکحرامون نے قبضہ کیا نجاست مین میری حکیم صاحب مقید ہوے ایک قفس مین بند کرکے اک باغ مین رکھا ہی جب نمکحرامون نے چاہا کہ اصل طلسم پر قابض ہون حکیم صاحب نے بزور اسماے الٰہی دربند بنائی ساحرون کا قبضہ نہ ہوا آخر نجومیون نے اونکو صلاح دی یہ تو بہت خوب ہی جہانپر کہ دربند عمل ہے آگے دربند سحر تیار کرو فتح نہ ہوسکیگا اگر ساحر ارادہ کریگا تو دربند عمل پر عاجز رہیگا اگر مسلمان جائیگا بسبب عمل کے مجبور ہوگا یہی سامان کرکے نمکحرامون نے قبضہ کیا خدا فضل کرے بعد عمل خوانی آپ دربند سحر پر غالب ہون اوسوقت آپکو حکیم صاحب کے پاس لیچلونگا کہ دربند عمل بغیر اون آپکی فہمایش کے نہ فتح ہوگا جب آپ قصد کرین کہ میرے پاس تشریف لائین اس تعویذ کو اپنے پاس رکھیے گا آگ دکھائیے گا موکل اسکے آپ کو میرے پاس پہونچا دینگے یہ کہکر فرمایا کہ ابھی تو آپ بیٹھکر عمل زہرہ پڑھین یہ باتین میری آخر مین کام آئینگی بدیع الزمان کو سامان عمل خوانی مہیا کردیا بدیع الزمان مصروف عمل خوانی ہوے امیہ بن عمرو جو عرضی لیکر چلا تھا صحرا مین قاسم شکار کھیل رہے تھے امیہ کو دیکھہ کر حال پوچھا امیہ گھبرایا ہوا تھا اس خیال سے کہ مین خدمت مین اپنے آقا کی پہونچون وہ کاغذ اوسنے قاسم کو دیا قاسم نے جو وہ نامہ پڑھا بیتاب ہوگیا کہا لو اس کشتی گیر نے سامان شوکت پیدا کیا ہوشربا سے

تو نکل بھاگا اب یہان آکر قصد ہوا کہ طلسم کو فتح کرون مین چلکر طلسم کو بہ تعجیل فتح کرلون انکی شکلین
باندھکر خدمت مین داداجان کی پہونچا دون دنگل رستم پر قبضہ کرون کہ پھر کبھی نام شجاعت نہ لے
یہ کہکر مع قیماس خان وغیرہ بجمعیت بارہ ہزار جوانان صف شکن طرف باغ کے چلے شاہزادے کا
ارادہ تھا سمت باغ سروستان جاون قریب شہر لالاتیہ پہونچے لالان شاہ کو بطور فقیر دیکھا قاسم
نے کہا وہ کشتی گیر اپنی جان بچاکر بھاگ گیا مین تیرے بیٹے کو رہا کرونگا لالان نے بہت سمجھایا قاسم
نے نہ مانا سیارہ کو اپنے ہمراہ لیکر اندرون باغ ہمیشہ بہار آئی سیارہ نے عرض کی پہلے حقیقت
یہان کی دیکھ لیجیے پھر دست اندازی ہو قاسم چھپکے بیٹھے دیکھا برابر چبوترہ بلور کے بہت درخت
سرو ہین اوسمین ایک صندوق آئینہ لگا ہی دوپہر رات گئے ایک ساحرہ آئی صندوق اتارکر اوسنے
سیلان کو نکالا فہمایش اپنے وصل کی کرنے لگی جب اوسنے نہ مانا شرارہ نے غصے مین سیلان کو
تازیانہ مارا قاسم کو تاب نہ آئی شرارہ پر تلوار ماری شرارہ نے سحر کرکے قاسم کو پکڑ لیا یہ ماجرا
سیارہ نے دیکھا کہ شرارہ قاسم کو تخت پر بٹھاکر روانہ ہوئی قاسم کو دیکھکر عاشق ہوئی لیکر اپنے
شہر شراریہ مین آئی اسکی دایہ نرگس جادو نے جبتک حال سنا کہا او شرارہ تو نبیرہ حمزہ کو لائی
اسکے تعاقب مین عیار آئینگے ایسا ڈرایا اسنے قلعہ بند کیا سیارہ باغ سے نکلا قیماش خان وغیرہ
نے حال گرفتاری قاسم بیان کیا یہ تبلاش قاسم چلا سیارہ پھرتے پھرتے برابر قلعہ شراریہ
کے پہونچا ہمیہ کشتون سے معلوم ہوا یہی قلعہ شراریہ ہی مگر راہ بند ہی سیارہ زیر درخت بیٹھا
رو رہا تھا کہ اندر سے قلعے کے ایک عقاب آکر چشمے پر بیٹھا اوسے پتھر سے مارا جھولی اوسکی دیکھی ایک
نامہ طرفسے ریحان جادو کے پایا کہ تیمار نے اپنے خسر کو لکھا ہی کہ مان میری مرگئی زوجہ کو میری
محافے مین سوار کرکے فلان صحرا مین رکھدو مین آکے لیجاؤنگا آج کل قلعہ بند ہے سیارہ بشکل
عقاب ضبع تیمار مین آیا اوسنے خاطر کی اور گھر مین جاکر زوجہ سے کہا کہ داماد نے تمھاری بیٹی
کو طلب کیا سیارہ عروس کو بیہوش کرکے چاہ مین ڈالدیا خود بشکل عروس بنا صبح کو تیمار نے محافے مین
بٹھاکر وعدہ گاہ مین رکھدیا ریحان جادو وقت پر آیا محافہ لیکر شہر مین آیا سیارہ نے شراب
پلاکر ریحان کو قتل کیا اور زن حمبیلہ کی شکل بنکر شل فریادیون کے باغ مین شرارہ کے آیا اور
قاسم کو صحبت مین بلایا سیارہ نے کہا اگر حکم ہو تو مین اسے راضی کردون شرارہ قدمونپر گر پڑی

سیارہ نے قاسم پر اپنا حال ظاہر کرکے راضی کیا صحبت مین لا کر قاسم کو بٹھایا خوب گایا شراب پلا کر
خوب بیہوش کیا چاہا قتل کرے نرگس جادو دایہ شرارہ عین وقت پر آگئی سیارہ کو پکڑ لیا شرارہ
کو ہوشیار کرکے کہا اسی طرح سیکڑون بلائین آئینگی یہ جوان تجھکو قبول نکریگا ان دونون کو بخدمت
جبار شاہ بھیجا شرارہ مجبور ہو کر قاسم کو لیکر سمت جبار یہ چلی ہرکارون نے خبر دی کہ لالان شاہ
بانی فساد اور کل لشکر اس نبیرۂ حمزہ کا قریب باغ ہمیشہ بہار اترا ہے شرارہ نے کہا ان سب
کو بھی لیتی چلون نرگس نے کہا ان فسادون مین نہ پڑ شرارہ کو بوجہ محبت قاسم حیلہ ملا جب کہ
سردار اسکے قید ہونگے دبا دے مجھے قبول کریگا عرضی تو اسی مضمون کی بخدمت جبار شاہ روانہ کی
اور آپ قریب باغ آئی قیماتش خان لشکر کو لیکر مقابلے مین آیا شرارہ کو پشت پر لیکر اتری
طبل جنگی بجوایا صبح کو دونون لشکر مقابل ہوے شرارہ نے ایک سوار سحر کا بنا کر میدان مین
بھیجدیا سوار سحر نے سرداران قاسم پکڑ لیے دوسرے دن میدان مین سوار للکار رہا ہے لالان
نے دعا کی آسمان سے بجلی چمکی اور سوار پر گری سوار کے دو ٹکڑے ہوے سب نے دیکھا ملکہ
نسرین جادو آسمان سے ظاہر ہوئی بعد لمحہ کے مہران قوی بازو مع خورشید آکر پہنچے
شرارہ مقابلہ نسرین مین آئی نسرین نے شرارہ سے آکر مقابلہ کیا شرارہ زخمی ہوئی
نرگس نے نکل کر مقابلہ کیا نسرین نے نرگس کو سحر سے قتل کیا شرارہ شکست کھا کر بھاگی
مین منزل پر مقام کرکے عرضی مندرجۂ جملہ حالات بخدمت جبار شاہ روانہ کی جبار شاہ
نے اغلال جادو کو برائے مدد شرارہ اور احلال جادو کو سمت باغ سروستان برائے
گرفتاری ملکہ گلعذار روانہ کیا نسرین نے لشکر لا کر قریب باغ ہمیشہ بہار اتارا ایک
عرضی بخدمت ملکہ امتحان و ملکہ گلعذار روانہ کی اب مع مہران قوی بازو و خورشید و
لالان و نسرین مشغول عیش ہوئی دو کلمۂ بدیع سنیے بعد اکیس دن کے بڑی کوشش
سے عمل تمام کیا حکیم نے کہا آپ نے عمل تو تمام کیا نقوش باطل دل سے محو نہ کیجیے آج شب کو
ستارۂ زہرہ بشکل نازنین آپکے سامنے آئیگا آرزوے فتاحی طلسم بیان کیجیے گا آرزوے وصل
حسن آرای شیرین کلام نہ فرمائیے گا ورنہ بڑے بڑے دھوکے ہونگے جب شب کو نازنین
سبز پوش سامنے بدیع الزمان کے عمل پڑھنے مین آئی پوچھا اے شیر بیشۂ صاحبقرانی

کیا آرزو ہی بدیع تو محبت حسن آرا مین مبہوت ہین یہی منھہ سے نکل گیا کہ آرزوے وصل حسن آراے شیرین کلام رکھتا ہون نازنین نے مکتوب دیا تا حصول لوح دربند جباریہ یہ مکتوب بجاے لوح ہے بدیع الزمان بوقت سحر مکتوب لیکر خدمت مین حکیم صاحب کی آئے حکیم صاحب نے کہا آپ نے نقوش باطل دلسے محو نہ کیے ستارۂ زہرہ سے آرزوی وصل حسن آرا بیان کی بڑے بڑے دھوکے پڑینگے آپ کو تکلیف ہوگی یہ وہ طلسم ہے کہ جباریہ جب فتح ہوگا یہ لوح بیکار ہوجائیگی جب لوح کل طلسم ملیگی مرحلہ جات فتح ہوکر بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہوگا ایک ایک حاکم شہر آپسے فرداً فرداً لڑیگا بدیع الزمان حکیم صاحب سے رخصت ہوے بموجب حکم مکتوب ایک صحرا مین آئے سرخ پوش جنی اس مقام کا منتظم تھا بہ حکم مکتوب اسم پڑھکر اوسکو مطیع کیا سرخ پوش نے بھی یہی عرض کی کہ نقوش باطل دلسے محو کیجیے مین بھی جابجا مدد کرونگا بدیع الزمان کو ہمراہ لایا ایک تاجدار سے ملاقات کرائی اسنے لوح دربند جباریہ بدیع الزمان کو دی بدیع الزمان لوح لیکر بڑھے تھے کہ ایک ساحل فیل پر سوار آیا بہ حکم لوح تیر سے اوسکو مارا سامنے سے ایک باغ دکھائی دیا اندر سے ایک خواص روتی ہوئی آئی کہا اے شہریار ملکہ حسن آرا آپکی محبت مین شہر مرادیہ سے بھاگ کر بخوف نقادار یہان آئی ہین بدیع الزمان اندر آئے شوق محبت مین لوح نہ دیکھی اس بیحیا نے شراب پلاکر لوح لے لی آواز دی منم گلگونہ جادو او ظالم تونے میرے فرزند فیلان کو مارا یہ کہکر بدیع الزمان کو لیکر بیرون باغ آئی خواصون سے کہا اب کدھر چلون اگر سمت جباریہ جاؤن تو دفن فرزند ملتوی رہے اسی فکر مین تھی کہ ایک نقادار پیدا ہوا کہا اے گلگونہ مرحبا جبار شاہ نے کہا ہے کہ لوح اور قیدی میرے پاس بھیجدے تجھکو چالیس دن کی مہلت براے ماتم فیلان دی گئی گلگونہ نے نام پوچھا کہا ہوشیار جادو عزیز جبار شاہ گلگونہ نے بہ صلاح خواصان لوح تو نہ دی بدیع الزمان کو حوالے کیا لوح لیکر واسطے دفن فیلان کے چلی وہ جوان بدیع الزمان کو لیکر درہ کوہ مین آیا کہا آپنے نقوش باطل دلسے محو نہ کیے آخر لوح کھوئی منم سرخ پوش جنی مینے آپکو نکال لیا یہان بیٹھکر اسم پڑھیے کہ آپ مین طاقت آئے مین فکر لوح مین جاتا ہون سرخ پوش چلا بدیع الزمان اسم تعلیم کردۂ سرخ پوش پڑھنے مین مصروف ہوے شرارہ جادو بعد قتل ہونے نرگس کے ایک کوہ پر ٹھہری تھی اغلال جادو فرستادۂ جبار شاہ پاس شرارہ کے آن

پہونچا شرارہ کو ساتھ لیکر سمت باغ ہمیشہ بہار روانہ ہوا جب آغلال آیا شرارہ نے
حال قید قاسم بیان کیا اغلال نے کہا مین انتظام عیاران کرونگا شرارہ کو ساتھ لیکر
مقابلہ قیماش خان وغیرہ مین آیا طبل جنگی بجوایا نسرین کو زخمی کیا عین وقت پر امتحان جادو
آکر پہونچی برق چمکائی اغلال کے دو ٹکڑے ہوے قاسم وغیرہ کو چھوڑا لیا شرارہ بھاگ گئی
امتحان قاسم کو لیکر سمت باغ ہمیشہ بہار چلی اجلال و اغلال دونون بھائیون کو جیبار
نے روانہ کیا تھا اغلال تو ہاتھ سے امتحان کے مارا گیا اجلال قریب باغ سروستان
پہونچا امتحان تو یہان سے جا چکی تھی ملکہ گلعذار کو مع کنیزونکے سحر سے پکڑ لیا لیکر سمت جیبار
چلا یہان جب امتحان نے ہمراہ قاسم مین منزلین طے کین ایک شب کو خواب پریشان بقید
ملکہ دیکھا قاسم سے بمنت عرض کی آپ کی چچی صاحبہ ہان تنہا ہین مین اونکو بھی لے آون
تو بوجہ حسن لشکر گشتی ہو امتحان تو سمت باغ سروستان روانہ ہوئی خبر قاسم کی سنکر مہران
و خورشید بھی آکر داخل لشکر قاسم ہوے شرارہ جادو عاشق قاسم بعد قتل اغلال شکست
خوردہ جاتی تھی کہ راہ مین اجلال جادو سے ملاقات ہوئی اب اجلال نے جو حال قتل
اغلال سنا بغصہ شرارہ کو ہمراہ لیکے مع قید ملکہ مقابلہ لشکر قاسم مین آیا یہان کوئی سوائے
نسرین کے جادوگر نہ تھا روز اول رات کو جاکر بزور سحر نسرین کو پکڑ لایا صبحکو لشکر قاسم پر
سحر کرنا شروع کیا اس قدر پتھر برسائے کہ قاسم و سیارہ و قیماش خان و لالان شاہ
وغیرہ سب پتھر کے ہوگئے شرارہ جادو کو یہان نگہبان کیا آپ ملکہ گلعذار کو لیکر سمت
جیبار چلا لیکن سرخ پوش جنی بدیع الزمان کو جسنے اسم پڑھوایا کہ جسم مین طاقت آئی یہان حاضر
ہی شب کو بدیع الزمان نے ابرار سجادہ نشین کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین کہ صبح کو جو سانحہ
دیکھنا اوسکے تعاقب مین جانا بہ صلاح سرخ پوش کام کرنا لوح دستیاب ہوگی بدیع الزمان
نے صبح کو سرخ پوش سے حال خواب کہا درہ کوہ مین بیٹھے ہین کہ رونے کی آواز آئی دیکھا
گلگونہ جادو سر برہنہ چار سو کنیزین ساتھ صندوق مین لاش فیلان لیے جاتی ہے اوسی کے
تعاقب مین بدیع الزمان و سرخ پوش چلے بعد پانچ کوس کے دیکھا ایک گنبد بلور ہے
اوس مین ایک شگاف ہے پشت گنبد پر قبرستان گلگونہ نے زیر گنبد بیٹھکر بخورات روشن کیے

یا خداوند بلور مین میرے فرزند کو زندہ کر دیجیے شیرینی اوسی شگاف مین پھینکدی بعد دو گھڑی
کے گنبد سے آواز آئی کہ ای گلگونہ قبر مین فیلان کو مع صندوق رکھدی ابکی دو شنبہ کو زندہ کر دینگے
گلگونہ لاش قبر مین رکھکر پلٹ گئی سرخ پوش نے بدیع الزمان سے کہا آپ اس اسم کو زیر گنبد بیٹھکر
پڑھیے مین شگاف سے داخل گنبد ہوتا ہون اسمین کوئی شیطان ہے برکت اسم خدا اسے جا کرتا ہون
بدیع تو اسم پڑھنے بیٹھے سرخ پوش بسم اللہ کہکر شگاف سے داخل گنبد ہوا بدیع الزمان نے دیکھا اندر
سے شعلے نکل رہے ہین گنبد مین ایک شیطان بیٹھا تھا سرخ پوش بوجہ برکت اسم کے اوسکا سر لیکر نکلا
بدیع الزمان نے گلے سے لگایا اب بدیع و سرخ پوش داخل گنبد ہوے بروز وعدہ گلگونہ آئی
سرخ پوش نے بہ غیظ آواز دی کیون ای گلگونہ طلسم کشا کو پکڑا لوح چھینی ہمکو لوح نہ دکھائی
گلگونہ کو ایسا ڈرایا کہ اوسنے لوح لاکر شگاف مین پھینکدی سرخ پوش نے کہا اب جا کل تیرے
فرزند کو زندہ کر دینگے گلگونہ اودھر گئی بدیع بہ مدد سرخ پوش لوح لیکر نکلے سرخ پوش کو رخصت
کیا بہ حکم لوح اسم اعظم پڑھا ایک مرغ زرین آسمان سے پیدا ہوا اوسپر سوار ہوے مرغ نے بدیع الزمان
کو باغ مین گلگونہ کے پہونچایا گلگونہ نے بڑے بڑے سحر کیے بدیع الزمان پر بسبب لوح کے
تاثیر نہ ہوئی اسم پڑھکر تلوار سے گلگونہ کو قتل کیا اب بدیع الزمان بحکم لوح سمت جبار یہ چلے تھے کہ
سامنے سے مراد شاہ کو دیکھا کہ پانچہزار جوان سے گریان و نالان پیدا ہوا عرض کی اے شہریار
یہ سانحہ ہوا کہ حسن آرای شیرین کلام جو میری دختر ہے جس نقابدار کو آپ دیکھ آئے تھے
یہ ملازمان جبار شاہ سے تھا اگر میری دختر پہ عاشق ہوا سوال شادی کیا مینے پانچ برس کی
مہلت لی نجومیون نے مجھسے کہا تھا کہ یہ دختر فرزند صاحبقران کی تقدیر مین ہے اسی واسطے
قصر عقیق بنوایا اور یہ رسم مقرر کی آپ بھی اوس سے زیر ہوے اب یہ خبر جبار شاہ کو ہوئی
اوسنے کاؤس جادو کو بھیجا اوسنے نقابدار کو آکر پکڑ لیا شہر لٹنے لگا کاؤس تو ملکہ کو ہمحانی
مین سوار کرکے لیگیا مین یہان بھاگ کر آیا بدیع الزمان بغیظ و غضب تمام سمت جباریہ چلے
تھے کہ راہ مین امیہ بن عمرو نے آکر خبر سنائی کہ اجلال جادو ملکہ گلعذار کو لیے جاتا ہے بدیع الزمان
رنجیدہ ملے اجلال گلعذار کو لیے اوترا تھا کہ بدیع لشکر اجلال پر آکر گرے برکت لوح سے
سحر تو تاثیر نہ کرتا تھا گھسکر اجلال کو مارا ملکہ گلعذار کو ہمراہ لیا راہ مین خبر سنی کہ لالان و

قاسم وغیرہ پتھر کے بنے ہوے قریب باغ ہمیشہ بہار کے مبتلای مصیبت ہین شرارہ جادو
وہانکی نگہبان ہے نام قاسم سنکر دل بیقرار ہوگیا امیہ نے سب حال بیان کیا بدیع مع مراد شاہ
آکر لشکر شرارہ پر گرے لوح چمکائی شرارہ جادو خیمے سے نکل ٹری ٹرے ٹرے سحر کیے تاثیر بدیع
پر نہ ہوئی شرارہ نے چاہا تڑپ کر نکلجاؤن بدیع الزمان نے تیر مارا سینے کو توڑکر پار گذرا آواز
آئی کشتی مرا نام من شرارہ جادو بود لوح کا پانی سب قیدیون پر چھڑکا سبنے رہائی پائی قاسم
و سیارہ دستیاب نہ ہوے بدیع الزمان کو بڑا قلق ہوا قیماش خان وغیرہ نے دیکھا کہ ہمارا
آقا تو یہان نہین ہے آنکو اپنی فوج ساتھ لیا تلاش مین قاسم کی روانہ ہوگئے شرارہ کے مرنیسے
وہ صندوق آئینہ ٹوٹا سیلان سرخ پوش نے رہائی پائی بعد مدت اپنے باپ لالان شاہ سے
ملا بدیع الزمان بہ فرزندی وہ حشمت جمشیدی قریب باغ ہمیشہ بہار فروکش ہین قاسم کے
غائب ہونیکا بڑا قلق ہے کہ نہین معلوم میرے فرزند پہ کیا گذری ہر چند کہ وہ میرا بھتیجا ہے مگر میرے
بھائی رستم کا نور نظر پارہ جگر جوش جرات مین آیا بڑا رنج و ملال اوٹھایا ساحران غدار شکست خوردہ
خدمت مین جبار شاہ کی پہونچے تمام کیفیت آمد طلسم کشا بیان کی غصے مین بھرا ہوا اوٹھا وہ جادو
جو ملکہ حسن آرای شیرین کلام کو لیکر آیا تھا اوسکو بھی ہمراہ لیا ہر چند کہ نام سنکر مائل ہوا تھا کہا بعد
قتل طلسم کشا معشوق سے شادی کرونگا اوسوقت آکر پہونچا کہ بدیع الزمان لالان کو سب خویشون
سے ملایا ہے یاد قاسم مین پریشان ہین کہ جبار شاہ تین لاکھ ساحرون سے آکر گرا سحر کیے زمین
ہلادی ہزارہا بندگان خدا اسکے ہاتھ سے سیار گلشن جنان ہوے بدیع الزمان لوح گلے مین
ڈالکر اسوقت نکلے کہ جبار نے کل فوج کا محاصرہ کر لیا سحر کرتا ہوا آتا ہے اس قصد سے کہ اپنے
بھائی لالان شاہ کو قتل کرون سیلان اسی کی بیٹی سمیر پریا کی بھی ہے یہی خیال آیا کہ بھائی نے
میرے طلسم کشا کو بلایا بدیع الزمان نعرہ کر کے جا پڑے تلوار چلنے لگی بدیع نے لوح چمکائی ساحر ہزارہا
نابینا ہوگئے حصار سحر بھی ٹوٹا جبار شاہ بدیع الزمان کو دیکھکر چلگیا امتحان جادو وقت پر
آکر پہونچی ملکہ گلعذار کی حفاظت کرنے لگی مشہور ہے کہ اسکی ذات سے سارا فساد ہوا جبار نے جب
دیکھا میرا سحر بدیع الزمان پر تاثیر نہین کرتا ہے پرواز پیدا کر کے بلند ہوا چاہا نکلجاؤن امتحان
نے کہا ای شہریار جبار اگر نکلجائیگا فساد برپا کریگا بدیع نے لوح کو دیکھا بحکم لوح تیر بہرہ کمان مین پیوستہ

گیا تاک کر مارا جبار شاہ سہما بحکم قضا و قدر تیر دلدوز سینۂ باکینہ پر سوز پر ناری کے پڑا سینے کو توڑ کر پار گذرا تمام زمانہ سیاہ ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من جبار شاہ حاکم در بند اول طلسم خورشید نگار بود مرنے سے جبار کے ساحر بھاگے باقیماندہ نے چادر ہلائی مطیع ہوئے امتحان نے بڑھکر کاؤس جادو کو مارا ملکہ حسن آرا کو بھی رہا کیا بفتح و فیروزی داخل در بند جبار ہوئے اب جو لوح کو دیکھا تو لکھا تھا والسلام والاکرام بدیع نے امتحان نے امتحان سے کہا عرض کی ای شہریار بعد فتح ہونے در بند کو وہان کے لوح طلسم خورشید نگار دستیاب ہوگی صبحکو قصد ہوا کہ جاکر حسن آرا سے ملاقات کرون محبت مین اوسکی بیقرار ہین امیرہ روتا ہوا آیا عرض کی ملکہ فرش خواب سے غائب ہوگئین بدیع الزمان نے گریبان پھاڑ ڈالا نالان وغیرہ ذی عرض کی کہ جن حکیم کی مدد سے آپنے یہ سب کام کیا اونسے ملاقات کیجیے بدیع الزمان نے تعویذ نکالا بخورات روشن کیے چار موکل بدیع کو اوٹھا کر پاس ابرار سجادہ نشین کے لائے حکیم صاحب نے بہت سا دلاسا دیا کہا آج شب کو حکیم خدا پرست کے پاس چلیے دو پہر رات گذری تھی ابرار حجرے سے نکلے ایک چوکی سنگ مرمر کی نکالی چارون پانون مین چار نقش باندھے چار موکل حاضر ہوئے چوکی کو اوٹھا کر لیچلے ایک باغ ویران مین آکر اوترے ابرار تو ایک کنج مین ٹھہرے بدیع سے کہا سامنے نخل مین قفس آہنی لٹکا ہے اوسمین حکیمصاحب مقید ہین یہ پرچہ جاکر دیجیے جواب لکھدینگے بدیع ہمراہ ابرار باغ ابرار مین آئے چند اسم بدیع کو تعلیم کیے کہا کوہ مراد پر جاکر اس اسم کو پڑھیے موکل ڈرائینگے خوف نہ کیجیے گا بدیع نے آکر اسم پڑھا موکلان اسم نے بہت دھوکے دیے کئی مرتبہ ابرار خود آئے اسم ساتوین دن ختم ہوا تب ایک دستۂ مقدس نے آکر بدیع کو اپنے ہمراہ لیا اور ایک مکان ہفت رنگ مین لیجاکر ایک حجرہ کھولا اوسمین سے ایک صندوقچہ لاکر سامنے بدیع الزمان کے رکھا اسمین چالیس لوحین تھین مگر لوح در بند اول کہ نام اوسکا در بند وہاب ہے بدیع الزمان نے اوٹھالی اس مرد نے حجرے مین صندوقچہ بند کر دیا بدیع تنہا بموجب حکم لوح سمت مشرق روانہ ہوئے کچھ دور چلے تھے کہ ایک باغ پر بہار نظر آیا اوس باغ مین داخلہ کیا دیکھا ایک بارہ دری باغ مین بنی ہوئی ہے کہ اس بارہ دری مین درجہ بدرجہ چہار سمت میز و دنگل بچھے ہوے ہین ہر ایک میز و دنگل پر سات سات تصویرین سنگ مرمر کی بیٹھی ہین تسبیح ہر ایک کے ہاتھ مین گردش مین ہے جسطرح ذیحیات پڑھتا ہے اوسیطرح وہ بھی عمل خوانی کر رہی ہین اور بخورات طرح طرح کی ہر ایکمقام پر روشن ہین اور وسط مین ایک چوکی سنگ مرمر

کی خالی ہوا اسیر بدیع نے بیٹھکر بہ حکم لوح اسم یا وہاب پڑھنا شروع کیا جب تعداد عمل تمام ہوئی جو تصویرین دست بستہ سامنے آئین اور گویا ہوئین کہ مبارک ہو اے طلسم کشا ہم موکلان اسم یا وہاب ہین آپکی مطیع ہوئی اور یہ بند وہابیہ تمام ہوا اور خزانہ بعد فتح کل طلسم ملیگا یہ کہکے جملہ موکل سمت آسمان روانہ ہوئے بدیع جو باغ سے نکلے تو سامنے اپنا لشکر دیکھا سبنے آکر سلام کیا اور سمت شہر جہانگیر روانہ ہوئے یہان آکر مصروف عیش ہوا اب یہان سے دو کلمہ در بند دوم چاپلوسیہ بیان ہوتے ہین کہ بدیع الزمان دوبارہ بخدمت ابرار سجادہ نشین گئے اور تمام کیفیت بیان کی ابرار نے فرمایا کہ اب تمکو شہر چاپلوسیہ مین جانا چاہیے مگر جو کچھ کرنا سمجھکر کرنا کیونکہ ابھی کوئی وہان ہماری اعانت کارگر نہوگی اور تنہا جانا عیار بھی آپکے ساتھ نہوگا بدیع الزمان نے آکر عیارون سے مشورہ کیا اور بیان کیا کہ مین تنہا جاؤنگا شاطر تک میرے ہمراہ نہوگا اور ایسا ہی قصد کیا

دو کلمہ داستان حیرت بیان در بند چاپلوسیہ کہ در بند دوم طلسم ہے ناظرین کو ایک تکلیف دی ہر چند کہ مضامین داستان ہوش ربا مین بہت ایجاد کیے اس طلسم مین بھی داستان ہائے رنگین و فصاحت آئین تحریر ہونگی یہ دو در بند یعنی مکر و شعبدہ اس رنگ مین ہفت دفاتر ہین و بوستان خیال مین بھی دو باتین تحریر نہین ہوئین ناظرین ملاحظہ فرمائین ساقی نامہ مصنف

ساقیا وقت بادہ خواری ہے	منزل نکرہ عذر ہو گی طے	ایک ساغر تو لا پلا ساقی
نہ رہے دلمین یہ ہوس باقی	جوش ہے دلمین بادہ خواری کا	آفتاب جمال کو چمکا
میکدے مین ابھی اندھیرا ہے	فوج رنج و الم نے گھیرا ہے	اپنے مشتاق کو جمال دکھا
عاشقونسے عبث ہے یہ پردا	ہم تو مدت سے جان دیتے ہین	کبھی صورت بھی دیکھ لیتے ہین
پھر شب ہجر نے ستایا ہے	عشق نے رنگ پھر جمایا ہے	تا کجا رنج و غم اوٹھائینگے
عشق سے ہم تو باز آئینگے	رحم لازم ہے جان جان ہمپر	اب تو بیتاب ہے دل مضطر
ہر گھڑی شغل آہ و زاری ہے	چشم تر صرف اشکباری ہے	شام سے صبح صبح سے تا شام
گیسو و رخ کی یاد سے ہے کام	آہ سے درد دل مین ہوتا ہے	مجھپہ میرا عدو بھی روتا ہے
موت بھی ہو گئی خفا مجھسے	کیا ہوا جرم اے خدا مجھسے	اے صبا یہ پیام پہونچانا

اب تو مرتا ہے تیرا دیوانا
غزل کیا لکھوں حال چاک داماں کا
دو نگڑا تھا یہ ابر مژگان کا
کاغذ و خامہ دونوں جلنے لگے
ہی عصا اب تو دست دربانکا
نار پستانکی کیا لکھوں تعریف
پانوں چھلا جو دست جانان کا

اے صبا کہکے حال یہ سارا
تار باقی نہیں گریبان کا
نہ تڑپیو ذرا دل مضطر
حال لکھا جو آہ سوزان کا
دیکھ پائے جو دست رنگین کو
یہ تو میوہ ہی باغ رضوان کا

اس غزل کو ہماری پڑھ دینا
بھر گئے دو گھڑی مین سب جل تھل
زخم اوٹھا لیجو تیر مژگان کا
خشک ہوکر مراتین لاغر
زرد ہو رنگ شاخ مرجان کا
اے قمر نقد جان عوض مین دون

چہرۂ رہروان منازل مکاری طی کنندگان جادۂ طراری راہ پیچیدۂ ابہ

مگر گویون طی کرتے ہین شعر سخن سنج و غواص دریای ہوش ⁂ چنین ریخت گوہر بدامان گوش ⁂ شاہزادۂ بدیع الزمان یکہ وتنہا بی یار و آشنا سمت دربند چاپلوسیہ روانہ ہوے کانٹا فراق حسن آرا کے شیرین کلام کا کلیجے مین کھٹک رہا تھا بعد رہروی دو دنکے سامنے سے شہر عظیم الشان نمایان ہوا دور شہر بلند و مرتفع شہر پناہ پختہ در شہر پر ساٹھ ہزار جوان جنگی فروکش ہین بدیع الزمان مع مرکب بسم اللہ کہکر داخل شہر ہوے کاروانسرا دریافت کرکے درسرا پر جو آئے تو دروازہ سرا کا شہر سے بہتر پایا اندر آکے دیکھا قصرہاے عمدہ بنے ہوے ہین ہر مسافر مثل شاہ و شہریار معلوم ہوتا ہے مہترہا نکا فرش قالین پر بیٹھا ہے ایک مہترانی نے اوٹھکر بدیع کو سلام کیا عرض کی تشریف لائیے مرکب لیکر ایک مکان معقول مین باندھ دیا ایک قصر عمدہ مین لیجاکر بدیع الزمان کو بٹھایا مکان فرش عالی و جھاڑ کنول وغیرہ سے آراستہ تھا مہترانی مسند پر بٹھاکر چلی گئی شام کو ملی پرسش بدیع کی مرکب کو دانہ و کاہ وغیرہ دیا ایک سائیس بھی مقرر کردیا سامنے بدیع الزمان کے خاصہ شاہانہ مع شراب و کباب لاکر دسترخوان بچھایا بدیع الزمان بہت خوش ہوی کہ یہان کے لوگ بہت سلیقہ دار ہین بعد خاصہ کھلانے کے عرض کی طائفہ بھی حاضر ہے کوئی لمحہ ناچ دیکھیے بدیع الزمان نے کہا بہتر طایفہ آکر ناچکر چلا گیا جب دو پہر رات گذری پانچ اشرفیان بدیع الزمان نے خوراک وغیرہ کی کہکر اور پانچ طایفہ کے لیے دینے لگے اوس مہترانی نے کہا جلدی کیا ہی بعد ہفتے کے حساب ہوجائیگا سب اسباب راحت آپ ہی لوگون کے واسطے ہے بدیع خاموش ہورہے اسی سامان مین جملہ مسافرون کو دیکھا بہت تعریف اہل سرا کی اسی مہمانی کے سامان مین آٹھ دن

گذرے صبحکو مہترانی نے فرد حساب پیش کی بدیع نے دیکھا جملہ حساب ہی اور ہیران کل دو لاکھہ
چالیس ہزار روپیے ہوے بدیع نے کہا اس قدر ایک آدمی کے صرف مین تو ہم نہ دینگے مہترانی
چپکی چلی گئی بعد لمحہ کے ایک چوبدار سلطانی آکر کھڑا ہوا کہا چلیے آپ پر مہترانی نے نالش کی ہی
بدیع اس خیال مین اوسکے ساتھہ ہو لیے کہ بادشاہ انصاف کریگا کہ ایک شخص کے صرف مین
اسقدر کیونکر اوٹھا جو کچھہ ہزار پانچسو دلوائیگا دیدینگے چوبدار کے ساتھہ چلے دربار شاہی مین پہونچے
نہایت بڑا دربار ہے ہزارہا وزیر امیر متمکن ہین تخت پر ایک بادشاہ پیر باریش سفید بیٹھا ہے
بدیع نے سلام کیا اہل دربار اسی بات پر رنجیدہ ہوے بادشاہ مانع ہوا کہ بمقدمہ مدعی و مدعا علیہ
مذہب سے کیا کام یہ جوان مسافر ہے بدیع الزمان کو کرسی مرحمت ہوئی بادشاہ نے بمقدمۂ
روپیہ کے پوچھا بدیع نے کہا اس قدر مین نہین جانتا حساب آٹھہ دن کا ہی شاہ نے مدعی سے فرد
حساب مانگی اوسنے پیش کی شاہ نے فرد دیکھکر کہا اسمین تو کوئی شی خلاف نہین ہی جس شے کو
بدیع ایک روپیہ کی سمجھے تھے اوسکی ہزار روپیہ لکھے تھے کہ فی گلابی شراب ہزار روپیہ فی طائفہ دو ہزار
اسیطرح ہر شے لکھی تھی بادشاہ نے حکم دیا اسکا روپیہ ادا کیجیے ورنہ سلاح وغیرہ نیلام کرکے ادا کروائے
جائینگے ایک سردار اسمین سے اوٹھا نہایت قوی ہیکل تھا ارادہ کیا کہ بدیع کی زرہ اوتارے بدیع
نے ایک طمانچہ مارا وہ جوان تیورا کر گرا شاہ نے جملہ فوج کو اشارہ کیا دس ہزار فوج بدیع الزمان پر ٹوٹ
پڑی تلوار چلنے لگی بدیع نے بہت لوگ قتل کیے بعد زوال آفتاب لڑتے لڑتے پانون ایک سر بریدہ
پر جا پڑا بدیع کو گرتے گرتے از دوے بلوے کے پکڑ لیا مسلسل کرا کے چاپلوس شاہ نے حکم دیا کہ
اس بے ادب کو زندانخانہ دیرگاہ مین قید کرو بادشاہ قید بدیع کی خود ہمراہ لی ایک مکان مقفل تھا
کلید اپنے پاس سے نکالی بدیع کو داخل کیا بدیع نے دیکھا ایک مکان عالیشان ہی مگر بالکل پتھرون سے پٹا
ہے خشت و چوب کا نام نہین دوسرا قیدی بھی وہان نہین ہی بدیع تو چاپلوسیہ مین قید ہوے یہان
اسد نوجوان فراق بدیع مین بیمار ہو گئے ایک خواب پریشان دیکھا صبحکو خواجہ سے کل کیفیت بیان
کی کہا حضور ماموںجان کی فکر کرین ملکہ تصویر نے کئی لاکھہ روپے خواجہ کو دیے خواجہ بانہا ہی عیاری
سے آراستہ ہو کر سمت طلسم خورشید نگار روانہ ہوے بعد قطع منازل وطے مراحل پتا لگاتے ہوے
شہر جباریہ مین آئے لالان شاہ وغیرہ سے ملاقات ہوئی سب نے دامن خواجہ کا تھا نبا کہ تنہا بدیع

کے جانیکا حال بیان کیا کہ شہر چاپلوسیہ مین گئی ہین وہ نہایت مکار ہی معلوم تھا ہی آقا دام مکر مین
پھنسے خواجہ پتا پوچھکر داخل شہر چاپلوسیہ ہو شہر شکل تاجر جلیل سرا مین آئی مہتر نے خوب خاطر داریان
کین حضور نے اشرفیان چورن کی دینے کا ارادہ کیا مہتر نے کہا بعد ہفتے کے حساب ہو جانے گا
پانچ دن مین خواجہ نے خوب ناچ دیکھا شراب پی عمدہ خاصہ کھایا فرمایا ہمارے پاس جواہرات ہین درست
کرکے دینگے ایک توڑہ اشرفیون کا ابھی لاکر رکھدو اکثر سایل آتے ہین مایہ دولت شرماتی ہین مہتر نے
اشرفیان حاضر کین سبکو خواجہ نے تمام اسباب نذر زنبیل کیا مکان سے نکلکر غائب ہوگئے صبح کو مہتر
سر پیٹنے لگا کہتا تھا اک سوداگر آیا ہمکو لوٹ کر لیگیا شام کو خواجہ ایک سالدار کی شکل بنکر تشریف لائے
دیکھا کہ مہتر رو رہا ہی خواجہ سمجھے اسمین کچھ فتنہ ہے کئی صورتین تبدیل کر کے سب مہتر دنکو لوٹا
سرا کی صفائی کر چلے ایک طفل دوازدہ سالہ کی صورت بنکر بازار مین روتے ہوئی پھرنے لگے لوگ
کوتوال تک لیگئے کہ کسیکا لڑکا ساتھ سے اپنے بزرگ کے چھوٹ گیا رفتہ رفتہ بادشاہ تک پہونچایا
بادشاہ نے دیکھا لڑکا نہایت حسین ہی بہت پسند کیا پوچھا کیا ماجرا ہی تتلا کر باتین کہین باپ کے ہمراہ
چوک مین آیا تھا بھیڑ مین چھوٹ گیا بادشاہ نے تشفی کی گود مین بٹھالیا کہا ہم بجای فرزند پرورش کرینگے
خوشی خوشی محل مین لیگیا پانچ سات دن مین خوب مانوس ہوا گاڑی پر سوار کر کے بازار کی سیر کرائی لگا اگر
محل مین نہ بہلا بارگاہ مین لیکر بیٹھتا ہی لڑکا رو رو کر جان دیتا ہی جب سوار کر کے بازار مین پھراتا ہی تو شگفتہ
رہتے ہین بلکہ یہ چاہتے ہین کہ اور نئے مقام پر لیجلو آٹھ دن کے عرصے مین تین سمت خواجہ کو پھرایا اکدن
چوتھی سمت کے لیے مچلے آخر ناچار ہو کر جدھر زندان بدیع الزمان تھا لیگیا جیسے ہی آپنے اوس مکان کے
نئی قطع کا دیکھا مچل گئے اشارہ یہ تھا کہ اندر چلو ہر چند بہلایا نہ بہلے آخر ناچار جوڑے سے کنجی نکالی قفل
کھول کر اندر لیگیا خواجہ نے دیکھا کہ بدیع زار و نزار ہو گیا ہی ساری مکان کی سیر کر کے باہر آئی بادشاہ اسیطرح
قفل لگا کر اپنے مکان مین آیا شبکو خواجہ نے بروقت سونے کے کنجی چاپلوس شاہ کے جوڑے سے نکالی
تو جوڑے مین کوئی سخت چیز پائی ٹٹولکر جو نکالا ہمراہ کنجی کے بیضہ دندان فیل بھی نکلا کنجی مع بیضہ
لیکر عمرو باہر آیا قریب پہر رات رہے کے قفل کھولا بدیع الزمان سے آکر ملاقات کی صبح ہوتے ہوتے
بیہوش کر کے بدیع کو عمرو لے نکلا شہر سے تین کوس پر لاکر صحرا مین ہوشیار کر کے سب حال بدیع
سے کہا غرض کہ جب بیضہ کو کھولا ایک پرچہ کاغذ کا اوسمین سے نکلا شاہزادے نے پڑھا اوسمین

لکھا تھا کہ اگر کوئی طالب لوح دربند جاپلوسیہ ہو تو مناسب ہے کہ شہر سے پانچ کوس پر ایک کوہ ہی زیر کوہ کنارہ دریا پر بیٹھکر اس اسم کو پڑھے تو وہی محافظ لوح پیدا ہو گا اور مقابلہ کشتی مین جب زیر ہو گا تب مقام لوح پر لیجا کر لوح دیگا بدیع نے خواجہ کو رخصت کیا مگر جان قاسم بھی خواہش سے بیان کیا کہ اوسکی بھی تلاش پر ضرور ہے آپ دربند جبار یہ پر تشریف رکھیے گا یہ کہکر بدیع نے قریب دریا آکر اسم پڑھا وہی تاجدار جسنے لوح دربند جباریہ دی تھی پیدا ہوا کشتی مین زیر ہو کر ہمراہ بدیع کو لیجا کر وہی قصر وہی حجرہ کھولکر بہ تعجیل صندوقچہ روبروی بدیع رکھا شاہزادہ نے لوح دربند جاپلوسیہ اوٹھائی تاجدار رخصت ہوا بدیع نے لوح کو صحرا مین آکر ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جس دریا پر سے تاجدار لایا اوسیکے کنارے بیٹھکر اس اسم کو پڑھو شاہزادہ نے کنارے آکر اسم پڑھا کشتی پیدا ہوئی بدیع بموجب حکم لوح کشتی پر سوار ہوا کشتی پر خود بخود روانہ ہوئی سامنے سے ایک جہاز پیدا ہوا ایک بادشاہ نے مع فوج جنگی جہاز پر سوار ہو کر شاہزادہ بدیع کو للکارا کہ ای طلسم کشا ذرا تامل کر کشتی رکی اور جہاز پر سے ایک پہلوان پھاندا دریا مین آواز دی کہ ای طلسم کشا اگر مقابلہ کر سکے بدیع نے بموجب حکم لوح دریا مین کود کر اوس پہلوان کو مارا وہ بادشاہ مع فوج کے لینا لینا کہتا ہوا اوس دریا مین پھاندا سب فوج بدیع پر حملہ آور ہوئی دریا مین تلوار نیزہ چل رہا ہے لوح نے حکم دیا جس طرح بنے اس بادشاہ کو گرفتار کر کے کنارے پر لیجاؤ جہان تمکو لیجاے ساتھ اوسکے جانا جہان بٹھادے بیٹھکر تماشا دیکھنا خبردار کسی مقدمے مین دخل نہ دینا بدیع نے بعد تباہی بسیار شاہ کو پکڑا وہ شاہ بدیع کو لیکر ایک باغ مین آیا کہ نہایت عمدہ باغ تھا وسط باغ مین ایک قصر بر رنگ زبرجدی سہ منزلے پر لاکر بدیع کو بٹھا دیا دریچہ ہاے نقر کھول دیے گلوریان شراب وکباب کہکر چلا گیا بدیع مسند پر بیٹھے ہین اسقدر وہ قصر بلند ہی کہ منزلون تک معلوم ہوتا ہی سامنے دہ کوہ ہین بیچ مین مثل سڑک کے صحراے سبزہ زار ہی ایک زیر کوہ سامان میلہ جمع ہونے لگا دکانداروں نے آکر دکانین لگائین چند عرصے مین کل سامان مہیا ہو گیا وسط میلے مین انبار ہیزم ہونے لگا جب خوب انبار ہو چکا نوبت نقارے کی آواز آئی ایک شاہزادی نہایت حسین لباس عروسی پہنے ہوے مثل ستیون کے ایک لاش کو گود مین لیے ہوے اور جو کہ طریقہ ستیون کا ہوتا ہی حکم لگا کر ہار پھول لٹا کر لاش اپنے شوہر کی لیکر جل گئی اسی طرح چھہ تخت آئے چھہ شاہزادیان ستی ہوئین ساتوان تخت پھر پیدا ہوا بدیع نے

بہ نگاہ غور دیکھا ملکہ حسن آرای شیرین کلام ایک لاش گود مین لیے ہوئے آتی ہی ایک طرف ایک بادشاہ مع چالیس ہزار فوج کے باشمشیرہاے برہنہ دوسری طرف مراد شاہ پدر ملکہ حسن آرا سر برہنہ روتا ہوا منع کرتا ہوا کہ مین تجھکو ہرگز ستی ہونے دونگا کہ تجھپر میرا آقا بدیع عاشق ہی جب مراد شاہ یہ کہتا ہی تو وہ شاہ جسکے ساتھ فوج ہی اپنے ہمراہیونسے کہتا ہی اسے قتل کرو حسن آرا میرے فرزند کے ساتھ ستی ہوتی ہی جب لوگ قتل کرنے آتے ہین تو ہمراہیان مراد شاہ بیچ مین آپڑتے ہین اپنی جان دیتے ہین مراد شاہ کو بچا لیتے ہین سامنے بدیع کے چالیس کس ہمراہیان مراد شاہ مارے گئے بدیع کو تاب باقی نرہی وہین سے نعرہ کیا یا شداے کفاران ہیچیا مقصر سے نیچے اوترکر باغ سے باہر آیا میلا تو دکھلائی دیا بدیع سمجھے کہ مین دوسری جانب آیا ہون اوس طرف لوگ ہونگے کہ سامنے سے مراد شاہ زخمدار بیقرار مع چند کس پیدا ہوا فریاد کی کہ جلد آیئے کہ حسن آرا کا خاتمہ ہوا چاہتا ہی بدیع جھپٹا مراد شاہ نے کہا حضور مقابلہ عظیم ہی اور یہ سب غیر ساحر ہین لوح ذرا مجھے دیجیے میرے کلیجے مین درد ہی برکت لوح سے درد تھمے غصے مین بدیع نے لوح نہ دیکھی مراد شاہ کو حوالے کی بس اوسنے ہٹ کر آواز دی باش او طلسم کشا منم محیط اسراردان یہ کہکر نعرہ کیا کہ طلسم کشا کو لینا وہی اہل میلا آکر چہار طرف سے بدیع پر ٹوٹ پڑے بدیع نے تلوار کھینچی لاکھ آدمی بدیع گھیرے ہین دو پہر کامل تلوار چلی آخر از روے بلوے کے بدیع کو پکڑ لیا کثرت زخم سے بدیع بیہوش ہوگئے محیط اسراردان بدیع کو گرفتار کرچکا اپنے عیار سہیل مکار کو قید بدیع سپرد کی چار سو سوار ہمراہ کرکے کہا کہ تو سمت چاپلوسیہ قید طلسم کشا لیکر چل مین سامان میلا اوٹھوا کر آتا ہون عیار مع سواران بدیع کو لیکر چلا جب پانچ کوس رستہ طی کیا درہ کوہ سے پانچ کوس پر نقابدار گلگون پوش پانسو سوار سے آکر گرا مار کے سبکے ٹکڑے اوڑا دیے برچھا سینہ سہیل پر رکھدیا کہ پشتارہ رکھدے سہیل نے خوف سے جان کے پشتارہ رکھدیا نقابدار بدیع کو لیکر اپنے باغ مین آیا زخم دوزی کی جب بدیع کو ہوش آیا اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا اور ایک نازنین حور شکل چہاردہ سالہ کو اپنے سرہانے دیکھا نہایت حسین یہ مہ جبین شیرین گفتار سرو قد حور مثال عارض بدر آسمان کمال ابرو رشک ہلال مثل طاؤس طناز با کرشمہ و ناز متمکن ہے شاہزادہ دیکھکر مبتلا ہوا بعد گفتگوے معشوقانہ اوس حوروش نے ظاہر کیا کہ مین دختر ہون ملک چاپلوس شاہ کی موسوم

بہ گل اندام پریچہرہ اور بیان کیا کہ جبن دن آپ واسطے روبکاری بہتر کے گئے تھے اوس دن دیکھکر
عاشق ہوئی تھی آج جو آپکی گرفتاری کا حال سنا تاب آئی لڑی پشتارہ چھین لائی بعد ہفتے
کے بدیع نے غسل صحت کیا مشغول عیش ہوے ملکہ نے پوچھا کہ زندان دیرگاہ سے کیونکر رہائی پائی
لوح کیونکر حاصل ہوئی بدیع نے ذکر عیاری خواجہ عمرو کیا ملکہ نہایت مشتاق ہوئی کہ جوان آدمی
لڑکا کیونکر بنا یہ باتین تھین کہ مردنگ سامنے سے غائب ہوئی شمشاد وزیرزادی ملکہ کی نہایت
حسین وجمیل پہلو مین ملکہ کے بیٹھی تھی جھک کر کان مین ملکہ کے کہا حضور بڑا غضب ہوا صریحاً کسی نے
میرے سینہ پر ہاتھ رکھدیا شاہزادے سے کہیے کوئی دعا پڑھین باغ مین ہلڑ ہوا بدیع نے ملکہ
سے کہکر رونمائی رکھوائی تب خواجہ نے اپنی صورت اصلی دکھائی شمشاد دیر عاشق ہوئی بدیع
نے کہکر خواجہ کو گویا اہل محفل کو دنگ کردیا شمشاد بھی انکی سیرت پر مائل ہوئی بدیع تو حمام مین
گئے ہین خواجہ صحبت مین بیٹھے ہین ملکہ سے بھی ذکر ہو رہا ہی کہ لوح کی تدبیر واجب و لازم ہی بدیع لڑکا ان
یون نہ بیٹھا رہیگا کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی خواجہ نے ملکہ سے پوچھا یہ باجا کیسا بجتا ہے
ملکہ نے شہر چاپلوسیہ مین ایک دیر ہے کہ اس مین تصویر خداوند کی رکھی ہی چوتھے دن مع کل رعیان
شہر کے چاپلوس شاہ دیر مین جاتا ہی اور محیط اسرار دوان کہ مفتی دیر ہے وعظ کہتا ہی یہ باجا
کسی امیر کے ساتھ بجتا ہوا جاتا ہی عمرو نے ملکہ سے کہا ایک ہفتہ بدیع کو عیش مین اولجھائے
رکھنا اگر خدا چاہتا ہے تو مین لوح لاتا ہون یہ کہکر عمرو بیرون باغ آیا کہ سامنے سے امیہ عیار
بدیع و ابوالفتح و عمران کہ یہ بھانجے عمرو کے ہین تلاش کرتے ہوے جاریہ پر پہونچے امیہ
کے ساتھ تلاش مین خواجہ کے نکلے تھے عمرو کو سلام کیا عمرو نے تینونکو گلے سے لگایا کنارے لا کر
کچھ کان مین سمجھایا کہا تم دیر مین جا کر بسو اندھے بنکر جب محیط وعظ کہکر ممبر سے اوترے تو کہنا
ہم نابینا تھے مہاکے دور و دراز سے فیض مذہب سنکر آئے ہین ہماری آنکھونکے لیے دعا کیجیے جب
تین چار جلسون ہین مع بادشاہ تمکو جان جائینگے کہ یہ اندھے ہین تب تم ایک شب کو روتے ہوے
اوٹھنا کہنا ہمنے خواب دیکھا ہے کہ کل کے جلسے مین نائب خداوند مہمیز ہفت رنگ آئینگے اور
ہماری آنکھین روشن کرینگے اسدن مین مہمیز بنکر آؤنگا ان تینونکو اشارے کی دیر تھی برابر کے عیار
اسی طرح دیر مین ٹٹولتے ہوے پہونچے دیکھا کہ ایک مکان عالیشان ہی ایک تخت پر تصویر رکھی ہے

برابر اوسکے ایک ممبر سونیکا ہے اہالیان شہر جمع ہین بادشاہ بھی آیا ایک شخص بصورت متبرک ہوادار
پر سوار تاج مرصع پہنے ہوے شاہ نے ہاتھ اوسکے آنکھونسے لگائے اوسنے مصافحہ کیا وہ ممبر پر گیا وعظ
کہی یہ تینون اندھے فرداً فرداً آئے اپنا اپنا حال بیان کیا کسینے کہا ایران سے آئے ہین کسی نے
کہا ترکستان سے کسینے کہا شہر بلخ مین ہمارا مسکن ہے فیض مذہب سنکر آئے ہین ہمارے لیے دعا
کیجیے کہ آنکھین مرحمت ہون محیط اسراردان نے محافظان دیر کو حکم دیا کہ ان اندھون کو رہنے
کی جگہ دو انکی خدمت کرو جب ہم طلسم کشا کو بھی گرفتار کرینگے بخدمت خداوند انکو بھی لیجائینگے
یہ نابینا رہنے لگے دو تین جلسون مین تمام اہالیان شہر آگاہ ہوے کہ یہ تین نابینا دور سے آئے
ہین مفتی دیر ہر مرتبہ دعا کرتا ہے اندھونسے کون چشم پوشی کرے بچشم داشت بینا ہونیکو آئے ہین
ایک شب کو تینون روتے ہوے اوٹھے کہ ہمنے خواب دیکھا ہے کہ صبحکو نائب خداوند مہنیر بہشت رنگ
دیر مین تشریف لائینگے ہمین بینا کرینگے تمام دیر مین غل ہوا اندھے صبحکو در دیر پر بیٹھے جو آتا ہے اوسکے
قدم لیتے ہین اور کہتے ہین لعاب دہن ہماری آنکھونمین لگا کر اندر جائیے لوگ جمع ہین حیرت
ہے کہ یہ کیا معرکہ ہے یکایک خواجہ بشکل عجائب کہ دیوجامہ گلے مین زنگ بنا ہے تاج عطیہ حضرت آدم
سر پا مین گوہر شبچراغ نصب ہین چاہا کہ اندر قدم رکھین اندھے قدمونسے لپٹے آپنے فرمایا مین
وعظ سننے آیا ہون وہ کہتے ہین لعاب دہن لگا دیجیے یہانتک تکرار ہوئی کہ غل سنکر بادشاہ اور
محیط بھی آئے صورت دیکھکر سب حیران ہوے محیط نے بڑھکر عرض کی کہ انکا کہنا کیجیے لعاب دہن اقدس
لگا دیجیے شب کو انکو بشارت ہو چکی ہے پھر تو ایک غل ہوا بمجبوری لعاب دہن لگایا تینون اندھے
بینا ہوے سبکی صورتین پہچاننے لگے اب تو شاہ و محیط اسراردان وغیرہ قدمونسے لپٹ گئے کہا آج حضور
وعظ فرمائین بعد تکرار بسیار ممبر پر آئے زبان جنی مین وعظ کہی وہ سب حیران ہوے آپنے فرمایا کہ یہ زبان خاص
خداوند کی ہے اور یہ اندھے بھی مقبول بارگاہ خداوندی ہین اے چاپلوس شاہ ہمارا رہنا تو ناممکن ہے کبھی
کبھی آئینگے انمین سے ایک کو وزیر ایک کو کوتوال ایک کو مفتی دیر قرار دیجے کہ جتنی یہ پریشانی بقید طلسم کشا
ہے موقوف ہوجائے چاپلوس شاہ نے خوشی خوشی امیر کو وزیر اعظم ابوالفتح و عمران کو کوتوال و مفتی
قرار دیا نائب نے فرمایا ہم جلسہ آیندہ مین آئینگے طلسم کشا کو بھی گرفتار کر لائین لوح لاکر ہمکو حوالے کر
خداوند نے فرمایا ہے کہ یہ دنیا مین لوح کا رہنا مناسب نہین ہے چاپلوس شاہ نے خوشی خوشی لوح

دیکر کہا کہ آپ مالک ہین جیسا مناسب جانین ویسا کرین لوح لیکر خواجہ باہر نکلے گلیم اوڑھکر غائب ہوئے
اور زیادہ اعتقاد ہوا خواجہ نے لوح لاکر بدیع کو باغ مین دی بدیع نے خواجہ سے کہا آپ جباریہ پر
چلیے اور خود ملکہ کو گریان چھوڑکر بارادہ فتاحی مرحلہ جات اوسی باغ مین آئے دریچہ کھولکر بالاے قصر
بیٹھے لوح کو دمبدم ملاحظہ کرتے ہین ایکطرف سے گرد اوٹھی ایک شاہ بوضع کفار پیدا ہوا دوسرا
بادشاہ بوضع اہل اسلام آپس مین تلوار چلی جو بادشاہ بوضع اسلام ہے دہائی دیتا ہے کہ اے
طلسم کشا مجھے آکر بچالے بدیع بحکم لوح اپنے مقام سے نہ اوٹھے دونون بادشاہ لڑکر مرے جب کل
فوج کا خاتمہ ہوا تو دیکھا بدیع نے ایک شتر سوار پیدا ہوا اوسنے آواز دی اے طلسم کشا مبارک ہو کہ
محیط اسرار دان مارا گیا بدیع نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ مرحلہ محیط تمام ہوا قلعہ چاپلوسیہ پر
جانا چاہیے بدیع باغ سے باہر آئے دیکھا ہمارا لشکر فروکش ہے سبنے آکر ملاقات کی طرف چاپلوسیہ
کے کوچ کیا چاپلوس شاہ دیر تصویر سے لوح دیکر آیا عیارونکو عہدے دیے سہیل مکار عیار چاپلوس
آیا اوسنے عیارونکو پہچانا اہل دربار نے بیان کیا کہ نائب خداوند آئے تھے اندھونکو اچھا کر گئے لوح لیگئے
سہیل نے للکارا کہ اے شاہ اول بھی عمرو فریب کرکے بدیع کو زندان سے لیگیا اب اوسنے لوح لی
یہ عیار جانی بنا مین یہ تینون عیار سحرات تمام لڑبھڑ کر نکلے جب جا چکے تو لاشہ محیط اسرار دان آیا اب
چاپلوس شاہ گھبرایا سہیل نے کہا اب سامان لشکر کشی کیجیے مین تو طلسم کشا کو پکڑ لاؤنگا چاپلوس
شاہ با فوج گران مقابلہ لشکر بدیع مین آیا سہیل و سہرات گئے پچاس عیار لیکر چلا جنگل مین سبکو
چھوڑکر مسلسل تیز دم اوسکا نہتر ہے سبکو اوسکے سپرد کیا اب تنہا لشکر مین آیا دیکھا خیمہ بدیع پر
چندان انتظام نہین ہے سہیل پشت بارگاہ پر آیا سراپچہ چاک کیا بدیع کو بیہوش کرکے لے بھاگا
صبح ہوتے ہوتے اپنی بارگاہ مین پہونچا بدیع کو ہوشیار کیا اپنی تعریفین کرنے لگا کہ اے شاہ مین
لڑبھڑکر طلسم کشا کو لایا پشت پر بادشاہ کے ایک خدمتگار کھڑا تھا اوسنے آواز دی کہ اے
سہیل کیون دیوانہ ہوا ہے یہ تیرے ہی لشکر کا سائیس ہے گونگا بہرہ طلسم کشا کو کیا ہاتھ لگا سکتا ہے
منم خواجہ عمرو یہ کہکر نیمچہ کھینچکر جا پڑا سہیل سے تلوار چلنے لگی ہرکارون نے خبر بدیع کو پہونچائی
یہ فوج غیر ساحران لیکر آ پڑے خوب تلوار چلی عمرو نے جھپٹ کر سہیل کو نیمچہ مارا سہیل کے دو ٹکڑے
ہوے چاپلوس شاہ نے سحرات بدیع کو دیکھا گھبرا گیا شکست کھا کے طرف طلسم کے بھاگا بدیع بقصد شوکت

شان داخل شہر جاپلوسیہ ہوے سراکو کھدوا ڈالا شہر جاپلوسیہ مین عملداری ہوئی مصروف عیش ہوے

دو کلمۂ داستان حیرت بیان دربند سوم طلسم خورشید نگار کہ نام اوس دربند کا ہوشیار ہی مالک وسکا اظہار شعبدہ باز ہے جانا بدیع کا دربند شعبدہ پر اور حالات شعبدہ اظہار شعبدہ باز و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقینامہ مصنف

ساقی مے شعبدہ پلادے
رندونمین بھی انتخاب ہون مین
حیران جمال یار ہون مین
دن ہجر کے رنج مین گذارے
بارش کی ہے فصل مے پلادے
کیون صورت آئینہ ہے حیران
مضمون یہ شعبدے کا لکھون
سامع نہ کبھی ملول ہووے

نیرنگ جہان مجھے دکھادے
اک جام شراب بھرکے نکر ناز
اس غم سے تو بیقرار ہون مین
اب وقت ہی میکشی کا آیا
ساقی دریا دلی دکھادے
دل ہجر مین اب تڑپ رہا ہی
سامع کو نشان بے نشان دون

مشتاق شراب ناب ہون مین
کر دے در میکدہ بھی اب باز
اے ساقی ماہوش ہمارے
لو ابر بہار رنگ لایا
ہی جوش مین رندمے پرستان
نیرنگ جہان کا سامنا ہے
یہ رنگ قمر نہ طول ہووے

چہرہ رہروان منازل شعبدہ بازی وقطع کنندگان راہ پر خار

نیرنگ سازی حال کیفیت آل دربند شعبدہ یون تحریر فرماتے ہین شعر واقفان کہ در سخن فرد اند؛ شرح این داستان چنین کردند؛ شاہزادہ بدیع نے دربند جاپلوسیہ پر جشن کیا عین صحبت مین خواجہ سے ذکر گنبد بلورین کیا کہ ہم بہت سامان وہان چھوڑ آئے ہین سرخ پوش جنی نے اس شیطان کو مارا وہ ملعون وہان خدائی کرتا تھا اس ذریعہ سے ہمکو لوح ملی یہ سنکر خواجہ نے باتون مین بدیع سے نشان گنبد پوچھا شب کو بدون اطلاع بدیع روانہ ہوے ارادہ ہی بدیع کا خدمت ابار مین جاؤن حال دربند شعبدہ پوچھون کہ چوبدار نے آکر عرض کی کہ ایلچی فرستادہ اظہار شعبدہ باز دروازے پر حاضر ہے دو ہزار سوار جو اپنے ساتھ لایا ہی اونھین بیرون لشکر چھوڑا تنہا حاضر ہے شاہزادے نے فرمایا بلالو دیکھا ایک پہلوان تلوار کمر مین سپر پشت پر ایک گلدستہ ہاتھ مین اوس مین پھول رنگ برنگ کے بدیع نے کرسی مرحمت کی وہ احمق کرسی پر تو نہ بیٹھا کھڑے کھڑے کاغذ ہاتھ مین دیا کہا مین رخصت ہوتا ہون آپ اسکے مضمون کو پڑھکر اگر دستبرداری طلسم سے منظور ہو آج ہی یہان سے چلے جائیے اگر مقابلہ منظور ہو آج ہی طرف ہمارے شہر کے کوچ کیجیے ہر چند چاہا کہ ٹھہرائین مگر وہ نہ ٹھہرا اور یہ بھی ایلچی نے

کہا کہ اگر آپ ہمارے سامنے تیاری کرین ہمارا شاہ بھی لشکر لیکر شہر سے نکلے اگر آپ غفلت مین آئے
یہ سپہ گری سے بعید ہی ایسا بدیع کو گرمایا کہ اوسی وقت شاہزادہ کل فوج لیکر روانہ ہوا آگے آگے تو ایلچی
جاتا ہی پیچھے لشکر بدیع شب کو جہان لشکر بدیع اوترا کوس بھر آگے بڑھکر ایلچی بھی اُترا پڑا بدیع نے شب کو
آرام کیا خدمت طلایہ سیلان سرخ پوش کو ملی ہی سیلان کنارے پر اپنے لشکر کے ہی یکایک کہ پانچ شیر صحرائی
پیدا ہوے سمجھے جنگلی شیر نکل آئے ہین تیر مارنا شروع کیے اسقدر تیر مارے کہ قریب آتے آتے غربال
ہوگئے لیکن لشکر پر آگرے بھاگنا نہین جانتے جسکو پنجہ مارا وہ بیہوش ہوکے گرپڑا جب پہلوانون نے
دیکھا کہ ایک ایک پر صد ہا تلوارین پڑین مگر پنجہ جسکے جسم سے مس ہوگیا وہ بیہوش ہوا بہادرون نے بیہوش
ہوتے ہوتے ٹانگین پکڑ کے چیر ڈالے اب جو دیکھا تو مقوے کے بنے ہوے ہین پنجو مین کوئی شی سیاہ
ہے جنکے جسم سے پنجہ ہاے شیر مس ہوے اونکو صبح کو سامنے بدیع کے لائے بدیع نے دیکھا پچاس
جوان بیہوش پڑے ہین جب ہوشیار ہوے دیکھا تمام جسم مثل آبلہ ہوگیا تڑپ رہے ہین کہا حضور
تمام جسم تپک رہا ہے اگر حکیمان لشکر نے کچھہ علاج کیا اور ترقی ہوئی بموجب مضمون مصرعہ ع
مرض بڑھتا گیا جیون جیون دوا کی ؛ اون بیچارونکو چارپائی پر ڈال دیا کراہ رہے ہین پھر کوچ
کیا ایلچی بھی آگے آگے جاتا ہی قریب شام قلعہ ہوشیار یہ نمایان ہوا عجب طرح کا قلعہ ہی اول یہ کہ
گرد حلقہ کے بجاے دیوار قناتین گھری ہین بسبب قنات کے اور کچھہ معلوم نہین ہوتا ہے رنگ
سرخ چاردیواری جا بجا سے شکستہ ہے قناتون کے آگے بانس کھڑے ہین اوسپر سفید پردے
پڑے ہین ہوا سے اوڑ رہے ہین ایلچی اونھین پردون کے اندر چلا گیا لشکر بدیع سامنے اوترا
اندر سے کچھہ لوگ نکلے پردون پر پانی چھڑک کے چلے گئے دستور ہے ہرکارے براے خبر جاتے
ہین شاگردان امیہ گئے جب قریب پردے کے پہونچے خوشبو دماغ مین آئی بیہوش ہوکے
گرے اندر سے لوگ آکے اونکو گرفتار کرکے لیگئے ہرکارے اندر جاکے ہوشیار ہوئے دیکھا
شہر وسیع دوکانین سب طرح کی آراستہ دارالامارۂ شاہی مین لائے دیکھا ایک بادشاہ پیر گرد
چند پہلوان شاہ نے کہا حکم دیا انکو جلد قید کرو امیئہ نے آکر بدیع سے عرض کی ہرکارون
پر یہ کیفیت گذری جب شاہزادے نے یہ کیفیت سنی بسبب تعویذ کے بخدمت ابرار
سجادہ نشین گئے یہ سب حال کہا انھون نے کہا خدا تمپر اپنا فضل کرے یہ ملعون اظہار شعبدہ

بڑا شعبدون پر ناز کرتا ہی ہمین اسمین کچھ دخل نہین ہی خواجہ عمرو سے رجوع کرو بدیع
لشکر مین آئے شب وہی بلا شیرون کی ہر روز شیر ٹڑھتے ہین جسکے جسم سے انکا پنجہ مس ہو ابیہوش
ہوگیا تمام جسم آبلہ دار بیقرار تڑپ رہے ہین تین راتین گذرین پانچہزار جوان بیکار ہوے
چوتھے دن وہی ایلچی دربار مین آیا کہا ہمارے شاہ نے فرمایا ہے آج ضرور شب کو طبل
جنگی بجیگا یہ فرمایئے آپ کے لشکر سے کون پہلوان نکلے گا اوسی کے لائق پہلوان میدان
مین آئے مہران قومی بازو نے کہا ہم مقابلہ کرینگے ایلچی چلا گیا آواز طبل جنگی سنکر یہان
بھی نقارہ رزمی گڑگڑایا بوقت سحر بدیع لشکر لیکر میدان مین آئے اندر سے صرف ایک پہلوان
پردہ اوٹھاکر آیا صدا دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے بدیع نے کہا یہ کارخانہ کبھی نہین دیکھا مین
خود مقابلے مین جاؤنگا مہران نے تمانا آگر نگا ورزن ہوا مرکب برابر ہٹے مہران نے نام پوچھا
اوسنے قرطاس حریر پوش گشتی گیر بتایا آخر نیزہ چلا مہران نے ہوائی کیا اوسنے تلوار ماری
مہران نے قبضے پر ہاتھ ڈالدیا نوبت کشتی کی آئی تین پہر برابر کشتی ہوئی کہ مہران پکڑ لایا نیچے
آنا تھا کہ بدن سے کافر کے آٹھ ہاتھ پیدا ہوے چار گردن مین چار کمر مین زیر کرنا کیسا ہاتھون پر
اوٹھاکر مہران کو اندر پردے کے لیگیا بدیع رنجیدہ پلٹ آئے شام کو ایلچی پھر آیا کہا کہ شاہ نے
فرمایا ہی کہ تین دن کی پھر مہلت دی اب بھی سمجھ کر طلسم سے دست بردار ہو جو ہرکارہ خبر کے واسطے
قریب پردے کے گیا بوے خوش دماغ مین آئی بیہوش ہوکر گرا اندر سے لوگ آئے اوٹھا لیگئے
شب کو شیر و گرگ و پلنگ آتے ہین سو دو سو آدمیون کا وہی حال ہوتا ہے تین دن مین کئی
ہزار اوسی حالت علالت مین مبتلا ہوے اس مہلکے مین تین دن گذر گئے چوتھے دن پھر ایلچی
آیا کہا آج پھر طبل جنگی بجے گا کل کون میدان مین آئیگا سیلان سرخ پوش نے دعوی کیا ایلچی چلا
گیا رات کو طبل جنگی بجا صبح کو بطور سابق وہی ایک پہلوان اندر سے نکلا صرف نیزہ ہاتھ مین تلوار
وغیرہ ندارد ادھر سے سیلان نکلا بعد تگا ورزنی نام اپنا نیزہ باز حریر پیکر بتایا سیلان سے
نیزہ بازی شروع ہوئی بعد چار گھڑی کے سیلان نے ایک مقام پر نیزہ اسکا گانٹھا کہ ہوائی
کرے کہ یکایک وسط نیزہ سے آٹھ زنجیرین پیدا ہوئین دو گردن مین دو دونون ہاتھ مین
دو دو دونون پیرون مین دو کمر مین لپٹ گئین سیلان کا کچھ زور نہ چلا مرکب سے جدا

ہوگر اسی طرح بندھا ہوا اسیلان کو اوٹھا لیا بدیع پریشان لشکر لیکر پلٹے شام کو پھر ایلچی آیا
کہا شاہ نے آپ کو سات دن کی مہلت دی ہے کہ سمجھکر طلسم سے دست بردار ہو ورنہ ابکی مقابلہ مین
سبکا فیصلہ ہوگا یہ کہکر چلا گیا دو کلمہ حال خواجہ عمرو کے سنیے جب بدیع پاس ابرار سجادہ نشین
کے گئے تھے اونھون نے کہا تھا کہ خواجہ عمرو سے رجوع کرو خواجہ لشکر مین نہ تھے بدیع کو
سات دن کی مہلت ملی فرمایا خواجہ کو تلاش کروا میہ ابو الفتح نے عرض کی کہ ہم خواجہ کو ڈھونڈھ
کر لائینگے یہ دونون بتلاش خواجہ چلے خواجہ نے زبانی بدیع حال گنبد بلورین سنا تھا کہ اوسمین
شیطان بچہ خدائی کرتا تھا جسنے بہ مدد سر خیوش اوسکو مار کر مال وہین چھوڑا خواجہ پتہ پوچھکر قریب
گنبد پہونچے سوراخ مین کمند ماری اندر آگئے دیکھا مال اسباب بیحساب انبار لگا ہی ایک طرف مسند
بچھی ہے شراب وغیرہ رکھی ہے ایکطرف چوکا بنا ہی آپنے اول روپیہ اشرفی جواہرات اوٹھا کر نذر
زنبیل کیا اب ادھر متوجہ ہوے جدھر مسند ہی پہلے تو مسند زربفتی اوٹھائی تدبیر کر رہی تھے سوراخ مین
سے ایک ساحر پیدا ہوا جب تک آپ گلیم اوڑھین اوسنے سحر کیا پانون عمرو کے زمین نے تھامے
اوس ساحر نے آکر سر پیٹا کہ ارے او ظالم تو کون ہی صد ہا من مال اوٹھا کر کسے دیدیا معلوم ہوتا ہے
کہ تو بد معاش ہی تیرے ساتھ کے سنگلین بہت ہونگے ہر چند اوسنے پوچھا عمرو نے کچھ نہ بتایا نام اس ساحر کا
ضرمیر جادو ہی اس گنبد کو جو اوسنے مع مال خالی پایا اسی مین رہنا شروع کیا غصے مین کہا او بدمعاش مین
تجھکو اپنے استاد مہیب جادو کے پاس لیے چلتا ہون کہ وہ تیری قوم بھی پہچان لیگا میرا مال بھی دلوا دیگا یہ
کہکر پر پرواز پیدا کر کے لیچلا قضائے کار مہیب جادو ایک باغ اسی شہر ہوشیار مین ہی بنایا ہوا اظہار
شعبدہ باز کا تھا چند سے مہیب کو پسند آیا سکونت اختیار کی جو ملازم اظہار رہا غرض گیا مارا گیا جب
اظہار نے یہ سمجھ لیا کہ اوس مین کوئی اہلر ہو گیا جانا موقوف کر دیا یہان ضرمیر عمرو کو لیکر پہونچا عمرو
نے دیکھا باغ معقول ہی وسط مین ایک قصر ہے ضرمیر عمرو کو لایا عمرو نے دیکھا ایک ساحر مہیب ضعیف
بیٹھا ہی ضرمیر نے سامنے مہیب جادو کے ڈالدیا اور حال بیان کیا مہیب کو بھی ایک حیرت ہوئی اتنا
تو اپنی استادی سے کہا کہ یہ قوم جن صحرائی سے ہی کہا آپ مرد بزرگ ہین آپکو مین بتلا دونگا اسکی سحر سے
چلے گئے جب دیکھا یہ قتل کرنے پر آمادہ ہی کہا آپ مرد بزرگ ہین آپکو مین بتلا دونگا اسکے سحر سے چھوڑا کر
الگ لیچلیے تمھین دکھا دون مہیب عمرو کو الگ لیگیا زنبیل کا منھ کھولکر کہا اسمین دیکھیے اوسنے

جھک کر دیکھا تو ہزار ہا طرح کا اسباب ڈھیر ہے دریا صحرا قلعہ جات ہزار ہا تاج رکھے ہین جب یہ تماشے
مین مصروف ہوا عمرو ذکر مین ہاتھ دیکر اندر ڈال دیا کہا دادا جان اسکو اچھی طرح رکھیے گا آپ بصورت
مہیب باہر آئے صرصر کو بھی بیہوش کر کے زنبیل مین رکھ لیا سارا اسباب یہان کا بھی نذر زنبیل
کر لیا صورت ایک دہقان کی بنکر باغ سے باہر نکلے دیکھا ڈھنڈھورا پٹ رہا ہے کہ جسکو مزدوری کرنا ہو وہ
آئے رات دن برابر مزدوری کرنا ہوگی پانچ روپیے روز ملینگے آپ بھی مزدور بنکر اوسکے ساتھ ہوے
قریب دو ہزار مزدور لیکر وہ آیا عمرو نے دیکھا ایک مکان عالیشان بناہے اسمین بانس اور کاغذ جمع
ہے ایک سب کا افسر ہے اوسنے عمرو سے کہا کہ یارو یہ مزدوری بھی ہے اور حفاظت جان و آبرو بھی ہے
کہ طلسم کشا کے مقابلے کو یہ فوج تیار ہوگی دو مقابلے ہوچکے اکی مقابلہ عظیم ہے جب تو عمرو کے کان
کھڑے ہوے کام بنانے مین لوگون سے سارا حال دریافت کر لیا شام کو شاہ خود آیا بہت سے
خدمتگار ساتھ پتلے کاغذ کے جتنے تیار ہوے تھے بادشاہ نے کلین سب مین اپنے ہاتھ سے لگائین
عمرو نے خیال کیا کہ اسکے خدمتگار کی شکل بنکر چلنا چاہیے برابر انکے جو کاریگر بیٹھا ہے اوس سے
پوچھا اوسنے کہا یہ سب شعبدہ کے ہین پہچان یہ ہے کہ جو خود بخود باتین کرتے ہین یہ تو اصلی ہین اور
جو چپکے کھڑے ہین یہ نقلی ہین نقلی بھی بولتے لیکن جب بادشاہ پوچھتا ہے تب یہ جواب دیتے ہین
عمرو یہ سنکر حیلے سے پیشاب کے باہر آیا دیکھا دو سو خدمتگار باہر کھڑے ہین مگر چپکے دس بارہ
آپس مین باتین کر رہے ہین ایک کو عمرو نے الگ بلایا کہا حضور ہم تو مکان کو جا نہین سکتے رات
دن مزدوری کرتے ہین آپ ہمارے روپیے ہمارے گھر پہونچا دین تو بڑی عنایت ہوگی اس نقت
مین اوسے الگ لا کر بیہوش کر کے کنارے ڈالدیا اوسی کی شکل بنکر ہمراہ خدمتگارون کے ہو لیے
جب شاہ نکلا اوسکے ساتھ مکان پر آئے شاہ اپنے عیش خانہ مین آ کر بیٹھا دیکھا عمرو نے کہ میزون
پر جملہ سامان عیش شراب وغیرہ رکھی ہے شاہ نے عمرو سے کہا مین پیاسا ہون عمرو نے صراحی اوٹھائی
شاہ نے کہا اسکو پکڑ لو یہ کوئی امیر ہے عمرو وہانسے بھاگا دیکھا عمرو نے کہ سب پیچھے چلے آتے ہین
شہر سے عمرو نکل آیا کیونکہ بجائے پھاٹک کے دیوار ٹوٹی ہوئی تھی عمرو وہان سے نکلکر قناتون
سے گذرا جب پردے کے قریب آیا بیہوش ہو کے گر پڑا لوگ اوٹھا کے سامنے شاہ کے لائے
اوسنے گرم پانی سے منہ دھلوایا رنگ و روغن اڑ گیا معلوم ہوا کہ عمرو ہے حکم ہوا کہ ہمارے مکان

کے پاس جو زندان ہے وہان قید کرو خواجہ کو مسلسل و مطوق کرکے وہان قید کیا لیکن امیہ و ابو الفتح جو بتلاش خواجہ عمرو نکلے تھے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایکطرف ایک احاطہ خام بنا ہے اور سامنے اسکے ایک مکان ہے آپس مین ان دونون نے صلاح کی کہ اس احاطے کو دیکھنا چاہیے امیہ زیر دیوار کھڑا رہا ابو الفتح نے دیوار پر چڑھکر دیکھا تمام احاطے مین کاغذ کے شیر و گرگ و پلنگ بنے ہوے بھرے ہین ابو الفتح یہ عجلت پھاند پڑا امیہ نے کہا کہ اے برادر کیا دیکھا اوسنے آواز دی کہ بڑے مطلب کا مقام ملا ہی اوترکے دیکھا کہ کھپاچون کے بندھے ہوے سب شیر وغیرہ تھے کوئی کاغذ سے منڈھا نہین ہی قضاے کار ایک کونے مین ایک منڈھا ہوا بیٹھا تھا جیسے ہی بو انسان دماغ مین گئی ابو الفتح پر دوڑا جب تک ابو الفتح بھاگے بسبب بانس وغیرہ کے جست تو نہین کر سکتا جھپٹ کر شیر نے پنجہ مار دیا وہان ابو الفتح نے ایک چیخ ماری آبلہ دار ہو کر گرا ابو الفتح کی آواز سنکر امیہ دیوار پر آیا دیکھا ابو الفتح پڑا ہی اور کھپاچون کے شیر وغیرہ بھرے ہین ایک جو منڈھا ہوا ہی اوسنے پنجہ مارا اور اب دوڑتا ہی امیہ کو دیوار پر دیکھکر چاہتا ہی کہ دیوار پر چڑھ آوے دروازے مین احاطے کے قفل لگا ہی یہ دیکھکر امیہ نیچے اوترا حیران ہے کہ اب کیا کرون ابو الفتح یہان پھنسا خیال کیا کہ یہ مکان جو سامنے احاطے کے ہی اوسکو چلکر دیکھو امیہ پشت مکان سے کوٹھے پر آیا دیکھا ایک مرد اور ایک عورت مکان مین ہی مرد تو کپڑے پہن رہا ہی عورت نے دو شیشی اور کاغذ بہت سا لاکر ایک تخت پر رکھا جب وہ کپڑے پہن چکا عورت نے کہا یہ دونون شیشی تیار ہین مگر دواے صحت آج بہت کم ہے مرد نے کہا آج تو زیادہ چاہیے حکم آیا ہی کہ آج سے پچیس عدد شیر جایا کرین کہ سات دن کے عرصے مین فقط طلسم کشا اپنی فوج مین اکیلا رہے اور کوئی باقی نرہے عورت اندر سے جاکر ایک شیشی اوٹھا لائی کہا اسمین روغن آبلہ ہی دوسرے مین روغن صحت ہی مرد اونھین لیکر باہر چلا امیہ نے شیشیونکو بخوبی پہچان لیا نیچے آیا یہ شخص سمت احاطہ چلا کہ اسکے کان مین رونیکی آواز آئی دیکھا زیر درخت ایک نازنین سفید چادر اوڑھے رو رہی ہی نہایت خوبصورت یہ شخص عاشق ہوگیا امیہ نازنین بنکر بیٹھا تھا اوسی سے شراب منگائی تمام حال پوچھا اوسنے محبت مین بیان کیا کہ مین طرفنے اظہار شعبدہ باز کے یہان کا مہتمم ہون یہ ڈھانچے تو بندھے ہوے وہین سے آتے ہین کاغذ مین چڑھاتا ہون یہ روغن سیاہ نیچون ہیز

لگا دیتا ہون جہان دروازہ کھولکر انکو طرف لشکر اسلام روانہ کر دیتا ہون پھر یہ نہین پھرتے
یہ دوسرا روغن اپنے ہاتھ مین مل لیتا ہون کہ اسکی بو سے مجھپر حملہ نہین کرتے اور یہ روغن آبلہ تاثیر
نہین کرتا امیہ نے خوب دریافت کرکے اسکو بیہوش کیا زندہ درگور کرکے دونون شیشی لین روغن
صحت ہاتھ مین مل کر احاطے مین آیا وہ روغن جسم ابو الفتح پر ملا آبلہ پھوٹ گیا درد موقوف ہوا
یہ دونون شیشی لیکر سمت لشکر روانہ ہوے جب خواجہ عمرو کو زندانخانے مین لیگئے دیکھا وہان
اور بھی قیدی ہین کوئی راجہ باقی دار کوئی ناظم چکلے دار ایک شخص قید ہی خوبصورت نوجوان اس سے
عمرو نے پوچھا اسنے بیان کیا کہ اظہار شعبدہ باز کے وزیر کا بیٹا ہون باپ میرا مر گیا مجھسے کہتا
ہی کہ خزانہ مخفی بتا مین نہین جانتا ہر روز بلاکر پوچھتا ہی عمرو نے رات کو بیہوش کیا آپ اوسکی صورت بنے
اوسکو اپنی صورت بنایا صبح کو معرفت داروغہ کہلا بھیجا کہ شاہ مجھے بلائے تو مین خزانہ بتا دون اسنے
بلوایا عمرو نے تنہائی مین لیجا کر اظہار شعبدہ باز کو بیہوش کرکے زنبیل مین رکھا اوسی کی صورت
بنکر تخت پر بیٹھے جتنے لوگ بارگاہ کے تھے اون سکو ایک مکان مین بند کروا دیا فوج اور رعایا
کو بلایا چالیس ہزار آدمی جمع ہوے مہران و سیلان ہرکارے لشکر اسلام کے جو قید تھے اونکو
خال چشم دکھایا اونھون نے اطاعت کی سبکو لیکر مقابلہ بدیع مین آئے چاندنی وغیرہ جو تنی ہوئی
تھی سبکو جلوا دیا ہاتھ سے بدیع کے سبکو قتل کرایا بدیع سے مقابلہ کرکے زیر ہوے اب بدیع کو ساتھ
لیکر داخل شہر ہوے شہر اسلام آباد ہوا اس اثنا مین امیہ ابو الفتح وہ شیشی لیکر آئے جو لوگ کہ
بیماری آبلہ مین گرفتار تھے وہ روغن اونکے لگایا سبکو صحت کامل حاصل ہوئی اب شہر اظہاریہ مین
مشغول عیش ہوے بدیع بعد تسخیر شہر بہ اطمینان متمکن ہو کہا لاؤ اظہار شعبدہ باز کو پہلے خواجہ نے
مہیب اور صرصر کو نکالا یہ دونون بفہمایش عمرو مطیع الاسلام ہوے اور وعدہ کیا کہ جب آپ جنگ
سے فراغت کرینگے تو ہم کلمہ بھی پڑھینگے یہ کہکر دونون شاہزادے رخصت ہو کر روانہ ہوے اب
خواجہ نے اظہار شعبدہ باز کو زنبیل سے نکالا سامنے ستون سے باندھ دیا سوال اسلام کیا اظہار نے
بغصہ طرف بدیع کے دیکھا کہا او طلسم کشا کیا طلسم شکست ہو گیا جو مجھسے سوال اسلام کرتا ہے
یہ کہکر آواز دی کہ ای طیوران حریر پیکر تو بھی مر گیا یہ کہتا تھا کہ آندھی سیاہ چلی آسمان پر سے قریب دو
ہزار جانوران سرخ رنگ برابر لعل کے پیدا ہوے سب کاغذ کے معلوم ہوتے تھے آگے آگے ایک طاس

زرین بال ہی طاؤس نی تو منقار مین اظہار کو اوٹھا لیا باقی اور جانور جو جسکے سر پر بیٹھا وہ پتلہ کاغذ
کا بنکر رہگیا عمرو گلیم اوڑھکر غائب ہو گوشے سے دیکھہ رہا ہی کہ جب تمام اہل اسلام مثل کاغذی تصویر
کے ہو گئے تو بعد گھڑی بھر کے وہی طاؤس جو اظہار کو لیگیا تھا پھر پیدا ہوا اور بدیع کو پنجے مین دبا کے
لیچلا جب تو عمرو بیقرار ہو کر گلیم اوڑھے ہوئے چلا وہ طاؤس تو بلند اوڑ رہا ہی عمرو نیچے نیچے جاتا ہی
بعد عرصے کے دیکھا ایک قلعہ ہی چہار طرف اوسکے آگ معلوم ہوتی ہی جب وہ طاؤس لیے ہوئے
بدیع کو قریب قلعہ پہونچا آواز دی کہ ای طیوران طاؤس تن طلسم کشا کو لیکر آیا ہون آگ شق ہوئی
دروازہ پیدا ہوا طاؤس لیکر بدیع کو اندر داخل ہو گیا عمرو بیقرار بیرون قلعہ رہا بہ سبب آگ کے اندر نہ
جا سکا جب شام ہوئی تو عمرو مجبور ہو کر قلعہ مین تو نجا سکا خیال مین آیا اور کہین چلکر ٹھہرین پانچکوس
گئے تھے کہ گانیکی آواز آئی ایک باغ دیکھا عمرو گوشہ باغ مین جا کر ٹھہرا دیکھا ایک نازنین مسند پر
بیٹھی ہی بنہایت حسین وجمیل کہ نام اوسکا اوسکی کنیزونکے کہنے سے معلوم ہوا یعنی ملکہ مہر طلعت
آہو چشم ہر چند کہ گانا ہو رہا ہی وہ رنجیدہ بیٹھی ہی ایک ساحرہ آسمان سے آئی اور یہ کہا کہ ای ملکہ مہر طلعت
آپ یہان نہ بیٹھیے آپکا آج ذکر محفل بہزاد شکل کش مین کہ ایک طلسم نگارین ہی ہوتا تھا اب چلیے یہ سنکر
وہ نازنین روتی ہوئی تخت پر سوار ہوئی روانہ ہو گئی عمرو کو زیادہ حیرت ہوئی جب تخت اوسکا جاچکا
عمرو اوسی باغ مین لیٹ رہا آنکھہ بند ہوئی ابرار سجادہ نشین خواب مین آئے فرمایا کہ خواجہ اوسی
قلعہ آتش کے سامنے جاؤ بدیع کو جہان جاتے دیکھا ہی جو کچھہ دیکھنا ویسا انتظام کرنا عمرو کی
آنکھہ کھلی اوٹھکر روانہ ہوا عمرو باغ سے نکلکر روبروے قلعہ ایک درخت پر آکر بیٹھا واضح رای ناظرین
ہو کہ جب خواجہ اوس باغ سے نکلے تو سیارہ بن عمرو عیار قاسم اپنے آقا کے فراق مین کہ بیرن باغ
ہمیشہ بہار سے غائب ہتو ہین فقیر بنا بیٹھا تھا عمرو نے سیارہ کو اس باغ اور نازنین کا پتہ بتلایا کہا
ای فرزند کیا تعجب ہے اس نازنین کیوجہ سے تیرے آقا کا پتہ ملے سیارہ طرف اوس باغ کے چلا عمرو سامنے
قلعہ کے آیا دیکھا خواجہ نے وہ آتش شق ہوئی دروازہ کھلا اظہار شعبدہ باز مع چالیس آدمیونکے
سر برہنہ ہاتھون مین برنجی تھالیان اوسمین بخورات روشن پیدا ہوا جنگل کی سمت چلا عمرو بھی
گلیم اوڑھے پیچھے چلا بعد دو کوس کے دیکھا ایک پہاڑ ہے اوسپر چڑھا پہاڑ پر حجرہ بنا ہی اظہار
نے قفل کھولا اوس حجرے کے چار دروازے ہین اندر ایک تصویر سنگ مرمر کی ہی اظہار نے

بخورات وغیرہ سامنے تصویر کے رکھکر رونا شروع کیا کہا یا خداوند یہ کیسا طلسم مین آشوب ہی کہ
مال چھوٹ گیا مر چلے پر آکر چھپا ہون جب عمرو نے دیکھا اس تصویر سے کچھ آواز نہ آئی تب عمرو گلیم اوڑھکر
اندر گیا پہلو سے تصویر کے آواز دی ای اظہار جیسا تیرا اعتقاد ہو گیا ہی ویسی ہی آفت آئی ابھی جا
طلسم کشا کو لاکر اوس حجرے مین بند کر کے چلا جا ہم اوسکو دوزخ مین پھینکدینگے اظہار یہ سنکر بہت
خوش ہوا جاکر بدیع کو لایا حجرے مین بند کر کے چلا گیا عمرو نے بعد انکے جانیکے دروازہ توڑا بدیع کو لیکر
زیر کوہ آئے بیڑیان کاٹ کر ہوشیار کیا چاہا کہ چلین آواز آئی السلام علیک دیکھا بدیع نے کہ سرخ پوش
جنی حاضر ہوا حالات بدیع پوچھے کچھ تحفہ جات قاف سے لایا تھا پیش کیے عرض کی اس دربند پر
بڑے دھوکے آپنے اوٹھائے بدیع نے خواجہ سے ملاقات کرائی اور فرمایا کہ تمام بندگان خدا شہر
ہوشیار یہ مین مثل کاغذی تصویر کے ہو گئے سرخ پوش نے عرض کی کہ مین اسی واسطے حاضر ہوا آپنے
کبھی غلام کو یاد بھی نکیا اب خواجہ کو رخصت کیجیے بدیع نے عمرو سے کہا آپ شہر چابلوسیہ مین چلیے
خواجہ تو اودھر گئے سرخ پوش بدیع کو لیکر صحراے سبزہ زار مین آیا ایک اسم تعلیم کیا بدیع نے بیٹھکر
اسم کو پڑھا بدیع نے اسم تمام نہ کیا تھا کہ وہی تاجدار ہمیشہ تو تنہا آتا تھا آج جو آیا تو چالیس آدمی ساتھ
ہین تاجدار نے عرض کی کہ ای شہریار مین دو طرف کے جبر نہ اوٹھا سکونگا اودھر آپکا جبر اودھر اہالیان طلسم کا
آخر جان دونگا یہ کہکر بدیع کو اپنے ہمراہ لایا اوسی قصر قدیم سے صندوقچہ نکالکر لایا لوح دربند ہوشیار یہ
دیکر یہ کہا اب مجھے معاف فرمائیے گا بدیع لوح لیکر اسی سبزہ زار مین آئے لوح کو ملاحظہ کیا کہ سمت
شمال جانا چاہیے بدیع نے راستہ طے کر کے دیکھا ایک قلعہ سربفلک کشیدہ مثل کمہار کے چاک کے چکر
مین ہی ایک طاؤس کاغذ کا منڈھا ہوا بالاے قلعہ بیٹھا ہے گرد قلعہ آتش کا شعلہ بندھا ہی بدیع نے
بحکم لوح کہ طاؤس ایک مار سیاہ کو نگل رہا ہی کفچے پر تیر مارا کفچہ مار کا اڑ گیا طاؤس نے پرواز کی آواز دی ای
طیوران حریر پیکر طلسم کشا آگیا ایک مقام سے آتش شق ہوئی آگے آگے وہی طاؤس پشت پر
دس ہزار طایران سرخ رنگ گرد سر بدیع چکر مارنے لگے بدیع نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا ای طلسم کشا
اگر تیرہ چکر جانور کے تمام ہو جائینگے تو پتھر بنکر رہجاوینگے خیال کرو کہ وسط مین ان سبکے جانور
ہفت رنگ نے فیل مار رہا ہی وقت زفیل نہین پر اونکے تیر مارنا چاہیے بدیع نے خدا کو یاد کیا تیر تاک کر
مارا دہن پر اوس طایر کے پڑا چند شعلہ آتش جسم سے نکلے تمام جانور جلگئے وہ طاؤس زمین پر گرا لوح

خبر دی شکم چاک کر کے جگر اسکا لینا چاہیے جملہ ملازمین تمھارے جو شہر ہوشیار میں کاغذ کے بنگئے ہین یہ جگر جلا کر دھونی دینا وہ بشکل اصلی ہو جائینگے بدیع نے جگر طاؤس اپنے پاس رکھا کہ یکایک قلعہ سے اظہار شعبدہ باز باشوکت شاہی مع دو ہزار سوارونکے پیدا ہوا کہتا تھا کہ یا خداوند یہ کیا آفت ہی یہ کہکر نعرہ کیا کہ طلسم کشا کو لینا سب بدیع پر آپڑے جب نصف جوان ہاتھ سے بدیع کے قتل ہوئے تو دیکھا بدیع نے کہ ایک آواز مثل صاعقہ کے ہوئی اور وہ قلعہ مع اظہار شعبدہ باز کے بر روے ہوا روانہ ہوا ایک آواز آئی کہ او طلسم کشا اب تیری قضا قریب ہی وہ قلعہ وغیرہ غائب ہوا بدیع پلٹ کر شہر ہوشیار میں آئے سب ہمراہی کاغذ کے بنے ہوے اُڑتے پھرتے تھے جگر طاؤس روشن کیا پھر سب بصورت اصلی ہوے سجدہ شکریہ پروردگار بجالائے شاہزادہ بدیع الزمان مہران قوی بازو کو ہمراہ لیکر واسطے شکار کے چلے صحراے سبزہ زار میں آکر شکار کھیلنے لگے دن بھر شکار کھیلا شام کو بارگاہ مین استادہ ہوئین فروکش ہو رہے تھے کہ صحراے گرد اوڑی دیکھا ایک پہلوان زبردست مع ساٹھ ہزار فوج کے آکر اوترا بدیع نے امیہ کو براے خبر بھیجا امیہ نے عرض کی بادشاہ حوالی طلسم ضحاک قوی ترکیب اوسکا بیٹا کیکاؤس قوی ترکیب کہ سابق مین اوسکی بسبب ہمراہ ملکہ گلعذار عنبرین مو ہوئی تھی آئے ہین خبر سنی کہ اونپر آپکا قبضہ ہوا طرف شہر ہوشیار کے جاتے تھے آپ کی خبر او تر پڑے بدیع نے فرمایا کیا مضایقہ ہی کیکاؤس نے طبل جنگی بجوایا امیہ نے خبر دی بدیع نے بھی طبل جنگی بجوایا رات کو یکایک لشکر مین ہلڑ ہوا امیہ نے آکر بدیع کو خبر دی کہ مرکب خاص کیکاؤس کا موسوم بہ ابرش گل اندام دریاے نہان پر سے چھوٹ کر ہمارے لشکر مین چلا آیا ہی اور لشکر کو پامال کرتا پھرتا ہے اے شہریار بڑا زبردست ہی یا تو اشقر دیوزاد صاحبقران کو دیکھا یا بعد اشقر کے آکر دیکھا تو اسے دیکھا بدیع الزمان خیمے سے نکلے دیکھا مرکب کوہ سرین کوہ کفل پامال کرتا پھرتا ہی بدیع نے چمکار کر آواز دی روہی زہے بدیع کو دیکھکر مرکب نے سر جھکا لیا بدیع آگے بڑھے مرکب نے تھوتھنی اپنی سینے پر بدیع الزمان کے رکھدی بدیع الزمان نے پشت پر ہاتھ پھیرا اور لاکر گھوڑ بکہ تھان پر باندھا یہ خبر کیکاؤس کو ہوئی جل گیا صبح کو بقہر و غضب تمام میدان کارزار مین آیا بدیع اوسی مرکب پر سوار ہو کر بصد جاہ و حشم میدان مین آئے کیکاؤس غصے مین گینڈا بڑھا کر نکلا آواز دی پسر حمزہ کہان ہی آکر مقابلہ کرے بدیع نے ابرش گل اندام کو بڑھایا سرداروں سے

اپنے رخصت ہوکر مقابلہ کیکاؤس مین پہونچے تگاورزن ہوئی کیکاؤس نے غصے مین نیزہ مارا نیزہ
چلنے لگا ایک مقام پر بدیع نے گانٹھکر تھپیڑا مارا نیزہ کیکاؤس کا ہوائی ہوا کیکاؤس نے غصے مین
قبضے پر ہاتھہ ڈالا بدیع الزمان نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا صاف تلوار کو رد کیا قبضہ تیغہ طلسم
طہموس پر ہاتھہ ڈالا خبردار خبردار کہکر ہاتھہ مارا کیکاؤس نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ نے سپر کو
کاٹا سر اوس خود سر کا زخمی ہوا تیغہ تڑپ کے گرا گینڈے کی گردن قلم ہوئی اہالیان فوج دوڑ پڑے
بدیع الزمان نعرہ کرکے دریاے فوج مین غوطہ زن ہوے صفونکو درہم و برہم کیا ملازمان کیکاؤس
نے آکر کیکاؤس کو ہوادار پر ڈالا افراط زخمداری سے بیہوش ہوگیا لیکر طرف قلعہ کاوسیہ کے بھاگے
ضحاک قوی ترکیب خبر سنکر بیرون قلعہ آیا بیٹے کی زخمدوزی کی کیکاؤس نے تمام کیفیت
بیان کی کہ مرکب میرا طلسم کشا نے لیا مین زخمی ہوا کہ خبر گذری بانی فساد مہران قوی
بازو و خورشید شاہ ہین انھون نے طلسم کشا کو بلایا باغ مین تصویر کا نشان دیا ضحاک
نے غصے مین افغان بلند قامت نامے پہلوان کو حکم دیا جاکر قلعۂ مہران کو تباہ کرو ایک
ذیحیات کو زندہ نہ چھوڑنا افغان بلند قامت چلا یہان شاہزادہ بدیع نے مال و اسباب کیکاؤس
کا قبضے مین کیا بفتح و فیروزی داخل شہر ہوشیار یہ ہوے معلوم ہوا کہ جو تھا دربند طلسم جبل رنگین
و گنبد آئینہ ہی حاکم وہانکا کوہان ہے بدیع نے فرمایا لشکر تیار کرو تین لاکھہ غیر ساحر امتحان جادو دو
لاکھہ ساحر جمع کیے اس کروفر سے قصد ہے کہ سمت جبل رنگین کوچ کرین لیکن افغان بلند قامت
چلا مہران کا بھائی انجم قوی بازو قلعہ مین بیٹھا ہے کہ ہرکارون نے خبر دی کہ ضحاک نے براے تباہی قلعہ
فوج بھیجی ہے یہ مرد دیندار مطیع بدیع نامدار ساٹھہ ہزار فوج لیکر قلعہ سے نکلا افغان نے طبل جنگی بجوایا
انجم نے صبحکو مقابلہ کیا سستی طالع سے زخمی ہوا افغان نے قیامت برپا کردی انجم بھاگ کر قلعہ بند
ہوا افغان نے چار جانب سے محاصرہ کیا طبل یورش بجوایا صبحکو با فوج گران گرز ہاتھہ مین لیکر قلعہ پر
حملہ کیا انجم نے گولہ اندازونکو اشارہ کیا توپ چلی رہی ہے فوج افغان تو رک گئی یہ دیو خصال
نہ رکا لوگون کو رد کرکے قریب خندق پہونچا توپ بند ہوگئی افغان للکار رہا ہے انجم نے مایوس
ہوکر دعا کی قضا را کار شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان کہ انکو سلطان زرین پوش قید خورشید
روشن ضمیر سے نکال لایا تھا ایک صحرا مین فروکش ہین کہ توپ کی آواز آئی نور الدہر نے کہا

کوئی قلعہ مین لڑ رہا ہی یہ فرما کر پشت مرکب پر سوار ہوی سلطان زرین پوش ہمراہ ہی مع دس ہزار جوانون کی نور الدہر گھوڑیکو بڑھا کر اوسوقت سامنے قلعہ کے آئے دیکھا ایک پہلوان پُرخصال خندق فراپا چاہتا ہی قلعہ والے دعا کر رہے ہین نور الدہر سمجھے اہالیان قلعہ مسلمان ہین مرکب چمکا کر جا پڑے نعرہ کوہ شکاف کیا کہا او بیحیا آگے نہ بڑھنا افغان نے پلٹ کر نور الدہر کو دیکھا یہ کیکاؤس کی لڑائی مین ساتھ تھا سمجھا کہ طلسم کشا آتا ہی خال و خط مین سر مو فرق نہین گینڈے کو پھیر اللکارا او طلسم کشا اوس دن کی لڑائی مین دخل ندیا آج تیری قضا لیکر آئی ہی جب نور الدہر قریب پہونچے دیکھا کہ طلسم کشا نہین ہی صورت سے بہت مشابہ ہی خبردار کر کے جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا نور الدہر نے تیغہ خارا شگاف سلیمانی کمر سے کھینچا گویا ابر تیرہ سے برق چمک کر تلوار کو تلوار پر لگا کاٹتا او لچھا دیے ہاتھ نکال کر وار کیا تیغہ خارا شگاف سلیمانی کاٹ مین لاثانی ہی سپر کے دو ٹکڑے کیے مع کتف و راکب افغان کے چار ٹکڑے ہوے انجم بھی نکلکر قلعہ سے شریک ہوا نور الدہر فوج افغان پر جا پڑے لشکر بے سردار شکست کھا کے بھاگا انجم نے مال اسباب قبضے مین کیا آ کر نور الدہر کے قدمونکو بوسہ دیا عرض کی آپکے قبلہ و کعبہ کا غلام ہون نور الدہر نے حال پوچھا انجم نے تمام کیفیت ظاہر کی کہ میرا باپ اور بھائی آپکے والد کے ہمراہ ہین غلام پر ضحاک نے فوج بھیجی تھی اسی مہینے مین کوہ تصویر پر میلہ ہوگا نور الدہر سنکر مشتاق ہوے تیاریان ہونے لگین کہ میلے مین ضرور چلینگے انکو اس حال مین چھوڑیے ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا بدیع الزمان شہر ہوشیاریہ مین فروکش ہین قصد ہے کہ لشکر کشی کرین اور نور الدہر میلے مین جانے کو ہین دونون کو اس حال مین چھوڑیے

دو کلمہ داستان لشکر زلزلہ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران و لشکر زمرد شاہ باختری تحریر ہوتے ہین حمسنہ مُصنّف

زلفونکا سامنا جو کرے اے نگار سانپ
کھائی تمھاری چوٹی کے کوڑونکی مار سانپ
گو دلمین پیچ و تاب کرے بار بار سانپ
بل کھا سکے نہ صورت گیسوی یار سانپ
توڑے مروڑے اپنے بدن کو ہزار سانپ

کیا انقلاب عالم ایجاد مین کہون
دکھلا رہا ہے رنگ عجب چرخ نیلگون
بے مہری فلک کا بھلا کیا نشان دون
موذی کو چاہتا ہے تو ہی آسمان دون

یوحا بنایا کرتا ہی یہ بدشعار سانپ

لڑان فراق مین خط حسن سی ہوے — بیمار و ناتوان ضرر حسن سے ہوے
کیا کیا فساد و شر خبر حسن سی ہوے — موذی بھی متفق اثر حسن سے ہوے
کرتے ہین گنج یار کے اوپر نثار سانپ

ہی خواب مین بھی گیسوے شبرنگ کا خیال — کاہیدہ ہوگیا ہی بدن صورت ہلال
کیونکر نہ عشق زلف مین ہو زندگی وبال — ہر عقدہ گانٹھ زہر کی موذی ہی بال بال
کاکل ہی ایک یار کی کالے ہزار سانپ

کیونکر کمند زلف کو کالی بلا کہون — طبع رسا کے زور سے زلف رسا کہون
اینٹھے مری زبان اگر کچھ ذرا کہون — سودائے زلف مین ہی جو کچھ حال کیا کہون
رہتا ہے رات دن مرے سر پر سوار سانپ

جب رند نکتہ دان یہ بہکتے ہین بیکے — ایجاد کرتے ہین یہ قرروز ایک تے
اہل سخن نکالتے ہین بات ہی مین تے — آتش یہ ساحرون کا فقط اختراع ہے
رخسار گنج ہے نہ تو گیسوے یار سانپ

حمزہ راقمان اخبار سحر و ساحری و کاتبان حالات افسونگری اس داستان سحر بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر سخن ساز یکہ معنی ساز کردہ ؛ سخن را اینچنین آغاز کردہ ؛ لقا نے سابق مین افراسیاب کو نامہ لکھا تھا ہر چند کہ افراسیاب تردد مین ہی لیکن اشقل جادو کو مع بارہ ہزار ساحرونکے روانہ کیا بخوبی سمجھا دیا کہ اپنے کو عیارون سے اور اسم اعظم حمزہ سے بچانا اشقل نے کہا مین جاتے ہی اسم اعظم حمزہ بند کردونگا پھر طبل جنگی بجواؤنگا ایک ہی آن مین خاتمہ ہوگا یہان دربار مین لقا بیٹھا ہے کہ اشقل آکر پہونچا لقا کو سجدہ کیا بختیارک سے کہا شہنشاہ طلسم ہوشربا نے مجھکو سمجھا دیا ہی کہ اپنے کو عیارون سے اور اسم اعظم حمزہ سے بچانا بختیارک نے کہا بہت بجا ارشاد فرمایا اشقل نے کہا مین پہلے حمزہ کی تدبیر کرلون تب طبل جنگی بجواؤن اس بیچیانے گرد اپنی بارگاہ کے آگ روشن کی تنہا بیٹھکر سحر تیار کیا ایک طائر کو اڑایا آپ بھی غرق زمین ہوکر چلا صاحبقران نے دربار برخاست کیا بیرون بارگاہ سلیمانی

آئے ہین شب کا وقت ہی کہ ایک طائر نے زنبیل دی مقبل نے کہا ای شہریار یہ طائر شب کو آیا
گرد سر اقدس چرخ مار کر چلا گیا اسم اعظم تو یاد کیجیے صاحبقران نے جو خیال کیا زبان مین لکنت
پائی اسم اعظم فراموش اشارے سے فرمایا اسم اعظم بند ہو گیا تمام سردار پریشان زنانی ڈیوڑھی
تک پہونچانے صاحبقران کو آئے صاحبقران کو آئے صاحبقران نے سبکو رخصت کیا پردہ اٹھا کر
اندر آئے صرف ایک محلدار لالٹین لیے ہوے عقب مین صاحبقران نہایت متردد کہ پہلو سے دیکھا
خواجہ عمرو آتے ہین امیر یار وفادار کہکر لپٹ گئے کہا خواجہ کچھہ حال ہوش ربا بیان کرو تم کیونکر
آئے عمرو نے کہا ای شہریار مین بہار کے ساتھہ آیا ہون یہ اشقل جادو بڑا مکار ہی اسی وجہ سے مین
بہار کو لیکر آیا اوسوقت خبر مشہور ہوئی کہ اشقل نے اسم اعظم بند کیا حرز ہیکل بدل لی امیر نے فرمایا
اسم اعظم تو بیشک فراموش ہوا حرز ہیکل موجود ہی عمرو نے کہا مین دیکھون امیر نے حرز ہیکل اوتار کے
عمرو کے ہاتھہ مین دی عمرو نقلی نے پیچھے ہٹکر نعرہ کیا منم اشقل جادو وا حمزہ دیکھہ حرز ہیکل بھی لے لی
یہ تو پر پرواز پیدا کرکے روانہ ہوا صاحبقران بیہوش ہو کے گرے تمام شاہزادیان نکل آئین دیکھا
صاحبقران ایڑیان رگڑ رہے ہین یہ خبر وحشت اثر سنکر بادشاہ تشریف لائے صاحبقران کو اوٹھا کر
بارگاہ سلیمانی مین چھپر کھٹ پر لٹایا سب سردار گرد بیٹھے ہوے رو رہے ہین لیکن اشقل سامنے بختیارک
کے آیا کہا ای شیطان یہ شیشہ اسم اعظم یہ حرز ہیکل موجود ہی بختیارک نے کہا اسکو جلد چھپاؤ ورنہ عیار
آکر قیامت برپا کرینگے اشقل کا بھائی حنظل جادو موجود تھا اشقل شیشے کی گردن مین حرز ہیکل
لپیٹ دی کہا ای برادر حنظل تم اسکو لیکر خدمت مین شہنشاہ طلسم ہوش ربا کے چلے جاؤ مین صبحکو
سبکا خاتمہ کرونگا قدرت کو لیکر یالای قیطول جاؤنگا حنظل نے شیشہ جھولی مین رکھا اشقل نے طبل
جنگی بجوایا خبر سنکر بادشاہ نے بھی حکم نوازش طبل جنگی دیا چار پہر رات گذر کر بوقت سحر اشقل میدان
مین آیا سحر کرنے لگا سردار بیہوش ہو ہو کے گرنے لگے اس بیحیا نے لقا سے کہا اپنے اہالیان فوج
کو حکم دیجیے سب سردار سحر سے بیکار ہین وہ جا کر سبکی مشکین باندھ لین یا قتل کرین لقا نعرہ کرکے
جا پڑا سرداران امیر کو قتل کرینگا قریب ہی کہ لشکر اسلام شکست کھائے صاحبقران بیہوش پڑے
ہین اشقل سحر کر رہا ہی لقا مصروف ظلم و بدعت ہی لیکن حنظل جادو دو سو دو سو کوس کا راستہ طے کرکے ایک
پہاڑ پر ٹھہرا آسودہ ہو کر قصد ہوا کہ طرف طلسم ہوش ربا کے جاؤن قضای کار ملکہ محمودہ سرخ چشم

مین نورالدہر کے تکلی تھین پھرتے پھرتے اوس کوہ پر ٹھہرین حنظل کو دیکھکر سامنے آئین حنظل نے محمور کو سلام کیا جانتا ہی کہ یہ مصاحب افراسیاب ہی محمور نے پوچھا تیرا کیا نام ہی کہانسے آتا ہی کہان جائیگا اُسنے کہا شیشہ اسم اعظم صاحبقران و حرز ہیکل لیکر خدمت شہنشاہ طلسم ہوش ربا مین جاتا ہون بغاوت محمور سے حنظل آگاہ نہ تھا سب حال صاف صاف کہدیا محمور نے بگڑ کر جواب دیا او بیحیا کنیز ونکے سامنے آقا کا اسم اعظم لیجائیگا حنظل نے سحر کیا محمور نے صرف ابرو کے اشارہ سے برق چمک کر گری حنظل کے دو ٹکڑے ہوے ملکہ محمور نے شیشہ تو اوسیوقت توڑ ڈالا وہان لشکر صاحبقران کو اشقل تباہ کر رہا تھا شیشہ ٹوٹا اسم اعظم چھوٹا صاحبقران ہوش مین آئے تیغہ عقرب کھینچکر جا پڑے اشقل لڑ رہا تھا صاحبقران کو دیکھہ حیران ہوا قریب جاکر رسول اللہ امیر نے اسم اعظم پڑھکے ہاتھہ مارا اشقل کے دو ٹکڑے ہوے ساحر لاشہ اشقل لیکر بھاگے امیر بفتح و فیروزی داخل بارگاہ سلیمانی ہوے لقا باغ مینا مین آیا نامہ افراسیاب کو لکھا دیکھیے کب پہونچے وقت پر ذکر کیا جائیگا لیکن محمور مہجبین نے شیشہ توڑ ڈالا حرز ہیکل رومال مین لپیٹ کر چھوٹی مینا رکھی کہ جب لشکر مین جاؤنگی خدمت صاحبقران مین حاضر کردونگی ابتو تلاش نورالدہر مین بیقرار ہی کہ جستجوے معشوق مین چلی نورالدہر بن بدیع الزمان قلعہ انجم قوی بازو مین فروکش ہین میلے کا دن دریافت کرکے انجم و سلطان زرین پوش کو بھی ہمراہ لیکر فوج کو فرداً فرداً روانہ کیا آپ لباس تاجران مین روانہ ہوے قریب کوہ تصویر پہونچے دیکھا ہزارہا خیمے استادہین دوکانین چہار جانب آراستہ تاجران جلیل جابجا فروکش نازنینان مہ جبین خیمونمین جلوہ فرما مجرے ہو رہے ہین تانین اڑ رہی ہین مشتاقان جمال محبوب جوانان خوش اسلوب لباسہاے فاخرہ پہنکر ٹہلتے پھرتے ہین کہیں بھنگ گھٹ رہی ہے بھنگیڑ نونکی دوکانین جوانون کے دم پڑ رہے ہین ایک جانب میخانونمین لاؤ لاؤ کی صدا آرہی ہی ایک طرف آکر نورالدہر اُترے رات بھر میلے والے آیا کیے نوبت نقارے بجتے ہین زیر کوہ تصویر ہزارہا گھنٹے نواز ناقوس نواز مجاور جمع ہین صبحکو نورالدہر دربار گاہ پر اپنی جلوہ فرما ہین کہ گرد عظیم بلند ہوئی ایک بادشاہ بڑے قد و قامت کا جوان تخت پر ایک پہلوان زبردست پایہ تخت پر ہاتھہ دا لے ہوے پشت پر تین لاکھہ فوج بڑے زور شور سے آکر پہونچا انجم نے کہا اے شہریار تخت پر ضحاک قومی ترکی اور یہ جو پایہ تخت پر ہاتھہ رکھے ہے کیکاؤس افراسکا بیٹا ہی افغان گوا اونھین لوگون نے

بھیجا تھا نورالدہر نے کہا سمجھا جائیگا ضحاک و کیکاؤس تو یہان کے بادشاہ ہین چوب حماقت
ہاتھہ مین لیکر مصروف اہتمام ہوے اونکے آنے سے بڑے انتظام ہوی دوکانین قاعدیسے درست
ہوئین تاجرونکے مال خریدے سبکو تسکین دی سواپہر دن چڑھے دونون باپ بیٹے سجدہ
خداوندگر نیکی ہوس مین کوہ تصویر پر چلے نورالدہر نے کہا اے انجم ہمین بھی بالاے کوہ لیچلو تصویر
کا باتین کرنا سنین انجم نے کہا حضور وہ تصویر ہیچھر کی ہر خرد و کلان کو پہچان لیتی ہی غیر مذہب
اس پہاڑ پر نہین جاتا اگر جاتا ہی تو تصویر بتلا دیتی ہی ادسے گرفتار کرکے قتل کرتے ہین نورالدہر
نے کہا اگر یہ تماشا دیکھا تو آنا بیکار ہے پہچان لیگی تو کیا ہوگا انجم نے کہا حضور آجتک یہا نکا حال
نہین کھلا گردھرے کے جتنے بیٹھے ہین یہ سب ساحران زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست ہین
تصویر کے اندر خود کوئی ساحر معقول ہی حال آئندہ و گذشتہ بتلاتا ہی اسن بارہ کوس کی کیفیت
سب آئینہ رہتی ہی جب تو سب آکر سجدہ کرتے ہین نورالدہر نے تماما مع انجم و سلطان زرین پوش
و کمیدان و رسالہ دار کو ہمراہ لیکر بالاے کوہ تصویر آئے تمام شاہان جلیل جمع ہین خوب گھنٹے و
ناقوس بج رہے ہین نذر و نیاز لیے سب کھڑے ہین سبکے آگے ضحاک و کیکاؤس یکایک دروازہ
کھلا نورالدہر نے دیکھا ایک تصویر سنگ مرمر سفید کی گرد اوسکے ہار پھولون کا انبار ضحاک و
کیکاؤس برا سجدہ جھکے تمام اہالیان میلہ واسطے سجدہ کے جھکے نورالدہر کھڑے رہے جیسے ہی
ضحاک نے سر اوٹھایا تصویر نے آواز دی او بیخبر اس حوالی کی سلطنت کرتا ہی یہ چند مسلمان سامنے
کھڑے ہین بیٹا طلسم کشا کا آگیا طلسم مین طلسم کشا داخل ہوگیا ہزارون بندے ہمارے قتل
ہوے ان سبکو گرفتار کرلے ضحاک و کیکاوس پلٹے نورالدہر نے تلوار کھینچی نعرۂ شیرانہ کیا نعرہ
نورالدہر نظیر حمزۂ صاحبقران بخشم و بقہر ۞ شہ ستارہ حشم شاہزادہ نورالدہر ۞ انجم نے بھی تلوار
کھینچی شہنشاہ زرین پوش نے فوج کو اشارہ کیا زیر کوہ بھی تلوار چلنے لگی بالاے کوہ ہنگامۂ گیر و دار
بلند ہوا نورالدہر نے کئی پہلوانون کو مارا بڑھتے ہوی طرف تصویر کے جاتے ہین تصویر سے آواز آئی ای
خدمتگزاران قدرت ان باغیونکو لینا جیسے ہی تصویر نے یہ آواز دی سا تھہ ستر ہزار ساحران غدار پشت
حمزہ سے اسباب سحر ہاتھہ مین لیے ہوی ظاہر ہوے افسر اونکا مہلال جادو نعرہ کرکے بڑھا شاہزادہ
نورالدہر پر سحر کیا نورالدہر مع انجم و سلطان زرین پوش و سرداران ہمراہی مسحور ہوئے لڑنے

نورالدہر بڑھے قتل کو پرے کاؤس وکیکا ضحاک تھامے پانون کے ہرایک نے زمین رکھکر ہاتھ سے
جسکی نگاہ جمال ہمیتال پر پڑتی ہے حیران جمال و محو دیدار ہوکر افسوس کرتا ہے سلطان نے بلک کر دعا
کی انجم بھی پکار اوٹھا اے خالق بے نیاز وقت مدد قضائے کار مکلل خان جادو و خسرو و شیردل
و اوجروس جبی وغیرہ تعاقب شاہزادے مین آتے تھے مکلل خان نے آسمان سے یہ معرکہ دیکھا
آقا اک پہاڑ پر خاموش کھڑے ہین گرد ساحرون کا ہجوم ایک تصویر پتھر کی غل مچا رہی ہے اپنے
شعبدے دکھا رہی ہے مکلل خان بیتاب ہوکے زمین پر آیا گرتے گرتے سحر کیا بادشاہ طلسم گوہر بار
سلیمانی سحر و جرات مین لاثانی گولہ نکال کر مارا کئی سو ساحرونکے سر پھٹے اپنے آقا پر سے سحر اوتارا
تمام ساحران مکلل خان آپڑے خسرو و شیردل بھی فوج لیکر پہونچا زیر کوہ مصروف جنگ ہوا
اب مکلل خان نے نورالدہر کو گھوڑے پر سوار کیا رکاب پر ہاتھ رکھکر لڑنے لگا سحر سے مکلل خان
کے زمین کا بنی مہلال کو بڑھکر ایک طمانچہ مارا سر اسکا اڑگیا دو تین سحر ایسے کیے تمام ساحر متفرق
ہوے نورالدہر کیکاؤس و ضحاک کو تاک کر چلے فوج اسکی شمشیرزنی کر رہی ہے جس پہلوان کو
تاکا گھسکر مارا مکلل خان نے زمین ہلا دی مہلال کے مرتے ہی وہ ساحر بھاگے زیر کوہ خسرو
شیردل نے خوب شمشیرزنی کی تمام میلہ درہم و برہم دوکانین تباہ تاجر بھاگتے پھرتے ہین لیکن
اس تصویر نے پھر بغیظ و غضب تمام آواز دی اے غلامان جانباز و اے بندگان دمساز خبردار یہ
جانے نپائین اندر سے حجرے کے ایک جادوگر قوی تن قوی ہن کہتا ہوا نکلا حاضر ہوا حاضر ہوا
ہنم اشکال جادو نکلتے ہی اس اشکال نے ایسے سحر کیے فوج مکلل خان پر برق چمکی ہزارہا ملازمان
مکلل خان مارے گئے نورالدہر ڈٹے ہوے سامنے حجرے کے شمشیرزنی کر رہے ہین جب تصویر
سنگ نعرہ کرتی ہے زمین ہل جاتی ہے اشکال لڑتا بھڑتا سامنے مکلل خان کے پہونچا مکلل خان
نے گولہ مارا اوسنے کارد سحر سے کاٹا کئی سو ملازمان مکلل خان جلگئے منھ سے تصویر کے شعلہ نکلا سر
نورالدہر پر چمکا نورالدہر کے پانون پھر زمین نے تھام لیے قریب حجرہ پہونچ چکے تھے کہ سحر
سے بیکار ہوے چہار جانب سے کفار نے بلوہ کیا تلوار نورالدہر پر پڑنے لگی اشکال چاہتا ہے
کہ ہین بڑھکر قتل کرون مکلل خان نے بڑھکر سینہ سپر کیا سحر سے اشکال کے زخمی ہوا قریب ہے
کہ اشکال بڑھ کر نورالدہر کو قتل کرے کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ مخمور سرخ چشم بصد قہر و خشم

عین وقت پر آکر پہونچی آسمان سے یہ ہنگامہ دیکھا مکلل خان زخمون مین چور چور جھوم رہا ہے
نور الدہر بھی زخمی اشکال قصد کرتا ہے نور الدہر کو قتل کرے مکلل خان بڑھ بڑھکر اپنے آقا کو بچاتا
ہی مخمور کے ہاتھ پانون مین رعشہ آگیا آنکھونکے نیچے اندھیرا حیران کہ یہ کون مقام ہے شاہزادے نے
اپنے کو کس بلا مین پھنسایا مگر تاب آئی اوترتے اوترتے نعرہ کیا یا شیدے کفار بچیا سنم ملکہ مخمور چشم
اوترتے اوترتے اشکال نے جا پکڑی یاد آیا کہ حرز ہیکل میرے پاس ہی ساحرون پر تو سحر کیا پلٹ کے ہیکل
گلے مین نور الدہر کے ڈالدی اب نور الدہر کے ہاتھ پانون مین طاقت آئی روح کو راحت ہوئی
بطاقت تمام تیغہ خارا شگاف سلیمانی کھینچکر جا پڑے مخمور نے بڑھکر اشکال کو ٹوکا تعلیم کردہ افراسیاب
فن سحر مین لاجواب ہی جیسے ہی اشکال نے سحر کیا نگاہ سحر آگین ڈالدی سحر باطل ہوا اشکال نیمچہ
کھینچکر جا پڑا مخمور نے بھی نیمچہ ہلالی کھینچا جیسے ہی اوسنے ہاتھ مارا مخمور نے روک کر وار کیا اشکال
کی شکل آسان دو ٹکڑے ہوے نور الدہر لڑتے ہوے بڑھے سامنے حجرے کے آکر گھوڑے سے
کودے کیکاؤس نے قریب آکر ہاتھ مارا آواز دی او بے ادب حجرۂ قدرت مین جاتا ہی نور الدہر
نے روک کر ہاتھ مارا سر کیکاؤس زخمی ہوا ضحاک دور سے دیکھ رہا ہی کہ تصویر کے منہ سے ہزارہا
شعلے نکل کر اس جوان حسین پر گرے کچھ تاثیر نہ ہوئی نور الدہر حجرے مین گھس گئے دیکھا تصویر نے
ہاتھ ہلایا ہزارہا برقین تلوارین خنجر نور الدہر پر گرین پہلو سے مخمور سحر کرتی ہوئی آتی ہی نور الدہر
نے قریب تصویر پہونچکر ایک قبضہ مارا تصویر کا سر پھٹ گیا خون جاری ہوا کمرگاہ پر ہاتھ مارا
تصویر کے دو ٹکڑے ہوے حجرہ گر پڑا دریاے خون جاری ہوا آندھی سیاہ اوٹھی مخمور سحر کر رہی
ہی ہزارہا جادو گر بھاگ کر قریب ضحاک پہونچے بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من مصور
شکل کش بود ایب روشنی ہوئی سبکو معلوم ہوا خداوند مارے گئے ضحاک و کیکاؤس زخمی
ہوکر بھاگے نور الدہر و مخمور و مکلل خان و خسرو شیر دل و انجم قوی بازو و سلطان زرین پوش
ان سبکے تعاقب مین چلے ضحاک و کیکاؤس نے خداوند بیقرار کوہ تصویر کے ہزارہا ساحر بھی انکی ساتھ
ہین نور الدہر پر سحر تاثیر نہین کرتا مخمور و مکلل خان آگ برساتے ہوے چلے آتی ہین دیکھیے
یہ کہان جاکر پہونچین ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا ہر چند ضحاک نے چاہا مین اپنے قلعہ مین جاؤن
نور الدہر تعاقب نہین چھوڑتے اب اسنے کہا یارو جبل رنگین و گنبد آئینہ پر چلو حال کیفیت ملال

جبل نگین وگنبد آئینہ سماعت فرمائیے کہ تین دربند طلسم کے فتح ہوئے کوہان بن کوہین سنگ انداز جادو حاکم دربند چہارم انظمار شعبدہ باز وملک چاپلوس شاہ وملازمان جبار شاہ بھاگ کر یہان آئے تمام کیفیت شاہزادہ بدیع الزمان بیان کی کوہان نے ایک عرضی خورشید روشنضمیر کو لکھی خورشید روشنضمیر سامان لشکرکشی مین مصروف تھا کہ جاکر افراسیاب کی شراکت کرون کہ شتر سوار نے لاکر نامہ کوہان کا دیا تیار روشن رائے وزیر اعظم نے بآواز بلند نامہ پڑھا فتح باغ ہمیشہ بہار رہائی سیلان سرخ پوش وقتل جہادشاہ بربادی چاپلوسیہ ودربند شعبدہ کل کیفیت مرقوم تھی دربار مین خورشید کا چہرہ زرد ہوگیا یہ بھی ظاہر ہوا کہ طلسم کشا کا ماموں طلسم کشائی کرتا ہوا آتا ہے اب شہر ہوشیار یہ مین انتہا کا جمادہی ساحر وغیر ساحر سب موجود ہین یہ ذکر تھا کہ خبر بربادی کوہ تصویر پہونچی خورشید غصے مین آکر اوٹھ کھڑا ہوا کہا صاحبو غضب ہوا دشمنون نے اپنا کام کرلیا امتحان جادو نے شریک ہوکر سب از مبتلائے اب بھی وہ ساتھہ ہر لشکر تیار کرو ابھی جاکر سبکا کام تمام کرتا ہون میرے طلسم کی لوح کوئی پا نہین سکتا یہ لوحین دربند کی تھین اسیوجہ سے خرابی درپیش ہوئی مین خود جاکر انتظام کرونگا یہ کہکر تخت پر سوار ہوا جبل نگین مین آیا کوہان کو بھی حکم دیا جلد لشکر تیار کرو سات لاکھہ ساحر جمع ہوئے خورشید لشکرکشی کرکے طرف شہر ہوشیار یہ کے چلا

دو کلمۂ داستان حیرت بیان شاہزادۂ بدیع الزمان مقابلہ ہونا خورشید سے سرکشی خورشید روشنضمیر وتباہی لشکر بدیع عین وقت پر ابرار سجادہ نشین کا جاکر حکیم خداپرست اپنے استاد کو رہا کرنا اور لوح لاکر دینا بدیع کو عین گرمی جنگ مین پہونچنا مخمور ونورالدہر کا خورشید کا شکست کھاکر بھاگنا طرف شہر ہوشیار کے وتعاقب بدیع ونورالدہر تا بہ دریائے نیل ودیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان خوش بیان ہے ساقینامہ مصنف

ساقی اب وقت میکشی ہے	گھنگھور گھٹا گھر آئی ہے	ہے ابر گہر فشان کا بھی شور
جنگھاڑتے ہین کسی طرف مور	وہ جلوہ نما ہے لال بادل	سبزہ ہے برنگ سبزہ مخمل
میخوارونکے خوب جمگھٹے ہین	جام مے جنگ پی رہے ہین	اے مہر کلام اوج دکھلا
اے نیّر فکر تو چمک جا	اس جنگ مین اہتمام ہونگے	جرات سے جہانمین نام ہونگے

شمشیر سخنوری علم ہے
اب برق قلم چمک رہا ہی
تحریر ہو جنگ یہ خوشی سے
ہی لطف کہ ہون درست فقرے
لڑ بھڑ کے طلسم سے جو نکلون
ہر ذرے کو مہر سے ملا دے
اب ماہ سخن ضیا فگن ہے
رنگین مضمون اب لکھون گا

ہان رستم وقت یہ قلم ہی
خورشید کی جنگ کا بیان ہے
مضمون لڑے نہ ہر کسی سے
ہر بیت مین جنگ کا بیان ہو
پھر ہوشربا مین جا کی پہونچون
روشن کن مہر خوش بیانی
مضمون یہ غیرت چمن ہے

ہر جنگ مین سرخرو ہوا ہی
موزونی طبع بھی عیان ہے
ہون نثر کے صاف چست فقرے
جرات بھی کلام سے عیان ہو
ای کلک قمر ضیا دکھا دے
ثابت کن حال قصہ خوانی
ہے بلبل طبع نغمہ پیرا

چہرہ شہسواران توسن سخنوری و مہمیز کنندگان اشہب افسونگری شبدیز کلک کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین شعر مرصع خیال سخن آفرین سخن را بکرسی نشاند اینچنین ؛ شاہزادہ انجم گروہ رستم لشکر شکوہ سرفتنہ ملک باختر پہلوان تہمتن شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن شہر ہوشیار یہ پر فروکش ہین امتحان جادو و ملکہ شیرین نے عرض کی لشکر ساحران وغیر ساحران تیار ہی بدیع الزمان نے حکم دیا بارگاہ آسمان جاہ بیرون قلعہ استادہ ہوئی قصد ہی کہ کوچ کرین کہ لکہ ہاے ابر سرخ و سفید آسمان پر نمایان ہوے قریب آکر لکہ ہاے ابر شق ہوے سینے دیکھا خورشید رو شفضیم مع سرداران زبردست و سات لاکھ فوج ساحران بڑے کرو فر سے آکر اوترا لشکر بدیع الزمان مین کھلبلی پڑ گئی امتحان جادو نے کہا ای شہریار بڑا غضب ہوا لوح طلسم خورشید نگار دستیاب ہوئی خورشید لشکر کشی کر کے آگیا کوئی سحر اوسکو جواب نہ دیسکیگا بدیع نے فرمایا خدا معین و مددگار ہی اوس شب کو بدیع الزمان نے بخورات روشن کیے چار موکل پیدا ہوے بدیع باغ ابرار مین آئی ابرار سجادہ نشین اوٹھ کھڑے ہوے بدیع کو گلے سے لگایا بدیع الزمان ذکیفیت آمد خورشید بیان کی ابرار نے کہا مقام لوح اوستاد جی جانتے ہین انکی رہائی نہین ہوئی سرخیل جادو ایک ساحر ہے اوسکی قید مین ہین وہ بیجیا اوس باغ مین جہان حکیم صاحب قید ہین گا ہے ماہے آتا ہے خورشید نے کہدیا ہے کہ تو اوس باغ ویران مین نہ رہنا جہانتک ہو سکے جا کر جنگ کو ٹالیے مین فکر مین جاتا ہون اگر لوح دستیاب ہوئی تو لوح لیکر آتا ہون اتنا اطمینان ہے کہ اوستادہانی طلسم ہین بدیع کو لشکر مین روانہ کیا اب اوٹھکر بفکر تلاش

سحر خیل جادو چلے کچھ تعویذ بھی لکھکر اپنے پاس رکھ لیے براے رہائی استاد بدیع کو مطمئن کرکے روانہ
ہوے بدیع الزمان اسطرح لشکر مین آئے خبر سنی کہ خورشید روشن ضمیر نے طبل جنگی بجوا دیا امتحان
جادو گھبرا رہی ہے بدیع نے سبکو مطمئن کیا حکم دیا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہان
بھی نقارہ رزمی گڑگڑایا امیہ سے بدیع نے حکم دیا عم نامدار خواجہ عمرو کو تلاش کرو ہر چند ڈھونڈھا
خواجہ کو نپایا خواجہ نے جس باغ مین ملکہ مہر طلعت آہو چشم کو پہلے دیکھا تھا اسی باغ مین
پھر آئے گوشے مین چھپ کر اون صورتونکے خواہان ہین کہ وہ نازنین کون تھی کہ آسمان سے ایک دیو
سیاہ ایک پنجرہ لیے ہوے ظاہر ہوا عمرو نے دیکھا قفس مین عندلیب گلشن حسن آفتاب آسمان عز و جلال
گل اندام ملکہ حسن آرا ہے شیرین کلام معشوق بدیع ہے زبان سے بدیع کے ذکر سنا تھا قفس مین بند
نہایت دردمند ہے دیو مغرور نے اوس مہجور کو قفس سے نکالا منتین کرنے لگا کہ مین تیرا عاشق
صادق ہون ملکہ نے ٹھنڈھی سانس بھر کر کہا اے بیحیا مجھکو کھا جا کہ مین کشاکش سے مہلت
پاؤن دیو باغ مین دوڑ رہا ہے سامنے اپنی معشوقہ کے کبھی ناچتا ہے خواجہ عمرو نے ایک چمن مین کمند صفا
کو بچھا دیا دیو جب حلقہ ہاے کمند مین آیا عمرو نے معجزہ طلب کرکے جھٹکا مارا دیو منھ کے بھل گرا
عمرو نے دیو کو مارا آئے حسن آرا سے ملاقات کی اپنا نام بتایا حسن آرا رونے لگی کہا اے عم نامدار
یہ بیحیا مجھکو فرش خواب سے اوٹھا لیگیا تھا بڑے بڑے آزار پہونچاے عمرو نے مقصد کیا حسن آرا
کو زنبیل مین رکھ لون آفتاب جمال ملکہ سے باغ روشن ہو رہا ہے قضا کار سحر خیل جادو آسمان پر اڑا ہوا
جاتا تھا اوسنے دیکھا ایک بدماش ایک حور تمثال سے باتین کر رہا ہے سمجھا کہ یہ بدماش اس ماہ تمثال کو
کہین سے اوٹھا کے لیا ہے کھا جائیگا ارادہ ہے وہین سے نعرہ کرکے گرا عمرو تو کود کے الگ ہو گلیم
اوڑھ لی سحر خیل نے ملکہ کے کمر مین پنجہ دیا حیران تھا کہ یہ بدماش کہان گیا جا بجا دیکھنے لگا
عمرو نے سوا پانچ سیر کا پتھر کلہ گوپھن مین دیکر نعرہ کیا سحر خیل پلٹا پیشانی پر سحر خیل کے پتھر پڑا زمین
سر پھٹ گیا اندھیرا ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من سحر خیل جادو بود عمرو نے ملکہ کو اوٹھا کر زنبیل
کیا باغ سے نکلکر طرف لشکر بدیع کے چلے جس وقت عمرو نے سحر خیل کو مارا ابرار سجادہ نشین باغ دیدار
مین پہونچے ہر چند عمل پڑھتے تھے کہ حکیم خداپرست کو قفس سے نکال لون قفل کھلا گویا راز بسینہ تھا یکایک قفل
ٹوٹ کر گرا قفس شکست ہوا حکیم صاحب کے جسم مین طاقت آئی ابرار سے کہا اے نور نظر سحر خیل کو کسی نے

قتل کیا تب یہ قفس ٹوٹا مین قید مصیبت سے چھوٹا اب خدمت طلسم کشا مین چلنا چاہیے تم چلو انشاء
اللہ مین لوح لیکر آتا ہون ابرار سجادہ نشین ایک جانب حکیم خدا پرست ایکجانب روانہ ہوی یہان لشکر
بدیع مین ہنگامہ ہی ہزارون آدمی بھاگ گئے وہ شب مصیبت سے بسر ہوئی خورشید روشن ضمیر تخت
پر سوار ہوکر میدان کارزار مین آیا بدیع الزمان مع ساحران نامی سرداران گرامی پشت ابرش گلندم
پر سوار ہوکر صف آرا ہوی یکایک صحرا سے گرد اڑی لکہاے ابر سیاہ نمایان ہو مہیب جا دو و ضریرہ جمعیت
بارہ ہزار ساحرونکی آکر پہونچی مہیب نے بڑھکر قدم اقدس بدیع کو بوسہ دیا عرض کی شکر ہی خدا نے وقت
پر پہونچایا یہان صفین جم چکین خورشید نے اشارہ کیا کوہان بن کوہن سنگ انداز جادو
مالک جبل رنگین میدان مین آیا سحر کرکے پتھر برسانے لگا سنگدل کو رحم نہ آیا کئی ہزار کے سر کھٹے مہیب
جادو یہ حال دیکھکر بقہر و غضب تمام صف سے نکلا آتے ہی اوسنے سحر کیا کہ پتھر برسنا موقوف ہوی یہ دونون
سحر خوانی مین مصروف ہوی مہیب نے جٹا اپنی کھولی ایک ہولن نکلا کوہان نابینا ہوکے ٹٹولنے لگا سہیب نے
جاکر ایک گھونسا مارا کہ سر اوسکا پھٹ گیا آواز آئی کشتی مرا نام مین کوہان بن کوہن سنگ انداز
جادو بود خورشید نے جھلا کر اشارہ کیا ابر بار جادو سامنے مہیب کے آیا ایک وہ پتھر زمین پر مارا پانی
برسنے لگا ایک چشمہ پیدا ہوا اوسمین سے ایک نہنگ نکلا مہیب کو نگل گیا امتحان جادو نے جو یہ
معرکہ دیکھا برق بنکر ابر بار پر گری اسکے دو ٹکڑے ہوے بس خورشید غصے مین تخت سے کود آواز دی
نمکحرامون نے بہت سر اوٹھایا ہی ایک دو پتھر زمین پر مارا دو برقین گرین امتحان کا سر زخمی ہوا مہیب
جادو چشمے سے نکلا تھا قصد تھا کہ طرف لشکر کے پلٹون سحر خورشید سے برق گری مہیب کا بھی شانہ
نشانہ ہوا ان دونون ساحرونکو زخمی کرکے خورشید نے کل لشکر کو اشارہ کیا تمام ساحر لشکر بدیع پر جا پڑے
بارہ لاکھ ساحر ساتھ ہی بدیع نے مرکب کو بڑھایا نسرین رکاب سے لپٹی ہوئی عرض کرتی ہے ای شہریار اپنے کو
بچائیے بدیع نے بڑھکر کسی ساحر کے نیزہ مارا کسی پر تیر لگا کسی پر بڑھکر ہاتھ تلوار کا مارا امتحان و مہیب و
ضریرہ و نسرین وغیرہ گرد بدیع کے پھر رہے ہین سحر کو روکتے ہین ساحر کو قریب بدیع نہین آنے دیتے
خورشید نے زمین میدان کارزار ہلادی سحر کیا کہ ایک آفتاب وسط آسمان پر چمکا اوسکی حدت سے ساحرون
کے بھیجے نکلنے لگے استخوان جلنے لگے جدھر جا پڑا صفونکو درہم و برہم کر دیا کئی مرتبہ امتحان نے بڑھکر
مقابلہ کیا خورشید نے للکارا او ضعیفہ تو ہی نے سارا فساد برپا کیا یہ کہکے سحر کر دیتا ہی امتحان

کے سر پر برق گری کبھی کوئی نیمچہ گرا کبھی سر زخمی ہوا کبھی شانہ بیکار نیر اعظم کی حدت نے قیامت برپا کی وہ
دھوپ پڑی جانور بھاگے بھاگے پھرتے ہین گھوڑے سوارون کو پٹک کر بھاگے آگ برسنے لگی
تپ ہی ہی ذرے چنگاریان بنگئے مثل نزرہ مردان عالم کے کلیجے چھن گئے عرصۂ دراز تک بدیع و مہیب
کو امتحان نے بچایا اپنے کو زخمی کرایا خورشید نے سحر کیا جھونکا ہوائے گرم کا چلا امتحان و مہیب
وضربیہ ولشکرین مثل برگ کاہ اوڑنے لگے دور جا کر گرے سرون سے خون جاری سحر کرنا بھولے
زمین پر تڑپنے لگے خورشید نے سحر کیا زمین پر گرے اب خورشید تلوار کھینچکر چلا کہ بدیع کا سر کاٹ
لون کہ صحرا سے ہا ہو کی صدا بلند ہوئی خورشید دیکھنے لگا دیکھا ضحاک قوی ترکیب و کیکاوس
دونون باپ بیٹے زخمدار بیقرار اشکبار بھاگے ہوئے چلے آتے ہین خورشید نے پکار کر آواز
دی اے ضحاک خیر تو ہے ضحاک چاہتا ہے جواب دے کہ شیر کے نعرے کی صدا آئی بدیع نے
دیکھا گل گلزار خلیل الرحمان نور الدہر والاشان تیغہ برق مثال ہاتھ مین کھینچے ہوئے نعرے
حرز ہیکل گلے مین ایک سمت مکلل خان جادو ایک جانب ملکہ مخمور سرخ چشم ایک سمت چار
سرداران زبردست مثل انجم قوی بازو و سلطان زرین پوش وغیرہ با تیغہاے برہنہ لڑتے ہوے آکر
پہونچے دور سے مخمور نے دیکھا کہ یہان تو خون کے دریا بہ رہے ہین بدیع الزمان زخمی خورشید قتل کرنے
چلا ہے مخمور نعرہ کر کے جا پڑی دانہ یاقوت احمر کا خورشید پر مارا خورشید نے دانہ روک کر نیر اعظم
پر اشارہ کیا اوس مین سے ایک برق چمک کر گری سر مخمور زخمی ہوا مکلل خان نعرہ کر کے مقابلہ
خورشید مین پہونچا دو چار سحر رد و قدح ہوے آخر مین خورشید نے مکلل خان کو بھی زخمی کیا کہ پہلو سے
نعرۂ شیر کی آواز آئی زمین تھرائی خورشید نے پلٹ کر دیکھا ایک جوان آفتاب مثال خورشید جلال
تلوار کھینچے ہوے صفونکو درہم و برہم کرتا ہوا آتا ہے سیار روشن رے نے کہا ای شہنشاہ آپکی دربار مین
یہ جوان حسین تیغزن بنکر آیا تھا اب ثابت ہوا کہ فرزند بدیع ہی کو وہ تصویر سے لڑتا ہوا آتا ہی ضحاک
کیکاوس کو اسی نے زخمی کیا خورشید نے کہا اسکی کیا حقیقت ہی یہ کہکر تلوار کھینچے ہوے مرکب کو
چمکا کے نور الدہر پر جا پڑا ہاتھ تیغہ سحر کا مارا حرز ہیکل چمکی نور الدہر نے تلوار کو گانٹھا جواب مین وار کیا
خورشید نے سپر سحر کو اوٹھایا تلوار نے نور الدہر کی سپر کو کاٹا تاج بھی اسکا کٹا اوچھل سا زخم سر
آیا بیقرار ہو کے پیچھے ہٹا نور الدہر نے پیچھا کیا صدہا ساحر سد راہ ہوے نور الدہر کو روکتے تھے

نورالدہر نے اُس مقام پر خون کے دریا بہا دیے کئی سو سردار خورشید کے مارے خورشید نے پیچھے ہٹ کر آفتاب پر اشارہ کیا ایک جوان سیاہرو چیخ مارتا ہوا سامنے خورشید کے آیا خورشید نے کہا ای زاغ سیاہرو کیا سبب ہے کہ نورالدہر پر سحر تاثیر نہین ہوتا اوسنے کہا ای شہنشاہ یہ جوان فرزند طلسم کشا حرز ہیکل حمزہ کی گلے مین پہنے ہی اوسکے ہاتھ سے تصویر خداوند شکست ہوئی گو وہ تصویر پر خون کے دریا بہے کوئی اوسکے مقابلے مین نہ جائیگا یہ کہکر وہ ساحر سیہ فام غائب ہوا خورشید پیچھے ہٹا ایک ستک دی زمین کانپی نورالدہر مجمع ساحران مین لڑرہے ہین کہ پہلو سے آواز آئی اے نور نظر ای نور نگاہ حمزہ نامور ماشاءاللہ کیا خوب لڑتے ہو میری تو خبر لو نورالدہر نے پلٹ کے خواجہ عمرو کو دیکھا تمام جسم سے چنگاریان نکل رہی ہین فرماتے ہین بیٹا خورشید نے مجھپر سحر کیا جلکر خاک ہو جاؤنگا حرز ہیکل ذرا مجھے دو جسم سے مس کرون نورالدہر نے بیقرار ہوکر حرز ہیکل گلے سے اوتاری ہاتھ مین خواجہ کے دی خواجہ پیچھے ہٹے نعرہ کیا منم زاغ سیاہرو اور نبیرۂ حمزہ ہمارے شاہ کو زخمی کیا دیکھو یون حرز ہیکل چھین لی نورالدہر اس ساحر پر جھپٹے دور سے محمور نے دیکھا کہ زاغ سیاہرو حرز ہیکل لیے جاتا ہے وہین سے سحر کرکے کڑکے گرتے گرتے زاغ پر دانہ یاقوت احمر کا مارا زاغ کا سر پھٹ گیا حرز ہیکل زمین پر گری خورشید نعرہ کرکے جا پڑا محمور و مکلل خان و مہیب و امتحان چاہتے ہین حرز ہیکل اوٹھالین خورشید قریب نہین آنے دیتا بیچ میدان مین ہیکل پڑی ہے نہ خورشید اوٹھا سکتا ہے نہ مکلل خان وغیرہ قریب پہونچتے ہین اوس مقام پر انتہا کا کشت و خون ہوا نورالدہر بھی گھوڑے سے گرے ایکطرف بدیع الزمان سحر مین خورشید کے مبتلا ہین محمور و مکلل خان وغیرہ کو خورشید نے زخمی کیا فوج پر حدت آفتاب صدائے فریاد و الغیاث بلند ہی خورشید نے زمین ہلادی ہر مرتبہ چاہتا ہی حرز ہیکل اوٹھالون بدیع و نورالدہر کو قتل کرون صرصر نے مقابلہ کیا کبھی جھپٹ کر گیا کبھی امتحان نے سحر کیا کسیکا زور خورشید سے نہین چلتا سبکو جواب دے رہا ہے ہزارون کو پھونک دیا آسمان سے آگ برس رہی ہے بدیع نے جو یہ حال پر ملال دیکھا یہ بھی یقین ہوا کہ بیٹا قتل ہوتا ہی بیقرار ہوکے دعا کی ای خالق بے نیاز اے رب کارساز وقت مدد ہی نظم

تو گوئی ہر آنکس کہ در پیچ و تاب ∴ دعائی کند من کنم مستجاب ∴ چو عاجز رہا نندہ دانم ترا ∴ درین عاجزی چون نہ خوانم ترا ∴

تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا وہ وقت تھا کہ خورشید غالب آ چکا تمام لشکر

کو بیکار کر دیا میدان کارزار لاشون سے بھر دیا دریای خون کی طغیانی کشتی حیات مسلمانان طوفانی
آندھیان سیاہ رو او ٹھ رہی ہین آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا بے ابرار سجادہ نشین و حکیم خدا پرست
بادۂ عبادت رب اکبر سے مست آگر پہونچے خورشید کو للکارا او نمکحرام بد انجام قدرت پروردگار کو تو نے
دیکھا معین ہمارا کیونکر آیا خورشید نے چاہا سحر کرون تخت حکیم کو روکون صدہا گولے مارے یہ نہ رکے
سحر نے بھی تاثیر نہ کی تخت سے کود کر قریب بدیع الزمان لوح طلسم خورشید نگار لیکر آئے تھے گلے مین
بدیع الزمان کے لوح ڈال دی کہا ای شیر بیشۂ جرات بسم اللہ جیسے ہی لوح گلے مین بدیع الزمان
کی آئی روح کو راحت حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی تیغہ برق تاب کھینچکر اوٹھے اب لوح چمکائی صدہا ساحر
نابینا ہوے فریاد کرتے ہوے بھاگے حرز ہیکل اوٹھا کر گلے مین نورالدہر کے پہنائی نورالدہر بھی نعرہ
کرکے بڑھے فوج ساحران پر جا پڑے ضحاک و کیکاؤس کو تاکے ہوئے جاتے ہین ضحاک و کیکاؤس
نے جو یہ ہنگامہ دیکھا کہ شہنشاہ خود بھاگے بھاگے پھرتے ہین ساحر خوف طلسم کشا سے منھ کر بھل گئے
ہین ضحاک و کیکاؤس طرف صحرا کی بھاگے نورالدہر و محمور و مکلل خان و خسرو و شیر دل سمٹ کر ایک مقام
پر ہوے اوسمین صلاح ہوئی قبلہ و کعبہ کیطرف توجہ نکرو وہ اس لڑائی کو فتح کر لینگے ہمین اونھین دونون
بیدینون کا تعاقب واجب و لازم ہے یہ کہکر اپنے لشکر کو الگ کیا تعاقب مین ضحاک و کیکاؤس کے
چل نکلے بدیع الزمان لڑتے ہوے قریب خورشید روشنضمیر کے پہونچے لوح کو دیکھکر گھبرایا بہت سحر
کیے جب تاثیر نہوئی گھبرایا تلوار کا وار کیا بدیع الزمان نے لوح چمکائی خورشید کی پلک جھپکی ہاتھ
بدیع الزمان نے مارا سر خورشید کا زخمی ہوا پر پرواز پیدا کر کے بھاگا آواز دی یارو نکل آؤ
بدیع الزمان نے امتحان وغیرہ سے کہا اسکا تعاقب واجب و لازم ہے تین لاکھ ساحر خورشید کے پیچھے بھاگے
بدیع الزمان نے اوسی وقت لشکر کو درست کیا ملکہ امتحان جادو سے کہا تم یہانکے ممالک کا انتظام کرو
ہم اسکے تعاقب مین جاتے ہین امتحان نے کہا مین ضرور ساتھ چلونگی مع لشکر ساحران وغیرہ
ساحران تعاقب مین خورشید روشنضمیر کے بدیع الزمان بھی چلے ان سبکا حال کسی ایسے مقام پر
تحریر کرونگا کہ ناظرین لطف داستان اوٹھائینگے مصنف کو خلعت تحسین و آفرین عنایت کرینگے

دو کلمۂ داستان حیرت بیان طلسم نگارین بنام شاہزادۂ خاور سیاہ و دیگر حالات متعلق داستان ہذا - خمسہ موافق مضمون مقام

عارض مہتاب ننگ نور سے بیگانہ تھا
دیدۂ کوکب کورشک وزن کا شانہ تھا
برق خاطف سایۂ بال و پر پروانہ تھا
رات بھر مجھکو خیال عارض جانانہ تھا
آفتاب روز محشر یان چراغ خانہ تھا

گلخن غم بسکہ میرا یہ دل دیوانہ تھا
خاک جسم زار کا ہر ذرہ آتشخانہ تھا
زندگی ہی مین فقط یہ داغ سینے کا نہ تھا
برسون بعد مرگ بھی سوز غم جانانہ تھا
شمع تھا ہر استخوان میرا ہما پروانہ تھا

دست فرسودہ خزان خسار ہر گل کا ہے یان
لطمۂ صرصر نسیم صبحدم کی جا ہے یان
آہ جی بہلاؤن کس سے ہمصفیر و کیا ہے یان
اوس چمن سے مجھکو صیاد قضا لایا ہے یان
جس جگہ یہ چرخ اخضر سبزۂ بیگانہ تھا

مر گئے ہم دیکھتے ہی گردش چشم صنم
ہو گیا یہ سا تگین بادہ ہمکو جام سم
ساقیا نیرنگ یہ کیا تھا تجھی مری قسم
ہو گئے آخر شراب عشق کے پیتے ہی ہم
ساغر اوسکا شاید اپنی عمر کا پیمانہ تھا

بیقراری نے کیے کیا کیا نہ ہنگامے بپا
اسکے باعث کیا نہ دل مورد ہوا اندوہ کا
ناتوانی پھر نہ ہلنے پائین میرے دست و پا
سنکے غل شب تا در زندان وہ آکر پھر گیا
شیون زنجیر خواب بخت کو افسانہ تھا

گر صبا کا کوچۂ زلف سیہ مین ہو گذا
کاٹتی ہے چھوٹے موی عنبرین کو تیرے تار
کب ہر اک کا ہاتھ پڑ سکتا ہے گستاخانہ یار
کل او بجھتا تھا تری زلفون سے جو وہ بار بار
استخوان عاشق شیدا کا شاید شانہ تھا

معنی ہر لفظ تھا یہ ہر سخن کا مدعا
نثر کا تھا گاہ مطلب گاہ مضمون نظم کا
الغرض سو سو طرح سے مین الم کا مبتلا
عمر بھر کہتا رہا لیکن نہ وہ آخر ہوا
آہ اپنے درد غم کا کیا دراز افسانہ تھا

جوش زن تھا شعلہ اپنے آب و گل سے ای انیس
برق تھی مژگان پہ اشک متصل سے ای انیس
لب پہ تھے آتشبار آہ مشتعل سے اے انیس
رات نیند آئی نہ مجھکو سوز دل سے ای انیس

کوئی شاید بآتش پر مین پر پروانہ تھا

ہی طلسم آشفتگی کا اپنے نقش و آب و گل — اپنی قسمت کا پریشانی ہے عنوان سجل
تیرہ بختی سے رہینگے ساتھ یان ہم مشتغل — اوسمین نکلا تھا کسیکی زلف مین الجھیگا دل

شانہ مین سے ایکدن ہمنے دکھایا شانہ تھا

شیونِ ماتم تھا شور نغمۂ چنگ و رباب — گرمی گردش سے ساغر کے مرا دل تھا کباب
موج می بھی حلق پر اک خنجرِ بران کی آب — تھی ہماری خونکی پیاسی یار بن بزم شراب

چشم سان اپنی نظر مین رات بھر پیمانہ تھا

شوق کا ل واقعہ ظلمت شب ہجر انکا ہے — بسکہ آنکھو مین تصورِ عارض جانانکا ہے
روکشِ خط شعاعی موے مژگان کا ہے — بسکہ وردِ آٹھون پہر نام اُس مہ تابان کا ہے

بنگیا اختر مری تسبیح کا جو دانہ تھا

اوج پر آیا نہ اوسکا بخت سرگردان عیش — نام غم شادی وہ رکھتا تھا بہی رمان عیش
ہان مگر اب عیش کے ہاتھ آیا یون امان عیش — تھا اثر مرگِ شبِ فرقت مین یان سامان عیش

سینہ کوبی خلق کی شادی کا نوبت خانہ تھا

چہرہ سیاحان طلسمات حیرت آیات نگارین و فتاحان مرحلہ جات جلالت قرین بعنایت بانی بنائے لوح و قلم اس داستان شوکت بیان کو بصد جاہ و حشم یون تحریر فرماتے ہین نظم نگار رندہ نقاش بہزاد عروس سخن رابچنین نقش بست ۔ کہ خواجہ عمرو نے جو باغ مین ملکہ مہر طلعت آہو چشم کو دیکھا تھا شیاہن عمرو عیار قاسم سے سب حال کہا یہ تلاش مین اپنے آقا کی سرگردان و پریشان شب کو اسی باغ مین آیا شبکو چھپکر گوشے مین بیٹھا پہلے چند کنیزین آئین اونھون نے فرش بچھایا بعد اسکے تخت ملکہ مہر طلعت آکے قائم ہوا سر جھکا کر رنجیدہ بیٹھی کنیزون نے کہا حضور آپ کو کئی ہفتے اسی پریشانی مین گذرے آج تو گانا سنیے گل اندام ڈومنی آکے گانے لگی بہر رفع حاجت گوشۂ باغ گئی سیارہ نے اسکو بیہوش کیا بشکل گل اندام جلسے مین آیا دو پہر رات گئے ایک ساحرہ نے آکر کہا آپ مکان پر چلیے ایسا نہو شہنشاہ آزردہ ہون ملکہ آہو چشم سیارہ کو بشکل گل اندام ساتھ لیکر اپنے قصر مین آئی سیارہ نے دلدہی کر کے حال پریشانی پوچھا ملکہ نے ٹھنڈھی سانس کھینچی کہا ای گل اندام

کیا اپنا حال زار کہوں مین ایک بادشاہ عالیجاہ کی دختر بلند اختر ہون بہزاد شکل کش طلسم نگارین کا بادشاہ عاشق ہو کر مجھکو اوٹھا لایا اور قاسم نبیرۂ صاحبقران کو کہین سے قید کر کے لایا نجومیون نے کہا یہ جوان اس طلسم کو فتح کریگا اس وجہ سے اس جوان کو قید کیا میری وسپر جان جاتی ہی میرے مکان کے قریب قیدخانہ اوسمین وہ شیر قید ہی روز جادوگرنی مجھکو لینے آتی ہی اپنی جان بچاتی ہون ہوشیار جادو آئی ہوئی بیٹھی ہی بہزاد شکل کش نے باغ مین جلسہ آراستہ کیا ہی یہ سنکر سیارہ نے ایک پڑیہ بیہوشی کی ملکہ کو دی کہا یہ شراب مین ملا کر ہوشیار کو پلا دو چند ساعت بیہوش رکھیے مین جاکر قاسم کو لاتی ہون یہ بھی ظاہر کر دیا کہ سیارہ میرا نام ہی اسی شہریار کا بشکل گل اندام آپکے ساتھ آیا شکر ہے نشان اپنے آقا کا پایا یہ کہکر سیارہ نے خوان کھانے کے آغشتہ بدارو بے بیہوشی تیار کیے قیدخانہ مین بشکل گل اندام آیا اسکو کھانا کھلا کے بیہوش کیا قاسم کو رہا کر کے سامنے ملکہ کے لایا کہا کہ اب شاہزادیکو ساتھ لیکر ایک کمرے مین جلسہ آراستہ کیجیے مین آپکی شکل بنکر پاس بہزاد کے جاتا ہون یا لوح لاؤنگا یا اوسکو قتل کرونگا یہ کہکر سیارہ بصورت ملکہ تیار ہوا ملکہ اور قاسم ایک کمرے مین ایک بیٹھے ہوشیار جادو کو ہوشیار کیا سیارہ نے کہا بوا تم سو گئین چلو ہمکو خدمت شہنشاہ مین لیچلو ہوشیار خوشی خوشی ملکۂ نقلی کو تخت پر سوار کر کے باغ مین لائی بہزاد بہت خوش ہوا اب تخلیہ مین سیارہ نے کہا ای شہریار مین اسوجہ سے حاضر خدمت نہ ہوئی تھی مینے سنا ہی کہ آپنے طلسم کشا کو قید کیا ہے ایسا نہو وہ طلسم فتح کر لے مین بیوہ ہو کر دھر جاؤن بہزاد نے کہا ای جان جہان لوح مینے اسی باغ مین زیر نخل دفن کر دی ہی سوائے میرے کوئی نہین جانتا اب سیارہ نے شراب پلا کر بہزاد کو بیہوش کیا بسرعت تمام خنجر کمر سے کھینچا اوسی نخل کے نیچے آیا جہان بہزاد نے سیارہ کو لوح کا پتا بتایا تھا سیارہ خنجر سے زمین کھود کر لوح نکالی لوح تو اوسنے پاس رکھی اب خنجر پکڑ کے چلا کہ بہزاد کو قتل کرون صبح ہو گئی ویلم جادو وزیر اوسکا آسمان پر سے آیا دیکھا ایک عیار شاہ کو قتل کیا چاہتا ہی اوسنے نعرہ کیا سب طرف سے ساحر دوڑے مگر بسبب لوح کے کسیکے سحر نے تاثیر نکی دس بیس ساحر سیارہ نے مارے آخر از روے ملبوسے کے پکڑ لیا لوح ویلم نے سیارہ سے لی اب بہزاد مع چار ہزار ساحرون کے طرف باغ ملکہ کے چلا آگے باغ کو گھیرا قاسم چند جادوگرنیونکو ساتھ لیکر باغ سے نکلے لڑائی ہونے لگی قاسم نے کئی ساحر تیر سے مارے قریب ہی کہ قاسم گرفتار ہو جاے کہ سیارہ

کی ایک ساحر مشکین باندھے کھڑا تھا سیارہ نے اوس سے کہا میری کمر مین مال ہے تم نے لوٹنے
لالچ مین ہاتھ کھولا سیارہ نے اسکو خنجر مارا وہ ساحر مرا سیارہ رہا ہوا اسکی صورت بنکے قریب دیلم آیا
کہا اے دیلم وہ دیکھو مددگار قاسم کے آگئے ہین دیلم اودھر پلٹا سیارہ نے خنجر مارا دیلم کا بھی شکم
چاک قصہ پاک ہوا سیارہ نے لوح لاکے قاسم کے گلے مین پہنائی قاسم نے کئی سو ساحر مارے بہزاد
کو بھی زخمی کیا وہ شکست کھاکے بھاگا اوسیوقت قیماس خان وغیرہ سرداران قاسم بھی آکر پہونچے
جب بہزاد شکست کھاکے قریب قلعہ طلسمی پہونچا ایک سحر کیا کہ اندھیرا ہوگیا کوئی آگے نہین بڑھ سکتا
ادھر قاسم پلٹ آئے سبنے کہا حضور ابھی مرحلے باقی ہین بموجب حکم لوح جاکر فتح کیجیے قاسم کا لشکر آگے
قریب باغ ملکہ اوترا یہان بہزاد نے قلعے مین آکے صلاح کی کہ طلسم کشا صاحب لوح ہوا کسیکا سحر
اوسپر تاثیر نکریگا آخر ایک پہلوان زبردست فولاد آہن خوار کو بلایا وہ فوج لیکر مقابلہ قاسم مین
آیا جانبین سے طبل جنگی بجے فولاد میدان مین آیا قیماس سے مقابلہ پڑا پہر دن رہے قیماس کا
کولا اوترگیا وہ باندھکر لیگیا قاسم رنجیدہ واپس ہوے فولاد نے قیماس کا کولا درست کراکے
رات ہی کو زیر تیغ بٹھلایا سیارہ نے قاسم کو خبر دی قاسم مع لشکر آپڑے رات بھر تلوار چلی صبح کو فولاد
کو قاسم نے مارا قیماس کو رہا کیا اوسکی بارگاہ پر قبضہ کیا اب قیماس نے قاسم سے کہا آپ ذرا
لوح مجھے دیجیے رات کو مین قید مین سنتا تھا یہ لوح طلسم نہین ہے قاسم نے لوح دیدی بس
قیماس نے نعرہ کیا پس شہاب جادو مالکے حلیہ یہ کہکے قاسم کو گرفتار کرلیا اور ایک گولا مارا کہ
کل لشکر اسلام پر تاریکی چھاگئی سیارہ بھاگا باغ مین آیا ملکہ کو بیہوش کرکے صندوق مین بند
کردیا آپ ملکہ کی صورت بنکے بیٹھ رہا اب شہاب جادو دوسو ساحر ہمراہ لیکر آیا ملکہ کو بھی گرفتار
کیا اپنے باغ مین لایا ملکہ پر مائل ہوا تھا لاکے مسند پر بٹھایا طالب وصل ہوا سیارہ نے کہا پہلے مین
قاسم کو قتل کرون تب تجھکو قبول کرون اسنے لاکے قاسم کو سامنے بٹھلایا تب سیارہ نے کہا ذرا لوح
تو مین دیکھون اسمین کیا لکھا ہوتا ہے شہاب نے دیدی سیارہ نے شہاب کو قتل کیا لوح قاسم کے
گلے مین ڈالدی اب قاسم نعرہ کرکے اوٹھے اس باغ کے ساحرون کو مارا نگارین یہان قید تھے
رہا کیا سیارہ کو برے تسکین ملکہ روانہ کیا آپ بموجب حکم لوح حوض مین پھاند قلعہ مین آکے نکلے
بہزاد فوج لیکر آیا ادھر سے لشکر قاسم پہونچا تین پہر تلوار چلی بہزاد غصے مین قاسم پر جا پڑا کئی ہاتھ

تلوار کے مارے قاسم نے روک کر ہاتھ مارا مہزاد کا نقشہ بگڑ گیا دو ٹکڑے ہوئے سب نے امان مانگی اب مال طلسمی نکلوایا قیدخانے سے مقیدان طلسم رہا ہوئے اون مین ایک نوجوان تاجدار کو دیکھا اوسنے کہا مین بادشاہ اصلی اس طلسم کا ہون نگارین جادو میرا نام ہے اب نگارین کو قاسم نے تخت پر بٹھایا ملکہ کو داخل قصر کیا اب دربار مین صحبت آراستہ ہوئی کہ شترسوار نے آکر نامہ دیا اوسمین طرف سے خورشید روشنضمیر کے لکھا تھا کہ اے بہزاد ہمارے طلسم مین آؤ کہ یہان بدیع نے طلسم درہم برہم کر دیا ہم طلسم ہوشربا کے جاتے ہین جو کچھ خیرخواہی ہو سکے آکے شراکت کرو قاسم نے طرف سے مہزاد کے جواب لکھ دیا کہ ہم آتے ہین شترسوار گیا اب قاسم نے کہا مین چلکے ہوشربا کو بھی فتح کرون دو لاکھ فوج ساحر دغیر ساحر جمع کر کے مع مال طلسمی نگارین شاہ کو تخت پر بٹھا دی برہمی نگارین شاہ طرف طلسم ہوشربا کے روانہ ہوتے ہین کہ حال انکا بھی وقت پر تحریر ہوگا مخمور نے کھڑے کھڑے خواجہ سے ملاقات کی صرف اتنا بیان کیا کہ چالاک نے جا کر عیاری کی شہنشاہ نیلم کو گرفتار کر لیا اس جنگ مغلوبہ مین او سبات کرنیکا موقع نہ تھا خواجہ یہ سنکر خاموش ہو رہے ان لوگون کا داخلہ تو ہوگا جنکا ذکر کر چکا ہون خواجہ کو اسیکا اشتیاق تھا اور یہ خبر سنکر اور زیادہ طبیعت کو انتشار ہوا رہروی کر کے لشکر مین آئے اسد نامدار فراق مین بدیع الزمان اور خواجہ کے بیمار ہوگئے ہین خواجہ آکر ٹھہرے کہ معلوم ہوا ایک ساحر فرستادہ شہنشاہ نیلم آیا ہے عمرو کو لاکر نامہ دیا دیکھا عمرو نے چالاک نے ظاہر مین تو بہت کچھ غصہ لکھا ہی ہندسون مین یہ مضمون ہی کہ قبلہ و کعبہ مین عیاری کر گذرا اب اسکا انجام مجھسے ناممکن میری مدد کیجیے خواجہ نے اوسیطرح ہندسونمین جواب لکھا مضمون یہ تھا کہ ہم آتشباز بنکر آئینگے تمھاری تکلیف دفع ہو جائیگی خبردار تنخواہ نہ بانٹنا خزانے کا حساب سمجھانا پڑیگا نامہ دار کو رخصت کیا خود چارون عیارونکو بلایا صورتین تبدیل کین سمت لشکر شہنشاہ نیلم روانہ ہوئے خواجہ ایک نٹ کی صورت بنے ہوے ڈھول بجتا ہوا سبین سبکے کاندھون پر پڑی ہوئین چالاک بیچارہ تخت پر بیٹھا ہے آب و دانہ ترک ہو گیا ہی چارسو ساحران زبردست ہر وقت گرد رہتے ہین خوف کے مارے دم نکلا جاتا ہے کلیجہ تھراتا ہے کیون چالاک اگر یہ لوگ پہچان لین تو کیا خرابی ہو چلا کر خاک کرین اسی فکر مین بیٹھا ہی افراسیاب نے صبار فتار کو نامہ دیکر روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ اے نیلم اے صاحب شوکت و حشم اے قوت بازو اے ساحر خوش مقام افسوس ہی چھ مہینے کا زمانہ گذرا اسواج مارا گیا تم جو

کوہ نیلم سے اوترے صحرا مین مارے مارے پھرتے ہو جلد آکر شراکت کرو چالاک سے درگہ سالار نے عرض کی صبا رفتار در دولت پر حاضر ہے چالاک تھرا گیا لیکن قہقہہ مار کے ہنسا سرداروں سے کہا لو ذرا دیکھیے کوئی عیار صاحب بشکل صبا رفتار تشریف لائی وہی عمرو کا شاگرد بھورا ہوگا صحن مین اسکو استاد کرو ہم روزن بارگاہ سے دیکھکر پہچان لینگے لیکن خبردار اوسپر کوئی حال ظاہر نہونے پائے ورنہ فوراً بھاگ جائیگا ساحر بیرون بارگاہ آئے صبا رفتار کو باتون مین لگایا شہنشاہ نے روزن سے دیکھکر کہا وہی برق فرنگی ہے گرفتار کرو مسلسل کرکے قیدخانے مین لیجاؤ خبردار میرے سامنے نہ لانا صبا رفتار پر ساحر ٹوٹ پڑے اوسنے ہر چند غل مچایا ارے یارو مین کنیز شہنشاہ ہون ساحرون نے نامہ چھین لیا چالاک نے نامہ چاک کر ڈالا صبا رفتار قیدخانہ مین قید ہوئی کہنگ جادو اپنی ندیم کو حکم دیا تم در زندان پر رہو خبردار لاکھ چیخے پیٹے اسکے پاس نہ جانا صبا رفتار قید ہوئی بیڑیون سے سر ٹکراتی ہے قید مین کیسی گھبراتی ہے لیکن کیا چارہ دو روٹیان خشک شام کو ملتی ہین اب چالاک بہت گھبرایا ہوا ہے ایکدن تخت پر بیٹھا ہے کہ ڈھول کی آواز آئی چالاک نے کہا ان نٹون کو بلاؤ ما بدولت تماشا دیکھینگے کرسی بچھا کر بیٹھا نٹ درون بارگاہ آئے نٹون نے خوب تماشا کیا بانس گاڑے سینگ پانو مین باندھے رسن پر دوڑ دوڑ کے پھرے جو اون مین سبکا افسر ہے اوسنے جھککر کہا اے شہنشاہ ہم اصل مین آتشباز ہین آگ لگا دیتے ہین سرکار سے سامان ملے آتشبازی بناکر چھوڑین چالاک اس افسر کو تخلیہ مین لیگیا اور قدمون پر گر پڑا کہا قبلہ و کعبہ مجھے یہان سے نکالیے عمرو نے کہا بیٹا نہ گھبراؤ مین بہار و باغبان وغیرہ کو لایا ہون آج شب کو آتشبازی چھوٹے لشکر والے اوسمین بیہوش ہونگے سرداران مذکور نکل کر سحر کرینگے تم اس ہنگامے مین نیلم کو قتل کرکے نکلجانا چالاک و عمرو سے بخوبی صلاح ہوگئی خواجہ باہر نکلے چالاک نے ان صاحبون کے واسطے خیمہ استادہ کرا دیا ہزار مزدور آتشبازی تیار کرنے کے واسطے دیے قلعہ تیار ہوے جب شام ہوئی اور قلعہ جا بجا گڑے صبا رفتار نے فقرہ دیگر کہنگ جادو کو اندر خیمے کے بلایا باتون مین حباب مار کر بیہوش کیا اپنی شکل بناکر اوسکو قیدخانے مین چھوڑا آپ بشکل کہنگ باہر نکلی دیکھا آتشبازون کی آتشبازی کا ہنگامہ ہے ساحر جمع ہو رہے ہین صبا رفتار پشت بارگاہ نیلم پر آکر ٹھہری پہر رات گئے چالاک بشکل نیلم اوس بارگاہ مین آیا ایک صندوق کھولا صبا رفتار نے دیکھا شہنشاہ نیلم کو اس صندوق سے چالاک نے نکالا زبان مین سوزن دماغ پر سی بیہوشی کی حال مین شربت نبات

وغیرہ حلق مین ٹپکا دیا مطلب یہ تھا کہ تڑپ کے مرنہ جاے پھر صندوق مین بند کرکے آپ تو باہر آیا کل فوج کی کمر بندھی ہوئی رات کو قلعہ دغنے لگے اہالیان لشکر نیلم کیا جانین کہ آتشبازون کا معاملہ کیا ہی آتشبازی مین بھی کچھ دغا ہی عمرو نے برق وغیرہ کو آتشبازی داغنے کا حکم دیا ہے آپ گوشے مین آکر بہار و باغبان و سرخ مو وغیرہ کو زنبیل مین کھکر لائے تھے کہا نکلتے ہی سحر کرو آتشبازی چھوٹ رہی ہی اپنی اپنی ناک مین روئی رکھہ لو کہ دھوان بیہوشی کا دماغ مین نہ پہونچے یہان تو چالاک روئی دماغ مین دیے ہوے بشکل نیلم بیٹھا ہی جب آتشبازی کو آگ دیگئی یہ چلا کہ اس ہنگامے مین جاکر نیلم کو قتل کرکے نکل جاؤن وہان صبار رفتار سراپردہ چاک کرکے اندر پہونچی قفل کاٹ شہنشاہ نیلم کو نکالا ہوشیار کیا کہا اے نیلم چالاک تمہاری شکل بنا ہوا بیرون بارگاہ بیٹھا ہی جاتے ہی اوسکو مار لو مین بھی کئی مہینے سے قید تھی عمرو وغیرہ آتشباز بنکر آئے ہین آتشبازی چھوٹ رہی ہے نیلم غصے مین اوٹھا تیغہ کھینچکر بارگاہ سے نکلا یہان وہ وقت ہی کہ ساحران نیلم دھما دھم گر رہے ہین باغبان و بہار کے نعرے کی صدا بلند ہے ساحران نیلم گھبرائے ہوے چالاک باطمینان بیٹھا ہے کہ پشت پر سے ہلڑ ہوا کہ نیلم آتا ہے چالاک نے پلٹ کر دیکھا نیلم تیغہ کھینچے ہوے آتا ہے سردارون سے کہا لو یارو بڑا غضب ہوا یہ کلیجہ لو دیکھو میری شکل بنکر بہتر قران آتا ہے تمکو قسم ہی سامری و جمشید کی اسکو گرفتاری کی سزا دو چار سو ساحر مصاحبان شہنشاہ نیلم ایک ایک حیدر عصر اسباب سحر لیکر نیلم اصلی پر جا پڑے چالاک تو کود کر بھاگا چار سو ساحرون کے جو سحر پڑے شہنشاہ نیلم تو مصر افراسیاب ہی سحر و سامری مین انتخاب ہے تمام جسم جھلس گیا زخمی ہوا کئی سو ساحرون کو مارا گھبرا کے باہر نکلا دیکھا لاکھون لاشے پڑے لوٹ رہے ہین عیارون کے حقہ ہاے آتش بازی چھٹ رہے ہین آسمان سے آگ برس رہی ہی تمام میدان مین دھوان دھار ہر خرد و کلان بیقرار بہار و باغبان کے سحر نے زمین ہلا دی کئی مقام پر دھوین سے گرا اسکے پیرون نے اسکو سنبھالا لاچار ہوکر بلند ہو بہار و باغبان پر کچھ سحر کیا گھبرایا ہو تھکا جاتا تھا ہمین نہین اپنے ساتھ والون کو آواز دی یارو مین چاہ نیلوفر مین جاتا ہون طلسم بے لوح کا بنا ہون جسکی جان بچے اس ہنگامے سے نکل سکے اپنے کو خدمت مین ماہ بدولت کے اندر چاہ نیلوفر کے پہونچا کے وہین سے بیٹھے بیٹھے مسلمانون کا خاتمہ کردونگا بیس ہزار نیلم کے ساتھ ہوے یہ تو پر پرواز پیدا کرکے نکل گیا یہان عمرو نے تمام لشکر کو لوٹ لیا بارگاہین جلا دین خزانے پر قبضہ کیا عیار بھی

الگ الگ سردار بھی فرداً فرداً روانہ ہوے بہار جادو آ کر ایک پہاڑ پر ٹھہری سر اوٹھا کر دیکھ رہی ہی کہ طرف کوہ عقیق کے جادوان شہنشاہ کے قد سو پر گروہ ایک بادشاہ سیما ہے سرخ پوش جادو طرف افراسیاب کے جاتا تھا یہ ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ افراسیاب نے اٹھارہ سے ملک مین نامے روانہ کیے کہ جو بڑے بڑے پہلوان نامی ہین مع فوج دریا موج اپنے کو قریب دریا نیل پہونچا ئین ایسا نہو لاچین وغیرہ اسد کو لشکر کا مددیا ہے نیل پہونچا ئین سیما ہے سرخ پوش سے امداد افراسیاب چلا تھا بہار کو پہاڑ پر گھیرا بہار گلدستہ لیکر جاڑ ہی ہزار ہا کو دیوانہ کر دیا سیما جمال بہار دیکھکر پاگل ہوا ہی جب دیکھا بہار پر پنجہ قابض نہین ہوتا سامنے بہار کے آکر خاک قبر جمشید اڑادی بہار بیہوش ہو کے گری یہ بخوبی واقفت ہی کہ یہ معشوقہ بادشاہ ہی زبان مین سوزن دیکر درہ کوہ مین چھپا دیا اس خیال سے کہ رات کو اسکو لیجاؤنگا سوال وصل کرونگا یہ سوچکر کوہ سے الگ آکر اوترا ایک ساحر کیوان جادو پھرتا ہوا درہ کوہ مین آیا بہار کو دیکھکر مائل ہوا رہا کیا سوال وصل کیا بہار لڑنے لگی سیما ہی سرخ پوش لشکر مین اوترا تھا کہ اسنے دیکھا قریب درہ کوہ شعلے بھڑکے سوار ہو کے آیا دیکھا ایک ساحر سے لڑ رہی ہی وہ شاعر شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہے سیما کو بہت ناگوار ہوا کیوان پر جا پڑا ایک گولا مارا کیوان کا سر پھٹ گیا بہار کے سامنے پھر خاک قبر جمشید اڑادی بہار بیہوش ہوئی سیما لیکر اپنی بارگاہ مین آیا زبان سے سوزن دیکر ملکہ کو ہوشیار کیا منتین کرنے لگا بہار نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی کہ ایک پیر کلاونت آیا سیما سے کہا حضور اس عورت کو ہم راضی کر دین سیما نے کہا اے کلاونت دولت دنیا سے نہال کر دونگا کہا حضور یہ ہم لولونگا کام ہی کیسا ہی معشوق سرکش ہو ایک اشارے مین راضی کر دین سیما خوش ہوا وہ پیر ہنستا ہوا قریب بہار کے آیا کہا ملکہ چاہنے والے کسکو ملتے ہین ایسا بادشاہ عالیجاہ تمپر جان دیتا ہی تم کیون انکار کرتی ہو بہار کا غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا بڈھے نے اشارہ کیا ارے ادھر دیکھو ہمسے آنکھہ چار کر کیون بھولی جاتی ہی بہار نے آنکھہ ملائی خواجہ نے خال چشم دکھایا بہار شگفتہ ہوئی کہا استاد میری جان بچایئے خواجہ نے کہا تمھاری وجہ سے ہم بھی دو چار کوڑی کا روزگار کر لین بہار نے شرما کے سر جھکایا خواجہ نے زبان سے بہار کے سوزن نکالا سیما سے کہا حضور یہ خود راضی ہی جلسہ شراب کیجیے نشے مین مطلب حاصل ہو کنجی پہنچانے کی مجھے مرحمت ہو جب مین ساقی ہوتا ہون کسیکو باقی نہین

نہین چھوڑتا سیمانے خوشی مین میخانہ بڈھے کے سپرد کیا ملکہ بہار کرسی پر بیٹھی خواجہ عمرو نے
شراب بیہوشی ملالی تمام لشکر والونکو تقسیم کرنے لگے ایک جام آکر سیما کو دیا اوسکے مصاحبین
کو شراب پلائی سیما بلبلا کر نشے مین اوٹھا دھم سے گرا گر کر بیہوش ہوا تمام اہالیان دربار مع
اہالیان لشکر بیہوش ہوے خواجہ عمرو نعرہ کرکے لوٹنے لگے بہار نے ہزارونکو سحر سے جلا دیا
افراسیاب باغ سیب مین بیٹھا تھا ورق سامری مین یہ معرکہ جو دیکھا غصے مین سحر کرکے اوٹھا
آتے ہی خواجہ عمرو و بہار کو پکڑ لیا سیما کو ہوشیار کیا کہا طرف دریا کے جاؤ اب سیما خوف
افراسیاب کچھ نہ کہہ سکا افراسیاب خواجہ عمرو و بہار کو ساتھ لیکر چلا دیکھا ایک نخل کے
سایہ مین حیرت کھڑی ہوئی رو رہی کہتی ہی کیون شہنشاہ آپکے دلسے محبت بہار نہین جاتی یہ
کہکر قریب آکر ایک حباب مارا افراسیاب ادے کرکے بیہوش ہوا کہا ہنم بہتر برق فرنگی خواجہ عمرو
و بہار دونون اوٹھے سیما سے سرخ پوش نزدیک تھا اوسنے آکر افراسیاب کو ہوشیار کر دیا
خواجہ عمرو و بہار و برق بھاگے افراسیاب بہار پر سحر کرتا ہوا چلا ہر مرتبہ چاہتا ہی پکڑلون بہار
گلدستہ مار کر بھاگتی ہی لشکر نیلم سے پلٹے ہوے باغبان و سرخ مو وغیرہ آئے تھے یہ بھی آکر
افراسیاب پر گرے افراسیاب نے ان سبکو بھی زخمی کیا ایک سحر کیا باغبان وغیرہ گرے افراسیاب
بڑھا کہ قتل کرون نعرہ ہوا ہنم صرصر شمشیر زن ای شہنشاہ یہ جانے نپائین یہ کہتی ہوئی قریب آئی
افراسیاب پلٹا صرصر نقلی نے حباب مارا افراسیاب دھم سے گرا باغبان وغیرہ بڑھے عمرو
نے آواز دی ارے بھاگو کہ آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا ہنم ملکہ آفات چہار دست یہ سب تو بھاگے
آفات چہار دست شہنشاہ افراسیاب کو لیکر کوہ زبرجدی پر آئی خواجہ عمرو مع سرداران
مذکور جب قریب لشکر آئے لاچین وغیرہ نے آکر استقبال کیا اب یہ صلاح ہوئی کہ طرف دریاے
نیل کے کوچ کرین وہان شہنشاہ افراسیاب کو آفات لیکر کوہ زبرجدی پر آئی ہوشیار کیا کہا
اے افراسیاب کیسے کیسے دھوکے کھاتا ہی اپنی آبرو مٹاتا ہی افراسیاب آفات سے باتین کر رہا تھا
آسمان سے ہزارہا شعلہ ہاے آتش بھڑکے آفات نے دیکھا آتشبار جادو مالک ہفت پردہ ظلمات آکر پہونچا
افراسیاب سے کہا ای شہنشاہ آپنے طلسم کشا کو گنبد نور پر سات برس قید کیا عمرو نے چھوڑا لیا اسد
کو قید کرکے پردہ ظلمات مین روانہ کریجیے ظلمات کا رستہ بند ہی کیا مجال کہ عیار یا سردار کوئی وہان

آسکے یہ کہکر آتشبار روانہ ہوا شہنشاہ افراسیاب کوہ زبرجدی سے اوٹھا لشکر سرما و ابرتیق و
صدہا شاہان جلیل ملازمان شہنشاہ افراسیاب مقابلہ اسد مین فروکش ہین افراسیاب آکی پہونچا
سبنے استقبال کیا افراسیاب نے صرصر کو تنہائی مین بلایا کہا ای صرصر حقیقت مین مجھسے بڑی غلطی
ہوئی پردۂ ظلمات وہ مقام ہی کہ کوئی ساحر و غیر ساحر وہان بدون حکم ما بدولت نہین جا سکتا
کسی تدبیر سے اسد کو پکڑ لاؤ تو مین قید اسکی پردۂ ظلمات مین روانہ کردون حاکمان ظلمات
بآسانی وہان قتل کرینگے کوئی معین اسد وہان نہجا سکیگا صرصر دعوی کرکے چلی یہان بارگاہ مین
سرداران اسد نے صلاح دی کہ اب لڑتے بھڑتے چلین لاچین نے کہا کہ مجھے دیجیے مین اوراسکو سخت
کردون اسد نے اکہ لاچین کو دیا کہ ایک کنیز نے آکر عرض کی آپکی ممانی جان صبا فراق بدیع مین
بیمار ہوگئی ہین جسوقت سی خواجہ عمرو نی آکر بیان کیا کہ بدیع الزمان نی جاکر خورشید نگار فتح کیا تقا
خورشید مین ہین یہ قلق انکو ہوا کہ کیا باعث ابھی تک لشکر مین نہین پہونچی خدانخواستہ راہ مین کوئی
افتاد پڑی آج بہت بیتاب ہین اسد نی کہا مین جاکر سمجھاؤنگا یہان صرصر گرتی پڑتی دربارگاہ
ملکہ تصویر آئی ایک کنیز کو بیہوش کرکے اوسکی شکل پر ہنستی ہوئی اندر آئی ملکہ تصویر ایک خیمے مین
بیٹھی رو رہین ہی کہ صرصر سامنے آئی کہا واری نہ روئیے ابھی مین نے خبر پائی ہی کہ کل بدیع الزمان
بافوج گران لشکر اسد مین داخلہ کرینگے ملکہ تصویر خوش ہوگئین صرصر نے باتون مین لگا یا شراب
پلا کر بیہوش کیا تصویر کو تو الگ گوشے مین ڈالدیا آپ بشکل تصویر بیٹھکر رونے لگی خبر ہوئی کہ اسد
غازی آتے ہین صرصر اپنے کو سنبھالکر برائے استقبال آئی اسد نے سلام کیا کہ ممانی صاحب انشاء اللہ
ماموںجان بفتح و فیروزی آیا چاہتے ہین خواجہ فتح کرکے آئے ہین اب انشاء اللہ
تعالے بحول قوت الٰہی ماموں جان نے بڑا طلسم فتح کیا صرصر باتین کرتی ہوئی اسد کو لیکر تخلیہ مین
آئی کہا ای نور نظر کیونکر میرے دلکو صبر ہو فراق دیدہ ہجران کشیدہ راتین مجھپر تڑپ تڑپ کے گذری
ہین یہ کہکر اسقدر روئی کہ ہچکی لگ گئی اسد نے اشک دامن سے پاک کیے بہلانیکو ایک جام شراب بھر کر
دیا صرصر نے لیکر بیہوشی ملادی جام اسد کو دیا اسد نے سلام کرکے پیا پیتے ہی بیہوش ہوئے
صرصر نے اسد کا پشتارہ باندھا سوچی کہ گرد بارگاہ لاکھون ساحر فروکش ہین نکل نسکونگی
نقب کھودتی ہوئی چلی ایک نخل کے نیچے آکر دہنہ توڑا اسد کو لیکر بھاگی سامنے افراسیاب

کے لائی افراسیاب نے فوراً ایک قفس مین بند کرکے اوسیوقت ایک ساحر کو نامہ دیا کہا یہ قیدی
پردہ ظلمات مین پہونچا دے ساحر روانہ ہوگیا کسیکو نہ معلوم ہوا کہ قیدی کو کہان بھیجا صرصر
رازدار ہے صبحکو غل ہوا لاچین نے کہا غضب ہوا سب عیار دوڑے عمرو نے کہا حال تو دریافت
کرو برق چلا ملکہ صرصر بازار لشکر مین پھر رہی ہین آج ٹرا بھاری خلعت ملا کہ سامنے سے صبا رفتار
ہنستی ہوئی آئی کہا اُستانی آج تو ٹرا کام کیا طلسم کشا کو لائین صرصر نے ہنسکر کہا ای وزیرزادی
حقیقت مین اب لڑائی فتح ہوگی خواجہ عمرو سر ٹپک کے مرجائیگا نشان قید اسد نہ پائیگا صبا رفتار
نے کہا اُستانی ہمسے تو بتاؤ افراسیاب نے کہان بھیجدیا صرصر نے ہنسکر کہا ارے ٹرا اندھیر ہوا قید
اسد پردہ ظلمات مین گئی برق نعرہ کرکے بھاگا کہا اُستانی آداب عرض ہے دیکھو یون دریافت
کرلیتے ہین تم ایسونکو دھوکا دیتے ہین صرصر تو خاموش ہو رہی کہ اگر افراسیاب سنیگا کہ صرصر
نے حال قید اسد بیان کیا بہت خفا ہوگا اسوجہ سے خاموش ہو رہی برق نے آکر خواجہ عمرو سے کہا
لاچین نے کہا خواجہ عمرو ٹرا غضب ہوا وہان کا رستہ بند ہے لیکن از روے نجوم کے ثابت ہوتا ہے اگر
آپ کمر ہمت باندھین تو نشان قید اسد ملے خواجہ عمرو نے برق و قران کو بلایا جیب سے خرما نکالا قران
سے کہا نوش کیجیے قران نے کہا استاد مجھسے کیا خطا ہوئی جہان کہیے مین خود ساتھ چلون خواجہ عمرو
نے کہا بیٹا یہ تبرک ہے لاچار ہوکے مہتر قران نے کھایا بیہوش ہوا خواجہ عمرو نے قران کو زنبیل مین رکھا
برق نے چاہا بھاگون خواجہ عمرو نے حلقہ ہاے کمند مارے کہا ابے بھورپے کہان جاتا ہے برق
گرا خواجہ عمرو نے حباب مارکر اسکو داخل زنبیل کیا لاچین سے کہا خدا حافظ و ناصر ہے ہم رخصت ہوتے
ہین اسوقت لشکر مین ایک قیامت برپا تھی باعبان و بہار و سرخ مو و شکیل و ماران زمین کن
اسرار جادوان پانچ سرداروں نے کہا خواجہ عمرو ہم بھی فرداً فرداً آتے ہین یہ سردار الگ چلے
شہنشاہ کوکب و شنضمیر خبر بلغر کی سنکر آئے تھے یہ حال پرملال دیکھا خواجہ عمرو نے کہا یہ مقام
سخت وصعب ہے انشاء اللہ تعالے مین بھی وقت پر آؤنگا کوکب و شنضمیر نے بران کو اپنے
ہمراہ لیا الگ روانہ ہوئے خواجہ عمرو نامدار لاچین وغیرہ سے رخصت ہوئے لاچین نے کہا
خواجہ عمرو انشاء اللہ پردہ ظلمات مین بھی اپنے کو پہونچاؤنگا داخلہ ہونا ظلمات مین دشوار ہے
آپکو خدا کے سپرد کیا خواجہ باتمام عیاری سے آراستہ ہوکر یکہ و تنہا بتلاش راہ پردہ ظلمات روانہ ہوئے

دوکلمہ داستان حیرت بیان پردۂ ظلمات بہ جستجوی تمام پہونچنا خواجہ کا عیاریان خواجہ کی تا بہ پردۂ ظلمات اور پہونچنا فرداً فرداً سرداروں کا داخلہ پردۂ ظلمات مین بعیاری عمرو وحالات سحر آیات پردۂ ظلمات عجب داستان سحر عنوان ہی حمسہ

ہو لاکھ تیغ جفا سے فگار میرا دل — زبان سے اُف نکرے زینہار میرا دل
قسم خدا کی وہ ہے بردبار میرا دل — ستم اوٹھائیگا اوسکے ہزار میرا دل
نہ شاکی ہوگا کبھی ایک بار میرا دل

بڑے غضب کے فریبی ہین یہ بڑے مکار — جو بس ہوا انکا تو گردن پہ پھیر دین تلوار
تو ہی ہے ایک مرا دوست اے مرے غفار — یہ سب ہین دشمن ایمان و جان و صبر و قرار
بچانا اسنے تو پروردگار میرا دل

جو چھیڑ لے نہ کبھی ستم ذکر دیا اوسکو — عجیب حال ہے دل لیکے پھیرتے ہو لو
کہین ملال نہ ہو جائے جان جان دیکھو — رکھائی کرکے جو یوں جبہ پھیر دیتے ہو
لیا تھا آپ نے کیا مستعار میرا دل

نہ راہبر سے علاقہ رکھا نہ رہزن سے — برنگ خانہ نہ اولجھا کسیکے دامن سے
نہ شیخ سے ہے کدورت نہ کچھ برہمن سے — مثال آئینہ ہے صاف دوست دشمن سے
کہ خاک بھی نہین رکھتا غبار میرا دل

خبر نہین ہی تڑپتا ہون و ہیا نمین کسیلئے — مثال برق ہی کیون آج اضطراب مجھے
ہوا ہی شیفتہ کس شوخ پر خدا جانے — تڑپ رہا ہی جو سینے مین خود بخود کل سے
کسیکی یاد مین ہے بے قرار میرا دل

ہی جان و دل سے مجھے الفت رخ دلبر — یہ حال ہی کبھی راحت نہین ذرا دم بھر
خدا گواہ ہے جبسے کہ پڑ گئی ہے نظر — صنم کے خال و لب و گیسوے خمیدہ پر
فدا ہے جان مری اور نثار میرا دل

زمین پہ ہے تری رفتار یا کہ ہی بھونچال — یہ حال ہے ہوا جاتا ہے غیر اپنا حال
خدا کے واسطے موقوف کر ستم کی چال — نکر اسے گل بازی کی طرح سے پامال

ملا ہے ناز کا اے گلعذار میرا دل

کبھی چمن کو کبھی سوے دشت جاتا ہی
عجب طرح کا یہ الفت مین رنگ لاتا ہی

بغل مین دل نہین گویا کہ اک تماشا ہے
کسیکے گیسوے عارض کا اسکو سودا ہے

جو سوگوار ہے لیل و نہار میرا دل

وہ بت ہی حسن مین بہتر مین عشق مین بہتر
کہ با وقار سے ملتے ہین با وقار اکثر

خدا گواہ ہے کیونکر نہ جان دون اوپر
نہ ہو فریفتہ اوس شاہ حسن پر کیونکر

زبسکہ رکھتا ہے عز و وقار میرا دل

ملا جو راہ مین وہ ترک نوجوان مجھکو
بنا کے عشق مین خود رفتہ دلستان مجھکو

دکھا کے جلوہ کیا برق سان طپان مجھکو
سمند ناز کی دکھلا کے شوخیان مجھکو

لگا کے لیگیا وہ شہسوار میرا دل

عجیب رنگ یہ ہے فوق وہ بت مہ نوش
ستم جو کھاتا ہون کہتا ہی رہ تو اب خاموش

یہ حال ہی کہ کسیکا نہین اوسے کچھ ہوش
نہ قسمین کھا و محبت کی جھوٹی جھوٹی جوش

تمھارا کرتا نہین اعتبار میرا دل

چہرہ رہروان منازل پردۂ ظلمات و روشن کنندگان چراغ شاہراہ پر آفات راہ افسون گری کو بصد شد و مد و کوشش بسیار بپاے آبلہ دار یون طے کرتے ہین شعر مصنفت جو ہین زبدۂ زمرۂ رہستان ؛ وہ لکھتے ہین اس طرح یہ داستان ؛ شہنشاہ اوج عیاری و قطب فلک خنجر گزاری برق و قران کو زنبیل مین رکھ کے بتلاش پردۂ ظلمات رہروی کرتے ہوے قریب ایک قلعہ کے پہونچے کاہ فروشون سے پوچھا اس قلعہ کا کون بادشاہ ہی انھون نے کہا می نوش جادو یہانکا حاکم ہی خواجہ عمر و بصورت صرصر قلعہ می نوش مین آئے می نوش کو خبر ہوئی ملکہ صرصر کو بلوایا صرصر نے آتے ہی نامہ ہاتھ مین دیا می نوش نے پڑھا اس مین مرقوم ہی کہ اے می نوش بصد جوش و خروش فوج جنگی ساتھ لیکر قریب دریاے نیل جا کر ٹھہرو بڑے بڑے پہلوان صف شکن وہان جمع ہین می نوش نے کہا اے صرصر اسی مضمون کا نامہ پیشتر بھی آچکا ہی صرصر نقلی نے کہا کہ تخلیے مین چلیے ایکبات راز کی عرض کرنا ہی می نوش صرصر کے ساتھ ہوا کیا جانتا تھا کہ ہوا زمانہ کی بگڑ گئی یہ تو

بخوبی آگاہ ہی کہ صرصر ہوا خواہ افراسیاب ہی تخلیہ مین لگا کر لائی خواجہ عمرو نے مینوش کو
بیہوش کیا اٹھا کر زنبیل مین رکھا بہ شکل مینوش باہر آئی وزرا کو جمع کیا ایک وزیر کی شکل بنا کر قران
پہلو مین بٹھایا وزرا سے کہا ہمین منظور ہی کہ پردۂ ظلمات مین جائین وزرا نے کہا یہان سے آگے بڑھکر
پانچ کوس پر آپکے بھائی کا قلعہ ہی سرشار جادو وہانکے حاکم ہین اونکا وزیر اعظم رازدار جادو پردۂ
ظلمات کا رازدار ہی پہلے چلکر اونسے ملاقات کیجیے رازدار تا بظلمات پہونچائیگا ہمیشہ اوسی طرح آپکا
جانا ہوا ہی خواجہ نے کوچ کیا بارہ ہزار فوج ساتھ سرشار کو خبر ہوئی مینوش آتی ہین آکر استقبال
کیا اپنے قلعہ لایا خواجہ نے کنارے لاکر سرشار کو بھی بیہوش کر کے تنذر زنبیل کیا برق فرنگی کو
نکالکر بشکل سرشار بنایا کہا اے وزیر اعظم دستور معظم پردۂ ظلمات تک ہمکو جانا واجب و لازم ہے
ہمارے شہنشاہ نے اسد کو بھیجا ہے چلکر قتل کرین وزیر رازدار نے عرض کی بہت خوب رازدار
رہبری کر کے لیچلا خواجہ بشکل مینوش برق بہ شکل سرشار ایک وزیر کی صورت پر قران رازدار
لیے ہوے آتے ہین چوبیس ہزار فوج پشت پر قریب ایک درۂ کوہ کے تیسرے دن آکر پہونچی
کوہ پرابر سوسنی سایہ فگن تمام صحرا رشک گلشن رازدار نے کہا اب حضور فوج جما کر کھڑے ہون
مین ملکہ گوہرپوش کو بلاتا ہون وہ آکر حضور کو لیجائینگی خواجہ عمرو و برق و قران آگے
بڑھکر کھڑے ہوے فوجون نے پرے جمائے رازدار نے بڑھکر درۂ کوہ پر کچھہ اسم پڑھکر ہاتھ
رکھا دنا نے کی صدا ہوئی دروازہ ظاہر ہوا اندر سے درۂ کوہ کے ایک شاہزادی حسین و
جمیل دریائے گوہر مین غوطہ زن پشت پر بارہ سو کنیزان زری پوش پچکاریان رنگ کی سب کے
ہاتھون مین اس نازنین نے نکلتے ہی آواز دی منم ملکہ گوہرپوش کنیزون کی طرف پلٹ کر
آواز دی ہان صاحبو وقت راگ و رنگ ہی اتنا جو کہا سب کنیزون نے بڑھکر رنگ کی پچکاریان
ایک تہہ تمام لشکر پر لگائین قطرۂ رنگ کا خواجہ و برق و قران پر جو پڑا رنگ ذرا اپنا رنگ
جمایا رنگ و عن عیاری کا اڑگیا آواز دی ارے یہ عیار کہانسے آئے ایک ساحر کو قران نے
مارا ایک کو خواجہ نے ایک کو برق نے قتل کیا نعرہ کر کے نکل گئے اب ہالیان فوج سے
گوہرپوش نے پوچھا تمھارے شاہ کیا ہوے سبنے عرض کی حضور ہمین یہ احوال نہین معلوم
گوہرپوش رنجیدہ ہو کر بارگاہ استاد کرا کے بیٹھی کہ صرصر شمشیر زن آکر پہونچی کہا اے

ملکہ عالم شہنشاہ نے آپکی بڑی تعریف کی ہی کہ خوب عیارونکو پہچانا گوہر پوش ؔنے کہا ای صرصر یہان کسی عیار کی مجال نہین ہی میری زندگی مین داخل پردہ ظلمات ہو یہ ذکر تھا کہ صبا رفتار بھی آئی گوہر پوش سے کہا شہنشاہ نے مجھے نشان بناکر بھیجا کہ عمرو برق و قران فلان مقام پر چھپے ہین ہمارے ساتھ چلیے گرفتار کرادین گوہر پوش دونونکو ساتھ لیکر چلی جب لشکر سے نکل آئی صرصر نے کہا ملکہ عالم دو بتون کی آڑ مین عمرو بیٹھا ہے گوہر نے دانہ پھینکا ابر سوسنی سے ایک برق چمک کر گری صرصر و صبا رفتار نقلی یعنی عمرو و برق کا رنگ دغن اڑگیا چاہا بھاگین گوہر نے سحر کرکے دونون کو پکڑ لیا سوسن اپنی کنیز کے سپرد کیا کہا انکو قید کرو صبحکو قتل کرونگی سوسن نے لاکر ایک خیمے مین قید کیا دو پہر رات گئے دیکھا عمرو و برق مین لات مکی چلنے لگی برق کہتا ہی استاد میرا حصہ دیجیے خواجہ عمرو کہتے ہین اب حصہ کیسا اس کنیز کو تو مینے اپنے قبضے مین کیا کسی اور کو پکڑینگے تم لے لینا اس سال مین صرف پانچسو عورتین پکڑکے بے چین کیا کمال کیا ایک کنیز کے واسطے ہمسے لڑتا ہے برق کہتا ہی مین نہ مانونگا آپنے حساب تو کیا آپنے کتنی عورتین پکڑین مینے کتنی گرفتار کین اب صرف استادی کا حصہ لیتے ہین یہ سنکر سوسن اندر آئی دیکھا دونون لڑتے ہین عمرو نے کئی گھونسے برق کو مارے برق کے سر سے خون جاری ہی کہتا ہے دیکھیے اوستادی کا پاس نہ کرونگا چھاتی پہ چڑھ بیٹھونگا سوسن نے کہا کیون خواجہ یہ کیا معرکہ ہی خواجہ نے کہا ملکہ یہ آپس کی بات ہی تم دخل نہ دو صاحب سنو ہم عیار ہر طرح اپنا پیٹ پالتے ہین جابجا سے شاہزادیان وزیر زادیان زمیندارونکی لڑکیان عیاری کرکے پکڑ لاتے ہین انکو فروخت کرکے آپس مین بانٹ لیتے ہین ملکہ انصاف کرو مین اس پاجی کا استاد ہون ایک کنیز جو مینے لے لی خوبصورت تھی مجھکو پسند آئی اس نامنصف کی وہ استانی ہوتی ہی اوسکا حصہ مانگتا ہی اس بیحیا کو معقول کیجیے کہتا ہے مجھے دو استانی کو فروخت کرونگا سوسن نے کہا کیون ای برق تجھکو شرم نہین آتی استانی کو بیچیگا تم لوگ بڑے غضب کے ہو شرفا کی بہو بیٹیان چراتے ہو بردہ فروش ہو عمرو نے کہا صاحب ہمارا کام یہی ہی سوسن نے کہا کیون بے ابرق کنیز کو ہم دیکھین عمرو نے اشارہ کیا برق کو ذرا ہٹا دیجیے تو مین دکھا دون سوسن نے کہا او بھوریے ادھر منھ پھیر کے بیٹھ برق نے کہا آپنے خوب کہی کیا استاد سے کچھ معاملہ ہوگیا

گوہرپوش سے فریاد کرونگا کہ بی سوسن ٹری زباندراز ہین آپکے قیدی سی مل گئین ہین تو منھ
پھیر کے نہ بیٹھونگا سوسن نے کہا خواجہ تم نکالو یہ کیا کرسکتا ہی موی کو جلادونگی خواجہ نے کہا میرے
ہاتھہ کی ہتھکڑیان نکالدو سوسن نی ہتھکڑیان نکالین خواجہ نے زنبیل سے ایک کنیز کو نکالا گوری
گوری صورت اٹری سی نتھہ ناک مین پہنے ہوے چاندیکا زیور صورت پر بھولاپن عارض رشک گل
گلشن سوسن بیقرار ہوگئی پوچھا بوا تمھارا مکان کہان ہی وہ کنیز رونے لگی کہا ہم ترکستان
کے رہنے والے ہین اب تو خواجہ عمرو کے قبضے مین ہین روٹی کپڑا بہت لطف سے دیتا ہی عمرو نے
باتین کرتے کرتے سوسن پر حباب مارا سوسن بیہوش ہوئی برق کو بھی بلا لیا دو کنیزین غیر ساحرہ
اپنی اور برق کی صورت بناکر قیدخانے مین بٹھادین آپ بشکل سوسن برق بصورت گل اندام
باہر نکلے صبح کو گوہرپوش نے میدان خونی کی تیاری کرائی دونون کو قتل کیا سر بخدمت آتشباز
روانہ کردیے رات کو جلسے مین خواجہ عمرو و برق نے گا بجا کے راضی کیا جس وقت شراب مین
بیہوشی پلائی ابرسوسنی سے ایک برق چمک کر گری رنگ روغن عیاری کا اڑگیا گوہرپوش نے
گرفتار کرلیا صبحکو دربار مین تمام کنیزین جمع ہین عمرو و برق کو زیر تیغ بٹھایا جلاد نے چاہا تیغہ مارے
جلاد کے سر پر پتھر پڑا سر اوسکا پھٹ گیا دوسرا جلاد چلا اوسکی کلائی پر پتھر پڑا اب کوئی جلاد قتل
کرنے نہین جاتا ملکہ گوہرپوش نے جھلاکر آواز دی ارے ان دونونکا سر کاٹ لو ایک جلاد دو صنم
پہلو سی آیا کہا مین قتل کرونگا تیغہ پکڑ کے سر خواجہ عمرو پر آیا اشارہ کیا استاد سنبھل کر بیٹھے منم
قران یہ کہکر دونونکی قید کاٹی تینون عیار نعرہ کرکے بھاگے گوہرپوش نی ابرسوسنی پر اشارہ کیا
ایک برق گری تینون کے پانون زمین نے تھام لیے گوہرپوش چلی کہ قتل کرون قران و عمرو
و برق نی بیقرار ہوکر دعا کی کہ پٹین پھولونکی آئین ملکہ بہار جادو طاؤس زرین بال پر سوار آکر پہونچی
پھول برسائے عیارونکا سحر اوتارا یہ تو بھاگ کر مخفی ہوے خواجہ دیکھہ رہے ہین بہار نے کئی سو
کنیزونکو مارا گوہرپوش نی ابرسوسنی کو بنگاہ قہر و غضب دیکھا اوسمین سے ایک برق گری ہرچند بہار
نی چاہا اپنی کو بچاؤن نہ بچی سر زخمی ہوا قریب تھا بہار گرفتار ہوجاے کہ باغبان و سرخ مو وغیرہ آکر
پہونچے لشکر گوہرپوش سے خوب لڑے گوہرپوش کے حربے کو روک لیتے ہین لیکن ابرسوسنی سے
جو برق گری وہ نہ رکی سب سردار اوسی سے زخمی ہوے قریب ہی کہ قتل ہوجائین ابرسوسنی سے

آگ برسنے لگی آسمانسے برق چمکی شہنشاہ کوکب روشن ضمیر مرکب شبگین پرند پر سوار بڑے زور شور سے آکر پہونچا اول ابر سوسنی پر جا پڑا دو چار گولے مارے کہ ابر کے ٹکڑے اڑ گئے دیکھا ایک ساحر سیہ فام پردۂ ابر سے سحر کر رہا ہے کوکب نے جا کر اوسے چیر کر پھینک دیا آواز آئی کشتی مرا نام من سوسن سیاہ ہر دبو داب کوکب فوج گوہر پوش پر گرا ہر چند کہ گوہر پوش بڑی ساحر زبردست ہی مگر یہ بادشاہ طلسم صاحب جاہ و حشم تیغ کھینچکر جو گرا گوہر پوش کو زخمی کیا فوج کو اوسکی تار تار کیا اب کوکب کے ہاتھ سے گوہر پوش بھاگی ایکطرف نخلستان مین آئی خواجہ نے ایک کنیز کی شکل بنکر گوہر پوش کو پکڑ لیا اندر زنبیل کیا اوسکی شکل بنکر کنیزون سے آواز دی ارے بھاگ آؤ درۂ کوہ مین نکل چلو وہانسے چلکر فوج روانہ کرینگے دو سو کنیزین ہمراہ جب خواجہ عمرو اندر درہ کے آئے درۂ کوہ بند ہو گیا عمرو نے کنیزون سے پوچھا کہ درہ کیون بند ہوا سبنے کہا خدانخواستہ جب کوئی آپکو قتل کریگا تب یہ کوہ ٹوٹ جائیگا اب عمرو کو تسکین ہوئی کہا پاس آتشبار کے لے چلو تخت پر سوار ہو کے مع کنیزونکے سمت آتشبار چلے یہان کوکب روشن ضمیر نے جب دیکھا گوہر پوش سامنے سے بھاگ گئی باغبان مع بہار وغیرہ انتہا کے زخمدار تھے خود بھی زخمدار کوہ ظلمات سے ہٹ کر دو کوس پر اوترے علاج مین ان سبکے مصروف ہوئے سبکے زخم کاری ہین دوسرے دن برق و قران آئے کہا اے شہنشاہ استاد نہین ملتے کوکب نے کہا جا کے تلاش کرو برق و قران گئے کوکب اسی مقام پر فروکش ہے کوکب نے پتلے کے ہاتھ نامہ روانہ کیا تھا حیران جنگ آزما پہلوان دُبران شمشیر زن حیدر خیمے و خیمہ وغیرہ لیکر یہان آئے کوکب علاج مین مصروف ہوئے خورشید روشن ضمیر ہاتھ سے بدیع کے بھاگ کر شہر براتیہ مین آیا ببران فیل پیکر پہلوان زبردست خورشید کے ساتھ ہوا پانچ لاکھ ساحر و غیر ساحر ہمراہ لیکر چلا جہان کوکب اوترے تھے وہان آیا کوکب کو دیکھکر طبل جنگی بجوایا صبحکو ببران میدان مین نکلا طرفسے کوکب کے حیران جنگ آزما نکلا ہاتھ سے ببران کے زخمی ہوا کئی سردار کوکب کے مارے گئے کوکب چاہتا ہی خود نکلون کہ از پردۂ بیابان گرد سے برخاست نور الدہر بن بدیع الزمان نامدار مع مخمور کے آکے پہونچے اول سالار بلند کوکب طرفسے نور الدہر کے نکلا ہاتھ سے ببران کے زخمی ہوا تب نور الدہر نکلے خوب نیزہ چلا آخر نوبت بہ کشتی پہونچی دونون لشکر دیکھ رہے ہین شام کو نور الدہر نے ببران

کو زیر کیا جانبین کے لشکر اوترے صبح کو نورالدہر نے بہران کو یاد آیا سوال سلام کیا بہران
نے غصے مین قید توڑ ڈالی حسن وشیردل کو زخمی کرکے بھاگا نورالدہر پشت مرکب پر سوار ہوکر چلے
عین بارگاہ خورشید روشنضمیر مین پہونچکر بہران کے دو پرکالے گیے خورشید نے قصد کیا کہ انکو
از روی بلوہ گرفتار کرتون کہ بہ قہر وغضب تمام مخمور آکر پہونچی سب خاموش ہورہے نورالدہر کو
پھر لائین خورشید نے غصے مین طبل جنگی بجوایا تینون لشکر میدان مین آئے نورالدہر نے نکل کر
کئی ساحر خورشید کے مارے آخر جنگ مغلوبہ ہوئی رات تک تلوار چلی قریب صبح مخمور نے دیکھا
کہ نورالدہر مع مرکب غائب ہوی لاشون مین تلاش کرنے لگی خورشید ہاتھہ سے کوکب کے زخمی ہو
آخر بھاگا مگر کوکب عقب مین کئی کوس نکل آیا بہار وباغبان نے روکا کہ آپ زخمدار ہین اسی مقام
پر اوترپڑے مخمور نے یہان نجومیون سے پوچھا انھون نے کہا طرف مشرق کو چلئے نورالدہر بھی یہ خبر
سنینگے مخمور یکہ وتنہا چلی مسکل خان سے کہا تم لشکر لیکر آؤ یہ لوگ تو اس طرح جاتی ہین خواجہ عمرو
درہ بند کراکے بصورت گوہرپوش پاس آتشبار کے آئے اوسنے کہا تمنے سر عمرو وبرق دفن
کیا تھا بڑا کام ہوا اب تمکو ساتھہ لیکر بخدمت خونخوار ظلمانی چلینگے تاریخ قتل اسد قرار پاچکی
یہان قران وبرق قریب کوہ حیران پھر رہے تھے کہ دیکھا تخت پر ایک ساحر آیا قران الگ
ہوا برق نے بشکل صرصر اوس سے ملاقات کی اوسنے کہا ہنر پر گرگدن سوار نام ہی نامہ افراسیاب
کا پاس آتشبار کے لیکر جاتا ہون برق بصورت صرصر ہی کہا مجھے بھی لیچلو اوسنے تخت پر بٹھا
لیا کہ قران ایک ساحر مہیب کی شکل بنکر آئے مست سرشار نام اپنا بتایا کہا ہم یہانکے نگہبان
ہین ہم حلکر اسد کی بوٹیان کاٹکر کھاینگے ہنرپر نے اونکو بھی تخت پر سوار کرلیا ساحر نے قریب
ایک نخل چنار کے تخت اوتارا سحر کیا نخل اپنے مقام سے جدا ہوا راستہ ظاہر ہوا شہر مین آتشبار
کے آئے ہنرپر نے نامہ دیا صرصر وسرشار بھی یہان آکے پہونچے گوہرپوش نقلی نے پہچانا
کہ میرا بھوریا اور کالیا بھی آگیا کہ آسمان سے ایک ساحر نے آتشبار کو نامہ دیا مضمون
یہ تھا طرف سے خونخوار ظلمانی کے کہ اے آتشبار تمنے ہنگام نیلی پوش کو دولاکھہ ساحر دلانے
بحکم افراسیاب بلوایا ہی اسے اپنے پاس بلوالینا اور آکے سامان قتل اسد مین مصروف
ہوتا وقت پر شہنشاہ بھی آئینگے آتشبار نے کہا اے ہنرپر جس راہ سے تم آئے ہو اوسی طرح

سے مع فوج اوسے بھی لے آؤ ہزبر اودھا گوہر پوش یعنی عمرو نے کہا اے مست سرشار
یعنی قران تم بھی ساتھ جاؤ یہ دونون چلے مگر کوکب سب حمیون کو ساتھ لیے ہوے بافوج
قلیل ایک صحرا مین فروکش تھا کہ ہنگام نیلی پوش آکے پہونچا کوکب کو دیکھکر جا پڑا فوج کوکب
کم تھی قتل ہوئی اب کوکب حیران تھا کہ اخترن سہیلان پانچہزار کنیز دن سے آگئی مگر گھر گئی
کہ مصر العجائب و سحر الغرائب آئے تب ہنگام نے شکست کھائی تین کوس تک کوکب لڑتا ہوا
آیا ہنگام نیلی پوش جب زخمی ہوا تب اوسنے طبل بازگشت بجوایا اوترپڑا ایکطرف کوکب اوترے
ہنگام ساحر نہ بردست ہی رات کو اوسنے سحر تیار کیا طبل جنگی بجے صبح کو دونون لشکر ملگئے قیامت کے
سحر ہو رہے ہین وقت پر قران و ہزبر آگئے پہونچے ہنگام نیلی پوش سے مست سرشار یعنے
قران نے کہا تم ہٹو مین کوکب کو گرفتار کیے لیتا ہون پس قریب کوکب آئے ایک گولا مارا
کوکب نے تھپکی ماری گولے سے دھوان نکلا کوکب گرکے بیہوش ہوا اسی طرح سب سردارون
کو پکڑ لیا ہنگام ہزبر بہت خوش ہوے نوبت نقارے بجتے ہوے پلٹے کوکب غیرہ کو قید کیا
اب مست سرشار کی بڑی خاطر ہے مست سرشار نے رات کو شراب کی تقریب کی سبکو بیہوش
کیا کوکب سے آکر قیدخانے مین حال کہا کوکب کو بصورت ہنگام نیلی پوش بصورت ہزبر باغبان
کو اسی طرح بارہ ساحر جو نامی تھے رات کو زندہ در گور کیا اور ان سبکو آراستہ کرکے مع لشکر قریب
نخل آئے نخل پر کوکب نے سحر کیا اوسی راستے سے دربار آتشبار مین پہونچے عمرو نے ان سبکو
پہچانا انکو میان آتشبار کو بھی بیہوش کیا قران کو بصورت آتشبار بنا کے روانہ ہوے بارہ جو دہ
ساحران نامی تینون عیار سامنے قلعہ خونخوار ظلمات کے اوترے دیکھا سامنے قلعہ سیاہ ہے گرد اوسکے
شعلہاے آتش بیرون قلعہ ایکطرف باغ سامری کہ جس مین صدہا دیر بنے ہوے ہین گھنٹے
ناقوس کی صدا آتی ہے اور جا بجا چھوٹے چھوٹے قلعہ آراستہ ہین بڑے بڑے ساحر تاجدار اوترے
ہوے ہین یہ ہنگامہ ہے کہ کل صبحکو اسد غازی قتل کیا جائیگا رات بھر کوکب سے صلاح رہی کوکب
نے کہا یارو جب بیرون قلعہ اسد کو لائین اور زیر تیغ بٹھائین اسد پر قبضہ کرکے جنگ آغاز کرو
آئندہ جو منظور پروردگار رات بھر اسی صلاح مین گذری وقت سحر افراسیاب بڑی کروفر سے
مع حیرت کے پہونچا آتے ہی اونسے صفین جمائین یکایک دروازہ قلعہ ظلمات کا کھلا دیکھا سب نے

اسد غازی آراستہ بسلاسل و طوق دس ہزار جوانان سیہ پوش چہار جانب سے گھیرے ہوئے زیر دار لاکے
پہونچایا اب کوکب وغیرہ کا قصد ہے کہ جا پڑیں اسد کو قبضے مین کرین کہ اندر سے قلعہ ظلمات کے نوبت
نقارے کی آواز آئی ملکہ خونخوار ظلماتی ایک تخت پر سوار چار اژدہے تخت مین کسے ہوئے سنہرے
پتلے باز و پر بندھے ہوئے ساحرہ کبرسن اپنے سحر و شعبدے پر مطمئن افراسیاب نے خونخوار کو سلام کیا
خونخوار نے بلائین لین کہا کیون شہنشاہ مسلمان ہمارے قلعہ مین نہ آسکے افراسیاب نے کہا کسکی
مجال ہے کہ سرحد ظلمات مین قدم رکھے خونخوار نے کہا اے افراسیاب تمکو مجھکو اڑتی ہوئی
خبر ملی کہ غیر لوگون نے سرحد ظلمات مین داخلہ کیا کچھ عیار بھی آگئے اے افراسیاب مین امتحان
کرتی ہون یہ کہکر خونخوار نے سب جادوان پر نگاہ ڈالی ایک جانب دیکھا آتشبار جادو و مہر جادو
و سنگام نیلی پوش وغیرہ بارہ ساحران زبردست کو ساتھ لیے ہوئے پشت پر ایک لاکھ ساحرون
کی فوج آمادہ حرب و پیکار کھڑے ہین خونخوار نے کہا اے افراسیاب وہی سمجھے گمان ہوتا ہے
افراسیاب نے کہا سب آپکے ملازم ہین اب ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہو کہ جہان اسد زیر دار
بیٹھے ہین وہان بہت جادوگرون کا جماؤ ہے اسمقام پر ایک قصر عالیشان مین تخت یاقوت نگار
پر ملکہ طاؤس پری چہرہ دختر خونخوار جلوہ فرما ہے پشت پر ساٹھ ہزار کنیزان زری پوش تماشائے
قتل اسد مین مصروف ہین لیکن خونخوار کو جب شک ہوا تو اوسنے جھولی مین ہاتھ ڈالکر روئی
کا گالا نکالا چند قطرات آب روئی پر ڈالکر اوڑا دیا بعد چشم زدن لگا ابر بنکر سر پر کوکب وغیرہ کے
لہرایا کڑکڑا کے برسا جسپر قطرہ پڑا اگر سحر سے صورت سے بدلی تھی تو سحر نابود ہوا جو رنگ و روغن عیاری
سے بنا تھا وہ روغن اڑ گیا اتنے مین دیکھا کہ کوکب روشن ضمیر و بران شمشیر زن و ملکہ اختر و سحر العجائب
و مصر الغرائب و باغبان قدرت و بہار عیارون مین عمرو و برق و قران قیدی اسد
کو تاک رہے ہین جیسے ہی ان سبھون نے دیکھا کہ صورتین ہماری اصلی ہو گئین عمرو نے کہا کہ اے کوکب
ہوشیار ہو جاؤ کوکب نے دن سے گولا مارا بہار کا گلدستہ چلا باغبان نے گیند پھینکا اختر نے
سوتیو پھینکا مالا مارا ابتران کا اختر مروارید چلا سحر العجائب و مصر الغرائب تلوارین کھینچکر جا پڑے
عیارون نے حقہ ہائے آتشبازی مارے تمام میدان دھوان دھار ہوا سامری جمشید کی پکار کوکب ۸۰
نے زمین ہلا دی بہار کے گلدستے نے ہزارون کو دیوانہ بنایا مصر الغرائب و سحر العجائب

نے صدہا کے سر اوڑا دیے عیار حقے مارکر جا بجا چھپے عمرو نے گلیم اوڑھ لی کوکب اوس غل پر جا گرا جہاں اسد زیر تیغ بیٹھا ہے دو چار حملے توان ساحرون نے ایسے کیے کہ چار لاکھ ساحران ظلمات مارے گئے دھڑ ادھر سر گرتے ہین بارش آتش سحر کہین پھول برسے کہین پیاسے ہو کر ڈالی کوترسے آتش سحر کی حدت سحر العجائب و مصر الغرائب کے سحر کی شدت اب خونخوار ظلماتی از راہ حیرت وغیرہ سنبھلے فوجونکو اشارہ کیا بائیس لاکھ فوج مین یہ چودہ آدمی شمشیر زنی کر رہے ہین کوکب ہر مرتبہ مثل ہزار اعظم چمک کر بلند ہوتا ہے جب کڑک کے گرا چار ہزار کو جلا دیا خونخوار بھی کڑکتی پھرتی ہے دو پہر کا وقت آیا انتہا کی گرمی لو چل رہی ہے مقام پر دو ظلمات پر انگارے برسنے لگے ہنگامہ گیر و دار بلند ہے خونخوار نے بھی زمین ہلا ہلا دی تلوارین برسائین اون تلوارون نے باغبان و تیران و بہار و اختر کو زخمی کیا اب کوکب کو یہ مشکل پڑی کہ کبھی افراسیاب کو جواب دیا کبھی خونخوار سے لڑا سحر کو اسکے دفع کیا ان زخمیونکو بھی بچا رکھا ہے خوب جرأت دکھا رہا ہے افراسیاب نے دو چار گولے ایسے مارے کہ اندھیرا ہوگیا کوکب نے مشعلہاے سحر روشن کین تاریکی کو دفع کیا مگر زیادہ مصیبت کوکب پر پڑی کہ جس مقام پر اسد غازی زیر تیغ بیٹھے تھے اپنے کو زخمی کراکر لڑتا ہوا اوس مقام پر پہونچا جلادون کے سر کٹے ہوئے دیکھے دارین سرنگون اسد نامدار کو وہان نہ پایا عمرو بھی ساحر بنا ہوا وہان تک پہونچا تھا کوکب نے منھ پیٹ لیا کہا لو یارو سب مشقت ضائع ہوئی اسد غازی کو کوئی لیگیا ہمکو رنج دیگیا یہ کیا ستم ہوا لاشون مین دیکھنے لگے اسد کا نشان نہ پایا سرداران نامی کا کلیجہ پھٹ گیا سب سردار سر پیٹنے لگے عمرو نے کہا یارو اوس شیر خدا کے سپرد کرو اپنی جان بچانیکی تدبیر کرو استادان سخنور نے اس داستان شوکت بیان کو بصد جلالت یون سحر پیرا فرمایا ہے کہ جب کوکب وغیرہ نے اسد نامدار کو زیر دار نہ پایا ہوش و حواس باختہ ہوے تدبیر ہوئی کہ اب کہان نکل جائین فوجین ظلمات کی بیحساب تمام قلعہ جات کی رعایا جمع ہے جانبازی مین مصروف نکل جانا غیر ممکن ہر طرف سے بلوے ہین خونخوار ظلماتی کمی نہین کرتی جب سحر کیا زمین ہلا دی کبھی کوکب پر جا پڑی زخمی کیا کوکب انتہا کا زخمدار ہے بڑی جرأت آج کوکب نے کی لڑ رہا ہے پشت و پہلو سے ہوشیار اپنے ساتھ والون سے خبردار کبھی ہر ان کو بچایا کبھی ہے باغبان و بہار سینہ سپر کیا خونخوار ظلماتی ہر چند چاہتی ہے کوکب کو گرفتار کرلین کوکب

اوسکی دام سحر مین نہین آتا کبھی کرہ کا کبھی گرجا کبھی سحر کیا کہ صدہا اہالیان ظلمات زخمی ملازم کوکب کہکر سحر نگہدا ئی سو دو سو کو مارا اہی بھی جان دی جب آفتاب عالمتاب بارنگ زرد لرزان و ترسان بخوف سحر ساحران کاشانہ مغرب مین جاکر مخفی ہوا شہنشاہ ماہتابان مالک اقلیم ظلمت بصد صولت و شوکت شہنشاہ زرین پوش کو شکست دیکر مع فوج ثابت و سیارگان میدان سپہر نیلگون فلک پر صف آرا ہوا اب کوکب کو زیادہ پریشانی ہوئی نکلجانا پردہ ظلمات سے ممکن نہین فوجونکے پرے جمے ہوے لوہے کی دیوارون کا ٹوٹنا ناممکن یہ سرداران نامی زخمدار عقب مین کوکب کے لڑرہے ہین نگاہ اوٹھاکر دیکھا سامنے ایک قلعہ مختصر کہ اوسکے رہنے والے براے مدد خونخوار ظلماتی نکل آئے ہین قلعہ کا پھاٹک کھلا ہے ہر چند کہ قلعہ مختصر ہے مگر برج بارہ درست دیوارین مضبوط کوکب نے باغبان سے کہا ای برادر اب تو اس ہنگامے مین آپھنسے عیار تو ہر مقام پر چھپ کر اپنی بسر کرتے ہین جسکو جو مقام ملیگا کسیکی شکل بنکر پڑرہیگا ہم تم سب کدھر جائین کیونکر جان بچائین اب یہ صلاح ہے ہمارے نزدیک اسی مین فلاح ہے کہ لڑتے بھڑتے یہ جو سامنے قلعہ ہے اس مین گھس چلین شب یہان بسر کرین بوقت سحر جو پروردگار کے نزدیک بہتر ہوگا وہ تدبیر کرینگے لڑینگے مرینگے نکل جانا تو ممکن نہین باغبان وغیرہ نے بھی اس راے کو پسند کیا کہ حقیقت مین یہی بہتر ہے باغبان وغیرہ کھڑے ہوکر سحر کرنے لگے کوکب نے اتنے عرصے مین جھولی سے کچھ اشیاے سحر نکالے چالیس سنہرے پتلے بنائے اوسنے اشارہ کیا ای غلامان نمکخوار اے خیر خواہان اس قلعہ مین ہمکو چلنا منظور ہے آگے بڑھکر شمشیرزنی کرو رستہ صاف ہو تو اس قلعہ مین چلین یہ سنکر وہ چالیسون پتلے مثل سپاہ ہونگے تیغ کھینچکر جا پڑے پرے درہم و برہم کردیے کوکب و باغبان وغیرہ نے بھی بڑھکر خوب خوب سحر کیے قلعہ کے سامنے جو لوگ جمے ہوے تھے بھاگ گئے رات سوا پہر آچکی ہے افراسیاب و خونخوار بھی لڑتے لڑتے عاجز ہوچکے ہین ان شیران گرسنہ کو فوج ظلمات نے خود رستہ دیا فریاد کرتے ہوے بھاگے اول کوکب قلعہ مین آیا سب ساحران زخمی کو اپنے ساتھ لیا سنہرے پتلونکو بیرون قلعہ چھوڑا وہ نمکخواران جانباز خدمتگزاران سرفراز گرد قلعہ کے تیغ لیکر پھرنے لگے اگر کوئی بڑھا پتلے نے بڑھکر تیغ مارا سر اوسکا اوڑگیا خندق کو لاشون سے اہالیان ظلمات کے پاٹ دیا بطور نگہبان کے حاضر باش کی صدا بلند کرتے ہین خیر خواہی پر مرتے ہین پھاٹک پر اوسکے کوکب آکر بیٹھا گریبان بجھ گئین اب فصل

دروازے پر سے کوکب سحر کر رہا ہے بہار و باغبان و بران و اختر وغیرہ بھی گولے ماش کے دانے
بیٹھے پھینک رہے ہین تینون عیارون کو جہان جگہ ملی بیچارے جاکر ٹھہرے ہر ایک کا ذکر الگ الگ تحریر ہوگا
صورتین بدلے ہوے پھرتے ہونگے افراسیاب و خونخوار نے جو یہ معاملہ دیکھا دلون مین اپنی خوش ہوے
کہا اپنے پانون سے یہ لوگ اپنی قبر مین گئے قلعہ مین جاکر چھپے ہین اب چہار جانب سے گھیر لو سات لاکھ
فوج خونخوار کی بحکم خونخوار بڑھی چہار جانب سے قلعہ کو گھیرا زور سے سحر کے اپنے کو بچائے ہوئے ہین
کوکب گولے مار رہا ہے کسیکو قریب نہین آنے دیتے خونخوار افراسیاب کو ساتھ لیکر باغ
سامری مین آیا اوسمین بڑے بڑے شوالے بنے ہوے ہین اب مفصل خبر دریافت ہوئی کہ کوکب
وغیرہ اسد کو نہین لیگئے ہرکارون نے خبر دی جب یہ سردار لڑتے ہوے زیر قلعہ پہونچے تو اسد
کا نام لیکر روتے تھے کوئی کہتا تھا وہ شیر قتل ہوگیا کوئی کہتا تھا خونخوار نے اٹھوا لیا بہر نوع
مقدمہ طلسم کشا مین حیرت ہے کہ اسد کیا ہوا خونخوار نے کہا اے شہنشاہ سرحد قلعہ ظلمات سے
طلسم کشا کا نکلجانا ناممکن اگر کسی نمکحرام نے نمک حرامی کی حال کھلجائیگا یہ کہکر اپنی وزیرزادی
نسترن ظلماتی کو بلا کر حکم دیا کہ لاکھ ساحر ہمراہ لیکر سب طرف اسد کو تلاش کرو ہر رئیس و امیر کے مکان
کی تلاشی بھی لو خبردار کسیکا پاس نکرنا کوکب وغیرہ سے تو اطمینان ہوا صبح کو اونکو قتل کرینگے مصنف
عرض کرتا ہے کہ نسترن ظلماتی فوج ساحران ساتھ لیکر باغ سے نکلی گھر گھر تلاشیان ہونے لگین بڑے
بڑے بادشاہونکے مکان مین ساحر گھس گئے ہر مقام پر اسد کو تلاش کرتے پھرتے ہین لیکن خونخوار
ظلماتی کی دختر بلند اختر ملکہ طاؤس پریچہرہ نہایت حسین سحر مین بھی زبردست نشہ شراب حسن سے مست
اپنے قصر مین جلوہ فرما تھی کہ اسکو خبر گذری کہ قید طلسم کشا کی پردہ ظلمات مین آتی ہے یہ اپنی قصر پر آکر
بیٹھی تھی اسد کو ارابہ پر سوار کرکے ملازمان آتشبار قلعہ ظلمات مین لائی چوک مین آکر اسد نے لنگر مارا
ارابہ رکا طاؤس پریچہرہ کی نگاہ آفتاب جمال اسد نامدار پر پڑی عاشق ہوئی راتین تڑپ تڑپ کے
کاٹین یکایک یہ خبر سنی کہ پس فردا طلسم کشا کو بیرون قلعہ ظلمات قتل کرینگے عرض کیا تھا کہ ایک شب
قصر پر آکر یہ بھی بیٹھی وہ وقت آیا کہ اسد کو لاکر زیر دار بٹھایا طاؤس پریچہرہ حیران تھی کہ مین اس شیر
کو کیونکر بچاؤن یکایک کوکب وغیرہ پہچانے گئے جنگ مغلوبہ ہوئی اتنی جو مہلت طاؤس پریچہرہ
نے پائی کنیزون کو شریک کرچکی تھی سحر کر کے گرہی اسد کو اوٹھا لائی اپنے باغ مین لیکر آئی اسد

کو ہوشیار کیا اسد بھی اوس پری پیکر کو دیکھہ کر عاشق ہوئے طاؤس نے کہا آپکو واسطے اوٹھا
لائی کہ آپ کے مددگار کوکب وغیرہ گھر گئے ہین اُنکے ساتھہ سب ساحران زبردست ہین لڑ بھڑ کر
نکل جائینگے اسد نے کہا مین بھی جاکر اونکے شریک ہونگا سرخ چشم نامے ایک کنیز ساقی بنی بیٹھی ہی
اوسنے ملکہ سے کہا اِنسے نہ کہیے یہ بڑی جری ہین باغ سے نکلکر لڑینگے گرفتار ہوجائینگے سحر سے بیہوش
کر کے لیچلیے رات ہی کو پردۂ ظلمات سے انکو لیکر نکل جایئن یہ ذکر تھا کہ ایک کنیز نے آکر خبر دی حضور
جو کرنا ہو جلدی کیجیے مکانون کی تلاشی ہو رہی ہی نسترن ظلماتی کو حکم ملا ہے دوستی کا پاش کر گئی
یہ سنتے ہی طاؤس نے اسد کو بیہوش کیا تخت پر ڈال سرخ چشم کنیز قریب اسد آکر بیٹھی مجمع کنیز سے
ملکہ باغ سے نکلی نسترن ظلماتی راہ مین تھی اسنے طاؤس پریچہرہ کو روکا کہا تمام ظلمات مین غدر
ہی آپ شب کو کہان جاتی ہین طاؤس نے کہا کیا مین کسیکی تابعدار ہون جاکر کوہ ظلمات پر ٹھہرونگی
جو کوئی مسلمان بھاگ کر نکلیگا اسکو قتل کرونگی نسترن کی ایک کنیز سحر کر کے بلند ہوئی اوسکی نگاہ
اسد پر پڑی پکار کر آواز دی ای ملکہ نسترن طلسم کشا انکے ساتھی ہی یہ کہکر وہ کنیز گر پڑی چاہا اسد
کو اوٹھا لے سرخ چشم کنیز نے خنجر مارا وہ ساحرہ مر کر گری اب تلوار چلنے لگی اسد بھی ہوشیار ہوئے
لڑتے لڑتے صبح ہوگئی طاؤس پریچہرہ نے ہزارون جادوگر مارے ہر چند قصد کیا طلسم کشا کو لیکر
نکلجاؤن نسترن نہ جانے دیا یہ خبر جب خونخوار کو ہوئی طاؤس اسد کو لیے جاتی ہی ہزار دن ساحر
اوسنے مارے خونخوار چلی یہ کہکر کہ ابھی جاکر قتل کرونگی خونخوار تو بیرون باغ گئی افراسیاب
بھی آنکھین ملتا ہوا اوٹھا ایک برہمن نے کہا تصویر خداوند سے چلکر دعا مانگیے افراسیاب پرین
آیا برہمن نے ایک لڈو اوٹھا کر دیا کہ پرشاد کھائیے افراسیاب لڈو کھا کر بیہوش ہوا برہمن نے نعرہ کیا
سنم خواجہ عمرو افراسیاب کو تو اوسی مقام پر پڑا رہنے دیا اب بشکل افراسیاب تاج سر پر رکھکر تخت
مرکب پر سوار ہوئے یہان کوکب وغیرہ نے جو قلعہ سے دیکھا کہ اسد غازی کا نعرہ ہوا ساحرون نے
گھیرا ہی یہ بھی قلعہ سے لڑتے بھڑتے نکلے بہار و باغبان نے برابر اسد نامدار سینہ سپر کیا خونخوار
نے آتے ہی زمین ہلا دی کہ افراسیاب گھوڑا اوڑاتا ہوا قریب آیا آواز دی ای خونخوار خبردار سحر
نکرنا مین ایک سحر مین سبکو مار لونگا برابر خونخوار کے آکر گھوڑے سے کودے حلقہ ہاے کمند مار خونخوار
نے بیہوش ہوتے ہی غرق زمین ہوگئی وہان برہمنون نے افراسیاب کو بھی ہوشیار کیا یہ بھی باہر

نکل کر سحر کرنے لگا خونخوار بھی زمین سے نکلا اب کوکب وغیرہ پر وقت تنگ ہی بڑی قیامت کی جنگ ہو
کوکب نے کہ طلسم کشا گرفتار نہو جاوے افراسیاب خونخوار سحر کرتے ہوے آتی ہین کوکب کو یہ خوف
ہی کہ اسد نہ گرفتار ہو جایئن جھپٹ جھپٹ کے انکو بچاتا ہے یکایک آسمان پر برق چمکی سب نی
دیکھا کہ شہنشاہ لاچین خوش آئین شیر پر سوار بڑے کروفر سے آکر پہونچا افراسیاب کو للکارا
او نمک حرام بدانجام ہٹ جا سامنے سے یہ کہکے گولا جھولی سے نکالکر مارا افراسیاب نے گولا
کاٹا اب برق چمک کر گری کہ سر افراسیاب کا زخمی ہوا لاچین افراسیاب کو زخمی کر کے
خونخوار ظلماتی پر جا پڑا لسترن ظلماتی کی لاچین نے کلائی پکڑ کے ایک طمانچہ مارا لسترن
کا سر اڑ گیا خونخوار پر سحر کیا آگ برسنے لگی بڑی مشکل سے شعلہای آتش سے نکلے کہا او
افراسیاب لاچین نے قیامت برپا کی اس سے مقابلہ کرنے مین حجاب ہی جب نمک حرام
کہکر نعرہ کرتا ہے قلب کانپ جاتا ہی آنکھہ چار کرنیکو دل نہین چاہتا وہی بادشاہ ہی جس نے
سالہا سال ہم پر حکومت کی ہے تو نے فوج سامری جو پردۂ ظلمات مین ہی اوسکو کس دن کے
واسطے رکھا ہی جلد طلب کر طلسم کشا کو یہ لوگ پا گئے ہین اب لڑ بھڑ کر نکل جائینگے جلد تدبیر کر افراسیاب
پیچھے ہٹا لڑتا ہوا پہلوی قلعۂ ظلمات مین آکر کھڑا ہوا یا سامری کہکر زمین پر دو ہتڑ مارا آواز دی
ای سپہ سالار قدرت ای جان نثاران باشوکت جلد آکر میری مدد کرو دشمنون نی مجھکو گھیرا ہے جیسے ہی
افراسیاب نے یہ کہکر دو ہتڑ مارا زمین شق ہوئی آگے آگے ایک ایک جوان فیل سوار علم زرنگاری ہاتھہ
مین حست کر کے ہاتھی باہر نکلا سر پر فیل کے ایک نقارہ چوب وس علمدار کے ہاتھہ مین اب طبقے سی
زمین کے سوار نکلنے لگے بارہ ہزار سوار آکر جم گئے فیل سوار چوب لیکر آگے بڑھا جیسے ہی لاچین نے
یہ معرکہ دیکھا مجمع ساحران مے کڑک کے نکلا سبنے دیکھا لاچین ستارہ بنکر آسمان مین ڈوب گیا نظرون
سے سبکے مخفی ہوا یہان افراسیاب نے آواز دی او فیل سوار او علمدار لشکر سامری کسکا انتظار ہے
نقارے پر چوب لگا دے یہ آواز سنکر بہار و باغبان گھبرا کے کوکب سے کہا اب غضب ہوا پہلی چوب
جب یہ لگائیگا ہم سبکو سحر فراموش ہوگا دوسری مین بیہوش ہونگے تیسری چوب مین سبکے سر
پھٹ جائینگے یہ فوج سامری ظاہر مین بارہ ہزار ہین کرورون پر غالب ہین شہنشاہ کوکب نے
کہا مجبور جو منظور پروردگار ہوگا وہی ظہور مین آویگا اب بھاگ کر کہان جائین بہتر یہ ہے

کر لڑ بھڑ کر مرین ناگاہ اوس فیل سوار نے نقارے پر چوب لگائی کوکب وغیرہ لہرا کے حربہ ہای
سحر ہاتھ سے گرے افراسیاب نے آواز دی خبردار تامل نکر اسی تامل مین نقارہ نواز مارا گیا
فیل سوار نے چوب اوٹھائی چاہا نقارے پر چوب لگائے کہ آسمان سے نعرہ ہوا کہ او بیحیا کیا
کرتا ہی سبنے دیکھا لاچین تاج زرین پہنے ہوی ایک جوان سیہ فام خنجر برہنہ ہاتھ مین لاچین
سے کہتا ہوا آتا ہی مین غلام قدیم ہون حق نمک ادا کرونگا گلا کاٹ کے مرونگا تباہی فوج سامری
کی میرے ہاتھ ہی اوسوقت لاچین پہونچا کہ اوس بیحیا کا قصد تھا کہ چوب لگائے کہ اوس جوان
سیہ فام نے لاچین کیطرف دیکھا لاچین نے کہا حق نمک ادا کر چالیس برس تیری خدمت کی
بہت خوب کہکر اوس جوان نے خنجر گلے پر رکھا دوسری چوب لگانیکی سوار کو مہلت نہ دی خنجر گلے پر
پھیر کر لاشہ اپنا اوس فیل سوار پر گرایا خون اوسکا لاچین نے تمام فوج پر پھینکا تمام فوج جلنے
لگی نقارہ ٹوٹا سوار کے دو ٹکڑے ہوے ایسا اندھیرا چھایا سب گھبرانے لگے اس تاریکی مین لاچین
زمین پر آیا خونخوار ظلماتی کو ڈانٹا او سیاہ رو تیرہ درون کہان جاتی ہی خونخوار نے پلٹ کر
ہاتھ تلوار کا مارا لاچین نے تلوار کو تلوار پر روکا پیترہ بدلکے ہاتھ مارا خونخوار کے دو ٹکڑے ہوے
اودھر نقارہ ٹوٹا ادھر خونخوار مری قیامت برپا ہوئی صدا آئی کشتی مرا نام من خونخوار ظلماتی
بود آج روح سامری کو صدمہ پہونچا یا فوج خداوندی کا خاتمہ ہوا ایک طایر خاک سے فیل سوار کے
پیدا ہوا اوسنے آسمان پر آکر آواز دی اس مہینے مین طلسم ہوشربا نہ بچیگا افراسیاب نے ایک سنگریزہ
اوٹھا کر مارا کہا کیا بیہودہ بکتا ہے طایر چلگیا لاچین طرف افراسیاب کے چلا فی الفور افراسیاب نے
جھپٹ کر کمر حیرت مین پنجہ دیا طرف باغ سیب کے بھاگا یہان جادوگر جلنے لگے صداے الامان بلند ہوئی
ساحران ظلمات قدمون پر ملکہ پریچہرہ کے گرے طاوس نے سبکو امان دی اہالیان پردۂ ظلمات
مطیع اسد نامدار ہوے لاچین کو اسد نے تخت پر بٹھایا برق و عمرو و قران ظاہر ہوے نوبت
نقارے بجاتے ہوے قلعہ ظلمات مین آئے کوکب وغیرہ کی زخم دوزیان کین پٹیان مرہم کی چڑھائین
بعد صحت قصد ہوا کہ یلغار کرکے طرف دریاے دریاے نیل کے چلین واضح رہے کہ اسد نے تیاری
کرائی تمام باغبان قدرت حکم قضاے شیم شہنشاہ لاچین صادر ہوا کہ فوج اپنی آراستہ کرو اڑا
[illegible] افراسیاب کہین گے یقین کامل ہی کہ جنگ عظیم واقع ہوگی انشاء اللہ لڑائی

بھڑتے چلینگے اسی جوش مین تا بدریا پہونچینگے باغبان قدرت نے اوسیوقت ساٹھ ہزار جوانان صف شکن و ساحران پرفن لشکر مین سے چنے شکوہ آکر بارگاہ آسمان جاہ مین عرض کی صبح کو غلام بدون اطلاع شہنشاہ عازم سفر ہوگا کل سردار صلاح کر چکے ہین کہ اول کوہ ہفت رنگ پر صراط ہفت رنگ سے مقابلہ پڑیگا وہ نبیرۂ سامری ہے بڑے کر و فر سے لڑے گا اسد غازی نے فرمایا یہ سب خیالات بیکار ہین کل غازیان دیندار مجاہدان تہور شعار آمادہ حرب بیکار ہین باغبان کو حکم ملگیا کہ صبح کو طرف دریاے نیل کے روانہ ہونا تمام لشکر مین تیاری ہونے لگی یہ خبر لشکر افراسیاب مین بھی پہونچی سرما و ابریق و مصور و ناظمان دربند بھی شہریار آمادہ ہوے کہ ہم روکینگے سمت دریاے ہفت رنگ نجانے دینگے سرما و ابریق نے اوسیوقت اس مضمون کی ایک عرضی بخدمت افراسیاب روانہ کی کہ حال اوسکا وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان شوکت بیان چاہ نیلوفر ساختہ نیلم کہ اہل اسلام کے ہاتھ سے بعیاری چالاک بھاگا اس اور ایک مقام پر کہ جسکا نام چاہ نیلوفر رکھا ہے وہان پہونچکر تیاری بربادی مسلمانان مین مصروف ہوا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا۔ ساقی نامۂ مصنف

ساقی مجھے جستجو بڑی ہے
رندون سے یہ دخت رز کڑی ہے
ہنگامۂ شور و شر عیان ہے
کس لطف پہ رنگ داستان ہے
اک جام مے دلا پلادے
صورت مطلوب کی دکھادے
پھر جام شراب دے دوبارا
اس راہ مین ساتھ دے ہمارا
ساقی نکرینگے جستجو ہم
ہے درپے جنگ شاہ نیلم
اس فکر مین دل تڑپ رہا ہے
مکار سے سامنا ہوا ہے
ہے بادۂ مکر و غدر سے مست
ایسے خود سر کو بھی کرون پست
کھنچ جائے بلطف تیغ خامہ
لکھون نیلم کا جنگ نامہ
ہے جوش پہ بحر طبع موزون
اک چاہ کا حال صاف لکھون
اے بلبل کلک کچھ خبر ہے
موسوم یہ چاہ نیلوفر ہے
جھنڈے مری فکر کے گڑے ہین
اس چاہ مین شعبدے بڑے ہین
مین لطف شناوری دکھاؤن
اس چاہ مین ڈوبنے نہ پاؤن
لکھتے ہین غریق چاہ الفت
افسانۂ وصل و درد فرقت
سامان سطح کے بہم ہون
مضمون خیال تب رقم ہون
اس راہ مین کون ہوگا رہبر
اے شاطر کلک جستجو کر

اڑتا ہے مرا سمند مضمون ‖ ہر بحر عدو کمیت مضمون ‖ لکھتا ہے قمر نیا فسانہ

اے ماہ سخن ضیا دکھاتا ‖ چہرہ غریقان چاہ پر آفت رنج و مصیبت سیاحان منازل خارستان

صعوبت حالات چاہ نیلوفر بصد کر و فر کلک سحر طراز سے یون تحریر فرماتے ہین قطعہ

راقمان کلام درد آمیز ‖ کاتبان کلام حیرت خیز ‖ از کلام فصاحت و تمکین

می نگارند قصہ رنگین ‖ شب کو باغبان قدرت لشکر ظفر پیکر سے چند قدم آگی بڑھکر

فروکش ہوا بوقت سحر شہنشاہ لاچین و اسد دلاور بارگاہ آسمان جاہ مین تشریف لائی چھوٹی عیار بھی اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہین یہی ذکر ہی ہر سردار کو یہی فکر ہی کہ باغبان آگے بڑھ گیا کل لشکر تیار ہوا آجکی منزل سخت گذریگی سرما وغیرہ ضرور روکینگے یہ ذکر تھا کہ چند ملازمان باغبان حیران و پریشان خدمت اسد نامدار مین حاضر ہوے عرض کی شب کو دو پہر رات گئے تک ہم سب خدمت باغبان مین حاضر رہے اسوقت جو جاکر دیکھا تو باغبان فرش خواب سے غائب ہی نقب وغیرہ کا نشان نہین اسد نامدار نہایت پریشان ہوی لاچین وغیرہ اوس بارگاہ مین آئی جہان سے باغبان غائب ہوا لاچین نے آکر دیکھا کہا یہ تو کسی ساحر کا کام ہے ہرکارے لشکر کفار سے آئے کہا لشکر سرما و ابریق مین تو باغبان کا نشان نہین ہی بڑی جستجو رہی کسی چمن مین نشان باغبان نہ ملا غنچہ آرزوے اسد نامدار منقبض ہوا صبح کو اور خبر وحشت اثر آئی کہ گلشن بارگاہ سے ملکہ بہار بھی غائب ہوئی استادان سخنور نے تحریر فرمایا ہی کہ ایک ہفتے مین چالیس سرداران نامی و ساحران گرامی بارگاہون سے غائب ہوے اسد نے رنجیدہ ہوکر خواجہ عمرو کو بلایا جیسے ہی خواجہ آئے دیکھا اسد نامدار غصے مین بیٹھا ہی قبضے پر ہاتھ تیور پر بل زلفین جلیلی کو پیچتا آنکھین اُبلی ہوئین عمرو گھبرا گیا اسد نے کہا نانا جان آپکو سواے لوٹ مار کے کچھ اور بھی فکر ہے آپنے سنا کہ لشکر مین کیا کیا قیامت برپا ہوئی باغبان و بہار وغیرہ چالیس سردار غائب ہوے لشکر اور اسباب مین انکا نشان نہین ہی آخر کہان گئے کون لیگیا آپ افسر شاطران ہین آپ انکا حال بتائیے مین اپنے سردارونکو آپسے لونگا یا مجھکو بتلا دیجیے کہ میرے سردار قلعۂ آہنی مین ہین مین جاکر اپنی جان دون یا انکو رہا کرون عمرو نے گھبرا کر نجومیونکو بلایا ایک کیفیت اور ہوئی ہی کہ یاتو ڈانڈا دریاے نیل کا کھلا ہوا تھا ہرکارون نے خبر دی ایک پہاڑ خود بخود حائل ہوگیا ہی یہ کسی کا

شعبدہ بازی کا کام ہی نجومیون نے بعد عرصہ دراز بہ علم ستارہ شناسی عرض کی کہ اسد و خواجہ عیار سا
اس پہاڑ کی بائین جانب جائین گوہر مراد دستیاب ہوگا اسوقت اسد نامدار و خواجہ و دیگر
عیار و سرداران نامی ہین صندلان ابراہیم برائے جستجو چلے چونکہ اسد کے سردار ابھی ساتھ ہین
شگفتہ مزاج مردان عالم کے سر کے تاج اسد شکار کھیلتے ہوے چلے اوس شیر بیشہ جرات نے ایک
آہو کے تعاقب مین گھوڑا ڈالا دو کوس پر جاکے اوس آہو کو شکار کیا گھوڑے سے کودے قصد تھا
آہو کو شکاربند سے باندھ لیتے ہین ایک آہو تیر خوردہ سامنے آیا اسد نے اسکو بھی شکار کیا کہ سامنے
سے ایک تاجدار عالیشان وضع مین پہلوان گھوڑے کو اڑائے ہوے قریب اسد آیا کہا ایجوان
تو نے میرے شکار کو کیون شکار کیا یہ کہکر ہاتھ تلوار کا مارا اسد نے وار بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا
اوس بادشاہ سے کشتی ہونے لگی بارہ ہزار جوان اوس بادشاہ کے ساتھ آئے وہ بھی آکر جمے
ادھر سے شکار کھیلتے ہوے سرداران اسد پہونچے دوپہر ڈھلتے ڈھلتے اسد نامدار نے اوس
بادشاہ کو زیر کیا وہ بصدق مسلمان ہوا کیا نام غلام کا احتشام شاہ ہے اپنے قلعہ احتشامیہ مین
اسد و خواجہ کو لیکر آیا سامان دعوت مہیا کیا اسد کے تشریف لانیکا باعث پوچھا اسد نے
بیان کیا کہ ہمارے چالیس سردار لشکر سے غائب ہوئے یہ سنکر احتشام شاہ نے کہا اے شہریار
شہنشاہ نیلم نے چاہ نیلوفر بنایا ہے اور بارہ کوس اس چاہ کا راستہ قرار دیا بیابان جادو
اوس رستے کا نگہبان ہے یا وہ قتل ہو یا اطاعت کرے تب رستہ چاہ نیلوفر کا ملے نیلم نے بیابان
کو حکم دیا ہے کہ خبردار اس طرف کوئی نہ آنے پائے دربار مین یہ ذکر ہے کہ ایک ساحر آیا کہا مجھکو
بیابان جادو نے بھیجا ہے اسد نے بلوایا نامہ پڑھنے لگے نامہ دار بیٹھا ہے جب اسد پڑھنے مین
مصروف ہوے اوس ساحر نے جھپٹ کر عمرو کی کمر مین پنجہ دیا نعرہ کیا ہم صبا جادو فرستادۂ
بیابان جادو یہان بارگاہ مین سب غیر ساحر تھے منھ دیکھکر رہگئے راہ مین صبا جادو نے اترا
خواجہ سے کہا اے برادر مین بیابان کی نوکری کرنے آیا تھا تم ناحق مجھکو اوٹھا لائے آج
مین اسد کو گرفتار کرتا نذر لیکر حاضر ہوتا صبا بہت خوش ہوا کہا خواجہ بیابان جادو مالک
راز شہنشاہ نیلم ہے اگر آپ اسد کو پکڑا دینگے بہت کچھ ملیگا خواجہ یہ باتین کرتے ہوے صبا
کے ساتھ دربارگاہ بیابان پر آئے جلوخانے مین ٹھہر گئے کہا اے صبا سامنے بیابان کے جاکر

ہوا باندھو ہمارا حال طاعت کا عرض کرو پھر ہمکو بھی لیجانا جو کچھ ہمکو انعام ملیگا نصف تجھکو
دینگے صبا نے سحر اتار لیا آپسمین عہد واثق ہوگئی خواجہ جلوخانے مین ٹھہرے صبا اندر گیا جاکر بیابان
سے کہا عمرو نوکری کرنے پر راضی ہی بیابان نے کہا بلاؤ عمرو نے یہان اتنی جو مہلت پائی
بارگاہ دانیا کی زنبیل سے نکالکر استاد کی قریب تخت پر بیٹھے اندر سے جادوگر مع بیابان باہر
آئے دیکھا عمرو تخت پر بیٹھا ہوا اگالیان دے رہا ہی بیابان جھپٹا کہ عمرو کی ٹانگ پکڑکے کھینچ لون
اس بارگاہ مین معجزہ ہے جیسے ہی طناب پر ہاتھ رکھا سر تلے ٹانگین اوپر عمرو نے بیابان کو پکڑا
زبانمین سوزن یا صبا کا جادو دوڑا کہا ارے او ظالم کیا کرتا ہی جیسے ہی قریب طناب کے
آیا صبا کا بھی یہی حال ہوا یہ بھی اولٹے لٹک گئے عمرو نے انکی بھی گردن لی فوج والے سحر کرنے لگے
وہ سحر اولٹا پلٹتا ہی سیکڑون مارگئے جسنے سحر کیا عمرو تک گولا نہ پہونچا گرد بارگاہ کے آگ برس رہی
ہے خواجہ بیٹھے ہنس رہے ہین صبا و بیابان قبضے مین آئے دو گرگے زنبیل سے نکالے گرگون
نے بیابان و صبا کی مشکین باندھین اب خواجہ نے وہی طریقہ کیا کہ تخت زبرجدی پر سوار
ہوے تخت اوڑائے ہوے چلے گرد ملازمان بیابان دہائی دیتے ہوے چلے آتے ہین اب
کوئی قریب نہین جاتا گرگے سونٹے پکڑے کھڑے ہین جو قریب آگیا سونٹا مارا اوسکا سر پھٹا
گیر و دار کی صدا بلند ہوئی اسی طرح تخت اڑاتا ہوا عمرو بارگاہ اسد مین آیا احتشام شاہنشاہی
ہوگیا عمرو نے بیابان و صبا کو باندھا کوڑا لیکر کھڑے ہوے اسد نے بفصاحت و بلاغت ان
دونون کو سمجھایا یہ حالات دیکھکر دونون بصدق مطیع ہوئے ساتھ والون کو پناہ ملی اسد نے
کہا اے بیابان جادو ہم چاہ نیلوفر مین جانا چاہتے ہین بیابان نے کہا لشکر نجا سکیگا آپ اور
خواجہ و صندلان صندلی پوش و ابراہیم یہ چند سردار جا سکتے ہین عمرو نے کہا بسم اللہ اب بیابان
جادو مع خواجہ و اسد کو لیکر اپنے باغ مین آیا بارہ دری مین ایک تخت بچھا تھا کہا اے شہریار یہ کام
آپکی ذات پر موقوف ہی کتب سامری مین مرقوم ہی کہ اس تخت کو سوای اسد کے اور کوئی نہ اوٹھا سکیگا
حضور بقوت صاحبقرانی اسکو اوٹھائین دہنہ نقب کا ظاہر ہو یہی رستہ چاہ نیلوفر کا ہی اسد نامدار
نے بقوت صاحبقرانی تخت کو اوٹھایا دہنہ نقب کا ظاہر ہوا سنگ دہنہ نقب اوٹھا کر کئی فرسنگ پر
پھینک یا بسم اللہ کرکے اسد نامدار و خواجہ و بیابان و صندلان و ابراہیم یہ پنج کس

بسم اللہ کہکے داخل ہی بند ہوئی دیکھا ایک صحرائے سبزہ زار نواح دلکشا ہر نخل ہر سبز و شاداب
پر از گلہای رنگارنگ شگوفہ ہائے بوقلمون نہرین سلسبیل آسا جاری وقت سحر بیابان خوشنوا
مصروف زمزمہ سرائی قمریان خوش ادا بر سر و لب جو محو رعنائی و زیبائی فاختہ قلندر مشرب دلق
خاکستری زیب جسم مصروف حق سرہ قمری کی موقوف کوکو اسد نامدار نے جو اوس صحرای پر بہا
کو دیکھا دیکھکر اپنی گلعذار مہ جبین الماس پوش کی یاد آئی بروقت رخصت لیکر ملکہ مہ جبین
نے بہت کہا تھا کہ شہریار کبھی کبھی ساتھ بیٹھے دل بھر آیا شام ہو چکی ہے اسد نامدار نے جو پیادہ رہے تھے
کی تھک کر زیر نخل ٹھہر گئے خواجہ کیجانب متوجہ ہوئے کہا نانا جان آپنے میری وجہ سے انتہائی
تکلیف اوٹھائی صاحبقران نامدار کی جدائی گوارا کی اس وقت تو کوئی تدبیر ایسی کیجیے کہ آج
صحرائے پر بہار مین فروکش ہون شب یہان بسر کرین بوقت سحر سفر کرین دیکھا وہ جاہ نیلوفر
کہان ملے نیلم نگار سے کیا مقابلہ بڑے خواجہ نے فرمایا اے نور نظر بقول شاعر شعر منعم بکوہ و
دشت و بیابان غریب نیست ✽ ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت کچھ نقدی نکالیے خیمہ تمکن
کرین اسباب عیش و نشاط بھی مہیا کردین شب باعیش بسر کیجیے صبحکو صاحب مال اپنی اشیا لیجائیگا اسد
نے کہا حضور خوب واقف ہین کہ مین یہان بایک بینی دو گوش آیا لشکر تک ساتھ نہین عمرو نے
کہا بیٹا معتبر ہو مسک لکھدو لشکر مین چلکر دینا اسد سے خواجہ نے لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھوایا
اسد کو مع سرداروں کے درہ کوہ مین ٹھہرایا اوسی سبزہ زار مین آکر ایک خیمہ عمدہ زنبیل سے نکالا
مزدوروں کو حکم دیا وہ زنبیل سے نکلے خیمہ استادہ کیا خواجہ نے فرش شاہانہ بچھایا مسند لگا دی گلابیان
شراب کی کشتیان کباب کی آراستہ کردین پکار کر آواز دی ای نور نظر آؤ اسد نے آکر دیکھا بارگاہ معقول
کل اسباب عیش و نشاط مہیا مسند پر آکر بیٹھے ایک جانب صندلان صندلی پوش ایک جانب براہیم
بن مالک ایکجانب بیابان جادو سامنے خواجہ کے آکر جلوہ فرما ہوئے اسد غازی نے پردے خیمے
کے اوٹھا دیے دیکھا فراش ماہ نے فرش چاندنی تمام صحرا مین بچھایا ہے گلہای خودرو کی مہک
طائروں کی چہک ہوائے سرد جیسے دم چل رہی ہے یہ کیفیت دیکھکر اسد نے کہا نانا جان گستاخی معاف
آج تو نے بجائے عمرو کے دکھانی نوازی مین بھی صرف ہوتا ہے لاکھ روپیہ کا رقعہ اور لکھیے نانا اوڑا کے
اسد سے اور ایک رقعہ لکھوایا راضی کرنا اسد کو منظور ہے سامنے مسند کے آکے بیٹھے جوڑی

ذکی زنبیل سے نکالی سامنے اسد کے گانا شروع کیا چونکہ جانتی ہین کہ اسد فراق دیدہ ہجران کشیدہ ہے غزل

عاشقانہ قمر کی شروع کی غزل

کیونکر نہ غرق ہون عرق انفعال مین
دیکھو تو مین وزیر ہون کس بادشاہ کا
بازار آفتاب کا کسدن ہوا گرم
نالے پہ اعتماد بھروسہ نہ آہ کا
توبہ کا نام پاک لیا تھا برے انام
سالک ہی یہ فقیر محبت کی راہ کا

صادق یہ قول ہی دل عاد گو راہ کا
قابل نچوڑنیکے ہے دامن گناہ کا
حسن شب کا نام ہی شب دیجور ہجر یار
کس شب جلا چراغ ترے آگے ماہ کا
نادم ہم اپنے دلمین ہوے اپنے جرم کے
منھ پھیر گیا لگا وہ طمانچہ گناہ کا

سیدھا ہے تیر یار کی ترچھی نگاہ کا
ہی شور یہ تیر عمل میرے یار کا
وہ اک نمونہ ہی مرے روز سیاہ کا
ایجان تمھارے دلمین نہین ہی کسیکو دخل
نالش کا حوصلہ نرہا دادخواہ کا
دیوانہ سمجھے یا کوئی مجذوب اے قمر

یہ غزل جو خواجہ نے گائی خواجہ کا گانا سنکر طایر آشیانون سے پھڑک پھڑک گرنے لگے آہوان صحرا گرد جیسے کے پھرنے لگے دماغ گرم چار مصاحب شمع سخنور قریب بیٹھے ہین ذرہ نوازی کا سمان بندھا ہوا یکایک آسمان پر برق چمکی سبکی پلک جھپک گئی دیکھا دربارگاہ سے ایک نازنین چہاردہ سالہ گل اندام سرو قد شیرین ادا گل سا چہرہ دریای جواہر مین غوطہ زن ابرو پر شکن ماہ جبین مہر تمکین گلعذار شعر بہر خندہ گزلب بر انگیختے :: نمک بر دل خستگان ریختے :: مسکراتی ہوئی اوس محفل خلد منزل مین آئی بائین ہاتھ پر بادلے کی جھولی اوسمین اسباب سحر لیکن انتہا کی حسین اسد بیقرار ہوگئے زانو بدلنے لگے برائے تعظیم اوٹھے کہا اے شہنشاہ اقلیم حسن و جمال وای ماہ آسمان کمال تشریف لائیے اس مہر جبین نے مسکرا کر جواب دیا ہمتو گانا سنکر چلے آئے لیکن آپکی صحبت مین دراندازہوے ہمارے آتے ہی گانا موقوف ہوا اگر ہمارا بیٹھنا شاق نہو تو ہم بھی بیٹھکر گانا سن لین ہمکو بھی اس علم مین کسیقدر سودا ہی صنم نے اپنے دل مین سوراخ ڈال دیا تھا رشتہ محبت پاسے خیال مین پڑا کھینچ کر لے آیا ہے یہ کہکر قریب بیٹھ گئی اسنے خواجہ سے دست بستہ عرض کی چند اشعار اور گائیے مہمان عزیز کو لبھائیے عمرو نے گھبرا کر کہا بیٹا یہ تو خوب ظاہر ہی یہ ساحرہ ہین انسے خوف کرنا چاہیے ایسا نہو ہمکو تمکو سبکو گرفتار کرکے لیجائین جو فروش گندم نما ایک ماش کے دانے مین ہمارا کام ہوتا ہے خوف کیونکر دلسے مٹے وہ نازنین ہنسی کہا خواجہ یہ شیر بڑا صاحب اقبال ہی یہ مقام چاہ نیلوفر ہی نیلم یہان افسر ہے یہ خبر اونکو ملی کہ چند کس نے چاہ نیلوفر مین داخلہ کیا مین شہنشاہ کی دختر معراج قطرہ زن میرا نام ہی گشت اس چاہ کی میرے سپرد ہی والدنا مدار

نے حکم دیا جاکر دریافت کرو ہمارے مقام پر کئی شخص آئے ہین اونکو گرفتار کرکے لاؤ اسی فکر مین
آئی یہان آکر امیر طرۂ گیسو پیچ خنجر ابرو ہوئی اب مجھسے خوف نہ کیجیے جہانتک ہو سکیگا اس آنہ کو
چھپاؤنگی آپ لوگونکو بچاؤنگی جہان آپکے سردار قید ہین اونکی بھی رہائی کی تدبیر کرونگی
آپ مجھکو دشمن نہ جانیے یہ سنکر خواجہ نے چند اشعار اور گائے اسد نے اپنے ہاتھ مین مواج کو جام
شراب پلایا شب وصل تو تھوڑی ہوتی ہی باتین بھی اچھی طرح نہونے پاتی تھین کہ نسیم سحری چلی
رخ شمع پر زردی آئی مواج یہ کہکر اٹھی کہ خواجہ آپ ایسا عیار ساتھ ہی اسی طرح بالاعلان
طلسم کشا کو آپ لیے ہوے پھرتے ہین صدہا ساحر آپکی تلاش مین نکلے ہین مین تو اب رخصت
ہوتی ہون کسی مقام پر جاکر مخفی ہو جیے نگاہ در اندازان سے اپنے کو بچائیے مواج اسد سے رخصت
ہوئی روتی ہوئی گئی اسد وغیرہ اوٹھے عمرو نے وہ خیمہ وغیرہ نذر زنبیل کیا چند قدم چلے
تھے کہ آسمان سے چند پنجے گرے ایک پنجے نے عمرو کو ایک نے بیابان کو ایک نے صندلان
کو ایک نے ابراہیم کو اوٹھا لیا ایک ساحر کڑک کر اسد پر آیا بسبب آگے کے اوسپر سحر نے تاثیر کی
اسد نے کلائی پر ہاتھ ڈال کر ایک طمانچہ مارا ساحر کا سر اڑ گیا اور ساحر سرداروں کو اور عمرو کو
لیکر نکل گئے اسد نامدار اوس صحرائے ہول خیز مین یکہ و تنہا سرگردان حیران و پریشان رہگئے
وہ سب ساحر خواجہ وغیرہ کو لیے ہوے ایک مکان مین آکر پہونچے نہنگ تاجدار اس مقام کا حاکم
ہی شیلم کا وزیر بہت خوش ہوا ساحروان سبکو لیکر آئے تھے انعام دیا پوچھا اسد کو کیا کیا کہا
حضور اسد پر پنجہ قابض ہوا جس ساحر نے اوسپر ہاتھ ڈالا اسد نے اوسکو مارا اوسی صحرا مین حیران
ہی نہنگ نے کہا مین تدبیر کرکے گرفتار کرالونگا اور ساحرون کو روانہ کرتا ہون مقدم تو سارہان آگ
ہی آج شب کو قید کرو صبح کو سبکو قتل کرونگا سر کاٹکر خدمت مین شیلم کے لیجاؤنگا خواجہ بیابان
و صندلان و ابراہیم مسلسل بیٹھے ہین شام ہوتی ہی نہنگ نے محفل عیش و نشاط آراستہ کی گائنین
بھی حاضر ہین مسند پر بیٹھا ہوا کبھی اوٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہی جیسے کوئی کسیکے انتظار مین ہو خواجہ عمرو
حیران کہ یہ کسکا مشتاق ہی دو پہر سے شب تجاوز کر چکی تھی کہ آسمان سے ابر نارنجی پیدا ہوا عمرو نے
دیکھا کہ ملکہ سواج قطرہ زن طاؤس پر سوار نمایان ہوئی نہنگ نہال ہوگیا بے تعظیم اوٹھا تا لب فرش
استقبال کیا مدت سے ملکہ پر جان دیتا ہی اکثر چاہا کہ جلسۂ عیش قائم کرون ملکہ کو تنہائی مین بلاؤن

آہوی وحشی کا رام ہونا مشکل تھا اوس وقت اوسنے نامہ لکھا کہ ای ملکہ عالم مین نے رفیقان اسد کو پکڑ لیا اسد کی بھی تدبیر ہو جائیگی شہنشاہ نیلم نے خود کہکر مواج کو بھیجا مواج بیقرار ہوکر آئی خبر گرفتار خواجہ عمرو سنی نہنگ تو سمجھا کہ یہ میری ملاقات کی خواہش مین آئی ہی مواج آکر کرسی پر جلوہ فرما ہوئی نہنگ تو خوش ہوا جاتا ہی بعد مدت مدید یہ دن نصیب ہوا ناچ کو حکم دیا ساقی بچے حاضر ہین مواج خواجہ کو دیکھ رہی ہی حیران کہ کیا تدبیر کرون جب گانا شروع ہوا خواجہ نے گنگنا کر ایک تان ماری بجلی چمک گئی مواج نے طایفے کو منع کیا ارے یہ کیسی آواز ہی جسمین یہ سوز و گداز ہی نہنگ بھی گھبرا گیا پھر گانا شروع ہوا عمرو نے پھر تان لگائی ابکی نہنگ نے دیکھ لیا کہا ارے قیدی تجھکو گانا بھی آتا ہی عمرو نے کہا بلیان لون مین قوم کا گویا ہون مجھکو زبردستی پکڑ لائے حضور گانا سنین ملکہ نے نہنگ سے کہکر ہتھکڑیان بیڑیان کٹوائین لیکن ملکہ حیران کہ خواجہ ایسے کیا کرینگے بڑے بڑے ساحر جمع ہین نہنگ نے جو کہا ملکہ اسکو نہ رہا کرو مواج نے کہا مجمع ساحران ہے یہ کہان جاسکیگا پھر سحر دس کوس تک تاثیر کرتا ہی اب عمرو آکر محفل مین بیٹھا ہی سازندون سے اشارہ کیا آپ لوگ گونگی آس ہے ساز ملے عمرو نے گنگنا کر غزل

گانا شروع کی غزل

شیشۂ ما خواہ پر باشد نہی خواہی تہی
روز و شب در فکر ترک این کہن ویرانہ ایم

تا کہ چون مجنون ز سودای جنون دیوانہ ایم
ما خمار آلودہ خواہان می جانانہ ایم
صرف لہو و لعب شد عمر گرانمایہ ہنوز

دوست با اہل جنون و دشمن فرزانہ ایم
بسکہ دل آزردہ ام از صحبت اہل جہان
روز و شب مخفی چو طفلان گوشۂ تنہا ایم

عمرو نے یہ اشعار گائے مواج کی آنکھوں سے اشکون کا دریا جاری ہوا محفل مین صداے احسنت و آفرین بلند ہوئی نہنگ بھی بہت خوش ہوا ملکہ کو جو اپنی جانب متوجہ پایا بھول گیا عمرو نے عرض کی حضور کمال دیکھا مین ساقی گری خوب کرتا ہون پانون سے ناچون ہاتھ سے بتاؤن منہ سے گاؤن شراب پلاؤن مواج نے کہا ای نہنگ یہ کمال کبھی نہین دیکھا کلید میخانہ عمرو کو سپرد کردو یہ دبلا پتلا نا تنہا کہان جاسکتا ہی نہنگ بھی سحر کے زور مین سمجھا کہ حقیقت مین ایک عیار غیر ساحر ہمارے سامنے سے کہان جائیگا فوراً کلید میخانہ حوالے کی خواجہ نے فوراً شراب کو تقسیم کرنا شروع کیا اہل سفت دل بیرحم جو لوگ شراب پیتے تھے وہ بھی دوڑ پڑے عمرو جلسے مین شراب لایا شیشہ زانو پہ رکھکے خوب نچا سر پر جام رکھکے سامنے نہنگ کے آیا یہ کہتے جاتے ہین ایسے قدر دان کہان ملینگے نہنگ نے بھی وعدہ کیا کہ خواجہ تمکو نیلم کا ملازم کرادونگا ہمارا افسر بڑا قدر دان ہی نہال ہوجاؤگے خواجہ نے ساقی گری مین سبکو شراب

بلائی نہنگ بھی بیہوش ہوا سامنے مواج کے عمرو نے سبکو قتل کیا مواج کے ہوش اڑ گئے کہ اکیلے نے
تمام لشکر کو صاف کر دیا اب سرداران اسد رہا ہوے مواج ان سبکو لیکر پاس اسد کے آئی اسد کو
بہت پریشان پایا بیابان نے بھی آکر قدمبوسی کی مواج نے کہا ای شہریار آپکے سرداران نامی باغبان
و بہار وغیرہ پاس خوش آہنگ جادو کے قید ہین مین اس تدبیر مین جاتی ہون لیکن اسد کو چھپائے
اب مرنیکی نہنگ کے خبر شلیم کو پہونچیگی کیا عجب ہی کہ خود بھی تلاش مین نکلے یہ کہکر مواج روانہ ہوتی
اسد ایک جانب پیشاب کرنے کو آکر بیٹھے کہ سامنے سے دیکھا چالاک دوڑتا ہوا آیا کہا ای شہریار
لاچین وغیرہ آپ کی مدد کو آتے ہین مگر مشہور ہے کہ اکہ اسد کا چھین لیا بازو بیر ہی یا نہین اسد
نے کہا ای چالاک ابھی تک موجود ہی یہ کہکر بازو بیر سے کھولا چالاک نے کہا مین دیکھون سے دور عمرو
و بیابان نے دیکھا کہ اسد کسی سے باتین کر رہے ہین یہ بیقرار ہو کر دوڑے اتنے عرصے مین چالاک
نقلی نے دم دیکر اکہ اسد کے ہاتھ سے لیا جیسے ہی آکہ اوسکے ہاتھ مین آیا پر پرواز پیدا کر کے
بلند ہوا نعرہ کیا منم شرارہ جادو ملازم خوش آہنگ بیابان جادونی جو یہ معرکہ دیکھا بلند ہوتے
ہوتی شرارہ کو گولا مارا شرارہ کا سر پھٹا کہ اوسکے ہاتھ سے چھوٹا قریب تھا کہ زمین پر گرے آسمان
پر نعرہ ہوا منم خوش آہنگ جادو اکہ کو راہ مین روکا نعرہ کر کے نکل گیا اب سب نہایت پریشان
ہوئے عمرو نے بہ شکل اسد کو لاکر ایک درہ کوہ مین سردارون کے چھپایا کہا یارو جبتک مین نہ
آؤن اسد کو اس درے سے نکلنے نہ دینا مین تلاش خوش آہنگ مین جاتا ہون سرداریہ منت اسد
کو درہ کوہ مین لائے عمرو یا بہانہ عیاری آراستہ کر کے تلاش خوش آہنگ مین چلا ایک صحرائے
سبزہ زار مین آکر دیکھا کہ آہو چرا کر رہے ہین جیسے ہی عمرو نے وہان کے سبزے پر قدم رکھا نخل سے
ایک طایر نے آواز دی یارو عمرو آگیا آہو بھی چیخنے لگے ساربان زادہ آیا ہی ہوشیار ہو جاؤ عمرو
بھی گلیم اوڑھکر بھاگا ایک غار مین آکر چھپا دیکھا آہو چہار جانب دوڑے پھرتے ہین عمرو سوچا اس
صحرا سے کیونکر گذرون یاد آیا کہ کھال آہو کی بنائی ہوئی برق فرنگی کی ہمیر پاس موجود ہی وہ پوست
آہو عمرو نے نکالکر اپنے جسم پر کھینچی بشکل آہو ٹہلتے ہوئے مجمع آہوان مین آئے ہر چند کہ عمرو بشکل
آہو ہی مگر وہ آہوان سحر شاخون سے عمرو کو مارنے لگے لاچار ہو کر عمرو ایک جانب بھاگا اس صحرا کو طی
کر کے قریب ایک باغ کے پہونچے سایہ مین ٹھہرے اندر سے باغ کے دیکھا ایک کنیز نکلی عمرو نے اوسکو

بیہوش کیا اوسکی شکل بنکر اندر باغ کے آئے ریحانہ جادو اس مقام کی حاکم ہے خواجہ دل مین کہتے
ہین تمنے جلدی کی جسکی صورت بنے ہو نہین معلوم اوسکا کیا نام تھا جب قریب بارہ دری پہونچے
کنیزون نے آواز دی بوا نرگس کہان گئی تھین دیدہ بازی کا شوق نہین جاتا تمھارا دیدہ ہوائی
ہے ملکہ ریحانہ سوکر اوٹھی ہین چلکر ایک غزل گاؤ اب عمرو کی سمجھ مین آیا کہ مین گائین کی شکل بنے ہون
صحن باغ مین جلسہ آراستہ ہوا ریحانہ مع کنیزون کے آکر بیٹھی خواجہ سامنے ریحانہ کے خوب گا رہے ہین
جب ریحانہ خوش ہوئی انعام واکرام دیا خواجہ نے جام شراب کا بھرا بیہوشی ملائی ریحانہ کو دی
جیسے ہی ریحانہ نے جام شراب ہاتھہ مین لیا شراب شعلہ بنکر اڑگئی ریحانہ نے آواز دی ارے تو
کون ہے ایک دوہتڑ مارا عمرو کے پانون زمین نے تھام لیے ریحانہ نیمچہ کھینچکر اوٹھی عمرو نے ہاتھہ
ہاتھہ باندھکر کہا اے ملکہ عالم اس جاہ نیلوفر مین تمھارا نام سنکر آیا اسد غازی کا ساتھہ چھوڑا اگر
آپ مجھکو ملازم کرین مین چلکر سبکو گرفتار کرا دون آپ کا نام ہو میرا بھی کام ہو جتنے ہمراہیان اسد
ہین ایکدن مین سب کا خاتمہ کرا دون ریحانہ نام اسد سنکر ٹھہر گئی اب ملحوظ ہو سحر ریحانہ سے
عمرو کے پانون زمین تھامے ہے ریحانہ نے کہا ای عمرو مینے سنا ہے کہ تونے بڑی بڑی ساحرون کو مارا
بڑا مکار ہے ایسا نہو دغا کرے عمرو نے کہا مین مکار کے ساتھہ مکار ہون آپکو رئیس جلیل پایا اپنے دل کا
حال کہا عمر بھر آپکے ساتھہ رہونگا اگر میری دستگیری کیجیے نیلم وافراسیاب کو مار کر آپکو بادشاہ
ہوشربا بناؤن لیکن قدردانی کیجیے اب عمرو ریحانہ سے باتین کرنے لگا ریحانہ بھی ہنس ہنس کے
کہہ رہی ہے خواجہ سچ کہو ایسا نہو میرے ساتھہ برائی کرو عمرو نے کہا خداوند لقا کے جاہ وجلال کی
قسم کھاتا ہون آپکے ساتھہ برائی نکرونگا میرے پیٹ کا خیال رکھیے حمزہ وغیرہ نے میری کچھہ قدر
نہ کی فاقے کرتا ہون اہل وعیال تباہ وہان عورتین مرتی ہین حمزہ نے سبکو نکال دیا جس دن سے
یہ خبر پائی نہایت پریشان ہون ریحانہ کہتی ہے خواجہ تمھارا آقا بڑا ناقدر ہے گویا لشکر حمزہ مین رہ عذری
عمرو کہتا ہے ملکہ اطمینان سے بیٹھونگا تو سب حال اپنا سناؤنگا مینے حمزہ کو بادشاہ عالیجاہ
بنایا انھون نے یہ قدردانی کی کہ ہماری عورتین لڑکے بالے تباہ مارے مارے پھرتے ہین قضاکار
سفاک جادو ملازم نیلم اڑا ہوا آسمان پر جاتا تھا اوسنے دیکھا ریحانہ جادو عمرو سے ہنس ہنس کر
باتین کررہی ہے وہین سے للکارا او ریحانہ نمک حرام دشمن شہنشاہ کو اپنے گھر مین جگہ دی عمرو

پکار کر کہا اوبیحیا تو کون ہی ہمنے ملکہ سے وعدہ کیا ہی نیلم کو مار کر انکو بادشاہ بنائینگے سفاک غصے مین زمین پر آیا ریحانہ ہان ہان کرتی ہی سفاک نے ایک گولا مارا ریحانہ کا سر پھٹا اندھیرا ہوا عمرو کی پانون زمین سی چھوٹے عمرو الگ ہوا اب جو روشنی ہوئی سفاک نے کہا عمرو کہان گیا کنیزون پر بدعت کرنے لگا گوشہ باغ سے ایک کنیز دوڑی ہوئی آئی کہا حضور آپ کیون خفا ہوتی ہین عمرو تو ایک گوشے مین چھپا ہی چلیے مین بتلادون سفاک خوشی خوشی کنیز کے ساتھ چلا ایک مقام پر آکر کنیز نے کہا وہ دیکھیے عمرو بیٹھا ہی جیسے سفاک پلٹا پلٹ کے عمرو نے خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک اندھیرے مین تمام باغ کا مال لوٹ کر عمرو ایک جانب بھاگا اس باغ سے نکل گیا کوس بھر رستہ طے کیا تھا ایک مقام پر ایک گنبد بلورین نہایت تکلف سے آراستہ اسمین ایک شاہزادی بڑے تکلف سے بیٹھی ہی اور سامنے گنبد کے چند نازنینان حور وش آفتاب جمال ماہ تمثال صاحبان عشوہ ناز آنکھین ہر ایک کی شعبدہ باز رقص کر رہی ہین خواجہ نے جو یہ رنگ دیکھا بیچین ہوگئے کنارے آکر ٹھہرے ایک ناچنے والی کو حیلے سے بیہوش کیا اوسکی شکل بنکے کھڑے ہوکر رقص شروع کیا وہ دو تانین مارین کہ زمین ہلادی سب نازنینان مہ جبین روبرو تعریفین کر رہی ہین سب مجمع انھین کے قریب ہوگیا جب عمرو نے خوب تانین لگائین ایک مطلع و دو شعر مصنف کی گانے لگے نظم آہ کرتے ہین جو اشک آنکھوں مین بھر آتے ہین ٭ لب دریا ترے دیوانے ہوا کھاتے ہین ٭ خار تلوون سے نکالینگے ہمین ہوش آیا ٭ مدد اے وحشت دل یار چھٹے جاتے ہین ٭ صبر و طاقت بھی نہین دشت مین اب تیرے ساتھ ٭ گم ہواے وحشت دل یار چھٹے جاتے ہین + ان اشعار نے دل سبکے بیقرار کر دیے وہ نازنین جو تخت پر بیٹھی ہی ان ارباب نشاط کی افسر وہ تعریف کرتی ہوئی اٹھی خواجہ کو تو یہ خیال ہی کہ گنبد مین جاکر ان سبکو بیہوش کرکے زیور وغیرہ لوٹ لون قتل کرکے نکلجاؤن اوس افسر نے قریب آکر آواز دی کیا خوب گت ناچی ہی گل اندام تو اب بیمثل و بینظیر ہے تیرے گانے مین تاثیر ہے لے یہ موتیون کا مالا ہمنے بطور انعام خواجہ خوشی خوشی بڑھے سر جھکا دیا اس افسر نے موتیون کا مالا گلے مین خواجہ کے پہنایا یہ نہ جانتے تھے کہ یہ موتی آبرو لینگے یکایک تاگا نہ موتی کا چٹکا آواز آئی اے ملکہ صرصر جادو ساربان زادہ گل اندام کی شکل بنکر جلسے مین گھس آیا ہی سارا مالا ٹوٹا گویا آگ مالا ہوگیا اسمین سے ایک ہوا ن نکلا رنگ و روغن خواجہ کا اڑگیا بصورت اصلی ہوگئے پانون بھی زمین نے تھام لیے اوس

افسر نے نعرہ کیا ستم رقاصہ جادو ساربان زادی تو نے ریحانہ و سفاک کو قتل کیا مجھکو بھی ویسا ہی
سمجھا تھا وہ جلسہ تمام درہم و برہم ہوا ناچنے والیان صورت عمرو دیکھکر غل مچانے لگین کوئی کہتی ہے
ارے یہ بدمانس کہان سے آیا کوئی کہتی ہے جل مانس ہے کوئی کہتی ہے مرجیا جن ہے کسی نے کہا سٹھیا نہ یوہی کہا غضب
کیا گل اندام کی شکل بنکر گھس آیا کیون ملکہ رقاصہ ہماری بوا گل اندام کہان ہے رقاصہ نے کہا
جب اس نگوڑے نے گل اندام کو بیہوش کیا بیرون نے میرے خبر دی مین تدبیر کر چکی تھی گل اندام
فلان نخل کی پشت پر پڑی ہے تم لوگ یہانکا انتظام کرو مین اس مکار ظالم قتال عالم کو خدمت شہنشاہ
نیلم مین پہونچا دون وہ فوراً قتل کرے یہ وہ ظالم ہے کہ اسکی بیٹے نے شہنشاہ کی شکل بنکر باسٹھ
لاکھ کا لشکر برباد کرایا اگر یہ قتل ہوا مہرخ و بہار وغیرہ خبر سنکر قدمونپر افراسیاب کے گرینگے اس
راستہ چاہ نیلوفر کو شہنشاہ نے کس قدر مخفی کیا تھا یہ ستفنی کیونکر پہونچا رقاصہ جادو نے عمرو کی
مشکین باندھین تخت پر ڈالکر طرف نیلم کے روانہ ہوئی اب دو کلمہ داستان اوس گرفتار دام
مصیبت و قیدی زندان محبت کے بیان ہوتے ہین یعنی ملکہ مواج قطرہ زن کے کہ شہنشاہ
نیلم اپنے دربار مین مع سردارون کے کرسی جواہر نگار پر بیٹھا ہے خبرین گذری ہین کہتا ہے اری رد
بڑے بڑے ساحر میرے ساتھ ہین کوئی اسد کو گرفتار کرکے نہین لاتا خوش آہنگ جادو مصاحب
خاص تدبیرین کر رہی ہے بہار وغیرہ اوسکی قید مین ہین مواج ہر بات مین دخل دیتی ہے کہ اے
شہنشاہ یہ سب خبرین غلط ہین مینے کل مقامات چاہ نیلوفر چھانا کہین پتہ نہین ملتا آج کنیز
جائیگی ڈھونڈھکر گرفتار کریگی یہ ذکر تھا کہ لاشہ سفاک و ریحانہ لیکر جادوگر آئے نیلم حیران ہو گیا
کہ ارے یہ ذکر کیونکر مارے گئے ساحرون نے کہا عمرو صحرائے آہوان سے گذر گیا باغ مین ریحانہ
و سفاک کو مارا مواج قطرہ زن دلمین خوش ہوئی نیلم نے کہا کیون اے نور نظر اسقدر چشم پوشی
تمکو ساربان زادہ نہین ملتا خود میرے تلاش نکلون مواج نے کہا کنیز ابھی جاکر تلاش کرتی ہے یہ ذکر تھا
کہ خوش آہنگ خوشی خوشی آکر پہونچی اکہ ہاتھ پر رکھکر نذر دیا کہا ای شہنشاہ میرے ساحر نے بڑی دھوم دھام
کرکے اکہ اسد کا لیا بیابان میں اسکو مارا مین وقت پر پہونچ گئی اکہ لیا خوشی ہین اسد پر دست انداز ہوئی
اب اسد بیکار ہے ایک کنیز جاکر پکڑ لائے ایک ساحر حقیر گرفتار کر سکتا ہے نیلم نے بڑا بھاری خلعت خوش آہنگ
کو دیا جاکر بہار وغیرہ کی حفاظت کرو خوش آہنگ تو گئی نیلم تلوار ٹیک کر اوٹھنے لگا مواج نے کہا

ای والدہ نامدار آپ تکلیف نکرین کنیز ابھی جاکر عمرو و اسد کو تلاش کرکے لاتی ہی قتل ریحانہ وسفاکہ
کی خبر سُنکر تو خوش ہوگئی تھی خوش آہنگ جب کہ لائی رنگ روشنی کری بن گئی ہی ای مواج غضب ہوا اس شیر پر
ہر کس و ناکس دست انداز ہوگا اسباب سحر جسم پر آراستہ کیا سامنے نیلم کے طاوس زرین بال پر بیٹھکر اس خیال سے
چلی کہ اسد کو کہین چھپاؤن عمرو کو خبر دون کہ خواجہ اکہ پاس نیلم کے پہونچ گیا بہ قدرت پروردگار مواج بجوش و
خروش ادھر سے جاتی ہی اُدھر رقاصہ جادو قید عمرو لیے ہوئے آتی ہی دور سے مواج نے دیکھا خواجہ
کی مُشکین بندھی ہوئین تخت پر رقاصہ کے پڑے ہین منتین کر رہے ہین کہتے ہین ملکہ میرے گرفتار کرنیسے
کیا فائدہ مجھے چھوڑ دیجیے مین چل کر اسد کو بتا دون سر کاٹ لیجیے لشکر مین چلیے لاچین کو کب کو گرفتار
کرا دون رقاصہ کہتی ہی او مکار تو نے اس چارہ نیلوفر کو کیا سمجھا یہ وہ مقام ہی کہ شہنشاہ طلسم ہوش رُبا بھی یہ
کبھی نہین آئے تو نے غدر ڈال دیا کیسے کیسے ساحر مارے گئے اس گنبد تک رسائی دشوار تھی
صحراے آہوان سے کیونکر گذرا خواجہ کہتے ہین اس خطا کو معاف کیجیے مجھکو پاس نیلم کے نہ لیجائیے وہ میرا
دشمن ہی قتل کریگا تم زندہ نہ بچو گی میرا بیٹا چالاک بن عمرو شاگردان رشید تمکو ڈھونڈکر قتل کرینگے
رقاصہ کہتی ہی او ساربان زادے ابھی مین چل کر تجھکو قتل کراتی ہون نیلم تیرے نام کا دشمن ہی مواج
نے جو نہنگ بحر عیاری کو قید مین دیکھا طاؤس اُڑا کر قریب آئی رقاصہ نے اُٹھکر سلام کیا ملکہ نے کہا ای
رقاصہ عمرو کو کہان پایا کہا حضور مین نے لاکھون روپے خرچ کیے جانتی تھی کہ یہ اسی امر مین پھنسیگا صحراے
آہوان کیسا سخت مقام ہی نہین معلوم اس ظالم نے اسکو کیونکر طے کیا قریب گنبد پہونچا ریحانہ وسفاک
قتل ہوئے باغ سب ویران پڑا ہی مین نے اسکو بڑی تدبیر سے گرفتار کیا ملکہ نے کہا ای رقاصہ عمرو کو
تمنے ناحق گرفتار کیا اسد کو تلاش کر دیہ اگر زندہ رہیگا تو کیا اسد سے البتہ مراد اہالیان طلسم ہوش رُبا
حاصل ہوگی وہ اسد ہی اسکو چھوڑ دو رقاصہ نے کہا حضور اسد ہی ہی اسنے ملک کے ملک برباد کیے بہرہ ہا ہی
بلا کے ساحر اسکی مدد سے مارے گئے اگر یہ قتل ہوا خبر سنکر مہرخ وغیرہ اطاعت کرینگی مواج نے کہا ای
رقاصہ یہ خیال خام تصور ناتمام دل سے نکال ڈال عیار کے قتل کرنے سے کیا نفع ہوگا یہ سُنکر رقاصہ
بگڑی کہا ملکہ تم تو ایسی باتین کرتی ہو صاف ظاہر ہوتا ہی کہ مثل مہ جبین و لالان کے اسد پر مائل
ہوئین ہین نگوڑے اسد کو پکڑکر قتل کرونگی عمرو کی بوٹیان کاٹکر کھا جاونگی یہ سُنکر ملکہ بگڑ گئی کہا او سفلہ تیری
یہ لیاقت ہوئی کہ ہمپر طعن کرتی ہی حقیقت مین مہ جبین و لالان کے بڑے مرتبے ہین مین بھی اُس شہریار کی کنیز

ہوئی اسامری جمشید پر لعنت کر چکی رقاصہ پیچھے ہٹی کارد سحر ملکہ کو کھینچ ماری ملکہ کا نشانہ خطا نہ ہوا زخم
کھا کر جیسے شیر پھرتا ہی ملکہ نے پنجہ بلائی کھینچا للکار کر جا پڑی اُسنے چاہا بچون مواج نے قریب آکر اُسکے سحر
دفع کیے نعرہ کر کے پنجہ مارا رقاصہ نے سپر سحر پر روکا پنجہ تڑپ کر گرا سپر کو کاٹ کر رقاصہ کے دو
ٹکڑے کیے آواز آئی مرا نام من رقاصہ جادو بود جس دم مین رقاصہ جلی تھی وہ خیال اور انہوا
سب ساز بگڑ گیا اب مواج خواجہ کو لیکر درہ کوہ مین آئی کہا ای شہنشاہ اوج عیاری جسنے کہا تھا کہ اُس
نامدار کو مخفی ہونا چاہیے اُنکے بازو سے الله خوش آہنگ نے چھین لیا وہ اُسکے پاس نیلم کر پہونچ گیا اب جبتک
بہار وغیرہ نہ رہا ہونگی بڑی مشکل ہے اسد کسیکی نہ مانینگے دام فریب مین ساحرون کے پھنسینگے نیلم
اور اسد کے خون کا پیاسا ہی دیکھتے ہی قتل کریگا قیامتین برپا ہو جاینگی اب مین راہ دین اسلام
مین اپنی جان نثار کرتی ہون آپکو مکان پر خوش آہنگ کے لیے چلتی ہون مہری کنیز ہی نرگس اسکی
شکل بنکر چلیے وہان چلکر جو کچھ ہو سکے جسطرح بنے خوش آہنگ کو قتل کیجیے بہار و باغبان وغیرہ
رہا ہون وہ لوگ رازدار طلسم مین شاید کوئی تدبیر نکالین مواج نے تصویر نرگس کی دی خواجہ نرگس
کی شکل بنکر تیار ہوئے مواج انکے تخت پر چڑھا لیا قصر خوش آہنگ مین آئی خوش آہنگ نے آکر استقبال
کیا لاکر تخت پر بٹھایا کہا حضور الله تو مین نے اسد سے لیا آپ کے والد کی خدمت مین پہونچایا اب ان
سرداروں کے قتل مین کیا دیر ہی مواج نے کہا مین اسی واسطے آئی ہون رات بھر صحبت رہے صبح کو ان سبکے
سر کاٹ کر خدمت مین شہنشاہ کے لیجاؤنگی خوش آہنگ نے جلسہ آراستہ کیا مواج نے کہا ای خوش آہنگ
تمہارا تو علم موسیقی مین نام ہی ذرا ہماری نرگس کا تو گانا سنو بڑی کمال اسنے حاصل کیا ہین خواجہ نرگس کی شکل
نرگس محفل کے بیچ مین بیٹھے ساز ملے اور شور سے گائے خوش آہنگ نثار ہونے لگی ای نرگس تیرا دیدہ بدور
ہی کیا کمال حاصل کیا نرگس نے کہا تو تم انکھین پھیر لو گی ایک کمال اور دیکھو مین ساقی گری خوب
کرتی ہون مواج بھی یہان مین ہان ملاتی ہی لیکن حیران کہ بارہ ہزار ساحر کیونکر مارے جاینگے
خواجہ عمرو نے کہا ملکہ خوش آہنگ کلید میخانہ ہمکو دیجیے ہمارے ساقی ہو نہین کوئی باقی
نہ رہیگا خوش آہنگ نے میخانہ سپرد کیا خواجہ عمرو نے جاکر شراب کو خراب کیا بیہوشی ملائی
پیالے تقسیم کر دیا چند گلابیان آراستہ کر کے محفل مین لائے مواج تعریفین کر رہی ہی مواج نے
اپنے ہاتھ سے جام خوش آہنگ کو دیا خوش آہنگ نے سلام کر کے لیا خوش آہنگ

خوشی خوشی پی گئی تمام اہالیان دربار کو چشم زدن مین عمرو نے شراب پہونچائی مواج پریشان بیٹھی تھی رات قلیل باقی تھی خوش آہنگ اور خیال مین تھی نشے مین اُٹھی گرکر بیہوش ہوئی تمام اہالیان دربار برلب فرش فرش آب جو خیمہ بکڑ گئے عمرو گرا مواج تھر تھر کانپ رہی ہے کہتی ہے خواجہ ٹھہر جاؤ عمرو نے لباس خوش آہنگ کا اُتار لیا برہنہ ہو کے ننگ سحر قتل ہوتی اتنے مواج نے بھی سحر کرنا شروع کیا صداے گیر ودار بلند عمرو نے دربار کو فدیۂ قصابان بنا دیا صبح ہونے ہوئے سبکو قتل کیا بوقت سحر میدان تھا بہار و باغبان کو رہا کیا اب شہنشاہ اوج عیاری سے مواج نے کہا ان سردارون کو آپ ہمراہ لیکر طلسم کشا کو تلاش کیجئے مین جاکر تدبیر آگے کی کرتی ہون یہ کہکر مواج یکہ و تنہا طرف نیلم کے چلی خواجہ عمرو مع بہار وغیرہ تخت پر سوار ہو کے چلے قضا کار شہنشاہ نیلم دربار مین بیٹھے بیٹھے گھبرایا صبح کا وقت تھا طاؤس پر سوار ہو کر گشت کرتا ہوا چلا اُدھر سے یہ حریق آتش اشتیاق غریق لجۂ فراق اسیر طرۂ گیسو ذبیح خنجر ابرو گرفتار مواج قطرہ زن خوش آہنگ کو قتل کراکر رات بھر کی جاگی ہوئی سامنے یہ کشت و خون ہوا پروردہ مہد ناز و نعم گرفتار دام الم اُڑی ہوئی آتی ہی نیلم کی نگاہ پڑی پکار کر آواز دی اے نور نظر کہان سے آتی ہو مواج نے جھک کر سلام کیا گھبراہٹ مین مُنہ سے نکلا کہین نہین گئی تھی ہاتھ پاؤن تھرائے رنگ متغیر متردد متحیر نیلم نے جو یہ حال دیکھا بیساختہ مُنہ سے نکل گیا کہ تو کس طرف سے قصر خوش آہنگ کے آئی ہے ارے ظالم کیا خوش آہنگ کو قتل کرایا بموجب مثل چور کی داڑھی مین تنکا مواج نے کہا مین تو خوش آہنگ کے مکان پر نہین گئی خوش آہنگ کو پہچانتی بھی نہین نیلم نے قہقہہ مار کر کہا او ظالم مجھکو یقین کامل ہوا یہ سب دربند تو ہی نے فتح کرائے یہ کلمہ سُنتے ہی مواج سوچی کہ اب آبرو مین فرق آیا کانپنے لگی پھر یہی کلمہ کہا کہ بابا جان مین نے خوش آہنگ کو دیکھا بھی نہین اتنے نیلم نے نشانہ مواج کا تھاما کشان کشان لیکر مقام خوش آہنگ گئے آیا دیکھا قصر خوش آہنگ مذبح قصابان بنا ہے ہزار ہا لاشہ تڑپ رہا ہے مکان مین فرش تک ندارد بس نیلم نے سر پیٹ لیا اب مواج کی مشکین باندھین ایک یا دو ساحر زندہ تھے اُنھون نے بھی گواہی دی کہ رات کو ملکۂ عالم نرگس کو ساتھ لیکر آئی تھین یکایک قیامت برپا ہوئی دیکھا سارہ بان اور سبکو قتل کر رہا ہے اپنے کو بیکار پایا سب کی بندہا سے گئے نیلم نے کہا او سفاک تجھسے تو چلکر سمجھونگا پہلے ان سبکو جلا

ہون اگر اسد کا سر میرے پاس موجود ہی یہ کہکر سحر کیا ایک پتلا پیدا ہوا پتلے سے کہا ای ہمشبیہ اُس
گنہگار کو ہمارے دار الامارۃ مین لیچل ہر چند مواج چیخی پیٹی شیلم نے کچھ نہ سنا پتلا مواج کو لیکر فوراً
سمت قلعہ نیلوفر چلا آپ تلاش مین بہار وغیرہ کے نکلا یہان اسد و بیابان وغیرہ ایک صحراے
وحشت خیز مین پریشان بیٹھے ہین کہ خواجہ مع بہار و باغبان آکر پہونچے عمرو نے آکر اسد کو گلے
لگایا سب سردار ایک ہی مقام پر جمع ہین اسد سے عمرو کہہ رہا ہی کہ مواج نے بڑا کام کیا تا بہ
خوش آہنگ پہونچایا یہ درہ بند بھی فتح ہوا یہ باتین کر رہے تھے کہ آسمان پر برق چمکی نیلم بہ قہر و غضب
تمام آکر پہونچا بہار و باغبان وغیرہ بڑھے کہ شہنشاہ نیلم پر سحر کرین نیلم بلاے روزگار ہی عیاری
مین چالاک سے بچنکر برباد ہوا یہ اپنے کو ہمسر افراسیاب جانتا ہی خزانہ دار لاچین
تھا بڑے بڑے سحر اسکے قبضے مین ہین ایک دو پتھر زمین پر یا سامری کہکر مارا غبار بلند
ہوا بہار و باغبان وغیرہ سحر نکرنے پاۓ خواجہ عمرو تو البتہ گلیم اوڑھکر نکل گئے سب سردار
بیہوش ہوکر گرے مع اسد نیلم نے سبکو گرفتار کیا ساحرونکی زبان مین سوزن دے اسد کو سلسلہ
کیا اب سوچا کہ انکو کسی مقام پر چلکر قید کرون خیال آیا کہ دریاے شبرنگ مین مین نے ایک گنبد
بنایا ہی گرد دریاے شبرنگ بیچ گنبد آئینہ تعمیر ہے اُسی مقام پر ان سب کو لیجا کر قید کرون
یہ سوچ کر قریب گنبد آیا دروازہ کھولکر سبکو گنبد مین بند کیا گرد گنبد سحر کردیا کہ شعلہ ہاے آتش
بلند ہوگئے گنبد آگ مین مخفی ہوا اس طرح پر قید کرکے قلعہ مین آیا مواج کو سامنے بلایا کہا او
نالائق تو نے تو سب کچھ تدبیر کی مین نے راہ مین جاکر اسد و باغبان وغیرہ کو پکڑ لیا ہے سبکے سر
کاٹکر خدمت شہنشاہ مین روانہ کردیے ایک عمرو باقی ہی وہ سامنے سے غائب ہوگیا مواج
قدمون پر گر پڑی کہا بابا جان مین بالکل واقف نہین ہون میری سلطنت میری حکومت کیون
مٹانیکا ارادہ کرتی مجھکو حکم دیجیے مین ساربان زادی کو تلاش کرکے لاؤن جس ساحرنی ایسا کہا کہ
ملکہ آئی تمہین وہ بیچاری مجھ نکاہ بند ڈالتا تھا اسوجہ سے ایسا کلمہ کہا وزرا اُمرا ابھی دوڑ پڑی سب نے یہی کہا
شہنشاہ جبدن سے طلسم کشا چاہ نیلوفر مین آیا ملکہ عالم آٹھ پہر اسی جستجو مین رہتی ہین کہ مین عمرو
کو گرفتار کرون طلسم کشا قتل ہو میرے باپ کی سلطنت بچے آپکا خیال خام ہی اسطرح سے سبھون
نے جو کہا تو شہنشاہ نیلم کو گڑگڑانے پر مواج کے رحم آگیا نہایت ناز و نعم سے اُسنے پالا ہی

گلے سے لگا لیا کہا اے نور نظر میرے دل کو یقین نہین ہی جسطرح سرداران افراسیاب ملکۂ اسیطرح چاہ نیلوفر مین بھی بیابان جادو نگہبان دہنہ چاہ نیلوفر عمرو کے ساتھ ہی اُسی نے نشان بتایا ہوگے اب مین نے اُسکو بھی قید کیا بیٹا خبردار کسی سے ذکر نہ کرنا دریاے شبرنگ کے گنبد مین اسد وغیرہ کو قید کیا ابھی قتل کرنا مناسب نہین ہی تم تلاش کر کے عمرو کو لاؤ یہ سنکر مواج اسیوقت آراستہ ہوئی کہا حضور مین ابھی عمرو کو لاتی ہون سر کاٹ کے لاؤنگی مین عمرو کو لے آؤن تو سبکو بلا کر قتل کیجیے آج ہی خاتمہ ہو جاے یہ کہکر مواج بجوش و خروش چلی حال قید اسد سنکر کلیجے پر چھریان پھر گئین ہین جبین کہتی ہی شعر یا تن رسد بجانان یا جان زتن بر آید * دست از طلب ندارم تا کار من بر آید * اس جوش و خروش مین مبہوت لب پر مہر سکوت دل بیقرار آنکھین اشکبار حواس خمسہ مین اختلال اپنی زندگی وبال تصویر اسد آنکھونکے سامنے پھر رہی ہی دل سے کہتی ہی اے مواج اُس شیر بیشۂ جرأت کا کیسا دل گھبراتا ہوگا یہی دل سے کہتے ہونگے کہ ہماری مدد کو یہان کون آئیگا اس مقام تنگ و تاریک مین اپنے کو کون پھنسائیگا روتے روتے یہ اشعار پڑھے

آج دل ڈھونڈھ چلا ہی بُتِ دلجو کیطرح
زخم بھی چتون مین چھپے ہین وہ ابرو کیطرح
جتنا جی چاہی جو انہین اکڑتے پھرنا
حسرت دید ٹپکتی ہی آنسو کی طرح
سوتے مین فتنۂ خوابیدہ کی صورت معشوق
دل وہ جاتا ہی چمکتا ہوا جگنو کیطرح
کھینچ لی ہاتھ جو کچھ دسترس انسان کا ہو
خشک ہو جاتا ہی خون آنکھ کے آنسو کیطرح
اب جو انہین ہنسو روٹھے گیری مین جلال

سینہ بھی ہوتا ہی خالی مرے پہلو کیطرح
باغبان بھی نہین گلشن سے نکالا جاے
چشم بد دور بڑھو تو ابھی گیسو طرح
ہجر کی شب ہی راحت کو ہی وحشت مجھے
جل گئے ہین یہ جگائے ہوے جادو کیطرح
ساکن کعبہ بھی ہین گشتۂ ابروے صنم
توڑ کر بیٹھ رہے پانو کو زانو کیطرح
دست جلاد کا گردن کو بھروسا ہی بڑا
دانت آخر کو گرینگے یہ سب آنسو کیطرح

مجھسے اُس ترک کی تلوار تو رکھتی بھی بچی
خانہ برباد ہمین جسنے کیا بو کی طرح
ہین عبث وہ طالب دیدار کہ آنکھوں سے مری
نیند بھی آنکھ سے رم کر گئی آہو کی طرح
ڈرو اے طفل حسین ڈر اگر طالب ہی
ڈنک کافر نے کہان پایا ہی بچھو کیطرح
دیکھ لیتا ہی جو روتے وہ ستمگر ہمکو
تیغ یاد رہی مری قوت بازو کی طرح

اس جوش و خروش مین مواج قطرہ زن قریب دریاے شبرنگ جمکی دیکھا گرد گنبد کے شعلہ ہاے آتش بھڑک رہی ہین لکہ ہاے ابر سحر نیلم گرج رہے ہین ٹاپو مین اگر اُتری دریا مین نہائی ایک ساری سفید نصف باندھی نصف اُوڑھی کھڑی کھڑی ہو کر سحر کرنے لگی مواج قطرہ زن کی زلف عنبرین سے قطرات آب مثل گوہر نایاب ٹپک رہے تھے اُن مین قطرات کو طرف آگ کے پھینکا اک ابر تیرہ و تار ظاہر ہوا خوب برسا آگ کو بجھا دیا جو کا اُس مقام پر

دیا تھا جو کے سے نکل کر جوش محبت اسد مین گنبد کا قفل کاٹا اُس قید خانۂ تنگ و تاریک مین شاہ اوج صد جعفر ا
تڑپ رہا تھا بہار کی آنکھونسے اشک حسرت جاری باغبان بھی دعا ئین کر رہا تھا کہ دروازہ قید خانہ کا
کھلا دیکھا ملکہ مواج قطرہ زن بیقرار اندر گنبد کے پہونچی بہار وغیرہ کی زبان سے سوزن نکالا اسد کے
ہاتھونسے ہتھکڑیان پاؤن سے بیڑیان کاٹین نشان ہتھکڑیون کے آنکھین ملنے لگی بیقراری مین
گریہ وزاری کرنے لگی قدمونپر اسد کے گر کے پیرون کو بوسہ دینے لگی یہ اشعار مخفی کے پڑھنے لگی اشعار

عمِ سکندر فزونی ای دوستان خدارا
تا چند باشد ای دل در سینہ سنگ خارا
مستی و تنگدستی بدنام خلق سازد
مشکل کہ باز بینیم دیدار آشنا را
بگذشت موسم گل شد نالہ ہای بلبل
باشد کہ گردش چرخ فرصت دہد شمارا
یاران بہ بزم عشرت مخفی دگر و محنت

شاید نہفتہ ماند این راز آشکارا
مردیم گردش چرخ زخمی نہ کرد برما
با طرز شہ چہ نسبت درویش بینوا را
حاصل نہ شد چو گہ گہ کافزرتن تدبیر
تا کے شراب بیغی با ابہال سکارا
ای خسرو زمانہ بکشا دو چشم بنگر
با عافیت چہ کارست درویش بینوا را

ما را چو موم بگداخت این آتش محبت
تا کی توان بہ دشمن صاحبدلان خدارا
کشتی عمر بشکست در بحر نا اُمیدی
تدبیر را گذارم گردن نہم قضارا
برباد رفت در غم یاران خیرہ عمر
در نامۂ سکندر احوال ملک دارا

رو رو کر اسد غازی کے جسم سے قید
دور کی بہار وغیرہ سے کہا آپ سب صاحبونکو لیکر نکل جلیئے مین جا کر اُسکی تدبیر کرون یہ کہکر ان
سبھونکو اُدھر روانہ کیا آپ طاؤس پر سوار ہو کر پسینے پسینے طرف قلعے کے چلی شہنشاہ نیلم بیٹھا ہوا
تخت پر سوچ رہا ہے کنیزان مواج سامنے آئین پوچھا مواج پلٹی یا نہین کنیزون نے عرض
کی وہ عمرو کو گرفتار کرنے گئی ہین بس گھبرا گیا جوش محبت مین مواج کی اُٹھا اس خیال مین کہ
ایسا نہو عمرو کو گرفتار کرنے جائے عمرو اُسکو پکڑ لے تو بڑی خرابی ہو اس خیال مین تخت پر سوار
ہو کے چلا بیچ راہ مین پہونچا تھا کہ دیکھا مواج قطرہ زن طرف سے دریاے شبرنگ کے آتی ہے
نیلم نے غصے مین پوچھا کہان گئی تھی مواج گھبرا گئی کہا حضور کہین بھی نہین گئی تھی عمرو کو بن
ڈھونڈھتی پھرتی ہون نیلم کو گمان ہوا تھا کہ مین نے عمال دریاے شبرنگ کہا تھا یہ ہین سے
آتی ہے ایسا نہو رہا کر دیا ہو مواج کا ہاتھ پکڑا کہا او ظالم تو میرے قتل کی درپے ہے کشان کشان
قریب دریاے شبرنگ کے آیا دیکھا گنبد شکست آتش سحر بجھی ہوئی ٹاپو مین آگ جو کا دیا ہوا صاف
ظاہر ہے کہ ابھی کوئی سحر کر کے گیا ہے غصے مین پوچھا کہ ای بدنصیب تو نے ان سب کو رہا کر دیا

مواج نے کہا نہین حضور مین یہان آئی بھی نہین نیلم نے اوچھو کری تو مجھکو دیوانہ بناتی ہی دیکھ ابھی
حال کھل جائیگا یہ کہکر نیلم نے چوکے سے خاک اٹھائی اُسکا پتلا بنایا دو دانے ماش کے مارکے
کہا نبلا تو کسکا سحر ہی پتلے نے صاف کہدیا مواج قطرہ زن نے یہان کھڑے ہوکر سحر کیا
سبکو رہا کردیا اب تو نیلم نے مواج کی مشکین باندھین یہ کہتا ہوا لیچلا کہ بارے کوڑون کے
کھال گرادونگا دریاے شبرنگ سے دو کوس راستہ طی کیا تھا دیکھا اک نخل کے سایہ مین
افراسیاب جادو گھرا ہی نیلم تخت سے اُترآیا سلام کیا افراسیاب نے پوچھا ارے کسکو
اس مہ جبین نے کیا کیا نیلم نے کہا حضور اس ظالم نے سب دربند فتح کرادیے بہار وغیرہ کو
مین نے پکڑا تھا گنبد آئینہ مین لیجاکر قید کیا تھا اور سواے اسکے مین نے کسی سے مفصل حال
نہین کہا اُسنے جاکر سبکو ابھی رہا کیا اب اسکو قتل کرڈالونگا افراسیاب نے کہا مین نے اوراق
مین یہان کا سب حال دیکھا اسی واسطے آیا کہ دشمنون کو قتل کرون مواج تخت پر ہی نیلم
افراسیاب سے کھڑا باتین کر رہا ہی باتین کرتے کرتے افراسیاب نے کہا اے شہنشاہ نیلم دیکھو
وہ ابر تیرہ وتار اٹھا شاید شہنشاہ لاچین وغیرہ آتے ہین مواج تخت پر پڑی ہوئی زندگی سے
یاس سوچ رہی ہی کہ اب ظالم مجھکو لیجاکر قتل کریگا ہاے دیدار اسد سے محروم ہی دیکھیے انجام کار
کیا ہو حضرت عشق نے کیا مزا دکھایا اس بلا مین پھنسایا اگر نیلم کہنے سے افراسیاب کے
پلٹا افراسیاب نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالکر نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری نیلم ارے کرکے پلٹا
عمرو نے تڑاق سے حباب بیہوشی مارا نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری و نہنگ بحر طراری و قطب فلک خنجر
گذاری گرتے گرتے اور بیہوشی ماری نیلم کی زبان مین سوزن دیا مواج کی زبان سے
سوزن نکالا مواج قدمون سے خواجہ کے لپٹ گئی کہا اے شہنشاہ اقلیم عیاری اب یہ مجھکو زندہ
نہ چھوڑتا مین نے اسد و بہار کو رہا کیا اب اسکو کیا کیجیے گا عمرو نے کہا مین ابھی اسکو قتل کرونگا
مواج تھرانے لگی کہا خواجہ یہ بلاے روزگار ہی اسکا قتل ہونا دشوار ہی یہ ذکر تھا کہ ملکہ بہار و
باغبان وغیرہ مع اسد نامدار جو دریاے شبرنگ سے رہا ہوکر چلے تھے اُس گنبد مین مال و
اسباب بہت تھا اک بارگاہ زربفتی نکلی بہار و باغبان نے اژدرہاے آتش فشان تیار کیے بارگاہ
اُسپر لادی اُسوقت آکر پہونچی دیکھا کہ مواج قطرہ زن و خواجہ عمرو و شہنشاہ نیلم کی مشکین باندھے ہین

یہ سب سرداران نامدار عمرو سے آکر ملے بارگاہ اِستادہ کرائی اسد کو لاکر دنگل شوکت پر بٹھایا سب سردار اپنے
اپنے مقام پر آکر بیٹھے نیلم کو ستون سے باندھا ہوشیار کیا نیلم نے دیکھا شواج قطرہ زن پہلوے اسد
صف شکن میں جلوہ نما ہے تمام سرداران نامدار بیٹھے ہیں عمرو نے آواز دی اے نیلم تو نے قدرت خدا کو
دیکھا کیونکر تجھکو ہمارے قبضے میں گرا دیا بہتر یہ ہے کہ سامری جمشید پر لعنت کر طلسم کشا سامنے
موجود ہے قدمونکو بوسہ دے نیلم نے یہ قہر و غضب طرف اسد کے دیکھا شواج بزمگاہ قہر دالی استادہ
کیا اگر زبان سے سوزن نکل جائے تو حال کہون سبکو قتل کرون یہ سنکر اسد نے کہا نا جان
اس سیاہ قلب کو قتل کیجیے یہ کبھی اطاعت نہ کریگا قوت بازوے افراسیاب ہے یقین ہے اسکے
قتل ہونے سے افراسیاب کا کلیجہ پھٹ جائے یہ کہکر اشارہ کیا بیابان جادو تیغہ پکڑ کے گٹھا
شانہ پکڑ کے کھینچا بیرون بارگاہ لایا آواز دی اے شہریار یہ حکم اول ہے کیا ارشاد ہوتا ہے یہ بڑا ساحر
جلیل افراسیاب کا کفیل ہے اسکے قتل ہوتے ہی ہوش رُبا میں تہلکہ پڑ جائیگا بیابان نے گردن
اُس سرکش کی کوئلے کا خط کھینچا اسد نے حکم ثانی دیا بیابان تیغہ پکڑ کر بڑھا قریب ہے کہ حکم ثالث
ملے قضا کار ملکہ گلنذار جادو مشیر نیلم اُڑی ہوئی آسمان پر جاتی تھی چار سو جادوگرنیان ساتھ
اسی فکر میں یہ بھی نکلی تھی دیکھا شہنشاہ زیر تیغ ہیں ہیں سے کڑک کر گری بیابان کا سر زخمی ہوا
گلنذار نے بہار دکھائی زبان سے نیلم کی سوزن لیا بہار و باغبان بھی اسباب سحر لیکر اُٹھی نیلم
چہار جانب سے سحر کیے اسد نامدار نعرہ کرکے چلے باغبان نے سینہ سپر کیا کہا حضور اپنے کو بچائیں
ایسا نہو دشمنون پر کوئی زوال آئے پاس کوئی شی ایسی نہین ہے کہ جس سے تاثیر کرے اب نیلم نے
زمین ہلادی جسپر سحر کردیا وہ زخمی ہوا بہار نے کئی گلدستے مارے ہمراہیان گلنذار کو جلادیا باغبان
نعرہ کرکے گلنذار پر جا پڑا گلنذار نے پنجہ سحر کھینچا باغبان سے تلوار چلی باغبان نے کمر کو بتا کے
سر پر ہاتھ مارا گلنذار کے دو ٹکڑے ہوئے اب نیلم گھبرایا ہرچند کہ ساحر زبردست ہے بادہ
کبر و نخوت سے مست دیکھا ان سب کا قتل ہونا دشوار ہے اک مقام پر اسنے سحر کیا آندھی سیاہ
اُٹھی بہار و باغبان اندھیرے میں سر ٹکرانے لگے اُس تاریکی میں یہ سیاہ رو تڑک کے گرا
اسد غازی کی کمر میں پنجہ دیا دل میں سوچا چلکر اسد کو قتل کرون ان سب پر لشکر کشی کرونگا
یہ سب کہان جائینگے بعد عرصہ دراز باغبان و بہار نے سحر کیے تاریکی کو دفع کیا دیکھا نیلم اسد کو لیگیا

سب سردار بہ قہر و غضب تمام طرف قلعہ کے چلے عمرو بد جواس ہو کے بھاگا لیکن نیلم اسد کو لیے ہوئے جاتا ہی اثنائے راہ مین تونبی کی آواز اسکے کان مین آئی کہ کس غضب کا لہرا کوئی بجا رہا ہی نیلم بیقرار ہو گیا زمین پر آکے دیکھا ایک لڑکا نہایت حسین شنجرفی پیراہن پہنے ہوئے گاتی بندھی ہوئی ہاتھ مین تونبی لیے کھڑے اک مار سیاہ کا مقابلہ کر رہا ہی جب یہ تونبی بجاتا ہی مار سیاہ بلبلا کے بل مین سے نکلتا ہی دم کے بھل کھڑا ہو جاتا ہی کفچہ مثل تابہ آہنی ہر مرتبہ اس لڑکے سے چوٹ چلتی ہی لڑکا رومال آگے کر دیتا ہی جب اسکا پھن پڑا رومال جلنے لگا لڑکا پھر ہٹ جاتا ہی نیلم یہ ہنگامہ دیکھکر گھبرا گیا کہا اے لڑکے اس افعی سیاہ سے اپنے کو بچا یہ وہ افعی ہی اسکے سایہ سے آدمی پانی ہو کے بہ جاتا ہی لڑکے نے کہا اے شہنشاہ مہربانی فرمائیے میرے باپ دادا سب اسکی ہاتھ سے مارے گئے ہمارے خاندان مین طلاق مرقوم ہی کہ جو اسکو مارے یا گرفتار کرے تب سر گروہ قرار پائے معاوضۂ خون بزرگان بھی لینا ہی اگر آپ کو میرے حال پر رحم آیا ہی میرا جھولا اور پٹارہ رکھا ہی مین اسپر حملہ کرتا ہون اگر پنجہ قابض ہو تو مین نے اس موذی کو لیا اگر چوکا لڑکھڑا کے گرا یہ احسان ہوگا ہماری پٹاری مین سرخ ڈبیا ہی اسمین ایک بوٹی ہی اسی مین زہر مہرہ بھی ہی فوراً وہ ڈبیا کھولکر بوٹی منہ مین دیجیے زہر مہرہ مقام زخم پر لگا دینا وہ زہر چوس لیگا مین فوراً ہوشیار ہو جاونگا صرف اتنا احسان کافی ہی اتنا کہکر وہ لڑکا مثل شعلۂ جوالہ لہرا جاتا ہوا مار سیاہ کو لپٹاتا ہوا بڑھا قریب پہنچکر رومال دکھایا مار سیاہ نے وار کیا ہاتھ پر کاٹا لونڈا لڑکھڑا کر گرا مار سیاہ بھاگ کر غائب ہوا نیلم بیقرار ہو کر دوڑا دیکھا چاند کا ٹکڑا بیہوش پڑا ہی پٹارہ کھولکر ڈبیا نکالی جیسے ہی اسکو کھولا اسمین سے بیہوشی اڑی اور کہکر بیہوش ہوا نعرہ ہوا صنم مہر سپہر عیاری بہار وغیرہ بھی آکر پہنچی اسد کو قبضے مین کیا چاہا نیلم کو گرفتار کرین زمین شق ہوئی شہر اشتلا پیدا ہوا نیلم کو اٹھا لے گیا ملکہ مواج قطرہ زن ہمراہ ہی اس عیاری سے یہ نفع ہوا کہ اسد غازی کو رہا کیا اب قصد ہوا کہ قلعہ نیلو فر پر لشکر کشی کرین ملکہ مواج قطرہ زن کے شریک ہونے سے بارہ ہزار ساحران نامی مطیع اسلام ہوئے وہ بھی ہمراہ ہین اب منظور ہوا کہ بر سر قلعہ نیلو فر لشکر کشی کرین یکایک آندھی سیاہ اٹھی پردۂ ظلمات کا نمونہ معلوم ہوتا تھا زمین تھرائی ہزار ہا نخل اکھڑ کر گرے غبار زرد بلند ہوا ملکہ بہار وغیرہ اس غبار سے گھبرائین نفس در قفس بحیثیت مضاف ظاہر تھا کہ قفس عیاری مین مبتلا ہین ہر چند چلتے تھے کہ

سحر کرین اس غبار سے نکلین ممکن نہوا اُس غبار کی تاثیر سے سحر فراموش دریاے حیرت کا جوش سب سردار
خاموش اسی غبار مین حیران و پریشان بیدست وپا بلاے آسمانی مین مبتلا ٹھہرے ہین کہ نعرا ہوا انیم ملکہ مہران
گلگون پوش یہ وزیر اعظم شہنشاہ نیلم ہی اس حیرانی پریشانی مین مع اسد سب کو گرفتار کرلیا عمرو
تو البتہ گلیم اوڑھکر نکل گیا اور کوئی ساحر و غیر ساحر نہ نکل سکا مہران گلگون پوش نے ان سب کو
تخت پر ڈالا لیکر اپنے باغ مین آئی ملحوظ خاطر ناظرین والامقام رہی کہ مواج قطرہ زن دختر شہنشاہ
نیلم ساحر زبردست ہی جب اسنے آمد غبار دیکھی اثنا پکار کے بھی کہا تھا کہ ای بہار وغیرہ بچو مہران گلگون
پوش ساحرہ زبردست آتی ہی یہ ملعونہ زمین بلا دیگی بہار وغیرہ نہ سنبھل سکین مبتلای بلا ہوئین مواج
قطرہ زن اُسی جوش و خروش مین غرق زمین ہوگئی دور جاکر نکلی اک درہ کوہ مین جاکر ٹھہری بخوبی
سمجھ گئی کہ مہران گلگون پوش آئی اُسکا سحر خالی نہین جاتا سرداران نامی کو مع اسد کے گرفتار کرکے
لیگئی یہ حوصلہ نہ پڑا کہ اُسکے ابر پر جا پڑے دل پر جبر کیا فراق اسد مین سختی اُٹھائی درہ کوہ مین آکر چھپی بیٹھی
مہران گلگون پوش ان سبکو لیے ہوے اپنے باغ مین آئی ملکہ بہار ہین باغبان قدرت وغیرہ
وسرخ موے کاکل کشا و بیابان جادو چالیس سرداران نامی سامنے مہران کے استادہ
ہین مہران نے سب کو سمجھایا اور یہ بھی خوف ہی کہ معشوق افراسیاب ساحران ہوشربا مین انتخاب
ایسا نہوا سکے قتل مین افراسیاب دامنگیر ہو میرے پھنسانیکی تدبیر ہو ساری مشقت ضائع ہو لیس وہ
بہار کو سمجھا رہی ہی کہتی ہی ای ملکہ عالم منظور نظر شہنشاہ عالیجاہ ہین آپ اطاعت قبول کیجیے مین آپ
کو خدمت مین شہنشاہ کی روانہ کردون بہار جواب دیتی ہی جو تجھسے ہو سکے قصور نہ کر ہمارا اطاعت
کرنا غیر ممکن یہان تو یہ ذکر ہی کہ مہران نے بہار وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا ہی باغ مین نیا گل پھولا چاہتا ہی
نیلم کو اک نامہ مہران نے لکھا کہ ای شہنشاہ مین نے سب سرداران کو پکڑ لیا اب سر کاٹکر روانہ کرتی ہون
نیلم نے گھبرا کر مظفر جادو کو روانہ کیا مع بائیس ہزار فوج کہ ای مظفر جہانتک ہو سکے بہار کو بچانا
مظفر بھی چلا دو کلمہ داستان افراسیاب کے گذارش ہوتے ہین کہ یہ باغ سیب مین بیٹھا ہی جو بادشاہ
آیا اسکو سمت دریاے نیل روانہ کیا یقین کامل ہی کہ لاچین وغیرہ طرف دریاے نیل کے قصد کرین کہ ساحران
سحر نے خبر پہنچائی کہ بہار وغیرہ مع اسد داخل چاہ نیلوفر ہوے دربند چاہ نیلوفر ٹوٹے ہنگامہ برپا ہی
یہ بھی خبر اک طائر نے دی کہ آج مہران گلگون پوش نیلم کی وزیر زادی نے بہار وغیرہ کو پکڑ لیا اپنی باغ مین

قتل کیا چاہتی ہے افراسیاب اسی سوچ میں بیٹھا ہے کہ آسمان سے ایک ابر گلنار پیدا ہوا نہایت زور و شور سے
وہ ابر آکر بر سر باغ سیب لہرایا حیرت بھی برای ملاقات افراسیاب آئی ہے حیرت ابر کو دیکھکر کھڑی
ہو گئی کہا اے شہنشاہ میرا فرزند شہنشاہ شوکت بیٹا نیرنگ عنقا صورت کا آپہنچا بڑا ساحر زبردست
ہے یہ ذکر تھا کہ شوکت جادو مع ساٹھ ہزار ساحران زبردست کے ابر سے ظاہر ہوا افراسیاب کو آکر
سلام کیا حیرت نے گلے لگایا بہت رویا کہا میرے باپ اور چچا نیرنگ و گیرنگ جن لوگونکے ہاتھ سے
قتل ہوئے مجھے بتایئے میں ان سبکو قتل کرون سنا میں نے کہ داداجان بھی قتل ہوئے انکے
خون کا بدلا لینا ہے حیرت نے کہا اے فرزند اب تو آئے ہو دو چار دن ٹھہرو جلد ہی گروہ مسلمانان
لشکر کشی ہو گی تم بھی چلنا شوکت چہار جانب دیکھنے لگا گلشن صحبت کو بہار سے خالی پایا گھبرا کر پوچھا
چھوٹی خالا اماں کہاں ہیں نام بہار سنکر حیرت کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے کہا اے نور نظر بہن بہار
ہماری دشمن ہوئیں اب آج کل اسد کو لیکر چاہ نیلوفر میں برائے مقابلہ شہنشاہ نکل گئی ہیں مہران
نے گرفتار کرلیا اپنے باغ میں قتل کیا چاہتی ہے یہ سنکر شوکت گھبرایا کہا خالوجان بڑے غضب کی بات
ہے آپکی عملداری میں ملکہ بہار قتل ہو جائیں اور ہم زندہ رہیں مجھکو تو انھوں نے گودیوں میں پالا ہے علم و
کمال سے آگاہ کیا آپ مجھکو نشان دیں میں انکو ابھی سمجھا کے لاتا ہوں حیرت نے کہا اے نور نظر وہ ہمکو
دشمن جانتی ہیں کبھی تمہارا کہنا نہ مانیں گی شوکت نے کہا حضور وہ آپ کے دربار میں اگر رہیں انتہا
کی نازک مزاج ہیں آپ نے غرور سلطنت کیا ہوگا انکو ناگوار ہوا نکل گئیں ہمیشہ سے بات پر جان دیتی ہیں
میں انکا پرورش کردہ ہوں میں مثل چھوٹوں کے جا کے سمجھاؤنگا مہر مادری سے آگاہ نہیں خاص انھوں نے
مجھکو عزت و آبرو عطا کی سحر بھی انھیں سے سیکھ کے کرتا ہوں آخر افراسیاب نے فرمان لکھ کے
شوکت کو دیا مضمون یہ تھا کہ اے مہران گلگون پوش شوکت جادو ہمارا عزیز قریب حیرت و
بہار کا بھیجا فرمان لیکر آتا ہے جسطرح چاہے بہار کو سمجھائے تم دخل نہ دینا شوکت جادو فرمان
لیکر چلا اسوقت پہنچا کہ بہار زیر تیغ بیٹھی ہیں گل سا چہرہ اداس آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے شوکت
بڑے زور شور سے آکر پہنچا مہران کو فرمان دیا اپنی بارگاہ استاد گرامی بہار کو جھک کر سلام کیا اور کہا
اے مادر مہربان یہ حال کیا ہے میں سمجھ گیا بی حیرت صاحب نے غرور سلطنت کیا ہوگا میرے ساتھ طلسم حیرت
میں چلیے اپنی قدیم ملک میں تشریف رکھیے افراسیاب نے آپکو کیا کام اگر سلطنت کی خوشی ہے ایک ملک میں

حکم برائی کیجیے کوئی آپکا ہمسر دنیا مین نہین ہی بہار نے کچھ جواب نہ دیا شوکت نے کہا میری بارگاہ مین چلیے
مہران نے جوروکا شوکت نے کہا فرمان تحریر ہی صاف صاف تقریر ہی اپنی مادر مہربان کو بہ اطمینان
سمجھائینگے مہران فرمان پڑھکر خاموش ہوئی شوکت نے سوزن زبان سے بہار کی نکال لیا اور
بہ اعزاز و اکرام اپنی بارگاہ مین لایا مقام صدر پر بٹھایا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا بہ منت سمجھانے لگا
بہار حجاب سے کچھ جواب نہین دیتی مگر مظفر جادو فرستادۂ نیلم جو بائیس ہزار فوج سے چلا تھا اُس وقت
آکے پہنچا بہار کو بارگاہ شوکت مین دیکھا ڈانٹا کہ او چھوکرے تو نے یہ کیا غضب کیا جلد بہار
کی مشکین باندھکر ہمکو دے شوکت خود نوجوان شعلۂ جوالہ مظفر پر جا پڑا گولا مارا مظفر نے کاٹا
مظفر نے بہت سے سردارون کو شوکت نے مارا بہار کھڑی دیکھ رہی مظفر نے بڑھکر
شوکت کو زخمی کیا شوکت جادو لڑکھڑا کے زمین پر گرا بے اختیار منھ سے نکل گیا کہا ای مادر
مہربان مجھکو بچائیے بہار کو تاب نہ آئی جھپٹ کے گلدستہ مارا گلدستہ پھٹا پھول برسنے لگے ہوا تیز
چلنے لگی طفلان غنچہ نے منھ کھولے درخت وجد مین آئے مظفر مبہوت ہوا بہار نے بڑھکر بدھی گلے
مین ڈالی مظفر نے ہاتھ باندھکر عرض کی ای ملکۂ عالم کیا حکم ہوتا ہی جو ارشاد ہو بجا لاؤن مین مطیع فرمان
ہون بہار نے کہا ای مظفر شہنشاہ نیلم کا سر لاؤ یہ سنتے ہی پر پرواز پیدا کر کے بھاگا مہران نے
اور قیدیون کا انتظام کرلیا اسد وغیرہ اسی کے قبضے مین رہے بہار نے اُٹھکر شوکت کو اُٹھایا ہوادار
سوار کیا قریب باغ مہران صحرای سبزہ زار مین آکر ٹھہری شوکت کا علاج کیا کہا اے
فرزند تمنے دیکھا افراسیاب وہمراہیان افراسیاب یہ سب بڑے ناانصاف ہین افراسیاب
نے تمکو فرمان دیا نیلم نے مظفر ایسے نالائق کو روانہ کیا اُسنے یہ فساد برپا کیا رتبہ شناسی کا ذکر نہین
کسیکی آبرو کی فکر نہین اسد و عمرو فلک اساس رتبہ شناس ہین حقیقی کی اسوجہ سے مین نے اطاعت
کی شوکت سمجھانے سے ملکہ بہار کا مطیع ہوا اگرچہ بسبب زخم کے لڑنے کے لائق نہین ہی کہا
مادر مہربان آج شب کو تامل کیجیے زخم میرا صحت پائے کل چلکر مہران کو مارینگے یہان نیلم اپنے قلعۂ
نیلوفر مین بیٹھا ہی کہ لشکر مین ہلڑ ہوا نیلم گھبرا کے بارگاہ سے نکلا دیکھا مظفر جادو نے تمام لشکر اپنا بھگا
ڈالدیا ہار پہنے ہوے پھولا ہوا نام نیلم لیکر گالیان دے رہا ہی جیسے ہی نیلم کو دیکھا تیغ کھینچکر جا پڑا
کہا بھیجا مین تیرا ہی سر لینے آیا ہون نیلم نے غصے مین گولا مار دیا مظفر کا سر پھٹ گیا ساتھ دانتون کو

بھی اسکے قتل کیا نہنگ جادو کو بلا دو حکم دیا باغ مہران مین جا و قیدیونکو لیکر ہمارے قلعہ مین آو یہ سنکر
نہنگ روانہ ہوا دیکھا مہران جادو سب قیدیونکو لیکر بیٹھی ہی بہار کیواسطے افسوس کر رہی ہی
نہنگ حکم نیلم سے سب قیدیون کو تخت پر ڈالکر معہ مہران کے سمت قلعہ نیلوفر روانہ ہوئے
لیکن مواج قطرہ زن جو درۂ کوہ مین چھپی تھی اسکی نگاہ پڑی کہ اسد و باغبان کو نہنگ و مہران
لیے ہوے جاتے ہین تاب نہ آئی سحر کرکے جا پڑی ابر کے ٹکڑے اڑا دیئے کئی سو ساحرون کو مار ڈالا
قصد ہوا باغبان و رعد و برق وغیرہ کو چھڑالون نہنگ جادو پر تو گولا مارا کہ اسکا سر
پھٹ گیا مہران نے جب دیکھا کہ مواج میرے روکے سے نہ رکے گی تو اسنی خاک قبر
جمشیدی اڑادی مواج بیہوش ہوئی مہران نے مواج کی زبان مین سوزن زن یا اب چونکہ اسکے ہزارون
ساحر مارے گئے خود بھی زخمی ہوئی ہی شام ہو چکی اسی مقام پر بارگاہ استادہ کرائی قیدیونکو لیکر بیٹھی
اپنے سردارون کا علاج کرنے مین مصروف ہوئی ایک عرضی جملہ حالات کی خدمت شہنشاہ نیلم
مین روانہ کی کہ لونڈی اس مقام پر فروکش ہی آپ کی صاحبزادی کو بھی پکڑ لیا صبح کو لیکر حاضر ہونگی
ساحر نامہ بر ادھر چلا قضا کار مہر سپہر عیاری اک درۂ کوہ مین بیٹھے تھے دیکھا اک ساحر جا رہا ہی پردہ
تو انتہا کا تھا بشکل صرصر آواز دی میان جانے والے ذرا ٹھہر جاؤ وہ ساحر نامہ دار صرصر کو دیکھکر
اتر آیا عمرو نے حال پوچھا نامہ دار نے تمام کیفیت بیان کی کہ ملکہ مہران گلگون پوش نے
سب سردارون کو پکڑ لیا مواج قطرہ زن بھی قید ہی مین نامہ لیکر بخدمت شہنشاہ نیلم روانہ
ہوتا ہون عمرو نے جاب مارکے اسکو بیہوش کیا لباس اتار لیا درہ کو مین اسکو ڈال دیا آپ
رنگ روغن عیاری کا نکال کے جو صورت منظور ہوئی بنا کر سمت لشکر مہران روانہ ہوا یہان
مہران کو بہار و شوکت کے نکل جانیکا بڑا افسوس ہوا مواج قطرہ زن کو گرفتار کرکے
بڑی آبرو پائی مواج سے کلام سخت کر رہی ہی کہتی ہی ای ملکہ عالم آپ دختر قوت بازوے شہنشاہ
ہین آسمان جلالت کی ماہ ہین آپ نے مسلمانونکا کیون ساتھ دیا افسوس ہی کہ آپ کو قید کرکے
خدمت نیلم مین لیجاؤن کیسا شہنشاہ کو قلق ہوگا آپ سرکشی موقوف کرین مین حضور کو رہا کرکے
لیچلون مواج نے جواب دیا لاکھ جان نام اہل اسلام پر نثار ہی تو خیرخواہی نہ کر ہمارا سر کاٹ کے
روانہ کردے یہ ذکر تھا کہ کنیزین مہران کی دوڑی ہوئی آئین عرض کی حضور مبارک ہو خاتون محل

شہنشاہ ملکہ حیرت جادو تشریف لاتی ہین مہران برائے استقبال اُٹھی دیکھا حیرت جادو تخت پر سوار
تخت اُڑتا ہوا آتا ہی مہران نے جھک کر سلام کیا تخت میدان بارگاہ مین آکر اُترا پوچھا کیون مہران ہماری
ہمشیرہ کے ساتھ کیا کیا مہران نے تمام کیفیت آمد شوکت بیان کی اور سرکشی مظفر ظاہر
کی ملکہ حیرت نے کہا افسوس ہی اسوقت شہنشاہ نے اوراق دیکھے مجھکو نقش جمشیدی دیکر روانہ
کیا کہ یہ نقش جسکو دکھادو کی اُسکے دل پر نقش محبت جمے گا اطاعت کریگا مہران نے عرض کی حضور کو
اختیار ہی ان سرکشون کا اطاعت کرنا دشوار ہی حیرت تخت سے اُٹھی سامنے ملکہ مواج
قطرہ زن و رعد و برق و برق لامع موجود تھے اُنکو نقش جمشیدی دکھایا آنکھین پھر کر
باعین آنکھ کا تل بھی دکھایا اشارہ تھا کہ ہنم شہنشاہ اوج عیاری فوراً اطاعت کردین تمکو رہا کرنے
آیا ہون فوراً مواج و رعد و برق و برق لامع قدمون سے ملکہ حیرت کے لپٹ گئے کہا ہم
نمک خواران قدیم ہین خدائے نادیدہ کے سجدہ کرنے سے قلب ہمارے سیاہ تھے اسوقت قلب
روشن ہوگئے عمرو نے ان چارون کی زبان سے سوزن نکالا قصد ہوا اسد وغیرہ کو بھی رہا کرن
وہان شہنشاہ نیلم بیٹھے بیٹھے گھبرایا اوراق جمشیدی دیکھکر سر پیٹ لیا مصاحبون نے پوچھا
خیر تو ہی نیلم نے کہا غضب ہوا عمرو بصورت حیرت دربار مہران گلگون پوش مین پہنچ گیا سبکو
قتل کیا چاہتا ہی یہ کہکر اُٹھا اُسوقت آگ پہنچا کہ ساحران مذکور کی زبان سے سوزن نکل چکا قصد ہی
کہ شراب پلا کر سب کو بیہوش کرون گلابیان شراب کی آچکین کہ آسمان سے نعرہ ہوا اے
مہران ہوشیار ہوجا یہ حیرت جادو نہین ہی ساربان زادہ ہی گرفتار کرلے مہران اُلٹی تھی کہ
عمرو گلیم اوڑھکر نکل گیا مواج و رعد و برق لامع صدائے نیلم سنکر غرق زمین ہوگئے نیلم
غصے مین کانپتا ہوا زمین پر آیا مہران سے کہا خیر تو بڑی یہ ہی کہ طلسم کشا نہین رہا ہوا جو باقی ہین
اُنھین کو غنیمت جانو مین قلعہ نیلوفر مین چلکر انکو قتل کرون عمرو کو خود تلاش کرونگا بغیر اپنی جستجو کے
حصول مطلب نہوگا اُسوقت اسد غازی و سرداران باقیماندہ کو تخت پر ڈال کر قلعہ نیلوفر مین لایا
سرداران کو مع اسد ایک قیدخانے مین مسلسل کرکے مقید کیا مہران گلگون پوش کو نگہبان
کیا مطمئن ہوکر بیٹھا ہی وزیرون نے صلاح دی ان کل مقدمات کی شہنشاہ طلسم ہوشربا کو اطلاع کرنا واجب
لازم ہی نیلم نے اُسی وقت عرضی لکھی نیرنگ لینے مصاحب خاص کو دی کہ یہ عرضی لیکر خدمت شہنشاہ مین جا

کہنا حضور چاہ نیلوفر برباد ہوتا ہی بہار و شوکت و سواج و رعد و برق و برق لامع قید سے نکل گئے عمرو عیاریان کرتا پھرتا ہی اب مین خود فکر مین ہون گا آپ بھی تشریف لائیے اپنے سامنے طلسم کشا کو قتل کیجیے نیرنگ جادو نامہ لیکر چلا شہنشاہ اوج عیاری سواج و رعد برق و برق لامع کو لیکر درۂ کوہ مین آگے عمرو نے دیکھا سواج بہت بیقرار ہی کہتی ہی خواجہ آپ نے ہمکو نہ رہا کیا ہوتا طلسم کشا کی رہائی واجب و لازم تھی عمرو نے کہا آپ لوگ اسی درۂ کوہ مین ٹھہرین مین سمت قلعہ نیلوفر جاتا ہون خدا فضل کرے تو اسد کو چھڑا لاتا ہون یہ کہکر خواجہ درۂ کوہ سے نکلے بصورت مبدل اک صحرا مین پہونچے دیکھا اک ساحر اڑا ہوا آتا ہی عمرو نے آواز دی بھائی ذرا ٹھہر جاؤ نیرنگ ٹھہرا عمرو نے پوچھا بھائی کہان جاتے ہو تمام سرحد چاہ نیلوفر مین غدر پڑا ہی تم اس طرح بر پڑے پھرتے ہو ایسا نہو عمرو ملجائے جنگل مین جابجا ساحرون کے لاشے پڑے ہین ساربان زادے نے جسکو جہان پایا مار ڈالا نیرنگ نے کہا مین شہنشاہ نیلم کا نامہ لیکر بخدمت افراسیاب جاتا ہون شہنشاہ کو منظور ہی اسد کو قتل کرے یہ سنکر عمرو گھبرایا اور نیرنگ پر اپنا رنگ جمایا باتین کرتے ہوئے چلے اک مقام پر غافل پا کے حلقہ ہای کمند مارے جاب بار کے بیہوش کیا نیرنگ کو کنارے ڈالدیا نامہ لیا اسکی پشت پر طرف سے افراسیاب کی جواب بھی لکھا صرصر کی شکل بنکر قلعہ نیلوفر مین آئے نیلم کو سلام کیا بخوف وہ نامہ ہاتھ مین دیدیا نیلم نے وہ نامہ پڑھا طرف سے افراسیاب کی مرقوم تھا کہ ابھی اسد کو قتل نہ کرنا ما بدولت آکر سبکو گرفتار کر لینگے نیلم نامہ پڑھکر ہنسنے لگا کہا او ساربان زادے دھوکے کے وقت ہو چکے جب تو نے نیرنگ کو راہ مین بیہوش کیا مین نے تدبیر کر رکھی تھی بیرون نے مجھکو خبر دی تھی کہ نیرنگ پکڑا گیا عمرو بصورت صرصر آتا ہی یہ سنتے ہی عمرو نے جست کی نیلم نے سحر کیے خواجہ گرے نیلم نے پکڑ لیا ہلڑ ہوا کہ عمرو پکڑا گیا نیلم نے عمرو کو ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین مہران گلگون پوش کو بلا کر حکم دیا لو ملکہ اس گنہگار کو بھی قیدخانے مین لیجاؤ ہوشیار رہنا عمرو کو لیکر قیدخانے مین آئی عمرو قدمون پر مہران کے گر پڑا کہا اے ملکہ عالم اب مین بہت مجبور ہو چکا نیلم ایسا بیدار مغز مین نے نہین دیکھا میری صفائی کرا دو تیجل کے نیلم کے قدمون پر گرا دو مین اسد کو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا مہرخ وغیرہ کو بھی گرفتار کرا دونگا میری قدر کرین تو ایکدن مین لڑائی فتح کرا دون لشکر مہرخ کو مثل

نقش قدم شادون تمکو سلطنت طلسم ہوش ربا دلوادون تابہ طلسم نور افشان عملداری ہوجائے
مہران خوش ہوئی پاس عمرو کے بیٹھ گئی باتین کرنے لگی عمرو نے باتون مین لگاکر حباب بارا
مہران بیہوش ہوئی عمرو نے مہران کو سوزن دیگر زنبیل مین رکھا وہین سے ہتھکڑیان
بیڑیان کاٹین مہران کی شکل بنکر گھبرائے ہوئے پاس شہنشاہ نیلم کے آئی کہا شہنشاہ ذرا تخلیہ
مین چلیے اسوقت مین نے اک خبر وحشت اثر پائی ہی نیلم گھبرا کے اوٹھا خواجہ اسکو تخلیہ مین لائے
کہا حضور مین نے سنا ہی کہ صاحبقران لڑتے ہوے اپنے نواسے کی جستجو مین آتے ہین اگر
ذرا مجھے دیجیے مین جاکر دریا مین پھینک آؤن ایسا نہو یہ آکے اسد کو لیجائے نیلم آمد صاحبقران سنکر
سنکر گھبرا گیا جھولی سے اکو نکالکر مہران نقلی کو دیا عمرو نے اک جام لبریز کیا کہا حضور نوش فرمائین
کنیز اگہ کو پھینک کر حاضر ہوتی ہی نیلم شراب پیکر بیہوش ہوا عمرو نے چاہا نیلم کا سر کاٹ لون
کہ زمین شق ہوئی ایک شیر زمین سے نکلا دھڑ دکا مار کر عمرو پر چلا عمرو نے گلیم اوڑھ کر بھاگا
شیر نے نیلم کو ہوشیار کیا جب یہ اٹھا شیر نے کہا اے شہنشاہ آپ کو ساربان زادہ قتل
کرتا تھا وہ تو غائب ہوگیا آپ کو ہوشیار کیا نیلم غصے مین اٹھا کہا مین ابھی جاکر ساربان زادے
کو تلاش کرتا ہون یہ کہکر بہ قہر وغضب تمام بتلاش عمرو و مہران چلا کوئی تین کوس قلعے
سے چلا تھا راہ مین نیلم نے دیکھا کہ ملکہ مہران گلگون پوش اک نخل سے بندھی کھڑی ہی
نیلم گھبرا کر اتر آیا مہران کو کھولا دیکھا مہران گھبرائی ہوئی ہی نیلم نے پوچھا کیون قوت بازوای
ساحرہ تجھکو تمکو یہان کسنے لاکر باندھا مہران رونے لگی کہا ای شہنشاہ ساربان زادے نے
دم دیکر پکڑلیا زنبیل مین بند کیا وہانکا حال آپ سے کیا ظاہر کرون سامری جمشید کسی کی بندے
کو عمرو کی زنبیل مین نہ پہنچائین یہ شعبدہ کسی کو نہ دکھائین ہزارون لونڈیان عمرو کی کالی کالی
صورت سخت زبان بدعت گرینگی بنا دی ہر طرف سے جوتی پیزار بادر بدر کا ہلڑ جسقدر زنبیل مین
لوگ رہتے ہین آٹھ پہر عمرو ہی عمرو کہتے ہین سحر بھول گئی عمرو نے زنبیل سے نکالکر یہان درخت
سے باندھ دیا کہتا تھا اطاعت کر لونڈی کب مانتی ہی سحر بھول گئی ایک حرف بھی یاد نہین ہی
لونڈی کسی کام کی نہ رہی نیلم نے کہا نہ گھبراؤ پھر تمکو سحر سکھاؤنگا خدمت مین افراسیاب کی
لیچلونگا آب دیدہ سحر سے نہلاؤنگا مہران نے کہا مین تو کنیز ہون اب سرکار پرورش فرمائینگے

تو میری آبرو بڑھیگی نیلم نے بہت تسکین دی تخت پر اپنے بٹھالیا کہا مین تلاش مین ساربان زادے کی نکلا تھا
مہران نے کہا ابھی تو مجھکو سمجھا رہا تھا آپ کی آمد دیکھکر بھاگ گیا نیلم نے کہا اے مہران ابھی تک
تو مین اپنی حفاظت مین مصروف تھا حفاظت تو بخوبی کرلی اب کوئی مجھپر دست انداز نہین ہوسکتا
اب وہ سحر کرونگا کہ جہان عمرو ہوگا دوڑا چلا آئیگا تڑپا تڑپا کے سب کو قتل کرون
مہران بھی نیلم سے میٹھی میٹھی باتین کرتی ہوئی قلعہ نیلوفر مین آئی نیلم نے دیکھا مہران خائف
بہت ہی ساحرون کو دیکھکر ڈرتی ہے کبھی کہتی ہے اے شہنشاہ کالی کالی لونڈیان مجھکو مارنے
آتی ہین کبھی کہتی ہے بجرے پر سوار ہونگی نواڑہ کھیلونگی نیلم سمجھا رہا ہے دوپہر مین مہران نے
قیامت برپا کردی کبھی اُٹھی کبھی بیٹھی کبھی رونا کبھی ہنسی کبھی کسی کا مُنھ چڑھادیا کبھی کسی کو طمانچہ
مارا نیلم سب سے کہتا ہے یارو معاف کرو یہ زنبیل مین خواجہ کی قید رہی سحر بھول گئی یہ باتین
بدحواسی کی مین کرتی ہے اب مین آب دمیدہ سحر تیار کرونگا جب اُس سے نہلاؤنگا یہ سب باتین
موقوف ہوجائینگی انھین باتون مین عیار طرار نیر اعظم گشت چہار دانگ عالم کرکے کاشانہ
مغرب مین پہنچا کمند شعاع بازو پر سے کھولی شہنشاہ ماہ تابان تخت فلک نیلوفری پر جلوہ فرما ہوا
نیلم نے برائے احتیاط اپنی بارگاہ مین پلنگ مہران کے لیے بچھوایا نیلم شراب پیکر چھپرکھٹ پر
سویا فلکہ خوابیدہ بیدار ہوا مہران نقلی یعنے خواجہ عمرو اس صورت سے تشریف لائے ہین
اکہ تو سے ہی چکے اب منظور ہوا نیلم کو بھی گرفتار کرون اس سیاہ قلب کو دو دن زنبیل کی سیر
کراؤن یہ سوچکر اپنے پلنگ سے اُٹھے کفچہ مین بیہوشی رکھکر قریب شہنشاہ نیلم ہو پہنچے قصد ہوا کہ
بیہوشی دیکر اسکو بیہوش کرون جیسے ہی عکس خواجہ کا چھپرکھٹ پر پڑا چھپرکھٹ گرگڑا اک پایا شق ہوا
تڑانے کی آواز آئی ایک سُنہری تیلی چھپرکھٹ کے پائے سے نکلی ہان ہان کرتے عمرو کے
لپٹ گئی ہرچند خواجہ نے چاہا اپنے کو رہا کرین تیلی نے ہاتھ نہ چھوڑا شہنشاہ نیلم کو بیدار کردیا اب
جو شہنشاہ کی آنکھ کھلی دیکھا میرے سحر کی تیلی عمرو کو پکڑے کھڑی ہے اسی تیلی نے مُنھ پر خواجہ کے ہاتھ
پھیر دیا رنگ روغن بھی اُڑگیا نیلم غصے مین اُٹھا تیلی کو آفرین کی عمرو کی مشکین باندھین اب تمام
قلعہ مین ہلڑ ہوا کہ عمرو بلا کا عیار ہر رات کو بشکل مہران آیا شہنشاہ نے بچے عمرو گرفتار ہوا نیلم
عمرو کو کشان کشان لیکر بارگاہ مین آیا وزرا امرا جمع ہوئے سب نے کہا حضور جو حکم کرد

لشکر ہین اسد و عمرو وہ آپ کے قبضے مین آئے اب افراسیاب سے اطلاع نہ کیجیے ان سبکو دار پر کھینچیے
لڑائی کا خاتمہ ہو جائیگا انھین دونون کی ذات سے یہ آفتین برپا ہین اگر قید کر کے روانہ کیجیے آپ کی
صاحبزادی رعد و برق و برق اللامع کو قید سے نکال لیگئی ہین بی بہار و شوکت بھی اک باغ مین
موجود ہین راہ مین لڑ بھڑ کر چھڑا لینگے اب شہنشاہ کو اطلاع بھی نہ کیجیے فورا میدان خونی کی تیاری ہو
یہ رائے شہنشاہ نیلم کو پسند آئی حکم دیا میدانی خونی کی تیاری کیجائے عمرو کو بھی مسلسل کیا
اسد نامدار کو مع ساحران قیدی کے بلوایا اسیوقت بیرون قلعۂ نیلوفر میدان خونی آراستہ ہوا
جلادان خرس طینت میمون خصلت خرس ہائے بادیۂ ضلالت افسر لشکر جہالت وآرہ کش و تسمہ کش
و چشم کن کل اسباب سیاست مہیا ہوا دارین واسطے ان سرداران کے استادہ ہوئین لشکر
کو کمر بندی کا حکم ہوا بارہ لاکھ ساحران غدار ملازمان شہنشاہ نیلم کمرین باندھ کر حاضر ہوے
اجماع عالم انبوہ خلایق ہر سمت یہی چرچا ہے طلسم کشا کو موت کھینچکر لائی عمرو سا عیار قتل ہوتا ہے
بعض نے کہا ساربان زادے نے بڑا غضب کیا عیارون کا تار باندھ دیا صرصر بنکر عیاری
کی مہران کو لے بھاگا مہران کی صورت بنکر درخت مین ٹنگا اگر شہنشاہ اپنا انتظام نہ کرتے تو کون
پہچان سکتا شہنشاہ نیلم ثانی افراسیاب سحر و ساحری مین لاجواب ہے ایسے شخص کو گرفتار کیا
جس نے صدہا ملک تباہ کیے شہنشاہ نیلم صاحب شوکت و حشم ہے سلطنت ہوش ربا کو بچا لیا
یکایک ہنگامہ ہوا اسد غازی کو ارابے پر سوار کر کے لائے اک شیر دلیر زیور آہن جسم مین
رعب و دبدبہ مین رستم ہے نہ خوف و بیم درمیان مین ساحرون کے ارابے پر بیٹھا ہوا چہار جانب
نگران موے مشکین زلف عنبرین الجھی ہوئی گرد و غبار عارض انور پر ابروے کھنچے ہوئے تلوار
آنکھین نرگس شہلا سانچے مین ڈھلا ہوا سراپا جمال بے مثال اسد نامدار کو دیکھکر ساحران غدار
نے کلیجے پر ہاتھ رکھ لیے ہر اک کا یہی قول ہے ماہ اوج صاحبقرانی غروب ہوا ہے اس
ہوش ربا مین کیا کیا ڈرا بڑے بڑے پہلوانان زبردست کو زیر کیا چاہ نیلوفر مین یہ یوسف ثانی پھنسا
یہ گرگ بیشہ دیکھیے اس شیر کے ساتھ کیا کرتے ہین آفتاب عالمتاب شہریاری گہن مین آیا عمرو نے
جو اسد کو دیکھا کہ ارابے پر ہے قلب تھرا گیا کلیجہ منہ کو آگیا جی مین کہتا ہے کہ اے عمرو وا افسوس صد ہزار
افسوس مین نے کیا کیا کدوکاوش کی ہوش ربا مین موت لیکر آئی تھی چاہ نیلوفر مین اگر ڈوبے

یہ سرگردانی کشتی حباب طوفانی ناخدا اے عالم بچائیگا طوفان سے بیڑا پار لگائیگا بلکہ رہا ہی سرداران ہمراہی صندل و ابراہیم و بیابان و شیخ مو و باغبان وغیرہ زنجیرون سے سر ٹکرا رہے ہین ہر ایک کا یہی قول ہی ای نیلم ہمکو قتل کر شیر بیشہ صاحبقرانی کو رہا کردے یہ غیر ساحر ہین تیرا کیا کر سکینگے اگر تونے انکو قتل کیا سمجھ لے کہ قیامت برپا ہوگی انکے خون کے بہت عویدار ہین نانا انکے صاحبقران عالی وقار ہین انکے ماموں جان بدیع الزمان گردلشکر شکن طلسم خورشید نگار انکا کو فتح کرکے چل چکے ہین وقائع مین تحریر ہی چند شیران دست نبردے طلسم ہوشربا کا قصد کیا ہی ارجح نوجوان نور الدہر بن بدیع الزمان قاسم عالیشان یہ سب سرداران نامی ممالک ہوشربا پر لڑنے بھڑنے آئے ہین تیری سلطنت کو مٹا دینگے خاک چاہ نیلوفر کی اڑا دینگے نیلم تخت پر بیٹھا ہی کہتا ہی کیا مین کسی سے بایہ کمی کار رکھتا ہون صاحبقران آئینگے انکو بھی یونہین قتل کر ڈالونگا اسم اعظم بند کر دونگا مین آپ سمت کوہ عقیق جاؤنگا یہ کہکر جلادون کو اشارہ کیا جلادون نے عمرو و اسد کو لیا الا سے اتار زیر تیغ لاکر بٹھایا باغبان وغیرہ پر چند ان توجہ نہین ہی نیلم کا قول ہی خاص فتاح طلسم عمرو عیار ہو اسد بھی بیکار ہی ان دونونکو قتل کیا خار ہوشربا مٹ گیا جلادون نے عمرو و اسد کی گردن پر کونے کا خط دیا شلنگین گھلنے لگے آواز دی کیون اسد نامدار طلسم کشائی کر چکے اب وقت مرگ قریب آیا رشتہ حیات منقطع ہوا ساغر عمر لبریز ہوگیا چھلکا چاہتا ہی جو کچھ ہوس ہو بیان کرو اسد نے جلاد کو جھڑک دیا کہا کیا بیہودہ بکتا ہی مردان عالم کہین مرنے سے ڈرتے ہین نام جرأت پر مرتے ہین اگر ایک نامرد نے مکر سے گرفتار کرکے قتل کیا کیا افسوس ہی ایک تردد ہا لڑ بھڑ کر مرین بزرگونکا نام روشن کرین تقدیر نے نہ چاہا یہ آرزو لیچلے کہ اس بارہ لاکھ مین برق شمشیر چمکتی لاکھون کو قتل کرتے لڑ بھڑ کے مرتے ہماری نعش کے گرد ہزار دو ہزار سردارون کا کھیت ہوتا دیکھنے والے کہتے کسی سور کا لاشہ پڑا ہی دشمنون کے دل مین ناصور پڑتا لیکن جو مرضی پروردگار کی بندہ مجبور و ناچار ہی یہ فرما کر آنکھون مین آنسو بھر آئے طرف آسمان کے دیکھ کر پکار اٹھے ای خالق لیل و نہار ای بانی نور و ظلمت یگانہ و تنہا ہی وحدہ لاشریک ہی بدیع السموات ہی رفیع الدرجات ہی مرتبہ ہلاکت سے بچالے ہاتھ سے ساحرونکے نجات دے تیرے نزدیک سب آسان ہی بندون پر ہر وقت ترا احسان ہی یہ کہکر اسد رو دیا گرد ہزارون جادوگر کھڑے ہین غلغلہ ہی جلد قتل کر دیجیا جھولیون مین پتھر بھرے کھڑے ہین گستے ہین حکم سامری

جمشید ہم جوان لوگون پر اک وار کریگا سامری اُسکو ثواب عظیم دیگے اس خیال سے ہر کس ہتیار
ایک ایک حربہ بکرین ہزارون تلوارین علم نیزے اُٹھائے ہوئے مشتاق ہین کہ جلاد ہاتھ مارے سر ٹپکے
گرے ہم بھی بڑھکر حربے لگائین ثواب حاصل ہو قتل سے طلسم کُشا کے تسکین دل ہو اسد و عمرو
وغیرہ نے جو بیقرار ہو کر دعا کی باب اجابت وا ہوا دعا قبول ہوئی سعادت حصول ہوئی زمین تھرائی
رعد و برق و برق لامع و مواج قطرہ زن زمین سے نکلے رعد نے چیخ ماری برق کڑک کر گری اور
برق لامع نے زلف شعلہ خیز کھولی مواج قطرہ زن نے ہزارون کو مار کر پہلے عمرو و اسد کو رہا
کیا عمرو نے اُٹھتے اُٹھتے اگلے لعل سخندان کا بازو پر اسد کے باندھ دیا اسد نے نعرہ کیا نعرہ اسد

اسد صف شکن شاہ عالیجناب
نظر کردہ شہپر پروردگار
شہنشاہ نام آور کامران
سنم انیم سرکوب افراسیاب
اسد شہسوارم کہ در روز جنگ
اسد شیر دل ابن صاحبقران
ابن پہلتن نامور نامدار
بدرم دل شیر و چرم پلنگ
اک سوار کو مار کر مرکب لیا

تلوار کھینچکر مجمع ساحران پر پہاڑ ہے عمرو نے بھی اُٹھتے اُٹھتے نعرہ کوہ شگاف کیا نعرہ عمرو

عمرو ہون عیار صاحبقران
زمانیکا مکار غدار ہون
اُرادون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون
مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
نہ پائے مری گرد پاپوش کو
تراشندہ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
دوندہ جہان گرد طرار ہون

حقۂ آتشبازی مارا کئی سو مارونکو جلایا برق لامع نے جھٹکر

باغبان وغیرہ کو رہا کیا باغبان نے اُٹھتے اُٹھتے چند سنگریزے مارے پتھر برسنے لگے بہت سے
سنگدل مرے قیامت برپا ہوئی نیلم نے دیکھا چند عرصے مین ان ساحران نامی نے لاکھ ساحر مار کر
ڈالدیے کوئی انسے مقابلہ نہین کرسکتا مواج قطرہ زن اسد نامدار کی رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے
لڑرہی ہی نیلم یہ گستاخی دیکھکر جل گیا للکارا کہ او گیسو بریدہ ننگ خاندان کیا مین اس بلوے سے
ڈرونگا چشم زدن مین سب کو قتل کردونگا اب نیلم سنبھلا سحر کرتا ہوا بڑھا کبھی باغبان کے سحر کو
ہٹایا کبھی بہار پر جا پڑا صندلان و ابراہیم نخیر ساحر ہر مقام پر سحر مین ساحرونکے بھنس جاتی ہین
اسد اگر اپنے سردارونکو بچاتے ہین انکے اوپر ثواب سحر تاثیر نہین کرتا کہ بازو پر بندھا ہی لڑائی
گھمسان کی ہو رہی ہی عین گرمی جنگ ہی کہ پھولونکی خوشبو آئی ہوا ٹھنڈی چلی پھولون نے آنکھین

کھولین غنچہ ہائے گل مسکرائے درخت وجد مین آئے سب نے سر اُٹھا کر دیکھا ملکہ بہار جادو زیورین پھولون کے لدی ہوئی **شوکت جادو** تخت پر سوار بطور سپہ سالار لشکر ملکہ بہار دور سے جو یہ ہنگامہ دیکھا کہ اسد نامدار پر یہ یورش ہی وہ شیر نہنگانہ پلنگانہ رستمانہ جنگ کر رہا ہی نیلم نے سنبھلکر ایسے دو چار سحر کیے کہ **رعد و برق و برق لامع** زخمی ہوئے بہار گلدستہ لیکر جا پڑی **شوکت** نوجوان تلوار کھینچکر مجمع ساحران مین گھس پڑا اتنا حرف بہار نے کہا ای نور نظر ہمارے افسر لڑ رہے ہین جرأت کو دیکھو بارہ لاکھ پر چند کس شمشیر زنی کر رہے ہین لیکن طلسم کشا کا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہین اس لڑائی مین سب طرح کی فکر ہی اپنے سردار ونکی بھی فکر لیتے ہین ساحرونکو جواب بھی دیتے ہین ایسے رفیق پرور صاحب لیاقت افسر کسکو ممکن ہوتے ہین ہٹیا انکو بڑھکر بچاؤ **شوکت** مجمع عام مین گھس پڑا گرتے گرتے کئی ساحر مارے **شوکت** کی فوج بھی آ پڑی لڑائی کا اسد کے خاتمہ تھا آنے سے بہار کے پھر رنگ جما فصل کی کیفیت **شوکت جادو** کی شوکت اسد کی جرأت بہار گلدستہ مار کے جھنجھانے طولانی تیار ہوئے ہزار ونکے قلب الٹ گئے دیوانہ وار سر ٹکراتے تھے جوش محبت بہار مین یہ غزل گاتی تھے

ساماں ہی ابر کا اُٹھون پہر برسات مین
چین سے سوتے ہین کمل تان کر برسات مین
کون بجلی کے سوا دلسوز ہی جو یار تک
روز در پیش اسکو رہتا ہی سفر برسات مین
بند ہونگی ہی اشکونکے خدا سے آرزو
جسطرح آ ملتے ہین جگنو بیشتر برسات مین
زاہدان خشک کمبخت اپنی حیات پر رہے
توبۂ مئ ٹوٹ ہی جاتی ہی ہر برسات مین
بوند جو گرتی ہی شق ہوتی ہی مثل دل زمین
جھیلئے جو آئے آفت جان پر برسات مین

آبرو رکھیو الٰہی چشم تر برسات مین
میکدہ رندونکا یارب حشر تک قائم رہے
میری بیتابی کی پہنچا دی خبر برسات مین
چار بوندین خاک پر میری بھی پڑ جائین اگر
کھولدی ہی یہ دعا اٹھون پہر برسات مین
تابش داغ جگر کیونکر نہ رونے سے بڑھے
سبز بہتیرے ہوئے سوکھے شجر برسات مین
رعد کی فریاد اپنا نالۂ دل ہو گیا
گریۂ عاشق کا ہی اب کی اثر برسات مین
بادہ نوشی ساتھ غیرونکے وہ کرتا ہی جلال

ہم فقیرونکو نہین درکار گھر برسات مین
زاہد مغرور کا ڈھجائے گھر برسات مین
جام مئ کا دور زاہد آج کل کرتا ہی کب
اسمین تھا ادبار کیا تیرا ضرر برسات مین
آہ رونیمین شرر افشان ہی یون فرقت کی شب
دھوپ ہو جاتی ہی اکثر تیز تر برسات مین
لاکھ کچھ ہو ابر کے جھیلو مین آجاتے ہین ہم
بنگیا کالی گھٹا دود جگر برسات مین
پیر کر اُس تک پہنچیے ہو سمندر بھی اگر
پی رہے ہین ہم یہان خون جگر برسات مین

عاشقان بہار وجد مین جھومتے پھرتے ہین مثل شرابیونکے گرتے ہین ہائے بہار ہائے بہار کے نعرے بلند ایک ایک عاشق تن دردمند ہوا اسے سردچل رہی ہی بہار نے اگر **رعد و برق و برق لامع** کو بھی سنبھالا موج

بھی انتہا کی زخمی ہوئی تھی بہار نے اپنا دوپٹہ رنگین پھاڑ کر سر مین مواج کے باندھا گویا کمر لڑائی پر بند ہوائی مواج کو بھی جوش آیا کڑک کڑک کڑک کر گرنے لگی سیکڑون کو ڈبو دیا الٹے سحر سے کبھی پانی برسا کبھی چشمہ پیدا ہوا کہین نہر بنائی ہزارون نے آبرو ڈوبے چاہ نیلوفر مین قیامت برپا ہی نئی بات ہی چاہ مین دریا بہ رہا ہی شہنشاہ نیلم نے قیامت برپا کر دی لشکر سے سحر کرتا ہوا نکلا جھولی مین ہاتھ ڈالا خوبروئی دکھائی روئی کا گالا بلند ہوا اک ابر سرخ لہرا کر آسمان پر آیا وہ ابر کڑک کا گرجا خون برسنے لگا جسپر قطرہ پڑا نابینا ہوگیا مواج نے آواز دی ای ملکہ بہار اپنے کو بچاؤ میری بینائی مین فرق آیا قلب تھرایا مجھکو کچھ معلوم نہین ہوتا بہار نے کئی گلدستے ابر پر مارے گلدستے تا بہ ابر نہ پہنچے جلکر زمین پر گرے اُن قطرات خونی نے صدہا نخل پھولونکے ساختہ بہار جلا دیے شوکت بھی انتہا کا زخمی ہوا اُس ابر نے سب کو نابینا کیا بیقرار ہوکر چلاتے تھے اہالیان لشکر شوکت قتل ہونے لگے سبکو زندگی سے یاس ہوئی بیقرار ہوکر اپنے پیدا کرنے والے کو پکارنے لگے اسد نامدار پر بلوہ ہونے لگا نیلم نے اشارہ کیا ارے نامردو ساحرون کو مین نے نابینا کر دیا اب تو ہوش مین آؤ آنکھین کھولو بلوہ کرکے اسد کو پکڑلو اندھون کو مار ڈالو لاکھون ساحر وغیر ساحر اسد نامدار پر ٹوٹ پڑے یہ شیر دلیر ہر چند کہ انتہا کا زخمی ہوا اُسی صولت و شوکت سے لڑ رہا ہی کبھی مواج کو بچایا کبھی بہار کے قریب آیا کبھی باغبان کو سنبھالا اس آمد و رفت مین صدہا زخم کھائے تمام جسم فوارہ بنگیا گورا گورا جسم تیرون سے چھن گیا یقین تھا کہ لڑتے لڑتے گھوڑے سے گر پڑونگا ساحر بے لڑے گرفتار کر لینگے عالم یاس طرف آسمان کے دیکھکر پکارا کہ ای خالق لیل و نہار و ای پروردگار تو ہی اس بلائے آسمانی سے بچائیگا

توگوئی ہر آنکس کہ در رنج وتاب
دعائے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہا نندہ دانم ترا

درین عاجزی چون نخوانم ترا دیگر ہر کس بہ کسے نالد و مارا تو بسے
من بیش کہ نالم کہ مرا نیست کسے

بیقرار ہوکر جو اسد نے دعا کی فوراً دعا قبول ہوئی برق چمکی دیکھا سب نے ملکہ لعل سخندان عاشق جمال اسد نوجوان و ملکہ ماران زمین کن و اسرار صف شکن بڑے زور و شور سے آکر پہنچین ایک طرف سے نعرہ ہوا منم شہنشاہ کوکب روشنضمیر صاحب جاہ و توقیر نعرہ

منم مالک ملک افسونگرے
دلیر و قوی پنجہ انجم سپاہ

منم رائج سکۂ ساحرے
منم گوہر بحر جاہ و جلال

منم صاحب شوکت و عز و جاہ
منم آفتاب سپہر کمال

جلالت شعار و فریدون حشم | قوی دست و بازو و رستم شیم | شہنشاہ کوکب شہر بے نظیر
ملقب بہ القاب روشن ضمیر | لعل سخندان و ملکہ اسرار و ماران زمین کن جو آگر گرین ابر

کے حال سے آگاہ نہ تھین لڑتی ہوئی قریب اسد آئین اُس ابر سے جو چند قطرات خونی گرے
اُنکی بھی بینائی مین فرق آیا لیکن کوکب روشن ضمیر بادشاہ طلسم نور افشان یہ پہلے ابر پر آگر گرا
دو تین گولے ایسے مارے ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا ایک ساحر سیہ فام بد انجام موسوم بہ کوہان
فیل پیکر ابر مین چھپا ہوا سحر کر رہا ہی اُسی کے سحر نے یہ آفت برپا کی کوکب نے جو اِس ساحر
سیہ فام کو دیکھا وہ بھی مثل رعد گرجتا ہوا کوکب پر آپڑا کوکب روشن ضمیر نے تلوار کو تلوار پر روکا
ہزار ہا شعلہ ہاے آتش بھڑک کر کوکب پر گرے کوکب نے دریا دکھائی پانی برسا کر وہ شعلے
بجھائے تیغ برق مثال کا وار کیا تیغہ تڑپ کر اُس کوہ پیکر پر گرا خرمن حیات کو جلا دیا نامرد کے
دو ٹکڑے ہوئے اسکے مرتے ہی منصوبات چاہ نیلوفر سب مٹنے لگے آندھی سیاہ اُٹھی بہت سے
مکان گرے کچھ باغ جلے دیوارین قلعۂ نیلوفر کی تھرّائین پھاٹک قلعے کا گرا خندق مین یا تو پانی جوش
مار رہا تھا کھولکر خشک ہو گیا بعد عرصہ دراز آواز آئی گشتی مرا نام ہی کوہان فیل پیکر بود اب نیلم
گھبرایا کوکب نے باران سحر برسا کر ہمراہیان اسد کو بینا کیا اب جم کر تلوار چلی مرنے سے
کوہان کے طریقے سے ظاہر ہوتا ہی کہ اسی کوہان کے منصوبات چاہ نیلوفر بنائے ہوئے تھے مرتے ہی اسکے راستے
کھلے ایک طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی نیلم نے دیکھا شہنشاہ لاچین مع ملک جہاندار شاہ و جملہ
سرداران نامی مثل معماز وغیرہ عین گرمی جنگ مین آکر پہونچے لاچین نے آتے ہی قیامت برپا
کر دی زمین ہلا دی جہاندار شاہ نے فوراً سحر کر کے برج بنایا وہ توپین مارین تمام اہالیان چاہ
نیلوفر کو توپ دم کر دیا لاشون سے میدان بھر دیا نیلم کو ٹوکا کہ او نمک حرام بد انجام مین نے تیرے
ساتھ کیا برائی کی تھی تو نے خزانہ کاٹا افراسیاب نمک حرام کو زور دیا اب سامنے آکر مقابلہ کر دیکھون
تو نے کیسا سحر حاصل کیا ہی لاچین نے جو کئی مرتبہ للکارا ہر چند دل نیلم کا ہل گیا جس مالک کی برسون
ملازمت کی عزت و آبرو پائی اُسکے سامنے کیا جرأت چلے کلیجے پر پتھر رکھکر سحر کرتا ہوا بڑھا لاچین نے
تیغہ کھینچا نیلم بربس پڑا بہت سحر کیے ہر مرتبہ لاچین خوش آئین گنبد آتش مین مخفی ہو گیا پھر برق بنکے
نکلا گنبد آتش کو ہٹایا سب سحر دفع کیے کوکب نے فوج پر گھیرا ڈال دیا لعل سخندان نے آگ

برسا دی یاران وا سرار نے بڑھکر بڑے بڑے نامی ساحرونکو مارا لاچین نے بشوکت تمام نیلم بدانجام
پر ہاتھ تیغۂ برق تاب کا مارا اس روسیاہ نے سپر سحر کو اُٹھایا تلوار تڑپکر گری سپر کے دو ٹکڑے ہوئے
نیلم کا سر زخمی ہوا لوٹ مار کر بھاگا شکست فاش ہوئی اس ظالم کی رسّی دراز ہی نہایت شعبدہ باز ہی
پھر کسی مقام پر اسکا ذکر کیا جائیگا زخمی ہو کر نکل گیا دو چار سو ساحرون نے نیلم کا ساتھ دیا بلطفی
سے بھاگا جب نیلم بھاگ کر نکل گیا اہالیان قلعۂ نیلوفر نے شہنشاہ لاچین کو دیکھا رئیسان شہر و وزیران
مملکت آکر قدمبوس ہوئے چادر ملنے لگی ساحران خودسر نے امان مانگی لاچین نے بڑے
بڑے نامی ساحر اسد کے قدمون پر لا گرائے اسد نے تلوار کو نیام انتقام مین کیا بفتح و
فیروزی فرد کش ہوئے ملکہ مہ جبین الماس پوش بھی آکر پہنچین قلعۂ نیلوفر مین تخت طاؤسی
بچھا دربار دربار آراستہ ہوا لاچین نے خواجہ کی بڑی تعریف کی کہا ای شہنشاہ اوج عیاری
حقیقت مین آپ فتاح طلسم ہوش رُبا ہین آپ جرأت و عیاری مین یکتا ہین کوکب بھی زخمی ہوا تھا
یہ تو رخصت ہو کر طرف طلسم نور افشان کے چلا لاچین سے صلاح ہوگئی کہ انشاء اللہ اب
سامان لشکر کشی طرف کوہ ہفت رنگ کے ہونا چاہیے لاچین نے کہا کہ ای کوکب میرا بھی
یہی قصد ہی لیکن ہر امر وقت پر موقوف ہی ہمکو بڑے بڑے تردد و انتشار ہین کُل خیر خواہان دولت
بیقرار ہین زبانی طائران سحر کی خبرین معلوم ہوئین کہ افراسیاب نے سترہ سو پہلوانان
صف شکن و تاجداران پُرفن اٹھارہ سو ملک سے چھانٹ کر واسطے رُوکنے دریاے نیل کے
بھیجے ہین مجمع عام ہی ہم تم وہان بیکار ہونگے لشکر مین جو غیر ساحرون کو خیال کرتے ہین
اٹھارہ امیرزادے ہمراہیان طلسم کشا و بارہ ہزار قزاق و صندلان صندلی پوش ہین
اگر سب غیر ساحر جنے جائین ادنے اعلے از پیر تا جوان خرد و کلان لاکھ آدمی سے زیادہ نہونگے
اسد نامدار کیونکر تابہ دریاے نیل پہونچینگے اسد نے کہا ای لاچین و کوکب اسکا خیال نکرو
اس مصرع کے پابند رہو مصرع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست * سب خاموش
ہوئے اس مصرع کے پڑھنے سے سب کے دلونمین قوت آگئی عرض کی ای شہریار انشاء اللہ
اُس لڑائی کو بھی فتح کرینگے لاچین نے عرض کی اب حضور یہان ٹھہرنے کا قصد نہ کرین مین
جملہ سرداروں کو تخت پر سوار کرکے مقام لشکر پر چلتا ہون حضور بھی کہین راہ مین نہ ٹھہرین

یا حضور ہی تخت سحر پر سوار ہو لین اسد نے کہا آپ لوگ چلیے مین شکار کھیلتا ہوا آتا ہون ساحرون کا
میرے ساتھ کوئی کام نہین ہی پروردگار عالم معین و مددگار ہی انشا اللہ مین بہت جلد شکار سے بخیر
وخوبی واپس آتا ہون صرف برق او بیس ہزار غیر ساحرون کو ساتھ لیا شکار کھیلتے ہوئے چلے
سابق مین خدمت ناظرین والاتمکین مین گذارش کیا تھا کہ نور الدہر بن بدیع الزمان گرد
لشکر شکن قریب کوہ ظلمات خورشید روشن ضمیر کے لشکر سے لڑے تھے زخمداری مین انکو
مرکب نکال لے گیا اک مرا کر گرایا اس حوالی کا حاکم قیلاب قوی ترکیب براے سیر قلعہ
سے نکلا بیہوشی مین نور الدہر کو اٹھا لایا پہلے تو صورت دیکھکر بہت خوش ہوا تھا کہ شاید اس
جوان کو مال کیواسطے فراقون نے زخمی کیا اسکا علاج کرونگا اپنا ملازم بناونگا لشکر کا اپنے
افسر کرونگا جب قلعے مین لایا اور ٹانکے لگائے دیکھا اسنے کہ ہاتھ مین اس جوان عالیشان کے
اک مہر کی انگوٹھی ہی اسکو چھپا یا دریافت ہوا کہ یہ جوان فرزند بدیع الزمان گرد شکن نبیرہ
امیر حمزۂ صاحبقران عزیزدار طلسم کشا یعنے اسد نوجوان ہی اسکو تو قتل کرنا واجب لازم ہی
اس بہیانے بیرون قلعہ میدان خونی کی تیاری کی نور الدہر کو لاکر زیر تیغ بیٹھایا قصد ہی کہ حکم اول
دون میدان خونی کی تیاری لو ہو ہی چکی ہی اک دو کلمہ داستان اسد نوجوان سے جب تک
سن لیجیے کہ برق او بیس ہزار فوج کو ساتھ لیے ہوے سکار کھیلتے ہوئے آتے تھے ایک
منزل پر آکر فروکش ہوئے بارگاہ وغیرہ استادہ ہو رہی ہی اسد غازی کنارے اپنے لشکر کے
ٹہل رہے ہین برق شاہزادے سے دست بستہ عرض کر رہا ہی کہ اے آقا ان مقامات پر زیادہ
ٹھہرنے کا قصد نہ فرمائیے گا کیونکہ افراسیاب نے نہین معلوم لشکر مین کیا قیامت برپا کر دی
ہوگی اسد فرماتے ہین اے خیرخواہ دولت واقبال واے ہی خواہ حشمت وجاہ وجلال مجھے زیادہ
مقام کرنا منظور نہین ہی یہی چاہتا ہون جہان تک ہو جلدی ہی ہو کہ تصویر ملکہ مہرخ و مہ جبین وغیرہ
آنکھون مین پھر رہی ہی دل میرا بیقرار ہی افراسیاب ہمیشہ اسی کا خواستگار ہی کہ مہ جبین کو
آزار پہنچائیے اہالیان لشکر کھانے وغیرہ سے فرصت پالین تو کمر بندی کا حکم دیدو رات ہی کو کوچ
کرین دو منزلہ سہ منزلہ کرکے پہونچین برق نے بھی اس راے کو پسند کیا افسران لشکر کو اسی وقت حکم
پہونچایا کہ رات ہی کو آقا کوچ کرینگے اہالیان لیکر جلدی کر رہے ہین چار گھڑی دن باقی ہی کہ صحرا سے

گرداوری جہان نور الدہر بن بدیع الزمان گردلشکر شکن قید مین اس مقام کے افسر کا بھائی
سہراب قوی ترکیب واسطے شکار کے نکلا تھا یہ خبر سن چکا ہے کہ بڑے بھائی صاحب نے کسی
مسلمان کو گرفتار کیا ساٹھ ہزار فوج ولشکر لیے ہوے جاتا ہے اثناے راہ مین فوج ظفر موج
اسد شیر کو دل کو دیکھکر رکا اپنے ساتھ والون سے کہنے لگا یارو دریافت تو کرو کہ یہ کسکی فوج ہے
ہرکارون نے خبر دی کہ یہ فوج طلسم کشا ہی جنگ جاہ نیلوفر کو فتح کرکے طرف اپنے لشکر کے جاتے
ہین سہراب قوی ترکیب خوش ہوگیا باچھین کھل گئین کہا آج کل اقبال ہمارا یاور ہے ہمارے
بھائی صاحب نے بھی اک مسلمان کو گرفتار کیا ہے ہم خاص طلسم کشا کو گرفتار کرکے خدمت مین
افراسیاب کی لیے جاتے ہین افراسیاب بہت خوش ہوگا یہ کہکے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہون
بدولت طلسم کشا سے جنگ کرینگے زندگی سے اُس بیٹہ صاحبقرانی کو ننگ کرینگے صبح ہوتے ہی
حکم دیا کہ طبل جنگی بجے اُو برق نے آکر اسد کو خبر دی کہ سہراب قوی ترکیب نام اک پہلوان
آپ کے مقابلے اُترا ہے طبل جنگی اُسی نے بجوایا ہے اسد نے کہا ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی
طبل جنگی بجے افسوس یہ ہے کہ سفر معطل رہا لیکن انشاء اللہ سر میدان اسکو شکست دیکر چند ساعت
اس میدان مین نہ ٹھہرینگے لڑتے ہوے چلین گے لشکر ظفر اثر اسد نامدار مین بھی تیاری ہونے
لگی سرداران اسد نے بارگاہین وغیرہ لدوائین میدان کارزار مین آئے اُدھر سے سہراب
قوی ترکیب مع فوج جنگی کے میدان کارزار مین آکر صف آرا ہوا اسد کو حقیر جانکر خود میدان
کارزار مین آیا پکار کر آواز دی کہ طلسم کشا کون ہے اور کہان ہے آئے میرے مقابلے کو مین خاص
طلسم کشا سے جنگ کرونگا اسد نامدار نے مرکب صبا رفتار کو بڑھایا مقابلے مین سہراب
قوی ترکیب کے آئے سہراب قوی ترکیب دیو خصال اس آفتاب جمال کو دیکھکر خوش
ہوگیا دل سے کہنے لگا یہ تو میری تلوار کے بار کا بھی نہ متحمل ہوسکیگا گردن پکڑ کے کھینچتا ہوا اسکو
سامنے افراسیاب جادو کے لیجاؤنگا دل مین شہنشاہ کے گھر کرونگا قوت بازو کھلاؤنگا
خوب ظاہر اکہ یہ جوان اب تک مرد ساحران سے لڑا ہوگا ورنہ یہ تو اک معشوق دلفریب ہے
اس سے سوال سامری پرستی کرونگا اگر سامری وجمشید کو سجدہ کریگا تو مین اسکے واسطے
افراسیاب سے سفارش کرونگا اسکو بچاؤنگا اپنے لشکر کا بادشاہ بناؤنگا دل ہی دل مین خوش

ہو رہا ہی یکایک اپنے زور کے بل مین مثل مار سیاہ بل کرتا ہوا اسد صف شکن پر جا پڑا نیزہ چلنے لگا
اسد نے تنگ کر دیا چند ساعت مین نیزہ اُسکا ہوائی کیا اب تو سہراب قوی ترکیب گھبرایا
چہرے پر اُسکے ہوائیان اُڑنے لگین غصے مین تیغہ کمر سے کھینچ لیا خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا
اسد نامدار نے گھوڑا بڑھا کر تلوار کو تلوار پر کاٹا خبردار کہکے ہاتھ مارا وہ سیاہ سے نے سپر کو
چہرے کی پناہ کیا تیغہ اسد تڑپ کر گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے خود کو کاٹا خود کو کاٹکر
سر پر پہونچا سہراب قوی ترکیب نے داستانہ مارا تیغہ اسد نکل گیا اسد نے دوسرا
ہاتھ مارا سہراب کے گینڈے پر پڑا گینڈا مارا گیا یہ بچا گینڈے سے گرا یہان فوج دوڑ
پڑے اسد نامدار دریاے فوج مین غوطہ زن ہوئے سہراب قوی ترکیب کو اہالیان
فوج لیکر بھاگے وہ چاہتے ہین اپنے افسر کو لیکر نکل جائین ہاتھ سے اس بیشہ صاحبقرانی
کے امان پائین ہمراہیان اسد نے جمکر شمشیر زنی کی پانوان انکے نہ تھم سکے اسد نامدار نے
بڑھکر علم فوج کو بھی قلم کیا افسران فوج مارے گئے فوج سہراب قوی ترکیب کو شکست
فاش ہوئی طرف سہراب کے بھاگے شاہزادہ اسد نے پیچھا کیا شب کو تو حکم دیہی جنگ کر
بارگاہ مین سیتے ہمراہ کارگذاران لشکر نے سب سامان تیار کر لیا ہی شیران دشت نبرد گویا
شکار کھیلتے ہوئے جاتے ہین سہراب قوی ترکیب کبھی ٹھہرا کبھی بھاگا فوج شکست خوردہ
تھم نہین سکتی زخم سر کو سہراب قوی ترکیب نے باندھا ہی چاہتا ہی کہ فوج کو روکون وہ
شکست فاش ہوئی ہزار کد و کاوش کرتا ہی فوج نہین رکتی اسد نامدار نہنگانہ پلنگانہ لڑتے
ہوئے فوج سہراب کو بھگاتے چلے آتے ہین ہزارون کو قتل کیا مال و اسباب لوٹ لیا
نقد جان کو غنیمت جانکر ہمراہیان سہراب بصد پیچ و تاب بھاگے ہوئے چلے آتے ہین اب
سہراب قوی ترکیب نے ساتھ والون سے کہا مسلمانون کے ہاتھ سے امان ملنا دشوار ہی
یہ طلسم کتنا بلا ہے سبے دربان آفت روزگار یہان سے بھاگے ہوئے سیدھے بھائی صاحب کے
قلعے مین چلو وہ اس سرکش کو قتل کرینگے ما بدولت تو زخمی ہوگئے اب اہالیان فوج اس نمدار کو
لیے ہوئے طرف قلعہ قیلاب قوی ترکیب کے چلے یہان وہ وقت ہی کہ قیلاب قوی ترکیب
نور الدہر بن بدیع الزمان کو دلشکر شکن کو قتل کیا چاہتا تھا کہ اسد نامدار آکر پہونچا اسی مقام پر

سہراب قوی ترکیب کو مارا جب نور الدہر پر نگاہ پڑی اسد تو عاشق جمال نور الدہر ہین
جن صاحبین نے دفاتر دیکھے ہونگے حال اسد و نور الدہر اُنپر واضح ہوگا ایرج نامے مین بھی
سب داستانین موجود ہین اسد صف شکن نعرہ کرکے جا پڑے نور الدہر نے جو اسد نامدار کو
بعد عرصے کے دیکھا خانہ زور مین آکر قید توڑ ڈالی اک سوار کو مارکر مرکب لیا اُسپر سوار ہوکر
لڑنے لگے اسد بیقرار ہین چاہتے ہین اُڑ کر کسی طرح اپنے بھائی کے پاس
پہونچ جاؤن یہ بھی حقیر تحریر کرچکا ہی کہ جب جنگ مغاویہ مین زخمی ہوکر نور الدہر غائب ہوئے
ملکہ مخمور سرخ چشم فوراً اٹھا اُس زرین بال پر سوار ہوکر برائے تلاش چلی تھین شکیل خان
و مہران قوی بازو وغیرہ کو حکم دیا کہ آپ لوگ لشکر لیکر عقب مین آئیے اب یہان کا نوبین
نہ اُلجھیے مین تلاش مین شاہزادے کی جاتی ہون ایسا نہو دشمنون پر اُنکے کوئی اُفتاد پڑے
اُس وقت مخمور آکر آسمان پر چمکی دیکھا نور الدہر لڑ رہے ہین فوج قیلاب قوی ترکیب کا
بلوہ ہی مخمور سرخ چشم کو تو اور ہی کچھ منظور ہی یہ خیال ہی کہ حمزہ مشکل گلے مین شاہزادے کے
موجود ہی اگر یہ لڑتے بھڑتے تا بہ دریائے نیل پہونچین اور زہر سرکو ا دین تو قلب کو قوت
اور روح کو راحت ہو سب مین مشہور ہو جائے کہ شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان
گردلشکر شکن نے طلسم فتح کیا سب میرے ممنون و مشکور ہون بس اسی وقت آکر ایک گلنار سحر
سے تیار کیا اسطرح کڑک کر گری کہ سبکی آنکھین جھپک گئین نور الدہر کو مع مرکب اٹھا لیا کوئی
سمجھ نہ سکا کہ یہ کیا معرکہ ہوا مخمور نور الدہر کو لیکر نکل گئی انکا ذکر وقت جنگ دریائے نیل
تحریر کرونگا اسد نامدار نے بڑھکر فوج کو درہم و برہم کر دیا ہر چند کہ فراق نور الدہر مین
بہت تڑپے لیکن نہ سمجھے کہ میرے بھائی کو کون لے گیا اسی غضب مین فوج قیلاب
قوی ترکیب کو درہم و برہم کر دیا قیلاب زخمی ہوکر بھاگا قلعہ بند ہوا توپین ماریں چند ملازمان
شاہزادہ اسد صف شکن اُڑ گئے برق نے اسد نامدار کو روکا کہ شہریار شام ہو چکی ہے
صبح کو قلعہ کا انتظام ہوگا رات کی یورش کرنے مین سب بندگان خدا ناحق مارے جاینگے
شاہزادہ اسد شیر دل سامنے قلعے کے آکر فروکش ہوئے قیلاب قوی ترکیب گھبرایا کہ
اب بوقت سحر اس شیر کو کون جواب دیگا اسی بجای کی ہیمونہ جادو آشنا ہی رات ہی کو اُسے نامہ لکھکر

لکھکر بلوایا میمونہ سے سب حال کہا کہ طلسم کشا نے مجھکو گھیرا ہی مین جرأت مین اُسکا ہمنبرد نہین ہون
میمونہ نے کہا مین برف برساکر سبکو ٹھنڈھا کرون صبح کو چلکر خاتمہ کرنا یہ رائے اُس نامرد کو پسند آئی اسباب
سحر درست کرکے میمونہ ایک گوشے مین آکر بیٹھی سحر کرنے لگی لکۂ ابر سیاہ آسمان پر آیا لشکر اسد پر برف برسنے
لگی ہمراہیان اسد جابجا بیہوش ہوکے گرے اسد کے بازو پر لعل سخندان کا بندھا ہی اُنپر
سحر نے تاثیر نہ کی میمونہ قیلاب کو اُس بھروسے لے نکلی کہ اب سب بیہوش پڑے ہونگے چلکے مار لونگی میمونہ
اُس خیمے مین گھس ہی آئی جہان اسد نامدار بیٹھے تھے شور و شر سنکر بیدار ہوے ہین قبضے پر ہاتھ ڈالکر اُٹھے
میمونہ نے کہا یہ جوان خاموش بیٹھا ہی مین گرفتار کرلون جیسے ہی اُسنے ہاتھ بڑھایا اسد نے کلائی تھام کر ایک طمانچہ
مارا سر میمونہ کا اُڑگیا ساتھ والونکو ہوش آیا قیلاب نے چاہا بھاگ کر نکل جاؤن اسد نے بڑھکر اُسکی
بھی گردن کا لی کمر مین ہاتھ ڈالکر اُٹھا لیا قیلاب ملعون مکر سے مسلمان ہوا کہا حضور غلام کی دعوت
قبول کرین مکر سے اسد کو قلعہ مین لایا بیہوشی پلاکر بیہوش کیا آہن گردن کو بلایا مسلسل و مطوق کرکے
ارابے پر سوار کرلیا اہالیان لشکر سے کہا اس جوان کو خدمت افراسیاب مین لیچلین ارابے پر سوار
کرکے لیچلا ایک منزل پر اُترا ہامان جادو برآمد افراسیاب جاتا تھا اُسنے خبر سُنی کہ قیلاب قوی ترکیب
نے طلسم کشا کو مکر سے گرفتار کیا ہی قید کرکے لیے جاتا ہی ساتھ والون سے کہا بڑے تعجب کی بات ہی
عمر ساحر پہلوان اتنا بڑا نام پیدا کرے ہزارون ساحر اسی فکر مین سرگردان ہین کہ طلسم کشا کو پائین سامنے
افراسیاب کے آبرو بڑھائین مین اس جوان کا سر لیکر جاؤنگا یہ کہتا ہوا دربار مین قیلاب کے آیا برائے
تعظیم قیلاب اُٹھا ہامان نے کہا ای قیلاب قید طلسم کشا ہمارے حوالے کردو تم بھی چلو کچھ بطور انعام
دلوا دینگے قیلاب نے کہا میری معشوقہ قتل ہوئی ہزاران بندگان لات و منات مارے گئے تب
مین نے اس جوان کو گرفتار کیا مین ہرگز نہ دونگا کیا مین شہنشاہ کا خراج گذار نہین ہون ہامان جانتا تھا
کہ قیلاب ساحر نہین میرا کیا کرسکے گا سخت کلامی کرنے لگا ہامان نے غصے مین ایک گولا مار دیا قیلاب
کا سر پھٹ گیا سحر کرکے اسکی فوج کو بھی بھگا دیا اب سوچا کہ طلسم کشا کے مددگار بہت ہین ایسا نہو راہ مین
قید چھین لین مین قتل کرکے سر لیجاؤن یہ سوچکر اُسی مقام پر اُترپڑا امیداِن خونی کی تیاری کی دار مین آراستہ ہوئین
اسد نامدار کو ارابے سے اُتارا یہ شیر بیشۂ جرأت مسلسل و مطوق ہی دُہری قید جسم پر آراستہ ہمراہیان ہامان
نے ارابے سے اُتار اکستان کشان اُس سردار کو لیکر زیر دار آئے اسد کے ساتھ بیچارہ برق بھی قید ہوا ہی

واسطے اسد کے تڑپ ہا ہی اسد غازی سے عرض کی ای شہریار چاہ نیلوفر سے نکلنے کی امید تھی حافظ حقیقی نے بچایا تقدیر نے یہان دام مکر مین پھنسایا قریب تھا کہ ہامان جادو اسد کو دار پر کھینچے دفعتاً کار غضنفر بن اسد نامدار اسی ہزار ملازمان فولاد و ملکہ قمر پیکر و ملکہ نسیم جالندری مع بارہ ہزار ساحران نامی تخت پر سوار دو نو معشوقین ہمراہ رہتی ہین ظاہر کر چکا ہون کہ قمر پیکر پرورش کردہ مہرخ غضنفر پر عاشق ہوئی تھین افراسیاب نے غضنفر کو قید کرکے دربند جالندریہ پر روانہ کیا تھا نسیم نے عاشق ہوکر رہا کیا جابجا یہ غضنفر لڑے تین تحفے دافع سحر انکے پاس موجود ہین دل انگشتر مہر و ماہ تیغہ روئین شگاف و اسپ باد پا غضنفر نے ہزارہا قریات ہوش ربا لوٹ لیے زمیندار دن مین خاک ہی جس قریہ کے قریب پہونچے کہلا بھیجا تھا کہ صاحب آج ہماری آپکے یہان دعوت ہی اگر اُسنے بہ کیفیت سامان حاضر کیا فبہا ورنہ قزاقون کو حکم ہوا انھون نے گانون لوٹ لیا زمیندار کو پکڑ لائے حکم ہوا درخت مین باندھ دو کسی ہزار ہرجے کے لینگے ورنہ اسکی پشت پر سیخچہ ہاے آہن سے سولہ لکھی بنا دو اُسنے کانپ کر اُسیقدر روپیہ حاضر کیا اسوجہ سے ہزارہا دیہات قریات تباہ ہوئے جابجا ساحر بھی انکے ہاتھ سے مارے گئے ہمیشہ نسیم سے فرمایش رہتی ہی کہ افراسیاب کا سر اسامنا کرادو مین اُسکا سر لیکر باپ سے ملاقات کرون نسیم انکو چھپائی پھرتی ہی جانتی کہ افراسیاب انکے ہاتھ سے قتل نہوگا ہر روز وعدہ کرتی ہی کہ لشکر افراسیاب مین لیچلونگی جابجا جنگلو مین لیے لیے پھرتی ہی اسوقت برای شکار نکلے تھے ملکہ نسیم نے دور سے دیکھا ایک جوان آفتاب مثال زیر شمشیر بیٹھا ہی ساحر اُسکو قتل کیا چاہتے ہین غضنفر سے عرض کی غضنفر جو باپ کو پہچانا قلب منھ کو آگیا کلیجہ تھرا گیا قبضۂ تیغۂ روئین شگاف پر ہاتھ ڈالا بوقین بجاکر لشکر ہامان پر گرا قزاقون نے زمین تلے اوپر کر دی جس ساحر نے منھ کو کھولا کہ سحر کرے جھپٹ کر نیزہ مارا زبان ساحر کی چھید لی ایک نے قریب آکر ہاتھ مار دیا اس طرح قزاقون نے گھوڑے دوڑائے کہ تتق گرد بلند ہمراہیان ہامان دردمند فراق اس تدبیر سے لڑتے ہین کہ حریف لکا کر جانے نپائے نسیم نے سحر کرنا شروع کیا اسد غازی نے فرزند کو دیکھکر قید توڑی نعرہ کرکے اُٹھے ساتھ والونکو بھی رہا کیا برق فرنگی بھی چھوٹا اسد نے بیتابی مین آواز دی ای نور نظر مدت سے تمھاری خبرین سُنتے ہین اب لشکر مین چلو لڑتے ہوئے قریب ہامان پہونچے اسد پر ہامان نے ہاتھ تلوار کا مارا اسد نے کمر مین ہاتھ ڈالکر ہامان کو اُٹھا لیا جو رنگ تیغ ای قلم کیا چاہا فرزند سے ملین غضنفر نے دیکھا لڑائی فتح ہوئی بوق ترکی مین آواز دی

ای فرافان بدرر دید سب قزاق سمٹ کر سنبھلے غضنفر بوق بجاتے ہوئے نکل گئے ہرچند اسد غازی
نے جا بارو کون فرزند کو گلیسے لگاؤن غضنفر لڑتا بھڑتا نکلگیا اسد لاچار پلٹ گئی ہمراہیان ہامان
کچھ بھاگے کچھ مارے گئے اسد غازی بفتح و فیروزی مع ساتھ والونکے جب قریب لشکر پہونچے لاچین وغیرہ
قبل ہین آچکے تھے طلسم کشا کے نہ پہونچنے سے منتشر تھے آکر قدمبوسی کی بشوکت شان آکر داخل لشکر ظفر اثر
ہوئے شہنشاہ لاچین و ملکہ مرادشاہ و جہاندارشاہ و شہنشاہ کوکب و شنضمیر وغیرہ سب سترہ
سردار ایک بارگاہ استادکرا کے بیٹھے صلاحین ہونے لگین لاچین نے کہا ای باغبان اٹالا بارگاہ کا
لیکر اپنے کو قریب دریاے ہفت رنگ پہونچا صراط ہفت رنگ سے خائف رہنا اسکی فوج بڑے
غضب کی اٹھارہ سو قریہ عملداری مین کوہ ہفت رنگ کی ہی صراط ہفت رنگ کو اپنا خداوند
جانتے ہین اٹھارہ سو قریہ کی گنوار آئینگی زمین تھرائیگی ہم بھی فوج کو آراستہ کرکے فردا فردا آتے ہین شاید خدا
فتح نصیب کرے قتل صراط ہفت رنگ بہت دشوار ہی اور جبتک صراط نہ قتل ہوگا اور روزنامچہ
میر بحر نہ دستیاب ہوگا دریاے نیل پر اُسی روزنامچہ کی معرفت کیفیت امتحان اقبال طلسم کشا ہوگی
روزنامچہ خبر دیگا کیونکر صراط پر فتح پائینگے اسد نے کہا خدا مالک ہی ای لاچین انجام کا حال پروردگار
جانتا ہی یہانتک پہونچنے کی کسکو امید تھی صلاحین معقول کرکے باغبان بارہ لاکھ ساحر و نسیے اٹالا
بارگاہ اسد نامدار کا لیکر طرف دریاے ہفت رنگ کے بصد کر و فر روانہ ہوا اسد کے منہ سے نکلگیا باغبان
کے ساتھ فوج کم ہی ملکہ مہرخ و بہار و ملکہ لعل سخنداں و ملکہ ماران زمین کن و اسرار صف شکن و
صاحب جاہ و جلال ملکہ سمنگال اپنے اپنے مقام سے یہ کہکر اٹھین کہ ہم ہمراہ باغبان جائینگے ملکہ لعل نے
کہا حقیقت مین صراط ہفت رنگ حاکم با اختیار ہی فوج اُسکی بڑی بڑے قیامت کی ہی ماران و اسرار
نے کہا ہم بھی اپنی جان لڑا دینگے یہ سب سرداران مذکور برای حفاظت باغبان قدرت و بارگاہ
اسد نامدار شریک ہوکر نقارے بجاتے ہوئے چلے بعد لشکر باغبان معمار قدرت و جہاندارشاہ
پانچ لاکھ فوج لیکر چلے انکے بعد شہنشاہ کوکب و شنضمیر مع فوج روانہ ہوا ان سبکے بعد شہنشاہ
لاچین نے ملکہ مہ جبین کو تخت پر سوار کیا اسد نامدار بصد جاہ و وقار پشت مرکب پر سوار ہوئے
ایک پہلو مین صندلان صندلی پوش ایک جانب اٹھارہ امیرزادی پشت پر بارہ ہزار رفیق
رفیقان قدیم شہنشاہ لاچین ایک عقاب سحر پر سوار ہوکر بصد کر و فر لشکر کو آراستہ کرکے چلے یہ سب لشکر

فرداً فرداً ممالک فتح کرتے ہوئے طرف کوہ ہفت رنگ کے جاتے ہیں کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہو گا

دو کلمہ داستان حیرت بیان کوہ ہفت رنگ خبر ہونا صراط ہفت رنگ کو آنا فوج قریات کا و آمد فوج مصور برائے مدد صراط و ہنگامۂ عظیم برپا ہونا زیر کوہ ہفت رنگ و عیاری شہنشاہ اوج عیاری و گرفتار ہونا ہاتھ سے صراط کے اور قید کا جانا قصر ہفت رنگ میں و ملاحظہ سہزادان و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان حیرت انگیز ہے ساقی نامہ تصنیف

پلا ساقیا ساغر ہفت رنگ
کہ در پیش ہے آج رندوں کو جنگ
عبث رند سرکش سے یہ قیل و قال
صراحی اٹھا جام مے کو سنبھال
ترے دور میں چین ملتا نہیں
مرا غنچۂ فکر کھلتا نہیں
کدھر ہمصفیران گلزار ہیں
یہ ہیں پھول گلشن میں یا خار ہیں
عبث طبع بلبل گرانبار ہے
نہال چمن صورت دار ہے
اڑا رنگ گلشن ہوا انقلاب
کہ ہے زلف سنبل کو بھی پیچ و تاب
گل اشرفی کا ہے کیوں رنگ زرد
صبا نے رخ گل پہ ڈالی ہے گرد
نیا رنگ ظاہر ہوا باغ میں
صبا نے کہا آکے کیا باغ میں
چمن میں جو رنگ جنون ہو گیا
تو لالے کا دل غم سے خون ہو گیا
ہر اک گل سے شعلہ نکلنے لگا
چمن آتش گل سے جلنے لگا
ہوا گرم چلتی ہے گلزار میں
ہر اک برگ ہے بار اشجار میں
مخالف یکایک زمانہ ہوا
یہ آنسو بہانا بہانہ ہوا
صبا نے اڑا دی چمن میں خبر
کہ ہے باغ میں بے سبب شور و شر
کہاں ہنسکے صیاد نے برملا
مخالف ہوئی اس چمن کی ہوا
سراسر نہ کیوں ہو خلل باغ میں
ہوا باغبان کا عمل باغ میں
قمر بلبل و گل کا کیوں ذکر ہے
نئی داستان کی مجھے فکر ہے

طے کنندگان مراحل کوہ ہفت رنگ و رہروان راہ پُرخطر میدان جنگ داستان ہفت رنگ کو یوں تحریر فرماتے ہیں شعر نگارندہ داستان عجیب * وہ لکھتے ہیں یوں ملک جرأت غریب * صراط ہفت رنگ نبیرۂ سامری و جمشید لگ دریاے ہفت رنگ و دراز دار دریاے نیل افراسیاب کا کفیل بر سر کوہ ہفت رنگ ایک حجرہ بنا کر رہتا ہے سات خدمتگار خدمتگزاری ہفت کنیزان سامری ہر وقت خدمت میں حاضر رہتے ہیں تخت یاقوت نگار پر بیٹھا ہوا سحر ہاے ہفت رنگ کر رہا ہے کہ گرد عظیم بلند ہوئی صراط نے دیکھا باغبان قدرت پشت گرم کب باد و نیا بر سوار پشت پر بارہ لاکھ ساحران نامی نامدار ایک پہلو میں ملکہ لعل سخندان ایک سمت ملکہ باران

دا سرار صف شکن پشت پر چار سو سرداران نامی رازداران طلسم ہوش ربا ایک ایک فن ساحری مین
بےمثل و یکتا اُتارالا بارگاہ زربفتی کا اژدرہائے آتش فشان پر لدا ہوا شعلہ ہائے آتش دہن سے اژدرون
کے نکلتے ہوئے نخل ہائے صحرا جلتے ہوئے اس کر و فر سے باغبان دو کوس ہٹکر کوہ ہفت رنگ
سے ٹھہرا ابھی باغبان ٹہل رہا ہی کہ خدمتگار صراط کا سامنے آیا سلام کر کے عرض کی مرشدزادے
ارشاد فرماتے ہین کہ ای باغبان گلزار طلسم ہوش ربا و ای بانیان بنائے ظلم و جفا یہانسے لشکر ہٹاؤ
اُترنیکا حکم نہین ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان سامری و جمشید تشریف لائے ہین اپنے بندگان خاص کو
جمال بےمثال دکھاتے ہین یہ کوہ ہفت رنگ مقام ولادت سامری ہی بزرگی یہانکی سنکر ہر دلون
مین بھری ہی باغبان نے خدمتگار کو جھڑک دیا کہا جا کر کہنا کہ ای صراط ہفت رنگ وقت جنگ
قریب آیا بہتر یہ ہی کہ ہمارا آقائے نامدار تشریف لاتا ہی منظور ہی کہ لڑتے بھڑتے تا بہ دریائے نیل جائین
لوح طلسم ہوش ربا حاصل کرین اگر تو اپنی جانبری چاہتا ہی آکر شراکت کر سرکشی مین خراب ہوگا اپنے
عجائب و غرائب پر مغرور نہو عنایت پروردگار سے پردۂ ظلمات و چاہ نیلوفر فتح کر کے آئے ہین
خدمتگار یہ جواب سنکر پلٹا اسرار و ماران نے کہا ای باغبان جواب تو تمنے خوب دیا لیکن ہشیار ہو
ہو جاؤ صراط ہفت رنگ کو یہ جواب بہت ناگوار ہوگا کہا رعایات ہفت رنگ سے
آیا چاہتی ہی یہان بھی کمربندی ہونے لگی مگر صراط حجرے سے نکل آیا بر سر کوہ ہفت رنگ ٹھہرا دیکھا
فوج باغبان سے تمام صحرا ابھر گیا ہی نشان سمہائے مرکب سے زمین زرہ پوش دریائے لشکر کا جوش و خروش
خدمتگار نے پلٹ کر جواب دیا کہ حضور بارگاہ طلسم کشا لیکر باغبان آیا ہی صراط نے کہا مین اس زمین
پر نہ تھمنے دونگا باغیونکا قدم نہ جمنے دونگا یہ کہکر ایک آواز دی ای نقارہ نواز دوای مصاحب سامری
شعبدہ باز حاضر ہو دیکھا ایک ساحر نحیف و ضعیف نقارہ دوش پر چوب ہاتھ مین آکر پہونچا صراط
نے کہا نقارہ بجا دے اٹھارہ سو قریہ مین خبر پہونچا دے یہ باغی ٹھہرنے نپائین اُن مین سے کوئی زندہ
نہ بچے ہر اک سردار اپنی سرکشی کی سزا پائے نقارہ نواز وہی ساحر نحیف نقارہ کاندھے پر رکھے ہوئے
چوب ہاتھ مین لیکر بلند ہوا آواز دی ای رعایائے کوہ ہفت رنگ بیت وقت جنگ سست باید
کرد ٭ کوشش نام و ننگ باید کرد ٭ باغیون نے سرکشی کی ہی یہ زندہ نہ بچنے پائین یہ کہکر تین چوبین نقارے پر
لگائین ظاہر مین نقارہ چھوٹا تھا آواز نے اُسکی زمین کو ہلا دیا باغبان وغیرہ مسلح کھڑے ہین کہ دیکھا

چہار جانب سے گرد بلند ہوئی بے حساب گنوار ٹٹوون پر سوار فوج پا میون کی قطار در قطار تیر لٹھے ہاتھ
مین کالی کالی صورتین ننگ خاندان جسم برہنہ مرزائی اُتار کر کمر مین باندھی لٹھ ہاتھ مین بڑے بڑے
نیزے برچھیان تلوارین ہر طرح کے حربے ہاتھ مین لیے ہوئے لینا لینا کرتے آتے ہین اسرار و ماران
نے کہا ای باغبان غضب ہوا گنوار آپہونچے خدا ان گنوارونکی بدعت سے بچائے یہ کلمہ زبان سے
پورا نہوا تھا کہ اٹھارہ لاکھ دیہاتی حربہ ہائے سحر و غیر سحر لیکر آگرے یہ ساحران نامی جانباز و سر فروش سبھو
جرأت کے جوش تلوارین کھینچکر جا پڑے گنوارون نے آتے ہی ایسے حربے کیے کہ فوج باغبان
کے پاؤن اُٹھنے لگے ماران زمین گن و اسرار جادو و ملکہ لعل جملہ سرداران جرأت نشان اس لڑائی مین
جان لڑا رہے ہین اُن گنوارونسے مقابلہ ہے سب جنگ دیدہ بصد جانبازی لڑ رہے ہین سنان ہائے نیزہ
سے سینے ملا دیئے خون کے دریا بہا دیئے نقیب پکارتے پھرتے ہین ای مردان بکوشید تا جامۂ زنان
نپوشید یہ میدان کارزار ہے اپنے اپنے بزرگونکا نام روشن کرو دنیا ناپائدار ہے اسکا کیا اعتبار ہے حباب لب دریا
سے مثال دیتے ہین یارو اسکو بھی قفس ہے آمد و شد نفس کا کیا بھروسہ چشم زدن مین رشتہ حیات منقطع ہوتا ہی
بھائی کو بھائی روتا ہے باپ نے نوجوان فرزند کا سوگ رکھا مرنے والے نے عین شباب مین موت کا
مزا چکھا رہروان ملک عدم کا حال نہ کھلا کہان جاتے ہین کیا مقام عجیب ہے کہ کوئی جاکر واپس نہ آیا
وہی راہ سبکو درپیش ہے تھوڑا سا پس و پیش ہے نقیبون نے جو یہ الفاظ عبرت آمیز کہے مردان عالم کی
آنکھین سرخ ہوگئین جھوم جھوم کر دشمنون پر جا پڑے نشۂ بادۂ جرأت مین خوب لڑے گنوار بھی دم نہین
لینے دیتے مدد چہار جانب سے چلی آتی ہے ایک غول ہٹایا دوسرا غول آ پڑا دو دو لاکھ کی مجمع گنوارون کے
آگرے لاکھون مارے گئے لیکن چلے ہی آتے ہین صراط کوہ ہفت رنگ سے پکار رہا ہے ای رعنا
کوہ ہفت رنگ آجکی جنگ یادگار ہے سامری جمشید تمہاری قدر کرینگے افراسیاب تمہین مالا مال
آبرو سے بھر دیگا ایک ایک کو نہال کر دیگا یہ جانبازی ضائع نہوگی کبھی یہ آواز دیکر خود بھی کچھ اشیائے
سحر پھینکتا ہے اسکے سحر سے زمین تھراتی ہے کبھی آگ کا دریا بنا کبھی پانی برسا قیامت کبری برپا ہے شام تک
اسیطور سے تلوار چلی ہمراہیان باغبان انتہا کے زخمی ہوئے ہر چند کہ ان سردارون نے ہر ایک پر سے
شائے پانی کے ابر رعد کے سحر صراط کے دفع کیے دمبدم سحر توڑ کرتا ہے کبھی دامن ہنا پھاڑ کر آسمان پر پھینکا
لگے ہائے ابر سیاہ ظاہر ہوئے وہ ابر زمین پر گر کر سرپوش ہوگئے قطرات آب چنگاریان بنگئے جسم

مردان عالم کے تیرہاے سحر سے چھن گئے لڑائی سے منھ نہین پھیرتے شام کو باغبان قدرت نے
پلٹکر دیکھا سب ساتھ کے ساحران زبردست زخمی ہوئے لیکن کھڑے جھوم رہے ہین قبضہ ہای شمشیر چوم رہے
ہین کھیت مین قدم جمے ہوئے کشت جرأت کو سرسبز کر رہے نام پر مر رہے ہین باغبان نے دیکھا
یہ سب ثابت قدم کوے محبت لڑتے لڑتے مرجائینگے قدم نہ ہٹائینگے باغبان نے اُن جان بر لبان
سرداروں کو گود مین اُٹھایا ہوا دار پر ڈال لیا مجبور ہو کر یہ صلاح ہوئی کہ یہانسے نکل چلو اب قدم نہین
تھمتے نہایت مجبور و لاچار ہین لڑنے والے بالکل بیکار ہین سحر بھولے قبضہ ہای شمشیر ہاتھ مین جم گئے
تلوارین عاری رہی سپرین دگرگون سنان ہای نیزہ گر گئین خنجر بیدم حلم ہای فوج پر الم ماتم کنگر گرے پھر رہے دامن
پھیلائے ہین زمین گلنار خون کا دریا بہہ گیا اُس دریای خون مین کشتی حیات مردان عالم طوفانی موجۂ
دریای خون بلند نہنگان دریاے جرأت بصد شوکت شناوری کر رہے ہین جو جہان گرا اُٹھ نہ سکا جب
بالکل رات ہوگئی تب باغبان نے اُٹالا بارگاہ کا اُسی میدان چھوڑا سرداروں کو لیے نکلا جان کو غنیمت
جانا نقد و جنس سب چھوٹ گیا ایک دامن صحرا کوہ شل دامن مادر جان کر فرار پر قرار کیا باغبان اُتر
رہا ہی خستہ و شکستہ حیران و پریشان بڑا انتشار ہی کہ بارگاہ بھی چھوٹی ای باغبان کوہ ہفت رنگ
کا فتح ہونا دشوار ہی کہ ملک جہاندار شاہ و معمار قدرت جو بعد باغبان چلے تھے آکر پہونچے جہاندار
نے جو باغبان کا یہ حال دیکھا سرداران صف شکن کو زخمی پایا سبکو لیکر اپنی بارگاہ مین آیا زخم دوزی
کی باغبان نے کہا ای شہنشاہ بیابان گلریز صراط ہفت رنگ کا مارے جانا بہت مشکل ہی
مین چار پہر کامل لڑا سرداروں کے ساتھ کے اس جانبازی سے سحر کر رہے تھے کہ زمین کانپتی تھی اٹھارہ سو قریہ
کی گھار آئی دمبدم فوج تازہ کا سامنا گنواروں سے مقابلہ لوہی کی دیوارین توڑین تا بہ کوہ ہفت رنگ
نہ پہونچے اب خیال ہوا کہ یہ سب سرداران نامی جنکو خواجہ نے اپنی جان دیکے مطیع کیا یہ سب لڑ کے بھوکے
مرجائینگے بیہوش ہو ہو کے گر پڑے تھے جہاندار نے کہا ای باغبان مین رات بھر مین قلعہ بناتا ہون
کوہ ہفت رنگ کیسا صراط کیا چیز ہی زمین تک کوہ ہفت رنگ کی اُڑا دونگا یہ کہکے جہاندار
نے حکم دیا ای معماران سب صاحبونکا علاج کرو اور خود دو لاکھ فوج لیکر بڑھا تین کوس کوہ ہفت رنگ
سے پیچھے ہٹ کر ایک بیشے مین یہ شیر اُترا یہان صراط نے جب دیکھا اہل اسلام بھاگ گئے گنوار بھی
لاکھون قتل ہوئے باقیماندہ سامنے اسکے آکر جمے سبھون نے عرض کی ای نبیرۂ خداوند سبکو ہٹا دیا مگر ہم

ہمین اب یہ طاقت نہین کہ مال و اسباب جو اُٹھا رہگیا اُسکو قبضے مین کرین ہم سبکو اپنے اپنے مقام پر جانا ہو شتو اگر
ہی ہر خورد و کلان زخمدار ہی جسقدر زخمی سامنے تھے صراط نے ساتون پتلیونسے اشارہ کیا نمونۂ قدرت
سامری دکھاؤ اِن سبکے زخم رات بھر مین صحت پا جائین ساتون پتلیان بلند ہوئین آسمان پر ابر ہو کر باران
سحر برسایا جسکے سر پر قطرہ پڑا اُسکا زخم صحت پا گیا اسطرح صراط نے نمونۂ شعبدہ بازی دکھا کر اُن سبکو
رخصت کیا پتلیان جو آسمان سے اُترین اُنھون نے خبر دی ای نبیرۂ خداوند دو ربین ہی دیکھیے فوجین
اُتر آئی ہین ملک جہاندار شاہ قلعہ بنا رہا ہی صراط نے حکم دیا خبردار رات بھر گرد کوہ ہفت رنگ
کے پھرو کوئی آنے نپائے قلعہ نہ تیار ہو پتلیان ساتون اُڑ گئین رات ہو چکی تھی ساتون خدمتگار صراط
نے حجرے مین چھوڑے خود پہاڑ سے کود ابھاگا ہوا کئی سو کوس راستہ طی کرکے بزور سحر قریب دریای نیل
پہونچا دیکھا دریا جوش مار رہا ہی ابر سوسنی بر سر دریای نیل سایہ فگن ہزارہا طائران نغمہ سرا نغمہ زن ہین بدم
ابر سوسنی چرخ مار رہا ہی صدائین مختلف آتی ہین تڑپنا ابر کا دیکھکر صراط پریشان ہوا پردہ ہای غفلت
آنکھونمین پڑے ہین اپنی شعبدہ بازی کا غرور کنارے کھڑے ہو کر دیکھنے لگا ساتون سحرزادے
چرخ مارتے ہوئے ظاہر ہوئے صراط ہفت رنگ نے سحرونکو دامن مین لیا وہانسے بھاگ کر
قصر ہفت رنگ مین آیا سات مونڈھے جواہرات کے آراستہ کیے ساتون سحر مونڈھونپر رکھدیے
روزنامچہ امیر حمزہ ہاتھ مین لیکر بیٹھا مشتاق ہی کہ بطور قدیم یہ ساتون سحر کلام کرین مین حال آیندہ تحریر کرون
دیکھا ساتون سحر خاموش عرصہ دراز تک صراط سر جھکائے بیٹھا رہا جب کسی سحر نے کلام نہ کیا اُس
خود سحر کو سراسر پریشانی ہوئی گھبرا کر پکارا ای رازداران طلسم ہوشربا ای شعبدہ بازان بےمثل و یکتا کچھ کلام
کرو ہم تمھاری تقریر دلپذیر کے مشتاق ہین سحرزاد شہنشاہ لاچین قہقہا مارکے ہنسا آواز دی اونہہ
مغرور کیا کلام کرین اب ہماری عملداری ہوگی ہمارا بادشاہ عالیجاہ مدتون بیگناہ قید رہا کیا کیا ظلم سہے
اب وقت فرحت و انبساط ہی ای صراط وقت احتیاط ہی چند باتین کرکے سحر لاچین خاموش ہوا ان
کو صراط نے درج روزنامچہ نہ کیا پھر آواز دی صاحبو کچھ بات کرو مین تم سبکا خدمتگار ہون اہل اسلام
لشکر کشی کی ہی اسکا انجام کیا ہوگا مقابلہ کرون یا ہٹ جاؤن کچھ ارشاد فرمائیے مین تو احکام کا پابند
ہون آج ہزارون بلکہ لاکھون ہان قریات ہاتھ سے سرداران اسد کے قتل ہوئے اتنا بڑا کھیت پڑا
لاشے دامنہ کوہ ہفت رنگ سے نہ اٹھ سکے سب بیچارے روتے پیٹتے چلے گئے اسقدر مطلع

سامری ہین کسی نے دم نہین مارا اپنے عزیزونکے لاشے بھی نہ اٹھا سکے کیا کہکر انکو تسکین دون بلکہ بہمانند ارشاہ بادشاہ بیابان گلگر قلعہ بنا رہا ہی کنیزان سامری کو حکم دیا وہ رات بھر مشقت کرتی یہی قصد ہی کہ قلعہ نہ تعمیر ہونے دون جب صراط ہفت رنگ بہت چیخا چلایا افراسیاب نے بہ قہر و غضب تمام جواب دیا او مغرور وقت کلام نہین ہی کسی سے بات کرنیکی مہلت ہی قریب وقت ذلت ہی یہ چند اشعار آبدار تصنیف کردہ منشی احمد حسین صاحب قمر پڑھتا ہون اگر اسکے معنی سمجھے گا زوال سے بچیگا ورنہ زمانہ کا انقلاب ہی دل تردد منزل کو پیچ و تاب ہی صراط ہفت رنگ گوش بر آواز ہوا ہمزاد

افراسیاب یہ اشعار عبرت آثار پڑھنے لگا نظم مصنف

بحال غریبان نظر کردمے
لحد تنگ و تاریک با رنج و غم
کہ جمشید رفت از جہان دردمند
چو آمد مرا یاد آن شہریار
بعدالت کند نام نیکت بلند
قمر طول چون کرد طور سخن
ز سعدی ہمین یک سخن یاد آر

چو دیدم قبر شہ چین کورے
وزیران لشکر نہ جاہ و حشم
روایت کند راوی خوش بیان
شدم بر مزارش بغم اشکبار
بگو ای شہنشاہ فیروزہ بخت
ندا آمد ای یار غمخوار من

بشہر خموشان گذر کردمے
یکے گفت این قبر کاؤس کے
کجا ہست ضحاک بدعت پسند
چو رفتیم بر قبر نوشیروان
بگفتم کہ افسوس ای ارجمند
بملک عدم یافتی تاج و تخت
مبند دل برین دیر ناپائدار

یہ اشعار پڑھکر ہمزاد افراسیاب جا بہوش ہوا ہمزاد مصور کو جوش و خروش ہوا صدا دی ای بھائی ہمکو تیری بات نہ بھائی بخت واژگون نے انقلاب کیا غرور نے خراب کیا ہمکو تو فقیری پسند ہی جو بزرگون نے کہا اسکی پیروی واجب لازم ہی بادشاہ ملک کو بھی شاہ کہتے ہین فقیر کا بھی لقب شاہ ہی بلکہ آسمان جلالت کا ماہ ہی اب تو حال تباہ ہی کسی دیہ قریہ مین جا بیٹھین چلکر دھونی رمائین جسم پر بھبوت ملین ہاتھ خواہش دنیا سے اٹھالین پاؤن پھیلائین ہزارہا حاجتمند بخواہش تمام حاضر ہونگے جب ہماری بزرگی سے ماہر ہونگے خاک پاک توتیا ہی چشم بنائینگے گوشہ عافیت مین بیٹھکر کبتک دشمنون سے جان بچائینگے ای برادر بجان برابر فنا آخر فنا سلطنت کر کے ذلت اٹھالی خالی ہاتھ آئے خالی ہاتھ چلے افسوس انجام کی فکر نہ کی باطل پرستی مین عمر بسر ہوئی جب بال سفید ہو گئے زندگی سے ناامید ہوئے شب پیری کی سحر ہوئی آفتاب سر پر آیا کچھ نہ خبر ہوئی او غافل ہوشیار ہو خواب غفلت سے بیدار ہو ہمنے سب کچھ سمجھا دیا آگے تجھکو اختیار ہی یہ حقیر مجبور لاچار ہی یہ باتین کر کے ہمزاد

مصور خاموش ہوا اسی طرح کی باتین عبرت آمیز حسرت انگیز شب بھر رہین ایک فقرہ بھی صراط نے
نہ لکھا صراط چاہتا تھا ان سرون کا دستور تھا ایک ایک سر ایک ایک دن کا حال بیان کرتا تھا
ہفت سر کو ہر کے ہفتے کا حال کہہ جاتے تھے ہم روزنامچہ امیر سحر بنائے تھے کسی سر نے یہ صاف صاف کہا
کہ کل کیا ہوگا یکایک ستارۂ سحری چمکا بیاض سحری کی اوراق کھلے یاد تابان نے صفحات نجم لپیٹے دیوانخانہ
مغرب مین داخل ہوا صراط کا ورق روزنامچہ امیر سحر تحریر سے معرا رہا گھبرا کر اٹھا کہ ایسا نہو شیر اعظم بلند ہو
قاعدے مین فرق آجائے دامن مین سرونکو لیکر بھاگا ہانپتا کانپتا مستقر بدحواس کنارۂ دریائے نیل
کے پہونچا سرونکو دریا مین پھینکا طرف کوہ ہفت رنگ کے پلٹا دل سے کہتا ہے ای صراط یہ کیا رنگ ہو
سو برس سے مین روزنامچہ لکھتا ہون کبھی ورق مضمون سے خالی نہ رہا کسی سر نے سحر کی بات کہی
سراسر معاملہ غلط رہا معلوم ہوتا ہے زندگی پر حرف آیا انشا غلط املا غلط شاید قہر طلسم ہوشربا کی بربادی کا
وقت آیا سرنوشت قضا و قدر جائزہ لیگا چہرے نظری ہوگئے دیوانخانہ عیش مین فرق پایا تقدیر کا لکھا آگے آیا
کوئی نکتہ ہم نہ سمجھے سرون سے رات بھر سر مغزن ہی سر پھر گیا دیکھین انجام خود سر کا کیا ہوا ہی حال
مین بالائے کوہ ہفت رنگ آیا دیکھا ساتون پتلیان ملکر آگین گردن مین اٹی ہوئی انگلیون سے
قطرات خون ٹپکتے ہوئے صراط نے کہا ہیبو خیر تو ہے ان ساتون پتلیون نے کہا ای نبیرۂ جمشید سحر
افسونگری کے خورشید ہم سے خوب مزدوری کرائی رات بھر ہمکو مشقت کرتے گذری جہاندار شاہ
بادشاہ عالیجاہ قلعہ بنانے مین مصروف تھا رات بھر اسکا سحر ٹوٹا یہ نوبت ہوئی کہ زندگی سے بیزار ہین ہم دیکھ
رہے ہین کہ سامری و جمشید ہمکو بلاتے ہین شعلہ ہائے آتش نظر آتے ہین صراط نے کہا ہیبو مین رات
بھر پریشان رہا سرون نے ہمزادونکے ایکدن کا بھی حال نہ بیان کیا عبرت کے کلام سنتے سنتے
بھر گیا تھے بھی اسوقت عجب جملہ سنایا صاف صاف کہو کیا ہوگا اس لڑائی مین فتح ہے یا شکست ہے آخر
کیا بند و بست ہے پتلیون نے کہا آپ نبیرۂ سامری و جمشید ہین فتح و شکست کا حال آپ جانیے
رازدار سامری حضور ہین ہم سراسر قصور ہین صراط تو پتلیون سے باتین کر رہا ہے لیکن جہاندار نے
شب کو یہ دیکھا کہ مین نے دیوار و در قلعہ کے بنائے جھونکا ہوا کا چلا دیوار گر پڑی شب بھر اسی مصیبت
مین رہا قلعہ نہ تیار ہوا صبح کو معمار نے پوچھا جہاندار نے پسینے پسینے دیوارین گری پڑی ہین ایک برج بھی
آراستہ نہوا معمار نے پوچھا ای شہنشاہ خیر تو ہے جہاندار نے شب کی کیفیت بیان کی کہا ای قوت

بازو ای سردار خوش خو کبھی ایسا معرکہ نہین گذرا رات بھر مین گدو کاوش کی ایک دیوار نہ بنا سکا سامنے
باغبان وغیرہ کے مین نے دعوی کیا تھا کہ بوقت سحر قلعہ تیار کر کے کوہ ہفت رنگ کو اڑا دونگا
صبح ہو گئی اب کیا کرون معمار قدرت نے سر جھکا لیا کہا حضور کیا جواب دون نئی بات گذری
آپکے تہور سے کسی مقام پر کمی نہین کی یہ کہکر معمار نے چار اینٹین زمین پر رکھین سحر اپنا کیا تھوڑی
دیر مین برج بنکر تیار ہوا ایک توپ برجی لگی ہوئی دو گولہ انداز باددو غیرہ حاضر معمار نے کہا حضور
برج پر جائین مین فوج لیکر بلوہ کرتا ہون یہی ایک توپ کافی ہو جب اسکے گولے پہاڑ پر پڑینگے دو سو
آواز مین پہاڑ اڑ جائیگا جہاندار شاہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ معمار کا برج تیار ہوا میرا قلعہ بنانا بالکل
بیکار ہوا باغبان وغیرہ بھی ساتھ مین نہایت محجوب و شرمسار ہین غصے مین برج پر کرسی بچھا کے بیٹھا
فوج دریا موج اسکی معمار تیار کرکے لایا کوس بادل مین لیے نعرے کرکے بڑھے جہاندار نے حکم دیا
گولہ اندازون نے رنجک کھکر توپ فیر کی صرصر اطلا نے کوہ ہفت رنگ ٹہل رہا ہی ساتون پتلیان
اپنی مصیبت بیان کر رہی ہین کہ دمدمے کی آواز ہوئی صرصر اطلا نے دیکھا جہاندار برج پر بیٹھا ہوا توپین
فیر کر رہا ہی پتلیون سے کہا ای کنیزان سامری تم جلدی چلی آئین ہان برج بنگیا یہ بڑا بزرگ مقام ہی
گولہ تو یہانتک نہ آئیگا رعایا ے کوہ ہفت رنگ کس طرح آکر لڑے گی لاشون کے میدان مین
اسقدر انبار ہین قدم رکھنا دشوار ہی پتلیون نے کہا ای مرشدزادے اس برج کی کیا حقیقت ہی اور
فوج جہاندار کی کیا لیاقت ہی ہم ابھی جاتے ہین یہ کہکر ساتون بعین صرصر اطلا نے پکار کر آواز دی
ای رعایا ے کوہ ہفت رنگ وقت جنگ ہی ہاتھ سے ان سرکشون کے دل تنگ ہی زمانہ حفاظت
نام و ننگ ہی پتلیان بلند ہو کر برج پر لہرائین جہاندار نے یہ بھی دیکھا کہ مین سناتے گولے مارے
کوئی گولہ کوہ ہفت رنگ پر نہ پڑا جب گولا سامنے پہاڑ کے پہونچا پلٹکر گرا کنیزان سامری نے
جو اگر عکس اپنا برج پر ڈالا یکایک دھماکا ہوا توپ پھٹ گئی گولہ انداز جلنے لگے جہاندار کود کر الگ ہوا
معمار فوج لیکر بڑھا چاہا کوہ ہفت رنگ پر جا پڑون کہ چہار جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا معمار
نے لاکھون گنوار آپڑے سحر چلنے لگے ابابیان فوج تو انسے لڑنے لگے معمار و جہاندار تلوارین کھینچکر
گولے مارتے ہیبت سے طرف کوہ ہفت رنگ کے چلے جہاندار بہر کیف قریب پہونچا اول یہ پہونچا پہاڑ چھوڑکر
جرأت دکھا دون درجہ یہ کوہ ہفت رنگ سے گڑھ جا دن صرصر اطلا نے ایک چیخ ماری پہاڑ دہل گیا کوہ

پایا شکل ظلم ہی دو شق ہوا ایک برق کڑک کر جہاندار پر گری سر زخمی ہوا جھولی جو بائین ہاتھ مین پڑی
تھی اُسمین آگ لگ گئی قریب تھا کہ جہاندار گھبرا کر گر پڑے معمار نے بغلوں مین ہاتھ دیا جہاندار کو سنبھالا
پتلیان بر سر کوہ ہفت رنگ سنسناتی جنگ جاؤن جاؤن کر رہی ہین سب چمک کر مثل ستارہ سحری
بلند ہوتی ہین جس پر سایہ ڈالا اسکا سر پھٹ گیا جہاندار نہ ہٹتا تھا معمار نے دیکھا یہ رستم خصال صاحب جاہ
و جلال غیرت مین اپنی جان دیگا سحر پریان تاثیر نہین کرتا درجہ اول سے برقین چمک رہی ہین معمار کا بھی
شانہ نشانہ ہوا جھولی گیا کچھ سوا اسکے ان ناموں اس مقام پر باہر سے گئے مرنے والون نے قدم ہٹائے غیرت
مین جانین بین معمار نے جہاندار کو کاندھے پر لادا بھاگ کر قلب لشکر مین آیا گنواروں نے فوج کا
ستھراؤ کر دیا تھا پتلیوں نے ہزاروں کو مارا تھا ملازمان جہاندار پیچھے ہٹتے چلے آتے ہین کہ صحرا سے
گرد اٹھی دیکھا سب نے شہنشاہ کوکب و شہنشاہ ضمیر مع بلور چہار دست وغیرہ آکر پہونچا دیکھا جہاندار
و معمار زخمی گنواروں کا انبوہ غول کے غول چلے آتے ہین صرصر اط بر سر کوہ ہفت رنگ کھڑا ہے سحر کر کے
گولے پھینک رہا ہے کوکب نعرہ کر کے اپنا جہاندار کی فوج کے آگے سینہ سپر کر دیا دشمن گولیان ایسے
مارے کس بارہ ہزار گنوار مارے گئے بران نے بھی اختر دار پر حملہ کیا بلور چہار دست بلور اپنا کھینچ کر جا
جمشید بن کوکب بڑھکر اطلک اختر بن سہیلان فیلزور شمشیر زن سو سوت تیغ مارنے لگے فوج کو
تہ و بالا کیا صرصر اط نے جو دو چار گولے پھینکے سر کوکب زخمی ہوا اختر دار پر بران سپاہی قبول کر
انکا اختر کا ستارہ گردش مین بلور جان دینے کی کوشش مین عین گرمی جنگ مین صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی
سب نے دیکھا صورت نگار تخت پر سوار مصور جادو بہ قہر و غضب تمام پشت مرکب باد رفتار پر سوار
پشت پر بارہ لاکھ فوج بڑے زور و شور سے آکر پہونچا آتے ہی مصور نے جھولی سے گٹھا تصویروں کا
نکالا مقراض سے سر جو تصویروں کے کاٹے عجب نقشہ ہوا ملازمان کوکب جہاندار کے سر کٹ کٹ
کر گرنے لگے گھوڑوں نے سوارونکو زمین پر پٹکا جو مرکب بھاگا جا کر دریای ہفت رنگ مین گرا مصور
نے ایک تصویر کاغذی بشکل پریزاد جھولی سے نکالکر پھونکی کہا ای ہم شبیہ ساحری سبکو دیوانہ
کر دے لاشوں سے میدان کارزار بھر دے وہ پریزاد رقص کرتی ہوئی چلی ایک غول کے سامنے آکر
پہونچی سب اُس پتلی کے پیچھے چلے وہ پتلی جا کر دریای ہفت رنگ مین پھاند پڑی ساٹھ ہزار جوان برنا
کی جستجو مین بہوش محبت دریا مین پھاند پڑے سو گرداب مین پھر نہ ابھرا چاہ محبت کے ڈوبے ہوئے

کب اُبھرتے ہین عاشقان صادق ڈوب کر مرتے ہین جب وہ پریزاد دریا سے سر نکالکر آواز دیتی ہی اے عاشقان جانباز مین ڈوبتی ہون مجھکو نکالو ہزارہا ساحر جا پڑتے ہین دریاے ہفت رنگ کا غرابا جو گرا غرق دریاے محبت ہوا پھر نہ اُبھرا ہزارہا سر مثل حباب پیرنے لگے ہر چند کوکب روکتا ہی وہ بہوت نہین رکتے اب کوکب کو انتشار ہر آن بیقرار بلور اشکبار جہاندار و معمار زخمدار مصور پڑھتا چلا آتا ہی کبھی بمقراض سحر سے رشتۂ حیات منقطع کرتا ہی کبھی وہ پریزاد پکارتی ہی دریا سے اپنے چاہنے والونکو للکارتی ہی لاکھون پر نوبت پہونچی قریب تھا حجاب سے کوکب اپنے کو دریاے ہفت رنگ مین گرادے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی شعر از دامن دشت کوہ اور نگ گردی برخاست تو بیتاز نگ

از دامن دشت آن غبار سے
رخسارہ نمود شہریار سے

سب نے دیکھا زیر سایۂ علم شیر پیکر اسد دلاور تخت پر ملکہ مہ جبین الماس پوش عقاب سحر پر عقاب اوج افسونگری شاہباز شکارگاہ سحر و ساحری شہنشاہ لاچین خوش آئین نشست پر فوج بیشمار سرداران نامدار ملکہ بادبان و ملکہ ناہید مواج و ملکہ گلنار گلنار پوش و ہلال سحر افگن وغیرہ شہنشاہ لاچین نے آتے ہی یہ معرکہ دیکھا کہ باغبان و ملکہ بہار انتہاکی زخمدار جہاندار و معمار بالکل بیکار کوکب کا سر زخمی ہر ان پر بھی کئی زخم آ چکے ہین بلور زخمون مین جھوم رہا ہی مصور نے آج قیامت برپا کر دی اسکے شعبدے نے زمین ہلا دی ہزارون دریاے ہفت رنگ مین ڈوبے ہزارونکے اپنے سر کاٹے گھوڑا بڑھائے ہوئے چلا آتا ہی آج تو بڑا جاہ و جلال دکھاتا ہی صراط کو آواز دی بھائی صاحب نہ گھبرائیے ما بدولت آپہونچے مگر بای افسوس یہ وہ مقام کہ نانا دادا ہمارے برائے سیر تشریف لاتے تھے اُس مقام پر یہ خونریزی مسلمانون کی تلوار کی تیزی نانا دادا رحم کرین ایسا نہو طبقۂ زمین کا الٹ جائے باغیون کا کلیجہ پھٹ جائے صراط نے پکار کر آواز دی ای برادر ہمارے خداوندون کا یہ دستور نہین ہی بلکہ یہ دستور ہی کہ جو انکا اعتقاد رکھتے ہین وہی موت کا مزا چکھتے ہین دشمنون پر تقدیر نہین کرتے بلکہ باغیونسے ڈرتے ہین اس خونریزی کا بدلا ضرور ہوگا یہ دونون تو اپسمین یہ باتین کر رہے ہین پتلیان ساتون کڑک کڑک کر گر رہی ہین جس پر سایہ ڈالدیا وہ جل گیا گہار نے گنوارونکی قیامت برپا کی ہی مدد چلی ہی آتی ہی شہنشاہ لاچین نے جو یہ ہنگامہ دیکھا اسد کو تو روکا کہ آپ آگے نہ بڑھین یہ مقام شعبدہ بازی افسون سازی ہی آپ کس کسکو جواب دینگے یہ کہکر لاچین پیچھے ہٹا دستک کر آواز دی ارے کوئی نمک حلال حاضر ہو آسمان سے

آواز آئی حاضر حاضر خیر خواہان دولت برائے جانبازی مستعد ہین اسد نامدار نے [illegible] ایک صندوق
مقفل دو جوان سر پر رکھے ہوئے سامنے لاچین کے لائے لاچین نے جوڑے سے کنجی نکالی قفل
صندوق مثل در راز سربستہ کھلا ٹپرہ اُٹھا کر آواز دی ارے نکلو وقت سیر و شکار ہے چالیس تیلیان صندوق سے
ہنستی ہوئی نکلین پر ابا ندھکر لاچین کو سلام کیا لاچین نے پانچ کو اشارہ کیا وہ پریزاد جو دریائے
ہفت رنگ مین شناوری کر رہی ہے بندگان خدا کو بلاتی ہے اُسکے جھونٹے پکڑ کے لاؤ یہ سنتے ہی پانچون
مثل حواس خمسہ بلا تشویش دوڑین جا کر دریائے ہفت رنگ مین پھاند پڑین اُس پریزاد کے جھونٹے
پکڑے ایک نے اُسکے منھ پر ہاتھ رکھدیا کہ بول نہ سکے اپنی زلفون سے چند تار توڑے وہ تار گیسو تھے
زنجیرین طلائی تھین اُنسے جھنکارے کی آواز آئی اُنھی زنجیرون سے پریزاد کی مشکین باندھین کشان کشان سامنے
لاچین کے لائین لاچین نے حکم دیا اسکو لیجاؤ قعر دریا مین قید کرو پانچون تیلیان اُس پریزاد کو
گود مین لیکر دریائے ہفت رنگ مین پھاند پڑین ایسی ڈوبین کہ پھر نہ اُبھرین پانچ کو لاچین نے
حکم دیا جا کر فوج بیسران کو خبر کرو کہنا شہنشاہ لاچین یاد فرماتے ہین پانچون جھم سے دریا مین پھاندین
تیس کو حکم دیا مصور و صورت نگار کو پکڑ لاؤ تیسون تیلیان مثل شعلہ جوالہ چلین فوجونکو درہم و برہم
کرتی ہوئی جاتی ہین جسنے راہ مین روکا اُسے جھڑک دیا کہا ہٹو دور ہو شہنشاہ لاچین کا حکم ہے مصور
و صورت نگار کو ہم پکڑنے جاتے ہین ہرچند ہمراہیان مصور نے سحر کیا نہ رکین ایک سامنے
مصور کے پہونچی کہا کیون او نالائق تجھکو کچھ غیرت نہین شہنشاہ کے سامنے سحر کرتا ہے لا تصویرین ہمین
دے مصور نے کہا مین تو نہ دونگا تیلی جست کر کے ہاتھ مین مصور کے لپٹ گئی تصویرین چھین لین
ایک نے جا کر پنجہ مارا مرکب مصور کا قتل ہوا ایک نے جا کر سر سے مصور کے تاج اُتار لیا ایک نے محتاج کر دیا
ایک نے جھولی توڑ ڈالی اُن دس بارہ تیلیون نے مصور کو اسطرح گھیرا کہ یہ ہرچند چیختا پیٹتا ہے واری ہائے
مجھے بچاؤ اُف اُف کرکے سحر بھی کرتا ہے اُن تیلیون نے میان مصور کی کملی گٹھری کر لی اسباب سحر چھین کر
پھینک دیا تصویرین لیکر جلا دین تاج اُتار کر اپنے سر پر پہن لیا گھوڑا قتل ہوا مصور بمشکل اُنسے
جان بچا کے بھاگا پانچ سات جا کر صورت نگار کے لپٹ گئین تخت سے اُتار لیا چاہتی ہین مشکین
باندھتی ہین صورت نگار نے ایک کو پنجہ سحر مارا ایک کو قبضے سے ہٹایا لیکن جان بچانا مشکل انتہا
کی ہیدل کنیزون نے اُس مقام پر جلوہ کیا بمشکل تمام تیلیون سے صورت نگار کو چھڑایا صورت نگار

بھاگ کر قریب مصور کے پہونچی ہاتھ اُٹھا کے کوسنے لگی کہا او بےعزت تجھکو شرم نہ آئی وہ پریزاد ڈوب گئی
کنیزان لاچین نے مجھکو بے آبرو کیا تخت سے اُتار لیا بمشکل جان بچا کے آئی ہون بس خبردار اب
کبھی ہرگز سلطنت کا نام نہ لینا مصور نے جھڑک دیا کہا مین آج لاچین کو قتل کرونگا اس بیرن گیر
کے خون سے ہاتھ بھرونگا نبیرہ سامری و جمشید ہون سب طرحکے حال جانتا ہون صدہا جہان شعبدہ
کو سمجھتا ہون یہ کہکر مصور دوڑا پہلوی کوہ ہفت رنگ مین ایک نخل چنار تھا ان پر اپنی خنجر مارا
بیخ نخل پر پھیکا آواز دی ای خنجر بازان طلسم ہوشربا جلد آؤ بانی دولت کی مدد کرو یکایک نخل گرا و نیچے نقب کا
ظاہر ہوا بارہ ہزار جوان خنجر ہائے برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے نکلے کہا مرشدزادے کیا حکم ہی بس مصور
نے اپنے خون سے اُن سب پر چھینٹے دیئے کہا کنیزان لاچین و فوج لاچین کو مارو وہ بارہ جوان اِن
پتلیون پر جا پڑے جسپر خنجر مارا مرکر دہ گری شعلے آگ کے نکلے صدہا ملازمان مصور جلنے لگے صدائے نالہ
و فریاد بلند ہوئی آواز دی سبھون نے مرشدزادے الامان دیکھیے دس پتلیان قتل ہوئین دس ہزار جوان
مارے گئے صراط نے بھی پہاڑ سے آواز دی ای مصور کیا کرتا ہی انکو پھیر دے انکے ہاتھ سے کام لے
مصور نے جواب بھی نہ دیا اور زیادہ اُنکو گرمایا آواز دی نہ پلٹنا ورنہ نانا دادا سے شکایت کرونگا بارہ ہزار
جوان خنجر بدست فوج لاچین پر جا پڑے حقیقت مین اثر کسی کا سحر تاثیر نہین کرتا باد بان و ناہید
کیسی کیسی کڑک کڑک گرین خنجر باز نہ قتل ہوئے جو اثر گرا خود زخمی ہوا لاچین نے جو یہ دیکھا دریا کے کنارے
جا کر آواز دی ای ہمیران کیون دیر لگائی ہی آواز آئی تیار ہو رہے ہین یکایک پانچون پتلیان دریا سے
نکلین آواز دی ای شہنشاہ فوج حاضر ہوتی ہی یہ ذکر تھا کہ دریاے ہفت رنگ سے شعلے نکلے بارہ ہزار جوان
ہاتھ سے ہاتھ پکڑے ہوئے سر جسم برندار سامنے لاچین کے آکر جھکے کہا شہنشاہ کیا حکم ہی لاچین نے
کہا یہ خنجر باز بڑھنے نہ پائین یہ سنتے ہی بارہ ہزار ہمیرے جھپٹے خنجر بازونکو بڑھکر روکا جسنے خنجر مارا ہمیرے
نے ٹانگ پکڑکے چیر کر پھینک دیا مقام گلوے بریدہ سے شعلہ ہائے آتش نکل رہے ہین جسپر شعلہ پڑا جلگیا
فوج مصور کو درہم و برہم کردیا ہمیرونکی بناوٹ نہین جب لاچین نے دستک دی ہمیرے تالیان بجاتے ہین
ملازمان مصور کو جلا رہے ہین ہزارونکو چیر کر پھینک دیا تہلکہ ڈال دیا پہر دن رہے تک ہمیرے لڑے
فوج لاچین بھی آج انتہا کی تباہ و برباد ہوئی ان خنجر بازون نے مرتے مرتے ہزارون کو مارا ہمیرونپر زور
نہ چلا قریب شام ہمیرے خنجر بازونکو مار کر طرف دریاے ہفت رنگ کے بھاگے جھم جھم دریا مین کود پڑے

غوطہ مار کر غائب ہوئے شہنشاہ لاچین نے بڑھکر ایسے سحر کئے کہ گنوار بھی الامان الامان کرتے ہوئے بھاگے پتلیان
ساتون لہرا رہی ہین لاچین نے دیکھا سب سردار ہمارے زخمی ہوئے اٹھارہ سو قریہ کے گنوار بھی قتل کرتے
کرتے عاجز ہوگئے صراط نے شام کو خود لاچار ہوکر نقارہ نواز کو آسمان سے بلایا کہا طبل بازگشت بجائے
کسیکی فتح شکست نہ ثابت ہوئی جانبین کے لاکھون مارے گئے لاچین کو بھی طبل بازگشت بجنا بہت
غنیمت ہوا اپنے سرداران جانباز کو میدان کارزار سے ہٹایا کوکب کا بھی ہاتھ آکے تھام لیا کہا اے
بادشاہ طلسم نور افشان کوہ ہفت رنگ کا فتح ہونا دشوار ہے اُسنے طبل بازگشت بجوایا بڑا خدا کا فضل ہوا
اب پلٹ چلو صلاح کرکے تدبیر کیجائیگی جبتک صراط ہفت رنگ نہ قتل ہوگا سب جستجو بیکار ہے یہ کہکر سب کو
ہٹا کر بارگاہ مین استادکرائین شہنشاہ لاچین خوش آئین سب سردارونکو لیکر بارگاہ مین آئے سترہ سو نامدار
زخمی ہوئے ہین زخم دوزی دشوار ہے اسد غازی بھی آچکے میدان مین خوب لڑے انتہا کے معرکے کئے
یہ بھی زخمی ہوکر آئے ہین ملکہ مہ جبین الماس پوش کو دلارام بچالائی اکثر گنوارون نے بلوہ کرکے قصد
کیا کہ ملکہ مہ جبین کو پکڑ لین اسی وجہ سے دلارام وزیرزادی لیکر بارگاہ مین چلی آئی لاچین نے اکثر زخم کا انتظام
کیا زخم دوزبان ہونے لگین لیکن شہنشاہ لاچین خوش آئین کو انتہا کا انتشار کوکب شہاندار بھی
زخمی ہوکر آئے ہین ہر ایک کا یہی قول ہے کہ صراط ہفت رنگ بڑا ساحر زبردست ہے یہ کیونکر قبضے مین
مین آئیگا کوہ کے قریب جانا پہاڑ ہے صحرا کسقدر اُجاڑ ہے جب وہ اپنے نزدیک نہین آنے دیتا مقابلہ کیونکر
کیا جاوے ایسی یہ لڑائی پڑی کہ جانبین کے آٹھ نو لاکھ آدمی مارے گئے اسی وجہ سے بارگاہ مین
ہٹا لائے کہ لاشے صحرا سے اُٹھانا دشوار ہے گنوار دیہاتی بھی اپنے عزیزونکے لاشے چھوڑکر چلے گئے
بہ سبب کثرت کے نہ اُٹھا سکے ہمکو بھی ناممکن ہوا اس کشت خون پر وہ سنگدل نہین گھبرایا گنوار کا تانتا
نہین ٹوٹتا اٹھارہ سو قریہ کے رہنے والے اُسکو خداوند جانتے ہین جو اُسنے کہا وہی سب نے کیا اسقدر
مارے گئے لیکن بغیر اُسکے حکم کے میدان سے نہ ملے اُسکا لشکر اُسی طرح پر موجود ہے ہمارا لشکر برسون مین
آسودہ ہوگا یہ ذکر تھا کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری مع مہتر قران برق فرنگی و چالاک بن عمرو و
جانسوز و ضرغام بارگاہ مین آگئے دیکھا اسد غازی چپ بیٹھے ہین سب سردارونکی زخم دوزی
ہورہی ہے خواجہ عمرو سب کو زخمی دیکھکر گھبرا گئے اسد نامدار نے کہا چھوٹے نانا جان پر کوہ ہفت رنگ
لشکر کا ستھراؤ ہوگیا بڑے بڑے جانباز مارے گئے اسقدر لوگ قتل ہوئے کہ لاشے اُنکے نہ اُٹھا سکے

تین کوس تک لاشون سے میدان معمور ہے اب صدا کرنا فتاحی کوہ ہفت رنگ کا ہر اسم تصویر ہے یہ
کی دیوارین نبی ہوتی ہین تو چین گنوارونکی کس زور و شور سے آتی ہین ہر چند کہ اکثر نامی بسند ہر غول مین
اڑتالیس افسران نامی میرے ہاتھ سے قتل ہو کب جب طلب امان اُدھر سے بجانب مین ہتھا اللہ کی عنایت سے
کھیت مین سر سبز رہا رسائی کوہ ہفت رنگ تک نہو سکی ملکہ جہاندار شاہ جوش جرات مین دریچہ اور
کہ جو نیلم کا ہی مالک جہاندار شاہ اتنا بڑا ساحر جابر ایہاڑ سے بڑ قین نکلیں انتہا کا زخمی ہوا سعار انپر آقا کو اٹھا
کے لایا تمام کوہ ہفت رنگ عجائب غرائب سے مملو ہے یہ کہکر اسد بے اختیار رویا کہا نانا جان تیرے
واسطے ہنوز روز اول ہی ماموجان سے جدا ہوا نہیں معلوم اُنپر طلسم خورشید نگار مین کیا گذری آپکی
زبان سے معلوم ہوا کہ طلسم فتح ہو گیا لیکن بادشاہ نہین قتل ہوا اُسکے تعاقب مین نہیں معلوم کسطرف گئے
اپنے برادر بجان برابر شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان کو قلعہ قیلاب پر بلا مین مبتلا دیکھا ہم نے
انکو قید سے رہا کیا ایک لکہ ابر پیدا ہوا انکو اُٹھا کر لیگیا نہین معلوم دوست یا دشمن تھا یہ مضمون سُنکر
ملکہ بہار ہنسین کہا حضور بقدمہ نور الدہر بن انتشار نے کیچہ چہ مہینے سے بی مخمور غائب ہین وہ شہزادہ
نور الدہر کو لیکر طلسم ہوشربا مین آئی ہونگی شہنشاہ کوکب کی زبانی سنا نہین معلوم مخمور نے کیا آکر
بتا کر نور الدہر کو بہائی ہے اُنپر سحر نہین تاثیر کرتا ایک پہلوان زبردست کو دربار خورشید مین جاکر بادشاہ خورشید
کا قصد ہوا بلوہ کرکے گرفتار کرے بی مخمور بڑے غصے مین ہونگی بہلا کہیں لائین اُسی جنگ شعلہ مین
غائب ہوئے تھے پھر وہی اُٹھا کر لیگئی ہونگی نور الدہر کو طلسم بند کرتے لائین گی ساری مشقت سحر کی
اُنہیں پر صرف کرینگی البتہ بقدمہ بدیع الزمان انتشار جلد ہے ہو اسد نے کہا خدا ایسا ہی کرے کہ
بھائی صاحب اگر افراسیاب کو قتل کرین کسطرح یہ آفت دفع ہو بارہ برس گذرے کس قیامت کا
طلسم ہے حقیقت مین اسم با مسمی ہوشربا ہے تو اب تک نے ملی یہ کہکر جو اسد اشکبار ہوا عمرو کا کلیجہ اُلٹ گیا
اسد کو گودیون مین پالا ہے عیاری سکھائی انہین کیواسطے اپنے آقا کی جدائی گوارا کی پیشانی پر بوسہ
دیکر کہا اے نور نظر مطمئن رہ انشاء اللہ یا تو صراط کو مارونگا یا اپنی جان دونگا تیرا اشکبار ہونا مجھکو گوارا
نہین اگر خدانخواستہ کوئی افتاد ہوئی مین اپنے نور نظر رب کو دیدہ شبیر کو کیا جواب دونگا وقت آئی
فرمایا تھا عم نامدار آپ خوب آگاہ ہین کہ اسد کے فراج مین جہالت ہے آپ ضرور خیال رکھیے گا مجھکو ہر وقت تصدیع رہی
کہ بخیر و خوبی تمکو لیجا کر صاحبقران سے ملاؤن تمہارے والدین کو تمہارا روی زیبا دکھاؤن لاچین اُٹھ کھڑا ہوا

کہا خواجہ اس صراط پر عیاری بھی ہونا مشکل ہی تیلیان اسکی جان کی محافظ ہین جس رنگ مین جاؤگے وہ
کہد دینگی کہ عمرو آیا پتہ نشان دینگی بہت سمجھکر عیاری کیجیے گا عمرو نے کہا ای لاچین اسوقت رونے
اسد کے دلکو بیقرار کردیا ہی اولاد حمزہ کا عاشق ہون یہ زمانہ مجھپر تاریک ہی تڑپکے کٹا ہی کسیطرح جدائی حمزہ
کی نہین چاہتا میرا معشوق مجھسے چھوٹا یہ کہکر خواجہ نے بانہاسے عیاری ذات پر آراستہ کیے شب باہ
ہی بارگاہ لاچین و اسد سے نکلے دس قدم بڑھکر دیکھا بہت بڑا رن پڑا ہی جابجا ہزارون لاشے پڑی
پھڑک رہے کسی طرف سے صدا آتی ہی ارے جانے والے پانی پلادے کسی طرف سے آواز آتی ہی
مین بھوکا مارا گیا کوئی پکارتا ہی میرا مال چو لٹے کے پیچھے گڑا ہی ای جانے والے میری جورو سے کہدینا
راہ خدا مین صرف کرادے مجھے یہان چین ملے عمرو ہر طرف سے یہ صدائین سنکر بھاگتا ہی ہر چند کہ طمع
غالب ہی دل مال لینے کا طالب ہی مگر مجبور ہین خوف سے مُردونکے قریب نہین جاتے جست و خیز کرتے ہوئے
راستہ طی کر رہے ہین کبھی کسی درخت پر چڑھ گئے بسبب لاشونکے قدم رکھنے کا نشان نہین ملتا
بمشکل عمرو نے اس میدان رزمگاہ کو طی کیا سامنے کوہ ہفت رنگ کے پہونچا دیکھا پہاڑ پر سناٹا نہین
معلوم صراط کہان ہی پہاڑ پر اندھیرا پڑا ہی زیر کوہ ہفت رنگ گھاٹیون پہاڑ کے صدہا زخمی پڑے تڑپ رہے
ہین اگر کسی کا وارث آگیا تو اُسنے اُسکو پانی پلادیا نہین تو پیاس پیاس کی صدائین آتی ہین ایک
گھاٹی پر دیکھا چار پانچ جوان زخمی پڑے ہین ایک بڑھیا سرہانے اُن زخمیونکے بیٹھی رو رہی ہی کہتی
ہی یا سامری و جمشید آپکے قدمگاہ پر یہ خونریزی ہوئی اُن لوگونکو غارت کرو جنھون نے اتنا ادب نہ کیا ایک
زخمیون کو کیونکر اُٹھاکے لیجاؤن اُن زخمیون مین سے ایک نے کراہ کر کہا دائی امان پیاسا ہون دوسرے
نے کہا ہمارا ہی پیاسا ہون پیاس سے دم نکلتا ہی وہ بڑھیا روتی ہوئی گھاٹی سے اُتری لٹیا ڈور
لیکر کنوئین پر آئی جیسے ہی اُسنے لٹیا کنوئین مین ڈالی عمرو نے پشت پر سے آکے بڑھیا کو کنوئین مین ڈھکیل دیا
اُسکی صورت بنکر پانی بھر لیکر اُس گھاٹی پر آئے اُن زخمیونکو پانی پلایا وہ مرتے تھے پانی پیکر بیہوش
ہوئے خواجہ نے کپڑے اُنکے بھی اُتار لیے بڑھیا کی شکل بنے ہوئے پہاڑ پر چڑھے سر اُٹھاکر دیکھا صراط پڑا ہوا
سو رہا ہی ساتون تیلیان بیٹھی ہوئی نگہبانی کر رہی عمرو کا سایا پڑا ایک تیلی نے کہا کون آیا ایک نے کہا
ہوا ہی ہوگا تیسری نے کہا دیکھو کون ہی چوتھی نے کہا وہی ساربان زادہ یہان بھی آپہونچا ہمارے شاہ کو بیہوش
لے آتا ہی پانچوین نے کہا شاہ کو جگادو چھٹی نے کہا بیچین ہونگے ساتوین بڑی شوخ و شنگ تھی اُسنے صراط

کو جگا دیا کہا حضور اُٹھیے عمرو بلا لاے کوہ ہفت رنگ آ گیا عمرو تو یہ صدائین سُنکر اُن زخمیو نمین آ کے
لیٹ رہا صراط ہفت رنگ کو تُپلی نے جو اُٹھایا صراط نے پوچھا کیا ہی تُپلی نے کہا عمرو بڑھیا
بنکر آیا ہی زخمیو نمین لیٹ رہا ہی بڑھیا کی شکل ہی خواجہ سمجھے تھے کہ یہان کون آئیگا زخمیو نمین بشکل ضعیفہ
پڑی ہین مگر پڑے پڑے بھی مردونکی کمر ٹٹول رہے ہین کھڑاؤن کی آواز آئی عمرو نے پڑے پڑے دیکھا آ گئی
صراط پشت پر ساتون تُپلیان مثل لڑکونکے باتین کرتی ہوئی صراط نے جُھک کر دیکھا تپلیو نسے
پوچھا عمرو کہان ہی ایک تپلی نے کہا وہ دیکھیے ضعیفہ بنا ہوا بیچ مین زخمیون کے پڑا ہی اس حال مین
بھی مردونکی کمر ٹٹولتا ہی صراط نے کہا جا کے پکڑ لا دو ایک تُپلی بہت خوب کہکر چلی خواجہ نے چاہا لوٹ مار کر نہر
کو گھائی سے گرا دون دیکھا جسم مین طاقت نہین ہاتھ پاؤن کی جنبش بیکار ہوئی اُس تُپلی نے آ کے عمرو کا
ہاتھ پکڑ لیا کہا او ساربان زادے چل یہ مقام کوہ ہفت رنگ ہی یہان مکاری عیاری نہین چلتی عمرو
اُٹھ کھڑا ہوا تپلی کھینچتی ہوئی سامنے صراط کے لائی عمرو نے دہائی دی مین تو آپکی رعایا گانو نکی رہنے والی
ہون میرے کئی بیٹے زخمی ہوئے اُنکو پانی پلانے آئی تھی صراط نے تپلی سے کہا اری جھوٹی دیکھ یہ کیا کہتی ہی
تُپلی نے عمرو کے منہ پر ہاتھ پھیر دیا رنگ روغن چہرے کا اُڑ گیا صراط نے عمرو کو بصورت اصلی پایا مُڑ کر
مشکین باندھین کہا او ساربان زادے تو نے ہوشربا مین غدر ڈالدیا بڑے بڑے نامی گرامی ساحر مارے
تیری قضا میرے ہاتھ سے تھی یہ کہکر ساتون تپلیونکو حکم دیا اس ساربان زادے کو قصر ہفت رنگ مین
لیجا کر قید کرو شب کو ہمزادون سے پوچھکر صبح کو قتل کرینگے خدمتگار کشان کشان عمرو کو لیکر پہاڑ سے اُترے
صراط جا کر اُسی طرح تخت پر پھر سو رہا وہ صبح اکا سُنتا کا خدمتگار عمرو کو لیے ہوئے جاتے ہین وہ خدمتگار ساتھ ہین
پانچ آگے بڑھکے ایک ہاتھ پکڑے ہوئے ایک تلوار کھینچے ہوئے عمرو نے غل مچایا یارو دوڑو یہ دونون
اُٹھائی گیرے زبردستی مجھکو پکڑے لیے جاتے ہین مال میرا چھینتے ہین قضائے کار جہتر قران ایک زرغے
مین نخل کے چھپے ہوئے بیٹھے تھے اُستاد کی جو آواز کان مین آئی بیقرار ہو گئے نکل کے دیکھا دو شخص اُستاد
کو لیے جاتے ہین اُستاد غل مچا رہے ہین قران جھٹ پٹ روغن عیاری کا لگا کے زمیندار کی شکل بنے
موٹا سا لٹھ کاندھے پر دھر آواز دی ارے کون مسافر کو ستاتا ہی دونون خدمتگارون نے قران کو
جو دیکھا کہا بھائی زمیندار یہ ساحر نہین ہی تم نے ذکر سُنا ہوگا مکار غدار عمرو عیار یہ وہ شخص ہی کہ جو صراط
کو پکڑنے آیا تھا اُنھون نے گرفتار کرکے بھیجا ہی قصر ہفت رنگ مین لیے جاتے ہین اسکے قتل ہونے

سے سرحد طلسم ہوشربا پاک ہوجائیگی قران نے ایک کو لٹھ مار دیا ایک کو گھونسہ مار دیا دونونکے سر پھٹے کہا اُستاد بھاگ گئے قران تو جست کرکے نکل گئے اُن خدمتگارون کے مرنے سے اندھیرا ہوا صراط سو گیا تھا ایک تیلی نے یہ کہکر جگایا شہنشاہ آپکے دو خدمتگار مارے گئے قران نے دونونکو مارا عمرو جنگل مین بھاگا ہوا جاتا ہی صراط غصہ مین چلا پر پرواز پیدا کرکے اُڑا نوابجر عمرو بھاگے ہوئے ایک صحرا مین پہونچے آسمان سے آواز آئی خبردار کہان جاتا ہی سرحد کوہ ہفت رنگ یہ ہمار اگنہگار ہی عمرو نے چاہا جست کرون زمین نے پانوٗن تھام لیے صراط نے آکر باطمینان گرفتار کیا وہ پانچون خدمتگار پلٹ کر آئے بھائیون کے لاشے دیکھکر بہت روئے صراط نے اُن سب کو تسکین دی کہا اس قیدی کو لیجاؤ انھون نے کہا حضور ہم لیکر نہ جائینگے دو بھائی ہمارے بخیا مارے گئے ایسا نہو کہ ہمکو بھی راہ مین قتل کرے صراط ہفت رنگ خود ہمراہ ہوا خواجہ کو لیکر چلا قریب قصر ہفت رنگ آیا قفل کھولا اندر مکان کے آیا مسلسل کرکے وہین ڈالدیا آپ نکل آیا رات کم باقی تھی بھاگا ہوا کوہ پر پہونچا تیلیون سے کہا عمرو کو مین قید کر آیا قاعدے کے سراسر خلاف ہوا دو راتین گذرین روزنامچے مین ایک حرف نہین لکھا گیا آج شب کو مجھے بڑی مشقت پڑیگی بوقت سحر اُسکو قتل کرونگا رات بھر سہمزاد ان سے کلام کرنا منظور ہی تیلیون نے کہا سراسر خلاف ہوا کنیزونکو معلوم ہوتا ہی ادرساحری جمشید بھی کہہ گئی کہ جب تحریر ہونا روزنامچہ کا ناغہ ہوگا مرشدزادے کی قضا کا دن ہی صراط اُنکو گالیان دینے لگا کہا بیہودہ بکتی ہو آجکی شب تین راتونکا مضمون لکھونگا کل روزنامچہ سیاہ کردونگا صبح ہوتے عمرو کو خون سے ہاتھ بھرونگا تیلیون نے کہا آپ خفا نہون ہمنے جو کچھ آپکے بزرگونکی زبانی سُنا وہ عرض کردیا آیندہ حضور کو اختیار ہی عمرو کی کسیطرح موت نہین ہی صراط نے کہا بیہودہ نہ بکو قصر ہفت رنگ مین وہ قیدی وہان کوئی ساحر و غیر ساحر پہونچ نہین سکتا پھر کون وجہ اُسکے جان بچنے کی اگر لاچین بھی قصد کرے اُس مکان مین نہ جا سکے یہ کل شرف میری ذات پر موقوف ہین یہ کہکر صراط باطمینان تخت پر بیٹھا یہان بوقت سحر شہنشاہ لاچین نامور و اسد دلاور وغیرہ بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے مہتر قران آکر پہونچے لاچین نے کہا اُستاد تشریف لائے ملکہ مہرخ وغیرہ نے کہا دو دن سے غائب ہین مہتر قران نے کہا شب کو مین نے خدمتگاران صراط کو مارا اُستاد یہ کہکر چلے تھے کہ لشکر مین جاتا ہون معلوم ہوا کوئی افتاد پڑی یہ سُنکر سردار بیقرار ہوگئے بہار و باغبان نے کہا ہم جائین نے ملکہ لعل سخندان اُٹھی کہا خواجہ کے لیے

زمین جا دنگی اگر انپر کوئی زوال آیا سب قتل ہو جائینگے صراط کے ہاتھ سے امان نہ پائینگے ماران زمین کن نے کہا مین اندر کا زمین کے حال دریافت کرونگی اسرار نے کہا مین آسمانکا بھید بتاؤنگی لعل سخندان اُٹھ آئی اُٹھی ساتھ ہی اسکے ماران زمین کن دونون پاؤن زمین مین مار کر غرق زمین ہوئی اسرار ستارہ بنکر آسمان مین ڈوبی لعل سخندان عقاب بنکر چلی اور ملکہ لعل سخندان و اسرار بالائے کوہ ہفت رنگ آکر ٹھہرائین دیکھا کہ صراط ہفت رنگ ساتون تپلیونسے باتین کر رہا ہی کہتا ہی کل طبل جنگی بجوا کر ان باغیونکو سرحد کوہ ہفت رنگ سے نکالدونگا تپلیون سنے عرض کی کنیزین برائے خدمت حاضر ہین حضور ابھی چلین صراط نے کہا کل دیکھا جائیگا فوج عجائب غرائب طلب کرونگا قصر ہفت رنگ کے رہنے والون کو بلاؤنگا آج تک وہ ساحر کبھی ظاہر نہین ہوئے دریاے ہفت رنگ کا بھی انتظام کرونگا فوج بے سران نہ نکلنے پائے مرشدزادے بھائی مصور یہ بلا پیچھے لگا گئے اسکی بھی تدبیر واجب و لازم ہی بڑے بڑے انتظام کرنا ہین عقاب و ستارہ بنی ہوئی اسرار و لعل سخندان نے ان کلمات کو سُنا کہ کچھ عمرو کا ذکر نہین آیا یہ بھی ثابت ہوا کہ خواجہ بھی یہان نہین ہین دونون بلند ہوئین ماران زمین کن زمین مین ڈھونڈھتی ہوئی بہ شکل مار سیاہ جاتی ہی سب سے اول ملکہ لعل سخندان جا کر آسمان پر چمکی دیکھا قصر ہفت رنگ مین خواجہ عمرو ستون سے بندھے ہین مکان مین بالکل سناٹا حسرت خواجہ دیکھکر لعل کا کلیجہ اُلٹ گیا تاب نہ آئی اُتر پڑی اسرار نے بھی آسمان سے دیکھا کہ خواجہ ستون سے بندھے ہین یہ مثل ستارے کے چمکتی ہوئی آتی ہی مگر لعل سخندان قریب خواجہ کے آئی کہا اے شہنشاہ اوج عیاری یہ کیا سحر کہ ہی خواجہ نے تمام کیفیت بیان کی لعل نے زنجیر کاٹی چاہا خواجہ کو رہا کرکے نکلون کہ وہ ستون شق ہوا اک ساحر مہیب اُسمین سے نکلا نکلتے ہی اک چیخ ماری مُنھ سے اُسکے دھوان نکلا ملکہ لعل سخندان بیہوش ہو کے گری اس ساحر نے نعرہ کیا منم دخال جادو ہفت رنگ لعل سخندان گری عمرو کے پاؤن زمین نے پھر تھام لیے اسرار جادو آسمان سے دیکھ رہی تھی اس زور و شور سے دخان ہفت رنگ پر گری دھوئین اُڑا دئے دخان کے دو ٹکڑے ہوئے لعل نے اور خواجہ نے رہائی پائی قصد ہی کہ قصر سے نکلین کہ دوسرا ستون شق ہوا ایک ساحر مہیب ترسول ہاتھ مین اُسمین ہار لپٹے ہوئے نکلتے ہی اُسنے ترسول کو چمکایا شعلہ بھڑک کر اسرار و لعل سخندان و عمرو پر گرا تینون کے تینون بیہوش ہو کر گرے اُسنے نعرہ کیا منم اقصر شعلہ خوار تیغہ پکڑ کے

للکارا کہ کیون ظالمو تم سب نے ملکہ دخان ہفت رنگ کو مارا یہ مقام بزرگ کبھی خونریزی یہان نہوئی تھی
تمنے بڑی بے ادبی کی ایسے بزرگ کو مارا چاہتا ہی کہ لعل و اسرار کا سر کاٹے کہ زمین تھرائی آواز آئی
سنم ماران زمین کن نکلتے ہی اقصر کو گولا مارا اقصر قصوروار تھا سر پھٹ گیا اقصر مرگیا ادھر صراط
ہفت رنگ اُسوقت حجرے مین بیٹھا ہوا پتلیون سے باتین کر رہا ہی کہ دو پتلیان رونے لگین
صراط نے پوچھا خیر تو ہی دونون نے کہا حضور بڑا غضب ہوا اسوقت خودبخود ہمارے جسم جل رہی ہین
ہڈیون سے شعلے نکل رہے ہین قصر ہفت رنگ مین کوئی بلا نازل ہوئی آپ تو ایسے غافل
ہین روزنامچہ سیر سحر دیکھیے کنیزون کو ثابت ہوتا ہی دخان ہفت رنگ و اقصر جادو
مارے گئے صراط نے گھبرا کر کہا ارے قصر ہفت رنگ مین کیونکر پہونچے پتلیون نے کہا بڑے
بڑے رازدار طلسم کشا کے ساتھ ہین اب آپ کو نام بھی بتائین بی لعل سخندان شاہزادی حجرہ نجم
و ملکہ اسرار و ماران زمین کن قصر ہفت رنگ مین پہنچ گئین اقصر و دخان کو مارا اب
ساربان زادے کو لیکر نکلا چاہتی ہین یہ مضمون سُنکر صراط سُن ہوگیا ساتون سے کہا شہزادیو خبردار
شرف قصر ہفت رنگ باقی رہے یہ باغی نکلنے نہ پائین مین صبح کو سب کو قتل کرونگا ساتون
پُتلیان مثل برق چمکین کہتی تھین افسوس مرشدزادے تمنے دین سامری مین رخنہ ڈالا عیش پسندی
مین انتظام بھولے جنکو ہم گرفتار کرنے جاتے ہین انکی کسیکی قضا نہین ہی صراط نے کچھ جواب نہ دیا یہان
قصر مین ماران زمین کن و اسرار صف شکن و ملکہ لعل سخندان خواجہ عمرو کی قید کاٹنے
چلین قصد ہی کہ عمرو کی کمر مین نیچہ دیکر لے نکلین کہ آسمان پر برق چمکی ساتون پتلیان کڑک کڑک کر سیاتون
کے مُنہ سے دھوئین نکلے یہ تینون نابینا ہوگئین ستون سے اک رسن نکلی اُسنے عمرو کو باندھ لیا پتلیون
نے اُتر کر اُن تینون کو گرفتار کیا اسیطرح زمین مین ڈالدیا عمرو تو خودبخود بندھ گئے ساتون پتلیان اپنا
انتظام کرکے لاشہٗ اقصر و دخان اُٹھاکے پاس صراط کے آئین صراط نے دیکھا دخان کے دو ٹکڑے
ہوے ہین اقصر کا سر پھٹا ہوا بیقرار ہوگیا کہا یارو یہ وہ نگہبان تھے کہ جنھون نے سو برس قصر
ہفت رنگ کی حفاظت کی آج تک کبھی دامنہ کوہ ہفت رنگ مین خونریزی نہوئی تھی نہ کہ
نگہبان قصر ہفت رنگ مارے گئے بیشک وقت خرابی آگیا یہ سب کچھ غفلت سے افراسیاب کی ہوا
ساری بربادی ہو رہی ہی مسلمان دریای نیل پر جایا چاہتے ہین افراسیاب کے کان پر جون نہین رینگتی

معشوقان پری چہرہ کو پہلو مین لیے بیٹھا ہی آٹھ پہر شراب پینے مین مصروف ہی انتظام ہوشربا اُسی کی
ذات پر موقوف ہی کیونکر اُسکو بیدار کرین مگر مین نے اب خاتمہ کر دیا یہ دن بھر اور شب درمیان
مین ہی شب بھر خدمتگزاری مین نانا دا کی مصروف رہونگا صبح ہوتے ہی اِن چارون کو قتل
کرونگا یہ چارون اربع عناصر جسم لشکر طلسم کشا ہین انکو قتل کیا گویا طلسم کشا کو مارا پُتلیان یہ
سُنکر خوب ہنسین کہا مرشدزادے اِن چارون مین کسی کی قضا نہین صراط نے کہا چپ ہو
بیہودہ نہ بکو اب اُس قصر مین کوئی نہین جا سکتا یہ تینون رازدار طلسم ہوشربا تھین اسوجہ
سے وہان پہنچ گئین ورنہ قصر مین داخلہ دشوار ہی پُتلیان خاموش ہو رہین ایک نے کہا بوا کیون
چانون چانون کرتی ہو دوشبین گذرین ہیرون نے کوئی راز نہ کہا صفحات روزنامچہ سُعَرا
پڑے ہین مرشدزادے نہین سمجھتے بس ہمین کیا دخل ہی مالک مختار ہین ہم بھی انھین کی ساتھ ہین
تا بہ جہنم ساتھ نہ چھوڑینگے بعد مرنے کے بھی رفاقت سے مُنھ نہ موڑینگے صراط یہ سب باتین سُنا کیا
اپنے غرور مین بیٹھا ہوا اسم سحر پڑھ رہا ہی یہان لشکر مین شہنشاہ لاچین وغیرہ کسیقدر مطمئن ہوے
کہ ماران زمین کن و ملکہ اسرار صف شکن و ملکہ لعل سخندان نامدار ایسی رازداران طلسم گئی
ہین یقین ہی کچھ کام کرینگی خالی نہ پھرینگی اگر وہ پلٹ کر آئین تو ہم لوگ خود جائین اسد نامدار فرماتی ہین
دیکھیے عمر نامدار پر کیا گذری مواج قطرہ زن کہتی ہین مین جاؤن شہنشاہ لاچین نے کہا ای
مواج تم لوگون کی وجہ سے لشکر مین رونق ہی افراسیاب تم سبکے نام سے جلتا ہی خدانخواستہ
اگر پا جائے پھر زندہ نہ چھوڑے مواج نے نہ مانا پہر دن رہے تک اسرار وغیرہ کا راستہ دیکھا
مواج بیتاب ہو کر اُٹھی کہا ای شہنشاہ مجکو جانے دیجیے ایسا نہو خدانخواستہ اُستاد پر کوئی افتاد پڑے
اصل مین وہی طلسم کشائی کر رہے ہین یہان سے جا کر خورشید نگار مین کل رہا ہے نمایان ہوگیے
پھر ہوشربا مین آگئے ماشاء اللہ چھلاوہ ہین شل اُنکے کون جانبازی کریگا چالاک و برق نے
کہا ہمنے اکثر قصد کیا قریب قصر ہفت رنگ و کوہ ہفت رنگ نہین پہنچ سکتے مواج
طاؤس پر سوار ہو کر چلی بلند ہو کر اُسنے دیکھا تمام دامنۂ کوہ ہفت رنگ لاشون سے معمور ہی
ایسا رن پڑا کسی مقام پر ایسی جنگ نہوئی تھی کراہنے کی آوازین آتی ہین صدائین مختلف کوئی کہتا ہی
لینا لینا پکڑ لو جانے نہ پائے کہین سے شعلے نکلتے ہین شعلے آپسمین لڑ لڑ کر زمین مین گرتے ہین جا بجا

اگیا بیتال بھرتے ہین بیخ ہاے نخل سے چنگاریان نکل رہی ہین مواج جوش سحر مین بر سر کوہ ہفت رنگ
چمکی جیسے ہی عکس مواج کا درجۂ زبرجدی پر پڑا اک طاؤس اُسمین سے نکلا اُسنے چیخ ماری مواج لڑکھڑا کر
گری طاؤس نے قریب آکر پر مارا بیہوش ہوگئی طاؤس منقار مین دبا کر ملکہ مواج کو سامنے صراط کے
لایا صراط نے کہا ای طاؤس رازدار خیر تو ہی کہا حضور مین درجۂ زبرجدی کا نگہبان ہون دیکھا مین نے
یہ ساحرہ اُڑتی ہوئی جاتی ہی جسم سے اسکے بوے دشمنی افراسیاب آتی ہی مین نے پکڑ لیا صراط
نے پہچانا کہا ارے یہ تو دختر نیلم ہی معلوم ہوتا ہی چاہ نیلوفر بھی برباد ہوا فوراً طاؤس کو حکم دیا کہا
ای طاؤس منقش نگہبان درجۂ زبرجدی اسکو لیجاکر قصر ہفت رنگ مین پھینکدے طاؤس
مواج کو منقار مین دبا کر اُڑتا ہوا جاتا ہی قضاے کار برق تڑپ کر نکلا تھا اک نخل کے سایہ مین
کھڑا تھا اُسنے دیکھا اک طاؤس مواج کو منقار مین دبائے ہوئے لیے جاتا ہی اُسنے بہ تعجیل رنگ
روغن عیاری کا نکالا افراسیاب کی صورت بنکر تیار ہوا تاج سر پر رکھکر راہ مین ٹھہرا جیسے ہی طاؤس
منقش اُس مقام پر پہنچا پکار کر آواز دی ای دوست صادق ای محب واثق سنم شہنشاہ طلسم ہوشربا
ذرا ٹھہر جا یہ سُنتے ہی طاؤس زمین پر آیا زمین مین تڑپا برق نے دیکھا اک ساحرہ تاج سر پر
پہنے ہوئے ظاہر ہوئی جھک کر افراسیاب کو سلام کیا ہنسکر کہا میان برق صاحب مزاج تو
اچھا ہی کیا اچھی صورت بنے ہو مگر قد نہ بڑھا سکے او نگوڑے بیحیا وہ بڈھا تیرا اُستاد گرفتار
ہو چکا یہ کہکے برق کی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا برق نے ہاتھ باندھ کر کہا ای ملکہ عالم کیا کہنا ہم
سو مرتبہ افراسیاب کے سامنے صورتین بدلکر گئے کبھی نہ پہچانا بس آج ہمکو قدر دان ملگیا آپ کی
غلامی کرینگے اب ہمکو چھوڑ دیجیے ہم جاکر اسد کو پکڑ لائین ہمین قدمون پر افراسیاب کے گرا دیجیے
ہماری خطا معاف کرین ہم ایک دن مین لڑائی فتح کرا دینگے وہ نازنین ہنسی کہا میان برق دل
مین تو اپنے کہتے ہو کہ اسکو قتل کرون ظاہر مین یہ باتین بناتے ہو جہان بی مواج کو مین لے
جاتی ہون وہین لیجاکر تمکو بھی قید کرونگی ہر چند برق تڑپا پھڑکا اُسنے نہ مانا برق و مواج کو
پنجے مین دبا کر چاہتی ہی بلند ہو پہلو سے آواز آئی ملکہ کیا کہنا ہم بھی آپہونچے دیکھا اک ساحرہ بشکل مہیب
کالی صورت مُنہ سے شعلے نکلتے ہوئے جھپٹ کے قریب پہنچا آتے ہی کہا دیکھو ملکہ مرشد زادی صراط
ہفت رنگ آپہنچے برق کو تو پہچانا بتلاؤ مین کون ہون اُس نازنین نے گھبرا کے مُنہ پھیرا ساحرا باد

ہو کر آیا ہی پلک جھپکتے ہی بندہ مارا کہا اب تو پہچانا طاؤس کے ہزار ٹکڑے ہوئے **قران و برق** بھاگے **مواج**
چاہتی ہی بلند ہو کہ آسمان سے نعرہ ہوا انم کنیزان **سامری** معرکہ یہ گذرا کہ **صراط** بیٹھا تھا کہ درجۂ **کوہ زبرجد**
پھٹ گیا **صراط** نے کہا ای کنیزان **سامری** لینا نگہبان درجہ **زبرجدی** پر کوئی افتاد پڑی یہ سیاہ تن
پتلیان کڑک کر گرین **مواج** کو ہاتھون ہاتھ پکڑ لیا ایک نے لاشہ ساحرہ کا اُٹھا یا لاشہ لا کر **صراط** کو
دکھایا **صراط** اس ساحرہ کے لیے بہت رویا پتلیون نے لا کر **مواج** کو بھی گرداب دریا **قصر**
ہفت رنگ مین ڈالدیا **عمرو** نے جو **مواج** کو دیکھا بیقرار ہو گیا لعل و غیرہ پڑی ہین یقین کامل ہوا
موت قریب ہی **مواج** نے اشارون مین عیاری **برق و قران** کا حال بیان کیا **عمرو** نے کہا ملکہ
سب تدبیر کی تقدیر سے سب لاچار ہین **مواج** نے اشارہ کیا اہالیان لشکر ظفر اثر آپ کیواسطے تڑپ
رہے ہین اس قصر کا یہ شرف ہی کہ ہم ایسی کامل و اکمل جادوگرنیون کی زبان مین سوزن نہین یا
اُسکو یقین کامل ہی کہ یہانسے کوئی نکل نہین سکتا **صراط ہفت رنگ** آمادہ جنگ و ن پھر متردد ہا
کہ شاید **لاچین** وغیرہ یلغر کرین کشت و خون اسقدر ہو چکا ہی یہ حوصلہ نہ پڑا کہ خود دریا **کوہ ہفت رنگ**
کو بلائے چار پہر دن گذرا شام ہوئی جوش و خروش مین اپنے مقام سے اُٹھا یہان خواجہ کو تڑپتے ہوئے
وہ دن گذر شام کو اسقدر وہان اندھیرا ہی معلوم ہوتا ہی کہ پردۂ **ظلمات** ہی بخت سیاہ کا سامنا تاریکی
پردۂ **ظلمات** بھی مات ہی یہ چارون شہزادیان پردۂ مہد ناز و نعم اُنپر یہ ہجوم غم و الم سحر فراموش
مکان مین تنہائی نہ مونس نہ مددگار وہی تاریکی غمخوار **صراط ہفت رنگ** قریب دریای **نیل** پہونچا
دیکھا دریا کا جوش و خروش بڑھا ہوا ابر سوسنی مین تڑپ زیادہ تر طائران زمزمہ سرا حیران و پریشان
آج نغمہ سنجی بھولے **صراط** نے پکار کر آواز دی ای طائران طلسمی تمکو خاموش دیکھکر میرے ہوش اُڑ گئے ہین
کچھ حال انجام سناؤ اک طائر ہفت رنگ ابر سوسنی سے تڑپ کر نکلا آواز دی کیا جواب دین جو نوشتہ
تقدیر ہی وہ پیش آئی ناحق کی پریشانی ہی آپ نبیرہ **سامری و جمشید** ہین دریافت کیجیے خاموش
رہنے مین کیا بھید ہین کسکو حال دل سنائین قفس ابر سوسنی سے کیونکر نکلین طائر روح قفس جسم
خالی ہین تڑپتا ہی شکستہ پر مجبور و مضطر آپ پر سب حال ظاہر ہی دو شبین گذرین اوراق روزنامچہ
میر سحر بالکل معرا ہین آپ کی آنکھین نہ کُھلین اس نکتہ پر خیال نہ کیا کسیکی کی زندگی پر حرف آیا ایسی عبارت کیوں
تحریر فرمائیے **صراط** اور زیادہ گھبرایا جمین کہتا ہی چہار جانب سے کلمات عبرت آمیز کی بوچھار ہی ہر رکن طلسم

مجبور ولاچار ہی یہ دل سے باتین کرتا تھا کہ موجۂ دریا بلند ہوا حبابون نے آنکھین کھولین موجین تلوارین نہین
گرداب خنجر آبدار ماہیان دریا بیقرار صراط اس ماہیت سے آگاہ نہوا کما ہی حال معلوم نہو سکا سرہا ے
ہمزادان بعد جوش وخروش ظاہر ہوئے صراط ہفت رنگ نے دامن پھیلا یا سرونکو دامن
مین لیا گریبان کی خبر نہین جانتا ہی ہمارا انکا چولی دامن کا ساتھ ہی یہ نہین سمجھا کہ میرا گریبان اد رجل کا
ہاتھ ہی دوڑا ہوا قصر ہفت رنگ مین آیا دیکھا چارون شاہزادیان بیکار پڑی ہین خواجہ ستون سے
بندھے ہوئے پابند مصیبت گرفتار دام آفت جیسے ہی صراط آیا خواجہ نے کہا ای شہنشاہ آداب
عرض کرتا ہون صراط نے کہا او ساربان زادے تیری وجہ سے ارا کین قصر ہفت رنگ قتل ہوئے
تہلکہ پڑ گیا اب صبح کو تجھکو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا عمرو نے کہا چارون کو قتل کیجیے حقیقت
مین بڑی گنہگار ہین مین نے کیا خطا کی مین بالاے کوہ ہفت رنگ حضور کی زیارت کو آیا تھا انھون
نے دراندازی کی مجھکو ناحق پھنسایا اب رہا کر دیجیے آپ طلسم کشا کے خواہان ہین بانی فساد لائے ہین
ان سب کو مجھسے لیجیے ایک ایک کی مشکین باندھکر لاؤنگا صراط نے کچھ جواب نہ دیا ساتون مونڈھے
جواہرات کے نکالے سرہاے ہمزادان مونڈھون پر رکھے روزنامچہ میر بحر ہاتھ مین لیا اور پکارکر
آواز دی ای رازداران طلسم ہوش ربا کچھ باتین کیجیے آج دو دن سے صفحات روزنامچۂ میر بحر بالکل
سعرا ہین ہم تحریر سے بری ہین صراط نے یہ جو پکارکر کہا سر افراسیاب بصد جوش وخروش یہ
اشعار عبرت آثار زیب النسا مخفی پڑھنے لگا کہا ای صراط ہفت رنگ بہ گوش ہوش سماعت کر اور
غرور کو دماغ سے نکال او غافل نظم

نیست آسان پنجہ بر ریف پریرویان زدن
باغبان امید گل در گریبان ریختن
دیدۂ خود بر کشا مخفی دگر با کے توان

کار معشوقان نمک بر زخم پنہان ریختن
خون دل میباید از دیدہ بدامان ریختن
صحبت بیگانہ زان دارم تبو ای آشنا
مقصد عمر خویش ساہر سو پریشان ریختن

کار عاشق خون خود در پای جانان ریختن
گر نہادم داغ عشقت بر جگر معذور دار
کار بر دو شوار باشد پیش خویشان ریختن
یہ اشعار سنکر صراط ہفت رنگ

گھبرایا کہا ای شہنشاہ سمجھا کر باتین کیجیے یہ اشعار میری سمجھ مین نہین آئے سر مصور بصد جوش وخروش
آواز دینے لگا ای برادر بجان برابر نظم

خدا را پردہ از رخسار بردار
ہزاران چاک در جیب بدن کن

بیا ای دل مُرا یاد وطن کن
ز شمع حسن روشن انجمن کن
گرفتہ چون ز خسرو کام شیرین

چو قمری نالہ بر سرو چمن کن
چو گل ای عندلیب از دیدن گل
دہارا ابر روان کوہ لمن کن

چو گم شد یوسف عمر تو مخفی | وطن در گوشہ بیت الحزن کن | صراط اور زیادہ گھبرایا کہا تم تو

ہمارے برادر بجان برابر ہو صاف صاف بات کرو نظم کو ترک کرو نثر مین باتین کرو میری سمجھ مین

نہین آتا ہے شہنشاہ لاچین بصد جوش و خروش بولا رباعی | من ز دلتنگ و دل زمن تنگ ست

صحبت چو شیشہ و سنگ ست | اخفیائے رسی بمنزل دوست | راہ تاریک مر کیم لنگ ست

دیگر بلبل از گل بگذرد گر در چمن بیند مرا | بت پرستی کی کند گر برہمن بیند مرا | در سخن نہان شدم مانند بو در برگ گل

ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا | صراط ہفت رنگ کے قلم ہاتھ مین جاہتا ہے جسطرح یہ سر آئندہ

کی خبر دیتے تھے اُسیطرح پر خبر سُنائین یہ غیر ممکن جسطرح وہ کلام کرتے ہین صراط گھبرا رہا ہے یہی پوچھتا ہے کہ کل صبح کو کیا ہو گیا طلسم ہوش رُبا ہاتھ سے اسد کے نیچے گا یا نہ بچے گا اِس بات کا کوئی سیر جواب نہین دیتا ہے افراسیاب نے بہ غیظ و غضب یہ فقرہ کہا کہ ای صراط ہفت رنگ سحر کو صبح ہو جائیگی ہوشیار رہنا اب ہمسے کلام نہ کرو آج سے روزنامچہ میر سحر مین حرف نہ لکھا جائیگا جسقدر مقدور ہو دہ دشمنون کے کام آیکا باقی تعرار ہا ہین خطا سے بھرا رہا ہے ہر چند صراط ہفت رنگ چیخا چلایا پوچھا پاٹ بھی کیا یہ صاف صاف کسی سر نے نہ کہا کہ صبح کو کیا ہو گا یکایک گریبان سحر چاک ہوا ماہ تابان نے انجمن ثابت و سیارگان سے کنارہ کر کے قصر مغرب مین داخلہ کیا مہر عالم افروز چرخ نیلی پر بر آمد ہوا غصے سے چہرہ سرخ تیغہ مہر حمائل تیرہ خطوط شعاع ہاتھ مین توسن فلک پہ سوار ہو کر سرگرم سیاحی ہوا صراط ہفت رنگ اُس قصر مین یکہ و تنہا چار شہزادیان سحر مین مبتلا پڑی ہین اُٹھکر عمرو کو ستون سے کھولا خنجر کھینچکر چھاتی پر عمرو کی چڑھ بیٹھا عمرو نے پکار کر آواز دی یا سامری و جمشید تمھارے صدقے لو دیکھو نظر آیا باغ بہشت کو دیکھا حورین بلاتی ہین صراط حیران ہوا عمرو کیا کہتا ہے عمرو نے کہا مرشد زادے مین تو اِس مرکا متمنی تھا کہ اس ساعت پر قتل ہو جاؤن اک ذرا ٹھہر جائیے صراط ٹھہرا عمرو نے جیب مین ہاتھ ڈالا ایک شیشی اُسمین گلنار چند قطرے دو ورق کاغذ کے بہ علم سنسکرت لکھے ہوئے عمرو نے شیشی ہاتھ مین لی ورق چھپانے لگا صراط ہفت رنگ نے ہاتھ مروڑ کے ورق چھین لیے کہا ارے دیکھون اسمین کیا لکھا ہے عمرو پیٹنے لگا کہا تو مجھکو قتل کر جسوقت خنجر گلے پر رکھیگا عنایت سے سامری و جمشید کی موت کا مزا چکھے گا مقتول کو زندگی جاوید حاصل ہو گی قاتل فوراً جہنم واصل ہو گا یہ کلمہ

عبرت سنکر صراط اُن اوراق کو پڑھنے لگا طرف سے سامری و جمشید کی مرقوم ہی کہ اگر بوقت سحر روز
بہ ساعت مشتری کوئی کسیکو قتل کرنیکا قصد کرے ہمارا بندۂ مقبول دو قطرۂ شراب حیات پی لے بخنجر
اُچٹ کر قاتل پر پڑے مقتول ہزار برس زندہ رہے سلطنت ہفت اقلیم ملے لیکن توڑ اُسکا یہ ہی کہ اول
قاتل شراب حیات پی لے مقتول کو نہ پینے دے تو قاتل ہزار برس زندہ رہیگا مقتول کا خاتمہ
ہوجائیگا اب صراط سوچنے لگا کہ ایسی شئ نایاب عمرو کو نہ پینے دون مین پیکر قتل کرون ایسی نعمت کسے
ملتی ہی ایسا نہو خنجر اُچٹ کر مجھپر پڑے نانادا کے حکم مین فرق نہ آئیگا ساربان زادہ ہزار سال زندہ رہیگا
مین شراب پیکر اُسکو قتل کرون عمرو کے ہاتھ سے شراب چھینے لگا عمرو نے دُہائی دی کہا او ظالم
مین قتل ہوتا ہون بزرگان دین نے یہ تحفہ مجھکو عطا فرمایا تو کون ہی جو چھینتا ہی تجکو اپنے نانادا کی قسم
مجھکو جلد قتل کر اگر سامری و جمشید برحق ہین انکا حکم بھی ٹھیک ہی مجھکو تو پکا اعتقاد ہی مجھکو یہ فقرہ
بخوبی یاد ہی رات کو بزرگ خواب مین آئے یہ تحفہ عطا کر گئے اب تو کیون نہین قتل کرتا اسمین شراب حیات
نہین ہی سودۂ الماس سم قاتل زہر مار ہی تجھکو اسکے پینے مین کیون اصرار ہی کلیجہ تک کٹ کے گر جائیگا
صراط نے کہا ہم اپنے بزرگون کے مستحق ہین شراب حیات نہ پینے دینگے اِن دونون مین تو تکرار
ہو رہی ہی چارون شہزادیان بہ نگاہ حسرت نگران ہین لیکن شہنشاہ لاچین و اسد نامدار فراق خواجہ
عمرو مین شب بھر تڑپے بوقت سحر لاچین نے کہا ای شہریار مین نے شب کو مقدمہ عمرو خواب مین
پریشان دیکھے خدا خیر کرے کوہ ہفت رنگ پر صراط ہفت رنگ نہین ہی نیر اعظم نکل آیا شاید
چارون شہزادیان بھی کسی بلا مین پھنسین عمرو بھی کہین مبتلای بلا ہی صرف ساتون پتلیان بر سر کوہ ٹہل رہی
یہ کہکر لاچین چرخ مار کر بلند ہوا آسمان پر سے یہ معرکہ دیکھا کہ خواجہ عمرو و صراط سے دھینگا مشتی
ہو رہی ہی ایک شیشی شراب کی عمرو کے ہاتھ مین صراط نے کہا مین پیون عمرو کہتا ہی مین نہ دونگا
صراط جوان زبردست ہی ہاتھ مروڑ کے شیشی چھینی عمرو پیٹنے لگا ارے او ظالم کیا کرتا ہی اسمین
سم قاتل کو نہ پینا پانی ہوکر بہ جائیگا صراط نے نہ مانا جیسے ہی شیشی کو چاہا منہ سے لگائے ساتون
پتلیان تڑپ کر زمین سے نکلین ایک نے صراط کے ہاتھ پر چھپکی ماری ایک نے عمرو کی گردن لی
ایک نے کہا واہ مرشد زادے رات بھر شہزادیان سے باتین کین خاک نہ سمجھے یہ شراب حیات نہین
جام بادۂ حمات ہی پیتے ہی تمہارا کلیجہ کٹ جاتا یہ سنکر صراط نے خنجر برہنہ عمرو کے گلے پر رکھا اب عمرو مجبور

ہو کر دعا کرنے لگا وہ شیشی جو ہاتھ سے چھوٹ کر صراط کے گری زمین سے دھوان نکلنے لگا ہر ایک سنگریزہ
جلنے لگا کہا ارے ظالم یہ کیا بلا تھی جسنے زمین کو سیاہ کر دیا اب عمرو خاموش کیا کہ سکے تیلیونکو دیکھکر
حیران ہوگیا وہ چاؤن چاؤن کر رہی ہین یہ بھی کہے جاتی ہین ای نبیرۂ سامری جلدی کیجیے اسکی قضا
نہین ہی سامری نامے مین صاف صاف لکھا ہی ساری عبارت ہمکو یاد ہی وقت داد و فریاد ہی اب
لاچین نے آسمان سے دیکھا کہ عمرو بیقرار ہی جان دیگر گولا جھولی سے نکالا اسم سحر دم کیا پیشانی پر نشتر
مارے قشقے خون سے اپنے رنگا خیال کیا یون جا پڑون کہ پلک نہ جھکانے پائے لاچین کڑک کر گرا نعرہ
کیا ادھیا کیا کرتا ہی یہ کہکر بڑے زور و شور سے گولا مارا سر پر صراط کے پڑا نگاہ بھی نہ اٹھا سکا خود سر
کے سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے تیلیون نے چاہا لاچین پر جا پڑین لاچین نے خون انسان تیلیون پر پھینک
مارا ساتون جلنے لگین ادھر تو صراط کا سر پھٹا لاشہ زمین پر گرا ادھر تیلیان جلین لاچین نے فرمایا کہ
ای لعل سخندان مع غیرہ جلد قصر سے نکلو یہ قصر ہفت رنگ ہی ساٹھ ہزار ساحر نگہبان اسمین رہتا ہی
لاچین کے منہ سے یہ نکلا تھا کہ دیوارین تھرائین ہر اک دیوار قصر سے ساحر نکلنے لگے لاچین پر
جا پڑے ایک طرف سے لعل سخندان کڑک کر گری معراج نے عمرو کو بغل مین دبایا اڑی اسرار
و ماران زمین کن سحر کرنے لگین جو ساحر نکلا سنبھلنے نہ دیا کسی پر گولا مارا کسی پر شیشہ مارا کسی کو آتش
سحر سے جلایا ماران زمین کن لوٹ مار کر گری اژدر بنکر سیکڑون کو نگل گئی ہزارون کو دیوانہ کر دیا
کوکب و جہاندار وغیرہ اپنے لشکر مین موجود ہین کہ یکایک آسمان پر ابر سیاہ اٹھا اک طائر ہفت رنگ
پیدا ہوا ہر درچہ مین سے لاکھ لاکھ جادوگر نکلے ہاے شہنشاہ ہاے شہنشاہ کہتے ہوئے
لشکر اسلام پر گرے کوکب نے دور سے دیکھا قصر ہفت رنگ سے نعرۂ لاچین کی
صدا آتی ہی ملکہ لعل سخندان و اسرار صفت شکن فوج ملکہ ماران زمین کن ساحران قصر سے
لڑ رہی ہین ایک ایک پر آگ برس رہی ہی جہاندار نے دیکھا یہ بلوہ نہ رکے گا گوشہ صحرا پر آکر
بہ تعجیل تمام چار اینٹین چار طرف رکھین نقشہ قلعہ کا کھینچکر سحر کیا قلعہ سنگین تیار ہوا ہر درچہ مین دو دو
گولہ انداز برجی توپ دور سے معمار نے دیکھا آقاے نامدار نے قلعہ تیار کر لیا معمار جھپٹا آیا
درچہ پر آیا ادھر سے فرخ و بہار و باغبان وغیرہ بدحواس ہو کر چلے ہر اک کو یہی خیال ہی یہ
بلوہ کیونکر رکے گا یکایک آسمان سے ابر سفید پیدا ہوا سب نے دیکھا ملکہ معراج قطرہ زن

بصد جوش و خروش خواجہ کو پنجے مین دبائے ہوئے گرد و غبار مین اُڑی ہوئی پکارتی ہوئی ای شہنشاہ کوکب روشن ضمیر شہنشاہ **لاچین** کی خبر لو قصر ہفت رنگ مین مصروف جنگ ہین **ملک جہاندار شاہ** نے فوراً قلعہ بنایا معمار بھی شریک ہوا گولا قلعے سے چلنے لگا جو گولا جاکر پڑا کوہ ہفت رنگ کے کنگرے اُڑادیے اس زور و شور سے گولے چلے کوہ ہفت رنگ متزلزل و متحرک ہوا درجہ ہائے نیلم و پکھراج و یاقوت و الماس یون اُڑتے تھے صاف ظاہر تھا کہ برسات مین جگنو اُڑ رہے ہین تمام صحرا دھوان دھار ساحرون مین بھاگنے کی پکار ہر سمت ہنگامے برپا ہین درجہ ہاے کوہ ہفت رنگ سے ساٹھ لاکھ ساحر جمع ہوکر نکلے جہاندار شاہ نے مارے گولون کے ستھراو کردیا مواج کے کہنے سے شہنشاہ کوکب روشن ضمیر فوج قاہرہ ہمراہ لیکر قریب قصر ہفت رنگ پہونچا دیکھا شہنشاہ **لاچین و ملکہ لعل سخندان و ملکہ اسرار صف شکن و ملکہ باران زمین کن** مجمع ساحران مین کھڑے ہوئے ہین مکان لوٹ گیا ہر قصر و عمارت سے ساحران سیہ رو و تیرہ درون حربہ ہاے سحر لیے ہوے ہاتھ مین نکلتے ہین ہر ایک کی زبان سے صداہاے ہیہات و افسوس بلند لاشہ ہاے ساحران خود پسند پڑے ہوے لوٹ رہے ہین **لاچین** رستمانہ جنگ مین مصروف ہے جب گولا مارا دو دو سو کے سر پھٹے آخر یہ سب ساحر شکست کھاکر اہالیان قصر ہفت رنگ اس خیال کر بھاگے کہ جاکر درجہ کوہ ہفت رنگ مین پناہ لین جب قریب کوہ آئے دیکھا لوگون نے تمام پہاڑ اُڑادیا درجہ ہاے کوہ ہفت رنگ کو خاک مین ملادیا آسمان سے آگ برس رہی ہے فوج جہاندار و فوج کوکب و خود اسد نامدار بنفس نفیس مع سرداران جلیس مصروف جنگ ہین ساحران کوہ ہفت رنگ و قصر ہفت رنگ بدحواس ہوکر طرف صحرا کے بھاگے اور **لاچین** وغیرہ نے دور تک پیچھا کیا وہ جان بچاکر طائرین بن کے اُڑے طرف باغ سیب کے روتے پیٹتے چلے قریب شام فتح عظیم حاصل ہوئی جہاندار شاہ قلعے سے اُترا کوکب و **لاچین** آج خوب لڑے بھاگنے والے لاشہ صرصر اُٹھاکر لیگئے اسد نامدار نے بھی تلوار رو کی کہنی سے خون ٹپکتا ہوا خانہ ہاے زرہ خون سے معمور سرداران صف شکن نوبت نقارے بجاتے ہوئے **لاچین** سب کے آگے خواجہ نے بھی اپنے [illegible] کیا اب **لاچین** نے خواجہ عمرو سے حال قصر ہفت رنگ پوچھا خواجہ نے تمام کیفیت بیان کی کہ صرصر الیسا جادوگر مین نے نہین دیکھا [illegible]

میر سحر تو خواجہ نے زنبیل مین رکھ لیا بفتح وفیروزی آکر فرودکش ہوئے سب سردار خوشیان کر رہے ہین ملکہ مہ جبین آکر تخت پر بیٹھین ملکہ مہرخ نے لعل سخندان و ماران زمین کن و اسرار و مواج کو بڑا بھاری خلعت دیا فرمایا آپ لوگون نے بڑا کام کیا سب تو خوش بیٹھے ہین اسد نے پلٹ کر دیکھا لاچین بیقرار انتہا کا اشکبار شدت گریہ سے کلام کرنا بھی دشوار ہی اسد نے ناچنے والون کو منع کیا کہ ذرا تامل کرو جب ہنگامہ موقوف ہوا اسد و عمرو نے لاچین سے پوچھا کیون شہنشاہ باعث بیقراری کیا ہی آج تو بڑی فتح نصیب ہوئی اب تک یہ امید نہ تھی کہ دریاے نیل تک جا سکین گے رہا یاے کوہ ہفت رنگ سد راہ ہوگی خدا نے اپنی عنایت سے اس لڑائی کو بہ آسانی فتح کرایا لاکھون جانباز ساحران ممتاز سیار گلشن جنان ہوئے لڑائی مین بڑے کھیت پڑے شکر ہی کہ انجام بہ خیر ہوا اب دریاے نیل پر جانے کی فکر واجب و لازم ہے تمھاری شدت گریہ کا کیا سبب ہی لاچین نے کہا اے شہنشاہ عیاران آج تک مجھکو خیال تھا کہ ملکہ بلقیس ثانی حوالی کوہ ہفت رنگ مین قید ہونگی اسکے فتح ہونے پر انسے ملاقات نصیب ہوگی مین خود قصر ہفت رنگ مین گیا نگہبانون کو مارا درجہ ہاے کوہ سب برباد ہوئے جہاندار نے بڑا کام کیا ورنہ ساری فوج کا خاتمہ ہو جاتا مین نے سب مقامات چھانے کہین اس گوہر بے بہا کا پتا نہ ملا دریاے نیل مین آج تک کوئی قید نہین کیا گیا اب ملاقات ہونے کی کیا امید رکھون اسوجہ سے قلب بیقرار ہی جنون سر پر سوار ہی خواجہ نے براے تسکین شہنشاہ لاچین کاہنان لشکر کو جمع کیا انسے بقدمہ ملکہ بلقیس ثانی کہا کہ حکم لگاؤ سب نے متفق حکم لگایا کہ خانہ حیات باقی ہی انشاء اللہ بخیر و عافیت بصد سطوت و صولت آپ ملکہ عالم کو دیکھین گے نجومیون کے کہنے سے لاچین کو تسکین ہوئی یہان افراسیاب جادو باغ سیب مین مصروف عیش ہی کہ نگہبانان کوہ ہفت رنگ و قصر ہفت رنگ لاشہ ہاے صراط لیکر حاضر ہوئے بربادی کوہ ہفت رنگ کی کیفیت بیان کی کہا حضور آج تو جہاندار ایسا لڑا کہ پہلو گو نکے قدم نہ تھم سکے تمام میدان دھوان دھار تھا افراسیاب نے حیرت کو تسکین دی کہا اے حیرت کیون گھبراتی ہی دریاے نیل تک پہنچتے پہنچتے [illegible] کے دریا بہا دونگا سرما و ابریق حاضر ہوئے انھون نے عرض کی حضور کوہ ہفت رنگ [illegible]ت کھا کر چھوٹے مرشد زادی مصور جادو مع

صورت نگار زوجہ اپنی کے غائب ہین کہین نشان نہین ملتا افراسیاب نے حکم دیا ای وزیران باتدبیر
فوج لیکر جلد روانہ ہو اٹھارہ سو ملک ہین نامے لکھو جسقدر پہلوانان باشوکت ہین غیر ساحر سب
جاکر دامنۂ دریاے نیل مین فروکش ہون صف بندیان کرین اسد کے ساتھ غیر ساحر بہت
کم ہین ہماری فوج والے گھیر کر مار لینگے ساحرونکا وہان زور نہ چلے گا اُسی وقت اٹھارہ سو نامے
روانہ ہوئے مصور کی تلاش مین چند ساحر بھیجے سرما و ابریق مع ملکہ حیرت چالیس تاجداران
جلیل ہمراہ لیکر براے مقابلۂ لشکر اسد چلے افراسیاب نے کہا وقت پر مین بھی آونگا ای سرما
اب مین اور بھی اک تدبیر کر چکا ہون اسکا بھی اظہار ہوگا یہ تو سب فوج لیکر چلے صرصر کو یہان
افراسیاب نے بہ نگاہ قہر دیکھا کہا صرصر تجھسے کچھ نہین ہو سکتا خبردار جسکو جس مقام پر پاؤ
مار ڈالو صرصر بھی جھلا کر چلی شب کو آکر لشکر اسد مین پہونچی لشکر اسد کی جمعیت دیکھکر صرصر کے
ہوش اُڑے از قلعۂ توسن حصار تا برآمدۂ سحر و دامنہ کوہ ہفت رنگ فوج اسد سے معمور تھی
قلب لشکر مین بارگاہ آسمان جاہ ملکہ مہ جبین گرد اور شاہزادیون کی بارگاہ مین سب سے زیادہ
اسد نامدار ملکہ تصویر کی خاطر کرتے ہین کہ فراق مین بدیع الزمان کے بیمار ہو گئی ہین صرصر
پھر اکی سردار ہر طرف پھر رہے ہین رات کو اسنے دیکھا دربار برخاست ہوا اسد نامدار کو سب
سردارون نے بارگاہ مہ جبین مین پہونچایا بارگاہین معشوقان اسد کی ملی ہوئین ڈیوڑھیون پر
جماؤ ملکہ مہرخ طرف اپنی بارگاہ کے جاتی تھین ماہ جادو کنیز سواج کسی کام کو ٹھہری صرصر نے
بڑھکر اُسے بیہوش کیا بہ شکل ماہ ہمراہ مہرخ انکی بارگاہ مین آئی خاصہ کھا کر مہرخ نے آرام کیا
صرصر اُٹھی پروانہ ہاے بیہوشی پھینک کر کنیزان خدمتگذار کو بیہوش کیا قریب مہرخ آئی
بیہوش کر گئے سے بھاگی رات قلیل تھی بوقت سحر برق فرنگی پھرتا ہوا آیا کنیزونسے پوچھا ملکہ عالم بیدار
نہین ہوئین کنیزین اندر گئین دیکھا مہرخ نہین ہین ہارا ہوا مہرخ کو کوئی چرالیگیا برق نے پیترہ
صرصر کا پہچانا بیقرار ہوکے دوڑا لشکر مین بھی پکار کر کہا کہ یارو مہرخ کو صرصر لیگئی مین تلاش مین
جاتا ہون طرف جنگل کے دوڑا دور سے دیکھا صرصر جاتی ہے برق نے آواز دی اُستانی صاحب
ٹھہرو آپکا شاگرد رشید آپہونچا صرصر نے کہا کیون میرا پیچھا کرتا ہی اس پشتارے مین کنیز افراسیاب
ہے خطا کی تھی حیرت کے پاس لیے جاتی ہون برق نے کہا استانی یہ باتین تمھاری ہماری سامنے

نہ چلین گی پشتارہ رکھدو اور چلی جاؤ صرصر نے پشتارہ تختۂ سنگ پر رکھدیا کہا نگوڑے تجھے قضا لائی ہی برق
نیمچہ کھینچکر جاپڑا صرصر برق پر برس پڑی چوٹین روکتا جاتا ہی کہتا ہی دیکھو اُستانی اپنے لڑکون کے منہ
نہ چڑھو اگر ہاتھ ماردونگا ناک اُڑجائیگی تب تمھارے کان ہونگے صرصر و برق لڑرہے ہین کہ
خواجہ خبر سُنکر آئے دیکھا برق صرصر سے لڑرہا ہی پکار کر آواز دی کیون اوبھوریئے تو نے ہماری
معشوقہ کو کیون روکا مان کے وار روکتا ہی کوئی ایسی بے ادبی کرتا ہی ملکہ تم اسکی ناک کاٹ لو مین
بھی آیا مہرخ کو لیجاؤ اسد کو بھی گرفتار کردون تمھارے دل نازک پر صدمہ نہ پہونچے یہ کہتے ہوئے
قریب پہونچے صرصر عمرو کو دیکھکر گھبرا گئی کہ سامنے سے صبا رفتار کمند انداز و شمیمہ نقب زن
و شرارہ سنگ انداز وغیرہ چارون عیارہ بچیان برآ بالادری نکلی تھین پہونچین دیکھا اُستانی برق
و عمرو سے لڑرہی ہین عمرو تو ہاتھ جوڑے کھڑا ہی برق کو خفا ہو رہا ہی خواجہ عمرو صرصر سے کہتے ہین
جان جہان غصے کو تھوک دو گھر چلو جس بات پر تمکو غصہ ہی پینے مین شب کو نہین آیا نوکری سے فرصت
نہین ملی مجبور رہا نوکری پیشہ کیا کرون اس غصے پر گھر سے نکلی جاتی ہو ای بے غیرت انصاف کر
تیرے ہی واسطے نوکری کرتا ہون ورنہ مجھکو کیا ضرورت ہی صرصر گالیان دے رہی ہی نگوڑے تیری
شامت آئی ہی چارون عیارہ بچیون نے جو یہ معرکہ دیکھا کمندین لیکر آپڑین عمرو و برق پر پیچھے پڑنے لگے
خواجہ اُن چارون سے کہتے ہین ارے نالائقو اپنے خُسر سے لڑتی ہو شمیمہ سے کہتے ہین ارے
شوہر کا بڑا مرتبہ ہی برق تجھکو طلاق دیدیگا دیکھ کیا کرتی ہی صبا رفتار سے کہا بیٹا تم الگ ہو جاؤ
تم منظور نظر مہتر قران ہو تمھاری شرافت مشہور ہی نہین تو وہ تمھاری ہڈیان توڑ ڈالیگا یہ گوارا اسکو
نہوگا کہ تو مجھسے بدزبانی کرے بدنام ہو جائیگی یہ دونون عیار پانچون کے وار روک رہے ہین
عمرو کا برق سے اشارہ ہی پشتارہ اُٹھالے ہر مرتبہ برق تڑپتا ہی صرصر قریب پشتارہ مہرخ
نہین آنے دیتی یہ ہنگامہ تھا کہ ہوا سے گرد اُڑی حمداد جادو تین لاکھ فوج سے برائے مدد شہنشاہ
افراسیاب جاتا تھا صرصر نے آواز دی ای شہریاران عیارون سے آکر مجھکو بچائیے حمداد جادو
فوج ساحران لیکر چلا عمرو نے حقۂ آتشبازی داغ کر لشکر حمداد پر پھینکا سیکڑون آگ سے ساحر جلکے
بھاگ گئی بھی حضور کو فکر ہی صرصر پر جا پڑے صرصر ذرا پیچھے ہٹی عمرو نے جھپٹکر مہرخ کی زبان سے
سوزن نکال لیا مہرخ کی آنکھ کھلی دیکھا عمرو و برق یہ کہکر بھاگے ملکہ ہوشیار ہو جاؤ فوج ساحران

آپہنچی مہرخ ترتیب کر اُٹھی فوج حداد نے گھیر لیا برق نے جا کر لشکر اسلام مین خبر کی طلایہ پر ملکہ مولن جہل
رہی تھین برق نے آواز دی ای مواج مہرخ کو ساحران افراسیاب نے صحرا مین گھیرا ہی جلد اپنے
افسر کی خبر لو دس ہزار جادوگرنیان مواج کے ساتھ تھین انکو لیکر دوڑی اُس وقت پہونچی
کہ مہرخ یکہ و تنہا لشکر حداد سے جنگ کر رہی ہے مواج نے بھی آکر دریاے لشکر ساحران مین
غوطہ مارا صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی سرما و ابریق و حیرت جو فوج لیکر چلے تھے اُسوقت آکر
پُہنچے آتے ہی شریک جنگ ہوئے مواج کے آنے بعد بہار و باغبان نے خبر سُنی یہ بھی دو
پڑے جلدی مین جو ساحر چلا فوج کو تو تیار نہ کیا خود آپڑے لشکر حداد و سرما و ابریق نے
گھیر لیا سرداران نامی پر وقت تنگ ہے لاچین وغیرہ کو معلوم ہوتا ہے خبر نہین ہوئی عیار
بچیان بھی ایک گوشے سے یہ ماجرا دیکھ رہی ہین حیرت کہتی ہے ان سردارونکو بلوہ کرکے پکڑ لو
کہ صحرا سے گرد اُڑی اس گرد سے صور اسرافیل کی آواز آئی کہ گوش گردون کو ہونے لگا وہ قیامت
کی آواز آئی گھوڑون نے سوارون کو انکا طرف جنگل کے بھاگے ساحر سحر بھول گئے حیرت
گھبرائی کہ یہ کیا بلا نازل ہوئی گھبرا کے دیکھنے لگی دیکھا اک جوان ماہ رخسار مشابہ بصورت سام
نامدار دور رکاب مرکب پر سوار پشت پر اسّی ہزار قزاق ڈگے ڈگے گھوڑون پر سوار ہڈے
موٹھرے نکلے ہوئے اُس جوان کے ہاتھ مین سونیکا بوق ہے دہن پر رکھکر بجایا اُس سے صدا
نکلی ای قزاقان ببر بدو بہ بند بداب جو قزاقون نے گھوڑے دوڑائے ساحرونکے جی چھوٹ گئے
صدا ہی سے زمین کانپی تھی قزاقان غضنفر کی لڑائی ایک قزاق نے ٹوکا دوسرے نے کوہ بر
نیزہ مارا تیرون کی بوچھار کی لڑتے بھڑتے نکل گئے دس دس کی ٹولی باندھکر پھر آگری طبقے زمین
کے ہلا دیئے اول تو گھوڑون کے دوڑنے سے تق گرد بلند ہوئی خاک ساحرون کو نہین سوجھتا اُس
اندھیرے مین قزاقون کی بدعت غضنفر کی شوکت ساحر بھاگنے لگے قزاق لڑ رہے تھے کہ لکہ ابر
گلنار پیدا ہوا تخت پر ملکہ قمر پیکر طاؤس زرین بال پر سوار ملکہ نسیم جالندری مع ساٹھ ہزار
ساحران غدار کے آکے گری قزاقون نے بھی حملہ کیا پہلے ہی حملہ مین اسی ہزار مارے نسیم
سحر کی ہوا بندھی اب حیرت نے پہچانا کہ طلسم کشا کا بیٹا ہے غضنفر بن اسد بی نسیم عاشق ہو کر
ساتھ ہو گئی ہین نعرہ کیا ارے اسکو مار لو یہ مثل طلسم کشا ہے اگر اسکو قتل کیا طلسم کشا سر پٹک پٹک کے جان دیگا

گذارش کر چکا ہون ہاتھ مین غضنفر کے انگشت مہر و ماہ تیغہ ردمین شگاف قبضے مین اسپ باد پا پر سوار یہ اشیا طلسم بند ہین سحر انپر تاثیر نہین کرتا جو قریب آیا وہ مارا گیا قزاقون کی شوخی چُست و چالاک لڑائی مین بیباک ساحر نے منہ کھولا کہ مین سحر کرون یہان سے تیر تڑا حلق کو توڑ کر پار ہو گذرا اور بعض نے نیزے سے بڑھا کر شانون سے جھولیان اُتار لین دور پھینک دین ساحر گھبرائے ہین قزاق گھوڑے دوڑاتے پھرتے ہین گرد اسقدر اُڑی ہی کہ روے آفتاب مخفی ہو گیا دو پہر کامل تلوار چلی سرما و ابریق بڑا لشکر لیکر آئے تھے سب اس مقام پر تباہ ہوا اب یہ خبر مفصل اسد نامدار کو ملی کہ صحرا مین چند سردار ہمارے گھرے قریب تھا کہ قتل ہون غضنفر نے آکر لڑائی کو سنبھالا چہار طرف سے اُس شیر پر بلوہ ہی بیقرار ہو کر سوار ہوئے انکے سوار ہوتے ہی شہنشاہ لاچین و ملک جہاندار شاہ و کوکب روشن ضمیر و جملہ سردار آراستہ ہو کر اُس وقت آکر پہنچے کہ غضنفر نے صفون کو درہم و برہم کر دیا گھوڑے کو اُڑاتا ہوا قریب حداد پہنچا جوش جرأت مین گھوڑے پر سے کود پڑے پیدل لڑتے ہوئے سامنے حداد کے بہد بھی نعرہ کرکے آگے سے نسیم و قمر بیگ نے اسد کو سلام کیا اسد نے نسیم سے شکایت کی کہ اے نسیم تمنے غضب کیا ہمارے فرزند کو صحرا بصحرا لیے پھرتی ہو ایسا نہو دشمنون پر کوئی اُفتاد پڑے یہان لشکر مین سب طرح کا سامان موجود ہی عنایت سے پروردگار کی گروہ ہفت رنگ کی لڑائی اس شد و مد سے سر ہوئی اگر اسقدر رجاؤ نہوتا بعد قتل ہوتے صراط کے ایک زندہ نہ بچتا مگر ایسے ایسے دلبر موجود تھے کہ جنھون نے اس بلوے کو روکا اٹھارہ سو قریے کی گہار سے لڑے نسیم نے دست بستہ عرض کی اپنے فرزند کے مزاج سے تو آپ بخوبی آگاہ ہونگے فرماتی ہین باپ سے کیونکر ملاقات کرون حجاب آتا ہی سر افراسیاب برائے نذر پاؤن تو قدمبوسی کرون اسد کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے کہا اے نسیم آٹھ پہر اسکی یاد مین آب و دانہ حرام ہو گیا اب تو برائے خدا چلکر میرے لشکر مین شریک ہو نسیم نے کہا حضور سب انھین کے مطیع ہین اگر بعد لڑائی کے وہ ٹھہرے ہم سب حاضر رہینگے اگر انھون نے تشریف نہ رکھی ایسا فوج کو راضی رکھا ہی اگر آپ ان سب کی سپرین زر و جواہر سے بھر دین تو یہ لوگ نہ رہین سپاہگری مین بھی سبقت کرتے ہین سب سے دس قدم آگے رہتے ہین اپنے رفیق کے واسطے جفائین سہتے ہین وہان

غضنفر گھوڑے سے کود پڑا حداد نے جو دیکھا ایک طفل کم سن بھورے بھورے بال خود سے اُڑسے ہوے
بڑی بڑی آنکھین چہرہ آفتاب آسمان حسن جاہ وجلال ابرو سے ہویدا رشک ہلال صفونکو درہم وبرہم
کرتا ہوا آتا ہی گئی گوے سحر کے مارے اُس سے کچھ نہو تا تلوار لیکر جھپٹا خیال مین یہ کہ لڑکا ہی کیا لڑیگا
ہاتھ پکڑ کے تلوار چھین لونگا لڑکے کو قتل کرونگا ہٹو ہٹو کہتا ہوا سامنے غضنفر کے آیا ہاتھ تلوار کا مارا
غضنفر اور جا گردو سے لڑائی مین مصروف تھا اس نامرد نے پشت پر سے ہاتھ مارا اسکا غضنفر
کا زخمی ہوا پلٹ کے دیکھا اس ساحر نے زخمی کیا پھر گیا سر سے خون جاری کچھ زخم کا خیال نہ کیا
کئی ساحرون کو قتل کر کے سامنے پہونچا للکارا کہ او نامرد کہان جاتا ہی حداد نے دیکھا اب تو
یہ نیم بسمل ہو چکا اب اسکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی جھپٹ کے ہاتھ تلوار کا مارا غضنفر نے پیترا
بدلکر خالی دیا حداد منہ کے بھل جھکا اوپر سے غضنفر نے ہاتھ مارا حداد نے سپر فولادی کو اٹھایا
سپر کے دو ٹکڑے ہوئے سر پر گری زمین مین آکر بوسہ دیا حداد کے دو ٹکڑے ہوئے غضنفر
نے اسکو مارا چونکہ سر زخمی ہو چکا تھا تکان جو پہنچی جھپٹ جھپٹ کے لڑا آنکھون کے نیچے اندھیرا
آگیا حداد کو مار کے لڑکھڑا کے گرا غش آگیا اُس مقام پر صرصر موجود تھی اُسنے چند ساحرون
کو اشارہ کیا غضنفر کو گرفتار کر لیا سرما ابریق کے پاس پہنچایا ان دونون نے بہ تعجیل قفس
مین بند کیا اک ساحر کو دیکر یہ کہا کہ انھین کے پاس لیجاؤ وہ ساحر غائب ہو گیا کسیکو حال
نہ معلوم ہوا بعد گرفتاری غضنفر اسد و لاچین نے طبقے زمین کے ہلا دیے لاکھون جادوگر
قتل ہو گئے حیرت جادو گھبرائی سرما و ابریق نے جا کر یہ بھی کہا حضور اگر حکم دین طبل باز
بجے غضنفر کو ہمنے وہین بھیجدیا ایسے بیٹے کے غم مین طلسم کشا تڑپ تڑپ کے جان دیگا اس داغ
کو نہ اُٹھا سکیگا حیرت نے حکم دیا بہتر طبل امان پر چوب پڑی اسد وغیرہ پلٹے نسیم جالندری
و ملکہ قمر پیکر و فولاد دیوانہ سردار قزاقان یہ سب روتے ہوئے خدمت مین اسد کی آئے
کہا اے شہریار ہمنے اپنے آقا کا مرکب کوتل پایا لاشون مین بھی تلاش کر چکے پتہ نہین ملا نہ ہمارے
سامنے گرفتار ہوئے اسد بیقرار ہو گئے ان سبھون کو تو اسد نے بہ لطف اُتارا قزاق تو نہ مانے
کہتے تھے ابھی جا کر جان دینگے حیرت و سرما و ابریق کو پکڑ لائینگے اپنے آقا کا پتہ
لگائینگے اسد نے بمشکل اُنکو اُتارا کہا بھائیو تامل کرو مین تدبیر کرتا ہون خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے

وہ فوراً فکر کرینگے قزاقون نے عرض کی آقاے نامدار افسر بڑی چیز ہی یعنی جب حیرت کو پکڑ لائینگے اور مشہور کرینگے کہ زوجہ شہنشاہ قتل ہوتی ہین فوراً آقاے نامدار کو خود افراسیاب ڈھونڈھیگا اسد نے کہا ای بھائیو تم ایسے ہی ہو لیکن حیرت کا گرفتار کرنا کیا آسان ہی قزاقون نے کہا حضور حکم تو دیجیے دیکھیے ابھی چٹیا پکڑ کے لاتے ہین آپکے کہنے سے اُسوقت ہم رُک گئے بدون آقاے نامدار آب و دانہ ہمپر حرام ہے جبتک اپنے آقا کی صورت نہ دیکھینگے کھانا نہ کھائینگے لاچین وغیرہ یہ سُنکر وجد کرتے ہین کہتے ہین دیکھو صاحبو شاہزادے نے کیا خلق و مروت اپنے ساتھ والون کے ساتھ کر رکھا ہے کہ نام پر اپنے مالک کے جان دیتے ہین اسد نے بہ منت سب کو اُتارا بہ مشکل کھانا کھلوایا اور یہ وعدہ کیا کہ اگر آج شب تک غضنفر کا پتا نہ ملے گا تو تم صاحبون کو اپنے آقا کے مقدمے مین اختیار ہے فولاد نے کہا حضور ہمارے آقا کو کوئی نہین رکھ سکتا باغ سیب مین گھُس جائین یہان افراسیاب کو پکڑ لائین سیخچے گرم کرکے پُشت پر سولہ گھبی بنا دین بڑے بڑے زمیندار کہ اپنے بادشاہ کو روپیہ نہین دیتے ہم نے کھڑے کھڑے اُنسے لیا گڑا ہوا اُکھیڑ لائے سب قزاق بلک رہے ہین اسد نے ایک ایک کو گلے سے لگایا اپنی قزاقی کا زمانہ یاد آیا اپنے اٹھارہ امیرزادون کو بُلا کر حکم دیا ابراہیم بن مالک ولندھاوہ بن لندھور و علقمہ بن جمہور و قبیل بن مقبل و عاوان بن عادی ملازمان غضنفر کی خدمت گزاری اور دلدہی مین مصروف ہوے مگر سب بیقرار ہین شراب کباب موقوف نسیم و قمر پیکر بارگاہ مین ہین دونون شاہزادیان رو رہی ہین بہار نے آکر ان دونون کو سمجھایا مہرخ تشریف لائین اپنے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھلایا تسکین دی خواجہ بارگاہ مین تشریف لائے دیکھا اسد بہت بیقرار ہین خواجہ نے حال پوچھا اسد نے رو رو کر سب کیفیت غضنفر کی بیان کی ہرکارون نے بھی عرض کی کہ حضور ہمنے خود دیکھا سرپا و ابریق نے اُسیوقت قفس مین بند کرکے کہین روانہ کر دیا لشکر مین قید نہین ہے برق وغیرہ بھی لشکر مین گئے تھے پلٹ کے آئے عرض کی ہم نے سارے لشکر مین ڈھونڈھا کہین پتہ نہین ملتا یہ سُن کے خواجہ گھبرائے کہ جانسوز نے عرض کی ابھی افراسیاب بارگاہ حیرت مین آیا تھا انتظام کرتا پھرتا ہی دو خبرین اسوقت دریافت کین ایک تو یہ کہ کوئی نقابدار سیاہ پوش ہی اُسکو نامہ لکھکر بھیجا ہی وہ ہمراہ آفات چہاردست آئیگا اور ابریق سے یہ کلمہ کہا کہ صبح کو اک ساحرہ سر

غضنفر لیکر آئے گی خوان مین رکھکر پاس اسد کے بھیجدینا یہ خبر وحشت اثر سُنکر عمرو گھبرا گیا فوراً رنگ روغن عیاری نکال کے بشکل تاجر لشکر حیرت مین آیا دیکھا لشکر بے حد و بے حساب ہے فوجین چہار جانب سے چلی آتی ہین سرما و ابریق منتظم ہین جو بادشاہ لشکر لیکر آیا ساحرون کو یہان اُتار لیا غیر ساحر و پہلوانون کو چھانٹ کر حکم دیا جاکر قریب دریاے نیل فروکش ہو بڑے بڑے شاہان جلیل و پہلوانان زبردست مسلح و مکمل سلاح جنگ سے آراستہ طرف دریاے نیل کے چلے جاتے ہین عمرو یہ تماشا دیکھکر بہت گھبرایا دل مین کہتا ہی کہ اے عمرو اسقدر فوجین کنارے دریاے نیل کے جمع ہو رہی ہین اسد کہان تک لڑے گا وہ جو مثل مشہور ہے اِس مقام پر صادق آئیگی کہ مارتے مارتے بھاگ گئے قتل کرتے کرتے اسد گھوڑے سے گر پڑیگا کس کس سے لڑیگا اس جنگ مین ہمراہ اسد فرزندان صاحبقران ہوتے کہ جو لاکھون مین اکیلے لڑ چکے ہین ملک سنجان مین گنجاپ نے ہفت صف آراستہ کی تھی بدیع و قاسم لڑتے صفین توڑین اول تو صاحبقران خود سامنے موجود تھے علاوہ ازین وہ ہفت صف تھی یہ چہل صف ہی لشکر گنجاب کی کیا حقیقت مثل مور و ملخ فوجین چلی جاتی ہین اور نہین معلوم کتنے زمانے سے انتظام ہو رہا ہے اسی جا و پر افراسیاب مغرور ہے کہ دریاے نیل پر جاکر سبب مارے جائینگے یہ باتین دل سے کرتے ہوے بشکل تاجر پھر رہے ہین ایک ایک سے حال قید غضنفر دریافت کرتا ہے ہر کس کا یہی قول ہی ہمین نہین معلوم دیکھا بھی نہین کہ غضنفر کب قید ہوے یہ بھی بخوبی دریافت نہین کہ باغ سیب مین قید روانہ کردی یہ باتین دل سے سوچتے ہوے اِس بازار مین آئے سب جوہری دوکانین آراستہ کیے بیع و شرا پر تلے ہوے بازار کُھلے ہوے دلال موجود خرید و فروخت ہو رہی ہی خواجہ کے منھ مین پانی بھر آیا جیب سے دو مروارید بے بہا نکالے ایک جوہری کو دکھائے اُسنے کہا خواجہ بازرگان آئیے خواجہ نے کہا ہمارا کاروان پیچھے رہ گیا ہم آگے بڑھ آئے سرا مین پہنچے فقیرون نے گھیرا یہ دو دانہ مروارید جیب مین پڑے تھے بہر دوپہر کے صرف کو ان کی قیمت کافی ہوگی جوہری نے استقبال کیا سوداگر جان کر دوکان مین بٹھایا موتی لیکر دیکھے رنگ ڈھنگ سنگ مین بے نظیر سڈول انمول جوہری بیقرار ہوگیا سوچا کہ کسی بادشاہ کے ہاتھ فروخت کرونگا کہا خواجہ بازرگان کچھ قیمت بتائیے خواجہ نے کہا سیٹھ جی صاحب

قیمت تو گماشتہ جانتا ہی ہیکک کی کتاب بھی موجود نہین ہی جو تمھارے مزاج مین آئے قیمت کہو جوہری نے ڈرتے ڈرتے دس ہزار کہے خواجہ نے کہا جوہری صاحب اگر آپ کے پاس اسکے ساتھ کی جوڑی ہو تو دونی قیمت پر میرے ہاتھ فروخت کیجیے ہرچند کہ کام سب گماشتے کرتے ہین ہمین قیمت نہین معلوم اِتنا یاد ہی دریاے بحرین پر چھ مہینے رہے ہے چار صندوق موتی نکلے یہ گماشتے نے خبر دی تھی کہ حضور نے چار لاکھ روپیے غوطے خورون کو دیے چالیس۴۰ جوڑیان عمدہ نکلی ہین اُنھین مین سے ایک جوڑی یہ بھی ہی مناسب جانکر فرمائیے جوہری نے بیس۲۰ ہزار فرمائیے خواجہ نے ہنسکر کہا خوشی تمھاری کچھ اشرفیان ویدو کچھ اسکے بدلے کا جواہرات جوہری نے بتعجیل دو تین سو اشرفیان ایک پوٹلی جوہرات کی دی اور موتی لیکر ڈبیہ مین رکھدیے خواجہ نے وہ مال جیب مین رکھا دوکان سے چلے گئے بعد جانے سوداگر کے جوہری نے ڈبیہ کھولی موتیون کو جو دیکھا اُتنے ہی عرصے مین قدوقامت فرق آگیا موتیون سے مکھیان تمام لپٹی جاتی ہین جوہری نے گھبراکر موتی ہاتھ مین لیے جیون جیون ہوا لگتی ہے چھوٹے ہوتے جاتے ہین ہاتھ پر جو رکھے ہاتھ مین کچھ بھر گیا اُسمین زبان جو لگائی شیرینی کا مزا تھا کٹورے مین پانی رکھا تھا جوہری نے موتی اُسمین ڈالدیے پانی مین ڈالتے ہی موتی گھُل گئے دیکھا ایک گھونٹ شربت کا ہی پینے لگا سب جوہری دوڑے سیٹھ جی کیا ہوا کہا یارو اک سوداگر مجھے لوٹ لے گیا اور بھی غضب تم نے سُنا موتی مصری کے بنے ہوے تھے پانی مین ڈالتے ہی گھُل گئے لوگ ہنستے ہین کہ دیوانہ ہوگیا ہے کہین مصری کے بھی موتی بنتے ہین یہ ہُلڑ تھا کہ صرصر آکے پہونچی دیکھا اک مہاجن رو رہا ہی صرصر نے پوچھا میان کیا ہوا کہا اک سوداگر مصری کے موتی میرے ہاتھ بیچ گیا دیکھو کٹورے مین یہ شربت رکھا ہی صرصر ہنسی جوہریون نے پوچھا آپ تو ہماری کوتوال ہین یہ سوداگر کون تھا صرصر نے کہا تم کیا کروگے یہ عمرو عیّار کا کام ہے وہی ننگوڑا ایسے ایسے فریب کرتا پھرتا ہی مہاجن کو روپیٹ کے بیٹھ رہا صرصر نے صبا رفتار سے کہا عمرو بازار مین آیا ہوا ہے دونون تلاش مین چلین خواجہ صورت تبدیل کرکے اک صراف کے یہان اشرفیان بھُنا رہے ہین پیتل کی دیتے ہین سونے کی لیتے ہین ان دونون نے دور سے پہچانا کہ عمرو دست برُو کر رہا ہی دونون نے آپسمین اشارے کیے خواجہ غافل بیٹھے ہوئے

روپے گن رہے ہین کہ دونون نے قریب آکر حلقہ ہاے کمند مارے خواجہ ارے کہکر اُٹھے حلقے گردن و
کمر مین پڑ چکے تھے دونون نے جھٹکا مارا خواجہ بندھ کر گرے مہاجن صرصر سے لڑنے لگا کہ ہمارے
گاہک کو کیون پکڑا یہ بڑا بھولا آدمی ہی صرصر نے کہا سب اشرفیان پیتل کی تمکو دی ہین اب جو
مہاجن نے بہ نگاہ غور دیکھا پیٹنے لگا صرصر و صبا رفتار عمرو کو گرفتار کر کے سامنے
سرما و ابریق کے لائین حیرت نے کہا ای صرصر وہین لیجا آبشار سے ہمارا سلام کہنا اور
زبانی بھی کہدینا کہ صبح کو دونون سر روانہ کرنا صرصر پشتارہ عمرو کا لیکر چلی جب لشکر سے نکلی خواجہ
نے کہا بی بی مجھکو کہان لیجائیگی مین اسی جنگل مین تجھہ سے موجود ہون کسی درۂ کوہ مین چلو
فرش بچھا کر ہم تم بیٹھین تمھارا دل خوش کرین صرصر نے کہا اب بخوبی دل خوش ہوجائیگا
اُسکے مقام پر لیچلون کہ فوراً تمکو قتل کرے عمرو نے کہا ای صرصر یہ تیرا خیال خام ہی مرنا ساحرون کا
کام ہی جس کسی کی موت آئی ہی اُسی کے پاس تو مجھکو لیکر چل صرصر نے جھڑک دیا عمرو نے دیکھا
صحرا مین اک تالاب ہی اُسمین صرصر پشتارہ لیکر کود پڑی عمرو کی آنکھ بند ہو گئی اب جو آنکھ کھلی
دیکھا اک باغ ویران اُسکی ٹہریان شکست ہزارون جادوگرنیان پھر رہی ہین اُنھون نے
پکار کر آواز دی بی صرصر کسے لائین یہ کیا کوئی بدمانس ہی صرصر نے کہا یہ عمرو عیار ہے
جسنے تمام ہوش رُبا کو درہم و برہم کیا عمرو نے کہا یارو یہ جھوٹ کہتی ہی عمرو کہین اور ہوگا
مین آشنا ہون آج اور اک عورت کے پاس چلا گیا اُسپر اسنے میرا یہ حال کیا صرصر اِن
باتون پر گالیان دیتی ہی جادوگرنیون نے چہار جانب سے گھیر لیا بارہ دری مین آکر پہنچی
دیکھا اک ساحرۂ سیہ فام کہ ایسی بدہیئت ساحرہ عمرو نے طلسم ہوش رُبا مین نہین دیکھی
مسند پر بیٹھی شراب پی رہی ہی گرد ہزارہا جادوگرنیان ایک گوشہ مین غضنفر بن اسد ہتھکڑیان
بیڑیان پہنے ہوے بیٹھا ہی خواجہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے غربت پر غضنفر کی کلیجہ پھٹ گیا
صرصر نے کہا ای ملکہ آبشار جادو عمرو عیار کو ملکہ حیرت نے تمھاری خدمت مین بھیجا ہی اور
زبانی ارشاد فرمایا ہی صبح کو غضنفر و عمرو کا سر کاٹ کے روانہ کرنا آبشار نے قید عمرو لے لی
صرصر کو خلعت دیا یہ تو چلی گئی آبشار نے جادوگرنیون سے کہا گوشۂ باغ مین جو نخل چنار ہے
اُسمین جاکر اُسکو باندھ دو خبردار کوئی رات کو اِسکے پاس نہ جاے ورنہ یہ نکل جائیگا مین نے باغ

کو بھی سحر بند کر دیا صبح کو ان دونون کا سر کاٹ کر روانہ کرونگی کنیزین عمرو کو کشان کشان گوشۂ باغ مین لیکر آئین اک درخت سے باندھ دیا خواصین چلی گئین اَب عمرو اُس تنہائی مین گھبرایا درخت سے سر ٹکرانے لگا حیران تھا کہ ای عمرو کیا کرون صبح کو یہ ملعونہ قتل کریگی جیون جیون رات گذرتی ہی خون عمرو کا گھٹتا جاتا ہی کوئی سامنے نہین کسکو پکارے دو پہر شب تجاوز کر چکی تھی دیکھا اک حبشن لوٹا ہاتھ مین لیے ہوئے آتی ہی عمرو نے پکارنا شروع کیا بی بنفشہ ذرا میرے پاس آؤ جب عمرو بہت چیخا تب کنیز نے پلٹ کر آواز دی ارے بجیا قیدی کیا مطلب ہے یہانکے قیدی کو کھانا پانی نہین ملتا عمرو نے کہا بوا ذرا میرے پاس آؤ مین اک بات پوچھونگا مین تو بندھا ہوا ہون اگر میری بات مانوگی کل ہی نوکری چھوڑ دوگی یہ کُتّے خسی موقوف کرو گھر مین چین سے بسر کرو حبشن نے کہا آخر مطلب کیا ہی عمرو نے کہا جب آبشار ہمکو قتل کریگی ہمارے جسم مین جو کچھ لباس ہی یا نقد و جنس یہ کون لیگا حبشن نے کہا وہی جلاد مہتر جو کچھ تمھارے پاس نکلیگا لے لیگا سُنتی تھی عمرو بڑا عیار ہے نگوڑے یہان تیرا کچھ زور نہ چلا عمرو نے کہا بوا مجبور ہون اَب مجھکو یقین مرگ ہوا جو کچھ دو چار کوڑیان میرے پاس ہین وہ تمھین لے لو نذر و نیاز میری کرا دینا حبشن نے کہا کیا ہی عمرو نے کہا میرا ایک ہاتھ کھولدو مین سب تمکو دیدون جیسے ہی اُسنے ہاتھ کھولا عمرو نے اک پوٹلی روپیہ کی نکالی کہا بوا اِسمین میرا تیجا کر دینا نصف تم لینا حبشن نے کہا مین کیا کرونگی تیری نذر و نیاز مین لگا دونگی کیا اور بھی کچھ ہی عمرو نے چند اشرفیان نکالین کہا بوا میرا دوسرا بھی ہاتھ کھولدو کنیز سوچی مین ساحرہ ہون مجھ سے بھاگ کر کہان جائیگا ہاتھ وہ بھی کھولدیا اَب تو خواجہ نے روپیے اشرفیان نکالکر ڈھیر کرنا شروع کر دیا کنیز اُٹھا رہی ہی کہتی بھی جاتی ہی میان قیدی نہ گھبراؤ ہم تمھین قید سے بھی رہا کرا دینگے خواجہ کہتے ہین بی بی تمھاری مہربانی نقدی دیتے دیتے اک ڈبیہ نکالی کہا لو بوا اِسکو کھولنا نہین جہان ہم دفن ہون ہماری قبر مین رکھدینا کنیز نے کہا اسمین کیا ہی خواجہ نے کہا تمھین اس سے کیا کام ہماری امانت ہی کنیز نے کہا مین تو تمھاری رازدار ہون دیکھون توکہ اسمین کیا ہی عمرو نے کہا دیکھو لینا نہین کنیز نے ڈبیا کھولی اُس ڈبیا مین سے بیہوشی اُڑی خواص بیہوش ہو کے گری خواجہ اپنے کو کھول چکے تھے مال اپنا اُٹھا کے نذر زنبیل کیا رنگ روغن عیاری کا لگا کے اُسی خواص کی شکل بنے چاہتے تھے کہ اُس کنیز کو نذر زنبیل کرون یکایک زمین شق ہوئی نعرہ ہوا انم ابشار جادو او ساربان اُڑدے مین جانتی تھی کہ رات کو تو اندھیر مچائیگا ستم ہوا

بڑے نادان تھے وہ لوگ جنھون نے تیری فکر نہ کی مین نے خود شہنشاہ سے خواہش کی تھی کہ اب جو عمرو
قید ہو میرے پاس بھیجدیجیے گا دیکھون کیونکر بچتا ہی بے سبب مشہور کردیا کہ مسلمانون کی قضا نہین آئی
غفلت آپ کرین سامری و جمشید و خداوند لقا بدنام ہین پیدا کرنیوالون کے یہ کام ہین عمرو
کے ہوش اڑگئے آبشار نے اپنی کنیز کو ہوشیار کیا خواجہ کی پھر مشکین باندھین اُسی طرح درخت سے
باندھ دیا اب خواجہ کو یقین کامل ہوا کہ موت میری قریب ہی رات بہت قلیل تھی جب یہ عیاری کی
جب صبح قریب رہی تھی خواصین براے کاروبار ضروری اُٹھین جو اُدھر سے نکلی عمرو نے کہا بوا میری
بات سُنتی جاؤ اب کوئی جواب بھی نہین دیتی باغ مین ہلڑ ہی وہ کنیز ایک ایک سے کہتی پھرتی ہے
بوا رات کو ہمکو ہمارے مالک نے بچایا اِس نگوڑے بدمانس نے مجھکو بڑا دھوکا دیا یہ ذکر تھا کہ
گریبان سحر غم مین خواجہ عمرو و غضنفر کے چاک ہوا ستارہ بخت رسانہ چمکا انجم تقدیر نے گردش
دکھائی مرغ سحر کی آواز آئی جلاد مہر درخشان خنجر ضیا برّان ہاتھ مین لیکر فلک نیلی پر نمایان ہوا
آبشار جادو بیدار ہوئی سات ہزار جادوگر و جادوگرنیان جمع ہوئین یہ مغرور آکر تخت پر بیٹھی
کہا دونون قیدیون کو لاؤ رات کو خواجہ نے غضب کیا تھا لیکن اگر رہا بھی ہوتا مین باغ کو سحر بند
کرچکی تھی یہ وہ باغ ویران ہی بو بھی اسکی باہر نہین جاتی اسیوجہ سے باغ کو آراستہ نہین کیا مین
شہنشاہ کو تحریر کرچکی کہ جسکو قید کیجیے یہان روانہ فرمائیے کنیزین جاکر عمرو غضنفر کو کشان کشان
سامنے آبشار کے لائین عمرو نے جو غضنفر کو مسلسل و مطوق دیکھا دل بیقرار ہوگیا کہا اے
نور نظر تمھارے فراق مین اسد نہ زندہ رہے گا تمکو ہوشربا مین سالہا سال گذرے آکر باپ سے
ملاقات نہ کی غضنفر نے شرما کے سر جھکالیا کہا نانا جان مین تو یہ عہد کرکے چلا تھا کہ جاتے ہی
افراسیاب کو قتل کرونگا بزرگون کے واسطے کچھ نذر بھی لیجاؤن اور جابجا مقابلے پڑے
صدہا قریہ لوٹ لیے موت دامنگیر تھی یہ لڑائی ہمارے قتل کی تدبیر تھی جو منظور پروردگار میرے
قتل ہونے سے کیا نقصان خدا آپ کو قید سے رہا کراے مین سب خبرین سُنتا تھا حضور نے آج تک
بڑے بڑے ساحر مارے آپ ہی کی ذات سے تمام مقامات فتح ہوے عمرو نے کہا آج تو کوئی صورت
رہائی کی نہین معلوم ہوتی ایک امر کا بڑا خیال ہی وہ صادق الوعد مجھ سے وعدہ کرچکا ہی کہ جب تک
اُس بری چیز کو تین مرتبہ نہ پکارون گا جب تک اُسکی بو نہ سونگھونگا مجھے زندگی کی بڑی ہوس ہی

دس ہزار برس تک تو نام نہین ہوگا آیندہ جیسا زمانہ ہو اس ملعونہ نے اس باغ کا تالا بڑے راستہ رکھا ہی کون یہان تک آئیگا وہ مسبب الاسباب بچائیگا آبشار نے جلادون کو بُلایا دارین استادہ ہوئین عمرو وغضنفر کو زیر تیغ بٹھایا جلاد تلوار کھینچکر سر آپا صدائین دینے لگا ای ملکہ آبشار جادو فرزند طلسم کشا وخواجہ کا قتل ہی سمجھ کے حکم دیجیے گا اُنکے خون کے بہت دعویدار ہین انکے طرفدار ستر ہ سو ہزار نامدار ہین ایک ایک خواجہ کے نام پر جان دیتا ہی آبشار نے جواب دیا کیا بیہودہ بکتا ہے یہان پرندہ پر نہین مار سکتا وندے کی کیا لیاقت ہی یہان تو آبشار حکم دے رہی ہی دو کلمہ داستان شاہزادہ قباد وشہریار فرزند صاحبقران نامدار حوالی طلسم صندل مین اسد سے اور قباد سے ملاقات ہوئی تھی ذکر کر چکا ہون کہ ملکہ عجائب جادو عاشق جمال قباد وشہریار ہی جس روز انگوٹھی اسد کو براے قتل صندل جادو دی گئی ہی تو اُسی دن ذکر کر چکا ہون شہر عجائبستان خالی کر دیا قباد کو لیکر نکل گئین یہ بھی تحریر کر چکا ہون کہ جب اسد پلٹ کر آئے تھے تو خواجہ بہت خفا ہوے کہ او دیوانے تونے ماموں کا دامن کیون چھوڑا کچھ پتہ مجھکو بتلا اسد نے کہا نشان بتلا گئے بارہ کوس پر شہر عجائب نگار ہی وہان کی ملکہ عجائب جادو تاجدار ہین صبح کو خواجہ عمرو واسد وہان آئے تھے قلعہ کو خالی پایا اک کاغذ دروازے پر لگا تھا اُسمین یہ مضمون تھا کہ ای عمرو نامدار مجھکو ساتھ عجائب کے مدت گذری یہ دل وجان سے خدمت کرتی ہی اب ہمارا لشکر مین چلنا مناسب نہین ہی شکر ہی کہ ہمارا فرزند سعد بن قباد بادشاہ اسلام ہی انشاء اللہ جب خدا چاہے گا ہم بھی آکر ملین گے ہمارے علیحدہ ہی رہنے سے شاید کوئی مطلب حاصل ہو خواجہ روتے پیٹتے پلٹ آئے تھے اُسدن سے ملکہ عجائب جادو مع سات ہزار جادوگرون کے قباد کو ساتھ لیکر اک دشت سبزہ زار مین فروکش ہین آج قباد شہریار سریر جہانبانی پر جلوہ فرما ہین اراکین سلطنت حاضر ہین ملکہ عجائب جادو کرسی جواہرنگار پر ذکر اسد در پیش ہی بادشاہ نے فرمایا ای ملکہ عجائب ابھی تک اسد کا طلسم باطن مین داخلہ نہین ہوا یہ خبر تو تمنے دی تھی کہ کوہ ہفت رنگ فتح ہوا پس دریاے نیل کی جانب کیون نہین کوچ کیا شاید کوئی اُفتاد پڑی ذرا خبر تو لاؤ ہم بھی لشکر تیار کرکے چلین شیر بیشۂ صاحبقرانی کی زیارت سے مشرف ہون وہ نظر کردۂ بزرگان دین ہی یہ باپ بیٹے مقبول بارگاہ پروردگار نظر کردۂ بزرگان نامدار ہین شب سے طبیعت گھبرا رہی ہی عجائب نے کہا حضور صندل جادو میری وجہ سے قتل ہوئی

افراسیاب نے ضرور تلاش کرایا ہوگا حضور کا اس صحرا سے نکلنا بہتر نہین ہی مین ابھی جاکر خبر لاتی ہون
حضور تکلیف نہ فرمائین یہ کہکر ملکہ عجائب طاؤس زرین بال پر سوار ہوئی مثل ستارۂ سحری آسمان مین
ڈوبی تمام طلسم زیر نگاہ اول لشکر اسد پر نگاہ پڑی دیکھا دریاے لشکر موج مار رہا ہی یہان رات کو
جو عمرو نہ پلٹ کے آیا برق نے اسد سے خبر کہی کہ معلوم ہوتا ہے استاد تلاش غضنفر مین گئے تھے
کچھ اُفتاد پڑی رات بھر سب سردار انتظار عمرو مین تڑپے صبح کو شہنشاہ لاچین کوکب معمار قدرت
وجہاندار و مہرخ وبہار وغیرہ بارگاہون مین سے نکل کر لشکر اسد مین شامل رہے ہین برق پر
تاکید ہی کہ مفصل خبر لاؤ برق کئی مرتبہ لشکر سرما مین گیا چرند و پرند نے بھی خبر دی اس لشکر مین استاد
نہین ہین لاچین نے کہا شاید قید کر کے باغ سیب مین بھیجدیا ہین وہین جاتا ہون مہرخ و
بہار وغیرہ نے عرض کی براے خواجہ ہم سب ساتھ چلین گے اے شہنشاہ باغ سیب ایسا مقام نہین
ہی کہ جہان اسطرح جانا ہو قیامت کی لڑائی پڑے گی مقام عیش گاہ افراسیاب ہی وہ مقام
اس طلسم ہوشربا مین انتخاب ہی کل سردار اسی فکر مین آراستہ ہو کر شامل رہے ہین یہی جستجو ہی کہ فکر
خواجہ مین جائین جسطرح بن پڑے رہا کرین یہ سب سردار وسط لشکر مین آراستہ و پیراستہ کھڑے ہین
عجائب جادو کی نگاہ پڑی دیکھا سرداروں کے بیچ مین اسد نامدار گرد ثابت و سیارگان بیچ مین
وہ جوان مثل ماہ تابان بہار باغ لشکر اسلام دیکھکر ملکہ عجائب جادو مثل گل شگفتہ ہوگئی شکر
پروردگار کیا کہ آفتاب اقبال لشکر اسلام کا اوج ہی کیا سردار ہین کیا فوج ہے بشکل عقاب
اک نخل پر بیٹھین حیران تھین کہ باعث انتشار لشکر کیا ہے صدائین سُنین کہ خواجہ عمرو و فرزند نامور
اسد دلاور کہین قید ہوگئے ہین اُنھین کی جستجو ہی دریاے لشکر مین تلاطم ہی اب ملکہ عجائب جادو
نے پھر پرپرواز پیدا کیے دل سے باتین کرتی ہوئی کہ مین اپنے شہریار سے وعدہ کر کے آئی ہون
خبر خوشی کی لیکر آؤن نہ کہ خدانخواستہ خبر وحشت اثر سناؤن آسمان مین ڈوبی ہوئی ہین یہان
عمرو و غضنفر زیر تیغ بیٹھے ہین آبشار جادو حکم دے رہی ہے کہ جلد قتل کرو عجائب نے
جو یہ معرکہ دیکھا کلیجہ منھ کو آگیا قلب تھرا گیا گولا سحر کا آراستہ کیا اسم سحر پڑھتی ہوئی قریب سر
آبشار پہونچین عمرو سمجھ گیا کہ ہماری مددگار ہین دعا کی کہ پروردگار اسکو غالب کرنا عجائب
نے سحر کر کے گولا مارا جب گولا رہا ہو چکا تب جھوٹکر آواز دی منم ملکہ عجائب جادو کنیز و خدمتگزار

قباد شہریار گولا سر پر اُس خود سر کے پڑا آبشار کو پناہ پانی دشوار ہوئی آبرو مٹی سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے غضنفر و عمرو نے رہائی پائی اسی کے سحر مین مبتلا تھے باغ تمام ساحرون سے بھرا مرتے ہی آبشار کے لینا لینا کہکر دوڑ پڑے یہ منصوبات سحر آبشار کے تھے یہ معرکہ قریب لشکر اسلام ہے جیسے ہی آبشار مری وہ تالاب خشک ہوا دیوار ین باغ کی گرین لاچین وغیرہ نے دیکھا صحرا مین صدائے گیر و دار بلند ہی آواز آئی کشتی مرا نام من آبشار جادو بود ایک نازنین ماہ پیکر حور منظر لاکھون ساحرون مین کھڑی ہوئی لڑ رہی ہی غضنفر نے اپنا تیغہ روئین شگاف اُٹھالیا قزاقان غضنفر نے جو اپنے آقا کو گھرے ہوئے دیکھا بوق بجایا بوق مین یہ صدا تھی اے قزاقان تیار شوید پہلی صدا مین اُٹھے گھوڑے صحرا مین چرا کر رہے تھے صدائے بوق کے عادی ہین اپنے سوارون کے نزدیک آ کھڑے ہوئے دوسری آواز مین قزاق تیار ہوئے تیسری آواز مین صفین باندھکر لشکر آبشار پر جا پڑے مرکب بادپا لڑ بھڑ کر پاس غضنفر کے پہونچا غضنفر سوار ہوئے انگشتر مہر و ماہ چمکائی تیغہ کھینچکر لڑنے لگا عمرو نے گلیم اوڑھ لی لیکن شہنشاہ لاچین نے ملکہ عجائب جادو کو پہچانا حیرت جادو لشکر گران لیے ہوئے اُتری ہی صرصر نے بڑھکر خبر دی حضور آبشار قتل ہوئی فوج لاچین کا لشکر آبشار پر بلوہ ہی لاشۂ آبشار تڑپ رہا ہی عمرو و غضنفر چھوٹے حیرت نے بھی لشکر کو حکم دیا سرما و ابریق بھی جا پڑے خوب جمکر تلوار چلی اسد نے بھی جا کر نعرہ کیا لڑتے بھڑتے قریب فرزند پہونچے غضنفر نے سلام کیا اسد نے سر سینے سے لگالیا آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا ای فرزند اب جانیکا ارادہ نکرنا ہمکو سفر دریائے نیل درپیش ہی انتہا کا پس و پیش ہی غضنفر نے سر جھکا لیا عرض کی غلام حاضر رہیگا اسد و غضنفر لڑنے لگے دوپہر کامل تلوار چلی سرما و ابریق نے حیرت سے عرض کی حضور جسکے واسطے یہ کوشش ہی وہ بیکار ہوئی آبشار قتل ہوئی اب جنگ بیکار ہی کیا فائدہ طبل بازگشت بجوا کے پلٹی کوکب و لاچین نے لاکھون کو مارا عجائب جادو نے جب دیکھا کہ برائے مدد غضنفر اسد وغیرہ آگئے یہ برق بنکر چمکی سر آبشار کاٹ کر رومال مین باندھا لڑتی بھڑتی نکل گئی یہ واضح رہے سرما و ابریق و صرصر و حیرت نے عجائب جادو کو اُڑتے ہوئے دیکھ لیا پہچانا صرصر نے یہ بھی کہا کہ ملکہ عجائب جادو نے آبشار کو مارا یہ کس وجہ سے مددگار لشکر اسلام ہی حیرت نے کہا حال کُھل جائیگا یہ کہکر طبل امان بجوایا غضنفر کو ساتھ لیکر

عمرو واسد پلٹے آکر داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوے حیرت جادو نے اِن کل حالات کی عرضی افراسیاب کو روانہ کی افراسیاب آج کل دن بھر پھرتا ہے دربند ہاے طلسم باطن پر حکم پہونچاتا ہی کہ عجائب و غرائب تیار رکھو پہلوانون کو چھانٹ چھانٹ کر طرف دریاے نیل کے روانہ کرتا ہوا افسر تاجدار پہلوانان زبردست لکھ در لکھ مثل مور و ملخ طرف دریاے نیل کے چلے جاتے ہین صف بندی کے سامان مین افراسیاب جادو باغ سیب مین نہ تھا یہ نامہ حیرت کا بہ مقدمۂ قتل آبشار از دست عجائب جادو افراسیاب جادو نے نہین پایا وقت پر ذکر ہوگا

دو کلمہ داستان جلالت بیان اسد کا تا بہ دریاے نیل پہونچنا حال مصور و صورت نگار کہ شکست کھاکر فرار پر فرار کیا و عیاری خواجہ عمرو بن اُمیّہ نامدار اک کسبی کی شکل بنکر پھر کایا پلٹ ہونا مصوّر کی کرامات کا مشہور ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان پُر مضامین ہی

ساقی نامۂ مصنف

ساقی تدبیر یہ بڑی ہے
کامل ہر ہر ایک اپنے فن مین
بلبل گاتی ہی یہ ترانہ
الفت کی شکایتین سُنی ہین
بلبل رخ گل پہ مبتلا ہی
ہی نکہتِ گل ہوا مین برباد
نرگس کو ہے انتظار کسکا
چہرون پہ جمی ہی گرد کلفت
چشمے کو بھی چاہ ہی یہ کس کی
ہی چال کہ ابروے کشیدہ
بانی بناے باغ عالم
قدرت ہر رنگ مین عیان ہی

کیا فکر رسا کہین لڑی ہے
ہر سرو چمن اکڑ رہا ہے
لیلی کا سنا نہین فسانہ
آوارۂ دشت قیس مجنون
آخر الفت کا رنگ کیا ہے
سنبل زلفین سنوارتی ہی
دل رہتا ہے بیقرار کسکا
لڑتی ہین حباب کی نگاہین
حسرت کی نگاہ ہے یہ کسکی
ثابت ہی قمر یہ حال الفت
صناع قدیم رب اکرم
ہم عاشق صنعتِ خدا ہین

آمد ہے بہار کی چمن مین
طاؤس سے کبک لڑ رہا ہے
شیرین کی حکایتین سُنی ہین
فرہاد کا ہو گیا جگر خون
قمری ہی نثار سرو شمشاد
سوسن کسکو پکارتی ہی
نہرون کو ہی جوش بحر الفت
ہی موج کہ کھینچ رہی ہین آہین
ہی بادِ صبا فراق دیدہ
روشن نہ ہوا مآل الفت
خلاق زمین و آسمان ہے
صد شکر کہ عاشق خدا ہین

کیا باغ و بہار کی حقیقت | ہر رنگ مین ہو اُسی کی صنعت | چہرہ مصوران تصویر جمال فہ نقاشان
نقوش حیرت مآل تصویر دلپذیر داستان جلالت کو یون صفحۂ قرطاس پر کھینچتے ہین اشعار
نقاش نقوش خوش بیانی | تصویر کشان قصہ خوانی | لکھتے ہین یہ داستان رنگین
تحریر ہوا بیان رنگین | سابق مین تحریر ہوا ہو کہ مصوّر جادو و صورت نگار

ہاتھ سے شہنشاہ لاچین کے شکست فاش کھاکر مجبور و ناچار ہوے یکہ و تنہا صحرا کی جانب بھاگے مصوّر نے کہا ای خاتون محل ہمنے بڑی بڑی کوشش کی ہر مقام پر لڑے لیکن مراد دلی حاصل نہوئی وقت زوال طلسم ہوش ربا آگیا ہمنے اپنے بزرگون کے خلاف کیا ہمارے بزرگ سامری وجمشید آسمان افسونگری کے خورشید تھے کبھی دعوی تاجداری نہین کیا ہمیشہ فقیرون کے برن مین رہے اسی سے کرامتین ظاہر ہوئین تمام عالم مطیع ہوا یہان تک شوکت بڑھی کہ دعوی خدائی کیا ہمنے اُسکے خلاف کیا کہ تاجدار بنکر بیٹھے افراسیاب بداقبال ہی نمک حرامی کا یہ مآل ہو ہمنے سامری نامے مین صاف لکھا دیکھا کہ اسی سال مین طلسم فتح ہوجائیگا ای ملکہ ہم جوگن کے کپڑے پہنو ہم اپنے بزرگون کے قاعدے پر قایم ہون تمام عالم ہمکو پہچانتا ہو جس قریہ مین جاکر بیٹھ جائینگے زمیندار پھلواری لگادینگے شوالہ بنوا دینگے بیٹھ کے حلوہ پوری چین سے کھائینگے مزے اُڑائینگے افراسیاب کی جانب کبھی منھ کرکے نہ سوئینگے طلسم ہوش رُبا فتح بھی ہوجائیگا تو مسلمان بھی فقیرونکو مانتے ہین جاگیرین مقرر کردینگے صورت نگار بھی عاجز ہوچکی ہو مصوّر نے جٹائین خاکستری آراستہ کین شنجرفی پیراہن پہنا بھبھوت منھ پر ملا اکتارہ ہاتھ مین لیا بھجن گاتے ہوے چلے قریب اک گانون کے پہونچے زمیندار بیرون قصبہ آیا تھا اُسنے مصوّر کو پہچانا دوڑ کر قدمبوسی کی کہا کہ گروجی ہماری عملداری مین استھان کیجیے قریب درّۂ کوہ پرانا شوالہ ہو اُسی مین مورتین رکھے ہو جن ہم پہونچائینگے گانون والے براے خدمت آئینگے مصوّر قریب درّۂ کوہ صورت نگار کو لیکر بیٹھ گیا اکتارہ بجا کے بھجن گانے لگا گانون والے جمع ہوے پوجا پاٹ ہونے لگا گانون سے مٹھائی پوریان کچوریان آنے لگین اب تو بہت چڑھاوہ چڑھنے لگا مصوّر جو نقدی آتی ہو وہ درّۂ کوہ مین جمع کرتا ہو کھانے کے جو اشیا ملتی ہین اُنکو کھاتا ہو نقدی جمع کرتا ہو دس بیس دن مین تمام دیہات وقریات مین خبر ہوگئی کہ اک باباجی بڑے صاحب کمال عزیز دار سامری وجمشید فلان مقام پر

آکر بیٹھے ہین روز صبح وشام جاؤر رہتا ہی گانجہ اُڑا اکرتا ہی شراب خوب ڈھلتی ہی رسوئین صورت نگار
اپنے ہاتھہ سے پکاتی ہی جنس غلہ بے حساب چلا آتا ہی مصوّر راتون کو بی بی سے لپٹ لپٹ کے
سوتا ہی چندروز مین بہت کچھہ مال و اسباب جمع ہوگیا پھولون کے درخت بنانے ایک بغیہ شگبی گنوار
ہر وقت موجود رہتے ہین ایک کہاری کو بھی رکھہ لیا وہ چوکا باسن کرتی ہی اَب تو مصوّر درّہ کوہ
سے نکل کر مسند بچھا کر بیٹھتے ہین صورت نگار چونکہ خوبصورت ہی بھبوت ملے بیٹھی رہتی ہے
ہزارہا جوان اسکے دیکھنے کے حیلے مین آتے ہین ہر وقت میلا لگا رہتا ہی مرشد زادے بھجن گایا کرتے
ہین مزے اُڑاتے ہین ہر روز کہتے ہین کیون صورت نگار ہر روز کی آفت سے چھوٹے
ساربان زادہ ہر روز فکر مین رہتا تھا روز کا لڑائی جھگڑا جان کی آفت اگر کبھی ساربان زادہ ادھر
نکل آئیگا گرفتار کرلین گے کسی دن اگر بن پڑا رات کو جاکر سحر کرینگے طلسم کشا کو پکڑ لائینگے کنارے
ہی کنارے قتل کرینگے یہان سے بیٹھے بیٹھے بھی سحر کیا کرینگے مسلمانون نے بڑے صدمے پہونچائے
ہین نام ہولے انھین سَب زمینداروں کو ساتھہ لیکر یلغر کرینگے اَب تو سَب ہمارے معتقد ہوتے
جاتے ہین یہی ہماری فوج ہی اسی فقیری مین اوج موج ہے اُس سلطنت سے یہ فقیری بہتر روز
مصوّر یہی صلاحین کرتا ہے کہ رات کو جاکر سحر کرون سرداروں کو پکڑ لاؤن جب سو پچاس
جمع ہولین تَب افراسیاب کو اطلاع کرون صورت نگار منع کرتی ہی کہ ای مصوّر بڑے
لطف سے اوقات بسر ہوتی ہی اپنے کو کانٹون مین نہ پھنسا یا تو جفائین اُٹھائی تھین اَب
پیٹ بھر کے کھانا کھاتے ہین ہزارہا زمیندار برائے خدمتگزاری آتے ہین لیکن مصوّر نے جو
پوریان کچوریان پیٹ بھر کے کھائین شرابین پین دن بھر گانجا اُڑاتا ہی جو زمیندار آیا کلی گانجے
کی لاکے نذر کی مصوّر نے کہا تباؤ اُسنے ہلکر تیار کیا پہلے مصوّر نے دم لگایا جھوم کر آواز دی جسنے
نہ پی گانجے کی کلی اُس بیٹے سے بیٹی بھلی یکایک اسکو خبر ہوئی راہ گیرون نے ذکر کیا کہ صراط
ہفت رنگ مارا گیا بھائی کے واسطے بہت رویا اندھیری رات مین اسباب سحر ذات پر آراستہ
کرکے اُٹھا ہر چند صورت نگار نے منع کیا ارے کیون قضا آئی ہی مصوّر نے کہا بھائی کے خون
کا بدلا لونگا جب تو مین فوج لیے ہوے اُترا ہوا تھا عیار بلاے روزگار صورتین بدلکر آتے تھے
یہان کوئی نشان بھی نہ پائیگا یہ کہکر پرِ پرواز پیدا کیے لشکر اسد مین آیا بارگاہ کو دیکھا گرد بارگاہ

چمن ہاے طولانی جب زیادہ رات آئی کنارے پر آیا اور کنارے سے سحر کیا ہوا چلی نگہبان سوگئے پردہ
اُٹھاکے اندر آیا سحر سے بہار کو بیہوش کیا کمر مین پنجہ دیکر لے اُڑا لاکر اُسی درّہ کوہ مین قید کیا بہار
جو دن کو ہوشیار ہوئی حیران کہ اِس کوہ تیرہ و تاریک مین مجھکو کون لایا صورت نگار کو دیکھا
چوکا دے رہی ہی مصوّر ہنست بنے بیٹھے ہین درّہ کوہ پر زمینداروں کا جماؤ گروجی گروجی کہکر
تحفے لیکر چلے آتے ہین مصوّر پھولا ہوا بیٹھا ہی بہار حیران کہ یہ کیا معرکہ ہی یہان صبحکو لشکر مین
ہلڑ ہوا قریب تھا کہ لشکر حیرت پر بلغر کرین یہ خبر آئی کہ بہار غائب ہوگئی عیار لشکر میں ما
وابریق مین آئے پتہ نہ ملا طلایہ پر تاکید ہوئی لاچین و اسد حیران دوسرے دن رات کو
مصوّر آکر پہونچا اِس شب کو اسد نامدار محل مین لعل شخندان کے تھے مہ جبین مسند پر سر
جھکاے ہوے بیٹھی ہی گرد کنیزین شمع ہاے مومی و کافوری روشن مصوّر جل گیا جی مین کہا
اسی کی ذات سے سارا فتور ہوا یہ سوچکر باغبان کو پنجے مین دباے تھا سحر کرنے لگا جھونکا ہوا
کا چلا مہ جبین نے مسند پر سر رکھدیا کنیزین بھی سوگئین مصوّر نے مہ جبین کو بھی اُٹھالیا
درّہ کوہ مین لاکر دونون کو پہونچایا صورت نگار پیٹنے لگی کہا اے مصوّر تو نے غضب کیا
اب ساربان زادہ تلاش مین نکلیگا پتہ لگالیگا ارے واسطہ سامری جمشید کا مہ جبین کو وہین
پہونچادے مصوّر نے نہ مانا کہا ارے اسی طرح مین سب کو چورا لاؤنگا یہان کوئی نہ آئیگا لشکر
اسلام مین صبح کو قیامت برپا ہوئی کنیزان مہ جبین روتی پیٹتی سامنے شہنشاہ لاچین و
اسد کے آئین لاچین محل مین آئے یہ بھی سُن چکے کہ باغبان و بہار غائب ہوے مہ جبین
کا غائب ہونا بڑا ستم ہی لاچین نے بارگاہ مہ جبین مین آکر دیکھا چند دانے ماش کے پڑے ہین
لاچین نے اُن دانون کو اُٹھایا سحر کرکے پوچھا اُن دانون سے آواز آئی ہم مصوّر جادو کے
سحر ہین لاچین نے زانو پر ہاتھ مارا کہا خواجہ تم نے سُنا ماش کے دانون سے کیا آواز آئی وہ
جو فروش گندم نما چھپ کر آیا سرداروں کو لے گیا عمرو نے حیران ہوکر کہا مصوّر کا کئی مہینے
سے پتہ نہین ہی تمھارے ہاتھ سے شکست کھاکر بھاگا جب سے اُسکو ہمنے نہین دیکھا عیارون نے
لشکر حیرت کو چھان ڈالا دوسرے دن خبر ملی ہلال سحر افگن کو بھی کوئی لے گیا آج اسد
نے بہ قہر و غضب تمام طرف خواجہ کے دیکھا کہا نانا جان آپ چشم پوشی کرتے ہین مین آنکھ کھول کر

بازو سے پھینک دونگا یکہ و تنہا لشکر حیرت پر جا پڑونگا یہ داغ اُٹھانے کی میرے دل مین طاقت نہین ہی کنیز آپ کی مہ جبین بادشاہ لشکر غائب ہوئی اَب تو تانتا بندھ گیا روز اک سردار غائب ہوتا ہی آپ فکر کرین ورنہ مجھکو زندہ نپائین گے مین اَب اپنی زندگی سے بیزار ہون روز کے صدمے اُٹھانے کی دل مین طاقت باقی نہین رہی ہی سالہا سال مجھکو گذرے فراق والدین جدائی لشکر اسلام آج تک لوح بھی دستیاب نہوئی شاید یہ طلسم میرے ہاتھ سے فتح نہو موت لیکر آئی ہی بس ایسے بد اقبال کا مرجانا ہی بہتر ہے اَب مین آپ سے برائے کوشش عرض نہ کرونگا یہ کہکر اسد یاد مین مہ جبین کی جو بلک بلک کے رویا خواجہ تو عاشق نام اسد نامدار ہی بیقرار ہوگیا اسد کو گلے سے لگالیا آنسو دامن سے پونچھے کہا اے نور نظر مین ابھی جاتا ہون لیکن حیران ہون کہ مصوّر کو کہان تلاش کرون برق سے بھی فرمایا کہ تو نے کہین لشکر مصوّر دیکھا برق نے کہا اُستاد مین نے پانچ پانچ کوس تلاش کیا مصوّر کا کہین نقش قدم بھی معلوم نہین ہوتا سَب عیّارون نے یہی جواب دیا عمرو بانہاے عیّاری سے آراستہ ہوا تلاش مصوّر مین چلا پھرتے پھرتے حیران ہوگیا کسی لشکر فوج کا پتہ نپایا پہر دن پچھلا باقی ہی اَب خواجہ پریشان ہوے پلٹے قریب اک گانون کے پہونچے دیکھا گنوار گروجی کی تعریفین کر رہے ہین مصوّر سَب کو شعبدے سحر کے دکھلاتا ہے اِسکا اعتقاد سَب پر خوب جما ہوا ہی عمرو نے اک گنوار سے پوچھا گروجی کہان ہین گنوار نے بتلایا سامنے دیکھو میلا جما ہوا ہی قریب درۂ کوہ مہنت صاحب تشریف رکھتے ہین عمرو اُسی جانب چلا دور سے آگے دیکھا اَب تو مصوّر پہچانا نہین جاتا خوب توند نکلی ہے ماتھا رنگا ہوا مسند پر بیٹھے ہین دھونی لگی ہے معتقدین چلے آتے ہین قریب دھونی کے لمبی لمبی چلمین گانجے کی رکھی ہین عمرو نے اوّل نہ پہچانا صورت نگار درۂ کوہ سے نکلی تہمبری دھونی باندھے ہوے بھبھوت منھ پر ملا ہوا سَب گنوار ہماراہی کہکر اُٹھ کھڑے ہوے اَب خواجہ نے پہچانا جی مین کہتا ہی مصوّر نے خوب نقشہ جمایا گنوارون پر خوب رنگ دکھایا ڈھونڈھتے پھرتے اِس ظالم کو کہان پاتے خوب آگر گوشۂ عافیت مین بیٹھا فوراً کنارے آتے رنگ روغن عیّاری کا لگایا ایک ضعیفہ کی شکل بنکر تیار ہوے گوری صورت اطلس کا پاجامہ محمودی کا چادرہ قلیل زیور آکر

مصوّر کے قدمونکو بوسہ دیا کرٹے چھڑے اُتار کر رکھدیے کہا گروجی فریاد ہے سامری و جمشید
کی گنہگار ہون آپ نے بھی میرا نام سُنا ہوگا لذّت بخش کسبی اک دن مجرا کرکے پلٹی پیشاب لگا
شوالے کے قریب آپ کے بزرگون کی مورتین رکھی تھین بولا کر بیٹھ گئی اُسیوقت بیہوش ہوئی
اَب جو دیکھا جوانی غائب دانت بھی گر گئے بال سفید چہرے پر جھریان نائکہ نے بھی یہ حال
دیکھکر گھر سے نکال دیا وہ عاشق صادق جو دروازے پر آکر جبہ سائی کرتے تھے جسکے گھر پر
پکارا وہ لاٹھی لیکر نکلا کسی کے گھر سے آواز آئی او بڑھیا جا خان صاحب نہین ہین کوئی
صاحب اگر ملے اور مین نے اپنا نام بتایا اُنکے عشق و عاشقی کا نشان بتایا بڑے رحمدل تھے
دو آنے پیسے دیدیے کہا بڑی بی جاؤ اَب نہ کبھی آنا آپ کا نام سُنکر آئی ہون میرا شباب
مرحمت فرمائیے ضعیفی کو دفع کیجیے آپ کے حالات کرامات سُن چکی ہون سب مرادمند آتے ہین
آپ کی قدمبوسی کرکے مراد دلی پاتے ہین مین قدم نہ چھوڑون گی رات دن یہین پڑی رہونگی
عاشقون نے منھ موڑا گھر والون نے نکالدیا سوائے حضور کے کہان جاؤن اَب مصوّر
گھبرایا حیلے حوالے کرنے لگا اور کسی وقت آنا بڑھیا نے کہا مین قدم نہ چھوڑون گی یہ کہکر
بڑھیا صورت نگار کے قدمون سے لپٹ گئی کہا مہارانی مہنت جی سے میری سفارش کرو فقط
زبان ہلادین خداوندون سے عرض کرین مصوّر نے ناچار ہوکر کہا یہین شوالے مین تو
پڑی رہ شب کو بروقت راز و نیاز کے نانا دادا سے کہین گے بڑھیا شوالے کے قریب ہاتھ
جوڑ کے پنجے رکھکر پڑ رہی شام کو گنوار سب چلے گئے مصوّر و صورت نگار درۂ کوہ
سے نکلے آواز دی ارے بڑھیا پڑی ہے ضعیفہ نے آواز دی مرشد زادے اپنا ہاتھ میری
پشت پر رکھیے اتنا زبان سے فرمائیے کہ ہمنے تیری خطا معاف کی ابھی مین نے آواز سُنی کہ
اگر ہمارا فرزند خطا معاف کرے تیرا شباب تجھکو عطا کرین ابھی تو مین تصویر سے باتین کر رہی تھی
آپ کے آتے ہی خداوند چُپ ہوگئے مصوّر مونچھون پر تاؤ پھیرنے لگا پشت پر بڑھیا کی ہاتھ
رکھکر آواز دی اے نانا دادا اسکی خطا معاف کرو ہم لذّت بخش سے راضی ہوے آپ خداوند
روے زمین ہین اپنے غلام کی دعا کا پاس کیجیے مین کبھی فتحیاب ہون جاکر اسد کو لاؤن اسی
طرح کوہ مین قتل کرون جان اسد تو میرے قبضے مین ہے یعنے مہ جبین الماس پوش جسد

سرداران نامی کو بھی آپ کے تصدق سے لایا فقرے کرکے سلطنت کا مزا پایا مصور سے جو یہ
چلا کے کہا بڑھیا نے چادر سے منھ ڈھانکا تڑپنے لگی مصور نے دیکھا اسقدر بیقرار ہے کہ اسکا
دم نہ نکل جاے ہاتھ پکڑ کر آواز دی ارے کیون تڑپتی ہے ہمنے خطا معاف کی جوان ہوجائیگی
رفتہ رفتہ یہ شرف حاصل ہوگا بڑھیا نے چادر سے منھ کھولا ظاہر ہوا کہ پردۂ ابر سے ماہ تابان
نکل آیا اک مہ جبین نوجوان دوازدہ سالہ ماہ پیکر حور منظر بھولی بھولی صورت آنکھین نرگس
شہلا موزون سراپا زلفین عنبرین سے بوے مشک آتی ہے اُتنی زمین روشن ہو گئی عطر
سہاگ جسم مین ملا ہوا عروس شب اول معلوم ہوتی ہے مصور دیکھکر بیتاب ہو گیا کہا
کیون لذت بخش شرف مابدولت کا دیکھا ما بدولت کو سب طرح کا اختیار ہے مگر ہم زبان
نہین ہلاتے اگر ابھی کہدین کل مسلمان غارت ہو جائین صورت نگار بھی دوڑی ہوئی
آئی لذت بخش کے حسن وجمال کو دیکھ کر حیران ہو گئی اس وقت تو صورت نگار بھی
مصور کے ہاتھ چومنے لگی کہا مرشدزادے اپنی کرامات چھپاتے ہو آج مجھے معلوم ہوا کہ
تم خداوندزادے ہو لیکن بڑے حرامزادے ہو مسلمانون کے ہاتھ سے ہمکو جوتیان کھلوائین
شکستین اُٹھائین آجتک زبان نہ ہلائی ثابت ہوا کہ اب تمکو بھی غیرت آئی ارے میرا بھی بارہ
برس کا سن کردے دامن مدعا گل شباب سے بھر دے ہلڑ جو ہوا ستارۂ سحری چمک چکا تھا تمام
زمیندار امرا دمندو دوڑے جسنے لذت بخش کو دیکھا عاشق ہو گیا قدمون کے مصور کے
بوسے لیتا تھا ہر کس کا یہی قول ہی یہ خداوندزادے ہین آج دریاے رحمت جوش مین آیا
لذت بخش کو آبرو دی کوئی لذت بخش کے پائون چومتا ہی کوئی گرد پھرتا ہی کوئی کہتا ہی
بی لذت بخش ہم چار گانون کے مالک ہین ہمارے گھر مین بیٹھ جاؤ کوئی کہتا ہی مین آنکھون
سے خدمت کرونگا مہاجن کہتے ہین کوٹھی اپنی لکھدین بی لذت بخش ہمارے ساتھ چلو
لذت بخش جواب نہین دیتی جب لوگون نے بہت حیران کیا کہا جو اب مین نے کسب
ترک کیا مین چیری بنکر خدمت مین مرشدزادے کی رہونگی قدرت کی ہو کو تکلیف ہوتی ہی
چوکے باسن کا کام کرون گی پوریان پکا کے کھلایا کرون گی اب تو پوری پڑیگی تمام قربات
مین ہلڑ ہوا مرشدزادے نے اپنے باپ دادا سے کہکے بڑھیا کو جوان کردیا آج تو لاکھون روپیے

چڑھائے گئے جو کوئی نذر دیتا ہی لذت بخش دامن پھیلا کے لے لیتی درۂ کوہ مین جا کر رکھتی ہی جو کا دینے لگی برتن دھوئے جاروب کشی کر رہی ہی اندر درۂ کوہ کے یہ بھی جا کر دیکھا کہ مہ جبین و بہار و باغبان وغیرہ قید ہین لذت بخش نے کہا مرشدزادے یہ کون گنہگار ہین مصوّر نے کہا یہ سرداران اسد ہین انکو جہنم مین پھنکوا دونگا خدمت کرنے سے لذت بخش سے بہت خوش ہین بہ محبت کلام کرتے ہین فرماتے ہین صورت نگار جاروب کشی کریگی تو میرے مقام پر آ کر بیٹھ رہ صورت نگار گھبرا رہی ہی کہ اب ایسی نازنین کو چھوڑ کر مجھپر کا ہیکو توجہ کریگا گمنسا رہی ہے جھاڑو اسکے ہاتھ سے چھین لی کہا بی لذت بخش تم جا کر مسند پر بیٹھو مرشدزادی کو تمہاری تکلیف ناگوار ہی لذت بخش نے کہا ای قدرت کی ہو تم مجھ سے آزردہ نہو مین مرشدزادی کو اپنا باپ جانتی ہون انہوں اُنکے بخوبی جانتی ہون صورت نگار کو کسیقدر تسکین ہوئی مگر مصوّر پکا پڑتا ہے شب کا مشتاق رہیسون کے پیغام چلے آتے ہین مصوّر سب کو جھڑک دیتا ہے کہتا ہے صاحبو یہ میری بیٹی ہی جب مسلمانون کا خاتمہ کرونگا تب بطور نذر افراسیاب کو دونگا وہ اِسکو بادشاہ طلسم ہوش رُبا بنائیگا لذت بخش کہتی ہی مین قدمون کو آپ کے نہ چھوڑون گی میری آنکھون سے پردے اُٹھ گئے جب دن تمام ہوا مصوّر اندر درۂ کوہ کے آ کر بیٹھا کہا لذت بخش تم کھانا کھا کے آرام کرو مین فکر طلسم کشا مین جاتا ہون لذت بخش نے اشارہ کیا مرشدزادے آج تو کہین نہ جاؤ ہم تم بیٹھکر شراب پئین اک غزل گاؤن میری آنکھون سے پردے اُٹھ گئے ہین خداوندون کو دیکھ رہی ہون سب مجھکو بلاتے ہین باغ بہشت کا تماشا دکھاتے ہین مین نے جواب صاف دیا مین خدمت مین مرشدزادے کی رہون گی ابھی بہشت مین نہ آؤن گی مصوّر خوش ہو گیا سمجھا اسکو میرے وصل کی خواہش ہی درۂ کوہ مین گلابیان شراب چنی ہین مصوّر خود اُٹھا کے لایا کہا ای مقبول بارگاہ خداوند خوشی میری آج شب کو کہین نہ جاؤنگے اب تو لذت بخش نے پہلو سے چنگ مرصع نکالا کہا مرشدزادے دیکھیے یہ چنگ مجھکو ابھی سامری دے گئے ہین فرماتے تھے ہمارے فرزند کو راضی کرو علم موسیقی کا ہمنے تجھکو بادشاہ کیا مثل تیرے کوئی نگا سکے گا یہ کہکر چنگ بجانے لگی چنگ بجاتے بجاتے مصنف صاحب کی یہ غزل شروع کی

غزل

سرشک دیدۂ تر بے اثر ہی کیا کہیے | تبسم طفل تو یہ بد گہر ہی کیا کہیے | دہان تنگ کی صورت میان جانان کی

عدم مین بھی نہین ملتی خبر ہی کیا کہیے
خیال ہین نہین آتی مثال کس سے دین
تمھارے قبضے مین فتح و ظفر ہی کیا کہیے
زبان کو بھی اجازت نہین ہی ہلنے کی
سمجھ چکی ہی کہ یہ جانور ہی کیا کہیے
کیسکی یاد رخ و زلف مین تہ افلاک

کوئی جو ہمسے کبھی پوچھتا ہی عشق کا راز
تمھارا خال بہت مختصر ہی کیا کہیے
گلا بھی کر نہین سکتے ہین ظلم کا اُسکے
ہمارا ضعف بڑے زور پر ہی کیا کہیے
نپوچھیے بدن زار کا ہمارے حال
قمر یہ نوبت شام و سحر ہی کیا کہیے

تو کہتے ہین یہ شجر بے ثمر ہی کیا کہیے
محال جان کا بچنا ہی تیغ ابرو سے
سمجھ چکے ہین وہ بیداد گر ہی کیا کہیے
پیام گل کا صبا عندلیب کو کیا دے
کمر کی یاد مین ہوے کمر ہی کیا کہیے
اِس سوز و گداز سے یہ غزل گائی

کہ مصوّر وجد مین آکر بول اُٹھا منم نبیرۂ خداوند صورت نگار خاموش بیٹھی ہے دل پر چھُریان چل رہی ہین دل سے یہی کہتی ہی یہ نازنین صورت مین انتخاب گانے مین لاجواب آب مین کیونکر مصوّر کی صحبت مین رہونگی اَب لذت بخش نے دور جام شراب شروع کیا مصوّر و صورت نگار نے ایک ایک جام پیا اسوقت کے مزے کیا تحریر ہون مصوّر کا بلبلانا صورت نگار کا شرمانا لذت بخش کا گانا لذت بخش ہر مرتبہ دوڑکر بہار و باغبان پر جاتی ہین کہ اِن نگوڑون کو قتل کرون مصوّر اُٹھ تو سکتے نہین اشارے سے منع کرتے ہین پیار سے انکو نہ قتل کرو لیہ فراسیاب کے گنہگار ہین لذت بخش نے جاکر قریب باغبان و بہار کو بائین آنکھ کا تل دکھایا یعنے آگاہ کیا منم مہر سپہر عیاری نہ گھبرانا مین آپہونچا آج دونون کو جہنم واصل کرتا ہون درۂ کوہ مین یہ جلسہ ہے مرشدزادے جھوم رہے ہین لذت بخش نے ان سب کی زبان سے سوزن نکال دیے ہین اپنے اپنے سحر تیار کیے بیٹھے ہین اِس شب کو افراسیاب جادو حیرت جادو کی بارگاہ مین آیا ہی کہہ رہا ہی اے حیرت نہ گھبرانا مین نے نقابدار سیاہ پوش کو نامہ لکھا تھا جس پر تیر تلوار سحر کچھ تاثیر نہین کرتا چالیس پتلے روئین تن چالیس غلامان زنگی تیغ زن اِسکے ہمراہ ہین اسی کے ساتھ جدہ بھی آئین گی وادی جان سے بہت محبت کرتا ہی نام پر اُسکے مرتا ہی اگر طلسم کشا کے پاس لوح بھی ہو گی اُسکا کچھ نہ کر سکے گا مین نے دریاے نیل پر دہ سامان کیے ہین کہ پیک وہم و خیال کا گذر ہونا دشوار ہے مقہور بن قہار فیل زور کو کل سردارون کا افسر کیا ہی ایک ایک صف پر دس پہلوانان زبردست ہونگے فوجین بیشمار کیا مجال اگر لشکر دارا و کیقباد بھی اسد کے ساتھ ہو صاحبقران بھی آجائین سب اُنکے پہلوان بھی ہمراہ ہون

ایک صف پرنہ لڑسکین نام پہلوانون کے تم کو معلوم ہون گے اٹھارہ سو ملک کے پہلوان جمع ہوگئے
افغان بلندرکاب وعادان منارہ گرون وقیفال شترپیکروزیمان گرگدن سوار
عیقول کوہ تن وغیرہ چارسو پہلوانان زبردست جمع ہوچکے ہین اور **مقہور بن قہار**
فیل زورِ دیو ہی **اسد** کی بوٹیان کاٹ کر کھاجائیگا مین نے برائے مقابلۂ حمزہ اُسکو رکھا تھا لیکن
اب اس معرکہ پر روانہ کردیا وہ دعوی کرکے گیا ہے کہ مین طلسم کشا کو قدم نہ بڑھانے دونگا
وہ ایسا ہی ہی اٹھارہ سو ملک مین اسکا کوئی مثل ونظیر نہین ہے اِس بیان پر **افراسیاب**
کے تاجدارون کو قوت ہوئی سب کہ رہے ہین کہ بیشک حضور اسد کچھ نہ کرسکے گا جن لوگون نے
مقہور کو دیکھا ہی وہ کہتے ہین کہ ہمارے سامنے اسنے اکثر ہاتھی کو چیر پھاڑ کر پھینکدیا یہ ذکر تھا کہ
صرصر شمشیرزن ہنستی ہوئی آئی **افراسیاب** نے پوچھا کیا خوشخبری لائی صرصر نے کہا مبارک
ہوا احوال نہین کھُلتا کسنے یہ کام کیا شاید حضور آگاہ ہون دو ہفتے سے لشکر طلسم کشا مین یہ
قیامت ہی کہ ہر روز شب کو اک سردار غائب ہوتا ہے بارہ سردار وملکہ مہ جبین تاجدار
لشکر سے غائب ہوئے نہین معلوم کسنے یہ کام کیا آج **لاچین** واسد بہت بیقرار تھے **اسد**
نے کہا ہی مین خود تلاش کرونگا کل سے **عمرو** غائب ہی حضور تو فرمائین کہ یہ کس نے خیرخواہی
کی لشکر دشمن کی تباہی کی **افراسیاب** ہنسا مسکرا کر کہا ہمارے مرشدزادے **مصور**
بدخت عیاران سے فقیر بنکر فلان درۂ کوہ مین بیٹھے وہ نبیرۂ **سامری** ہین تمام اہالیان
قریات کرامات کے معتقد ہوے میرے پاس نامہ آیا تھا خوب تدبیر کی ہی اس حال مین اُنکو
کوئی نہ پہچانے گا سب سردارون کو وہی لے گئے ہین جواب لکھا کہ سبکو قتل کیجیے فقط **بہار و**
مہ جبین کو میرے پاس روانہ کیجیے کل سب قتل ہوجائینگے سرکشی کی سزا پائینگے **حیرت**
نے کہا اوراق **سامری** تو ملاحظہ فرمائیے کہ مرشدزادے کیا کررہے ہین **عمرو** ونگوڑا فکر مین
نکلا ہے ایسا نہو پہونچ گیا ہو **افراسیاب** نے ورق اُٹھاکر دیکھا صرصر نے دیکھا رنگ
روے شہنشاہ متغیر ریش نوچنے لگے تاج دے مارا **حیرت** نے کہا خیر تو ہے **افراسیاب** نے
کہا **عمرو** بیٹھا شراب پلارہا ہی غزلین گارہا ہے یہ کہکر پلٹا بڑے بڑے ساحر بیٹھے ہین **طوفان** سے
کہا اے طوفان لینا جاتے ہی **عمرو** کو ڈبو دے مرشدزادے کو بچانا یہ سُنتے ہی **طوفان جادو**

بصد جوش وخروش اُڑا یہان خواجہ نے سوزن تواپنے ساحرونکی زبان سے نکال ہی دیا ہی گاتے گاتے
مصوّر سے کہا مرشد زادے چلو ہم تم جنگل کی سیر کرین مصوّر خوش ہوگیا صورت نگار نے گریبان
مین ہاتھ ڈالدیا کہا کیون سفلہ مزاج میرے سامنے یہ باتین کرتا ہی نام پر لذّت بخش کے مرتا ہی یہ
کہکر ڈاڑھی پر ہاتھ ڈالدیا مصوّر نے صورت نگار کو ایک طمانچہ مارا چوٹی پکڑ کے کہا دور ہو
مین نے تجھکو طلاق دی صورت نگار نے کہا او بیحیا نامردین نے جوانی اپنی تیرے ساتھ
برباد کی تجھسے کیا ہو سکتا ہی آج بلبلا رہا ہی زن وشوہر لڑتے بھڑتے اُٹھے بیہوشی نے تاثیر کی
دونون گرِ کر بیہوش ہوے عمرو نعرہ کرکے اُٹھا خنجر برہنہ کھینچکر جا پڑا ایک خنجر مارا مصوّر کا
سر کٹ کر الگ ہوا صورت نگار کا شکم چاک کیا لباس دونون کے اُتار لیے مال پر درہ کوہ کے
جال الیاسی مارا آواز دی ای جال جنجال ہوکر پہونچنا ایک حبہ بھی نہ چھوڑنا مصوّر کا مرنا درہ
کوہ کا پھٹنا ہزارون طائر پیدا ہوے صدا آنے لگی کُشتی مرا نام من مصوّر وصورت نگار بود
طوفان اسوقت پہونچا کہ یہ صدائین بلند ہو چکین بیر غُل مچا رہے ہین تمام صحرا دھوان دھار
ہو رہا ہی طوفان کڑک کر گرا آواز دی او ساربان زادے غضب کیا نبیرۂ سامری و
جمشید کو مارا طوفان سمجھا تھا خالی عمرو ہی باغبان نے جو طوفان کو آتے دیکھا تو سرخ
موتے مہ جبین کو گود مین اُٹھا لیا باغبان نے خنجر بہار نے کارد سحر طوفان پر
کھینچ مارے ٹکڑے ہوکر طوفان کے گرے سردار نکل کر بھاگے عمرو نے گلیم اوڑھلی آواز آئی
کُشتی مرا نام من طوفان جادو بود افراسیاب کے سامنے گلدستہ سحر طوفان رکھا تھا وہ
جلا بس افراسیاب اُٹھ کھڑا ہوا کہا یار وغضب ہوا آج برکت ہوش ربا اُٹھ گئی کوئی نسل
سامری سے باقی نرہا کوہ ہفت رنگ ویران ہوا افراسیاب جو غیظ وغضب مین
اٹھا چار سو تاجدار بارہ سو ساحران غدار حیرت جادو لیکر اُٹھی سرما وابریق نے کمر بندی کا
حکم دیا سترہ سو نقارے پر چوب پڑی بائیس لاکھ کا لشکر تیار ہوا یہان شہنشاہ لاچین و
کوکب وجہاندار وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے تھے کہ زمین تھرائی نقارۂ رزمی کی آواز آئی
لاچین نے سر اُٹھا کر فرمایا ارے خبر تو لو یہ کیا قیامت ہی چرند وپرند نے خبر دی ابھی خبر آئی ہی
کہ مصوّر وصورت نگار کو خواجہ نے مارا بہار وباغبان وغیرہ چھوٹے افراسیاب

انکے تعقب مین گیا ہی حیرت بائیس لاکھ لشکر لیکر جاتی ہی یہ سُنکر لاچین اُٹھے سب سے پیشتر کوکب روشنضمیر و ملک جهاندار شاہ پر پرواز پیدا کرکے اُڑے اسد و لاچین نے بارگاہ سے نکلکر دیکھا فوج افراسیاب مثل مور و ملخ کے جاتی ہے صداے نقارون کی زمین تھراتی ہے ایک ایک ساحر سامری و جمشید عهدہ سحر مین طاق شہرۂ آفاق لکہ ہاے ابر تیار کرکے چلے ہین سرما و ابریق نے اپنے اپنے سحر آراستہ کیے فوج کو تر غیب دیتے ہوے جاتے ہین یہان خواجہ تو بعد قتل مصور و صورت نگار گلیم اوڑھ کر غائب ہوے باغبان و بہار وغیرہ سے کہا بھاگو قیامت ہوا چاہتی ہے مہ جبین کو ساتھ لیکر یہ پندرہ سردار درۂ کوہ سے سحر کرتے ہوے نکلے مصور کے مرنے سے اہالیان قریہ آپڑے باغبان و بہار نے نکل کر سحر کیا گنوار تو دُہائی دُہائی کرتے ہوے بھاگے کچھ دیوانے ہوے برقین چمکین رعد و برق نے اپنا کمال دکھایا برق لامع کڑک کر گری کئی سو کے سر اُڑا دیے افراسیاب آکر پہونچا دیکھا پہاڑ تو جل گیا لاشۂ مصور و صورت نگار پڑا ہی طوفان دریاے خاک و خون مین غلطان آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا لاشۂ مصور دیکھکر موت کا نقشہ آنکھون کے نیچے پھر گیا سرداران مذکور کو للکارا او باغبان خبردار کہان جاتا ہے افراسیاب کڑک کر زمین پر گرا گرتے گرتے سحر کیا سردارون کو شعلہ ہاے آتش نے گھیرا بہار نے گلدستہ مارا پھول برسے باغ سحر کے گل کھلے باران سحر بھی برسا شعلہ ہاے آتش سحر افراسیاب سے سردار نکلے افراسیاب نے پیچھا کیا ان سردارون نے سحر کی بوچھار کی کہ لشکر حیرت سے ابر سیاہ اُٹھا قارن اژدر سوار ساحر زبردست تین لاکھ فوج سے آکر پہونچا بہار و باغبان گھبرائے دوسری جانب سے مضمار آتش زیر جادو ساتھ لاکھ ساحرون سے پہونچا اور گرد اُڑی قمقام خنجر بار چھہ لاکھ ساحرون سے آکر پہونچا یہ پندرہ سردار بوجہ ہمراہ ہونے مہ جبین کے بیقرار تھے سر خموے کاکل کشا ملکہ کو بچاتی ہے قریب ہے کہ یہ ساحر گرفتار ہوجائین مہ جبین کو دیکھکر افراسیاب جادو نے اور زیادہ حکم دیا کہ ان سب کو جلد پکڑو بہار و باغبان سحر کرتے ہوے ہٹے بیقرار تھے کہ آسمان سے نعرہ ہوا منم شہنشاہ کوکب روشنضمیر کوکب

فوج قارن پر گرا پہلو مین بلور چہار دست فوج دریا موج کو لیکر آیا دوسری طرف سے گرد عظیم اُٹھی ملک جہاندار شاہ عالیجاہ مع معمار قدرت و ساحران باشوکت آکر فوج مضمار آتش ریز پر گرا کوکب لڑتا بھڑتا قریب قارن پہونچا قارن کو اپنے سحر پر بڑا ناز تھا تلوار کھینچکر چلا کوکب سے خوب تلوار چلی بران شمشیر زن کا اختر مروارید چلنے لگا بلور چہار دست نے مٹھیان کھولین فوج افراسیاب بیحساب ہی کوکب بھی سحر مین اپنے انتخاب ہی بلور کے پتلون نے معرکے کو سنبھالا ایک ایک نے دس دس کو مارا سپاہی صف شکن اپنے مالک کی خیر خواہ گرد کوکب کے پھر رہے ہین بران و کوکب کی حفاظت بھی کرتے ہین بلوے کو بھی روک رہے ہین اپنے سحر کے گھمنڈ مین قارن نے کوکب پر ہاتھ مارا کوکب نے مٹھی سے اک طائر چھوڑا قارن کے ہوش اُڑے ڈرا ایک جھپکی تھی کہ کوکب نے پینترا بدل کے ہاتھ مارا قارن کے دو ٹکڑے ہوے جہاندار شاہ نے کئی مرتبہ بُرج بنایا مضمار آتش ریز نے آگ برسا کے برج کو مٹایا جب جہاندار شاہ کے کئی سو جوان مارے گئے مضمار پر معمار جھوم کر جا پڑا اُسنے شعلہ بھڑکایا معمار کی آنکھون مین اندھیرا آیا اسی گرمی مین مضمار نے ہاتھ مارا معمار کا سر زخمی ہوا جہاندار شاہ نے جو اپنے قوت بازو کو زخمدار دیکھا تاب باقی نہ رہی تیغ برق مثال کھینچکر بیچ مین آیا معمار کو ہٹایا اپنا سینہ سپر کیا مضمار نے جہاندار شاہ پر بھی ہاتھ مارا جہاندار شاہ بادشاہ بیابان گلریز مرکب کو مہمیز کر کے جا پڑا تلوار کو خالی دیا مضمار جھکا اوپر سے جہاندار نے ہاتھ مارا مضمار کے دو ٹکڑے ہوے قمقام خنجر بار خنجر برساتا ہوا آتا ہے اَب بہار و باغبان نے اپنے کو سنبھالا نقارے پر چوب پڑی دلارام وزیرزادی تخت طاؤسی لیکر پہونچی مہ جبین کو تخت پر سوار کر لیا ساحر گرد آ گئے قمقام خنجر بار نے بڑھ کر گولا مارا اسقدر خنجر برسائے کہ کئی سو ساحر زخمی ہوے گولے سے کئی سو سر پھٹے کہ آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا اسنم ملکہ مہرخ سحر چشم صاحب قہر و حشم آکے دیکھا مہ جبین پر بلوہ ہے ہزار ہا لاشے جان نثارون کے سامنے تخت مہ جبین کے پھڑک رہے ہین مہرخ نے بڑھ کر سینہ سپر کر دیا قمقام خنجر بار سے مقابلہ کیا خوب گولے چلے عین گرمی جنگ سے افراسیاب بھی کڑک رہا ہی جس غول پر جا پڑا درہم و برہم کر دیا یکایک زمین تھرائی

شیر کے نعرے کی آواز آئی دیکھا سب نے علم زرنگار کا پھریرا کھلا ہوا شاہزادۂ صندلان صندلی پوش چھڑ علم کی بغل مین دبائے ہوئے ساٹھ ہزار جوان صندلی پوش آگے سب کے اسد نامدار بصد صولت و وقار آتے ہی نعرہ کیا نعرہ کوہ شگاف تھا نعرۂ اسد

اسد شیر دل شاہ عالیجناب
نظر کردۂ شیر پروردگار
شہنشاہ نام آور و کامران
منم آنکہ سرکوب افراسیاب
اسد شہسوارم کہ در روز جنگ
اسد شیر دل ابن صاحبقران
یل پیلتن نامور نامدار
بدرم دل شیر و چرم پلنگ
پہلو سے سب نے دیکھا دوسرا

شیر صولت سہراب ہیئت حسین و خوبصورت کمسن پشت مرکب پر سوار اسی ہزار قزاقان عالی وقار بوق ترکی پھکا زمین کا نپی ساحرون کی جان پر بنی زمین ہلنے لگی اسد نوجوان نے جو قمقام خنجر بار کو دیکھا کہ اسنے خنجر برسا کر ہزارون کو ٹھنڈا کیا لکہ ابر سیاہ اُسکے سر پر اُسی سے خنجر برس رہے ہین جسپر خنجر پڑا سر اُڑ گیا اسد نعرہ کر کے جا ہی پڑا قمقام خوش ہوا مشہور ہے کہ طلسم کشا سحر نہین جانتا تلوار پکڑ کر جا پڑا ابر سے خنجر برسائے وہ خنجر قریب اسد نامور نہ آئے بلکہ اُسی کی فوج پر گرے ہزارون ذبح ہو گئے اسد نے تلوار کو تلوار پر گانٹھا جھنانے کی صدا پیدا ہوئی الجھاوے سے ہاتھ نکال اس ماہ فلک جرات نے نیمچہ ہلالی مارا قمقام کے دو ٹکڑے ہوے ادھر غضنفر نے زمین ہلا دی قزاقون نے لاکھون جادوگر مارے ساحرون کے سحر بھلا دیے افراسیاب جادو سب کے سحر دفع کر رہا ہے اِس فکر مین ہی کہ اسد و غضنفر کو گرفتار کرون لعل سخندان نے آج آگ برسائی اسرار جادو کے سحر مین بڑا بھید ہے ماران زمین کن نے اژدر بنائے ہلال سحر افگن کے سحر سے خنجر گرے مہرخ کے گولے چلے باغبان نے پھولون کے گیند پھینکے شکیل شمشیر زنی کر رہا ہی مزہ یہ ہے کہ شکیل کا سحر بھی خوبصورت ہی فرزند مہرخ صاحب شوکت ہی افراسیاب طرف غضنفر کے چلا سرما و ابریق سے کہا فرزند طلسم کشا کے پاس تحفہ جات ہین جا کر انگوٹھی چھینتا ہون تیغۂ روئین شگاف قبضے سے نکال دونگا گھوڑے پر سحر کرون زیر ران سے نکل جاے یہ کہتا ہوا قریب غضنفر آیا غضنفر چست و چالاک دیوانہ و بیباک یہ کب رکتا ہی تیغۂ روئین شگاف کھینچکر قریب افراسیاب جا پڑا جب تک افراسیاب سحر کرے غضنفر نے بوق ترکی بجا کر ایک ہاتھ

تیغہ روئین شگاف کا مارا افراسیاب نے سپر سحر کو پناہ کیا یہ تیغہ روئین شگاف ساحر شمشش ہر کہ وہ بھی
خداوند ساحران عالم تھا خدا ے فرعون کا ناظم اقلیم سحر و ساحری کا حاکم سپر کے دو ٹکڑے ہوے
تاج افراسیاب کا کٹا سر زخمی ہوا افراسیاب نے اپنے کو زمین پر گرادیا پیچھے ہٹکر اک آہ کی
آواز دی ارے کوئی حاضر ہے اک زنگی سیاہ رو تیرہ درون سامنے افراسیاب کے آیا کہا حضور
کیا ارشاد ہوتا ہے افراسیاب نے کہا اس جوان کو گھوڑے سے اُتار لے تیغے پر قبضہ کر انگلی سے
انگوٹھی اُتار لا وہ جوان خم مارتا ہوا چلا نام لیکر غضنفر کا للکارا غضنفر شیر بیشۂ جرائت پلٹ پڑا
زنگی جا ہتا ہی غضنفر پر جا پڑون دور سے شہنشاہ لاچین نے دیکھا زانو پر ہاتھہ مار کر کہا کہ ارے
غضب ہوا غضنفر کے قبضے سے تیغہ جایا چاہتا ہے افراسیاب نے سحر کیا اسد غازی گھبرا گیا
کہا اے لاچین فکر کرو لاچین نے اسد سے کہا اسد بھی بڑھے دور سے نسیم جالندری
نے دیکھا جا پڑی سینہ سپر کیا زنگی نے ہاتھہ تلوار کا مارا سر نسیم زخمی ہوا کئی قزاق جا پڑے زنگی
سیاہ رو نے کئی قزاقونکو چیر کر پھینک دیا دھڑ وکا مارتا ہوا طرف غضنفر کے جاتا ہی چاہتا ہے
تڑپ کر گرون افراسیاب دستک دے رہا ہے جب افراسیاب دستک دیتا ہے زنگی کی طاقت
بڑھ جاتی ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے یہ قصد ہے کہ مع مرکب غضنفر کو اُٹھا لون قزاقون کو جو
مارا ہی انگلیون سے قطرے خون کے ٹپکتے ہوے بدکردار خونخوار پر شہنشاہ لاچین جھپٹ کر آئے
زنگی نے ہاتھہ تلوار کا مارا لاچین نے کلائی پر ہاتھہ ڈالدیا کمر مین ہاتھہ ڈال کے اُٹھا لیا اور
ٹانگین پکڑ کے چیر پھاڑ کر پھینک دیا اُس زنگی کے مرنے سے اندھیرا ہو گیا افراسیاب بھی غصے
مین لاچین پر جا پڑا اس زور و شور سے ہاتھہ مارا کہ لاچین کی آنکھون مین اندھیرا
چھا گیا شعلے بھڑکے سب سردار نگران مثل آئینہ حیران کہ یا رب خدا لاچین کو بچائے باغبان
ایسے رازدار نے کہا کہ اب لاچین نہ بچے گا افراسیاب نے مار لیا ہزار ہا تو شعلہ بھڑکا
برقین چمکین کئی خنجر تھراتے ہوے ساتھہ تیغۂ افراسیاب کے آتے ہین لاچین کے منھہ سے
اتنا نکل گیا کہ سرحد طلسم ہوش رُبا مین کوئی نمک حلال نہ نکلا سب نمک حرام ہو گئے یہ جو لاچین نے
چیخ مار کر کہا زمین تھرائی آواز آئی اے شہنشاہ عادل غلام حاضر ہے دیکھا اک پتلا فولادی زمین سے
نکلا سر پر لاچین کے تھرایا تیغۂ افراسیاب اپنے سر پر لیا خنجر جسم پر پڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین

پر گرا جسم سے اُس پتلے کے فوارا خون کا نکلا وہ خون جسم پر افراسیاب کے پڑا اور یہ خون مین نہا گیا
سکوت مین کھڑا ہوا اوپر سے لاچین نے ہاتھ مارا سر افراسیاب کا زخمی ہوا کئی پتلے زمین سے
پیدا ہوئے لاچین کے پٹنے لگے لاچین نے ایک کو قبضہ مارا ایک پر تھپڑ مارا لیکن اُن پتلون نے
افراسیاب کو بچا لیا کئی بلا زم لاچین کے مارے افراسیاب جھومتا ہوا پیچھے ہٹا سر سے خون
بہتا ہوا نتھنے مین چہرہ سُرخ کوکب روشنضمیر نے جو افراسیاب خانہ خراب کو اس حال مین دیکھا
تیغ کھینچکر جا پڑا اور یہ لفظ کہا کہ یارو ملکر افراسیاب کو مار لو لیکن سرما و ابریق سے
افراسیاب نے پکار کر کہا اسد و غضنفر پر سحر نہ کرو بلوہ کر کے قتل کر لو اب تو ترسول نیزے و تیر
تفنگ اسد و غضنفر پر پڑنے لگے اٹھارہ امیرزادے اسد نامدار کے ابراہیم و صندلان صندلی
پوش وغیرہ لڑائی مین اپنی اپنی جانین لڑا رہے ہین قزاقان غضنفر نے سینے سپر کر دیئے لاشہ ہائے
ساحران سے جنگل بھر دیئے کوکب روشنضمیر و افراسیاب جادو سے تلوار چل رہی ہے جب
کوکب روشنضمیر نے ہاتھ مارا سب نے دیکھا افراسیاب کے دو ٹکڑے ہوے کوکب نے جھوم کر
کہا وہ مارا پہلو سے آواز آئی ارے کسے مارا منم شہنشاہ طلسم ہوش رُبا پہلو سے کوکب روشنضمیر کے
افراسیاب پیدا ہوا اگر گاہ پر کوکب کے ہاتھ مارا کوکب کے دو ٹکڑے ہوے افراسیاب بھی
خوش ہو گیا آواز دی چراغ طلسم نور افشان گل کر دیا آواز آئی تیری عقل کے چراغ گل ہوے
منم کوکب روشنضمیر لڑتے ہوے دونون بلند ہوے عقاب و طاؤس بنکر منقار و پنجے چلانے لگے
کبھی دونون شیر بنگئے ایک بشکل فیل مست ایک بصورت شیر ببر دھڑ و کون سے اُنکے زمین ہلتی تھی
کبھی غلطک مار کر سیدھے ہوے بصورت اصلی تھے تلوار چل رہی ہے زمین کا تھرانا لکہ ہائے ابر
کا لہرانا جانبین سے پتلہ ہائے سحر کی سوزش اپنے اپنے آقا کے بچانے کی کوشش آخر اک مقام پر
افراسیاب جادو نے کوکب روشنضمیر کو تلوار کے نیچے لیا کوکب روشنضمیر اپنا سحر کر کے
ہر مرتبہ اپنے کو بچاتا ہے افراسیاب تعاقب نہین چھوڑتا پہلو نہین پاتا کہ ہاتھ مارے کوکب بسبب
خستگی کے تلوار ہلاتا ہوا پیچھے ہٹا اک نخل کے سایہ مین پہونچا افراسیاب نے چاہا ہاتھ تلوار کا
مارون کہ پہلو سے آواز آئی اے شہنشاہ منم نہر بر صحرا نشین اگر تو حکم دے تو اسکو چیر پھاڑ کر ڈالدون
افراسیاب نے دیکھا اک ساحر مہیب بشکل عجیب منہ سے آگ چھوڑتا ہوا پہلوے نخل سے نکلا تو

افراسیاب جادو سمجھا کوئی میرا خیرخواہ ہی وہ جوان قریب پہونچا کوکب روشنضمیر پر نعرہ کیا کہ ہٹ جا
تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ شہنشاہ ہوش رُبا سے مقابلہ کرے مین چیر پھاڑ کر کھا جاؤنگا کوکب کچھ
سمجھکر پیچھے ہٹا اُس جوان نے افراسیاب جادو سے کہا ای شہنشاہ کیا غفلت ہی اپنی پشت کی
خبر لو جہاندار شاہ ہاتھہ مارا چاہتا ہی دو ہی ٹکڑے ہونگے افراسیاب نے مُنھہ پھیرا ایک
جھپکنا اور بجلی کا چمکنا آواز آئی او افراسیاب منم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری
شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو نامدار برابر تو پہونچ ہی چکے تھے چودہ حلقے کمند کے مارے گردن
وکمر افراسیاب مین پڑے اُستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے تیسرا دن ہی لڑتے ہوے جب
عمرو نے حلقہ ہاے کمند مارے ارے کہکر افراسیاب جادو گرا عمرو نے حباب مارا چند پتلے
زمین سے پیدا ہوے گود مین لیکر افراسیاب جادو کو بھاگے اک پتلے نے آواز دی ای خاتون
محل شہنشاہ اپنے کو بچائیے دشمنون کا بلوہ ہی افراسیاب جادو مجمع سے نکلا کہ لاچین وکوکب
روشنضمیر و ملک جہاندار شاہ وغیرہ تلوارین کھینچکر جا پڑے نعمان خوک پیکر ساحر زبردست
سات لاکھ ساحرون سے آیا ہی افراسیاب جادو کے نکل جانے پر یہ لڑائی روک رہا ہی روبروے
تخت حیرت سینہ سپر کیے کھڑا ہی کہ لاچین نے جھپٹ کر گولا مارا نعمان کا سر پھٹا کوکب کا
گولا پڑا حیرت کا تخت ٹکڑے ٹکڑے ہوا وزیرزادیون نے اِسکو سنبھالا برق بنکر چمکی اُسکا
نکلنا تھا کہ تمام ساحر باز وعقاب بنکر اُڑنے لگے فوج نعمان خوک پیکر لڑ رہی ہی لاچین
نے آگ برسا دی کوکب نے دریاے سحر تیار کیے لاکھ ساحر آگ سے جلگئے لاکھ پانی مین گر کر ٹھنڈھے
ہوے وہ قیامت کی جنگ مغلوبہ ہوئی کہ ساحران افراسیاب جادو سوراخ مور ومار مین چھپتے
تھے جس قریہ مین بھاگ کر پہونچے قزاقان غضنفر تعاقب مین پہونچے قریات مین آگ
لگادی تمام حوالی کوہ ہفت رنگ آتش بہار لینا لینا کی پکار چار منزل کے گرد مین یہ رن
پڑا لاشون کے میدان بھر گئے اسی طرح شہنشاہ لاچین وکوکب روشنضمیر وجہاندار
وجملہ سردار دریاے خون مین نہائے ہوے آگئے سب کے اسد نامدار زخمون مین چور چور تیغہ
خونفشان ہاتھہ مین غازی گھیرے ہوے رواروی کرتے ہوے دامنۂ صحراے دریاے نیل
مین پہونچے مقہور بن قہار فیل زور رب پہلوانون کا افسر بارگاہ مین بیٹھا تھا چار سو پہلوانان

نامی و زبردست گرد اسکے بیٹھے تھے نوبت نقارے کی آواز جو آئی بارگاہ سے مع پہلوانون نکل آیا
چالیس لاکھ فوج کا افسر ہے دیکھا اُسنے آگے آگے اسد نامدار پشت پر تمام سردار باغبان
و معمار اٹھائے بارگاہ کے لیے ہوئے اسی مقام پر آکر پہونچے اسد نے نیزہ گاڑ دیا گھوڑے سے
اُترا صندل لان ساتھ ابراہیم وغیرہ سرخ رو گرد اسد خوشنوا ایک پہلو مین غضنفر بن اسد
بعد رشد و مدد بارگاہ مین داخل ہوئے مقہور نے صف بندی کرادی آگے بڑھکر فوج کے ٹہلنے لگا
لاچین وغیرہ کو پکار کر آواز دی لے ساحران نامور وائے شعبدہ بازان افسونگر یہ دامنہ دریاے
نیل ہی یہان مشکل پڑے گی تم سب کے سحر بیکار ہونگے طلسم کشا کو لیجاؤ مین چالیس لاکھ فوج کا
افسر ہون تلوار سے میری خون کے دریا بہین گے یہ چار سو پہلوان سرفروش نیزہ تیر و تفنگ سے
جنگ کرینگے کوہ عقیق سے مدد منگواؤ مین مشتاق مقابلہ صاحبقران زمان ہون اسد کو پشہ
جانتا ہون بڑے بڑے پہلوانون نے نام ما بدولت سنکر حلقۂ اطاعت کان مین ڈالا ہی خوف سے
میرے دیو بھاگتے ہین شیر میرے بیشے مین نہین آتے ہین فیل میرے سامنے پشے سے کمتر ہین سیکڑون
دیوزادون کو مارا طبقات زمین ہلا دیتا ہون صندل لان و ابراہیم نے بڑھکر آواز دی او
خودسر کیا بیہودہ بکتا ہی انشاء اللہ میدان مین حال کھلیگا نمک خواران اسد ایک ایک شیر
لاکھون روباہون سے لڑیگا مقہور یہ سنکر اپنی بارگاہ مین چلا گیا صندل لان وغیرہ پلٹ کر
خدمت اسد مین آئے مگر رنگ رو سب کے متغیر بیحد جما و دیکھا ہے قلب ہر ایک کا کانپ رہا ہی
اشارون مین کہا اے شہنشاہ لاچین خوش آئین یہ نہ سمجھنا کہ ہمکو ہراس ہی آقاے نامدار کی
جان کا پاس ہی انشاء اللہ اس میلے کو درہم و برہم کر دینگے لاشون سے نامردون کے تمام
میدان بھر دینگے شہنشاہ لاچین نے خواجہ عمرو کو کنارے بلایا کہا اے شہنشاہ اقلیم عیاری
جس بات کا ہمکو خوف تھا وہی دن آگے آیا آپ نے جماؤ دریاے نیل کے دیکھے افراسیاب
کو کیا گھمنڈ بیجا ہے پیک وہم و خیال تک نہین پہونچ سکتا ہے تمام دامن صحراے دریاے نیل
فوجون سے معمور آپکی فوج مین غیر ساحر بہت کم ہین وہ پہلوان چھانٹ چھانٹ کر افراسیاب
جادو نے یہان بھیجے ہین کہ ایک ایک جوان ہزارون سے جنگ کر سکتا ہی دیکھیے صبحکو کیا ہوتا ہی
عمرو نے کہا بڑے افسوس کی بات ہی کہ شاہزادہ بدیع الزمان بھی اگر اس جنگ مین ہوتے پشت

اسد غازی فوہی رہتی وہ شیر لاکھون مین اکیلا لڑا ملکت نجان مین گنجاب نے ہفت صف آراستہ کرائی تھی
وہ شیر اُس ہفت صف کو توڑ قریب گنجاب پہونچا کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اُٹھا لیا چاہیے تھا کہ اِس
لڑائی مین دو چار شیر دلیر اِس منصب کے ہوتے تب یہ لڑائی سر ہوتی مین جان دینے کو اسد کے
ساتھ ہون لیکن حقیقت مین افراسیاب نے بڑا انتظام کیا خود اِس لڑائی مین نہین آیا بڑے
اطمینان سے باغ سیب مین بیٹھا ہی آخر مجبور ہو کر بارگاہ مین بیٹھے اسد غازی اِس جنگ
ساحران مین بھی زخمی ہوے ہین زخم دوزیان ہوئین پٹیان مرہم کی چڑھین غضنفر بیٹھا ہوا
کہہ رہا ہی نانا جان آپ نہ گھبرائین یہ اسّی ہزار قزاق صف ہاے کافران کو درہم و برہم کر دینگے
نخل ہاے بدعت نامردان قلم کر دینگے اِس شب کو عمرو کے ہوش درست نہین ہین اُس طرف
ہنگامہ فوج بدعت موج مقہور اپنی فوج مین بیٹھا ہوا بلبلا رہا ہے جب دماغ اسکا بادۂ ناب سے
گرم ہوا جوش جرأت مین حکم دیا طبل جنگی بجے دیکھون تو کل طلسم کشا اِس میدان رزم مین کیونکر
قدم دھرتا ہی یہ جوا سنے حکم دیا سترہ سی نقارے پر چوب پڑی جملہ فوجون کے افسر اپنے اپنے
مقام سے اُٹھے صف بندیان کرنے لگے چرند و پرند ہرکارے جو لشکر اسلام کے بارگاہ مقہور
مین موجود تھے خبرین لیکر بھاگے مضطر و بدحواس وہ جا کر کفار کے دیکھے ہین کہ رنگ رو متغیر
اقسان دختران دربار مین آکر پہونچے یہان وہ وقت ہی کہ شہنشاہ لاچین پہلو مین تخت ملکہ
مہ جبین کے کرسی جواہر نگار پر قریب اسد اٹھارہ امیرزادے ایک جانب غضنفر باغبان
و معمار و بہار وغیرہ خاموش اِس حسرت مین کہ افسوس کل ہم کھڑے ہو کر دور سے تماشا دیکھینگے
ہمارے ماہ تابان پر گھٹائین فوج کی چھائین گی ہم مجبور ہو کر دیکھا کرین گے اِس حیرت مین
سب خاموش بیٹھے ہین کہ چرند و پرند آکر پہونچے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے
شعر دولت ز نفخہ باغ مراد گلشن باد ٭ ز نور لطف ازل چشم بخت روشن باد ٭ دیگر رتبہ
اقبال تو مشہور باد ٭ چشم بد از روزگارت دور باد ٭ پروردگار عالم آفتاب اقبال کو روشن
رکھے مقہور بن قہار نے بہ کبر و نخوت طبل جنگی بجوایا چار سو پہلوانون کو حکم دیا ہی چالیس صفین
لاکھ لاکھ سوار و پیدل کی آراستہ ہو رہی ہین ایک ایک صف پر لاکھ لاکھ سوار پیدل پانچ پانچ
پہلوان زبردست قائم ہونگے قیامت کی لڑائی ہی رات کو بھی فوجین چلی آتی ہین نوبت نقارے

بج رہے ہین تمام ناظمان دربند وشاہان خود پسند و پہلوانان تنومند داخل ہو رہے ہین افراسیاب کی بھی آمد ہی اس لڑائی کو الگ سے ملاحظہ کریگا لڑنے والون کو ترغیب دے گا شہنشاہ لاچین نے کہا افراسیاب بھی بیکار ہم بھی مجبور و ناچار جانبین کے ساحر ایک حال مین ہون گے لیکن تمام لشکر سے غیر ساحر چھانٹے جائین لکھا ہے تمام لشکر چھانٹا گیا مع فوج صندلان و ملازمان اسد وہمراہیان غضنفر ملا کے دو لاکھ جوان قرار پائے گویا دال مین نمک ہے اس لڑائی کے فتح ہونے مین بڑا شک ہی اسد نامدار نے فرمایا سب صاحب خاموش رہین اُدھر کی فوج خواہ کم ہی خواہ زیادہ ہے ہمارے دربار مین ذکر نہ آئے کہدو ہمارے لشکر مین بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی شہنشاہ لاچین وغیرہ اطمینان اسد کا دیکھکر وجد کر رہے ہین کہ شاہزادہ اپنے ساتھ والون کو ترغیب جنگ دے رہا ہی ہراس کا نام نہین خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نے دیکھا کہ یہان تیاریان ہونے لگین صندلان صندلی پوش و ابراہیم وغضنفر بن اسد سلاح کو درست کر رہے ہین تیغہ ہاے برق تاب چرخ چڑھ رہے ہین کہ عقل پیر چرخ چرخ مین ہے سنان ہاے نیزہ کو درست کیا نیزون کو زہر سے آبداری دے رہے ہین چار آئینہ پر صیقل شیران دشت نبرد یہی کلام کر رہے ہین کہ کل میدان کارزار مین شکار کھیلین گے اس دریاے لشکر کو جان دے کر جھیلین گے عمرو نے ارادے اِن جوانمردون کے دیکھے اپنے لشکر سے نکلا لشکر مقہور مین آیا دیکھا جا بجا صف بندیون کا حکم ہے رات ہی سے پہلوان سوار وپیدل کو جما رہے ہین ہر صف کی ترتیب مین مصروف ہین عمرو دیکھتا بھالتا بارگاہ مقہور مین آیا دیکھا مقہور بیچ مین دنگل فولادی پر گرد پہلوان سلاح جنگ سے آراستہ مقہور حکم دے رہا ہی ایک ایک صف پر دو دو پہلوان نامی گرامی مقرر کر رہا ہے عمرو نے دیکھا پانچون عیار بچیان حاضر ہین صرصر نے فرمان افراسیاب مقہور کو دیا مقہور نے پڑھوایا طرف سے افراسیاب کی مرقوم تھا ای پہلوان دوران انتظام جنگ دریاے نیل ہمنے تمھارے سپرد کیا لطف یہ ہے کہ فوجین تمھارے ساتھ بیحد و بیحساب ہین طلسم کشا کی فوج بہت کم قریب دریاے نیل نہ جانے پائین طلسم کشا کو اگر تم نے لوٹک کر مارا تمام طلسم ہوش رُبا مین تمھارا نام ہوگا وہ رتبہ دونگا کہ پہلوان عالم رشک کرینگے مابدولت بھی وقت پر آئین گے جانبازی سب کی ملاحظہ فرمائینگے سبرین سب کی

زر و جواہر سے بھر دینگے ایک ایک کو غنی کردینگے شہنشاہ اشتقال زرین علم بہادر بے نظیر ہین بادشاہ
جلیل ہین پہلوانون کے کفیل کرکے روانہ کیے گئے ہین دل مضبوط کرنے کو فوج کے مین تخت
اشتقال رہیگا وہ صرف مرغ زرین نہین ہی پہلوان زبردست فیل زور دیو خصال فن جرأت مین
صاحب کمال اُسکو اپنا افسر جاننا مقام پر مابدولت کے قائم ہوگا اگر امورات ضروری سے فرصت
پائی مابدولت بھی تشریف لائینگے مابدولت اَب طلسم باطن کا بندوبست کررہی ہین تم سبھونکی جرأت
ولیاقت سے امید قوی ہی کہ طلسم کشا میدان دریاے نیل مین قتل ہو امتحان اقبال نہوسکے
اگر شاید لڑ بھڑ کر پہونچا زیر ابر سوسنی طائران طلسمی زمزمہ سرائی کرکے دیوانہ کردینگے مقہور نے
یہ فرمان پڑھ کر آنکھون پر رکھا کہا ملکہ صرصر اشتقال زرین علم صاحب شوکت و حشم کس وقت
تشریف لائینگے صرصر نے کہا بارگاہین اُنکی آچکین لشکر بھی ساٹھ لاکھ کا کنارے دریاے نیل کے
فروکش ہوا خود بھی آیا چاہتے ہین یہ ذکر تھا کہ چند کس نے خبر دی ایک بادشاہ جلیل رستم خصال
تخت یاقوتی پر سوار صدہا پہلوان گرد علم ہاے زنگاری کا سر پر سایہ تشریف لاتے ہین صرصر
نے کہا ای مقہور واسطے استقبال کے چلو شہنشاہ اشتقال آگئے مقہور اُٹھا سب پہلوان و
تاجدار براے استقبال بارگاہ سے نکلے خواجہ بھی بشکل چوبدار سب کے ساتھ بیرون بارگاہ آئے دیکھا
اشتقال زرین علم آکر اُترا عمرو نے دیکھا یہ بادشاہ قد و قامت مین مقہور سے زیادہ قوی تن ہے
ظاہرا پہلوان پُرفن ہی بل کرتا ہوا آکر اُن پہلوانون سے ملا آتے ہی انتظام کرنے لگا کہا مابدولت کا
تخت قلب لشکر مین ہوگا ای مقہور تمکو عہدہ صاحبقرانی دیا اگر فرداً فرداً مقابلہ ہوا پہلوانان
کوہ پیکر موجود ہین حکم شہنشاہ تو یہی ہی کہ مقابلہ کرکے اُس شہر کو گھیر لینا جو اسد کو قتل کریگا مرتبہ
جلیل پائیگا سرکردہ پہلوانان طلسم ہوش ربا کہلائیگا شہنشاہ سبرین سب کی زر و جواہر سے بھر دینگے
یہ کہتا ہوا وسط لشکر مین پہونچا بارگاہ زربفتی استادکرائی عمرو نے دیکھا یا تو سب پہلوان بارگاہ
مقہور مین جمع تھے اَب بارگاہ اشتقال مین آکر ٹھہرے اشتقال ترتیب فوج کا حکم دے رہا ہے
براے قلب فوج بڑے بڑے پہلوان اپنے قریب رہنے کے لیے مقرر کیے تخت پر بیٹھا ہوا تدبیرین
بتا رہا ہی عمرو نے جو یہ سامان قیامت خیز دیکھا روتا ہوا لشکر کفار سے نکلا اپنی بارگاہ مین آیا دیکھا
اسد غازی بارگاہ اپنی سردارون کو سلاح جنگ تقسیم کررہا ہے لاچین و کوکب خاموش

سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین معمار قدرت و باغبان باشوکت بھی سلاح جنگ سے آراستہ ہو رہے ہین اور کہہ رہے ہین سحر کیا چیز ہے ہمراہ طلسم کشا جان لڑائینگے منھ پر تلوارین کھائینگے جہاندار شاہ بھی آمادۂ حرب و پیکار مراد شاہ قلم کو ہلی لیے بیٹھے شمشاد کوہی کو سمجھا رہا ہے ای نور نظر تم ایسے مقام پر قید تھے کہ تا قید حیات رہا نہ ہوتے خدا آقاے نامدار کو سلامت رکھے انکے قدم کی برکت سے رہائی ہوئی ساتھ اُنکے جان لڑانا قدم پیچھے نہ ہٹانا مین پیر زمین گیر بھی لڑ بھڑ کر نثار ہو جاؤنگا خدا تلوار کی موت دے بار احسان طلسم کشا ہماری گردن سے نہین اُتر سکتا دولت کونین عطا فرمائی راہ دین حق کے رہبر ہوے اس لشکر مین آ کر پہلوانون کے افسر ہوے ابراہیم بن مالک و لندھار و ہ بن لندھور آپس مین چشمکین کر رہے ہین ایک ایک کا یہی قصد ہے کہ اپنے آقا سے آگے بڑھ کے لڑین غضنفر کا بھی یہی قول ہے کہ اپنے باپ پر سینہ سپر کر دین لڑ بھڑ کر مرین ساحران لشکر اسد آج بہت اُداس ہین سلاح جنگ درست کر رہے ہین یہی قول ہے کہ لڑ بھڑ کر مرینگے لیکن افسوس ہے کہ فنون سپہ گری مین کبھی دخل نہین دیا سحر مین کمال حاصل ہوا آج وہ کمال بیکار ہوتا ہے طلسم کشا کے کیسے کیسے احسان ہین عہدہ ہاے جلیل دیے ہر نیک و بد مین کفیل رہے عمرو نے جو ذکر جرأت جوانان صف شکن سے سنا اپنے کو ظاہر کیا شہنشاہ لاچین نے پوچھا خواجہ کہان تشریف لے گئے تھے خواجہ نے حال آمد استقبال و کیفیت ترتیب صفوف سامنے لاچین کے بیان کی لاچین نے کہا خواجہ میرے ہوش درست نہین ہین مین کئی مرتبہ کنارے پر اپنے لشکر کے گیا جماؤ اُن نامردون کا دیکھا فوج کا حساب غیر ممکن عمرو نے کہا اب بھی چلے آتے ہین پہلوانون کا تار موقوف نہین ہوتا وقت پر صبح کو افراسیاب بھی آئے گا لاچین و کوکب و جہاندار نے کہا خواجہ ہمین سب احوال معلوم ہے باغبان نے کہا سب سے زیادہ یہ مشکل ہے یہ مقدمہ باعث بیتابی دل ہے آج تک تو آپ نے طلسم کشائی کی ہر مقام پر سینہ سپر ہے ساحرون کو گھس گھس کے مارا طلسم کشا کے واسطے یہ قاعدہ تحریر ہے لڑتا بھڑتا سامنے دریاے نیل کے پہونچے صبح ہوتے ہوتے کشتی دریاے نیل مین چھوڑی جاے امتحان اقبال ہو سر ہمزادان پر ہاتھ پڑے یہ تو آپ افراسیاب سے دریافت کر چکے ہین کہ زمہریر کے پاس لوح ہے انشاء اللہ اسکے سر پر ہاتھ پڑیگا فوراً دریاے نیل مین بچاندر پڑے تا بہ قلعۂ زمہریر پہونچینگے روزنامچہ میر بحر تعلیم کریگا وہ کہان ہے عمرو نے کہا تمھارے پاس ہوگا باغبان نے کہا آپکے سامنے صراط مار گیا آپ نے اس کی

گھر سے روزنامچہ نہ لیا خواجہ نے کہا مجھکو اپنی جان بچانا دشوار تھی آپ لوگ واقف کار تھے یہ تدبیر نہ کی لاچین نے گھبراکر کہا بڑا غضب ہوا اگر روزنامچہ طلسم کُشا کے پاس نہوگا تا حصول لوح وہی رہبری کریگا خواجہ نے کہا آپ بادشاہ قدیم ہوش رُبا ہین آپ کی رہبری کافی ہے اسد نے کہا ساتھ جایئے گا لاچین نے کہا طلسم باطن پر مین جاؤنگا دریاے نیل پر میرا کام نہین ہے آپ کو ساتھ جانا چاہیے خواجہ نے کہا مین تو نہ جاؤنگا اپنے آقا سے جاکر ملونگا آپ اسد کا ساتھ دیجیے یہانتک مین نے پہونچا دیا صراط کی لاش جلادی گئی اُسی مین روزنامچہ ہوگا لاچین کے ہوش اُڑگئے کہا خواجہ بدون روزنامچہ کام نہ چلے گا پھر اسد سے کہا بدون روزنامچہ جانبازی بیکار ہوگی اگر خدا نے فضل کیا لڑتے بھڑتے تابہ دریاے نیل پہونچے زیرابر سوسنی براے داخلہ دریاے نیل روزنامچہ کی ضرورت ہے اسد نے کہا خواجہ سے پوچھو نہین پانون پھیلائینگے جب میری جان پر بنے گی تب روزنامچہ نکالینگے یہ سُنکر خواجہ جست کرکے سامنے اسد کے آئے کہا لو بیٹا ہم رخصت ہوتے ہین یہان کا حال تو ہمنے دیکھ لیا تمھارے بزرگون سے جاکر خبر کردین کہ بدیع الزمان خورشید نگار مین اسد طلسم ہوش رُبا مین مارے گئے تیجہ وغیرہ کرادینگے یہ سُنکر ملکہ مہ جبین رونے لگی شاہزادہ اسد ہر چند اشارے کرتا ہے تم نہ بولو ملکہ مہ جبین الماس پوش کو قرار نہ آیا اُٹھ کر خواجہ کا دامن تھام لیا اور کہا کہ نانا جان مجھ سے لاکھ روپے لے لیجیے مگر جانیکا ارادہ نہ کیجیے خواجہ نے کہا اچھا بٹیا خوشی تمھاری کیا مین تمھارے کہنے سے انکار کرونگا روپیہ منگادو مین قرضداروں کو دونگا اور دس بیس دن رہ جاؤنگا تمھارے کہنے سے نہ جاؤنگا بلکہ اِس مہینہ کا تو سود بھی ابھی تک ادا نہین ہوا ملکہ مہ جبین الماس پوش نے اُسیوقت خزانہ دار سے لاکھ روپیہ منگوا دیا خواجہ نے جھٹ پٹ وہ روپیہ نذر زنبیل کرلیا اور بہت کچھ دعاے فتح جنگ دریاے نیل ملکہ مہ جبین الماس پوش کو دی اور پھر مکرر کہا کہ اچھا اے ملکہ اَب تم نہ گھبراؤ ہم نہ جائینگے اسد کے تیور دیکھکر خواجہ نے فرمایا کہ بیٹا تم وہی قزاق کے فرزند کہلاؤگے یہ لوگ صاحبان حوصلہ ہین دختر شہنشاہ طلسم ہوش رُبا ہین اِنکی سلطنت مین کوئی فقیر شریف غریب بھوکا پیاسا نہ رہنے پائیگا ملکہ مہ جبین الماس پوش نے گلے مین خواجہ عمرو کے اپنے دونون ہاتھ ڈالدیے اور کہا نانا جان براے خدا روزنامچہ کا حال بھی مفصل مفصل ارشاد ہو خواجہ نے کہا جہان صراط جلایا گیا وہان جاکر خاک ڈھونڈھتا ہون مگر خرچ راہ ضرور چاہیے

وہان نگہبان ہین رشوت مانگین گے پچاس توڑے مہ جبین سے اور لیے تب قبولے کر وقت پر روزنامچہ کی تدبیر ہوجائیگی چار پہر رات گذرکر غواص دریاے سپہر اخضری شناوری کرکے چرخ نیلی پر برآمد ہوا دیدہائے عالم کی سیر کرنے لگا دونون لشکرونمین کمربندی ہوئی اشتقال زرین علم بصد شوکت و حشم قلب فوج مین آکر قائم ہوا چالیس صفین آراستہ ہوئین صف اول پر سب کے آگے بعہدۂ سپہ سالاری مقمور بن قہار فیل زور زیر سایۂ علم خرس پیکر قائم ہوا اشتقال قلب فوج مین مقمور دیکھ رہا ہی کہ لشکر سے لاچین کے نوبت نقارے کی صدا آئی آگے آگے اسد نامدار مرکب باد رفتار پر سوار ایک سمت غضنفر ایک جانب صندلان نامور ابراہیم وغیرہ پشت پر ملک مراد شاہ بیٹا اُسکا شمشاد شاہ یہ چند پہلوان جملہ دولاکھ سے زیادہ جمعیت ہوگی علمدار تک شمار مین آگیا سر اسد پر سایۂ علم شیر پیکر خواجہ عمرو نامور با تمامے عیاری سے آراستہ رکاب پر اسد کی ہاتھ رکھے ہوے ایک جانب مہتر قران ایک سمت برق فرنگی و جانسوز بن قران و ضرغام شیر دل و مہتر چالاک چھون عیار نیمچہ پکڑے ہوے آمادۂ مرگ و مہیاے قضا زندگی سے بیزار موت کے طلبگار چند غازیان دیندار و مجاہدان شہور شعار عقب طلسم کشا بصد صولت و شوکت نمایان ہوے لاچین وغیرہ نے پڑاؤ پر صفین باندھی ہین یہی قصد ہی کہ اگر سحر نہ تاثیر کریگا لڑبھڑکر تلوار سے مرینگے ایسے وقت مین چشم پوشی نکرینگے ایک سمت سے باغبان و معمار اسد نوجوان کو ساتھ لیکر برآمد ہوے ایک جانب تمام شہزادیان بحسرت سمت میدان کارزار نگران سب سے زیادہ ملکہ بہار کو افسوس کہ ہر معرکے پر جان لڑائی آج یون بیکار ہوئی بالکل مجبور و لاچار ہوئی کھڑی تماشا دیکھ رہی ہی اعانت طلسم کشا کی نہین کرسکتی ملکہ مہ جبین تخت پر سوار ملکہ بہار عرض کررہی ہین حضور ہم سے رنج و ملال نہ دیکھا جائیگا ہم ضرور جا پڑینگے دم شمشیر پر گلا رکھدینگے مثل بی مخمور کے نہین ہون جب وقت جانبازی کا آیا جاکے کوہ عقیق پر بیٹھ رہین جب خدا فضل کریگا اسد فتح کرکے جائینگے عذر کرلینگی کہینگی مین آئی تھی ماندی ہوگئی نور الدہر کو طلسم کشا سے بڑی محبت ہی وہ اسد کو سمجھا لینگے جانبازی کا تو اب وقت ہی طلسم باطن مین بے اختیاری طلسم کشا کی تنہائی ایسے وقت مین دیکھین کون ساتھ دیتا ہی سرخ مو وغیرہ بھی نیمچہ ہاے ہلالی ہاتھ مین جھوم رہی ہین اب لشکرون مین آراستگی ہونے لگی صفین جمین میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ طرفین سے آراستہ و پیراستہ جنگ عظیم کا سامنا ہی جانبین سے نقباے بلند آواز میدان کارزار مین آئے سرود نوازون نے سرود بجائے نقیبون نے بھیروین کے سُرون مین اشعار عبرت آثار پڑھے صدائین دیتے تھے بیت اجل لگاے ہوے گھات ہر کسی پر ہے +

بہوش باش کہ عالم روا روی ہے + دنیا سے دون مقام قیام نہین کسی خُرد و بزرگ کو آرام نہین بڑے بڑے عابد
و زاہد غازی و مجاہد حسرت و یاس لیکر پردۂ دنیا سے گئے نام آورون کے نشان باقی نرہے رباعی ای دل
تو درین جہان چرا بخبری + روزان و شبان در طلب سیم و زری + سرمایہ تو ازین جہان یک کفن است +
آن ہم بگمانم کہ بری یا نبری + مآل دنیا یہ ہے کہ دو گز کفن گوشۂ قبر کیا چارہ صبر و جبر سب بے اختیار ہین شاہ و گدا
مجبور و لاچار ہین یارو آنکھین کھولو میدان کارزار مین آج قدم جماؤ و بزرگونکا نام روشن ہو اسطرح
کلمات حسرت آیات جو نقیبون نے کہے مردان عالم جھومنے لگے قبضہ ہاے شمشیر چومنے لگے گھوڑون نے
بھی شیہے کھینچے سر بلند کیے ہنہنائے ٹاپین زمین پر مارنے لگے یہی خواہش تھی کہ راکب ہمارا قصد میدان کارزار
کرے دشمن کو نیمچہ ہاے نعل سے پامال کرین سمون کی سپر نعل کے نیچے میدان مین کام آئین راکب کے ساتھ مرکب
بھی جرأت دکھائین سوار و زمین جنبش ہوئی پیدلون نے بڑھ بڑھ کر آوازین دین دیکھین آج میدان مین کسکا
نام روشن ہو کون بڑھکر لڑیگا قیامت کا معرکہ پڑیگا نقیب بڑھے اشتقال زرین علم نے طرف دست راست
کے دیکھا افغان بلند رکاب تو آج ہراول لشکر افراسیاب قرار پایا ہے طلسم کشا کو ٹوک کے اگر اسد کا
سر لایا کل اہالیان طلسم ہوش رُبا پر احسان کیا یہ چالیس لاکھ فوج تیری مدد کو کھڑی ہے سب تیرے ساتھ
ہین طلسم کشا چند مفلوک لیکر میدان مین آیا ہے ادھر والون سے کیا لڑینگے ایک ایک کوہ پیکر دیو خصال
چار چار کی گرزمین پکڑکے لڑا دیگا جا تجھکو پونے دو سو خداوندون کے سپرد کیا افغان بلند رکاب بصد قہر
و عتاب گینڈے کو چمکاتا ہوا نیزے کو ہلاتا ہوا میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان
جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے مجھسے مقابلہ کرے پورا کلمہ نہ نکلا تھا غضنفر نے چاہا مرکب کو نکالے اسد نامدار نے
مرکب صبا رفتار کو چھیڑا پکار کر آواز دی ای سرداران تہمتن و ای غازیان صف شکن مجھے سب صاحبون سے
بڑی امید ہے یہ سب میرے ہی خواہان ہوکر آتے ہین آج اس نحیف و ضعیف کی شمشیر زنی کو دیکھو داد مردانگی دو
جنگ مغلوبہ مین سب کے جوہر جرأت کھلین گے ان کفاران مکار کو اس میلے پر بڑا گھمنڈ ہے شیر مجمع روباہ سے
کب ڈرتے ہین یہ کہکر مرکب برق کردار صف سے نکالا سامنے تخت ملکہ مہ جبین کے آئے ملکہ مہ جبین نے تخت
رکھوایا آنکھون سے اشک حسرت ٹپک پڑے فرمایا آپ کو خدا کے سپرد کرتی ہون تمام عالم آپ کی جان کا
دشمن ہوکر آیا ہے وہ حافظ حقیقی مددگار ہے افسوس یہ ہے کہ آپکے ماموں صاحب بھی اس جنگ مین شریک نہوے
اور کوئی عزیز بھی آپکا برائے شراکت نہ آیا اسد دلاور نے کہا ملکہ خدا کو یاد کرو وہ حافظ حقیقی ہر وقت موجود ہے

دہی اِن سب سے بچائیگا ہر چند یہ سب مثل موردو ملخ ہین جب تلوار شیران دشت نبرد کی کھنچی برق شمشیر چمکی ابر فوج منتشر ہوگا انشاء اللہ سر کفار مثل اولون کے گرینگے آج خون کے دریا میدان کارزار مین بہینگے جام شربت نبات مرحمت ہوا اسد نے بسم اللہ کر کے نوش کیا جام جرأت نوش فرماتے ہی آنکھون مین نشہ آگیا قبضے پر ہاتھ ڈالکر دامن گردانا خانۂ زین کو مثل خانۂ آفتاب روشن کیا مرکب برق کردار دہانہ چباتا ہوا دُم سے چنور کرتا ہوا راکب کے دل کے اشلے کو پہچانتا ہی وسعت زمین کو تنگ جانتا ہی طرارہ بھر کے چلا **نظم**

سمند سبک رَو کی چالاکیان
کرے ایک کاوے مین عالم کی سیر
عجب دھوم سے وہ سواری چلی
تو گلشن مین طاؤس کا ہو گمان
نسیم سحر ہے کہ کبک دری

طرارے مین چھل بل مین ہیباکیان
چمن مین گذر ہو جو وقت خرام
کہین گل کہ باد بہاری چلی
چمک کر چلے گر وہ صرصر قدم
کہ یا قاف سے آگئی ہے پری

روانی مین دریا تو اُڑنے مین طیر
صبا کو کرے اپنی تیزی سے رام
دکھائے کبھی گر سبک خیزیان
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
تین ٹھیکون مین مرکب میدان

کارزار مین پہونچا افغان نے جو اس سطوت وصولت سے طلسم کشا کو دیکھا حیران جمال و محو دیدار ہو کر بڑھا جانبین سے گردے سپر کے اُٹھے نگاور زن ہوے تین قدم مرکب اسد نامدار کا چھ سات قدم گیسنڈہ افغان کا ہٹا صورت زیبا دیکھکر افغان نے کہا اے اسد تمنے اِس قد و قامت پر طلسم ہوش رُبا مین یہ دھوم ڈالدی پہلوانان طلسم ہوش رُبا کو ایسا حقیر جانا ہمارا بادشاہ اشتعال زرین علم صاحب شوکت و حشم نہایت رحم دل ہی چلو تمھین اُسکے قدمون پر گرادین اُسکی سفارش سے افراسیاب درگذر کرے گا آج تمھارا بچنا دشوار ہے ہر ایک پہلوان تم سے آمادۂ حرب و پیکار ہی اسد نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہے زبان کو بند کر فنون سپاہگری دکھلا افغان نے ایک چیخ ماری زمین تھراگئی نیزہ اُٹھایا پیچ و تاب دیتا ہوا اسد پر وار کیا اسد نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا دریاے لشکر مین جوش و خروش ہر طرف یہی ہنگامہ ہی طلسم کشا فنون سپاہگری مین طاق ہی حقیقت مین شہرۂ آفاق ہی اسد نامدار نے نیزۂ افغان کا نکالا منھ پر اُسکے ہوائیان اُڑنے لگین سب بند و بست بھولا قبضے پر تلوار کے ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا اسد غازی نے سپر کو چہرے کا پناہ کیا صاف بہ آسیب سپر تلوار کو رد کیا اب تیغۂ برق مثال کے قبضے پر ہاتھ ڈالا مرکب باد رفتار کو اشارہ کیا گھوڑا تڑپ کر جا پڑا دونون ٹاپین مستک پر گینڈے کی رکھدین چاہا افغان نے پیچھے ہٹے یہ جوان دلاور کب دیتا ہے تکبیر کہکر ہاتھ مارا تیغہ تڑپ کر گرا افغان نے سپر

فولادی کو اُٹھایا سپر نہ تھی تخت سیاہ کا سامنا ہوا تیغہ تڑپکر گرا سپر کے دو ٹکڑے وہان سے تڑپکر تلوار گری خود کو
کاٹتا تا جگرگاہ پہونچی صدائے احسنت و آفرین بلند ہوئی سپاہ مین اسد کے خواجہ عمرو کھڑے تھے آواز دی
ای شیر مرحبا ماشاء اللہ کیا ہاتھ مارا سیچیا کا بھنڈا را کھل گیا اسد نامدار نے گھوڑے کو چمکا کر آواز دی
اے فرقۂ سرکشان اب شیر آمادہ جستجوے شکار ہے جس روباہ صفت کی قضا ہو میدان مین آئے سرکشی
دکھاے شاہور کوہ پیکر جنگھاڑتا ہوا پرے سے نکل آیا آواز دی ای طلسم کشا یہ حقیر پہلوان تھا اُسکو
مار کر ایسے بلبلاے ما بدولت آتے ہین یہ کہکر غریو کرتا ہوا چلا اشقال سے اجازت بھی نہ لی سامنے اسد کے
پہونچا اسد غازی پر برس پڑا تلوارین مارنے لگا اسد روک رہے ہین جب پانچ سات وار برابر کیے
اسد نے نعرہ کیا او مکار اسی منھ پر دعوی جرأت ایک ضرب مردان عالم کی قبول کر ذرا تو ٹھہر جا شاہور
اُسیطرح ہاتھ مارے گیا اسد نے اُسی ہنگامہ مین باڑھ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا جھٹکا مارکے تلوار چھین کے
پھینکدی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے اُٹھایا دست زبردست پر تولکر طرف آسمان کے پھینکا اُترنے
اُترتے چورنگ ہوا ئی قلم کیا اکوان شترلب پرے سے نکلکر اسد پر جا پڑا آتے ہی اُسنے نیزہ مارا اسد نے
خالی دیکر اپنے نیزے کو چمکایا سینہ پُر کینہ پر اُسکے مارا سینے کو توڑ کر پار گذرا زمین پر کہ اُستخوان اُسکے
چورچور ہوگئے اسد نے پکار کر آواز دی او مقہور بن قہار نام تو بڑا رعب دار رکھا ہی سب کا افسر بنکر آیا ہی
انکو تیل ماش کراتا ہی آپ نہین نکلتا ہم تو تیری جنگ کے مشتاق ہین ہمیشہ سے کافر کشی مین مشاق ہین
اسد نے جو مقہور کو ٹوکا یہ سیچیا مغرور مثل ابر کے گرگڑایا گینڈے کو صف سے نکالا اشقال کے سامنے آیا
کہا ای بادشاہ ممجاہ آپنے دیکھا طلسم کشا کو یہ سب حقیر سمجھتے تھے اس لشکر مین کوئی پہلوان اُسکا ہمسر نہین
ہی لیکن ما بدولت مشکین باندھکر لاتے ہین حکم دیجیے زندہ لاؤن یا گردن پکڑ کے کھینچتا ہوا لاؤن جس طرح
ارشاد ہو بجا لاؤن ما بدولت نے قصد کیا تھا کہ اِس طفل سے کیا لڑون اِن سبھونکے افسر صاحبقران
نامور جب وہ آئینگے تب تیغۂ برق تاب ما بدولت کا کھنچیگا زمین و آسمان تھرائینگے نعرۂ کوہ شگاف سے پہلوانان
زبردست کو غش آئینگے اب مجھکو تاب باقی نہین ہی میدان کارزار مین جاتا ہون طلسم کشا کی مشکین باندھکر
لاتا ہون اشقال زرّین علم نے کہا ای پہلوان زور قدرت سامری و جمشید تیری جرأت کی تمام ہوش ربا
مین دھاک ہی لیکن طلسم کشا بھی بہت چست و چالاک ہی ہوس ہی کہ ما بدولت جاکر امتحان فنون سپاہگری
کرین مقہور قدمون سے لپٹ گیا کہا آپکے مقدمے مین شہنشاہ نے تحریر فرمایا ہی کہ مثل ہمارے اشقال کو

جانتا ہم اپنے ہوتے آپکو سامنے طلسم کشا کے جانے دین طلسم کشا کی کیا حقیقت ہی اَب مین قصد بھی کر چکا
نہ نکلنا باعث حجاب ہی گینڈا ابھی سپراڑانون مین بیتاب ہی لاف وگذاف کرتا ہوا گینڈے کو مہمیز کرکے
چلا حقیقت مین دیو ہی کہ قالب انسان مین سمایا ہوا ہی گینڈہ مثل فیل مست خود انتہا کا زبردست کوہ پیکر
فیلتن اپنے نزدیک صفدر وصف شکن زنجیر آہنی سے کمر کو کسکر باندھا نیزے کو اُٹھایا تاڑ کا درخت ہی
کہ جسمین سنانین وبنانین نصب کرلین کمان کیانی دوش پر ہزار تیرون کا ترکش گرز آرا سے پرلدا
ہوا اِس شوکت وشان سے سامنے طلسم کُشا کے پہونچا آمد اِس خوک پیکر کی دیکھ کر لاچین وغیرہ
گھبرا گئے صفون مین غریو ہوا ملکہ مہ جبین کی بیتابی لاچین کو انتشار سب سے زیادہ غضنفر بیقرار ہر مرتبہ
چاہتا ہے قبلہ وکعبہ کو بلاؤن مین اِس عفریت پر جا پڑون تدبیر سے لڑون ادب مانع ہی جوش جرأت
مین چہرہ گلنار مرکب بادپا رانون مین بیقرار سب دعائین مانگ رہے ہین کہ اے پروردگار عالم اسد
نامدار کو اِس دیو خوک پیکر کے ہاتھ سے بچانا سب سے زیادہ ملکہ مہ جبین الماس پوش بیتاب ہین
باغبان بھی کہہ رہا ہی جب کسی ملک کو تباہ کرنا منظور ہوتا تھا تو افراسیاب مقہور کو روانہ کرتا تھا یہ بڑا ظالم
اظلم ہی اپنے زمانے کا رستم ہی صدہا پہلوانونکو مارکر سرکردہ پہلوانان طلسم ہوشربا بنا افراسیاب نے
سردار پہلوانان لقب دیا صدہا قلعہ اِسنے ویران کیے خدا اِسکی بدعت سے طلسم کشا کو بچائے صندل لان
چاہتا ہی مین جا پڑون غضنفر نے منع کیا کہ ایسا نکرنا قبلہ وکعبہ کو بہت ناگوار ہوگا انشاءاللہ یہ فیل مست
بھی اُنکا شکار ہوگا بیقراری کے بدلے مین خالق کارساز سے دعا کرو قبلہ وکعبہ کے حالات سے تم لوگ نہین
آگاہ ہو فنون سپاہگری مین مثیل وبے نظیر ہین نذر کردہ بزرگان دین پردہ قاف بھی کئی مرتبہ گئے دیوزاد
سے لڑے ملک باختر مین نظر کردہ ہوے تھے آفتاب پرستون کو ایسا عاجز کیا ایرج نوجوان ایسا جوان
فریاد کرتا تھا ایسے ایسے شبخون مارے ایرج کا یہ قول تھا کہ بس صاحبقران اگر میرے مقابلے مین ہوتے
مجھکو اسقدر تردد نہوتا اسد نے لشکر کا ستھراؤ کردیا جب نظر کردہ ہوکر آئے پھر تو آکر قیامتین برپا کین
میدان قلعہ ذوالامان حصار مین ایرج نوجوان سے آکر خوب لڑے وہ بھی فرزند صاحبقران سے
تھا ہتک اُسکی پروردگار کو منظور نہ تھی ملکہ آسمان پری نے پردہ قاف مین طلب کرلیا دیکھو اتنا بڑا
پہلوان آتا ہی اُنکو کچھ بھی ہراس ہی اسیطرح سینہ سپر کیے کھڑے ہین یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین ہوا خواہ
کو اضطراب مقہور گینڈہ مہمیز کرکے قریب اسد نامدار آیا لگاوزن ہوا اسنے دیکھا پانچ قدم گینڈہ

مقہور بن قہار کا ہٹا تین قدم مرکب اسد نامدار بڑھ گیا مقہور نے کہا اے جوان مجھے تیری غربت پر رحم آتا تھا اسوجہ سے ابتک تکلیف نہ کی تو نے بے ادبی پر کمر باندھی بادولت کے سامنے میرے رفقا کو قتل کیا اب اپنی جان بچا سامنے سے ہٹ جا مین جان بخشی کرتا ہون اسد نے کہا کیا یاوہ گوئی کرتا ہے قد و قامت پر بھولا ہے بڑے بڑے دیو تو اس حقیر کے ہاتھ سے مارے گئے شیر کے بچے فیل مست پر غالب آتے ہین بڑے بڑے ہاتھ پانون کیا کام آتے ہین کچھ فنون سپاہگری دکھلا مقہور نے بڑے قہر و غضب مین نیزہ مارا اسد نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ چلنے لگا پہر پہر کامل نیزہ چلا سب نگران ہین کہ اسد نے مقہور کو دنگ کر دیا ہر مقام پر بتاتے جاتے ہین دیکھو مقہور یہ مقام خالی ہے اکثر سنان نیزہ خانۂ زرہ مین رکھدی قطرہ خون کا جسم سیاہ پر ابھر آیا چند مقام اسی طرح سے بتا بتا کر نیزہ رکھا صاف ثابت ہوتا تھا ایک تختہ آہن پر شنجرف کے نکتے دیے ہین ایک مقام پر گانٹھ کر مرکب کو اڑایا نیزہ ہاتھ سے اس مغرور کے نکلا مثل تیر شہاب بلند ہوا زمین پر گرا دونون لشکرون سے صداے تحسین و آفرین آنے لگی دوست دشمن تعریف کرتے تھے مقہور مثل ابر کے گڑگڑایا تیغہ کے قبضے پر ہاتھ ڈالا اڑھائی سو من کا تیغہ لنگر دار جوان طاقت دار صاف ثابت ہوا کہ غار سے اژدہا بل کر کے نکلا ملازمان اسد الامان الامان کہتے تھے مقہور نے ہاتھ مارا اسد نے گرد اسپر کا اٹھا دیا لیکن سپر کٹی تیغہ مقہور کا خود پر آیا اسد نے زخم سر کھایا داستانہ مارا تیغہ سے سر نکلا قطرات خون چہرۂ بے نظیر پر یہ ثابت ہوتا تھا کہ شیر زخم کھا کر بپھرا اسد نے تیغۂ ہلالی کو چمکایا نعرہ کر کے جا پڑا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا تیغہ چپاک سے گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے خود کو کاٹ کر مقہور کے سر پر زخم کاری آیا اسنے داستانہ مارا تیغہ اسد کا تڑپ کر گینڈے کی گردن پر پڑا گینڈے کی گردن قلم ہوئی مقہور و گینڈہ زمین پر گرے مقہور کود کر الگ ہوا اسد نے چاہا کہ جھپٹ کر ہاتھ مارون کہ مقہور کے دو پر کالے ہون مقہور بھاگا آواز دی یارو اس جوان کو مار لو اشتقال زرین علم نے تخت اپنا بڑھایا علم کو گردش دی یہی نشان جنگ مغلوبہ تھا تمام فوجین لینا لینا کہکر دوڑ پڑین اسوقت عمرو نے ہاتھ رکاب سعادت انتساب پر رکھا تیغہ کھینچا دیکھا کہ فوج بیحساب اسد پر آپڑی بڑے بڑے پہلوان سرکش جوان لینا لینا کہکر چہار طرف سے آپڑے اسد نے کچھ خوف نکیا

تیغہ چمکا کے نعرہ کیا نعرۂ اسد شہنشاہ نام آور و کامران	اسد شہسوارم کہ در روز جنگ اسد شیر دل ابن صاحبقران	بدرم دل شیر و چرم پلنگ دریای فوج مین نہنگ بجرات ہے

غوطہ مارا ابراہیم و مالک ولندھاوہ بن لندھور و علقمہ بن جمہور و عاوان بن عادوئی و قبیل
بن مقبل و حارث بن سعد اٹھارہ امیرزادے بارہ ہزار قزاقون کو ساتھ لیکر جا پڑے صندلان
صندلی پوش بارہ ہزار صندلی پوشون کو لیکر پہونچا ادھر سے غضنفر نے اسپ بادپا کو بڑھایا پنجۂ
روئین شگاف کے قبضے پر ہاتھ ڈالا یوق ترکی مین آواز دی ای قزاقان بزنید و بہ بندید و بہ کشید اسی ہزار
جوان گھوڑونکو بڑھا کر اُس فوج دریا موج سے مل گئے جاتے تو اِن جوانون کو سب نے دیکھا یہ ثابت نہوا کہ
کہان گئے دس ہزار مین پانچ گھر گئے لاکھ مین دو سو اسد غازی کی شمشیر زنی چہار جانب کد و کاوش لڑائی
کے فتح کرنیکی کوشش لاچین وغیرہ دیکھ رہے ہین دعا مین مصروف ہین کہ پروردگار ہمارے شیر کو بچانا
اتنی بڑی فوج مین چند کس جا پڑے معلوم نہین ہوتا کس مقام پر ہین اسد نے جہان دیکھا کہ ہمارے
پچاس جوان دس ہزار مین گھرے ہین نعرہ کر کے جا پڑا اُس صف کو توڑا اپنے ساتھ والونکو بچایا مقہور
کے ہاتھ سے زخم بھی کھا چکے ہین اشتقال جو تخت پر سوار ہے فوجون کو ترغیب دے رہا ہے کہ یارو تم بہت
ہو طلسم کشا کے لوگ بہت کم ہین گھیر کے مار لو اب انکو نکلنے نہ دو بعض کہتے ہین پہلوان دوران نے
اپنا سر زخمی کرایا بھاگ کر اپنی فوج مین آئے خود نہین سامنے طلسم کشا کے جاتے ہزار روپیہ کی تنخواہ
کھاتے ہین شیر کے مقابلے مین نہین جاتے لینا لینا کر رہے ہین بادشاہ صاحب بھی تخت پر سوار مرغ
زرین بنے ہوئے غلغلا کرتے ہین خود نہین تخت سے اُترتے ہین اس طرح جو سپاہ ہون لڑکا مقہور کو
غیرت آئی ترغیب دیتا ہوا بڑھا عمرو اسد پشتی بانی کر رہا ہے جو پشت پر آیا خنجر مار کے گرا دیا غضنفر کی بھی
برق شمشیر چمکی صندلان بھی اسی مصیبت مین مبتلا ہی ساتھ والے اسکے متفرق ہوکر لشکر مین گھر گئی جب
اُنکے نعرے کی آواز آتی ہی اُسی آواز پر جاتا ہی اس آمد و رفت مین صندلان بھی زخمی ہوا شہزادہ غضنفر
نے بھی زخم کھائے دوپہر مین پانچ پہلوان اسد نے مارے تھے پہر بھر کامل مقہور مغرور سے لڑے
پہر دن رہے جنگ مغلوبہ شروع ہوئی نہیب شمشیر سے دن کٹا آفتاب عالمتاب با رنگ زرد لرزان
و ترسان آشیانہ مغرب مین جا کر چھپا آمد آمد شاہ زنگبار کی تکمن زنگبار سے شروع ہوئی عالم ظہور کا زرہوا
علم نورانی کا شقہ کھلا فوج ثابت و سیارگان میدان چرخ نیلی مین آکر جمی پردۂ شب حائل ہوا مردان عالم
کا پردہ نہ رہا اُسی طرح تلوار چلا کی اشتقال جانتا ہی کہ یہان فوج بیشمار ہے طلسم کشا کہانتک لڑے گا آخر
لڑتے لڑتے گھوڑے سے گر پڑیگا بلوہ کر کے بکڑ کے تخت کو بڑھائے ہوئے آتا ہی صفین مضبوط ہوتی ہین

ہمراہیان اسد اکثر گھر کر مارے گئے اسد نے جو اپنے ساتھ والون کے لاشے دیکھے بہت روئے آنکھون سے اشک حسرت بہے لاش پر جاکر اُن جوانون کی آواز دی ای یاران ہمدم و اے مصاحبان شوکت و حشم تمنے بڑی جلدی کی قافلہ سالار کو آگے ہونا چاہیے تھا انشاء اللہ دو چار قدم کا ہیر پھیر ہے ہم بھی آتے ہین کوئی چند قدم آگے کوئی چند قدم بعد مقام سب کا ایک ہی بھائیو تمھارا انجام نیک ہو استادان سخنور نے تحریر فرمایا ہی کہ دن تو قلیل باقی تھا جب جنگ مغلوبہ ہوئی پردۂ شب حائل ہوا شہنشاہ روز نے شکست کھائی شہنشاہ انجم کی فتح ہوئی مردان عالم کا پردہ نہ رہا اسی طرح لشکر ملے رہے چونکہ لشکر استقال زیادہ ہے اِن سب کو یقین ہی کہ ہم گھیر کر مار لینگے حقیقت مین لشکر اسلام کو فوج حسرت و یاس نے گھیرا ہی اُس شب

تیرہ و تار مین اشعار پُر بہار
ہنگامۂ شور و شر عیان تھا

کڑکے کڑکیت کہ رہے تھے
برسات کی فصل کا سمان تھا

دریا کہین خون کے بہے تھے
ابر تیغ کی طغیانی مثل اولون کے سر

برس رہے ہین دریاے خون جاری ہر ار ہا تیر ترکشون سے گرے صاف ظاہر ہے کہ مچھلیان شناوری کر رہی ہین سپرین جو پشت سے گرین گویا کچھوون نے دریا سے سر نکالا گرز گران سنگ مثل نہنگ بہتے پھرتے ہین اُس دریاے خون ہین سر بھی ترتے ہین شب بھر اِسی ہنگامے مین بسر ہوئی رات مثل سپر کٹی شہنشاہ زرین علم بصد شوکت و حشم چرخ نیلی پر برآمد ہوا خواجہ عمرو نے زیر شکم مرکب بصد پریشانی دیکھا اسد انتہا کا زخمی ہوا تمام سرداران اسد چو ر چور نشۂ جرأت سے جھوم رہے ہین کھیت سے قدم نہین ہٹاتے سرسبز ہین گلہاے زخم نخل جسم پر کھلے ہوے دہن زخم بھی ہنس رہے ہین دشمنون پر آوازے کس رہے ہین ناگاہ آسمان پر لکۂ ابر ہفت رنگ نمایان ہوا افراسیاب بہ قہر و عتاب آکر پہونچا ایک پہاڑ پر ٹھہرا افراسیاب نے دیکھا بارہ کوس کے گردے مین لاشے ہی لاشے معلوم ہوتے ہین اسد شیر دل بیچ فوجون مین گھرا ہوا سرخ رو تیغہ سے خون ٹپک رہا ہی اُس حال مین بھی جسپر ہاتھ مارا مع مرکب دراکب چار ٹکڑے کیے قصد کیا کہ جاکر جنگ مین شریک ہون اپنے ساتھ والون کو ترغیب دون ادھر لاچین وغیرہ رنج مین مبتلا اپنی بوٹیان کاٹ رہے تھے غصّے مین ہونٹھ چاٹ رہے تھے اصحاب سحر لیکر بڑھے کہ افراسیاب آئے تو ہم بھی جا پڑین اگر اُسکو شمشیر زنی کا خیال ہی یہان بھی ہر ایک صاحب جاہ و جلال ہی باغبان و معمار تورات سے لڑ رہے ہین کوکب کہتا ہی افراسیاب سے مین لڑون جہاندار کہتا ہی مین جا پڑون لاچین کہتا ہی اِس پیر سن گیر کی جرأت دیکھو اُس نمکحرام کو ٹوک کر مارتا ہون

اس آمادگی سرداران نامی کی خبر صرصر نے افراسیاب کو برسر کوہ پہونچائی کہا اے شہنشاہ سب سرداران اسد آپکے خون کے پیاسے ہین آپ شریک جنگ ہون اشقال زرّین علم بڑے لطف سے فوج کو لڑا رہا ہی اسد پہر دو پہر کا مہمان ہے لڑتے لڑتے گھوڑے سے گر پڑے گا ایک ایک سردار نے دس دس قتل کیے لیکن فوج مین ابھی تک کمی نہین ہی اشقال کے مزاج مین برہمی نہین ہی دیکھیے قلب فوج مین لڑ رہا ہے افراسیاب یہ خبر سُنکر ٹھہر گیا سب نے یہ صلاح دی کہ خلاف سحر حضور کی لڑائی مین خرابی ہوگی کوکب وجہاندار نے فنون شمشیر زنی یاد کیا ہے سب ملکر حضور سے لڑینگے افراسیاب تماشا دیکھنے لگا پہاڑ سے آواز دی اے جوانان دیو بند ای نمکخواران خود پسند گھیر کر اسد کو مار لو ایک ایک کی سپر زر و جواہر سے بھر دونگا سلطنت طلسم ہوش ربا مین غیر ساحرون ہی کو دخل ہوگا مین جانبازی دیکھ رہا ہون ایک ایک کو سرفراز کرونگا یہ جو افراسیاب نے پکار کر کہا اسد پر چہار طرف سے بلوہ ہوا اُسوقت مہتر قران وضرغام وجانسوز بن قران وبرق وچالاک نیمچے ہاتھون مین لیے ہوے لڑتے بھڑتے قریب اسد کے پہونچے مہتر قران کی جنگ دریاے جراءت کا نہنگ ضرغام کی سرفرازی جانسوز کی جانبازی برق کا تڑپنا چالاک کی جستین افراسیاب نے پہاڑ سے دیکھا اتنے بڑے بلوے مین عیار کسی کو قریب اسد نہین آنے دیتے افراسیاب نے اشقال زرّین علم کی جانب دیکھا آواز دی پچاس ہزار نیزہ دارون کو حکم دے گھوڑے دوڑا کر انکو پامال کرین صفین جمنے لگین اب عیار و اسد گھبراے عمرو نے بیقرار ہوکر دعا کی عیارون نے آمین کہی افراسیاب دیکھ رہا ہے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا خورشید روشنضمیر پہلو مین اُسکا وزیر پشت پر چار پانچ لاکھ ساحر شکست خوردہ بدحواس گھبراے ہوے چلے آتے ہین افراسیاب نے آواز دی بھائی صاحب خیر تو ہی خورشید نے آواز دی ای برادر بجان برابر میرے تعاقب مین ایک اژدر ہفت سر آتا ہی کہ جسکے نام سے قلب تھراتا ہی افراسیاب نے پوچھا کون خورشید چاہتا تھا نام لے کہ صحرا سے تتق گرد عظیم بلند ہوا افراسیاب نے دیکھا آگے آگے مرکب بادرفتار پر بدیع الزمان گردن لشکر شکن گرد سردار مہران قوی بازو وپہیلان سُرخ پوش وسالار بلند کوکب وغیرہ ایک جانب ضعیفہ جادوگرنی ملکہ امتحان جادو ومہنت جادو وصنوبر جادو وغیرہ اسباب سحر ہاتھ مین آتے ہی لشکر خورشید روشنضمیر پر نعرہ کرکے بدیع الزمان گرے نعرہ

بدیع الزمانم کہ در روز کین
توانم کشم آسمان بر زمین
ز تیغم بسے ملک اسلام شد

کہ سرفتنہ باختر نام شد | چار سو سرداروں نے برابر تلواریں کھنچیں خورشید نے جھولی سے گولا نکالا

سحر یاد کرتا ہی سحر بالکل فراموش گولا پھینکا بھدسے زمین پر گرا اب تو خورشید گھبرایا بدیع الزمان
لڑتے بھڑتے برابر خورشید کے پہونچے خورشید نے سحر کو بہت خیال کیا جب یاد نہ آیا لاچار ہو کے ہاتھ
تلوار کا بدیع الزمان پر مارا بدیع الزمان کے گلے مین لوح طلسم خورشید نگار ہاتھ مین کھنچا ہوا
تیغۂ آبدار خورشید کا چہرہ زرد ہوا بدیع الزمان نے تلوار کو تلوار پر روکا نعرہ کر کے ہاتھ مارا سپر کو
خورشید نے چہرہ کی پناہ کیا تیغہ برق مثال فرزند صاحبقران مجمع کمال صاحب جاہ وجلال
لپٹ کر ہاتھ مارا یا تو تیغہ قبہ سپر پر چمکا تھا خورشید کے دو ٹکڑے ہوے سیار نے چاہا جھک کر نکل جاؤن
سحر نہو سکا امیہ عیار نے لپٹ کر خنجر مارا سیار کا بھی ستارہ گردش مین آیا شکم چاک قصہ پاک ہوا ان
دونون کا مرنا ساتھ والے تو خورشید کے متفرق ہوے جو گھر گئے تھے وہ مجبور ولاچار شہنشاہ لاچین کے
ملازمون نے بڑھ کر فوج ساحران وغیر ساحران بدیع الزمان کو الگ کیا سردار بھی انکے ساتھ صف شکن
وتیغزن سر اُٹھا کر جو اسد کو اس مصیبت مین دیکھا کہ چہار جانب سے فوج کُفّار کا بلوہ ہے فرزند کہکر جا پڑے
لڑائی مین مصروف ہوے اشقال زرین علم نے جو نیزہ دار جائے تھے اُسی غول پر بدیع الزمان
آ کر گرے کلک کا جنگل تھا نیزے قلم کیے سوارون کو مارا لیکن اسقدر مجمع عظیم ہے کہ بدیع الزمان کے
ساتھ والے بھی جا کر گھرے دوسرے گوشے سے دشت کے پھر گرد بلند ہوئی افراسیاب دیکھنے لگا
ایک جوان خوشرو وہمصورت بدیع الزمان مرکب بادرفتار پر سوار چالیس ہزار فوج ظفر موج ہمراہ عیّار
رکاب سے لپٹا ہوا نعرۂ بدیع الزمان کی آواز جو اُس شیر نے سُنی بڑھکر نعرہ کیا یا شیدای کفاران ہیجا

وای نابکاران پُر دغا نعرۂ قاسم	آفتاب مشرق دین پروری	شہسوار لال پوش خاوری
ملک قاسم آن شاہ خاور سپاہ	زخم تیغ برابرو نیزہ بماہ	زآب دم تیغ ششتم زمین
ہمہ باختر شد بزیر نگین		

بدیع الزمان نے جو آواز قاسم کی سُنی امیہ سے پوچھا یہ شیر یہان
کیونکر پہونچا اسکا گذر کیونکر ہوا امیہ نے کہا باغ ہمیشہ بہار سے غائب ہوے مینے سُنا کہ طلسم نگار مین پہونچے
اُسکو فتح کر کے اِدھر رُخ کر دیا واقف کاران راہ نے پہونچا دیا قاسم کے ہمراہ قیماس خان خاوری
وحسن خان خاوری و مالک ترک سفید جامہ ومعظم خان بن بہرام تخت پر شاہزادہ عمر گور زاد
ختنی فرزند صاحبقران ہمیشہ سے انکے لشکر کے بادشاہ ہین مال کے آرابے لدے ہوے اہین اسباب

طلسمی لدا ہوا عمرو گورزاد بھی صف شکن و تیغزن ہیں اسد و بدیع الزمان کو دیکھکر تخت ترک کیا پشت مرکب باد رفتار پر سوار ہوے گرتے ہی فوج کو تہ و بالا کر دیا افراسیاب تو گھبرا گیا قاسم و بدیع الزمان کی چشمک نے قیامت برپا کی اگر قاسم نے بڑھکر کسی کمیدان کو مارا بدیع الزمان نے بڑھکر رسالدار کو لیا نگا ہیں مل رہی ہیں دریاے فوج میں شناوری کر رہے ہیں پہر دن پچھلا باقی تھا کہ گرد عظیم بلند ہوئی افراسیاب گھبرا کے دیکھنے لگا کہ مسلمانون کا تانتا بندھ گیا دیکھا آگے آگے چند زخمدار ضحاک و کیکاؤس باپ بیٹے شاہان حوالی طلسم خورشید نگار تعاقب میں اُنکے نور الدہر نامدار نور الدہر نے جو باپ کے نعرے کی صدا سُنی قاسم کی بھی آواز گوش زد ہوئی یہ بھاگنے والے غول میں آ کر پہونچے تھے کہ شیر کے نعرے کی آواز آئی نعرۂ شہزادۂ نور الدہر

کہ شاہانش جہانگیر و فلک گیتی ستان خوانند
پناہ لشکر اسلام نور الدہر کز ہمش
ہمای اوج رفعت شاہباز عرصۂ مردی
عدو در رزمگاہش صد ہزاران الامان خواندہ

ز طفلی بہ جرأت ہنر داشتم
لقار ابیک دست برداشتم
شہ نوجوانان لقب یافتم
ظفر ز یلان عرب یافتم

مع انجم قوی بازو و سرداران تہمتن آ کے شریک جنگ ہوے

ضحاک نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ جہانتک نگاہ کام کرتی ہی تلوار ہی چل رہی ہی سمجھا یہ ہمارے بادشاہ سے سب مددگار ہیں پلٹ کے نور الدہر پر ہاتھ مارا نور الدہر نے تیغہ خارا شگاف سلیمانی پر وار اُس نابکار کا روکا جواب میں ہاتھ مارا ضحاک کے دو ٹکڑے ہوے کیکاؤس نے جو باپ کا لاشہ دیکھا آنکھون کے نیچے اندھیرا آ گیا نور الدہر پر برس پڑا نور الدہر نے روک کر ہاتھ مارا کہ کیکاؤس کے بھی دو ٹکڑے ہوے افراسیاب برش شمشیر دیکھکر کانپ رہا ہی صرصر سے پوچھا بدیع الزمان نے تو جا کے طلسم خورشید نگار فتح کیا نور الدہر و قاسم کیونکر آئے صرصر چاہتی تھی کہ کچھ کہے کہ لکۂ ابر گلنار آسمان پر کڑکا افراسیاب نے دیکھا ملکہ مخمور سُرخ چشم مع ساٹھ ہزار ساحران نامدار مکلل خان جادو بادشاہ طلسم گوہر بار تخت پر سوار مخمور طاؤس زرّین بال پر سوار یہ قیامت دیکھی کہ نور الدہر لڑتے بھڑتے پہلو پر اسد غازی کے پہونچے ہیں اب ان شیرون نے آ کر اسد کا ساتھ دیا مخمور کا خوشی سے چہرہ سُرخ ہو گیا یہ بھی دیکھا کہ لاچین وغیرہ ایک جانب جمے کھڑے ہیں سمجھی کہ دامنہ دریاے نیل ہے یہان کون کسکا کفیل ہے خوشی خوشی آ کر سامنے لاچین کے اُتری مکلل خان کی فوج کو ایک جانب جمایا خسرو شیر دل بھی آ کر پہونچا یہ بھی اپنے ساتھ والون کو لیکر شریک جنگ ہوا اُستادان سخنور نے تحریر

فرمایا ہی کہ اسد کو لڑتے ہوے پانچ پہر گذرے تھے کہ بدیع الزمان آکر پہونچے اُسکے ایک دن کے بعد
قاسم و نور الدہر آئے تین شبانہ روز جنگ مین گذرے اِن شیرون کے آنے سے اسد کی پُشت مضبوط
ہوئی سردار بھی وہ ساتھ ہین لڑے بھڑے جنگ کی آفتین جھیلے ہوے جب بدیع و نور الدہر و قاسم
لڑتے بھڑتے قریب اسد نامدار پہونچے آب اسد نے اشتقال زرّین علم کو تاکا کہ وہ قلب فوج مین ہی وہین
سے ترغیب دے رہا ہی اُسنے جو قدم جما دیا ہی فوج قدم نہین ہٹاتی اسد نہنگانہ و پلنگانہ و رستمانہ صفون کو

درہم و برہم کرتا ہوا آتا ہی نعرۂ اسد
جدھر رُخ کیا شیر نے جھوم کر

اسد نامور شیر دشتِ وغا
صفین ہوگئین دم مین زیر و زبر

لیے ہاتھ مین تیغۂ برق زا
آب اشتقال نے پہلوانونکو اشارہ

کیا ابدال کوہ پیکر جھوم کر بڑھا اشتقال سے کہکر چلا کہ مین طلسم کشا کا سر لاتا ہون تین لاکھ فوج لیکر چلا
علم کو گردش ہوئی نشان فوج ہلا یہی نشان تھا کہ سردار برلے مقابلہ طلسم کشا آتا ہی ملکہ مہ جبین تخت سے
دیکھ رہی ہین باغبان نے خبر بھی دی کہ ایک پہلوان دیو پیکر قوی تن قوی من دعوی کرکے چلا ہے
تین لاکھ فوج سے اسد پر آگرا اسد کو دور سے ٹوکا کہ ای طلسم کشا مین تیرے مقابلہ کا مشتاق ہون
بدیع الزمان کو تاب نہ آئی مرکب باد رفتار کو صف سے نکالا ہی خدیو اسد نے چاہا کہ مامونجان بچائین
بدیع الزمان تیغۂ طلسم طہمورس دیو بند کھینچکر ابدال پر جا پڑے اُسنے کئی ہاتھ تلوار کے شاہزادہ بدیع الزمان
پر لگائے بدیع الزمان کا قصد تھا کہ وار کرون قاسم نوجوان نے گھوڑا بیچ مین ڈالدیا نور الدہر برائے
مدد پہونچے جیسے ہی بدیع الزمان نے قصد کیا کہ مین ابدال پر وار کرون قاسم نے آواز دی دیکھیے
وہ میرا حریف ہی اُسپر دست انداز نہو جیے گا بدیع الزمان نے ہاتھ مارا اسپر ابدال کی کٹی سپر اسکے سر کو
قلم کیا جگرگاہ تک تلوار پہونچی تھی قاسم نے قریب پہونچکر کمرگاہ پر ہاتھ مارا ابدال کے دو ٹکڑے ہوے
بدیع الزمان نے پلٹ کر آواز دی او خاوری مردہ کشی نہ چھوڑی جگرگاہ تک میری تلوار پہونچ چکی تھی
تو نے آکر کمرگاہ پر ہاتھ مار دیا قاسم نے کہا زبان بند کرو ورنہ پلارک افراسیابی کھنچی ہوئی ہاتھ مین ہی
اک ہاتھ مارونگا کہ سر اُڑ جائیگا بدیع الزمان نے کہا ای قاسم مجھے بھائی صاحب کا خیال ہی ورنہ ساری
سرکشی نکل جاتی قاسم نے کہا میرے ہی خوف سے تم آکر طلسم ہوش رُبا مین چھپے شیران دشت نبرد
لڑتے بھڑتے یہان بھی آگئے آب تمکو باندھکر سامنے دادا جان کے لیجاؤنگا دنگل رستم کا کبھی نام نہ لینا
بدیع الزمان نے کہا اگر خوشی سے مانگوگے تو الدہر سے زیادہ تمکو جانتا ہون اگر بانکپن کی لی تو مین

بہرام فلک سے نہین ڈرتا جو بدیع الزمان سے نگاہ ملاکر کہا قاسم آتشخو شعلہ مزاج نے او کشتی گیر
کہکر ہاتھ مار ہی دیا بدیع الزمان کو یہ یقین نہ تھا قاسم کے ہاتھ کی تلوار خود کو کاٹکر کاسۂ سر مین در آئی
بدیع الزمان نے جواب مین ہاتھ مارا سر قاسم بھی زخمی ہوا دونون زخم کھاکر جھومنے لگے قاسم نے کہا
بس سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ آج میرے ہاتھ سے مارے جاؤ گے مین طلسم نگارین فتح کرکے یہان آیا تم نے
طلسم ہوشربا مین کیا کیا قید مین بیٹھے رہے اسد نے آگر ہا کیا بدیع الزمان نے کہا او خاری مین نے
طلسم خورشید نگار فتح کیا کہ جو نصف ہوشربا تھا قاسم نے کہا خواجہ عمرو کے صدقے مین فتح ہوا ہوگا وہان
کا بادشاہ بھاگا اُسکو روک نہ سکے یہ کہکر دونون شیر پھر جھومتے ہوے بڑھے نورالدہر خاموش کھڑے
دیکھ رہے ہین جب قاسم نے پلٹ کر کہا بیٹے کو بھی بلاؤ نورالدہر نے ہاتھ باندھ کر کہا حضور مجھے
معاف فرمائیے مین تو آپکا بھی تابعدار اُنکا بھی غلام آپ ہی نے پرورش کیا عزت و آبرو حرمت فرمائی
قاسم پھر طرف بدیع الزمان کے پلٹا کہا کیون چچا جان دنگل رستم کا تو اب نام نہ لوگے بدیع نے کہا
کیون قضا آئی ہے اسد نے جو دور سے دیکھا ہر چند کہ اسد بدیع الزمان کے طرفدار ہین مگر یہان
طرفداری مناسب نہین ہے دوڑ کر سر اپنا زیر شمشیر رکھدیا کہا آپ دونون صاحب مجھے قتل کرین قاسم
سے کہا حضور میری لڑائی بگڑ جائیگی مجھپر احسان کیجیے دیکھیے وہ اشقال زرّین علم بڑھا قاسم نے کہا
اسکی کیا مجال ہے کہ تیز نگاہ کج ڈال سکے اے نظر کردہ بزرگان بڑھو تا بہ کنارۂ دریاے نیل پہونچا ئین آگے
مایوس نہو اسد نے ضبط کیا جواب نہ دے سکا خیال مین آیا اے اسد عمر پھر طعن و تشنیع رہینگے نانا جان
فرمائینگے تمنے قاسم کا پاس نکیا اُسوقت اسد نے ضبط کرکے یہ کلمہ کہا کہ آپکے سبب سے لڑائی فتح ہوجائیگی
قاسم خوش ہوگئے کہا اے نظر کردۂ بزرگان تم بے مثل و بے نظیر ہو ہم تمھارے ساتھ حاضر ہین یہ کہکر قاسم نے
زخم سر باندھا بدیع الزمان نے بھی زخم باندھا دست راست پر اسد کے بدیع الزمان گردن شکر شکن
سمت دست چپ قاسم تیغزن پشت پر نورالدہر بن بدیع الزمان یہ شیر زخم کھائے ہوے بپھرے
ہوے فوج روباہ پر جا پڑے شکار کھیلنے لگے **نظم مصنف**

دکھانے لگے اوج اپنا علم
نہنگان دریاے جرأت نشان

جوان اولالعزم شمشیرزن
بدیع الزمان گردن شکر شکن

ہراک دیو خصلت سے بڑھکر لڑے
تمر زوسن کلاک ہے گشت مین

چمکنے لگی برق تیغ دودم
لیے ہاتھ مین تیغۂ خونفشان
ہراک غول پر بیخطر جا پڑے
کہ تلوار چلتی ہے اب دشت مین

اُڑی خاک میدان ہوا گرد برد
تھکے خوف سے تیر چلتے نہ تھے
جو ترکش مین پیکان نظر بند تھے
مٹین گرز آہن کی سرکوبیان
جو کافر نہایت زبردست تھے
بشوکت بہ جرأت مہیائے جنگ
اسد قلب لشکر مین تھا حملہ ور
تڑپتے تھے سر سیکڑون ریت مین
یہ دریا مین شیرون کے جھیلے ہوئے

رخِ مہر گردون ہوا ڈر سے زرد
ہر اک تیغ بھی ڈر سے بیدم ہوئی
کہ پنجرے مین وہ مرغ پر بند تھے
نگہ خشمگین جب اسد کی پڑی
غضنفر کے نعرون سے وہ پست تھے
وہ حملے جوانمرد کے دمبدم
ہنر بر دمان نامی و نامور
گرے سر ہزارون لڑے نامدار
بہادر تھے جانون پہ کھیلے ہوئے

نیامون سے خنجر نکلتے نہ تھے
نہ نیزون کی باقی رہی سرکشی
ہوا خوف سے سر بسر یہ عیان
زرہ نے بھی میدان مین جھیلی کڑای
اُدھر قاسم خاوری بیدرنگ
لشا نہائے لشکر کیے سب قلم
قدم جم گئے شیر کے کھیت مین
بنا خون سے دشت کین لالہ زار
اسد نامدار بصد شوکت و وقار

اُڑتا پھرتا قلب فوج پر پہونچا اشقال زرّین علم نے علم زرین کو گردش دی تمام فوج کو ثابت ہوا کہ طلسم کشا اُڑتا قلب فوج مین پہونچا افراسیاب نے پہاڑ سے دیکھا کہ حقیقت مین اسد انتہا کا زخمدار ہے شوکت وجرأت مین فرق نہین سب صفون کو توڑ کر یہ دل تھا کہ قلب فوج پر پہونچا اشقال کے پہلوان جھپٹے کوئی اسد پر جا پڑا کوئی قاسم سے بڑھکر لڑا بدیع الزمان پروانہ وار گرد اسد پھر رہے ہین نور الدہر ہمیشہ سے عاشق جمال اسد نامدار ہین جو فوج نور الدہر پر بلوہ کرتی ہی مخمور سرخ چشم صف پر کھڑی ہوئی دعائین مانگ رہی ہی کہتی جاتی ہی اِس شیر کے دم سے فتح ہوئی ہمیشہ یہی جستجو تھی کہ جنگ دریائے نیل مین اِس شیر کو شریک کرون شکر خالق بے نیاز کہ عین وقت پر پہونچے بڑے بڑے پہلوان نامی اِس شیر کے ہاتھ سے قتل ہوئے پرے درہم وبرہم ہو رہے ہین قریب مخمور کے ملکہ بران شمشیر زن ایرج نوجوان کی یاد مین خاموش کھڑی ہین شگوفہ سحر ساز سے فرما رہی ہین دیکھو شگوفہ صاحبان اقبال ایسے ہوتے ہین مخمور گئین اپنے معشوق کو ہمراہ لیکر آئین ہمنے بھی خبر اُڑتی اُڑتی سُنی تھی کہ اس شیر دلیر صاحب شوکت وشان شاہزادہ ایرج نوجوان نے طلسم اسکندریہ کو فتح کرکے سمت ہوشربا قصد کیا ہم بدنصیب تھے وہ ایسے وقت پر کیونکر پہونچتے ہم مجبور ولاچار خبر بھی اُنکی نہ لی بقول مخفی نظم

مینویسم نامۂ از غم شکایت میکنم
خانۂ خود را بدست خویش قلت میکنم

راز خود با غمگسار خود حکایت میکنم
بسکہ چون مجنون جنون عشق بر من غالب است

میدہم بر باد ہر دم دفتری از عمر خود
در حریم کعبۂ لیلی زیارت میکنم

رو بہ آبادی نمی آرد دلِ ویران من	عمرہا شد عمر صرف این عمارت میکنم	ای سلامت رو فزن ننگِ ملامت بر سرم
کز سلامت خویش امن خود ملامت میکنم	رو بخاک آلودگی ہایم زگرد راہ نیست	تا جدا ام از تو بر سر خاک حسرت میکنم
از ندامت اشک حسرت میکنم وز دیدہ جمع	محفیا سامان صحرای قیامت میکنم	ملکہ بران یہ اشعار سامنے شگوفہ

کے پڑھکر رو رہی ہین یکایک قلب پر نوبت نقارے بجے ملکہ بران نے سر اُٹھاکر دیکھا اقطاع دو لاکھ فوج لیکر برائے مقابلہ اسد نامدار بڑھا نور الدہر کا سردار مہران قوی بازو تلوار کھینچکر اس غول پر جا پڑا کئی پہلوان قتل کیے اقطاع کی جونگاہ پڑی مہران پر جا پڑا خبردار کہکر ہاتھ مارا مہران کا شانہ نشانہ ہوا زخم تو اور بھی کھاے ہوے تھا غش آنے لگا اقطاع نے چاہا اس سردار کا سر قطع کرون نور الدہر نے وہین سے نعرہ کیا او نامرد کیا کرتا ہی نعرۂ نور الدہر نظیر حمزۂ صاحبقران بخشم و بقہر شہ ستارہ حشم شاہزادہ نور الدہر جس طرح عقاب شکار پر جاتا ہی تیغہ خارۂ شگاف سلیمانی چمکاتی ہوے صفون کو درہم و برہم کرکے بہ تعجیل تمام سامنے اقطاع کے پہونچے مہران قوی بازو کو ہٹایا اپنا سینہ سپر کردیا مخمور نے شانہ تھام کر ملکہ بران کا کہا حضور ملاحظہ فرمائیے اپنے سردار کے واسطے سامنے اقطاع کے پہونچ گئے دیکھیے مہران کو ہٹا دیا خدا اُس شیر کی جان بچائے ملکہ بران دیکھنے لگین اقطاع نے وار کیا نور الدہر نے تیغۂ خاراشگاف سلیمانی پر روکا اُجھاوے سے ہاتھ نکالا تیغۂ خاراشگاف سلیمانی کو چمکاکر آواز دی ایک وار مردان عالم کا تو قبول کر کیا نیم بسمل کو زخمی کرکے غرور کرتا ہی یہ کہکر ہاتھ تلوار کا مارا تیغۂ خاراشگاف چمک کے مثل برق جہندہ گرا اقطاع نے چاہا ہٹون برق سے کیونکر ہٹے سپر کے دو ٹکڑے کیے اقطاع کا سر زخمی ہوا اِس بیحیا نے پیچھے ہٹکر پھر وار کیا ابکی نور الدہر نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار اِسکی چھین کر پھینکدی دست حق پرست بڑھاکر کمر زنجیر کو تھاما زور کیا اقطاع کو لے اُٹھے صفون مین غریو ہوا کہ نور الدہر نے اِس دیو خصال کو اُٹھاکر پھینکا چورنگ ہوا ئی قلم کیا مخمور بے اختیار اُچھل پڑی ملکہ بران سے متوجہ ہوکر کہا یہ صف شکنی یہ تہمتنی کبھی کسیکو نصیب ہوئی یہ معین لشکر اسلام ظفر انجام صاحب شوکت و شان فتح کے نشان شاہزادۂ نور الدہر بن بدیع الزمان ہین وہ بیحیا کو مارا بران کو بڑا غصہ آیا کہا بوا مجھ سے کیا متوجہ ہو کر کہتی ہو لڑائی تو اسد غازی لڑ رہا ہی یہ کیا ایسا پہلوان تھا جسکے قتل پر تمکو یہ ناز ہوا انتہا کا زخمدار تھا اُسکو اُٹھا لیا ایرج نامے مین لکھا ہی کہ شاہزادۂ ایرج نوجوان نے ہفت منظر پر سب سرداران کو زخمی کرکے ایک پہاڑ پر گھیر لیا تھا مہینون سب گھر سے

رہے کسی کے کیے بھی کچھ نہو سکا جنکی آپ تعریف کرتی ہین یہ عشق مین قمر چہر کے بیقرار تھے دیوا قا قلیاس کر اُسکے قبضے مین قمر چہر تھین انکو تو اُٹھا کر اُسنے دریا مین پھینکدیا کچھ زور نہ چلا اُس شیر نے اُس دیو کی شاخ توڑ ڈالی اِتنے گھونسے مارے کہ ہفت منظر پر جا کر بیہوش ہو گیا پھر کبھی اِنکے مقابلے مین نہ آیا انشاء اللہ تاجرون سے خبر سُنی ہی کہ وہ شیر بھی لڑتا بھڑتا آتا ہی اگر اِس لڑائی مین وہ ہوتے کبھی اتنا طول نہ کھنچتا مخمور نے کہا طلسم ہوش ربا مین آنا دشوار ہی یہ شیر لڑتا بھڑتا آیا ہی بڑے بڑے شاہون نے راہ مین روکا شیر کہین روباہون سے رُکتے ہین انکو ایک بادشاہ روک لے گا برسون اُسی سے لڑا کرینگے بران نے جھلا کر منھ پھیر لیا کہا بوا مخمور تم مجھسے بات نکیا کرو قریب ملکہ بہار گلعذار کھڑی تھین یہ باتین سنکر ہنسین کہا بی مخمور ہمسے کلام کرو مقام افسوس ہی کہ بادشاہ جمجاہ اِس جنگ مین نہوے اِتنا طول نہ کھنچتا وہ ایسے دلیر ہین کہ سب صاحب اُنکے مطیع ہین بڑے بڑے معرکون مین لڑے مقام افسوس ہی کہ راہ نہ ملی اُس شہریار عالم پناہ کی رسائی نہوئی کوئی طلسم ہوشربا کا نام نہ لیتا اُنھون نے سلطنت بزور شمشیر لی

ہم بدنصیب ہجران دیدہ و آفت کشیدہ بقول زیب النسا مخفی نظم

گہ غبار الم و گہ الم دل باشم
منکہ صد حاتم طی در نظرم مثل گداست
باز پروانہ صفت در پی قاتل باشم

التجا بر در مخمور چو گو نہ نظر ایست
حیف باشد کہ گدا طبع و گدا دل باشم
سیر و کشتی عمرم چو بہ موج ای مخفی

تا بہ کی بر در امید چو سائل باشم
چند چون اہل صنم بر رہ باطل باشم
ہر نفس صد رہ گر از آتش عشقم سوزد
شرط انصاف نباشد کہ بہ ساحل باشم

یہ تینون عاشق تن سوختہ آتش رنج و محن ایسی ایسی باتون مین مصروف ہین جب نور الدہر نے اقطاع کو مار اسرداران نامی اِنکے اُسکی فوج پر گرے اشتقال زرین علم نے دیکھا ایک جوان مثل شیر گرسنہ فوج پر ہمارے گرا ہی ہنگامہ گیر و دار بلند ہا لیان فوج افراسیاب دردمند اب اشتقال نے طرف مقہور بن قہار کے دیکھا کہا ای رستم وقت زخمی ہونا جوہر جرأت ہی تو طلسم کشا کے ہاتھ سے زخمی ہوا قد و قامت و سطوت و صولت مین سب طرح تو غالب ہی طلسم کشا لڑتا بھڑتا آگیا ہی بڑھکر ٹوک لے قلب فوج پر کس دھوم سے طلسم کشا لڑا دل فوج کے ہلا دیے خون کے دریا جاری ہوے جو کہ شہنشاہ طلسم ہوشربا نے فرمایا تھا اُسکا ظہور ہوا قریب دریاے نیل ایک دریا کیا کئی دریا خون کے تیار ہو گئے آج تین شبانہ روز اِس شیر کو لڑتے ہوے دیکھ تو زخمون مین چور چور ہی اُسیطرح لڑ رہا ہی پلک نہین جھپکتی ہر چند کہ تیرون سے تمام جسم چھننا ہی مگر ہمہ تن چشم بنا ہی بڑھکر سر کاٹ لے یہ سُنکر مقہور

بن قہار مثل فیل جھومتا ہوا طرف اسد غازی کے چلا اسد نامدار چاہتے ہین مین اپنے کو برابر اشتقال زرین علم کے پہونچاؤن بدیع الزمان سینہ سپر کیے ہوے لڑ رہے ہین غضنفر بھی شیرانہ ونہنگانہ لڑ رہا ہی ہرچند کہ زخمدار ہے یہی چاہتا ہی کہ سب سے آگے بڑھ کر اشتقال کو مارون اسکے ساتھ کے جوانون نے گھٹنے ٹیک دیے ہین منھ نہین پھیرتے ادھر بدیع الزمان و قاسم مین چشمک ہوئی اِن دونون شیرون نے دست راست و دست چپ کے مجمع متفرق کیے اسد نامدار نے جو اتنی مہلت پائی تیغہ برق مثال چمکاتا ہوا چلا تھا کہ اشتقال پر جا پڑون کہ مقہور بن قہار کو اشتقال نے غیرت دلائی مثل دیو خشمگین چنگھاڑتا ہوا اسد پر جا پڑا آتے ہی ہاتھ تلوار کا مارا خواجہ عمرو پہلوے اسد مین شمشیر زنی کر رہے ہین خواجہ نے بھی آج انتہا کے زخم کھاے اسد کا منھ اور طرف تھا تیغہ برق مثال سر پر چمکا عمرو نے آواز دی ای نور نظر بچنا اسد نے سر کو بچایا تیغہ مقہور گردن پر گھوڑے کی پڑا گردن مرکب اسد کی قلم ہوئی اسد زمین پر آیا مقہور نے اسد کو سامنے زمین تلوار کے لیا اُس وقت اسد نے بیٹھ کر پلٹ کا ہاتھ مارا دونون پانؤن کر گدن مقہور کے کٹے یہ بھی زمین پر گرا اسد کو زخمدار پایا اور پیدل بھی ہی تلوار پھینک کر لپٹ پڑا قاسم و بدیع الزمان و نور الدہر گھبرا گئے کہ اسد کا حال ابتر ہی وہ بچیا کلان افسر ہے تینون شیر کود پڑے گرد ملے اسد کے ہمراہیان مقہور کو ہٹایا انتہا کی اُس مقام پر خونریزی ہوئی اسد نامدار لپٹتے ہی مقہور کو لے دوڑا دیو خصال کو تھمنے ندیا بدیع الزمان و قاسم داد مردی و مردانگی دے رہے ہین دس قدم پر لا کر اسد نے ہکہ مارا مقہور کے دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوے سب جوانون نے دیکھا کہ اسد نے مقہور کی کمر مین ہاتھ ڈالا زور کرکے لے اُٹھا سب نے سُنا کہ اسد کے زخمون کی چڑ چڑانے کی آواز آئی حال اسد پر چشم زخم سے اشک خونی بہ رہے تھے وہان زخم آفرین صد آفرین کہ رہے تھے اسد نے اُس پہاڑ کو اُٹھایا چرخ دیکر زمین پر مارا کود کر چھاتی پر سوار ہوا ثابت ہوتا تھا کہ بر سر کوہ ستارہ سحری چمک رہا ہی اُس حال مین بھی بزرگونکا چلن نہ چھوڑا ہدایت مذہب حق سے منھ نہ موڑا فرمایا کہ ای مقہور شناخت مین پروردگار کی کیا کہتا ہی مقہور نے کچھ جواب نہ دیا اسد نے گردن کھینچکر پھینک دی جھوم کر لہراتا ہوا اُٹھا عبد وش دشت پیما و منہاج گرہ پیشانی بھی بڑھ کر اشتقال کے علمدار ہین عبد وش اسد کو پیدل دیکھ کر گینڈے سے کودا منہاج بھی بڑھا منہاج کو بڑھ کر بدیع الزمان نے دو ٹکڑے کیا سالار عربدہ جو کو قاسم نے مارا اشرار

تند خو ہاتھ سے نور الدہر کے واصل جہنم ہوا اسد نے عبدوش کو مع علم قلم کیا نشان فوج کے سرنگون ہوئے
شکست فاش ہوئی ملازمان افراسیاب کو بھاگنے کی تلاش ہوئی بدیع الزمان نے اسد کو مشکل
گھوڑے پر سوار کیا زخمونکو سر کے اسد نے باندھا بلوہ جو سرداروں کا ہوا کہا یہ اشتقال کا تخت
چھوڑ کر بھاگے اشتقال پکار رہا ہے ارے یارو طلسم کشا آپہونچا کہاں بھاگے جاتے ہو کہ اسد سر پر
اشتقال کے پہونچگیا اُسنے ہاتھ مارا اسد نے اُس عالم زخمداری مین نعرہ کرکے ہاتھ مارا کہ اشتقال
کے بھی دو ٹکڑے ہوئے اب فوج بالکل بے سردار ہوئی بھاگو بھاگو کی پکار ہوئی افراسیاب نے جو یہ
ہنگامہ دیکھا غصے مین پہاڑ سے پھاندپڑا اُدھر سے شہنشاہ لاچین و کوکب و جہاندار وغیرہ آمادہ
کھڑے تھے نازنینان حور پیکر مخمور وغیرہ شیران دشت نبرد کوکب و جہاندار و عمار و باغبان
افراسیاب پر چلے آسمان سے آواز آئی ارے کیوں ناحق جان دیتا ہے یہ مقام دریائے نیل ہے
کون کسکا کفیل ہے سب نے دیکھا آفات چہار دست تڑپ کر گری افراسیاب کنتا تھا جو اس
لڑائی سے منھ نہ موڑونگا آفات نے کہا او نادان میرے چاہنے والے کا نامہ آگیا یعنے نقابدار
سیہ پوش مین نے لشکر کوہ زبرجدی سے اُتارا نقابدار بھی چل چکا چالیس جوانان روئین تن و نقابدار
صف شکن ملکر ایکدن مین سبکو قتل کرینگے طلسم کشا بھی انتہا کا زخمدار ہے مہینوں مین صحت پائیگا
جب برائے امتحان قریب دریائے نیل جائیگا ہم مہلت کیوں لینے دینگے یہ کہکر افراسیاب و حیرت
کو پنجے مین دبا کر لے اُڑی کافر جب سامنے سے بھاگ گئے اسد و بدیع و قاسم و نور الدہر و غضنفر
شاخہائے نخل پر ہاتھ رکھکر بیہوش ہو گئے لاچین سر پیٹتا ہوا قریب اسد آیا دیکھا خواجہ عمرو بھی انتہا کے
زخمدار شانہ تھامے اسد کا کھڑے ہیں سرداروں نے آکر ان سب کو گود مین لیا ہودا ر پر سوار کیا خواجہ
کا ہاتھ لاچین نے تھاما چوتھے دن اس لڑائی سے یہ شیر واپس ہوئے کسی مین طاقت کلام نہین
ساحروں نے سبکو اُٹھایا بارگاہ زربفتی اشتقال کی جو استادہ تھی اُسمین آکر داخل ہوئے تعجیل تخت وغیرہ
آراستہ کیے آج خواجہ بھی اسقدر منتشر و زخمدار تھے کہ خزانے لٹتے خواجہ دست انداز نہوئے اسد کے
ساتھ بارگاہ مین آئے سب نے بیٹھکر اسد کی زخم دوزی کی خواجہ نے دیکھا سب سے زیادہ لاچین
بیقرار ہے خواجہ سے کہا اے لاچین خدا نے بڑا فضل شریک کیا اتنی بڑی لڑائی فتح ہوئی لاچین رونے
لگا کہا خواجہ برائے خدا روزنامچہ میرا مجھے نکال لیجیے سب کے کہنے سے عمرو نے روزنامچہ نکالا اُسمین صاف

تحریر تھا کہ جسوقت فوج غیر ساحر قریب دریائے نیل شکست کھائے طلسم کُشا پر واجب ولازم ہی کہ چار پہر توقف کرے بوقت سحر فوراً کنارے دریائے نیل کے جاکر امتحان اقبال مین معروف ہو آیندہ جیسی تحریر ہو موافق احکام روزنامچہ کے پابند رہے قلعہ زمہریر تک رسائی ہوگی اگر تامل کریگا کوئی ایسی افتاد پڑیگی کہ بارہ برس تک طلسم کُشا تباہ وبرباد رہیگا لاچین نے یہ مضمون پڑھکر کہا خواجہ آپکو اسد کے ساتھ جانا پڑیگا آپ اسقدر بیقرار اسد انتہا کا زخمدار ہیجکو کیونکر امتحان اقبال ہوگا قلعہ زمہریر پر بہت سخت لڑائی پڑے گی وہان سوائے آپکے کوئی اسد کے ساتھ نہوگا شاید آپ بھی ہمراہ نہون اسد یکہ وتنہا تا بقلعہ زمہریر پہونچے اسوقت تک شہزادہ بیہوش ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ یہ بوقت سحر کشتی پر سوار ہون اور سر ہمزاد ابیر دمت اندانہ ہون یہ سرداران تہمتن جانباز سرفروش بدیع الزمان وغیرہ جو آگئے وہان یہ بھی ساتھ نہ جاسکین گے کیونکر نہ بیقرار ہون یہ ذکر تھا کہ اسد نے آنکھ کھول دی اُس زخمداری مین اُٹھ بیٹھا کہا ای لاچین نہ گھبراؤ مین اسیوقت دریائے نیل پر جاؤنگا سالہا سال کا ریاض ضائع کردونگا اب مجھہ مین فراق والدین کی تاب نہین ہی ان کلمات حسرت آیات پر اسد کے خوشی کیسی بارگاہ مین شور گریہ وزاری بلند ہی زخم دوزی سب کر رہے ہین پٹیان مرہم کی چڑھا ہین غرضکہ جملہ سرداران نامی وگرامی کا علاج ہوا کہ ان سبکا حال وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان دریائے نیل داخلہ ہونا اسد کا دریائے نیل مین بہ جستجوے زمہریر جادو وحال خواجہ عمرو ساتھہ دینا اسد کا ودیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

ساقی دریادلی کا ہو دور
اب جوش پہ موجۂ سخن ہے
کشتی عقل کا سہارا
لڑ لین گے اگر ہو جان باقی
ساقی تو جنگ سے جھکا دے
دے بادۂ لالہ گون کا اک جام
ای بلبلِ کلک ہان چہک جا
روشن ہی قمر بیان رنگین

باطن پہ طلسم کے کرون غور
ہی جوش پہ موج طبع موزون
اس بحر کا دور ہے کنارا
اب جان پہ ہمکو کھیلنا ہے
کیفیت بحر کا بتادے
رنگین مزاج ہون شرابی
ہو باغِ سخن مین نغمہ پیرا
پہلو کوئی نظم کا نہ چھوٹے

ہان بحر کلام موج زن ہے
قطرہ ہو تو بحر سے ملا دون
دریا مین ہے امتحان باقی
دریاے محیط جھیلنا ہے
ای ساقی جم حشم دل آرام
بھر دے کوئی پھول ہی گلابی
آغاز ہو داستان رنگین
اب مرحلۂ طلسم ٹوٹے

مشتاق ہین ناظرین خوش ذات ۔ ہردم ہی خیال جنگ آفات ۔ آفات و بلا کا سامنا ہے
ہم سینہ سپر ہین خوف کیا ہی ۔ ہے دیو مہیب فیل و بد خو ۔ آمادہ ہے زہر پر جادو
اُس جنگ مین شوکتین عیان ہون ۔ ہی لطف کہ صاف سب بیان ہون ۔ ہو بحر کلام کی روانی
ہی جوش بہ رنگ قصہ خوانی

جہرہ گر قاران محیط داستان وجوہ شناوران دریای شوکت و آبرو بحر ذخار بیکنار سحر کو بعد جستجو یون طی کرتے ہین شعر اُستاد سخنوران ذیجاہ + لکھتے ہین یہ داستان دلخواہ افراسیاب جادو کو آفات چہاردست لیکر باغ سیب مین آئی اُسی وقت طائران سحر نے خبر دی کہ لشکر اسد مین ماتم برپا ہی اسد انتہا کا زخمی ہے لاچین کو تردد ہی روزنامچے مین یہ مضمون نکلا ہی کہ بعد چار پہر کے طلسم کُشا کو دریا مین داخل ہونا چاہیے اسد اس لائق نہین ہی کہ دریا مین یکہ و تنہا داخلہ کرے یقین ہی شب کو تڑپ تڑپکر مر جاے سب شہزادیان بیقرار لاچین بھی روتا ہوا باہر آیا تھا ہر ایک کا یہی قول ہی کہ اسد نہ جاسکے گا اِسوجہ سے ماتم برپا ہی آفات نے کہا اے افراسیاب اگر کل بوقت سحر اسد نہ گیا چار پہر بھی ٹال کیا ابر سوسنی حائل ہوگا بارہ برس تک پھر ممکن نہین ہے کہ کشتی پر سوار ہوسکے دریا بھی نابود ہوگا ہزارون آفتین طلسم کُشا پر آئین گی حقیقت مین طلسم کُشا اُس لائق نہین ہی یہ ذکر تھا کہ نامہ نقابدار سیہ پوش کا پہونچا کہ اے شہنشاہ طلسم ہوش رُبا مین چالیس جوان روئین تن ہمراہ لیے بموجب آپکے حکم کے آفات کو ساتھ لیکر براے مقابلہ مسلمانان جاتا ہون خوب آپ آگاہ ہین کہ سحر مجہپر تاثیر نہین کرتا تیر و تفنگ سے مجھکو خوف نہین اگر طلسم کُشا لوح بھی پا جاے مجھپر دست انداز نہوسکے اب آپ کسی مقدمے مین تردد نہ کیجیے خوشی سے چہرہ افراسیاب کا شگفتہ ہوگیا کہا بدہ آپ جایئے نقابدار بہادر کوہ زبرجدی تک پہونچ چکا با دولت بھی آتے ہین آفات تو اُسی وقت روانہ ہوئی افراسیاب لشکر کی تیاری مین مصروف ہوا عیار بچیون کو واسطے خبر کے روانہ کیا خود تدبیر لشکر کشی مین تھا کہ خبر آئی فولاد آتش ریز مجاور قبر سامری بعد شدومد آ پہونچا افراسیاب واسطے تعظیم کے اُٹھا فولاد نے آکر افراسیاب کو گلے سے لگالیا کہا کیون شہنشاہ خیر تو ہی افراسیاب نے تمام کیفیت بیان کی فولاد نے کہا مین جاکر کُل کا خاتمہ کرون یہ ذکر تھا کہ نامہ لقا کا آکر پہونچا یہی تحریر تھا کہ کیون او نالائق براے قدمبوسی نہ آیا کسیکو براے مدد بھی نہین بھیجا قدرت تیرے طلسم کو مٹادینگے افراسیاب نے کہا اے مجاور قبر سامری تم جاکر قدرت

کو راضی کرو خیال کرلو کہ جب قدرت مٹائین آٹھ پہر تقدیر خلاف کرنے مین مصروف ہین فتح ہو نیکی کون
صورت ہی اپنے کو بچانا غرور نکرنا مابدولت بھی وقت پر آئینگے اب یہی ارادہ ہی کہ یکہ و تنہا آکر لشکر حمزہ
کو مٹاؤن زور سحر اپنا قدرت کو دکھاؤن فولاد آتش ریز یعنے مجاور قبر سامری مع ساٹھ ہزار فوج کے سمت
کوہ عقیق روانہ ہوا افراسیاب اسیوقت حیرت کو ساتھ لیکر بر سر کوہ زبرجدی آیا دیکھا نقابدار مع
چالیس جوان روئین تن ہمراہ بارگاہ مین بیٹھا ناچ دیکھ رہا ہی آفات چہار دست خاطر مین مصروف
نقابدار برلے تعظیم اُٹھا افراسیاب نے سب کیفیت بیان کی نقابدار سیہ پوش ہنسا کہا آپ
میرے حال سے بخوبی آگاہ ہین سامری و جمشید نے مجھکو زندہ جاوید کیا مین مر نہین سکتا یہ جوانان
روئین تن مابدولت صف شکن تیغ و تیر تاثیر نہین کرتا سحر ایک شعبدہ ہی اُس کی تاثیر مابدولت پر
کہان اگر طلسم کشا میرے سامنے آئیگا اُس سے تو سب مغلوب ہین وہ وار کریگا غائب ہوجاؤن گا
سامری و جمشید نے اپنی قدرت کا نمونہ مجھکو قرار دیا ہی آپ نے مجھکو اطلاع کی بے ایکدفعہ مین سب کا
خاتمہ کردون گا تمھاری دادی جان سحر کرین گی مین تلوار سے قتل کرون گا یہ چالیسون جوان ہنگامے
ڈالدینگے آپ تخت پر سوار ہو جیے افراسیاب و حیرت تخت پر سوار ہوے آفات مقدمۃ الجیش
نقابدار سپہ سالار اس شوکت و شان سے لشکر بحساب لیکر چلے پہونچنا اُن کا عنقریب ہوگا یہان
لشکر مین اسد نامدار کے سب قلق بھر جاگے اسد کے جسم پر پٹیان مرہم کی چڑھائین بدیع و قاسم
بھی انتہا کے بیقرار ہین غضنفر کا قول ہی کہ مین قبلہ و کعبہ کے ساتھ ضرور جاؤن گا لاچین
نے جواب دیا ای شیر بیشہ جرأت اگر جانا ممکن ہوتا ہم لوگ دامن دولت کبھی نچھوڑتے سایہ سان
ساتھ رہتے طلسم باطن کی جفائین سہتے اب تو احکام روزنامچہ سپہر بجری کی پابندی ہی وہ رات
آنکھون مین کٹ گئی مہر عالم افروز دریاے نیلگون سپہر مین شناوری کرکے جہاز فلک چہارم پر
بعہدہ ناخدائی سوار ہوا زورق ہاے ضیا و شعاع گرد اگرد دریاے نور نے تمام عالم سیراب
کیا لشکر اسلام مین صداے تکبیر بلند ہوئی اسد نے اُٹھکر بمشکل نماز پڑھی خواجہ کا بھی یہی حال
ہے کہ ضبط کرکے بستر خواب سے اُٹھے اسد نے نماز پڑھکر سلاح طلب کیے سب شہزادیان رو رہی
ہین اسد نے خود سر پر رکھا عاشقان جمال انور کے سر مین درد سر پیدا ہوا اسد نے زرہ پہنی
مہ جبین نے کڑی جھیلی اسد نے تلوار کمر سے لگائی چاہنے والون کے کلیجون پر شمشیر مصیبت

پھری سپر کو پشت پر دیکھا آنکھون مین اندھیرا آگیا کمان کیانی دوش پر ترکش کو حمائل کیا تیر غم و الم کا
کلیجون پر سب کے پڑا اسد نے مسلح ہوکر فرمایا ہم سب صاحبون سے رخصت ہوتے ہین اُسوقت
بدیع الزمان و قاسم وغیرہ کی بیقراری معشوقان پری چہرہ کی اشکباری آگے آگے اسد نامدار
عقب مین یہ سب سرداران نامی روتے ہوئے عمرو نے روزنامچۂ میر بجر اسد کے ہاتھ مین دیا اسد
چند قدم بڑھے قطرات خون زرہ سے ٹپکنے لگے زخمون پر صدمۂ عظیم پہونچا اِس شوکت و شان سے
قریب دریاے نیل پہونچے ابرسونی کو جنبش ہوئی طائران زمزمہ سرا کو ہوش اُڑانے کی کوشش ہوئی
لاچین نے بعد مشقت ایک کشتی لاکر دریا مین چھوڑی کہا ای شہریار بسم اللہ ناخدای عالم آپ کا کشتیبان
ہی حاکم بحر و بر آپکا نگہبان ہی یہ ظاہر تھا کہ نوجوان کا جنازہ جاتا ہے ملکہ مہ جبین و لالان خونقباد ملکہ
لعل شخندان و معراج قطرہ زن و گلنار گلنار پوش و ناہید یہ سب شہزادیان عاشقان جمال
اسد نامدار چیخین مار کر روتی ہین اسد نے روکر فرمایا آپ لوگ ہمارے ہوش اُڑاتے ہین ہم تلاش
لوح مین جاتے ہین اِس رونے کے عوض مین دعا کرو کہ مشکل آسان ہو حقیقت مین حال میرا ابتر ہی دیکھیے
لڑائی مین کیا ٹھہرے وہ بے نیاز دستگیری کریگا جنگ مین سیرون خون جسم سے جاری ہو چکا یہ فرماکر
اسد نے کشتی چھوڑی کشتی دریاے قہار مین مثل ہلال شب اول جاتی تھی ایک ہاتھ مین روزنامچہ جب کشتی بڑھی
تمام اہالیان فوج دیکھ رہے ہین ہاتھ سب کے واسطے دُعا کے بلند ہین غریب بزہ اپنے سردار کی دردمند
ہین ابرسونی نے چرخ مارا طائرون نے زمزمہ سرائی کی صاف یہ آواز دیتے تھے کہ ای طلسم کُشا اے
جوان یکتا دنیا مقام عبرت ہی اب اختتام شوکت ہی چند ساعت مین رنگ عالم دگرگون ہوتا ہی ہنسنے والا
سر پر ہاتھ رکھکر روتا ہے کتب مین یہ بند مسدس تحریر ہے صاف صاف تقریر ہے بند مسدس

ہمنے دیکھا ہے تواریخ مین اے اہل نظر		ہاتھ رکھے تھے سکندر نے کفن سے باہر
وجہ ہوا اسکی یہ ظاہر عقلا کے اوپر		یعنے وہ کہتا تھا یہ دست تہی دکھلاکر

زادرہ ہیچ نداریم چہ تدبیر کنیم
سفر دور و دراز یست و ما بیخبریم

چند ساعت کا آیند و روند مین پس و پیش ہی سلطنت و لیاقت کی عبث ہوس ہی بڑے بڑے بادشاہ
کیا ہوے گردش فلکی سے مٹے جنکے آگے نوبت نقارے بجتے تھے انجام مین یہ نوبت ہوئی دفن و کفن

بھی ممکن نہوا حسرت و یاس لیکر پردۂ دنیا سے اُٹھے وزیر و امیر ساتھ نہ گئے قبر مین تنہائی کسی نے خبر بھی نلی نظم

ناسازی زمانہ کہیے کہاں کہاں تلک | بیزار ہوگئی ہی جسم حزین سے جان تک | رکھکر لحد مین مردہ کوئی نہ پاس ٹھہرا
خویش و عزیز سارے بس تھے فقط یہاں تلک | دیگر۔ بعد مرنے کے یہ کھُلا ہم پر | خاک کے نیچے خوب بستی ہے
ابر رحمت اگر نہین ای برق | بیکسی گور پر برستی ہے | فلک نیلگون شامیانہ شمع مزار کے

رونے کا افسانہ کسی نے دو پھول بھی قبر پر نرکھے کسی نے فاتحہ بھی نہ پڑھا جنکی محبت پر ناز تھا وہ تقسیم وراثت کی فکر مین رہے اِس مرنے والے نے تنہائی کے ظلم سے اہل و عیال نے بھی ساتھ نہ دیا اقارب کا کیا ذکر اِس غریب مسافر کے کسیکو زادراہ کی فکر نہوئی انجام بخیر ہونے کی تقریر نہوئی زندگی مین اگر کسی نے فوت کا نام لیا اُسکو دربار سے نکلوا دیا انسان کو مناسب ہے ہر وقت کفن کی فکر کرے مرنے کا ذکر کرے اپنی قبر خود بنوائے اپنے انجام کا خیال رہے جو نہ کرے گا وہ بہت پچھتائیگا اے طلسم کشا پلٹ جا کیون اپنی جان دیتا ہی پلٹ جا زمہریر سے مقابلہ دشوار ہے وہ ساحر نامدار کنارے چھپکر بیٹھا ہی اُسکے منھ پر چڑھنا اپنی حد سے بڑھنا سراسر عقل کے خلاف ہی تو جری بہادر صاحب انصاف ہی کبھی کسی طائر نے آواز دی کیون خواجہ تم اپنے فرزند کو نہین سمجھاتے کہ اپنے کو مبتلاے بلا نکرو اسد کو پھیر لیجاؤ تجھ ایسا عقیل و فہیم ایسا نادان ہوا تم نے تو مال عالم زنبیل مین جمع کرلیا خوف خدا دل سے بھلا دیا اُس مال کو نکالکر راہِ خدا مین صرف کرو ورنہ یہ سانپ بچھو بنکر لپٹین گے بہت پچھتاؤگے عمرو کو محویت خوف خدا دلبر طاری اسد کو بیقراری اسد نے گھبراکر کہا چھوٹے نانا جان بڑے افسوس کی بات ہے کہ حیوان انسان کو سمجھائین چند ساعت کی حیات ہی یہ سرکشی کیا بات ہی پلٹ چلیے حقیقت مین شرم کرنا چاہیے جانور ہمکو تمکو سمجھاتے ہین لاکھون بندگان خدا کی خونریزی ہوگی مین تو ضرور پلٹ جاؤنگا اس سرکشی سے کیا فائدہ عمرو نے کہا بیٹا سچ کہتے ہو یہ کہکر چاہا کہ کشتی کو پھیرین شہنشاہ لاچین نے جو یہ معرکہ دیکھا بیقرار ہوکر آواز دی ای شہنشاہ اقلیم عیاری و ای تاجدار ملک طراری اِن جانورون کی آواز نہ سماعت فرمائیے حقیقت مین دنیا ناپائدار ہی ہمیشہ تاجداران اولوالعزم مصروف جنگ و جدل رہی اگر شمشیر زنی نہ کی عملداری مین خلل رہے طلسم کشا کو ہوشیار کیجیے یہ کشتی کشتی حیات ہی طوفانی نہ کیجیے آبرو بچائیے روزنامچہ سیر بحر ملاحظہ فرمائیے یہ سُنکر عمرو نے کہا ای فرزند روزنامچہ ملاحظہ کرو کشتی کو دریا سے نہ پھیرو اسد نے ہوشیار ہوکر روزنامچہ سیر بحر کمر سے نکالا ملاحظہ کیا صاف تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم و سیّارا این

عجائبات طائرون کی زمزمہ سرائی پر خیال نہ کرنا یہ نمود بے بود طلسم ہے بڑے بڑے شاہان جلیل نے یہان دھوکے
کھائے کشتی کو وسط دریا مین پہونچا و خیال کرکے دیکھو سر ہمزادان نظر آئینگے اپنے وحدہٗ لاشریک
کو یاد کرکے ہاتھہ ڈالو جس سر پر ہاتھہ پڑے وہی صاحب لوح طلسم ہی اسد نے خواجہ سے کہا روزنامچے مین
یہ تحریر ہے صاف صاف مضمون دلپذیر ہے عمرو نے کشتی کو بڑھایا بیچ دریا مین پہونچے طائرون نے زیادہ
غل مچایا ایک طائر ہفت رنگ نے آواز دی ای طلسم کشا تو بہادر یکتا ہے ہمارے سمجھانے کا خیال
نہ آیا ناپائداری دنیا پر تصوّر نہ فرمایا دیکھو ابھی خیر ہے آیندہ پچھتاؤ گے جستجو سے دریا مین کچھہ دستیاب نہوگا
گو ہر مدعا سے اصلی ہاتھہ سے جاتا ہی اسد نے جو روزنامچے کو ملاحظہ کیا ثابت ہوچکا کہ طائر دھوکا دیتے ہین
دریا مین آبرو لیتے ہین ماہیت اصلی سے آگاہ ہونا چاہیے بعد امتحان حال کھلے گا یہ ذکر تھا کہ موجہ دریا بلند
ہوا دیکھا سات سر ہمزادون کے چیخ مارتے ہوے دریا مین پیدا ہوے سر مصور مرجھایا ہوا سر لاجین
پر رونق سطوت و صولت سر افراسیاب پر مردنی چھائی ہوئی سب کے بیچ مین سر زمہریر جوشان و
خروشان کبھی ظاہر ہوتا ہی کبھی مخفی ہوجاتا ہی اسد نامدار نے کشتی کو بڑھایا روزنامچے کو کمر مین رکھا عمرو کو
بھی جوش آیا کہا ای نہنگ بحر جرأت بسم اللہ وقت امتحان ہی سرکشان ہوشربا پر تمھارا احسان ہے اسد
نے بسم اللہ کہکے سر زمہریر پر ہاتھہ مارا انہین معلوم اسمین کیا سر تھا اور سب سر خود سر تھے سامنے سے
نکلگے سر زمہریر ہاتھہ مین آیا اسد نے اٹھالیا لاجین سر کوہ سے یہ معاملہ دیکھہ رہا تھا جیسے ہی اسنے
دیکھا کہ سر زمہریر اسد کو دستیاب ہوا آواز دی ای شہریار بسم اللہ خدا آپ کو مظفر و منصور کرے اسد نے
فوراً اپنے کو دریا مین گرادیا اسد کے ساتھہ ہی عمرو بھی آنکھین بند کرکے پھاند پڑا دونون نے گرتے گرتے
آواز دی فرد درین دریاے بے پایان درین طوفان شور افزا + دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسہا +
اسد و عمرو پھاندے موجہ آب بلند ہوا لاجین وغیرہ رنجیدہ کبیدہ ہو پلٹے لیکن ملکہ لعل سخندان عاشق
جمال اسد نوجوان نے زانو پر ہاتھہ مارا مواج قطرہ زن سے کہا ای مواج مقام افسوس ہے کہ زمہریر
سے مقابلہ پڑے اور کوئی خیر خواہ دولت ہمراہ رکاب نہو اور بھی مقامات سخت و صعب ملینگے اگر شاید
لڑبھڑ کر لوح بھی لی ہزارہا دشمن موجود ہین قصد کرینگے بمکر و حیلہ لوح چھین لین ہم تو جاتے ہین ابھی کو
خدمتمین شہزادے کی پہونچاتے ہین یہ سنکر مواج کو بھی جوش آیا ملکہ لعل نے پر پرواز پیدا کیے طاؤس پر
سوار ہوکر ایک جانب نکل گیئن مواج بھی ایک جانب قطرہ زن ہوئی ایک جانب سے ملکہ بہار کو

باغ لشکر مین رہنا ناگوار باغبان نے کہا اے بہار خدا حافظ ہم تعاقب طلسم کُشا مین جاتے ہین باغبان و بہار بھی ایک جانب چلے شہنشاہ لاچین نے ملکہ مہرخ سے کہا آپ لشکر سے ہوشیار رہیے مین بھی تعاقب مین طلسم کُشا کے جاؤنگا انشاء اللہ دونون طرف کی خبر لونگا لاچین کے کہنے پر سب سردار آمادہ ہوے ہر ایک سردار کا یہی قول تھا کہ لشکر مین نرہین عقب مین اپنے آقائے نامدار کے جائین کہ سامنے سے چرند و پرند دوڑے ہوے آئے عرض کی حضور اب سب سردار لشکر سے جانیکا قصد کرتے ہین افراسیاب بر سر کوہ زبرجدی پہونچا آفات و نقابدار کو لیکر بڑے قہر و غضب مین آتا ہی ہمنے اپنے کانون سے سُنا وہ مغرور کہتا تھا کہ مین جا کر صاحبقران کا بھی خاتمہ کرونگا خداوند کو راضی کرنا منظور ہے اب تو خود تخت پر سوار ہی آفات لشکر کی علمدار ہے نقابدار سپہ سالار ہے یہ سُنکر شہنشاہ لاچین کو سناٹا آگیا کہا ملکہ مہرخ بڑا غضب ہوا اگر یہ نقابدار آکر لڑا کوئی اسکے ہاتھ سے زندہ نہ بچے گا اب مین لشکر سے نہ جاؤنگا شہزادہ بدیع الزمان و نور الدہر و قاسم و غضنفر عزیزداران اسد بلکہ روح روان صاحبقران یہان موجود ہین انکی حفاظت طلسم کُشا سے زیادہ چاہیے وہ طلسم کُشا ہین اُنپر کوئی دست انداز نہین ہوسکتا اگر ان مین سے کیسکا موئے جسم بیلا ہوا طلسم کُشا کو بہت شاق ہوگا یہ شیران دشت نبرد کیسکے مقابلے سے روگردانی نہ کرینگے یہ کہکر لاچین و الاتکمین و سرداران ظفر قرین روتے پیٹتے طرف اپنی بارگاہ کے پلٹے لشکر ظفر اثر فروکش ہوا اسد نامدار اس تموج آب سے نجات پاکر زمین پر پہونچے خواجہ تو الگ گرے کہ انکا ذکر وقت پر کیا جائیگا اسد نے دیکھا صحرائے سبزہ زار نواح دلکشا ایک مرکب باساز و یراق مرصع کار صحرا مین بگدھریان کر رہا ہی اسد کو دیکھکر وہ مرکب کلائیان مارتا ہوا دُم سے چنور کرتا ہوا بہ تیز روی قریب اسد آیا اسد نے دیکھا یہ مدد غیبی و تائید لاریبی سواری ملی بسم اللہ کہکر پشت مرکب پر سوار ہوے گھوڑا انکا طرارے بھرتا ہوا ایک جانب چلا چشم زدن مین کئی سو کوس نکلگیا ہوا سے بھی چند قدم آگے آیا ہر چند اسد روکتے ہین وہ برق کردار نہین رُکتا تھوڑے عرصے مین سامنے ایک قلعہ کے آکر پہونچا دیکھا قلعہ سر بفلک کشیدہ گولہ انداز بر سر قلعہ بیٹھا ہی توپین لگی ہوئی ہین ایک جوان دوربین ہاتھ مین اسی طرف دیکھ رہا ہی جیسے ہی اُسکی نگاہ اسد پر پڑی پکار کر آواز دی یارو ہوشیار ہوجاؤ طلسم کُشا آپہونچا اسد نے روزنامچے کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اگر صحرائے زمہریر مین پہونچو مرکب شبگین ممکن ہو اُسپر سوار ہونا اپنے کو سامنے قلعۂ زمہریر کے پہونچانا اب کام ہی جرأت صاحبقرانی

کا بشوکت تمام قلعہ کو فتح کرو اسی قلعہ مین زمہرپر رہتا ہی ہر چند اپنے کو بچائے مگر اُسکو قتل کرو لوح و مہرہ
حاصل ہو فتح ہی طلسم کی تدبیر ہو اسد نے یہ دیکھکر روزنامچہ کمر مین رکھا قبضے پر ہاتھ رکھکر نعرہ کیا ای اہالیان
قلعہ دروازہ کھولدو کشیوۂ جرأت یہ ہی کہ بیرون قلعہ آکر مقابلہ کرو مثل عورتون کے پردۂ قلعہ مین نہ چھپو
یہ جو اسد نے نعرہ کیا برج قلعہ تھرائے گولہ اندازون نے توپ کو سیدھا کیا جواب مین توپین مارین
اسد نعرہ کرکے چلا قلعہ کا پھاٹک بھی کھلا تین لاکھ جادوگر نکلے اسد پر سحر کرنے لگے جب سحر اُنکے باطل
ہوے اسد پر نا چیز ہوئی اور اسد لڑتا بھڑتا لوگون کو روک کر قریب خندق پہونچا آواز دی مال خراب
نکرو یکایک پھاٹک کھلا دیکھا سامنے وسط قلعہ مین ایک گنبد عظیم ہے ایک ساحر دیو خصال آلات حرب
و ضرب سے آراستہ بیٹھا جھوم رہا ہی ساحرونکو ترغیب دیتا ہی کہ یار و طلسم کشا دریائے نیل کو طی کرکے آپہونچا
خبردار مجھ تک نہ آنے پائے اُس ہنگامے مین آسمان پر برق چمکی ملکہ لعل کو مواج بدحواس آکر پہونچین
چہرے سے انکے ظاہر تھا کہ لڑتی بھڑتی آئی ہین لعل نے آواز دی ای شہریار گنبد مین جو بیٹھا ہے یہی زمہرپر ہے
روزنامچہ میر سحر کو ملاحظہ فرمائیے اپنے کو تا بہ گنبد لڑ بھڑ پہونچائیے ہم مقام عجائب و غرائب طی کرکے
بمشکل پھاٹک پہونچے آپکا ساتھ نہین دے سکتے در قلعہ پر ساحرون کو روکین گے یہ کہکے دونون گرز
سحر کرنے لگین لعل نے ایسے گولے مارے کہ پھاٹک سے مجمع ساحران کم ہوا اسد نے جو مہلت پائی اندر
پھاٹک کے لڑتا بھڑتا داخل ہوا گرد زمہرپر کے کئی ہزار پہلوان بیٹھے ہین ایک ایک عفریت خونخوار مکار
و نمدار ایک ایک اُٹھنے لگا جو بیرون گنبد آیا کوئی دس ہزار کا افسر کوئی پچاس ہزار کا حاکم طالوت نامی
آوازے چیخین مارتا ہوا پچاس ہزار غیر ساحرونکو لیکر اسد پر آپڑا اسد نے طالوت کو ڈانٹا دوسری طرف
سے طالوت کا بھائی جالوت رعد آواز بھی چلا دو طرف سے دونون نے آکر حربہ کیا ایک
کی تلوار اسد نے گانٹھی جالوت کی تلوار سے زخمی ہوے ایک کو قبضہ مارا ایک کو پلٹ کے ہاتھ تلوار
کا مارا طالوت کا تو سر پھٹ گیا جالوت کا گینڈہ مارا گیا سر سے خون اسد کے جاری ہوا ایک جانب
سے اہرمن فیلتن و نہروان فیلتن یہ دونون بھائی ساٹھ ہزار پیادون سی بڑھے گھوڑے پر اسد کے
تلوارین پڑنے لگین مرکب طرارے بھر کے چاہتا ہی اپنے سوار کو بچاؤن پیادون سے مہلت نہین ملتی ہے
لعل و مواج پھاٹک پر گھر گئین مجمع ساحران سے نکلنا دشوار ہوا اُستادان سخن سنج نے تحریر فرمایا ہے
کہ آٹھ پہر اسد کو جنگ کرتے ہوے گذرے پیادے سوار لپٹے جاتے ہین تا بہ گنبد جانیکا رستہ نہین ملتا زخم

بھی کہا چکا اُب اسد کو یاس ہوئی مشکل روزنامچے پر نگاہ ڈالی صاف تحریر تھا کہ اے طلسم کشا یہ مقام
امتحان صاحبقرانی ہے جرأت اپنے کو تا بہ گنبد پہونچاؤ جبتک زمہریر نہ مارا جائے گا مطلب دلی
نہ حاصل ہوگا مقام جرأت و شوکت ہے یہ مضمون دیکھکر اسد کو یاس ہوئی یہ دیوارین لوہے کی
کیونکر ٹوٹین پیدل سوار صفین باندھے کھڑے ہین وہ اندر سے گنبد کے لینا لینا کر رہے ہین صفین
درہم و برہم ہون اہرمن و نہروان و جالوت تینون پہلوان ترغیب دے رہے ہین جب زمہریر
نے دیکھا کہ اسد کا مرکب انتہا کا زخمی ہوا اُسی جیداری سے طرارے بھر رہا ہی اپنے سوار کو بچاتا ہے
زمہریر گنبد سے باہر نکلا چند دانے ماش کے زمین پر پھینکے ایک زنگی سیاہ رو زمین سے نکلا اُسنے گھوڑے
پر اسد کے وار کیا سر کٹ کر گھوڑے کا زمین پر گرا اسد نے زنگی کو مارا مگر شہزادہ زخمی ہوا زمہریر نے
پُکار کر آواز دی ارے یار والیے نامرد ہوا ایک شخص کو قتل نہین کرسکے گھوڑا ابھی اُس کا کام آچکا پیدل کو
چہار جانب سے گھیر لو ملکر ٹوٹ پڑو اہرمن و نہروان فوج کو لیکر بڑھا اسد نے بنگاہ یاس طرف
آسمان کے دیکھا راز دل پیدا کرنے والے سے عرض کرنے لگا قریب تھا کہ سب بلوہ کرکے اسد کو پکڑ لین
کہ پہلوے قلعہ سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا سب نے نقابدار تاجدار بادلہ پوش مع بارہ ہزار جوانان
صف شکن نمایان ہوا وہین سے نعرہ کیا ای شیر بیشۂ صاحبقرانی نہ گھبرانا تمھارا جان نثار خدمتگزار
آپہونچا یہ کہکر نقابدار جوشان و خروشان شمشیر زنی کرتا ہوا اول پھاٹک مین پہونچا ساحر و نگمو منتشر
کیا لعل و مواج کو بچایا کہا ای شہزادیو جوش محبت مین تم چلی آئین یہان سے تم چلی جاؤ تمھارا
ٹھہرنا مناسب نہین ہے تم نکل جاؤ تمھاری وجہ سے طلسم کُشا کے واسطے بہبودی نہو گی ایک رازدار
خیرخواہ نے یہ بات کہی ہے تم لڑتی بھڑتی نکل جاؤ اس لطف کے نقابدار نے کہا لعل و مواج پر پرواز
پیدا کرکے مجمع ساحران سے نکل گئین نقابدار اُڑتا ہوا قریب اسد پہونچا گھوڑے سے کود پڑا فرمایا اے
نہنگ بحر جرأت و ای ہژبر دشت شوکت ماشاءاللہ زبان تیر و کلۂ عمود سے صدای احسنت و آفرین بلند
ہے اے شمع دودمان صاحبقرانی محفل رزم مین خوب نام روشن کیا بسم اللہ مرکب پر سوار ہو اسد
نہ قبول کرتے تھے نقابدار نے دستگیری کی شانہ تھام لیا اسد کو گھوڑے پر سوار کیا اہرمن نقابدار پر
جا پڑا آتے ہی ہاتھ مارا نقابدار نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا وہ لپٹ پڑا نقابدار نے کمر مین ہاتھ ڈال کے
اُٹھالیا چرخ دیکر مارا سر جیسا کا پاش پاش ہوا نہروان نے جو بھائی کا لاشہ دیکھا بیقرار ہو کر جا بہا اسد پر

بھی انتہا کے زخمی ہوئے قدم اُٹھانا میدان کارزار سے مشکل تھا افراسیاب غصے مین اسد نامدار
پر جا پڑا ابہت سحر کیے اسد نے لوح چمکائی اوپر سے ہاتھ مارا سر افراسیاب زخمی ہوا لوٹ مار کر بھاگا
آفات بھی زخمی ہوئی نقابدار زخم نہین کھاتا کسی کی نگاہ مین نہین آتا شام تک اسی طرح تلوار
چلی بلقیس نے حیرت کو ایک طمانچہ مارا تخت سے کود کر حیرت بھاگی ملکہ بلقیس نے اسد سے کہا اے
غمہار نقابدار پر سحر تاثیر نہین کرتا ہم تو مجبور ہوے آپ اہالیان لشکر کو بچائیے ورنہ سب سردار
قتل ہو جائینگے یہ سرفروش قدم میدان کارزار سے نہ ہٹائینگے بمجبوری افراسیاب نے طبل بازگشت
بجوایا نقابدار کو لیکر پلٹا الگ ایک بارگاہ مین آکر نقابدار و آفات فروکش ہوے یہ ضرور کہ گیا
افراسیاب کہ ابکی مرتبہ جو میدان کارزار مین آؤنگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا چونکہ افراسیاب و آفات
بھی زخمی تھے اسوجہ سے ایک ہفتے کی مہلت دی یہان شہنشاہ لاچین وغیرہ انتہا کے زخمدار بیقرار
واپس آئے ہرچند کہ طلسم کشا و ملکہ بلقیس کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی لیکن نقابدار کے ہاتھون سے
ایسے صدمات پہونچے اور اُنسے اسد کے ہاتھ سے بھی شکست نپائی اسکا بڑا انتشار ہے کہ آخر نقابدار کا
کس طرح خاتمہ ہو خواجۂ عمرو و برق و جانسوز و ضرغام وغیرہ بھی حاضر ہین لاچین نے یہ بھی
پُکار کر کہدیا کہ خواجہ یہ خیال ضرور رہے کہ ان جوانان روئین تن و نقابدار پر عیاری کرنیکا ارادہ
نکرنا بیہوشی سے کچھ نہوگا قران نے کہا اے شہنشاہ لاچین انشاء اللہ اسی پر عیاری ہوگی یہ کہکے
قران و برق وغیرہ الگ الگ فکر عیاری مین روانہ ہوے خواجۂ عمرو بصورت مبدل قریب
بارگاہ نقابدار آئے دیکھا کہ پردۂ بارگاہ کا اُٹھا ہوا ہی نقابدار آفات کو پہلو مین لیے بیٹھا ہے
شرابخواری کر رہا ہی چالیسون جوانان روئین تن کنیزون کے ساتھ مصروف اختلاط ہین نقابدار
نہایت بیباک آفات سے باتین محبت آمیز کر رہا ہی کبھی گود مین بٹھا لیتا ہی آفات کے دمبدم ناز
چند غلام بیرون بارگاہ کھڑے ہین شراب کا اہتمام کر رہے ہین خواجہ بشکل خدمتگار قریب بارگاہ آئے
غلامان افراسیاب انتظام شراب کر رہے ہین پتیلے لا کر بارگاہ مین پہونچاتے ہین عمرو نے بڑھ کر
شراکت کی پتیلے کا منھ کھولکر بیہوشی ملائی آپ بشکل کنیز اندر آیا وہی شراب صرف ہونے لگی جیسے ہی
جوانان روئین تن نے دو دو جام پیے آفات قرابے کے قرابے چڑھا رہی ہی نقابدار کو آفات نے
ناند بھر کر پلائی آفات تو لڑکھڑا کے گری نقابدار و جوانان روئین تن بھی بیہوش ہوے عمرو

اسد کو سایہ مین تلوار کے لیا اسد جھپٹا اُسوقت نقابدار کی بیقراری لیکن اسد نہنگانہ و پلنگانہ زیر
شکم کرگدن پہونچا گینڈے کے پانون تھامے زور کیا زمہریر کو مع گینڈے کے اُٹھا ہر چشم زخم سے
قطرات خون ٹپکنے لگے جابجا سے زخم شق ہوے دہان زخم سے الامان کی صدا آئی شوکت پر اسد کے
زمین تھرائی نقابدار نے آواز دی ای شیر صاحبقرانی مرحبا سابق مین رستم پیلتن علمشاہ نے
لندھور کو مع ہاتھی اُٹھایا تھا یہ شوکت اُس سے زیادہ تھی رستم پر یہ ہراس نہ تھا اسقدر زخمدار تھے
ماشاءاللہ نام صاحبقرانی روشن ہوا اسد نے چرخ دیکر زمین پر مارا گینڈے کا سر ریزہ ریزہ
ہوگیا زمہریر کود کر الگ ہوا اسد کی انگلیون سے قطرے خون کے ٹپک رہے تھے زمہریر نے
جو اسد کو بیدل پایا پلٹ پڑا اس خیال سے کہ دبوچ کر مار ڈالون اسد نے اُس حالت اضطرار مین
ضبط کیا اس پہاڑ کو گولے پر لادا زمین پر مارا دھم سے لٹھے کا لٹھا گرا اسد نے ٹھوکر ماری گرد برد
اسد کا بھی رنگ زرد ہاتھ پانون مین رعشہ جنگ کا نظر کردہ ہی اُنکو یاد کیا چھاتی پر زمہریر کی پہونچا اُسوقت
نقابدار بھی گھوڑے سے کود پڑا تعریف کر رہا ہی اسد نے ایک پانون اسکا دونون پانون سے دبایا
ایک پانون دونون ہاتھون سے دھاما نعرۂ تکبیر کرکے یکبارگی زمہریر کو چیر ڈالا سینے سے لوح سر سے
مہرہ مثل جرم قمر چمکا کسی طائر سر سے زمہریر کے پیدا ہوے نقابدار نے آواز دی ای اسد تحفہ لینا
تامل نہو اسد نے طرف لوح کے ہاتھ بڑھایا جو طائر سر سے نکلا تھا اُسنے چاہا مہرہ منقار مین اُٹھا لون
نقابدار نے تیر مارا طائر کے دو پارہ ہوا اسد نے لوح و مہرہ اُٹھایا طائر جو مر کر گرا اُسکے خون سے پھر
ایک طائر پیدا ہوا ہیہات کرتا ہوا طرف افراسیاب کے بھاگا بونڈلا گرد کا جسم زمہریر مین لپٹا
اُڑا کر ہوا پر لیگیا اسد نے لوح کو گلے مین ڈالا مُہرہ زیب کمر کیا ہر چند خوشی سے چہرہ سُرخ ہوگیا مگر غش
چلا آتا ہی نقابدار نے پکار کر کہا ای اسد تھوڑی تکلیف اور باقی ہی تامل نکرو مہرے کا عکس لوح پر
ڈالو دیکھو کیا احکام نکلتے ہین اسد نے عکس مہرے کا ڈالا بخط جلی نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم و ای ستیار این
عجائبات اگر خدا فضل کرے لوح و مہرہ حاصل ہو جس مقام پر زمہریر کو قتل کیا ہی سامنے چشمہ آب
نایاب ہی اپنے کو اسمین گرا دو وہی آب چشمہ مرہم زخم ہے اگر تامل کروگے لوح قبضے سے نکلجائیگی برکت سے
لوح کی قوت جسم مین رہیگی زخم صحت پائینگے قدم بقدم لوح کو دیکھنا نقابدار نے آواز دی ای فرزند کیا حکم نکلا
اسد نے مضمون تحریر بیان کیا نقابدار نے آواز دی بسم اللہ دیر نکیجیے اسد اسی جوش مین زخمدار بیقرار حوض

مین بھاندا یہ معلوم ہوا کہ مین بلندی سے پھاندا چشمے کے پانی نے خاصیت مرہم پیدا کی زخمون کا درد موقوف ہوا اب اسد نے اپنے کو ایک صحراے ریگستان مین پایا بارہ ہزار ساحر جمع ہوے کھڑے ہین جیسے کوئی کسیکا مشتاق ہوتا ہی اسد کو دیکھتے ہی غلغلہ کرنے لگے طلسم کشا آپہونچا اُن کی وضع سے ظاہر ہی کہ انمین کوئی ساحر نہین ہی تلوارین کھینچکر اسد کو گھیر لیا ہر چند کہ اسد انتہا کا خستہ تھا لوح کو تو جلدی مین نہین دیکھا لڑائی مین مصروف ہوا کہ پہلو سے گرد اُڑی دیکھا بدیع الزمان پشت مرکب پر سوار مع پانچہزار جوانان جرار پکارتے ہوے آکر پہونچے اے فرزند مرحبا صد مرحبا شکر الہی مین وقت پر پہونچا لڑتے ہوے قریب آے پرے درہم و برہم کئے گھوڑے سے کودے اپنے مرکب پر اسد کو سوار کیا جو افسر سب کا لڑ رہا تھا اُسکی کمر مین ہاتھ ڈالکر بدیع الزمان نے اُٹھا لیا سامنے اسد کے چرخ دیتے ہوے لائے کہا یہ اطاعت کرتا ہی اسکی خطا معاف کرو سامنے جو قلعہ ہی وہانکا یہ حاکم ہی اُس افسر نے عرض کی مین دل و جان سے اطاعت کرتا ہون اسد نے پشت پر ہاتھ رکھا نام پوچھا اُسنے کہا مجھکو بہرام تاجدار کہتے ہین اب یہ تاجدار و بدیع و اسد کو لیکر قلعہ مین داخل ہوا تمام اہالیان قلعہ خوشیان کر رہے ہین کہ طلسم کشا نے سرفراز فرمایا دار الامارۃ شاہی مین آکر پہونچے بدیع نے اُس جوان کو تخت پر بٹھایا اسد نے دیکھا ماموجان اُس تاجدار پر بہت مہربان ہین سمجھے کہ انکے سبب سے مسلمان ہوا اسوجہ سے پرورش فرماتے ہین بدیع الزمان نے فرمایا اے بہرام ہم اپنے فرزند کے جسم پر پٹیان مرہم کی چڑھائینگے تا بہ صحت اسی مقام پر رہینگے وہ تاجدار ڈبا مرہم کا لایا گلابی شراب کی لاکر رکھی بدیع نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کیا اسد نے دستبستہ عرض کی آپ تکلیف نفرمایئے بدیع نے کہا آج مجھے بڑی خوشی ہی تمنے لوح طلسم ہوشربا پائی اب دو چار روز اسی مقام پر رہو سب سردار بھی آجائینگے تب لشکرکشی کرنا یہ کہکر جام لبریز کیا اسد کے خیال مین آیا کہ ہمارے خاندان کا یہ طریقہ نہین ہی کہ بزرگ اپنے ہاتھ سے شراب پلائین عرض کی حضور بیٹھ جایئے مین خدمتگاری کرونگا بدیع نے اصرار کیا اسد نے جام لیا بدیع الزمان نے فرمایا اے نور نظر جلد پیو اسد نے قصد کیا کہ جام نوش کرون آواز آئی اے طلسم کشا کیا کرتا ہی یہ تمھارے ماموجان نہین ہین بدون ملاحظہ لوح قلعہ مین چلے آئے اسد نے سر اُٹھاکر دیکھا لکہ ابر سے ملکہ عجائب جادو معشوقۂ قباد خوشخو کفِ افسوس مل رہی ہین جیسے ہی اسد سے آنکھ چار ہوئی کہا اے نور نظر لوح دیکھو وہ تاجدار جسے اپنا نام بہرام

بتلایا تھا وہ تخت سے جھلا کر اُٹھا آواز دی او برباد کُن خانمان ساحران طلسم ہوشربا تو نے غضب کیا
مشقت ہماری ضائع کی یہ کہکر جھپٹا عجائب تو برق بنکر آسمان مین ڈوب گئی ابدیع نے چاہا پیچھے
ہٹون اسد کی نگاہ لوح پر پڑی لکھا تھا یہ شہیم جادو مالک مرحلہ جب جام شراب دے اسی پر
پھینک مارنا ظہیر مکار بھی نہ جانے پائے اسد نے جام شہیم پر پھینکا قطرات شراب پڑے جسم جلنے
لگا ظہیر نے چاہا تعاقب عجائب کرون اسد نے اُٹھتے اُٹھتے لوح سامنے کردی لڑکھڑا کے گرا اوپر
سے اسد نے ہاتھ مارا ظہیر کے بھی دو ٹکڑے ہوے اِن دونون ساحرون کے مرنے سے مکانات گرنے
لگے آواز آئی کشتی مرا نام من شہیم جادو و ظہیر مکار بود اسد نے سجدۂ شکر پروردگار کیا چند
مکانات کُہنہ باقی رہے اُن مین چند ساحر و غیر ساحر قید تھے ایک جوان خوشرو مسلسل و مطوق تھا
جب اُسکو رہا کیا ہوشیار ہوتے ہی گرد اسد نامدار پھرا کہا ای شہریار ہمارے آقاے نامدار مولاے
قدرشناس لاچین والا تمکین کہان ہین بزرگون نے ہمکو بشارت دی تھی کہ نبیرۂ صاحبقران آکر
نمکحرامونکو قتل کریگا حقدار کا حق ملیگا تم سب کا غنچۂ آرزو کھلیگا شکر ہی جو خواب مین دیکھا اُسکا ظہور ہوا
قلب کو سرور ہوا مین شہنشاہ لاچین کے سپہ سالار کا بیٹا ہون اشہب تیغزن میرا لقب ہے چار سو
جوان اِس مقام پر قید ہین یہ سب خیر خواہان دولت لاچین ہین اسی جرم مین قید ہوے جسنے دوستی
افراسیاب کا اعتقاد نہ کیا اُسکو قید کیا نمکحرامونکو عہدے ملے جابجا اکثر وزیر سپہ سالار کنیزان ملکہ
بلقیس ثانی قید ہین مین رہبری کرکے لیچلونگا براے خدا لوح دیکھیے یون کسی سے ملاقات نہ کیجیے
تمام طلسم ہوشربا آپ کا دشمن ہی جب حضور نہین آئے تھے شہیم و ظہیر بھی صلاحین کر رہے تھے
کہ عزیز و اقارب کی شکل بنکر طلسم کشا کو دھوکا دینگے خدا نے آپکو بچایا لوح مین یہ دیکھیے مین دوست
ہون یا دشمن راہبر یا رہزن شاید کوئی ساحر مجھکو گرفتار کرلے میری صورت بنکر آئے اُسوقت حضور
کو مشکل پڑیگی ہر وقت لوح ملاحظہ فرمایئے اسد نے لوح کو دیکھا یہی نکلا کہ یہ خیر خواہ دولت ہی اشہب نے
اُس غضب کو اُس قلعۂ ویران مین اسد کو اُتار ارات بھر یہی سمجھایا کیا کہ آپ پر ابھی بڑی بڑی سختیان
ہین لوح سے غفلت نہ کیجیے گا غلام ساتھ رہیگا جب چار پہر رات گذری بوقت سحر اسد سے اشہب نے
کہا اب سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیجیے لوح رہبری کرے گی غلام بھی ساتھ ہی طلسم ظاہر مین حضور نے
ذکر سُنا ہوگا حجرۂ ہفت بلا مشہور تھا پانچ حجرے طلسم ظاہر مین تھے دو حجرہ ہاے زبردست طلسم باطن مین

ملینگے اب آگے بڑھکر مرحلہ ہے حاکم حجرۂ ششم مہبوت فیلزور وہان کا حاکم منتظم ہے بڑی بڑی کد کریگا لوح سے ہوشیار رہیےگا مرکب عربی حاضر ہوا اسد سوار ہوے اشہب مع چار سو جوانون کے ساتھ ہوا بہدایت لوح ایک جانب چلے اثناءِ راہ مین ایک کوہ ملا سب درے بند ہین ایک درہ جو کھلا ہے اُسکو روکے ہوے دو فیلان مست آپسمین جنگ کر رہے ہین اشہب نے عرض کی حضور یہی راستہ ہے بعد طے ہونے اس پہاڑ کے گنبد مہبوت ملیگا اسد نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا اِن فیلان جنگی کو بقوت صاحبقرانی قتل کرو تب راستہ ملے اسد گھوڑے سے کودا جھپٹ کر بیچ مین اُن دونون فیلان جنگی کے آیا دونون نے سونڈین اُٹھائین اسد نے داہنے ہاتھ سے ایک کا بھسونڈا اور دوسرے ہاتھ سے دوسرا تھاما مگر بقوت صاحبقرانی ایک گھونسا مارا ایک کا سر پھٹا دوسرے پر قبضہ مارا دونون مر کر گرے تاریکی ہوئی آواز آئی گشتی مرا نام مَن فیلان جادو بود درہ کوہ شق ہوا راستہ نمایان ہوگیا اسد پشت مرکب پر سوار ہوکر بڑھے اشہب نے بڑھکر ہاتھ چوم لیے کہا غلامان جانباز قوت بازو پر نثار ہون آپکے اوصاف کتب مین دیکھے تھے اُس سے بہتر پایا بارے فتاحی طلسم ہوشربا ایسا صاحب قوت و طاقت ہو اب خدا حضور کو مہبوت پر مظفر و منصور کرے اشہب یہ کہتا ہوا آتا ہے تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا سامنے ایک گنبد آہنی اُسکے اندر ایک جوان عفریت مثال بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہے بہت سے پُتلے ماش کے آٹے کے بصورت شیر و پلنگ و گرگ و فیل بنے ہوے رکھے ہین جیسے ہی اسد نے نعرہ کیا مہبوت نے وہ پُتلے پھینکے فیلان جنگی و شیران صحرائی بصورت اصلی ہوکر اسد پر حملہ آور ہوے وہ سحر کامل ہے کہ گھوڑے کو اسد کے ہلاک کیا چار جانب سے لپٹے جاتے ہین پنجے پڑ رہے ہین قصد ہے کہ لوح لین زرہ پرزے پرزے ہو رہی ہے وہ شیران صحرائی بھی قصد کرتے ہین لوح و مہرہ قبضے سے اسد کے نکال لین خون کے پیاسے ہین اشہب نے دور سے دیکھا اسد کا گھوڑا مارا گیا پیدل اُن جانورون کے گرز سے شیرانہ لڑ رہا ہے شیر کو گھونسا مارا ہاتھی کا سر کھینچکر پھینکا گردن پر ہاتھ تلوار کا مارا اشہب نے پکار کر آواز دی ای شہریار لوح سے کام لیجیے اِن جانورون کے سامنے لوح کو پھینک دیجیے اشہب نے جو یہ پکار کر کہا مہبوت فیلزور مثل ابر کے گرجا آواز دی او اشہب نابدولت کے سامنے منھ زوریان کرتا ہے یہ کہکر شیر کی تصویر زور سے پھینکی وہ ماش کا پُتلا شیر بنکر اشہب پر جا پڑا اُس نوجوان کو منھ مین دبا کر لے بھاگا ہر چند اسد نے تعاقب کیا وہ شیر نظرون سے نابود ہوا پھر وہ جو چار سو جوان کھڑے

ہین اُنپر پھینکیے اُن شیرون نے اُن سب کو چیر پھاڑ کر پھینکنا شروع کیا اسد انتہا کا بیقرار ہی کہ کس طرح سے
اپنے کو بچاؤن یا اشہب کی فکر کرون یا اِن بندگان خدا کی حفاظت مین مصروف ہون جست کر کے
اپنے کو مجمع جانوران گزندسے نکالا مہرہ کا عکس لوح پر ڈالا حرف پیدا ہوے تحریر تھا اے طلسم کشا
مہرہ قبضے مین رکھ لوح کو یہ کہکر پھینکدے کہ ای جانوران گزند یہ تحفہ موجود ہے جو سب پر غالب آئے
وہ لیلے یہ آپسمین لڑینگے تم تماشا دیکھو بعدہ جیسا لوح مین حکم ہو ویسا کرنا یہ مجرہ ششم بلا ہی بسبب لوح کی مجبور ہے
ورنہ یہ مبہوت پرے سکے پرے درہم و برہم کر دیتا ایک نہ بچتا جب گنبد سے نکلیگا زمین کانپے گی لوح
پھینک کر ہوشیار رہنا وہ شیر اور فیل اسد پر چلے تھے کہ اسد نے فقرہ مذکور کہکر پھینکا شیر و فیل آپس مین
لڑنے لگے ایک نے ایک کو ہلاک کیا ہر کس یہی چاہتا ہی کہ لوح کو اُٹھالون تین سو شیر و پلنگ وغیرہ آپس مین
لڑ کر ہلاک ہوے گوشت خر و دندان سگ کا مضمون ظاہر ہو گیا ایک شیر ببر سب مین قوی تھا وہ باقی رہا
اُسنے چاہا لوح پر قبضہ کرون ہزبر دشت جرأت اسد با شوکت نعرہ کر کے اُس شیر پر جا پڑا اُسنے دونون
پنجے اُٹھائے قصد کیا گوشت پوست نوچ کر لیجاؤن طلسم کشا کو مٹاؤن اسد نے دونون کلائیان
تھام کر ایک گھونسا مارا شیر کا سر پھٹا اسد نے لوح اُٹھالی طرف گنبد کے چلا مبہوت نے زنجیر آہن سے
کمر باندھی سپر فولادی بائین ہاتھ مین گرز گران سنگ کو گردش دیتا ہوا گنبد سے نکلا آتے ہی اسد پر
حملہ کیا اسد نے گرز کو چہرے کی پناہ کیا اس زور سے گرز مبہوت نے مارا اسد تا بزانو زمین مین
غرق ہوا قریب تھا استخوان ٹکڑے ٹکڑے ہون مبہوت پھر جھپٹا اسد نے اپنے کو بمشکل زمین سے
نکالا خیال ہوا اگر ابکی گرز پڑیگا کلائیان ٹوٹ جائینگی جیسے ہی مبہوت نے گرز مارا ہر چند کہ اسد
انتہا کا زخمی ہو چکا تھا فیلان جنگی و شیران صحرائی نے زخمی کیا ہی دلکو مضبوط کر کے تیغہ برق مثال کا
ہاتھ مارا گرز مثل خیار تر دو ٹکڑے ہوا دستہ ہاتھ مین مبہوت کے باقی رہا وہ کھینچ مارا اسد نے
خالی دیا ہاتھ تلوار کا مبہوت پر مارا مبہوت کو اِسقدر اپنے زور پر ناز ہے کہ اسد صاحب لوح جری
صف شکن ہی مگر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا لپٹ پڑا اِس زور و شور سے کشتی ہوئی ہمراہیان اسد الامان الامان
کہ رہے ہین جب مبہوت لے دوڑتا ہی پانچ پانچ سات سات قدم اسد کو ریل لاتا ہی زخمون سے اسد
کے خون جاری زرہ پارہ پارہ بحسرت طرف فلک کے نظارہ کرتا ہی مبہوت یہی چاہتا ہی لوح و مہرہ چھین
لون اسد کو چھوڑ کے نکل جاؤن اسد بھی بہ لطف گریبان گیر ہے اُس بیحیا کی ہلاکت کی تدبیر ہی گریبان نہین

چھوڑتے اگر وہ پانچ قدم ریل لایا تو اسد دس قدم لے دوڑے کئی مرتبہ مہبوت اسد کو پکڑ لایا چاہتا ہی پسلیاں توڑ ڈالیں اسد مثل برق جہندہ نکلتا ہی اُنکی دونوں مونڈھے تھام کر اسد دوڑا بارہ قدم پر لاکر بقوت صاحبقرانی ہکہ مارا دونوں گھٹنے مہبوت کے آشنا بزمین ہوئے زخموں سے اسد کے فوارے خون کے نکل رہے ہیں اپنی ہلاکت کا خیال نکیا مگر زنجیر میں ہاتھ ڈالدیا گویا پہاڑ کو اُٹھا لیا زمین پر مارا کود کر چھاتی پر سوار ہوئے چاہتا تھا تڑپ کر نکلوں لوح و مہرے کا عکس جوڑا نا بنیا ہو گیا اَسد نے سپر کھینچکر مہبوت کا پھینکا قریب تھا کہ غش کھاکر گرے اندر سے گنبد کے اشہب ظاہر ہوا مگر نہایت زخمی پتلے جلے گنبد گرا پہاڑ ٹکرائے آواز آئی کُشتی مرانام مَنْ مہبوت فیلزور بود فسوس کوئی مدد کو نہ پہونچا جسم سے مہبوت کے صدہا طائر نکلے پروں سے سر پٹیتے ہوئے طرف افراسیاب کے چلے اشہب نے آکر اسد کو سنبھالا کہا ای شہریار ہوشیار ہو جیسے ایک قصر باقی رہگیا اشہب اسد کو سنبھالکر اُس قصر میں لایا دنگل پر بٹھایا سب جوانان ہمراہی نے ملکر زخم دوزی کی اشہب علاج میں اسد کے مصروف ہی تمام سامان عیش و نشاط اُس قصر میں موجود تھے کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا ملکہ معراج و ملکہ لعل مع چارسو کنیزوں کے آکر پہونچیں اسد کو قتل مہبوت کی مبارکباد دی آکر کرسیوں پر بیٹھیں جلسہ آراستہ ہوا لعل و معراج اپنے ناز و کرشمے دکھا رہی ہیں اسد کو لبھا رہی ہیں اشہب نے کئی مرتبہ پوچھا ای شہریار آپ نے انکو پہچانا اسد نے کہا ہماری عاشقان صادق جانباز و سرفروش ہیں کئی مرتبہ اشہب نے اشارے سے کہا لوح تو دیکھیے لعل و معراج نے باتوں میں اُلجھا لیا مہ جبین و لالان خونقبا کا ذکر شروع کردیا اَسد تو اِس قصر میں مصروف عیش و نشاط ہی لیکن خواجہ عمرو جو اسد کے ساتھ سے دریا میں گرے اپنے کو ایک صحرائے پُرفضا میں پایا سامنے ایک قصر عالی میں آیا شہزادی کُرسی پر بیٹھی ہی بارہ سو کنیزیں حور وش پری پیکر بہ مصروف خدمتگزاری عمرو گلیم اوڑھکر کنارے آیا ایک کنیز شگوفہ نامے کو بیہوش کیا اُسکی شکل بنکر اُس شہزادی کی خدمتمیں حاضر ہوا کنیزوں کے کہنے سے معلوم ہوا اِس شہزادی کا پریوش نام ہی خواجہ کا ارادہ ہوا کہ میں گا بجاکر پریوش کو گرفتار کرلوں اِس قصر کا مال لوٹ لوں کہ ایک زاغ سیاہ نے آکر پرچہ کاغذ کا گود میں پریوش کے ڈالدیا پریوش نے اُس کاغذ کو اُٹھاکر پڑھا مرقوم تھا ای پریوش افسوس ہی شہنشاہ ہمارا مہبوت فیلزور مارا گیا مگر ہمنے لعل و معراج کو گرفتار کر لیا تھا اُن دونوں کی صورت بنکر اسد کو دام مکر میں پھنسایا ہی مگر اشہب ملازم قدیم لاچین ساتھ ہی وہ ہر مرتبہ ہوشیار کرتا ہی اب تک ہمنے لوح نہیں دیکھنے

دی ای ملکہ تم بصورت مہ جبین جلد آکر ہمکو تمہاری صورت پر دھوکا کھائیگا اگر کہین لوح دیکھونگی غضب ہوجائیگا پریوش نے سر پیٹکر آواز دی لوصاحبو ہمارا سر پیٹ مہوت مارا گیا گلشن و گلستان کنیزان مہوت نے مواج و لعل کو پکڑ لیا تھا اُب انکی شکل پر اسد کو دھوکا دیا لوح و مُہرہ نہین دستیاب ہوتا مجھکو برلے مدد بلایا ہی دختر افراسیاب کی تصویر نکالو مین جلد چلون لوح و مُہرہ اسد سے چھین لون کنیزین تصویر مہ جبین کی لائین پریوش نے سحر کرکے اپنی صورت بشکل مہ جبین بنائی شگوفہ کا ہاتھ تھام لیا کہا شگوفہ اگر سامری نے مدد کی فتح جنگ ہمارے ہاتھ سے ہوتی ہی دیکھ میری صورت مین کوئی فرق تو نہین ہی شگوفہ نے سر سے پا تک بلائین لین کہا واری اگر افراسیاب بھی دیکھے تو نہ پہچانے مینے صر صر سے رنگ روغن عیّاری کا لیا تھا حکم ہو تو دلارام کی شکل بنکر آپکے ساتھ چلون اِس شکل پر جلد دھوکا کھائیگا دلارام نے اُسکے ساتھ بڑے بڑے کام کیے پریوش خوش ہو گئی کہا تو صورت بدل سکیگی کہا واری دلارام سے ہم مکتب رہی ہون یہ کہکر خواجہ کنارے آئے بصورت دلارام سامنے پریوش کے پہونچے پریوش خوش ہو گئی کہا دلارام یہ وقت دستگیری ہی عمرو نے کہا حضور مین چلتے ہی گانا شروع کرونگی آپ تنہائی مین لوح و مُہرہ لیجیے گا مین چلتے ہی صاف صاف کہونگی ای شہریار وقت شب ہی آمین ہمارا مطلب ہی لوح و مُہرہ ہمین دیجیے ہم شب بھر حفاظت کرین میری خیر خواہی اُنپر خوب ظاہر ہی فوراً دیدینگے تامل نکرینگے پریوش نے تخت اُڑایا چار سو کنیزین ہمراہ ہوئین یہان ہنگامۂ عیش و نشاط قصر مین گرم ہی گلشن و گلستان تدبیرین کر رہی ہین دمبدم اشہب اشارے کرکے اُنکے رنگ کو مٹاتا ہی لوح نہین دیکھنے وی زلف لیلائے شب کمر سے گذری تھی کہ کنیزون نے بڑھکر عرض کی حضور مبارک ہو ملکہ مہ جبین آپہونچین مواج و لعل نقلی نے کہا حضور اُنکے دلکو آرام کہان جبر وزرسے آپ چلے آئے اُنھون نے آب و دانہ بھی ترک کر دیا اُب اُنکے ساتھ سامان لشکر کشی کرینگے یہ ذکر تھا کہ مہ جبین کا تخت آکے اُترا اسد نے پہلو مین جگہ دی رو رو کر کہا ای شہریار آپکی محبت مین ہم تباہ ہوے کوئی ساعت ہمکو آرام نہین ملتا آپکے آتے ہی ہمپر چھریان چلین آب و دانہ ترک ہوا دلارام کو خدا سلامت رکھے کہ اُسنے ہمکو یہان تک پہونچایا گلشن و گلستان تو اُب خاموش ہین کہ دختر افراسیاب آگئی انکے سامنے کسی معشوق کی کیا لیاقت ہی مگر دلارام کی چہل بل زباندرازی سخن سازی ہر مرتبہ اسد کی بلائین لیکر کہتی ہی لوح و مُہرہ مجھکو دیجیے صبحکو دیدونگی یہ سُنکر گلشن و گلستان تھراجاتی ہین پریوش سے اشارہ ہی کہ دلارام کو منع کرو لوح و مہرے کا نام نہ لے

ایسا نہو کہ طلسم کشا کی نگاہ پڑے سب انتظام بیکار ہو پریوش نے اشارہ کیا دلارام قدیم رازدار ہے
صحرائے حیرت سے اسد کو لیکر یہی بھاگی تھی انکے ساتھ خوب خوب لڑ چکی ہے اسکا بڑا اعتبار ہے ہمارا
سب انتظام بیکار ہی یہ جو کچھ کہے گی اسد بدل وجان قبول کرینگے دلارام نقلی نے ہنستے ہنستے قریب آکر
اسد کے چٹکی لی کہا مجھسے آنکھ تو ملاؤ اب جو اسد نے آنکھ ملائی دیکھا نا ناجان بصورت دلارام ہین
جیسے کوئی سوتے سوتے بیدار ہوتا ہی عمرو نے اشارہ کیا اونا بنیا او عاشق ہیشہ طریقۂ عاشقی و معشوقی ہین
اپنے کو ہلاک کرے گا جلد لوح کو دیکھ پریوش رانون سے رانین ملا کر بیٹھی ہے مکر سے روتی بھی جاتی ہے
حال زار سناتی ہی یہ اسد کو اب یقین ہوا کہ ہین کسی جال مین پھنسا مہ جبین کو تسکین دی منھ پھیر کر
لوح پر نگاہ ڈالی تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم و ای ستیار این عجائبات گلشن و گلستان کنیزان مبہوت ہین
ملکہ لعل شخندان و مواج قطرہ زن انہین خبردار بچکر نہ جانے پائین یہ دیکھتے ہی اسد نے بقہر و
غضب تمام طرف مہ جبین کے دیکھا ملکہ مہ جبین نے کہا ای شہریار خیر تو ہے پریوش نے چاہا تھا کہ
چپک کر اٹھے اسد نے لوح سامنے کر دی آہ کرکے لپکی اسد نے ایک طمانچہ مارا پریوش کا سر اڑ گیا
گلشن ہاے کہکر اٹھی اسد نے جھپٹ کر ہاتھ مارا اُسکے بھی دو ٹکڑے ہوے گلستان نے پر پرواز پیدا
کیے پشت پر سے نعرہ ہوا منم مہر سپہر عیاری حلقہ ہاے کمند مارے گلستان نے اُف کیا منھ سے شعلہ نکلا
حلقہ ہاے کمند جلے کہا ارے ظالم تو کہان پہونچا یہ کہکر عمرو کی کمر مین پنجہ دیا چاہا کہ لے اڑون عمرو نے
آواز دی ای نور نظر مجھے بچانا یہ ملعونہ لیے جاتی ہی اسد نے بحکم لوح تیر مارا سینہ پر کینہ پر پڑا توڑ کر پشت کے
پار گذرا تمام مکان مین تاریکی ہو گئی کنیزین ساتھ والی چیخین مار کر بھاگین ان جادوگرنیون کے مرنیکی آواز
آئی لعل و مواج ایک گوشے مین بیہوش پڑی تھین گلشن و گلستان قتل جو ہوئین سحر اترا انکو ہوش آیا
دیکھا اسد نامدار جادوگرنیون سے لڑ رہے ہین مواج و لعل نے بھی پڑھ کر سحر کیے تمام کنیزونکو قتل
کر ڈالا اُس قصر مین بہت مال و اسباب تھا صبح ہوتے ہوتے سب عمرو نے لوٹ لیا اسد نے گھبرا کر
پوچھا ای لعل و مواج تمکو کنیزان مبہوت نے کیونکر پایا عرض کی ہم قلعۂ زمہریر سے لڑ کر نکلے ان
دونون نے ہمکو راہ مین گرفتار کیا اُسوقت تک مرحلے نہ ٹوٹے تھے لوح آپکو دستیاب نہوئی تھی اب شہب نے
کہا ای شہریار ان جادوگرنیون کے مرنے سے ناز نہ کیجیے یہ ادنی مقامات تھے آپکو تمام طلسم باطن
کی سیر کرنا ہی سب سے زیادہ مقام سخت و صعب مقام حجرۂ ہفتم بلا ہی کہ جہاں انکا ہفت سر جادو و مالک ہے

اُس مرحلے پر سرا سردام مکر بچھا ہی قدم ہٹانا دشوار ہی بسم اللہ ہم سب ملازمان حضور اسی مقام پر فرد کش ہین حضور اپنے کو مرحلۂ ہفت سپہر پہونچا ئین لوح کو قدم بقدم ملاحظہ کیجیے گا پروردگار فضل کرے اور ہفت سر قتل ہو ملکۂ عالم زوجۂ شہنشاہ لاچین ملقبیس ثانی اُسی مقام پر قید ہین جو کچھ کیجیگا بہت ہوشیار ہے کیجیے گا اگر خدا نخواستہ لوح پر کوئی افتاد پڑی پھر دستیاب ہونا دشوار ہے ہم مین سے کوئی اُس مقام تک نہین جا سکتا پروردگار آپکے ساتھ ہی بوقت سحر اسد نے کمر ہمت چست باندھی لعل و مواج و اشہب و خواجہ اسی مقام پر رہے یا کسی طرف چلے ذکر انکا وقت پر آئیگا اسد دو شبانہ روز رہروی کر کے تیسرے دن صبح کو دیکھا ایک قصر آہن مثل دل کافر سیاہ پھاٹک اُسکا بند گرد اُس قصر سیاہ کے نخلہاے بلند ہزارہا طائر زمزمہ سرائی کر رہے ہین سبزہ وہانکا مثل مخمل سبز سڑکین مختصر بنی ہوئین جنکو پگڈنڈی کہتے ہین اب اسد نے لوح کو ہاتھ مین لیا تیغۂ برق مثال کھینچا یکایک پھاٹک کھلا ایک دیو کو دیکھا کہ جسم پر سات ہر ایک سر بشکل انسان ایک مثل فیل ایک بصورت شیر ایک بصورت کرگدن ایک بصورت سگ سات سر سات ہاتھ ایک ہاتھ مین تلوار ایک مین گرز ایک مین نیزۂ طویل ایک مین تیر و کمان ایک مین خنجر آبدار اِس زور و شور سے نعرہ کر کے نکلا آواز دی منم ہفت سر جادو وا اجل گرفتہ یہان کیونکر پہونچا قضا تجھکو یہان گھیر کر لائی یہ کہکر ساتون ہاتھون سے حربے کیے اسد نے لوح کو دیکھا مرقوم تھا ای اسد یہ مقام احتیاط ہی خبردار سبزہ پر قدم نہ رکھنا شاخہاے نخل کے سائے سے اپنے کو بچانا سبزہ بیگانہ بلکہ زہر مار ہر شاخ شمشیر آبدار اگر انکے سائے مین پہونچا لوح قبضے سے نکل جائے گی اسد نے بہت جلدی یہ احکام ملاحظہ کیے ہفت سر حربے کر چکا اسد نے گرد اسپر کا سر پر کھینچا تلوار سپر پر گا نٹھی پیپلے سے سنان نیزے کو اڑایا گھاٹ سے گرز کو کاٹا تیر کو خالی دیا مشکل یہ ہی کہ پگڈنڈی پر پینترہ بدلنے کی جگہ نہین ہی اگر خم ہوتے ہین سائے مین شاخ نخل کے پہونچتے ہین وہ سایہ جن کا سایہ ہی کیونکر اپنے کو بچایا اُن حربون سے اپنے کو بفنون سپاہگری محفوظ رکھا ہر چند کہ حربے قلم کیے دیکھا ہفت سر کے ہاتھ مین وہی حربے پھر موجود ہین طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے شاخون نے ہاتھ بڑھائے سبزہ لہلہا رہا ہی اپنا جوبن دکھا رہا ہی نرگس نے آنکھین کھولدین سنبل نے بال پریشان کر دیے سوسن کی زبان درازی ہر برگ و بار کی سحر سازی ہفت سر نے پھر حملہ کیا جس جس جانور کا جو سر ہے اُسی کی صدا مین آواز دیتا ہی قلب اسد کا تھرا جاتا ہی لوح خبر دیتی ہے ای طلسم کشا سبزے پر قدم نہ رکھنا سائے سے شاخہاے نخل کے اپنے کو بچاؤ سمجھ کر آگے بڑھو

جسقدر قدم کا نشان ہی وہ نشان قدم خضر راہبر ہی اُسکے خلاف قدم رکھنے مین جان کا ضرر ہے ہفت سر نے ایک چیخ ماری پھر دروازہ کھلا گیارہ زنگیان آدم خوار تلوارین کھینچکر اسد پر آپڑے اسد پیچھے ہٹا وار اِن سبھون کے روک رہا ہی اَب جسپر ہاتھ مار دیا اُسکے دو ٹکڑے ہوے ایک زنگی نے پہلو سی آکے وار کیا پہلا اُسکی تلوار کا شلنے پر پڑا کڑیان زرہ کی کٹین وہ زنگی وار کر کے پیچھے ہٹا اسد جھپٹا وہ بھاگا اسد غصے مین جا پڑا سبزے پر بھی پانٔون پڑ گیا شاخہاے نخل کا بھی سایہ ہوا ہفت سر نے آواز دی وہ مارا فتق گرد عظیم بلند ہوا اندھیرا ہوگیا بعد تھوڑی دیر کے اُسی اندھیرے مین ہزارہا ہاتھ جسم پر اسد کے پڑنے لگے وہ لوح و مہرہ ڈھونڈھتے تھے اسد کو اسم حاشیۂ لوح ورد ہی لوح کو مضبوط تھامے ہوے اندھیرے سے گھبرا رہا ہی اُن ہاتھون کو ٹالتا ہی تلوار کو چرخ دیا بعد عرصہ دراز ایک صداے مہیب آئی اُس صدا سے زمین تھرائی آندھی سیاہ اُٹھی اُس آندھی مین اسد کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جھونکا ہوا کا مجھ کو اُڑائے لیے جاتا ہی قدم نہین تھمتا متوجہ ہوا سے پانٔون نہین جمتا تھوڑے عرصے کے بعد وہ آندھی دفع ہوئی زمانہ روشن ہوا دیکھا ایک صحراے ریگستان مین پڑا ہون وہ صحرا وہ سبزہ وہ نخل ہفت سر سب معدوم ہوے زمین و آسمان بدل گیا لوح کو دیکھا عنایت سے پروردگار کی بچگئی مگر لوح پر تاریکی حرفون پر نگاہ نہین ٹھہرتی مہرہ ضو نہین دیتا اسد سوچا قاعدے کے خلاف ہوا مورخ و بہار و باغبان ذکر کیا کرتے تھے کہ مرحلۂ ہفت سر نہایت مشکل ہی سبزۂ بیگانہ پر جا پڑے شاخون کا بھی سایہ پڑا آخر یہ انجام ہوا توکلت علی اللہ مجبور و ناچار رنجیدہ بیقرار اُسی صحراے ریگستان مین ایک جانب چل نکلے بونڈے گرد کے براے تعظیم اُٹھنے لگے وہ ہواے گرم چلی کہ جسم مین آبلے پڑے قدم اُٹھانا دشوار صحراے ہول خیز مثل کُرۂ نار اسد کو یقین ہی کہ اِس صحرا سے زندہ نہ نکلونگا ریتی کا میدان جنگل سنسان ریتی مین پانٔون غرق ہوے جاتے ہین غولان بیابانی راستہ بھٹکاتے ہین طائر کا جنگل مین نام نہین اگر کوئی آفت کا مارا بھٹک کر آنکلا منھ کھولکر زمین پر گرا پر و پرزے جل گئے پڑا تڑپ رہا ہی ایک جانب درخت ببول کے کانٹون کے انبار گرمی سے روح بیقرار ایک ایک قدم بمشکل اُٹھتا ہی دل بیٹھا جاتا ہے طائر روح قفس جسم مین گھبرا رہا ہی اگر خس خانۂ مژگان سے نگاہ نکلی مردمان چشم جھلکنے لگے دن بھر اُسی صحراے ہول خیز مین بے آب و دانہ گذرا جب ہونٹھون پر جان آئی شعلۂ جوالہ ماہ تابان آتش خانۂ فلک پر نمایان ہوا ستارے چنگاریان آسمان دھوان معلوم ہوتا ہی ایک مقام پر یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی لڑکھڑا کے

گرا رات بھر تڑپا دہی ہوائے گرم پانی معدوم ریت کا دریا جوش مار رہا ہی دور سے پانی کا دھوکا ہوتا ہی اُس دھوپ مین بہت دوڑ دھوپ کی پانی کہین دستیاب نہوا اُستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہی کہ تین شبانہ روز اسد کو اُسی صحراے ریگستان مین بے آب و دانہ گذرے اِس شب کو اسد نے تڑپ تڑپ کے دُعا کی ای رزّاق مطلق تو رزق کا بندون کے ضامن ہی رزق رسانی پر قلب مطمئن ہی اِس تیرے بندے پر آج تین شبانہ روز گذرے بے آب و دانہ ہون ای رزّاق رزق پہونچا یا حکم ہو ملک الموت کو کہ قبض روح کرے اَب کشاکش نہین اُٹھتی نوبت بجان و کارد بر استخوان ہون مثلِ زلف پریشان ہون رات بھر اسد نے دعا کی انھین کے غم مین گریبان سحر چاک ہوا تابش و حرارت بڑھی اسد گرتا پڑتا قریب کوہ فلک شکوہ پہونچا آواز تسبیح خوانی کی کان مین آئی کوئی مرد خدا پرست عبادت کر رہے ہین اسد سختی اُٹھا کر پہاڑ پر چڑھا گھاٹیون کو بمشکل طی کیا بالاے کوہ پہونچا ایک حجرہ سنگ مرمر کا پہاڑ پر بنا ہی جیسے ہی اسد پہاڑ پر آیا ایک مرد بزرگ بصورت نورانی حجرے سے باہر آیا اسد نے سلام کیا اُن بزرگ نے بمحبت و شفقت فرمایا ای آفتاب آسمان جود و سخا و ای فتاح طلسم ہوش رُبا بڑی جفا اُٹھائی ہم تین دن سے تمھارے مشتاق ہین یہ تین راتین کہان بسر کین چہرۂ زیبا اُتر گیا صدمات عظیم اُٹھائے ہم پہاڑ سے تمھاری جستجو مین نہ اُتر سکے ایک ایک لمحہ تمھاری جدائی مین پہاڑ تھا جو کچھ گذرا یہ تقدیر کا بگاڑ تھا بہت جلد ہم تک پہونچے شکر ہے کہ راہ مین تم پر کوئی دست انداز نہوا جس ہفت سر نے لوح کو سیاہ کیا اُس تیرہ بخت کے ملازم تمھاری تلاش مین نکلے ہین حافظ حقیقی نے حفاظت کی ایسے بہت سے کلمات تسکین فرما کے اسد کو اپنے ساتھ حجرے مین لیکر آئے فوراً کاسۂ شیر برنج آب سرد سامنے اسد کے پیش کیا اسد حیران جمال و محو دیدار تھا کہ یہ کون بزرگ ہین مہربری کا فرا ملتا ہی جب اسد آب و طعام سے فارغ ہوے تب اُن مرد مقدس نے فرمایا کہ ای طلسم کُشا نام میرا ابرار عبادت گزار ہی ہر وقت یاد پروردگار ہے بزرگانِ دین نے اِس حقیر کو قطب طلسم ہوشربا قرار دیا ہی تمھاری نگہبانی کا حکم ملا اَب تمپر یہ سختی ہی کہ قاعدے کے خلاف ہوا درجۂ عمل خوانی طی کرنا ہوگا ایک گوشے مین بیٹھکر عمل خوانی شروع کیجیے ترکِ لذآت و ترکِ حیوانات ضرور ہی کل امورات اشیاے خور و نوش کا انتظام اپنے ہاتھ سے کرنا ہوگا یہ جو تمکو دیئے جاتے ہین دانائی یہ ہی کہ اپنے ہاتھ سے پیسے شاخہای ترسُلگا کر موافق اپنی خوراک کے پکائیے نوش فرما کر عمل خوانی مین مصروف ہو جسمین قریب آپکے نہین ٹھہر سکتا اگر خدانخواستہ کوئی

افتادہ پڑی ہی مین بجائے خدمتگزاری حاضر ہونگا جسقدر میرا اختیار ہے بسر و چشم بجا لاؤنگا جو احکام بزرگان دین ہین انمین فرق ممکن نہین علاوہ ازین تم نبیرۂ صاحبقران مجاہد راہ اسلام نظر کردۂ بزرگان صاحبان ولا کے واسطے نزول بلا بھی ضرور ہے بہت سختیان جھیل چکے اب دمبدم خوشی حاصل ہوگی تسکین دل ہوگی ابرار عبادت گزار نے اسد کو بخوبی سمجھا کے تسبیح دی طریقۂ عمل خوانی تعلیم فرمایا کے اسد اسی پہاڑ پر ایک گوشے مین آکر بیٹھے بطریقۂ مذکور عمل شروع کیا ہر روز بوقت سحر قطب صاحب تشریف لاتے ہین اسد کو عمل خوانی مین پاتے ہین مرحبا کہکر پلٹ جاتے ہین تین ہفتے کا حکم ہی ایک ہفتہ اسد نے اس سختی مین کاٹا مشقت مین چہرہ اتر گیا اعضا مثل تار عنکبوت لب پر مُہر سکوت آٹھوین دن شب کو بیٹھے ہوے عمل پڑھ رہے تھے دیکھا صحرا سے گرد اڑی بہ نگاہ غور دیکھا ملکہ مہرخ و بہار وغیرہ نے آکر بارگاہ زیر کوہ استاد کی باغبان و معمار نے لشکر کو طریقے سے آراستہ کیا ملکہ مہ جبین بھی تخت پر جلوہ فرما ہین دوسری جانب سے بھی گرد اڑی دیکھا افراسیاب بقہر و غضب تمام آکر پہونچا لشکر حیرت بھی ہمراہ ہی سحر کرتا ہوا لشکر مہرخ پہ جا پڑا اسد نے دیکھا سب سردار زخمی ہوے سب نے فرار بر قرار کیا مہ جبین کو تنہا چھوڑ کر بھاگے افراسیاب نے جاکر مہ جبین کو گرفتار کیا کشان کشان لیچلا مہ جبین نے فریاد کی ای شہریار مجھے بچائیے یہ ظالم مجھکو گرفتار کر کے لیے جاتا ہی سب سردارون نے میرا ساتھ چھوڑا کیا آپنے بھی محبت سے منھ موڑا اسد فریاد مہ جبین کی سنکر بیقرار ہو گیا قبضے پر ہاتھ ڈال کے اٹھا آواز دی خبردار او بیحیا کہان جاتا ہی جیسے ہی اسد نعرہ کر کے اٹھا ایک قہقہے کی آواز آئی کسی نے کہا وہ مارا اسد نے مہ جبین و افراسیاب کو نہ پایا تسبیح ہاتھ سے چھوٹی بیہوش ہو کے گرا صبحکو قطب صاحب تشریف لائے دیکھا اسد بیہوش پڑے ہین کف منھ سے جاری قریب ہی کہ روح جسم سے نکل جاے ابرار گھبرا گئے پانی کے چھینٹے دیئے کچھ اسماے الٰہی پڑھے اسد کو بمشکل ہوش آیا آپنے فرمایا ای نور نظر یہ کیا غضب کیا موکلون نے تمکو دھوکا دیا ہم زیادہ نہین کہ سکتے بانیان طلسم کی ممانعت ہی اثنائے عمل خوانی مین جو معرکہ پیش آئے اسکو نمود بے بود طلسمی سمجھو کسی بات مین دخل نہ دو یہ نسمجھے کہ جان نثار ظفر اثر کجا افراسیاب بدسیر یہ سب شعبدہ تھا اپنے دلکو قابو مین رکھو ورنہ ہلاک ہو جاؤگے اگر مشقت ایک ہفتے کی ضائع ہوئی پھر اب روز اول ہے اس خیال مین یہ عبد ذلیل بھی بہت بیکل ہے لیکن تمھارے قریب نہین بیٹھ سکتا اسد یہ سنکر بہت محجوب ہوا کہا حضور ذلت ناموس نہ دیکھی گئی مجبور ہو کے

بول اُٹھا آپ ایسا اُستاد سر پر موجود تھا ورنہ زندگی دشوار تھی ابرار نے بخوبی تعلیم کر کے اسد کو پھر عمل
شروع کرایا حقیقت مین روز اول ہی اپنے ہاتھ سے پیسنا روٹی پکانا شاخہاے نخل کا جلانا انتہا کا شاق
ہوا ہی لیکن کیا کرین خود کردہ را درمان نیست سوچے کہ ای اسد یہ بھی شیوۂ جرأت ہی جو سختی پڑے اُسکو
بآسانی کاٹو کئی مرتبہ اُسی طرح اسد نامدار نے دھوکے کھائے عمل ترک ہوا پھر سرے سے شروع کرنا پڑا
کئی مہینے اسد کو اسی مقام پر گذر رے جب یہ دھوکا کھاتے تھے ابرار صاحب تشریف لاتے تھے
اسد کو آکر اُٹھاتے تھے کہتے تھے ای نور نظر تمھاری جرأت سے سراسر خلاف ہی کہ عمل کو تمام نہین کر سکتے مجھکو
ہر روز خوف رہتا ہی کوئی خرابی نہ واقع ہو یہ بھی ہم تمکو خبر دیتے ہین کہ افراسیاب با فوج قاہرہ مقابلے مین
تمھارے سردارون کے پہونچ گیا قیامتین برپا کر رہا ہی عرصہ ہونے مین سراسر خرابی ہی ابکی مرتبہ اُسنے
بخضوع و خشوع عمل خوانی شروع کی عجائب و غرائب نظر آنے لگے اسد نے عمل موقوف نکیا آخر شب کو بڑی
آفت برپا ہی کبھی دیکھا کہ کوئی بدیع الزمان کو قتل کرتا ہی کبھی غضنفر کو زیر تیغ دیکھا کبھی ملکہ مہ جبین
ولالان خونقبا پر آفت دیکھی کبھی دیکھا کہ معراج قطرہ زن دریا مین ڈوبا جاہتی ہی صداے فریاد
آتی ہی اے شہریار بچائیے لشکر تباہ ہوتا ہی اسد نے بموجب ارشاد اُستاد خوب سمجھ لیا کہ یہ موکل دھوکا
دیتے ہین پڑھنا موقوف نکیا بوقت سحر ابرار عبادت گذار تشریف لائے فرمایا ای شیر بیشۂ صاحبقرانی
ماشاء اللہ آپنے بڑی تکلیف سے عمل کو ختم کیا بحکم صانع شمس و قمر لوح روشن ہوئی اسد نے لوح کو ملاحظہ
کیا صاف تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم و ای سیار این عجائبات جسوقت دوبارہ لوح روشن ہوا اپنے کو
مرحلۂ ہفت سر پر پہونچا و اُس مقام سخت پر جب گذر ہو ایک ایک قدم پر لوح کو ملاحظہ کرنا اگر ابکی
کوئی امر خلاف واقع ہوا لوح قبضے سے نکل جاوے گی جان پر بنے گی اسد نے شکریۂ پروردگار ادا کیا
سلاح جسم پر آراستہ کیے زاہد صاحب سے رخصت ہوے قطب صاحب نے فرمایا بسم اللہ پروردگار
تمکو مظفر و منصور کرے رنج و ملال دل سے دور کرے ہم بھی وقت پر آئینگے اسد زیر کوہ آئے دیکھا
ایک مرکب زیر کوہ موجود ہی سمجھے یہ عنایت معبود ہی سوار ہو کر لوح کو دیکھتے ہوے چلے اب وہ صحراے
ریگستان بھی نہ ملا سامنے اُسی قصر آہن کے پہونچے درختون پر ہزارہا زاغ سیاہ بیٹھے تھے صداے
ہیہات و افسوس بلند کرنے لگے درختون سے اُڑے یکایک دروازہ قصر آہن کا کھلا در ظلم و
بدعت وا ہوا وہی دیو مہیب بشکل عجیب پیدا ہوا حربہاے جنگی ہاتھ مین اسد پر مثل شعلۂ جوالہ جا پڑا

ایک ہاتھ سے گرز دوسرے سے تلوار ایک ہاتھ سے نیزہ و تیر وغیرہ کا وار کیا اسد نے تیغۂ برق مثال نیام
انتقام سے کھینچا گرز قلم کیا سنان نیزہ کو اڑایا کچھ حربے سپر پر روکے ہفت سر نے ایک چیخ ماری قصر سے
زنگیان آدم خوار نکلنے لگے اسد پر سب حملہ آور ہوئے اسد نامدار شیرانہ زنگیون سے لڑ رہا ہی کئی سو
زنگی قتل ہوئے لاشہ کسی کا معلوم نہین ہوتا اب اسد نے حکم کے بموجب لوح کو گردش دی زنگی نابینا ہوکر
سامنے سے بھاگے اب اسد ان آفتون کو جھیل کر قریب ہفت سر پہونچے لوح کو دیکھکر ہفت سر
گھبرایا مگر برس پڑا اسد روک رہا ہی ایک مقام پر لوح کو روبرو کر کے ہاتھ مارا دو ہاتھ اسکے قلم ہوئے
پرنالہ خون کا جاری ہوا قطرات خون جو زمین پر گرے گرگدن و خرس وغیرہ پیدا ہوئے اسد نے لوح کو
گردش دی خرس وغیرہ معدوم ہوئے عجب طرح کا ہنگامہ ہی اسد ایسے شیردل کا قلب تھرا رہا ہی لوح
نے یہ خبر دی کہ ایک ہاتھ مین ساتون سر قلم ہون تب یہ بلائین معدوم ہون اسد حیران ہی کہ کیونکر
اس عفریت کے سر تک ہاتھ پہونچے آسمان سے نعرہ ہوا آواز آئی اے شیر بیشۂ جرائت و اے آفتاب آسمان ہمت
اسم حاشیۂ لوح ورد زبان کر و برکت اسمائے الہی سے ہاتھ سر تک پہونچے گا اسد نے سر اٹھا کر ابرار
عبادت گزار کو دیکھا ہوشیار کر کے اسد کو نکل گئے ہفت سر نے چاہا ان بزرگ پر جا پڑون غصے
مین آواز دی او پیر زمین گیر تو نے طلسم کشا سے ساز کیا چاہا جست کر کے بلند ہون اسد قریب پہونچ
چکے تھے اسم حاشیہ پڑھکر ہاتھ مارا برکت اسم سے تیغہ بالائے سر ہفت سر پہونچا ساتون سر اڑ گئے
جیسے ہی مرکز زمین پر گرا آندھی سیاہ اٹھی صدائے مہیب آئی چہار جانب سے اسد پر تیغہ ہائے
فولادی گر رہے تھے اسوقت اسد ہمہ تن چشم بنا تھا لوح کو گردش لینے کو بھاگنے کی کوشش نخل
جل رہے تھے زمین سے شعلہ ہائے آتش نکل رہے ہین بعد عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من
ہفت سر جادو بود وہ قلعۂ آہن ساختۂ ساحران پرفن غائب ہوا چند قصر شکستہ باقی رہے
اسد نے آکر ایک قصر کلان کا قفل توڑا دیکھا ایک تخت شکستہ اسپر ایک شہزادی سر کے بال سفید گرد
صد ہا نازنینان سر جبین حیران و پریشان مسلسل و مطوق ناخن وغیرہ بڑھے ہوئے بیٹھی ہی جیسے ہی
اسد آئے وہ شہزادی زنجیر سنبھالکر برائے تعظیم اٹھی آنکھون سے آنسو بہتے ہوئے سلام کیا بیقرار
ہو کر کہا اے شہریار آپکا غلام لاچین خیر و عافیت سے ہی نمکحرامون کی قید سے حضور نے رہا کیا اسد
نے لوح کا عکس ڈالا زنجیرین جسم سے کٹ کر گرین اسد نے کہا اے ملکۂ عالم آپ کا نام نامی کیا ہی

لوح کو مین نے ملاحظہ کیا ثابت تو ہو چکا لیکن اپنی زبان سے نام نامی و اسم گرامی فرمایئے کچھ کلام کیجیے
شہزادی نے حجاب سے سر جھکا لیا ساتھ والیون نے دست بستہ عرض کیا ای شہریار خاتون محل شہنشاہ
لاچین والا تمکین ملکہ بلقیس ثانی ہین افراسیاب نے نمکحرامی کرکے اس مقام پر قید کیا تھا
اب اسد غازی نے سب کنیزونکو بھی رہا کیا ساٹھہ ہزار کنیزین مصاحبان عالی مقام اُس جگہ قید تھین
ملکہ بلقیس ثانی نے سب کو رہا کیا کوٹھے کھلوائے تخت طاؤسی ایک قصر سے نکلا دنگل ہاے زر بفتی
اُسی قصر مین تھے تخت بچھایا ملکہ بلقیس ثانی کو اسد بن کرب غازی نے تخت پر بٹھایا خود دنگل
یاقوت نگار پر جلوہ فرما ہوے گرداگرد انیسان ہمراز و مصاحبان دمساز آکر بیٹھین ہنگامۂ عیش و نشاط
گرم ہوا ملکہ بلقیس ثانی کی رہائی کی خبر مشہور ہوئی جو جو تاجدار زمیندار و راجہ و ناظم یہان سے
قریب تھے آکر حاضر ہوے ملکہ بلقیس نے ایک ایک کو بہ خلعت سرفراز کیا اسد نامدار سے عرض
کی حضور نے طلسم باطن مین داخل کیا آپ کے لشکر پر افراسیاب نے قیامت برپا کی ہوگی اب
جلد سامان سفر تیار ہو کارگذاران شاہی نے ایک ہفتے مین سب طرح کا سامان آراستہ کیا تین لاکھ
ساحر و غیر ساحر جمع ہوگئے اس شوکت و شان سے اسد نامدار ملکہ بلقیس ثانی کو تخت پر سوار
کرکے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے قصر ہفت سر سے دو منزلین طے کی تھین کہ آسمان سے لکہ ابر
سیاہ ظاہر ہوا دولاب جادو ہمشیرہ ہفت سر اپنے بھائی کے قتل کی خبر سنکر آپڑی آتے ہی
چار لاکھ ساحر سحر کرنے لگے اسد غازی نے قبضے پر ہاتھ رکھا ملکہ بلقیس ثانی نے کہا ای شہریار
اب آپ تکلیف نکرین مین اس نمکحرامی سے سمجھ لونگی دولاب نے دو تین حربے سحر کے ایسے کیے
کہ آندھی سیاہ اُٹھی کئی ہزار ہمراہیان اسد ٹکرا کر مرے ملکہ بلقیس ثانی نے ایک دستک دی
کہ آندھی سیاہ موقوف ہوئی سحر ملکہ بلقیس ثانی کی ہوا بندھی برابر تخت کے طاؤس زرین بال آراستہ
کیا اُسپر سوار ہوکے لشکر دولاب پر جا پڑین سحر کرکے آگ برسادی ساٹھہ ہزار ہمراہیان
دولاب فی النار ہوے دولاب کو بڑھ کر للکارا او نمکحرام اب آگئے نہ ڈھونڈھنا قدمونکو طلسم کشا
کے بوسہ دے اب وقت قتل افراسیاب قریب ہی دولاب نے بڑھکر ملکہ بلقیس پر سحر کیا
تلوارین برسنے لگین ملکہ بلقیس نے سپر کاغذی سر پر آراستہ کی اُسی سپر پر تلوارین گرکے ٹوٹین
پہلی شکست یہی تھی سحر دفع کرتی ہوئین قریب دولاب پہونچین اُسنے تیغہ سحر کا وار کیا ملکہ بلقیس

نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کے پھینکدی غصے مین ایک طمانچہ ماردیا سر دولاب کا اُڑگیا لاشہ
زمین پر تڑپا آواز آئی گفتی مرا نام من دولاب جادو ہمشیرۂ ہفت سر بود افسوس مردیم و
جان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم ساتھ والون نے فریاد کی ملکہ بلقیس ثانی سے قدمبوس ہوئے
ایک دن اُسی مقام پر مقام کیا اسی طرح اکثر ساحران دربند آکے سدراہ ہوے ہاتھ سے ملکہ بلقیس
کے مارے گئے جو ضلع راہ مین ملا اُسکو ملکہ بلقیس نے فتح کیا بعض بادشاہ خبر آمد ملکہ سُنکر حاضر
ہوے ملکہ بلقیس نے سرفراز کیا جسنے سرکشی کی واصل جہنم ہوا جنگ کرتی ہوئی ملکہ بلقیس مع
طلسم کشا سمت لشکر ملکہ مہرخ سحر چشم جاتی ہین یہان شہنشاہ لاچین والا تمکین وجملہ سرداران جانباز
وسرفروکش یاد مین اپنے آقاے نامدار کی بیقرار ہین کہ افراسیاب مع آفات چہار دست
ونقابدار سیہ پوش وچالیس جوانان روئین تن وبالشکر بیحساب مقابلہ لشکر اسلام مین آکر پہونچا
آمد افراسیاب دیکھکر سب گھبرا گئے افراسیاب نے آتے ہی شب کو طبل جنگی بجوادیا شہنشاہ
لاچین نے بھی حکم دیا تیاریان ہونے لگین بوقت سحر دونون لشکر میدان کارزار مین آکر جمے لکھا ہے
کہ جب افراسیاب میدان کارزار مین آیا جس سردار نے مقابلہ کیا ہاتھ سے افراسیاب کے
مارا گیا دوپہر کامل افراسیاب نے میدانداری کی بعد زوال آفات چہار دست نکلی پانچ
سردار اسکے بھی ہاتھ سے سیار گلشن جنان ہوے بس غصے مین شہنشاہ لاچین خوش آئین
جا پڑے آفات چہار دست کے سر روک کے ایک طمانچہ مارا کہ آفات چہار دست منہ کے
بھل زمین پر گری آواز دی ای نقابدار سیہ پوش مجھے اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے نقابدار
نے حکم جنگ مغلوبہ دیا چالیس جوان روئین تن جو آکر گرے ہزارون کو قتل کیا اُنپر کوئی حربہ سحر وغیرہ
سحر تاثیر نہین کرتا یہی حال نقابدار سیہ پوش کا ہے کہ جب کوئی مثل شہنشاہ لاچین وکوکب
وجاندار کے جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا نقابدار غائب ہوجاتا ہے کسی کا حربہ اسکے جسم پر
نہین پڑتا سحر کسی کا تاثیر نہین کرتا اسی وجہ سے بہت سے سرداران نامی وغیر ساحر اسکے ہاتھ
سے سیار گلشن جنان ہوے شہنشاہ لاچین نے اس لڑائی مین آفات چہار دست و
افراسیاب کو زخمی کیا نقابدار سیہ پوش کا کوئی کچھ نکر سکا دن بھر مین سنہر اوکردیا لاشہ ہاے
سرداران ملکہ مہرخ سے میدان کارزار بھردیا آخر شام کو ملکہ مہ جبین الماس پوش نے لاچین

سے صلاح کرکے طبل بازگشت بجوایا خستہ و پریشان لشکر کو لیکر واپس ہوے نقابدار سیہ پوش کہہ گیا ہے کہ
ایک کو زندہ نچھوڑونگا اب ملکہ مہرخ سحر چشم کو انتہا کا تردد ہی کہ دیکھین اسکے ہاتھ سے کیونکر بچین
جس روز یہ معرکہ دربیش ہوا کہ طبل بجوا کر شہنشاہ لاجین وغیرہ واپس ہوے ملکہ لعل سخندان و
مواج قطرہ زن و ملکہ بہار گلعذار و باغبان قدرت آکر پہونچے فرد حصول لوح طلسم سُنایا ملکہ بہار
نے کہا یہ بھی خبر دریافت ہوئی کہ مقام ہفت سر پر کچھ افتاد پڑی نہین معلوم طلسم کشا پر کیا گذری
یہ ذکر تھا کہ لشکر افراسیاب سے صداے طبل جنگ بلند ہوئی چرند و پرند دوڑتے ہوے آئے
ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجالائے قطعہ الٰہی بخت تو بیدار باد ☆ ترا دولت ہمیشہ یار باداد
گل اقبال تو دائم شگفتہ ☆ بچشم دشمنانت خار باداد ☆ نقابدار سیہ پوش نے پھر طبل جنگی بجوایا
باقی سب خیریت ہی یہ سُنکر شہنشاہ لاجین والاتمکین نے بھی حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی بفضل
ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے آج لشکر ملکہ مہرخ مین سب کو ہراس ہی طور جنگ نقابدار
دیکھکر ہر ایک کو یقین مرگ ہی قاسم و بدیع الزمان و نور الدہر و غضنفر کو شہنشاہ لاجین
چاہتے ہین پردہ چشم مین مخفی کرین یہ شیران دشت نبرد ضرور حریف پر جا پڑینگے اگر انپر کوئی چشم زخم
پہونچا طلسم کشا کو کیا منھ دکھائینگے رات بھر دریاے لشکر مین تلاطم رہا بوقت سحر دونون لشکر میدان
کارزار مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیب نقابت کرکے ہٹے سب سے پہلے افراسیاب جادو
میدان کارزار مین نکلا آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان یہ تو ظاہر ہی کہ طلسم ہوش رُبا فتح ہوتا ہے
قتل زمہریر کی خبر مجھکو دریافت ہوئی مبہوت فیلزور مارا گیا حجرۂ ہفتم پر لوح بیکار ہوئی شاید
کوئی وجہ سے طلسم کشا بچا تو اُس ملک مین اکیلا رہجائیگا تم سب کا تو آج خاتمہ کرونگا جسکو تمنا
مرگ کی ہو وہ نکلے ملک جہاندار شاہ بادشاہ گلریز نے بڑھ کر ملکہ مہ جبین الماس پوش
سے اجازت لی افراسیاب کا مقابلہ کیا خوب خوب سحر آپسمین ہوے لگہ ابر ہفت رنگ جو سر پر
افراسیاب کے سایہ فگن رہتا ہی زمانہ مقابلہ ملک اطلس مین تحریر کرچکا ہون کہ نقابدار سُرخ پوش
ہاتھ سے تاریک تسکل کش کے مارا گیا تھا اُسدن سے یہ غائب ہوا افراسیاب نے دیکھا کہ
جہاندار کسی سحر مین کمی نہین کرتا تو غصے مین لگئے ابر سیاہ کو اشارہ کردیا وہ ابر سیاہ جہاندار پر گرا
یہ آپسمین مخفی ہوا تمام صحرا تاریک ہوگیا لاجین بیتاب ہوکر بصد شد و مد اُس ابر پر آفتاب بنکر گرا

ابر کے ٹکڑے اُڑا دیے ایک زنگی سیاہ رو اُس ابر مین تھا اُسکو شہنشاہ لاچین نے مارا جب اُسکا سر لیکر
نکلا تو ملک جہاندار نے اُس بلا سے نجات پائی لاچین و افراسیاب سے مقابلہ ہوا لاچین نے
افراسیاب کو بھی زخمی کیا ملکہ حیرت نے آواز دی ای نقابدار سیہ پوش شہنشاہ کو بچانا بس
نقابدار سیہ پوش بصد جوش وخروش شہنشاہ لاچین پر جا پڑا لاچین نے رستمانہ اُس سے مقابلہ
کیا کئی ہاتھ تلوار کے مارے نقابدار پر تاثیر نہوئی نقابدار نے جو ہاتھ مارا سر شہنشاہ لاچین کا
زخمی ہوا جسنے نقابدار سے مقابلہ کیا یا تو زخمی ہوا یا مارا گیا کوکب و شنفضمی نے ایسے ایسے وار کیے
کہ طبقات زمین ہلا دیے آخر زخمدار ہو کر ہٹے جوانان روئین تن نے بہار و باغبان و اسرار
وغیرہ کو زخمی کیا یہ وہ سرداران نامی زخمی ہوے کہ جنکا مثل ممکن نہین ہی جوانان روئین کے جو مقابلے
مین گیا قتل ہوا ملکہ بہار وغیرہ نے بڑی جستجو سے اپنے کو بچایا ورنہ اُنکا جسنے مقابلہ کیا وہ مارا گیا ہاتھ
سے نقابدار و جوانان روئین تن کے سب ساحران نامی و شاہان گرامی زخمی ہوے ہر خیدا پنے کو
بچاتے تھے اُن ظالمونکے ہاتھ سے مُہلت نپاتے تھے اب ملکہ مہرخ کو یاس ہوئی کہ فتح ہونا دشوار
ہے یہ کد و کاوش بیکار ہے شہنشاہ لاچین زخمدار و بیقرار سامنے تخت ملکہ مہ جبین کے آئے
دلارام وزیرزادی سے کہا ای خیرخواہ دولت شہنشاہ لشکر اسلام ملکہ مہ جبین کو نکال لیجاؤ اب
افراسیاب درپئے آزار ہے یہی قصد کر رہا ہی کہ بادشاہ لشکر اسلام کو گرفتار کر لون خدا نخواستہ اگر مہ جبین
پر دشمنونکا قبضہ ہوا اسد کو کیا مُنھ دکھائینگے افسوس آج شکست فاش ہوئی ہر ایک کو جان بچانیکی
تلاش ہوئی اہالیان لشکر سپاہی افسر سب جانباز و سرفروش ہین ایک ایک کو نشہ بادہ جرأت کی جوش ہے
میدان کارزار سے قدم نہین ہٹا ہتھیلی پر سر لیے موجود ہین یہانتک کلمات حسرت آیات لاچین نے کہے
سبکو یقین کامل ہوا کہ اب شکست فاش ہوئی لاچین ایسا جلیل ایسی باتین کر رہا ہی ابتو سب نے ملکر
دست دعا بلند کیے پکار رہے ہین ای معبود بے نیاز ای رب کارساز اس بیکسی مین سوائے تیرے کس سے
عرض کرین دشمنون کے ہاتھ سے بچا لے بلائے آسمانی سے نجات دے اس طرح بلک کر جو سینے
دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا بقدرت سبحان لم یزل گرد عظیم صحرا سے اُٹھی کہ روئے آفتاب مخفی ہوگیا
سب اُسی جانب دیکھنے لگے دامن گرد شگافتہ ہوا آگے آگے سات سو علم زرنگار کے پھرہرے کھلے
ہوے علمہاے جواہر نگار حسین و جمیل علمدار نشان آمد لشکر جو جمکا بعد گذرنے علمدارونکے اسباب جاہ و

حشم ان سب کے بعد دیکھا کہ تازہ میدان جانبازی اسد بن کرب غازی پشت مرکب باد رفتار پر
تخت طاؤسی پر بصد شوکت و حشمت ملکہ بلقیس ثانی گرد چار سو شہزادیان پشت پر سات لاکھ
ساحر وغیرہ ساحر اس شوکت و شان سے نمایان ہوئے دشمن مثل آئینہ حیران ہوئے شوکت اسد دیکھکر
افراسیاب گھبرا گیا بغیرت کو پسینہ آگیا لاچین نے جو ملکہ بلقیس کو بعد عرصہ دراز دیکھا قریب تھا
کہ روح قالب سے نکل جائے جھپٹ کر قریب آیا پایہ تخت پر ہاتھ رکھدیا پوچھا ای شہنشاہ خوبی و ای رنگ
و بوئے گل حدیقہ محبوبی آج روز عید ہے کیا وقت سعید ہے کہ نظارہ جمال جہان آرا سے مشرف ہوا ملکہ کی
آنکھون سے بے اختیار آنسو جاری ہوئے دونون ملکر اسقدر روئے کہ شدت گریہ سے ان ہجران
دیدہ کے ابر منفعل ہوا قریب آکر اسد نے فرمایا ای شہنشاہ بس اب تمھارا حال مصیبت مآل دیکھکر
کلیجہ شق ہوتا ہی دیکھو ہر ایک خرد و کلان روتا ہے پروردگار نے اپنا فضل شریک کیا دن ہجر کے
بسر ہوئے صبح وصال ظاہر ہوئی لاچین نے کہا ای شہریار آج لشکر کا خاتمہ ہے افراسیاب و
آفات و نقابدار و چالیس جوانان روئین تن لیکر آیا ہی سات میدان داریان ہوئین کسی کا پنجہ
نقابدار پر قابض نہین ہوتا سحر بھی اسپر تاثیر نہین کرتا نور الدہر کے گلے مین حرز ہیکل ہے ماشاء اللہ
خوب خوب لڑے انتہا کے معرکے پڑے عین وقت پر حضور کو خدا نے پہونچایا اب آپ نقابدار کی
فکر کرین اگر حضور نقابدار پر غالب آئے آج ہی قتل افراسیاب کا سامان ہو جائیگا ہر زن و
شوہر ساحرون سے سمجھ لینگے کل لشکر کو شکست دینگے اسد لڑتے ہوئے طرف نقابدار کے چلے جوانان روئین
تن پر ملکہ بلقیس جا پڑین اور ہزارون ساحرونکو ملکہ نے مارا ان جوانون پر سحر نے تاثیر نہ کی
نقابدار کے قریب اسد پہونچے اسپر ہاتھ مارا نظر سے اسد کی نقابدار غائب ہو گیا جب مقابلہ اسد
مین آتا ہی تلوار چمکاتا ہی اسد روک کر ہاتھ مارتے ہین وہ زیر شمشیر سے غائب ہو کر دس قدم آگے ظاہر
ہوتا ہی یہ معرکہ جو ملکہ بلقیس نے دیکھا خود نقابدار پر جا پڑین کئی گولے مارے سینے پر سے اچٹ گئے
ایک طرف نور الدہر بسبب حرز ہیکل کے مجمع ساحران مین لڑ رہے ہین پرے درہم و برہم کر دیئے
نقابدار کسی کے ہاتھ سے زخم نہین کھاتا مثل نگاہ نظرون سے غائب ہو جاتا ہی بدیع الزمان و قاسم
بھی خوب لڑے مگر جب سحر مین مبتلا ہوتے ہین بہار وغیرہ سحر دفع کر دیتے ہین آج میدان کارزار مین
غضنفر نے زمین ہلادی نقابدار کے ہاتھ سے انکے بھی قزاق قتل ہوئے بدیع و قاسم و نور الدہر

بھی انتہا کے زخمی ہوئے قدم اُٹھانا میدان کارزار سے مشکل تھا افراسیاب غصے مین اسد نامدار
پر جا پڑا بہت سحر کیے اسد نے لوح چمکائی اوپر سے ہاتھ مارا سر افراسیاب زخمی ہوا لوٹ مار کر بھاگا
آفات بھی زخمی ہوئی نقابدار زخم نہین کھاتا کسی کی نگاہ مین نہین آتا شام تک اسی طرح تلوار
چلی بلقیس نے حیرت کو ایک طمانچہ مارا تخت سے کود کر حیرت بھاگی ملکہ بلقیس نے اسد سے کہا اے
شہریار نقابدار پر سحر تاثیر نہین کرتا ہم تو مجبور ہوے آپ اہالیان لشکر کو بچائیے ورنہ سب سردار
قتل ہو جائینگے یہ سرفروش قدم میدان کارزار سے نہ ہٹائینگے بمجبوری افراسیاب نے طبل بازگشت
بجوایا نقابدار کو لیکر پلٹا الگ ایک بارگاہ مین آکر نقابدار و آفات فروکش ہوے یہ ضرور کہا
افراسیاب کہ ابکی مرتبہ جو میدان کارزار مین آؤنگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا چونکہ افراسیاب و آفات
بھی زخمی تھے اسوجہ سے ایک ہفتے کی مہلت دی یہان شہنشاہ لاچین وغیرہ انتہا کے زخمدار بیقرار
واپس آئے ہر چند کہ طلسم کشا و ملکہ بلقیس کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی لیکن نقابدار کے ہاتھون سے
ایسے صدمات پہونچے اور اُسنے اسد کے ہاتھ سے بھی شکست نپائی اسکا بڑا انتشار ہے کہ آخر نقابدار کا
کس طرح خاتمہ ہو خواجہ عمرو و برق و جانسوز و ضرغام وغیرہ بھی حاضر ہین لاچین نے یہ بھی
پکار کر کہدیا کہ خواجہ یہ خیال ضرور رہے کہ ان جوانان روئین تن و نقابدار پر عیاری کرنیکا ارادہ
نکرنا بیہوشی سے کچھ نہوگا قران نے کہا اے شہنشاہ لاچین انشاء اللہ اسی پر عیاری ہوگی یہ کہکے
قران و برق وغیرہ الگ الگ فکر عیاری مین روانہ ہوے خواجہ عمرو بصورت مبدل قریب
بارگاہ نقابدار آئے دیکھا کہ پردہ بارگاہ کا اُٹھا ہوا ہے نقابدار آفات کو پہلو مین لیے بیٹھا ہے
شرابخواری کر رہا ہے چالیسون جوانان روئین تن کنیزون کے ساتھ مصروف اختلاط ہین نقابدار
نہایت بیباک آفات سے باتین محبت آمیز کر رہا ہے کبھی گود مین بٹھا لیتا ہے آفات کے دمبدم ناز
چند غلام بیرون بارگاہ کھڑے ہین شراب کا اہتمام کر رہے ہین خواجہ بشکل خدمتگار قریب بارگاہ آئے
غلامان افراسیاب انتظام شراب کر رہے ہین تپلے لاکر بارگاہ مین پہونچاتے ہین عمرو نے بڑھ کر
شراکت کی تپلے کا منھ کھولکر بیہوشی ملائی آپ بشکل کنیز اندر آیا وہی شراب صرف ہونے لگی جیسے ہی
جوانان روئین تن نے دو دو جام پیے آفات قرابے کے قرابے چڑھا رہی ہے نقابدار کو آفات نے
ناند ابھر کر پلائی آفات تو لڑکھڑا کے گری نقابدار و جوانان روئین تن بھی بیہوش ہوے عمرو

نعرہ کرکے چلاکہ آفات و نقابدار کو قتل کرون ایک زنگی سیاہ رو ہان ہان کرتا ہُوا زمین سے نکلا عمرو
کا ہاتھ تھام لیا نقابدار و آفات کو بیدار کردیا ہلڑ ہوا کہ عمرو گرفتار ہوا افراسیاب و حیرت وغیرہ
ہلڑ سُنکر بارگاہ سے نکل آئے غلام زنگی عمرو کو کشان کشان لیکر چلا یہان یہ خبر ہرکارون نے بارگاہ لاچین
مین پہونچائی کہ خواجہ عمرو گرفتار ہو گئے نقابدار نے حکم قتل دیا ہی افراسیاب بھی بیرون بارگاہ آگیا
جلاد طلب ہوا ہی یہ سُنکر جملہ سرداران لشکر اسلام آمادۂ مرگ ہو کر بارگاہ سے نکل آئے سب نے دیکھا خواجہ کو
ایک زنگی لیے جاتا ہی نقابدار و آفات شراب بارگاہ مین پی رہے ہین چالیسون جوان بھی اُسی
بارگاہ مین ہین لاچین وغیرہ نے قصد کیا کہ جا پڑین عمرو کو رہا کرین یا جان دین اسد نامدار و نور الدہر
و بدیع الزمان و قاسم و غضنفر وغیرہ گھبرائے ہوئے نکلے اسد نے حکم دیا مرکب ہمارا جلد آراستہ کرو
خدانخواستہ اگر خواجہ قتل ہو گئے مین مُنھ دکھانیکے لائق نہ رہونگا سب سرداروں نے قصد کیا کہ سوار
ہون بہار وغیرہ نے اسباب سحر ہاتھ مین لیے کوکب و جہاندار و معمار و باغبان بھی کہہ رہی ہین
کہ خواجہ عمرو کو زنگی لیے جاتا ہی افراسیاب نے جلاد طلب کیا ہی لشکر کفار مین ہر ایک کا یہی قول ہے
یارو جلد عمرو کو قتل کرو غضب کیا کہ نقابدار پر عیاری کی یکایک سب نے دیکھا بارگاہ نقابدار سے
سَو قدم پیچھے ہٹکر مہتر برق فرنگی زمین سے نکلا آواز دی ای سرداران جانباز قریب لشکر افراسیاب
آنیکا ارادہ نکرنا خلیفہ مہتر قران نامدار اپنا کام کر چکے یہ کہکے برق ایک جانب بھاگا ایک فلیتہ ہاتھ
مین تھا اُسکو زمین پر پھینکا بلبلاتا ہُوا جاتا ہی جہانپر غلام زنگی عمرو کو لیے ہوے جاتا ہی وہانکی زمین
شق ہوئی قران زمین گیر وہین اٹھا ہوا نکلا ایک بغدہ زنگی کو مارا زنگی کا سر کٹا خواجہ رہا ہو برق
نے نقب مین آگ دی مہتر قران نے ایک ہفتے مین گرد بارگاہ نقب لگائی تھی طبقہ زمین کا اُڑکر آسمان
پر پہونچا مع نقابدار و آفات و جوانان روئین تن اُڑکر آسمان پر پہونچے قران و عمرو و
برق بھاگ کر دور نکل گئے اُسی ہنگامے مین شہنشاہ لاچین خوش آئین و شہنشاہ کوکب
روشنضمیر و ملک جہاندار شاہ و اسد غازی و شہزادہ بدیع الزمان و شہزادہ نور الدہر
و شہزادہ غضنفر بن اسد وغیرہ لشکر کفار پر جا پڑے کئی لاکھ ساحر وغیر ساحر صدمہ نقب سے
ہلاک ہوے ملکہ بلقیس ثانی نے اسد غازی کو ترغیب دی کہ ای شہریار ایسے ہنگامے مین
افراسیاب جادو کو مار لیجیے حقیقت مین جب نقب اُڑی بعد عرصہ دراز آواز آئی کُشتی مرا نام من

آفات چہار دست ونقابدار سیہ پوش بود افسوس مردیم وجان دادیم ومطلب خود نرسیدیم
افراسیاب جادو کے ہوش اُڑ گئے گھبرا گیا قلب تھرا گیا ملکہ حیرت جادو پیٹنے لگی صرصر شمشیر زن
وصبا رفتار نے بڑھکر اُسی ہنگامے مین افراسیاب کو خبر دی کہ ای شہنشاہ اُسوقت حضور کا لڑنا مناسب
نہین اسد غازی کو سب سردار ہمراہ لیکر آپڑے لاکھون ساحر مارے گئے تمام شاہان دربند
لاچین وملکہ بلقیس ثانی کو دیکھکر بھاگے جاتے ہین کئی بادشاہون نے شہنشاہ لاچین کی
قدمبوسی کی اسد نے اُنکی خطا معاف کرائی ہر ایک کا اِسوقت بھی یہی قول ہے کہ اب شہنشاہ کا بچنا
دشوار ہے یہ سُنکر افراسیاب نے چند گولے لشکر لاچین پر مارے کئی لاکھ ساحر ہلاک ہوے آندھی
سیاہ اُٹھی اوّل تو مرنے کی آفات چہار دست کے علامت برپا ہی ادھر افراسیاب جادو نے
اسطرح کے سحر کیے بادشاہ طلسم ہوشربا ساحر بخیل وکتبا اندھیرا چھا گیا ساحر ٹکرانے لگے ابا بیان لشکر
ملکہ مہرخ کو غش آنے لگے اسد غازی کے سامنے ہزارہا شیران صحرا وفیلان جنگی ظاہر ہوے اہل
اُنسے جنگ مین مصروف ہین تا بہ افراسیاب نہ جاسکے جب افراسیاب نے دیکھا کہ لاچین وملکہ
بلقیس ثانی نے میرے سحر کو مٹایا ملکہ بلقیس نے ایک گولا جوڑے سے نکالکر مارا کہ صدہا نالے
مشتعلین لیے ہوے پیدا ہوے وہ اندھیرا بھی دفع ہوا ایک امر واضح رائے ناظرین والا مقام ہو کہ
جب اسد غازی لوح ومُہرہ لیے ہوئے آگئے اور یہ بھی خبر افراسیاب کو ملی کہ مرحلہ ہفت سر فتح
ہوا تب افراسیاب کسی مقام پر گیا وہانسے آکر ایک گنبد سحر سے بہت بلند ومرتفع بنایا سات
دروازے اُس گنبد کے تھے اُسمین یہ سامان کیا کہ ایک دروازے مین تیر وکمان ایک مین گرز
آہنی ایک مین تلوار وخنجر ونیزہ لٹکا دیا اور گرد گنبد کے ایک احاطہ دور مین ایک فرسنگ کے تعمیر کیا
اُس احاطہ مین سات لاکھ فوج اُتار دی آب واذوقہ بھی وہان جمع کر دیا ہی جس طرح کوئی قلعہ مین
سامان کرتا ہی اِسکا ذکر وقت پر بتفصیل تحریر ہوگا اب اِس جنگ مین بھی جو ملازمان لاچین سایۂ
گنبد مین پہونچے اُنپر تلوارین گرز وتیر اِس طرح برسے کہ سب ہلاک ہوے کوئی سایے سے گنبد کے
زندہ نہ نکل سکا لاچین وغیرہ نے جو اِس گنبد پر سحر کیے وہ بھی سحر بیکار ہوے تب باغبان وبہار
واسرار نے بڑھکر آواز دی ای اہالیان لشکر طلسم کشا خبردار قریب اِس احاطے کے سایۂ گنبد مین نجاؤ
یہ تحفہ جات ساختۂ سامری وجمشید ہین مگر افراسیاب نے جو دیکھا کہ اُسوقت سب سردار ملکہ مجھکو

گھیر لینگے طلسم کشا صاحب لوح اُڑتا ہوا آتا ہی نور الدہر و غضنفر پر بھی کسیکا سحر تاثیر نہین کرتا آخر ملکہ
حیرت جادو کو نیچہ مین دبا کر نکل گیا مگر یہ بھی آواز دی ای لاچین وغیرہ تم سبکی تدبیر کر چکا ہون تمھارا پیچھا
نچھوڑونگا طلسم کشا کو وہ داغ دون کہ خود گلا کاٹ کر مرجاے اسد غازی و لاچین وغیرہ
نے آکر خیمہ و بارگاہ پر قبضہ کیا خزانہ لوٹ لیا خواجہ انتظام کر رہے ہین فرماتے ہین خزانہ میرے
قبضے مین رہے اسد نامدار نے معمار قدرت و باغبان قدرت کا پہرہ مقرر کیا اور کان مین
کہدیا کہ خواجہ عمرو کو یہان نہ آنے دینا معمار قدرت وغیرہ خزانہ نکلوا رہے تھے کہ خواجہ عمرو دوڑے
ہوے آئے باغبان قدرت نے کہا خواجہ سلامت آپ اس مقام پر نہ آئیے اسد نامدار نے ممانعت
کردی ہی عمرو نے کہا مین ایک حبہ نہ لونگا لیکن روپیہ کو دیکھکر روح کو راحت قلب کو قوت ہوتی ہی
ہم اسپار سے چڑھ کر اُس پار چلے جائینگے تمھارا کچھ نقصان نہوگا معمار نے کہا کیا مضائقہ ہی خواجہ نے
اپنی پاپوش کے نیچے مین موم لگایا اُسپر چڑھ گئے بہت سے روپیہ تلے مین لپٹ آئے عمرو نے دور جاکے
روپیہ چھڑا لیے اسیطرح کئی پھیرے کر چکے تھے کہ اسد غازی بارگاہ سی برآمد ہوی دیکھا خواجہ انبار
زر پر پھیرے کر رہے ہین اسد نے کہا چھوٹے نانا جان یہان تشریف لائیے عمرو نے چاہا نکلجاؤن اسد
نے ہاتھ پکڑ لیا پاپوش کو جو اُلٹ کر دیکھا اُسمین روپیہ لپٹے ہوے تھے معمار قدرت و باغبان قدرت
حیران ہوگئے اَب سب بعیش و عشرت آکر داخل بارگاہ ہوے لاچین نے کہا ای شہریار ابھی مرحلہ جات
طلسمی باقی ہین آپ اپنے کو جلد اُن مقامات پر پہونچائین طائران سحر سے خبر ملی ہی کہ افراسیاب
لشکر جمع کرکے آیا چاہتا ہی ہرچند کہ آفات چہار دست و ماہیان زمرد پوش قتل ہوئین مگر
افراسیاب اَب بھی جس لشکر پر جا پڑے گا ایک ایک کو جان بچانا دشوار ہوگا ایک یہ گنبد اُسنے
قلعہ مستحکم بنایا ہی اِس گنبد تک رسائی نہایت دشوار ہی اُسکے سائے مین جب کوئی جاتا ہی حربہ ہاے
جنگی کی بارش ہوتی ہے لاکھون آدمی مارے گئے اَب شب کو اسد نے حکم دیا کہ کل صبح کو براے
فتاحی طلسم جائینگے ہرچند سردارون نے قصد کیا کہ ہم بھی ساتھ چلین اسد غازی نے فرمایا کہ
لوح مین نکلا ہی کہ طلسم کشا کو یکہ و تنہا برلے فتاحی طلسم جانا مناسب ہے کسی کا میرے ساتھ کام
نہین حافظ حقیقی ہمراہ ہے اَب صبحکو ضرور جاؤنگا بدون فتح مرحلہ جات افراسیاب قتل نہوگا یہان
لشکر مین تو اسد کے جانیکا سامان ہو رہا ہی افراسیاب جادو بارہ کوس پر جا کر ٹھہرا اسرماو

ابریق کو حکم دیا کہ ملکہ حیرت کو ساتھ لیکر تم مقابلہ مہرخ مین چلو مین انکا پیچھا نہ چھوڑونگا اب سامان
لشکر کشی کرتا ہون اُستادان سخنور نے اِس داستان حیرت بیان کو دوسرے طور سے تحریر فرمایا ہے
کہ جب آفات چہار دست و نقابدار سیاہ پوش وجوانان روئین تن کو مہتر قران نے
نقب مین اُڑادیا اور لاچین و کوکب وجہاندار وغیرہ لشکر افراسیاب پر جا پڑے
بدحواسی مین افراسیاب نہ تھم سکا بطور ندکور شکست فاش ہوئی تو بھاگ کر اُسی گنبد مین گیا
اور وہ حربہ ہاے مذکور لٹکادیے اور سب لشکر کو اندر احاطے کے آیا جب ہنگامۂ جنگ موقوف
ہوا تو افراسیاب احاطے سے باہر نکل آیا خراج گذار اُسکے سب آنے لگے ظہیر تاجدار و
توسن اشہب سوار و عیوق برف بار و سالار آسمان سیر و منقار کرگدن سوار
واختر گلگون پوش و اشہب جنگ آزما و شیداے بلند آواز و اژدہام دراز بینی
و بھبوت شیر پیکر و ببران صحرانورد و اژوران آتش نشین وغیرہ آکر پہونچے افراسیاب
کو تسکین دینے لگے کہ شہنشاہ نہ گھبرائیں صرف طلسم کشا سے تردد ہے کہ اُسکے پاس لوح و مہرا
طلسمی موجود ہی اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا لاچین و کوکب وغیرہ سے بدل وجان لڑینگے یہ ذکر تھا
کہ صرصر شمشیر زن آکے پہونچی کہا اے شہنشاہ مین اِسوقت دربار مسلمانان مین موجود تھی
ہمیشہ حضور کہا کرتے تھے کہ ملکہ صندل جادو و بادشاہ طلسم صندل کیونکر قتل ہوئی اب سب
احوال مفصل معلوم ہوا یعنی آپ کی خراج گزار بلکہ منظور نظر ماہ رخسار وحید عصر ملکہ عجائب جادو
بادشاہ بیشۂ عجائبستان نے انگشتر قتل ملکہ صندل جادو اپنے ہاتھ سے اُتارکر اسد نامدار کو
دی اور عین وقت پر دستگیری کی اسد نے اُسی انگوٹھی سے صندل جادو کو مارا یون درد سر
طلسم کشا مٹا اب حضور نے غضنفر بن اسد کو گرفتار کر کے پاس آبشار جادو کے بھیجا تھا مین
عمرو کو پہونچا آئی شب بھر اُسنے حفاظت کی عمرو نے عیاری بھی کی آبشار بہت ہشیار رہی
بوقت سحر دونون کو زیر تیغ بٹھایا مین موجود تھی کہ ملکہ عجائب جادو نے آکر آبشار کو قتل کیا
پھر لاچین وغیرہ پہونچے جب وہ قتل ہوگئی تو علامت مٹی اُسنے سحر سے تالاب بھی بنایا تھا
وہ سب مٹا اُسکے مرنے کے بعد کوکب وغیرہ پہونچے غضنفر و عمرو کو رہا کر لائے اسکی کچھ تدبیر
واجب و لازم ہے یہ سُنتے ہی افراسیاب کو غصہ آیا توسن ابلق سوار سے کہا جلد جادو

جاکر اُسکے معشوق و پسر حمزہ کو جو نقابدار بادلہ پوش بنکر آتا ہی گرفتار کر کے لاؤ توسن ابلق سوار
چلا ساٹھ ہزار فوج ساتھہ لی جب یہ جا چکا تو صرصر شمشیر زن نے کہا ای شہنشاہ فرزند حمزہ کو جو
بی عجائب لائین ہین سُنتی ہون قباد شہریار نام ہے جری بہادر صف شکن تیغزن صاحب
سطوت وصولت بادشاہ لشکر اسلام تھا اُسکو ایک تختی لکھی بتادی ہی راستے طلسم کے بتائے مقام
زمہریر پر بھی جاکر اُسی نے مدد کی اسد کے آنے پر یہ سب خبرین دریافت ہوئین خود اپنی زبان
سے عمرو اپنی بارگاہ مین کہہ رہا تھا کہ قباد شہریار نے عین وقت پر مدد کی سامنے کھڑے ہو کے
زمہریر کو قتل کرایا آپ نے اِس ساحر کو کم فوج سے بھیجا ہی مدد معقول روانہ کیجیے یہ سُنکر افراسیاب نے
سالار بلند پرواز سے کہا ای برادر لاکھہ فوج لیکر تم بھی جاؤ عجائب و فرزند حمزہ کو گرفتار کر کے
لاؤ تختی سحر کی پہلے مٹانا سالار بلند پرواز بھی چلا یہ تو گذارش کر چکا ہون کہ جب ملکہ عجائب
نے اسد غازی کو انگشتر قتل صندل جادو دی اُسی رات کو اپنا ملک چھوڑ دیا جنگلون مین
بسر کرتی ہین ایک صحرا مین قباد شہریار مع بارہ ہزار سواران نامدار فروکش ہین آج صبح کو
بیٹھے بیٹھے ملکہ عجائب جادو گھبرائین قباد شہریار نے فرمایا ای ملکہ عجائب تم جانتی ہو کہ مین
واسطے اسد کے بہت بیقرار رہتا ہون یہ خبر تمنے دی تھی کہ ہفت سر جادو مارا گیا بلقیس
نے رہائی پائی پھر جاکر کیا ہوا اب افراسیاب کے قتل مین کیا دیر ہی عجائب جادو نے
کہا ای شہریار ابھی کل طلسم باطن باقی ہی جبتک وہ مقامات فتح ہونگے افراسیاب کا قتل
ہونا دشوار ہی ایک بلاے تازہ افراسیاب جادو لایا ہی یعنے نقابدار سیاہ پوش و چالیس ہم
جوانان روئین تن کہ جنپر حربہ سحر و حربہ تیر و شمشیر تاثیر نہین کرتا وہ لشکر ملکہ مہرخ سے لڑ رہے
ہین کل تک تو مین نے خبر پائی تھی کہ طلسم کشا بھی اُنکا کچھہ نکر سکے عیار فکر مین تھے مین ابھی جاکر
خبر لاتی ہون یہ کہکر ملکہ عجائب طاؤس زرین بال پر سوار ہوکر چلی گیئن قباد شہریار تخت پر
جلوہ فرما ہین گرد سرداران نامدار و شیران خوش کردار و جانباز و جان نثار حاضر ہین ناچ
ہو رہا ہی فوج فروکش ہی یکایک فوج مین ہلڑ ہوا دھاڑے کی آواز آئی ہرکارون نے بڑھکر خبر دی
ای شہریار ایک ساحر موسوم بہ توسن ابلق سوار ساٹھہ ہزار ساحران غدار سے حضور کے لشکر
پر آپڑا سحر کر رہا ہے بہت سے ملازم سرکار کے نثار گلشن جنان ہوے یہ سُنتے ہی قباد شہریار تختی

دافع سحر ساختۂ ملکۂ عجائب جادو گلے مین ڈالکر مرکب باد رفتار پر سوار ہوے آتے ہی صفون کو درہم و برہم کیا توسن ابلق سوار نے بڑے بڑے سحر کیے تاثیر نہ ہوئی جس غول پر قباد جا پڑے بڑے بڑے ساحران زبردست مارے توسن بگدھریان کرنا بھولا قباد کے سامنے منھ زوری نہ کر سکا یا تو مطلق العنان لڑ رہا تھا یا گوشے مین آیا ایک چراغ روشن کیا آواز دی مصرع ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی + ای چراغ ساحری حال روشن ہو کہ چراغ سحر کیون نہین روشنی دکھاتا اس جوان تاجدار پر سحر کیون نہین تاثیر کرتا اِسکی لو چراغ سے لگی ہوئی تھی ایک شعلہ بھڑکا اُسنے آواز دی ای شہنشاہ ابلق سوار ہیر آپکے مجبور و ناچار ہین گلے مین اس جوان کے ایک تختی ساختۂ ملکۂ عجائب جادو موجود ہی ہم قریب نہین جا سکتے یہ سُنکر توسن ابلق سوار نے چراغ گل کیا چراغ عقل روشن ہوا صدہا ساحران غدار کی شمع حیات گل ہو چکی تھی اُسنے دستک دیکر آواز دی ای فیلان فیلزور جلد حاضر ہو دیکھا ایک زنگی سیاہ رو گینڈے پر سوار ہاتھ مین تیغۂ آبدار حاضر حاضر کہتا ہوا آیا توسن نے اشارہ کیا اِس جوان تاجدار سے مقابلہ کر تختی جو گلے مین یاقوت احمر کی کنٹھی ہی اپنا خون بہا کر چھین لے تو ساحر بکتا ہی یہی تیرا خونبہا ہی یہ سُنکر وہ زنگی قریب قباد شہریار آیا تلوار کا وار کیا قباد نے سپر پر روکا جیسے ہی ہاتھ مارا وار تیغہ کا زنگی نے سپر پر لیا سر کٹا خون کا فوّارہ بلند ہوا قباد شہریار اُس خون مین نہا گئے جیسے کوئی کسی پر رنگ کی پچکاری مارتا ہی جیسے ہی خون جسم پر پڑا جسم گلنار چہرہ زعفران زار ہاتھ پانون مین رعشہ تلوار کا ہاتھ روکا زنگی نے جست کر کے ڈور اُس تختی کا توڑ لیا وہ تختی لا کر توسن ابلق سوار کو دی توسن نے تختی جھولی مین رکھی بڑھ کر قباد پر سحر کیا یہ شہریار بیہوش ہو کر گھوڑے سے گرے توسن کے ساتھ والے ٹوٹ پڑے از روے بلوے کے گرفتار کر لیا اُسیوقت مسلسل و مطوق کیا دو گولے سحر کے مارے سب بیہوش ہو کے گرے ایک سحر مین سب کو گرفتار کر لیا آرا بے پر ڈال کر لیچلا تھوڑی دور چلا تھا کہ ملکۂ عجائب جادو آ کر پہونچی قباد کو گرفتار پایا بیتاب ہو گئی سحر کر کے لشکر پر گری ہزارہا ساحر قتل کیے توسن ابلق سوار نے دیکھا ملکۂ عجائب نے قیامت برپا کر دی ہی مجھ سے بھی چاہتی ہی قباد کو رہا کر لون توسن ابلق سوار نے بڑھکر ڈبیا خاک قبر جمشید کی اُڑا دی غبار کی تاثیر سے ملکۂ عجائب بھی بیہوش ہو کر گری اُس بیحیا نے گرفتار کر لیا زبان مین سوزن دبا

ملکہ کو بھی ایک تخت پر سوار کر لیا چونکہ لڑتے بھڑتے شام ہوگئی تھی پانچ کوس بڑھکر اُتر پڑا بارگاہ مین
بیٹھا ہی عجائب جادو کو ایک گوشے مین قید کیا ہی قباد کو الگ خیمے مین مقید کیا قضاے کار
اشہب جنگ آزما فوج لیکر آپڑا اُسنا کہ توسن نے لڑائی فتح کر لی عجائب و قباد کو گرفتار
کرکے اِس مقام پر فروکش ہے اشہب نے لا کر لشکر اُتارا خود تنہا ہوا اندر بارگاہ کے آیا توسن نے
اُٹھکر اشہب کو سلام کیا تخت پر جگہ دی بیٹھے بیٹھے اشہب کی نگاہ جمال جہان آراے ملکہ عجائب
پر پڑی دیکھا ایک نازنین سمنبر زہرہ جبین ماہ تمکین آنکھین دیدہ رشک غزال ابرو ہلال آسمان
کمال صف مژگان آمادہ خونریزی تیغ ابرو مین سر تیزی دیکھتے ہی مائل ہوا بیقرار ہوگیا کہا اے برادر
توسن الابلق سوار فی الحقیقت تم نے بڑا کام کیا اِس جنگ مین بڑا نام کیا تم آگے بڑھو فوج لیکر چلو
مین عجائب و قباد کو لیکر آتا ہون توسن الابلق سوار نے کہا واہ بھائی کیا خوب تدبیر بتائی پہر کے
دس بارہ ہزار جوان مارے گئے تب مین نے بمشکل تمام اِن سرکشون کو گرفتار کیا بادشاہ پر
ہمارے وقت بڑا ہی شکست کھا کے گنبد مین چھپا ہی خیرخواہان دولت مصروف جانبازی ہین
اپنے اپنے نام کے سب طالب ہین آپ کیا سحر مین مجھپر غالب ہین مین نے جاتے ہی سب کو گرفتار
کر لیا تختی دافع سحر کی چھین لی پھر ملکہ عجائب نے آکر قیامت برپا کی بہ ترتیب سحر کامل اسکو بھی
گرفتار کیا ہین تمھین قید کیون دون مصیبت تو مین نے اُٹھائی بڑی مشکل مین یہ فتح نصیب ہوئی
اشہب نے کہا اے توسن مین نہ مانونگا اِسوقت جو مین نے اس نازنین گلعذار کو دیکھا کلیجے پر
چھُری پھر گئی دل سے شعلہ ہاے آتش نکل رہے ہین مین اسکو سمجھا کر اپنے وصل پر آمادہ کرونگا
افراسیاب سے مانگ لونگا نقدی جو ملیگا وہ تمکو دونگا مین اپنی جان بچانے کی فکر کرتا ہون تم
باتین بناتے ہو یہ سُنکر توسن جھلّایا کہا مین تو ہرگز قید نہ دونگا انعام منظور نظر شہنشاہ ہوا اگر
افراسیاب کبھی قبول نکرے گا اشہب تیغہ کھینچکر اُٹھا کہا کیا مجال افراسیاب کی جو میرا کہنا
نہ مانے اگر خلاف میرے کریگا بہت پچھتائیگا مین لاچین وغیرہ کو بھی قتل کر سکتا ہون رات کو
جا کر طلسم کشا کو چُرا لاؤنگا لڑائی فتح کرا دونگا افراسیاب سرنگون ہوگا ایک عورت کیواسطے
مجھکو ناراض نہ کرے گا دامن مدعا گل مراد سے بھرے گا تو ناحق بیچ مین حائل ہوتا ہی میرا دل ہی
قابو مین نہین ہی توسن بھی اُٹھا اشہب تو آمادہ ہی کھڑا تھا اُٹھتے اُٹھتے ہاتھ تلوار کا مارا توسن کے

دو ٹکڑے ہوئے حکم دیا لاشہ اسکا بیرون بارگاہ پھینکدو بہ نگاہِ تند طرف سرداروں کے دیکھا کہا جو میرے خلاف حکم کریگا یہی حال کرونگا سب نے سر جھکا لیا خائف ہوئے کہ اتنے بڑے ساحر کو اسنے مار ڈالا ہم فساد کرکے کیا کرینگے سب نے یہی جواب دیا حضور مالک ہین ہم تو آپکے ہمراہ ہین اشہب نے جب انکو موافق پایا تب اُسنے حکم دیا ملکہ عجائب کو سامنے لاؤ عجائب جادو کو سامنے بلوا کر اُس بیحیا نے بے تکلف کہا اے ملکہ عجائب جادو مین تجپر عاشق ہوا میرا وصل قبول کرو تمھاری خطا معاف کرادونگا ورنہ افراسیاب زندہ نچھوڑے گا تمنے غضب کیا صندل کو قتل کرایا آبشار کو جاکر مار اعمرو غضنفر کو چھڑایا یہ سب خبرین افراسیاب کو پہونچ گئین یہ بھی شہنشاہ کو بخوبی ثابت ہوا کہ فرزند حمزہ کو تم اُٹھا کر لائین اُسکو تختی سحر کی بنا کردی اُسنے مقام زمہریر پر اسد کی مدد کی اگر نقابدار نہ ہوتا طلسم کُشا زمہریر کو قتل نکر سکتا مشہور ہے کہ وہ شہر بیشہ ساحری نہنگ بحر افسونگری قوی تن قوی من زور مین بھی صف شکن نقابدار نے سامنے کھڑے ہوکر قتل کرایا مین قباد کو قتل کرادونگا تمکو بچالونگا اُس طرح جو اُس بیحیا نے کہا اُس صاحب عصمت کو پسینہ آگیا بہ نگاہِ یاس طرف فلک کے دیکھا چشم حق بین سے اشک گہر رنگ جاری ہوئے ہچکی لگ گئی جواب ندے سکی اشہب چلا کہا ملکہ مین تمھاری جان بخشی کرادونگا ندبیر بتلاتا ہوں آخر رونے کا کیا باعث مجھہ ایسا چاہنے والا تمکو کہان ملیگا افراسیاب میرا پاس کرتا ہی اب کل امورات جنگ میری راے پر موقوف ہین مین نے بڑے بڑے ساحر براے طلسم کُشا بلائے ہین اسیطرح افراسیاب مقابلۂ اسد مین فروکش ہی ہماری زندگی مین مجال ہی کہ طلسم کُشا افراسیاب پر دست انداز ہوسکے ہین زمین ہلادونگا ایسے ایسے پہلوان بلاؤنگا کہ طلسم کُشا کو جان بچانا دشوار ہوگی زور و جرأت مین لوح کا کیا کام عجائب نے اسکا بھی کچھہ جواب ندیا تب اُس بیحیا نے جھلا کر کہا ملکہ تم مغرور ہو میری بات کا جواب بھی نہین دیتین ہین مجبور و لاچار نہین ہون مجھکو سب طرح کا اختیار ہی ابھی ایک گلدستۂ سحر بناکر سنگھادونگا قلب اُلٹ جائیگا مثل میرے تمکو بھی محبّت ہوگی یہ کہکر ملازمون کو حکم دیا چند پھول و برگ سبز صحرا سے توڑکر لاؤ مین سحر تیار کرون گلدستہ بناکر اِس گل گلزار حسن کو سنگھاؤن ملازمون نے لاکر یہ سب سامان مہیّا کردیا اشہب سحر تیار کرنے لگا ملکہ عجائب جادو بیقراری مین دعا کررہی ہین

کہ خداوندا میری عصمت کو اِس ظالم کے ہاتھہ سے بچانا کہ اشہب کو خبر پہونچی ملکہ صرصر شمشیر زن
تشریف لاتی ہین گھبرا گیا صرصر پردہ اُٹھا کر اندر آئی نامہ افراسیاب کا ہاتھہ مین دیا اشہب
نے کھولکر پڑھا طرف سے افراسیاب کے لکھا تھا ای اشہب جادو ہمکو طائران سحر کی زبانی
معلوم ہوا کہ تم نے توسن کو قتل کیا ملکہ عجائب پر عاشق ہوئے ہمین تمھاری خاطر سب طرح
منظور ہی نامۂ ہذا پڑھتے ہی ملکہ عجائب کو ہمارے پاس روانہ کرو تم قید قباد لیکر آؤ ہم بڑے
دھوم سے تمھاری شادی کرینگے کُل شاہان طلسم ہوش رُبا جمع ہونگے جبر نہ کرو عاشق کو صبر لازم
ہی ہمین تمھاری خاطر سب طرح منظور ہی یہ مضمون بلاغت مشحون دیکھکر اشہب خوش ہوگیا کہا
ملکہ صرصر تم ملکہ عجائب کو لیجاؤ گی صرصر نے کہا ہمارا یہی کام ہی پُشتارہ باندھکر لیجائینگے تا
آپ کے آنے تک شہنشاہ اِسکو راضی کرینگے سامان شادی مہیا ہوگا آپ کے آتے ہی جوڑا زعفرانی
پہنایا جائیگا اشہب نے کہا لیجاؤ صرصر نے چادرہ بچھا کر ملکہ عجائب کا پشتارہ باندھا دوش پر
لگایا لیکر چلی جب بارگاہ سے نکل گئی ایک ساحر نے کہا ای شہریار آپ نے صرصر کو بخوبی پہچان لیا
لشکر مہرخ مین عیار بڑے غضب کے ہین صرصر کیسی افراسیاب کی شکل بنکر آتے ہین ایسا نہو
کوئی عیار ہو یہ سنتے ہی اشہب نے ورق جمشید کی جھولی سے نکالا ورق مین جو دیکھا نوشتہ پایا
کہ یہ صرصر نہین ہی عمرو عیار ہی بصورت صرصر آیا ملکہ عجائب کو لے گیا یہ دیکھتے ہی اشہب
دوڑا یہان خواجہ عمرو خبر سُنکر آئے تھے بشکل صرصر پشتارہ عجائب کا لیکر لشکر سے نکلے عجائب
کو آگاہ کیا ای ملکہ عجائب مین خواجہ عمرو اب تمکو لشکر لاچین مین لیے چلتا ہون اسد کو لا کے
اِسے قتل کراؤنگا ملکہ عجائب نے اشارہ کیا خدا آپ کو سلامت رکھے آپ میری زبان سے
سوزن نکال دیجیے مین اشہب ٹڈے سے سمجھ لونگی بقول شخصے صرف تھان کا ٹرتا ہے ساری
منھہ زوری بھول جائیگا شبکور و کُنہ لنگ ہی اپنی زندگی سے تنگ ہی مین اپنے شہریار کو رہا کرلون
گی عمرو نے زبان سے سوزن نکالا ہی کہ پُشت سے نعرہ ہوا ملکہ صرصر ذرا ٹھہر جاؤ مجھے کچھ جواب
لکھنا ہی عمرو نے آواز دی اب کچھ سوال و جواب کی ضرورت نہین اشہب جا پڑا عجائب
پُشتارے سے تڑپ کر نکلی نعرہ کیا او بیحیا اب تو وہ کلمات زبان سے نکال یہ کہکر مثل برق چمکی
لشکر اشہب پر جا پڑی سحر کیا کئی ہزار ساحر مارے اشہب نے بھی دو چار سحر کیے عجائب

نے سحر مٹا کر کاردِ سحر اپنی جھولی سے نکالی وہ کارد اپنے خون سے رنگین کی سینۂ پُر کینۂ اشہب پر تاک کر پھینک ماری ہر چند اسنے چاہا بچون کارد قضا تھی کلیجے پر پڑی پُشت کو توڑ کر پار گذر ی اشہب جادو واصل جہنم ہوا عمرو دور سے دیکھ رہا ہی ملکہ عجائب اشہب کو مار کر قیدخانے پر جا پڑی ساحران نگہبان کو قتل کیا قباد کو چھڑا یا اپنے گلے سے موتیون کا مالا اُتار کر پہنا دیا قباد شہریار پُشت مرکب باد رفتار پر سوار ہوے تیغہ برق مثال کھینچکر فوج اشہب پر جا پڑے اپنے رفقا کو چھڑا لیا اہالیان لشکر اشہب و توسن الامان الامان کرتے ہوے بھاگے ہزار ہا جادوگر مارے گئے ملکہ عجائب نے قباد سے آکر کہا ای شہر اسوقت خواجہ نے آکر عیاری کی بشکل صرصر مجھکو رہا کیا بہت جلد نکل چلیے ورنہ وہ آپ سے ضرور کہینگے کہ لشکر اسد مین چلیے قباد نے نقاب چہرے پر ڈالی ساحرون کو قتل کرتے ہوے نکل گئے ہر چند عمرو نے پکارا اے نور نظر ٹھہر جاؤ ہم ایک نگاہ تمکو دیکھ لین تمھارے فراق مین صاحبقران زمان فقیر ہو کر خانہ کعبہ مین بیٹھے ملکہ مہر نگار تمھاری والدۂ نامدار نے جام زہر پیا تمام لشکر مصیبت مین مبتلا رہا ہین تم کو اپنے ساتھ لشکر مین لیچلونگا حمزہ خوش ہو جائیگا تمام لشکر مین عید ہو گی قباد نے پلٹکر جواب بھی نہ دیا سمجھے کہ خواجہ عمرو پہچانہ چھوڑینگے اور مجھکو ابھی لشکر مین جانا منظور نہین ہی جب حکم رہبر کامل ہوگا جاکر عزیز و اقارب سے ملین گے قباد و ملکہ عجائب لڑ بھڑ کر نکل گئے سکونت اُس صحرا کی بھی ترک کی کسی اور صحرا ے سبزہ زار مین جا کر فروکش ہوے واضح رہے کہ ہر کارے روانہ کر دیے ہین ہر وقت بمقدمہ اسد نامدار گوش بر آواز رہتے ہین عجائب جادو کو بھی آٹھ پہر یہی فکر ہی کہ لشکر اسلام کی خبر لیتی رہون یہان افراسیاب جادو اُس گنبد سے لشکر کثیر لیکر نکلا ہی مقابلہ اسد نامدار مین فروکش ہی اہل اسلام پیش قدمی نہین کر سکتے اسی بات کے منتظر ہین کہ طبل جنگی افراسیاب بجوائے تو اُس سے مقابلہ کرین افراسیاب جادو انتظار پہلوانان طلسمی کر رہا ہی اِن سب کے حالات وقت پر انشاء اللہ تحریر ہونگے

دو کلمہ داستان حیرت بیان لشکر صاحبقران زمان و لشکر زمردشاہ باختری عین وقت پر پہونچنا فولاد آتش ریز مجادر قبر سامری جسکو افراسیاب نے برائے مدد لقا روانہ کیا ہی اور جھلا کر بقہر و غضب تمام یکہ و تنہا جانا افراسیاب جادو کا

برسر لشکر صاحبقران اور ایک سحر مین تمام لشکر کو مبتلاے بلا کرنا و دیگر حالات
متعلق داستان ہذا عجب داستان جلالت عنوان ہے ساقی نامۂ مصنف

ساقی ٹک بیخودی پلادے
مشتاق کو شکل پھر دکھادے
میخانے مین ہوگیا تلاطم
گردش مین ہین ماہ و مہر و انجم
ہے دن کو جلال مہر انور
پھرتا ہے بہ جستجو فلک پر
راتون کو یہ ماہ عالم افروز
ہے گشت مین تا سحر بصد سوز
ہر چیز مین انقلاب پایا
گردش مین فلک کو روز دیکھا
بانی بناے ہر دو عالم
بیشک ہے قدیم اور قایم
ہے ہوشربا سے دہر دنیا
ہے بحر جہان حباب آسا
مغرور کے واسطے سزا ہے
بس چشم زدن مین فیصلا ہے
اے منشی فکر قصہ پرداز
کر حال لقا کا ذکر آغاز
فولاد کی سختیان عیان ہین
اب جنگ امیر کے بیان ہین

دیگر اشعار از نتیجۂ فکر مصنف

مرے ساقی سنگدل باخرد
نہ کی رند میکش کی تو نے مدد
ہوا میکدے مین تلاطم عیان
کہ ہے برسر جنگ پیر مغان
بندھی ہے ترے رند میکش کی دھاک
شراب مضامین کی رہتی ہے تاک
قمر مہر ساقی سے روشن ہے نام
ہوا شعر کا نظم سے اہتمام
امیر عرب حمزۂ نامدار
یل صف شکن شاہ اشقر سوار
زنامش بہ فوج عدو ابتری
شہنشاہ اقلیم دیو و پری
بجرات بہ شوکت ہے مصروف جنگ
گریزان ہین ہیبت سے گرگ و پلنگ
ادھر لشکر کافر پر دغا
بافسون گری ہے نبرد آزما
لڑائی کے ہوتے ہین اب بند و بست
یقین ہے کہ کفار کی ہو شکست

چہرہ رایان جلالت آثار جنگ صاحبقران و کاتبان کتبۂ کتب فصاحت عنوان اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر مصنف چل اے توسن کلک عبرت طراز * دکھادے جہان کا نشیب و فراز * یہان لشکر زمردشاہ باختری برسر کوہ عقیق گلزار سلیمانی مقابلۂ حمزہ صاحبقران مین فروکش ہے بختیارک تو یہی چاہتا ہے کہ کوئی ساحر طرف سے افراسیاب کے آئے تو طبل جنگی بجے لیکن اظہار کوہی بھانجا سلیمان کا بڑے زور و شور سے آکر پہونچا ہر چند اسکو سمجھایا یہ نمانا اپنے نام پر طبل جنگی بجوایا صبح کو میدان کارزار مین آکر چند پہلوانان صاحبقران زخمی کیے دو جوان جان سے مارے دوپہر ڈھلے مغرور نے آواز دی اے فرقۂ خداپرستان کسی ایسے بہادر کو بھیجو کہ مجکو شجاعت کا مزا ملے یہ جو اسنے نعرہ کیا صف دست چپ مین طنبور

گرڈگرڈایا علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے رستم پیلتن نور نگاہ حمزۂ صف شکن علمشاہ نوجوان استر بالاکبود فرنگی کو چھیڑکر سامنے تخت شہنشاہی کے آئے بادشاہ جمجاہ سے اجازت لی عرض کی ای شہنشاہ گیتی ستان کلمات لاف وگزاف سُننے کی طاقت نہین ہی بادشاہ نے جام کلہ عفریت مرحمت کیا رستم پیکر دوبارہ پشت مرکب پہ سوار ہوے سامنے اظہار کوہی کے پہونچے نگاورزن ہوے تین قدم مرکب اُنکا پانچ قدم گینڈہ اُسکا ہٹا اُس بےحیا کے ہاتھ مین وہی تیغۂ خون آلود کھنچا ہوا تھا آواز دی ای فرزند صاحبقران یہ تیغہ آپ لوگونکے خون کا مزہ چکھ چکا حلال مہمات مردان عالم اِسکا لقب ہی دم بھر مین فیصلہ ہوگا یہ کہکر وار کیا رستم نے تیغۂ کپتان فرنگی نیام انتقام سے کھینچا تلوار کو تلوار پر گانٹھا خبردار خبردار کہکر وار کیا اُس روسیاہ نے سپر کو جہرے کی پناہ کیا تیغۂ کپتان فرنگی دست زبردست رستم نوجوان سے گرا اظہار کوہی کے مع گینڈے چار ٹکڑے ہوے تمام کوہی اِسکے ساتھ والے محبت مین اپنے افسر کے جا پڑے بختیارک نے فوج کو اشارہ کر دیا اِدھر سے سرداران رستم وصاحبقران باحشم مع سرداران نامی جا پڑے دونون لشکر مثل آب شور وشیرین ملگئے صاحبقران بھی چاہتے ہین کسی طرح لقا کو شکست دین یہ بےحیا طرف طلسم ہوش رُبا کے بھاگے مین جاکر اپنے فرزند سے ملون بعد فتح دریاے نیل جو ساحر افراسیاب کے آئے عیارون نے اُنکی زبانی صاحبقران کو خبر بھی پہونچائی کہ طلسم ہوش رُبا مین قریب دریاے نیل جنگ عظیم واقع ہوئی اِس جنگ مین قاسم وبدیع ونور الدہر طلسم خورشید نگار فتح کرکے آئے اور قاسم نے طلسم نگارین فتح کیا نور الدہر نے حوالی طلسم خورشید نگار مین جنگ کی یہ تینون شیر جنگ دریاے نیل مین شریک اسد نامدار ہوے ورنہ وہ لڑائی فتح نہوتی یہ اخبار مصیبت آثار سُنکر اور صاحبقران کا اشتیاق بڑھا بس آج جملہ سردار بڑی شان و شوکت سے لڑرہے ہین علم فوج لقا قلم کرچکے ہین بادشاہ جمجاہ کا قصد ہی جاکر لقا کو گرفتار کرلین یونہین لڑتے بھڑتے چلین عین گرمی جنگ ہی کہ فولاد آتش ریز مجاور قبر سامری فرستادۂ افراسیاب ساٹھ ہزار ساحرون سے آکر پہونچا سحر ہونے لگے ساحرون کے بھروسے پر کوہی بھی بڑھے فولاد آتش ریز کہ ساحر زبردست ومقرب افراسیاب ہی بڑے بڑے سحر کر رہا ہی بندگان خدا اِسکے سحر سے بیکار ہوے کوہی بیکسی مین اِنکو قتل کر رہے ہین صاحبقران

اسم اعظم الہی پڑھکا سحر کو دفع کرتے ہین اپنے سردارونکو بچاتے ہین لڑتے ہوے قریب وزیر فولاد
آتش ریز موسوم بہ طاؤس جادو پہونچے اُسنے بڑے بڑے سحر کیے صاحبقران پر تاثیر نہوئی
صاحبقران نے ہاتھ مارا طاؤس کے ہوش اُڑے بیک ضرب شمشیر دو پر کالے ہوے یہ دیکھکر
فولاد آتش ریز گھبرایا گوشے مین آکر سحر کرنے لگا ایک طائر سحر بنایا اُسکو سحر کرکے اُڑایا آپ
بھی سحر کر رہا ہے اُس طائر نے جاکر گرد سر صاحبقران چرخ مارا صاحبقران کی زبان مین لکنت
آئی اُس طائر کو فولاد نے شیشے مین بند کیا کو ہیونکو آواز دی ساحرون کو بھی اشارہ کیا کہ مین
اسم اعظم حمزہ بند کرچکا از روے بلوے کے حمزہ کو پکڑلو ساحر وغیر ساحر لوٹ پڑے حلقہ ہاے
کمند بھی مارے از روے بلوے کے صاحبقران کو گرفتار کرلیا عیاران اسلام نے جو یہ معرکہ دیکھا
کہ صاحبقران گرفتار ہوگئے جواہر بن عمرو نے زفیل عیاری بجائی ایک لاکھ چوراسی ہزار
پیک بچے آواز سنکر اپنے افسر کی لشکر سے نکلے بڑے جاکر لشکر ساحران پر جا پڑے حقہ ہاے آتشبازی
مارنا شروع کیے ہزارون ساحرون کو جلا دیا فولاد سمجھا طرفدار حمزہ کے آپہونچے اسقدر
شعلہ ہاے آتش بھڑکے فولاد بھی گھبراکر ہٹ آیا عیار آج ایسے لڑے کو ہیون کے نیسر
اُٹھا دیے حقہ ہاے آتشبازی بھی داغے جنگی بان چھوڑے حلقہ ہاے کمند سے بھی قتل کیے
حباب ہاے بیہوشی بھی چلے آخر فولاد گھبرا کے بھاگا سمجھا لشکر حمزہ مین بڑے بڑے ساحر ہین
آگ برسا رہے ہین بختیارک سے کہا ملک جی مین نے حمزہ کو گرفتار کرلیا طبل امان بجوا دیجیے
کل ان سب کی تدبیر کرلونگا اُسوقت گھبراہٹ مین بختیارک نے بھی طبل بازگشت بجوا دیا اُدھر
اہل اسلام رنجیدہ کبیدہ بوجہ گرفتار ہونے صاحبقران کے پلٹے فولاد جو بارگاہ لقا مین آیا
بختیارک سے کہا حمزہ کے لشکر مین بہت جادوگر ہین سب آتشخو شعلہ مزاج آگ برسا دیتے
ہین بختیارک نے کہا یہ سب عیاران لشکر اسلام تھے فرزندان و شاگردان خواجہ عمرو ہین آج
خوب جمکر لڑے فولاد یہ سنکر ڈرا اور اپنا لشکر واسطے انتظام کے الگ کرلیا سموم جادو کو کوتوال
قرار دیا کہ خبردار کوئی غیر نہ آنے پائے کوتوال انتظام کر رہا ہے سموم جادو نے سراہین بھی اپنا
انتظام کیا ہوشیاریون سے اقرار نامہ لیا کہ ہر ایک مسافر کی ہمکو خبر دینا مہترانیان بیٹھی ہین ایک
بڑھیا مع ایک نازنین کے آکے اُتری جوان عورت کو گوشے مین بٹھا دیا بڑھیا واسطے

سووے کے بازار گئی مہترانی نے آکے دریافت کیا اُس نازنین نے کہا یہ کُٹنی مجھکو بھگاکے لائی ہے
اُسنے جاکے کوتوال سے اطلاع کی سموم نے آکر اُس جوان عورت کو قبضے مین کیا بُڑھیا خبر سُنکر
بھاگ گئی یہ خبر فولاد کو ہوئی ایک عورت شکیل سرا سے گرفتار ہوئی ہی کوتوال اپنے ہمراہ لیے جاتا ہی
فولاد نے کہلا بھیجا سموم سے کہو ڈولی ہماری بارگاہ مین لائے کوتوال خود ہی عاشق ہوا تھا اَب
مجبور رہا ڈولی لیکے بارگاہ فولاد مین آیا فولاد اُس مہ جبین کو دیکھکر بیچین ہوگیا اپنے خیمے مین اُتروالیا
لاکر مسند پر بٹھایا محبت کی باتین کرنے لگا وہ نازنین شرم سے کچھ جواب نہین دیتی یہ بجبر جُنبکے سے کہا
حضور مین ایک سوداگر کی بیٹی ہون یہ بُڑھیا مجھکو بھگا لائی فولاد نے صندوقچہ جواہرات کا پیش
کیا کہا ہم تمکو خاتون محل بنائینگے ہزارہا کنیزین واسطے خدمت کے مقرر کردینگے وہ نازنین رونے لگی
کہا حضور اَب آپ ہی میرے وارث ہین مین خدمت گزاری کو حاضر ہون میرے ماں باپ کو
بلوا دیجیے فولاد نے تسکین دی کہا ہم صبحکو تمھارے ماں باپ کو بُلوا دینگے اُس نازنین نے
جام شراب لبریز کرکے فولاد کو دیا ملحوظ خاطر ناظرین ہو کہ سامنے میز پر شیشۂ اسم اعظم صاحبقران
رکھا ہی ایک گوشے مین صاحبقران بیہوش پڑے ہین فولاد نے جیسے ہی جام ہاتھ مین لیا قصد کیا
کہ پیون ایک پتلا فولادی بول اُٹھا ای شہنشاہ شراب نہ پیجیے گا اِسمین بیہوشی ہے جیسے ہی
پتلے نے یہ آواز دی وہ نازنین نعرہ کرکے اُٹھی منم شعبان خنجر گذار فولاد نے اشارہ کیا پانون
زمین نے تھام لیے شعبان نے دیکھا ہاتھ میرے قابو مین ہین توبڑے سے پتھر نکال کر شیشۂ
اسم اعظم پر پھینک مارا شیشہ ٹوٹا اسم اعظم چھوٹا صاحبقران ہوشیار ہوے نعرہ کرکے اپنے
مقام سے اُٹھے فولاد بھاگا بیرون بارگاہ آیا تختیارک نے قرنا کرائی سب ساحر و غیر ساحر تیار ہوے
تلوار چلنے لگی شعبان جو سحر سے چھوٹا جاکر بادشاہ اسلام کو خبر دی بادشاہ اسلام مع جملہ سرداران
خوش انجام تلوارین کھینچکر آپڑے امیر اسم اعظم پڑھ کر لڑنے لگے سلیمان بھی اُٹھا لشکر کوہیان کو
ترغیب دینے لگا رات بھر تلوار چلی بوقت سحر فولاد نے دیکھا ہزارہا ساحر مارا گیا سرداران اسلام نے
چہار جانب سے گھیر لیا ہی ہنگامۂ گیر و دار بلند ہی کوہی نام سے اہل اسلام کے بھاگتے پھرتے ہین ہر
مرتبہ شکست کھائی ہی منھ پر غازیون کے نہین چڑھتے سلیمان اپنے ساتھ والونکو لڑا رہا ہی کہ امیر
لڑتے بھڑتے سامنے سلیمان کے پہونچے مدت سے یہان فروکش ہی سلیمان کو ہمیشہ سے مقابلہ امیر

کا حوصلہ تھا ہر چند کہ بختیارک نے روکا ای سلیمان یہ کیا کرتے ہو حمزہ سپہ سالار قدرت خداوند لقا ہے
بڑے بڑے پہلوان قدرت نے اِسکے ہاتھ سے قتل کرائے اُسکے مقابلے مین نہ جاؤ سلیمان نے کچھ
جواب نہ دیا صاحبقران پر جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا امیر رات سے لڑ رہے ہین کسیکا مرکب کسی کی تلوار
اُٹھالی تھی اَب دن کو سرداران نامی نے اشقر دیوزاد لا کے پہونچایا تیغہ عقرب سلیمانی تحفہ جات بزرگان
ذات پر آراستہ مرکب اشقر دیوزاد طرارے بھرتا پھرتا ہی صدہا کو سمون سے پامال کیا جیسے ہی سلیمان نے
ہاتھ مارا صاحبقران نے تلوار کو تلوار پر گانٹھا غصے مین آواز دی ای سلیمان ہم ہمیشہ میدان کارزار
مین تمھارے مقابلے کے مشتاق رہے تم افسر کوہیان ہو ابھی پہلوان نوجوان ہو کبھی تمنے لطف سے
مقابلہ نکیا آج بھی ہم خستہ ہو چکے ہین مگر تم ایسون پر لاشہ بھی بھاری ہی ایک وار تو قبول کرو خبردار
خبردار کہکا ہاتھ تیغہ عقرب کا مارا سلیمان نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ عقرب سلیمانی کاٹ مین لاثانی
تڑپ کے گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوے سر سلیمان کا زخمی ہوا بیچ مین کوہی ٹوٹ پڑے سلیمان کو ہٹالے گئے
لندھور لڑتے بھڑتے قریب ناصر کوہی پہونچے اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا لندھور نے اُسکو زخمی کیا
عنصر ہاتھ سے مالک کے زخمی ہوا اَب تو فوج لقا کے قدم اُٹھے فولاد دیوانہ وار سحر کرتا پھرتا ہے
تاثیر اسم اعظم صاحبقرانی سے رنگ اِسکے سحر کا نہین جمتا صاحبقران لڑتے ہوے قریب اِسکے
پہونچے اِسنے بہت سے سحر کیے جب سحر کی تاثیر نہوئی جھلا کے ہاتھ تیغہ سحر کا مارا صاحبقران نے تلوار
پر گانٹھا وار کو اِس ناہنجار کے دفع کیا اُسی ہنگامے مین ہاتھ مار دیا فولاد کا سر زخمی ہوا الامان کہکر
بھاگا بھاگ کر سب قریب باغ مینا پہونچے سرداران صف شکن نے گھوڑے دوڑا کر چہار جانب سے
گھیر ا چاہا کہ آج اسکو باغ مینا مین نجانے دین لقا نے ہاتھ سے بادشاہ کے شکست کھائی تخت ٹکڑے
اُڑ گیا ننگے پانون بھاگا ہوا جاتا ہی دیکھا طرف باغ مینا کے سرداروں نے اپنے پرے جما دیے
لندھور و مالک و علمشاہ خندق پر ڈٹ گئے کہ اُدھر بھاگ کر گیا اَب لقا گھبرایا کہ کدھر جاؤن
راستہ سب نے روک لیا لقا کی بدحواس سلیمان عنبر مو کوہی پریشان کہ کیا تدبیر کرون مگر
قضاے کار وہان افراسیاب نے شکست کھائی تھی احاطے سے فوج لیکر نکلا بارگاہ مین آکر بیٹھا
برق وغیرہ واسطے خبر کے آئے ہین کہ بیٹھے بیٹھے حیرت جادو نے کچھ افراسیاب سے کہا
سرما وابریق نے بھی بڑھکر عرض کی ای شہنشاہ کوئی صورت فتح کی ظاہر نہین ہوتی ہر روز

صورت شکست ہی افراسیاب کان مین ملکہ حیرت کے کچھ کہکر اُٹھا آسمان پر جاکر حمہ کا اس زور و شور
سے جاتا ہی کوہ و دشت مین تھرتھری پڑی ہوئی ہی یہان وہی وقت ہی قریب ہی کہ لقا گرفتار
ہوجاے فولاد پریشان سلیمان حیران لقا فریاد فریاد کر رہا ہی اہل اسلام بڑھتے چلے آتے ہین
بختیارک بھی آج گھبرایا ہوا کہتا ہی کیا کرون خداوند کو کہان لیے نکلون ہر طرف سے سردارونکو بلاتا ہی
کہ یارو سینہ سپر کرو قدرت کو بچاؤ جو سردار صف سے نکلا ہاتھ سے اہل اسلام کے مارا گیا ہزار ہا لاشہ پڑا
ہی فولاد کے سب ساحر مارے گئے سو پچاس ساحر باقی ہین وہ بھی سحر بھولے ہوے حیران و مضطر بیقرار و
ششدر نہ روے رفتن نہ راہ ماندن اُسوقت بختیارک نے دیکھا آسمان پر لکہ ابر سیاہ کڑکتا ہوا پیدا
ہوا نہایت زور و شور سے آکر کڑکا آواز آئی کہ زمین میدان کارزار تھرائی بختیارک نے دیکھا
افراسیاب بڑے قہر و غضب سے ہزبر سحر پر سوار تیغہ ہاتھ مین چند گولے جیب مین نعرہ کرتا ہوا آکے
پہونچا دور سے لقا کو سلام کیا بختیارک تو ایک مرتبہ طلسم مین ہو آیا ہی بخوبی پہچانتا ہی کہا یا خداوند خود
افراسیاب جادو آ پہونچا لقا بھی افراسیاب کو دیکھکر بڑھا بختیارک نے جلدی تاج سر پر قدرت
کے رکھا خون چہرے کا پاک کیا لقا من چہ تقدیر کردم کہتا ہوا بڑھا افراسیاب نے لقا کو بہ نگاہ
حقارت دیکھا جی مین کہتا ہی یہ کیسا خداوند ہی بندون کے ہاتھ سے دردمند ہی فولاد نے بڑھ کر
افراسیاب کے قدمون کو بوسہ دیا کہا اے شہنشاہ گیتی ستان اس زمین پر عجب انقلاب ہی قدرت
کا مزاج لاجواب ہی دم بھر مین عجب طرح کی تقدیرین کرتے ہین کبھی فتح کبھی صورت شکست ہی یہانکا
نیا بند و بست ہی مین نے حمزہ کا اسم اعظم بند کر لیا تھا حمزہ کو بھی پکڑ لیا رات کو قدرت نے تقدیر کرکے
رہا کرا دیا سب ساحر میرے ساتھ کے مارے گئے اب حمزہ کے اسم اعظم کے سامنے میرا سحر تاثیر
نہین کرتا بھاگنے کا بھی رستہ نہین ہلتا کہان بھاگ کر جاؤن آج قدرت کا سر بھی زخمی ہوا اپنے
ساتھ اورون کو بھی برباد کرتے ہین افراسیاب غصے مین تھا کچھ جواب تو نہ دیا لیکن جیب سے
ایک گولا نکالا ہٹو ہٹو کہکر مار دیا اُس گولے کا پھٹنا تھا کہ زمین متزلزل و متحرک ہوئی ایک طائر
پیدا ہوا اُس طائر سحر نے شیشہ ہاتھ مین پر بزاد کے دیا اُس طائر نے گرد سر صاحبقران چرخ مارا
صاحبقران کی زبان مین لکنت آئی خود بخود طبیعت گھبرائی یا تو پشت اشقر پر سوار تھے
یا مثل تصویر تصور خاموش ہوے تمام لشکر مین اندھیرا چھا گیا پانچ کوس کے گرد مین سکرا دھوین

سکے اور کچھ نہ معلوم ہوتا تھا دھوئین کی ایک دیوار گرد لشکر صاحبقران کھنچ گئی تمام لشکر اُسمین بند ہوا ہر خُرد و کلان درد مند ہوا کسی مین لڑنے کی طاقت نہین آنکھون مین بصارت نہین ہاتھ پانون بیکار مجبور و ناچار حیران و پریشان خاموش ہوکر رہ گئے اس طرح کا افراسیاب نے سحر کیا کہ تمام لشکر لقا الگ ہوگیا جھونکے ہوا کے چلے فولادی پنجے پیدا ہوے اُن پنجون نے دستگیری کر کے اہالیان لشکر لقا کو الگ کردیا فولاد آتش ریز کھڑا ہوا الگ دیکھ رہا ہے ایک سحر مین افراسیاب نے اسم اعظم صاحبقران بند کرلیا شیشہ ہاتھ مین اُسمین طائر پھڑک رہا ہی غصے مین کانپ رہا ہی کہتا ہی اے فولاد اسی پر حمزہ کو بڑا ناز تھا اِس شیشے کو تم اپنے پاس رکھو یہ سحر ایک ہفتے کا ہی اہالیان لشکر حمزہ اِس قلعہ دودی مین گرفتار ہین فریاد و الغیاث کر رہے ہین آٹھوین دن یہ سب بیہوش ہوکر گر پڑینگے یہی حال حمزہ کا بھی ہوگا بے آب و دانہ تڑپین گے در قلعہ دود بند کردیا ہی بختیارک دوڑا ہوا آیا دامن افراسیاب کا تھام لیا کہا ای شہنشاہ تیرے سحر کے صدقے اپنی خیر و عافیت بیان کیجیے ہوش رُبا کا کیا حال ہی افراسیاب نے مُنھ پیٹ لیا کہا ای شیطان درگاہ خداوند اسد غازی کو لوح طلسمی مل گئی چند مرحلے بھی شکست ہوے جان جانے کے بند و بست ہوے اَب مین نے ایک گنبد مثل قلعہ کے بنایا ہے کہ اُسمین کوئی نہین آسکتا اَب طلسم باطن کا بھروسہ ہی صاحبان مرحلہ کد و کاوش کر کے لوح طلسم کُشا سے لین گے دوسرے میرے ذہن مین یہ آیا کہ مین جاکر بزرگان طلسم کشا کو مار ڈالون حرف ملکہ حیرت سے اطلاع کر کے آیا ہون جو سوچا تھا وہی کیا یہ شیشۂ اسم اعظم موجود ہی بحفاظت رکھیے آٹھوین دن یہ سب بیہوش ہوجائینگے اپنے ہاتھ کا گولا فولاد کو دیے جاتا ہون یہ اُس گولے کو پھینکیگا اُسمین در پیدا ہوگا آپ لوگ اندر جاکے سب کے سر کاٹ لیجیے گا سر اُن سب کے نوک نیزہ پر رکھ کر ہوش رُبا مین چلے آئیے گا اسد و بدیع وغیرہ موجود ہین اپنے بزرگون کے سر دیکھکر سر ٹکرائینگے یقین ہی تڑپ تڑپ کے مرجائینگے احاطے سے مین باوہ کردونگا اَب بھی مین لاچین وغیرہ سے کمزور نہین ہون سب پر سحر مین غالب آؤنگا ابر خوبی برساؤنگا جسپر قطرہ پڑے گا پھُک جائیگا یہ صورت فتح تجویز کی بختیارک نے کہا حضور نے آتے ہی ایسا انتظام کرلیا کہ جملہ سردار و عیار اِس سحر دود مین مبتلا ہوگئے پھر بھی مجھکو خوف ہی شاید کوئی فرزند عمرو بھاگ کر نکلگیا ہو مدد مسلمانون کی غیب سے بھی پیدا ہوتی ہی کوئی آکر شیشۂ اسم اعظم توڑے

حمزہ چھوٹ کر قیامت برپا کریگا اسم اعظم پڑھ کے قلعۂ دود کو بھی مٹا دیگا قدرت کو جان بچانا مشکل ہوگی
سیان فولاد کے جی چھوٹ گئے ہین یہ شیشہ آپ اپنے ساتھ لیجائیے ہوش رُبا مین جاکر رکھیے مگر
غضب یہ ہی کہ وہان چھ عیار موجود ہین ایسا نہو فکر کر کے شیشہ لیلین افراسیاب نے کہا اے
ملک جی مین اپنے پاس شیشہ نہین رکھ سکتا ایک سر ہزار سودے حقیقت مین یہان رہنا بھی بُرا ہے
بخوف عمر وہان لیجانا بھی بہتر نہین ہی ملک جی مین کسی انتظام مین عاجز نہین ہون سب کچھ میرے
اختیار مین اب بھی ہی ایسے مقام پر شیشہ رکھون کہ جہان طائر وہم وخیال بھی نہ پہونچ سکے میرے طلسم
کو قدرت کی بے اعتدالی نے خراب کیا مین وہ صاحب اختیار ہون کہ بہرام فلک بھی مجھسے
نگاہ نہین ملا سکتا ہر چند حجرہ ہاے ہفت بلا مٹے دریاے نیل فتح ہوا زمہریر کو ڈھنڈھا کیا طلسم
باطن مین ابھی ایسے ایسے مقام باقی ہین کسی طرح طلسم کشا اُن مقامات کو فتح نہ کر سکے گا مین نے
قدرت کا عذر بھی رفع کر دیا کہ براے قدمبوسی آیا پہلے قدرت اُن سب کے سر لیکر طلسم ہوشربا مین آئین
پھر مین خود ساتھ ہو کر تا بہ باختر پہونچاؤنگا عمدہ ہاے خداوند قائم کر دونگا ایک سحر مین بہشت
و دوزخ بنا دونگا اب تو تقدیر مضبوط کرین دشمنون کو مٹائین سنجتیارک نے کہا مین قدرت کو
بخوبی سمجھا دونگا قدرت تقدیر خلاف نکرینگے سب کے سر لیکر ہوش رُبا مین آئینگے تم شیشۂ اسم اعظم کا
انتظام کر و یہ ذکر ہو رہا تھا کہ خداوند لقا بھی تنتنے ہوے آئے افراسیاب نے لقا کو سجدہ کیا دامن
تھام کر رونے لگا کہا کیون یا خداوند آپ کو طلسم ہوش رُبا مٹانے سے کیا فائدہ ہوا لقا نے کہا
قدرت مٹے ہوے کو پھر بنا سکتے ہین مردون کو زندہ کرین زندون کو مردہ کرین نئی دنیا آباد
کر دین آجتک تو نے غرور کیا براے قدمبوسی نہ آیا آج تو نے قدرت کو راضی کیا ہم بھی تجھے رضامند
کرینگے یہانسے تا طلسم ہوشربا کوئی تیرا دشمن باقی نہ رہیگا اب انتظام بن جائیگا افراسیاب خوش
ہوا کہ قدرت پختہ وعدہ کرتے ہین افراسیاب نے ایک دستک دی پکار کر آواز لگائی کہ اے عقاب
آسمان سیر جلد حاضر ہو سب نے دیکھا ایک ساحر مہیب بشکل عجیب ایک تخت پر بیٹھا ہوا چار عقاب
اُسمین کسے ہوے تخت اُڑاتا ہوا آکر پہونچا افراسیاب نے کہا اے عقاب طلسم ہوش رُبا مین غدر
ہو گیا یہ سب عزیزداران طلسم کشا ہین اِن کو مین نے سحر مین پھنسا لیا فولاد دیو انکا انتظام کریگا
تم شیشہ اپنے پاس رکھو خبردار زمین پر نہ اُترنا دو ہفتے کا سامان اپنے پاس مہیا کر لو برابر اُڑے ہوا اُڑنا

عقاب تمھارا نام ہی بلند پروازی کا کام جب خبر پانا کہ خداوند سر مسلمانان لیکر ہوش ربا مین گئے تب تم ہماری ملاقات کو آنا جسقدر ملازم ہمارے مارے گئے ہین قدرت سبکو زندہ کرینگے لاکھون رفیق و تاجدار مارے گئے اُن سب سے آکر ملاقات کرنا جس روز سے قدرت اِس اقلیم مین آئے جو جو ساحر مارے گئے اُنکا نام بقید ولدیت لکھ رکھا ہی کتابین مجلد بھری ہوئی ہین ایک ہفتے مین قدرت تقدیر کرکے سب کو زندہ کرینگے اور ہوشربا تا باختر کرور دو کرور بندے بنانا پڑینگے اُن ساحرون و غیر ساحرون کے عزیزدار آکر شکریہ خداوند بجالائینگے ہماری عملداری کے واسطے نئی دنیا تیار ہوگی پُر اسنے سرداران مین صرف مخمور و بہار کی خواہش ہی اور سب جانور بنا دیئے جائینگے جنگلون مین اُڑتے پھرینگے عوض مین اِس خدمت کے عہدۂ وزارت ملیگا عقاب نے کہا ای شہنشاہ مین مہینون بلندی ہوا سے نہ اُترونگا یہ کہکے افراسیاب سے شیشہ اسم اعظم صاحبقران لیا اپنے تخت پر شیشہ رکھ لیا جس طرح اُڑتا ہوا آیا تھا اُسی طرح اُڑتا ہوا چلا گیا زمین سے ہزار گز کی بلندی پر کوہ عقیق سے ہزارون کوس ایک ابر بنایا اُس ابر مین چھپکر بیٹھا اندر ابر سحر کے بیٹھا ہوا چین کر رہا ہی اِسکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا جب عقاب کو روانہ کرچکا تب فولاد کو بخوبی بمقدمۂ قتل مسلمانان سمجھایا کہا یہانکا انتظام تمھارے سپرد ہے بعد ہفتے کے جس طرح کہا ہی اُسی طرح سب کے سر لیکر آنا لقا کی بارگاہ بہ اعزاز و اکرام استاد کرائی اُسی دھوئین کے قلعہ کے سامنے لشکر کوہیان و ساحران بڑی دھوم سے فروکش ہوا لقا سے افراسیاب رخصت ہوا کہا یا خداوند اب تو سب طرح اطمینان ہوا مین برائے مقابلۂ طلسم کشا جاتا ہون طلسم کشا کے ساتھ جملہ واقف کاران طلسم موجود ہین کیا عجب ہی کہ طلسم کشا واسطے فتح مرحلہ جات کے گیا ہو مین جاکر روکنے کی تدبیر کرون اُسی طرح کڑکتا ہوا پاس حیرت کے آیا ملکہ حیرت نے کہا ای شہنشاہ کہان گئے تھے افراسیاب نے چپکے سے کہا عزیزداران طلسم کشا کو مین نے مٹایا اب قدرت سب کے سر لیکر آئینگے لیکن اِس خبر کو مشہور نکرنا یہان قبل آنے افراسیاب کے لاچین وغیرہ نے اسد غازی کو صلاح دی کہ حضور عرصہ نہ کرین لوح ملاحظہ فرمائیے اسد غازی نے لوح کو ملاحظہ کیا اُس مین حکم نکلا کہ بدون فتح مرحلہ جات قتل افراسیاب ناممکن ہی شب کو اسد نامدار یکہ و تنہا پشت مرکب پر سوار ہوکے بہدایت لوح ایک جانب روانہ ہوے بعد جانے اسد کے مواج قطرہ زن دختر نیلم و طاؤس پر چہرہ

دختر خونخوار ظلماتی و بہار و باغبان تعقب اسد مین چلے لاکھ ساحرون کا لشکر ہمراہ لیا عیار بھی
فرداً فرداً روانہ ہوے جب افراسیاب کوہ عقیق سے واپس آیا تو صرصر نے یہ سب خبرین کہین
کہ طلسم کشا برائے فتاحی مرحلہ جات گیا اور رنگ ببر سوار ایک ساحر نامدار کو نامہ دیا کہا پاس
فیروزہ گنبد نشین کے جاؤ زوجۂ اورنگ گنبد نشین کی خمار فیروزہ پوش بھی ساتھ ہوئی یہ خبر
برق نے آکر لاجین سے کہی کہ افراسیاب نے فوجین تعاقب اسد مین روانہ کین یہ خبر سنکر
کوکب روشنضمیر مرکب پرند پر سوار ہوکر برائے مدد اسد روانہ ہوے شب کو مہرخ و رعد
و برق و برق لامع بدون اطلاع لاجین روانہ ہوے مگر راہ مین زوجۂ اورنگ مع ساٹھ
ہزار کنیزون کے منزل بمنزل جاتی ہی ایک صحراے سبزہ زار مین جاکر پہونچی سیر صحرا دیکھ رہی تھی کہ
دیکھا اک نازنین نہایت حسین غنچہ دہن رشک چمن عاشق مزاج صحرا مین پھر رہی ہی شعر عاشقانہ پڑھتی
ہی خمار نے کنیزون کو حکم دیا یہ شہزادی کسی کے عشق مین نکل آئی ہی آوارہ پھرتی ہی بہلا کے ہمارے
پاس لاؤ کنیزین اُسکو جاکر بہلا کر لائین زبان سے اُسکی معلوم ہوا کہ نام مہ جبین ہی کسی کی تصویر دیکھکر
مائل ہوئی اُسی جوش مین نکل آئی مگر نہایت خوش مزاج جوش عشق مین اشعار عاشقانہ خوب گاتی ہی
خمار نے اُسکو اپنے پاس رکھا اورنگ آکر بخدمت فیروزہ گنبد نشین پہونچا نامہ افراسیاب کا
دیا فیروزہ نے کہا مین طلسم کشا کی فکر کر رہا ہون تم تین لاکھ فوج ساتھ لیکر بہار و باغبان کو گرفتار کرلو
اسد میری طرف آئیگا مین انتظام کرلونگا خمار فیروزہ پوش و اورنگ ببر سوار فوج کثیر لے کر
براے گرفتاری بہار وغیرہ چلے اسد بموجب ہدایت لوح قریب ایک گنبد کے پہونچے لوح طلسمی کو
گنبد سے مس کیا گنبد تو غائب ہوا ایک شہر نمایان ہوا اُس شہر سے ایک تاجدار تین لاکھ فوج اور
چارسو پہلوان لیکر مقابلۂ اسد مین آیا اُس تاجدار کا ماہ تاجدار نام تھا شب کو اُسنے طبل جنگی بجوایا
شب کو اسد ایک صحرا مین پہونچے بموجب ہدایت لوح ایک قصر مین نیک راے وزیر اعظم
لاجین مع بارہ ہزار ملازمون کے قید تھا کوہان جادو کو مارکر ان سب کو رہا کیا وہ وزیر اعظم اسد
غازی کے ساتھ ہی بارگاہ وغیرہ استادہ کرائی جب میدان مین ماہ تاجدار نکلا فوج لیکر صفین
جمائین اسد غازی میدان کارزار مین نکلے طرف سے ماہ تاجدار کے جو پہلوان نکلا
اسد غازی کے ہاتھ سے مارا گیا شام تک بجرائت و شوکت اسد نامدار نے دس پہلوان

قتل کیے وہ تاجدار طبل امان بجوا کر پلٹ گیا ہر شب کو طبل جنگی بجواتا ہے میدان مین فوج اور پہلوانون کو لیکر آتا ہی میدان مین پہلوان نکلتے ہین اسد نامدار کے ہاتھ سے جب دو چار پہلوان قتل ہوئے طبل امان بجوا کر پلٹ جاتا ہے کئی میدان داریان ہوچکین نیک رائے وزیر لاچین روز عرض کرتا ہی ای شہریار ابن تاجدار نے دام مکر پھیلایا ہی آپ اس لڑائی کو جلد فتح کرین لوح سے خلاف ہوتا ہی اسد فرماتے ہین اے وزیر اعظم مین ہر روز چاہتا ہون فوج پر اس کی جا پڑون وہ طبل امان بجوا کر پلٹ جاتا ہے ہمارے قاعدے کے خلاف ہے کہ وہ طبل امان بجوائے اور ہم اُسکے لشکر پر جا پڑین نیک رائے خاموش ہو رہتا ہے مگر اور ایک ببر سوار و خمار فیروزہ پوش زوجۂ فیروز گنبد نشین فوج بحساب ساتھ لیکر مقابلہ بہار و باغبان مین پہونچی یہ جملہ سردار جنکے نام عرض کر گیا ہون لاکھ فوج ساتھ لیے ہوئے تلاش طلسم کشا مین نکلے ہین ایک مقام پر فروکش تھے کہ اورنگ ببر سوار و ملکہ خمار آکر مقابلے مین پہونچے بہار و مواج وغیرہ بھی آمادہ ہوے اورنگ نے رات کو طبل جنگی بجوایا یہان باغبان نے بھی نوازش طبل کو حکم دیا بوقت سحر اورنگ ببر سوار نے صفین بھی اہل اسلام کی نہ جمنے دین بلوہ کر کے بطور جنگ مغلوبہ جا پڑا یہ سردار بھی لڑنے لگے اورنگ کو فیروزہ گنبد نشین نے بھیجا ہے بڑے بڑے سحر لے کر آیا ہے لکہ ابر اسنے بنا کر آسمان پر اُڑایا ہی گرمی جنگ مین وہ ابر کڑکا گرجا برسنے لگا جس پر قطرہ پڑا وہ بیہوش ہوا بہار کے سحر کا بھی رنگ نہ جما یہ بھی بیہوش ہو کے گری شام تک وہ ابر برسا سب سرداران نامی بیہوش ہو کر گرے اورنگ نے آکر سبکو گرفتار کر لیا ارادہ ہوا خدمت مین فیروزہ گنبد نشین کے سب کو لیجاؤن ملکہ خمار فیروزہ پوش نے کہا ای سردار نامی آج شب کو اسی مقام پر اُترو صبح کو کوچ کرین گے وہان اسد کی بھی تدبیر ہو رہی ہی میرے شوہر کے رحلے سے گذرنا دشوار ہی اورنگ آکر بیٹھا صحبت خمار فیروزہ پوش مین وہ نازنین موسوم بہ مہ جبین عاشق مزاج حسینان جہان کے سر کا تاج آراستہ ہو کر آئی اورنگ دیکھ کر مائل ہوا خمار فیروزہ پوش سے کہا کیون حضور یہ شاہزادی کون ہے خمار نے سب حال بیان کیا کہ یہ کسی پر عاشق ہی ایسا خوب گاتی ہی کہ دل بیقرار ہو جاتا ہی کیسکے دام زلف مین

سیفسی ہی راتون کو تصویر دیکھا کرتی ہے تڑپ تڑپ کر اسکو شب گذرتی ہی اورنگ نے کہا دیکھیے تصویر کسکی ہی ملکہ خمار فیروزہ پوش نے دم دے کر مہ جبین سے تصویر لی اورنگ نے دیکھا میری تصویر ہے ملکہ خمار فیروزہ پوش نے فردہ سنایا کہا ای مہ جبین جسکے عشق مین تم آوارہ ہوکر نکلین وہ بھی تمپر عاشق ہوا وہ مہ جبین خوشی خوشی پہلوے اورنگ مین آکر بیٹھی اورنگ اپنے خیمہ مین لایا جلسہ آراستہ کیا ناچ ہونے لگا اورنگ نے فرمایش کی ملکہ تم بھی کچھ گاؤ اُس مہ جبین نے چنگ مرصعی ہاتھ مین لیکر ایسی تانین مارین کہ اورنگ بیقرار ہوگیا تقریب شراب مین وہ مہ جبین اپنے مقام سے اُٹھی گلابیان اپنے ہاتھ سے صحبت مین لاکر رکھین کہتی جاتی ہی صاحبو یہ روز سعید مجھ ہجران کشیدہ کے لیے عید ہے جسکے واسطے خاک چھانی آج اُسکی خدمت مین پہونچی یہ کہکر سب کو شراب تقسیم کرائی اورنگ کو بھی جام دیا یہ خوشی خوشی پی گیا دوپہر رات گئے تمام سرداران اورنگ بیہوش ہوے اِس مہ جبین نے نعرہ کیا منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو تلوار کھینچ کر جا پڑا کہ اورنگ کا سر قلم کرون زمین سے ایک شعلہ نکل کر بطور زنجیر گلے مین چالاک کے لپٹ گیا چالاک زمین پر گرا زنجیر طلائی گلے مین پڑی ہوئی شعلے کی گرمی سے رنگ و روغن بھی عیاری کا اُڑ گیا وہی شعلہ منھ پر اورنگ کے گرا اورنگ ہوشیار ہوا دیکھا وہ مہ جبین ندارد ایک عیار بندھا پڑا ہے خمار فیروزہ پوش کو خبر پہونچی کہ بیٹا عمرو کا مہ جبین بنکر آیا تھا گرفتار کیا گیا خمار نے آکر اورنگ سے کہا ای پہلوان دوران جو جو مرحلہ جات فتح ہوئے عیار بھی آگئے مرحلہ ہفت سر قلم ہونے سے راستے سب طرف کے کھل گئے تا بہ فیروزہ گنبد نشین پہونچنا مشکل ہوگا اہالیان لشکر لاچین فردا فردا آئین گے اِن سردارون کو چھوڑ این گے ہماری صلاح یہ ہی کہ اِن سبکو قتل کر دو سر لیکر بخدمت فیروزہ گنبد نشین چلو اورنگ نے بموجب حکم خمار میدان خونی کی تیاری کی جلاد صاحبان ظلم و بیداد حاضر ہوئے چالاک و بہار و باغبان وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا لشکر تیار کیے ہوئے اورنگ بھی کھڑا ہے تیسرا حکم دیا چاہتا ہے اِن سردارون نے بقرار ہوکر دعا کی کہ آسمان پر برق چمکی سب نے دیکھا شہنشاہ کوکب روشنضمیر مرکب پرند پر سوار آتے ہی لشکر اورنگ پر گرا جب گولا مارا زمین کانپ گئی بہار کی زبان سے سوزن

نکالا باغبان وغیرہ نے بھی رہائی پائی ابتو گلدستۂ سحر چلانے لگا باغبان بھی رستمانہ لڑ رہا ہے برق لامع کڑکی رعد و برق نے صفین برہم و درہم کین کوکب روشنضمیر لڑتا ہوا قریب اورنگ ببر سوار پہونچا خوب خوب اُسنے باران سحر برسایا کوکب نے ابر سحر کو توڑا کبھی آفتاب بن کے چمکا کبھی بصورت شیر صحرائی بنکر سیکڑون کو چیر پھاڑ کر پھینک دیا عین گرمی جنگ مین اورنگ سے مقابلہ پڑا کوکب نے اُٹھاکر گولا مارا کہ اورنگ کا سر پھٹ گیا اندھیرا ہوا آواز آئی کُشتی مرا نام من اورنگ ببر سوار بود خمار فیروزہ پوش نے چاہا لڑ بھڑ کر نکل جاؤن بہار نے بڑھ کر گلدستہ مارا خمار کو نشہ ہوا شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اُسکے ساتھ کی کنیزین تعریف حسن بہار کر رہی ہین بہار نے آواز دی ای خمار اگر ہے محبت ہی نیمچہ کھینچو خفت نہ کھینچنا تقاضاے محبت کے خلاف ہی ہر کس یہی کہتا ہی کہ ہم مرتے ہین دیکھین کیونکر مرتے ہین تم ایسے عاشقون کو بدنام کرتے ہین خمار نے مع سات سو کنیزون کے نیمچہ کھینچکر گلے پر رکھا بہار نے اشارہ کیا ابروے خمدار ہلی نیمچہ اِن سبھون کی گردن پر چل گیا خمار شراب مرگ سے مست ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من فیروزہ بود کوکب نے باغبان سے کہا زوجہ فیروزہ گنبد نشین نے دام سحر پھیلایا ہے وہ شیر جوش جرأت مین لڑ رہا ہے تم لوگ لشکر لیکر آؤ مین آگے چلتا ہون ایسا نہو اسد کو دام مکر مین پھنسائے فیروزہ گنبد نشین بڑا ساحر زبردست ہی کوکب تو اُسیوقت روانہ ہو گیا بہار وغیرہ لشکر جلیل لیکر تلاش مین اسد کے چلین یہان شیر بیشۂ صاحبقرانی حاکم اورنگ جہانبانی روز مقابلے مین نکلتا ہے آج شب کو نیک راے نے کہا ای شہریار براے خدا بعد نماز سحر لوح ملاحظہ فرمایئے بموجب حکم لوح کاربند ہو جیسے ایسا نہ ہو لوح پر کوئی افتاد پڑے ایک ہفتہ آپ کو جنگ کرتے ہوئے گذرا آخر کیا مطلب حاصل ہوا روز وہ تاجدار مکّار فوج لیکر آتا ہے دو چار پہلوان قتل کر کے پلٹ جاتا ہے یہ مقدمہ طلسم ہے ذرا سے تامل مین خرابی ہوتی ہے غلام یہ آرزو رکھتا ہے کہ حضور مرحلہ جات فتح کرین سالہا سال گذرے اب اپنے آقاے نامدار کی خدمت سے مشرف ہون ملکہ بلقیس ثانی بھی رہا ہوئین وہ بھی واقف ہون کہ ہمارے وزیر اعظم نے طلسم کشا کی خدمت گزاری کی اگر میرے سامنے حضور پر کوئی افتاد پڑی میرے واسطے بڑی بدنامی ہے اسد نے بوقت سحر لوح کو ملاحظہ کیا اُسمین تحریر تھا

کہ صبح کو جو پہلوان تمھارے سامنے آئے اُسکو قتل کرکے سامنے نخل چنار ہے لڑ بھڑ کر وہانتک جانا زیر نخل لوح کو ملاخطہ کرنا جیسا نوشتہ ملے بموجب اُسکے کاربند ہونا اسد بوقت سحر نیک رائے وزیر و بارہ ہزار جوان صف شکن ساتھ ہین میدان کارزار مین آئے اُدھر سے وہی تاجدار بطریقۂ قدیم مقابلے مین آیا ایک پہلوان موسوم بہ سالار کرگدن پہ سوار میدان مین آیا اسد کا نام لیکر پکارا اسد نے جاکر مقابلہ کیا وار اُسکے روک کے ہاتھ مارا سالار کرگدن سوار کے دو ٹکڑے ہوئے اب قصد ہوا لشکر حریف پر جا پڑون کہ پُشت سے صدائے گیر و دار بلند ہوئی دیکھا ایک پہلوان کاؤس نام ہے پچاس ہزار فوج سے انکی فوج پر گرا اور سب فوج کو پراگندہ کرکے نیک رائے وزیر کو گرفتار کیا اور طرف صحرا کے چلا اسد نے اُسکے تعقب مین مرکب ڈالدیا ایک صحرا مین آکر اُس سے لڑنے لگے کاؤس نے قیدیون کو تودست چند کس روانہ کردیا خود مع فوج اسد کو گھیرا چہار طرف سے نیزہ و تیر و تفنگ پڑنے لگا اسقدر تیر اسد نے کھائے کہ جسم فوّارہ بنگیا کاؤس پُکار رہا ہے یارو طلسم کشا کو لگا کے ہین یہانتک لایا زخمی بھی ہوچکا ہے ازروے بلوے کے اِس شیر کو گرفتار کرلو ہر طرف سے فوجین چلی آتی ہین قصد ہے کہ بلوہ کرکے اسد کو پکڑ لین اِس تمام زخمداری مین اسد شیردل ہمہ تن چشم بنا ہوا اِس فوج سے لڑرہا ہے بسبب زخمداری کے نہایت بیقرار ہر مرتبہ یقین ہوتا ہے کہ اب لڑتے لڑتے گھوڑے پر سے گرونگا خانہ ہاے زرہ خون سے معمور لڑتے لڑتے تلوار مین دندانے پڑگئے سنان نیزہ شکست گرفتار ہونے کا بندوبست اُس زخمداری مین پُکارا اُٹھا اے خالق بے نیاز وقت مدد ہے دعا پوری ہوئی تھی کہ تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا صحرا سے گرد اُڑی افتابدار بادلہ پوش بصد جوش و خروش مع بارہ ہزار جوانان صف شکن آکر پہونچا وہین سے آواز دی اے شیر بیشۂ صاحبقرانی نہ گھبرانا یہ خدمت گزار حاضر ہوا اسد نے جواتنی مُہلت پائی لڑتا بھڑتا قریب کاؤس کے پہونچا کاؤس نے زخمی جانکر اسد پہ ہاتھ مارا اسد نے روک کر ہاتھ مارا کہ کاؤس کے دو ٹکڑے ہوئے فوج کو نقابدار نے تارتار کردیا سب بھاگے اب نقابدار نے اسد کو اتنا کا زخمی دیکھا اپنی بارگاہ استادکرائی اسد کو لے کر بارگاہ مین آئے زخم دوزی کی شب کو ملکہ عجائب جادو بھی آئین نقاب چہرے سے نقابدار کے اُٹھائی اسد نے ماموں جان کہکر

گلے مین ہاتھ ڈال دیے کہا اب مین حضور کو نہ جانے دونگا آپ تخت پر سوار ہون مین بعہدۂ
سپہ سالاری مرحلہ جات کو فتح کرون حضور کو ساتھ لیکر لشکر مین پہونچونگا تمام لشکر برائے
خدمتگزاری حاضر ہے نانا جان آپ کو دیکھکر شاد ہوجائینگے لشکر مین آپ کے فرزند سعید شہریار کی
سلطنت ہے وہ شیر نہایت صاحب شوکت ہے لقا سے لڑتے ہوئے نانا جان کو مدت گذری آپکے
تشریف لیجانے سے وہ لڑائی فتح ہوگی تمام اہالیان لشکر آپ کی عدالت کا ذکر کیا کرتے ہین کہ
قباد شہریار نے شیر و بکری کو ایک گھاٹ پانی پلایا شمع کے چور کا سر محفل سر کاٹا گیا آپکے
زمانے مین کوئی دزدیدہ نگاہ نہ کرتا تھا معشوقون نے چوری دل کی موقوف کردی دزد حنا کے
سر دست ہاتھ باندھے گئے اب مین حضور کو نہین جانے دونگا قباد نے دیکھا یہ نظر کردۂ بزرگان
دیوانہ مزاج ہے زبیدۂ شیرگیر کا فرزند گھیر کر لیجائیگا فرمایا اے نور نظر ہم تمھارے ساتھ چلینگے مگر
زخمون مین تمھارے درد ہے چلکر آرام کرو صبح کو تمھارے ساتھ چلینگے ملکہ عجائب جادو
نے بھی یہی کہا اسد نے آرام کیا قباد شہریار نے پانچ سوار برائے حفاظت اسد نامدار چھوڑے
تمام لشکر کو آراستہ کرکے نکل گئے صبح کو اسد بیدار ہوئے اُن پانچون سوارون نے دست بستہ
عرض کی حضور آپ کے مامون جان فرما گئے ہین کہ ہمارا ابھی تمھارے ساتھ رہنا مناسب نہین
ہے اس مقدمہ مین غضنفر و فتاحی طلسم مین مصروف ہوا اسد بموجب ہدایت لوح فیروزہ گنبد
نشین کے چلے مگر راستہ فراموش کیا یہ تو صحرا مین آوارہ پھر رہے ہین مگر ذکر کیا تھا کہ سب
عیار فرداً فرداً برائے مدد اسد نامدار چل چکے ہین ہژبر دشت طراری و نہنگ بحر زخار عیاری
خواجہ عمرو نامدار لاچین سے رخصت ہوکر چلے تھے کئی سو کوس راستہ طی کرکے ایک نخل
کے سایہ مین ٹھہرے یکایک صحرا سے گرد اڑی سنغر اسّی ہزار ساحر و غیر ساحر کا لشکر ایک
شاہزادی تخت پر سوار اُسی صحرا مین آکر اُتری عمرو نے فقیر بنکر دریافت کیا معلوم ہوا کہ
ملکہ سہیل گوہر پوش بھانجی فیروزہ گنبد نشین اپنے مامون کی مدد کو جاتی ہے عمرو نے
کنارے آکر رنگ روغن عیاری کا لگایا ضعیف گوئیے کی شکل بنکر لشکر سہیل گوہر پوش
مین آئے بازار مین بیٹھکر خوب گایا چوبدار نے سہیل گوہر پوش کو خبر دی آج ایک گویّا
ضعیف علم موسیقی مین کامل و اکمل بازار مین بیٹھا گا رہا ہے ملکہ سہیل گوہر پوش نے بلوایا

گانا سُنکر بہت خوش ہوئی نام پوچھا عمرو نے کہا اُستاد نیرنگ نام ہے سہیل نے کہا اے نیرنگ
تمکو اپنے ماموں جان کی خدمت مین لیچلین گے اُن کو اس علم مین بڑا مذاق ہے بہت قدردانی
کرینگے یہ کہکر اپنے ساتھ لیا دوسرے دن سہیل نے دیکھا ایک نوجوان عمدہ کپڑے پہنے ہوے
گاتا ہوا جاتا ہے نیرنگ نے چوبدار کو حکم دیا کہ اس نوجوان کو بلا لواے ملکہ سہیل یہ میرا
فرزند ہے اَب آپکی بارگاہ مین گانے کا لطف ہوگا ابتک کوئی میرا ساتھ دینے والا نتھا چوبدار
اُس نوجوان کو بُلا کر لائے عمرو نے پہچانا چالاک بن عمرو ہے دونون باپ بیٹے سہیل کے
ہمراہ ہوتے ہر منزل مین شب کو جلسہ آراستہ ہوتا ہو باپ بیٹے خوب خوب گاتے ہین سہیل بہت
رضامند ہے کہ ایسے کامل مجھکو دستیاب ہوے انکو ماموں جان کی خدمت مین لیجلونگی ماموں جان
بہت خوش ہون گے ایک دن ایک مقام پر لشکر فروکش ہوا نیرنگ و گیرنگ گوئیے سامنے
ملکہ سہیل کے بیٹھے ہین لشکر تیار ہوچکا قصد ہے کہ روانہ ہون ایک ساحر نے بڑھکر ملکہ سہیل
گوہر پوش کو خبر دی کہ طلسم کشا یکہ و تنہا بھٹک کر اس طرف نکل آیا ہے اگر حکم ہو گرفتار کرلین
یہ سُنتے ہی سہیل سوار ہوئی اشارہ کیا تمام ساحر بلوہ کرکے اسد پر جا پڑے اسد نے تلوار کھینچی
مثل شیر غضبناک لشکر ساحران پر جا پڑا تھوڑے ہی عرصے مین کئی سو افسر مارے گئے سامنے
سے اس شیر کے روباہ بھاگتے پھرتے ہین ملکہ سہیل ہر چند ترغیب دیتی ہی کہ یارو بلوہ کرکے
پکڑلو ساحر قریب اسد نہین جاسکتے ملکہ سہیل گھبرا رہی ہی کہتی ہی دیکھو صاحبو طلسم کشا کیا
جری بہادر ہی ہزارون کو جواب دیتا ہی دم بھر مین فوج کو برباد کردیا آخر اسکو کیونکر گرفتار کرین
نیرنگ و گیرنگ گوے سہیل کے ہمراہ ہین اُن دونون نے دست بستہ عرض کی اگر حکم ہو تو ہم
طلسم کشا کو گرفتار کرین ملکہ سہیل گوہر پوش نے کہا ای نیرنگ و گیرنگ طلسم کشا ہمارے
ماموں کی تلاش مین نکلا ہے ماموں جان نے ایسے عجائب و غرائب بنائے ہین کہ وہانتک
رسائی طلسم کشا کی دشوار ہے اگر تمسے یہ کار عظیم ہو سکے کل اہالیان ہوشربا پر از حد احسان ہے
افراسیاب استقدر انعام دیگا کہ غنی ہوجاؤ گے ماموں جان سے الگ دلوا دونگی مین تو اپنا
محسن سمجھون گی یہ سُنتے ہی خواجہ عمرو و چالاک چھٹتے جاتے ہی اسد سے زبان عربی مین کہا
اے نور نظر بجز اس ذریعے کے رسائی تمھاری تا بہ فیروزہ گنبد نقش نشین دشوار ہے ہم گرفتار کرکے

لیچلین گے اسد نے جو عمرو وچالاک کو دیکھا گھوڑے سے کود پڑے عمرو نے حباب مار کے بیہوش کیا
ہڑ ہوا نیرنگ وگیرنگ نے طلسم کشا کو پکڑ لیا سُہیل نے کہا لوح ومہرہ گلے سے اُتار لو
عمرو نے اصلی لوح ومُہرہ اپنے پاس رکھا اُسی صورت کی ایک تختی ومُہرہ اپنے پاس سے نکال کر
سُہیل کو دیا سُہیل خوش ہوئی اسد کو ارابے پر سوار کر لیا نیرنگ وگیرنگ کی بڑی آبرو ہوئی
سُہیل نے اُسیوقت اِس مضمون کی ایک عرضی طرف افراسیاب کے روانہ کی ملازم سُہیل کا ثور
جادو نامہ لیکر طرف افراسیاب کے چلا قضائے کار رعد وبرق وبرق لامع ومہرخ راہ
مین آتے تھے ایک پہاڑ پر آ کے ٹھہرے فکر مین تھے کہ اپنے آقا کی خبر کیونکر دریافت کرین اِس
سوچ مین کھڑے تھے دیکھا ایک ساحر اُڑا ہوا آتا ہے برق لامع اُسے پکڑ لائی تلاشی لی نامے مین
یہ مضمون پایا کہ اسد کو قید کر کے طرف گنبد فیروزہ کے جاتے ہین اے شہنشاہ آپ بھی فوج لیکر
آئیے ماموں جان کے سامنے لیجا کر اسد کو قید کرینگے آپ کی شراکت بھی واجب ولازم ہے
یہ مضمون دیکھکر برق لامع تڑپ گئی بغیظ وغضب یہ سب سردار چلے کہ جا کر اپنے آقا اسد کو رہا کرین
یہان سُہیل نے ایک عرضی اپنے ماموں فیروزہ گنبد نشین کو بھی تحریر کی مضمون یہ تھا کہ اب آپ
تشریف لائیں ظاہر مین بیرون گنبد فردکش ہوں ہم قید طلسم کشا لیکر حاضر ہوتے ہین فیروزہ
گنبد نشین یہ مضمون دیکھکر خوش ہو گیا گنبد کو اپنے ظاہر کیا وہ گنبد مثل قلعہ کے آراستہ و
پیراستہ ہے ہر ایک درجہ پر فولادی تصویرین پتھر کے پُتلے استادہ ہین فیروزہ مع لشکر بیرون
قلعہ فردکش ہے خبر سُنی اپنے کہ بھانجی میری آپہونچی بارگاہ سے باہر نکل آیا دیکھا سامنے سے
گرد اُڑی سُہیل گوہر پوش تخت پر سوار اسد کو ارابے پر سوار کیا ہے نیرنگ وگیرنگ
قریب ارابہ اسد چلے آتے ہین فیروزہ گنبد نشین برائے استقبال بڑھا کہ بھانجی کو گلے
سے لگاؤں اُسیوقت برق لامع آسمان پر کڑکی چمک کر ملکہ سُہیل گوہر پوش پر
گری مع تخت سُہیل کے دو ٹکڑے کیے رعد وبرق ومہرخ بھی آپڑے عمرو لاچار ہوا قصد
یہ تھا کہ فیروزہ گنبد نشین کے سامنے جا کر طلسم کشا کو رہا کرونگا سو یہ مکار بھاگ کر نکلجائے
اب جبر لوح ومُہرہ گردن مین طلسم کشا کی ڈالدیا یہ بھی تلوار کھینچ کر اُٹھنے لگے کہ آسمان سے
لکہ ہائے ابر سیاہ بصد کر وفر پیدا ہوئے ملکہ طاؤس پری چہرہ ومتواج قطرہ زن وبہار

وباغبان مع فوج ظفر موج آکے پہونچے سحر ہونے لگے ان سرداران نامی نے زمین ہلادی مگر فیروزہ
گنبد نشین تک نہین پہونچے یہ اپنے کو بچا رہا ہی اسد غازی نے جب انتہا کی شمشیر زنی کی عمرو نے
بڑھ کر کہا اے نور نظر لوح کو ملاحظہ کرو زبانی سُہیل گوہر پوش کے مین سُن چکا ہون کہ فیروزہ
بڑا ساحر مکار ہے اِسکا قتل نہایت دشوار ہے اسد نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ لوح کو دیوار گنبد سے
مس کرو اسد لڑتا بھڑتا بہ مشکل تمام قریب دیوار گنبد پہونچا گنبد گرا پتلہ ہاے فولادی سے جلے
فیروزہ نے جو دیکھا کہ طلسم کشا نے گنبد کو گرایا اَب مجھہ تک پہونچ جائیگا فوراً غرق زمین ہوکر
نکل گیا یہ سَب سردار لڑتے بھڑتے شہر فیروزہ نگار مین آئے رئیسان شہر نے چادر ہلا ئی امان
مانگی مہرخ وغیرہ نے شہر کو تسخیر کیا لیکن جب فیروزہ غرق زمین ہوا اسد نے لوح کو دیکھا لوح نے
خبر دی کہ اے طلسم کشا تعقب فیروزہ گنبد نشین واجب ولازم ہے ورنہ یہ فساد برپا کریگا اسد تو
لوح دیکھکر جستجو مین فیروزہ کے روانہ ہوئے اَبْ سَب سردارون نے مہرخ کو تخت پر بٹھایا اور
لشکر لے کر تلاش مین اسد کے چلے راہ مین عمرو نے خبر دی کہ افراسیاب مع فوج آتا ہی دوسری
منزل مین آکر افراسیاب نے مہرخ کو روکا لشکر مقابلے مین اُتارا یہان شہنشاہ لاچین نے
برق فرنگی سے کہا کہ مرحلہ جات فتح ہوئے ہونگے راستہ کھُلا ہے جاکر طلسم کشا کی خبر لاؤ
برق بصورت مبدل رہروی کرتا ہوا آتا ہی راہ مین دیکھا بحرین نامے ایک ساحر لاکھ سوار کی جمعیت
سے فروکش ہی برق نے دریافت کیا معلوم ہوا یہ اٹھالا بارگاہ افراسیاب کا لیکر چلا ہے برق نے
رنگ روغن عیاری کا لگاکر صرصر شمشیر زن کی صورت بنائی ایک نامہ لاکر بحرین جادو
کو دیا بحرین نے کہا اے صرصر میرا کوئی کیا کرسکتا ہے جسمین ہزارہا پتلے فولادی بھرے ہین صندوقچہ
میرے پاس ہی اتو برق نے اُس سے حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ جوان پتلاون کو قسم
سامری کی دے کر کھول دے یہ اُسکے حریف کو قتل کرینگے بس برق نے باتون مین لگا کر بحرین
کو حباب مار اصندوقچہ لیکر بھاگا بحرین کو ملازمون نے ہوشیار کیا بحرین گھبرا گیا کہا یارو بڑا
غضب ہوا برق عیار میرا صندوقچہ لیکر نکل گیا کُل لشکر لیکر تلاش برق فرنگی مین چلا برق
فرنگی بھاگا ہوا جاتا تھا قصد تھا کسی مقام پر ٹھہرون کہ لشکر بحرین نے آکر برق کو گھیرا برق
نے یا سامری کہکر صندوقچہ کھول دیا کہا اے پتلہ ہاے سحر سامری قسم ہے تمکو سامری وجمشید

کی لشکر بحرین کو قتل کرو وہ پتلے نیچے پکڑ کے لشکر بحرین پر جا پڑے جسکو ہاتھ مارا دو ٹکڑے
کیے تھوڑے ہی عرصہ مین اُن پتلہ ہاے فولادی نے بیس ہزار ساحر لشکر بحرین کے مارے بحرین
بھاگتا پھرتا ہی ہرکارون نے یہ خبر افراسیاب کو پہونچائی افراسیاب کو یہ خبر سُنکر سناٹا آگیا کہا
یارو بحرین نے غضب کیا بڑا تحفہ مٹایا اب سواے قتل کے کوئی چارہ نہین ہی یہ کہکر بقہر و غضب
تمام چلا اُسوقت آکر پہونچا کہ میان برق فرنگی تمنچہ کھینچے کھڑے تن رہے ہین پتلون کی
طرف دیکھکر آواز دیتا ہی اے غلامان سامری و جمشید تمکو قسم ہے اس لشکر مین کوئی زندہ باقی
نرہے بحرین بڑا آبرودار ہے اسکا سر کاٹ کر لاؤ افراسیاب یہ معاملہ حیرت افزا دیکھکر غصّے مین
اُن پتلون پر جا پڑا جس پتلے کو طمانچہ ماردیا سر اُسکا اُڑ گیا بعض کو سنگ زرون سے مارا چند کو
دو ہتھڑ مار کر غرق زمین کردیا چشم زدن مین افراسیاب نے اُن پتلون کو مٹایا بلوہ کر کے
جادوگرون نے برق کو پکڑ لیا ایک جادوگر کے سپرد کیا وہ کشان کشان برق کو لے چلا راہ
مین برق نے جیب سے اشرفیان نکالکر اُس ساحر کو دین کہا اور بھی مال میرے پاس موجود ہے
ساحر خوش ہوگیا کہا اے برق مین تجھکو چھوڑدونگا برق نے اُسکو ایک ڈبیا نکالکر دی
کہا اُسنے اس مین مروارید بے بہا ہین ساحر نے اُسے کھولا اُس مین سے بیہوشی اُٹھی وہ ساحر
بیہوش ہوا برق نے گلے مین جادوگر کے گیند ٹھوس دیا رنگ روغن عیّاری کا لگا کر اس ساحر
کو اپنی صورت بنایا آپ ایک ساحر کی شکل بنکر کھڑا ہوکر پکارنے لگا یارو برق عیّار کو لو
ایسا نہو میرے قبضے سے نکل جاے اُس جادوگر نے برق جان کر سر زنجیر کو تھام لیا کشان
کشان لے کر سامنے افراسیاب کے آیا افراسیاب نے غصّے مین حکم دیا اسکا سر کاٹ لو وہ
ساحر دھوکے مین برق کے مارا گیا آواز مرنے کی جادوگر کے آئی افراسیاب بہت منفعل ہوا
برق یہان سے بھاگا آکر لاچین کو خبر دی کہ اسد نامدار تلاش فیروزہ گنبد نشین مین
گئے ہین افراسیاب نے جاکر مہرخ وغیرہ کو گھیرا ہے ایسا نہو کہ لشکر پر کوئی افتاد پڑے حال ہند وقچہ
کا بحرین کے بھی بیان کیا لاچین اُسیوقت سوار ہوا ملکہ بلقیس کو تخت پر سوار کر لیا
تلاش لشکر مہرخ مین چل نکلے یہان افراسیاب بعد قتل برق نقلی آکے مقابلہ مہرخ
وغیرہ مین اُترا طبل جنگی بجوایا بڑے زور و شور سے صبح کو میدان مین آیا عقاب جادو

میدان مین نکلا مخمور نے نکلکر دانہ یاقوت کا مارا ساحر کے سینے کو توڑ کر نکل گیا طبل جادو بکلا اُسکی
اسکو نکلکر برق لامع نے مارا امواج قطرہ زن نے کئی ساحرون کو دریاے سحر مین ڈبویا بعدہ
فرداً فرداً ان سرداران نامی نے نکلکر چالیس ساحران افراسیاب نامی و گرامی مارے
افراسیاب کو غصّہ آیا بڑے قہر و غضب مین لشکر پر جا پڑا مگر یہ واضح رہے کہ اَبْ افراسیاب اپنی
حفاظت کر رہا ہے کیا عجب ہے کہ اپنی ہم شبیہ کو بھیجا ہو آپ اور انتظام مین مصروف ہے بہر نوع
اِس روز مین لشکر مہرخ پر گرا کہ آگ برسا دی مخمور و بہار و مواج لو غیرہ کو زخمی کیا اَبْ اِن مین
کوئی ساحر افراسیاب سے مقابلہ نہین کر سکتا قیامت کبرا برپا ہے عین گرمی جنگ ہی افراسیاب
اِن سبکو شکست دیچکا ہے چاہتا ہے آج ایک کو زندہ نہ چھوڑون اس لشکر کا خاتمہ کر کے پھر
طلسم کشا کا خاتمہ کرون چہار جانب لڑتا بھڑتا ہے قریب تھا کہ مہرخ وغیرہ کے قدم اُٹھین
کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی روے آفتاب مخفی ہوا تمام صحرا تیرہ و تار ابرہاے سیاہ ظاہر
ہوئے سب نے دیکھا کہ شہنشاہ لاچین ایک جانب شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان
حرز ہیکل گلے مین مخمور کو جو زخمی دیکھا آنکھوں کے نیچے اندھیرا آگیا مرکب چمکا کر افراسیاب
پر جا پڑے افراسیاب نے کئی سحر کیے بہ سبب حرز ہیکل کے تاثیر نہوئی نور الدہر نے ہاتھ
تیغۂ خارا شگاف سلیمانی کا مارا لاچین و بلقیس نے بھی سحر کیے سر افراسیاب زخمی ہوا ایک
آندھی اُٹھی اہالیان لشکر لاچین سر ٹکرانے لگے ہزارہا بیہوش ہو کر گرے اُس تاریکی سے
ایک ساحرہ نیلے کپڑے پہنے ہوئے اژدر آتش فشان پر سوار تازیانہ مارا آتشین کا ہاتھ
مین آواز دی منم ملکۂ ظلمات چہار دست ہمشیرہ آفات اے افراسیاب نہ گھبرانا مین
اِن سبکا جی چھوڑا دون گی بہن کے خون کا بدلا لون گی یہ کہکر سحر کرنے لگی اژدر آتش فشان پر
کوڑا مارا اژدر نے جب دم کھینچا دس دس ساحر کھنچکر دہن مین اژدر کے جا رہے ہے لشکر مین غریو
ہوا کہ ظلمات نے اندھیر مچا دیا ملکہ بلقیس نے کئی سحر کیے برقین اژدر پر گرائین اژدر مارا گیا
ظلمات پیدل ہوئی اَبْ اسنے زبان سے سحر کرنا شروع کیا یعنی جب زمین پر دو ہتھڑ مارا دس
دس بیس بیس ساحر غرق زمین ہونے لگے اور افراسیاب کو ترغیب دی کہ او سفلہ مزاج تو نے
ہوش رُبا ایسے طلسم کو برباد کیا اَبْ شاہان طلسم باطن آپس مین صلاحین کر رہے ہین

کہ ہمدھو کے دیگر طلسم کشا کو مارینگے تو خود آکر شریک جنگ ہوا اپنے کو بچا حفاظت تیری واجب ولازم ہی جسوقت تک تیرا قدم باقی ہی امید ہی کہ لڑائی فتح ہوجائیگی اور جس دن تجھپر زوال آیا پھر ہوش رُبا کسیکے سنبھالے نہ سنبھلے گا افراسیاب جادو کہتا ہی کہ کیا کہون ملکہ آفات چار دست کا مارا جانا مجھپر بڑا شاق ہوا اپنے غرور مین جان دی ظلمات کہتی ہی تو لڑ بھڑکر نکل جا سامان لشکرکشی مہیا کرین اس لڑائی کو جھیل لونگی لاچین وغیرہ سب کو جواب دونگی افراسیاب نے کہا اب مین تدبیر مین طلسم کشا کے ہون یون واپس نہونگا ظلمات جھلاکر لشکر لاچین پر جا پڑی کئی ہزار ساحر اسنے مارے لشکرون مین صدائے فریاد والغیاث بلند ہوئی شہنشاہ لاچین سحر کرتے ہوے برابر ظلمات چار دست کے پہونچے اسنے کوڑا مار آتشین کا اُٹھایا کہ لاچین پر مارون لاچین نے کلائی پر ہاتھ ڈالکر ایک طمانچہ مارا کہ ظلمات چرخ کھاکر گری لاچین نے چاہا چھاتی پر چڑھ بیٹھون چیر کر اُسکو پھینک دون افراسیاب نے بڑھ کر آگ برسائی بہ مشکل ظلمات کو بچایا اب ظلمات گھبرائی ہوئی قریب افراسیاب کے آئی کہا اے افراسیاب اصل تو یہ ہی کہ لاچین نے اِس عدالت سے سلطنت کی جب وہ سامنے آجاتا ہی تو قلب تھراتا ہی اب طبل امان بجواوے ہرکارون کو روانہ کر دریافت ہو کہ طلسم کشا پر کیا گذری نہایت صاحب زور وطاقت ہی طلسم کشا پر ہر کس وناکس دست انداز نہوسکیگا ناچار ہوکر افراسیاب نے طبل بازگشت بجوایا آج کی لڑائی مین لاچین وملقیس بھی زخمی ہوے افراسیاب نے بڑے بڑے قیامت کے سحر کیے ظلمات کو لیکر پلٹا زرنشار ہوتا ہوا ظلمات سے تمام کیفیت کوہ عقیق کی بیان کی ظلمات نے کہا اے افراسیاب اسبات کو ذکر نا ایسا نہو لاچین کو خبر ہوجاوے لاچین وغیرہ مدد کو صاحبقران کے چلے جائین فولاد آتش ریز کی یہ لیاقت نہین ہی کہ ان سردارون سے مقابلہ کرسکے مگر الینہ اسم اعظم کا تو نے خوب انتظام کیا وہانتک کوئی نہ پہونچ سکیگا اگر حمزہ کا اسم اعظم نہ کھلا لقا سب کے سر لیکر آئیگا ایسا جن پیرا ہی جس اقلیم مین وہ پہونچا وہ اسلام آباد ہوگئے اپنے باختر کو تباہ کرکے مٹاتا ہوا چلا آتا ہی اگرچہ تو نے تدبیر بڑی کی مدد کسی طرف سے اگر نہ پہونچی اور فولاد آتش ریز سر لیکر آگیا طلسم کشا تڑپ کے اپنی جان دیگا اِس خیال مین افراسیاب وظلمات پلٹ کر داخل بارگاہ ہوے لاچین وملقیس

نے اپنے سرداران زخمی کو اٹھایا بڑی جنگ پڑی تھی بہار وغیرہ انتہا کے زخمدار تھے افراسیاب
ظلمات سے لڑے لاچین نے لاکر زخم دوزیان کین علاج سب کے ہونے لگے افراسیاب
تو اس فکر مین ہی کہ طبل جنگی بجوا کر لاچین وغیرہ کو ماروں لاچین کی ہیبت سے حوصلہ نہین پڑتا
ظلمات روک رہی ہے اسد لوح کو دیکھکر چلے تھے راہ مین رواروی کرتے ہوے جاتے تھے
کہ صحرا سے گرد اڑی جس دن سے اسد کو لوح ملی اٹھارہ سو ممالک ہوشربا مین کھلبلی پڑی ہے
پہلوان تاجدار اپنے اپنے ملک سے نکلے ہین کمیل تیغ زن بارہ ہزار فوج سے بدعوے
مقابلہ طلسم کشا چل نکلا ہی اسد کو جو آتے ہوے دیکھا ہرکاروں نے اسکو خبر دی طلسم کشا
یکہ و تنہا آتا ہی کمیل تیغ زن نے فوج کو اشارہ کیا اسد بھی نعرہ کرکے جا پڑا اسپر بھر کابل تلوار
چلی کئی سو سردار کمیل کے قتل کیے پہر دن رہے لڑتے بھڑتے برابر کمیل کے پہونچے کمیل نے
تلوار کا وار کیا اسد نے اس جنگ مغلوبہ مین کلائی پہ ہاتھ ڈال دیا تلوار چھین کر پھینک دی کمر
مین ہاتھ ڈالکر کمیل کو اٹھا لیا کمیل نے آواز دی الامان اسد نے فرمایا امان بشرط ایمان کمیل
کلمہ پڑھکر بصدق مسلمان ہوا عرض کی ای شہریار اٹھارہ سو ملک کے تاجدار و پہلوانان نامدار
آپکی فکر مین نکلے ہین آپ یکہ و تنہا پھر رہے ہین غلام کو سرفراز فرمائیے یہ کہکر باعزاز و اکرام تمام
اسد کو لیکر اپنے قلعہ مین لے آیا دار الامارۃ مین لاکر عرض کی تخت پر قدم رنجہ فرمائیے اسد نے
کمیل کو تخت پر بٹھایا کہا یہ ہمارا شیوہ نہین ہی آپ دنگل پہ بیٹھیے کمیل نے سامان عیش و نشاط
مہیا کیا عین گرمی صحبت مین اسد نے دیکھا کمیل زار زار رو رہا ہی اسد نے فرمایا کیون ای پہلوان
صف شکن خیر تو ہے عرض کی ای شہریار پروردگار نے ایک فرزند بہادر موسوم بہ سہیل تیغ زن
مرحمت فرمایا تھا کہ جسکی نہیب شمشیر سے تمام پہلوان کانپتے تھے میرے شہر کے قریب ایک گنبد ہی
اسپر ایک طاؤس بیٹھا رہتا ہے جو کوئی شخص سایہ مین گنبد کے جاتا ہی طاؤس آواز ہیہات و افسوس
دیتا ہی گنبد سے اول چند کنیزین پیدا ہوتی ہین دو کرسیان بچھا کر چلی جاتی ہین ایک نازنین آکر
کرسی پر بیٹھتی ہی یہ جانے والا اس نازنین پر مائل ہوکر کرسی پر بیٹھتا ہے وہ مست بادۂ حسن و جمال
ایک جام شراب بھر کر اس مبہوت عشق کو پلاتی ہے نشے مین شراب کے اسی نازنین کے ساتھ گنبد
مین جاکر غائب ہوتا ہی صدہا جوانان پُرفن تاجداران اس گنبد مین جاکر غائب ہوے

لوگون نے میرے فرزند سے بھی ذکر کیا سال بھر کا زمانہ گذرا وہ بھی جاکر وہان غائب ہوا آج تک تو نشان نہین ملا افراسیاب کو عرضیان لکھین اُسنے کچھ جواب مہلات لکھے لقاے التجا کی اُس بیحیا نے یہ جواب دیا کہ وہ گنبد قدرت وطاؤس راز قدرت ہی جو وہان جائیگا پھر کر نہ آئیگا اپنے بیٹے کو یون جانے دیا اِسوقت اُس غلام کی حقیر کو یاد آئی حضور کے سامنے وہ ہوتا آنکھین فرش کرتا بہادرون کے نام کا عاشق تھا بلطف پیش آتا یقین کامل ہے حضور کے ساتھ سر فروشی مین مصروف رہتا اسد نے فرمایا ای بہادر ہم صبح کو جاکر کوشش کرینگے تمھارے فرزند کو لاکر تم سے ملائینگے کیون افسوس کرتے ہو اِسی طلسم ہوش رُبا کے متعلق یہ معاملہ بھی ہوگا صدہا مقامات اِس طلسم مین ایسے ملے کہ جنکا اظہار ناممکن تھا مگر لوح طلسمی سے وہ سب مشکلین حل ہوئین جمیل نے کہا ایسا نہو حضور کسی بلا مین پھنسین لاجین وغیرہ کہین کہ جمیل تیغ زن مکار تھا ہمارے آقا کو بلا مین پھنسایا حضور پر لشکرکشی کرکے چلا تھا مگر اَب غلام کو بدل وجان حضور سے محبت ہی مین یہ نہین چاہتا کہ میرے بیٹے کی جستجو مین حضور پر کوئی افتاد پڑے اسد نے نہ مانا بوقت سحر اہالیان شہر کو ساتھ لیکر سامنے گنبد کے آئے لوح و مُہرہ موجود ہی دیکھا اسد نامدار نے حقیقت مین ایک طاؤس زرّین بال بر سر گنبد بیٹھا ہی جیسے اسد سامنے پہونچے یا تو یہ دستور تھا کہ وہ طاؤس آوازِ افسوس دیتا تھا گنبد سے ایک نازنین پیدا ہوتی تھی طاؤس نے جیسے ہی آواز دی اسد نے لوح کو سامنے کردیا جسم سے طاؤس کے آگ پیدا ہوئی خود جلکر خاک سیاہ ہوا وہ نازنین بھی گنبد سے باہر نہ آئی اسد بسم اللہ کہکر اندر آئے دیکھا ایک ساحر ماش کے آٹے کے پُتلے بناتا ہے اُسپر سحر کر رہا ہے مگر پُتلے تیار نہین ہوتے کہ اسد کا نعرہ ہوا اُس جادوگر نے بہت کچھ سحر کیا بسبب لوح کے اسد پر تاثیر نہوئی اسد نے بڑھکر ہاتھ مارا اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی گشتی مرا نام مَن فولاد جادو بود لوح کو دیکھا لکھا تھا یہ تخت آہن جو بچھا ہے اِسکو بقوت صاحبقرانی اُٹھاؤ دہنہ نقب ظاہر ہوگا فوراً اُسمین داخل ہوجاؤ بدون ملاحظۂ لوح کوئی کام نہ کرنا اسد نے تخت اُٹھایا دہنہ نقب ظاہر ہوا چند سیڑھیان طی کرکے ایک باغ مین پہونچا دیکھا ایک ساحرہ زیر شجر بیٹھی ہوئی سحر کر رہی ہی چالیس ساحران زبردست گرد بیٹھے ہین اُنسے کہہ رہی ہی صاجو سامری وجمشید خبر کرین آج سحر جواب

دیتا ہے شاید اِس حوالی مین طلسم کشا پہونچ گیا فولاد کے مرنے کی آواز آئی شرارہ مُردار خوار سنے یہ
کہا تھا کہ نعرۂ طلسم کشا کی آواز آئی چالیسون ساحرون کو اُسنے اشارہ کیا سَب اسد پر سحر
کرنے لگے اسد لوح کو گردش دیتا ہوا قریب شرارہ مُردار خوار پہونچا شرارہ نے دیکھا
سحر نے کسی کے اُس جوان پر تاثیر نہ کی سمجھ گئی اِسنے فولاد کو مارا یہ طلسم کشا ہے یہ کہکر تڑپلی
سحر کرکے بلند ہوئی قصد کیا جان بچا کے نکل جاؤن اسد نے کمان کیانی دوش سے اُتاری تیر
بحر کمان مین پیوست کیا تاک کے مارا سینۂ پُر کینہ پر شرارہ مُردار خوار کے پڑا مُہرۂ پشت کو
توڑ کر پار گذر ا یہ ساحرہ جلکر گری آواز آئی گشتی مرا نام من شرارۂ مُردار خوار بود وہ گنبد گر
گیا باغ جلکر خاک سیاہ ہوا کمیل تیغ زن نے دیکھا اسد نامدار سامنے ایک قصر کے کھڑے ہین
جادوگرون کے لاشے گرو یہ بھی آکر شاہزادے سے ملا وہ قصر جو باقی دیکھا اُسکا قفل کاٹا
کئی ہزار بندگان خدا قید تھے مرنے سے شرارہ مُردار خوار کے سَب نے رہائی پائی بیٹا
کمیل کا بھی اُنھین قیدیون مین تھا اسد بفتح و فیروزی ملیٹے کمیل و سہیل بشوکت وشان
تمام ذیجاہ وجلال مالاکلام اسد غازی کو ساتھ لیے ہوئے دُعائین دیتے ہوے قلعہ مین
لے کر آئے تمام اہالیان شہر دعائین دیتے تھے کہ آپکے تصدق سے اِس شہر کا چراغ پھر
روشن ہوا لاکر بارگاہ مین اسد کو پہونچایا اسد نامدار قلعۂ کمیل تیغ زن مین مصروف عیش
ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا مگر قریب گنبد فیروزہ گنبد نشین تحریر کیا تھا کہ فیروزہ
عرق زمین ہو کر بھاگا پاس اپنے اُستاد سفاک مغرور کے پہونچا سَب حال اُس سے بیان کیا
اُسنے سَب احوال دریافت کرکے نخوت جادو کہ نہایت پہلوان زبردست تھا براے
مقابلۂ اسد و شرارہ خرس پیکر کو براے فکر لوح روانہ کیا نخوت جادو بہ جمعیت فوج کثیر
مقابلۂ اسد مین آیا اسد کو خبر ہوئی کمیل و سُہیل کو ساتھ لے کر مقابلے مین آئے اِسنے طبل
جنگی بجوایا اسد نے جواب مین نوازش طبل کو حکم دیا دونون لشکرون مین تیاریان رہین
بوقت سحر اسد نامور کمیل کو تخت پر سوار کرکے خود بعہدۂ سپہ سالاری میدان کارزار
مین پہونچے اُدھر سے نخوت بھی بہ فوج کثیر میدان مین آیا صفوف آرائی ہو رہی ہے
کہ گوشۂ صحرا سے ایک نرگاؤ پیدا ہوا اسد کے قریب آکے حملہ کرکے بھاگا اسد نے

تعقب مین نرگاؤ کے مرکب ڈال دیا نخوت فوج کو لے کر پلٹا یہ کہتا ہوا کہ اب طلسم کشا زندہ واپس نہوگا کمیل و سُہیل رنجیدہ و کبیدہ واپس ہوئے اسد نامدار اُس نرگاؤ کے تعقب مین مرکب کو اُڑاے ہوے قریب ایک باغ کے پہونچے وہ نرگاؤ تو غائب ہوگیا اندر سے باغ کے چند کنیزان زرین پوش نکلین اسد کو جُھک کر سلام کیا اسد نے بغور اُن کنیزون کو دیکھا نگاہ سے آشنا پایا فرمایا تم کون ہو عرض کی سرکار نے اپنی کنیزون کو نہین پہچانا ای شہریار بڑا غضب ہوا حضور تو براے فتاحی مرحلہ جات آئے افراسیاب جادو آپ کی فوج پر جا پڑا تمام شاہان دربند جمع ہوگئے تھے ملکہ مہ جبین الماس پوش کو دلارام اُن کی وزیرزادی لے کر بھاگی چند کنیزان خیرخواہ نے ملکہ لالان خونقبا کو محافے مین سوار کیا آوارہ ہو کر نکل آئے افراسیاب نے ہزارہا ساحر تلاش مین ملکہ عالم کے روانہ کیے اس باغ مین آکر ہم لوگ چھپے دو شبین اسی پریشانی مین گذرین آج ملکہ نے فرمایا طلسم کو تلاش کرو ہم لوگ چلے تھے شکر ہے حضور سے قدمبوسی ہوئی ملکہ عالم نے بالکل آب و دانہ ترک کیا ہے اور جتنی معشوقان سرکاری تھین وہ تو سحر کر کے نکل گئین مثل متواج قطرہ زن و طاؤس پریچہرہ و ملکہ ناہید و گلنار گلنارپوش مہ جبین کو دلارام و بہار وغیرہ نکال لیگئین اِن یتیم کی کون خبر لیتا ہم لوگ لے بھاگے یہ سُنکر اسد گھبرا گئے اُن کنیزون کے ساتھ اندر باغ کے آئے دیکھا باغ آراستہ و پیراستہ ملکہ لالان خونقبا سر جُھکاے ہوے بارہ دری مین بیٹھی ہین اسد غازی کو دیکھکر براے استقبال اُٹھین دامن تھام کر رونے لگین کہا ای شہریار افراسیاب نے قیامتین برپا کین آپ کا لشکر سے نکل آنا باعث خرابی ہوا شکر ہی کہ اِن کنیزون نے نمک کا خیال کیا ہمکو نکال لائین اسد کو انتہا کا قلق ہوا بارہ دری مین آکر بیٹھے کنیزون نے آکر گھیر لیا اِس ہجران دیدہ کو اسد سمجھانے لگے ملکہ لالان خونقبا کو شدت گریہ دمبدم دمبدم یہی عرض کرتی تھی ای شہریار اب ہمکو اپنے ساتھ سے جدا نہ کیجیے ملکہ مہرخ و بہار کو صرف مہ جبین کا بڑا خیال ہی ہمارے لیے کسی نے کوشش نہ کی یہ بیچاری کنیزین کوچے سے سحر کے ناولد جنگل جنگل لیے لیے پھرین اِس باغ مین آکر آرام ملا نہین معلوم کسکا باغ ہے اسد نے فرمایا اِس طلسم مین جو شی ہی اسیر ہمارا قبضہ ہی ملکہ لالان خونقبا نے کنیزون سے اشارہ کیا تین شبانہ روز ہمکو تڑپتے تڑپتے گذرے

خدا نے انکو پہونچایا ا تنے سامان خورد و نوش مہیّا کرو کنیزون نے لگا بیان شراب کی لاکر رکھین ملکہ لالان خونقبا نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کیا اسد غازی نے خوشی خوشی جام لیا کنیزون کی تاکید کہ حضور جلد نوش کرین ملکہ کے آبِ لبون پر دم ہی اسد نے چاہا کہ جام پیین کہ نخل پر نگاہ پڑی دیکھا ایک طوطی زرّین بال چہکارے مار کر روتی ہی یہ صدا دی کہ ای طلسم کُشا لوح پاس موجود ہی اور ایسی بلا مین پھنستے ہو خبردار جام نہ پینا اِسکا انجام بد ہی یہ شرارہ خرس پیکر فرستادہ فیروزہ گنبد نشین دعوے کر کے آئی تھی کہ مین طلسم کُشا سے لوح چھین لونگی جام پیتے ہی غضب ہوگا منم ملکہ عجائب جادو یہ کہکر طوطی زرین بال نے پرواز کی اسد نے جام ہاتھ سے پھینکا لوح کو اُٹھایا تھا کہ شرارہ خرس پیکر چیخ مار کر بھاگی کنیزون سے آواز دی ارے اِس عجائب جادو نے غضب کیا میرے دام مکر کو مٹایا اب اِسکو تیر و تفنگ سے مار لو اسد بارہ دری سے نکلکر پشت مرکب پر سوار ہوے اُن ساحرون سے لڑتے ہوے بیرون باغ آئے فیروزہ گنبد نشین نے شرارہ خرس پیکر کو برائے فکر لوح روانہ کیا تھا و نخوت کو برلے مقابلہ بھیجا تھا شرارہ تو بشکل نرگاؤ اسد کو لگا کر یہان لائی مگر مراد دلی نہ بر آئی اب سفاک مغرور و نخوت جادو و فیروزہ گنبد نشین لشکر بحساب لے کر تلاش اسد مین چلے فیروزہ کو گمان غالب ہی کہ شرارہ خرس پیکر نے دام بچھا کر اُس طائر زیرک کو گرفتار کیا ہوگا یا اگر کچھ فساد برپا ہے تو ہم چلکر تدبیر کرین یہان اسد نامدار نے چند ساحرون کو قتل کر کے شرارہ خرس پیکر کو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے مرنے کی اُسکے علامت بلند ہوئی فیروزہ و نخوت کے کان مین آواز پہونچی کُشتی مرا نام بُد شرارہ خرس پیکر بود سفاک مغرور نے کہا ای فیروزہ شرارہ کا دام مکر خالی گیا دیکھو بیر غُل مچا رہے ہین طلسم کُشا کا گرفتار کرنا کچھ بڑی بات نہین ہی مگر طلسم کُشا کے مددگار بہت ہین شرارہ نے مکر کامل کیا لالان خونقبا کی صورت بنکر ملی کسی شخص نے طلسم کُشا کو ہوشیار کر دیا ورنہ شرارہ ایسی نہ تھی باتون مین پھنسا چکی تھی نخوت نے کہا حضور ہمارے ساتھ لشکر بیشمار ہے اگر سحر تاثیر نہین کرتا کیا پروا ہے نیزہ و تیر سے مارین گے یہ تینون افسر آگے آگے پُشت پر سات لاکھ ساحران غدّار حربہ ہاے جنگ ہاتھ مین اُسوقت آکر پہونچے کہ اسد نے شرارہ خرس پیکر کو مارا ہی کہ فیروزہ گنبد نشین کا نعرہ ہوا نخوت نے

فوج کو اشارہ کیا یہ کہدیا کہ خبردار سحر نکرو بلوہ کرکے طلسم کشا کو گرفتار کرلو چہار جانب سے کفار ان خرس طلعت میمون خصلت خرس ہائے بادیۂ ضلالت لینا لینا کہکر اُس صاحب شوکت پر آپڑے اسد نے کچھ خوف نکیا دلیرانہ اُس فوج شقاوت موج پر تیغۂ آبدار کھینچکر جا پڑا تلوار چلنے لگی پھر فیروزہ گنبد نشین فوج کو ترغیب دیکر لشکر سے نکلا ایک گوشے پر کھڑے ہوکر چند گولے طرف صحرا کے پھینکے اِسکے ساتھ والون نے دیکھا ایک شوالہ ظاہر ہوا دروازہ اُسکا کھلا ہوا تخت پر ایک سونے کا بُت نہایت کلان گرد گھنٹہ نواز ناقوس نواز عمارت شوالے کی نہایت وسیع ہر گوشے پر پتھر کے جانور بنے ہوئے جست وخیز کرتے پھرتے ہین وہ سونے کی تصویر جو تخت پر ہی اُسکے منھ سے شعلے نکلکر برسر اسد آتے ہین کچھ مطلب نہین حاصل ہوتا جب لوح کا عکس پڑا وہ شعلے باطل ہوکر زمین پر گرے اکثر اُس آگ سے ملازمان نخوت وسفاک جلے سفاک مغرور نے کہ فیروزہ گنبد نشین کا اُستاد ہی پکار کر آواز دی اے فیروزہ یہ کیا کرتا ہے یہ جوان صاحب لوح ومُہرہ ہی ایسے شعبدون سے اسکا کیا نقصان ہوگا جہانتک ہوسکے فوج کو ترغیب دے تیری آگ نے تیرے ہی ساتھ والون کو جلایا ہی کئی ہزار جوان بیکار ہو چکے ہین اگر تیغ وتیر سے اِس جوان کو بھی قتل نہین کرسکتے چہار جانب سے بلوہ کرکے ٹوٹ پڑو ہاتھون ہاتھ اسکو گرفتار کرو صفون کو جمکا کر ایک مرتبہ جا پڑو کس کس سے یہ جوان لڑے گا لڑتے لڑتے گھوڑے سے گر پڑے گا تم سبھونکی سپرین زر وجواہر سے بھرونگا افراسیاب ایسا قدردان ایک ایک سپاہی کو افسر کرے گا اِس ترغیب پر ساحرون نے چہار جانب سے بلوہ کیا ہے اسد انتہا کا زخمی ہوا سارا دن لڑتے ہوئے گذرا پردۂ شب حائل ہوا اِس بہادر کا پردہ نرہا اُسی طرح مصروف جنگ رہے بوقت سحر اسد نامور نے دیکھا فوجون کا بلوہ کم نہین ہوتا ہر طرف سے فوجون کے ریلے ہین یہ شیر دلیر یکہ وتنہا مصروف جنگ زخمون سے خون بہ رہا ہی کڑیان زرہ کی اُلجھی ہوئین تلوارین دندانے پڑ گئے بقول شخصے کہ تلوار بھی جنگ سے عاری اَب اسد کو یقین ہوا کہ اِس جنگ مین جان نہ بچے گی کہانتک لڑون اگر ایک کو قتل کیا سو ساحر آکر جمع ہوگئے بلوہ ساحر دنکاد مبدم بڑھتا جاتا ہی اُس زخمداری مین اپنے مالک کو یاد کیا کہ اے خالق کارساز دای مالک بے نیاز وقت مدد ہی آرزوے دل پوری نہوئی طلسم باطن مین آکر ظاہر ہوا کہ ہم طلسم کُشا نہ تھے فیروزہ

گنبد نشین نے قیامتین برپا کین تیرے نزدیک سب آسان ہی اس خاندان کو تونے آبرو عطا کی مجاہد راہ دین اسلام کہلاے باطل پرستون کے نام مٹائے ایسے مقام پر آکر پھنسے کہ کوئی عزیز ہم تک نہ پہونچا نہین معلوم ہماری خبر ماموںجان بدیع الزمان و برادر نور الدہر کو پہونچی یا نہین ای اسد یہ ممکن نہ تھا کہ بھائی نور الدہر خبر پاتے اور ہمارے مدد کو نہ آتے یہ شیر دلیر ہماری محبت مین کوہ عقیق سے لڑتے بھڑتے آکر پہونچے شریک جنگ دریاے نیل ہوے قاسم و نور الدہر و بدیع وقت پر کفیل ہوے بیقرار ہو کر جو اسد نے دعا کی آسمان پر برق چمکی شہنشاہ کوکب روشنضمیر بڑے شد و مد سے آکر پہونچا دور سے جو دیکھا کہ اسد نامدار گھرا ہوا ساحرون مین جنگ کر رہا ہے اسقدر زخمی ہوا ہے کہ کیا عجب ہے گھوڑے سے لڑتے لڑتے گر پڑے کوکب کا قلب تھرا گیا حال اسد دیکھکر آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا بڑے زور و شور سے فوج ساحران پر آکر گرا چاہا جاکر نخوت کو مارون نخوت شوالے کی جانب بھاگا کوکب نے اسد کو آواز دی لوح ملاحظہ فرما کر لڑیے سفاک مغرور و نخوت جادو جبتک نہ قتل ہونگے یہ لڑائی نہ فتح ہوگی یہ کہکر کوکب نے دو چار گولے ایسے مارے کہ ہزارون کے سر پھٹے ہزارون جھوم کر سحر کوکب مین مبتلا ہوے آوازین دینے لگے منم ملازمان کوکب روشنضمیر ہوا خواہ اسد یا توقیر کچھ گرد اسد کے آگئے یعنی اسد کو بچانے لگے اپنے سینے کرتے تھے اسد کے بچانے پر مرتے تھے نخوت جو سامنے کوکب کے بھاگا اندر شوالے کے پہونچا تصویر کلان جو رکھی ہے اسکے سامنے کھڑے ہو کر آواز دی ای تصویر سامری وقت مدد ہی اس تصویر نے مثل انسان کے آواز دی ای غلامان سامری کوکب نہ جانے پاے جلد کوکب کو قتل کرو چالیس پُتلے پتھر کے سر سے شوالے کے اُترے کوکب پر جا پڑے اُن پُتلون نے جو چہار جانب تلوارین مارین کوکب زخمی ہونے لگا اور نخوت سر پر شوالے کے ٹھہرا رہا ہے جب آواز دیتا ہی نام سامری و جمشید کہتا ہی چند پُتلے جدا ہو کر کوکب پر جا پڑتے ہین کوکب نے کئی پُتلے مارے باقی ماندہ کوکب کا پیچھا نہین چھوڑتے چاہتے ہین لپٹ جائین اسباب سحر جیبون مین سحر نکرنے دین کوکب تنہا نہ لڑ رہا ہے نخوت کو دیکھا سر پر شوالے کے سحر سے ٹھہرا رہا ہے یا سامری یا سامری کہے جاتا ہی کوکب نے گھبرا کر طرف اسد کے دیکھا کہا ای شہریار لوح ہین

دیکھیے مین کیا کرون اِن پتھر کے پتلون کو کیونکر اپنے سے جُدا کرون اسد نے ذرا کوکب کے آنے سے مہلت پائی ہی لوح دیکھی کوکب کو آواز دی ای شہنشاہ باشوکت مین فیروزہ کی فکر کرتا ہون اور سفاک مغرور پر جاتا ہون اِس بھیا کا غرور مٹاتا ہون تم نخوت پر جاؤ جب نخوت تمہارے ہاتھ سے قتل ہوگا تب سوزش اِن پتلون کی موقوف ہوگی یہ سُنتے ہی کوکب نے پتلون پر سحر کیا پتلے کسیقدر ہٹے دور سے لپٹا لپٹا کر رہے ہین کوکب پر پرواز پیدا کر کے قریب نخوت کے پہونچا کہ نخوت کو مارون نخوت نے سحر کیا کوکب اُلٹ گیا ہر چند چاہتا ہی کہ اپنے کو سنبھالے نہین سنبھل سکتا نخوت یا سامری یا سامری پکار رہا ہے قریب تھا کہ کوکب روشنضمیر دیر مین جا کر گرے اِدھر اسد بیتاب ہوا کہ مین کیا تدبیر کرون اگر زمین پر یہ معرکہ ہوتا مین نخوت پر جا پڑتا کئی ہزار گز کی بلندی پر نخوت ٹھہرا رہا ہی کوکب پر سحر کر رہا ہی کوکب اُلٹتا پلٹتا دیر مین گرا چاہتا ہی اسد نے بیقرار ہو کر آواز دی ای بے نیاز اِس بادشاہ عالی جاہ کو بچانا میری محبت مین آج کوکب نے جان دی اے حافظ حقیقی وقت مدد ہے نخوت قہقہے مار رہا ہی کہتا ہے کیون ای کوکب طلسم نور افشان کے بادشاہ تھے ہوش رُبا کے عجائب و غرائب مین بھی دخل دینے لگے آج اِس مرحلہ پر تمہارا خاتمہ ہے کوکب کو بھی یقین ہوا کہ مین اتنی بلندی سے جو دیر مین گرونگا سر پھٹ جائیگا یکایک آسمان پر برق چمکی اسد نے دیکھا نور افشان جادو بقہر و غضب آ کر پہونچا کوکب کو جو اس حال پر ملال مین دیکھا چند پنجے سحر کے پھینکے اُن پنجون نے کوکب کی دستگیری کی یعنے روک لیا دیر مین گرنے نہ دیا ایک طائر نے بھی آ کر زفیل ماری ای شہنشاہ عالیجاہ ہوشیار ہو جیسے ہی طائر نے آواز دی پنجون نے بھی سنبھالا کوکب سیدھا ہو کر ہوا پر قائم ہوا لیکن چہرے سے ظاہر ہی کہ سحر نہین کر سکتا نور افشان جادو بہ تعجیل تمام نخوت بد انجام پر جا پڑا آواز دی او بھیا کوکب بادشاہ طلسم نور افشان ہی اُسکے خیر خواہون کو تو نے نہین دیکھا یہ کہتا ہوا قریب نخوت پہونچا نخوت نے نور افشان پر بھی سحر کیا گولا فولادی مارا نور افشان نے ایک چٹکی دی گولا پھٹکر دیر پر گرا کئی پتلون کے سر پھٹے تصویر جو دیر مین تخت پر بیٹھی ہی اُسنے آواز دی ای نخوت اپنے کو بچا یہ بڈھا مصاحب سامری ہے اِسکے

رگ و ریشے مین افسونگری بھری ہی سامری و جمشید کو یہ گمان نہ تھا کہ شریک مسلمانان ہوجائیگا ورنہ اسقدر کمال نہ عطا فرماتے نخوت جادو نے چاہا سامنے سے نورافشان کے نکل جاؤن فیروزہ گنبد نشین و نخوت جادو و سفاک مغرور سب ملکر نورافشان پر سحر کر رہے ہین نورافشان کسی کے سحر کو نہین مانتا مثل ملک الموت سب کے سحر دفع کر کے قریب نخوت پہونچا جب نخوت نے دیکھا نورافشان میرے قریب آگیا نخوت نے تیغۂ سحر کھینچا کئی ہاتھ مارے نورافشان نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تیغۂ سحر چھین کر پھینکا نخوت کی گردن پکڑلی مثل کرباس کُہنہ چیر کر پھینک دیا نخوت کے مرتے ہی پُتلے پتھر کے جل گئے دیر گرا تصویرین جلین فیروزہ و سفاک زمین پر آئے اسد نامدار لوح کو ملاحظہ کرتا ہوا بڑھا اب کوکب کے ہوش و حواس درست ہوئے تیغہ برق مثال کھینچکر جا پڑا ایک طرف سے نورافشان نے آواز دی ای شہریار حقیقت مین حال آپکا ابتر ہے مگر ماشاء اللہ کس لڑائی کو جھیلا اتنی بڑی فوج سے اکیلے لڑے اگر فیروزہ گنبد نشین نکل جائیگا پھر کوئی فساد برپا کرے گا اسد جوش جرائت مین گھوڑے سے کود پڑے لوح چمکاتے ہوے قریب فیروزہ پہونچے فیروزہ نے کئی گولے طلسم کشا پر مارے وہ گولے اُسے کی فوج پر پڑے کئی ہزار کے سر پھٹے اسد لڑتے بھڑتے برابر فیروزہ کے ہو چکے جب فیروزہ کو کچھ نہ بن پڑا تب اُسنے اسد پر ترسول مارا اسد نے اُسکو قلم کیا سر کو بنا کر کمر پر ہاتھ مارا فیروزہ گنبد نشین کے دو ٹکڑے ہوے سفاک مغرور کو بڑھ کر کوکب نے مارا ان تینون ساحرون کے مرنے سے تمام منصوبات مٹے آوازین مہیب آنے لگین چادر ہلنے لگی تمام ساحر آکر طلسم کُشا سے قدمبوس ہوے نورافشان جادو و اسد نامدار کے ساتھ ساتھ قریب ایک قصر کے آکر پہونچا اُسمین قفل لگا تھا لوح کو اُس قفل سے مس کیا قفل ٹوٹا اُس قصر مین ایک مرکب بادرفتار موسوم بہ ابرش تیزگام طلسمی باساز و یراق بندھا تھا برائے طلسم کشا سلاح طلسمی خود زرہ وغیرہ نکلے نورافشان نے وہ اسباب اپنے سامنے جسم پر طلسم کشا کے آراستہ کرایا کمیل تیغ زن و شُبیل تیغ زن رفیقان اسد جو قلعہ سیلیہ پر فروکش تھے اب سحر مٹا اُن دونون جوانون نے اسد نامدار و نورافشان عالی وقار و کوکب ذیوقار کو دیکھا کہ لڑتے بھڑتے ہوئے قصر سے آتے ہین لاکھون ساحر ہمراہ ہین جب سے اسد

نامدار تعقب مین نرگاؤ کے نکل گئے تھے یہ دونون جوان نہایت پریشان تھے آگر قدمبوس ہوسے باعزاز و اکرام و بشوکت۔ مالا کلام طلسم کشا کو لیکر اپنی بارگاہ مین آئے نور افشان جادو سنے اسد کو نذر دی ہاتھہ پر رکھ کر تیغۂ نور افشانی پیش کیا کہا ای شیر بیشۂ صاحبقرانی تو جرأت و شوکت مین لاجواب ہی یہ تیغۂ قتل افراسیاب ہی ایک بات مین بڑا تردد ہی وہ جو گنبد افراسیاب نے بنایا ہی گرز و شمشیر و نیزہ و تیر وغیرہ لٹکا دیے ہین اُس سے اپنے اہل لشکرون کو بچایئے ابھی تک۔ ہمپر حال نہین کھلا کہ یہ اشیا کیونکر دفع ہونگی افراسیاب بڑی بڑی قیامتین برپا کرے گا بڑے بڑے سحر تیار کر رہا ہے اَب حضور دو چار روز یہان عیش کرین جملہ سردار آپ کے منتشر ہین نیک رائے وزیر کو سامنے جو مکان ہی اُسمین نخوت نے اسکو بند کیا ہی اُسکو رہا کیجیے جناب کنیزان بلقیس ثانی بھی اسی مرحلے پر قید ہین یہ لوگ آپکو رہبری کر کے تا بہ لشکر پہونچائینگے لیکن بدون حکم لوح یہان سے قدم نہ بڑھایئے گا ابھی مرحلہ جات اور باقی ہین مدت گذری کہ مین نے اس طلسم کی سیر کی تھی ایک امر مین تردد ہی حکیم طلسم ہوشربا آپ کو ابھی نہین ملے اُن مقامات پر بھی برائے ذات اقدس سختیان ہین امتحان کامل طلسم کشائی ذات پر حکیم صاحب کے موقوف ہی بہرصورت حضور کو خیال رہے کسی مقام پر لوح سے غفلت نہ کیجیے گا افراسیاب اپنی تدبیر سے غافل نہین ہی عنایت سے پروردگار کی سلاح طلسمی آپ کو حاصل ہوسے اسد نے جا کر اُس قصر آئینہ کو کھولا نیک رائے وزیر و بارہ سو کنیزان ملکہ بلقیس ثانی اس مکان مین قید تھین ان سبکو رہا کر کے بارگاہ مین لائے نور افشان و کوکب رخصت ہو کر گئے

اسد غازی قلعہ سہیلیہ پر مصروف عیش ہین ؛

و رکلمہ داستان شوکت بیان داخلہ طلسم کشا کا شہر عجائب نگار مین جسکے دیکھیم طلسم حاکم ہین پہونچنا اسد غازی کا اور عاشق ہونا دختر حکیم پر و عجائب نمائے اُس حکیم طلسم یعنی رتبہ بڑھانا اپنی دختر کا مہ جبین وغیرہ سے عجب داستان عجائب نگار ہی غزل مصنف

کبھی نہ تم عوض سیم بر گھر لینا
مسافرو خبر توشۂ سفر لینا

صدف سے موتی ذرا اشک چشم تر لینا
لگا کے دل نہ بلا اپنی جان پر لینا

عمل جو نیک کیے ہون شمار کر لینا
جمال دوست جو تو ہی نگاہ کر لینا

یہان کسیکی محبت کو دلمین جا دینا
یہان جو اشک گرانا وہان گہر لینا
عوض شراب کے اے دل فراق ساقی مین
جواب نامہ نہ جبتک کہ نامہ بر لینا
پھڑک رہا ہون قفس مین پھڑک رہین مٹھی
زبان سے نام سحر کا نہ تا سحر لینا
کبھی رقیب پر آتا نہین تمھین غصہ
وہ بیخبر ہو کہ کہتا ہون مین خبر لینا
اُتارنا نہ سوم تک لباس ماتم کو
رہے جو قبر مری دو قدم اُتر لینا

وہان پسند تجھے گھر جو ہو وہ گھر لینا
سُجھائی دیتے ہین ای مردمان چشم تمھین
سرشک شوخ سے آنکھونکے جام بھر لینا
مجھے عذاب ہے تپ ہجر سے بچانا یار
وبال دوش ہین صیاد پر کتر لینا
خزان کبھی نہین ہوتی بہار رشن دل
یہ آگ کسنے بجھائی ذرا خبر لینا
پری بنو نہ جواہر کے پر لگا کر تم
ہمارے پھول جو ہو جائین بھر نگھر لینا
قمر ضیا سخن دمبدم زیادہ ہی

کسیکی یاد ہین اور دل گداز آنکھو لینا
ہلال عید وہ ابرو ہا زنا دیدہ کر لینا
پیام دین تو نہ سُننا پیام نوا آنکھا
ثواب جان سکے بیمار کی خبر لینا
شب وصال ہین ایجان دل نہ دھرکا
فروغ شمع کو دنیا ہو گل کتر لینا
کہان تلک تمھین غفلت کی یاد دلا
جو دسترس ہو فرشتونکے پر کتر لینا
سوار ہو کے جنازے کے ساتھ گر جا
مبارک اِس ید بیضا کو ہاتھ پر لینا

شعر سخن سنج و غواص دریاے ہوش ❊ چنین ریخت گوہر بدامان گوش ❊ محرران نکاستہ رنگین
راقمان داستان فصاحت آئین حالات عجائب آیات حکیم طلسم ہوش رُبا کلک اعجاز رقم
سے یون تحریر فرماتے ہین کہ شہسوار یکہ تازی اسد بن کرب غازی قلعہ سہیلہ پر مصروف
عیش و نشاط تھے کہ ایک ساحر نے آکر ہاتھ مین نامہ دیا اسد نے دیکھا طرف سے نور افشان
جادو کے مرقوم ہی کہ ای شہریار نامدار بارہ چودہ برس آپ کو اِس طلسم مین گذرے بڑی بڑی
جفائین اُٹھائین آپ ثابت قدم کوہ جرأت رہے اہالیان ہوش رُبا کے بڑے بڑے
ظلم سہے تھوڑی سی تکلیف ذات اقدس پر اور باقی ہے مصروف عیش ہو جیسے لوح کو ملاحظہ فرما کے
ملاحظۂ عجائب و غرائب طلسم مین اوقات کو صرف فرمایئے طرف سے نور افشان و کوکب کے
بہت کچھ تاکید تحریر تھی یہ فقرہ مکرر لکھا تھا کہ لوح سے ہوشیار رہیے گا جسقدر طلسم ہوش رُبا مین
اہل اسلام ہین آپ کی قدمبوسی کے مشتاق ہین مشتاقون کے بھی دیدۂ دل روشن فرمایئے
براے ملاحظۂ مقامات عجائب و غرائب تشریف لیجایئے یہان اہالیان لشکر کے اوپر جو کچھ گذریگی
جھیلینگے غلامان جانباز ہر وقت نگاہداشت لشکر حضور مین مصروف ہین یہ امورات آپ کی
ذات بابرکات پر موقوف ہین اسد نے نامہ پڑھ کر نامہ دار کو خلعت دیکر رخصت کیا بوقت نماز

سحر بعد ادائے نماز لوح طلسمی کو ملاحظہ فرمایا جو کچھ تحریر تھا اسکو ذہن مین کیا کمیل تیغ زن سے
رخصت ہوے نیک راے وزیر نے بھی عرض کی اِن مقامات پر کوئی حضور کا ساتھ نہین دیسکتا
ہم لوگ یہان سے کوچ کر کے خدمت مین ملکہ مہ جبین کے جاتے ہین لشت مرکب طلسمی پر اسد
نامدار سوار ہوے سب سے رخصت ہو کر چلے سامنے ایک نخل چنار کے پہونچے لوح نے حکم دیا
اس نخل چنار کو بیک ضرب شمشیر قلم کرو جیسے ہی قصد کیا کہ قریب نخل چنار پہونچون صحرا سے آواز مہیب
آئی او طلسم کشا خبردار قریب نخل نہ آنا اپنی جان ہمارے ہاتھ سے بچانا دیکھا ایک دیو خونخوار
جست وخیز کرتا ہوا اسد نامدار پر آپڑا قصد کیا چنگل مار کر اُٹھالون اسد نے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا
کُشتی ہونے لگی اسد نے شاخ دیو کے توڑ ڈالے چھاتی پر چڑھ کر سر کھینچ لیا ایک طائر ہفت رنگ
نے آکر سر نخل چنار پر آواز ہیہات بلند کی اسد نے بحکم لوح اُس طائر طلسمی کو تیر سے مارا یہ تو بخوبی ملاحظہ
کر چکے تھے کہ کئی منزل تک وہی صحراے سبزہ زار ہے کہین آبادی کا نام نہ تھا جب اُس طائر کو
مارا عجائب وغرائب دیکھکر ہوش اُڑے عرصۂ دراز تک اندھیرا رہا جب روشنی ہوئی دیکھا
سامنے ایک قلعہ نہایت عمدہ پھاٹک عظیم الشان دیوارون پر گلکاری اسد لشت مرکب
پر سوار ہو کر طرف قلعہ کے چلے قریب پھاٹک کے نہ پہونچے تھے کئی سو نقارے بجے ایک مرد
حکیم وضع باریش سفید عمامہ سر پر قباے اطلس زیب جسم گھٹا عبادت کا پیشانی پر مثل ستارۂ
سحری چمکتا ہوا پُشت پر صدہا شرفا لباس ہاے فاخرہ پہنے ہوے چہرے سے ہر ایک کے
ثابت ہوتا ہو کہ سب اہل اسلام ہین بڑے تکلف سے براے استقبال اسد نامدار آئے
حکیم صاحب موسوم بہ حکیم روشن راے ہوا وار سے اُترے اسد سے بغلگیر ہوے بے اختیار
پکار اُٹھے شعر بیا بیا کہ ترا تنگ درکنار کشم ٭ بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ٭ عرصۂ
دراز سے انتظار مین حضور کے تھے آج پروردگار نے آرزوے دلی ہم سب کی پوری کی اِس
شہر کے رہنے والے سب اہل اسلام جوانان خوش انجام آپکی فتح ونصرت کی دعائین کرتے
تھے آج آرزوے دلی پوری ہوئی اسد خُلق ومروت حکیم صاحب کا اور اشتیاق اہل شہر
دیکھکر بہت خوش ہوے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ سب بچپن کے یار ہین بڑی عزت وآبرو سے
لیکر اسد نامدار کو داخل شہر ہوئے دیکھا اسد نے شہر آباد رعایا دلشاد بازارین عمدہ

دوکاندار معقول حوض پانی کے ہر بازار مین بھرے ہین فوارے چھوٹ رہے ہین جس راہ سے اسد نامدار گذرے دوکاندار بھی دوکانون سے باشتیاق تمام اُٹھے ہاتھون کو لیکر اسد کے آنکھون سے لگائے ہر ایک کی زبان پر یہی کلمہ جاری تھا کہ آج پروردگار کی عنایت سے زیارت طلسم کشا سے مشرف ہوے خداے کارساز نے اپنا فضل شریک کیا آج تک بخوف ساحران اپنا مذہب چھپاتے تھے اب بالاعلان عبادت پروردگار کرینگے کسیکا خوف نرہا پروردگار وہ دن دکھائے کہ دشمن ہمارے شہریار کے ذلیل ہون دوستون کے مرتبے جلیل ہون نام کفر طلسم ہوش رُبا مین نہ باقی رہے دوکاندار اسی طرح کی باتین کرکے خوشی مین زر وجواہر نثار کرتے ہین ہر خرد وکلان ادنےٰ اعلےٰ از پیر تا جوان بدم محبت اسد کے بھرتے ہین حکیم صاحب پیدل ساتھ اسد کے چلے آتے ہین رُفقا امرا وندما اہالیان شہر اہتمام کرتے ہوئے اسد غازی کو ساتھ لیے ہوئے طرف دار الامارۂ شاہی کے جاتے ہین جب قریب قصر شاہی پہونچے اسد نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا پہلوے قصر مین ایک بنگلہ مرصع کار نہایت تکلف سے آراستہ چلمنین زمرد ریحانی کی اُسمین پڑی ہوئین ایک طرف کی چلمن بند تھی ہر اندر بنگلے کے ایک نازنین مہر تمکین سرو قد گلعذار غنچہ دہن ماہ رخسار چہرہ آفتاب عالمتاب قطرات پسینہ رشک گلاب بنگلے مین کھڑی ٹہل رہی ہر حُسن عالم افروز کی وہ روشنی ہر کہ نگاہ اسد کی نہین ٹھہرتی سراپا پر جو نگاہ پڑی زلفین عنبرین عارض انور پر بل کر رہی ہین

نظم

دو چشمش دو آہوے مردم شکار
دو ابرو دو سر فتنۂ روزگار
بہر خندہ گز لب بر انگیختے
نمک بر دل خستگان ریختے

دیگر زلف عنبر بر سر رویت تیرہ شب است وداوی ہو سلے جامۂ صبرم در کف عشق بست دامن یوسف دست زلیخا جمال جہان آرا اُس محبوب مطلوب کا دیکھکر ہاتھ پاؤن مین اسد کے رعشہ آگیا قلب ٹھہر گیا فوراً آثار عشق کے چہرے سے ہویدا ہوے ہونٹھ خشک چشم تر حیرانی وپریشانی مین قلب وجگر آنکھون کو انتظاری دل کو بیقراری گر ایسے بزرگ ساتھ ہین اسد کلیجہ پکڑ کے رہگئے کچھ کلام نکر سکے رنگ رو متغیر ہوا دوبارہ جو سر اُٹھا کر دیکھا اُس فتانۂ عالم کو اُس مقام سے نپایا چند کنیزان مہ جبین شوخ وشنگ حسن مین بے مثال ٹہل رہی ہین اشارہ کرکے کہتی ہین میان طلسم کشا صاحب تشریف لائے ہین

ایک کشتی ہی میری جانب گھور گھور کے دیکھ رہے ہین دوسری کشتی ہی ہوا مجھسے اشارہ کیا تیسری کشتی ہر جوان شوقین ہے ایک کشتی ہی افراسیاب کی بیٹی معشوقہ مہ جبین ہی ایک کشتی ہی بہت ہی شوقین ہین ایسے ہرجائی سے خدا سامنا نکرائے کسیکا اخلاص بپا قائم نہین رہتا صبح کچھ شام کچھ اسد کو یہ باتین اُن کنیزون کی بہت ناگوار ہوئین مگر کچھ کہہ نسکے ایسے ایسے بزرگ ساتھ ہین دار الامارۃ شاہی مین داخل ہوے جذب دل اُسی طرف کھینچتا ہے پاؤن کے اشارون سے پایا جاتا ہی کہ سیر کوی محبوب کیجیے ہاتھ دست درازی کرتے ہین کہ گریبان چاک کرین یا کلیجے پر اپنے رہین آنکھون کا اشارہ ہی کہ نظارۂ جمال محبوب کیجیے نگاہ عاشقان ثابت قدم مین سبک خوبیے معشوق سے چشم امید ہی بیماران نرگس چشم کا بھی علاج ہے دل ایک نگاہ محبت کا محتاج ہی دل کو تڑپنا قلب کو بھڑکن آنکھون مین جلبن لب پر یہ سخن غزل مخفی موافق مضمون

بسکہ دارم سوز دل خود را بر آذر میزنم	سینہ را بر شعلۂ دل چون سمندر میزنم	شد بہار عمرم و در فع خمار من نشد
دوستان معذور گر مستانہ ساغر میزنم	بہر آب زندگانی کر روم دنبال خضر	بسکہ استغنا بر آب حوض کوثر میزنم
آفتاب آسمان ہمتم زیر سحاب	بر غلط از مشرب اخلاص خود سر میزنم	در لباس فقر دارم تاج سلطانی بسر
تا بہ چشم آرزوے خویش نشتر میزنم	نقد صرافان معنی را رواج دیگر است	تا در اقلیم سخن من سکۂ زر میزنم
نیست گر بال و پر پروانہ در کنج قفس	دست حسرت چون مگس پیوستہ بر سر میزنم	پیش فانوس خیال حسن تو پروانہ وار
بر امید شعلہ شب تا سحر پر میزنم	بر بنا پرداز در دل خانہ آوازے برون	عمرہا شد من برین حلقہ بر در میزنم
دوستی بر دشمن آل پیمبر چون کنم	منکر لاف دوستی با آل حیدر میزنم	بگذری یکسر اگر مخفی ازین دون ہمتی

درگداے طعنۂ باشاہ قیصر میزنم

اسد نامدار حیران پریشان حکیم صاحب کے ہمراہ دار الامارۃ شاہی مین تشریف لائے دیکھا دربار نہایت تکلف سے آراستہ و پیراستہ ہی وسط قصر مین تخت یاقوت نگار پہلو مین اُسکے دنگل یاقوتی سطوت وصولت جبروتی کرسیان جواہر نگار مصاحبان عالی وقار قطار در قطار صاحبان لیاقت و تہذیب سے دربار معمور لباسہاے فاخرہ زیب جسم چہرون پر نور اس دنگل یاقوتی پر اسد غازی کو حکیم صاحب نے اشارہ کیا حکیم صاحب تخت پر جلوہ فرما ہوے اسد غازی نے خیال کرکے دیکھا باین پر تخت کے میرا دنگل ہی داہنے پر تخت کے ایک کرسی جواہر نگار کہ جسپر نگاہ نہین ٹھہرتی ہی اسد غازی کے بیٹھتے ہی حکیم صاحب نے

بہ تکلف پوچھا اے شیر بیشۂ صولت اے فتاح طلسم ہوشربا اے جوان یکتا آپ کا سایہ دامن دولت کل طلسم ہوش رُبا پر پڑا اہل اسلام مشرف و سرفراز ہوئے ہم ایسے نیازمندون کو اپنے بخت رسا پر ناز ہوئے کیا وقت سعید ہے بلکہ بہتر از روز عید ہے آپ ایسے جلیل نے قدم رنجہ فرمایا لیکن اسوقت آئینہ رخسار پر گرد ملال ہے کیا کسی اور طرح کا خیال ہے یہان سب خیر خواہان دولت حاضر ہین حضور کی خیر خواہی کے ناظر ہین قلب اقدس پر جو باعث انتشار ہو مفصل ارشاد فرمایئے دوستون مین اگر بار رنج والم نہ اُٹھائے اسد غازی تازہ وارد ہین ہر چند کہ حال ابتر ہے لیکن یہ شیر بھی نور نگاہ حمزہ نامور ہے نہ مناسب سمجھا کہ حال عشق اِن بزرگ کے سامنے بیان کیجیے بہ خندہ پیشانی یہی جواب دیا کہ آپکی عنایت و محبت سے سب طرح خیر و عافیت ہے لشکر پر ہمارے بدعت افراسیاب و حیرت ہے اسوجہ سے آئینہ رخسار پر وفور حیرت ہے خیر خواہان دولت کا خیال ہے اِس باعث سے قلب پر ہجوم غم و ملال ہے یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے بڑھ کر آواز دی اے حاضرین محفل مؤدب ہو جاؤ نقابدار بہادر تشریف لاتا ہے ایک سردار نے بڑھ کر پردہ بارگاہ کا اُٹھایا اسد غازی نے ملاحظہ کیا سامنے سے ایک مرکب باد رفتار پر نقابدار یاقوت پوشش پڑی مرکب پر جمی ہوئی نیمچہ ہلالی زیب کمر پہلوے دست چپ مین سپر رشک قرص قمر پشت پر چار سو نقاب دار گلگون پوش ہر چند کہ نقابدار کے چہرے پر نقاب پڑی ہے تو نور کی چہرۂ زیبا سے نکل رہی ہے صاف ظاہر ہے کہ آفتاب عالمتاب پردۂ ابر مین پنہان ہے شوکت و جلالت نقابدار کے چہرۂ زیبا سے عیان ہے خود حکیم صاحب برائے تعظیم کھڑے ہو گئے اسد غازی کو بھی اُٹھنا پڑا ہر چند کہ یہ دریافت نہین ہوا کہ یہ نقابدار کون ہے مگر صولت و شوکت نقابدار دیکھکر اسد غازی بے اختیار دنگل سے اُٹھ کھڑے ہوئے نقابدار یاقوت پوش اکڑتا ہوا قریب تخت حکیم صاحب آیا وہ جو کرسی خالی تھی اُسپر جلوہ فگن ہوا حکیم صاحب تخت پر بیٹھے اسد غازی اپنے دنگل پر مگر جمال بے مثال نقابدار کو بہ نگاہ حسرت دیکھ رہے ہین طپش قلب ترقی پر دل گھبرا رہا ہے نقابدار چند ساعت بیٹھا اِتنے عرصے تک بارگاہ مین سنّاٹا رہا کوئی کسی سے کلام نہ کرتا تھا ہر شخص ادب سے خاموش بعد چند ساعت نقابدار اپنے مقام سے اُٹھا اسد غازی نے اُٹھتے اُٹھتے یہ فرمایا کہ اے نقابدار عالی مقدار طریقے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ لشکر حکیم صاحب کے سپہ سالار ہین

ہم بطور مہمان آپکے یہان آئے شکر ہی کہ ہم سب بہمہ وجوہ آرام سے ہین کہ آپ سکے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ ہون نقابدار نے مسکراکر فرمایا نام و نشان سب آپ کو ثابت ہوجائیگا سپہ سالاری لشکر دشوار ہے یہ فقیر بھی ایک مرد سپاہی حکیم صاحب کا نمکخوار ہے رؤسا و شاہان جلیل اپنے نمکخوار کو آبرو دیتے ہین اسوجہ سے پہلو مین جگہ ملی یہ کہکر نقابدار اُٹھا پشت مرکب پر سوار ہوکر جدھر سے آیا تھا اُدھر چلا گیا اسد غازی نے حکیم صاحب سے بھی پوچھا کہ یہ نقابدار عالیمقدار کون ہے حکیم صاحب نے بھی یہی جواب دیا کہ اب آپ تشریف لائے ہین مفصل حال کھل جائیگا سب آپ کے مشتاق جمال ہین اسد غازی خاموش ہو رہے جب سے اُس مہ جبین کو بنگلے مین دیکھا آنکھون کے آگے تصویر خیالی اُسی محبوب مطلوب کی پھر رہی ہے کئی مرتبہ اُسی اشتیاق مین بیرون بارگاہ بھی آئے مگر اُس بنگلے مین اُس ماہ تابان کو نپایا چند کنیزون کو ٹہلتے ہوے دیکھا ایک قصر عالی حکیم صاحب نے براے استراحت اسد نامدار خالی کردیا چھپر کھٹ وغیرہ وہان آراستہ کرایا اسد نامدار و بار سے اُٹھے یاد مین اُس محبوب جانی یار حیاوداعی کے تڑپنے لگے اشعار عاشقانہ اُس ماہ رخسار کے فراق مین زبان پر جاری کیے اشعار موافق مضمون ہذا ؎

وحشت دل سے ہی عاشق تیرا ای جانان خراب — پھاڑ کر لاکھون کیے ہین جیب و دامان خراب
جستجو اسکو بھی ہی شاید کہ قصر یار کی — رات دن پھرتا ہی جو یہ گنبد گردان خراب
پھُنک گیا گھل گھل کے مثل شمع جوش اشک سے — تصرتن تو نے کیا ای دیدۂ گریان خراب
کام آجائیگا اک دن تیرے ای جان جہان — دل ہمارا اسلیے کیون کرتا ہی نادان خراب
رحم کیجے اب تو دیدار اپنا دکھلا دیجیے — آپکی الفت مین ہم ہین کسقدر دربانان خراب
پھاڑے کھاتا ہی ترے در پر پڑا مثل سگ مجھے — ای صنم کیا ہو گئی ہی عادت دربان خراب
ہمکو سرکار جنون سے ہین عطا اتنے خطاب — مضطر و حیران پریشان بے سروسامان خراب
جستجو مین یار کی کب تک پھرونگا کو بکو — مجھکو رکھے گی کہانتک گردش دوران خراب
کیون نہ آوارہ پھرون آ کر مین کوہ و دشت مین — رکھتی ہی مجھکو ہواے کوچۂ جانان خراب

القصہ اسد غازی کبھی اُٹھے کبھی بیٹھے کبھی قصد ہوتا ہے کہ اپنے کو قریب اُس بنگلے کے پہونچائین شاید شب کو اُس ماہ عالم افروز کا نظارہ ہو صحن مین نکلکر آئے اُس قصر کے جانب

بیٹھے رہتے ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوے اشتیاق سے خانۂ دل معمور آسی بے قراری مین یہ اشعار
زبان پر جاری ہوے اشعار ۔

خانہ ویران دل وارفتہ و سودائی کا
دیکھنا ٹھیٹھ بنا ہی تماشائی کا
بیڑیان پانؤن مین کھٹکا ہے مجھے پتا ہی جنون
داغ ہم لیکے چلے اپنی جبین سائی کا
آپ اپنے کو تو پہچان نہین سکتا ہون
سات پردون سے عیان نور ہے بینائی کا
ہون وہ کاہیدہ جو دیتا ہے سہارا انکا
دھیان کچھ اسکو نہ آیا شب تنہائی کا

کون اٹھنے دے قصہ شب تنہائی کا
کیا سمجھتے تھے کہ گھر ہی ہے یہ رسوائی کا
مار ڈالیگی دورنگی تری اے دہر دورنگ
دل نہ بھاری ہو کہ زیور ہے یہ سودائی کا
نخل طوبی ہے ترے قد سہی کی تصویر
کیا مین اقرار کرون تیری شناسائی کا
جب سے دیکھا اُسے ہر دم نئی آفت دیکھی
جانتا ہون مین عصا اسکو توانائی کا
کرے کیسے لب جان بخش ہے اُس بت کے جلال

شمع خاموش کو یارا نہین گویائی کا
آنکھ خورشید قیامت سے نہین جھپکی
ڈھنگ ہے یہ کسی معشوق کی رعنائی کا
لاکھ تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہ مٹا
باب فردوس ہے نقشہ تری انگڑائی کا
لاکھ پنہان ہو مگر حسن دکھاتا ہے جھلک
روسیہ خلق مین ہو چشم تماشائی کا
ساتھ چھوڑا ابھی جو دل نے تو شب فرقت مین
نام زندہ ہے مسیحا کی مسیحائی کا

یہ اشعار آبدار پڑھتے پڑھتے دل جو بھر آیا پھر آکر اسی گوشۂ تنہائی مین بیٹھے اسی تصور مین سو گئے بوقت سحر اُٹھے دیکھا خود نہین ہے حکیم صاحب برائے تعظیم آئے ہین اسد نامدار نے گھبرا کر کہا ہمنے مسند پر اپنا خود رکھدیا تھا کون یہان سے لیگیا قصر مین غل ہوا حکیم صاحب نے کوتوال شہر کو بلایا کوتوال کانپتا ہوا آیا اسد نامور نے کہا کیون اے کوتوال کیسا ترا انتظام ہے قصر شاہی سے ہمارا خود غائب ہوا کوتوال نے عرض کی مین شب بھر طلایہ دیتا ہون کیا مجال جو کوئی قریب قصر شہنشاہی آسکے اسد غازی نے کہا اسکا جلد پتا لگاؤ خود طلسمی ہے بڑی جانفشانی سے ہمنے اسکو پایا یہ تو کوئی دشمن ہمارا سر کاٹ لے گیا حکیم صاحب نے غصے مین حکم دیا کوتوال شہر و نگہبانان قصر قید ہوے سبکو زنجیرین پہنائی گئین اسد نامدار کوتوال پر بگڑ رہے ہین کوتوال کہتا ہے مجھکو مہلت ملے مین تلاش کرون اسد نامدار فرماتے ہین ابھی تجھسے خود طلسمی لونگا بارگاہ مین ہنگامہ وزرا امرا سب کانپ رہے ہین کہ دیکھا وہی نقابدار یاقوت پوش مرکب بادرفتار پر سوار دربار گاہ پر آکر اترا نیمچۂ ہلالی کے قبضے کے اوپر ہاتھ اکڑتا ہوا اندر بارگاہ کے آیا حکیم صاحب سے پوچھا یہ کیا معرکہ ہے یہ سب بیگناہ کیون قید کیے گئے انکی کیا خطا ہے حکیم صاحب نے تمام کیفیت بیان کی کہا اے نقابدار بہادر شب کو طلسم کشا کا خود جاتا رہا نگہبان و کوتوال کو قید کیا ہے بڑے

ستم کی بات ہی کہ ہمارے قصر سے چوری ہو نقابدار ہنسا طرف طلسم کُشا کے متوجہ ہوکر کہا بڑی افسوس کی بات ہی کہ آپکو دعوے طلسم کُشائی سپاہی کا خود جاتا رہے آپ ایسے غافل ہین ہوش رُبا کی طلسم کُشائی کیونکر ہوگی اپنے دل مین سوچیے یہ بیچارے سب بخطا ہین یہ کہکر حکم دیا اُن سب کو رہا کر ایا کہا آپ اپنی حفاظت کیجیے سپاہی کا خود تاج سر ہے یہ تو کوئی شخص آپکو بڑا دھوکا دیگیا گویا سر لیگیا طلسم کُشا نے حجاب سے سر جُھکایا نقابدار اُن قیدیون کو اپنے ساتھ لیکر چلا گیا کوئی اسکو روک نہ سکا صاف ظاہر ہی کہ نقابدار کے حکم کی سب اطاعت کرتے ہین کسی شخص نے مقدمہ مین نقابدار کے دخل ندیا اسد نامدار بسبب حجاب کے خاموش ہو رہے جی مین کہتے ہین بڑے غضب کی بات ہے نقابدار نے سچ کہا سپاہی کے خود کا جانا آج شب کو بھی چھپر کھٹ پر پڑے تڑپتے تڑپتے سو گئے صبح کو دیکھا زرہ طلسمی غائب ہوئی آج تو طلسم کُشا جو بارگاہ مین آئے حکیم صاحب سے بڑی شکایت کی حکیم صاحب وزرا اُمرا سے بگڑے کہ پھر اُسی وقت پر وہ نقابدار آیا پوچھا کیون صاحب آج کیا ہوا اسد نامدار نے کہا آج کوئی زرہ طلسمی لے گیا نقابدار مسکراتا ہوا اُٹھا کہا اے طلسم کُشا صاحب ہمین خوف آتا ہے کوئی آپکو نہ لیجاے صاحب اپنی حفاظت کیجیے اِس آن بان سے نقابدار نے یہ کلمات کہے کہ اسد کو انتہا کا صدمہ ہوا خیال مین آیا کہ آج شب کو چور پکڑونگا تیغۂ نور افشانی کو پہلو مین لیکر لیٹے مگر جاگ رہے ہین۔ یکایک دیکھا کہ ایک عیّارہ مثل ستارۂ سحری چمکتی ہوئی بانہاے عیّاری سے آراستہ سامنے قصر کے آئی اسد نے للکارا اُٹھ کر دوڑے وہ عیّارہ مثل برق و شرار کے کوٹھون کوٹھون جست و خیز کرکے غائب ہوگئی اسد بھی دو چار کوٹھون کو فراکر گئے مگر اُسکو نپایا یقین کامل ہوا خود و زرہ ہمارا یہی مکّارہ لے گئی آج شب کو خاموش رہو جب یہ قریب آئے تب اُسکو گرفتار کرو ایں شبکو اسد نامدار حلقہ ہاے کمند ہاتھ مین لیے ہوئے انتظار کر رہے ہین قلیل رات باقی تھی کہ وہ عیّارہ کوٹھے سے پھاندی اسد دیکھا کیے عیّارہ دبتی ہوئی آئی اپنے سایہ سے بھی بچتی ہوئی قصد کیا کہ تیغہ نور افشانی اُٹھالون اسد نے نعرہ کرکے حلقہ ہاے کمند مارے گردن مین اُس عیّارہ کے پڑے سبک ہوکر اُسنے جست کی حلقہ ہاے کمند سے نکلی اسد نے چاہا گرفتار کرلون وہ جست کرکے ایک کوٹھے پر گئی اسد خود جست و چالاک ہین پیشہ

قزاقی مین بیباک برابر اُسکے جست کر کے پہونچے وہ دوسرے کوٹھے پر گئی اَب وہ عیّارہ مکّارہ
جست وخیز کرتی ہوئی کوٹھون کوٹھون جاتی ہی اسد تعاقب نہین چھوڑتے مکانات طی ہوے
عیّارہ نے صحرا کا راستہ لیا صبح ہوچکی تھی اسد نے جو نعرہ کیا اہالیان شہر بھی دوڑ پڑے کوتوال
وزرا اُمرا خود حکیم صاحب قصر سے نکل آے دیکھا اُنہنے اسد نامدار جست وخیز کرتے ہوے تعاقب
مین عیّارہ کے جاتے ہین عیّارہ قلعے سے نکلی اسد بھی برابر پہونچے سو دو سو قدم قلعہ سے
نکلکر چلے تھے اسد نے جو نعرہ کیا تھرا کر ٹھہر گئی اسد نے جا کر کلائی پکڑ لی دیکھا انتہا کی حسین و
جمیل طرار و فرار اپنے سایہ سے رَم کرتی ہوئی قنطورہ ہاے زربفتی سے آراستہ اسد نے
کوڑا ہاتھ مین لیا کہا او مکارہ میرا خود و زرہ دے اُسنے کچھ جواب نہ دیا اَب حکیم صاحب بھی مع
فوج آگئے ہین اسد اُس عیّارہ نازنین کا ہاتھ پکڑے کھڑے ہین بہ قہر و غضب فرماتے ہین
جلد بتلا میرا خود و زرہ کہان رکھا ہے وہ کہتی ہی اے شہریار مین نہین جانتی نہ مین آپکے قصر پر
گئی مین تو صحرا مین براے بالا دوی نکلی تھی آپ نے زبردستی مجھے پکڑ لیا طلسم کشا
جھلا کر فرماتے ہین تو میرے کوٹھے پر گئی تیغہ نور افشانی اُٹھانے کا ارادہ کیا کوٹھون کو طی کرتی
ہوئی یہانتک آئی اِس مقام پر مین نے تجھکو گرفتار کیا وہ کہتی ہی اے شہریار سراسر غلط ہی مجھے تو
آپ نے اِس صحرا مین گرفتار کیا مین نے آپکے قصر کو بھی نہین دیکھا آپ سراسر دروغ فرماتے ہین
اسد یہ سُنکر اور زیادہ جھلایا کہا تو مجھکو جھوٹا بناتی ہی مین مارے کوڑون کے کھال گرا دونگا
عیّارہ کہتی ہی آپکو اختیار ہے مین سراسر بیگناہ ہون اسد نے کوڑا اُٹھایا تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی
وہی نقابدار یاقوت پوش مع چارسو جوانان گلگون پوشش کے آ کر پہونچا قریب اسد کے آکر
کہا اَی طلسم کشا خبردار اسیر دست انداز نہ ہونا پہلے مجھ سے مقابلہ کر اسد غصّے مین مرکب پر
سوار ہوے اُس عیّارہ بچی کو ملازمان نقابدار نے اپنے قبضے مین کر لیا نقابدار سے نیزہ چلنے لگا پہر
بہر کامل نیزہ چلا اسد نے ہرچند چاہا نیزہ نقابدار کا نکالون ممکن نہ ہوا آخر سنانین بنا بین
بیکار قبضہ ہاے شمشیر آبدار پر ہاتھ پڑے اسد نامدار چاہتا ہی تلوار اِس نقابدار کی جھینکر فاش
زمین سے اُٹھالون مگر نقابدار اِس پھرتی سے لڑ رہا ہے کہ پلک جھپکنا دشوار ایک مقام پر
اسد نے باڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا نقابدار لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی ہرچند اسد چاہتے ہین

کہ مین نقابدار کو زیر کرون پنجہ قابض نہین ہوتا چار پہر دن گذر کر جب شام ہوئی نقابدار نے ہاتھ اُٹھا لیا کہا اے طلسم کُشا ہم شب کو مقابلہ نہین کرتے اسد بگڑا کہ مین نہ جانے دونگا نقابدار نے کہا بوجہ غصہ نہ کیجیے روشنی منگایئے شب تیرہ و تار مین ہماری آپ کی جانبازی کون دیکھیگا اسد پلٹے حکیم صاحب سے کہکر روشنی منگاؤن نقابدار نے اِتنی جو مہلت پائی جھپٹ کے پشت مرکب پر سوار ہوا عیّارہ کو مع اپنے ساتھ والون کے اشارہ کیا مثل برق و باد گھوڑا اُڑا کر نکل گیا اسد نے جب پلٹ کر دیکھا کہ نقابدار عیّار بچی کو لے کر چلا گیا مجبور و ناچار واپس ہوے مگر انتہا کا رنج ہے بروقت واپسی بنگلے پر اُس مہ جبین کو دیکھا انتہا کے بیقرار رہے شب کو آکر چھپر کھٹ پر گرے نیند نہین آتی چور کا بھی خیال ہے تصویر اُس محبوب جانی کی آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے تڑپتے تڑپتے دیدۂ ظاہری بند ہوے دیدۂ باطنی کُھلے رہے عین خواب مین دیکھا ایک باغ بہشت آئین گلہاے رنگا رنگ شگوفہ ہاے بوقلمون نہرون مین آب صاف و شفاف جوانان چمن کی زیبائی سرو گلزار کی رعنائی عندلیبان خوشنوا مصروف زمزمہ سرائی اسد اس باغ پُر بہار کی کیفیت دیکھتے ہوے خرامان خرامان بارہ دری مین تشریف لائے دیکھا وہی محبوب دلفریب جسکے واسطے قلب ناشکیب تھا بصد رعنائی و زیبائی تخت یاقوت نگار پر جلوہ فرما ہے گرد کنیزان ماہرخسار اُنکے کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس حور مثال کا لقب خورشید روشن جمال ہے صنوبر سہی قد وزیرزادی مقرب پہلو مین ہزارہا کنیزان زرّین پوش بصد ادب حاضر ہین اور ایک کرسی پر وہی عیّار بچی یعنے پروین صبا رفتار کو دیکھا ملکہ خورشید نے مسکرا کر فرمایا طلسم کُشا صاحب تشریف لایئے اسد نے بیٹھتے ہی پوچھا کیون او پروین تو میرا خود وزرہ لے گئی اُسنے مسکرا کر جواب دیا میرے مالک کا حکم ہوا مین لے گئی اسکی شکایت کیا اسد غصے مین اُٹھے فرمایا مین تجھکو قتل کرونگا وہ بھی نیمچہ کھینچ کر اُٹھی جیسے ہی اسد جھپٹ کر چلے میر فرش کی ٹھوکر لگی اسد گرے آنکھ کُھل گئی وہی قصر تاریک و تنگ وہی پلنگ ستارۂ سحری چاک چُکا گریبان سحر چاک ہوا اب بیقراری نے بہت ترقی کی اُٹھ کر بیٹھے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے ہر مرتبہ قصد ہوتا ہے گریبان چاک کرون پانون کہتے ہین کوے محبوب مین چلو آنکھین مشتاق نظارۂ جمال قلب پر ہجوم غم و ملال اسی بیتابی مین یہ چند اشعار آبدار مخفی زبان پر جاری ہوے اشعار

ای دیده بیا تا به طرب نام برآریم
دردے بدل و سینهٔ خود کام برآریم
از جذب محبت اگر آیم بتماشا
خوناب دل از دیدهٔ ابرام برآریم
رونقی در کار و بار نام مجنون کرده ایم
قامتِ سرو چمن دیگر نیاید در نظر
تا لباسِ چرخ را از آه گلگون کرده ایم

سامان نشاط از قدح و جام برآریم
مردانه در آییم بمیدان محبت
جویان جهان را بدر و بام برآریم

غزل دیگر

بسکه خونابِ جگر بر خاک ره افشانده ایم
تا نظر بر قامتِ آن سرو موزون کرده ایم
مرد کارے مخفیا دیگر نمے آید برون

بر زخم دل از غم نمکِ تازه بپاشیم
نام مجنون در صفِ ایام برآرا
گر شیشهٔ باگشت تهی از مئی گلگون
ما بعاشق پیشگی تا نام بیرون کرده ایم
دشت و صحرا مجنون را دجلهٔ خون کرده ایم
انجمن آرائے عالم گشته حسنِ آفتاب
بر سپاهِ آرزو از بسکه شبخون کرده ایم

اِس خواب نے اسد کو نہایت پریشان کیا عشق ایک حصہ تھا دس حصہ ہوگیا معشوق نے محبت پہلو مین بٹھایا کنیزون کا خاطر مین کرنا مگر عیار بچی کی سرکشی پر نہایت غصہ ہے اُسی حال اضطراب مین اسد نامدار کی بارگاہ مین حکیم صاحب تشریف لائے حکیم صاحب نے جو بہت پریشان پایا بہ شفقت و محبت کہا بڑے افسوس کی بات ہی کہ مین آپ کو دم بدم زیادہ پریشان پاتا ہون یہ مقام عیش و فرحت ہی حضور پر ترقی کلفت ہی دل بہلانے کو پہر دو پہر شکار کھیل آیئے دل بہلے ایسا نہ ہو دشمنون کو کوئی بیماری ہوجاے تمام اہالیان ہوش رُبا کہین حکیم روشن رائے نے دل و جان سے طلسم کُشا کی خاطرداری نہ کی مین چاہتا ہون کسی طرح کا حضور کو ملال نہ پہونچے یہ کہکر اُسیوقت حکیم صاحب نے سامان شکار مہیّا کردیا ملازمون پر تاکید کی کہ صحراے سبزہ زار مین آپکو لیجاؤ شکار کھلواؤ اور دل بہلاؤ خبردار کوئی ملال نہ پہونچنے پاے اسد نامدار بھی گھبرا رہے تھے وہ باغ جنّت نظیر جو خواب مین دیکھا ہی آنکھین اُسکو ڈھونڈھتی ہین اسد غازی کو بھی غنیمت ہوا اپشت مرکب پر سوار ہوکے براے شکار صحرا مین آئے اُس صحرا مین شکار بیحساب تھا بہت سے جانور شکار کیے ساتھ والون سے کہا اِس صحرا مین آہو دستیاب نہ ہوا ہرکارون نے بڑھ کر عرض کی یہان سے تین کوس پر دھانون کا کھیت ہی اُسمین کئی سو آہو چرا کرتے ہین حضور تشریف لیچلین اسد اُسی نشان پر آئے دیکھا حقیقت مین ایک کھیت مین آہو چر رہے ہین ایک آہو پر گھوڑا اڑالا وہ سامنے سے اسد کے بھاگا اسد نے پیچھا کیا کوس بھر راستہ طے کرکے دیکھا دروازہ ایک باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا ہی آہو اُسی باغ مین گھُس گیا اسد

مع مرکب اندر باغ کے آئے اَب جو اُس باغ دلکشا پر نگاہ پڑی خواب کا خیال ہوا یاد آیا کہ ہم نے خواب مین بھی یہی باغ دیکھا تھا گھوڑے پر سے کود پڑے اُس پٹری کو طے کرتے ہوئے چلے اُس باغ کی رعنائی زیبائی دیکھ کر فرحت تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہوا کہ دیکھا سامنے سے صنوبر روز بر زادی جسکو خواب مین دیکھا تھا مع چار سو کنیزون کے آکر پہونچی اسد کا استقبال کیا بارہ دری مین لیکر آئی سَب تو وہی خواب کے نشان ہین تخت یاقوت احمر بچھا ہے مگر ملکہ خورشید روشن جمال کو تخت پر نہ پایا صنوبر نے بڑے تکلّف سے اسد غازی کو بٹھایا خاطرداری مین مصروف ہوئی پلکون سے جاروب کشی کر رہی ہے جَب اسد نامدار نے صنوبر کو مہربان پایا بیقرار ہو کر فرمایا اے صنوبر ہم چاہتے ہین ہم کو صحبت مین اپنی ملکہ خورشید روشن جمال کے لیچلو صنوبر تھرّا گئی کہا ای شہریار میری کیا مجال ہی کہ بلا تکلّف آپ کو مین ملکہ عالم کے پاس لیچلون بعد ایک مہینے کے میری نوکری ہوتی ہی خلاف دن مین نہین جا سکتی جَب اسد غازی نے بہت کہا صنوبر مجبور ہوئی کہا اے شہریار مین آپ کو لیے چلتی ہون متصل باغ ملکہ خورشید روشن جمال کے ایک قصر ہے مین اُسمین چلکر آپ کو بٹھالدون صرف جمال مبارک دیکھ کر ملکہ کا چلے آیئے گا بیتابی نہ فرمایئے گا ورنہ میرے واسطے قباحت ہی یون لیچلنا ممکن نہین ہی محافہ مین سوار ہو کر چلیے طلسم کُشا نے جوشِ محبت مین یہ بھی قبول کیا صنوبر نے طلسم کشا کو محافہ مین سوار کیا قریب اُس باغ کے آکر پہونچی قصر مین لاکر طلسم کُشا کو اُتارا اَب طلسم کُشا نے بخوبی پہچانا کہ حقیقت مین وہ باغ بہشت آئین یہ ہی اسد غازی اُس قصر سے نظّارہ باغ کر رہے ہین کہ بیرون باغ سے گرد عظیم اُڑی ایک نقابدار یاقوت پوش مع بارہ ہزار جوانان صف شکن کے آکر اُترا کمرے مین جاکر لباس زنانہ پہنا آکر تخت پر متمکن ہوئی اَب جو اسد غازی نے جمال جہان آرا دیکھا کہ معشوق ماہر خسار بلا تکلف تخت پر جلوہ فرما ہے صنوبر سے گوشی کر رہی ہی ہرچند ضبط کیا مگر نہو سکا بیقرار ہو کر قصر سے کود پڑی ہُلڑ ہوا کنیزون نے بڑھ کر ملکہ خورشید روشن جمال سے عرض کی کہ طلسم کُشا آتے ہین ملکہ اُٹھ کر کمرے مین چلی گئی صنوبر نے پیشوائی کر کے اسد غازی کو بارہ دری مین پہونچایا کہا تشریف رکھیے اسد نامدار نے کہا جبتک

صاحب خانہ تشریف نہ لائین گی مین نہ بیٹھونگا صنوبر نے جا کر ملکہ خورشید روشن جمال سے
عرض کی کہا صنوبر تیری ذات سے یہ فساد برپا ہوا مہمان کی خاطرداری ضرور ہے سپید چادر مین
اپنے کو مخفی کرکے تخت پر بیٹھی پروین صبا رفتار بھی ایک طرف موجود ہی اَب ناچ ہونے لگا
جام مے ارغوانی گردش مین آیا اسد غازی نے بہ منت جام ملکہ خورشید کو دیا ملکہ نے
کہا آپ مہمان عزیز ہین خاطر شکنی ہمارے مذہب مین جائز نہین یہ کہکے جام پیا اب سپید چادر
سر سے دور کی اسد غازی گلچینی گلشن جمال کر رہا ہے ملکہ نے کہا دلربا ہماری گائن کو لاؤ
کہ طلسم کُشا اُسکا گانا سُنین دلربا بناز و کرشمہ حاضر ہوئی اور یہ غزل ظفر کی گائی غزل

یار تھا گلزار تھا مے تھی صبا تھی مین نہ تھا ۔ لائق پابوس جانان کیا حنا تھی مین نہ تھا
محفل دلدار مین غیرون کی جا تھی مین نہ تھا ۔ لوٹ جب گلشن مین تھی بادِ صبا تھی مین نہ تھا
ہاتھ باندھے کیون مرے چھلا اگر چوری گیا ۔ یہ سراپا شوخی و زد حنا تھی مین نہ تھا
لیلی و مجنون کے افسانے سے حیرت تھی مجھے ۔ کیا کہون اُس عہد مین بادِ صبا تھی مین نہ تھا
بیخودی مین لے لیا بوسہ خطا کیجے معاف ۔ یہ دلِ بیتاب کی صاحب خطا تھی مین نہ تھا
ہاے ساقی یہ ہوسامان اور عاشق وان نہو ۔ یار تھا سبزہ تھا بدلی تھی ہوا تھی مین نہ تھا
کوئی جا سکتا نہین عصمت سرائے یار تک ۔ پردۂ در جسنے اُلٹا وہ ہوا تھی مین نہ تھا
مین سسکتا رہ گیا اور مر گئے فرہاد و قیس ۔ کیا اُنھین لوگونکے حصے مین قضا تھی مین نہ تھا
مین نے پوچھا کیا ہوا وہ آپکا حسن و شباب ۔ ہنس کے بولا وہ صنم شانِ خدا تھی مین نہ تھا
ناتوانی نے بچائی جان میری ہجر سے ۔ کو بہ کو نہ ڈھونڈھتی پھرتی قضا تھی مین نہ تھا
اے ظفر دل پر مرے یہ داغ کیسا رہ گیا ۔ خانہاے باغ مین خلق خدا تھی مین نہ تھا

دلربا کا ایسا رنگ جما کہ پروین بھی بچین ہو گئی ملکہ نے بھی اشارہ کیا پروین نے گانے
مین شراکت کی خوشی مین پروین نے جام بھرا لیکن چونکہ عیارہ ہے گانے پر دلربا کے جو
شرمندہ ہوئی گھائی سے بڑہ بیہوشی کی ملاکر جام دیا مُراد یہ تھی کہ یہ نشے مین بیگے سیار نگ
جم جاے دلربا نے بے اندیشہ انجام جام کیا بلاتکلف بیگئی پروین آنکھ لڑائے ہوئے دیکھ
رہی ہی پیتے ہی آنکھون پر دلربا کے سُرخی آنے لگی دلربا نے مسکرا کر اپنے باندان سے

گلوری لگاکر کھائی پروین نے دیکھا پان کھاتے ہی سُرخی آنکھون کی رفع ہوگئی ابتو دلربا نے بھی جام اپنے ہاتھ سے بھرا گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا پروین ہمارے ہاتھ کی شراب پیو کیفیت حاصل ہو پروین نے جام پیا آنکھون پر تاثیر بیہوشی آنے لگی گجرے پھولون کے جو ہاتھون مین بندھے تھے اُسکے چند پھول سونگھے بیہوشی دفع ہوئی ایکی مرتبہ پروین نے گلوری لگاکر اپنے ہاتھ سے دی بیہوشی بہت سی طلائی اپنے ہاتھ سے منھ مین گلوری دلربا کے دی دلربا نے گلوری کھاتے ہی اپنی محرم سے ایک الائچی نکالی کہا واہ پروین بے نمک کا پان کھاتی ہو یہ کہکر الائچی کھائی اُسی الائچی کے دودانہ منھ مین پروین کے دیے پروین وودانے کھاتے ہی لڑکھڑا کے گری ملکہ خورشید روشن جمال نے جلدی سے ہوشیار کیا ابتو پروین نے دلربا کے گریبان مین ہاتھ ڈالا سر پیٹنے لگی کہا حضور یہ اصلی دلربا نہین ہی یہ بڑا کوئی عیّار مکّار ہی میری بیہوشی کو دفع کیا الائچی کھلاکر مجھکو بیہوش کیا دلربا کہتی ہی ارے پروین دیوانی ہوئی ہی ملکہ خورشید نے اسد نامدار سے کہا ای شہریار آخر یہ کیا معرکہ ہے اسد غازی نے پکارکر کہا نانا جان اپنے کو ظاہر کیجیے سب آپکے مشتاق ہین خواجہ عمرو نے کہا او نالائق رونمائی بھی تجھکو میسر نہین دولھا کے واسطے رونمائی کی ضرورت ہی اسد نامور نے اشارہ کیا ملکہ خورشید روشن جمال نے چند کشتیان منگوا کر سامنے دلربا کے پیش کین اسد غازی نے کہا یہ آپکی رونمائی ہے پروین وغیرہ نے دیکھا دلربا نے جست کی آواز دی داد آدم درویش از کل عالم بیش میری صورت مجھکو عطا فرمائیے یہ کہکر منھ پر ہاتھ پھیرا دنیا کی ہوا بدل گئی سب نے دیکھا ایک شخص عجیب الخلقت ناریل سا سر کُپّے سے گال مرواریدے سے دانت تاگا سی گردن رسّی سے ہاتھ پانون چھہ گز کا دھڑ تلے کا تین گز کا اوپر کا نو گز کا پیادہ دیگر شطرنج کا پیادہ ہے بڑھکر بادشاہ کو مارتا ہی کنیزین اوہ آہ کرکے بھاگین کوئی کہتی ہی بدمانس کوئی کہتی مرچیا جن کوئی کہتی ہی مٹھیا دیو ہے خواجہ عمرو نے فرمایا صاحبو مین تو خاصہ بھلا مانس ہون مگر خواجہ کو دیکھکر ملکہ خورشید روشن جمال کھڑی ہوگئین پروین کو جھڑک دیا کہا خبردار شہنشاہ اوج عیّاری سے بے ادبی کرتی ہے آپکے اوصاف حمیدہ اخلاق پسندیدہ کتب ہاے پارینہ مین مرقوم ہین خواجہ عمرو نے بیٹھتے ہی ژ نوازی کی کہ تمام اہل محفل دنگ ہوگئے گانے پر

پروین بھی مائل ہوئی خواجہ عمرو نے کہا اے پروین خود و زرہ طلسم کشا کا حاضر کرو ایسا نہ ہو خدا
نخواستہ اُنپر کوئی اُفتاد پڑجاے تمام اہالیان طلسم ہوشربا اسی فکر میں ہین کہ جس طرح سے دھوکا
دیں لوح و مہرہ چھین لین یہ کہ کے طرف ملکہ خورشید جمال کے خواجہ عمرو متوجہ ہوئے کہا کیون
ملکہ عالم آپ دختر بلند اختر حکیم روشن راے ہین صاف صاف فرمائیے کہ چار پہر آپ نے اسد
سے جنگ کی اور زیر نہو ئین اسکا کیا باعث تھا ملکہ نے مسکرا کر کہا اے شہنشاہ عیاران اپنی عزت
افزائی کے سبب طالب ہین اسی واسطے مین نے زرہ طلسمی چرو امنگائی تھی خود طلسمی زیب سر
زرہ طلسمی زیب جسم تھی اُسی کی برکت سے مین بچی شام کو دھوکا دیکے ہین چلی گئی خود و زرہ منگوا کر
سامنے اسد کے پیش کیا خواجہ عمرو سے ملکہ نے کہا آپ چندے یہین تشریف رکھیے اسد
غازی کو بڑے بڑے مقدمات درپیش ہین ہماری شراکت کی خبرین اہالیان طلسم دریافت کرچکے
کوئی بلا نازل ہوا چاہتی ہی یہ ذکر تھا کہ ایک دیو آسمان سے اُترا ملکہ پر نگاہ ڈال کے نعرہ کیا اے
دختر حکیم تو نے غضب کیا اپنے مکان مین طلسم کشا کو جگہ دی شاہان طلسم ہوش رُبا نے
تم لوگون کا بڑا دھوکا کھایا کہ تم کو سامری پرست سمجھے آج چیر پھاڑ کر تجھکو کھا جاؤن گا ملکہ
بھاگ کر کمرے مین چھپی اسد غازی کود کر سامنے دیو کے آئے دیو نے اژدہ پُشت نہنگ کا
وار کیا اسد نے اژدے کو تلوار سے کاٹا دیو لپٹ پڑا لوح اسد نامدار کے گلے مین ہے
کُشتی ہونے لگی ملکہ کمرے سے دیکھہ رہی ہین دیو ہر مرتبہ چاہتا ہے مین طلسم کشا کو پست کرون گر
اسد غازی نے شاخ اُسکے توڑ کر پھینک دیے لیسے دو چار گھونسے مارے کہ دیو چیخنے لگا
لاد کر کولے پر مارا زمین پر گرا کود کر چھاتی پر سوار ہوے سوال اسلام کیا دیو نے کہا لاکھ جان
میرے نام پر خداوند شیاطین کے نثار ہین اسد غازی نے بقوت صاحبقرانی دیو کو چیر کر پھینکدیا
قصد کیا پلٹ کر بارہ دری مین جاؤن ایک جوان کرگدن سوار پکارتا ہوا آتا ہی کہ او طلسم کشا
تو نے بڑا غضب کیا اور ملکہ خورشید جمال کو بھی للکارا کہ اس باغی کو اپنے باغ مین کیون جگہ دی
اسد پلٹے کرگدن سوار نے بتعجیل تمام اسد نامدار پر وار کیا اسد غازی نے ہتھکٹی کا ہاتھہ مارا
کرگدن سوار کا ہاتھہ کٹکر گرا وہ جوان بھاگا اسد غازی نے پیچھا کیا اُسی کے ساتھہ اسد
چلے بھاگتا ہوا قریب کوہ آیا وہان آکر اسنے آواز دی یارو طلسم کشا کو لینا یہ نہ کش

پیرا بھی بچا نہین چھوڑتا بیس ہزار جوان باتیغ ہائے برہنہ درہ کوہ سے نکلے اسد غازی کو گھیر لیا وہ
وہ کرگدن سوار تو الگ ہوا نعرے کر رہا ہی ہر طرف سے لڑنے والے گھیرے ہوئے ہین قصد ہی کہ ہر ہر
بلوے کے اسد کو قتل کرین دو پہر کامل اسد لڑا مجمع کم نہین ہوتا اگر دس مارے گئے پچاس اور آکر
شریک ہوئے وہ جوان دست بریدہ غل مچا رہا ہے یارو طلسم کشا کو قتل کرو جب طلسم کشا نے دیکھا
کہ یہ مجمع کم نہین ہوتا اُسی گرمی جنگ مین لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا جبتک کرگدن سوار جادو قتل
نہوگا یہ مجمع بڑھتا جائیگا اسد غازی نے پلٹ کر دیکھا سب جوان اُسکو بچا رہے ہین اُسکے نام پر
سینہ سپر کرتے ہین اپنے افسر کے نام پہ مرتے ہین اسد لاچار ہوا دست دعا بلند کیا قباد و شہریار
مع بارہ ہزار جوانون کے بصد سطوت و شوکت آکر پہونچے آتے ہی اُس مجمع کو پراگندہ کیا
اسد غازی نے جو ابھی مہلت پائی شیرانہ یگانہ لڑتا ہوا قریب جوان کرگدن سوار پہونچا وہ
ہرچند چیخا پکارا حمائتیون کو آواز دی اجل سے کون بچائے ساتھ والے شمشیر زنی کر رہے ہین
قباد و شہریار سے گھبرائے اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا اسد غازی نے روک کر ہاتھ مارا مثل
خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی کشتی مرا نام مین کرگدن سوار جادو ہون وہ مجمع متفرق
ہوا کچھ بھاگے کچھ قتل ہوئے قباد و شہریار نے فرمایا اسد غازی تیغ ہندی کو موقوف کرو
تھوڑی سی مشقت اور باقی ہی پھر عمر بھر عیش و آرام کرو جلد لوح کو ملاحظہ کرو دیکھو کیا حکم
نکلتا ہی دو ہفتے کامل تمنے حکیم صاحب کے مکان مین کاٹے اِسقدر تساہل مناسب نتھا دیکھیے
پروردگار انجام بخیر کرے مگر اب فوراً لوح ملاحظہ کرکے بموجب حکم کاربند ہو جیسے طلسم کشا
کے واسطے بڑی مشکل ہے اسد غازی نے لوح کو ملاحظہ فرمایا جو حکم نکلا بموجب اُسکے ایک
جانب چلے مگر مکان پر حکیم صاحب کے جانے سے لوح مانع ہوئی دور سے ایک باغ نظر آیا
گلنار جادو ساحرہ اِس مقام پر کی حاکم تھی بڑے بڑے عجائب و غرائب دکھلائے اسد
غازی لوح دیکھتے رہے دھوکا نہین کھایا ایک مرتبہ بشکل چالاک سامنے آئی لوح مانگی
اسد غازی نے لوح کو ملاحظہ کیا گلنار غائب ہوگئی ایک مرتبہ بصورت طاؤس پریچہرہ گھبرائی
ہوئی آئی کہا ذرا لوح دیجیے اسد غازی نے لوح پر نگاہ ڈالی پھر گلنار ناچار ہوکر بھاگی
تیسری مرتبہ بصورت ضرغام شیردل قریب آئی کہا حضور مین خبر لشکر کی لیکر آیا ہون افراسیاب

نے لشکر کو درہم وبرہم کیا ہے ذرا لوح مجھے دیجیے ابھی مرتبہ اسد غازی نے لوح گلے سے اُتاری
کہا لو برادر ضرغام تمنے کیا لوح عزیز ہے جیسے ہی اُسنے ہاتھ بڑھایا اسد غازی نے کلائی پر
ہاتھ ڈال کر ایک طمانچہ مارا گلنار کا سر اُڑ گیا لاشہ اس مکّارہ کا زمین پر تڑپا آواز آئی کُشتی مرا نام
مَن گلنار جادو بود اُسکے قتل ہوتے ہی وہ باغ غائب ہوا بحکم لوح ایک جانب چلے مگر خواجہ
عمرو بن اُمیّہ ضمری باغ میں ملکہ خورشید روشن جمال کے حاضر ہیں بعد نکلنے اسد غازی کے
ملکہ کو بڑا افسوس ہوا کہا ای خواجہ عمرو حقیقت میں طلسم کشا کو بڑے بڑے انتظام کرنا پڑتے ہیں
ایک سر ہزار سودے ذرا بھی چوکیں لوح قبضے سے نکل جاوے خواجہ عمرو نے کہا اُس کا خدا
حافظ ہے یہ تو ملکہ کو ثابت ہوا کہ خواجہ عمرو پروین پہ مائل ہوے کنیزوں نے جو اصلی صورت
پر خواجہ کے پھبتیاں کہیں خواجہ رنگ روغن عیاری کا لگا کر ایک خوش رو گویے کی شکل بنے
چالیس پچاس کنیزیں گرد تخت پر ملکہ خورشید روشن جمال ایک جانب پروین صبا رفتار
خواجہ تانیں مار رہے ہیں احسنت وآفرین کی صدا بلند پروین بھی گانے میں شریک ہو جاتی
ہے کمال یہ خواجہ عمرو کے پروین کو بھی توجہ ہوئی یہ مختصر سا جلسہ بڑے لطف سے آراستہ
ہو گئی مرتبہ ملکہ خورشید روشن جمال نے یہ کہا کہ اس دیو کے قتل کی خبر ہمارے والد نامدار کو
بھی ہو جانا ضرور ہے صنوبر وزیرزادی نے عرض کی حضور وہ ہمہ دان ہمہ گیر حکیم طلسم ہوشربا صاحب
تدبیر خود اس حال سے آگاہ ہوے ہونگے جسدن سے طلسم کشا کا یہاں داخلہ ہوا آٹھ پہر ملاحظہ لوح
میں مصروف رہتے ہیں یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی سانحہ گذرے اور حکیم صاحب کو خبر نہو جملہ علم میں
طاق ہیں تمام کامل عاقل یادگار حکیمان اشراقین صاحب علم ویقین صنوبر تعریفیں حکیم صاحب
کی کر رہی ہے ملکہ خاموش بیٹھی ہیں خواجہ عمرو تدبیریں سینے کی کر رہے ہیں ملکہ خورشید روشن
جمال نے موتیوں کے مالے دیے کشتیاں جواہرات کی مرحمت کیں یکایک پہلوے باغ سے
نعرہ ہوا منم متواج جادو ملکہ خورشید روشن جمال تمنے غضب کیا اپنے گھر میں دشمن ساحران
کو جگہ دی تمام طلسم میں مشہور تھا کہ حکیم روشن رای اہالیان طلسم ہوشربا کے بڑے
دوست ہیں اپنا گنبد دیرینہ ظاہر کیا کچھ خوف نہ آیا یہ کہکر طبقے کا طبقہ زمین کا متواج نے
اُٹھا لیا اور لیکر برو سے ہوا چلا سحر بھی کر دیا کہ کنیزیں وخواجہ وملکہ بیہوش ہو گئیں طبقہ زمین کا

مؤاج لیے ہوئے جاتا ہی بقدرت پروردگار اسد نامدار نے گلنار جادو کو مارا اُس باغ سے نکلے ہین ساحر آکے گھیرتے ہین اسد اُنکو قتل کررہے ہین صدہا ساحرون کا لاشہ پھڑک رہا ہی اسد نامدار تیغ بکف کھڑا ہی کہ دیکھا آسمان پر ایک ساحر طبقہ ہاتھ پر رکھے ہوئے سناٹا بھرتا ہوا جاتا ہی اُس طبقے پہ ستارہ ہای سحری چمک رہے ہین بیچ مین ایک ماہرخسار گرد کنیزان گلعذار بس اسد نے بموجب حکم لوح کمان کیانی دوش سے اُتاری تین بجال کا تیر بحر کمان مین پیوست کرکے سینۂ پُرکینۂ مؤاج تاکا جیسے ہی وہ لہراکر قریب سر کے پہونچا بیسر کمان کا کڑکا مؤاج سہما مگر اب گوشۂ عافیت کب ملتا ہی تیر قضا سینے پر اُس نامرد کے پڑا تیر کھاکر چلایا مگر تیر سینے کو توڑکر پار گذرا طبقہ اُسکے ہاتھ سے چھوٹا بحرین جادو مؤاج کا افسر ایک نخل پر سے یہ معرکہ دیکھ رہا تھا جوش مار کر جھپٹا طبقے کو ہاتھ پر لیا اُس جلدی مین بلند ہوا اسد تیر ترکش سے نہ نکال سکے بحرین نعرہ کرکے نکل گیا اپنے باغ مین لاکر اُتارا اسد تو بموجب حکم لوح ایک جانب چلے مگر متردد رہے کہ یہ ساحر کسکو لیگیا بخوبی نگاہ ملکہ پر نہ پڑنے پائی اتنا تو ضرور ظاہر ہوا کہ کسی ہمارے دوست کو بحرین گرفتار کرکے لیگیا بحرین اُسی جوش و خروش مین اپنے باغ مین اِس طبقے کو لیکر آیا طبقہ زمین پر رکھا سحر کیا رنگ ور وغن چہرے سے عمرو کے اُڑ گیا ملکہ پر غصّہ کرنے لگا کہا ای دختر حکیم تو نے حقوق افراسیاب بُھلاے دشمنون کو اپنے گھر مین جگہ دی بڑی مراد اِس ساربان زادے سے تھی تمام طلسم مین اسنے غدر ڈالدیا ملکہ خورشید روشن جمال نے حجاب سے کچھ جواب نہ دیا خواجۂ عمرو بول اُٹھے فرمایا او بحرین کیون تیری شامتین آئی ہین تیری قضا قریب پہونچی جبتو تو نے ہمکو گرفتار کیا تو نے ہوش رُبا مین یہ ذکر نہین سُنا کہ خواجۂ عمرو جہان گرفتار ہوا اُسیر تباہی آئی لہذا تمھاری بھی قضا قریب ہی تو بدنصیب ہی سر پہ ہاتھ دھرکے روئیگا بہتر یہ ہی کہ ہماری اطاعت کر ملکہ عالم کے والد نامدار کے چلکر قدمون پر گر وہ طلسم کُشا سے خطا تیری معاف کرادینگے یہ سُنکر بحرین کو اور جوشش آیا ابل پڑا موج مین اُٹھا تلوار کھینچکر طرف خواجۂ عمرو کے چلا کہ او ساربان زادے مین تیرا فیصلہ کرلون تو جاکر حکیم صاحب کی مشکین باندھون اب مین حکیم صاحب کو زندہ نچھوڑونگا اب تک تو مشہور تھا کہ حکیم صاحب طلسم سامری پرست ہین اب حال کُھلا کہ طلسم کُشا کے مشتاق سے دعائین مانگتے تھے اور ملکہ یہ تو میری جان

جاتی ہی جب سہران سبکا لیجاؤنگا افراسیاب سے کہونگا دختر حکیم سے میری شادی کرو افراسیاب خوشی خوشی میری شادی کریگا یہ جو بحرین نے کہا ملکہ خورشید روشن جمال نے بیقرار ہوکر طرف آسمان کے دیکھا آواز دی ای بے نیاز مین نے اپنے کو ناموس جلیل مین داخل کیا یہ ذلیل مجھکو کلمات سخت کہتا ہی افسوس ہی کہ اسکو سزا نہوئی حکم ہو ملک الموت کو کہ میری قبض روح کرے اِن کلمات مہملات کے سننے کی قلب مین طاقت نہین ہی اس کنیز کو تو نے حکیم روشن رای کے صلب مین سے پیدا کیا اپنے نام پر شیدا کیا اس ہیچیا کو سزا دے کنیز کو عزت سے بچا دے کل اہالیان ہوش ربا نے میرے مقدمے مین لکھا ہے کہ یہ پہلونشین طلسم کشا ہوگی تمام معشوقان طلسم کشا اپنا سرتاج جانینگے تو ہی نے یہ مرتبہ عطا کیا بیقرار ہوکر ملکہ خورشید روشن جمال نے ایسے کلمات حسرت آمیز کہے خواجہ عمرو نے دیکھا کہ حکیم روشن رای ایک سنگ مرمر کی چوکی پر سوار چار نقش پایہ مین چوکی بندھے ہوئے چوکی اڑتی ہوئی آتی ہی کچھ نقوش ہاتھ مین کچھ اسماء الہی پڑھتے ہوئے آتے ہین او ہیچیا خبردار خواجہ عمرو کو قتل کرنے کا ارادہ نکرنا یہ کہکر آواز دی اقتلوا یا مریخ یہ کہکر ایک نقش نیر اعظم کی جانب دکھایا تلوارین برسنے لگین ہزارون ساحرون کے سر قلم ہوئے بحرین نے چاہا اڑ کے نکل جاؤن ایک تیغہ برق مثال سر پہ گرا بحرین کے دو ٹکڑے ہوئے عذاب الہی نے تمام ساحرون کو گھیرا جو جہان بھاگ کر پہونچا وہین تلوار گری سب ساحرون کے سر قلم ہوئے ہزارون خوف سے بیدم ہوئے نقش کا عکس جو پڑا مرنے سے بحرین کے خواجہ عمرو چھوٹے اس مجمع سے الگ ہوئے بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام مُن بحرین جادو ریو حکیم صاحب نے آکر اپنی دختر بلند اختر کو تخت پر سوار کر لیا اور پکار کر یہ کلمہ کہا کہ خواجہ عمرو سلامت اب آپ اپنے لشکر مین جائیے افراسیاب قیامتین برپا کر رہا ہی طلسم کشا بھی فوراً پہونچیگا افراسیاب نے بہت سے سردار قتل کیے اب اُسنے جلادی پر کمر باندھی ہی یہ فرماکر بیٹی کو تو اپنی لیگئے خواجہ عمرو بدحواس ہوکر طرف لشکر کے بھاگے لشکر مین آکر یہ معرکہ دیکھا کہ افراسیاب با فوج قاہرہ مقابلے مین اُترا ہوا ہی وزر طبل جنگی بجوا کر میدان مین آتا ہی دس پانچ ساحرونکو قتل کرکے چلا جاتا ہی وہ گنبد جو بنا ہی وہ ذات طلسم کشا کی حفاظت کے لیے قرار دیا ہے کہ جب طلسم کشا آجائیگا گنبد مین چلا جاؤنگا یا شاید اپنی شبیہ کو اٹھا لانا ہوگا حال اسکا مفصل تحریر

کیا جائیگا لاچین وغیرہ کو کچھ نہین مانتا خواجۂ عمرو تو یہ معرکۂ عظیم دیکھکر گھبرائے سرباب عیاری افراسیاب نے یہ کیا ہی شب کو بارگاہ مین رہتا ہی گرد آگ روشن رہتی ہی دروازے پر اژدہے بیٹھال دیے ہین- عیّار کا جانا دشوار ہے رات بھر خواجۂ عمرو کوشش کرتا ہی تا بہ افراسیاب رسائی ناممکن آج صبح بڑے قہر و غضب مین طبل جنگی بجوا کر آیا سردارون کو للکار رہا ہی جو نکلا اسکے ہاتھ سے مارا گیا اسد نامدار قباد و شہریار سے رخصت ہو کر ایک باغ مین پہونچے دو ساحر ہلال و مہال وہان نگہبان تھے اُنھون نے بڑے بڑے سحر کیے اسد غازی نے بموجب حکم لوح ایک کو تیر سے مارا ایک کو چیر کر پھینک دیا ایک قصر مین قفل لگا ہوا تھا اُسکو بتائید لوح کھولا ایک تاجدار مع بارہ سو جوانون کے اُسمین قید تھا اسد غازی نے اسکی قید دور کر کے نام پوچھا اُس تاجدار نے عرض کی لوح طلسمی حضور کے پاس موجود ہی اُسمین غلام کا نام بھی درج ہوگا دوست و دشمن کا خیال بھی واجب و لازم ہی اسد غازی نے لوح کو دیکھا لکھا ہی مہران تاجدار خیر خواہ شہنشاہ لاچین نامدار اُسکے کہنے پر عمل کرو اسد غازی نے مہران تاجدار کو رہا کیا مہران اسد غازی کو لیکر ایک قصر معقول مین آیا ایک صندوق کھولکر ایک کتاب اور ایک آئینہ اسد نامدار کو دیا کہا اے شہریار آئینہ کا عکس ڈالیے کتاب کو ملاحظہ فرمایئے آپ کے لشکر کا حال آئینہ ہوگا یقین ہی افراسیاب بدعت کر رہا ہو پچاس برس اُسنے سلطنت طلسم ہوشربا کی خدا اُسکو حضور کے ہاتھ سے قتل کرائے ہزارون شعبدے دکھائیگا مشکل سامنے تیغۂ نور افشانی کے آئیگا بلکہ کوشش قتل افراسیاب ذات پر خواجۂ عمرو کے موقوف ہی کسی غفلت مین البتہ اُسپر دست اندازی ہوگی ہوشیار مین قتل افراسیاب غیر ممکن اسد غازی تو حال لشکر کے مشتاق تھے اُس کتاب کو ملاحظہ فرمایا آئینہ سامنے رکھہ لیا دیکھا افراسیاب میدان کارزار مین ہی کئی ساحر انکو قتل کر چکا ہی اسوقت بھی للکار رہا ہی پر اسد ملازمین لاچین دردمند اسد غازی گھبرائے مہران تاجدار نے عرض کی حضور پہونچ سکتے ہین لوح کو ملاحظہ فرمایئے بموجب ہدایت لوح کام کیجیے اسد غازی نے لوح کو ملاحظہ کیا تھا لکھا تھا یہ اسم حاشیہ لوح کا ورد زبان کرو ایک طاؤس بلند پرواز پیدا ہوگا اُسپر سوار ہو کے جاؤ چشم زدن مین پہونچو گے یہ طلسم ہوشربا ہی ہر ایک شعبدہ یہانکا ہوشربا ہی اسد غازی نے بہ تعجیل اسم حاشیۂ لوح ورد زبان کیا طاؤس اُڑتا ہوا آیا اسد غازی یہ کہکر اُسپر سوار ہو کے

کہ ای طاؤس طلسمی جلد مجھکو میرے لشکر مین پہونچا طاؤس مثل عنقای بلند پرواز بلند ہوا یہان اہالیان
لشکر بیتاب ہو رہے ہین جب کوئی سردار نہ نکلا اور افراسیاب نے للکارا کئی مرتبہ ملکہ مؤاج قطرہ زن
دختر شہنشاہ نیلم بصد شوکت وحشم میدان مین نکلی مہ جبین سے رخصت ہوئی مہ جبین رونے
لگین کہا ای ملکہ مؤاج اگر خدا نخواستہ تمپر کوئی اُفتاد پڑی مین طلسم کشا کو کیا جواب دونگی
مؤاج نے کہا حضور لاف وگزاف افراسیاب نہین سُنا جاتا ہر چند سب نے روکا مؤاج سم
کرتی ہوئی بصد جوش وخروش افراسیاب پر جا پڑی پہونچتے پہونچتے ایک دو ہتھڑ مارا برابرے
پانون کے افراسیاب کے زمین شق ہوئی ایک چشمۂ آب ظاہر ہوا ایک نہنگ نے نکلکر افراسیاب
پر حملہ کیا افراسیاب زمین پر گرا نہنگ نے زرہ نوچ کر افراسیاب کی پھینک دینا افراسیاب نے
گرتے گرتے یا ساحری کہکر اپنے کو سنبھالا نہنگ کو چیر کر پھینک دیا مؤاج پر جا پڑا مؤاج نے
دو چار سحر ایسے کیے تلوار خنجر برسے افراسیاب زخمی ہوا افراسیاب نے زخمی ہو کر خون چلو مین
لیا مؤاج پر پھینک مارا یہ معلوم ہوا کہ تودۂ بارود مین کسی نے آگ ڈال دی مؤاج قطرہ زن
جلنے لگی ہان بہن کہکر طاؤس پریچہرہ پر جا پڑی افراسیاب نے اُسی گرمی مین ہاتھ مارا طاؤس
پریچہرہ بھی قتل ہوئی دونون معشوقان طلسم کشا تھین لاشے دونونکے میدان کارزار مین
تڑپے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ دو ستارے یا چاند کے ٹکڑے زمین پر تڑپ رہے ہین آندھی
سیاہ اُٹھی تمام سرداران لشکر چاہتے ہین افراسیاب پر جا پڑین افراسیاب اُن دونون کو مار کر
مبارز طلبی کر رہا ہی ملکہ بلقیس و لاچین دونون بیشتر زخمی ہو چکے ہین اب زن وشوہر کو تاب
نرہی ملکہ بلقیس تخت سے کودین چاہا میدان مین جاؤن مہرخ وبہار نے ہاتھ تھام لیا
کہا اے ملکہ عالم افراسیاب جوش وخروش مین آج لڑ رہا ہی ہم آج میدان مین آپکو نجانے دینگے
ہم سب ملکر بلوہ کرینگے مرگ انبوہ جشنے دارد اُسوقت لشکر مین ایک غریو ہی لاچین و بلقیس
کو سب روک رہے ہین یہ زن وشوہر بگڑے ہوے ہین افراسیاب نعرے کر رہا ہی اودمہ جبین
بھیج کسیکو بادشاہ بنکر بیٹھی ہی خود میدان مین نہین آتی ادھر تو مؤاج وطاؤس پریچہرہ کا مرنا کلمات
بدعت افراسیاب اہل اسلام نے بیقرار ہو کر دعا کی آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا سب نے اسد نامدار
طاؤس پر سوار لوح طلسمی گلے مین نیزہ ہاتھ مین تیغہ نور افشانی قبضہ مین طاؤس مثل طائر خیال آسمان سے

ہوا پر بازی کرتا ادھر اُدھر پھرتا اپنی تیزیان دکھاتا شمشیر آبدار چمکاتا نیزے کو جنبانی دیتا
بازوؤن پر خم ٹھوکتا ہوا آکر پہونچا میدان مین جو لاشہ ہاے مؔواج و پر بچہرہ دیکھے آنکھون کے نیچے
اندھیرا آگیا نعرہ کر کے افراسیاب پر جا پڑے او نامرد کیا ان عورتون پر دست اندازی کی اس تعجیل
مین اسد نامدار افراسیاب پر آئے افراسیاب کو بھاگنے کی مہلت نہ ملی تیغہ نور افشانی چمکا کر
افراسیاب کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا صاحب عجائب و غرائب ہے سنبھلکر ہاتھ مارا اسد
غازی نے تیغہ نور افشانی پر روکا سر کو بچا کر کمر پر ہاتھ مارا افراسیاب کے دو ٹکڑے ہوے حیرت
جادو نے لشکر کو اشارہ کیا تمام لشکر اسد نامدار پر آ پڑا ایک عیّار اور زمین سے پیدا ہوا وہ عیّار
لاشۂ افراسیاب اُٹھا کر لیگیا حیرت جادو لڑ رہی ہی جملہ سردار جا پڑے حیرت کو شکست دی
حیرت نہ ہٹتی تھی صرصر و صبا رفتار دوڑی دوڑی پھرتی ہین طرف سے پہاڑ کے گرد عظیم بلند
ہوئی ایک لشکر کلان پہلوے کوہ مین اُترا صرصر نے دیکھا افراسیاب جادو مرکب پرند پر سوار
سات لاکھ فوج سے آکر پہونچا صرصر سے کہا جاکر حیرت کو منع کر طبل بازگشت بجوا کر پلٹ آئے مجھکو
کون مار سکتا ہی بھٹکا بھٹکا کے اسد کو مار ڈالونگا ضرغام وغیرہ نے بھی اسد غازی کو خبر دی
کہ اے شہریار آپنے کسکو مارا وہ افراسیاب نقلی تھا افراسیاب اسنہ کوہ مین فروکش ہی لاف
و گزاف کر رہا ہی حیرت جادو یہ خبر فرحت اثر سنکر طبل بازگشت بجوا کر پلٹ گئی اہل اسلام اسد
نامدار کو ساتھ لیکر پلٹے داخل لشکر ہوے لاچین نے قدمبوسی کر کے عرض کی اے شہریار مہران
تاجدار ملازم قدیم غلام کار رہا ہوا ہرکارون نے مجھکو خبر دی وہ توکل آکر پہونچیگا حضور آپ طرف
باغ گلگون کے تشریف لیجائین بعد اِسکے گنبد کی فکر کیجائیگی مگر براے خدا بدون ملاحظہ لوح
قدم نہ رکھیے گا جو سانحہ پیش آئے اُسکو عجائب و غرائب طلسمی تصوّر فرمائیگا حکیم روشن راے
یادگار حکمایان اشراقین سے ہین اُنکے شعبدہ لنسے بھی بچیے گا صرف اپنی دختر کی عزت افزائی
چاہتے ہین اسیطرح لاچین نے سمجھایا اسد غازی اس معلوبہ مین زخمی بھی تھے زخم درزی نکرائی
اُسیوقت مسلح ہوے سبسے کہا خدا حافظ لوح ہمکو خبر دیتی ہی کہ باغ گلگون مین داخلہ کرنا واجب
و لازم ہی انشاء اللہ جو کچھ ظہور ہوگا آپ لوگونکو اطلاع دینگے ابکی تو افراسیاب غضب کر گیا
شعبدہ کر کے اپنے کو بچا لیا شہنشاہ لاچین نے کہا اے شہریار اس طلسم ہوش رُبا مین ایسے ایسے

تحفہ جات تھے کہ جنکی سبب سے سامری و جمشید نے دعوے خدائی کیا جملہ اہالیان مذاہب آگر
حیران ہوتے تھے آپ عنایت پروردگار سے ایسے صاحب اقبال ہین کہ اسی طلسم کے رازدار آپکے
شریک ہوے اِس وجہ سے سب انتظام ٹھیک ہوے افراسیاب اپنے کو خوب خوب بچائیگا اور
ہمشبیہ بنا رکھی ہین اُنکو قتل کرائیگا لیکن اِس سے بھی مراد حاصل ہوتی ہی قوت سحر گھٹتی جاتی ہی آپ
اِس مرحلے سے واپس آئین تو خواجہ عمرو سے رجوع کرین تحقیقات کیجائے یہ گنبد مین جو
افراسیاب نے حربہ ہاے سحر لٹکائے ہین جو کوئی اُنکے سایہ مین جاتا ہی وہین حربے تڑپ تڑپ کے گرتے
ہین لاکھون بندگان خدا کام آتے ہم لوگون کا سحر بھی وہان کام نہین کرتا شب کو اسد نامدار نے بالا
سب مصاحبون کو سمجھا کر سمت باغ گلگون چلے لشکر مین سب غم مؤاج و طاؤس ہین سیاہ پوش ہین
لاچین نے اِنھین بھی سبکو سمجھایا کہ صاحبو یہ تو لڑائی ہی ہر وقت ہتھیلی پر سر رکھتے ہین افراسیاب
سے مقابلہ کرنے مین موت کا مزا چکھتے ہین اِن شاہزادیون کا انجام بخیر ہوا ایسے نمکحرام کے ہاتھ سے
قتل ہوئین لڑائی سے منھہ نہین پھیرا مردانہ وار جان دی بروقت رخصت اسد غازی کا بھی رومال
تر ہوا گھوڑے کو اُڑا کر چلے شب تیرہ و تار مین لوح مثل ستارۂ سحری چمک رہی ہی ہر مقام پر رہبری
کرتی ہی جب اسد غازی نے اُٹھا کر دیکھا لوح نے نشان دیا اُسی نشان پر رات بھر چلے آئے
صبح کو قریب ایک گنبد کے پہونچے سر گنبد پر ہزارہا طائران خوش الحان زمزمہ سرائی کر رہے تھے
اسد کو دیکھکر آوازین دینے لگے اے ساکنان باغ گلگون جلد آگر خبر لو طلسم کشا آپہونچا
ایک طائر اُن مین سے زیادہ بلند ہوا بیقرار ہو کر آواز دی اے زاغ سیاہ چشم اپنی خبر لے طلسم کشا
کی فکر واجب و لازم ہی یہ جو اُس طائر نے آواز دی ہزارہا زاغان سیاہ گوشۂ صحرا سے کائون
کائون کرتے ہوے آکر اسد غازی پر گرے غلغلے مار کر انسان بنے حربہ ہاے تیر و تفنگ
ہاتھہ مین سحر بھی کرتے ہین نیزہ و تیر و تبر بھی چل رہے ہین دو پہر کامل اسد نامدار اُن جادوگرون
سے لڑا زمین پر سیکڑا لاشہ بنایا کلائیون پر ورم آگیا اپنے نزدیک ہزارہا ساحر قتل کیے لاشہ ایک
کا بھی نہین معلوم ہوتا یقین ہوا کہ لڑتے لڑتے آپ گر پڑونگا ساحر بلوہ کر کے گرفتار کرینگے
کہ آسمان پر برق چمکی اسد نامدار نے ملکہ عجائب جادو کو دیکھا کہ بال چہرے پر کھلے ہوے
رنجیدہ و کبیدہ آوازدیتی ہین اے شیر بیشۂ جرأت اے نہنگ دریاے سخاوت اگر سو برس لڑے گا

توکیا ہوگا لوح کو ملاحظہ کرو اُسکے احکام کے کاربند ہو یہ مقام زاغ سیاہ چشم ہی یہ کہکر ملکہ عجائب آسمان
مین غائب ہوئین کچھ طائر بلند ہوکر طرف عجائب کے چلے تھے اُنکو نہ پایا اسد غازی نے جو مہلت پائی
مہرے کا عکس ڈالا لوح مین حرف ظاہر ہوے تحریر تھا کہ ای طلسم کشا جب قریب گنبد گلگون
پہونچا طائران بلند پرواز کو غل مچانے کی مہلت ندینا اگر ساحر آکر گھیرین اُنسے لڑنا بیکار ہی سر گنبد پر
ایک زاغ کلان مثل بخت کافران انتہا کا سیاہ ہی مگر سینہ پر اُسکے ایک خال سپید ہی اُسکے قتل ہونے کا
بھید ہی ای طلسم کشا اگر تو تیر انداز بے مثل ہی اور خال سینہ پر تیر پہونچا تو وہ مارا گیا اگر تیر نے خطا کی خال
سے تل بھر کا بھی فرق ہوا تیر پلٹ کر تمھارے سینہ پر پڑیگا یقین ہے صدمہ کا ل پہونچے اسد غازی
نے الامان کہکر کمان کیانی دوش سے اُتاری بوٹا زاغ سیاہ کا تاکا دُعا کی کہ ای قضا و قدر اگر
تیرا حکم ہو تو البتہ تیر اُس خال پر پہونچے ادھر سیسر کہ کا زاغ نے پرواز کی مگر تیر بعنایت پروردگار
خال سفید پر جاکر پڑا پُشت کو توڑ کر پار گذرا بجاے خون شعلہ ہاے آتش جسم سے نکلے تمام ساحر
جلنے لگے نخل بھی جلے گنبد گرا تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا بعد عرصہ دراز آواز آئی کُشتی مرا نام من زاغ سیاہ
چشم بود اب روشنی ہوئی دیکھا ایک باغ بہشت آئین قصر متعدد ایک قصر سے کراہنے کی آواز آتی ہی
اسد غازی نے اُس قصر کو کھولا دیکھا ایک جوان خوش رو خوش خو مسلسل و مطوق چت پڑا ہی سینے
پر ایک سنگ کلان رکھا ہی اُسکے صدمہ سے آہ آہ کر رہا ہے اسد غازی کا دل بیقرار ہو گیا سنگ
سینے سے اُس جوان کے اُٹھایا لوح کا عکس پڑتے ہی قید جسم سے اُسکے دور ہوئی اُٹھتے ہی
قدموں سے لپٹ گیا کہا ای شہریار خدا آپکو مظفر و منصور کرے غلام مصاحب لاچین ہی گلگون
تاجدار میرا نام ہی یہ ملعونہ زاغ سیاہ چشم جادو میرے اوپر عاشق تھی ای شہریار روز گرفتاری شہنشاہ
لاچین کُل طلسم ہوشربا مین غدر رہا ملازمان افراسیاب نے جس کو جہان پایا قید کیا یا قتل کیا
اس ملعونہ نے کینۂ دیرینہ ظاہر کرکے مجھکو قید کر لیا روز طالب وصل ہوتی تھی شب گذشتہ
آپکا نام لیکر روتی تھی کہتی تھی ای گلگون تاجدار افسوس مین نے اپنی زندگی تیری ساتھ
ضائع کی ثمر مراد حاصل نہوا طلسم کشا امروز فردا مین آیا چاہتا ہے تم لوگون کو تو بڑی خوشی ہوگی
لیکن تجھکو وہ صدمہ دون کہ تڑپ کر مرجاے وہ سنگدل یہ پتھر سینے پر رکھکر چلی گئی حضور اپنی
زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائین کہ ہمارے شہنشاہ لاچین اور زوجہ اُنکی بخیر و عافیت ہین

آپ کے بزرگان دین نے ہمکو خواب مین بشارت دی کہ گلگون نہ گھبرانا طلسم کُشا آیا چاہتا ہی وقت قتل افراسیاب قریب آیا تم سب کی عملداری ہوگی ساحری پرستون کو بیقراری ہوگی یہ باغ و قصر خاص غلام کا ہی اس ملعونہ نے یہ بدعت کی مجھکو بھی قید کیا باغ و مکان پر قبضہ کرلیا ہم سب نمکخواران شہنشاہ سابق ہین یہ کہکر گلگون تاجدار نکلا جا بجا ملازم اُسکے قید تھے بارہ سو جوان رہا کیے سامان دعوت اسد غازی مہیا کیا ایک چھپر کھٹ عمدہ واسطے اسد نامدار کے آراستہ کیا بروقت برخاست عرض کی کہ اگر شب کو کوئی سانحہ درپیش ہو بدون اطلاع غلام کسیطرف جانے کا ارادہ نہ کیجیے گا از روے قاعدے کے ایک جلبہ بزرگ آپ کی نگاہ سے گذریگا اور بزرگ ہمارے ہمکو خبر دیگئے تھے غلام یہان کا رازدار ہے اگر بدون اطلاع غلام کے کسیطرف قصد ہوگا آپ صاحب لوح ہین کوئی آپکا کیا کرسکتا ہی آوارگی پریشانی ضرور ہوگی یہ کہکر گلگون رخصت ہوا اپنے محل مین گیا اسد نامدار یاد مین ملکہ خورشید روشن جمال کے تڑپ رہے ہین اور اشعار عاشقانہ زبان پر جاری ہین غزل موافق مضمون مقام ہذا مصنفہٗ تراب

عجب طرح کا یہ مخمصہ ہے حصول کیونکر ہو کار اپنا — نجانے پاتے ہین اُس تلک ہم نہ زندگی کا قرار اپنا
اُٹھا نہ در سے تو یار ہمکو اسی توقع سی ہم پڑے ہین — کہ بعد مردن گلی مین تیرے اُڑا کریگا غبار اپنا
تجھے ہی لازم کہ اب رحم کر غریب بیکس و بینوا ہون — کہ تیرے خاطر ہین چھوڑ آیا ہزار منزل دیار اپنا
نجانے دیتا کسیطرف کو نکلکے جاؤن مین کسطرف کو — نہ باغبان ہی شفیق اپنا نہ گل ہی اپنا نہ خار اپنا
نصیب پھوٹے یہان تلک ہین تراب جنکو لگا یا دل سے — ہزار سر کو زمین پہ پٹکا ہوا نہ ہرگز وہ یار اپنا

القصّہ دل مضطر کو اضطراب چشم گریان بخواب جب نیند نہ آئی اسد غازی گھبرا کر اُٹھ بیٹھے بام قصر پر ٹہلنے لگے صحرا سے ایک آواز دردناک آئی کہ ای فلک کجرفتار و ای گردون غدّار کہانتک کجروی دکھائیگا اب تو کشاکش نہین اُٹھتی صاف ظاہر ہے کہ کوئی ہجران دیدہ آفت کشیدہ یاد مین اپنے معشوق کے رو رہا ہی یہ خود مبتلاے آفت شب ہجر کی مصیبت اُٹھائے ہوے تاب نہ آئی کمند مار کر قصر سے اُترے صحرا مین آکر زیر نخل ایک جوان خوش رو کو دیکھا گرد مین اٹا ہوا گریبان پھٹا ہوا عاشق مزاج ایک تصویر ہاتھ مین سوز و گداز بات بات مین تصویر دیکھ دیکھکر بیقراری کر رہا ہی کبھی اُٹھتا ہی کبھی بیٹھتا ہی بصد بیقراری و آہ و زاری یہ اشعار عشق آمیز پڑھ رہا ہی اشعار

جان تک مانگی تو اُس سے نہیں انکار مجھے
اپنے سایہ مین سولا کر تری دیوار مجھے
کرچکی فیصلہ بازو کی نزاکت میرا
ہون وہ بیہوش کہ سب کہتے ہین ہشیار مجھے
تو وہ یوسف ہی کہ یوسف کی تمنا یہ ہی
اور دکھلائیگی کیا حسرت دیدار مجھے
آج واعظ سر منبر سے گرا خوب ہوا
گلشن دہر سے جانا تھا سبکبار مجھے

ایک تو دوست ملا ہی غم دلدار مجھے
پردے مین تری ادا ، ٹونکے قضا نے ای شوخ
لائیے ہاتھ سے دید یجیے تلوار مجھے
نوک مژگان پہ یہ آرام ملا ہی دل کو
بیچ لین راہ مین اپنی سر بازار مجھے
دست و پا چشم و زبان کیون یہ عطا فرمائے
اور ناحق کا بنائے وہ گنہگار مجھے

قصر فردوس مین راحت سے نہ رہنے دیگی
تنگل کھلا کے کیا جان سے بیزار مجھے
ہون وہ دیوانہ کہ مشہور ہون دانائے جہان
نیند کہتی ہی کہ آتی ہی سر دار مجھے
آفت حسن دکھا کر بھی نہ نکلی دل سے
عشق دیگر تجھے کرنا تھا جو بیکار مجھے
گل تو کیا بو کا بھی ممنون نہ ہو اہن ئے جلال

اسد غازی نے کہ خود ہجران دیدہ و آفت کشیدہ ہی یہ الفاظ حسرت انگیز سنکر دل تھام لیا قریب آکر فرمایا ای یار وفادار یہ معرکہ کیا ہی اپنا حال زار ہم سے بیان کرو اُس جوان نے بہ نگاہ حسرت طرف اسد غازی کے دیکھا کہا ای مونس تنہائی اے باعث صبر و شکیبائی تیرے کلام فصاحت انجام سے بوی محبت آتی ہے پہلے اپنا نام نامی اسم گرامی فرمایئے پھر مین اپنا حال مصیبت مآل بیان کرون اسد غازی نے فرمایا بھائی سارا طلسم ہوش رُبا ہمکو پہچانتا ہی نام میرا اسد غازی فتاح طلسم ہوش رُبا ہی باغ گلگون کے قصر مین بیٹھا تھا کہ تمھاری صدائے دردناک کان مین پہونچی بیتاب ہوکے چلا آیا یہ سُنتے ہی اُس جوان نے دامن اسد غازی کا تھام لیا کہا ای یاور غریبان ای دادرس بیکسان مین تو آپ کی تلاش مین تھا شکر ہے کہ آج خدمت سی مشرف ہوا اِس حقیر پُر تقصیر کو بہرام یکہ تاز کہتے ہین میری معشوقہ ملکہ سرو سیمبر کو فولادارہ کش فراق بہ جبر لے گیا اُس معشوق باوفا نے وصل اُسکا قبول نہین کیا اُس صیاد صاحب بیداد نے اُس عندلیب چمن زیبائی کو قفس آہن مین قید کیا ہی مین نے جب جاکر مقابلہ کیا ہاتھ سے فولادارہ کش کے زخمی ہوا ہمت نے یاری نہ کی مجبور ہوکر اِس صحرا مین آبیٹھا دوست و مونس و غمگسار اِس غربت مین جدا ہوے کسی نے ساتھ نہ دیا دل بھی دشمن ہوگیا جاکر دام گیسو مین پھنسا صاف ثابت ہی کہ نکل نہین سکتا تڑپ تڑپ کر اِسی مقام پر مرجاؤنگا اسد غازی نے بہرام یکہ تاز کا سر سینے سے لگالیا فرمایا ای برادر ہم چل کر اُس ملعون سے مقابلہ کرینگے دامن سے اشک پاک کیے تسکین دی وہان گلگون تاجدار بوقت سحر بیدار ہوا جب اسد غازی کو خوابگاہ مین نپایا تلاش کرتا ہوا

صحرا مین آیا دیکھا ایک جوان کی دلدہی کر رہے ہین کہا ای شہریار سب ساتھ والے میرے گھبرا رہے
ہین مین آگاہ تھا کہ شب خیر و عافیت سے نہ گذرے گی بسم اللہ قلعہ فولاد حصار کو کوچ کیجیے سب
خدمتگذار حاضر ہین اسد غازی نے بہرام یکّہ تاز کو نہلایا لباس فاخرہ پہنایا پُشت مرکب پر
سوار کیا گلگون تاجدار کو تخت پر بٹھایا آپ بعہدۂ سپہ سالاری طرف قلعہ فولاد حصار کے کوچ
کیا فولاد دائرہ کش کو خبر پہونچی کہ بہرام یکّہ تاز طلسم گُشا کو ساتھ لیکر آتا ہی خوش ہو گیا
کہا دیکھو صاحبو افراسیاب بڑا صاحبِ اقبال ہی میرا قصد تھا کہ مین جا کر طلسم گُشا سے مقابلہ
کرون سفر کی تکلیف سے بچا خود شکار میرے پاس آتا ہی ساٹھ ہزار فوج لے کر قلعہ سے باہر
آیا ہی یہان گلگون تاجدار اسد نامدار کے ہمراہ لشکر مقابلے مین اُترا شب کو فولاد دائرہ
کش نے طبل جنگی بجوایا اسد غازی نے بھی نوازش طبل کو حکم دیا گلگون نے کہا ای شہریار
خدا افضل کرے آپ اِس جلاّد پر غالب ہون جسوقت آپ نے مجھکو آ کے رہا کیا تھا مین حیران
تھا کہ قلعۂ فولاد حصار مین آپکو کیونکر پہونچاؤن یہ قلعہ بھی حکیم روشن رائے کے بزرگون کا
بنایا ہوا ہے ایک قصر عالی آراستہ کیا ہی اُسکا قصر مرات نام رکھا ہے اِس قصر مرات مین
حضور کا داخلہ ہو گا بہت ہوشیاری سے وہ شب بسر کرنا ہو گی حکیم روشن رائے آپکے واسطے
درپی آزار نہین ہین آپ عاشق جمال بمثال خورشید روشن جمال ہین اِس قصر مرات
مین یہ مقدمہ ضرور آئینہ ہو گا کہ سب معشوقون سے آپکی ملکہ خورشید روشن جمال کا مرتبہ
زیادہ ہی حضور کو احتیاط واجب و لازم ہو گی ساری رات اِسی چرچے مین بسر ہوئی بوقت
سحر سکندر مہر درخشان آئینہ آفتاب ہاتھ مین لیکر قصر نیلی پر برآمد ہوا روشنی ظاہر ہوئی تمام حال
دنیا کا آئینہ ہوا اسد نامدار بیدار ہوے نماز سحر سے فراغت حاصل کر کے میدان کارزار مین
آئے اُدھر سے فولاد دائرہ کش کرگدن مست پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا گینڈے کو اُڑاتا ہوا
بڑے زور شور سے میدان کارزار مین آیا آواز دی طلسم گُشا کہان ہے میرے رقیب کو
ساتھ لے کر آیا ہی ثابت ہوا کہ قضا اُسکی دامنگیر ہے اُسکے قتل کی یہی تدبیر ہی کہ مجھ ایسے پہلوان
کے مقابلہ مین آیا میدان کارزار مین آئے تو احوال معلوم ہو رفیقان گلگون نے قصد کیا
کہ ہم میدان کارزار مین جائین اسد غازی نے سبکو روکا مرکب بادرفتار کو اُڑایا سامنے

فولاد اژدہ کش کے پہونچا فولاد نے جو جال ہیتال طلسم کشا کا دیکھا مثل آئینہ غرق دریاے حیرت ہوا کہا ای طلسم کشا سارے طلسم ہوشربا کو درہم وبرہم کیا بہرام یکہ تاز کے معین بنکر آئے ہو میری اُس معشوقہ پر جان جاتی ہی اسد غازی نے فرمایا او بیحیا تجھکو خوف خدا نہ آیا پرائی معشوقہ پر بہ جبر قبضہ کیا بس اب مصروف کارزار ہو یا وہ گوئی موقوف کر فولاد اژدہ کش نے نیزہ مارا اسد نامدار نے چند طعنون مین ہوائی کیا فولاد اژدہ کش دیو کا حربہ باندھتا ہی اژدہ پشت نہنگ کا وار کیا اسد غازی نے اژدے پر ہاتھ تلوار کا مارا اژدہ بھی عاری ہوا دانت نکال دیے دو ٹکڑے ہو کر گرا فولاد نے قبضہ جو ہاتھ مین باقی رہا غصے مین پھینک مارا اسد غازی نے پہلو تہی کر کے خالی دیا تیغۂ نور افشانی کو جمکا کر ہاتھ مارا تیغہ برق تاب قوت وطاقت مین اسد غازی انتخاب چمک کر گرا فولاد اژدہ کش کے خرمن حیات کو جلا دیا مع گینڈے چار ٹکڑے ہوے فوج مین فولاد کے غریو بلند ہوا تمام اسکے رفقا آپڑے بہرام یکہ تاز پہونچا گلگون تاجدار نے اپنی فوج کو اشارہ کیا فوج بے سردار گھڑی دو گھڑی لڑی افسرون نے جو شمشیر زنی اسد نامدار کی دیکھی کر افسرونکو تاک تاک کے مارا صفونکو درہم وبرہم کر دیا علمون نے بال کھول دیے ملکہ دامن پھیلاے پناہ مانگتی تھی ہر سمت سے صدا ے الامان بلند ہوئی سردارون نے بڑھ کر اطاعت کی عرض کی ای شہریار ہم دل وجان سے براے اطاعت حاضر ہین اسد غازی نے تلوار روک لی اسد نامدار کو بڑی خوشی تھی بہرام یکہ تاز کو ہمراہ لے کر داخل قلعۂ فولاد حصار ہوے ملکہ سرو سیمبر ایک قفس مین قید تھی اُسکو رہا کیا حکم ہوا ای گلگون تاجدار بہرام یکہ تاز ہمارا سردار ہی تم طرف ملکہ کے ہو کر سامان شادی مہیا کرو گلگون نے اُسیوقت ترنج خوشبوئی سینے پر بہرام یکہ تاز کے لگایا بڑی دھوم سے مانجھا بھیجا اسد غازی نے نوشاہ کو تخت پر بٹھایا بڑی دھوم سے شادی کی شب عروسی خود عقد پڑھا بہرام یکہ تاز خوشی خوشی حجلۂ عروسی مین داخل ہوا گلگون تاجدار نے عرض کی اس شب کو حضور قصر مرأت مین داخلہ کرین بعد ملاحظۂ قصر مرأت کیا عجب ہی کل حکیم صاحب بھی سرفراز فرمائین مگر آپ ومصدم پابند احکام لوح رہیے گا ہر چند کہ اس قلعہ مین کوئی آپ کا دشمن نہین ہی مگر احکام طلسمی مین ذرا بھی فرق آئیگا تو حضور کو سرگردانی ہوگی اسد نامدار نے گلگون تاجدار کی ہدایت سے قصر

مرآت مین داخلہ کیا دیکھا دوہرے درجے کا مکان بنا ہوا ہی گلگون نے اسد غازی کو دیوار کے اس پار بٹھایا چند اُسمین روزن تھے قصر دوسرا نہایت آراستہ وپیراستہ ہی گلگون نے کہا غلام تو رخصت ہوتا ہی حضور بنگاہ لطف جلسۂ قصر مرآت ملاحظہ فرمائین جہانتک منضبط ہوسکے کسی مقدمے مین دخل نہ دیجیے گا جو قصد کیجیے لوح کو ملاحظہ فرمائیے کوئی امر خلاف لوح ہونے پاے یہ کہکر گلگون رخصت ہوا اسد نامدار نے اشتیاق جلسۂ قصر مرآت مین روزن دیوار مین آنکھین لگا دین ناظرین والا مقام سے مصنّف عرض پرداز ہی کہ اس جلسۂ قصر مرآت کو براہ مہربانی لفظاً لفظاً ملاحظہ فرمائین چونکہ حکیم روشن راے یادگار حکمایان اشراقین اعتقاد وحدانیت مین صاحب یقین ہی یہی قصد ہی کہ قصر مرآت مین رتبہ میری دختر کا آئینہ ہو طلسم کشا پر روشن ہوجاے کہ کل طلسم ہوشربا کی شاہزادیان ملکہ خورشید روشن جمال کو اپنا افسر جانتی ہین تاجدار حسینان لقب صاحب حسب ونسب صاحب علم وکمال حاکم اقلیم جاہ وجلال اسد نامدار نے روزن سے دیکھا بیچ مین اُس قصر کے ایک تخت یاقوت نگار نہایت شوکت وشان سے بچھا ہے گرد تخت کُرسیان جواہر نگار صدہا مینر ذنگل نہایت قاعدے سے بچھی ہین اسد غازی نے دیکھا چند کنیزان زرّین پوش آئین انتظام اُس قصر کا کیا جھاڑ کنول نہایت تکلّف سے روشن کردے اسباب عیش ونشاط مہیّا کیا صاف طریقے سے ظاہر ہوتا تھا کسی بادشاہ جلیل کی آمد ہے سات آٹھ سو کنیزان زرّین پوش عہدے لیے کھڑی ہین دروازے کی جانب نگاہ یکایک وہ سب کنیزین براے استقبال بڑھین ہلڑ ہوا دختر شہنشاہ ہوشربا تشریف لاتی ہین اسد غازی نے دیکھا ملکہ مہ جبین الماس پوش بادشاہ لشکر ہماری جُھرمٹ مین پریزادون دُر در گوش کے تشریف لائین تمام کنیزین براے تسلیم خم ہوئین پہلو مین تخت کے بائین جانب جو کُرسی ہی اُسپر ملکہ مہ جبین الماس پوش آکر جلوہ فرما ہوئین اسد حیران کہ اس تخت پر کون بیٹھے گا ملکہ مہ جبین نے تخت پر بیٹھنے کا ارادہ نکیا یکایک پھر کنیزین بڑھین اسد غازی نے دیکھا ملکہ لالان خونقبا دختر بلند اختر شہنشاہ داؤد مرحوم تشریف لائین ملکہ مہ جبین نے اُنکا استقبال کیا داہنے جانب جو کُرسی تھی اُسپر آکر ملکہ لالان خونقبا بیٹھی اِن دونون کے بیٹھنے کے بعد ملکہ ناہید سیمتن دختر شہنشاہ توسن بصد جاہ وجلال تشریف لائین ایک

کرسی پر آکر یہ بھی بیٹھین بعد ناہید کے ملکہ گلنار بھی آکر بیٹھین یہ چارون معشوقین بیٹھ چکی تھین کہ ملکہ لعل سخندان مع چار سو کنیزان آفتاب جمال کے آکر بیٹھین چارون معشوقون نے ملکہ لعل سخندان کی تعظیم کی پایہ چہارم تخت پر ایک کرسی بچھی تھی اُسپر ملکہ لعل سخندان جلوہ فرما ہوئین آپسمین یہی باتین کر رہی ہین کہ شہنشاہ حسینان کے آنے مین کیا دیر ہی کنیزین بڑھ کر جاتی ہین یہی خبر لیکر آتی ہین کہ حضور سوار ہوچکی ہین سامان سواری مہیا ہوا تشریف لاتی ہین اسد غازی حیران ہین کہ یہ سب شاہزادیان صاحبان جاہ وجلال ہین تخت کسکے واسطے خالی ہی قصر مرآت کو دیکھکر حیرت بڑھتی جاتی ہی ہنگامۂ عیش ونشاط گرم ہے کہ دو چار سو کنیزین دوڑی ہوئی آئین ایک خوشش آواز نے پکار کر صدا دی سب صاحب ہوشیار ہوجائین ادب وقاعدے سے رہین تاجدار حسینان دختر بلند اختر حکیم روشن راے ملکہ خورشید روشن جمال تشریف لائی ہین اسد نامدار بغور دیکھنے لگے دیکھا کہ ہوادار پر ملکہ خورشید روشن جمال بصد جاہ وجلال تاج یاقوت احمر سر پرانور پر لباس فاخرہ زیب جسم دریاے جواہر مین غوطہ زن چہرہ مثل آفتاب روشن جلالت وشوکت آشکار یہ سب شاہزادیان واسطے استقبال کے اُٹھین ملکہ مہ جبین و لالان خونقبا نے بصد تکلف ہوادار سے اُتروایا مثل مصاحبون کے ساتھ ہولین سواے ملکہ خورشید کے اور کسی کے سر پر تاج نہین ہی جیسے ہی قصر مرآت مین داخل ہوئین شعشہ نور جمال سے تمام قصر مرآت روشن ومنور ہوگیا کوئی نہ تھا کہ جو براے تعظیم نہ اُٹھا ہو ملکہ خورشید روشن جمال نے بصد فصاحت وبلاغت اُن شاہزادیون کی مزاج پرسی کی ملکہ مہ جبین و لالان نے دست بستہ عرض کی ہم سب دعاے ترقی حسن وجمال مین حضور کے مصروف رہتے ہین حقیقت مین آج روز سعید ہی مشتاقون کے واسطے بہتر از عید ہی گلچینی گلشن جمال کی میسر ہوئی ملکہ نے مسکرا کر فرمایا آپ سب صاحبون کی عنایت ہی یہ کہکر تخت یاقوتی پر جلوہ فرما ہوئین سب شاہزادیان گرد آکر بیٹھین ملکہ ناہید نے گانے والیون کو اشارہ کیا طائفے تبدیل ہونے لگے ملکہ خورشید روشن جمال ناچ دیکھ رہی ہین عین گرمی صحبت مین ملکہ مہ جبین نے دست بستہ عرض کی اے شہنشاہ حسینان اے تاجدار مہ جبینان حضور کو آج بڑی تکلیف ہوئی ہم سب مشتاق جمع ہین حال طلسم کشا مفصل بیان فرمایئے ملکہ خورشید روشن جمال نے فرمایا ہماری کتاب

اُٹھا لاؤ ایک کنیز نے کتاب لاکر دی ملکہ خورشید جمال نے اُس کتاب کو کھولا پکار کر آواز دی
اے خیر خواہان دولت طلسم کُشا اے مشتاقان حال خیریت مآل جمال یکتا بغور سماعت فرمائیے جو
کچھ طلسم کُشا پر گذری ہمارے بزرگون نے تحریر فرمایا ہی اب اسد غازی کا یہ حال ہی کہ بلا تکلف جو
ملکہ خورشید روشن جمال کو دیکھا قلب تھرا رہا ہی دیدار کی آنکھونکو تاب نہین ہر مرتبہ آنکھون
کے نیچے اندھیرا آتا ہی جی چاہتا ہی جاکر قدمون سے لپٹ جاؤن سمجھاتا گلگون تاجدار کا یاد آتا ہی
لوح کو ملاحظہ فرماتے ہین صاف صاف تحریر ہے ای طلسم کُشا تمام اِس جلسے کو ملاحظہ کرنے
مقام سے اُٹھنے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ مشقت بڑھ جائیگی کیا عجب ہے کہ لوح مین بھی کچھ فتور ہو ہر چند
اسد غازی ضبط کرتے ہین مگر دامن صبر دست استقلال سے چھوٹا جاتا ہے شیشۂ دل بہ سنگ عشق سے ٹوٹا جاتا ہی بمشکل ضبط کیا دل کہتا ہے معشوق حور منظر سامنے موجود ہو وا
حسرت کہ اُس سے کلام نکر سکین لوح مانع ہوتی ہی گلگون تاجدار نے بھی منع کر دیا تھا کہ خلاف
لوح قدم نہ اُٹھائیے گا اگرچہ اسد غازی پر اسقدر رشاق ہی کہ روزن دیوار سے نظارۂ جمال ہمثال
کر رہے ہین سامنے محبوب مطلوب کے نہین جاسکتے جلسۂ پرنزاد ان حور مثال مجمع حوران
باکمال اُس قصر مین ہی اگر اُس قصر بے قصور کو بہشت سے مثال دون تو زیبندہ ہی چالیس ہزار
سب شاہزادیون کی کنیزین ایک ایک ماہ پیکر ایک ایک سیمبر کم سِن شوخ و شنگ جوانی کی ترنگ
ستارہ ہائے سحری چمک رہے ہین شمع محفل افروز کی روشنی پھیکی معلوم ہوتی ہی کرسیون پر معشوقان
پری طلعت تخت یاقوت احمر پر خورشید روشن جمال باشوکت اُس گرمی صحبت مین ملکہ
مہ جبین نے حالات طلسم کُشا کے ملکہ سے پرسش کیے دختر حکیم نے کتاب طلب کرکے اِس
مقام سے حال طلسم کُشا شروع کیا پکار کر آواز دی ای ملکۂ عالم بگوش ہوش سماعت فرماؤ
شیر بیشۂ جرأت صاحب ہمت وسخاوت طلسم کُشائے باشوکت ہم شبیہ افراسیاب کو
قتل کرکے برلے فتاحی مرحلہ گئے گلگون تاجدار کو رہا کیا جو جو اسد غازی پر گذری ہے"
ملکہ خورشید روشن جمال کتاب کو دیکھکر لفظاً لفظاً پڑھ رہی ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ
گویا ملکۂ عالم اسد نامدار کے ساتھ ہین جملہ تو بڑی چیز ہے لفظ نہین چھوٹتا ملکہ مہ جبین وغیرہ
حال فتح مرحلہ سُنکر مثل گل شگفتہ ہین ملکہ خورشید روشن جمال نے فرمایا شوکت ولیاقت

ورحم دلی ذات پر طلسم کُشا کے ختم ہوئی بہرام یکہ تاز بیچارہ دشت فرقت کا آوارہ زندان فراق محبوب مین قید تھا اُسکے واسطے لشکر کشی کرکے اِس قلعۂ فولاد حصار پر تشریف لائے بصد جرأت وشوکت فولاد دائرہ گش کو قتل کیا ای ملکۂ عالم بہرام یکہ تاز کی شادی کی گئی شبِ عروسی تھی آج وہ بھی اِس جلسے کو ملاحظہ فرما رہے ہین ای ملکہ لالان خونقبا تم سے زیادہ محبت ہی آپ طلسم کُشا کو آواز دیجیے کہ بچشم حیرت وغضب روزن دیوار قصر سے ہم لوگون کو دیکھ رہے ہین کیون نہین تشریف لاتے اِن حرکات وسکنات سے ملکہ خورشید روشن جمال کے اسد غازی کا قلب تھرّا گیا کلیجہ منھ کو آگیا ضبط نہو سکا بیقرار ہوکر آہ کی اُٹھے ملکہ لالان خونقبا نے بھی پُکار کر کہا ای شہریار شب بھر آپ نے خوب جلسہ دیکھا ہملوگ بھی زیارت ملکۂ عالم سے مشرف ہوے اَب ستارۂ سحری چمک چکا پردۂ شب اُٹھا اَب کیا پردہ ہی شریک صحبت ہوجیے ملکۂ خورشید روشن جمال نے بھی مسکرا کر فرمایا طلسم کُشا صاحب تشریف لائے ہین چھپ چھپ کر جلسہ دیکھنا اچھّی بات نہین ہی ہمارے قبلہ وکعبہ کے خلاف ہوگا مرتبہ تو ہمارا آپ پر ظاہر ہوا کہ ملکہ مہ جبین ولالان خونقبا سے کیسکا اِس طلسم مین مرتبہ زیادہ نہین ہے مگر ہماری ملاقات مسرّت آیات کی مشتاق ہوکر تشریف لائین سب صاحبون نے سرفراز فرمایا مین بھی اِن صاحبون کی ملاقات کی مشتاق تھی شکر ہی کہ آپ نے ربط وضبط کو کام فرمایا آپ کی جرأت ولیاقت کامل ہوئی فتاحی طلسم ہوشربا مبارک ہو ہر کو وبرزن مین بالاعلان رواج دین اسلام ہوا آپ کی جستجو کا بخیر انجام ہوا اسد غازی نے دیکھا جیسے ملکہ خورشید روشن جمال نے یہ کلام اپنی زبان معجز بیان سے فرمایئے یا تو دیوار مین روزن تھا یا ایک عمدہ دروازہ پیدا ہوا اسد نامدار جھپٹ کر چلے کہ صحبت مین جاکر شریک ہون اشعار اشتیاقیہ پڑھتے ہوے قصد کیا کہ دروازے سے قدم باہر رکھون میر فرش کی ٹھوکر لگی رُعب حسن ملکہ خورشید روشن جمال بھی غالب ہوا لڑکھڑا کر گرے اسد غازی بیہوش ہوے وہ مجمع درہم وبرہم ہوا انہین معلوم یہ سب شاہزادیان کہان سے آئی تھین کہان تشریف لے گئین ملکہ خورشید روشن جمال داغ حسرت دیگئین بہرام یکہ تاز اس شب کو حجلۂ عروسی مین تھا گلگون تاجدار کہ رازدار طلسم ہوشربا ہی شب بھر جاگا بوقت سحر بہرام کو ساتھ لیکے قصر مرأت مین آیا دیکھا طلسم کُشا بیہوش پڑے ہین نشان ترتیب

جلسہ پایا جاتا ہی کوئی کنیز بھی اُس مقام پر اِسوقت نہین ہی گلگون تاجدار نے اسد نامدار کو ہوشیار
کیا اسد غازی آنکھین ملتے ہوے اُٹھے مگر ہوش پراگندہ چہرہ اُداس شب بھر جلسۂ پریزادان
دیکھا ملاقات سے بات سے محروم رہے انتہا کے صدمے سے لذّت جلسہ دل مین بھری ہوئی
گلگون تاجدار نے گھبرا کر پوچھا ای شہریار خیر تو ہی آپ نے بڑے ربط وضبط کو کام فرمایا یہ بڑی
رسمی ہی کہ آپ احکام لوح کے پابند رہے عرض کرنا غلام کا بھی ذہن نشین رہا اَب حضور کچھ
تردد نفرمائین بڑا مرحلہ ربط وضبط آپ نے طی کیا اِس جلسے سے مراد یہ حاصل ہوئی قصر مرائت طلسمی
مین آپ پر بخوبی آئینہ ہوا کہ ملکۂ خورشید روشن جمال سَب شاہزادیون سے زیادہ حسین وجمیل
ہین حکیم صاحب بھی صاحب لیاقت اُنکی دختر باشوکت حُسن مین بیمثال اَب کبھی کوئی شاہزادی
اُنکے سامنے شرہو کر نہ جلیگی جب اِس جلسہ کو یاد کرینگی سمجھ جائنیگی کہ قوانین طلسم نے مرتبہ دختر حکیم کا
بڑھایا اسد غازی کو سمجھاتی ہوئی قصر مرأت سے نکلی کہ ہرکارے دوڑتے ہوے آئے
عرض کی حکیم صاحب تشریف لاتے ہین اسد نامدار برائے استقبال حکیم روشن رائے بارگاہ
سے نکل آئے گلگون تاجدار وبہرام یگانہ ساتھ ہین دیکھا حکیم صاحب ہوادار پر سوار چار سَو
غلامان زرّین پوش دست بستہ ہمراہ بخورات روشن ایک کتاب آگے رکھی ہوئی ہی اسد نامدار نے
پہچانا یہ وہی کتاب ہی جس کتاب سے ملکۂ خورشید روشن جمال نے ہمارا حال پڑھا تھا حکیم
روشن رائے صاحب ہوادار سے اُترے اسد غازی نے لاکر حکیم صاحب کو باعزاز واکرام
بارگاہ مین پہونچایا کہا بسم اللہ تخت پر قدم رنجہ فرمایئے حکیم صاحب نے اسد غازی کو
گلے سے لگایا کہا آپ ہمارے رتبہ شناس فلک اساس صاحب حسب ونسب ہم یادگار حکمایان
اشرافین صاحب صدق ویقین ہین ہماری تخت نشینی حصول علم وکمال ہی اَب حضور طرف لشکر کے
تشریف لیجائین افراسیاب جادو در پی آزار ہے وہ جو تحفہ جات اُم یکتنے گنبد مین لٹکائے ہین اُنکے
مقدمہ مین خواجۂ عمرو کوشش کرین جبتک دفعیہ اُنکا نہو گا گنبد پر آب قابض نہونگے انشاءاللہ
بعد قتل افراسیاب جادو آپکی شادی بڑی دھوم سے ہوگی جو کچھ اِس زرّۂ بمقدار کو میسر ہے
خدمت مین پیش کریگا یہ کہکر اپنے ساتھ کے حکیم کو حکم دیا ترنج خوشبوئی سینے پر طلسم کشا کے بڑے
سَب اہالیان شریعت آگاہ ہون کہ ہمنے بخوشی تمام ملکۂ خورشید روشن جمال کو ساتھ طلسم کشا کے

منسوب کیا وقت پرشادی ہوگی اسد غازی کا خوشی سے چہرہ سُرخ ہوگیا صدائے مبارکباد بلند ہوئی حکیم روشن رائے نے اسد غازی کو نذر دی خلعت طلسمی زیب جسم طلسم گُشا ہوا حکیم صاحب نے اپنے سامنے اسد غازی کو پشت مرکب پرسوار کرایا گلگون تاجدار کو بخوبی سمجھا دیا اَب رو براہ ہدایت کر کے شاہزادے کو لشکر ظفر اثر مین لیجاؤ ہم بھی موافق قاعدے کے حاضر ہون گے افراسیاب جادو بدعتین کر رہا ہی بہرام یکہ تاز نے ساٹھہ ہزار سوار پیدل آراستہ کیے اسّی ہزار ہزار جوان ہمراہیان گلگون تاجدار آراستہ ہوکر آئے اسد غازی پُشت مرکب پر سوار ہوکے طرف اپنے لشکر کے چلے اَب اُنکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمۂ داستان عجائبُ بیان سحر عنوان پہونچنا اسد غازی کا لشکر مین و عیّاری صرصر گرفتار کرنا اسد و عیّاری مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو یعنی شہنشاہ نیلم جاہ نیلوفر سے شکست کھا کے بھاگا ہی مع چند مصاحب و چند ملازم خستہ و شکستہ ایک صحرا مین فروکش ہی گذر ہونا چالاک کا عیّاری شہنشاہ نیلم پر و بشکل نیلم عین وقت پر آنا دربار مین افراسیاب کے اور لوح لیکر اسد غازی کو دینا اِسی ضمن مین ذکر لشکر اِسلام و لشکر لقا عین وقت پر کھلنا اسم اعظم کا شکست کھانا لقا کا اثنائے راہ کے مقابلے مین لڑتے بھڑتے صاحبقران کا پہونچنا طلسم ہوش رُبا مین ہوش رُبا کے مغلوبہ کا ذکر و داخلہ ایرج نوجوان و عیّاری خواجہ عمرو و ذکر قتل افراسیاب عجب داستان بے نظیر ہی۔ ساقی نامہ مصنّف

کدھر ہی مرے ساقیے باخرد
لکھون حال ادبار افراسیاب
نہالِ تمنّا ہوا بار ور
بہارِ مضامین کی آمد ہوئی
یہ دفتر مین ہر داستان انتخاب
مُشتہر کُنِ رونق انجمن
قمر رونقِ بزم ہے یہ بیان

کہ ہی جنگ دشمن مین اب دل کو کد
ترے جام الفت کی خواہش ہوئی
کہ ہی باغبان بر سر شور و شر
شگفتہ ہوا غنچۂ آرزو
کہ ہوتا ہی اَب قتل افراسیاب
بصد فر و شوکت یہ تحریر ہو
سُناؤن نئی طرح کی داستان

یہ مضمون دلچسپ ہی لاجواب
نہ خواہش ہوئی بلکہ کاہش ہوئی
صبا نے خبر آکے گلشن مین دی
گلِ باغ عشرت کی ہی جستجو
جلالت شعاران شیرین سخن
کہ تحریر مین لطف تقریر ہو
مضامین دلچسپ کی کد ہوئی

دلیران جنگی کی آمد ہوئی
یہ ثابت ہی قرطاس کے نور سے
ہین سب دائرے غیرتِ آفتاب
فروغ سخن نے دکھایا جلال
مصنّف کو تحریر کی داد دین

چمکتی ہی تیغِ بیان اسقدر
ہراک لفظ نجمِ درخشان بنے
ستارونکی لفظون مین ضو ہوگئی
کہ طالع ہوا ماہ اوجِ کمال
کہین پڑھکے منصف بلطف وعطا

کہ مہر سخن ہوگیا جلوہ گر
ہراک سطر ہے کہکشان کا جواب
سیاہی ہراک لفظ کی دھوگئی
مقامات لطفِ سخن دیکھ لین
کہین آفرین مرحبا مرحبا

چہرہ عیّاران سحر طراز ومکّاران حیلہ ساز وشعبدہ بازاں داستان حیرت بیان کو بصد زیب وزینت یون تحریر فرماتے ہین شعر متانت شعاران فرخندہ فال ؛ رقم زد عبارت زکلکِ خیال ؛ یہان افراسیاب جادو نے طبل جنگی بجوایا ہی میدان مین مبارز طلبی کر رہا تھا کوکب روشن ضمیر کا قصد ہوا کہ جاکر مقابلہ کرون کہ صحرا سے گرد اُڑی سب نے دیکھا شاہباز اوج شوکت عقاب فنکارگاہ جرائت ولیاقت یکّہ تاز میدان جلالت شہسوار معرکہ ہمت صاحب جاہ ووقار اسد نامدار لپشت مرکب باد رفتار پر سوار گلگون تاجدار وبہرام یکّہ تاز عرصہ کارزار سواران جنگی ہمراہ بصد صولت وشوکت نمایان ہوے افراسیاب جادو نے جو اسد نامدار کو اِس شوکت ولیاقت سے آتے ہوے دیکھا طبل بازگشت بجوا کے پلٹ گیا بارگاہ مین آکر بیٹھا سب مشیر ووزیر جمع ہین افراسیاب جادو کہہ رہا ہے ای سرداران ہوش رُبا اے ساحران یکتا سب صاحب خوب آگاہ ہوجائین لشکر طلسم کُشا کا تو مین نے سحر رد کردیا اور یہ جسقدر آمادہ سرکشی ہین ان سکو ٹوک ٹوک کے مار ڈالونگا اگر ہوش رُبا مجھسے چھوٹتا ہی عیش وراحت سے سلطنت نکرنے دونگا اسد پر تو میرا پنجہ قابض ہوگا کہ وہ صاحب لوح ومہرہ ہی یہ سب صاحب دیکھینگے کہ اکیلا اسد غازی عملداری کرلیگا آج سر دربار کہتا ہون کہ اسد غازی کو خبر پہونچ جاے کہ صاحبقران وغیرہ کا خاتمہ کرایا کل خداوند سکو قتل کرینگے سر اہل اسلام کے لیکر داخل ہوش رُبا ہونگے عیّار سردار کوئی باقی نہین رہا اسم اعظم کو حمزہ کے ایسے مقام پر قید کیا کہ جہان طائر وہم وخیال بھی نہین پہونچ سکتا ہین خوب جانتا ہون کہ خبرداران لشکر اسد غازی میری بارگاہ مین موجود ہین ذرا خبر تو پہونچے کلیجہ پھٹے حقیقت مین افراسیاب نے جو یہ پکار کر کہا چرندو پرند واسطے خبر کے موجود تھے خبرین لیکر بھاگے یہان لاچین وغیرہ اسد غازی کو استقبال کرکے بارگاہ مین لائے گلگون تاجدار

شہنشاہ لاچین سے قدمبوس ہوا دنگل یاقوت نگار طلسمی ہمراہ لایا ہی پایۂ چہارم تخت لاچین پردہ دگل بچھا تمام شاہزادیان سرداران نامی گرامی بدیع الزمان و نورالدہر و قاسم و غضنفر و صندلان وغیرہ اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہین مرقع دربار تصویر سرداران سے معمور حقیقت مین وہ بارگاہ آسمان جاہ نور علی نور اسد غازی و شہنشاہ لاچین سے قصر مرائت کی باتین کر رہے ہین شہنشاہ لاچین ہنسکر فرماتے ہین حکیم روشن رای کے بڑے مرتبے ہین یقین ہی اکثر شراکت بھی کرین حضور نے بڑا مرتبہ پایا کہ ایسے گوہر بے بہا سے منسوب ہوے حسن و جمال مین ملکہ خورشید رو کمن جمال کا اس طلسم مین کوئی نظیر نہین ہی جملہ عیار بھی موجود ہین خواجہ عمرو سے شہنشاہ لاچین نے کہا ای شہنشاہ عیاران یقین ہی اب افراسیاب جادو بھاگ کر اس احاطہ سحر و گنبد عجائب و غرائب مین داخل ہوگا بڑی بدعتین کریگا اب آپ یہ دریافت کرین کہ یہ تحفہ جات گنبد کیونکر مٹین خواجہ عمرو نے فرمایا انشاءاللہ تعالے اسکی تدبیر ہوگی یہ ذکر تھا کہ چرند و پرند گھبراے ہوے آکر حاضر ہوے دعا و ثنا بجالا کے عرض کی ای شہریار آج حضور کی آمد دیکھکر افراسیاب نے میدان داری کی بے اڑے بھڑے پلٹ گیا نامے تو جابجا اُسنے روانہ کیے ہین یہ خوب سمجھ چکا ہی کہ سحر حضور پر تاثیر نکریگا پہلوان بلواتے ہین آپ سے مقابلہ میدان کارزار مین کرائیگا مگر اسوقت افراسیاب جادو نے نیا حیلہ بیٹھکر دربار مین بیان کیا کہ جس سے خیر خواہان دولت کو انتہا کا انتشار ہی دہن مین اُسکے خاک کہتا ہی مین نے لشکر صاحبقران کا خاتمہ کر دیا خداوند لقا سب کے سر لیکر آتے ہونگے اسم اعظم بھی ایسے مقام پر قید کیا ہے کہ کسیکو نہین مل سکتا یہ کہکر تدبیر جنگ مین مصروف ہوا ہی یہ بھی غلام عرض کرتے ہین کہ صرصر عیار بھی فکر مین نکلی ہے ہرکارون نے جو یہ خبر بیان کی خواجہ عمرو بیقرار ہوگیا اسد غازی و بدیع و نورالدہر و قاسم تلوارین ٹیک کر اُٹھنے لگے کہا ہم ابھی جاکر اپنے بزرگو نکی خبر لینگے اگر خدانخواستہ افراسیاب جادو جا پڑا ہو ایک ایک نوکر اسکا گیا ہے اور اُسنے اکثر اسم اعظم بند کر لیا خود افراسیاب جادو کے سامنے کیا مشکل ہی زبان ہلانے مین انتظام کر سکتا ہی شہنشاہ لاچین نے کہا ای شہریار اگر خدانخواستہ ایسا ہوا بھی تو آپ لوگ بچا نہین پہونچ سکتے بیحساب فوج لیے ہوے افراسیاب جادو اُترا ہی کسی پہلوان کو واسطے دیکھنے کے بھیجدیگا آپ وہانتک نہ جا سکینگے مین خبر منگواتا ہون بلکہ اگر خبر مفصل معلوم ہو جائیگی تو یہ غلام

آپکا ابھی لشکر مین خود جائیگا کو کب روشن ضمیر آمادہ ہوے کہا ای شہریار غلام ہران کو ساتھ لیکر
ابھی جاتا ہی جہاندار شاہ نے کہا ای بادشاہ طلسم نور افشان آپ تکلّف نہ فرمائین مین معمار کو
ساتھ لیکے اپنے کوہ عشق زندن مین پہونچا دونگا جاتے ہی لشکر لقا کو شکست دونگا بدیع الزمان نے
کہا بھائیو تم سب جانباز و سرفروش ہو صاحبقران زمان مدد ساحرونکی گوارا نکرینگے اگر گوارا
کرتے اہالیان طلسم ہزار اسپ حاکمان زبرجد نگار و فرعونیہ و حنظلی آباد و چاہ ماران دام الجبال
وغیرہ جان و دل سے خواہش رکھتے ہین کہ حضور کے ساتھ ہوکر ساحرون سے لڑین اگر کسی معرکے
مین کوئی ساحر آبھی گیا تو صاحبقران رنجیدہ ہوے اور فرمادیا کہ آپ لوگ ہماری مدد کو نہ آیا
کیجیے ہمارے اعتقاد مین فتور پڑتا ہی سب سے زیادہ مخمور و بہار بیقرار ہوئی ہین خواجہ عمرو
کی منتین کر رہی ہین کہ حضور ہمکو جانیکا حکم دین کہ جاکر خبر بھی لائین کسی ساحر کو افراسیاب ضرور
چھوڑ آیا ہوگا اُسکی بھی تدبیر کرین خواجہ عمرو نے کہا میرا دل نہین قبول کرتا افراسیاب
جھک مارتا ہی اگر خدانخواستہ ایسا امر ہوتا ایک لاکھ چوراسی ہزار ایک بچہ فرزند و شاگرد میرے
موجود ہین جواہر بن خواجہ نے عہدہ نیابت کو خوب نباہا ضرور کسیکو وہ اِس طرف روانہ کرتا
یہ ذکر تھا کہ صدائے طبل شادمانی لشکر افراسیاب سے بلند ہوئی خواجہ عمرو نے کہا دریافت
توکرو افراسیاب کو کاہیکی خوشی ہوئی برق وغیرہ دوڑے تعجیل پلٹ کر آئی عرض کی چار لاکھ
فوج کی جمعیت سے شداد فیل بند نامے ایک پہلوان زبردست آیا ہی وہ لاف وگزاف کر رہا ہے
کہ حضور طبل جنگی بجوائین سر میدان طلسم کشا سے لڑونگا کہتا ہی بے قتل کیے نہ پلٹونگا طبل
جنگی بھی اُسکے نام پر بجوادیا اسد غازی نے فرمایا یارو اسکا تردد کیا ہی غالب و مغلوب پروردگار
کے اختیار ہی ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربّانی طبل جنگی بجے حال لشکر صاحبقران
سنکر خواجہ عمرو نہایت بیقرار ہوے کلیجہ دھڑک رہا ہی مگر سوچا کہ اگر مین اپنی پریشانی ظاہر کرونگا
ابھی جملہ سردار کوہ عقیق کا قصد کرینگے طلسم کشا اکیلا رہجائیگا افراسیاب پڑاؤ لوٹ لیگا پھر
اسطرح لشکر کا جمنا دشوار ہوگا آنکھون مین آنسو بھرے ہوے نقار خانے مین آکر نوازش
طبل کا حکم دیا تیاریان ہونے لگین تمام لشکرون مین یہی غلغلہ ہی کہ شداد فیل بند بڑا مغرور
ومتکبر ہے بڑے بڑے پہلوان اسکے ہاتھ سے مارے گئے خاص فکر طلسم کشا مین آیا ہے خواجہ

عمرو بھی اُس بیقراری مین لشکر افراسیاب مین پہونچا دیکھا ساحران غدّار الگ ہوگئے ہین
غیر ساحرون مین جنگ کی تیاریان ہو رہی ہین بڑے بڑے تاجداران جاہل انتظام لشکر
مین مصروف ہین خواجہ عمرو نے جا بجا دریافت کیا کچھ حال لشکر صاحبقران کا نہ معلوم ہوا جس سے
پوچھا اُسنے یہی بیان کیا کہ شہنشاہ یکہ و تنہا گئے تھے اپنی زبان سے فرماتے ہین کہین صاحبقران
کو قتل کر آیا کسی نے یہ معرکہ آنکھون سے نہین دیکھا صبح تک خواجہ عمرو لشکر افراسیاب مین رہا
کوئی خبر مفصل نہ ملی اور زیادہ خواجہ عمرو کے دل کو انتشار ہوا قلب پر غبار غم و الم صاحبقران کا
عاشق صادق حقیقت مین وہان صاحبقران اسی حال مین مبتلا ہین عقاب فلک سیر کئی سو کوس کوہ
عقیق گلزار سلیمانی سے ہٹکر وسط آسمان مین ٹھہرا ہے افراسیاب تاکید کر گیا ہے کہ اے عقاب
فلک سیر خبردار کیسی ہی ضرورت ہو زمین پر نہ جانا جب خداوند سر حمزہ وغیرہ لیکر ہوشربا
مین پہونچ چکینگے تب ہم تمکو بلوا لینگے اِس امید مین عقاب فلک سیر اُسی مقام پر قائم ہے
نامہ افراسیاب کا مشتاق سامان شراب و کباب موجود صبح کو خواجہ عمرو رنجیدہ و کبیدہ کوئی خبر
مفصل اپنے آقا کی نپائی سمت لشکر اسد غازی واپس ہوا لشکر اسلام کی آمد شروع ہوگئی سب سے
بیشتر شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ڈیڑھ لاکھ جوانان صف زدہ کی جماعت سے میدان کارزار
مین آکر ٹھہرے ایک جانب سے غضنفر بن اسد نامدار اسّی ہزار قزاقون سے پہونچا آواز سے
بوق ترکی کی زمین کانپ رہی ہر ایک جانب سے شاہزادہ ملک قاسم لال خفتان
خونریز خاور سپاہ بصد شوکت و جاہ صف دست راست پر آکر قائم ہوے ایک جانب سے شاہزادہ
نور الدہر بن بدیع الزمان مع چند سرداران نامی و فوج ظفر موج آکر قائم ہوئے یہی خیال ہے
کہ شداد فیل بند جب اسد نامدار کو للکارے ہم لوگ جا پڑین اسد غازی کو اس دیو خصال
سے وہ لڑنے دین لشکر افراسیاب جادو مین گھس پڑین خواجہ عمرو کو جو آتے ہوے بدیع الزمان
نے دیکھا یہ تو نہایت سعادتمند ہین گھوڑے سے کود پڑے خواجہ عمرو کو سلام کیا عرض کی کیون
عم نامدار شب کو کیا خبر وحشت اثر ہرکارون نے سُنائی آپ کے غلام کو شب بھر نیند نہ آئی اب اِس
مقدمہ مین کیا فرماتے ہین خواجہ عمرو نے کہا اے نور نظر دل کو تو میرے تردد و انتشا ہی اِس مقدمہ
مین کچھ کہہ نہین سکتا ایک لفظ انتشار اگر زبان سے نکالون تمام سرداران نامدار اُسی وقت

اپنے گوہر سرکوہ عقیق گلزار سلیمانی ہو پہنچا یئن سب سے زیادہ کوکب روشنضمیر کو خیال ہے بروقت
جنگ شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر صاحبقران خود تشریف لاسے جہانگیر کو زیر کر کے لے گئے ہیں
وہ چاہتا ہے مین جا کر جانبازی کرون بار احسان سے سبکدوش ہون بہار و مخمور نو
عاشقان لشکر اسلام ہین ہر چند کہ نور الدہر کو ملکہ مخمور لیکر طلسم ہوش رُبا مین آئی مگر وہ سب سے
زیادہ بیقرار ہے شب کو کئی مرتبہ میرے پاس آئی اور کہا خواجہ عمرو مین بدون اطلاع لا چین
جاتی ہون مین نے منع کیا کہ ای ملکہ مخمور ہماری راے کے خلاف جانے کا ارادہ نکرنا تب وہ
رُکی ملکہ بہار نے روتے روتے صبح کی بادشاہ کے واسطے اشکبار ہی اگر کوئی کلمہ زبان سے
نکالون اِن مشتاقونکو کیونکر روکون دل کہتا ہی کہ کوئی سانحہ عظیم گذرا پروردگار اُنکی مدد کرے گا
یہان بھی پندرھوین برس لڑتے لڑتے شروع ہوا اب وقت انجام طلسم ہوش رُبا ہے ابھی تو
غضب ہو جائیگا فتح کی شکست ہوا افراسیاب جادو کا بندوبست ہو بدیع الزمان نے
سر جھکا لیا آنکھون مین آنسو بھر آئے یکایک سترہ سو نقارے طلائی نقرئی بجا سب نے دیکھا
آسند نامدار بہ فر فریدونی و بہ حشمت جمشیدی نہایت جاہ و جلال سے وارد میدان کارزار ہوے
ایک سمت لشکر ساحران بیشمار ملکہ مہرخ و بہار و سرخ مو وغیرہ تخت مہ جبین کو گھیرے ہوے
قریب تخت ملکہ بلقیس و شہنشاہ لاچین و ملکہ بادبان و ناہید و گلگون تاجدار و نیک اختر
وزیر اعظم کئی ہزار علمہاے زنگاری کے پھر ہرے کھُلے ہوئے لشکر غیر ساحران عقب مین آ کے
نامدار کے جمع ہوا ابراہیم ابن مالک لندھادہ بن لندھور و علقمہ بن جمہور و سہیل
بن مقبل انتظام لشکر ظفر اثر کرتے ہوے بڑے کرّ و فر سے وارد میدان کارزار ہوے ایک
جانب سے لشکر شہنشاہ کوکب روشنضمیر شاہزادہ سحر العجائب و مصر الغرائب آگے بڑھے
ہوے بعہدہ سپہ سالاری بلبور چہار دست و ملکہ بران شمشیر زن و ملکہ اختر و مرواریدبرطے
جما ہوے آکر ہمہ تن ایک سمت سے ملک جہاندار شاہ معمار قدرت اِنکی فوج کا انتظام کرتا
ہوا یہ بھی ایک جانب قائم ہوے اب آمد لشکر افراسیاب جادو شروع ہوئی افراسیاب
تخت پر سوار پہلو مین حیرت ماہرخسار گرد چار سو تاجدار شدادِ فیل بند زنجیر آہنی سے کمر
باندھے ہوے مثل فیل مست جھومتا ہوا پشت بر چار لاکھ سوار پیدل فوج کے دل کے دل گویا

کالی گھٹا اُٹھی ہی جھوم رہا ہی اپنے سامنے کسیکو موجود نہین جانتا جب فوجین تھم چکین افراسیاب جادو
کے بھی تیور سے آج معلوم ہوتا ہی کہ شداد فیل بند کی جرأت پر نہایت ناز ہی حیرت سے فرماتے
ہین کہ ایسا پہلوان تمھارے طلسم مین کوئی نہین ہی شاید اگر حمزہ ہوتا تو اُس سے مقابلہ کرتا طلسم کشا
بیچارہ کیا لڑسکے گا حیرت کہتی ہی اے شہنشاہ خبر آئی تھی کہ ابھی اسد غازی نے زمہریر جادو
کو چیر کر پھینک دیا حجرہ ششم فتح ہوا حجرہ ہفتم پر بھی بڑے زور شور سے لڑا آجتک کہین جرأت
مین اسد نے کمی نہین کی مرحلہ جات پر بھی بڑی ہوشیاری سے لڑا زور مین بے نظیر عیاری مین
صاحب تدبیر اہالیان مرحلہ نے کیا کیا تدبیر کی مگر اُس نوجوان پر نخیبہ اُنکا قابض نہوا قصر مرأت
تک کی سیر آیا مشہور تھا کہ قصر مرأت مین طلسم کشا بدحواس ہوجائیگا افراسیاب جادو نے
کہا اے حیرت دراندازون نے ہر مقدمہ مین اسد غازی کو ہوشیار کردیا قصر مرأت کی سیر
گلگون تاجدار نے کرائی دیکھو پہلوے تخت بلقیس مین کیسا خوشی خوشی کھڑا ہے حیرت
نے کہا بعد برسون کے اِن لوگون نے رہائی پائی جنکے نمکخوار تھے اُنکا ساتھ دیا اب آج اُن کے
ساتھ ہین کیسی خوشی کی بات ہی امید پوری ہوئی اپنے مالک سے سُرخرو رہے جنھنے عمر بھر سلطنت کی
کوئی دوست نہوا جیسر دباؤ پڑا نکل گیا دشمنون کا شریک ہوا آپ کی غیر عدالت نے آپکو مطعون
کیا یہ ذکر تھا کہ صفین آراستہ ہوچکین نقیب و کڑکیت میدان کارزار سے ہٹے شداد فیل بند
نے گینڈہ صف سے نکالا سامنے تخت افراسیاب کے آیا افراسیاب نے تخت سے اُتر کر
شداد فیل بند کو گلے سے لگایا کہا اے پہلوان دوران لے رستم زمان ہین برلے مدد خداوند لقا گیا
تھا بختیارک شیطان درگاہ خداوندی بھین سے ان مسلمانون کا راز دار ہے اُسکا یہ قول ہی کہ کوئی
بہ جرأت مسلمانو نپر غالب نہین آیا جسنے مکر کیا وہ البتہ اُن پر غالب آیا جان بچائی اور اگر کسی نے
قصد کیا کہ بہ جرأت اُنکا سامنا کرے مارا گیا ذلیل ہوا مین نے صرصر شمشیر زن کو بھی اسی فکر مین
روانہ کیا ہی تمکو بھی آگاہ کرتا ہون جس طرح بن پڑے کسی حیلے سے تدبیر سے طلسم کشا کو
مار لینا آپ آفتاب لب بام چراغ سحری ہو رہا ہون اگر تمھارے ہاتھ سے طلسم کشا مارا جائے نصف
ہوش رُبا کا تمکو حاکم کرونگا طعن بنیر کون کرسکیگا یہ خیال نکرنا کہ یہ فعل بہادرون مین ناجائز ہے
دھوکا دیکر مار لینا شداد فیل بند کے تیور پر بل پڑگیا کہا اے شہنشاہ طلسم کشا تو ایک معشوق وضع ہے

اگر میری تلوار کا وار روکیگا کلائیان ٹوٹ جائینگی لات و منات ہی کو بربادی منظور ہی تو لاچاری
ورنہ ایک غلام میرا طلسم کشا و عزیزداران طلسم کشا پر غالب ہی افراسیاب جادو نے کہا اُسکا خیال
نکرو پسران حمزہ بڑے قد و قامت کے جوان نہین ہین جرأت مین ہتیل و بے نظیر ہین بدیع الزمان
نے بھی بڑے بڑے کام کیے طلسم خورشید نگار کو فتح کیا بڑے مقامات سخت پڑے مگر اُن سب
مقامات کو جھیلے ہوئے جنگ دریاے نیل مین شریک ہوکر خورشید روشن ضمیر کو مارا اُسکی بھی
سلطنت بہت بڑی تھی دونون باپ بیٹون نے ملکر اُسکے طلسم کو مٹایا نگاہون مین انکو حقیر نہ جانو
جو ہنسے کہا اِسکا خیال رکھنا افراسیاب جادو نے عرصہ دراز تک شداد فیل بند کو سمجھایا یہ بیحیا
نامرد اُچھلتا اُچھلتا ہوا چلا میدان کارزار مین خوب سلح شوری دکھائی دو گھڑی کامل نیزہ ہلایا
گینڈا دوڑایا لشکرون سے صدائے احسنت و آفرین بلند ہوئی جب خوب عرق عرق ہوچکا گینڈے
کو روک کر کھڑا ہوا لشکر طلسم کشا کو بہ نگاہ تیز دیر تک دیکھا کیا کہا اے جوانان شیر دل رستم صولت
اسفندیار ہیبت کھڑے ہوے جھوم رہے ہین پکار کر آواز دی اے فرقہ خدا پرستان جسکو تمنا
مرگ کی ہو نکلے شداد فیل بند کے منہ سے جو یہ کلمہ نکلا بدیع الزمان و نور الدہر و قاسم و
غضنفر اپنے مقام پر سلاح سنبھالنے لگے یہی قصد تھا کہ ہم جائین اسد غازی ہمارے سامنے
اِس دیو خصال سے مقابلہ نکرے مگر شداد نے بعد اسکے آواز دی مین سوائے طلسم کشا کے
اور کسیکا مشتاق نہین ہون چاہتا ہون امتحان سپاہگری کرون یہ کلمہ سنتے ہی سب جوان رُک
گئے اور اسد غازی نے مرکب باد رفتار کو صف سے نکالا مرکب صبا دم بصد جاہ و حشم طرارہ بھرکے
لشکر ظفر اثر سے نکلا تمام لشکر کے علم جلوہ گری پر آئے جماعہ تاجدار پیدل ہوے اسد نامدار کو
گھیر لیا اسد غازی سامنے تخت ملکہ بلقیس کے آئے ملکہ بلقیس نے تخت رکھوا دیا بیقرار ہوگئین
ہاتھ اُٹھا کر دعا دی کہا ای یاور غریبان ای دادرس بیکسان انشاء اللہ صاف ظاہر ہے کہ سطوت
و صولت رکاب کو بوسہ دے رہی ہی ماشاء اللہ کس شوکت و شان سے اِس وقت آپ برآمد ہوے
ہین خدا آپکو مظفر و منصور کرے یہ روباہ خصال آپ سے کیا مقابلہ کریگا اِتنا براہ خیرخواہی عرض
کیے دیتے ہین کہ ہم افراسیاب جادو کی رگ و ریشے سے ماہر ہین پر وقت رخصت شداد
فیل بند سے سرگوشی کرتا تھا یہ تو افراسیاب جادو کی کیا مجال ہی کہ سحر کرسکے ہم لوگون کی نگاہ

لڑی ہی اُسکا ہونٹھ ہلتے ہی جا پڑینگے مگر مکر وغدر سے اِسکے ہوشیار رہیے گا افراسیاب جادو نے بہت کچھ سمجھا کے بھیجا ہی اسد غازی نے فرمایا ای ملکۂ عالم ہماری نگاہ اُس مالک دو جہان پر رہتی ہے جسکے سب کچھ اختیار مین ہی آپ اجازت دیجیے سحر کا خیال رکھیے اُسکے دفعیہ کے لیے بھی لوح طلسمی موجود ہے انشاء اللہ دیکھیے تو کس دھوم سے مقابلہ ہوتا ہے میرے بزرگ پُشت پر موجود ہین مین نے نو برس کے سِن سے خروج کیا شہر عجم سے اِن اٹھارہ امیر زادون کو لیکر نکل آیا اُسی کم سنی مین تمام باختر کی سیر کی شہر فتح ہوے زیر قیطول لقا لڑے ہر مقام پر اُس حافظ حقیقی نے بچایا اُسی نے فتّاح طلسم ہوشربا لقب دیا ورنہ طلسم ہوش رُبا ایسی شے تھی کہ ہمارے ہاتھ سے فتح ہوتی اُسکی قوت و توانائی ہی اُسکی عنایت سے یہ رعنائی ہے ملکہ بلقیس و لاچین و کوکب و جہاندار سب قریب آگئے سب نے ہاتھ اُٹھا کر دعائین دین بہ مشکل اسد غازی کو رخصت میدان کارزار ملی بدیع و نور الدہر و قاسم جمے ہوے تھے کہ اِس پہلوان سے ہم جاکر مقابلہ کرینگے بدیع و قاسم سے اسد غازی نے کہا آپ ہمارے بزرگ ہین آبرو بڑی کا خیال واجب و لازم ہے وہ ہمارا نام لیکر پکار چکا ہی اگر نہین جاتے ہین بڑا حجاب ہی آپ سب صاحب دُعا کرین پروردگار مظفر و منصور کرے گا دامن مدعا گل ہاے مراد سے بھر یگا یہ کہکر دوبارہ اسد غازی پُشت مرکب پر سوار ہوے مرکب طرارے بھرتا ہوا طرف میدان کارزار کے چلا گھوڑے نے طرارہ بھر اکلائیان مارتا ہوا دُم سے چنور کرتا ہی فرد غُل طائرون مین ہی کہ عجب راہوار ہی ✤ تختِ ہوا پہ آج سلیمان سوار ہی ✤ دیگر مصنّف شبدیز فکر بھول گیا ڈھنگ چال کا ✤ ہی باگ کہکشان کی دہانہ ہلال کا ✤ نیزہ شیر بیشۂ صاحبقرانی کا ہاتھ مین اُسکو تکان دیتا ہوا چھرہرہ سر پر اُڑ رہا ہی صاف ظاہر ہے کہ ہماے اقبال نے پر کھول دیے سر پر اُس شہنشاہ عالم مردان عالم کے سایہ کیا شداد فیل بند نے جو اس شوکت و شان سے ہنر بردشت جرأت کو آتے ہوے دیکھا قلب کانپ گیا گردا سپر کا دوش سے لیا برا سے تکادر جا پڑا اسد غازی سے تکاورزن ہوا بدیع و قاسم وغیرہ بہ نگاہ غور دیکھ رہے ہین اہالیان لشکر افراسیاب جادو سے نگاہین لڑا رہی ہین لاچین و کوکب و جہاندار جھرے کو افراسیاب کے دیکھ رہے ہین کہ اگر سحر کرنے کا قصد کرے ہم لوگ بھی جا پڑین دونون بھائی سپاہ سالاران

شکر کوکب سحر العجائب و مصر الغرائب نیمچہ ہلالی ہاتھ مین اشیاء سحر لیے ہوے اشارے
کوکب کے مشتاق کہ ہمارے شہنشاہ کا اشارہ ہو برائے مدد طلسم کُشا جاٹرین اگر دیو ہو تو اُس
سے بھی لڑین خواجہ عمرو بھی قریب شہنشاہ کوکب روشنضمیر کھڑے دیکھ رہے ہین عیاران
لشکر اسلام جانسوز و ضرغام و برق و قِران خوش انجام اُسی جانب نگران ہین سب نے دیکھا
پانچ چھ قدم گینڈا اشتہ ادکا ہٹا تین قدم مرکب اسد غازی کا نگا ہین لڑین شدّاد فیل بند نے
کہا اے جوان تو نے اہالیان ہوش رُبا کو نامرد جان لیا ہے کہ حوصلہ دل کا نکال لے میرا حربہ غضب
لات و منات ہے یہ نیزہ اگر پہاڑ پر مارون دل کوہ کو توڑ کر نکلجائے تیغہ برق تاب سے نخل چنار
قلم کرون قوت اگر دکھاؤن پہاڑ کو اس دست زبردست پر اُٹھالون اسد اس لاف و گذاف پر
شدّاد فیل بند کے ہنسے فرمایا یاوہ گوئی موقوف کر یہ تن و توش دیکھنے کا ہے جب شیران دشت
نبرد کی تلوار کھچے گی بھاگتا نظر آئیگا پردے مین جھلم کے منھ چھپائیگا تو حربہ کر جب تیرے
حربے سے پروردگار بچائیگا تب ہم بھی حربہ کرینگے پیشقدمی کرنا ہمارا دستور نہین ہے یہ سنکر
شدّاد فیل بند مثل ابر گرجا نیزہ تکان دیکر مارا اسد غازی نے نیزے کو نیزے کی سنان پر
رُوکا نیزہ چلنے لگا دونون لشکر نگران ہین اسد غازی بڑی دھوم سے لڑ رہا ہے سنان ہائے
نیزہ مثل ستارۂ سحری چمک جاتے ہین ہر مرتبہ شداد فیل بند کو ٹوکتا جاتا ہے او پہلوان ہوشیار رہ
جم کر لڑ نگاہ لڑی رہے دیکھ نیزہ تیرا نکلا جاتا ہے یہ کہکر نیزہ شدّاد فیل بند کا گانٹھا مرکب
اڑایا نیزہ ہاتھ سے شدّاد فیل بند کے نکلا قزاقان اسد غازی نے سبحان اللہ کہکر غرا یا
کیا گھوڑے چمکائے بدیع الزمان اپنے مقام پر اُچھل پڑے قاسم بھی تعریفین کرنے لگے
شدّاد فیل بند عرق خجالت مین غرق ہوا چوڑے تیغہ کے قبضے پر ہاتھ ظاہر ہوتا تھا کہ اژدر ہیبب
غار سے بل کرکے نکلا خبردار کہکر ہاتھ مارا اسد غازی نے سپر کو اُٹھا دیا شدّاد فیل بند انتہا
کا جوان طاقت دار ہے سپر کٹی سپر کو کاٹ کر تیغہ شدّاد فیل بند سر پر اُس افسر کے گرا خود
بھی کٹا اوچھا سا زخم سر پر اسد غازی کے آیا بہ تعجیل دا ستانہ مارا تیغہ تو اُسکا نکل گیا قطرات
خون چہرۂ مبنظر پر پڑے صاف ثابت ہوتا تھا کہ ماہتاب ان پردۂ شفق مین نہان ہوا زخم کھاتے
ہی اسد غازی کے تیور پر بل پڑے جسطرح شیر زخم کھا کر بپھرتا ہے مرکب کو مہمیز کیا ابروے خمدار

بلی نیمچہ اصفہانی جنبش مین آئے تیغۂ نورافشانی کے قبضہ پر ہاتھ ڈالا نعرہ شیرانہ کرکے بصد صولت
و شوکت ہاتھ مارا ہر چند کہ شدّاد فیل بند مثل دیو کے ہی شیر کے نعرے سے قلب کانپ گیا آئینہ شمشیر
مین جلوۂ عروس مرگ دکھلائی دیا یقین کامل ہوا کہ یہ تیغۂ برق تاب جو تڑپ کر گرے گا خرمن حیات
کو جلا کر خاک سیاہ کردیگا نہیب شمشیر سے گینڈے سے کود پڑا تیغہ نورافشانی چمک کر گرا گینڈے
کے دو ٹکڑے کیے لشکرون مین غریو بلند ہوا شدّاد فیل بند کو جو اسد غازی نے پیدل دیکھا
تقاضائے جرائت سے نہ گوارا ہوا کہ دوسرا ہاتھ مارون گھوڑے سے کود پڑے شدّاد
فیل بند کی جان پر بنی کہتا افراسیاب جادو کا یاد آیا خوب یقین کامل ہوا کہ اس شیر کے
ہاتھ سے زندہ نہ بچونگا گھبرا کر پکار اُٹھا ای طلسم کشا اپنے ساتھ والون کو منع کر مجھ اکیلے پر
سب جوان آتے ہین اسد غازی نے غصے مین ہاتھ تلوار کا روکا سمجھے کہ میری محبت مین
مامون جان آگئے ہونگے منھ پھیر کر فرمایا خبردار کوئی میرے قریب نہ آئے آپ لوگ میری حفاظت
چاہتے ہین اسد غازی نے تو اپنی پُشت پر کسیکو نپایا شدّاد فیل بند نے جو دیکھا اسد غازی
نے منھ پھیرا نامرد کا یہی مدعائے دلی تھا پُشت پر سے ہاتھ مارا اوچھا زخم تو سر پر اسد غازی کے
آچکا تھا زخم سر جو پارہ ہوا اسد غازی لڑکھڑا کے گرا بدیع و نورالدہر و قاسم و غضنفر
بیتاب ہوگئے ان سب جوانون نے پودھے پر ہاتھ ڈالا چاہا کہ جا پڑین میدان کارزار سے
بعد ہی شدّاد فیل بند نے جب دیکھا کہ اسد غازی لڑکھڑا کے گرا یہ بیجا چلا کہ دوسرا ہاتھ مارون
سر کاٹ لون اُسوقت لشکر دینین غریو ہی ہر شخص اسی مین پریشان ہے کہ جبتک ہم پہونچینگے وار
اُس نامرد کا چل جائیگا نعرے سب بہادرون نے پیاپے کیے آوازین دین او گھٹے کیا کرتا ہے
بدیع الزمان نے بھی نعرہ کیا نورالدہر نے بھی للکارا قاسم نے بھی شیرانہ آواز دی غضنفر نے
بوق ترکی بجایا جسمین یہ آواز تھی ای قزاقان تیر بند یہ نامرد بچنے نہ پائے خواجہ عمرو سر پیٹ رہا ہے
ایک درۂ کوہ قریب تھا سردار تو نعرہ کرکے چلے تھے کہ جا کر اپنا سینہ سپر کردین اسد نامدار زمین
پر گر چکا ہی وار روکنے کے بھی لائق نہین ہی یکایک درۂ کوہ سے کڑاکے کی سُم مرکب کی صدا بلند
ہوئی دیکھا سب نے نقابدار بادلہ پوش بصد جوش و خروش مثل برق جہندہ گھوڑے کو اڑاتا
ہوا نعرے پر نعرہ کر رہا ہی او شدّاد فیل بند نامرد اگر اسد غازی کا موے جسم میلا ہوا قوم تک کو

تیری شاد و نگاشت نے دیکھا کہ نقاب چہرہ بے نظیر پر تاج سر اقدس پر چمکتا ہوا لعل و یاقوت نصب
گھوڑے کو کوڑا کرتا ہوا اس جلدی مین آیا کہ بدیع الزمان وغیرہ دیکھتے رہ گئے نقابدار بادلہ
پوش قریب پہونچگیا پاس آسند غازی کے آکر گھوڑے سے کود پڑا آسند غازی کو پشت پر
لیا سینہ اپنا سپر کردیا شداد فیل بند تیغہ رہا کرچکا تھا نقابدار بادلہ پوش نے سر آگے کردیا
تاج نقابدار کا کٹا بصد سطوت و شوکت کلائی پر شداد فیل بند کے ہاتھ ڈال دیا جھٹکا مارا تلوار
چھین کر پھینک دی شداد صاحب بیداد نقابدار بادلہ پوش سے لپٹ گیا افراسیاب جادو
بھی دیکھ رہا ہی ادھر سے شہنشاہ لاچین وغیرہ کی بھی نگاہ لڑ رہی ہی سب نے دیکھا جیسے ہی
نقابدار بادلہ پوش سے شداد فیل بند لپٹ پڑا نقابدار بادلہ پوش نے کلائی تھام کر ایک
طمانچہ مارا تڑاقے کی آواز ہوئی شداد فیل بند کا منھ پھر گیا نقابدار بادلہ پوش طمانچہ مار کر لپٹ پڑا
دستی بہ زیرہ دستی کھینچی شداد فیل بند کو کولے پر لاد کرکے دے مارا یہ تو بچھا زمین پر گرا تلکان جو پہونچی
تاج سر سے نقابدار بادلہ پوش کے زمین پر گرا ابر نقاب دار ماہر خسار سے ہٹا یہ ثابت ہوا کہ مہر
درخشان لگہ ابر سے نکل آیا تمام میدان نورانی و منور ہوگیا دیکھنے والے حیران جمال و محو دیدار ہوے
سبکی نگاہ اُسی جانب لگی ہوئی ہی بدیع الزمان و نور الدہر و قاسم و غضنفر نے تو نہ پہچانا خواجہ
عمرو و مہتر قران خوب پہچانتے ہین بیقرار ہوکر پکار اُٹھے یہ تو شاہزادہ قباد شہریار نور نگاہ
حمزہ نامدار نبیرہ نوشیروان عالی وقار ہین اتنے عرصے مین قباد نے شداد فیل بند کی چھاتی پر
چڑھ کر سر کھینچکر طرف افراسیاب جادو کے پھینکا چونکہ نقاب چہرے انور سے اُٹھ چکی تھی جوش جرات

ہین نعرہ زنیا نعرہ قباد شہریار
منم شاہ شاہان فریدون حشم
بہار گلستان کاؤس جم
چراغ شبستان صاحبقران
فروزندہ تاج و تخت کیان
یل صف شکن صاحب عز و جاہ
شہنشاہ اسلام و عالم پناہ
نعرہ شہنشاہی کی صدا میدان مین گونجی تحمل تھرائے طائر درختون

سے اُڑے اکثر پہلوانونکو غش آگئے شداد فیل بند کو مار کر جھپٹے کہ مین پشت مرکب پر سوار ہوکر نکل جاؤن
افراسیاب جادو نے ذکر تو ہرکارون کی زبانی سنا ہی تھا کہ بادشاہ لشکر اسلام کو عجائب
جادو و لائی ہی انکا قباد شہریار نام چہرۂ ماہ تمام شہنشاہ حسینان مشہور ہین عارض انور پر چراغ
طور ہین خواجہ عمرو کے پکارنے سے یقین کامل ہوا کہ یہی جوان ہی غصے مین آکر چند دانے ماش کے

پھینکے قباد شہریار نے ایک پانون رکاب مین رکھا تھا سحر جو افراسیاب جادو کا ہوا گھوڑے نے
بدلگامی کی سامنے سے بھاگا قباد شہریار سحر افراسیاب جادو سے زمین پر گرے تختی جو گلے مین
تھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی زمین نے پانون تھام لیے سردارون نے دوڑ کر اسد غازی کو
اُٹھایا اسد نامدار نے بھی یہ معرکہ دیکھا کہ میری مدد کو قباد شہریار آئے آج نقاب چہرے سے
اُٹھ گئی سحر سے افراسیاب جادو کے زمین پر گرے بیقرار ہو کر شہنشاہ کوکب سے آنکھ ملائی
فرمایا ہمارے شہنشاہ کو بچانا افراسیاب جادو سحر کرکے خود بڑھا کہ مین جا کر اُس تاجدار کا سر
کاٹ لون ہاتھ پانون تو اِنکے بیکار ہین اِنکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی اپنے مقام سے سحر کرتا ہوا
بڑھا شہنشاہ کوکب نے بے اختیار ہو کر آواز دی یار دلینا شاہزادہ سحر العجائب بہت خوب کہکر
بڑھا یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو افراسیاب جادو قریب پہونچ جاے شہریار پر وار کرے دور سے
ایک گولا افراسیاب جادو پر مارا وہ گولا سینے پر افراسیاب جادو کے پڑا سینے کو توڑ کر پار ہو نگذرا
اندھیرا چھا گیا افراسیاب جادو اُس تاریکی کو دفع کرنے لگا ادھر سے سحر العجائب گولا مار کر
بڑھا یکایک آسمان سے پچھا برق کا گرا قباد شہریار کے جسم مین وہ برق لپٹ گئی طرف آسمان
کے بلند ہوئی خواجہ عمرو کے منھ سے نکل گیا ای سحر العجائب کوئی ہمارے شہنشاہ کو لیے
جاتا ہی افراسیاب جادو نے کسی ساحر کو لگا رکھا تھا ای فرزند یہ جانے نپاے سحر العجائب یہ کہکر
اُڑا کہ مین ابھی لاتا ہون اور نعرہ کیا کہ او جانے والے اگر مرد ہے تو ٹھہر جا وہ برق اتنی جلدی تڑپی کہ
آسمان مین ڈوب گئی سحر العجائب تلاش کرتا ہوا چلا ستارہ بنکر ڈوب گیا برابر کہکشان فلک کے
بلند ہوا چہار جانب سے سر اُٹھا کر دیکھنے لگا کبھی سو کوس راستہ مشرق کا طی کیا کبھی مغرب مین گیا
کبھی جنوب کبھی شمال ایک طرف جو نگاہ اُٹھا کے دیکھا وسط آسمان مین ایک ابر تیرہ و تار چھپا ہوا ہے
اُس ابر سے برق چمک رہی ہی سحر العجائب سمجھا جو کوئی برق بنکر گرا تھا اِس مقام پر آکر چھپا ہے
سحر العجائب نے اِس خیال سے گولا سحر کا تیار کرکے طرف ابر کے چلا ادھر کلمہ داستان حیرت بیان
لشکر صاحبقران کے ذکر ہوتے ہین یہ تو ملحوظ رہے کہ شاہزادہ سحر العجائب گولا سحر کا تیار کیے ہوئے
طرف ابر سیاہ کے جاتا ہی یہان فولاد آتش ریز مجاور قبر سامری کو افراسیاب جادو چھوڑ گیا تھا
آٹھ دن سب سرداروں کو تڑپتے تڑپتے گذرے اُسی قصر دود مین صاحبقران بھی بند ہین اسم اعظم

بند ہونے سے نہایت دردمند ہین آٹھوین دن یہان تو سب سردار بیہوش ہوے زمرد شاہ
باختری بصد کبر ونخوت اپنے مقام سے اُٹھا تخت نخوت پر سوار ہوا تاج نخوت سر پر رکھا فولاد
آتش ریز سے کہا اے بندۂ خاص الخاص یہی افراسیاب جادو کہ گیا تھا اب چلکر سبکو قتل کرو
دھوین کے قصر مین دروازہ بناؤ فولاد آتش ریز بارہ ہزار ساحرون کو لے کر بڑھا گولا دیا ہوا
افراسیاب کا قصر دود پر مردود نے مارا دھوین کے مکان مین ایک دروازہ کلان ظاہر ہوا
اُسنے ملازمان لقا سے آواز دی اہل اسلام کو قتل کرو بلا تکلف سب کے سر کاٹ لو تمام کو یہان
بُردنعا لقا پرستان بانی ظلم وجفا تلوارین کھینچکر اُن بیچارون پر جا پڑے سب کے ہاتھ پاؤن بیکار
ہین حسرت و یاس سے قتل کرنا شروع کیا آج خداوند لقا بھی تلوار چمکاتے پھرتے ہین ہر مرتبہ
آواز دیتے ہین بندگان مَن دیدی قدرت مرا قدرت دیر گیر صاحب تدبیر ہین آج دریاے قہر
خداوندی جوش مین ہے سب دشمنون کو قتل کرو ملک باختر پر چلینگے فولاد آتش ریز کو شیر
قدرت لقب دینگے فیطولات پر بیٹھکر تقدیرات رنگارنگ کرینگے جو قدرت کی ہیبت مین ڈرے
ہین سب کے پتلے بناکر روح پھونکینگے بختیارک کہتا ہے یا خداوند بہت خوشی نہ کیجیے ایسا نہو تقدیر
پلٹ جاے اب مسلمانون پر انتہا کا وقت سخت ہے غیب سے مدد ہوا چاہتی ہے ہمیشہ یہی دیکھا جب
وقت انجام آیا کوئی صورت ایسی پیدا ہوئی کہ مسلمانون کی بلا ہم لوگون پر آگئی جو آج معرکہ
گذرا ہے ایسا کبھی نہین گذرا جلد قتل کر لو فولاد سحر کر رہا ہے ملازمان لقا آمادہ بدعت جو ملازمان
صاحبقران ہوشیار ہین یعنی اُنکو ابھی غش نہین آیا جب دیکھتے ہین کہ فرزندان صاحبقران کو کوئی
قتل کرتے آتے ہین یہ جوانان صف شکن اپنے آقازادون کو بچاتے ہین سینہ سپر کرتے ہین
نمک حلالی پر مرتے ہین اُسوقت لشکر اسلام مین ایک شور ہے ناموس بیقرار ہو کر دعائین حسرت
مین بلکنے کی صدائین کنیزین فریاد کرتی ہین غلامان شہنشاہی آفت دنیا ہے صاحبقران کو آکر سب نے
گھیر لیا صاحبقران پشت اشقر پر خاموش بیٹھے ہین سحر مین افراسیاب جادو کے مبتلا حرز ہیکل
گلے مین نہین ہے اسم اعظم فراموش بیہوشی کا ہوش نگاہ حسرت سے چہار جانب دیکھتے ہین کوہیون
نے خون کے دریا بہا دیئے ہزارون بخیطا قتل ہوے اُس حال پُر ملال مین صاحبقران نے نگاہ
اِس طرف آسمان کے دیکھا زبان مین تو لکنت ہے دل پہ سحر کی ہیبت اشارے کر رہے ہین

اے بے نیاز اے کارساز بحرمت سے ان بچیاؤن کے بچالے اِسوقت بیکسی مین سواے تیرے کون
معین و مددگار ہے تو ستار و غفار ہے بیتاب ہوکر جو صاحبقران نے اشارون سے دعا کی سب نے آمین
کہی سحر العجائب گولا سحر کا لیکر جھپٹا اُسی ابر سیاہ پر مارا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اندر ابر کے دیکھا
ایک جادوگر کریہ منظر سیاہ رو تیرہ درون شراب کباب تخت پر رکھا ہے اُسی تخت پر ایک شیشہ
اُسمین ایک طائر پھڑک رہا ہے سحر العجائب سمجھا اس جادوگر نے اُن شہریار کو کہین چھپا دیا
آپ حرامزادہ یہان آکر بیٹھا ڈانٹا کہ او نامرد یہان آکر چھپا ہے منم ملازم شہنشاہ کوکب روشن ضمیر
ناظرین والا مقام کو یاد ہوگا کہ افراسیاب جادو نے عقاب فلک سیر جادو کو شیشہ
اسم اعظم دیکر کہا تھا کہ وسط آسمان سے زمین پر نہ اُترنا عقاب فلک سیر نے آٹھ روز
تڑپ تڑپ کے کاٹے سحر العجائب مرد سپاہی خواجہ عمرو سے کہکر چلا تھا کہ خالی نہ پلٹونگا تیغہ
برق مثال کھینچکر جا پڑا اے کہے جاتا ہے تو نے شہریار کو کیا کیا آ تجھکو تو قتل کرون جہان اُن کو
چھپایا ہوگا ہوش آجائیگا خوب میدان کارزار سے بھاگا عقاب فلک سیر اِن باتون کو
نہین سمجھا تامل کرکے جا پڑا سحر العجائب پر گولا مارا اُسنے گولا کاٹا اپنے سحر کا گولا جھولی سے نکالا
ابر کو ٹکڑے ٹکڑے کر چکا ہے دو چار گولے آپس مین چلے عقاب فلک سیر نے اپنے
سحر کے مارے مین تلوار کھینچی سحر العجائب نے سحر کرکے تیغہ اُس ملعون کا کُند کردیا کئی مرتبہ
اُس نے ہاتھ مارے پشت و پہلو پہ سحر العجائب کی تلوار بن پڑین تلوار نے کچھ تاثیر نکی
سحر دفع کرکے تیغہ کھینچکر جا پڑا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا عقاب فلک سیر نے جب
سحر العجائب سے کاٹنا چاہا نکل جاؤن سحر العجائب نے بھی حصار سحر کردیا ہے عقاب
فلک سیر نکل نہ سکا قریب پہونچکر ہاتھ تلوار کا مارا عقاب فلک سیر نے چاہا الٹ پڑون
تلوار چھین لون سحر العجائب جری صف شکن صاحب قوت و طاقت سحر سے بھی غالب آیا
اُٹھا کے دے مارا غصے مین چیر کر پھینک دیا عقاب فلک سیر کا مرنا شیشہ ٹوٹا اسم اعظم
صاحبقرانی چھوٹا سحر العجائب نے عقاب فلک سیر کا سر کاٹ کر رومال مین باندھا طرف
لشکر کوکب کے چلا دل سے یہی کہتا تھا نہین معلوم اِس بچیا نے اُس شہریار کو کہان پھینک دیا
طلسم کشا سے حجاب ہوگا مگر مین مجبور و لاچار ہون دشمن کا تو سر لیکر چلا ہون روا روی کرتا ہوا

جاتا ہے یہان گرد صاحبقران ساحرون کا ہجوم تھا خود بخود ہوش آیا زبان کی لکنت موقوف ہوئی
اسم اعظم باواز بلند پڑھا سحر ساحرون کا باطل ہونے لگا اشقر دیوزاد طرارہ بھر کے بڑھا مقبل
وفادار قریب تھا صاحبقران نے فرمایا اے مقبل تھوڑا پانی کسی ظرف مین لاؤ مین اسم اعظم
دم کر دون جہان جہان پانی پہونچے گا تاثیر سحر نہو گی مقبل نے پانی صاحبقران کے قریب
پہونچایا امیر نے اسم اعظم پڑھ کر دستک دی مقبل نے شیشے کا پانی جابجا چھڑکا سحر ساحرون
کا باطل ہونے لگا امیر باواز اسم اعظم پڑھتے ہوئے فولاد آتش ریز پر جا پڑے اسنے
جو صاحبقران زمان کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا گیا جی مین کہتا ہے یہ کیا باعث ہے اسم اعظم حمزہ
کا شہنشاہ نے بند کیا تھا شاید کچھ ساحر ہو ملے مدد حمزہ آ گئے اسم سحر پڑھتا ہوا بڑھا کئی سحر
کیے صاحبقران پر تاثیر نہوئے جس راہ سے صاحبقران زمان نکلتے ہین برکت اسم اعظم
سے عمل شاہ ولندھور بھی اپنے مقام سے اٹھے ہوش درست ہوئے چالاک وچست ہوئے
جوا مٹھا لشکر لقا پر نعرہ کر کے جا پڑا صاحبقران نے لڑ بھڑ کر اپنے کو قریب فولاد آتش ریز
پہونچا اسنے گھبرا گھبرا کے سحر کیے جب تاثیر نہ ہوئی تیغہ برق مثال کمر سے نکالا خبردار خبردار
کہکر ہاتھ مارا صاحبقران زمان نے اسم اعظم پڑھ کر تیغہ عقرب سلیمانی کو سامنے کر دیا سحر
اُس بیچیا کا باطل ہوا للکار کر آواز دی ضرب مردان عالم زدگ اُسنے سپر سحر چہرے کی پناہ
کی جانتا تھا یہ سپر نہ کٹے گی تیغہ عقرب تڑپ کر گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے وہان سے سر پر
گرا سراسر اُس خود سر کا کاٹا مع مرکب چار پر کالے ہوئے آواز آئی کشتی مرا نام من فولاد
آتش ریز بود ساحران ہوش ربا لاشہ فولاد آتش ریز کا لیکر بھاگے لشکر لقا ز سید افتح مین
آج لڑتے ہوئے اپنی حد سے بڑھ آتے ہین سرداران نامی سنے جو سحر ساحران سے مہلت پائی
تلوارین کھینچ کھینچکر لشکر لقا پر جا پڑے صاحبقران زمان کو بھی انتہا کا ملال ہے مگر ارشاد
فرماتے ہین کہ افراسیاب جادو شیشہ اسم اعظم کا ہوش ربا مین لیگیا تھا ہمارے یار
وفادار عمرو نا مدار نے کچھ کام کیا اُسی نے وہان شیشہ عین وقت پر توڑا آج اہالیان لشکر
لقا نکلنے نپائین جمہور و فرامرز کو حکم ہوا کہ تم لوگ لڑتے ہوئے اپنے کو تا بہ در باغ مینا
پہونچاؤ کہ یہ کمینہ بھاگ کر باغ مینا مین نہ جانے پائے جمہور و فرامرز فوجین جنگی ساتھ

سے کر لڑتے ہوئے خندق پر باغ مینا کے جا کے ٹھہرے جس ملازم لقا نے اس طرف کا رُخ کیا
گھیر کر اُنکو مارا باغ مینا مین کوئی جانے نہین پاتا سلیمان عنبرین موے کوہی ہمیشہ سے
اُنکو دھوئے تھا کہ صاحبقران سے مقابلہ کرون آج کوہیون کو ترغیب دے رہا ہے ناصر
کوہی و عنصر کوہی سپہ سالاران سلیمان عنبرین موے کوہی بھی فوجون کو ترغیب دے رہے ہین
شجاعان باختری تو نام سے اہل اسلام کے بھاگتے ہین دور ہی سے لینا لینا کہ رہے ہین
کوہی جگر لڑے چونکہ سلیمان سر برہان سب کے موجود ہی شمشیر زنی کرتا ہوا جاتا ہے شان پہلوانی
دکھاتا ہی کوہی بھی لڑ رہے ہین اُستادان سخنور نے تحریر کیا ہی کہ یہ لڑائی صبح سے شروع
ہوئی دن بھر لڑتے لڑتے گذرا پردۂ شب بھی حائل ہوا کافرون کا پردہ نہ رہا اہل اسلام
اُسیطرح آمادۂ حرب و پیکار ہین ہر ایک کا یہی قصد ہی کہ لقا کو شکست دین یا گرفتار کرین اگر
بھاگے لڑتے بھڑتے تا بہ طلسم ہوشرُبا پہونچین اس لڑائی مین چند ساحران فولاد گرفتار
بھی ہوئے اُنھون نے یہ بھی کہا کہ انتظام ہفت دربند شکست ہو چکا ہے اگر آپ لڑتے بھڑتے
پہونچ جائینگے سب اہالیان دربند قتل ہو چکے ہین ایک ساحر سات لاکھ فوج سے درمیان مین
فرو کش ہی موسوم بہ کلنگ آتش خوار وہ البتہ روکے گا لقا کو بھی دامن پناہ دیگا سب
سردارون کے دل مین ولولے بھرے ہین یہ بھی خبر سنی کہ بدیع الزمان نے طلسم خورشید
نگار فتح کیا نور الدہر حوالی طلسم خورشید نگار مین لڑے قاسم نے طلسم نگارین فتح کیا یہ
سب شیر عین وقت پر دریاے نیل مین جا کر اسد غازی کے شریک ہوگئے اب بخیر و عافیت
طلسم ہوشرُبا مین موجود ہین سب سے زیادہ بادشاہ جمجاہ کد و کاوش کر رہے ہین فرماتے ہین
یہ مدد بہار جادو کی ہوگی اُسی نے شیشۂ اسم اعظم کا توڑا ہمراہیان اسد غازی مین ایسی
لیاقت کسکو ہی خدا وہانتک پہونچائے لکھا ہی کہ نین کشتا بانہ روز یہان چلی لقا مثل صید خائف
بھاگتا پھرتا ہی گوشۂ عافیت نہین ملتا باغ مینا کا رستہ بند کیا بختیارک توبڑا منتظم ہی اُسنے دیکھا
یہ لڑائی بیڈھب پڑ گئی آج اسکا انجام بد ہی ضیغم خون آشام سے بارگاہ گیتی نما لدوا لو خزانے
اُٹھواؤ لڑتے بھڑتے نکل جاؤ ورنہ راہ مین آب و دانہ بھی ممکن نہوگا آج شکست فاش ہے
اہل اسلام کو ہوشرُبا مین پہونچنے کی تلاش ہی اپنے انتظام سے غافل نہ ہو ضیغم خون آشام و

وا انکال خون آشام وریحون وجیحون آٹھون نے فوراً اٹھا لا بارگاہ گیتی نما کا لدوالیا
خزانون پر قبضہ کیا سلیمان عنبرین موے کوہی لڑتا ہوا سامنے صاحبقران کے پہونچا
صاحبقران زمان لڑتے بھڑتے مست ہو گئے ہین قلب فوج کوہیان مین پہونچے مالک لندھور
علم شاہ پہلو بہ پہلو لڑتے ہوے چلے آتے ہین جو پہلوان صف سے بڑھا ہاتھ سے ان نہنگان
دریاے جرأت کے غرق دریاے قضا ہوے صدہا لاشے تڑپ رہے ہین صاحبقران زمان
لڑتے ہوے جاتے ہین تیغہ عقرب کا قبضہ ہاتھ مین جما ہوا خود حضرت ہود سپر بر زرہ
داودی زیب جسم مصروف جنگ وجدل زرہ کے خانے خون سے معمور چہرہ مثل آفتاب
روشن سرداران قوت بازو فرزندان نامور زینت پہلو چہار جانب جنگ کر رہے ہین سلیمان
عنبرین موے کوہی دور سے دیکھ رہا ہے کہ حمزہ نے پہلوانان کوہستان کا ستھراؤ کر دیا
بڑے بڑے پہلوانان زبردست مارے گئے ناصر زاغ چشم خرس دندان لندھور بن سعدان
پر جا پڑا اُپشت سے ہاتھ مارا سر لندھور زخمی ہوا لندھور نے پلٹ کر غصے مین گرز دودستی
مار دیا ناصر سپر اُٹھا کے رہگیا گیندہ وناصر ثابت ہوتے تھے عنصر کو بڑھ کر مالک اژدر نے دوزبانہ
نیزہ مارا سینے کو اسکے توڑ کر پار گذرا مالک نے ہاتھ دیگر اُٹھایا چھڑا انکی نیزے کی مثل ناگنی کے
لچک رہی ہے اُکھیڑ کر مارا اُستخوان اُسکے چور چور سلیمان نے جو یہ بدعت دیکھی بڑھکر پہلے مالک
کو زخمی کیا طرف علم شاہ کے چلا تھا کہ صاحبقران نے نعرہ کیا او مغرور اُدھر کہان جاتا ہے
ہمسے آنکھ چار کر مردان عالم بردار کر سلیمان عنبرین موے کوہی غصے مین تھا جا پڑا دونون
سردار قوت بازو زینت پہلو مارے گئے آنکھون کے نیچے اندھیرا سب سے زیادہ لقا
غصہ ہے کہ خداوند آج بھی کوئی تقدیر معقول نہین کرتے بھاگے بھاگے پھرتے ہی منھ کے
بھل گرتے ہین یہی فرماتے ہین من چہ تقدیر کردم بختیارک کہتا ہے تمھاری تقدیر مین آگ لگے
اب تقدیر سے گریز کیجیے سلیمان عنبرین موے کوہی سے اور صاحبقران سے تلوار چلنے لگی
چاک چک کے ہاتھ مار رہا ہے برس پڑا صاحبقران کو مہلت نہین لیتے دیتا ایک مقام پہ صاحبقران
نے گرد اسپر کا اُٹھایا جیسے ہی سلیمان عنبرین موے کوہی نے ہاتھ مارا سپر کو گردش دی علی بلند
سپر پشت پر پہونچا پنجہ یلی خورشید نما دراز کر کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا نعرہ اللہ اکبر مارا تلوار چھین کر

اُس خودسر کی پھینک دی کمر مین ہاتھ دیکر نعرہ کیا قاشش زرین سے سلیمان عنبرین مُوسے کوہی کوہ پیکر کو اُٹھایا چرخ دیکر طرف آسمان کے پھینکا اُترتے وقت تیغہ عقرب سلیمانی سے چورنگ ہوائی کیا کوہیون کے رنگ کٹ گئے علم شاہ نے بڑھ کر علم فوج کو قلم کیا یہ نشان شکست تھا کوہیون کے بھاگنے کا بندوبست تھا بادشاہ جم جاہ لڑتے بھڑتے قریب تخت لقا پہونچے تھے بختیارک نے لقا کو دوہتھڑ مارا کہا یا خداوند بھاگیے سلیمان عنبرین موسے کوہی مارا گیا آپ نے تقدیر مضبوط کی ایک ایک کے دو دو ہوگئے اَب کوہستان مین نہین ٹھہر سکتے اندھے کی یہی لاٹھی تھی اُسپر زوال آیا اَب بھاگیے نہین معلوم افراسیاب جادو پر کیا گذری اُسنے تو بڑا انتظام کیا تھا کہ اسم اعظم صاحبقرانی زمین پر نہ آسمان پر فرشتون نے جاکر شیشہ توڑا ایسے صاحبان اقبال سے کون لڑ سکتا ہے ایسا نہو تمکو گرفتار کرلین بڑی ذلّت سے تمکو قتل کرینگے سَب سردار جلے ہوے ہین آج تو ساحرون کے ہاتھ سے بہت مسلمان مارے گئے خون کا بھی وہ لوگ بدلا لین گے پیچھا نچھوڑینگے لقا نے بھی دیکھا کہ بادشاہ جم جاہ شیرانہ نہنگانہ صفونکو درہم و برہم کرتے ہوے آتے ہین سات سو تاجدار بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین پرے کے پرے اُلٹ پلٹ کردیے کوہ و دشت لاشہ ہاے کوہیان سے بھر دیئے اِس جرأت و شوکت شہنشاہ کو دیکھکر لقا گھبرایا سمجھا کہ آج گرفتار ہوجاؤن گا تخت سے کود کر ایک گینڈے پر سوار ہوا اَب لقا نے قرار پر قرار کیا سنجانی باختری مشتری حصاری دور سے دیکھ رہے تھے بلکہ اِسی کے مشتاق تھے کہ خداوند چلین تو ہم بھی نکل جائین یہ بہت احتیاط سے لڑے ہین زخم بھی نہین کھائے نہ کسیکو مارا نہ زخمی ہوے میدان کارزار مین اُسی طرح پاک و صاف ہین اَب جو دور سے دیکھا کہ خداوند گینڈے پر سوار ہوے خداوند سے دو قدم آگے بھاگے بارگاہ لقا کی لدوا چکے ہین ضیغم خون آشام دس بارہ کوس آگے نکل گیا یہ کہتا ہوا کہ صاحبو ہم پیشرو لشکر ہین ہمکو آگے بڑھنا چاہیے ایسا نہو بارگاہ دشمنون کے قبضے مین آجاے باختر سے ہم لوگ لڑتے بھڑتے یہان تک آئے اگر بھاگنے مین ایسے چالاک نہوتے تو یہان تک کیونکر پہونچتے جان و مال دونون کی حفاظت واجب و لازم ہے بادشاہ جمجاہ لشکر اسلام نے بہت کد و کاوش کی کہ لقا کو گرفتار کرلون لقا بھاگا کچھ کوہی اُلجھ گئے چاہتے تھے اپنے

مالک موروثی کو چھوڑین صاحبقران لڑبھڑ کے چلے جائین ہم اپنے شہر مین جالین بادشاہ جمجاہ نے
جبتک دیکھا کہ لقا طرف صحرا کے بھاگا ایک تاجدار سے حکم دیا تم شہر پر جاکر قبضہ کرو ہم تعاقب مین
لقا کے جاتے ہین سبکو ملاقات اسد غازی کا اشتیاق ہے یہ بھی یقین کامل ہے کہ لقا نے جسطرف کا
رُخ کیا یہ حد طلسم ہوش رُبا ہی تھوڑی ہی دیر مین وشش پانچ کوس نکل گیا صاحبقران نے
عادی کو بلاکر حکم دیا بارگاہ سلیمانی و بارگاہ حشامی لدوالو کوئی شئی چھوٹنے نپائے عادی نے
اُسیوقت بارگاہ سلیمانی وتمام اثاثہ صاحبقرانی مثل طبل سکندر وعلم اژدہا پیکر وجھا نجھ کیومرثی و
نقارہ افراسیابی و نقارخانہ سلیمانی وغیرہ بتعجیل سب چیزین بار کرالین عقب مین صاحبقران
زمان کے سب سردار چلے صاحبقران اُسی طرح جنگ کرتے ہوے جاتے ہین باعث یہ ہے کہ
لقا تو اپنے باختریون کو لے کر نکلگیا کوہی جابجا جو ٹھہرے ہوے تھے جہان پر لشکر صاحبقران
پہونچتا ہے وہ اُلجھ پڑتے ہین یہان سردارون کا تانتا بندھا ہوا ہے یعنی لندھور مین پہونچکر
مصروف جنگ ہوے مالک بھی آکر پہونچ گئے تھوڑے ہی عرصہ مین چوگان بن حمزہ
پہونچے اسفندیار شاہ گیلانی کا نعرہ ہوا کوہیون کو ٹھہرنے کی مہلت نہ ملی کچھ مارے گئے
کچھ بھاگے اِس کروفر سے لڑتے ہوے سرداران صاحبقران و صاحبقران جاتے ہین کسی
مقام پر ٹھہرنے کا ارادہ نہین کیا جس مقام پر شام ہوگئی چند ساعت اُسی مقام پر ٹھہرے کچھ
آب ودانہ کی فکر ہوئی یہ حکم ہے کہ کُل اہالیان فوج کمر باندھے موجود رہین سب سپاہی بھی کھڑے
کھڑے چند ساعت آسودہ ہوے جو سامان اتنے عرصے مین کھانے پینے کا مہیّا ہوا اس سے فراغت
کرکے پھر بڑھے لیکن زمرد شاہ باختری سر پر پانون رکھ کر بھاگا اگر کہین پتہ بھی کھڑکا
یہی گمان ہوا کہ اہل اسلام آگئے ہرکارے خبر بھی پہونچا رہے ہین کہ صاحبقران نے مقام
نہین کیا آپکے تعاقب مین چلے آتے ہین اُستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے کہ کلنگ آتشخوار
مقرر کردہ افراسیاب ناہنجار صحرائے قلعہ دامنہ وقلعہ دخانیہ مین بارہ لاکھ فوج سے
فروکش ہے ہفت دربند کی حکومت اِسکو ملی یہ وہ دربند ہین کہ جنپر فیروزہ فیروزہ پوش دفعدار
حاکم تھی یہ سب ناظم میدان توسن حصار مین تیغ بیدریغ طلسم کشا سے داخل جہنم ہوے ہین
افراسیاب جادو نے کلنگ آتشخوار کو کہ ہم پہلوان وہم ساحر ہے بارہ لاکھ فوج کو بھی ہے

حکم ہوا کہ قریب قلعۂ دُخانیہ اُترے رہو طرف سے کوہ عقیق کے کوئی اِس طرف نہ آسے کلنگ آتشخوار
کو کئی مہینے گذرے انتظام ہفت در بند کا کر رہا ہی کہ رعایا تباہ نہو شہرون کا بھی خیال ہے رعایا کو
بھی تسکین دیتا ہے حا بارگاہ استادہ ہی بارہ لاکھ فوج پہلوان وساحر ہر وقت تیار رہتے ہین ایک
دن بیٹھا ہی کہ ہرکارون نے بڑھ کر خبر دی خداوند ہیجدہ ہزار ملک باختر از دست خدا پرستان ہزیمت
خوردہ تشریف لاتے ہین مشہور ہے کہ کوہ عقیق گلزار سلیمانی فتح ہوا عقب مین اُنکے صاحبقران
زمان ملک بملک قلعہ بہ قلعہ جنگ کرتے ہوے آتے ہین کلنگ آتشخوار گھبرا گیا وزرا اُمرا کو
اپنے ساتھ لے کر اُٹھا برائے استقبال خداوند چلا کوس بھر پر بڑھا تھا دیکھا ایک تخت ٹوٹا ہوا اُسپر
خداوند سوار دریاے خون مین نہاے ہوے پہلو مین شیطان درگاہ خداوند گرد تمام سنجانی
باختری چوکنا خائف و ترسان اٹھائے بارگاہون کے لدے ہوے کچھ پہلوان زخمدار سوار
پیدل پیدل سوار لشکر مین انتشار کلنگ آتشخوار نے بڑھ کر پایۂ تخت لقا کو بوسہ دیا لقا
نے گھبرا کر پوچھا ای بندۂ من ہمارا بندۂ خاص الخاص ساحر لاجواب شہنشاہ افراسیاب
کہان ہی کلنگ آتشخوار نے دست بستہ عرض کی یہ مقام ہفت در بند طلسم ہوش رُبا ہی
شہنشاہ افراسیاب خاص قریب توسن حصار و دریاے نیل وغیرہ مقابلۂ مسلمانان مین فروکش
ہین مشہور ہی کہ آج کل شہنشاہ خود بدولت و اقبال بصد جاہ و جلال مصروف جنگ رہتے ہین
بڑے بڑے سردار مارے گئے لقا نے گھبرا کے کہا قدرت نے کوہ عقیق کو اسی واسطے برباد
کرایا کہ اپنے بندۂ خاص الخاص افراسیاب سے ملاقات کرین سات شبانہ روز گذرے
اسی فکر مین قدرت چلے آئے راہ مین اکثر شاہون نے روکا اشتیاق ملاقات افراسیاب
قدرت نہ ٹھہرے کلنگ آتشخوار نے کہا قدرت نہ گھبرائین چلکر بارگاہ مین تشریف
رکھین اگر مسلمان بے ادب یہان تلک آئینگے مین اُن سب کو شکست دونگا بارہ لاکھ فوج
اِس مقام پر موجود ہی سب مطیعان قدرت ساحران باشوکت پہلوانان جنگجو زورآوران
خوشنصیب برائے جانبازی آئے حاضر ہین لو ہین لڑتے بھڑتے قدرت کو تا بہ باختر لیجائینگے اس
طرح پر کلنگ آتشخوار نے لقا کو مطمئن کیا جناب سے خفت سے گھبرایا ہوا تھا کہا قدرت نے
یہ تقدیر نوّے ہزار برس پیشتر کی تھی کہ کلنگ آتشخوار کے ہاتھ سے سب مسلمانون کو قتل

کرا ئینگے اِس بندۂ خاص الخاص کو شیر قدرت بنا ئینگے کلنگ آتشخوار بھول گیا استقبال کرکے
لقا کو اپنی بارگاہ مین لایا تخت وغیرہ آراستہ کیا سامان عیش ونشاط مہیا ہوا ذرا جو لقا کو آرام
ملا تقدیرین بگھارنے لگا بختیارک گھبراتا ہی کلنگ آتشخوار سے کہتا ہے ای ساحر نامور دہ
اژدہاے ہفت سر یعنی حمزۂ شیر نر تعقب خداوند مین آتا ہی اے کلنگ اِس مہلت کو غنیمت جانو ہمارے
نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ پاس شہنشاہ افراسیاب کے ہمکو لیچلو کلنگ آتشخوار کہتا ہے قدرت
نہ گھبراؤ مین لشکر باغیان پر آگ برسادونگا شہنشاہ کو آج کل بڑی بڑی فکرین درپیش ہین وہان
جانا مناسب نہین ہی مین بخوبی انتظام جنگ مسلمانان کرلونگا آتے ہی سبکو شکست دونگا
آٹھ پہر تیاری سحر مین مصروف رہتا ہی انکو تو اِس مقام پر چھوڑ دو دو کلمہ داستان شاہزادہ ایرج
نوجوان کہ یہ جنگ دیر پر یزادان کو فتح کرکے طرف طلسم ہوش رُبا کے چلے تھے ملکہ ماہ عالم
افروز منتظم دیر پر یزادان سہیل جوالہ زن کو قتل کراکے ایرج نوجوان کے ہمراہ ہوئی ایرج
نے فرمایا ای ملکہ ماہ عالم افروز انشاء اللہ بڑی دھوم سے شادی کرینگے ملکہ ماہ عالم افروز
نے سر جھکا لیا عرض کیا حضور تا بہ طلسم ہوش رُبا رسائی بہت دشوار ہے کنیز تو ضرور بالضرور ہمراہ
رکاب حضور پُر نور رہیگی اَب ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہو کہ چھہ لاکھ فوج جرار مع ساحر وغیر
ساحر ایرج نامدار کے ساتھہ موجود ہی ساحرون مین صیقل آئینہ دار و ملکۂ انجم ماہر خسارہ
ملکہ ماہ عالم افروز شیشہ مینوش تین لاکھ ساحرون سے یہ سَب ہمراہ ہین تین لاکھ غیر ساحر سرداران
قدیم انکے نیلم زنگی و فیلم زنگی و عوجان و یاباری و سام بن عوجان و میعاد عاد سگ دراز
گردن و دیگر پہلوانان نامدار شاپور رایسا عیار کرّہ بن اشقر پر سوار ہو کر اِس شوکت و شان سے
کوچ کیا جب دیر پریزادان فتح ہوا سہیل جوالہ زن قتل ہوئی باشندگان دیر پریزادان نے
شکست کھائی لاشہ سہیل جوالہ زن لیکر بھاگے ایرج نے فقط دو دن مقام کیا پھر کوچ کردیا
مگر لاشہ سہیل جوالہ زن لیے ہوے ساٹھہ ستر ہزار ساحران غدّار بھاگے ہوئے جاتے ہین
راہ مین ایک قلعہ ہی انجم آتشبار باپ سہیل جوالہ زن کا اُس قلعہ مین رہتا ہی اُسکو خبر پہونچی کہ
دیر پریزادان فتح ہوا لاشہ سہیل جوالہ زن آتا ہی یہ خبر سُنکر قلعہ سے گھبرا کر باہر نکل آیا بیٹی کا لاشہ
دیکھکر بہت رویا لاشہ تو جلوا دیا ہرکارون نے آکر خبر دی کہ نبیرۂ صاحبقران شاہزادہ

ایرج نوجوان بجمعیت چھ لاکھ ساحران غدّار و پہلوانان عالی وقار منزل بمنزل قلعہ جات فتح
کرتا ہوا آتا ہی حقیقت مین جو قلعہ راہ مین ایرج کو ملا بزوری و مردانگی اُسکو فتح کیا اگر وہان ساحر
ہوے تو صیقل جاپڑا ساحرون نے یورش کر کے حاکم قلعہ کو مار لیا اگر غیر ساحر ملے ایرج نے ساحرونکو
منع کیا پہلوانون کو ساتھ لیکر جا پڑا اسر سواری قلعہ لیا ایک شب قلعہ مین رہے گرہ وسکہ نام پر
سعد بن قباد کے جاری کیا پھر چل نکلے مگر انجم آتشبار یہ خبر سُنکر بھر کا تین لاکھ ساحر لیکر قلعہ
سے نکلا بارگاہ استادہ کرا کے ٹھہرا منظور یہ ہی کہ آتے ہی ایرج کو روکونگا آگے نہ بڑھنے دونگا اپنی
دختر بلند اختر کے خون کا بدلا لونگا اس فکر مین اُترا ہوا ہی ایک ابر آتشبار تیار کیا آسمان برابر
آتشبار لہرا رہا ہی نہایت گرم مزاج آتش خواہی فکر مین کہ جب لشکر دمن پہونچے یہ آگ برسا کر سب کو
پھونک دون اپنی سرحد مین جمنے ندون اس فکر مین انجم آتشبار بارگاہ مین بیٹھا ہی ہرکارے واسطے
خبر کے بھیج چکا ہی بیان شاہزادہ صیقل آئینہ دار سے شب کو ماہ عالم افروز نے کہا اے شہریار
مجھکو خبر مِل چکی ہی کہ سہیل جوالہ زن کا باپ انجم آتشبار فوج ساحران غدّار لیکر قلعہ سے نکلا ہی
اسی فکر مین ہی کہ لشکر کو آقاے نامدار کے تباہ کرے آپ اٹالا بارگاہ کا مجھکو مرحمت فرمایئے مین
بطور پیش رو لشکر آگے بڑھون کانٹون کو پاک کرون اس مغرور سے سمجھ لون اگر آپ قاقبل
مین پہونچے لشکر ساحران پر آگ برسے گی چشم زدن مین شکست ہوجائیگی پھر قدم نہ جم سکیگا لشکر بجبر
ساحران جرأت آتش سے نہ تھم سکیگا رات کو صیقل آئینہ دار نے ایرج نوجوان سے عرض کی
غلام امیدوار ہی کہ عہدہ پیشروی لشکر اس خیرخواہ کو مرحمت ہو کوئی ساحر ہی انجم آتشبار کہ اُسنے آکر
سرکار کا راستہ روکا ہی ملکہ عالم افروز اس اقلیم کی واقفکار ہین اُنکی زبانی خبر معلوم ہوئی اُس
آتشخو نے انتظام کر لیا دو کوس قلعہ سے بڑھ کر راستہ روکا انتظام واجب و لازم ہے غلام
اُسکے مقابلے کا عازم ہی ایرج نے حکم دیا صیقل آئینہ دار نے ملکہ عالم افروز کو ساتھ لیا
ملکہ انجم ماہر خسار نے کہا مین بھی چلونگی رات ہی کو صیقل آئینہ دار نے ساٹھ ہزار ساحر لشکر سے
منتخب کیے آپ مرکب پر سوار ہو کے آگے بڑھا ایک جانب ملکہ عالم افروز ایک جانب ملکہ انجم
ماہر خسار اٹالا بارگاہ زربفتی کا لدوا لیا اس شوکت و شان سے صیقل بڑھا راتی راتا قطع منازل
و طی مراحل کرتے ہوے آتے ہین ماہ عالم افروز نے کہا ای شہریار آپ فوج کو لیکر آئے ہین

مین آگے بڑھکر دیکھون اُس بیحیا نے کیا انتظام کیا یہ کہکر طاؤس زرین بال پر سوار ہوئی آسمان مین
ڈوب گئی ایک پہاڑ پر آکر دیکھا کہ ابر آتشبار آسمان پر لہرا رہا ہے انجم آتشبار اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا
سحر کر رہا ہے منقل آتش نے آکے جب دو ہتھڑ مارا یا سامری کہا شعلۂ آتش بھڑکا اُس ابر مین جاکر
شعلہ غائب ہوا ماہ عالم افروز نے سر کوہ سے یہ معاملہ دیکھا اُسی پہاڑ پر بیٹھکر چوکا داروئی
جھولی سے نکالی چند قطرات آب روئی تگے کا سے پر ڈالے سحر کرکے بلند کیا تھوڑے عرصے مین
ابر دھوندھو کار بنکر تیار ہوا کہ اُس مین برف کی سلیین بھری ہوئی ہین یہ ابر بلند ہوکر سر ابر
آتشبار پر پہونچا اب ماہ عالم افروز کھڑی ہوئی ٹہل رہی ہی انجم آتشبار اس انتظام سے
غافل صبح ہوتے بارگاہ سے نکلا اپنے نزدیک ابر کو خوب زور دیکھا صبح کو دیکھا کہ صحرا سے گرد
اُڑی پُشت مرکب پر شاہزادہ صیقل آئینہ دار اژدران آتش فشان پر اٹھالا بارگاہ زربفتی
کا لدا ہوا بصد صولت و شوکت لشکر ساحران چلا آتا ہے یہ بیحیا سمجھا کل لشکر حمزہ کا آگیا بہ تعجیل
تمام بارگاہ مین آیا ابر آتش فشانی کو اشارہ کیا وہ ابر کڑکتا ہوا اوپر لشکر صیقل کے آیا
ماہ عالم افروز نے پہاڑ سے سحر کیا ابر برف بار ابر آتشبار پر گرا اسقدر برف برسی کہ ابر آتش
فشانی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا انجم آتشبار نے دیکھا میرے لشکر پر برف برسنے لگی برف سے
ہزارون ساحر ٹھنڈے ہوے اپنے ابر کو دیکھا لخت لخت ہوگیا جاکر لشکر دشمن پر آگ نہ برسائی
گھبرا گیا صیقل آئینہ دار نے دیکھا کہ ابر آتش فشانی ہمارے لشکر پر آگیا لخت لخت ہوکر پلٹ گیا
سمجھے کہ ماہ عالم افروز نے یہ کام کیا طاؤس زرین بال کو بڑھایا دیکھا بر سر کوہ ماہ عالم افروز سحر
کر رہی ہین صیقل آتش تدبیر کو دیکھکر مثل گل شگفتہ ہوا طاؤس کو لاکر پہاڑ پر اُتارا تنہا پاکر
جوش محبت مین گلے مین ہاتھ ڈالدیئے کہا اے ملکہ عالم ماشاء اللہ کیا معقول تدبیر کی ابر
آتش فشانی مٹایا برف تمھارے لشکر پہ اُس آتش خو کے برس رہی ہے بہت بدحواس ہوا
تمنے بڑا کار نمایان کیا آقائے نامدار بہت خوش ہونگے وہ بھی چل نکلے ہین آیا ہی چاہتے ہین
ماہ عالم افروز نے سر جھکا لیا شرما کر کہا اے شہریار میرے نزدیک یہ مناسب ہے کہ آتشبار
مکار گھبرا رہا ہی فوج کو ساتھ لیکر بلوہ کردیجیے بے لڑے بھڑے بھاگے گا ابھی فتح ہوجائیگی
مین تو بڑھتی ہون آپ لشکر لے کر آیئے یہ کہکر ماہ عالم افروز سحر کرکے بلند ہوئی صیقل طاؤس

اُڑکر لشکر مین آیا ملکۂ انجم ماہر خسار ترتیب لشکر مین مصروف تھین صیقل آئینہ دار نے کہا ملکہ لشکر بڑھاؤ ملکۂ ماہ عالم افروز یگہ و تنہا جا پڑین اگر وہ ابر آتش فشانی کو نہ مٹاتین ہزارون بندگان خدا جل جاتے ملکہ انجم نے کہا مین چلی یہ کہکر ملکہ انجم نے لشکر کو اشارہ کیا صیقل آئینہ دار مرکب کو بڑھا کر چلا ساحران ہمراہی حربہ ہاے سحر ہاتھ مین لیکر بجوش و خروش لشکر انجم آتشبار پر جا پڑے پہلے سب سے آسمان سے نعرہ ہوا ہم ملکۂ عالم افروز ابر برف بار لشکر پر گرایا گھبرا کے انجم آتشبار بارگاہ سے نکل آیا دیکھا اُسنے برف برس رہی ہی پہاڑ برف کا بنگیا ملکہ کھڑی ہین ناگاہ صیقل آئینہ دار کا نعرہ ہوا ایک طرف سے ساحران غدار آپڑے انجم ماہر خسار وصیقل آئینہ دار و ماہ عالم افروز نامدار بڑھ بڑھ کر سحر کرنے لگے انجم آتشبار گھبرایا ہوا پھر رہا ہی سحر کو ابر برف کے ہٹایا صیقل آئینہ دار نے آگ برسائی اِسنے بڑھکر آگ کو روکا انجم ماہر خسار نے سحر کیا تیر دل دوز چلنے لگے عین گرمی جنگ ہی کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا سب نے شیر بیشۂ جرأت یگّہ تاز میدان جلالت نقد روحِ روان قاسم عالی شان شاہزادہ ایرج نوجوان بصد شوکت و شان پشت کرہ بن اشقر پر سوار تیغہ دودمہ سکندری کے قبضہ پر ہاتھ سرداران صف شکن جوانان تیغ زن تلوارین کھینچے ہوے آکر آرائش لشکر نکہت اثر پر گرے ملکہ مہوش تخت پر گرد ساحر گھیرے ہوے کئی سو نقارے بجتے ہوے آتے ہی صفونکو درہم و برہم کر دیا انجم آتشبار گھبرایا یقین کامل ہوا کہ افسر ایسا سردار ایسے جانباز ایسے کیونکر جان بچے گی قلعہ کی جانب بھاگا اتنے عرصے مین شاہزادہ صیقل آئینہ دار نے چار جانب آگ لگا دی خیمے بارگاہین لوٹ لین چادر جلنے لگی ملکہ ماہ عالم افروز اس اقلیم کی واقفکار ہو پکار کر آواز دی صاحبو کیون جان دیتے ہو اطاعت دین حق قبول کرو ہزارہا ساحر دوڑ دوڑ کر قدمون پر ملکہ ماہ عالم افروز کے گرے ماہ عالم افروز نے ایرج نوجوان سے خطا معاف کرائی یہ جو اہالیان لشکر پر ثابت ہوا کہ اِس شیر دلیر کو مٹا دینا منظور نہین ہے امان ملتی ہی ہزارہا ساحر شریک ہو گیا جنگ سے عاجز ہو چکے تھے صداے الامان بلند ہوئی انجم آتشبار جو قلعہ مین بھاگا مال اسباب اُٹھوا کر بار کرایا قلعہ سے نکلکر بھاگا جب یہ قلعہ سے نکل چکا تب ماہ عالم افروز کو بڑھ کر ہرکارون نے خبر دی انجم آتشبار نکل گیا ملکہ نے بڑھ کر ایرج

نوجوان سے عرض کی حضور باغی جاتا ہی ایرج نوجوان نے باگ پھیری ملکہ ماہ عالم افروز سے
فرمایا اِس قلعہ سے تا بہ دیر پریزادان حکومت سلطنت تمکو دیگئی تم اپنا انتظام کرو گرز وسکہ نام
پر سعد بن قباد کے جاری رہے خراج کا یہ طریقہ ہی کہ بعد مصارف فوج کچھ بقیہ ہاے زرّین
بطور خراج روانہ کیا جاے ملکہ ماہ عالم افروز نے دست بستہ عرض کی کہ ہمنے قدمبوسی اسواسطے
نہین کی ہی کہ حکومت و ممالک حاصل ہو حضور کے ساتھ آمادہ جانبازی و سرفروشی ہین جو حضور
کا قصد ہی وہی کنیزان شاہی بھی چاہتی ہین کہ تا بہ طلسم ہوشربا حضور کے ساتھ چلین اتنے بڑے
بادشاہ عالیجاہ سے مقابلہ یہ بھی ہمکو خبرین گذر چکین کہ طلسم کشا نے کل مرحلہ جات طلسمی فتح
کیئے افراسیاب جادو خود جنگ کر رہا ہی اُسنے اپنے کمال کے بھروسے پر یہ نمک حرامی
کی تھی کہ شہنشاہ لاچین کو گرفتار کر لیا طلسم ہوش رُبا پر قبضہ کر لیا آپ اپنا کمال سحر دکھلا
رہا ہی کوئی اُس سے مقابلہ نہین کر سکتا اسد نامدار تو فتاح طلسم ہوشربا ہین صاحب لوح
صف شکن تیغ زن سترہ سو سرداران افراسیاب جادو و اُنکے شریک ہین اسیر افراسیاب
نے زمین ہلا دی کسیکو نہین مانتا اور حضور اُس طلسم سے غیر ہی اگر ہم لوگ ہمراہ ہونگے بندگان
عالی کا بچنا دشوار ہی پس ایسے وقت مین سایۂ دولت سے جدا ہونا خیر خواہی سے بعید ہی سامنے
سرکار دولت مدار کے جان دینا نمکخوارون کی عید ہی ایرج نے فرمایا بہت جلد لشکر
آراستہ ہو اس ملعون کا تعاقب کیا چاہیئے نکلکر جانے نپاۓ ملکہ ماہ عالم افروز نے کھڑے
کھڑے اُس مُلک کا انتظام کیا اپنے مصاحبون مین سے ملکہ نرگس خوش چشم کو وہانکی حکومت
سپرد کی اور حکم دیدیا کہ تا بہ دیر پریزادان فکر رکھنا ملکہ نرگس خوش چشم کو چھوڑ کر اہالیان
شہر سے آواز دی جب کسی نے اُسکے حکم سے گردن تابی کی اُسنے خلاف حکم صاحبقران کیا
یہ بھی خبر مل چکی ہی کہ صاحبقران زمان لڑتے بھڑتے لقا سے تا بہ قلعہ خاشیہ پہونچ چکے ہین
اگر اِس طرف نزول اجلال و ورود اقبال فرمائین کل اہالیان شہر استقبال کرین
دشمن اُنکے ٹھہرنے ندین اگر ہو سکے لقا کو گرفتار کرنا وہ خود سر دعواے خدائی کرتا ہی دم
یکتائی کا بھرتا ہی لاکھون بندگان خدا کو برگشتہ کیا اور باختر سے تا بہ کوہ عقیق لڑتا بھڑتا آیا مگر
صاحبقران زمان کو بڑا بڑا صدمہ پہونچایا سُنا ہی کہ اُس شہریار نے قسم کھائی ہی کہ بدون قتل

نصرو شاہ باختری واپس ہونگا یہی اُس شہریار کا عہد ہے بخوبی اہالیان شہر کو سمجھا کر اُسیوقت آنا لا بارگاہ زربفتی کا لدا شاہزادہ صیقل آئینہ دار و ملکہ انجم ماہر خسار و ملکہ ماہ عالم افروز و تیلم و شیلم وغیرہ سرداران قدیم سمٹ کر ایک مقام پر آئے ایرج نوجوان اُسی طرح دریاے خون میں نہائے ہوے نام طلسم ہوشش رُبا سُنکر فرحت تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہوتا ہے اس اقلیم میں آکر یہ بھی خبر سُنی کہ سرحد طلسم ہوشش رُبا میں آگئے انجم آتشبار جو بھاگا ہی خاص افراسیاب جادو کا خراج گذار تھا تصویر دلپذیر ملکہ بران شمشیرزن آنکھون کے سامنے پھر گئی یہی دل مین خیال ہی کہ ایسے وقت پہونچین کہ ملکہ بھی مصروف جنگ ہون ہم بھی اُسوقت جاکر پہونچ جائین مگر شاپور سے تاکید ہے کہ انجم ماہر خسار و ملکہ شیشہ مینوش عاشقان جمال ہین ملکہ بران شمشیرزن اس راز سے نہ آگاہ ہونے پائین لشکر میں ہمارے یہ ذکر ہو شاپور نے کہا اے شہریار یہ شاہزادیان مطیع حکم حضور ہین نظارۂ جمال سے انکے قلب کو سرور ہین بخوبی لشکر کا انتظام کرکے سب سے آگے ایرج نوجوان عقب مین سرداران مذکور چار سو نفتارہ طلائی و نقرئی بجتا ہوا علم ہاے زرنگار کے پھریرے کھُلے ہوے خریداران جنس جرأت بھی لڑائی پر تُلے ہوے اس شوکت و شان سے تعاقب مین انجم آتشبار کے چلے وقت پر انکا بھی ذکر تحریر ہوگا یہان لشکر اسد نامدار مین افراسیاب جادو مقابلے مین فروکش ہے کئی مرتبہ افراسیاب جادو نے طبل جنگی بجوایا بڑے قیامت کے سحر کرتا ہی کوئی اُسکے سحر کی برداشت نہین کرسکتا دوسرا امر یہ بھی ملحوظ رہے کہ جب مغلوب ہوتی ہے تو افراسیاب جادو ہٹتا ہوا فوج اسد غازی کو لگا کر سایہ گنبد مین لاتا ہی گنبد سے تیر تلوارین گرز خنجر نیزے برسنے لگتے ہین سواے اُسکے کہ سایہ سے جب ہٹ آتے ہین تب بلاے آسمانی سے نجات پاتے ہین جب اِدھر سے زیادہ دباؤ پڑتا ہے یعنی اسد نامدار لڑتے بھڑتے قریب افراسیاب جادو کے پہونچتے ہین خوب آگاہ ہو چکا ہی کہ اہل اسلام طبل بازگشت کے پابند ہین طبل بازگشت بجوا دیتا ہی اسد غازی پلٹ آتے ہین ایک شب کو لڑ بھڑ کر پلٹے دربار مین آکر جمع ہوے لاچین نے کہا اے شہریار اس پانچ میدان داریون مین کئی سو سرداران نامی سیّار گلشن جنان ہوے حسرت فتح طلسم لیکر پردۂ دنیا سے گئے افراسیاب جادو نے

تیس برس ہوش رُبا مین سلطنت کی ہین نہین آگاہ ہون کہ یہ تیر تلوار برسنے کا کیا باعث ہے اُسکا دفع ہونا کس بات پر موقوف ہی اسی وجہ سے ہماری فوج کے لوگ بہت قتل ہوے آج بھی لاکھ آدمی کا کھیت پڑا ہے ہمارے ساٹھ ہزار چالیس ہزار افراسیاب جادو کے قتل ہوے سب سرداروں نے صلاح کرکے خواجہ عمرو چالاک کو طلب کیا آپ اُسوقت سب عیّار بھی جمع ہین انجمن مشاورت منعقد ہوئی صلاحین ہونے لگین شہنشاہ لاچین نے دامن خواجہ عمرو کا تھام لیا کہا ای یاور غریبان ای دادرس بیکسان ای عیّار طرّار ای مصاحب صاحبقران عالی وقار آپ کی جستجو سے طلسم ہوش رُبا فتح ہوا اَب قتل افراسیاب جادو باقی ہی آپ نے ملاحظہ فرمایا کیسا افراسیاب جادو نے کیسا بنایا میری جستجو سے یہ مقدمہ خارج ہی مین نہین جانتا کہ یہ بلا کیونکر دفع ہوگی جب افراسیاب لڑتا ہوا زیر گنبد پہونچتا ہی وہ بلا لشکر پر نازل ہوتی ہی ہمسے کچھ نہین ہوسکتا مجبور ہوجاتے ہین اُسکی فکر آپ کی ذات پر موقوف ہی اگر آپ فکر کرین تب یہ مقدمہ حل ہوا ایسا نہو قتل افراسیاب جادو مین خلل ہو ایسا افراسیاب کو اس امر پر بھروسا ہی کہ طبل جنگی بجواکر سر میدان آتا ہی سواے حضور کے کسی سے منھ نہین پھیرتا خواجہ عمرو نے فرمایا میان اے نامدار فتّاح طلسم ہوش رُبا ہین آپ سحر و ساحری مین یکتا ہین مین بیچارہ کس شمار و کس قطار مین وقت پر بھی کوئی ہماری پوچھتا ہی مین مدتون توسن حصار پر قید رہا جو کچھ مال میرے پاس تھا وہ مہاجنون نے رکھوایا تھا اُسکے نوکرون نے چھین لیا قرضدار صبح کو آکر مجھکو گھیر لیتے ہین مین سود دیتے دیتے حیران ہوگیا کوہ عقیق سے خط پر خط چلے آتے ہین حمزہ نے تنخواہ بھی موقوف کردی اہل و عیال تباہ مثل مشہور ہے مصرع پراگندہ روزی پراگندہ دل جب انسان وجہ معاش سے مہلت پاتا ہی تب سب کچھ ہوسکتا ہی مین کیا جاؤن کیا تلاش کرون آپ تو مرغ زرین بنے ہوے تخت پر بیٹھے رہتے ہین ہم جفاے افلاس سہتے ہین پس مین کیا کرون مجھے بھی یقین ہی ایک دن افراسیاب جادو تمکو اور تمھاری زوجہ کو قتل کر ڈالے گا میرا کیا ہرج ہوگا مین خدمت مین اپنے آقا کے چلا جاؤنگا اس کشاکش سے مہلت پاؤنگا جا کر دامن اپنے آقا کا تھامون کہ کیون او نا منصف ہمنے تو تیری اولاد کے ساتھ جانبازی کی یہان دفتر مین ہماری غیر حاضری لکھی گئی تین روپیہ مہینے پر یہ نازہی اُسمین غیر حاضری کاٹی جاتی ہی لاچین نے یہ جھگڑا سنکر سر جھکا لیا

اسد نامدار نے دو لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھکر بارگاہ مین ڈال دیا پکار کر آواز دی سب عیاران جانباز موجود ہین جو صاحب شکست گنبد کی فکر کرین وہ اِسقدر مال لین یہ سُنتے ہی خواجہ عمرو نے تو اس طرف سے منھ پھیر لیا برق و چالاک اپنے مقام سے اُٹھنے لگے خواجہ عمرو نے اُٹھکر دونون کو دو دو کوڑے مارے کہا او نالائقون تمھاری وجہ سے مقدمہ قلیل ذلیل ہوتا ہو کچھ خاک نہو سکے گا روپیہ کا نام سنکر گھبرا گئے برق تو خاموش ہو رہا چالاک نے عرض کی کس مقام پر آپ کے غلام رہگئے بیشک، پتہ لگائینگے خواجہ عمرو نے فرمایا ابھی روپیہ ہمین منگوا دو تو ہم تلاش مین نکلین اسد غازی نے دست بستہ عرض کی کہ خوب حضور آگاہ ہین یہ حق و مال غازیان دیندار و مجاہدان تہور شعار کا ہو یہ یون نہین ملیگا ایک خیمے مین جمع کر دیا جاتا ہو جس وقت یہ بلا دفع ہولے لیجیے خواجہ عمرو بہت جھلائے اسد غازی سے تناتا بڑبڑاتے ہوے خواجہ عمرو اُٹھے چالاک و برق کو بُرا کہتے ہوے کہ اِن نالائقون نے فتور ڈال دیا یہ وہ مقدمہ تھا کہ سب صاحب فوراً یہان جمع کرتے تب اسکی تدبیر کیجاتی مہرخ و بہار کی جانب متوجہ ہوے فرمایا صاحبو ہمنے پندرہ برس جانبازی کی اسکا یہ پھل پایا کہ ہم غیر معتبر ہین روپیہ ہمکو دیدین تو ہم لیکر بھاگ جائین جیسے خود اُٹھائی گیرے ہین ویسا ہی اور کو بھی جانتے ہین سب طرح خواجہ عمرو چیخے پیٹے اسد غازی نے منھ پھیر لیا مہرخ و بہار وغیرہ نے نام سے زادِ راہ کے دس پانچ ہزار پیش کیے مہ جبین کی طرف متوجہ ہوے فرمایا تم تو بی بی شاہزادی ہو افسوس ہو تمھاری تقدیر پھوٹ گئی دربان بچے کے ساتھ تمھاری شادی ہوئی اُنکے باپ کے والد نامدار پہلوان عادی حمزہ کے لشکر ہین دربان مین اُنکی اوقات ہمیشہ قزاقی مین گذری اِنکے والد کی مین نے آبرو بڑھائی حمزہ کی بیٹی کے ساتھ شادی کرائی خانہ داماد لیے گئے اب اُنکے دماغ عرش اعلے پر پہونچے اپنی حقیقت کو بھولتے ہین سب سے اُنکے کہونگا اسد غازی نے کہا جو چتے چاہیے کھوہے روپیہ کام کرنے پر ملیگا مہ جبین نے لاکھ روپیہ منگوا کر پیش کیے اسد غازی اسپر بھی اشارہ کرتے تھے صاحب دو نہین وعدہ کرلو خوب دلدہی کرکے کام کرینگے مہ جبین نے تماتا خواجہ عمرو وہ روپیہ لیکر لاجین وغیرہ سے رخصت ہوے چالاک بن عمرو بھی ایک جانب چلا خواجہ عمرو کو منظور ہو کہ یہ راز کیونکر دریافت کرون یہ تحفہ جات کیونکر مشین اوّل حال

فرحت مآل مہتر بن مہتر چالاک بن خواجہ تحریر ہوتا ہے کہ چالاک بھی اسی فکر مین نکلا کہ کیونکر یہ
پتہ ملے فتح ہونے پر طلسم کے یہ اُفتاد پڑا چاہتی ہے سوچتا ہوا جاتا ہے یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین
والا مقام رہے کہ افراسیاب جادو طبل جنگی بجوا کر بذاتِ خود میدان مین آتا ہے صرصر پر بھی
تاکید ہے کہ اے صرصر ابھی تک بڑی خیر ہے کہ مین میدان کارزار مین نکل کر لڑتا ہون یہ گنبد
مین نے بطور قلعہ بنایا ہے اگر اس مین جا بیٹھون تو طائرِ وہم و خیال مجھ تک نہ پہونچے تمکو بھی
مناسب ہے کہ اسد غازی کی فکر کرو اے صرصر اگر لوح قبضے مین آجائے جیسے جیسے دھوکے
مین نے کھائے اُسکا بدلا کرون فوراً اسد غازی کو قتل کر ڈالون صرصر نے عرض کی کہ لونڈی
فکر مین ہے دن بھر مین چار چار پھیرے لشکر اسلام کے کرتی ہے آپ یہ تو ملاحظہ فرمائیے علاوہ
اُن چھ عیارون کے نور الدہر کا عیار شبرنگ بدیع کا شاطر امیہ بن عمرو و قاسم
کا عیار سیارہ بن عمرو یہ بھی جا بجا حفاظت کرتے ہین پرندہ پر نہین مار سکتا درندے کی کیا
لیاقت ہے کہ اسد غازی پر دست انداز ہو مین نے فکر کی ہے امروز فردا مین گرفتار کر کے
لاتی ہون تامل نفرمائیے گا فوراً قتل کیجیے گا افراسیاب نے کہا اے صرصر اب تساہل و تامل کا وقت
نہین ہے اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا صرصر بھی فکر مین چلی صبا رفتار نے خبر دی عمرو و چالاک
کل سے لشکر مین نہین ہین یہ سنکر صرصر دلیر ہوئی جادوگرنی کی شکل بنکر لشکر مین خوش و خرم
پھرنے لگی چالاک بن عمرو تین دن برابر صحرا مین پھرا کوئی نشان نہ ملا ایکدن ایک
پہاڑ پر سے چڑھ کر دیکھا آٹھ نو سی جوان ایک مقام پر فروکش ہین خستہ و شکستہ پریشان ایک
ٹوٹی سی بارگاہ بھی استادہ ہے چالاک فقیر بنکر لشکر مین آیا کسی بنیے بقال سے پوچھا یہ کسکا
لشکر ہے لوگون نے کہا شاہ صاحب مقام عبرت ہے شہنشاہ نیلم شکست کھا کر بھاگا
ایسا بے سامان ہو کر نکلا کہ اِس حال سے اِس مقام پہ اُترا ہوا ہے ایک دن وہ تھا کہ شہنشاہ
افراسیاب سامری محل مین اپنا شرف جانکر بہرِ ملاقات شہنشاہ نیلم آئے تھے
اَب جو اُنھون نے نامہ اپنی تباہی کا لکھا کسیکو بہرِ استقبال بھی نہ بھیجا یہ جواب آگیا کہ جس
حال مین ہو اسی طرح چلے آؤ یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر یہ جا کر شراکت افراسیاب کرین اور طبل جنگی بجوا کر
میدان کارزار مین نکلین تو اَب بھی کوئی اِنکا ہم نبرد نہین ہے سحر سے طبقے زمین کے ہلا دینگے

زمین کو آسمان پر پہونچا دینگے سامان ظاہری جو ٹوٹ گیا اِس وجہ سے افراسیاب جادو نے بھی خبر نہ لی یہ مضمون سُنکر چالاک لشکر سے نکلا کنارے آنکر رنگ و روغن عیّاری کا لگا یا صرصر شمشیر زن کی شکل بنکر تیار ہوا جست و خیز کرتا ہوا لشکر نیلم مین آیا اُلٹ ہوا بی صرصر تشریف لاتی ہین نیلم کو خبر پہونچی بارگاہ سے نکل آیا ایک ٹوٹا سا تاج پہنے ہوے چہرہ اُداس عالم یاس صرصر کو دیکھتے ہی آواز دی ملکہ صرصر آج کدھر کی ہوا ہے کہ تم نے ہمکو سرفراز کیا شہنشاہ کو ہمنے نامہ لکھا تھا حکم ہوا کہ چلے آؤ وہ دن شہنشاہ بھولے کہ ہمنے گھر لاچین کا مٹایا انکو بادشاہ بنایا پریشانی مین ہماری خبر نہ لی چالاک نے کہا ای شہنشاہ آپ کو ناحق انتشار ہی افراسیاب جادو اُسی طرح آپ کا خواستگار ہے مجھ سے تنہائی مین فرمایا جاکر میرے قوت بازو کو لاؤ تمھاری بربادی ایسی بے سبب ہوئی ایک شب مین موّاج کا لشکر تباہ ہوا چالاک تمھاری صورت بن بیٹھا مہرخ وغیرہ کو بُلا کر تباہ کرایا چاہ نیلوفر مین بھی انتظام آپ سے نہ بن پڑا اب وہ وقت ہی کہ شہنشاہ خود میدان کارزار مین نکلتے ہین ہر روز دو چار سردار قتل کر کے پلٹ جاتے ہین اگر آپ ایسا قوت بازو ساتھ ہو ایک ہفتے مین لڑائی فتح ہو جاے نیلم نے کہا صرصر اب بھی اگر میدان کارزار مین ڈوب جاؤن اور جو سحر میرے قبضے مین ہین انکو صرف کرون لاچین و کوکب بھاگتے نظر آئین مہرخ و بہار وغیرہ لونڈی غلام ہین اُنکی کیا حقیقت ہی چالاک نے کہا حضور تخلیہ کرین اب وہ وقت ہی کہ دیوار ہمہ گوش دارد عیّاران اسلام نے تمام ہوشربا مین غدر ڈال دیا اسد غازی نے جاکر بڑے زور و شور سے مرحلہ جات فتح کیے ایسا نہو میرے آنے کی کسیکو خبر ہو جاے کوئی عیّار دو طرح بڑے کام بنا بنایا بگڑ جاے نیلم جلدی مین اُٹھ کھڑا ہوا صرصر کا بھی آنا اُسکو غنیمت ہوا خیال مین ہی کہ اسوقت بڑی بات ہی کہ صرصر کے ساتھ جاؤن سردار میرے آوازے کستے ہین اپنی تقدیر کو روتے ہین مجھپر ہنستے ہین کہ شہنشاہ نے میری خبر نہ لی صرصر سے باتین کرتا ہوا الگ خیمے مین آیا چالاک نے کہا منقل آتش منگوائیے شہنشاہ نے ایک سحر تعلیم فرمایا ہی کہ شہنشاہ نیلم اُس سحر کو لیکر آئین مین اِدھر سے لڑتا بھڑتا نکلون گھیر کر سبکو مارین اکیلا اسد غازی کیا کر سکیگا عجائب و غرائب سحر سے اُسکو بھٹکا دینگے جنگل مین مارا مارا پھریگا نیلم نے

بہ تعجیل آگ روشن کی چالاک نے لوبان اپنے پاس سے نکال کر دیا کہا اُسکو آگ پر جلا بیٹے دھوین
سے ایک پریزاد پیدا ہوگی راز و نیاز جنگ تعلیم کردیگی نیلم نے لوبان ہاتھ مین لیکر آگ پر پھینکا آگ
سے دھوان نکلا اُسے کہکر شہنشاہ نیلم بیہوش ہوا چالاک نے زبان مین سوزن دیا ایک صندوق
مین نیلم کو بند کر لیا آپ اُسکی شکل بنکر باہر نکلا اہالیان لشکر سے کہا جلد لشکر تیار کرو سب نے
پوچھا حضور صرصر کہان گئی کہا یار و نادان ہو ہوا کو کون دیکھ سکتا ہے شہنشاہ نے ہم کو
باعزاز و اکرام طلب فرمایا ہے اَب جنگ طلسم کشا ہماری تجویز پر موقوف ہے چلتے ہی قیامتین
برپا کرینگے ایک سحر بھی عمدہ افراسیاب نے بھیجا ہے وہ سحر مین نے قبضے مین کر لیا یہ طاقت
بہم پہونچی کہ لاکھون کو پلک جھپکانے مین قتل کرونگا جاتے ہی میان لاچین کا امتحان لونگا
آنکھ چار کرکے کہونگا مین وہی شہنشاہ نیلم ہون جسنے تمہاری مشکین باندھ کر زندان توسن
حصار مین قید کیا تھا پھر اپنے کوہ نیلم پر جاؤنگا وہی ملک و مال وہی جاہ و جلال حاصل ہوگا ساتھ
والے تو ترس رہے تھے وہی لباس کہنہ پہنکر تیار ہوے ایک ہوادار شکستہ پر نیلم نقلی سوار ہوے
صندوق نیلم کو چھکڑے پر لدوالیا اُسپ سے کہدیا سحر تعلیم کردۂ افراسیاب اِسی صندوق مین
بند ہے جو کوئی اُسکو ہاتھ لگائیگا دیوانہ ہو جائیگا اُس شوکت و شان سے چالاک بن عمرو بصورت
نیلم اُن بارہ سو جوانون کو اپنے ساتھ لیکر طرف افراسیاب جادو کے چلا بروقت روانگی
ایک عرضی اِس مضمون کی لکھی اے شہنشاہ ملک و مال میرے قبضے سے نکلگیا جاہ نیلو فر
برباد ہوا مین خدمت مین آتا ہون چند سحر جو میرے پاس کائنات کے ہین آتے ہی اُنکو
صرف کرونگا چالاک تو بشکل نیلم طرف لشکر افراسیاب کے چلا اِسکا بھی ذکر وقت پر تحریر
ہوگا مگر مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری تلاش مین اُن تحفہ جات کے نکلے ہین دیکھئے
کہان پہونچین صرصر شمشیر زن افراسیاب جادو سے وعدہ کرکے کئی دن لشکر اسد مین
پھری دیکھتی ہے کہ لشکر قہار مین ایک دریا موج مار رہا ہے لشکر لاچین الگ ہے لشکر کو کب
ایک جانب فوج جہاندار شاہ ایک سمت فروکش ہے پھرتے پھرتے قریب بارگاہ ملکہ تصویر پہونچی
یہ بارگاہ معشوقہ بدیع الزمان ہے جو معشوقین طلسم خورشید نگار سے آئین اُنکی بارگاہین گرد
بیچ مین بارگاہ ملکہ تصویر در دولت پر چوبداریا دل حاجب و دربان چوبدارنیان قلماقنیان ہزار

در ہزار حاضر ہین صرصر نے ایک کنیز سے پوچھا اِس بارگاہ مین کون صاحب ہین اُسنے کہا ملکہ
تصویر طلسم کشا کے ماموّن جان کے معشوقہ کی آج کچھ طبیعت علیل ہے طلسم کشا بھی تشریف
لائینگے صرصر نے کلیجہ تھرکا کرکے نرگس نامے ایک خواص کو بیہوش کیا اسکی شکل بنکر محل مین
آئی دیکھا ملکہ تصویر چھپرکھٹ پر لیٹی ہین گرد کنیزان زرّین پوش مصاحبان پری پیکر خدمت مین
گذاران ہین بصد کرّ و فر حاضر ہین صرصر ہنستی ہوئی قریب ملکہ تصویر کے آئی تصویر نے ہنسکر
پوچھا کیون نرگس آج کیا تماشا دیکھا صرصر نے عرض کی خدا حضور کو جاہ و جلال کو دو چند
کرے حضور علٰحدہ چلین تو مین کچھ عرض کرون مین نے خبر پائی کہ صاحبقران زمان بھی آتے
ہین لقا کو شکست فاش ہوئی زوجۂ خاص شاہزادہ بدیع الزمان و ملکہ گوہر سلک مادر
نور الدہر اشتیاق مین اپنے شوہر کے اور فرزند کے لشکر صاحبقران کے ہمراہ ہین شاہزادۂ
والا قدر اسد نامدار سے صلاح کرتے تھے کہ سب معشوقون کو چھپانا چاہیے ملکہ گوہر ملک کے
خلاف ہوگا زوجات مین اُنکے وہی صاحب اولاد ہین اُنکا بہت پاس کرتے ہین لیکن اتنا کنیز
نے سُنا کہ اسد نامدار نے فرمایا ملکہ تصویر کو نہ چھپائیگے کہ وہ ماموّن جان کے ساتھ زندان طلسمی
مین قید رہین بڑی بڑی جفائین سہین اور بھی چند باتین سُنی ہین وہ باتین راز و نیاز کی ہین تخلیہ مین
عرض کرونگی ملکہ تصویر اُٹھ کر کنارے آئین صرصر عیّار بھی طرّار و قرّار تھی باتون مین اِسنے
ملکہ تصویر کو لگایا جب بخوبی متوجہ کر لیا تب گلوری اُٹھا کر دی ملکہ تصویر نے کھائی کھاتے ہی
بیہوش ہوئین صرصر نے ملکہ تصویر کو ایک صندوق مین بند کر دیا آپ رنگ و روغن عیّاری کا
لگا کر بشکل تصویر مسند پر آکر بیٹھی مگر خوف عیّاران سے کانپ رہی ہی کہ ایسا نہو کوئی عیّار
آکے پہچان لے تو جان بچا کے نکلنا مشکل ہوگا چونکہ مشہور ہوا تھا کہ ملکہ تصویر علیل ہین
اسد نامدار جو بارگاہ سے اُٹھے منظور ہوا کہ جا کر ممانی امّان کو دیکھ آؤن مصاحبونکو دروازے پر
چھوڑ آپ بلاتکلّف اندر آئے صرصر کو کنیزون نے خبر دی طلسم کشا تشریف لاتے ہین برائے
عیادتِ حضور تشریف لائے ہین صرصر مُنھ لپیٹ کر تخلیہ مین چھپرکھٹ پر لیٹ رہی کنیزونکو ہٹا دیا
اسد نامدار نے آکر پوچھا ممانی جان کہاں ہین کنیزون سے سُنا شب سے حرارت ہے تخلیہ مین
تشریف رکھتی ہین اسد غازی پردہ اُٹھا کر اندر آئے صرصر نے اُٹھکر بلائین لین ترقی عمر کی

دعائین دین پوچھا کیون فرزند اب لڑائی کی کیا کیفیت ہی اسد غازی نے کہا ابتو کئی دن سے
افراسیاب جادو نے طبل جنگی نہین بجوایا چھوٹے ناناجان تشریف لائین تو تدبیر معقول ہو صرصر
نے باتین کرتے کرتے گلابی کھینچکر اسد غازی کو جام دیا اسد غازی نے سلام کرکے پیا پیتے ہی
اسد بیہوش ہوا صرصر نے مُہرے کا تو خیال نہ کیا لوح گلے سے اُتار لی اسد کا پشتارہ باندھا
نقب کھودتی ہوئی لے نکلی ایک نخل کے سایہ مین جا کر نقب توڑی گرد و غبار مین اٹی ہوئی
خیمون کی آڑ پکڑ کے بھاگی یہان افراسیاب جادو انتظار مین صرصر کے بیٹھا ہے نامۂ نیلم
بھی آیا افراسیاب جادو نے وزرا اُمرا کو حکم دیا ہمارے قوت بازو کا حال ابتر ہی وہ ہمارا
قدیم افسر ہے باعزاز و اکرام اُس خوش انجام کو استقبال کرکے لاؤ چند وزیر و مشیر چند
تاجدار برائے استقبال نیلم چلے کنارے پر لشکر کے آکر ملاقات کی دیکھا عجب حال تباہ سے
نیلم آتا ہی سب کو نہایت عبرت ہوئی انگشت حیرت دندان تفکر سے کاٹتے تھے آکر سب نے
سلام کیے چالاک ہنستا ہوا اور سے اُترا سب کے ساتھ باتین کرتا ہوا چلا لشکر حریف کو
دیکھکر ہنستا ہی ساتھ والون سے کہتا ہے یہ لشکر باغیان کیا چیز ہے یہ جو گولا ہاتھ مین ہی سحر
پڑھ کر پھینک دون لشکر مین آگ لگجائے لاکھ کوئی باران سحر برسائے نہ بجھے مال و دولت
میرے قبضے سے نکل گیا کمال علم تو قبضے مین ہی پھر ہوش رُبا کو اُسی طرح آباد کر دون گا سلطنت
افراسیاب جادو کو زور دون گا اِس پیر زمین گیر لاچین کی یہ مجال ہوئی کہ مقابلے مین ہمارے
شہنشاہ کے آیا ساحر غدار بڑے بڑے تاجدار بڑھ کر افراسیاب جادو کو خبرین سُنا رہے ہین
کہ حضور نیلم آپ کا بڑا خیر خواہ ہی سامان و شوکت لاچین کے اِسکو بہت ناگوار ہی کہتا ہے
رات کو جا کر قتل کرونگا افراسیاب نے جواب دیا یار وہ میرا قوت بازو زینت پہلو اُفتاد
سے شکست کھائی ہین اور وہ ساتھ ہو کر جو لڑونگا کون برداشت کر سکیگا یہ کہکر خود اُٹھا دربارگاہ
پر آکر ٹھہرا دیکھا سامنے سے شہنشاہ نیلم گرد چند مصاحب بحال ابتر آکر پہونچا افراسیاب
بھائی صاحب کہکر لپٹ گیا چالاک بھی خوب بہ چیخین مار کر رویا افراسیاب نے کہا بھائی کیون
روتے ہو جو ملک و مال باقی ہین وہ سب تمھارے واسطے ہین چالاک نے کہا اے شہنشاہ آج
رات کو جا کر بستر خواب پر لاچین و بلقیس کو سوتے مین قتل کرونگا کوکب کا بھی سر کاٹ لون گا

عنایت سے سامری کے وہی ملک ومال وہی جاہ وجلال پھر ہوگا افراسیاب جادو خوش ہوگیا ہی اندر بارگاہ کے نیلم نقلی کو لیکر آیا پہلو مین اپنے جگہ دی حیرت نے بھی سلام کیا نیلم نے کہا ہی ملکہ عالم ایک ہمارے نہونے سے یہ تباہی ہوئی کل ہی اور رنگ ہوجائیگا کوئی باغی سامنے نظر نہ آئیگا حیرت بھی خوش ہی کہ لشکر مین ہلڑ ہوا صرصر شمشیر زن اسد غازی کو لائی حیرت نے کہا لو جی نیلم کے آتے ہی لڑائی فتح ہوئی صرصر نے آتے ہی قتارہ سامنے افراسیاب کے رکھدیا لوح ہاتھ پر رکھکر نذر دی افراسیاب کا چہرہ خوشی سے سُرخ ہوگیا برق برملے خبر لشکر کفار مین آیا تھا اسد پر تو افراسیاب نے سحر کیا کہ تمام جسم مین اس شیر بیشہ جرأت کے ماران سیاہ لپٹ گئے مگر برق فرنگی یہ خبر وحشت اثر لیکر بھاگا آتے ہی بارگاہ مین ایک چیخ ماری کہا صاحبو تم سب غافل بیٹھے ہو اسد کو صرصر گرفتار کر لیگئین شہنشاہ نیلم بھی ابھی آکر پہونچا ہی سامان قتل اسد غازی ہو رہا ہے میرے سامنے افراسیاب نے سحر کرکے اسد نامدار کے جسم مین ماران سیاہ لپٹا دیئے اُس شیر مین کلام کرنے کی طاقت نہین یہ سُنتے ہی لشکر مین غُل ہوا سب سے پیشتر بدیع الزمان نامدار اپنے مقام سے اُٹھے نور الدہر نے قبضے پر ہاتھ ڈالا غضنفر نے بوق ترکی بجادی بوق مین آواز یہ تھی ملے قزاقان تیار شوید تیسری آواز مین اسّی ہزار قزاق پرے باندھکر حاضر ہوے اٹھارہ امیرزادے ابراہیم بن مالک وغیرہ اُٹھے لاچین وکوکب وجہاندار ومہرخ وبہار وباغبان ومعمار وسُرخ موے کاکل کشا وہلال سحر افگن وملکہ لعل سخندان وماران زمین کن نے دونون پانون زمین مین مارے غرق زمین ہوکر چلے کوکب روشنضمیر چمک کر آسمان مین ڈوبا پران نے اختر مروارید سنبھالا یہ بھی واضح رہے کہ شاہزادہ سحر العجائب آسمان سیر کا سر کاٹ کر لایا تھا اسنے تو یہی ظاہر کیا کہ قباد شہریار کو اسنے کہین چھپا دیا آپ ایک ابر مین جاکر چھپا تھا مین نے بہ اقبال طلسم کشا اسکو جاکر مارا وہ شہریار جہان ہونگے اسکے سحر سے محفوظ ہوے ہونگے اصل مقدمہ کی کسیکو خبر نہین کہ بہ تائید غیب شریک حال ہوے ہر نوع کل لشکر شہنشاہ لاچین وجملہ سردار آمادۂ مرگ ومہیائے قضا ہوکر چلے قصد ہوا کہ لشکر افراسیاب پر جا پڑین لڑ بھڑ کر اپنی جان دین برق نے جاکر محل مین تلاشی لی جابجا ڈھونڈھا تب ملکہ تصویر کا نشان ملا بدیع الزمان

نے جاکر ملکہ تصویر سے کیفیت پوچھی فرمایا اے شہریار مجھے خبر نہین کسنے مجھکو بیہوش کیا ملکہ لالان
خونقبا محل سے نکل آئین کلمات حسرت دیاس مہ جبین نے کیے کہا مجھکو یقین کامل ہوا ہم سبکی
افراسیاب کے ہاتھ سے قضا ہے افراسیاب بڑے بڑے دھوکے اُٹھاچکا ہے اَب وہ قتل مین شہریار
کے تامل نکریگا کہان تو یہ ہنگامہ ہے تحریر ہوا کہ لاچین و ملقیس بڑے زور شور سے روانہ ہوچکے
بدیع الزمان گردشکر شکن و نور الدہر و قاسم فوجون کو تیار کرکے پشت ہاے مرکب پر
سوار آمادہ حرب و پیکار سب سے زیادہ شاہزادۂ غضنفر بن اسد بیتاب ہے ملکہ نسیم
جالندھری فوج ساحران کو تیار کرچکی ہر سمت یہی ہنگامہ ہے کہ آج لشکر افراسیاب مین چلکر جان
دینگے یا اپنے آقا کو چھوڑا لینگے یہان افراسیاب جادو قید اسد کو دیکھکر پھول گیا شہنشاہ نیلم
نقلی کا بھی دنگل ہے حیرت جادو و حجاجان کہ رہی ہے کہتی ہین آپ کے آنے کی برکت ہوئی
چالاک کے ہوش و حواس پراگندہ جی مین کہتا ہے اے چالاک مین نے عیاری اسواسطے
کی تھی کہ افراسیاب کو گرفتار کرکے خدمت اسد نامدار مین لیجاؤن گا اُسکے برعکس ہوا
اپنے آقاے نامدار کو قید آہن مین مبتلا دیکھا اَب کیا تدبیر کرون حال اپنا گذشتہ افراسیاب
سے بیان کررہا ہے مطلب یہ ہے کہ افراسیاب کو باتون مین لگاؤن قتل اسد مین دیر ہو شاید
پروردگار کوئی سامان رہائی کا کرے اگر خدانخواستہ اسد نامدار قتل ہوگیا لاچین وغیرہ سب
بیکار ہوجائینگے ایکدن مین افراسیاب سبکا خاتمہ کردیگا اے چالاک اَب کیا تدبیر کرون ذرا باتون
مین افراسیاب متوجہ ہوا تھا کہ صرصر نے بڑھکر کہا اے شہنشاہ جس حماقت مین آپ گرفتار ہین
پھر وہی خطا ہوتی ہے آپ قتل اسد مین عرصہ کرتے ہین چالاک اپنے کو صرصر سے بھی چھپاتا
ہے کہ ایسا نہو یہ ظالم پہچان لے تو غضب ہوجاے کبھی مُنھ ڈھک لیتا ہے کبھی نگاہ چُراتا ہے
کبھی کھڑا ہوتا ہے کبھی بیٹھ جاتا ہے کہ افراسیاب نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا اسد کو مین اپنے ہاتھ
سے قتل کرونگا لوح افراسیاب نے تخت پر رکھدی نیلم نقلی اُٹھکر افراسیاب سے لپٹ گیا۔
کہا اے شہنشاہ آپ نے ہمیشہ کے قانون کے خلاف کیا یہی باعث بربادی ہو آپ کو سامری و
جمشید نے اٹھارہ ملک کا بادشاہ کیا جاہ و جلال مرحمت فرمایا آپکو کیا ضرورت ہے کہ اپنے ہاتھ سے
قتل کرین بلکہ یہ خدمت مجھکو مرحمت ہو پہلو نشین سامری مصاحب جمشید ملکہ ماہیان و آفات

بالاعلان فرمایا کرتی تھین کہ بادشاہ ہوش ربا اپنے ہاتھ سے کسی کو قتل نہ کرے ورنہ شاہ کا
خون گھٹتا ہی نہ کہ طلسم کشا کو اپنے ہاتھ سے قتل کیجیے سراسر خلاف حکم سامری و جمشید ہے
یہ کہکر شہنشاہ نیلم نے تیغہ برق تاب ہاتھ مین لیا اسد کے قریب آکر کہا کیون او جوان
تجھکو کچھ خوف نہ آیا طلسم ہوش ربا مین آکر غدر ڈال اس دن کی خبر نہ تھی اقبال شاہنشاہی
کو دیکھا وہ کاہن ستارہ شناس کہان ہین جنھون نے حکم دیا تھا کہ اسد نامدار قاتل افراسیاب ہی
اب کون کسکا قاتل ہوا حکم لگانے والا جاہل ہوا یہ کہکر گردن پر کوے کا خط کھینچا آواز دی
اے شہنشاہ حکم اول ہی سمجھکر فرمائیے مین طلسم کشا کو قتل کرتا ہون افراسیاب نے حیرت سے
کہا دیکھو خیر خواہان دولت ایسے ہوتے ہین بھائی نیلم کو کسقدر خیال ہے خود اپنے ہاتھ سے
قتل کرنے کو اٹھتے ہین قدم بھی انکا مبارک ہوا صرصر نے کہا مبارک قدم نام رکھو اور
چالاک اس لفظ سے گھبرایا سمجھا کہ شاید مجھکو پہچان گئی اور زیادہ چالاکی کرنے لگا تیغہ کھچا
ہوا ہاتھ مین مثل جلادون کے آواز لگا رہا ہے اے حاضرین محفل مقام عبرت ہے یہ وہ نوجوان
ہی کہ جسکے اٹھارہ سو ملک کے ناظم اور حاکم مطیع ہوے در دولت پر اسکے آکر ناصیہ فرسائی کی
اسکے بزرگون کا لوائے شوکت از پردۂ دنیا تا بہ پردۂ قاف پہونچا آج بے مونس و غمگسار اس
دربار شہنشاہ مین قتل ہوتا ہی اس عیش گاہ کو جو مقام قدیم جانکر پھنسا گویا اپنے اوپر روتا ہی اب
اسوقت اسکے دوستان صادق و محبان واثق کہان ہین آکر اسوقت ہمارے ہاتھ سے بچائین اس
گرفتار رنج و محن کو مصیبت سے چھڑائین چالاک کا منشا یہ ہی کہ کچھ سردار لڑتے بھڑتے
آجائین سحر ہونے لگے ہین بھی اسد کو رہا کرون لوح کیونکر اٹھاؤن سحر سے بھی تو شہریار مہلت
پاے یہ تو ظاہر ہے کہ جرأت و شوکت مین یکتا ہی لیکن سحر و ساحری مین مبتلا ہی چالاک کلمات
عبرت آمیز کہہ رہا ہی ہر مرتبہ قریب اسد آکر ٹھہر جاتا ہے یہی قول ہی کہ اے شہنشاہ قتل کرون اور
افراسیاب حکم دیتا ہی یہ بہت خوب کہکر تلوار روک لیتا ہی اس تردد مین تھا قریب تخت افراسیاب
کھڑا ہوا حالات اپنی تباہی کے و سوانحات چاہ نیلوفر بیان کر رہا ہی لوح پر جو نگاہ پڑی کہا اے
شہنشاہ یہ کیا ہی افراسیاب نے کہا اے برادر بجان برابر یہ وہ شی ہی کہ بانیان طلسم نے وہ شی
بنائی کہ تمام ساحر بیکار ہوے ہم ایسے سحر کرنے والے اسکے سامنے مجبور و لاچار ہوے جسکے پاس

یہ ہوا سپر سحر تاثیر نہین کرتا جب تک یہ دریاے نیل مین رہے ساحرون کا سحر وہان بیکار رہا اسیکے واسطے مین نے قہقہہ فیلسر کو مارا علم نیرنجات و شعبدے کو زور دیا ورنہ قہقہہ کا قتل کرنا کیا ہنسی تھی اسکے پاس ہونے سے اُسکو غرور رہا کہتا تھا شہنشاہ میرا کیا کر سکین گے مین ایسا صاحب علم و کمال تھا کہ دریاے نیل مین پہونچا قہقہہ کو نکالکر لایا چیر کر پھینک دیا زمانہ خروج ملکہ تاریک شکل کش مین شہرہ فیلسر قہقہہ کا بھائی آیا ہاتھ سے دائی امان کے مارا گیا آج صرصر نے کار نمایان کیا کہ طلسم کشا کو مع لوح لائی اسکے دیکھنے سے سحر باطل ہوتا ہی چالاک نے کہا حضور ذرا مین دیکھون اسمین کیا تحریر ہے آپکا بیان تو اُلجھی ہوئی تقریر ہی ہم وہ ساحر ہین کہ علوم نیرنج و شعبدہ سے باہر ہین یہ تختی ہمارا کیا کر سکتی ہی افراسیاب ہان ہان کرتا رہا اور چالاک نے لوح کو اُٹھایا جھپٹ کر قریب اسد پہونچا گلے مین ہاتھ ڈال دیئے کہا اے شہنشاہ اُٹھیے منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو افراسیاب جبتک اُٹھے اسد غازی نے اُٹھتے ہی ایک ساحر کو مارا تلوار اُسکی اُٹھالی چالاک بن مہتر نے حقۂ آتشبازی داغ دیا مراد یہ تھی کہ کوئی دھانکرے ساحرون نے چالاک پر بلوہ کیا زمین شق ہوئی شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی زن و شوہر بصد کر و فر حربہ ہاے سحر ہاتھ مین پیدا ہوے کنارے سے لشکر کے شیرون کے نعرے کی آواز آئی زمین تھرائی سب سے آگے بڑھکر غضنفر بن اسد غازی نے بوق ترکی بجایا اسّی ہزار بوق ترکی بجا گھوڑے بدلگامیان کرنے لگے سوار بھاگے جاتے ہین انقلاب لشکر مین افراسیاب جادو کے ہوا نعرۂ نور الدہر کی آواز آئی نعرۂ نور الدہر

ہماے اوج رفعت شاہباز عرصۂ مردی پناہِ لشکر اسلام نور الدہر کز بیمش	دیگر	کہ شاہانش جہانگیر و فلک گیتی ستان خوانده عدو در رزمگاہش بس صداے الامان خوانده

ز طفلی بہ جرأت ہنر داشتم	لقا را بیکدست بر داشتم	ظفر بر یلانِ عرب یافتم
شہِ نوجوانان لقب یافتم	ایک جانب سے آواز آئی	نعرۂ قاسم
ملک قاسم آن شاه خاور سپاه	زنم تیغ بر ابر و نیزه بماه	ز آب دم تیغ شستم زمین
ہمہ باختر شد بزیر نگین	برابر ہی دوسری آواز آئی	نعرۂ بدیع الزمان
بدیع الزمانم کہ در روز کین	توانم کشم آسمان بر زمین	ز تیغم بسے ملک اسلام شد

ملازمان اسد نامدار پہونچے خود و زرہ وغیرہ پہونچا یا مرکب پر سوار ہوئے تیغہ نور افشانی ہاتھ مین افراسیاب نے جو اُس شوکت و شان سے اسد غازی کو دیکھا سحر کرتا ہوا بیرون بارگاہ آیا لشکر مین کمر بندی ہونے لگی اہل اسلام نے زمین ہلادی سحر او کر دیا تیغ زدن مین تمام میدان لاشون سے بھر دیا ساحران طلسم خورشید نگار گرد شاہزادہ بدیع الزمان کے سحر کرتے ہوئے آتے ہین ملکہ مخمور سُرخ چشم قریب شاہزادۂ نور الدہر چہرۂ آفتاب عالمتاب حسن و جمال مین لاجواب کنٹھے یاقوت احمر کے ہاتھ مین انکے بھی گلے مین حرز ہیکل موجود ہے سحر کسیکا تاثیر نہین کرتا ہمراہیان اسد نامدار اٹھارہ امیر زادے ابراہیم بن مالک وغیرہ بارہ ہزار قزاقون کو ساتھ لیے ہوئے مصروف جنگ ہین یہ سب دریاے جرأت کے نہنگ ہین لاش پر لاش گر رہی ہے تصویر موت کی آنکھون کے نیچے ساحرون کے پھر رہی ہے افراسیاب جادو بدحواس یکایک جنگ واقع ہوئی سرمایہ برف انداز و ابریق کوہ شگاف کل فوج کی منتظم ہین سرما نے اُٹھتے اُٹھتے برف برسائی ہزارون کو ٹھنڈا کیا برف کے پہاڑ بنا دیے ملک جہاندار شاہ کی نگاہ پڑی کہ سرما بڑے زور شور سے آج لڑ رہا ہے معمار قدرت جا پڑا دو چار گولے مارے پہاڑ برف کے مٹے ابر سحر ایکا شکست ہوا سرما نے کچھ قطرات خون طرف ابر کے پھیکے ابر سحر سے ایک برق تڑپ کر سر معمار پر گری یہ بیچارہ اُس سحر سے آگاہ نہ تھا سحر سے اُس خود کے زخمی ہوا چاہا بڑھ کر سر کاٹ لون ملک جہاندار شاہ کی نگاہ پڑی تیغہ کھینچکر جا پڑا معمار کو بچایا اپنا سینہ سپر کر دیا ایک گولا اُٹھا کر مارا اول ابر لخت لخت ہوا سرما گھبرایا تیغہ کھینچکر جہاندار شاہ پر جا پڑا کئی ہاتھ مارے جہاندار شاہ نے خالی دیکر ہاتھ مارا کہ سرماے برف انداز کے دو ٹکڑے ہوئے ابر تیرہ و تار اُٹھا آندھی سیاہ آئی صدا آنے لگی کشتی مرا نام مَن سرماے برف انداز بود ابریق نے جو دور سے یہ دیکھا کہ بھائی کا لاشہ تڑپ رہا ہے تیغہ کھینچکر چلا اُدھر سے شہنشاہ کوکب روشنضمیر سحر کرتے ہوئے پہونچے ہین دیکھا کہ فوج سرما و ابریق نے جہاندار پر بلوہ کیا یہ شیر دلیر اتنی بڑی فوج مین لڑ رہا ہے اپنے رفیق قوت بازو معمار کو بھی بچایا کوکب و ابریق پر جا پڑے ابریق نے بڑے بڑے سحر کیے سنگدل نے خوب پتھر

برسائے خاک تاثیر نہوئی جب کوکب نے سحر کیا وہ پتھر اُسی کے فوج پر گرے صدہا کے سر پھٹے ابریق نے جھپٹ کر ہاتھ مارا کوکب نے اپنے کو تو بچایا کلائی پر ہاتھ ڈالدیا انتہا کا غصہ تھا ایک طمانچہ ماردیا سر ابریق کا چنبر گردن سے اُڑ گیا افراسیاب نے دور سے دیکھا کہ دونوں وزیر مارے گئے قہر وغضب مین سحر کرتا ہوا پہلے تو کوکب پر جا پڑا اُس طرح کی برق چمکائی کہ شانہ کوکب کا نشانہ ہوا کئی ہزار جوان کھڑے ہو کر ملازمان کوکب اُسی مقام پر قتل کیے دور سے اسد نامدار نے جو یہ معاملہ دیکھا کہ افراسیاب نے فوج کوکب کو درہم وبرہم کر دیا اُس بلا کے سحر کر رہا ہی کہ ملازمان کوکب برداشت نہین کر سکتے آج اپنے جسم سے زیور اُتار اُتار کر پھینک رہا ہی کبھی کنٹھا کبھی موتیون کا مالا کبھی دامن پھاڑ کر پھینکتا ہے اُس سے آگ برستی ہی ابر خونی پیدا ہوتا ہی جس پر قطرہ پڑا جل گیا اسد نامدار نعرہ کر کے طرف افراسیاب کے چلے ایک طرف سے غضنفر لڑتا ہوا آتا ہی افراسیاب نے فوج غضنفر پر تو سحر کیا کئی سو قزاق بیہوش ہو کر گرے چند کے سر پھٹ گئے چند پر برق گری سر قلم ہوے اسد غازی لوح کو چمکاتے ہوے پہونچے افراسیاب اسد غازی کو دیکھکر بھاگا جست کر کے دوسرے غول مین جا رہا اُستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہی کہ یہ جنگ مغلوبہ تین شبانہ روز قائم رہی افراسیاب فوجون کو قتل کرتا ہی جب اسد کو آتے ہوے دیکھتا ہی جست وخیز کر کے اورون کے لشکر پر جا پڑتا ہی اسد کو اپنے قریب نہین آنے دیتا لاجین وبلقیس وغیرہ کو یقین کامل ہی کہ آج افراسیاب کے ہاتھ سے کوئی زندہ نہ بچیگا ظلمات چہار دست ہمشیرہ آفات بھی ساتھ ہی اُسنے سحر کر کے میدان مین اندھیرا کر دیا اُس تاریکی مین کڑک کڑک کے گر رہی تھی ملکہ بلقیس ثانی سحر کرتی ہوئی قریب ظلمات کے پہونچین للکارا او سیاہ رو بدخو ستمگر ام بدانجام ہمارے سامنے یہ بدعت ہزارہا بندگان خدا کا خون تیری گردن پر ظلمات نے بلقیس پر بھی سحر کیا سامنے سے نہ ہٹی فوج کو لیکر جم گئی بلقیس لڑتی ہوئی قریب پہونچی ظلمات نے نیمچہ سحر مارا ایکار کر آواز دی بلقیس افراسیاب نے اپنا طلسم غفلت مین برباد کیا اِس سے زیادہ کون بیوقوف ہوگا کہ تمھارا ملک ومال لیا زن وشوہر کو زندہ رکھا آخر گل پھولا مین آج تمکو قتل ہی کرونگی ملکہ بلقیس غصے مین قریب ظلمات پہونچین جھٹیا پکڑ کے

ایک طمانچہ مارا ظلمات لڑکھڑا کر گری چھاتی پر چڑھ کر ملکہ بلقیس نے سر ظلمات کا کاٹ لیا سامنے
افراسیاب کے سر ظلمات کا پھینکدیا افراسیاب کی آنکھون مین اندھیرا آگیا سحر کر کے ایک برق
چمکائی سر ملکہ بلقیس زخمی ہوا جست و خیز کرتا پھرتا ہی کبھی آسمان پہ کبھی زمین پر جب یہ بلند ہوتا ہے
اکثر ساحران لشکر اسلام قصد کرتے ہین کہ ہم اسکے لپٹ جائین بلند ہونے دین افراسیاب
بلند ہوتے ہوتے خنجر کمر سے پھینک مارتا ہی سَو دو سَو کے سر اُڑ جاتے ہین بلند ہونے سے
اُسکے اسد غازی لاچار ہین جب یہ سحر کر کے بلند ہوتا ہی اسد مجبور ہو کے فوج افراسیاب
پر جا پڑتے ہین تیسرے دن زوال آفتاب ہو چکا ہے کہ طرف سے صحراے نورستان کے
ایک روشنی معلوم ہوئی واضح ہو کہ صحراے نورستان وہ مقام ہی جہان ابرار عبادت گذار
بر سر کوہ مصروف عبادت رہتے ہین یا تو روشنی ظاہر ہوئی تھی یا سب نے دیکھا ایک جانب
سے ابرار عبادت گذار ایک طرف سے حکیم روشن راے تخت ہاے زرین پر سوار
پایہ ہاے تخت مین نقش بندھے ہوے تخت اُڑتے ہوے آتے ہین اُنھون نے جو آکر
نقوش نیر اعظم کو دکھائے ہزار ہا ملازمان افراسیاب کے سر کٹ کٹ کر گرے جب افراسیاب
بلند ہونے کا قصد کرتا ہی یہ دونون بزرگ کچھ اسما پڑھتے ہین افراسیاب بلند پروازی
سے محروم رہتا ہی اتنی تو اُسنے آواز دی کہ یارو تم لوگون کے حال سے مین آگاہ ہوا ورنہ
اپنے اقلیم مین نہ رہنے دیتا مشہور تھا کہ یہ سب سامری پرست ہین ہر چند اِن لوگون پر
سحر پھینکتا ہی سحر کی تاثیر نہین ہوتی افراسیاب بدحواس ہو گیا جب دیکھا کہ بلند پروازی
میری موقوف ہوئی حکیم نے اور زاہد نے اِس طرح نقوش چمکاے کہ افراسیاب اُڑنے
سے معذور رہا اب اسد نامدار طرف افراسیاب کے چلے افراسیاب لڑتا ہوا سایہ
گنبد کے پہونچا جیسے ہی فوج مہرخ و بہار کی سایۂ گنبد مین پہونچی تیر و تفنگ و تبر و خنجر
در ہاے گنبد سے برسنے لگے لاچین نے بھی سحر کیا یہ آتش برسنا موقوف نہین ہوتی جسپر چھرا
پڑا سینے کو توڑ کر پار گذرا تلوار سے دو ٹکڑے گیے اگر گرز پڑا تو سر پھٹ گیا خنجر نے
صدہا کو ذبح کیا اِس فعل پر سب حیران ہین کیسا سحر تاثیر نہین کرتا سلاح جنگی کا برسنا
موقوف نہین ہوتا عجب طرح کی آفت درپیش ہی سواے اسد نامدار کے سایہ مین گنبد کے کسی

حفاظت نہین ہی جو پہونچا مارا گیا اسد نامدار مرکب کو مہمیز کر کے چلے قطع گنبد کی تحریر کرچکا ہون پھر
مکرر نقشہ دکھاتا ہون بیچ مین سات درجے کا گنبد درجۂ آخر مین سات دروازے قرار دیئے
ہین ہر دروازے مین ایک ایک خزینہ نصب ہی اُس سے بارش تیر و تفنگ پیدا ہوتی
ہی گرد ایک احاطہ کہ جسکی دیوار قدآدم بلند ہی دو کوس کے گردے مین واقع ہوا ہے اندر
احاطے کے فوج سات درجے گنبد کے فوجون سے معمور اُن درجون مین اشیاے حفاظت
آب و دانہ جمع کیا افراسیاب قریب احاطے کے پہونچا ہی چاہتا ہی بھاگ کر اندر احاطے
کے چلا جاؤن اسد غازی برابر پہونچ گئے للکار کر آواز دی او نامرد کہانتک بھاگے گا
کچھ تجھکو غیرت بھی ہی افراسیاب پلٹ پڑا اسد پر سحر کرنے لگا اسد پر سحر تاثیر نہین کرتا تین
شبانہ روز لڑتے ہوے گذرے کُہنی سے خون ٹپک رہا ہے خانہ ہاے زرہ خون سے معمور
لباس پارہ پارہ تیغہ نور افشانی قبضے مین آخر افراسیاب نے لاچار ہوکر ہاتھ تلوار کا مارا اسد
غازی نے تیغۂ نور افشانی کو اُٹھا دیا ہزار ہا شعلے اسد نامدار پر گرے عکس لوح سے بیکار
ہوے نعرہ کر کے تیغۂ نور افشانی کو بلند کیا افراسیاب پر ہاتھ مارا افراسیاب نے ارے
لینا کہکر آواز دی کئی سو سپرین فولادی سر پر اسکے لہرائین برق شمشیر نے ابر سپر کے ٹکڑے
اُڑا دیئے تاج کٹ کر افراسیاب کا زمین پر گرا سر اُس مغرور خودسر کا زخمی ہوا ہاے کر کے
اپنے کو زمین پر گرا دیا اسد نے چاہا گھوڑے سے کود پڑون افراسیاب کے لپٹ جاؤن
افراسیاب بھاگا سرحد مین احاطے کے پہونچگیا ملک جہاندار شاہ بادشاہ بیابان گلریز
جانباز سرفروش جری بہادر ہر چند کہ سر اِسکا زخمی تھا اسد کے منھ سے اتنا نکلا کہ کوئی
افراسیاب کو گھیر کر میرے سامنے کر دے اِسکے بھاگنے سے مین مجبور ہوتا ہون اُڑتا ہوا
گنبد پر جاتا ہی سایہ مین گنبد کے حکیم روشن راے بھی نہ آسکے بلکہ آواز دیتے ہین اے غازیان
دیندار و اے مجاہدان شورشعار سایہ سے گنبد کے اپنے کو بچاؤ لڑتے ہوے اُس طرف نجاؤ
ہمارا ابھی عمل وہان تاثیر نہین کرتا مگر جہاندار نے نمانا جھپٹ کے غصے مین ساتھ افراسیاب کے
بلند ہوا اُسنے دور سے یہ بھی دیکھا تھا کہ اسد نامدار کے ہاتھ سے افراسیاب زخمی ہوا
بھاگ کر بلند ہوا ہی طرف گنبد کے جاتا ہی حیرت جادو درجہ گنبد مین پہونچ چکی ہے سات

درجے جو گنبد کے قرار دیئے ہین اُسمین لاکھون ساحر جمع ہین وہان سے سحر کرنے لگی حیرت جادو
بھی حکم دے رہی ہو ہان بار و آگ برسا و قریب احاطے کے اہان فوج مہرخ و بہار نہ آنے
پائین لیکین جوش جرأت مین جہاندار جھپٹ کر چلا افراسیاب جادو سو دو سو گز زمین
سے بلند ہوا تھا کہ جہاندار شاہ نے اپنے کو قریب افراسیاب پہونچایا چاہا کہ اُسکی ٹانگ
پکڑلون افراسیاب کے ہاتھ مین لوہے کا کڑا پڑا ہوا تھا اُتار کر جہاندار شاہ کے سر پر مارا
اُس کافر کا سر پھٹ گیا جھونکا ہوا کا بھی چلا مرنے سے جہاندار شاہ کے اندھیرا ہو گیا لاشہ بیرون
احاطہ آکر گرا افراسیاب جادو و جہاندار شاہ کو مار کر سر گنبد پر پہونچ گیا وہان سے سحر کرنے لگا
جسپر گولا پھینک مارا اُسکا سر پھٹ گیا اسد نامدار نے چاہا مین اندر احاطہ کے گھس جاؤن
لاچین و بلقیس آکر سدراہ ہوئے آواز آئی کشتی مرا نام مَن جہاندار شاہ بادشاہ بیابان
گلریز بود معمار قدرت سٹر کر لانے لگا اہالیان فوج نے گریبان چاک کیے شور گریہ وزاری
بلند ہوا لاچین و بلقیس نے اسد غازی کو پلٹایا کہا حضور اس مغلوبہ کو تین شبانہ روز گذرے
لاکھون بندگان خدا ستارگلشن جنان ہو چکے افراسیاب نے بھی طبل بازگشت کو حکم دیا
جو ساحر احاطے مین جمع تھے اُنھون نے طبل بازگشت بجوا دیا افراسیاب اُس گنبد مین جا بیٹھا
تمام فوج اسد غازی کا نظارہ کرنے لگا اسد غازی نے جو لاشہ ملک جہاندار شاہ
کا دیکھا غریبی پر اُسکی کلیجہ بھٹ گیا روتے ہوئے لاش پر آئے بڑے دھوم سے لاشہ جہاندار شاہ
کا اُٹھایا اسد غازی نے کاندھا دیا عجب شور قیامت برپا تھا عزیز داران جہاندار شاہ
نے عرض کی حضور غم نکرین نمکخوار تھا نثار ہوا بڑا مرتبہ پایا اسد غازی فوج کو لیکر پلٹے لاشے
اپنے ملازمون کے دفن کر لے افراسیاب سر گنبد سے یہ سب معرکہ دیکھ رہا ہے آمادہ بیٹھا ہے
کہ ذرا بھی اِن لوگونکو غفلت ہو جائے پڑون لاچین و بلقیس و مہرخ و بہار وغیرہ اپنی اپنی
بارگاہ ہوئین ہوشیار بیٹھے ہین اسد نامدار کی زخم دوزی ہوئی سب کے زخمون مین خوب
پٹیان چڑھائی گئین دن تو قلیل باقی تھا جب فوجین واپس ہوئین یکایک سب نے دیکھا
افراسیاب ماہتابان مع فوج ثابت و سیارگان گنبد چرخ نیلی پر نمایان ہوا ملکہ ہلال سحر افگن
کہ شوہر اسکا آفات مارا گیا اپنے خیمے مین آکر ٹھہری ہے وہ بھی زخمی ہوئی تھی کنیزین زخم دوزی

کر رہی ہین افراسیاب جادو نے جو سر گنبد سے ہلال سحر افگن کو دیکھا گنبد سے کڑاک سے گرا
ہلال سحر افگن کو آتے ہی ایک طمانچہ مارا کہ سر ہلال کا اُڑ گیا ہلال انگشت نما ہوئی کنیزین سحر
کرنے لگین افراسیاب جادو سبکو قتل کر رہا ہو اسد غازی ابھی بارگاہ مین موجود ہین دربار برخاست
نہین ہوا کہ کان مین آواز آئی کُشتی مرا نام تھا ہلال سحر افگن اور بھی ساحرون کے مرنے کی
آواز آئی گھبرا کر فرمایا یہ کیا غضب ہوا برق نے بڑھ کر عرض کی اے شہریار جلد تیار ہو جیئے افراسیاب
گنبد سے اُتر آیا ملکہ ہلال سحر افگن کو قتل کیا اُنھین کے خیمے مین لڑ رہا ہی کئی ہزار ساحر وغیرہ
ساحرون سے اگلشن جنان ہوئے اسد غازی یہ خبر وحشت اثر سنکر نہایت پریشان ہوئے تیغ
نور افشان لیکر بارگاہ سے نکل آئے نعرہ کیا افراسیاب جادو نے جو نعرۂ اسد غازی کی
آواز سُنی ہزار دو ہزار کو مار کے بلند ہوا اُسی گنبد مین جا بیٹھا اسد غازی نے آکر لاشۂ
ہلال وفادار زمان ہلال دیکھا بہت بیقرار ہوئے لاچین وغیرہ کو طلب کیا فرمایا ای لاچین وفا آگین
یہ بدعت افراسیاب کیونکر دفع ہو گنبد تک کوئی اُسکے جا نہین سکتا وہ آسمان پر بیٹھا ہی حال تمام
لشکر کا دیکھ رہا ہی جسکو غافل پاتا ہی گنبد سے اُتر آتا ہی ساحر زبردست کون اُسکے سحر کی برداشت
کرے لاچین وغیرہ نے عرض کی ای شہریار علاج اسکا ذات پر خواجہ عمرو کے موقوف ہے
خواجہ عمرو ایک ہفتے سے غائب ہین ہم لوگونکے قبضے مین اگر اسکا انتظام ہوتا یہ بدعت
نہ برپا ہوتی آپ شب بھر جاگنا چاہیے آپنے اپنے اوپر خواب و خور حرام کیا آٹھ پہر بیٹھا دیکھا
کرتا ہو حقیقت مین یہی رنگ ہو ابھی اسد غازی آکر بیٹھے ہین ہلال سحر افگن کے غم سے
مہلت نہین پائی کہ خبر پہونچی افراسیاب پھر گنبد سے اُتر آیا گلزار چشم و زیور چشم دونون بہنون
کو قتل کر گیا اسد غازی جھپٹے سردار بھی سب مسلح ہوئے اُسوقت جاکر پہونچے دیکھا
افراسیاب جادو پھر سر گنبد جا چکا وہان سے پکار رہا ہے ای طلسم کشا اکیلے عملداری کرو گے
ایک کو زندہ نچھوڑونگا یہ جو عابد و زاہد تمھاری مدد کو آئے ہین اُنکی بھی فکر کر رہا ہون لوگون نے
مجھکو بڑا دھوکا دیا تمھارے مذہب سے آگاہ نہو اور نہ اپنی عملداری مین نہ رہنے دیتا تم سب نے
طلسم کُشا کا ساتھ دیا سب سے سمجھونگا خواب و خور حرام کر دونگا اسد غازی نے یہان سے للکارا
او نامرد میرے مقابلے مین آ افراسیاب ہنسا کہا ای اسد اپنے خیمے مین بیٹھو مین پھر گھڑی

دو گھڑی مین آؤن گا ایک ایک ہنگام کو خاک مین ملا دونگا اسد غازی لاچار پلٹ آئے برق و چالاک سے کہا یارو جا کر خواجہ عمرو کو تلاش کرو برق و چالاک دور دور گئے کہین خواجہ عمرو کا پتہ نہ ملا ساحر بھی خواجہ عمرو کو ڈھونڈھتے پھرتے ہین خواجہ کا پتہ نہین ملتا یہان افراسیاب کا یہی تار کہ جب اہالیان لشکر کو غافل پایا گنبد سے اُتر آیا دو چار کو قتل کیا پھر گنبد پر چلا گیا کوئی ساحر لشکر سے نکلا اور افراسیاب نے بالاے گنبد سے دیکھا وہین سے گولا پھینک مارا اُسکا سر پھٹ گیا گنبد سے ہی اُتر آتا ہی کنارے پر جسکو پاتا ہی اُسکی بھی فکر کر لیتا ہے ہزارہا ساحر ایک شب کے عرصے مین مارا گیا اسد غازی کی تکلیف حد کو پہونچ گئی جب نعرہ افراسیاب کی صدا اُنکی تیغ نور افشانی سے کر دوڑے افراسیاب اُتنے عرصے مین قتل کر کے چلا جاتا ہی لاچین و بلقیس و کوکب طلایہ پر موجود ہین افراسیاب اِن کی بھی نگاہ بچا کے جا پڑتا ہی رات کا کاٹنا اہل اسلام کو دشوار ہے اصحاب نامدار بھی رات بھر پھرتے ہین کوئی وقت آرام باقی نرہا شب بھر یہی ہنگامہ ہی کہ افراسیاب نے فلان کو قتل کیا فلان خیمے پر جا پڑا جب یہ خبر پہونچی افراسیاب کو بالاے گنبد دیکھا حکیم روشن راے نے اکثر نقوش لکھ کر گرد بارگاہ سرداران لٹکائے اُن خیمون کے قریب جو افراسیاب پہونچا آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا قریب آکر اُس خیمے کو نہ دیکھا اُلٹا پلٹ گیا افراسیاب جادو نے آکر یہ معرکہ حیرت سے بیان کیا حیرت نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہی یہ تاثیر عمل حکیم روشن راے ہی نقوش جا بجا درختون مین لٹکا دئیے ہین افراسیاب جادو نے کہا اُنکی بھی فکر کرتا ہون حکیم روشن راے نے جب یہ دیکھا کہ شب بھر افراسیاب نے یہ قیامتین برپا کین بوقت سحر اپنے عبادت خانے سے نکل کر درختون مین نقش عمل لٹکاے اِس کا یہ ظہور ہوا کہ اُن خیمون کے قریب افراسیاب نہ جا سکا حیرت سے صلاح کر کے تدبیر مین مصروف ہوا اقتضاے کار شب کو حکیم روشن راے اپنے خیمے مین بیٹھے ہین بخورات روشن عمل خوانی مین مصروف کہ پیشاب کی خواہش ہوئی خدمتگار کو آواز دی اُسنے آفتابہ چوکی پر رکھا حکیم روشن راے نے آکر پیشاب کیا بیت الخلا سے نکلے قصد ہی کہ عبادت خانے مین جاؤن کہ پہلو سے رونے کی آواز آئی پلٹ کے دیکھا ایک نازنین مہ جبین نہایت حسین دُہائی دیتی ہوئی سامنے آئی دوڑ کر قدمون سے حکیم روشن راے کے

لپٹ گئی کہا ای مقبول بارگاہ پروردگار مین فریاد کرتی آئی ہون میری بہن انتہا کی علیل ہی ایک تعویذ
مرحمت فرمائیے قدمون سے لپٹ کر آنکھین تلوؤن سے اِس طرح ملین کہ حکیم روشن رای
کے موے جسم کھڑے ہو گئے غسل کرنے کی ضرورت ہوئی حکیم روشن رای اُچھلے کہ مین بہ تعجیل
غسل کرون اُستاد عورت نے پانون کو چھوڑ کر آواز دی وہ مارا یہ کہکر بلند ہوئی افراسیاب
برسر گنبد بیٹھا تھا اُس نازنین نے بلند ہو کر آواز دی ای شہنشاہ طلسم ہوش رُبا مین نے اپنا کام
کیا حکیم روشن رای غسل نکرنے پائے جو کچھ ہو سکے وہ انتظام کیجیے افراسیاب نے سر گنبد سے
ایک گولا سحر کا خیمے پر حکیم روشن رای کے پھینکا جسقدر پانی گھڑون مین بھرا تھا وہ کھول کر
نابود ہوا خیمے کو شعلہ ہاے آتش نے گھیر لیا کئی خیمے جو اُسکے گرد تھے وہ جل گئے ہنگامہ جو ہوا ابرار
عبادت گذار دوڑے ادھر سے اسد نامدار پہونچے دیکھا خیمہ حکیم روشن رای کا جل
رہا ہے صدہا ملازم جل گئے اسد غازی نے آتے ہی لوح کا عکس ڈالا ابرار عبادت گذار
نے پانی کے پڑھ پڑھ کے چھینٹے مارے آگ فرو ہوئی اب جو خیمے مین آکر دیکھا ملازم تو سب
ہلاک ہوے حکیم روشن رای مسند پر خاموش بیٹھے ہین کر و گنگ ہو گئے گونگے بہرے
نہ کسی سے کلام کر سکتے ہین نہ کسیکا کہنا سماعت فرماتے ہین خاموش سر جھکاے ہوے بیٹھے ہین
ابرار عبادت گذار نے دو چار نقش پلاے حکیم صاحب اپنے ہوش مین نہ آئے ابرار عبادت
گذار نے فرمایا صحت انکی قتل افراسیاب پر موقوف ہی وہ بیچارہ سحر خوانی مین مصروف ہی چند
خادم خدمتگار علم سحر و ساحری کے ہوشیار انکے قریب مقرر کیے جائین بلکہ انکی بارگاہ قریب
بارگاہ اسد نامدار استاد ہو یا میرے خیمے مین تشریف رکھین ایسا نہو اِس حال مین آکر وہ انکو
ہلاک کرے یہ فرما کر اُنکو اُٹھوایا اپنی بارگاہ مین لا کر اکثر نقوش پلاے اپنے عبادت خانے مین
جگہ دی آٹھ پہر اِنکا خیال ہے افراسیاب جادو کی بدعت موقوف نہین ہوتی چالاک بن
عمرو کو عیاری پر شہنشاہ نیلم کے بہت بھاری خلعت ملا جب افراسیاب جادو نے بعد اختتام
جنگ صندوق کھلوا کر نیلم کو اُس مین بیہوش پایا اُسی گنبد پر اُسکو بھی لے گیا ہوشیار کر کے
تمام کیفیت بیان کی نیلم نے سر پیٹ لیا کہا ای شہنشاہ آپ مجھے جانے دیجیے مین طبل جنگی
بجوا کر لڑونگا افراسیاب نے کہا ای نیلم اب کوئی چارہ نہین ہی طلسم کشا کے سامنے کوئی شعبدہ

نہین

نہین چلتا ہی مین نے اِس مغلوبہ مین جہاندار شاہ کو مارا کوئی سردار ایسا باقی نہین رہا جسکو زخمی
نہین کیا جب اسد غازی لڑتا بھڑتا سامنے آیا مجھے بھاگنا پڑا یہ تحفہ جات ساختۂ سامری
جو مین نے قائم کیے ہین اسی سے اِن باغیونکا علاج ہوگا اپنے اوپر تو خواب و خور مین نے
حرام کیا لاچین وغیرہ کہان تک حفاظت کرینگے رات بھر مین دس مرتبہ زیر گنبد جاتا ہون اِس
تین راتون مین دس بارہ ہزار ساحران عام چالیس سرداران خاص مین نے قتل کیے مہینے دو
مہینے کی جنگ مین اکیلا اسد رہجائیگا جاگتے جاگتے نوبت بجان و کار و بر استخوان ہوگا تم بھی اسی
مقام پر بیٹھو بالاے گنبد سے سحر کرو شب کو نیلم نے نمانا کہا مین جاکر لاچین کو لاتا ہون اب مین
بھی مثل عیارون کے عیاری کرونگا میرا ملک و مال جاہ و جلال خاک مین ملا جنگ کی ہوس
رہ گئی پسر عمرو نے مجھکو دھوکے دیتے ہر چند افراسیاب نے منع کیا نیلم گنبد سے اُترا بیرون
احاطہ آکر بارگاہ لاچین و بلقیس کو تاکا سحر کرکے غرق زمین ہوا نقب سحر کاٹتا ہوا بارگاہ
لاچین مین پہونچا گوشۂ بارگاہ سے سر نکالا دیکھا زن و شوہر مسلح بیٹھے ہین یہی ذکر کر رہے ہین
کہ آج شام سے افراسیاب گنبد سے نہین اُترا ملکہ بلقیس نے کہا زبانی چالاکون کے دریافت
ہوا کہ نیلم صندوق مین بند تھا وہ صندوق بھی افراسیاب لیگیا یقین ہے نیلم نے کوئی تدبیر کی ہو
نیلم تو انتظار مین ہے کہ یہ زن و شوہر سو جائین تو مین انکو لیجاؤن یہ ممکن نہین زن و شوہر رات بھر
جاگتے ہین جب ذکر نیلم نکلا ملکہ بلقیس نے کہا صاحب ورق جمشید مین دیکھو نیلم کا کیا انجام ہوا
لاچین نے ورق اُٹھاکر دیکھا اور ہنسے بلقیس نے کہا کیون صاحب خیر تو ہے لاچین نے
چپکے سے کہا نیلم ہماری تمھاری فکر مین آیا ہے انتظار کر رہا ہے کہ ہم سو جائین تو فتنۂ خوابیدہ
بیدار ہو مین سحر کرکے زمین کو جنبش دیتا ہون تم خیال رکھنا جب زمین مین سوزش پیدا ہوگی
نکلکر بھاگیگا تم سحر کرکے لینا جانے نہ دینا ملکہ بلقیس نے بہت خوب کہکر خنجر سحر ہاتھ مین لیا
لاچین نے زمین پر سحر کیا زمین مین سوزش پیدا ہوئی نیلم گھبرایا پاون جلنے لگے گھبراکے زمین سے
نکلا پر پرواز پیدا کرکے بلند ہوا قبۂ بارگاہ توڑکر چلا ملکہ بلقیس بالاے ہوا ٹھہرا رہی تھین جیسے
ہی نیلم بلند ہوا ملکہ بلقیس نے نعرہ کیا او نامرد کہان جاتا ہے عیاری پر کمر باندھی وہ دن ہمکو یاد ہے
کہ تونے خزانہ ہمارا کاٹا نمک حرامی کا مزا دیکھا حق ہمارا کرسی نشین ہوا افراسیاب بالاے

گنبد بیٹھا تھا اُسنے دیکھا نیلم تڑپکر بارگاہ سے ملکہ بلقیس کے نکلا ملکہ بلقیس سحر کرکے برابر پہونچین نیلم نے چاہا حد احاطہ مین نکل جاؤن بالاے گنبد پہونچون بلقیس تڑپ کر برابر پہونچین اُس طرف کا راستہ روک لیا اَب نیلم نے سحر کرکے آگ برسائی ملکہ بلقیس نہین پانی برسنے لگا شعلہ ہاے آتش بجھے یہ سحر کرکے برابر پہونچ گئین نیلم نے برف چمکائی سر بلقیس کا زخمی ہوا زخم کھاکر یہ جا پڑین لاچین بھی بارگاہ سے نکلے دیکھا بالاے ہوا نیلم و بلقیس سے سحر ہو رہے ہین نیلم چیخ رہا ہے بیرون کے نام لیتا ہی مین نے عمر بھر تمھاری خدمت کی اسوقت آکر مجھکو بچاؤ کئی طائر اُڑتے ہوے آپڑے بلقیس نے سحر کرکے وہ طائر جلاے نیلم نے ایک چیخ ماری ہوا پر اُڑتا ہوا ایک زنگی ظاہر ہوا تیغہ کھنچا ہوا ہاتھ مین تھا اُس سیاہ رو کا قصد ہوا ملکہ بلقیس پہ جا پڑے لاچین نے ایک گولا مارا زنگی کا سر پھٹ گیا افراسیاب جادو گنبد مین بیٹھا ہوا کیفیت دیکھ رہا ہی حیرت سے مخاطب ہی کہتا ہی طلسم کشا کو قتل کرون مجھے اطمینان ہولے تو سامری جمشید کی قبر مین اپنے طلسم سے گمدوا کر پھکوا دونگا جب سے میرے ملک مین خداوند لقا آئے مجھ پر بربادی آگئی میرے طلسم مین مسلمانون نے عبور کیا اور ترقی پائی ابھی کل کی بات ہی کہ یہ چند کس میرے طلسم مین آئے تھے اَب خداوند لقا نے ایسی تقدیر کی کہ مجھکو اپنی جان طلسم کشا سے چھڑانا دشوار ہوگئی کبھی یہ کہتا ہی اے حیرت بڑے غضب کی بات ہی کہ جتنے بڑے بڑے نامی ساحر میرے دربندون پر تھے سب شریک مسلمانان ہوگئے اور بہت سے ساحر ہاتھ سے جوانان تیغ زن کے مارے گئے مگر اَب بھی مابدولت کو ہراس نہین ابھی چاہون توان لونڈی غلامونکو برباد کردون اَب بھی مابدولت کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتے جس روز جا پڑونگا ایک ایک کو آتش قہر و غضب سے جلا دونگا اُس سبز زمین گیر کی تو شامتین آئی ہین مگر اے حیرت جسوقت لاچین سامنے آتا ہی اور مجھکو نمکحرام کہتا ہی تو مجھے یاد آجاتا ہی کہ مین اسکا ملازم تھا عجب اپنی نانی ماہیان زمرد پوش یا آفات چار دست یاد آتی ہین اُسوقت یہ قطعہ زبان پر جاری کرتا ہے قطعہ

اے مقیمان تہ سقف سپہر غدار
ہو خبر اپ ہین اگر قصر فریدون کے گذار
رات دن کھیلتے رہا کرتی تھین سردار وہین

تا بکے حسرت فرزند و غم شہر و دیار
اُس مکان مین کبھی دربار رہا کرتا تھا
عیش و عشرت کا وہان گرم تھا ہر سو بازار

آیہ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
جلوہ فرما تھا کوئی خسرو با عز و وقار
شاخ گل زمزمہ سنج کا نشیمن تھا مدام

ارغوان و ارمد اگو نجتی تھی ہست و ہزار
جن پہ ہنستا تھا پریزاد ونکی جھومر کا عکس
مسکن فاختہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار
قصر کو جانے دو باشندونکو انکے دیکھو
نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ماتم دار

بار وہان تھا نہ خزان کو تو کسی موسم مین
آج گل وہ لب جو غنچہ کا ہے آئینہ دار
چیلین منڈلاتی ہین اُڑتے ہین بگولے ہر سمت
تکیہ گور و گورن آج ہے ہر ایک کا مزار
نہ وہ چہلین نہ وہ سیرین نہ خود آرائی ہے

ابھی گل منڈی کا عالم کبھی لالے کی بہار
گھونسلے سقف مین لاکھون ہین ابابیلون کے
ہین خیابان مین پر زاغ و زغن کے انبار
سینہ لبریز تمنا و لب مہر سکوت
کنج تاریک ہے اور عالم تنہائی ہے

قطعہ افراسیاب گنبد مین بیٹھا پڑھ رہا تھا کہ نعرۂ لاچین کی آواز آئی افراسیاب نے پلٹ کر دیکھا کہ نیلم بلقیس سے لڑ رہا ہے کہ لاچین بھی آپڑا آواز دی او نمکحرام کیا کرتا ہے مین آپہونچا حیرت نے افراسیاب سے کہا کہ شہنشاہ نیلم کی مدد کو جلد پہونچیے افراسیاب یہ دیکھکر گنبد سے کود اللکارا کہ او بیزمین گیر مین آپہونچا یہ کہکر افراسیاب بھی جا پڑا نعرہ کیا اُسکے نعرے کی آواز کان مین اسد غازی کے پہونچی یہ بھی اُٹھکر پشت مرکب پر سوار ہوے اِنکا سوار ہونا تھا کہ جتنے سردار گرد طلسم کشا بیٹھے تھے سب برابر اُٹھ کھڑے ہوے ہمراہ طلسم کشا کے میدان مین آئے طلسم کشا کا نعرہ ہوا ادا افراسیاب مین آپہونچا ایک سمت سے صرغم وغیرہ کے سب کے نعرے ہوے یکبارگی سب آپڑے افراسیاب نے قیامت برپا کی ہے سامنے اُسکے جو گیا مارا گیا جسکو پایا آتش سحر سے جلا دیا آج بڑے غصے مین لڑ رہا ہے طلسم کشا بھی آج قیامت برپا کر رہا ہے لاچین بھی لڑتا بھڑتا قریب نیلم کے پہونچا نیلم نے نعرہ کرکے قریب سے گولا مارا لاچین نے گولا رو کا بڑھ کر ایک طمانچہ مار اکر سر نیلم کا جبر گردن سے اُڑ گیا آواز آئی کشتی مرا نام مین نیلم جادو ہو بعد مرنے نیلم جادو کے افراسیاب پر سب سردار آپڑے یہ سبکو زخمی کر رہا ہے کہ پہلو سے نعرہ ہوا اسد غازی الکا ادا افراسیاب مین آپہونچا یہ معرکہ گنبد سے حیرت نے دیکھا کہ طلسم کشا قریب افراسیاب کے آگیا ہے وہین سے کڑک کے گری پنجہ کمر مین دیکر افراسیاب کو اُٹھا لے گئی افراسیاب نے کہا اے حیرت اب مین کبھی اِس بڈھے کے مقابلے مین نجاؤنگا جب وہ نمکحرام کہکر للکارتا ہے مجھکو یاد آجاتی ہے کہ مین اِسکا ملازم تھا یہ انجام نہ سمجھا تھا ساری سلطنت میرے قبضے مین تھی اچھا ہوا نیلم مارا گیا اِسنے مجھکو بہکا کر باغی کرایا یہان لاچین نے طبل بازگشت بجوایا بارگاہ مین لاچین نے سر اِسکا لاکر بطور نذر پیش کیا عرض کی اے شہریار یہ مکار عیاری کرنے آیا تھا خدا کی عنایت سے

وصل جنتم ہوا آج رات کو افراسیاب بھرے پر نیلم کے گنبد سے نہین اُترا بوقت سحر ملکہ سرخ
مو کا کل کُشا اپنے خیمے مین سو کر اُٹھی یاقوت پوش و خورشید زرّین سحر دختر و فرزند
ہلال سلام کرنے آئے ملکہ سرخ مو ہلال کو یاد کرکے بہت روئین کہا میرا دل گھبراتا ہی ہر چند
خورشید و یاقوت نے سمجھایا ملکہ کا رونا موقوف نہوا کہا میرا دل بہت اُلجھتا ہے مین ذرا جنگل کی
سیر کرون یہ کہکر بارگاہ سے باہر آئین سب نے دیکھا سرخ مو بہت روتی ہین طرف صحرا کے قصد ہے
ہر چند کنیزون نے چاہا ساتھ دین سرخ مو نے کسیکو ساتھ نہ لیا صحرا مین جاکر غائب ہوگئین جب
دربار اسد کا آراستہ ہوا اسد غازی نے پوچھا آج سرخ مو دربار مین کیون نہین آئین خورشید
زرّین سحر و یاقوت یاقوت پوش نے عرض کی حضور آج انکی رقت کم نہوتی تھی بہن و
بہنوئی کو یاد کرکے بہت روئین خورشید نے کہا مین تلاش کرنے جاتا ہون اسنے بھی کسی ملازم کو
ساتھ نہ لیا صحرا مین جاکر غائب ہوا جب عرصہ ہوا تو یاقوت یاقوت پوش اپنے بھائی کی
تلاش مین گئی یہ بھی پلٹ کر نہ آئی شام کے دربار مین اسد غازی نے دریافت کیا تینون سردار
غائب ہوے کنیزین و ملازم دور دور تلاش کرکے واپس آئے عرض کی ای شہریار ہمنے تمام صحرا
چھانا سرخ مو و یاقوت و خورشید کا نشان نملا دوسری صبحکو خبر ہوئی کہ ملکہ بہار جادو صبح کو
جو اُٹھین کبھی روتی تھین کبھی ہنستی تھین یہ کہکر طرف صحرا کے گئین کہ مین ایک سحر تیار کرنے جاتی ہون
کسیکو ساتھ بھی نہین لیا اب تو اسد نامدار گھبرائے لاچین سے کہا ای شہنشاہ کچھ ذہن مین آیا بہار کا
عجب طرح کا حال سُنا رونا فراق شاہ مین ہنسا رونا کیسا افراسیاب نے کوئی سحر نہین کیا لاچین نے
کہا حضور مین کئی دن سے شب بھر بیدار رہتا ہون طرف گنبد کے دیکھا کرتا ہون کئی مرتبہ افراسیاب نے
قصد کیا مین نے نعرہ کرکے للکارا زمین پر نہ آیا پلٹ گیا یہ بات میری ذہن مین نہین آتی استاد ذہن
مین آتا ہی کہ کسی نے کسی مقام سے سحر کیا یہ لوگ مبہوت ہوکر گئے یقین کامل ہے کہ جاکر قید ہوے اسد
نے چالاک و برق کو بلایا کہا صاحبو تم لوگون کے ہم ممنون و مشکور ہین تمنے حقیقت مین بڑے
بڑے کار نمایان کیے تمنے سُنا کہ بہار وغیرہ چار پانچ ساحر صحرا مین جاکر غائب ہوے انکا پتہ نہین ملتا
خواجہ عمرو بڑی جستجو مین گئے ہین خداوند کریم خیر و عافیت سے اُنکو واپس لائے تحفہ جات
کا پتہ ملے تو سب کی جان بچے ورنہ قتل افراسیاب جادو بہت دشوار ہی برق و چالاک

فکر مین نکلے طلایہ برخود شہنشاہ لاچین و بلقیس ثانی و کوکب روشنضمیر بڑے ساحر بھر رہے ہین
جب افراسیاب قصد کرتا ہی لاچین للکار دیتے ہین اسد نامدار بھی ہر وقت مسلح بارگاہ
مین موجود ہین آج چار شبین گذرین کہ کچھ بھی آرام نہین کیا برق فرنگی ایک ساحر بنا ہوا کبھی
سامنے احاطے کے روتا ہی اُسنے دیکھا کہ احاطے سے کوئی ساحر نہین نکلتا جب دو پہر سے شب
تجاوز کر چکی برق سمجھا کوئی باہر سے آتا ہی گرد لشکر کے پھرا یکایک اُسنے دیکھا کہ صحرا سے گرد
اُڑی ایک برق تڑپتی ہوئی پیدا ہوئی برق حیران ہوا کہ بدون ابر برق کا کیا کام ہی اسمین
کوئی بھید ہے کنارے کنارے برق چلا دیکھا وہ برق آکر بارگاہ باغبان قدرت پر چمکی
خیمے کے گرد پھری سایہ اپنا ڈال کر چلی گئی برق فرنگی دربارگاہ باغبان پر بیٹھا رہا صبح کو
باغبان قدرت مسلح ہوکر اپنی بارگاہ سے نکلا برق نے سلام کیا باغبان خوب ہنسا
بعد ہنسنے کے رویا برق تڑپ گیا کہ یہ معرکہ کیا ہی کیون وزیر اعظم مزاج کیسا ہی باغبان
نے کہا ای برق نامدار تم سے حال بیان کرین آٹھ پہر موت کا خیال ہی قلب پر ہجوم غم و ملال ہے
یاران ہمدم مثل ہلال سحر افگن و آفات جادو شوہر ہلال آرزوے فتح طلسم ہوشربا
دل مین لیکر اُٹھ گئے ملکہ زیور چشم و گلزار چشم کو کیسی خوشی تھی ہمیشہ ذکر کیا کرتی تھین بعد قتل
افراسیاب شہنشاہ لاچین کی سلطنت ہوگی از ہوشربا تا نور افشان ایک عملداری
ایک طرح کا حکم ایک طرح کا مذہب ہوگا ہم لوگون کو سب طرح کا اختیار سامری پرست
ذلیل و خوار بڑے لطف سے بسر کرین گے وہ اُن بیچاریون کو دیکھنا نصیب نہوا بس ناپائداری
عالم پر ہنستے ہین موت کی یاد مین موں ہوتے ہین اِس وجہ سے چیخین مار کر روتے ہین مین ذرا
صحرا کی سیر کو جاتا ہون برق نے باتین باغبان کی خلاف پائین ہر چند کہا پہلے بارگاہ اسد
مین چلو وقت دربار ہے باغبان نے برق کو جھڑک دیا کہا تم اب بہت گستاخ ہوگئے ہو ہم خواجہ
عمرو کو تلاش کرنے جاتے ہین اسد سے ہمارا آداب و تسلیمات عرض کرنا ہمارا حضوری کا
وقت نہین ہی صحرا سے جلد واپس آئینگے صلاح مین مقابلۂ افراسیاب کی بتائینگے یہ کہکر طرف
صحرا کے چلا گیا برق نے بھی باغبان کا پیچھا کیا آگے آگے باغبان عقب مین برق فرنگی
برق نے دیکھا کہ باغبان کے حرکات و سکنات سراسر خلاف ہین صحرا مین آکر سایۂ نخل مین

ٹھہرا برق گوشے سے دیکھ رہا ہی یکایک باغبان نے سحر کرکے پر پرواز پیدا کیے اُڑکر آسمان
مین ڈوب گیا برق نے عرصہ دراز تک انتظار کیا باغبان واپس نہ آیا تب برق فرنگی رنجیدہ
کبیدہ دربار شہنشاہ لاچین مین پہونچا یہان جملہ سردار جمع ہین کہ برق نے آکر لاچین سے
تمام کیفیت بیان کی کہا ای شہریار آج باغبان پر یہ سانحہ گذرا غلام نے صحرا تک تعاقب کیا۔
اِتنا تو مین ضرور عرض کرونگا کہ باغبان اپنے ہوش مین نہ تھا عجب طرح کے کلام کیے
مین نے چاہا اُنکو بارگاہ مین لاؤن رنجیدہ ہوے میرا کہنا نہ مانا شہنشاہ لاچین نے کہا بیشک
کسی ساحر کے سحر کی تاثیر ہے کہ وہ شب کو سحر کرجاتا ہے سردار بدحواس ہوکر اُسی کے پاس پہونچتا ہی
یہ ذکر تھا کہ مہترین مہتر چالاک بن عمرو آکر پہونچا برق نے تمام کیفیت بیان کی چالاک نے
کہا مین نے بھی خبر پائی ہی مفصّل نہین کہہ سکتا اب تم بھی فکر کرو مین بھی جستجو مین جاتا ہون کوئی
ساحر زبردست ہی کہ جسنے باغبان و بہار کو اپنے سحر مین پھنسایا خواجہ عمرو کو بھی دور دور
تلاش کیا یقین ہی دور نکل گئے اسد نے ہنسکر جواب دیا اُنکا رویہ جمع ہے ضرور انشاء اللہ ان
تحفہ جات کا پتہ لگا کر آئینگے اگر اُنکو دے دیتے اِسقدر جستجو مین نہ مصروف ہوتے چالاک و برق
دربار سے شہنشاہ لاچین کے نکلے چالاک نے کہا الگ الگ چلو ساتھ رہنا مناسب نہین ہی
برق فرنگی ایک ساحر کی شکل بنکر صحرا مین آکر ٹھہرا چہار جانب دیکھ رہا ہے اِسنے دیکھا لشکر کی
طرف سے شاہزادہ شکیل فرزند ملکہ مہرخ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے آتا ہی برق
نے کہا خدا خیر کرے یہ بھی مبہوت ہوکر نکلے لیکن اِس معاملے کو الگ سے دیکھین اِنکے قریب
جانا مناسب نہین ہی برق عقب مین شکیل کے چلا شاہزادہ شکیل کبھی خندان کبھی گریان اُتھا
کا حیران و پریشان بھاگا ہوا چلا جاتا ہے برق نے دیکھا دس بارہ کوس کا رستہ طی ہوا تھا کہ دور سے
ایک دروازہ باغ کا نمایان ہوا چند کنیزین خوبصورت دروازے پر اُس باغ کے کھڑی تھین
اُنھون نے شکیل کو دیکھکر آواز دی ای شیر بیشۂ ملکہ مہرخ ادھر تشریف لائیے آپکو ملکہ برق
خاطف و برق خندان و برق گریان یاد فرماتی ہین شکیل حاضر حاضر کہکر دوڑا باغ مین
جاکر غائب ہوا برق نے نام بھی سُن لیا کنارے آکر رنگ و روغن عیاری کا نکالا بصورت
صرصر شمشیر زن چلا جیسے ہی در باغ پر پہونچا چند کنیزین باہر آئین کہا ملکہ صرصر خیر تو ہے برق ۴

نے کہا شہنشاہ آپ لوگون کی تعریفین فرماتے ہین ہمکو بھی حکم ہے کہ جاکر انتظام کرو جن جن سرداروں کو قید کیا انکا سر کاٹ کر ہمارے پاس روانہ کرو اب وقت تامل و تساہل نہین ہی کنیزون نے کہا ٹھہر جایئے ہم جاکر ملکہ برق خاطف سے عرض کرین برق بصورت صرصر دروازے پر باغ کے ٹھہرا سپاہیون سے چوبدارون سے باتین کر رہا ہی زبانی اُنکی ثابت ہوا کہ تینون برقین دہشتہ ظلمات سے ارادہ بربادی لشکر اسلام کرکے آئی ہین برق سب باتین دریافت کر رہا ہی اسی سوچ مین بیٹھا ہی کہ جاتے ہی انکو قتل کرونگا یہان اندر باغ کے بارہ دری مین برق خاطف و برق خندان و برق گریان بیٹھی ہین شکیل خود آکر پہونچا برق خاطف نے کہا ای شاہزادہ شکیل بےعدیل تمکو اطاعت مین شہنشاہ کے کیا عذر ہے اپنا عہدہ قدیم لو اپنی والدہ ماجدہ کو بھی سمجھا کر لے آؤ شکیل نے کہا مین خاص اسی واسطے آیا ہون کہ شہنشاہ سے صفائی ہو جائے برق خاطف نے کہا اگر صفائی منظور ہے اپنے ہاتھ سے اپنی زبان مین سوزن دو شکیل نے اپنے ہاتھ سے اپنی زبان مین سوزن دیا خندان و گریان نے اُٹھ کر مسلسل و مطوق کیا کنیزونکو آواز دی جہان سب صاحب ہین وہان انکو بھی لیجاؤ کنیزین شکیل کو ساتھ لیکر اپنے مکان مین آئین اب شکیل کے ہوش درست ہوے دیکھا بہار و باغبان و ملکہ سُرخ مو و ملکہ یاقوت یاقوت پوش و خورشید زرّین سحر وغیرہ سب سردار قید خانے مین بیٹھے ہین اب قید خانے مین آکر سب کے ہوش درست ہوے یقین کامل ہوا کہ ہم سحر مین برق ہاے طلسمی کے مسحور ہو کر چلے آئے برق خاطف تخت پر بیٹھی ہی برق خندان و گریان سے کہ رہی ہی صاحبو سحر کو زور دو ایک ہنسنے کا سحر کرے ایک رُلاوے شب کو جاکر مبہوت کرنا میرا کام ہے اب لاجین و بلقیس کی فکر کرو جس دن یہ لوگ آجائین اُس دن شہنشاہ کو اطلاع کرین کہ شہنشاہ اپنے باغیون کو آکر قتل کیجیے شہنشاہ کو بھی معلوم ہو کہ خیر خواہان دولت نے یہ کام کیا غفلت مین سب سحر تاثیر کریگا یہ ذکر تھا کہ چند کنیزون نے آکر عرض کی حضور ملکہ صرصر تشریف لائی ہین آپ کے آنے کی شہنشاہ کو خبر ہو گئی اوراق سامری مین دیکھا ہوگا برق خاطف نام صرصر کا سُنکر ہنسی کہا تم جاوبی صرصر کو باتون مین لگاؤ مین بدون امتحان کسی سے ملاقات نکرونگی کُل ساحران طلسم ہوش رُبا اسی غفلت مین مارے گئے اپنی جان کی حفاظت واجب و لازم ہی برق خندان نے ہنسکر کہا بوا مجھے تو معلوم

ہوتا ہی کوئی عیّار صاحب آئے برق گریان نے کہا آئے تو ہمارا کیا کرلینگے یہ کہکر اُسنے دہن سے ایک
طائر نکالا اُسکو ہاتھہ پر رکھ کر اُڑایا یہ کہا ای طائر سامری جس حال سے مناسب ہو صرصر ہمارے
سامنے آوے یہ سُنکر وہ طائر اُڑا برق خندان و گریان ہنس ہنسکے کلام کر رہی ہین یہان برق
فرنگی کھڑا ہوا منتظر ہی کہ مجھکو اندر بلائین جاتے ہی عیّاری کرون کہ ایک طائر نے سر پر آکر ذفیل
ماری آواز دی ای صرصر ہوشیار ہو جاؤ ملکہ برق خندان و گریان بُلاتی ہین جو تمہارے دل مین ہو
وہ حال بھی ظاہر کرو پردہ پوشی مین یہان جان پر بنی ہی یہ آواز دیکر وہ طائر جل گیا خاک سر پر
برق کے گری رنگ و روغن چہرے کا اُڑ گیا کنیزون نے دیکھا میان برق فرنگی بابناے
عیّاری سے آراستہ کھڑے ہوے سب سے باتین کر رہے ہین ہُلڑ ہوا برق عیّار آیا چوبدار
وغیرہ لینا لینا کہکر دوڑے برق ایک کنیز کو خنجر مار کر بھاگا محلدار نے آواز دی مردہے صاحب
لینا یہ بھورے جانے نپاے برق تو خنجر ٹیک کر بھاگا اور تو سب ٹھہر گئے مگر ایک چوبدار ڈنڑ پیل
جوان تھا لٹھ لیکر پیچھے برق کے دوڑا کنیزون نے جاکر برق خاطف وغیرہ کو خبر دی حضور آپ نے
خوب خیال کیا برق فرنگی عیّار تھا ایک کنیز کو قتل کرکے نکلگیا میان پیر بخش چوبدار اُسکے
تعاقب مین گئے ہین وہ جوان کُشتی گیر ہین گردن اُسکی توڑ ڈالینگے برق جب بھاگ کر جنگل مین آیا
دیکھا سب تو رک گئے چوبدار چلا آتا ہی برق ٹھہر گیا اُسنے لٹھ مارا برق نے خالی دیکر حباب بیہوشی
مار دیا مردہا بیہوش ہوکر گرا برق نے بتعجیل تمام چوبدار کو اپنی شکل بنایا آپ اُسکی شکل بنکر
پُشتارہ اُٹھایا تنتا ہوا چلا دروازے پر جا جب دربان موجود تھے اُنھون نے دیکھا میان پیر بخش
پُشتارہ برق کا لیے ہوے آتے ہین کنیزون نے جاکر برق خاطف سے کہا برق خاطف نے کہا
ہمارے سامنے لاؤ برق بلاتکلّف سامنے برق خاطف کے آکر پہونچا برق خاطف نے پوچھا
میان پیر بخش اُسکو کیونکر پایا عرض کی حضور بڑا بھاگنے والا ہی مین روز صبح کو دوڑ لگاتا ہون
پانچ کوس تک جاتا ہون مجھہ سے بھاگ کر کہان جاتے مین نے جاکر انکی گردن لی بڑے بڑے فیل
لایا اسی واسطے مین نے بیہوش کر دیا اب اسکو فوراً قتل کیجیے جسطرح سردارونکو قید کیا عیّار کا قید
کرنا مناسب نہین ہی یہ بھی مشہور ہی کہ جہان کوئی سردار قید ہوا عیّار مثل چیونٹیو نکے آتے ہین انکا قید
رکھنا باعث خرابی ہی برق خاطف نے موتیون کا مالا گلے سے اُتار لیا کہا میان پیر بخش انعام

تو برق نے دیکھا برق خاطف کے تیور بد ہین کہا حضور ہم نمکخوار قدیم ہین انعام اکرام مزدور کے واسطے چاہیے آپ اسکو قتل کیجیے ہم ابھی آتے ہین یہ کہکر پیچھے ہٹا اتنا سمجھ گیا کہ موتیون کا مالا پہنا اور آبرو گئی برق خاطف نے کہا ارے ہم پاس بلاتے ہین تو پیچھے ہٹا جاتا ہی برق نے کہا حضور مین ابھی حاضر ہونگا مین عیارون کو خوب پہچانتا ہون شاید کوئی اور نہ آیا ہو اور دو چار کو گرفتار کرلاؤن یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا برق خاطف نے کہا لینا یہ جانے نپائے سنبل جادو مصاحب بڑھی چاہا ہاتھ پکڑلے برق نے لپٹ کر خنجر مارا اندھیرا ہوا یہ بھاگا برق خاطف کڑکی برق تو جنگل ہین آکر ایک غار مین کود پڑا برق خاطف کڑکتی ہوئی زمین پر آئی چار جانب دیکھنے لگی حیران ہی کہ یہ دغاباز کہان گیا قضائے کار مہترین مہتر چالاک بن خواجہ عمرو نے یہ حرکات سکنات برق کے دیکھے کہ یہ دو مرتبہ گیا اور خالی بھاگ کر آیا برق خاطف جنگل مین ڈھونڈھتی پھرتی ہے یہ ایک تدبیر کرکے چلا برق خاطف کے کان مین رونے کی آواز آئی پکارتا ہی ہی ہی نگوڑا چوٹٹا دغاباز جعلساز میرا پاندان لیگیا برق خاطف نے پلٹ کر دیکھا ایک بڑھیا سپید اطلس کا پاتجامہ پہنے محمودی کی چادر اوڑھے ہوے کمر مین خم چہرے پر جھریان پڑی ہوئی گوری صورت روتی پیٹتی چلی آتی ہی مگر وہ خم کمر خم کمان ہی ہمیشہ تیر تدبیر پورا بیٹھتا ہی جسم پر جھریان نہین ایک ایک سطر مکاری ہی جسکے مضامین عیاری درج ہین برق خاطف نے گھبرا کر پوچھا بڑی بی خیر تو ہی بڑھیا نے کہا بی بی ایک چور ابھی گوری صورت پتلون جاکٹ پہنے ہوئے ادھر سے نکلا محکولات ماری مین منھ کے بھل گری میرا پاندان لیکر بھاگا برق خاطف نے کہا بڑی وہ کدھر گیا برق فرنگی عیار ہے میرے ہی باغ سے بھاگ کر آیا میری کنیز کو قتل کر آیا مجھکو دھوکا دیتا تھا مین ایسے فقرون مین کب آتی ہون بڑھیا نے کہا حضور ان عیارون نے میرا ناک مین دم کردیا کل ایک آیا بستی اٹھا لیگیا اسنے تو آج بالکل ذبح کیا پاندان میرا لیا مین غریب محتاج گانون کے کنارے چھپرا بنا رہتی ہون اپنی زراعت کے حفاظت مین مصروف تھی ایک دبلا پتلا ایکدن نانتیا بنتا آیا تھا وہ سر سے چادر اُتار کر لیگیا آج یہ آفت برپا ہوئی میرے ساتھ چلیے جنگل مین چھپا بیٹھا ہی کچھ آپکو جادو سحر آتا ہی برق خاطف نے کہا مین ایک اشارے سے ابھی گرفتار کرلونگی برق خاطف بڑھیا کے ساتھ چلی ایک مقام پر پہونچکر بڑھیا گھبرا کے ٹھہری کہا دیکھیے حضور وہ سامنے گڑھا

کھودکے پاندان گاڑ رہا ہے جیسے ہی برق خاطف کمان کہکر آگے بڑھی بڑھیا نے جھپٹ کر
حلقہ ہاے کمند مارے نعرہ کیا منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو برق خاطف کے منہ سے اُف نکل گئی
حلقہ ہاے کمند جلے چالاک زمین پر گرا برق خاطف نے منہ پر ہاتھ پھیرا چالاک نے ایک
چیخ ماری رنگ و روغن تمام جل گیا برق خاطف نے ایک دوہتھڑ مارا کہا کیون موے مکار برق
کہان گیا چالاک رونے لگا کہا حضور برق ایک مقام پر چھپا بیٹھا ہے آپ مجھکو چھوڑ دیجیے
مین اسکو بتلا دون اُسنے مجھکو سکھایا تھا کہ بڑھیا بنکر برق خاطف کو مارنا آپ ایسی ساحرہ میری
نگاہ سے نہین گذری برق خاطف نے کہا تیرا کیا نام ہی چالاک نے کہا ملکہ عالم مین صاف صاف
اپنا حال عرض کرون اگر آپ میری پرورش کرین سب عیارون کو گرفتار کرا دون چالاک بن
عمرو میرا نام ہی یہ تو خوب آگاہ ہین حضور کہ عیاری مکاری ہمارا کام ہے میان طلسم کشا ابھی گرفتار
ہو گئے تھے مین نے شہنشاہ نیلم بنکر رہا کیا لوح گلے مین ڈال دی باباجان نے اُسکے یہ قدردانی
کی مہرخ وغیرہ سے جو انعام ملا وہ تو آپ لے لیا ہمپر یہ اعتراض ہوا کہ شہنشاہ نیلم کو کیون زندہ
چھوڑا لشکر سے اسکو نکالدو آج تین دن سے بھوکے پیاسے مارے مارے پھرتے ہین راہ مین
یہ برق ملا اسنے کہا اگر برق خاطف کو بڑھیا بنکر قتل کرو تو ہم کھانا کھلائینگے اِس لالچ سے
بھوکا تھا بڑھیا بنکر چلا آیا آپ پیٹ بھر دیجیے جو کام کہیے کرین برق کو ابھی گرفتار کرا دینگے لشکر
مہرخ مین سوا سے عمرو کے کسی کی قدر نہین ہے اسی چلن پر ہم بھی نکل آئے برق خاطف
نے کہا ای چالاک ملکہ مہرخ وغیرہ بڑی ناقدر ہین مشہور ہے کہ تو نے بڑے دھوم کی عیاری
کی زوال دولت شہنشاہ نیلم تیری عیاری سے ہوا اُسکا معاوضہ یہ ملا کہ لشکر سے نکالے گئے
چالاک چیخین مار کر رونے لگا کہا ملکہ اگر اپنا حال بیان کرین آپکو بڑی عبرت ہو ہمین نوکر رکھ لیجیے
پہلے عمرو کی مشکین باندھین گے جو باپ اپنے فرزند کی قدر نکرے اُسکو زہر دینا چاہیے آپ چلیے
مین برق کو بتا دون اتنا کام کیجیے گا وہ بڑے بڑے فیل لائیگا مجھکو بھی جال ساز بتائیگا اُسکی بات کا
اعتبار نہ کیجیے گا اِسطرح چالاک رویا اور مہرخ و عمرو کی بُرائیان بیان کین ہر مرتبہ پیٹ پیٹتا ہے
کہ حضور بھوکون مرتا ہون جب دم نکلنے لگا تو فقیر بنکر گانوُن سے سوکھی روٹیون کے ٹکڑے مانگ لایا
ابھی کھا کے پانی پیا ہی برق خاطف خوش ہو گئی کہا میان چالاک تم نہ رووہم تمھاری خطا

شہنشاہ سے معاف کرا دینگے چالاک نے کہا اِن مسلمانون نے شہنشاہ کی نظرون سے ہمکو بھی گروا دیا ہم آپکے پاس رہینگے ہم سبکو گرفتار کرا دینگے آپ خود سلطنت ہوش رُبا کیجیے افراسیاب کو بھی دم دیکر مارین آسَد کو گرفتار کرلائین لوح و مہرہ اپنے قبضے مین رکھیے افراسیاب کو مارکر سلطنت ہوش رُبا پر قبضہ کیجیے برق خاطف نے کہا اے چالاک اگر تو میری نوکری کرے تو ایسا بڑا مرتبہ کردون کہ صرصر و صبا رفتار کو رشک ہو چالاک نے کہا حضور آج ہی امتحان ہو جائیگا آپ سحر تو اُتار دیجیے پھر ہماری کارسازی دیکھیے برق خاطف نے چالاک پر سے سحر اُتارا چالاک نے دیکھا تھا کہ برق فلان غار مین چھپا ہی برق خاطف سے کہا یہان سحر کیجیے پہلے اِس بھورئیے کو تو پکڑ لیجیے اِسکے قتل ہونے سے عمرو کا بازو ٹوٹ جائیگا یہ بڑے غضب کا عیّار ہے بڑا مکّار غدّار ہی برق خاطف نے سحر کیا برق چمکائی برق کا جسم جلنے لگا غار سے چیختا ہوا خود نکل آیا چالاک نے بڑھ کر مشکین باندھین کہا میان برق صاحب اب کسی کی جان نہ بچے گی ہم نوکر ہو گئے عمرو کی بھی چلکر مشکین باندھین گے برق بہت چیخا پیٹا برق خاطف برق کی مشکین باندھکر بجلی میان چالاک بتقتے ہوے ساتھ ہین تدبیرین بتلاتے جاتے ہین بس ہنسکر فرماتے ہین ای ملکہ عالم پہلے مسلمانون کو مٹائیے اُسکے بعد افراسیاب و حیرت کی گردن لیجیے آپکو بادشاہ کرین برق خاطف اِس مضمون سے بہت خوش ہوتی ہے کہتی ہی اے چالاک اگر تو نے یہ کام کیا تیرا بڑا مرتبہ کرونگا برق خوشی خوشی برق خاطف سے کہتا ہے ای ملکہ برق خاطف یہ عمرو کا بیٹا بڑا مکّار ہی اِسکی باتون پر نہ جائیے شراب پلاکر ماریگا چالاک نے کہا تمھارے باپ کا کیا اجارہ ہی ہم تو اب ملکہ کے پاس رہینگے اِنکی سلطنت ہمارے وزرات ممالک ہوش رُبا مین لطف عدالت اِنکا سحر ہماری عیاری کی شوکت تم سب قتل کیے جاؤگے برق کہتا ہی ملکہ ہوشیار رہنا یہ کالا ناگ ہی چالاک کہتا ہی تیرا کیا اجارہ ہم ملکہ کو زہر دین گے تمھارا سر کاٹ کر باغ مین لٹکائینگے راہ مین چالاک و برق چاؤن چاؤن کرتے ہوے چلے آتے ہین برق خاطف بھولی ہوئی کہ چالاک میرا مطیع ہوا باغ مین لیکر آئی کنیزین دوڑین کہ حضور کیا معرکہ ہوا برق خاطف نے کہا عمرو کے بیٹے نے میری اطاعت کی برق کو گرفتار کرا دیا ورنہ نیز ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے حیران ہو جاتی کبھی اسکو نہ پاتی برق خندان و برق گریان

باغ مین بیٹھی تھین کہ برق خاطف آکر پہونچی اِن دونون سے بھی یہی کہا بوا سامری سے نے بڑا اپنا فضل شریک حال کیا چالاک نے صدق دل سے اطاعت کی پہلی خیرخواہی تو یہ ہی کہ برق کو گرفتار کرایا ورنہ مین اسکو کہان ڈھونڈھتی ابھی یہ باتین ملکہ برق خاطف اپنے باغ مین کنیزون سے کہہ رہی ہی کہ پہلوے باغ سے کان مین آواز گانے کی آئی برق خاطف چہار جانب حیران ہوکر دیکھنے لگی کہ کس طرف سے آواز گانے کی آتی ہی کبھی کنیزون کی طرف متوجہ ہوتی ہی کبھی جانب دروازہ دیکھتی ہی آواز سُنکر دل اُسکا اندر سے گھبراتا ہی کنیزون کو پکارکر آواز دی کہ دیکھو یہ کسکے گانے کی آواز آتی ہی کنیزین سُنکر دوڑین کان لگاکر سُنا ایک گوشہ باغ سے آواز آتی ہی ایک کنیز نے ایک دروازے مین جاکر دیکھا ایک بڈھا تنبورا ہاتھہ مین لیے ہوے بیٹھا ہے تانین مار رہا ہے قطع اُس بڈھے کی یہ ہی کہ سر پر زردوزی ٹوپی دیے ہوے مگر کام اُڑگیا ہی خالی دھوکے کی ٹٹی ہی گلے مین کُرتا جامدانی کا پہنے ہی بوٹیان اُڑگئین ہین پایجامہ مشروع کا تانا اُڑگیا بانا باقی ہی پاؤن مین جوتا ٹاٹ باقی کا زردوزی اُسکی اُڑگئی ہی خالی کپڑا باقی رہگیا مگر جیوڑا مزے دار معلوم ہوتا ہی پان جو کھایا ہی تو پیک سے ڈاڑھی رنگی ہی بیٹھا ہوا تانین مار رہا ہی گانے کی آواز سُنکر صحرا کے جانور جمع ہوگئے ہین مدہوش بیٹھے ہین ایک کی ایک کو خبر نہین یہ کنیز جو آئی تھی یہ سکتے کے عالم مین کھڑی رہ گئی ملکہ برق خاطف نے دوسری کنیز کو بھیجا وہ بھی آکر کھڑی ہو رہی پانچ سات کنیزونکو برابر اسی طرح پر برق خاطف نے بھیجا جب کوئی کنیز پھر کر نہ آئی یہ خود اُٹھی تھی ہوئی کہ نہین معلوم یہ سب کمبختین کہان جاکر مر گئین آکر دیکھا کہ سب کنیزین مدہوش گانے کی تاثیر سے کھڑی ہین ملکہ برق خاطف نے دیکھا کہ گرد اُسکے جانور مدہوش بیٹھے ہین ملکہ برق خاطف کا دل نہایت بیقرار ہوگیا ایک کنیز کو اشارہ کیا کہ اِس بڈھے کو بُلا لاؤ کہو کہ ملکہ ہماری بُلاتی ہین کنیز گئی جاکر بڑے میان سے کہا کہ چلیے آپکو ملکہ برق خاطف نے یاد فرمایا ہی بڈھے نے جواب دیا کہ مین تمھارا یا تمھاری ملکہ کا نوکر ہون ملکہ نے کسی جوان کو بُلایا ہوگا مین ملکہ کے پاس جاکر کیا کرون یہ کنیز بڑبڑاتی ہوئی وہانسے پھر آئی آکر ملکہ سے کہا کہ بڈھا کہتا ہی کہ مین تمھارا یا تمھاری ملکہ کا نوکر ہون ملکہ برق خاطف نے اور کنیزکو بھیجا کہ جاکر اُس بڈھے کو بہ جبر لے آؤ کنیزین گئین اور جاکر کہا کہ ملکہ عالم ہماری آپ کے

گانے کی مشتاق ہین بڈھے نے کہا کہ مجھکو نہ بلایا ہوگا کسی اپنے عاشق کو بلایا ہوگا جب تو یہ سب کنیزین چاؤن چاؤن کرکے لپٹ گیئن کسی نے ہاتھ پکڑا کسی نے پانؤن پکڑا کسی نے تنبورا اُٹھالیا بڈھے نے جو یہ کیفیت دیکھی کسی کے سینہ پر ہاتھ رکھدیا کسی کے چٹکی لی کسیکو پانؤن سے سہارا اتپایا کنیزون نے اوہی اوہی کرکے چھوڑدیا بڑے میان زمین پر گر پڑے چیخنے لگے کہ مجھکو مارڈالا ملکہ برق خاطف نے جو یہ حال دیکھا کوڑا ایکر کے اُٹھین کہنے لگین کہ حرامزادیون تمنے بڈھے کو مارڈالا بڑے میان سے بہ منت کہا کہ بڑے میان صاحب آپ چلیے مجھے آپکا بڑا اشتیاق ہی یہ کہکر بڑے میان کو لیجا کر بارہ دری مین بٹھایا بڑے میان نے تنبورہ چھیڑکر گانا شروع کیا ملکہ کا یہ حال ہی کہ بڑے میان کی تانون پر جھوم رہی ہین کبھی گلے سے موتیون کا مالا اُتار کر دیدیا کبھی کنگن کی جوڑی اُتار کر دیدی بڑے میان تنبورے مین جمع کرتے جاتے ہین گاتے گاتے ایک مرتبہ بڑے میان خاموش ہورہے تنبورا ہاتھ سے رکھدیا جواہیان لینے لگے ملکہ نے پوچھا کہ آپ کا نام نامی و اسم گرامی کیا ہی بڑے میان نے کہا کہ مجھکو اُستاد خرد برد کہتے ہین ملکہ اُنکے گانے کی تعریفین کرنے لگین اُستاد خرد برد نے کہا کہ آپ نے یہ کیا دیکھا مین ساقی گری خوب کرتا ہون سر سے شراب پلاؤن ہاتھ سے بتاؤن پانؤن سے توڑے لون ملکہ نے کہا اُستاد خرد برد سر سے جام تو نہ کریگا اُستاد خرد برد نے کہا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی شراب منگوا کر ملاحظہ کریجیے ملکہ برق خاطف نے حکم دیا کہ سامنے اُستاد کے جام شراب لاؤ کنیزین گیئن گلابیان شراب کی لے آیئن اُستاد خرد برد کے آگے رکھدین اُستاد خرد برد نے شراب کو اُلٹ پلٹ کیا پانچ چار شیشے کنیزون کو دیئے جام بھر کر سر پر رکھے گاتے ہوے گت ناچتے ہوے ملکہ برق خاطف کے سامنے پہونچے سر جھکا دیا ملکہ نے جام شراب کا لیکر بید غدغنہ انجام پی گیئن آنکھ ملا کر اُستاد نے ایک مستزاد عاشقانہ مصنفۂ عاشق گانا شروع کیا مستزاد

مرضِ ہجر مین دل جبسے گرفتار ہوا۔ کیسا لاچار ہوا
اب تو عیسےٰ بھی مری شکل سے بیزار ہوا۔ جینا دشوار ہوا

جان آخر ہی بس اب ہونٹھون پہ آیا مرا دم۔ شکل دکھلا جا صنم
کس خطا پر مری صورت سے تو بیزار ہوا۔ کیسا انکار ہوا

ڈھونڈھتا ہون اُسے پہلو مین مگر پاس نہین۔ ملنے کی آس نہین
حیف جبسے کہ جُدا مجھسے وہ دلدار ہوا۔ ملنا دشوار ہوا

خواب مین بھی نہین اب شکل دکھاتا وہ صنم۔ ہای کیسا ہے ستم
اب تو صورت بھی دکھانا اُسے دشوار ہوا۔ ایسا بیزار ہوا

دھونی کوچے مین تیرے نہ رمائی آکر۔ یہ ہوا اُس کا اثر
عشق مین تیرے مین رسوا سرِ بازار ہوا۔ سر بسر دار ہوا

ہو گیا تھا ترے سودائی کو وحشت مین سکون پھر ہوا اسکو جنون
غیر کو چاہا نہین جب سے تجھے دیکھا صنم تیری ہی سر کی قسم
دربدر پھرتے ہین ہم گلیون مین مارے مارے مری اچھی پیاری
جب سے صورت کو تری دیکھا ہوا ای ماہ لقا نرہا ہوش بجا
وہ بھی دن ہوگا الٰہی کہ مین اُس سے ملون بیٹھو خوش سب کہون
کونسے ملنے کا تیرے کرے عاشق سامان اوہ مری جان جہان

بعد مدت کے وہی پھر اُسے آزار ہوا سخت بیمار ہوا
جز ترے اور کسی سے نہ سروکار ہوا سب سے انکار ہوا
حیف تو حال سے میرے نہ خبردار ہوا کیسا بیزار ہوا
نشۂ عشق مین اسدرجہ مین سرشار ہوا پھر نہ ہشیار ہوا
طالع خفتہ مرا اسکی ہی بیدار ہوا وصل دلدار ہوا
پاؤن مین سلسلۂ ہجر گرانبار ہوا ملنا دشوار ہوا

یہ مستزاد سنتے ہی ملکہ برق خاطف پر بیہوشی کی تاثیر ہوئی کنیزین بھی اپنے اپنے مقام پر بیہوش ہو گئین گرتے ہی اُسکے نعرہ ہوا انم مہر سپہر عیاری خواجہ عمرو چاہتے ہین کہ سر اُسکا کاٹ لین کہ نعرہ ہوا باش اوعیار مکار کیا کرتا ہے مین آپہونچی خواجہ عمرو نے دیکھا کہ برق گریان آپہونچی عمرو یہ دیکھکر گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے چالاک سو وب آکر بیٹھے برق کو درخت سے باندھدیا قضائے کار افراسیاب جادو نے برق خاطف کو ہوشیار کیا بالائے گنبد بیٹھا ہے کہ صرصر و صبا رفتار نے آکر خبر دی حضور دس بارہ سردار نامی و گرامی مثل باغبان و بہار وغیرہ تین دن مین لشکر اسلام سے غائب ہوئے آج چالاک و برق فکر مین گئے ہین کوئی دوست صادق آپکا آیا اُسنے یہ کار نمایان کیا بہار و باغبان دیوانے ہو گئے یہی سانحہ شکیل پر بھی گذرا ملکہ مہرخ آج بہت بیقرار ہین افراسیاب نے کہا ای حیرت یہ حال تمنے سنا تین برقین طلسمی برق خاطف و خندان و گریان خروج کرکے آئی ہین باغ مین آکر اُتری ہین یہ اُنکے سحر کی تاثیر ہوئی صرصر نے کہا ان کی عیاریان تو دیکھیے آج صبح سے برق و چالاک گئے ہین جاتے ہی قیامتین برپا کرینگے دونون بلاے روزگار طرار و فرار مکار و غدار بقول شاعر مصرعہ دو دل یک شود بشکند کوہ را۔ افراسیاب نے ورق سامری اُٹھا کر دیکھا منہ پیٹ لیا کہا لو صاحبو عیارون نے اپنا رنگ جما لیا چالاک بیٹھا ہوا غزلین گا رہا ہے میان برق بندھے ہوئے ہین ای صرصر جلد اپنے کو پہونچا برق خاطف کو آگاہ کر دے کہ اس مکار کی بات کا اعتبار نکرے بتعجیل گرفتار کرلے صرصر نے کہا اے شہنشاہ چالاک کا رنگ جما ہوا ہے ایسا نہو مجھپر کوئی آفت آجاے یا تو خود تشریف لیجایے یا کسی ساحر زبردست کو روانہ کیجیے افراسیاب جادو نے کہا سچ کہتی ہے سنگول جادو و سیلو مین

بیٹھا تھا افراسیاب نے کہا ای سنکول جُھری فرمان ہمارا لو جاتے ہی چالاک کو گرفتار کر لینا یہ فرمان ہمارا برق خاطف کو دینا کہنا ان دونون کا سر کاٹ کر روانہ کرنا بخوبی سمجھا دینا عیّارون کی بات کا اعتبار نہین ہو سنکول فرمان افراسیاب لیکر چلا صرصر واسطے خبر کے احاطے سے نکلی دور سے دیکھا ایک نخل کے سایہ مین صبا رفتار کھڑی رو رہی ہو صرصر نے بڑھکر آواز دی کیون ای صبا رفتار خیر تو ہی صبا رفتار نے دوپٹہ مُنھ پر رکھ لیا زیادہ روئی کہا اُستانی کچھ خیر و عافیت تو بیان کرو ابتو ہوش رُبا برباد ہوتا ہی ہماری تمھاری فکر مین عیّار پھر رہے ہین ہمکو تمکو پا جائین گے تو قید کرینگے صرصر نے کہا ای صبا رفتار نہ گھبرا عیّارون کا خاتمہ ہوتا ہی برق خاطف و گریان فلان باغ مین آکر ٹھہری ہین ایسا سحر اُنکا کامل ہی کہ مبہوت ہوکر سردار شل باغبان و بہار چلے گئے شہنشاہ نے ابھی کتاب دیکھکر سنکول جادو کو روانہ کیا چالاک و برق وہان پہونچ گئے ہین یہ عیّار تو کمبخت ہوا ہین گرہ دیتے ہین جب صرصر کہہ چکی صبا رفتار پیچھے ہٹی صرصر کی نگاہ جو مل گئی دیکھا عیّار طرار طلسم کشا ضرغام شیر دل ہی اُستانی اُستانی کہتا ہوا بھاگا صرصر نے سمجھا کیا کہ کسی ساحر نے اُسکو گرفتار کرادون لشکر سے ضرغام نکلا اس خیال سے کہ جاکر سنکول کو راہ مین لون میرے بھائی چالاک کی عیّاری نہ مٹے صرصر جیسے ہی قریب نخلستان پہونچی قصد کیا غُل مچاؤن ساحرون کو بلاؤن کہ پہلو سے آواز آئی اُستانی کیا کرتی ہو صرصر نے پلٹ کر دیکھا صاحب بغدہ گران نظر کردہ بزرگان بغدہ تانے ہوئے جست کرکے آگئے صرصر کی کلائی تھام لی ضرغام کو آواز دی اِدھر آؤ اُستانی کو مین باندھے دیتا ہون مزاج مین آئے تو انھین کی شکل بنکر جاؤ ضرغام پلٹ آیا صرصر نے کہا ای قران مجھے چھوڑ دے مین کسی سے نہ کہون گی قران نے کہا اُستانی تم پیٹ کی بڑی ہلکی ہو تم سے ضبط نہو سکیگا یہین سے ہٹتی جاؤ گی خوشامد کے مارے افراسیاب سے کہدوگی اَب چند ساعت اسی جنگل مین ٹھہرو یہ کہکر قران نے صرصر کو درخت سے باندھ دیا ضرغام و قران چلے قران تو گوشے مین ہو گئے ضرغام سے کہا بڑھکر سنکول جادو کو لو ابھی اُڑا ہوا گیا ہی بَن پڑیگا تو مین بھی وقت پر آؤنگا ضرغام صورت صرصر کی بنکر بھاگا سنکول اُڑا ہوا جاتا تھا ضرغام نے آواز دی ای مصاحب شہنشاہ ذرا ٹھہر جاؤ سنکول صرصر کو دیکھکر اُتر آیا پوچھا کیون ملکہ صرصر خیر تو ہی ضرغام نے کہا شہنشاہ نے فرمایا ہے

بڑی حفاظت سے جانا جاتے ہی پہلے چالاک کو پکڑ لینا ورنہ کود پھاند کر نکل جائیگا سنکول نے کہا مین جاتے ہی سحر کرونگا ضرغام نے کہا دیکھو صبا رفتار بھی آتی ہے سنکول نے منھ پھیرا ضرغام نے حلقہ ہاے کمند گلے مین سنکول کے ڈال دیئے حباب مار کر بیہوش کیا اسکو درۂ کوہ مین ڈال دیا آپ بشکل سنکول فرمان افراسیاب لیکر طرف باغ کے چلا یہان وہ وقت ہے کہ چالاک نے اپنا رنگ جمالیا شراب طلب کی ہے بیہوشی ملا چکا ہے قصد ہے کہ اب تقریب شراب مین انکو مارون کہ کنیزون نے خبر دی سنکول جادو فرستادۂ شہنشاہ در دولت پر حاضر ہے فرمان بھی لایا ہے یہ سنتے ہی چالاک گھبرایا کہا حضور اسوقت نہ بلایئے بعد میکشی سمجھا جائیگا ہمین تو یہ منظور ہے کہ بعد قتل مسلمانان افراسیاب کو بھی گرفتار کرلین آپکو سلطنت دین تمام طلسم پر حکومت کیجیے برق خاطف نے کہا شہنشاہ کے خلاف ہوگا برق خندان نے کہا بلالو اگر اُنھون نے کچھ تمھارے مقدمہ مین لکھا بھی ہوگا تو ہم جواب صاف تحریر کرینگے کہ چالاک کو ہم نے نوکر رکھ لیا پہلی خیر خواہی اسنے یہ کی کہ برق کو گرفتار کرایا کنیز جاکر سنکول کو بلا لائی چالاک نے سنکول سے آنکھ ملائی دیکھا ہمارے برادر بجان برابر مہتر ضرغام خوش انجام ہین آیئے آیئے کرکے براے تعظیم اُٹھے ضرغام وہ فرمان ہاتھ مین ملکہ برق خاطف کے دیدیا برق خاطف نے پڑھا یہی لکھا تھا کہ چالاک و برق کو قتل کرو برق خاطف ہنسی کہا اے سنکول شہنشاہ اس مقدمے سے آگاہ نہین ہین ہم سمجھا دینگے سنکول نے کہا حضور ہم بھی شریک جلسہ ہون چالاک نے کہا اے مصاحب شہنشاہ تشریف رکھیے ضرغام بھی شریک صحبت ہوے قرابے اُٹھا اُٹھا کے رکھنے لگے سنکول نے کہا مین بابان خوب بجاتا ہون سنکول نقلی بابان بجارہے ہین چالاک اشعار دلچسپ گارہے ہین قضاے کار سنکول جو بیہوش پڑا ہوا تھا صرصر کو قران باندھ کر چلے گئے تھے اُدھر سے صبا رفتار کا گذرا ہوا اُسنے آکر صرصر کو کھولا صرصر نے تمام کیفیت بیان کی سنکول کو درۂ کوہ سے ہوشیار کیا صرصر و صبا رفتار نے سنکول کو خوب نخیتہ کر دیا سب حال سمجھایا کہ ضرغام تمھاری شکل بنکر گیا ہے جاتے ہی ہم اپنی ہم شبیہ کو مارنا چالاک کو پکڑ لینا برق خاطف کا کہنا نہ ماننا جب چالاک کو گرفتار کرچکنا تب تمام کیفیت بیان کرنا سنکول نے کہا

ہین جاتے ہی قیامت برپا کرونگا یہان چالاک کا سر کاٹ لونگا یہ کہکر سنکول بڑے زور شور سے چلا یہان میان ضرغام بشکل سنکول تن رہے ہین چالاک نے شراب مین بیہوشی ملائی منظور ہی کہ برق خاطف کو پاؤن سنکول اصلی جو دروازے پر آیا کنیزون نے روکا کہ صاحب ٹھہر جاؤ ہم اطلاع کرین اسنے کہا ارے ہٹو معاملہ بگاڑو گی خبردار اندر نہ جانا میرے آنیکی خبر نہ کہنا میری شکل پر ضرغام شیر دل آیا ہی شہنشاہ نے سب کیفیت مجھسے کہدی کنیزون نے چاہا اندر جائین سنکول نے سحر کیا کنیزون کے پاؤن زمین نے تھام لیے آپ یہ تیغہ برہنہ کھینچے ہوے باغ مین گھسا دور ہی سے للکارا او برق خاطف تونے غضب کیا میرا ہمشبیہ ضرغام شیر دل ہی تو اُسکو نہین پہچانتی کیسی جاہل ہی ضرغام نے پلٹ کر دیکھا کہا ملکہ دیکھیے میری شکل پر جانسوز بن قران آتا ہی آتے ہی کڑک گرئیے اسکے دو ٹکڑے کیجیے سنکول جھپٹا ہوا آتا تھا ضرغام سے آنکھ ملاکر آواز دی بھلا او مکار دیکھ تو تیرا کیا حال کرتا ہون ضرغام نے سر ہلاکر کہا بھلا او جان نثار یہانتک آ تو سہی دیکھ تو کیا قیامت برپا ہوتی ہی ہم تمھارے پاپ یہان موجود ہین یہ تیغہ کھینچکر دوڑا ضرغام بھاگ کر پشت برق خاطف پر آیا کہا ملکہ بچاؤ چالاک کود کر پہلو مین برق خندان کے آیا برق خاطف نے دونون ہاتھ سنکول پر ہلادیے دس برقین گرین سنکول کے دس ٹکڑے ہوے باغ مین اندھیرا چھا گیا چالاک جو قریب برق خندان پہونچ چکا تھا لپٹ کر خنجر مارا برق خندان گری پہلی آواز سنکول کے مرنے کی آئی پھر صدا بلند ہوئی کُشتی مرا نام من برق خندان بود برق خاطف پلٹی ضرغام نے حلقۂ کمند مارا گرتے گرتے خنجر مار دیا اندھیرا ہوگیا باغ جلنے لگا بیرون نے آواز دی کُشتی مرا نام من برق خاطف بود چالاک طرف برق گریان کے چلا تھا کہ اُسنے اُسی اندھیرے مین سحر کیا چالاک و ضرغام گرے برق گریان نے سحر کیا اندھیرا موقوف ہوا دیکھا ضرغام و چالاک زمین پر پڑے ہین لاشہ برق خندان و برق خاطف زمین پر تڑپ رہا ہی دونون بہنون کے غم مین گریبان پھاڑ ڈالا سر پیٹتی تھین کہ یارو آج پردہ ظلمات بے چراغ ہوا عیّارون نے دونون بہنون کو مارا انکے خون کے بدلے مین ان سردارونکو اور دونون عیّارون کو قتل کرونگی تمام کنیزین چہار جانب سے دوڑین باغ ماتکدہ ہوگیا نرگس کی آنکھ سے آنسو بہ رہے ہین سنبل نے بال پریشان کیے سوسن خاموش خیمون کو حیرت کا جوش

قنات نہ تھی چشم حیرت سے لاشون کو دیکھ رہی تھی سرو پا بہ گل قمری مضمحل باغ مین خاک اُڑنے لگی
بلبلون نے صداے گریہ وزاری بلند کی برق گریان کا تڑپ تڑپ کر رونا چالاک و برق و ضرغام
کی مشکین مڑوڑ کر باندھین ہاتھ چمکا دیا ان تینون کے جسم مین آبلے پڑ گئے کنیزون کو اشارہ کیا قیدیون
کو لاؤ جلّادون کو بلاؤ باغبان و بہار و شکیل وغیرہ کو کنیزین کشان کشان لائین باغبان نے
دیکھا چالاک و ضرغام و برق بندھے ہوے بیٹھے ہین اَب بھی عیّارون کی گھاتین کر رہے
ہین برق فرنگی کہتا ہے ای ملکہ برق گریان خواجہ عمرو کے بیٹے کی چال سازی آپ نے دیکھی آپ
مجھکو نوکر رکھیئے مین انکو اپنے ہاتھ سے قتل کرون آپ کی دونون بہنین بڑی قدردان تھین
برق گریان کہتی ہے ارے تم سب قاتل جلّاد ہو ایسے مقام پر انکو قتل کرے کہ جہان پانی
بھی نہو ہاے میری بہنون کو کس حسرت سے قتل کیا ہم پردۂ ظلمات سے آئے انھین ظالمون
کے ڈر سے لشکر لیکر مقابلے مین نہ اُترے تھے خیال رہا کہ الگ رہین یہین سے بیٹھے بیٹھے
خاتمہ کردین بڑی بڑی ہوشیاریان کین ان عیّارون نے بچھا نچھوڑا بڑی ہمشیرہ برق خاطف کا
قتل ہوتا پردۂ ظلمات مین اَب کوئی بزرگ نرہا اوّل ملکہ ماہیان زمرد پوش قتل ہوئین خونخوار
ظلماتی کے قتل ہونے سے شہر ویران ہوا ملکہ برق خاطف نے رعایا کو تسکین دیکر پھر آباد کیا
تھا اب مین تنہا کیا پردۂ ظلمات پلٹ کر جاؤنگی سر لیکر سبھون کا خدمت شہنشاہ مین چلتی ہون
صاف کہون گی میرے نام پر طبل جنگی بجوائیے دل مین حوصلہ باقی نرہا ہے رعد و برق
و برق لامع نے جان کے خوف سے خواجہ عمرو کی اطاعت کرلی ہم اطاعت کرنے والے
نہین ہین ہم سے نہو سکے گا کہ بونے دوسرے خداؤن کو چھوڑین ایک خدا بناوین افراسیاب
کی محبت مین لڑ بھڑ کر جان دینگے میدان کارزار مین ہمارے سحر کا حال کھلے گا کنیزین کہتی ہین
وارسی بارہ ہزار فوج دس لاکھ کو پامال کرینگی کڑک کڑک کر گرئیے بہن کا خیال کیجیے برق لامع
ضرور مقابلہ کرے گی غضب مزہ اُٹھے گا برق کے سامنے اُنکے فرزند رعد کو قتل کیجیے برق گریان نے
بارہ ہزار ساحر جماے دارین اُستادہ ہوئین چالاک و برق و ضرغام کو دار مین لٹکایا بہار و باغبان
وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا ساحران جلّاد آکر حاضر ہوے حکم پوچھنے لگے برق گریان شاخ نخل پر
ہاتھ رکھے ہوے تاج سر کا ڈھلکا ہوا زار زار رو رہی ہے کہتی ہے صاحبو اگر مین نے لڑائی مین فتح بھی

کی وطن مین جاکر کیا منہ دکھاؤنگی کہنے والے کہین گے بہنون کو قتل کرایا اپنی جان بچاکر چلی آئی اَب مین خدمت مین افراسیاب جادو ہی کے رہونگی وطن مین نجاؤنگی انکے مرنے کی خبر سُنکر اہالیان شہر بھاگ جائین گے اَب پردہ ظُلمات کا آباد ہونا نہایت دشوار ہی ساتھ بہنین ایک مقام پر رہتی تھین جدھر ہم لوگ نکل جاتے تھے اُنگلیان اُٹھتی تھین کہ گھر برق ہاے طلسمی کا خوب آباد ہی ہاے کہنے والون کی نظر کھاگئی ارے جلد انکو قتل کرو کہ ذرا تو میرا کلیجہ ٹھنڈھا ہو کلیجے مین شعلے بھڑک رہے ہین تین جلاّد تلوارین کھینچ کھینچ کر بڑھے برق و ضرغام و چالاک دعا کر رہے ہین بہار و باغبان کی حالت تغیر آنکھون کے سامنے موت پھر رہی ہے ملکہ بہار جادو نے اُڑتی اُڑتی خبر سُنی تھی کہ بادشاہ جمجاہ لڑتے بھڑتے آتے ہین مخمور کی خوش یقینی پر تو رشک ہی کہ جو کہا تھا اُسنے وہی کیا بڑی دھوم سے نور الدہر کو لیکر ہوش رُبا مین آئی ہماری رسائی تا بہ بادشاہ نہوئی اِس خیال مین بے اختیار آنکھون سے آنسو جاری ہوے تڑپ کے یہ اشعار آبدار موافق مضمون مقام مصنفہ جلال لکھنوی کر پڑھنے لگی

ہم پر جو کچھ ہوا اُسے ہونا ضرور تھا
جب دیکھتا تھا چونک کے بستر سے دور تھا
مین اک جھلک سے ہونگا نہ غش وہ کلیم تھے
خود کاٹتا تھا اپنا گلا جو غیور تھا
طول ایسا فلک مری شب غم کو دیا دیا
کیا کیا گھٹا ہی رات جو آنکھون مین نور تھا
ٹالا جہان کو وعدہ فردا پہ یار نے
آمادہ پھونکنے پہ سرافیل صور تھا
سرشار عشق جام تھی ساقی کے بزم مین
موسیٰ کو غش مین دیکھکے جلنے کو طور تھا
رکھا خطا کے یار کو پوشیدہ عشق نے
سخت اتنی تھی زمین نہ فلک ایسا دور تھا
تقصیر آنکھ کی تھی نہ دل کا قصور تھا
آہ رسا کی سعی تو کرنا ضرور تھا
مین اک شرر سے خاک نہونگا وہ طور تھا
تا صبح مین نہ آپ مین آیا شب وصال
رشتہ حیات کا بھی بڑھانا ضرور تھا
کیا ناگوار ہجر مین سامان عیش تھے
مانا نہ ایک جسنے وہ مین ناصبور تھا
اسدرجہ بدگمان ہین وہ ہمسے کہ وقت مرگ
شیشہ بھی نشۂ مے الفت سے چور تھا
اچھی نہین حسین یہ نخوت ملو گے ہاتھ
تغمیر ہونے کے لیے میرا قصور تھا
کچھ دل کے رہ گئے تھے نکلنے کو حوصلے
غضب کو یہ بیقرار دل ناصبور تھا
ہمت تھی شرط باب اثر کتنی دور تھا
مقتل مین کسکی حلق پہ رکھدی تھی تمنے تیغ
جتنا قریب یار تھا اُتنا ہی دور تھا
ہمدم نہ تیر گیے شب انتظار پوچھ
آنکھونکا تھا خمار جو دل کا سرور تھا
برپا ہی کر چکا تھا مرا اضطراب حشر
ہچکی جو آئی سمجھے یہ پیغام حور تھا
ایسا غضب ہے عاشق و معشوق کا تپاک
ہمکو بھی یوہین دولت دل پر غرور تھا
نالون کی کو تہی تھی کمی اضطراب کی
اکبار پھر شباب کو آنا ضرور تھا

نظارہ جاکے بزم تبان کا کیا جلال | رونق غرض تھی جس سے وہ اسکا ظہور تھا | اِن اشعار آبدار کو پڑھ کر بہار

بہت روئی کہا اے باغبان پندرہ برس اس طلسم مین لڑتے ہوئے مجھکو گذرے بڑے بڑے
صدمے مین نے اُٹھائے جس زمانے مین ہمنے شراکت کی ہی حرت ملکہ مہرُخ و نا فرمان و
سُرخ موے کاکل کُشا شریک خواجۂ عمرو ہوئی تھین اُسوقت کی لڑائی ایک کھیل معلوم ہوتی
تھی بقول افراسیاب جادو کہ یہ لوگ لڑکون کا گھروندہ بناکر میرے سامنے آئے ہین کوئی
وزیر بنگیا کوئی بادشاہ ہوا اُسکے غرور کا خداوند کریم نے یہ انجام دکھایا کہ ہملوگون کے ہاتھ سے
بھاگ کر افراسیاب جادو ایسا شخص قلعہ بند ہوا سامنے مقابلے کو نہین آتا مثل چوہٹون کے
بالاے گنبد سے اُترا اور اُتر کر کام کرتا ہے یہ اُسی غرور کا بدلا ملا ہی وہ کیا کرتا ہی کہ اگر یہ لوگ
ہزار برس لڑینگے آفتاب عالمتاب ہوش رُبا کو زوال نہوگا مگر اس حاکم حقیقی قوی و توانا نے
یہ روز سیاہ اُسکو دکھایا مگر ہمارا حال بقول سعدی شیرازی رونے کے قابل ہے شعر
امید بستہ برآید ولے چہ فائدہ زانکہ ؁ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ؛ وقت عیش و عشرت
آیا ہمارا گل حیات مرجھایا مثل بوے گل حسرت و یاس لیکر پردۂ دنیا سے چلے نام بہار رہے نہ
پھولے نہ پھلے سامان عیش و عشرت کا ہمنے نہ دیکھا باغبان بھی رونے لگا کہا اے ملکہ حقیقت
مین جس روز زلزلۂ قاف ثانی سلیمان کا داخلہ ہوگا عجب روز سعید بہتر از عید ہوگا کل ممالک
طلسم ہوش رُبا سے خراج آئیگا ناظم قرار پائینگے پانچ ہزار پانچ سو پچپن سردار جوانان گلعذار
باغ طلسم ہوش رُبا مین مہکتے ہوے نظر آئینگے بارگاہ سلیمانی کا استاد ہونا تمنے تو اے بہار جاکر برسر
کوہ عقیق گلزار سلیمانی بہار لشکر صاحبقران دیکھی سب کے نام سے ماہر ہوئین بارگاہ مین
جلوہ فرما ہین صحبت شہنشاہ گیتی ستان مین باریاب ہوئین ہم زیارت سے محروم رہے صرف قاسم
و نور الدہر مع چند سرداروں کے آئے ہین اُن شیرون کے قدم سے کیا لشکر مین برکت ہی ہر طرف
لشکر مین سامان شوکت و لیاقت ہی نہ کہ کل سرداران صاحبقران و فرزندان جوان و
شاہ گیتی ستان جس وقت تشریف شریف اِس مقام پر لائینگے دشمنون کے کلیجے ہلجائینگے
افسوس صد افسوس اُس جلسے مین ہم نہ ہونگے باغ ہوش رُبا مین بڑے میلے ہونگے
ہم گوشۂ تنگ و تاریک مین تنہا ہونگے سُرخ موے کاکل کُشا نے پریشان ہوکر جواب دیا

ای باغبان والاشان گوشۂ قبر کسکو میسر ہوگا ایسے مقام پر قتل ہوتے ہین کہ یہان کوئی دفن کرنے بھی نہ آئیگا لاش اِس مقام ویران سے کون اُٹھائیگا جو منظور قضا و قدر کو تھا وہ ہوا حسرت و یاس لیکر چلے وہ جلسے ہمنے نہ دیکھے مصیبتین اُٹھائین جفائین سہین جب وقت بہار آیا بہار عمر خزان ہوئی سب سردار بیقرار ہوکر روئے دلکو اپنے پروردگار سے رجوع کر رہے ہین ٹھنڈھی سانسین بھر رہے ہین برق و ضرغام و چالاک پکار رہے ہین کہ ای بے نیازان سرداران صف شکن کو موت سے اتنی مہلت ملے کہ قتل افراسیاب دیکھ لین مرنا تو ایکدن ضرور ہے اِس مقام حسرت و یاس پر قلب ناصبور ہے برق گریان بیقراری پر ان سبھون کی ہنستی ہی کبھی کہتی ہی کسکو تم سب پکارتے ہو تمھارا خدائے نادیدہ کہان ہی تم لوگونکے برابر کون بیوقوف ہی تمھاری کتابون مین لکھا ہی کہ زمین سے آسمان تک پانچسی برس کا رستہ ہی ایک آسمان سے دوسرے آسمان کا یہی بُعد قرار پایا عرش اعلےٰ پر مقام خدائے نادیدہ قرار دیتے ہو وہانتک آواز کیونکر جائیگی اطاعت افراسیاب قبول کرو سامری جمشید کی خدائی کو برحق جانو وعدہ کرتی ہون کہ تمھاری خطائین معاف کرا دونگی اَب میری ہاتھ سے بچنا تمھارا دشوار ہے یہ سُنکر باغبان تڑپ گیا کہا او برق گریان ہمارے حال پر ہنستی ہی معاذ اللہ پیدا کرنیوالے پر ہنستی ہی وہ حاضر و ناظر ہی بُعد زمین و افلاک کیسا جو ہمارے دل مین ہی اُس راز سے وہ بے نیاز ماہر ہی ہماری راحت و مصیبت سب اُسپر ظاہر ہے دیکھ اسی وقت مدد ہوتی ہی برق گریان اور باغبان سے تکرار ہونے لگی باغبان کہتا ہی تو ہمارے قتل پر قادر نہین ہی وہ کہتی ہی اَب اگر تمام عالم ملکر آئے تو بھی تمھاری رہائی غیر ممکن ہی برق قہر و غضب سے جلا دونگی اَب زندہ نہ چھوڑونگی یہ کہکر جلاّدون سے اشارہ کیا جلد اِن زبان درازون کو قتل کرو جلاّد خنجر برہنہ لیکر بڑھے تیسرے حکم کے منتظر تھے کہ کنج باغ سے آواز آئی ای خیر خواہ دولت ای صاحب شوکت و لیاقت کیا کہنا ہائے پیشتر سے مجھکو آگاہ نہ کیا ورنہ لمحہ کا انتظام کرتا پلٹ کے برق گریان نے دیکھا خود شہنشاہ طلسم ہوش رُبا افراسیاب جادو تاج سر پر اک رومال سے خون تازہ ٹپکتا ہوا اُسمین سر کسی کا بندھا ہوا تیغۂ خون آلود ہاتھ مین صاف ظاہر ہی کہ ابھی کسیکو قتل کیا سر رومال سے باندھ لیا برق گریان نے جُھک کر سلام کیا کہا اے شہنشاہ یہ کسکا سر ہی افراسیاب نے اُس سر کو دھڑ سے زمین پر ڈالدیا برق گریان نی دیکھا شہنشاہ

لاچین کا سر ہی لشکر اسد کا کلان افسر ہی پوچھا ای شہنشاہ اس پیر زمین گیر کو کیونکر پایا کہا ای برق گریان
مین نے سنکول جادو کو روانہ کیا ضرغام نے راہ مین اسکو گرفتار کر لیا مین اوراق سامری
دیکھکر گنبد سے براے حفاظت اترا اس خیال مین کہ جاکر تم سب کو آگاہ کرون اس بڈھے نے
راہ مین مجھکو گھیرا مین تو اب آمادہ ہو چکا کہ جسکو پاؤنگا فوراً قتل کرونگا مین نے لڑکر اسکا سر
کاٹ لیا راہ مین مجھکو بطور ستارہ شناسی ثابت ہوا کہ برق خاطف و برق خندان دونون
قتل ہو گئین صرف برق گریان باقی ہو قتل مین سردارون کے تساہل کر رہی ہو اسوقت آکر پہونچا
مبارک ہو کہ لڑائی مین نئے فتح کی لشکر اسد مین کھلبلی پڑی ہو سب ساحر بھاگے جاتے ہین ملکہ
بلقیس سچی ہونے کہتی ہو صرف یہ چار پانچ جوان رہجائینگے مثل اسد و بدیع الزمان و نور الدہر
و قاسم و غضنفر یہ کس کس سے لڑینگے بڑے بڑے پہلوان مین نے بلائے ہین وہ ان سبکو اب
گھیر کر مار لینگے ہین لئے وہ گنبد بنایا اگر سامری جمشید بھی ہوتے گنبد تک نہ آسکتے آٹھ پہر
تیر تلوار خنجر شمشیر نیزہ دوسر برسا کرتے ہین وقت آخر مین نے یہ کار نمایان کیا مگر سب سردار
میرے تعاقب مین آتے ہونگے جلد ان سبکو قتل کرو میرے ساتھ گنبد عجائب مین چلو برق
گریان قدمون سے لپٹ کر رونے لگی کہا حضور خانمان تباہ ہو گیا کوئی سر پرست نرہا
افراسیاب نے کہا مین تجھکو اپنا نائب قرار دونگا آج شب کو بڑی لڑائی پڑے گی برق گریان
خوش ہو گئی باغبان و بہار وغیرہ اس سے تو آگاہ نہ تھے سر لاچین دیکھکر تڑپ گئے عیار بھی
بلکتے تھے ہر ایک کا یہی قول تھا بڑا شہنشاہ عالی جاہ مارا گیا اب لڑائی کا فتح ہونا بہت دشوار ہے
کاشکے نابینا ہوتے سر اس افسر عالیجاہ کا نہ دیکھتے اسوقت لشکر مین کیا ہنگامہ ہوگا بیشک
بلقیس اپنی جان دیگی برق گریان قدمون کو بوسہ دیکر اٹھی افراسیاب نے کہا ای برق
گریان دیکھ وہ ابر یاقوتی اٹھا کوکب روشن ضمیر وغیرہ سب سردار آتے ہین جیسے ہی
برق گریان پلٹی افراسیاب تیغہ خون آلود لیے کھڑا ہو نعرہ کیا اور برق گریان قدرت
پروردگار کو دیکھا پیدا کرنے والے پر طعن کرتی تھی منشی صاحب بغدہ گران نظر کردہ بزرگان مہتر
قران عالیشان وہی تیغہ مارا برق گریان کے دو ٹکڑے ہوے جھپٹ کی بہار و باغبان
کی زبان سے سوزن لیا عیارون پر سے بھی سحر اترا جادو گرنیان دوڑین باغبان و بہار نے

کچھ نخل کے پتّے کچھ شاخین توڑ کر سحر کرنا شروع کیا شُرخ مو بھی لڑنے لگی شکیل نے وہ گولے مارے تمام جادوگرنیان فریاد فریاد کرتی تھین بعد عرصہ دراز آواز آئی کُشتی مرا نام من برق گریان بود ساتھ والیان اُسکی سب بھاگین تینون عیّار یہ سب سردار تینون برقون کے سر کاٹ کر ساتھ لیے ہوئے طرف لشکر اسلام کے چلے صرصر شمشیر زن نے جا کر افراسیاب جادو کو خبر دی کہ اے شہنشاہ سنکول جادو پر بھی کچھ اُفتاد پڑی کسیکو بھیج کر دریافت کرایئے عیّارون نے وہان جا کر اپنا قبضہ کیا مجھکو بھی قران نے پکڑ لیا تھا اے شہنشاہ کیونکر جان بچے آٹھ پہر یہ سب مکّار اسی فکر مین پھرا کرتے ہین کیا کیا جاے یہان سب طرح غفلت ہے آپ تساہل کرتے ہین بڑی قباحت ہے افراسیاب جادو نے کہا اے صرصر شمشیر زن مجھے اَب کسی کی مروت باقی نہین ہے مابدولت آٹھ پہر سحر خوانی مین مصروف رہتے ہین پچاس برس طلسم ہوش رُبا مین سلطنت کی مابدولت ایسے نہین ہین کہ یکایک کوئی قتل کر لے تمام لشکرون کا خاتمہ کر دونگا میرا قول کُرسی نشین ہوگا اکیلا طلسم کُشا رہ کر عملداری کرے ایک ساحر باقی نہ رہے گا افراسیاب بالاے گنبد بیٹھا ہی صرصر سے یہی باتین کر رہا ہی کہ دیکھا باغبان وغیرہ و تینون عیّار سر رومال مین باندھے ہوے آکر پہونچے کنیزان بہار ملازمان باغبان پریشان ہو رہے تھے برائے استقبال چلے لشکر اسلام مین خوشی ہونے لگی صبا رفتار نے آکر افراسیاب کو خبر دی آخر حضور اِن سب نے ملکر تینون برقون کو مار لیا اَب اسوقت بہار و باغبان وغیرہ آتے ہین دربار شہنشاہ لاچین مین صلاحین ہو رہی ہین حضور کا بڑا خوف سب پر غالب ہی آج طلسم کُشا فرماتے تھے۔

ایک ہفتہ گذرا کہ ہمنے آرام بالکل ترک کیا شب بھر لشکر مین افراسیاب کا ہنگامہ رہتا ہے افراسیاب نے کہا مین نے اور بھی تدبیرین کی ہین تم بھی لشکر اسلام مین جاؤ جو جہان ملے اُسکو وہان قتل کر دو یا گرفتار کر کے لے آؤ مین خون کے دریا اَب بہاؤنگا افراسیاب تو اِس تدبیر مین ہی پانچون عیّار بچیان فکر مین نکلین یہان صبح کا وقت ہے شہنشاہ لاچین و کوکب روشنضمیر وغیرہ جلوہ فرما ہین دربار مین خواجہ کے نہ آنیکا سب کو انتظار ہے اسد و بدیع الزمان فرما رہے ہین خواجہ کا نہونا باعث خرابی ہی اُنکے واسطے دل کو بیتابی ہی چالاک و برق نے عرض کی کہ جان نثار فکر مین مصروف ہین انکی ذات پر کون سے انتظام

موقوف ہین اسوقت تمام لشکر سامنے فروکش ہی اسد نے پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے لشکر کو اپنے
دیکھ رہے ہین ہرچند کہ اِس ہفتے مین بدعت افراسیاب سے لاکھون ساحر مارے گئے بڑے
بڑے کھیت پڑے اَبْ بھی جہان تک نگاہ کام کرتی ہے دریاے لشکر اسلام موج مار رہا ہے از مشرق
تا مغرب از جنوب تا شمال از ماہ تا بماہی فوج شہنشاہی ہر طرف فروکش ہی سحر تیار ہو رہے ہین
سب سردار مسلح اپنے اپنے خیمون مین بیٹھے ہین ایک گوشے پر لشکر شہنشاہ کوکب
روشنضمیر کوکب روشنضمیر تو بارگاہ مین آئے ہین ملکہ بران شمشیر زن ہجران دیدہ آفت
کشیدہ مع ملکہ اختر و مہر دار ریدہ و شگوفہ وزیرزادی اپنی بارگاہ زربفتی مین جلوہ فرما ہین
بلور چہار دست اپنی فوج ظفر موج کو درست کر رہا ہے شہنشاہ لاچین والا تمکین نے
دیکھا کچھ لکہ ہاے ابر مختصر مختصر آسمان پر آنے لگے ہواے سرد چلنے لگی سردی شروع
ہوئی شاہزادہ بدیع و نور الدہر نے بھی خادم کو اشارہ کیا دوشالے لاکر پیش کیے
قاسم وغیرہ نے بے اختیار فرمایا کہ اِس وقت اِس ہواے سرد نے عجب کیفیت دکھائی
بدیع نے کہا کیا کہین اے فرزند افراسیاب خانہ خراب کی بدعت سے دل پریشان ہے ورنہ
اسوقت تمام صحرا سبز و شاداب آہوان صحرا کرچھالین بھر رہے ہین شکار کا موقع تھا اِس
صحراے سبزہ زار مین عجب کیفیت حاصل ہوتی قاسم نے بھی کہا چچا جان تشریف لیچلیے سُنتے ہین
ہوش رُبا مین شکار متعدد ہی یہ سُنتے ہی اسد نامدار بھی آمادہ ہوے شہنشاہ لاچین نے
کہا اے شہریار آپ کی وجہ سے افراسیاب جادو بھاگ جاتا ہے ورنہ اُسنے بڑے بڑے سحر
آج کل تیار کیے ہین کہ جنکا دفع ہونا دشوار ہے آپ کی وجہ سے اُسکا زور نہین چلتا شاہزادہ
اسد نے ارشاد فرمایا وہ تو شب کو آتا ہی دن کو آئے گا ہم پہر دن رہے شکار کھیل کر واپس
آئین گے ماموجان کو بھی خواہش شکار ہے خاور سپاہ کا قالب بھی براے شکار بیقرار
ہے پہر دو پہر کے بعد واپس آئینگے ہرچند شہنشاہ لاچین و کوکب روشنضمیر نے کہا
مگر اسد نے خضر غام کو حکم دیا سامان شکار بہت جلد آراستہ کر و خضر غام نے اُسی وقت تیاری
کی شاہزادہ اسد و نور الدہر و بدیع الزمان و قاسم و غضنفر بن اسد مع چند سرداران
صف شکن کے پشت ہاے مرکب پر سوار ہو کر براے چلے افراسیاب گنبد سے دیکھ رہا ہے۔

عیّار بچیان بھی موجود تھین اُنھون نے بھی افراسیاب کو خبر پہونچائی کہ طلسم کشا واسطے شکار کے تشریف لیگئے افراسیاب جادو ہنسکر چپ ہو رہا عیّار بچیون سے اتنا کلمہ بھی کہا کہ آج لاچین و کوکب کی بھی قضا ہے اِن دونون سرکشون کو مٹاؤن کلیجہ میرا ٹھنڈا ہو اسد تو جا کر مصروف شکار ہوے نور الدہر نے صدہا آہو شکار کیے بدیع الزمان بھی گھوڑا اُڑاتے پھرتے ہین قاسم نے طائران ہوائی سے صحرا کو خالی کر دیا ساتھ والے بھی شکار کھیل رہے ہین یہان لاچین و کوکب نے کیا دیکھا کہ وہ ابر جو مختصر آیا تھا وہ بڑھنے لگا ہوا مین خُنکی زیادہ ہوئی جا بجا ساحرون نے آگ روشن کی ابر تمام لشکر پر محیط ہوا لاچین والا تمکین نے نکلکر حکم دیا یہ ابر گندہ بہار گھر کر آیا ہے اکثر سُنا ہے کہ اِس طرف برف خونی پڑتی ہے سب صاحب تدبیر کرین موم جامے نکلواؤ بارگاہون پر موم جامے چڑھواؤ یہ سُنتے ہی اپنی اپنی لشکر کا سب انتظام کرنے لگے ایک سمت ملکہ بادیان لشکر توسن حصار کی مالک ہین اُنھون نے اپنے لشکر کی تیاری کی لشکر طلسم نور افشان کا تمام انتظام ملکہ بُرّان شمشیر زن کرنے لگین بخوبی انتظام ہونے پایا تھا کہ ابر محیط ہو کر برسنے لگا بجلیان کڑک کڑک کر گرین پانی کا غرّاٹا ہوا ہواے تُند کا سناٹا لشکر مین عجب طرح کا طلاطم ہوا ہزارہا مرکب کھُل گئے مطلق العنان بھاگے بھاگے پھرتے ہین چشمے جُبقر اُبلے نہرون کا جوش خروش بڑھا ابر تیرۂ و تار سے لشکر مین اندھیرا باران غیر فصل نے کل لشکر کو گھیرا صداے فریاد بلند ہے شہنشاہ لاچین والا تمکین و ملکہ بلقیس و خود شہنشاہ کوکب روشنضمیر و مہرخ و بہار و باغبان قدرت وغیرہ انتظام کرتے پھرتے ہین صدہا بارگاہین سرنگون خیمے مثل حباب بہتے پھرتے ہین ہزارہا بندگان خدا ڈوبے کوکب روشنضمیر نے بڑھ کر شہنشاہ لاچین سے کہا آج کا یہ پانی برس برس کے کل لشکر کو ڈبو دیگا نہین معلوم صحرا مین طلسم کُشا پر کیا گذری وہانکی خبر منگانا چاہیے شہنشاہ لاچین و بلقیس نے جوابدیا بارش کی اسقدر طغیانی ہے کہ کشتی حیات بندگان خدا ڈوبی چاہتی ہے مگر اپنے اپنے انتظام مین سب مصروف ہین کسکی لیاقت ہے کہ اِس دریاے آب کو جھیلے دریا مین پہونچے کیونکر خبر ملے عیّارونکا نشان نہین معلوم ہوتا چالاک و برق کو ہمنے طلسم کشا کے ہمراہ کر دیا ضرغام شیر دل بھی گیا اِسوقت بھائی کو بھائی نہین پہچانتا کس زور و شور سے منہ برسا ہے جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھیے عالم آب ہے برق کی تڑپ سے دل ہر خورد و کلان کا بیتاب ہے ہر کس کو یہی معلوم ہوتا ہے

کہ برق تڑپ کر گرے گی خرمن حیات کو جلا دے گی ملکہ بُرّان شمشیر زن شگوفہ کو ساتھ لیکر بارگاہ سے
باہر نکلین دور سے بلوّر نے دیکھا جس مقام بارگاہ پر بُرّان ہے وہانپر برف گرنے لگی ملکہ بُرّان
ایک جانب کھڑی تھین کہ جو بارگاہ گر رہی ہے اُس سے نکل جاؤن دوسری بارگاہ مین اپنے کو اُب
پہونچا دون برف سے حفاظت ہو صدہا برقین اُس مقام پر گرین بلوّر نے دیکھا اک برق ملکہ
بُرّان شمشیر زن کے لپٹ گئی بُرّان ایسی ساحرہ اختر مروارید جوڑے سے نہ نکال سکی اپنے کو
نہ سنبھال سکی شگوفہ نے اُٹھا کر گولا برق پر مارا اک پنجہ کمر مین شگوفہ کے بھی پڑا ملکہ اختر نے
دور سے دیکھا تمام لباس بھیگا ہوا اپنی جان سے بیزار چہار سمت سے کنیزونکی فریاد ساحرون کی
داد بیداد اُس ہنگامہ مین بُرّان و شگوفہ کو برق لپٹی ہوی طرف آسمان کے لیے جاتی ہے ملکہ
اختر نے موتیونکا مالا گلے سے اُتار اسحر کرکے مالا مارا موتی ٹوٹے کچھ تاثیر نہ ہوئی اُسی برق سے
ایک پنجہ گرا اُسنے اختر کو بھی اُٹھا لیا کئی سو کنیزان ملکہ بُرّان نے بھی بڑھ بڑھ کر سحر کیے جسنے
سحر کیا اُسپر برق گری یا توسل برف کی گری ہزارہا زیر برف دبے صدہا کو برقین گر کر اُٹھا
لیگئین ملکہ بُرّان شمشیر زن و اختر مروارید و مصاحبان بُرّان کو برقین لپٹ کر اُٹھا لیگئین
دمبدم برقون مین تڑپ زیادہ ہوتی جاتی ہے برف گرنے کی طغیانی طنابین ٹوٹین خیمے گرے
بارگاہین سرنگون عجب طرح کا تلاطم ہے ملازمون نے بڑھ کر کوکب روشنضمیر سے کہا
دیکھیے حضور بارگاہین سب پامال ہوئین ملکہ بران شمشیر زن و اختر مروارید کو بجلی گر کر
اُٹھا لے گئے شہنشاہ لاچین کو مصاحبون نے خبر سُنائی کہ حضور علاوہ برف گرنے کے دوسری
قیامت ہے کہ برقین گر کر سردارون کو اُٹھا لیے جاتی ہین اہالیان لشکر طلسم نور افشان
کئی سو سردار ابر مین غائب ہوے برق لامع کیسے کیسے زور مار رہی ہے کڑک کڑک کے
گرتی ہے ابر مین کمی نہین بارش مین بر ہمی نہین دمبدم ابر بسیط ہوتا جاتا ہے صدائے رعد سے قلب
تھراتا ہے شہنشاہ لاچین و کوکب روشنضمیر حیران و پریشان کھڑے ہین کہ باغبان قدرت
سامنے آیا کہا اے شہنشاہ ابر گندہ بہار کا گمان نہ کیجیے یہ کسی ساحر نے شعبدہ سحر کیا ہے مگر
بڑا کوئی زبردست ہے کہ جسکے سحر نے تلاطم ڈالدیا جہانتک نگاہ کام کرتی ہے دریا موج مار رہا ہے
آپ بڑھکر سحر کیجیے دیکھیے افراسیاب جادو احاطے سے باہر نہین آتا بالائے گنبد بیٹھا ہوا ہنس

رہا ہی عیّار بچیان بھی بھاگ کر احاطے مین چلی گئین کوئی ملازم افراسیاب احاطے سے باہر نہین آتا
نام تو مین نہین بتا سکتا مگر بیر دہ ابر مین کوئی ساحر آیا ہے لاکھون اہالیان لشکر ڈوب چکے
خیمے گرے پناہ ملنا دشوار ہی شہنشاہ لاچین و کوکبِ روشنضمیر اسباب سحر لیکر بڑھے پانی
مہلت نہین دیتا اسم سحر یاد نہین آتا بہ مشکل دو چار سحر کیے گولے ترنج نارنج ابر پر مارے مگر
کچھ تاثیر نہوئی ملکہ بلقیس نے کہا حضور یہ خیر کا پانی ہے سحر کوئی کہانتک کر سکتا ہے دیکھ لیجیے
تمام صحرا دھوان دھار ہی زمین سے پانی اُبل رہا ہی بھاگنے والے کہان بھاگ کر جائین یہ سُنکر
باغبان قدرت نے کہا میری تو رائے یہی ہی سحر کامل کیجیے پانی پر آگ برسائیے ورنہ یہ برف
سب کو ٹھنڈا کرے گی جسوقت سے یہ ابر شروع ہوا مین نے سحر کر کرکے اپنے کو بچایا برف
اسقدر پڑی ہی کہ صد ہا سینہ پہاڑ بنگئے کہنے سے باغبان قدرت کے ملکہ بلقیس نے بڑھکر
کئی گولے اُس ابر تیرہ و تار مین مارے باغبان قدرت یہ کہکر ہٹا تھا کہ حضور مین بارگاہ مین تو
اُٹھوالون چند قدم گیا تھا کہ دیکھا معمار قدرت ایک چشمے مین ڈوب رہا ہی اتنا بڑا ساحر زبردست
ہر چند چاہتا ہی سنبھلون نہین سنبھل سکتا غوطے کھا رہا ہی باغبان نے جھپٹ کر معمار قدرت
کا ہاتھہ پکڑ لیا چاہا کہ چشمے سے نکال لون چشمے سے دو نہنگ پیدا ہوے ایک نے باغبان
کو لیا اور ایک معمار قدرت کو نگل گیا اسی چشمے مین غائب ہوے چند ساحرون نے بہ مشکل
بڑھکر ملکہ بلقیس و شہنشاہ لاچین و کوکبِ روشنضمیر سے اطلاع کی کہ حضور یا تو برف و
برق کی آفت تھی یا نئی بلا نازل ہوئی کہ جھیلون سے نہنگ نکلے باغبان و معمار کو نگل گئے
برق لامع سحر کرکے بلند ہوئی تھی ابر مین جاکر غائب ہوئی دیکھیے رعد و برق کو بھی کوئی
اُٹھا لے گیا افراسیاب خانہ خراب نے جو بالاے گنبد سے یہ ہنگامہ دیکھا حیرت جادو
سے کہا دیکھو ای حیرت اب وقت انتقام یہی ہی یہ کہکر گنبد سے قرنا بجائی اشارہ تھا کہ لشکر
ہمارا تیار ہو اندر احاطے کے لشکر بیشمار فروکش ہے تیس لاکھ ساحران غدّار سامری
جمشید کا نام لیتے ہوے اسباب سحر ہاتھہ مین احاطے سے لینا لینا کہکر نکلے افراسیاب
خانہ خراب تیغۂ برق تاب کھینچ کر گنبد سے کود اُسوقت یہ نہ ثابت ہوتا تھا دن ہی کہ رات
چہار جانب اندھیرا برف گر رہی ہی پانی زور شور سے برس رہا ہی ہوائے تند کے جھونکے اُس آفت مین

افراسیاب بیس لاکھ فوج لیکر گرا الاحین و الامکین و ملکہ بلقیس و کوکب روشنضمیر آمادۂ مرگ و مہیاے قضا ہوکر سحر افراسیاب خانہ خراب دفع کرنے لگے پانی کے غرّاٹے نے ہوش اُڑا دیے ہین ہر طرف سے دریاے قہار موج مار رہا ہی افراسیاب کی شورش قتل اہل اسلام مین کوشش ایک مقام پر افراسیاب نے سحر کیا آگ برسنے لگی ہر چند شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی دفع سحر کرتے ہین عجب طرح کی بات ہی سحر افراسیاب خانہ خراب مین کمی ہوتی ہی آتش افروزی مین برہمی ہوتی ہی بارش آب باران کو ترقی برقین گر رہی ہین اب تو سلسلہ بندھ گیا جب برق گری کسی سردار کو اُٹھا لیگئی ہر چند شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی روکتے ہین مگر جو سردار اُٹھ کر گیا ابر مین غائب ہو گیا بڑے بڑے سردار نامدار ساحر و غیر ساحر ابر مین غائب ہوے ایک مقام پر بڑھ کر کوکب روشنضمیر نے سحر کیا گولا اوپر ابر کے مارا گولا قریب ابر جاکر پھٹا ابر سے ایک سنہرا پنجہ پیدا ہوا اُسنے گولے کو توڑا ایک زنجیر طلائی پیدا ہوئی جسم مین کوکب کے آکر لپٹی صاف معلوم ہوتا تھا کہ جسم مین کوکب روشنضمیر کے ماران سیاہ لپٹے ہوے طرف آسمان کے لیے جاتے ہین زبان بند ہو گئی۔ چہرہ زرد ہو گیا ہر چند اپنے کو سنبھالتا ہے زور کرکے کئی حلقہ ہاے زنجیر توڑے ایک حلقہ ٹوٹا دس حلقے بنکر تیار ہوے اس حال عبرت مآل کو دیکھکر تمام لشکر مین قیامت تھی کہ یارو یہ کس ظالم کا سحر ہی کہ کوکب روشنضمیر ایسا بادشاہ عالیجاہ یون مبتلاے طوق و زنجیر ہے یہ تو کسی بڑے کامل کی تدبیر ہی وہ زنجیرین کوکب روشنضمیر کو طرف ابر کے لیے جاتی ہین کسی مقام پر کوکب تڑپا پھر کا زور کیے خانۂ زنجیر مین خلل ہی سلسلۂ زنجیر سے توسل ہے سرداروں پر جو برقین گرین وہ چشم زدن مین ابر مین جاکر غائب ہوا کوکب روشنضمیر کو عرصہ ہو گیا یہ رُکتا ہوا جاتا ہی رہائی غیر ممکن زنجیرین طولانی ہو گئین برف گر رہی ہی اسوقت پانی کا زور زیادہ ہوا یہ حالت دیکھکر ملکہ بلقیس ثانی نے چرخ مار کر ارادہ کیا کہ کوکب روشنضمیر کو روک لون تا بہ آسمان نہ جانے دون جب قریب پہونچین افراسیاب جادو نے سحر کیا للکارا ارے خبردار قریب ہمارے گنہگار کے نہ جانا ملکہ بلقیس ثانی نے اسطرف کچھ جواب ندیا اور بڑی دلیری کے ساتھ کوکب روشنضمیر کے رہا کرنے کی فکر کی سحر افراسیاب سے خنجر گرا کہ ملکہ کا شانہ نشانہ ہوا صدمے سے اُسکے ملکہ پلٹ آئین کوکب روشنضمیر کو زنجیرین لیکر قریب ابر پہونچین

قریب تھا کہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر ابر مین چھپ جاے افراسیاب خانہ خراب کا خوشیان کرتا وہ اُچھل رہا ہی ہر مرتبہ یہی قول ہی کہ وہ مارا مسلمان میرے قتل کے درپے تھے اپنے اپنے مقام پر لکھدیا ذکر قتل افراسیاب پر نہ لکھا ذکر قتل مسلمانان سب ستارہ شناس مرگئے کتابین سب جھوٹی نکلین آج ہی کل کا خاتمہ کردیا کیا اُس بڈھے کو زندہ چھوڑ جاؤن گا کلمات مہملات افراسیاب پر قیامت برپا ہی ہر طرف یہی ہنگامہ ہی خداوندا اِس بلا ہی سے لشکر کو بچالے بہار و باغبان و برق و برق لامع و رعد وغیرہ سب کیا ہوگئے کسی بڑے ظالم کا ابر سحر ہے یہ سب تارے اِس ابر مین غروب ہوا چاہتے ہین اب ماہ آسمان طلسم نور افشان پر زوال ہی شہنشاہ کوکب روشنضمیر ایسے بادشاہ عالیجاہ کا یہ حال ہے زنجیرین جسم مین لپٹی ہوئی ابر مین غائب ہوا چاہتا ہی شہنشاہ لاجین والاتکین کو بھی انتہا کا انتشار ہی مگر مجبور و لاچار ہے کچھ زور نہین چلتا ابر بھی اب قریب رہگیا کہ وہ زنجیرین کشان کشان شہنشاہ کوکب روشنضمیر کو ابر مین لیجائین ابر سے اب سنہرے پنجے بھی پیدا ہونے لگے جسم مین کوکب کے لپٹ گئے یہ قیامت برپا تھی کہ طرف طلسم نور افشان کے آفتاب عالمتاب افسون گری ماہ اوج سحر و ساحری صاحب شوکت و شان شہنشاہ نور افشان بڑے زور و شور سے پیدا ہوا اِس قیامت کو دیکھکر نعرہ کیا ای شہنشاہ لاجین غضب کیا ایسے وقت کشاکش مین طلسم کشا کو کیون لشکر سے نکلنے دیا یہ ساحر جو مکر کرکے آیا ہی جاروب کش قہر سامری باران ابر سوار لقب بہت بڑا بے ادب کس دھوکے مین آیا ابر برسا کے قیامت برپا کی آپ سب صاحب ملکہ افراسیاب جادو کو روکین مین ابر سوار کو لیتا ہون یہ کہکر نور افشان تڑپتا ہوا قریب کوکب روشنضمیر کے پہونچا ایک سنہرا پنجہ قریب نور افشان آیا نور افشان نے سحر کیا وہ پنجہ جل بھُن کر خاک ہوگیا شہنشاہ نور افشان نے ایسی جلدی اور پھرتی سے اپنے تئین قریب شہنشاہ کوکب روشنضمیر کے پہونچایا جیسے برق تڑپ کر گرتی ہی آنکھین سب کی جھپک گئین کوکب روشنضمیر کو ہاتھون پر سنبھالا زنجیرونکو توڑ کر پھینک دیا شیشۂ آب دمیدۂ سحر ہاتھ مین تھا چلّو مین لیکر اُس پانی کا چھینٹا منھ پر شہنشاہ کوکب روشنضمیر کے دیا اور کہا کہ ای فرزند ارجمند ہوشیار ہو جب آب دمیدۂ سحر کا نور افشان نے منھ پر شہنشاہ کوکب روشنضمیر کے چھینٹا دیا تب ہوش و حواس کوکب کے درست ہوے ہوش مین آتے ہی کوکب نے کہا اُستاد آپ ہٹ جائیے زیادہ تکلیف نہ فرمائیے نور افشان نے

پیچھے ہٹکر ابر پر گولا مارا پانی چہار طرف برس رہا ہی برف کی سلین کی سلین بڑے زور شور سے گر رہی ہین معاذ اللہ پناہ بذاتِ خدا عجب سامان قیامت برپا ہی اُسی ہنگامے مین نور افشان نے پکار کر کہا ارے یارو جلد جا کر طلسم کُشا کو خبر کرو وہ صاحب لوح فتاح طلسم آجاے تو یہ ساری مشکل ایک دم مین آسان ہو جاے دریاے جرأت کی طغیانی ہو خیمے پر ابرار عبادت گذار کے بھی اسقدر برف گری تھی کہ دروازہ خیمے کا بند ہو گیا تھا جب کہ شہنشاہ نور افشان صاحب عزّ و شان نے آکر اپنے شاگرد شہنشاہ کوکبِ روشنضمیر کو رہا کیا اور دو چار گولے سحر کے ہر طرف پھینکے اور شعلے بھڑکے تب ابرار عبادت گذار اپنی بارگاہ عالیجاہ سے نکلے نکلتے ہی شہنشاہ عالیجاہ بادشاہ قدیم طلسم ہوش رُبا لاجین والا تمکین سے متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے بادشاہ عالی جاہ مقام تعجب ہی کہ سحر اسقدر طغیانی پر ہو انکو خبر نہوئی یہ کیا معرکہ ہی وہ سحر کرو کہ ابر دفع ہو مین بھی عالم غفلت مین تھا یہ باران ابر سوار ہمیشہ قبر سامری پر جاروب کشی کرتا رہا وہانکے تحفہ جات اِسکو دستیاب ہوے اُسنے آتے ہی قیامت برپا کر دی یہ فرما کر ابرار نے ایک نقش لکھا اُسکو اپنے داہنے ہاتھ مین لیکر طرف آسمان کے دکھلایا ایک آفتاب عالمتاب چمکا اُسکی ضَو سے ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا اہالیان لشکر بھی ڈوبنے سے بچے ابرار تو آفتاب چمکا کے اپنے خیمے مین جا بیٹھے عمل خوانی کرنے لگے نور افشان جادو سحر کرتا ہوا تا بہ ابر پہونچا کوکبِ روشنضمیر برق بنکر تڑپا ابر کو ٹکڑے ٹکڑے کیا نور افشان جادو نے جا کر گولے مارے اُدھر آفتاب عمل ابرار عبادت گذار چمکا افراسیاب خانہ خراب کے ہاتھ پانون مین رعشہ آگیا جب شہنشاہ صاحب عزّ و شان نور افشان بر سر ابر پہونچا دیکھا ایک جادوگر تین لاکھ فوج کی جمعیت سے سینک کی کمانین سینک کے تیر لیے ہوے پردۂ ابر ہی مخفی ہے اُسنے نور افشان کو دیکھتے ہی اِسقدر تیر برسے کہ جسم نور افشان تیرون سے مُشبک ہو گیا تمام جسم غربال بنگیا اُس حال زار مین بھی نور افشان نے جا کر مقابلہ کیا اِدھر سے افراسیاب جادو بھی سحر کرتا ہوا قریب ابر پہونچا باران ابر سوار کو آواز دی اے خیر خواہ دولت یہ پیر زمین گیر جانے نپائے تو نے لڑائی کا خاتمہ کر دیا تھا اِس بُڈھے نے آکر سب کو آگاہ کیا سوتون کو جگایا ورنہ کوئی آگاہ نہوتا پردۂ بارش مین سبکا خاتمہ ہو جاتا اُدھر سے تو باران ابر سوار چلا اِدھر سے افراسیاب جادو نے تلوارین برسائین لیکن شہنشاہ نور افشان صاحبِ شوکت و شان نے گولے مار کر

اُنتا دنیا کو روشن کر دیا کہ عیار جو جا بجا بیہوش پڑے تھے ہوش مین آئے شکارگاہ کی طرف بھاگے ابرار عبادت گذار نے بھی حکم دیا طلسم کُشا کو جاکر خبر کرو برق و چالاک اُسوقت پہونچے ہین کہ اسد نامدار شکار کھیل کر پلٹے ہین چاہتے ہین کہ داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہون کہ عیارون نے آکر فریاد کی کہ اے شہریار جلد چلیے یہ سُنتے ہی اسد نامدار سوار ہوے نوح گلے سے اُتاری مُہر کا بھی عکس ڈالتے ہوے گھوڑے کو اُڑاتے ہوے چلے یہان جب نور افشان انتہا کا زخمی ہوا اور باران ابر سوار ابر سے نکل پڑا جسم نور افشان پر چلنے لگے انتہا کا زخمی ہوا کوکب روشنضمیر نے برق بنکر بہت سے ملازم اُسکے مارے زخم تو سر پر پہلے ہی آچکا تھا گوشۂ ابر مین تمام سردار جو غائب ہوے تھے اُنھین دیکھا کہ بیہوش پڑے ہین نور افشان نے قصد کیا کہ جاکر اُنکو رہا کرون باران ابر سوار نے گرز آتشین پھینک مارا شانے پر نور افشان کے پڑا شانہ نور افشان کا نشانہ ہوا لڑکھڑا کر طرف زمین کے چلا لشکر مین غریو ہوا نور افشان نے زخم کاری کھایا شہنشاہ کوکب روشنضمیر نے بڑھکر اپنے اُستاد کو سنبھالا دیکھا کہ ہاتھ بیکار ہو چکا ہے نور افشان نے کہا اے نور نظر اب مجھے نہ سنبھالو مین بُرّان کو تو رہا کرون یہ سب چاند کے ٹکڑے میرے سامنے ابر سحر مین مخفی ہوے اُس حالِ زار مین کہ بایان ہاتھ نور افشان کا بیکار ہوا داہنے ہاتھ سے سحر کرتا ہوا ابر کو تختہ تختہ کیا ایک سیاہ رُو اُس مقام پر نگہبان تھا جلدی سے نور افشان نے جاکر اُسکو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے آواز آئی کُشتی مرا نام مَن موج خیز جادو بود اُس ساحر کا لاشہ جو گرا برف وغیرہ بالکل غائب ہوئی یا تو سب طرف سے عالم آب تھا چشمے اُبل رہے تھے پانی موج مار رہا تھا کونون سے آب سحر کا جوش تھا یا جا بجا خاک اُڑنے لگی اور طغیانی آب کی موقوف ہوئی باران ابر سوار نے جو دیکھا کہ نور افشان نے جاکر موج خیز جادو کو مارا بُرّان وغیرہ کو رہا کر لیا سب ساحر بھی چھوٹے مگر حال یہ ہے کہ سب خاموش بہار کا گُل ساچہرہ کمھلایا ہوا سحر نہین کرسکتی سُرخ مو کاکل کُشا حیران و پریشان اکثر ساحر اسی حال مین کہ بات کا جواب نہین دیتے ملکہ بُرّان شمشیر زن وغیرہ نور افشان جادو کے گرد قصد ہوا نور افشان جادو کا کہ اِن سبکو لیجاکر زمین پر بہ خیر و عافیت اُتارون یہ بھی واضح راے ناظرین والاتمکین رہے کہ آفتاب علم ابرار عبادت گذار بھی جنگ رہا ہو اپنے خیمے مین بیٹھے ہوے اسماء الٰہی

بخضوع وخشوع پڑھ رہے ہین جب دستک دی تابش وحرارت آفتاب مین زیادہ ہوئی ہی باران ابرسوار
نے جب چہار جانب سے شہنشاہ نورافشان کو گھیرا حربہ ہاے سحر پڑنے لگے شہنشاہ نورافشان
صاحب شوکت وشان ملکہ تبران شمشیر زن وغیرہ کو بچاتے ہوے جو سحران ساحرون کا آتا ہی خنجر و
شمشیر وتیر اپنے سینے پر لیے ملکہ تبران شمشیر زن وغیرہ کو بچاتے بچاتے سر سے پاتک انتہا کا زخمی
ہوا جسوقت زمین پر لاکر ملکہ تبران شمشیر زن وغیرہ کو شہنشاہ نورافشان جادو نے پہونچایا
اسقدر خون جاری ہوا کہ نورافشان جادو مین طاقت کھڑے ہونے کی نہ تھی کوکب سے کہا
اے نور نظر واے پارۂ جگر فرزند ارجمند خدا تجھکو زندہ وسلامت وباکرامت رکھے انجام بخیر ہو اِس
ملعون ومردود سے بہت سمجھ بوجھ کے لڑنا اے نور نظر مجھ سے تو اب سحر نہین ہو سکتا نام تو اسکا
باران ابرسوار ہی مگر سحر نے اسکے کلیجہ جلادیا دیدار طلسم کشا کے اسوقت مشتاق ہین باران
ابرسوار بھی تین لاکھ فوج کو لیکر زمین پر آیا شہنشاہ لاچین والاتمکین وملکہ بلقیس ثانی
بھی سحر کر رہے ہین یہ بہیا جب حملہ کرتا ہی دو چار کو پامال کرکے نکل جاتا ہی تین لاکھ ساحر برابر کے
سحر کرنے مین مصروف ہین دو دن یہ ہنگامہ برپا رہا لاکھون بندگان خدا مطیعان شہنشاہ
لاچین والاتمکین وملکہ بلقیس ثانی ہاتھ سے باران ابرسوار کے شیار گلشن جنان ہوے
شہنشاہ نورافشان سایہ مین نخل کے کھڑا جھوم رہا ہے جسم تمام فوارا بنا ہوا تیر ہاے سحر سے
ہر عضو بدن چھنا ہوا قوت نشست وبرخاست باقی نہین رہی ساحر قدیم صاحب جرأت وشوکت ہی
اِس حال مین بھی ہاتھ چلا جاتا ہے کہ آسمان سے ابر سوسنی نمایان ہوا سب نے دیکھا کہ دو شاہزادیان
آفتاب جمال خورشید مثال طاؤسان زرین بال پر سوار چہرون پر خاک ملے ہوے نمایان ہوئین
آتے ہی اُن دونون نے نعرے کیے منم آفتاب گوہر دندان وہلال گوہر دندان قصر شہنشاہ صاحب
غزوشان نورافشانی مین تصویر نورافشان کو ایسے حال مین دیکھکر آتے ہین نورافشان کو
آتے ہی یہ دونون ہاے باباجان کہکر لپٹ گئین ہوادار پر سوار کیا چاہا کہ لیکر نکل جائین شہنشاہ
نورافشان نے کہا اے نور نظر میری ریاضت کا باغبان قضا وقدر نے پھل عطا کیا کہ اِس ساحر
خرس طینت کے ہاتھ سے تمام جسم مشبک ہوا اب مین دو چار گھڑی کا مہمان ہون قصد ہی کہ دیدار
فرحت آثار طلسم کشا سے مشرف ہولون ہوس قدمبوسی صاحبقران دل مین رہی سب حسرتین پوری

ہوئین

ہوئین ساتہی برس کی عمر پروردگار نے عطا فرمائی تمام عمر تو باطل پرستی مین کٹی خدا خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو اُس کارِ نیک کی جزاے خیر عطا فرمائے کہ اُنھون نے آکر ہم سب کو راہ حقیقت دکھلادی شکر ہی اُس خالق کون و مکان کا کہ جسنے ایک لفظ کُن سے کونین کو خلق کیا کہ اِس دار فانی سے طرف ملک جاودانی کے پاک اور صاف ہو کر چلے مجھکو اَب اِسی مقام پر رہنے دو تم لڑائی مین مصروف ہو اپنے آقا و ولی نعمت شہنشاہ عالیجاہ کوکب روشنضمیر کا ساتھ دو وہ بہت بڑا کار رستمانہ کر رہا ہے کہ تن تنہا اِتنے بڑے لشکر سے لڑ رہا ہی ملکہ بُران شمشیر زن دختر شہنشاہ مبتلاے سحر ہی خسترمروارید کے بھی ہوش درست نہین ہین باغبان و بہار بھی ابتک خاموش ہین یہ سُنکر آفتاب و ہلال گاتیان باندھکر نیمچہ ہاے ہلالی بنام اِنتقام سے نکلے لشکر افراسیاب و ابر پر جا پڑین مثل برق جہندہ چمکنے لگین ابر سوار نے اِن دونون کو بھی زخمی اپنے سحر سے کیا دونون شاہزادیون نے اپنے اپنے سرون کے زخم باندھے اِس جنگ مین سحر العجائب و سحر الغرائب بھی انتہا کی زخمی ہوئی افراسیاب خانہ خراب بذات اور ابر سوار وہ وہ سحر کر رہے ہین کہ زمین تھرا جاتی ہی انکے سحر کی کوئی تاب نہین لا سکتا ہی تھوڑا سا دن باقی تھا دیکھا سَب نے سامنے سے صحرا کے گرد اُڑی دامن غبار صحرا پھٹنا تھا کہ آفتاب عالمتاب آسمان جرأت و ہمت و یکہ تاز میدان جلالت و شجاعت ماہ اوج شرافت و لیاقت درۃ التاج شہریاری گوہر بے بہاے بحر کامگاری جوان حجازی اَسَد بن کرب غازی بصد شان و شوکت و جلالت و ہمت اُس میدان کارزار مین آکر پہونچا نظر اُٹھاکر دیکھا تو عجب قیامت اپنے لشکر ظفر اثر پر ہے ایک ہوادار پر نور افشان پڑا ہوا تمامی اہالیان طلسم نور افشان گرد اُس نحیف ضعیف پیر زمین گیر کے بیٹھے پیٹ رہے ہین شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی و شہنشاہ کوکب روشنضمیر بھی زخمی ہین ابر سوار کے سحر کا ہنگامہ ہے ابرار عبادت گذار بھی اپنے خیمے سے نکل آئے ہین نقوش لکھ لکھکر آفتاب علم کی ضو بڑھاتے ہین افراسیاب و ابر سوار پامال کرتے پھرتے ہین اسد نے آتے ہی نعرہ کیا تیغہ نور افشانی کھینچکر جا پڑا اشارے سے لاچین کے لوح کو گردش دی ہزارون ساحر نابینا ہوے پانی کا تو اَب بالکل نشان بھی نام کو نہ معلوم ہوتا تھا بہار برق کی معدوم ہوئی اسد جنگ رستمانہ کرتے ہوے اُسوقت قریب ابر سوار پہونچے کہ اُسنے سحر کر کے لشکر بدیع الزمان و قاسم کو مجبور کیا تھا ساحرون کو

ہمراہ لیکر جا پڑا تھا تیغہ سحر کھینچکر بدیع الزمان پر چلا کہ طلسم کشا کے ماموں کو قتل کرون اسد نے
نعرہ کرکے لوح کو چمکایا گھوڑے کو کوڑا کیا گھوڑا طرارہ بھر کے سرون کو ساحرون کے ٹھکراتا ہوا جا
پڑا ابر سوار اک کرگدن مست پر سوار تیغۂ برق تاب کھینچے ہوے لڑ رہا تھا جمال جہان آرا اسد
نامدار کو دیکھکر حیران جمال و محو دیدار ہوا اپنے کمال کے زور مین آواز دی اے طلسم کشا مین جاروب کش
قہر سامری ہون آتش قہر مین جلا دونگا اسد نے آکر تکاور باری گہاے سپر مثل گل آتشبازی
شرر افشان ابر سوار نے تیغہ مارا اسد نے تیغہ نور افشانی کو چمکایا افراسیاب جادو
نے جو دور سے یہ ماجرا دیکھا کہ ابر سوار طلسم کشا پر جا پڑا اور تلوار کے کر رہا ہی پکار کر آواز دی اے
برادر اپنے کو بچا یہ صاحب لوح و مہرہ ہی اسکے سامنے سحر تاثیر نکرے گا لڑتا بھڑتا نکل جا اسد زیر
تیغ اسکو رکھ چکا ہی شیر کے قبضے سے نکلکر روباہ کہان جا سکتا ہی قصد کیا تھا کہ سحر کرکے نکل
جاؤن اسد نے ہاتھ مارا ابر سوار نے سپر سحر کو اٹھایا تیغہ نور افشانی تڑپ کر گرا سپر سحر کٹی
یا تو قبضہ سپر پر تیغہ نور افشانی چمکا تھا یا زیر تنگ جا کر تلوار نے بوسہ دیا مرتے ہی ابر سوار کے
آندھی سیاہ اُٹھی آواز گیرودار آنے لگی بعد عرصہ دراز آواز آئی کہ کشتی مرا نام من باران ابر سوار
بود افراسیاب نے جو دیکھا کہ اسد نامدار نے یہ جرأت کی کہ ابر سوار کو مارا ہزارہا ساتھ والے بھی
اسکے مارے گئے اسکے مرتے ہی ملکہ بران شمشیر زن و بہار و باغبان وغیرہ کے بھی ہوش اب
درست ہوے سحر کرنے پر چالاک و چست ہوے اور اب اسد نے میری جانب رُخ کیا خائف
و ترسان ہو کر طرف گنبد کے بھاگا لڑتا بھڑتا احاطے مین آکر بالاے گنبد پہونچا جو سایہ مین
اُس گنبد کے پہونچا تلوار تیر خنجر برسنے لگے شہنشاہ لاچین نے آواز دی کہ سب کورو کا یارو
اُسطرف نہ جاؤ سب سرداران نامی نے اسد غازی کو گھیر لیا اسد نے تلوار کو نیام انتقام مین کیا
کہ دیکھا سامنے سے شہنشاہ کوکب روشن ضمیر سراپا زخمدار انتہا کا بیقرار چشمۂ چشم سے قلزم محیط
موج زن قلب پر ہجوم غم و محن اسد سے آکر کہا اے شہریار جلد چلیے اُستاد آپ کی قدم بوسی کے
مشتاق ہین اُنکا وقت اخیر ہی سیار گلشن جنان ہونے کی تدبیر ہی اسد و بدیع و نور الدہر
روتے ہوے دوڑے آفتاب و ہلال نے شہنشاہ نور افشان کو اُٹھا کر بارگاہ زربفتی مین
پہونچایا نور افشان جادو دونون بیٹون کو وصیت کر رہا ہی کہ اے نور نظر افسوس ہی دیدار فرحت آثار

خواجہ و صاحبقران سے محروم رہے اُنکی خدمت عالی مرتبت فیض منزلت سراپا برکت مین ہمارا آداب تسلیمات پہونچانا اور دیکھو خبردار ہمیشہ اُنکی خدمت گذاری مین مصروف رہنا دونون صاحبزادیان نورافشان کی رو رہی ہین سرداران طلسم نورافشان گھیرے ہوے نورافشان کو بیٹھے ہین کہ شاہزادۂ ذوی الاقتدار یعنے اسد نامدار آکر پہونچے نورافشان نے تعظیم کا ارادہ کیا بستر خواب سے اُٹھنے کی طاقت نہ تھی اَسَد نے کہا ای شہنشاہ نورافشان وقت تعظیم و تکریم نہین ہی ہم خوب جانتے ہین کہ تم ہمارے قدردان اور رتبہ شناس ہو یہ فرماکر قریب بیٹھ گئے نورافشان جادو نے دامن اَسَد نامدار کا تھام لیا کہا اے شہریار ہزار شکر ہی کہ زیر سایۂ دامن دولت میرا خاتمہ بخیر ہوا شیطان راہزن دین و ایمان نہین ہونے پایا اِسوقت اخیر مین میرے آپ ایسے بزرگ جمع ہین گواہ کرتا ہون کہ میرا اعتقاد کامل ہی کہ پروردگار یکہ و تنہا ہی وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی اَب وقت آخر ہے کلمہ پڑھائیے یہ سُنکر کوکب و جمشید و بُران اور جملہ سردار پچھاڑین کھا رہی ہین نورافشان جادو کا ایک ایک کو سمجھاتا کہ یارو تم سَب میرے مہربان ہو خوشی کرو کہ میرا انجام بخیر ہوا تمام عمر مین نے باطل پرستی مین بسر کی اَب وقت آخر انجام بخیر ہوا ایسا مرتبہ کسکو ملتا ہے مگر یارو دنیا عجب مقام ہی سات سو برس کی عمر حق سبحانہ و تعالی نے عنایت فرمائی مگر پلک جھپکانے مین وہ سات سو برس کٹ گئے بقول آتش مغفور شعر وائے نادانی بوقت مرگ یہ ثابت ہوا ؂ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا ؂ اَسَد نامدار نے کلمہ طیبہ بفصاحت و بلاغت ارشاد فرمایا شہنشاہ نورافشان صاحب عز و شان نے سَب کو گواہ کر کے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا کوکب روشن ضمیر کو بلایا کہا ای نور نظر دنیا مقام عبرت ہی بجای عشرت ہمیشہ تمھارے طلسم کی حکومت کی اگر کوئی ہمکو قید کرتا تم خراج نورافشان دیکر ہمکو چھڑاتے مگر اُس مالک نے بلایا ہی کہ جو حاکم قضا و قدر ہے کوئی ہمکو روک نہین سکتا جہانتک ہوسکے سلطنت و قوت و طاعت پر غرور نکرنا افراسیاب جادو نے غرور مین اپنا ملک و مال تباہ کرایا کسی طرح راہ راست پر نہ آیا خواجہ عمرو جو برائے جستجو گئے ہین وہ نہنگ بحر عیاری گوہر مراد لیکر آئینگے وقت قتل بھی افراسیاب خانہ خراب کا قریب آگیا ہفتے عشرے مین افراسیاب جادو مارا جائیگا ظلم

وبدعت سرحد طلسم ہوش رُبا سے کم ہوگا لیکن اے کوکب چند باتین ہماری خیال مین رکھنا انجام خود بہتر بد ہی جسوقت صاحبقران زمان تشریف لائین ان کلمات حسرت آیات کو میرے گوش ہوش سے سُنو گوہر بے بہاے کلام زیب گوش حق نیوش کرلو کسی وقت احکام صاحبقران زمان سے کسیوجہ سے گردن تابی نکرنا ایک مقدمہ راز و نیاز ہے اُسکے اظہار مین قلب ناصبور ہے مگر اپنا خوب سمجھ لو کہ خواجہ عمرو کی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہی بس جب بانی بناے عالم نے اُنکی عمر کو طول عطا فرمایا درخواست کو اُنکی قبول کیا جو ارادہ خواجہ صاحب کرینگے بتائید پروردگار پورا ہوگا جو بات کرنا اپنے بیش خود سمجھ لینا مرتبہ خواجہ صاحب کو ہر وقت خیال مین رکھنا ہر چند کہ اے نور نظر و اے پارۂ جگر میرے جو کلک قدرت نے صفحہ تقدیر پر ثبت کیا وہ ضرور ہوگا اُسمین فرق اصلا سر مو نہوگا وہ ضرور پیشانی ہی ناحق کی حیرانی و پریشانی ہی اُسکے اسباب ضرور جمع ہوجاتے ہین اسوقت عقل مین فتور ہوتا ہی ندیمون کو بھی سمجھانے مین قصور ہوتا ہے مگر ہمنے تمکو مثل فرزندون کے آغوش تمنا مین پرورش کیا ہی اسوجہ سے ایسے کلمات تسے ہمنے بیان کیے ہمتو مثل بوے گل گلزار جہان سے حسرت قدمبوسی صاحبقران لیکر جاتے ہین اپنے مُلک ومال کی بتوجہ حفاظت کرنا کوکب روشنضمیر نے روکر دونون ہاتھ اپنے گلے مین نور افشان کے ڈالدیے کہا اُستاد اصل تو یہ ہی آج مین یتیم ہون مہربری کا فرا آپ سے ملا میری محبت مین آپ نے جان دی لیکن براے خدا وہ مقدمہ راز و نیاز کیا ہی خواجہ کو تو مین اپنا قوت بازو زینت پہلو سمجھتا ہون مراتب کو بھی اُنکے بخوبی پہچانتا ہون صاف صاف ظاہر کیجیے راز مخفی سے مجھے ماہر کیجیے نور افشان نے آہ سرد دل پردرد سے کھینچی کہا اے کوکب اُسکے ظاہر کرنے مین باعث خرابی ہی مین نے علم ستارہ شناسی کو خوب حاصل کیا اگر مین ظاہر کرونگا مقدمہ خاص فتح طلسم ہوش رُبا مین خلل پڑیگا طلسم کُشا کی مشقت حد پر پہونچی پندرہ سال انھون نے اِس ملک مین شمشیر زنی کی صرف اِس امر کا خیال رکھنا کہ یہ تحفہ جات جو گنبد مین افراسیاب جادو نے لٹکائے ہین اگر طائران وہم و خیال ساحران نامی گرامی جو کامل و اکمل ہین سالہا سال اِس فکر مین پر مارین اُنکی کوشش پر نہ پہونچین خواجہ کو بآسانی یہ مطلب حاصل ہوجائیگا اور آج یہ بھی سب صاحبون سے آگاہ کرتا ہون اے اسد نامدار و اے فرزندان

صاحبقران صاحبان شوکت وشان عالی وقار ہین آپکو خوشخبری سناتا ہون کہ لقا سکوہ عقیق گلزار سلیمانی چھوٹا اثنای راہ مین کسی مقام پر مقابلہ پڑا ہی کسی ساحر جلیل نے لقا کو دامن پناہ دیا ہی وہ بھی شکست فاش کھائیگا لشکر ظفر اثر صاحبقران عین وقت پر آئیگا صاحبقران عالیشان کو بڑی بڑی سختیان درپیش ہین ایک نئی اقلیم مین سب صاحبونکا گذر ہوگا شل لقا اس اقلیم مین ممکن نہین ہی یہ حکم اس حقیر کا آپ لوگ یاد رکھین بلکہ لکھ رکھیے کہ جس ملک مین یہ مغرور خدائی کرتا تھا اسی سرحد مین قتل بھی ہوگا خاک کو خاک کھینچتی ہی بڑے بڑے صدمات بڑے بڑے تفکرات ہر روز طرح طرحکے صاحبقران کو اس کافر کی ذات سے پہونچینگے اوسوقت مین یہ بھیا مارا جائیگا بعد قتل ہونے اس بھیا کے زمرد شاہ باختری صاحبقرانی کا بھی انتقال ہوگا اور کسی اولوالعزم کا زمانہ آئیگا کل فرزندان صاحبقران وسرداران صاحبقران بعد قتل لقا آپسمین جدا ہونگے جفاہاے کامل اٹھائینگے ہفت اقلیم مین غدر ہوگا باطل پرستیان بڑھ جائینگی عرصہ دراز تک اون کا فرونکا زور رہیگا اسی خدا کا بیٹا دعوی خدائی کریگا لاکھون بندگان خدا کا خون اسکی بدعت سے بہیگا صاحبقران کو جبک کے ہاتھ سے اوس بیدین کی قضا ہی سالہاسال انقلاب رہیگا رفیق قدیم صاحبقران لندھور بن سعدان نابینا ہونگے سبھی انجام بخیر ہے بدیع الزمان نے پڑھکر کہا ای شہنشاہ نور افشان صاحبقران اصغر کا نام تو بتاؤ وہ ہمارے خاندان سے ہی یا کسی دوسرے قبیلے کا افسر ہے فرزندان صاحبقران توکسی غیر کی اطاعت کبھی نہ قبول کرینگے یہ بھی باعث خرابی ہی اس حال پرملال کو سنکر دل کو نہایت بیتابی ہے پھر نور افشان نے کہا ای شہریار یہ مقدمات راز ونیاز ہین مشیت رب اکبر مین سے ہین انکا صاف صاف ظاہر کرنا مناسب وقت نہین ہی آپ لوگون کا اعتقاد نہایت درست ہی کسی کا یہ مصرع خاص اسی مضمون کے واسطے نہایت درست ہی مصرع حال غیبی کس نمیداند بجز پروردگار پروردگار عالم کو ستارون کی تاثیر بھی بدلنے کا اختیار ہے بندۂ حقیر مجبور ولاچار ہی اب طائر روح قفس جسم سے قصد پرواز رکھتا ہی یہ کہکر نور افشان خاموش ہوا رنگ رو متغیر ہونے لگا شہنشاہ کوکب روشنضمیر پچھاڑین کھاتا تھا ملکہ بران شمشیرزن سرٹکرا رہی ہین تمام شہزادیان موے مشکین پریشان کرکے پیٹ رہی ہین نور افشان نے قدمون پر اسد نامدار کے

ہاتھ رکھا مثل بوے گل گلشن عالم سے سبکبار ہوکر اُٹھا یہ مرتبہ نورافشان جادو کو حاصل ہوا
کہ کشاکش موت نہوئی پلک جھپکنے مین روح قالب سے نکل گئی اُسوقت ایک عجب طرح کا شور گریہ و
زاری بلند تھا اسد نامدار بھی بہت بیقرار ہوے بدیع الزمان گردلشکر شکن بہت ہی
مضطر و بیقرار ہوے قاسم و غضنفر بھی کمال اشکبار ہوے کلمات حسرت آیات سب نے اپنی
اپنی زبانون سے جاری کیے نورافشان کے انتقال سے ہر شخص کا یہی قول تھا آج رونق طلسم
نورافشان موقوف ہوئی بڑا کامل اکمل آج پردہ دنیا سے اُٹھ گیا زمانہ حجرہ بلا مین کیا کیا کار
نمایان کیے ہر مقام پر مصروف جنگ رہا افراسیاب جادو کو اُسکے عجائب غرائب نے دنگ
کردیا کوکب بڑا حیران ہی کبھی ملکہ بران شمشیر زن سے پوچھتا ہی کیون نور نظر کیون ای پارہ
جگر تمنے بھی کسیقدر علم ستارہ شناسی مین دخل دیا ہی اور حاصل کیا بھلا مجھے باعث ملال صاحب
غروشان ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران گیتی ستان و مہر سپہر عیاری آفتاب عالمتاب مکاری
و غداری خواجہ عمرو بن امیہ ضمری سے کیا ہوگا یہ کلام حسرت التیام اپنے پدر عالیمقام سے سُنکر
ملکہ بران شمشیر زن کانپ گئی یہی خوف ہی کہ ایسا نہو مقدمۂ راز عشق ایرج نوجوان
پر نگاہ پڑے یا کوئی کہدے تو ابھی افراسیاب سے کوکب ملجاے ملکہ بران شمشیر زن نے جواب
دیا ای والد نامدار اُستاد نے جہان سب کچھ کہا یہ کلمات بھی آپ کے سمجھانے کو کہدیا کہ خواجہ و
صاحبقران کے خلاف نہ کیجیے گا کوکب روشنضمیر نے شاہزادہ اسد غازی سے عرض کی
ای شہریار اپنے خیر خواہ کی لاش اُٹھوائیے قریب قصر نورافشان ایک مقام ہی کہ اُستاد نے وہاں پر
نشان اپنی قبر کا بنادیا ہی لازم ہی کہ اُسی مقام پر لیجا کر اُستاد کو دفن کرین شاہزادہ اسد غازی
و بدیع الزمان گردلشکر شکن و قاسم و غضنفر و نور الدہر و تمام عیاران نامی و گرامی
لاشے کو نورافشان صاحب شوکت و غروشان کے اُٹھا کر بڑے اہتمام سے قریب قصر نورافشانی
کے لائے آفتاب گوہر دندان و ہلال گوہر دندان دختران شہنشاہ نورافشان بہت بیقرار
تھین بعد دفن نورافشان شاہزادہ اسد نوجوان نے اِن دونون شاہزادیون کو خلعت ماتم
پرسی کا دیا اُنھین دونون کو حاکم وہان کا قرار دیا بخوف یدعت افراسیاب جادو بتعجیل واپس آئے
لشکر مین وہی رنگ ہی کہ جسوقت افراسیاب خانہ خراب کسی سردار کو غافل پاتا ہی گنبد سے کڑک کر

اُسکو قتل کرکے چلا جاتا ہی شاہزادہ اسد غازی نے آکر خوب بندوبست کیا شہنشاہ عالیجاہ لاجین و ملکہ بلقیس ثانی و شہنشاہ کوکب روشنضمیر صاحب عزت و توقیر رات دن انتظام کرتے ہین وہان صاحبقران زمان پر معرکہ گذرا کہ کلنگ آتشخوار نے جب لقا کو دامن پناہ دیا لقا تقدیرین بگھارنے لگا قصد ہوا کہ خدائی کو رواج دے کلنگ آتشخوار بدل وجان مصروف خاطرداری تین دن تک خوب اُسنے لقا کی دعوت وضیافت کی ابھی اچھی طرح آسودہ ہونے پائے تھے کہ دفعتاً وسواس وخناس سامنے سے آکر نمودار ہوے خبر دی یا خداوند ہوشیار ہو جایئے آمد لشکر ثانی سلیمان صاحب شوکت وعزوشان زلزلۂ قاف امیر حمزہ صاحبقران گیتی ستان شروع ہوگئی بختیارک نے کہا اے کلنگ آتشخوار وہ اژدہاے ہفت سر آتا ہی ابھی ہمکو مہلت ہی ہم اب نکل جائین اپنے کو پاس افراسیاب جادو کے پہونچائین ایسا نہو یہان گھر جائین لشکر حمزہ مین گرفتار ہو جائین نکل جانے کی مہلت نپائین بر سر کوہ عقیق گلزار سلیمانی صاحبقران زمان وسرداران صاحبقران نے ہاتھ سے ساحران ہوشربا کے بڑے بڑے صدمات اُٹھائے ہین یہانتک سب لڑتے بھڑتے آئے ہین کلنگ آتشخوار نے کہا ملک جی اسقدر نہ گھبرایئے کیا حمزہ کے ساتھ بہت جادوگر ہین علم سحر وساحری مین بڑے صاحب ہنر ہین بختیارک نے کہا سحر وساحری کو وہ لوگ بُرا جانتے ہین ایک جادوگر برائے نام بھی لشکر صاحبقران مین نہین ہی کلنگ آتشخوار نے کہا غیر ساحر کی کیا حقیقت ہی ایک سحر مین سبکو مٹادونگا طبقے زمین کے ہلادونگا بختیارک نے کہا ظاہر مین تو بہت آسان ہی ادنیٰ سی اُنکی اقبالمندی یہ ہی کہ سحر تمھارے افراسیاب کا خودبخود باطل ہوا نہین عقاب فلک سیر کو کسنے مارا کہ اسم اعظم صاحبقران کھل گیا کلنگ نے کہا مین مثل عقاب کے نہین ہون یہ کہکر واسطے لقا کے بیرون بارگاہ سائبان زربفتی آراستہ کرایا لقا بدبخت تخت پر اُچک کر بیٹھا کلنگ آتشخوار نے دنگل شوکت پر اپنے کو جلوہ گر کیا بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہی اولاان اول پہلوان عادی حسب عادت بارگاہ سلیمانی کا اٹالا لیکر پہونچے چالیس ہزار قزاق چالیس بھائی اٹھارہ سی شتر وقاطر پر اٹالا بارگاہ کا لدا ہوا بڑے ہی زور وشور سے پہلوان عادی آکر پہونچا بارگاہ سلیمانی آکر استادہ ہوئی کلنگ آتشخوار نے بختیارک سے پوچھا ملک جی کیا یہی صاحبقران ہی بختیارک نے جواب دیا ابھی امیر حمزہ صاحبقران کہان ہین یہ تو لشکر

صاحبقران آتا ہی کلنگ آتشخوار نے کہا اے ملکہ جی جاکر بارگاہ چھین لون قدرت کو اس بارگاہ مین بیجا کے بٹھا دون بختیارک نے کہا تمکو اختیار ہی بس یہ بیجا اپنے مقام سے اُٹھا ساحرونکو حربہ ہاے سحر سے آراستہ ہونیکا حکم دیا تمام ساحر حکم پاتے ہی حربہ ہاے سحر سے مسلح و مکمل ہو گئے یہ بیجا بھی حربہ ہای سحر ہاتھ مین لیکر طرف پہلوان عادی کے چلا بیان پہلوان عادی بخت شدادی کاندھے پر رکھے ہوے ٹہل رہا ہی کہ قاسم تنگ و اصلی عیار نے بڑھ کر خبر دی اے شہریار ہوشیار ہو جایئے کلنگ آتشخوار مع فوج ساحران نمکدار چھیننے آتا ہی عادی جست کرکے پشت مرکب کوہ ہامون نبرد پر سوار ہوا بوق ترکی کو بجایا چالیس ہزار تیر کمان سے رہا ہوے جادوگرون کے سینون پر پڑے پشت کو توڑ کر پار گذرے ایک حربہ تیرون کا کیا دوبارہ نیزے اُٹھا کر ساحرون پر جا پڑے نیزہ مارا اور چھوڑ دیا چالیس ہزار ساحر یون مارے اب تلوارین کھینچکر برس پڑے عادی نے ڈیڑھ لاکھ ساحر تین حملون مین قتل کیے لشکر کلنگ آتشخوار مین تمام ساحرون نے صداے فریاد بلند کرنا شروع کی آتش خوار نے بڑھکر سحر کیا اسکے ساتھ والے بھی سحر کرنے لگے عادی وغیرہ بیکار ہوے تھے کہ صحرا سے گرد اُڑی نعرہ ہوا یا شیدای کفاران بیجیا واے نابکاران پردغا منم داراے ہند لندھور بن سعدان جانشین ثانی سلیمانی زلزلہ قاف صاحب شوکت و عز و شان امیر حمزہ صاحبقران گیتی ستان یہ نعرہ کرکے لندھور تو لاکھ ہندیون سے لشکر کفاران پر گرے لاکھ ساحر داخل جہنم کیے آتشخوار نے سحر کرکے ہندیونکو بھی بیکار کیا ہی تھا کہ اور گرد عظیم صحرا سے بلند ہوئی سنانہاے نیزہ چمکنے لگین مالک اژدر و صاحب نیزہ دوسر غلام نبی و چاکر حیدر راسخ ہزار نیزہ داران عرب سے آکر گرا جسپر نیزہ پڑا سینے کو توڑکر پار گذرا کلنگ آتشخوار کے ہوش اُڑ گئے چاہتا ہے بڑھکر انپر سحر کرے کہ نعرہ ہوا منم خاقان ابن خاقان بہرام گرد بن خاقان چین رفیق قدیم زلزلہ قاف ثانی سلیمان صاحب شوکت و شان ریش تراشندہ کفاران و سر بُرندہ جادوگران امیر حمزہ صاحبقران زمان بہرام پہونچا ہی کہ اور گرد سامنے سے بلند ہوئی نعرہ ہوا منم جمہور جہان سوز شہنشاہ تبر زن پسر خواندہ حمزہ صف شکن فوج اہالیان طرطوس لیکر گرا ایک طرف سے نعرہ ہوا منم رستم سر زمین مغرب فرامرز عاد مغربی اب تو سرداروں کا تانتا بندھ گیا چوگان بن حمزہ اور شاہزادہ شیر افگن و اسفندیار شاہ گیلانی و شاہزادہ سعد و فرزندان صاحبقران فوجین لیکر گرے

ایک طرف سے نعرہ ہوا منم رستم پیلتن و پیلکن کشندۂ فویل ہندی و دویل ہندی آمد فتح صاحبقران
دیکھکر کلنگ آتشخوار کے ہوش اُڑ گئے عین گرمی جنگ ہی کہ طبل سکندری پر چوب پڑی اشقر دیوزاد پر
زلزلہ قاف ثانی سلیمان آفتاب عربستان مع سرداران تہمتن و تہور شعاران شمشیرزن تخت سلیمانی پر بادشاہ
جمجاہ سعد بن قباد گرد سات سو تاجداران عالی وقار صاحبقران نے جو آکر دیکھا کہ ساحرون نے
لشکر کو ہمارے پامال کیا اسم اعظم پڑھتے ہوئے بڑھے ایک طرف سے جواہر بن عمر تمام پیک بچے
اُسکی پشت پر کمندین بازو و نیر بندھی ہوئی جواہر نے جو دور سے دیکھا کہ ساحرون سے مقابلہ ہے
پکار کر آواز دی ای عیاران طرار ای خنجر گذاران باوقار ہوشیار ہو جاؤ ساحرون سے مقابلہ ہے
اِتنا تو جواہر نے کہا عیارون نے دو دو حقہ ہاے آتشبازی بصد حیلہ سازی توبڑے سے نکالے
اُنکو داغ کر پھینکا ایک لاکھ چوراسی ہزار پیک بچے کے حقہ ہاے آتشبازی جو چلے آگ برسنے لگی۔
ساحر نجتیارک کو گالیان دیتے تھے آپس مین کہتے تھے یہ شیطان کہتا تھا مسلمانونکے ساتھ
ساحر نہین ہین حمزہ کے ساتھ والے کس قیامت کا سحر کرتے ہین ایک ہی حربہ مین آگ برسا دی
تمام صحرا آتش بہار ہوگیا یہ آگ کسی طرح رُکتی نہین ہی ہرچند سحر کرتے ہین مگر وہ آتش ترقی ہی پر
ہوتی جاتی ہی صاحبقران زمان نے جو اسم اعظم پڑھا تاثیر سحر بھی موقوف ہوئی آتشخوار نے
اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک جوان شیر صولت سب کے آگے بڑھا ہوا اِس زور و شور سے
لڑ رہا ہی ہزارہا آگ کے شعلے اُسپر گرتے ہین خنجر گرے تلوارین گرین اُس جوان پر تاثیر نہین ہوتی
کلنگ آتشخوار نے کہا حمزہ صاحبقران بڑا پکا سحر کرتا ہی وہ جو آگ برساتے ہین وہ اُسکے
شاگرد ہین تیغ سحر کھینچ کر بڑھا کہتا تھا یہ تیغہ ساختہ سامری اسکے جوہر دن مین افسونگری
بھری ہی اِسکے کاٹ سے کوئی نہ بچیگا دو چار سوارون پیدلون کو قتل کرکے قریب حمزۂ صاحبقران
کے پہونچا بختیارک چیخ رہا ہی اے کلنگ آتشخوار حمزۂ صاحبقران کے سامنے جانے کا
ارادہ بھی نکرا رے کیا ستم کرتا ہی واپس آ حمزۂ صاحبقران پر سحر تاثیر نہین کرتا وہ صاحب
اسم اعظم ہی قدرت کا سپہ سالار قدرت جوان باشوکت قاتل ساحران ہی حمزہ عالی وقار لقب
کیون مفت مین جان دیتا ہی کلنگ آتشخوار نے کہا ملک جی تمھین نے ہمکو دھوکا دیا کیونکہ تم
کہتے تھے حمزۂ صاحبقران کے ساتھ جادوگر نہین ہین لاکھون ساحر آتش مزاجی دکھا رہے ہین

آگ برسا رہے ہین کس سے جان بچائین اگر ہمکو پہلے آگاہ کرتے تو ہم ایسا سحر بناتے کہ یہ لوگ ہمارے قریب نہ آسکتے تمہارے کہنے سے اسی دھوکے مین رہے کہ غیر ساحرون کا مار لینا کتنی بڑی بات ہی ابھی مین حمزۂ جادو کو قتل کرونگا بختیارک ہان ہان کرتا رہگیا لفظ حمزۂ جادو پر خداوند بھی بہت ہنسے۔ اُٹھے او بیچارہ ساحر نہین ہر ما بدولت کا یہ سالار صاحب جاہ و وقار اسقدر ہمکو عزیز ہے کہ اُسکے ہاتھ سے شکست کھاتے ہین اُسکا جاہ و وقار بڑھاتے ہین ملک موروثی اُسی کی محبت مین چھوڑا بہشت و دوزخ سے منھ موڑا اُسکے سامنے نہ جانا اُسکی تلوار مین سبکا خون سپرد کیا ہی اُسکو قتل کرنے جاتا ہی کیا سودا ہوا ہے کلنگ آتشخوار نے لقا کو بھی جواب ندیا تیغۂ سحر کا صاحبقران پر وار کیا امیر حمزۂ صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کر تیغۂ عقرب سلیمانی کو اُٹھا دیا تلوار کو تلوار پر روکا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا اِسنے اپنے سحر کے زور مین سپر فولادی کو اُٹھا دیا تیغہ تڑپ کر گرا سپہ کے دو ٹکڑے ہوئے سپر کو کاٹ کر مع گینڈے چار ٹکڑے کیے مرنے سے کلنگ آتشخوار کے آگ برسی بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من کلنگ آتشخوار بود لقا و بختیارک تو آمادہ ہو چکے تھے ضیغم خون آشام بد انجام اٹالا بارگاہ جہان نما کا لدوا چکا خزانہ آتشخوار بھی لے لیا ساحر تو ہزارون ساتھ ہی اب اس بیچارے ہوش رُبا کا راستہ لیا پتا دریافت کر لیا تھا کہ افراسیاب جادو کس مقام پر ہی اُسی جانب بھاگ کر گیا بعد اسکے بیچا لقت کے نکل جانے کے صاحبقران زمان کو دریافت ہوا کہ لقا پاس افراسیاب خانہ خراب کے گیا عادی کو اسیوقت حکم دیا کہ تم بھی بارگاہین ہماری اُٹھواؤ یہ حکم پاتے ہی اٹالے بارگاہون کے لدگئے صرف اسقدر صاحبقران ٹھہرے کہ نئی وردیان سب کو تقسیم ہوئین لندھور ر بہ مالک کو حکم ہوا سردار فرداً فرداً آراستہ ہوکر چلین ہر ایک شاہ و شہریار و تاجدار کا لشکر الگ الگ بہ تکلف تمام بہ کیفیت مالاکلام روا روی کرکے بڑھے خود ہمراہ بادشاہ کے سوار ہوئے امیر حمزۂ صاحبقران گیتی ستان با شوکت و شان بڑھ گئے بادشاہ سے حکم دیا کہ حضور بھی نئی وردیان تاجدارون کو عنایت فرماوین بادشاہ کو یاد بہار مین شگفتگی حاصل ہے فیروزہ بن عمرو نے عرض کی حضور پرچہ ہائے اخبار گذر چکے کہ آسد نامدار نے مرحلہ جات طلسمی بھی فتح کیے اب افراسیاب خانہ خراب سے آخر کے مقابلہ مین کیا عجب ہے کہ عین گرمی جنگ مین

جاکر آپ شریک ہون بادشاہ جمجاہ نے خوش ہوکر فرمایا دیکھو ملکہ بہار کے ملاقات کی بڑی آرزو ہی اپنا تو یہ حال پُر ملال ہی کہ جسکی کیفیت کا بیان کرنا محال ہی گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل نظم

اگر غباران غم و از جہان آسودہ ایم
ہستیٔ داریم کز کون و مکان آسودہ ایم
مضطرابی در پریشانی بظاہر می کنم
شاکریم کز جفای ہمگنان آسودہ ایم

پائے تا سر لذّت دردیم زان آسودہ ایم
گلشن باخرم از خونابہ چشم دل است
ورنہ از استغنای ہمت رہنمان آسودہ ایم

بزمگاہ ما غم ستانست و بادہ خون دل
از جفای صرصر باد خزان آسودہ ایم
گرچہ باز بخبر مخفی و یداز آد از غم

جسم خاکی تو یہان ہی روح باغ یاد بہار ہین عندلیب خوشنوا بنکر

زمزمہ سرائی کر رہا ہی ای فیروزہ بن عمرو و جواہر بن عمرو سے کہدو کہ ہر کاروان کو فوراً روانہ کرین اثنائے راہ مین ہمکو خبر ملے کہ لڑائی کا کیا طور رہی میخانے ہوش رُبا مین ساقیان اسلام کا دور ہی فیروزہ نے کہا حضور جملہ عیّار سردار بھی چاہتے ہین کہ پر پرواز پیدا کرین بہ تعجیل جاکر اسد نامدار سے ملاقات کرین یہ خبر مفصل مل چکی کہ نور الدہر و قاسم لڑ بھڑ کر وہان پہونچ گئے ایسے وقت مین جاکر شریک ہوے کہ طلسم کُشا کو بڑی ضرورت تھی افراسیاب جادو نے کنارے دریاے نیل کے صفین باندھی تھین ان شیرون کے جانے سے وہ صفین ٹوٹین اسد نامدار کے جاکر سب صاحب شریک ہوے قاسم و بدیع الزمان گرد لشکر شکن ہجشی کرکے خوب لڑے اب افراسیاب جادو بھی بڑی بڑی لڑائیان لڑ رہا ہے اتنا بڑا ساحر زبردست ہی کہ سوائے اسد نامدار کے کسی سے مُنھ نہین پھیرتا ایک سحر مین آپکے لشکر کا کیا حال کیا تھا حضور یہ آجتک نہ ثابت ہوا کہ اسم اعظم حمزہ صاحبقران کیونکر کُھلا بادشاہ نے فرمایا خواجہ عمرو نے اُسے مارا ہوگا یا اسد نامدار کا نیچہ قابض ہوگیا غلام پھر ہرکارے روانہ کرتا ہی بادشاہ نے بُلاکر جواہر بن عمرو کو حکم دیا پرچہ اخبار نویسی کو روز دو ہزار پرچے نکلین خبرین ہوش ربا کی دمبدم ہمکو پہونچین بلکہ عیّار پہلے بڑھ جائین اگرچہ کسی طرح کی مشکل درپیش ہو یا اسد نامدار کو پس و پیش ہو عیّاری کرکے شراکت کرین اگر وہان ساحرون کا بلوہ زیادہ ہو صاحبقران کو خبر دین یہ فرماکر تخت زرّین پر سوار ہوے مگر حال یہ ہی گرد مصاحبان دمساز رفیقان جانباز پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے ہوے جب بادشاہ کو سرد پاتے ہین ذکر بہار کرکے شگفتہ کرتے ہین بادشاہ فرماتے ہین ای سرداران نامی اب تو فراق ملکہ بہار مین اپنی یہ کیفیت ہی سر مرکوہ فرقت ہے بموجب مضمون اشعار دل فگار نظم

پھٹتے ہین روح بنکر وہ خانہ باغ تن مین
ساغر نے موج مے کی لیکر زبان دہن مین
دورِ بتان مین دیکھا اب یہ لطف تیرا
شبنم پہ اوس اکدن پڑ جائیگی چمن مین
پیری کی ہے یہ آمد یا زلزلہ ہے کوئی
جلوہ تمہارا دیکھا ہمنے ہر انجمن مین
چشم سیہ کے چلتے دل زلف مین پھنسے گا
بونے کو مین یہ کانٹے لیجاؤنگا وطن مین
ترچھی نظر جو تیری ہو جاتی ہے سیدھی
دم بھر جو صورت گل ہنستا ہے اُس چمن مین
بو ہو کی بس گئے ہین عاشق کے پیرہن مین
ایک آسیب ہی لحد مین اُس سے چھپا نہ اپنا
بدلی گئی ہے بگڑی ہر شیخ و برہمن مین
جب اُس صنم کو پوچھا کافر نہ منہ سے بولا
ایک ایک دانت اپنا ہلنے لگا دہن مین
پیسے ہین ہیرے کتنے کہتی ہے تیری الفت
آہو لگا کے اسکو لیجائیے گا ختن مین
اُس گل نے ہاتھ جب سے تابوت مین لگایا
کچھ فرق آنہ جاتا کافر کے بانکپن مین
کیا کیا مزے لیے ہین ساقی کی انجمن مین
دھبا لگا غضب کا کیا دامن کفن مین
بلبل کی اشکباری دکھلائے گی تماشا
بت بنکے بیٹھنے کی عادت ہے برہمن مین
ذرّے زمین کے ہون یا آسمان کے تارے
ہے جلوہ گر زلیخا یوسف کے پیرہن مین
کی ہے مری رفاقت غربت مین کیسی کیسی
کیا پھول ہو گیا ہے مردہ مرا کفن مین
رہتا ہے مثل شبنم وہ اے جلال برسون

اِس سوز و گداز سے بادشاہ جمجاہ عالیجاہ نے یہ اشعار پڑھے سب مصاحبون کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے عرض کی ای شہریار حقیقت مین آپ نے عشق ملکۂ بہار گلعذار مین بڑے بڑے صدمے اُٹھائے سالہا سال کی فرقت سہی آپ نے رستم کا کام کیا ورنہ ضبط کرنا دشوار تھا بہار کو بھی فی الواقعی سرکار ابد قرار سے دلی محبت ہے ہر ایک اسی انتظار مین ہوگا کہ صاحبقران طلسم ہوش رُبا مین آئین لقا تو بھاگ کر نکلگیا بادشاہ جمجاہ نے تاجدارون اور عیّارون کو نئی وردیان تقسیم کین اِس شوکت و شان سے تعاقب مین زمرد شاہ باختری کے چلے لقا بھی رو اروی کرتا ہوا چلا جاتا ہے جہان ٹھہرنے کا قصد کیا وسواس وخناس نے بڑھکر خبر دی یا خداوند صاحبقران زمان چلے آتے ہین اہالیان دیہات و قریات اپنے قصبون سے نکل آتے ہین وہانسے تو اشتیاق مین چلتے ہین کہ قدرت کی زیارت سے مشرف ہون جب باہر آتے ہین صورت نحس لقا کی دیکھکر پھبتیان کہتے ہین کوئی بُرا ناریچ کہتا ہے کوئی غول بیابانی کہتا ہے شدّاد ثانی ہے اِس بیحیا نے کیون دعوی خدائی کیا ہاتھ سے مسلمانون کے بھاگتا پھرتا ہے ہم تو جانتے تھے جاگتی جوت کا خداوند ہے صاحب کرامات ہوگا یہ تو خود بھاگتا ہے بندون کی کیا مدد کریگا خود بلا مین مبتلا ہے کسکی بلا رد کرے گا بعض بد اعتقاد نے آکر قدمبوسی کی سامان دعوت لیکر آئے لقا بیحیا گینڈے سے اُترا چند ساعت ٹھہر اکھانا بھی زہر مار نہ کرنے پایا تھا کہ وسواس وخناس

وسواس

دوڑے ہوے آئے ہانپتے کانپتے ہوے چیخنے لگے یا خداوند بھاگیے غضب ہوا صاحبقران زمان آپہونچے گوش بر آواز ہو جیسے طبل سکندر کی صدا آتی ہی وہا نسے بھی اُٹھکر بھاگتا ہی لقا تو اِسیطرح اُفتان وخیزان منزلین طی کرتا ہوا جاتا ہے صاحبقران زمان منزل بمنزل بہ تکلف تمام قریات ودیہات کو اسلام آباد کرتے ہوے چلے آتے ہین جس مقام پر پہونچے وہان کے تعلقدار زمیندار آکر قدمبوس ہوے صاحبقران زمان نے اُنکو سرفراز کیا جسنے سرکشی کی وہ مارا گیا قریات ودیہات مین سرکشی صاحبقران کی دھوم ہے صاحبقران بڑے منصف عادل ہین جرأت ولیاقت مین بھی کامل ہین اِن دونون لشکرون کا داخلہ قریب گنبد افراسیاب پر عرض کیا جائیگا یہ بھی تحریر کرچکا ہون کہ انجم آتشبار جادو ایرج نوجوان سے شکست کھاکے بھاگا ہے اُسکے تعاقب مین یہ جلیل بھی منزلین طی کرتا ہوا یاد مین ملکہ برّان شمشیر زن کے یہ اشعار بیتابانہ ومضطربانہ باصد گریہ وزاری ونالہ وبیقراری مصنّف کے زبان پر جاری کیے نظم

منزلِ قدس جسے کہتے ہین گھر کسکا ہی
جسکے دربان فرشتے ہین وہ در کسکا ہی
جلوۂ رُخ سے جو ہو رشک دہ بُرج قمر

جشم بد دور سوا یار کے گھر کسکا ہی
دلکے لینے مین اگر فائدہ ہی شوق سے لو
نفع ہوتا ہی تمھارا تو ضرر کسکا ہی

برق کہتے ہین جسے ہی دلِ مضطر کسکا
ابر کہتے ہین جسے دیدۂ تر کسکا ہی
داغ دیکر دلِ پُر داغ کو یون بھول گئے

پوچھتے مجھسے ہین داغی یہ ثمر کسکا ہی
جانبِ یار روان دل ہی کہ جانِ عاشق
کوچ کسکا ہی خدا جانے سفر کسکا ہی

کس سے بیعت ہی مجھے غیر ید اللہ قمر
بندہ بے وستِ خدا دست نگر کسکا ہی
اِس سوز وگداز سے اشعار پڑھتے

ہوے اپنی محبوب مطلوب کی یاد مین یہ بھی جاتے ہین اِن کا بھی داخلہ وقت پر تحریر کیا جائے گا

دو کلمہ داستان حیرت بیان مصیبت عنوان عیّاری خواجہ عمرو کہ جستجو مین تحفہ جات کے نکلے ہین وقت پر پہونچنا اور گنبد کا گرنا مغلوبہ افراسیاب جادو سے عین وقت پر پہونچنا صاحبقران وایرج کا کوکب روشنضمیر پر ظاہر ہونا عشق ایرج از برّان اور دشمن ہونا مسلمانون کا عجب داستان حیرت عنوان ہی ناظرین کو دیکھنے سے لطف حاصل ہوگا چند اشعار قمر بطور یادگار غزل

چار دن مین خزان یہ گلشن ہی
شاخِ گل پر مرا نشیمن ہی

چند روزہ گلگون کا جوبن ہی
ہی بلا دور سر بلندون سے

بلبل خوش نصیب ہون صیّاد
سرو بستان خزان سے ایمن ہی

خط کے آتے ہی حُسن کو ہی زوال
دیر سے خم ہماری گردن ہی
سیر کرنے عدم کو جاتے ہین
کتنا کوتاہ تیرا دامن ہی
یار کا یار ہی رقیب قمرؔ

عارضی عارضون کا جوبن ہی
غیرتِ بُرج مہ ہی خانۂ یار
در پہ حاضر اجل کا توسن ہی
پیرہن کے جنون مین تاب کہان
دوست کا دوست اُسکا دشمن ہی

جلد تلوار کھینچ اے قاتل
رشک کوکب ہر ایک وزن ہی
ہاتھ آتا نہین مرے ای وصل
روح کو بار جامۂ تن ہی
پیرہ غواصان دریای بلاے

مضامین آبدار و شناوران بحر ذخّار داستان قیامت آثار بصد جوشش و خروش کشتی کلک کو دریاے بے کنار فکر مین یون روان کرتے ہین شعر مصنّف نہنگان دریاے جرأت نشان + چنین غوطہ زد در یم داستان + مہر سپہر عیّاری و قطب فلک خنجر گذاری سر کوب ساحران جہان عیّار زلزلۂ قاف ثانی سلیمان تحریر کر چکا ہون کہ نہایت پریشانی مین لاچین وغیرہ سے صلاح کر کے نکلے تھے کہ اِن تحفہ جات تیر و تبر کا کیونکر دفعیہ ہو بعد خواجہ کے یہ قیامتین برپا ہوئین انتقال نورافشان قتل چند سرداران افراسیاب کا دم بدم جوش و خروش بڑھتا جاتا ہی خواب و خور اہالیان لشکر اسد نامدار پر حرام ہی اسد آٹھ پہر مسلّح رہتے ہین جب نعرہ افراسیاب کی آواز آئی یہ خیمے سے لوح چمکاتے ہوے نکلے انکو دیکھکر افراسیاب جادو بھاگتا ہی مگر کوئی وقت و ساعت ایسا نہین ہی کہ طلسم کُشا اکو چین لینے دے کبھی ابرار عبادت گذار کر نقوش چمکا دیتے ہین اُسکی ضو سے بھی گھبراتا ہی بالاے گنبد چلا جاتا ہی اسد کو اپنے قریب نہین آنے دیتا سحر کیا اور نکل گیا کبھی کوئی قتل ہوا کسی کا خیمہ جل گیا کبھی برف برسا دی کبھی آگ لگا دی اہالیان طلسم نورافشان غم مین نورافشان کے بیتاب و بیقرار کوکب چپ ہو گیا ہر وقت برّان سے یہی کہا کرتا ہی ای نورِ نظر اُستاد نے صاف صاف نہ بتایا وہ کون سی بات ہی کہ خواجہ اور صاحبقران سے مجھسے سوے مزاجی واقع ہوئین تو نادیدہ صاحبقران کی محبت مین چور ہون خواجہ عمرو تشریف لاے اُنکی بھی خدمت کی مجھے خواجہ عمرو سے بُرائی کی امید نہین برّان جواب دیتی ہین ای والد نامدار ناحق کا انتشار ہی بزرگ آپ کے خیر خواہ تھے وقت اختصار تھا جو ذہن مین آیا کہدیا خدانخواستہ خواجہ آپکی محبت کا دم بھرتے ہین آپ آٹھ پہر مصروف جانبازی ہین پیری مین ایسے رفیق شفیق نے انھین سب کے

واسطے چاندی نور افشان جادو کس دھوم سے آکر لڑے محبت خواجہ مین یہ ہوا پس ایسی کیا نا انصافی ہی کہ آپ سے اور خواجۂ عمرو و صاحبقران سے خدانخواستہ کسی قسم کا ملال ہوا اور آپکے احسان کو نہ پسند فرمائین ہان کچھ دراندازآگ لگائین تو مجبوری ہی اور لاچاری ورنہ صاحبقران زمان نے حقیقت امر تو یہ ہی ہمارے ساتھ وہ کیا جو حق سرداری تھا آپ نے جب بیقرار ہوکر عرضی لکھی اپنے پوتے ایرج نوجوان کو برائے مقابلہ جہانگیر روانہ کردیا اور دیکھیے سرداری وفاداری اسے کہتے ہین خود بھی تشریف لائے جہانگیر سے مقابلہ کیا آخرکار جہانگیر کو زیر کرکے اپنے ہمراہ لے گئے اس روز کی مغلوبہ مین بھلا کسکو زندگی کی امید تھی سب اپنی جان سے ہاتھ دھوئے ہوئے تھے صاحبقران زمان نے اسم اعظم پڑھکر سب بلاؤن کو دفع کیا اسطرح جو ملکہ بُران شمشیر زن کوکب روشنضمیر کو سمجھا دیتی ہی کوکب خاموش ہوجاتا ہی آٹھ پہر لشکر مین کمربندی ہی لشکر ونکی پامالی مین روز بروز ترقی ہی اسد نامدار بیقرار ہوکر برق وچالاک وغیرہ سے کہنے لگا یارو برائے خدا جاکر خواجہ کو تلاش کرو ایسا نہو کسی بلا مین خواجہ صاحب پھنس گئے ہون یہ سُنکر برق و چالاک وجانسوز وضرغام ومہتر قران سب کے سب تلاش مین خواجۂ عمرو بن امیہ کے فرداً فرداً چلے لیکن خواجۂ عمرو بن امیہ ضمری ایک ہفتہ تمام صحرا مین سرگردان رہے کہین نشان نہ پایا ایک دن تھککر ایک نخل کے سایہ مین بیٹھے ایک گوئیے کی شکل بنے ہوئے خواب مین راتون کو خوابہائے پریشان بھی دیکھتے ہین امیر حمزۂ صاحبقران نامدار کے فراق مین بھی دل اِن سب کا بیقرار ہی زنبیل سے نَے نکالی اپنے آقا کی یاد مین نئے طور سے یہ اشعار پڑھے **نظم**

کشش حسن چو یار ما ندارد
دست آئنہ دار ما ندارد
بے نور بود گر آفتاب است
خورشید عیار ما ندارد
با بلبل باغ آرزوئیم
این بیشہ شکار ما ندارد
خوبان ز نظارۂ بہ بخشند

زلفے چو نگار ما ندارد
پژمردہ گلش زخاک روید
چشمے کہ غبار ما ندارد
قاصد کہ بہ نامہ میکند فخر
این باغ بہار ما ندارد
چون غنچۂ گل شگفتہ باشد
این ضابطہ یار ما ندارد

آئینۂ ما ز عیب پاک ست
ابرے کہ بہار ما ندارد
ما نور دو چشم آفتابیم
مکتوب دیار ما ندارد
تا آب کنیم زہرۂ شیر
ہر دل کہ غبار ما ندارد ❊
در کشورِ حسن اعتباری

اَب کی اگر پوچھیوں ساحرہ ہر نازک مزاج آفتاب فلک سیر کی زوجہ ایسا ہو گرفتار کرے لے خاموش تو ہو رہے دلکو بیقراری سوچے اَب اور تدبیر کرنا چاہیے ذکر سے نکالی سازبھی سَب ملے ہوے رات کا سناٹا روشنی کی تیاری دیوار ہاے باغ پر گلکاری یہ اشعار جگر سوز خواجہ عمرو نے شروع کیے نظم

تیر نگہ کی اُنکے خطا کچھ نپوچھیے
جو جا ہے دیکھیے وہ سزا کچھ نہ پوچھیے
حسرت نکالیے گا کوئی وقت ذبح کیا
حاجت نہین کسی سے پتا کچھ نپوچھیے
پوچھا علاج درد جگر جس طبیب سے
جھگڑا پڑا ہے نزع مین کیا کچھ نپوچھیے
بیکار نزع مین ہے عیادت مریض کی
بے پردہ اُسکو دیکھ لیا کچھ نپوچھیے
ناگفتنی معاملۂ عشق ہے جلال

تا کا تھا کسکو کسکے لگا کچھ نپوچھیے
پوچھی جو مین نے لذت درد فراق یار
اَب کاٹیے بھی جلد گلا کچھ نہ پوچھیے
قاتل جو بس پڑا تو یہ بولے وہان زخم
اُسنے کہا اجل کی دوا کچھ نپوچھیے
واللہ جان کنی مین بسر کی شب فراق
اب سطرح ہے فضل خدا کچھ نہ پوچھیے
پوچھا جو مین نے یار نے خط پڑھکے کیا کہا
جو کچھ سلوک اُسنے کیا کچھ نہ پوچھیے

عاشق ہوں دل لگا بنکی تعذیرین سیکڑونا
دل نے تڑپ کے دی یہ صدا کچھ نہ پوچھیے
کہتا ہے دل کہ چلیے بتا دون مین کوے یار
واللہ اس نمک کا مزا کچھ نپوچھیے
دل اُسکو یار سوے عدم کھینچتی ہے جان
کسطرح یہ پہاڑ کٹا کچھ نہ پوچھیے
کہتی ہے آنکھ کیا کہوں مین کچھ نپوچھیے
قاصد نے یہ جواب دیا کچھ نہ پوچھیے
اِن اشعار کو جو اُستاد فن نواز نے

گایا ملکہ گلزار و اہالیان جلسہ تعریفین کررہے ہین صدا ہے آہ آہ اور واہ واہ بلند ہے خواجہ نے گاتے گاتے ہاتھ کو روکا گانا موقوف کیا گلزار نے کہا کیون اُستاد گاتے گاتے کیون رُک گئے آج صبح تک گائیے بھیروین گاکر موقوف کیجیے گا اسوقت دو پہر سے شب تجاوز کر چکی ہے دو چار چیزین بہاگ کی گائیے خواجہ نے کہا ملکہ بے نمک کی صحبت شراب کباب کا بالکل چرچا نہین گلزار نے کہا استاد اِسکا بھی شوق ہے عمرو نے کہا ہم لوگون کی خم گھٹی ہے دایہ نے عوض دودھ کے پہلے شراب پلائی دخترِ رز ہماری کھلائی ہے بنت العنب دائی ہے ابھی آپ نے کمال کیا دیکھا مجھے بھی اَب منظور ہوا آپ ایسا قدردان دستیاب ہوا سَب طرح کے کمال ظاہر کرون اَب خوب حضور کو راضی کرون گا ملکہ گلزار نے کہا اُستاد اِس گانے سے زیادہ کیا کمال ہے خواجہ نے کہا اے ملکہ عالم مین ساقی گری خوب کرتا ہون جب ساقی ہوتا ہون کوئی باقی نہین رہتا حضور سر سے شراب پلاؤن ہاتھ سے بتاؤن پاؤن سے ناچون کیا مجال ہے جو ایک قطرہ بھی شراب کا ہل کر گر جاے میرے سپرد میخانہ کیجیے ملکہ بہت خوش ہوئی کنجی میخانہ کی خواجہ کو دی خواجہ صاحب میخانے مین آئے شراب کو خراب کیا

شیر سر دھن رہے ہین گلزار نے کہا اِس گوئیّے کو لیچلو باغ مین چلکر گانا سُنینگے یہ گویا اعلیٰ درجہ کامل و اکمل ہی دیکھو کیا کیا تانین لے رہا ہی جسکے سُننے سے دل بیقرار ہورہا ہی چرند پرند تک اِسکے گانے مین مدہوش ہین خواجہ عمرو تو بیخبر بیٹھے ہین گلزار نے ایک کنیز کو اشارہ کیا وہ کنیز سحر کرتی ہوئی زمین پر برابر خواجہ کے آئی کمر مین خواجہ صاحب کی پنجہ دیکر اُٹھا لیا عالم بیہوشی ہین تخت پر ڈالکر اپنے باغ مین لائی خود مسند پر بیٹھی کنیزین جمع ہوئین اَب خواجہ کو ہوشیار کیا خواجہ کی جو آنکھ کھُلی لیٹے کو ایک باغ بہشت آئین مین پایا ایک نازنین مہ جبین نہایت حسین مسند ناز پر جلوہ گر ہی گرد کنیزان ناموربیٹھی مسکرا رہی ہین خواجہ سمجھ گئے کمال باعث زوال ہوتا ہی گانا سُنکر تمکو اُٹھا لائی ہی خواجہ اُٹھتے ہی دعا ئین دینے لگے سامری و جمشید چراغ حسُن و کمال روشن رکھے یہان مجھکو کون لایا ہی ملکہ گلزار نے پوچھا اجی بڑے میان جی تمھارا نام کیا ہی خواجہ نے کہا آپ کے گھر کا منگتا ہون جبدن سے جابجا اہل اسلام کی عملداری ہوئی ہم لوگون پر زوال آیا در در بھیک مانگتے ہین آپ لوگ ہمارے قدردان تھے ہماری قدر کرتے تھے ہمکو گھر سے کہین نکلنے نہین دیتے تھے گھر بیٹھے جابجا سے تنخواہین مقرر تھین جورو بچّے پرورش پاتے تھے اَب ہمیر تباہی آئی کچھ دنون تک جو کچھ پونجیا جمع تھی اپنی وضع کو گھر بیٹھے نباہے گئے آپ لوگون کا نام نباہے گئے جبؔ فاقون کی نوبت پہونچی گھر سے نکل پڑے رونا بلکنا بچّونکا نہ دیکھا گیا دیہات قریات مین جو کچھ جس کسی نے دن بھر مین دیدیا رات کو ہم اُسسے جورو بچّون مین لیگئے بال بچونکو کھلایا پلایا صبح کو پھر نکل پڑے اَب اسی صورت سے اپنی بسر اوقات ہوتی ہی اِس مقام پر مجھکو کون لایا بال بچّے میرے میری یاد مین تڑپ رہے ہین گے بھوک کے مارے بلکین گے اُنکے تئین اَب روز رزق کون پہونچائیگا خبر اُنکے اچھّے بُرے کی کون لیگا مسلمان کسی کو ایک پیسا نہین دیتے سامری پرستون کی عبادت مین گانا شامل ہی اِس پیر غلام کو اُستادِ نی نواز کہتے ہین میرے بزرگونکو ہمیشہ اِس کمال پر ناز رہا بادشاہون کی خدمت مین ہمیشہ حاضر رہے ہین اَب جسطرف جاتے ہین عملداری مسلمانون کی پاتے ہین وہ فقیر کو بھیک بھی نہین دیتے جواب بھی دینا دشوار لفظ سے دینے کے بیزار ہہ فرمائیے مین یہان کیونکر آیا ملکہ گلزار نے کہا ای اُستادِ نی نواز نہ گھبراؤ ہمکو بھی کسیقدر اِس فن مین دخل ہی بڑے بڑے کاملین اِس باغ مین آئے تمھارا گانا سُنکر ہمکو پسند آیا تمکو اُٹھا لائے جو کچھ مانگوگے دینگے تمکو سرفراز کرینگے خواجہ نے پوچھا ای ملکہ عالم آپ شہنشاہ طلسم

ہوش رُبا کی ملازم ہین آج کل سُنا ہی کہ طلسم کُشا نے مرحلہ جات بھی فتح کیے افراسیاب جادو سے
مقابلہ پڑا ہی اُس بادشاہ جلیل کو جان بچانا دشوار ہے افسوس ہزار افسوس کہ اَب بالکل باعث
ہماری بربادی کا ہوا جس قریے گانون مین ہمارا گذر ہوا ہی دیکھا کہ اہالیان دیہات و قریات
فوجین اپنی اپنی ہمراہ لیکر برائے مدد شہنشاہ جاتے ہین مُلک تو جابجا خالی پڑے ہین آپ نہین
تشریف لیگئین گلزار نے کہا اُستاد بھلا ایسی بھی بات ہی کونسا ایسا نمکخوار ہوگا جو اسوقت مین
شرکت شہنشاہ نکرے ہمارے سبب سے لڑائی قائم ہی ورنہ ابتک افراسیاب جادو قتل
ہوگیا ہوتا ہمارے مالک شہنشاہ صاحب جاہ و جلال چرخ افسونگری کے ماہ کمال آفتاب
فلک سیر اِس اقلیم کے حاکم ہین اپنے قلعے مین تشریف رکھتے ہین خود شہنشاہ ہوش رُبا
تشریف لائے تھے تیر کمان تلوار گرز سنان نیزہ بزرگون نے ہمارے شاہ کے اسی دن کے
واسطے تیار کر رکھے تھے کہ جس مقام پر یہ الٹا لٹکا دیے جائین اُسکے سایے مین نہ آسکے اسقدر
تیر و تلوار برسے کہ اگر دس کرور ہون چشم زدن مین قتل ہوجائین دشمن امان نپائین اَب
شہنشاہ نے آفتاب فلک سیر کو نامہ لکھا تھا انھون نے سات لاکھ کا لشکر تیار کیا ہے اور
مجھکو بھی نامہ لکھا ہی کہ ملکہ عالم تیار رہنا ہم لشکر ساحران لیکر بڑے کر و فر سے آتے ہین ہمارے
تحفہ جات نایاب کام کر رہے ہین خود بھی چلکر شریک جنگ ہون امروز فردا آئین گی ہم بھی
اپنے شوہر کے ساتھ جائینگے سحر عمدہ عمدہ تیار ہوے ہین ملکہ بلقیس سے مقابلہ کرونگی شوہر ہمارے
قتل رانین کا وعدہ کر چکے ہین شہنشاہ نے بھی تحریر فرمایا تھا کہ اِن زن و شوہر نے انتہا کا
ناک مین دم کر رکھا ہی اگر یہ قتل ہوجائین اسد نامدار کو ایسی مشکل ہو کہ بار سحر نہ اُٹھا سکے اُسکے
ساتھ والے اُسکے عزیز و اقارب سب بیکار ہین یعنے شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن و قاسم
و نور الدہر و غضنفر اِن مین کوئی ایک نقطہ بھی سحر کا نہین جانتا غیر ساحر ونکو دھوکا دینا
کتنی بڑی بات ہی خواجہ یہ حال سُنکر خاموش ہوے ملکہ گلزار نے صحبت آراستہ کین کنیزونکو
بھی ملکہ کے علم موسیقی مین بڑا دخل ہے ساز لیکر بیٹھین چہار جانب سے خواجہ صاحب کو گھیر لیا
کوئی کہتی ہی اُستاد غزل گائیے کوئی کہتی ہی غزل کیسی اُستاد سے خیال سنو ٹھمری کیا چیز ہے اور
خیال تمھکو کیا تمیز ہی اِن لوگون سے خیال ترانہ سُنو کہ کمال کا حاصل کھلے گلزار نے بھی ایک تورا

اشرفی نکال کر کہا اُستاد یہ تمھاری رونمائی ہی ہم تمھارے شاگرد بھی ہونگے ابتو سامان سفر درپیش ہے مقابلہ طلسم کشا کا پیش ہی آفتاب فلک سیر سے تمھاری ملاقات کرائینگے وہ بڑے قدردان اس فن کے ہین تمھاری بہت بڑی قدر کرینگے لاکھون روپیہ انعام مین دینگے جبدن افراسیاب اس لڑائی کو فتح کریگا ہمارے شہنشاہ آفتاب فلک سیر نائب قرار پائینگے افراسیاب کا قول ہی کہ وقت پر میرے سوائے آفتاب فلک سیر کے کوئی کام نہ آیا ان تحفہ جات نے میری جان بچالی اب چلکر سر میدان بھی لڑینگے دن تو باتون مین گذرا رات کو ملکہ گلزار نے سامان روشنی کا کیا تمام درخت بادلے سے منڈھے گئے ٹھاٹھر بندی ہوئی قفس ہاے طائران خوش الحان درختون مین لٹکے ہوے وسط باغ مین فرش مشجر کا بچھایا گیا ملکہ گلزار آکر مسند پر بیٹھی اُستاد نی نواز کو بھی خلعت ملا مرغ زرین بنکر بیٹھے ساز بھی درست ہوے ملکہ گلزار نے اشارہ کیا اُستاد اب تو مہربانی فرمائیے جس طرح سے صحرا مین بجا رہے تھے اُسی طرح نی بجائیے صبح کی صدا اسوقت تک کان مین بھری ہی تمھارا اُٹھا لانا مجھپر خود شاق ہوا جی چاہتا تھا سُنے جائیے خواجہ نے کہا بہت خوب آپ ایسی قدردان ملین باغ مین اگر غنچۂ آرزو کھلا مین آپ سب صاحبون کو خوب راضی کرونگا لیکن کیون اے ملکہ عالم آپ کے شوہر صاحب نے جو یہ تحفہ جات افراسیاب جادو کو دیئے اگر شہنشاہ اسکی قدر نکرین آپ کے شوہر صاحب نے کوئی دفعیہ بھی رکھا ہی گلزار نے تنفر اکر کہا اُستاد واسطہ سامری جمشید کا دفعیہ کا نام نہ لیجیے یہ تحفہ جات خاص ہمارے شوہر کے بزرگون نے پہلوے سامری مین بیٹھکر تیار کیے اسبات کو کوئی منھ سے نہین نکال سکتا جان و آبرو کا خوف ہی ایسی اشیاے نادیدہ ہمارے شوہر کے پاس تھے خود افراسیاب جادو برائے قدمبوسی آئے ہمارے شوہر سے وعدہ کیا کہ بعد فتح تمکو تمامی طلسم ہوش رُبا کا حاکم کرونگا جو تحفہ جات تمھارے بزرگون نے بنائے ہین وہ ہمکو مرحمت کرو ہمارے شہنشاہ عالیجاہ ندیتے تھے افراسیاب جادو نے اقرار نامے لکھکر دیئے آپس مین عہد و پیمان ہوے اسکو کوئی رفع نہین کر سکتا خواجہ نے چاہا کچھ اور پوچھون گلزار نے بہ نگاہ قہر و غضب طرف خواجہ کے دیکھا کہا اے نی نواز بس ان باتون کا ذکر نہ کر ہمارے شہنشاہ کی جان کا مقدمہ ہی کچھ ہمارے سامنے بیٹھکر گاؤ ایسے تیور سے ملکہ گلزار نے کہا خواجہ کو خوف ہوا کہ

اَب کی اگر پوچھیون ساحرہ ہی نازک مزاج آفتاب فلک سیر کی زوجہ ایسا نہو گرفتار کرلے خاموش تو ہو رہے ولکو بیقراری سوچے اَب اور تدبیر کرنا چاہیے زکمر سے نکالی سازبھی سب ملے ہوی رات کا سناٹا روشنی کی تیاری دیوار ہاے باغ پر گلکاری یہ اشعار جگر سوز خواجہ عمرو نے شروع کیے نظم

تیرِ نگہ کی اُنکے خطا کچھ نہ پوچھیے
جو جا ہی دیکھیے وہ سزا کچھ نہ پوچھیے
حسرت نکالیے گا کوئی وقت ذبح کیا
حاجت نہین کسی سے پتا کچھ نہ پوچھیے
پوچھا علاج دردِ جگر جس طبیب سے
جھگڑا پڑا ہی نزع مین کیا کچھ نہ پوچھیے
بیکار نزع مین ہی عیادت مریض کی
بے پردہ کسکو دیکھ لیا کچھ نہ پوچھیے
ناگفتنی معاملہ عشق ہے جلال
تا کا ہتا کسکو کسکے لگا کچھ نہ پوچھیے
پوچھی جو مین نے لذتِ دردِ فراق یار
اَب کاٹیے ہی جلد گلا کچھ نہ پوچھیے
قاتل جو منفعل پڑا تو یہ بولے زبان زخم
اُسنے کہا اجل کی دوا کچھ نہ پوچھیے
واللہ جان کنی مین بسر کی شبِ فراق
اب کسطرح ہے فضلِ خدا کچھ نہ پوچھیے
پوچھا جو مین نے یار نے خط پڑھکے کیا کہا
جو کچھ سلوک اِسنے کیا کچھ نہ پوچھیے
عاشق ہون دل لگانیکی تعذیرین بد بلا
دل نے تڑپکے دی یہ صدا کچھ نہ پوچھیے
کہتا ہی دل کہ چلیے بتا دون مین کوی یار
واللہ اس نمک کا مزا کچھ نہ پوچھیے
دل اسکو یار سوی عدم کھینچتی ہی جان
کسطرح یہ پہاڑ کٹا کچھ نہ پوچھیے
کہتی ہی آنکھ کیا کہون مین کچھ نہ پوچھیے
قاصد نے یہ جواب دیا کچھ نہ پوچھیے
اِن اشعار کو جو اُستاد فن نواز نے

گایا ملکہ گلزار وا ہالیان جلسہ تعریفین کررہے ہین صدا ی آہ آہ اور واہ واہ بلند ہی خواجہ نے گاتے گاتے ہاتھ کو روکا گانا موقوف کیا گلزار نے کہا کیون اُستاد گاتے گاتے کیون رُک گئے آج صبح تک گائیے بھیروین گا کر موقوف کیجیے گا اسوقت دوپہر سے شب تجاوز کرچکی ہی دو چار چیزین بہاگ کی گائیے خواجہ نے کہا ملکہ بے نمک کی صحبت شراب کباب کا بالکل چرچا نہین گلزار نے کہا استاد اُسکا بھی شوق ہی عمرو نے کہا ہم لوگون کی خم گھٹی ہی دایہ نے عوض دودھ کے پہلے شراب پلائی دخت رز ہماری کھلائی ہی بنت العنب دائی ہی ابھی آپ نے کال کیا دیکھا مجھے بھی اَب منظور ہوا آپ ایسا قدردان دستیاب ہوا سب طرح کے کمال ظاہر کرون اَب خوب حضور کو راضی کرون گا ملکہ گلزار نے کہا اُستاد اِس گانے سے زیادہ کیا کمال ہی خواجہ نے کہا ای ملکہ عالم مین ساقی گری خوب کرتا ہون جب ساقی ہوتا ہون کوئی باقی نہین رہتا حضور سر سے شراب پلاؤن ہاتھ سے بتاؤن پاؤن سے ناچون کیا مجال ہی جو ایک قطرہ بھی شراب کا ہل کر گر جاے میرے سپرد میخانہ کیجیے ملکہ بہت خوش ہوئی کنجی میخانہ کی خواجہ کو دی خواجہ صاحب میخانے مین آئے شراب کو خراب کیا

بیہوشی ملاکر محفل مین لائے پہلے جام بھر کر سر پر رکھا گلزار کے سامنے خوب گت ناچے گلزار بہت خوش ہوئی اپنی کنیزون سے کہنے لگی دیکھو تو واہ واہ کیا کہنا اُستاد فن نواز کس خوبصورتی کے ساتھ سر پر جام رکھے ہوئے ناچ رہے ہین یہ کہکر ملکہ گلزار نے بہت کچھ انعام دیا خواجہ نے بڑھ کر لے لیا سر جھکاکر کہا ایسی قدردان کو سیر شراب پلانا چاہیے ملکہ نے موتیونکا مالا گلے سے اُتار کر خواجہ کو پہنا دیا جام بے اندیشۂ انجام پی گئی اب تو خواجہ نے دور شروع کیا مصاحبین اشارے کر رہی ہین ہمکو بھی جام اُستاد دینا خواجہ فرماتے ہین صاحبو گھبراؤ نہین جلدی نہ کرو مین جب ساقی بنتا ہون کسیکو باقی نہین رکھتا ہون بارہ سو کنیزون کو خواجہ نے شراب پلائی اب رات چار گھڑی باقی ہے ملکہ نے نشے کے جوش مین سر اپنا مسند پر رکھا سر مسند پر رکھنے کے ساتھ ہی بیہوش ہوگئین کنیزین گھبراکر اُٹھنے لگین جو اُٹھی گویا جہان سے اُٹھی گری اور بیہوش ہوئی جب سب کنیزین بیہوش ہوچکین اب خواجہ صاحب نے قصد کیا کہ ملکہ کو قتل کرون محفل کو لوٹ لون سوچنے لگے گلشن عیاری پر نگاہ ڈالی گلہاے رنگا رنگ مکر و غدر نخل ہاے تازہ فکر عالی کے چمنہاے طولانی تدبیر لاثانی کا اک گلزار بے خزان نظر آیا باغ فکر سے گلہاے مضامین چنے ایک پھول کی رنگ و بو پسند آئی مراد یہ بھی کہ اسکو قتل نکرو مراد نہ حاصل ہوگی یہ سوچ کر گلزار کو اُٹھایا نذر زنبیل کیا آواز دی داداجان اسکو باحتیاط رکھیے اسپر کوئی زوال نہ آنے پائے ابھی بڑا مطلب ہر بیٹھ سے بھی پکار کر کہدیا اب بے خبردار اس سے ٹوکری نہ ڈھولوانا ورنہ قیمت مین فرق آجائیگا ہمارے آقاے نامدار کے لشکر کی آمد ہے سرداران خوش مزاج حسن پرستون کے سر کے تاج لڑتے بھڑتے آئینگے بڑی قدر سے اسکو خریدینگے یہ کہکر رنگ روغن عیاری کا نکالا آئینہ سامنے رکھ لیا گلزار جادو کی شکل بنکر تیار ہوے کئی دن کے جاگے ہوے بھی تھے صحرا مین سرگردان رہے دوشالا تان چھپر کھٹ پر آرام فرمایا بوقت صبح نسیم سحری چلی پیالے سے نرگس کی آنکھ کھلی سوسن غل مچاتی ہوئی اُٹھی غنچہ دہن نہایت کم سخن شمشاد اکڑنے لگی آپس مین صلاح ہوئی آج ملکہ بہت سوئین بیدار کرو کنیزان ماہ رخسار نے آکر قدمون سے آنکھین ملین تلوے سہلاے خواجہ آنکھین ملتے ہوے اُٹھے سب نے دیکھا نہایت ملکہ بد مزاج ہین غصے مین فرمایا کیون او شفتلو تم سب نے ملکر میرے گویے کو کیا کیا میراثی نواز کہان گیا سب نے کہا حضور دور شراب اسقدر ہوا کہ نشے مین

ہم سب سوگئے بازاری گوئیا آپ نے اُنکی اسقدر قدردانی کی کئی توڑے اشرفیونکے دیئے بس وہ شگوڑا
بھول گیا اُسکے حوصلے سے زیادہ ملا ملکہ نے کہا تلاش کرو اگر میرا نغمہ نواز نہ ملے گا مین اپنی جان دونگی
تم سبھون کو قتل کرونگی یہ کہکر رونا شروع کیا کنیزین تصدق و نثار ہوئین خواجہ یعنی ملکہ نقلی نے کہا
او نرگس تیری آنکھین پھوڑونگی بی سنبل کے جھونٹے نوچونگی بی شمشاد کی داڑھی سبھونکی
منت و خوشامد بیکار ہی مجھے چین نہ آئیگا کنیزین دوڑین تمام باغ مین ڈھونڈھتی پھرتی ہین
تمام قصر چھان ڈالے ملکہ پاؤن لٹکائے پلنگ پر بیٹھی ہین چیخین مار مار کر روتی ہین کہتی ہین تم ہی
سبھون نے میرے گوئیے کو کھویا اسکو خیال نہ رہا ہین کمبخت کیون سوئی مثل مشہور ہی جو جاگے
سو پاوے جو سوے سو کھوے ایسا گوہر بے بہا مجھے دستیاب ہوا تم سبھون کی غفلت نے اُسکو
ضائع کیا مین رات ہی کو دیکھتی تھی بی نرگس اُسے گھور رہی تھین بی شمشاد اکڑتی تھین بی
سنبل اُلجھن کی باتین نکالتی تھین وہ ڈر گیا کہ ایسا نہو صبح کو مجھپر کوئی آفت آئے مین نے تو
اُس سے وعدہ کیا تھا کہ مین تجھے نوکر رکھون گی اپنے وارث کو اُسکا گانا سنواتی میرے شہنشاہ
کیسے خوش ہوتے افراسیاب جادو اٹھارہ سو ملک کا بادشاہ ہی ایسا گوئیا اُنکو بھی ممکن نہ ہوا
ہوگا بی حیرت کو سنکر حیرت ہوتی ملکہ کے بلکنے سے باغ مین ہنگامہ خواصین کہتی ہین حضور اشرفیان
گھر مین رکھکر آئیگا آپ ایسا قدردان کہان پائیگا رات بھر مین نہال کردیا دامن مدعا زر و جواہر سے
بھردیا ملکہ کہتی ہین تم نے اُسکا مال چھین لیا اُسکو ڈرایا دھمکایا گوئیے تو بڑے ڈرپوک ہوتے ہین
خوف جان سے چلا گیا اسی مین بہتر ہے کہ اُسکو حاضر کرو یہ کہکر عمرو نے نیمچہ کھینچا چاہا گلے پر رکھے
شمشاد دوڑ کے لپٹنے لگی عمرو نے ایک نیمچہ مارا شمشاد کے دو ٹکڑے ہوے اسی طرح دو چار
کنیزون کو قتل کیا اب تو باغ مین ہنگامہ ہوا کنیزین بھاگنے لگین ملکہ کنوئین مین پیر لٹکا کے بیٹھین پھر
کنیزین دوڑ کر لپٹ گئین کہنے لگین صدقے جاؤن قربان جاؤن واری جاؤن ایسا غضب نہ
کیجیے ملکہ کہتی ہین کہ میرے گوئیے کو کون لے گیا اُسکو خبر کرو مین اپنی جان دیتی ہون تم لوگ
کیون دخل دیتے ہو یا تو میرے گوئیے کو مجھسے ملادو یا مجھے اپنی حالت پر رہنے دو اسی طرح
جان کھولے دو مین اپنی جان دیے بغیر نہین رہون گی اگر تم لوگون کو میری جان کا خیال ہی
تو میرے گوئیے کو مجھے لادو تو خیر نہین تو تم سب کے سب میری جان سے ہاتھ دھو ملکہ کی اس

کیفیت سے باغ مین عجب ہنگامہ برپا ہی کوئی منت کر رہا ہی کوئی کنیز عقلمند وعدہ کرتی ہے کہ حضور
بارہ دری مین تشریف لیچلیں ہین آپکے گوئیے کو تلاش کر کے لاتی ہون یہ ذکر تھا کہ نوبت نقارے
کی آواز کان مین آئی اک ابر سحر تڑپتا ہوا بیرون باغ ظاہر ہوا اُسمین ہزارون برقین تڑپ رہی ہین
چند کنیزین دوڑی ہوئی آئین عرض کی واری آپکے شوہر عاشق صادق آفتاب فلک سیر
تشریف لاتے ہین لشکر بیحد ہمراہ ہی مدد کو افراسیاب کے جاوینگے وہ فوج قاہرہ ہے کہ اگر
کرہ رسلمان ہون گے ایک دن مین قتل ہوجائینگے ملکہ نقلی نے کہا حرامزادیو مجھے اُسکے نام
سے ڈراتی ہو آیا ہے تو آنے دو مین تو اپنی جان دینے پر آمادہ ہون مجھے عاشق ومعشوق سے
کیا مطلب تم لوگون سے بیٹھکر عاشق ومعشوقی کرے گا مین اُسکو زندہ صورت نہ دکھلاؤن گی
یہ کہکر چاہا کہ کنوئین مین گر پڑون کنیزین لپٹ گئین چند نے دوڑکر آفتاب فلک سیر کو خبر کی
اسکا تخت قریب باغ پہونچا ہی ساٹھ لاکھ کی فوج ہمراہ ہی بڑے بڑے ساحران غدار گرد گھیرے
ہوے ساتھ والون سے کہہ رہا ہی آج شب کو اسی مقام پر رہینگے بوقت سحر طرف افراسیاب کے
چلین گے لشکر صحرا مین اُتر رہا ہے آفتاب ٹھہرا ہوا ہی حیران کہ آج کیا ہی ملکہ عالم لینے کو نہین آئین
کہتا ہی کہ نہین معلوم آج میری معشوقہ کا مزاج کیسا ہی معشوق عاشق خصال ہی کوس بھر پیشتر مجھکو
لینے کو آتی تھین آج نہین معلوم کیا گذرا سردارون سے کہہ رہا ہی صاحبو وہ تو میرے نام پر جان
دیتی ہین سامری جمشید خیر کرین میرے فراق مین پریشان رہتی ہین بڑی بڑی جفائین سہتی
ہین آج اتنا بڑا لشکر آیا نوبت نقارے بھی بجے اُسکے بھی شوروغل کی آواز کان مین ملکہ کے
نہین پہونچی یہ ذکر تھا کہ چند کنیزین روتی پیٹتی آکر پہونچین عرض کی ای شہنشاہ جلد چلیے دیر
کیجیے گا تو ملکہ عالم کو زندہ نہ پائیے گا آفتاب کا چہرہ زرد ہوگیا کہا صاحبو مفصل بیان کرو کنیزون
نے تمام کیفیت عرض کی کہ حضور جنگل سے ایک گوئیے کو اُٹھا کر لائین حقیقت مین وہ بڑا ہی
کامل واکمل تھا رات بھر اُسکا گانا سُنا وہ دھوکا دیکر کہین چلا گیا ملکہ نے کئی کنیزونکو بھی قتل کیا
اپنی جان دینے پر آمادہ ہین کنوئین مین پیر لٹکائے ہوے بیٹھی ہین چاہتی ہین اپنے تئین کنوئین مین
گرا دون آفتاب فلک سیر سُنکر دوڑا کہا ملکہ کے مزاج مین بڑی جہالت ہی مین سَو گوئیے ممکن
کر دونگا یہ کہتا ہوا آفتاب فلک سیر اندر باغ کے آیا دیکھا کہ رنگ باغ دگرگون ہو رہا ہے

ملکہ گلزار جادو کے کنیزین لپٹی ہوئی ہین کنوئین مین پیر لٹکائے بیٹھی ہین آفتاب کو دیکھکر اور زیادہ پیٹنا شروع کیا بال نوچنے لگی سر کو ٹپکنے لگی کنیزون سے کہا مجھے چھوڑ دو مین اپنی جان دونگی اس ناقدرے کی بھی صورت نہ دیکھونگی اسکے ساتھ مین ناحق مین نے اپنی زندگی کو ضائع کیا آفتاب فلک سیر نے دوڑکر ہاتھ تھام لیا عمرو نے کہا تو میرے قریب نہ آنا تو ہی نے میری جان لی گویا گیا با ہوش سے گیا تو سراسر بے مہر ہی بالکل مجھے تجھسے محبت نہین ہی مین نے ناحق اپنی اوقات ضائع کی آفتاب فلک سیر ملکہ کی منتین کرنے لگا ہاتھ جوڑنے لگا گودی مین ملکہ کو اٹھالیا گلے سے لگا لیا پیار کرنے لگا منت کرتا ہی ملکہ مین نے کیا خطا کی اگر تم کہو تو آسمان سے تارے توڑ لاؤن آنکھین اپنی تمھارے تلوون کے نیچے بچھاؤن جب بہت سی منت سماجت آفتاب فلک سیر نے کی تو ملکہ نقلی نے کہا تو خوب اس بات کو جانتا ہی بڑے بڑے شاہان جلیل بلکہ خود افراسیاب جادو اتنا بڑا شہنشاہ طلسم ہوش ربا جو اٹھارہ سو ملک کا حاکم میرا خواہان ہوا مگر مجھے تیرے نام سے محبت تھی تیرے گھر بیٹھ گئی اپنی جوانی خاک مین ملائی تجھکو میری قدر نہوئی آفتاب فلک سیر نے کہا ملکہ آخر مجھسے کیا خطا ہوئی مین نے کیا ناقدری کی ملکہ نقلی نے کہا اس سے بڑھکر کیا بیقدری ہوگی تو نے تحفہ جات افراسیاب کو دیدیے ہمسے بالکل ذکر بھی نکیا بس ہمکو دشمن جانا دشمن کا زندہ رہنا کیا ضرور ہی مین تجھپر اپنی جان دونگی آفتاب نے کہا ملکہ یہ تو ناحق کا غصہ ہی گویے کی جھاڑ مجھپر اُترتی ہی اتنا بڑا بادشاہ طلسم ہوش ربا بیقرار ہوکر میرے پاس آیا ایک تو یہ خطاے فاش ہوئی کہ تمام مرحلہ جات شکست ہوے بربادی ہوش ربا کے بندوبست ہوے ہم برائے مدد شہنشاہ نہ گئے جب خود شہنشاہ آئے اور اُنھون نے یہ کلمہ فرمایا کہ مجھے قلعہ بند ہونے پڑیگا تحفہ جات اپنے بزرگون کے ہمین دیدو کہ ہم اپنی حفاظت کرین اُسوقت مجھکو مناسب نہ تھا کہ مین تساہل کرتا عمرو نے کہا تو نے مجھسے چھپایا اب مین اپنی جان دونگی ان حرامزادیون لونڈیون نے زبردستی مجھکو روک لیا ورنہ مین نے ابتک کبکی اپنی جان دی ہوتی مجھہ دشمن کو تو زندہ نہ پاتا جنازہ آکر اُٹھاتا مگر تو وہ جلاد ہی کہ تجھکو کچھ افسوس نہوتا دشمن کا گھر مین رہنا بہتر نہین ہے مین تجھکو زہر دونگی سنکھیا دونگی طلسم کشا کو بلا کر اُسکے ہاتھ سے قتل کراؤنگی آفتاب فلک سیر جب اُتر کر یہان آیا ہی تو ایک صندوقچہ بغل مین دبائے ہوئے آیا ہی جب گفتگو انتہا پر پہونچی تو ملکہ نقلی نے کہا یہ صندوقچہ کیسا تو

بغل مین دبای وبای پھرتا ہی لیکن کوئی راز کی بات ہو تو مجھکو نہ بتلانا جہانتک ہوسکے چھپانا تو کہانتک
جا گیگا جبوقت سبکو غفلت مین پاؤنگی کنوئین مین گر کر اپنی جان دونگی جلدی بتلا کہ اس صندوقچہ مین کیا ہی
آفتاب نے کہا ملکۂ عالم تمسے کس بات کا پردہ ہی ناحق جہالت مین اپنی جان ہلاک کرتی ہو مین نے تمھارے
واسطے زوجۂ اصلی کو چھوڑا برسون کبھی گھر نہین جاتا روپیہ مال خزانہ سب تمھارے قبضے مین ہی عمرو نے کہا روپئے
کو آگ لگے تو نے مجھکو دشمن جانا مجھکو یہ بڑا قلق ہی آفتاب فلک سیر نے کہا ملکہ اس صندوقچے مین تمام طلسم
ہوشربا کی جان ہی عمرو نے کہا پھر جان کا حال مجھسے نہ کہنا ورنہ مین طلسم گشتا سے ملجاؤنگی آفتاب نے
کہا ای جانِ جہان وای آرام دل مشتاقان یہ صرف تمھارا خیال خام و تصوّر ناتمام ہی عمرو نے کہا صندوقچی کو
تو کھول مین تو دیکھون اِسمین کیا چیز ہی خالی باتین بناتا ہی بڑا بدتمیز ہے رات ساری اسی جھگڑے و فساد مین
گذری آفتاب فلک سیر چاہتا ہی صندوقچے کا حال نہ کہون ایسا نہو عورت ہی کسی کے سامنے ذکر کردے
تو غضب ہوجاے عمرو نے الماس کی انگوٹھی اُتار کر ہاتھ مین لی صبح ہوتے ہی تلوار کھینچکر گلے پر رکھی بال
نوچ ڈالے طمانچے مُنھ پر مارے کنیزون سے کہا صاحبو دیکھتی ہو یہ دشمن زبردستی میری جان لیتا ہے اگر مین
دشمن ہوتی رازِ دل کاہیکو چھپاتا اگر مین دشمن ہون تو میرا مرجانا بہتر ہی اگر اپنا عاشق صادق جانتا ہے
صندوقچہ کیون نہین کھولتا اب تو کنیزین بھی چاؤن چاؤن کرنے لگین کہتی ہین میان آفتاب صاحب ایسی
چاہنے والی عورت آپکو نہ ملیگی آٹھ پھر آپ ہی کا ذکر کیا کرتی ہین ہمیشہ نذر و نیاز سامری کی مانی جاتی ہی کہ میرے
وارث کی خیر و عافیت رہے آپ اُنسے راز کو عزیز کرتے ہین واسطہ سامری و جمشید کا اِس صندوقچے کو
کھولو کہین جھگڑا مٹے رات ساری بے آب و دانہ گذری آفتاب فلک سیر کہتا ہی میری منزل کھوٹی
ہوتی ہی افراسیاب کے کئی نامے آئے سبکا یہی مضمون تھا کہ ای قوت بازو جلد آکر شراکت کرو مسلمانونکا چہار
طرف بلوہ ہی مگر افراسیاب نے بھی قیامتین برپا کی ہین کل کے نامے مین بھی یہی تحریر تھا کہ نور افشان
مارا گیا طلسم نور افشان مین قیامت برپا ہی یہ کہکے ہاتھ باندھنے لگا کہ ای ملکۂ عالم چلو سوار ہو یہ راز
چلکر سامنے افراسیاب کے بتلاونگا حال قتل نور افشان سُنکر عمرو کا کلیجہ پھٹ گیا سر زمین پر دے مارا کہا او
ناقدرے اب میرا جنازہ لیکر جا مین زندہ نہ جاؤنگی یہ کہکر چیخین مار کے رونا شروع کیا چہار سمت سے آفتاب
فلک سیر پر مصاحبون کا بلوہ ہی کہ صاحب تم کیسے جلاّد ہو کیا صندوقچے مین تمھاری جان بند ہی کھُلتے ہی
طائر ہو کہ اُڑ جائیگا آفتاب مجبور ہوا قلب تو کانپ رہا ہی کلید اپنے جوڑے سے نکالی مشکل صندوقچہ کھولا

عمرو نے دیکھا اُسمین ایک آئینہ حلبی کہ جسکو دیکھکر آنکھین روشن ہوتی ہین آفتاب نے کہا او ملکہ دیکھا صرف یہی
آئینہ ہی عمرو نے بیٹے پکڑ کر کہا او کمبخت اِس آئینے کی کیا صورت ہی یہ تو بتلا کہ کس کام کا ہی یہ کہکر آئینہ اُٹھا لیا
ڈوپٹے کے اندر چھپا یا کہا مین اِسکو بٹون سے کچل ڈالونگی آفتاب فلک سیر نے کہا اے شہنشاہ خوبی
آئینہ کا حال صاف صاف یہ ہی کہ افراسیاب نے جو تحفہ جات مجھسے لیکر بر سر گنبد لٹکائے ہین اگر کوئی جاکر
اس آئینے کو گنبد کے سامنے جھکا دے وہ تیر و کمان تلوار و خنجر و گرز وغیرہ جل جائینگے بنا گنبد بھی اِس
آئینے پر موقوف ہی گنبد گر پڑے گا اِسواسطے مین اِس راز کو چھپاتا ہون افراسیاب کی جانبری کی یہی صورت ہی
عمرو نے بغل سے نکالکر سامنے ڈالدیا کہا او بیحیا خواہ صندوقچے مین رکھ یا اپنے کلیجے مین چھپا لے مین اِس
آئینے کو لیکر کیا کرونگی فقط بات کی ضد تھی اتنا تو مجھکو ثابت ہوا کہ تو اپنا دشمن مجھکو نہین جانتا اب مین بھی
تمھارے ساتھ چلونگی دو چار سحر ایسے تیار کیے ہین کہ افراسیاب بھی خوش ہو اپنے مقام پر بی حیرت
شرمندہ ہون کہ زوجہ آفتاب فلک سیر نے آکر کیا کار نمایان کیا یہ کہکر آفتاب کے گلے مین ہاتھ
ڈالدیے کہا میری عقل مین فتور تھا ناحق دل ناصبور تھا رات بھر میان سے لڑائی رہی آئینہ تیرے
صندوقچے مین موجود ہی اسکو اپنے کلیجے مین رکھو فوج تیار کرو مین بھی تمھارے ساتھ چلنے پر تیار ہون مین
اپنے وارث کو اکیلا نہ جانے دونگی تمھارے ساتھ ساتھ چلونگی آفتاب کا خوشی سے چہرہ سُرخ ہوگیا
کہا اے جان جہان یہ آئینہ خاص بنایا ہوا سامری و جمشید کا ہی علاوہ دفع ہونے تحفہ جات کے اور
گنبد کے برباد ہونے کے جسکے پاس ہوگا اُسپر کسیکا سحر تاثیر نہ کریگا عمرو نے کہا اب میرے سامنے اُسکے
اوصاف نہ بیان کرو اِس صندوقچے کی دل وجان سے حفاظت کرو اِسوقت مین شراکت واجب لازم ہی
نور افشان ایسا شخص مارا گیا لشکر طلسم کُشا مین بڑا تلاطم ہوگا مین ٹوک کر بلقیس پر جا پڑونگی پہلے
گھیر کر اُن زن و شوہر ہی کو مارنا چاہیے آفتاب فلک سیر پر یہ حال آئینہ نہوا کہ ملکہ نے چند ساعت آئینے
کو اپنے پاس رکھا پھر اُسیطرح بامانت واپس دیا اُسکو کیا معلوم کہ آئینے پر کیا گذری خوشی خوشی افسران
فوج کو بُلاکر حکم دیا جلد لشکر تیار کرو منزل نہ کھوٹی ہو ملکہ عالم بھی ہمراہ چلینگی اب منزلین بڑے لطف سے
بسر ہونگی اُسیوقت ساتھ لاکھ کا لشکر تیار ہوا دو ہزار کنیزین ملکہ گلزار کی ایک تخت پر آفتاب سے ا
ہوا خواجہ نے کنیزون کو حکم دیا اپنے سحر سے تخت تیار کرو مین نے قسم کھائی ہی کہ کسی مقام پر سحر نکرونگی
سامنے افراسیاب کے چلکر سب طرح کا سحر کرونگی دو ہزار جادوگرنیان آئین خواجہ تخت پر سوار ہوے

کنیزون نے سحر سے تخت اُڑایا ساتھ مالکہ کا لشکر پشت پر اِس کر و فر سے خواجہ ساتھ آفتاب فلک سیر کے تخت اُڑاتے ہوئے چلے یہان لشکر افراسیاب مین جب نور افشان کا انتقال ہوا ہا یان لشکر اسد پر افراسیاب نے آب و دانہ حرام کر دیا رات بھر آفتین برپا کرتا ہی ذرا طلایہ پر غفلت ہوئی کہ لاک کے آپڑا دو چار کو قتل کیا جب اسد سامنے ظاہر ہوئے بالائے گنبد پہونچ گیا اسد وغیرہ ہر وقت مسلح رہتے ہین اسد غازی صبحکو دربار مین جلوہ فرما ہین شب بھر قیامت رہی افراسیاب جادو نے پانچون عیّار بچیونکو بلایا نشان ملک کا آفتاب فلک سیر کے بتایا ایک ایک نامہ پانچون عیار بچیونکو دیا کہا فرداً فرداً اپنے کو پہونچاؤ یہ نامہ دیگر زبانی بھی کہنا ای آفتاب فلک سیر مین نے طلسم کشا کو بتنگ کر دیا خواب و خور سب حرام ہی اب تمھارے آنے پر لڑائی کا انجام ہی آرزو ہی کہ تمھارے آنے پر ایک لڑائی ایسی لڑون اُن سبھون کے دانت کھٹے کر دون عیّار بچیان الگ الگ چلین برق فرنگی وغیرہ بھی تلاش مین اپنے اُستاد کی نکلے ہین شمیمہ نقب زن معشوقہ برق صحرا مین کھڑی سوچ رہی ہی کہ کس راہ سے جاؤن لینے کو تا بہ ملک آفتاب فلک سیر پہونچاؤن کہ برق فرنگی سامنے سے پہونچا برق نے دیکھتے ہی دور سے ہاتھ باندھے کہ ای جان جہان و ای آرام دل مشتاقان اب دل مین صبر و خبر نہین باقی ہی اپنا اب یہ حال ہی فرد یا تن رسد بہ جانان یا جان زتن بر آید ٭ دست از طلب ندارم تا کار من بر آید ٭ شمیمہ نقب زن نے کہا کچھ دیوانہ ہوا ہی کیون شامتین آئی ہین شمیمہ نے تیغچہ کھینچا برق فرنگی سر جھکا کر آگے بڑھا کہا مین تیرا ابلال نہین چاہتا مین ہاتھ حائل گردن کرون تو تیغچہ لگا سر کٹکر قدمونپر گرے تسکین قلب ہو جائے شمیمہ نے تیغچہ مارا برق فرنگی آڑا ہو گیا شمیمہ تو برس پڑی برق نے لڑتے لڑتے ایک مقام پر جھکائی دیکر حباب مارا شمیمہ نقب زن گری برق لپکے بوسے لینے لگا چاہتا ہی پشتارہ باندھکے لے بھاگون کہ صبا رفتار کمند انداز پیدا ہوئی دیکھا کہ برق ہماری عیّار بچی کی مشکین باندھا چاہتا ہی وہین سے نعرہ کیا او بھوریئے کیا کرتا ہی برق نے پلٹ کر سلام کیا کہا خلیفائن اپنے چھوٹون کو تم گستاخ نہ کرو مہتر قران ہمارے بزرگ ہین آپ انشاء اللہ وہوم سے شادیان ہونگی ہم خدمتگذاری مین مصروف رہینگے صبا رفتار برق پر برس پڑی برق صبا رفتار سے لڑنے لگا صبا رفتار نے لڑتے لڑتے شمیمہ نقب زن پر حباب دافع دارو سے بیہوشی مار دیا شمیمہ بھی ہوشیار ہوئی دونون نے ملکر برق فرنگی کو گھیرا اب برق فرنگی گھبرایا کہ ان دونون سے

کیونکر جان بچاؤن حلقہ ہاے کمند چل رہے ہین دونون چاہتی ہین کہ برق فرنگی کو گرفتار کرلین برق بھی
شعلۂ جوالہ بنا ہوا تڑپ رہا ہی اپنے قریب نہین آنے دیتا دونون جانب سے دونون عیار بچیان پتھر مار رہی ہین
برق اپنے کو بچاتا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی شرارہ سنگ انداز بھی آکر پہونچی تین عیار بچیان ایک
برق فرنگی چاہتی ہین گرفتار کرکے لیجائین برق گھبرایا دست دعا بدرگاہ مجیب الدعوات بلند کیے کہ
پروردگار ان عیار بچیونکے ہاتھ سے مجھکو بچالے دعا تمام ہوئی تھی کہ مہتر قران نامدار کہ درہ کوہ مین بیٹھے
ہوے دل سے باتین کررہے تھے کہ ای قران نہین معلوم کہ اُستاد پر کیا گذری اسی سوچ مین تھے کہ برق
فرنگی کی صدا کان مین آئی درۂ کوہ سے سر نکالکر دیکھا تین عیار بچیون نے برق فرنگی کو گھیرا ہی برق
اُب لڑتے لڑتے بھاگا ان تینون عیار بچیون نے پیچھا کیا سبکے آگے صبا رفتار کمند انداز ہی جیسے ہی درۂ کوہ کے
قریب پی صبا رفتار پہونچین قصد کیا کہ برق کو پکڑلون حلقۂ کمند مارا برق فرنگی حلقونکو طی کرکے
نکلا صبا رفتار جھپٹی مہتر قران نے درۂ کوہ سے نکلکر صبا رفتار کا ہاتھ پکڑلیا کہا ای جان جہان و ای
آرام دل مشتاقان برق کو کیون ستاتی ہو صبا رفتار نے چاہا کچھ کلام کرے قران نے حباب ماردیا
صبا رفتار بیہوش ہوئی قران درۂ کوہ مین سے نکلکر پشتارہ باندھکر لے بھاگے شرارہ سنگ انداز نے پیچھا
کیا مہتر ضرغام شیر دل شاخ نخل پر بیٹھے ہوے یہ ہنگامہ دیکھ رہے تھے بغور ملاحظہ کیا کہ مہتر قران اپنی معشوقہ
کو گرفتار کرکے لیگئے شرارہ سنگ انداز تعقب مین برق کے آتی ہی ضرغام شاخ نخل سے کودے
شرارہ سنگ انداز پر غفلت مین حلقۂ کمند مارا وہ ارے کہکر پلٹی ضرغام نے شرارہ گرفتار کرلیا شمیمہ
نقب زن دوڑی کہ مین برق کو پکڑلون حلقہ ہاے کمند مارے برق نے پلٹ کر دیکھا خلیفہ صاحب
صبا رفتار کو لیگئے ضرغام نے اپنی منظور نظر شرارہ کو ٹھرک کرلیا مین بچاؤن جیسے ہی شمیمہ نے
حلقہ ہاے کمند مارے برق نے حلقہ ہاے کمند جسم مین لیے شمیمہ سمجھی گرفتار کیا برق نے گلے پر ہاتھ رکھ
لیا تھا حباب شمیمہ کو ماردیا پشتارہ اپنی معشوقہ کا برق فرنگی نے بھی باندھا چاہتا ہی لیکر چلے کہ اُدھر سے
صرصر شمشیر زن آتی تھی مہتر قران و ضرغام شیر دل صبا رفتار و شرارہ کو لیکر جا چکے کہ اب
برق فرنگی شمیمہ نقب زن کو لیچلا تھا کہ صرصر نے للکارا خبردار او بھورے عیار بچی ہماری کو
چھوڑدے برق فرنگی نے چاہا بھاگے صرصر نے پیچھا کھینچکر سد راہ ہوئی برق پشتارۂ شمیمہ کا لگائے ہوے صرصر
کو جواب دے رہا ہی حربے روکتا جاتا ہی قضاے کار ایک جادوگر وقواق جادو ملازم افراسیاب

تا سحر کرینا نکالا ہی آسمان سے یہ معرکہ دیکھا تمام طلسم مین مشہور ہی کہ عیّارون نے غدر ڈالدیا خیال مین آیا کہ اے
وقواق جادو اِن عیّارونکو لینا چاہیے دل سے سوچ کر ہوا سے اُترا پشت نخل پر آگر کھڑا ہوا ماش سے
دانے جھولی سے نکالے طرف برق کے پھینکے برق کے پانؤن زمین نے تھام لیے اب وقواق نے اپنے کو
ظاہر کیا صرصر نے پلٹ کر دیکھا ملازم افراسیاب ہی کہا اے خیرخواہ شہنشاہ اِس عیار کو گرفتار کر لے خدمت مین
شہنشاہ کی لیچلینگے صرصر نے چاہا مین نکل جاؤن وقواق سمجھا یہ بھی کوئی عیّار ہے دو تھپڑ مارا صرصر بھی گری
وقواق خنجر کھینچ کر چلا برق نے پکار کر کہا اے خیرخواہ شہنشاہ عورت کی شکل بنکر شاگرد عمرو کا آیا ہی اسکا سر
کاٹ لو صرصر نے پکار کر کہا اے وقواق خبردار ایسی حرکت نکرنا مین شہنشاہ کی کنیز ہون یہ برق فرنگی شاگرد
عمرو کا موجود ہی اِسکا سر کاٹ لو یا گرفتار کر کے خدمت مین شہنشاہ کی لیچلو وہان حال کھل جائیگا برق فرنگی صرصر
کو کہتا ہی صرصر برق کو کہتی ہی وقواق حیران ہی کہ مین کسکو جھوٹا سمجھون کسکو سچا سمجھون حیران و پریشان
کھڑا دیکھ رہا ہی برق کی عیّارونکی باتین صرصر کی اپنی گھاتین ہر مرتبہ وقواق تیغ کھینچکر بڑھتا ہی پھر رک جاتا ہی
برق اپنی پکارے جاتا ہی اے وقواق یہ عورت نہین ہی رنگ روغن سے عیّاری کی صورت بنائی ہی صرصر
کہتی ہی اے وقواق قسم ہی سامری و جمشید کی مین صرصر شمشیر زن ہون یہ برق فرنگی عیّار لشکر عمرو کا
ہی سب اِسکی صورت پہچانتے ہین اگر اِسکا سر لیجائیگا افراسیاب سرفراز کریگا یہ باتین ہو رہی ہین کہ صحرا سے
گرد اٹھی خواجہ عمرو بشکل گلزار تخت پر سوار گرد کنیزان ماہ رخسار ایک تخت پر آفتاب فلک سیر بڑے
بڑے ساحر اِسکے ساتھ ہین جیسے ہی اِسکی نگاہ پڑی کہ برق کے پانؤن زمین نے تھامے ہین نستارہ شمیمہ کا
دوش پر صرصر شمشیر زن بھی زمین پر پریشان کھڑی ہی عمرو نے کہا اسے بھی گرفتار کر لو چہار طرف سے
ساحر ٹوٹ پڑے ہاتھون ہاتھ صرصر کو گرفتار کر لیا ہر چند یہ چیخی پیٹی کہ مین شہنشاہ کی کنیز ہون عمرو نے
آفتاب سے کہا صاحب یہ وقواق بھی مجھے جعلساز معلوم ہوتا ہی ذرا گرفتار کر تو لو آفتاب نے سحر کیا۔
وقواق جادو کو تسکین تھی کہ مین ملازم شہنشاہ افراسیاب کا ہون مجھے کون گرفتار کر سکتا ہے
جیسے ہی آفتاب فلک سیر نے سحر کیا اُنسے دفع کر دیا آفتاب فلک سیر کو غصہ آیا کہا او نالائق تو نے
ہمارے سحر کو دفع کر دیا تجھکو بھی یہ لیاقت بہم پہونچی وقواق جادو نے کہا مین آپکے ساتھ سامنے
افراسیاب کے چلتا ہون آپ مجھپر سحر نہ کیجیے عمرو نے اشارہ کیا صاحب تمھارے مرتبے مین فرق آتا ہے
یہ سب عیّارون کی جعلسازیان شعبدے بازیان ہین یہ کبھی مرد بنتے ہین کبھی عورت بنتے ہین باپ کے سامنے

فرزند بنکر جائین عاشق کو معشوق بنکر مٹائین صاحب یہ جانے نپائے مین تو تمھارے لحاظ سے سحر نہین کرتی- آفتاب فلک سیر نے معشوق کے کہنے سے گولا اُٹھا کر مار دیا وقواق جادو کا سر پھٹا آواز آئی کُشتی مرا نام ہن وقواق جادو ولبوداَب برق فرنگی وصرصر شمشیر زن کو جادوگر سامنے خواجہ کے لائے برق فرنگی نے بخوبی پہچانا دیکھا کہ ہمارے اُستاد بشکل ملکہ گلزار تخت پر سوار ہین تمام جادوگرون کو حکم احکام جاری برق فرنگی نے دُہائی دی ای ملکہ عالم فریاد ہی مین عیار بچی شہنشاہ کی ہون عیارون نے مجھے گھیرا ہے حکم دیجیے تو مُنھ دھوکر صورت اصلی دکھادون عمرو نے کہا اچھا سچ بتا کہ تو کون ہی تیسارے مین کسکو باندھا ہی کہا ای شہنشاہ خوبی مین صبا زرفتار کمند انداز ہون تیسارے مین میرے برق عیار ہے شاگردون مین عمرو کے بڑا مکار وغدار ہے یہ کہکر درۂ کوہ مین گھس گیا صبا زرفتار بنکر خود آیا شمیمہ کو برق بنالایا عمرو نے بہت تعریف کی کہا تم اِن دونون کی مشکین باندھکر لیجاؤ شہنشاہ جو مناسب جانینگے ویسا حکم دینگے برق فرنگی نے خوشی خوشی صرصر وشمیمہ کا پُشتارہ باندھا سلام کرکے دعائین دیتا ہوا طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا خواجہ عمرو بصد کر وفر بشکل گلزار تخت اُڑاتے ہوے برائے ملاقات افراسیاب چلے آفتاب فلک سیر نام پر ملکہ کے جان دیتا ہی سمجھ گیا جو کچھ ملکہ گلزار نے کہا اِس راز سے واقف ہونگی مگر ملکہ مہرخ سحر چشم وغیرہ اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما ہین کہ مہتر قران صبا زرفتار کا پُشتارہ لیکر آئے ضرغام شرارہ سنگ انداز کو لایا بعد چند ساعت برق فرنگی شمیمہ وصرصر کو لیکر آیا ملکہ مہرخ سے برق نے تمام کیفیت بیان کی کہ حضور ہوشیار ہو جائین ایک لشکر قاہرہ ایک ساحر زبردست لیے ہوے آتا ہی ہمارے اُستاد اُسکی معشوقہ کی شکل پر تخت پر سوار تشریف لاتے ہین وقواق جادو کو قتل کرایا ہمکو ہاتھ سے اُس کے بچایا شمیمہ وصرصر کو کہا لیجاؤ صبح وشام مین اُسکا داخلہ ہوا چاہتا ہی بہار گلعذار نے گھبرا کے کہا ای مہتر والا گُہر یہ بھی ثابت ہوا کہ ساحر کون ہی برق فرنگی نے کہا مین نے اپنی جان کو غنیمت جانا کچھ دریافت نہین کرنے پایا یہ جانتا ہون کہ وہ ساحر نہایت زبردست معلوم ہوتا ہی فوج بھی بیحد وبیحساب ہے خیرخواہ افراسیاب ہی ملکہ مہرخ نے حکم دیا صرصر وصبا زرفتار وشمیمہ وشرارہ کو ایک خیمے مین بطور نظر بندون کے رکھو جانثوز بن قران نے یہ خبر سُنی نہایت پریشان ہوا کہ افسوس ہی میری معشوقہ رہگئی کیونکر تلاش کرون آخر صبا زرفتار کی شکل بنکر طرف لشکر حیرت کے چلا اُدھر شاہین جنگل گُھستا آتی تھی صبا زرفتار کو جو آتے ہوے دیکھا پُکار کر آواز دی ملکہ آج صبح سے کہان تھین جانثوز نے

جواب دیا آٹھ پہر لشکر مہرخ مین رہتی ہون یہی فکر ہی کہ اسد کو گرفتار کرون اسوقت ایک تدبیر سوچی
ہی کہ اسد کو گرفتار کرون شاہین جنگل کُشا یہ سُنتے ہی قریب آئی جانسوز نے کہا دیکھو وہ اسد نامدار
شکار کھیل رہا ہی شاہین پلٹ کر دیکھنے لگی جانسوز نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیئے حباب مارکے بیہوش کیا
پُشتارہ باندھ کر اپنے لشکر مین لایا مہرخ کے سامنے بطور نذر پیش کیا مہرخ نے ان پانچون عیار بچونکو نظربند
رکھا یہ ساحرون پر تاکید ہی کہ خبردار انکی حفاظت مین فرق نہ آوے ملکہ مہرخ نے صرصر کو بُلا کر سمجھایا۔
صرصر نے جواب دیا بیشک آیکا کُل ہوشربا پر قبضہ ہوگیا ہم پابند احکام حیرت و افراسیاب ہین
اگر وہ قتل ہوے اُسوقت مین سمجھا جاویگا خواہ اطاعت کرینگے خواہ جان دینگے ملکہ مہرخ نے ان کو
نظربند رکھا عیار پھر تلاش مین نکلے یہ پانچون عیار بچیان بلاے روزگار آٹھ پہر اسی فکر مین ہین کہ ہم
نگہبانون کو دھوکا دیکر نکل جائین نتیجہ قابض نہین ہوتا مگر افراسیاب جادو گنبد مین بیٹھے بیٹھے سوچا
کہ ای افراسیاب سردارون کے قتل کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہوتا اور لشکر کا جاہ حشم کم نہین ہوتا وہ
تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ سب خود اپنے اپنے گلے کاٹکر مرجائین اگر آج کوئی تدبیر بن پڑے تو اسد کو گرفتار
کرکے قتل کرڈالو جبتک طلسم کُشا کا سر قلم نہوگا لشکر کا زور کم نہوگا باغیونکا مجمع درہم و برہم نہوگا بس اس سے
یہی بہتر ہی کہ طلسم کُشا کو کسی تدبیر سے قتل کرون افراسیاب کی یہ حقیقت ہی اور لشکر اسد کی یہ کیفیت ہی
کہ ڈر سے افراسیاب کے سب کو آب و خور حرام ہی اور عیار لشکر مین نہین ہین راتون کو جاکر درہ ہاے
کوہ مین یا کسی قریہ قصبے مین بشکل فقیر یا کسی گنوار کی صورت بنکر پڑ رہتے ہین قیامت کی جفا سہتے ہین
وقتاً فوقتاً لشکر اسلام مین بطور فقیر آنا سردارون سے ملنا حال پُرسی کرکے پھر چلے جانا یہ سب تحفہ جات
کے مٹانے کی فکر مین جنگل جنگل سرگردان رہتے ہین کبھی کبھی لشکر اسلام مین بھی آجاتے ہین مگر حال اسد
غازی کا سُنیے کہ انکا دل بیٹھے بیٹھے گھبرایا دربارگاہ پر ٹہلنے لگے سردارون کو بُلایا اور کہا کہ آج میرا دل
بہت گھبراتا ہی نہین معلوم نانان جان پر کیا گذری اور لشکر کی کیا کیفیت ہی افراسیاب ساحرونکو برابر
روانہ کرتا ہی نہین معلوم اب کس ساحر کو روانہ کیا ہی اٹھارہ برس کا زمانہ ہوا کہ مین نے اپنی والدہ ماجدہ کو
نہین دیکھا دیکھیے میری زندگی وفا کرے یا نہ کرے کیونکہ افراسیاب نے اس بدعت پر کمر باندھی ہی کہ مثل
چورون کے راتون کو آتا ہی اور میرے سردارون کو قتل کرجاتا ہی اب میرا دل بہت گھبراتا ہی یہ کہکر اُٹھے
اور ملکہ مہ جبین کے خیمے مین آئے مہ جبین نے پوچھا کہ ای شہریار کیا حال ہی دشمنون کے رُخ پر گرد

ملال ہی اسد غازی نے کہا کہ ای ملکۂ عالم کیا کہون میرا دل بہت گھبراتا ہی نہین معلوم کیا واردات ہوئی
یہ کہکر اُٹھے اپنی بارگاہ مین آئے چھپرکھٹ پر دوشالہ تانکر آرام کیا تیغۂ نور افشانی پہلو مین رکھا لوح گلے مین ہی
اسی تردد مین نیند آگئی حاجب و دربان بھی اپنے اپنے عہدون پر مستعد ہین لیکن اُنکو بھی کچھ غنودگی سی
آتی جاتی ہی افراسیاب نے دیکھا سنّاٹا ہوگیا حاضر باش و ناظر باش کی صدا بالکل نہین آتی لشکر اسد
مین سنّاٹا ہوگیا ہی یہ لپنے گنبد سے اُترا قریب بارگاہ اسد نامدار کے آیا اور ایک سحر کیا کہ ہواے سرد
عیسی دم مسیح نفس چلی صبح قریب ہی حاجب و دربان سوگئے پردہ بارگاہ کا اُٹھا کے افراسیاب اندر
بارگاہ کے آیا دیکھا اسد چھپرکھٹ پر آرام کر رہے ہین شمعہاے مومی و کافوری روشن ہین لوح اسد
کے سینے پر مثل ستارۂ سحری چمک رہی ہی تیغۂ نور افشانی پہلو مین رکھا ہوا ہی اسکے خیال مین آیا کہ پہلے تیغۂ
نور افشانی کو اُٹھانا چاہیے یہ سوچکر تیغۂ نور افشانی کو اُٹھالیا جھولی سے مقراض نکالکر ڈورا لوح کا کاٹا
لوح کو اُٹھاکر جھولی مین رکھا اسد نامدار کی کمر مین نیچہ دیا اور ایک پرچہ بدین مضمون چھپرکھٹ پر ڈال دیا کہ
ای اہالیان لشکر اسلام آگاہ ہو کہ تمھارے سردار کو مین لیے جاتا ہون اسطرح سے قتل کرونگا کہ مرغان ہوا
اور ماہیان دریا کو رحم آجاے لیکن مجکو نہ رحم آے تم لوگونکو ایک ہفتے کی مہلت دیتا ہون بہتر یہ ہے کہ
آپسمین مشورہ کرکے میرے شریک ہوجاؤ مابدولت سب کے گناہ معاف کرینگے ورنہ اسیطرح تڑپا تڑپا کر
سب کو قتل کرونگا آجتک مین نے کچھ خیال نہین کیا جب مین چاہتا قتل کر ڈالتا تم لوگونکا قتل کرنا میرے اختیار
مین تھا اب مین خود لڑنے پر مستعد ہوا ہون یہ پرچہ اپنے چھپرکھٹ پر ڈالدیا اور سرانچہ بارگاہ کا چاک
کرکے نکل گیا زیر گنبد پہونچا اسد غازی تو بسبب سحر کے بیہوش ہین اپنے سر خنجر گردن سے کھینچکر پھینکدیا
اور ملکہ حیرت سے جاکر بیان کیا کہ ای حیرت جادو دیکھا تمنے مابدولت کا اختیار مین تم سے ہمیشہ
کہا کرتا تھا کہ لونڈی غلامون کو جب چاہونگا قتل کر ڈالونگا آج اسد کو مین نے قتل کیا زیر گنبد لاش
اسکی پڑی ہی اگر یہ لونڈی غلام آگئے انھون نے خطا معاف کرائی اور مابدولت کے قدمونکو بوسہ دیا
تو خطا معاف کردونگا والا انکے بھی قتل کی تدبیر ہوجائیگی انکا قتل کرنا میرے سامنے کچھ مشکل نہین اسد
نامدار کا قتل البتہ مشکل تھا کہ وہ صاحب لوح تھا یقین ہی کہ یہ آپ اپنے گلے کاٹ کاٹ کے مرجائینگے یہ تو
شادان و فرحان ملکہ حیرت جادو سے یہ باتین کر رہا ہی قضائے کار مہتر ضرغام شیر دل پھرتا ہوا
سرداروں کی خبر لیتا ہوا حاجب و دربان کو ہوشیار کرتا ہوا قریب بارگاہ اسد نامدار کے آیا سنّاٹا دیکھکر

اسکا دل گھبرایا دیکھا حاجب ودربان سب بیہوش و مدہوش پڑے ہین کسیکو ہوش نہین ہی پردہ بارگاہ کا اٹھا ہوا ہی یہ گھبراکر اندر بارگاہ کے آیا دیکھا چھپر کھٹ پر اسد غازی نہین ہین یہ سمجھا کہ شاید کوئی عیار یہانتک پہنچ گیا مگر پتہ کسیکا نپایا اور زیادہ پریشان ہوا قریب چھپر کھٹ کے آیا دیکھا اُسنے کہ ایک پرچہ کاغذ کا پڑا ہوا ہی پرچہ کو اٹھا کر پڑھا پڑھتے ہی سر پیٹ لیا گریبان چاک کیا روتا پیٹتا دربارگاہ بدیع الزمان پر آیا صبح کا وقت ہے شہزادۂ بدیع الزمان واسطے نماز کے اُٹھے ہین کہ دیکھا ضرغام روتا چلا آتا ہی بیتاب ہوکر شہزادہ بدیع الزمان نے پوچھا ای ضرغام خیر تو ہی اُسنے کہا کہ ای شہریار کیا عرض کرون افراسیاب آقاے نامدار کو غفلت مین اُٹھا لیگیا اور یہ پرچہ چھپر کھٹ پر ڈال گیا نہین معلوم قتل کیا یا قید کیا بدیع الزمان نے ضرغام کے ہاتھ سے پرچہ لیکر پڑھا پڑھتے ہی منھہ پر طمانچے مارنے لگے چاہا کہ اپنے تئین ہلاک کرون سردارون نے جو ہاٹر سنا دوڑے دیکھا بدیع الزمان اپنے تئین ہلاک کیا چاہتے ہین خنجر گلے پر رکھ لیا ہی سردار لپٹ گئے خنجر ہاتھ سے لے لیا نور الدہر و غضنفر وغیرہ کو خبر ہوئی اُنھون نے بھی چاہا کہ اپنے کو ہلاک کرین قصہ پاک کرین بدیع الزمان کہتے ہین کہ مین صاحبقران زمان کو کیا منھہ دکھاؤنگا جسوقت زبیدۂ شیر گیر میرا دامن پکڑینگی کہ بھیا میرے شیر کو تمنے کیا کیا مین کیا جواب دونگا یہ خبر وحشت اثر محلات مین پہونچی گھبرا کے مہ جبین نے دلارام وزیرزادی سے کہا ای دلارام یہ کیسا ہنگامۂ عظیم برپا ہی یہ سُنکر دلارام وزیرزادی گئی اور روتی پیٹتی ہوئی آئی عرض کی حضور کیا عرض کرون ایسی خبر وحشت اثر سُنی ہی کہ کلیجا منھہ کو آتا ہی بدیع الزمان و نور الدہر وغیرہ اپنے کو ہلاک کر رہے ہین ہمارے آقائے نامدار کو افراسیاب اُٹھا لیگیا اور قتل کیا زیر گنبد لاش پڑی ہی یہ سُنتے ہی ملکہ مہ جبین بیقرار ہوکر سر پیٹنے لگین انکی صدا سُنکر سب شہزادیان نکل آئین ملکہ مہ جبین و لالان خونقبا و ملکہ لعل وغیرہ اسقدر روئین کہ روتے روتے بیہوش ہوگئین کنیزین چیخین مار کر رونے لگین ہاے آقا ہاے آقا کی صدا بلند ہوئی ملکہ مہ جبین نے یہ اشعار عبرت آثار پڑھے

نظم

پھر نوا سنجی مرغان خوش آہنگ کہان — یاد کر جیسے تو پیدا ہوا کیا دیکھا
جلسے ایکدم کی جدائی نہ گوارا تھی ہمین — ایسے بچھڑے کہ نہین صفحۂ ہستی پہ نشان
وہ جدا ہوگئی فرقت کا نہ تھا جنکی گمان — آہ وہ آنکھین جو تھین برق کی خرمن صبر
سامنے چشم تصور کے ہین وہ تصویرین — رات دن پیش نظر ہین وہ لب و چشم و دہان

چار دن دیکھ لے تو لطف گلستان جہان
کیسے کیسے گل خندان ہوے آنکھون سے نہان
فلک تفرقہ پرداز کی کج بازی سے
بند ہین طاقت گردش نہین جون چشم بتان
ہاے وہ لب جو نہ خالی تھی تبسم سے کبھی

مسکراہٹ کا آئینہ نہین آئینہ عیان
کسی چیز کی پروا نہ وہ شوخی نہ وہ ناز
ہائے کیا گور کی تاریکی مین ہوگا خفقان
نہ غم شادی دنیا نہ تمیز بد و نیک
دست و پا بیحرکت پیکر بیتاب و توان

مہ رخسار بگرد رہین تن آغشتہ بخاک
نہ وہ ہنسنا نہ کسیکے لیے فریاد و فغان
نہ جہان پرتو خورشید نہ تحریک صبا
بستر نرم کی خواہش تلاش لب نان
کوئی مونس نہین ہمدم نہین ہمراز نہین

نہ ہین وہ ناک نہ مژگان نہ وہ ابرو کی کمان
کبھی ہو جاتی تھی گل شمع تو گھبراتی تھے
نہ جہان اختر تابندہ نہ ماہ تابان
بند لب آنکھین منتظری اُف نہ رخ آغشتہ بخاک
طاقت نطق کہان یاس بھی دمساز نہین

ملکہ مہ جبین نے گہنا اُتار اُتار کر پھینکنا شروع کیا لالان خونقبا سے فرماتی ہین بہن راج سہاگ گیا اب فقیر بنکر قبر پر بیٹھینگے شب حسرت کا ڈھیر کا ورد کرینگے داغ دلکے پھول چڑھائینگے تھرا اور چوڑیان بڑھا ڈالی ہین اُنکے بین سے کلیجہ پھٹتا ہی کنیزون کو منع کرتی ہین کہ ہم رانڈون کے سائے سے احتراز کرو ہمارے قریب نہ آؤ ملکہ مہرخ سے کہا کہ ای نانی اماں مین یہ چاہتی ہون کہ تھوڑا سا فرش روانہ کرون کچھ روشنی کا سامان ہو جائے اور ایک مکان زیر زمین بن جائے جو کوئی دیکھے یہ کہے کہ طلسم کشا کی قبر ہی کچھ خادم کچھ خدمتگار بھی ہون ملکہ مہرخ نے کہا ای ملکہ عالم وہان شاہ و گدا ایک صورت ہین اگر یہ نہو تو انصاف مین فرق آجائے اسوقت ایک حکایت مجکو یاد آئی کہ سکندر ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا اور ماں اُسکی سکندر کو بہت چاہتی تھی جب وہ بیمار ہوا اور حال اُسکا غیر ہوا اپنے دل مین سوچا کہ مین تو نہ بچونگا راہی ملک عدم ہونگا واسطے تسکین اپنی والدہ ماجدہ کے یہ چند کلمے بطور وصیت نامہ کے کہے کہ ای والدہ مکرمہ بعد میرے فاتحہ کا کھانا اُس شخص کو دینا کہ جسکا کوئی عزیز و اقارب نہ مرا ہو اور میری قبر پر آپ آئیے گا جو کچھ حال مجھپر گذریگا مین آپسے بیان کردونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد دو تین روز کے سکندر نے انتقال کیا بعد گریہ و زاری کے وصیت اپنے فرزند دلبند کی یاد آئی اور بموجب کہنے سکندر کے کھانا بہت بہت عمدہ عمدہ پکوا کر فاتحہ دلوایا کھانا لیکر کوچہ بکوچہ پھری جس شخص سے اُس ضعیفہ نے کہا کہ صاحبو تم مین کوئی ایسا ہی کہ جسکا کوئی عزیز و اقارب نہ مرا ہو یہ سنکر کسی نے کہا کہ ہمارے دو بیٹے مرے کسی نے کہا کہ ہمارا شوہر مر گیا کسی نے جواب دیا کہ ہمارا بھائی مر گیا یہ جواب سنکے کہا ضعیفہ سنکر خاموش ہوئی خیال مین آیا کہ قبر سکندر پر چلنا چاہیے غرض کہ یہ ضعیفہ قبرستان مین پہونچی رو رو کر کہنے لگی کہ ای سکندر تو نے وصیت کی تھی مین کوچہ بکوچہ پھری مگر کوئی شخص ایسا نہ ملا کہ جسکو مین کھانا دیتی گورستان سے آواز آئی کہ ای ضعیفہ کس سکندر کو پوچھتی ہی یہان سیکڑون بلکہ ہزارہا سکندر زیر زمین دفن ہین اُسوقت اسکو معلوم ہوا کہ میرا ہی سکندر نہین مرا

سیکڑون سکندر زیر زمین دفن ہین جب اسکو تسکین ہوئی اور یہ خمسہ پڑھتی ہوئی وہانسے روانہ ہوئی خمسہ۔

گئے کل ہوئے گورستان جو ہم باخستہ حالی تھے — مقابر جتنے دیکھے ہمنے خستی پائمالی تھے
یہ دو مصرع لکھے اُسجا بمضمونِ خیالی سے — مہیا گرچہ سب سامان مُلکی اور مالی سے
سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے

وہ ضعیفہ مایوس ہوکر اپنے گھر پھر آئی مطلب اس نقل سے یہ تھا کہ ای ملکہ مہ جبین وہان کسی چیز کی خواہش نہین یہ مسند شاہی کی ضرورت ہی نہ بوریا ہے بیریا کام آتا ہی جو کچھ کام آتے ہین تو اپنے اعمال نیک کام آتے ہین اور بی بی وہ تو اولاد مین خلیل الرحمٰن کی ہین یہ سُنکر ملکہ مہ جبین نے کہا کہ ای نانی اماں وہ شیر دلیر ہین مین نے سُنا ہی کہ قبر مین منکر نکیر آتے ہین سوال وجواب کرتے ہین اُنکے ہاتھون مین گرز آتشین ہوتے ہین صورت اُنکی خوفناک ہی مجکو خوف معلوم ہوتا ہی کہ ایسا نہو اُنسے بھی بگڑ جائین اگرچہ مین اُنکے پاس ہوتی سمجھاتی کہ ای شہریار غصہ نہ کیجیے جو کچھ یہ سوال کرین اُسکا جواب باصواب دیجیے اب وہ وہان تنہا ہونگے ملکہ مہ جبین کے بین سُنکر بدیع الزمان کا کلیجہ شق ہونے لگا کہا یار مین تو جاتا ہون اپنے سیر دلیر کا لاشہ تو اُٹھا لاؤن لاش کو طرف لشکر اسلام کے روانہ کرون مین لڑ بھڑ کر اپنی جان دون بدیع الزمان چلنے پر آمادہ ہوے شہنشاہ لاچین بھی اُٹھے کہا ای شہریار یہ بیر زمین گیر بھی آپکے ہمراہ ہی انشاء اللہ طبقے زمین کے ہلا دونگا افراسیاب کی کیا حقیقت ہی اگر اجل میری لیے جاتی ہی تو مین مجبور ولاچار ہون مرضی مولے از ہمہ اولے غضنفر بن اسد بھی بیقرار ہوکر اُٹھے ہاے بابا جان کی صدا بلند ہی اور کہتے ہین کہ مین اپنے بابا جان کے خون کا معاوضہ افراسیاب سے لونگا نور الدہر نے کہا مین جا کے گنبد کو اُڑا دونگا یہ خون بالا بالا نہ جائیگا بحول وقوت آلہی رنگ لائیگا سردارون نے بصورت کفن اپنے لباس کو پہنا خاک منہ پر ملی آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہوکر چلنے پر تیار ہوے دیکھا ایک تتق گرد کا بلند ہوا سامنے سے خواجہ عمرو بدحواس و سراسیمہ چلے آتے ہین بدیع الزمان دوڑ کر لپٹ گئے کہ ای عم نامدار بڑا غضب ہوا اسد غازی کو افراسیاب نے قتل کر ڈالا ہم لوگ اپنی جان دیئے جاتے ہین عمرو نے کہا صاف صاف کہو کہ کیونکر لے گیا کس طرح قتل کیا بدیع الزمان نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی کہا بوقت شب اسد اپنی بارگاہ مین آرام کرتے تھے افراسیاب غفلت پاکر اُٹھا لے گیا داغ تازہ دلپر دے گیا ہماری آنکھون کے سامنے جب وہ تصویر آتی ہی روح قالب سے نکل جاتی ہے

خواجہ عمرو نے کہا خوب ہوا کہتے جھکتے بارگاہ مہ جبین میں پہونچے ملکہ مہ جبین و لالان خونقبا وغیرہ ستے جو
خواجہ کو دیکھا دوڑ کر لپٹ گئین کہ اے نانا جان ہم اپنے وارث سے چھٹ گئے افراسیاب نے ہمارا راج و
سہاگ لوٹ لیا اسد غازی کو قتل کیا اسطرح جو خواجہ نے اِن شہزادیون اور کنیزونکو روتے پیٹتے دیکھا
کلیجہ منھ کو آگیا خواجہ بھی بے اختیار رونے لگے سمجھایا کہ اے مہ جبین بیٹیا اچھا ہوا تم بھی جاکر اپنے باپ سے
ملو ملک آباد کرا و چین کرو کسی بادشاہ عالیجاہ کے ساتھ تمھارا باپ شادی بھی کردیگا اسد تو
ایک مجاور زادے کا نواسہ تھا طلسم مین آکے بیجاہ و حشم پیدا کیا تھا مین بھی جاکے اپنے آقای نامدار سے
ملونگا کہدونگا کہ مین نے تمھارے نواسے کو ہر چند منع کیا لیکن اُسنے نہ مانا آخر کو اپنی جان دی اتنے
بڑے بڑے بادشاہ عالیجاہ سے روز مقابلہ اُسکا یہ انجام ہوا کہ آج کام تمام ہوا اَب تمکو اختیار ہے چاہے
معاوضہ خون کا لو یا نہ لو مجھسے کچھ نہین ہوسکتا یہ کہکے خواجہ باہر تشریف لائے اہل لشکر سے کہا یارو جان
دینے پر آمادہ ہو مگر کچھ تدبیر ایسی نہین کرسکتے کہ اسد زندہ ہو جائے شہنشاہ لاچین نے کہا کہ خواجہ وہ
تدبیر کونسی ہے کوئی آجتک مر کے بھی زندہ ہوا ہے کہا ہان کچھ خرچ کیجیے تو زندہ بھی ہوسکتا ہے لاچین نے کہا
خواجہ کیا صرف ہوگا عمرو نے کہا مین یہ نہین جانتا جو جس سے ہوسکے وہ دے مگر حسب لیاقت میرا کام ہے
رشوت دینا تمھارا کام ہے ابھی ملک الموت راہ مین ہونگے مین جاتے ہی راہ مین اُنکو لونگا اور جو کچھ سب
صاحب دینگے وہ لیجاکر پیش کرونگا منت و سماجت مین کرونگا کہ صاحب چند روز کیواسطے اسد کو چھوڑ دیجیے
وہ بیچارہ غریب ایک قزاق کا تو تھا مجاور زادہ خانۂ کعبہ کا نواسہ اُسکے لیجانے سے کیا حاصل ہوگا لشکر مین
بڑے بڑے سردار ہین آن مین جسکو پسند کیجیے لیجائیے لاچین نے کہا خواجہ لاکھ روپیہ تو مین دیتا ہون
بدیع الزمان نے کہا قلعہ خورشید نگار کا ایکسال کا خراج میرے ہی کیسے ہوسکتا ہے خواجہ نے غضنفر
بن اسد سے کہا کہ تمھارے تو باپ ہے تم کیا دوگے غضنفر نے کہا چھوٹے نانا جان لاکھ روپیہ مین بھی
حاضر کرتا ہون غرضکہ اسی طرح سب سرداروں سے روپیہ جمع کرایا کہا صاحبو اَب دیر نہ کیجیے خواجہ نے
ایک چادر ا بچھا دیا سرداروں نے حسب لیاقت روپیہ جمع کردیا ملکہ مہ جبین وغیرہ نے کئی صندوقچہ
جواہرات کے بھیجے لشکر کے سب سائیسون کو خواجہ نے بلوایا کہا تم لوگ ایک ایک ماہ کی تنخواہ دو
مدت گذری کہ تم بھی نمک کھاتے ہو اسد غازی کے صدقے مین چین کرتے ہو تم لوگون نے بھی صدہا
روپیہ لوٹ کے رکھا ہے جب خواجہ نے کل روپیہ جمع کرالیا کہا میرا راہ خرچ آگیا مین خانہ کعبہ جاتا ہون

تم جانو تمھارا کام جانے یہ کہکر چاہا کہ روپیہ کو نذر زنبیل کرون بدیع الزمان نے دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا کہا یہ روپیہ اِسواسطے نہین ہی کہ آپ خانہ کعبہ کو جایئے اسد نامدار کو ہم سے ملایئے خواجہ نے کہا کبھی تمھارے باپ نے بھی روپیہ دیا ہی یہ تو سب سرداروں نے مجکو راہ خرچ دیا ہی خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نہین مانتے روپیہ کو دیکھکر منھ مین پانی بھر آیا کہا مجکو آپ سب صاحب چھوڑ دیجیے مین ملک الموت کو جاکر سمجھاؤنگا خانہ کعبہ نجاؤنگا بدیع الزمان وغیرہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے خواجہ ہنسنے لگے کہا کہ اسد کو دیتا ہون یہ کہکر خواجہ نے اَسَد کو زنبیل سے نکالا کہا لیجیے یہ اسد حاضر ہین مین لے آیا مگر بڑی کوشش سے ملک الموت نے اَسَد کو دیا جب مین نے کہا کہ اسکی جوان جوان بیبیان ہین اُنکا رونا مجھسے نہین دیکھا جاتا میری خاطر سے اَسَد کو دیا واضح برائے ناظرین والا مقام ہو کہ خواجہ عمرو بشکل ملکہ گلزار جادو معشوقہ آفتاب بدخو بنے ہوے اپنے خیمے مین آرام کر رہے تھے خواب مین بزرگان دین کو دیکھا وہ فرماتے ہین کہ عمرو تم یہان آرام سے بیٹھے ہو وہان لشکر کا خاتمہ ہوا چاہتا ہی افراسیاب اِس فکر مین ہی کہ طلسم کشا کو قتل کرون اور سرداران لشکر اسلام کے خون مین ہاتھ بھرون تم سے جسطرح ہو سکے اَسَد کی خبر لو خواجہ کی گھبرا کے آنکھ کھُلی دل سے کہا کیا تدبیر کرون یہان کسکو اپنی شکل بناکر بٹھاؤن فوراً خیال آیا ایک کنیز کو اپنی شکل بناکر پلنگ پر لٹایا اور بانہاے عیاری سے آراستہ ہو کر روانہ ہوے ایسا گھبرا کر عمرو چلا کہ کنوان کھائین خندق کو قراتا ہوا چند قدم ہوا سے بڑھا ہوا اُسوقت آکر پہونچا کہ اسد غازی اپنی بارگاہ مین آرام کر رہے تھے حاجب و دربان اونگھ رہے تھے بارگاہ مین آکر سناٹا دیکھا اسد کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور زنبیل سے ایک گنہگار کو نکال کر اسد کی شکل بناکے لٹا دیا تھا شیشے کی لوح گلے مین ڈالی تیغہ بغل مین رکھدیا خواجہ عمرو تو اسد کو لیکر چلے گئے افراسیاب نے طلسم کشا کے دھوکے مین اُس گنہگار کو قتل کیا تھا یہان لشکر مین اسد کے ملنے سے نوبت ونقارے بجنے لگے افراسیاب نے اسد کو جو دیکھا کہا لو ملکہ غضب ہوا یہ اسد بھی نقلی تھا خواجہ بشکل گلزار ساتھ آفتاب کے آتے ہین بروقت تشریف آوری خواجہ کا حال بخوبی ظاہر ہوگا لیکن افراسیاب جادو گنبد مین بیٹھا ہی لشکر اسلام کو تاک رہا ہی قضاے کار ملکہ اسرار جادو نانی ملکہ ماران زمین کُن کی بارگاہ سے اپنی نکلی ہی قصد ہے کوئی فکر کرون فوج کو دیکھکر انگشت تحیّر دندان تفکر سے کاٹ رہی ہی کہ اے اسرار کیا تدبیر کرون اسد غازی کو گود مین لیکر تا بہ گنبد پہونچاؤن اسد نامدار کا گنبد مین داخلہ دشوار ہی یہ سوچ رہی ہی کہ افراسیاب کی اسرار پر نگاہ پڑی بعیرت کے منھ سے بھی نکل گیا

کہ اے شہنشاہ غضب ہوا رہائی آسد نامدار اسنے حضور کو بڑا دھوکا دیا کنیز کو خوب یاد ہی کہ شب بھر اسنے کتاب سامری نہین
دیکھنے دی یہی باعث خرابی ہوا اب بھی لشکر اسلام مین بڑے بڑے کام کر رہی ہی اسرار جادو نام ہی شہید طلسم کا
بنانا اسی کا کام ہی اگر یہ قتل ہو جائے بڑا مطلب نکلے کئی مرتبہ مین نے قصد کیا کہ اس نمکحرام بد انجام پر جا پڑون
لیکن یہی خوف ہوا کہ یہ ساحرہ زبردست جہاندیدہ وکار آزمودہ ہی ایسا نہو میرا سحر کام نکرے کسی بلا مین پھنس
جاؤن لیکن آج دل گواہی دیتا ہی اسپر جا پڑیئے اسکو پکڑ کر ملک عدم دکھایئے یا میرے سامنے گرفتار
کرکے لایئے سنائے مقولہ وون قتل کرکے دل اپنا ٹھنڈا کرون اے شہنشاہ اسکی تدبیر کرنا چاہیئے افراسیاب نے
کہا مین ابھی اسکو لایا افراسیاب نے فورا کمر باندھی تیغہ برق تاب ہاتھ مین لیا گولے ترنج نارنج ماش
کے دانے اٹھا کر جیب مین رکھے خیمہ اسرار جادو کا تاکا گنبد سے اتر اطرف اسرار جادو کے چلا اسرار جادو
غافل کھڑی ہی کہ پہلو سے نعرہ ہوا اے اسرار ہوشیار ہو جبتک اسرار پلٹے افراسیاب نے گولا مارا
اسرار نے اپنے کو بچایا ماران زمین کن بارگاہ مین بیٹھی تھی ہنگامہ سنکر نکلی پکارا کہ آپنے ہمارا کہنا نہ مانا
یہ کہتی ہوئی نکل آئی نانی نواسیان افراسیاب پر سحر کرنے لگین افراسیاب ہر مرتبہ چاہتا ہی کہ اسرار کی گردن
پکڑ لون بالائے گنبد کشان کشان لیجاؤن کبھی چاہتا ہی ماران کو اژدہا بنکر نگل جاؤن دونون شعلہ جوالہ تڑپ
تڑپ کے افراسیاب پر سحر کر رہی ہین کبھی غرق زمین ہو جاتی ہین کبھی ستارہ بنکر آسمان پر چمکتی ہین کئی سو کنیزونکو
افراسیاب نے مارا اسرار و ماران نے اپنے کو بچایا ہرکارون نے ٹھہر کر ملکہ مہرخ کو خبر دی کہ ماران
زمین کن و ملکہ اسرار جادو سے افراسیاب لڑ رہا ہی ملکہ مہرخ گھبرا کر اٹھین اس وقت آکر پہونچین
افراسیاب نے چار سو سرداران نامی کو دیکھا حربے ہائے سحر ہاتھ مین برائے مدد اسرار و ماران چلے آتے ہین
دل مین کہتا ہی اب تو مین آپہونچا اگر بدون قتل انکے واپس ہوا تو ہزبان غلامان ہمنشین کہے گے ملازمان مابدولت
مجھپر آوازے کسین گے یا سامری و جمشید کہکر ایک نعرہ کوہ شگاف کیا قیامت کے سحر کرنے لگا کبھی آگ برسائی
کبھی طبقے زمین کے ہلائے حقیقت مین ساحر غدار بلائے روزگار سحر مین کامل و اکمل خبثیات کا سردار
اوّل خوب خوب لڑ رہا ہی ایک سحر ایسا کیا کہ جھونکے ہوائے گرم کے چلے سرداران مذکور جو برائے مدد
ماران و اسرار چلے تھے قریب انکے نہ آسکے دام ہوائے گرم مین پھنس گئے دور ہی سے سحر کرتے ہین مگر
افراسیاب کب مانتا ہی ایک ایک کو حقیر جانتا ہی یہی چاہتا ہی کسی نامی کو قتل کرون تب بالائے گنبد
جاؤن حیرت نے جو افراسیاب کو یکہ و تنہا دیکھا پکار کر آواز دی اے شہنشاہ اپنے کو بچایئے دیکھیے

سب بلوہ کرکے آتے ہین افراسیاب نے دیکھا سب کنیزین بلوہ کرکے آتی ہین یہ قول ہے آج افراسیاب کو چہار طرف سے
گھیر لو حیرت جادو بافوج قاہرہ چلی تھی کہ جاکر شراکت کرون آسمان سے برق چمکی دیکھا سب نے ایک ساحر
سیہ فام اژدر مہیب پر سوار پشت پر ڈیڑھ لاکھ ساحران غدار نعرے کرتا ہوا ہنم اژدر سوار فیل پیکر شہنشاہ
مین آپہونچا یہ کہتے ہی ساٹھ ہزار ساحرون سے لشکر یاران و اسرار پر آگرا اسرار لڑتی ہوئی بڑھی بہار
نے آکر گلدستہ مارا اژدر سوار کو اپنے سحر پر بڑا ناز ہے سحر کرتا ہوا آتا ہے چاہتا ہے ملکہ مہرخ وغیرہ کو قتل کرون
ملکہ بہار پر جو نگاہ پڑی اسکو افراسیاب سے دعوی قرابت بھی ہے پکار کر آواز دی کیون ملکہ بہار آکر
یہ کیا کیا تم نے مسلمانون کی شراکت کی با بدولت کو خبرین پہونچین یقین نہ آتا تھا آج آنکھون سے دیکھا
آکر شہنشاہ کے قدمون پر گرو مین خطا معاف کرادونگا سنتے ہی بہار کو جوش آیا رنگ چہرے کا سرخ
ہوگیا گلدستہ اٹھاکر مارا بڑا خیال یہ ہے ملعون ہمکو کیا سمجھائیگا غصے مین آواز دی ای گل اندام جلد حاضر
ہو سب نے دیکھا زمین شق ہوئی ایک کنیز گلدستہ لیے ہوے حاضر ہوئی ہاتھ مین ملکہ بہار کے دیا ملکہ بہار
نے گلدستہ مارا گلدستہ پھٹا پھول برسنے لگے ہوائے سرد چلی ملکہ اسرار جادو نے جو دیکھا کہ سحر بہار کا
چلا اژدر سوار فیل پیکر جھومتا ہے پھول اٹھا اٹھا کے سونگھتا ہے ملکہ بہار کو بہ نگاہ محبت دیکھ رہا ہے ملکہ
اسرار نے پکار کر آواز دی ای بہار کیا کہنا فریب تھا یہ اژدر سوار جھومکر بڑھے کہ افراسیاب نے دیکھا
اژدر سوار کلمات عشق آمیز کہا چاہتا ہے افراسیاب نے سحر کیا شعلہ ہاے آتش گرے پھول سحر بہار کے
جلنے لگے صدہا درخت جلکر گرے طائر زمزمہ سرائی بھولے پرون سے چنگاریان نکلین بہار تو پیچھے ہٹی
اژدر سوار نے بڑھکر سحر کیا منظور یہ ہوا بہار کو جاکر اٹھا لون ملکہ اسرار جادو نے للکارا او بھیا کہان
جاتا ہے یہ پلٹ بڑا تازیانہ مار آتشین کا اژدر پر مارا اژدر نے ایک چیخ ماری اسرار کی آنکھون کے
نیچے اندھیرا آیا ہرچند قصد کیا اپنے کو سنبھالون نہ سنبھل سکی زمین پر گری اژدر نے دم کھینچا ملکہ اسرار
جادو مثل کاہ زمین پر لوٹتی ہوئی سمت دہن اژدر چلی دور سے یاران زمین کن نے دیکھا
تڑپ کر آسمان پر بلند ہوئی برق بنکر اسکے اژدر پر گری اژدر کے دو ٹکڑے ہوے ساحر کود کر الگ
ہوگیا اژدہا جلنے لگا افراسیاب نے جو یہ زبردستی یاران زمین کن کی دیکھی قہر و غضب ہے طرف یاران
زمین کن کے چلا اس عرصے مین اسرار جادو کے ہوش درست ہوے پلٹ کر سحر کیا افراسیاب پر
آگ برسنے لگی افراسیاب نے غصے مین آواز دی ای مہران ستارہ چشم اسرار کو لینا دیکھا سب نے

آسمان پر ایک بجلی چمکی ایک ساحر نوجوان کم سِن تاج سر پر رکھے ہوے آنکھین مثل ستارے کے چمکتی ہوئین پکارتا ہوا کہ شہنشاہ غلام حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے افراسیاب نے کہا کہ اسرار جادو کو لینا اسکو پہونچا کر ماران زمین کن کی تدبیر کرنا یہ کہکر افراسیاب نے منھ پھیرا ساحر ستارہ چشم بصد قہر و خشم اسرار پر گرا اسرار جادو کی پلک جھپکی ستارہ چشم نے پنجہ کمر مین دیا ایکطرف آسمان کے چلا ماران زمین کن نے دیکھا ستارہ چشم میری نانی کو لیے جاتا ہی بیقرار ہو کر دستک دی کچھ خون طرف آسمان کے پھینکا آوازدی ای ملکہ عالم اسکو لینا سبکی نگاہ اُسی جانب اُٹھی کہ اسرار ایسی ساحرہ پنجہ ستارہ چشم مین دبی ہوئی جاتی ہی کچھ نہین کر سکتی ماران زمین کن نے دو چار سحر کرکے آوازدی ای برقان رعد آواز ستارہ چشم نہ جانے پاے دیکھا سب نے سامنے پہاڑ تھا وہ شق ہوا ایک طفل دوازدہ سالہ عقاب سحر پر سوار پکارتا ہوا کہ ای ملکہ عالم غلام کو کیا حکم ہوتا ہی ماران زمین کن نے کہا یہ ستارہ چشم نہ جانے پاے یہ سُنتے ہی اُسنے عقاب کو بڑھایا قریب ستارہ چشم کے پہونچا پہلے کچھ اشارہ کیا پھر کہا ای ستارہ چشم ملکہ ماران زمین کن یاد فرماتی ہین ستارہ چشم فوراً پلٹا ساتھ ساتھ اُس خوش آواز کے چلا آتا ہی افراسیاب نے آوازدی ارے یہان آکر کیا کرے گا افراسیاب جادو نے دو گولے مارے اس خوش آواز نے ہنس ہنسکر دفع کر دیئے اسرار کو ہاتھ سے ستارہ چشم کے لیا اُسکو کشان کشان سامنے ملکہ ماران زمین کے لایا ماران زمین کن نے چٹکی خاک کی اُٹھا کر سر مو پر ستارہ چشم کے ڈالدی ثابت ہوا تو وُہ بارود مین چنگاری آگ کی پڑی برنگ سرو چراغان جلنے لگا ہر سر مو ہر بُن مو سے شعلۂ آتش نکلنے لگا ہای ستارہ چشم کہکر اژدر سوار بڑھکر اُس سے لپٹنے لگا شعلے اُسپر بھی گرے یہ دونون جلکر خاک ہوے آندھی سیاہ اُٹھی برف باری و سنگ باری ہوئی بعد عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نامم ستارہ چشم جادو و اژدر سوار فیل پیکر بود افراسیاب کو بہت شاق ہوا اسرار جادو چونکہ سحر مین ستارہ چشم کے مبتلا ہوئی تھی ہوش درست نہونے پاے تھے کہ پشت سے افراسیاب جادو پہونچ گیا آوازدی او نمکحرام میرے سامنے میرے رفیقان جانباز کو قتل کرایا پلٹ کر ملکہ اسرار نے افراسیاب کو نیمچہ مارا افراسیاب نے کچھ زبان سے کہا شعلہ بھڑکا وہ ہاتھ پر ملکہ اسرار جادو کے گرا کہ آبلہ پڑ گیا اسرار نے چاہا سحر کرون افراسیاب نے جھولی سے نکالکر گولا ماردیا اسرار کا سر پھٹ گیا گولے سحر کے ترنج نارنج شعبدہ بازی کے لیکر ٹہلنے لگا کہتا ہے مردود ہی کہ کسی حال مین پلک نہ جھپکے اِس حال پُر ملال مین افراسیاب سحر کر رہا ہی لڑائی مین مصروف

ہی آج بعد کئی دن کے اسد نامدار بارگاہ ملکہ لالان خو لقبا مین تشریف لیگئے تھے بیٹھکر چند باتین بھی نہ کرنے پائے تھے کہ کنیزون نے غل مچاکر آواز دی ای شہریار بڑا غضب ہوا ہمین معلوم نہین کیا بھید تھا کہ اسرار جادو ہاتھ سے افراسیاب کے قتل ہوئین یہ سنکر اسد غازی تیغہ نورافشانی کے قبضے پر ہاتھ رکھکر اپنے مقام سے اُٹھے برق وغیرہ بھی حاضر ہوئے عرض کی ای شہریار آج افراسیاب نے غضب کیا اسرار جادو قتل ہوئی طبقے زمین کے ہلارہا ہی بلقیس ولاجین سے سحر ہو رہے ہین کسیکے سحر کو افراسیاب نہین مانتا معین و مددگار ہزار در ہزار چلے آتے ہین آج بھی کئی ساحر نامی گرامی مارے گئے اَب بھی اُسی مقام پر اڑا ہوا ہی سحر کر رہا ہی اسد نامدار فوراً الشت مرکب پر سوار ہوئے افراسیاب مصروف جنگ ہی لاشہ ملکہ اسرار تڑپ رہا ہی ملکہ ماران زمین کن نے کئی مرتبہ قصد کیا بڑھکر اپنی جان دون بیچ مین اور ساحر آجاتے ہین شہنشاہ لاجین بڑھکر اپنے ملازمونکو بچاتے ہین بلقیس نے بھی بڑھ بڑھ کر سحر کیے افراسیاب کسی سے نہین خوف کرتا کہ پہلو سے نعرۂ شیر کی آواز آئی زمین تھرائی نعرۂ اسد غازی

اسد شہسوارم کہ در روز جنگ اسد شیر دل ابن صاحبقران	بدّرم دل شیر و چرم پلنگ چو تیغ سیلے بر کشم از غلاف	شہنشاہ نام آور و کامران تزلزل فتد در میان مصاف

افراسیاب نے جیسے ہی نعرۂ اسد کی صدا سنی ہاتھ پانون مین رعشہ آگیا یہ جو ساحران مذکور ابھی مارے گئے برائے مدد افراسیاب آئے تھے لڑ بھڑ کر مرے سیدھے جہنم مین پہونچے اُنکے ساتھ کے ساحر ساتھ جانبازی و سرفروشی کے لڑ رہے ہین یہی چاہتے ہین قدم نہ ہٹائین جسطرح ہو سکے طلسم کشا کو مارلین دیکھا افراسیاب نے کہ اسد کے آتے ہی فوجون مین برہمی ہوئی علم سرنگون ہوے خون کے دریا بہے ایک پہلوان سلیم تیغزن نامے کہ اژدر سوار کے ساتھ آیا تھا بڑے زور و شور سے شمشیر زنی کر رہا ہی افراسیاب نے اشارہ کیا ای سلیم تیغزن طلسم کشا صحیح و سالم نہ رہنے پائے بڑھکر قتل کر یہ چلا اسد غازی غول پر ساحران غدّار کے لڑ رہے تھے کہ پہلو سے آواز آئی ای طلسم کشا آگے نہ بڑھنا منم سلیم تیغزن افسر میرا اژدر سوار مارا گیا مجھے کیا افسوس ہی سر پر میرے افراسیاب جادو بادشاہ طلسم ہوش ربا کا سایہ ہے یہ کہتا ہوا طرف اسد غازی کے چلا وسط لشکر مین آکر مقابلہ پڑا خبردار خبردار کہکر سلیم تیغزن نے نیزہ مارا اسد نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ چلنے لگا اسدؔ نے ساتوین تان مین نیزہ سلیم کا ہوائی کیا سلیم نے غصے مین آکر قبضے پر ہاتھ ڈالا ادھر سے مرکب اُڑاے ہوے گل گلزار خلیل الرحمن شاہزادہ نور الدہر

بن بدیع الزمان آتے ہین دیکھا اسد پر ایک جوان خونخوار نے تیغہ کھینچا ہی بیقرار ہو کر جا پڑی بیچ ہین آ گئے سر سامنے کیا منظور یہ تھا کہ اسد غازی ہٹ جایئن سینہ سپر کر کے آواز دی او بیحیا تو کیون رک گیا اُسنے خبردار کہکر ہاتھ تلوار کا مار النور الدہر نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا سلیم کی تلوار تڑپکر گری سپر کٹی خود بھی کٹا کسیقدر سر شہزادے کا زخمی ہوا اسد نے بیچ مین گھوڑا ڈالدیا کہا بھائی ہٹو مجھے روسیاہ کراؤ گے ماموجان کو مین کیا منھ دکھاؤنگا تم تو بھائی میرے مہمان ہو یہ کہکر سلیم کے سامنے آ گئے اُسنے وہی تیغہ خون آلود اسد نامدار کے لگایا اسد نے چونکہ نور الدہر کو زخمی دیکھا آنکھون کے نیچے اندھیرا آ گیا فوراً باڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا دور سے نور الدہر و بدیع الزمان تعریفین کر رہے ہین اسد نامدار نے تلوار چھینکر سلیم کی پھینکدی طاؤس لشکر شکن دوسرا سپہ سالار لڑتا ہوا آتا تھا اُسنے دیکھا طلسم کشا نے سلیم کے قبضے پر قبضہ کیا ہے اُسنے بھی ہاتھ تلوار کا اسد پر مارا اسد نے بائین ہاتھ سے اُسکی تلوار لی لشکرون مین غل ہوا واہ رے طلسم کشا کیا زور و طاقت ہے کیا سطوت و صولت ہے کیا ہمت و سخاوت ہے ماشاء اللہ کیا دونون جوانان فیل پیکر کو اُٹھایا کچھ جان کا خوف نکیا دونونکی تلوارین چھینکر پھینکدین دونون کی کمر مین ہاتھ ڈالا نعرہ تکبیر کر کے قاش زمین سے اُٹھا لیا اُن دونون نے بہ نگاہ یاس طرف افراسیاب کے دیکھا اسد نے دونونکو اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا بر وقت اُترنے کے دونونکو ہاتھ مارا دونونکے دو ٹکڑے ہوئے لشکر دشمن مین غل ہوا ابراہیم نے بڑھ کر ہاتھ چوم لیے سب سردار تعریفین کرنے لگے ان دونون سردارونکو مار کر اسد نامدار تلوار کھینچے ہوئے طرف افراسیاب جادو کے پلٹے یہی ارادہ ہے افراسیاب کا کہ مین لڑ بھڑ کے نکل جاؤن کہ صحرا سے گرد اُڑی لگہ ہاے ابر سرخ و سبز ظاہر ہوئے افراسیاب نے ہرکارون سے اشارا کیا جلد خبر لاؤ ہرکارے دوڑے ہوئے گئے اُسوقت یہی مشہور ہے کہ آفتاب فلک سیر آتا ہے ساٹھ لاکھ فوج ہمراہ ملعونون کا ارادہ ہے گھیر کر اسد غازی کو مارلین ایں شیر دلیر پر پنجہ قابض نہین ہوتا افراسیاب نے کلاہ فخر کو آسمان پر پہونچایا سردارونکو حکم دیا ہمارے سردار خوش خو زینت پہلو کو استقبال کر کے لاؤ افراسیاب تیغہ کھینچے ہوئے ایک طرف کھڑا ہے انتظار مین آفتاب فلک سیر کے دامنہ گرد شگافتہ ہوا دیکھا اُسنے آفتاب فلک سیر تخت پر سوار دوسرا تخت اُسپر ملکہ گلزار دو ہزار کنیزین گھیرے ہوئے اسوقت یہ باعث یہ ہوا ہے کہ فوجین لڑتی ہوئی زیر گنبد آ گئین وہانسے تیر تفنگ تلوار خنجر برس رہے ہین ہزار ہا ملازمان لاچین مارے گئے کوکب روشنضمیر ایک پہلو پر آ کر ٹھہرا ہے ہزار ہا گولا گنبد پر مارا کچھ تاثیر

نہ ہوئی جو تیر و تلوار برستے ہین اُنکو چاٹتے ہین سحر سے کاٹون سحر سے بھی نہین کٹتین کسی پر سن سے تبر پڑا سینے کو توڑ کر پار گذر گیا گرز ہزارہا برسے خود و سر ونکے سر پھٹے تلوارین اپنے جوہر دکھاتی ہین تڑپ تڑپ کر ملازمان لاچین پر آتی ہین یہی تدبیر افراسیاب نے کی ہے کہ آج زیر گنبد سبکا خاتمہ کر دون گھیرا کر زیر گنبد لاکر جنگ ڈالی ہے سائے مین اُسکے جو پہونچا مارا گیا الوکب نے لاچار ہوکر فوج افراسیاب پر دباؤ ڈالا فوج افراسیاب جو سائے مین گنبد کے آتی ہے اُسپر ضرر نہین پہونچتا ملازمان لاچین پر تیغ و تبر برستے ہین لشکر مین صدائے فریاد بلند ہے خورد و کلان دردمند ملکہ گلزار اپنے تخت پر سوار ہوکر اُٹھین آفتاب فلک سیر نے پکار کے پوچھا کیون ملکہ خیر تو ہے گلزار نے پکار کر آواز دی صاحب تم جنگ مین مصروف ہو مین بھی کچھ کام کرون آفتاب فلک سیر پہلوانونکو ترغیب دیتا ہوا طرف طلسم کُشا کے چلا یہ بھی خوب جانتا ہے کہ جبتک طلسم کُشا نہ قتل ہوگا تب تک فتح ہونا لڑائی کا غیر ممکن اِسواسطے بڑے بڑے پہلوانونکو ساتھ لایا ہے اُن سبکو یہی حکم ہے گھیر کر طلسم کُشا کو مارو افراسیاب ایک ایک کو سرفراز کریگا تمھاری محبت پر ناز کریگا خیرخواہان دولت نے ساتھ چھوڑا وہ خیرخواہان دولت کہان گئے جو آٹھ پہر گلے اپنے دم شمشیر پر رکھتے تھے یہ وقت کسیکو یاد نہ تھا اسوقت جو کد و کاوش کریگا افراسیاب اُسکا ممنون رہیگا افراسیاب نے بھی حکم دیا کئی سو پہلوان کئی ہزار اُنکے ساتھ والے علمہائے زنگاری کے پھریرے کھولے لڑتے بھڑتے طرف طلسم کُشا کے چلے۔

افراسیاب کو یہی کد ہے گھیر کر سبکو زیر گنبد لایا ہے جب اشارہ کرتا ہے تیرون کی بارش ہوتی ہے لاچین و ملقیس نے جان اپنی لگا دی خون کاٹ کاٹ کر پھینکا کچھ تاثیر نہین ہوتی گلزار نقلی نے کنیزون سے کہا تخت ہمارا اُڑا کر برابر گنبد کے لیچلو ہم ایک ایسا سحر کرینگے کہ گرز سر پر طلسم کُشا کے برسین گے طلسم کُشا کو جان بچانا مشکل ہوگا تخت اُڑتا ہوا جاتا ہے اب اسوقت گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے ہر ایک کو یہ خواہش ہے کہ لڑائی فتح کرین مال و اسباب لوٹین طلسم کشا نے بہت کچھ جمع کیا ہے اِس امید پر جان دیئے دیتے ہین حیرت جادو مصروف اہتمام جنگ ہے اسباب سحر افراسیاب کو پہونچاتی ہے خود بھی سحر کے شعبدے دکھاتی ہے جب افراسیاب کا ہاتھ سحر سے خالی ہو جاتا ہے حیرت جادو اشیائے سحر لاکر پہونچاتی ہے ساحرون سے آکر کہتی ہے آج رنگ لڑائی کا بیرنگ ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے کہ آسمان پر سناٹا ہوا حیرت نے سر اُٹھا کر دیکھا گلزار جادو تاج سر پر رکھے ہوئے ڈوپٹہ ڈھلکا ہوا دو ہزار کنیزین سحر کرتی ہوئی تخت اُڑتا ہوا برسر گنبد جاتا ہے حیرت نے پکار کر کہا بوا گلزار وہان جا کر نیا گل پھولے گا گلزار نے پکار کر

آواز دی یہ اتم کیا جاتو ہے قدر تمنے شکستین ہاتھ سے طلسم کشا کے کھائین فتح لڑائی کی تمکو اُمید وری ہین ابھی جاکر
قیامت برپا کرونگی حیرت جادو نے کہا ای گلزار اپنے پہلوانان صف شکن کو ترغیب دو اَسد کو گھیر لین جب
طلسم کشا پر کوئی زوال آئیگا تب فتح جنگ کی صورت ہوگی گلزار نے کہا ہمنے سب سامان کر لیے بے
فتح کیے میدان کارزار سے نہ پلٹین گے آج روز اختتام جنگ ہی کئی مہینے ہم جو حاضر خدمت نہوے یہی تدبیرین
کر رہے تھے لشکر سامری و جمشید کہ سب سامان بن پڑے عین وقت پر آکر پہونچے سب کا حوصلہ نکل چکا
بڑے بڑے شاہان جلیل نے اِس میدان مین آکر سحر کیے پہلوان بھی لڑے اب کیفیت ظاہر ہوگی یہ کہکر
گلزار اور زیادہ بلند ہوئی آئنہ تو بدلکر لے لیا ہی جب باغ مین خواجہ نے صندوقچہ کھلوایا تھا آئینہ اپنے ہاتھ
مین لیا بدلکر صندوقچہ مین رکھدیا اصلی اپنے پاس رکھا ہی اُس خیال مین کہ ای عمرو اپنے کو تا بہ گنبد پہونچاؤن
دل سے باتین کرتا ہوا قلب تھرا رہا ہی ایسا نہو افراسیاب آگاہ ہوجاے افراسیاب بھی دور سے نگران ہے
جستجو پر گلزار کی مثل آئینہ حیران ہی گلزار نقلی تخت کو اُڑاتی ہوئی کبھی مشرق مین پہونچی جنوب و شمال کو طے
کرتی ہوئی طرف گنبد کے جاتی ہی تمام ہمراہیان افراسیاب دیکھ رہے ہین کہ ملکہ گلزار قریب گنبد پہونچ چکی ہی
اِسوقت مغلوبہ کا نہایت گھمسان ہی ملازمان افراسیاب ہمراہیان لاچین سے بڑے زور و شور سے
لڑرہے ہین لاکھون لاشہ گر گیا اسد نامدار کد و کاوش کر رہے ہین گنبد سے نیزہ و تیر و تلوار برس رہے ہین
جو جسپر پڑا سر اُڑگیا کسیکا ہاتھ کٹا کسیکا سر زخمی ہوا لشکر مین ہنگامہ برپا ہی مگر افراسیاب دریاے خون مین
نہایا ہوا اسد کے سامنے سے تو ہٹ جاتا ہی باقی سب پامال کر رہا ہی جس مقام پر جا پڑا ایسے غضب کا سحر کیا
آگ برسائی برق چمکائی جب وہ حربے برسنے سے کچھ رُکتے ہین تو افراسیاب جادو یا سامری و جمشید کا
نعرہ کرکے اشارہ کرتا ہی ترقی برسنے کی تیر و تفنگ کی زیادہ ہوتی ہی لاکھون لاشہ پڑا تڑپ رہا ہی یکایک
گلزار سامنے اُس گنبد کے جاکر پہونچی آئینہ کمر سے نکالا آفتاب فلک سیر بھی تخت سے اپنے دیکھ رہا ہی
خوشی خوشی افراسیاب سے کہتا ہی ای شہنشاہ ملکہ گلزار کو آپ سے بڑی محبت ہی دیکھیے برسر گنبد
جاکر لشکر لاچین پر آگ برسائیگی افراسیاب کے منھ سے نکلا کہ ای آفتاب فلک سیر آئینہ تو اپنے
پاس احتیاط سے رکھا ہی آفتاب نے کہا حضور آٹھ پہر صندوقچے مین بند ہی کسیکو آجتک چھونے
نہین دیا ارکنا کیسا افراسیاب کہتا ہی ای خیرخواہ دولت ہم خوب جانتے ہین زن و شوہر کو بربادی
ہوشربا کا خیال ہی یکایک دیکھا گلزار کا تخت تھراتا ہوا مقابلے مین گنبد کے پہونچا ملحوظ خاطر رہے-

ناظرین رہے کہ سات درجے اُس گنبد کے ہین بارہ چودہ لاکھ ساحر اُن درجون مین صحبت آرا ہین وہین سے
بیٹھے بیٹھے سحر کیا کرتے ہین گھنٹے و ناقوس بج رہے ہین اُنھین درجون مین خزانہ بھی ہی عمرو نے قریب آکے آئینہ
نکالا گنبد کو دکھایا سب نے دیکھا آیا۔ برق جہندہ چمکی وہ حربے جو لٹکے تھے یعنے تیر و کمان و تلوار و نیزہ وغیرہ برق
اُن سب پر گری وہ حربے جلے گنبد لھرایا عکس سے اُس آئینے کے زمین پر گرا بناے دیوار ظلم و ستم منہدم ہوئی
لاکھون جادوگر پامال ہوے افراسیاب یہانسے چنگھارے یارو ساربان زادے کو مار لو اور آفتاب
فلک سیر یہ آئینہ اُس ظالم نے کیونکر پایا تو تو کہتا تھا صندوقچہ مین بند ہی آفتاب نے منھ پیٹا چہرہ زرد ہو گیا
عمرو گلیم اوڑھ کر غائب ہوا اپنے نام کا نعرہ کردیا ہُلڑ ہوا عمرو نے آئینہ سامری و جمشید کا حجرہ کا ئے گنبد کو
گرایا ہزارون کے سر پھٹے لاکھون روپیہ کا مال دیا فوج کے پیر اُٹھے شہنشاہ لاجین و بلقیس نے دباؤ ڈالا
افراسیاب اُسی سج دھج سے لڑ رہا ہی آفتاب فلک سیر بھی جانبازی کر رہا ہی عین گرمی جنگ ہے یہ بھی
ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر و ملکہ ترّان شمشیر زن بہ نگاہ حسرت دیکھ رہے ہین
کوکب بڑے زور و شور سے سحر کرنے مین مصروف ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی انجم آتشبار مع چار لاکھ فوج کے
بھاگا ہوا بدحواس گرمی جنگ مین آکر پہونچا افراسیاب نے پوچھا ای انجم آتشبار خیر تو ہی تجھسے کہان مقابلہ
پڑا اسنے کہا حضور میرے تعقب مین نبیرۂ حمزہ با فوج قاہرہ آتا ہی ہر مقام پر مین نے قصد کیا ارو کون ایسے
شیر دلیر اُسکے ساتھ ہین اگر دریاے آتش ہو اسکو بھی طی کرین میرے تعاقب مین چلے ہی آتے ہین انجم آتشبار یہ
کہ رہا تھا اتنا تو ہوا کہ اُسکے آنے سے لڑائی پھر حجم کر ہونے لگی بھاگ کے آیا ہی فوج تو ساتھ موجود ہے جسقدر
ساتھ آئی تھی ترنج نارنج پھینکنے لگے زمین تھرائی ابھی انجم آتشبار نہین ٹھہرنے پایا ہی کہ دیکھا گرد عظیم صحرا سے
بلند ہوئی سب سر اُٹھا کر دیکھنے لگے ایک جوان دیو کے برابر قد و قامت گینڈے پر سوار تاج سر پر ندارد
بال بڑے بڑے اُڑتے ہوے کئی ہزار سردار چہار جانب سے گھیرے ہوے پُشت پر فوج ساحر و غیر
ساحر بیشمار گاو زمین بار نہین سنبھال سکتی ایک ساحر بھی بڑے قد و قامت کا دریاے سحر مین غوطہ مارے
ہوے لشکر ساحران جماتا ہوا ایک جانب سے آکر پہونچا جو سب سے آگے بڑھا ہوا ہی اُسنے نعرہ کیا
ای بندگان مین ہوشیار ہو جاؤ منم خداوند زمرد شاہ باختری آج دریاے قہاری جوش مین ہی قدرت
اپنے دست حق پرست سے لڑینگے دوسری طرف سے نعرہ ہوا منم کلنگ آتشخوار بائیس لاکھ فوج سے
شکست کھاکے بھاگا ہی ایسا نامرد کون ہوگا سحر و ساحری مین یکتا فوج بھی پُشت پر لا انتہا اہن سے

جوآتے ہی گولے ترنج نارنج لشکر اسد نامدار پر مارے دو تین لاکھ ساحران نامی مر کر گرے یا تو گنبد کے گرنے سے
اسقدر فوج افراسیاب مین ہراس تھا کہ قدم سب کے اُٹھا چاہتے تھے اس لشکر کے آنے سے پیر تھم گئے
بھاگتے بھاگتے پھر جم گئے سرداران اسد غازی یعنی مہرخ و بہار و باغبان قدرت وغیرہ ان کو
ایک مہینہ کامل گذرا رات بھر جاگتے ہین جسدن سے افراسیاب گنبد مین بطور قلعہ بند داخل ہوا ہر روز دو
چار سرداران نامی کو قتل کر جاتا ہی شب بھر ہنگامۂ قیامت برپا رہتا ہی یہ سب زخمدار بھی ہین دوسرے یہ کہ
افراسیاب نے طلسم ہوشربا مین چالیس برس سلطنت کی تمام تحفہ جات اسکے پاس موجود ہین انکو بھی صرف
کر رہا ہی کلنگ آتشخوار و انجم آتشبار با فوج قاہرہ آکر پہونچے آکر لڑائی مین مصروف ہوے وہانسے
شکست کھائی تھی اب سوچے کر سامنے افراسیاب کے جرأت دکھائین لقا کو بھی دیکھکر گھبرا رہے ہین کہ جاگتی
جوت کا خداوند ہمارے سامنے موجود ہے تقدیرین کریگا دشمن کو مٹا دیگا اپنے بندگان خاص کو خداوند
بچائینگے آج ضرور کرامت خداوندی دکھائینگے ایسے ایسے خیالات مین بہیا بھڑ بڑے جم کے سحر
کرنے لگے سب کے آگے بڑھا ہوا لشکر طلسم نور افشان کوکب بڑی جانبازی سے مقابلہ کر رہا ہے
جو افسر جس طرف سے بڑھا کسی کو کوکب نے مارا کسی کو ملکہ بُرّان نے قتل کیا اختر کا موتیونکا مالا
چل رہا ہی ہر و ار یدکی سحر نگاہی لشکر ہوش رُبا کی تباہی جمشید بن کوکب کے انگشترہاے جمشیدی چل
رہی ہین ملازمان کوکب بڑے زور و شور سے مصروف جنگ وجدل ہین لشکر افراسیاب مین بڑے بڑے
خلل ہین لقا پر جسکی نگاہ پڑی بے اختیار ہنسا کہا لو یارو عین وقت پر جاگتی جوت کے خداوند آے آتے ہی
زندگی دشوار ہوگئی ہے سر کوہ عقیق بھی تقدیرہاے خلاف کیا کرتے تھے ایسی تقدیرات خلاف کین کہ
اہالیان طلسم ہوشربا کو کہین بیٹھنے کا ٹھکانا نہ ہا ملک و مال چھوٹا شہنشاہ نے قلعہ بنایا تھا کہ اُس تک کوئی
نہ آسکتا تھا سار بان زادے نے نہین معلوم آفتاب فلک سیر سے آئینہ کیونکر لیا آتے ہی چمکا دیا سالہا
سال کی مشقت خاک مین ملی اب دیکھین آج قدرت کیا دکھاتے ہین زبان سے تو یہی فرما رہے ہین کہ کل
مسلمانون کو غارت کر دونگا اگر آج قدرت نے کمی کی اعتقادات مین فتور آجائیگا قدرت کو بھی کہین
ٹھہرنے کا ٹھکانا نہ ملیگا اگر بروقت آبادی طلسم ہوش رُبا تشریف لاتے قدرت بھی لطف اُٹھاتے قدرت
ایسے وقت مین تشریف لاے کہ افراسیاب اپنی جان سے بیزار ہے جو مقام سکونت قرار دیا تھا وہ گنبد
بھی پامال ہوا ہر طرف ہنگامۂ گیرودار بلند نقیبان خودپسند آوازین دے رہے ہین تمام سنجانی

باختری مشتری حصاری جو اس لڑائی میں آکر شریک ہوئے ہیں خوب جمکر شمشیرزنی کر رہے ہیں ہر ایک کا
یہی قول ہے آج ہوشربا میں جرأت دکھاؤ افراسیاب کی عملداری پھر قائم ہو ادھر شاہزادہ بدیع الزمان
و نورالدہر و قاسم اسد نامدار کے ساتھ مصروف شمشیرزنی ہیں مہرخ و بہار بڑھکر ترغیب دیتی ہیں کہ اے
شہریار اپنے کو لڑ بھڑ کر تاب افراسیاب پہونچایئے خواجہ عمرو نے بڑا کار نمایاں کیا کہ تحفہ جات کو مٹایا ورنہ میدان
کارزار میں ٹھہرنا دشوار تھا اس زور و شور سے سحر چل رہا ہے کہ آفتاب فلک سیر بھی دریافت نہ کر سکا کہ
میری معشوقہ پر کیا افتاد پڑی کیونکر آئینہ تبدیل ہوا یہ تو اس بدحواسی میں کنیزوں سے گھبرا گھبرا کے کہتا ہی ارے
صاحبو ملکہ پر کیا افتاد پڑی عمرو عیار وہاں تک کیونکر پہونچا ہائے قبضہ ملکہ پر کیا کنیزیں کہتی ہیں اے شہریار ہمکو
نہیں ثابت ہوا کہ ساربان زادہ کب آیا ملکہ کو کیا کیا اگر ہم آگاہ ہوگے بہیا کی بوٹیاں کاٹ کر کھاتے ہائے
ہماری مالک پر کیا گذری کہاں قید کیا سنتے ہیں کہ عیار مکار بردہ فروشی کرتے ہیں بڑے بڑے ساحروں
کی بہو بیٹیاں یہ لوگ نکال لائے کوئی ان کمبختوں کا دامنگیر نہوا جو حملے پڑھتے جاتے ہیں ہمیں گرمی جنگ ہے
ہر خرد و کلاں دردمند ہے کہ ایک گرد داہنے سے ایک بائیں سے بڑے زور و شور سے اٹھی کہ روئے آفتاب
کو چھپا دیا یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ دونوں لڑتے ہوئے افراسیاب کو گذرے تھے لقا بھاگ کر
پہونچا ایک شب اور گذری تھی کہ یہ دونوں گردیں زور و شور سے اٹھیں کہ سب حیران ہو کر دیکھنے لگے
بائیں پر سے جو گرد اٹھی تھی دیکھا آگے آگے سات سو علم نشان سات لاکھ فوج کے علم ہائے زنگاری کے
پھریروں پر تعریف الٰہی و نعت رسالت پناہی مرقوم آمد فوج کی دھوم آگے آگے بعہدۂ سپہ سالاری
شاہزادہ صیقل آئینہ دار ایک جانب ملکہ انجم ماہ رخسار ایک جانب عاشق زار صیقل ملکہ ماہ عالم افروز
تخت زریں پر ملکہ شیشہ منوش قلب فوج میں نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان
نبیرۂ صاحبقران لشت کرہ بن اشقر پر سوار کئی منزل سے لڑتے بھڑتے چلے آتے ہیں عارض انور غبار
آلود خود زریں پر ذرہ ہائے ریگ چمک رہے ہیں عیار عاقل و کامل شاپور شیردل کا بہ عادت نہتاب
پر ہاتھ رکھے ہوئے مثل گلدستہ کے آراستہ و پیراستہ بانہائے عیاری ذات پر درست نہایت چالاک و چست
شاگرد پیشہ پشت پر جمے ہوئے ایک جانب نیلم زنگی و فیلم زنگی و عنتر صبا و عوجان دریا باری و
سام بن عوجان و میعاد عاد در شک درازگردن یہ سب پہلوانان بے نظیر بلغے ہاتھ میں علم بصد
شوکت و حشم عقب میں اپنے آقا کے آمادہ حرب و پیکار دور کا بے گھوڑوں پر سوار راہ کے لڑتے بھڑتے

ہر منزل پر معرکے پڑے تختے خون کے لباس پر جمے ہوئے چھینٹوں نے خونکی دامن افشانی جرأت وشوکت مین لاثانی
بڑے زور وشور سے تلوار چل رہی ہو اِن سب نے بھی آکر لڑائی شروع کی دوسری گرد عظیم جو بلند ہوئی تھی داہنے
جانب سے اُس طرف بھی سب کی نگاہ لڑی ہو افراسیاب جادو توشل برق کے چمک رہا ہو حیرت نے آج
کئی مرتبہ عیّار بچیونکو یاد کیا کنیزون نے کہا حضور کل سے اُنکا نشان نہین ملتا واسطے خبر کے گئی تھین واپس
نہ آئین حیرت نے کہا شاید گرفتار ہوگئین وزیرزادیون نے کہا حضور وہ کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتین
عیّارون سے اکثر لڑین جب عمرو کی عیّاری کا جواب دیا صرصر ہی نے ہمیشہ اسد پر دست اندازی کی
کئی مرتبہ پکڑ لائی انجام بخیر نہو تو وہ کیا کرے یہ تو ظاہر ہو کہ پانچون عیّار بچیان اُنپر عیّار عاشق تھے کیا عجب ہو
گرفتار کرکے لیگئے ہون مگر وہ اپنے کو رہا کرینگی یہ لڑائی کسی طرح فتح ہو یہ ذکر تھا کہ طبل سکندر پر چوب پڑی
نقارخانہ سلیمانی کی بھی آواز آئی بلیٹ کے افراسیاب نے دیکھا جل گیا کہنے لگا مین نے سب کو بتلائے سحر
کیا تھا مسلمانون کو کسنے چھڑایا عقاب فلک سیر کیا کامل واکمل جادوگر تھا اُسی مقام پر مارا گیا نہین
معلوم اُسکا نشان کسنے بتایا صاحبو مین نے تو اُسکو حکم دیدیا تھا کہ زمین پر نہ آنا وسط سما پر رہنا یہ بڑے
تعجب کی بات ہی ہمین سُننے کی تاب نہین کون مفصل حال بیان کرے یہ دونون لشکر کیونکر بچے حمزہ
کا اسم اعظم کیونکر چھوٹا عقاب فلک سیر بھی مارا گیا مجاور قبر سامری پر بھی زوال آیا سردارون نے
کہا حضور حمزہ آیا ہی تو آنے دیجیے اُسکو بھی گھیر کر مارین گے بڑے بڑے پہلوان آپکے یہان آگئے ہین دیکھیے
منہراس گرہ پیشانی حاکم صحرائے فیلان ابھی تین لاکھ فوج سے آیا ہی اُسکو حکم دیجیے لشکر حمزہ کو
روک لے افراسیاب نے آواز دی ای منہراس لشکر حمزہ کو روک لے حمزہ آگے نہ بڑھنے پائے
مین نے سُنا ہی کہ حمزہ بڑا اجری بہادر ہی تیرے قد وقامت کے سامنے ایک بچہ ہی منہراس گرہ پیشانی
جھوم کر چلا گُرز گران سنگ چودہ سَومن کا ہاتھ مین تین لاکھ فوج پُشت پر علمہائے سیاہ کے پھریرے کُھلے ہوئے
بصد جوش وخروش کنارے پر لشکر کے پرے باندھے قول یہ تھا کہ لشکر حمزہ کو بڑھنے ند وُنگا جسنے منہراس
کو دیکھا ہوش اُڑ گئے دور سے نگاہ پڑی جسنے شان وشوکت منہراس گرہ پیشانی کو دیکھا یہی قول
تھا یارو جس پر یہ جا پڑے گا اسکے حرب دست سے بچنا دشوار ہے اُدھر سے دارائے ہند لندھور بن
سعدان جانشین حمزہ صاحبقران فیل ہیمونہ مبارک پر سوار نولاکھ ہندی پشت پر کیسے کیسے شیر
وجوانان ماہر خسار نہایت دضعدار نیمچے چمکاتے ہوئے عقب مین اپنے آقا کے چلے آتے ہین یکایک

لشکر میں غریو بلند ہوا ہنگامۂ عظیم برپا ہی لندھور نے سر اٹھا کر ایک خوک پیکر کو دیکھا کہ گرز گران سنگ کو ہاتھ میں لیے
گرز زنی کرتا پھرتا ہی جب گرز کو جنبش دی چار چار پانچ پانچ دس دس کے سر پھٹ گئے کوئی گرز کا بار نہیں اُٹھا سکتا اور یہ
مغرور کھڑا ہوا للکار رہا ہے خبردار یارو لشکر اسلام بڑھنے نپاے اِس فوج کا کوئی سردار میرے ہاتھ سے نہ بچیگا ایک پلٹن
ایک رسالے کو اُسنے بھگایا ہزارہا لاشہ اُس مقام پر گر گیا منہراس گرہ پیشانی بدعت کرتا ہوا آتا ہی لندھور کو
غافل ہوا فیل میمونہ کو بڑھایا دور سے نعرہ کیا نعرہ لندھور + جزیرہ ہاے دریا را اگر فتم تا ہندستان + اگر نامم میلتی
منم لندھور بن سعدان + او منہراس گرہ پیشانی کیا غربا پر ہاتھ اُٹھاتا ہی ہمسے مقابلہ کر منہراس کو جو لندھور
نے ٹوکا یہ مغرور پلٹ پڑا لندھور نے بھی فیل بڑھایا اِسکا گینڈہ بڑھا سپریں لڑین گلہاے سپر مثل آتشبازی شرر
افشان منہراس نے خبردار خبردار کہکر گرز دو دستی بر سر لندھور مارا لندھور نے گرز خردی و مردی کو برلے
حفاظت سر اُٹھا دیا گرز آ کر گرز پر پڑا فرد تراق ہمہ دان جہان خاستہ + کہ بگذشت زین طاق آراستہ + دل زمین
شق ہوا لندھور بن سعدان تہ گرد میں چھپ گئے دور سے صاحبقران نے یہ معرکہ دیکھا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا
فرمایا پروردگار میرے جانشین کو بچانا الیاس ہندی عیار دوڑا کہ اپنے آقا کی خبر لوں اور یہاں منہراس نے
گینڈے کو پیچھے ہٹا کر آواز دی زدم دست کردم جانشین حمزہ کا کام تمام کیا میدان کارزار میں نام کیا منم منہراس
گرہ پیشانی الیاس ہندی بیتاب ہوگیا دوڑ کر دل گرد میں گھسا دیکھا لندھور دل گرد میں مخفی ہیں کڑیاں زرہ
کی ٹوٹیں ہاتھی جھوم رہا ہی صاف ظاہر ہی کہ صدمہ کامل پہونچا مگر لندھور کے ہاتھ اُسیطرح قائم ہیں ستون قصر جرأت
پا بند طریقۂ شوکت و ہمت میں فرق نہیں آیا مگر آنکھیں بند الیاس نے دوڑ کر چھینٹا پانی کا دیا لندھور نے آنکھ
کھولی الیاس نے کہا اے آقاے نامدار ہولاے قدر شناس اے شہنشاہ فلک اساس ہوشیار ہو جیسے حریف لاف و
گزاف کرتا ہی آپکے واسطے آپ کے آقا نہایت بیقرار ہیں جب دو تین چھینٹے پانی کے الیاس نے مُنھ پر لندھور
بن سعدان کے لگاے تب اُس نہنگ بحر جرأت نے آنکھ کھولی الیاس ہندی نے دیکھا آنکھیں لندھور
کی سُرخ ہو رہی ہیں پوچھا آقا خیر تو ہی لندھور نے کہا الحمد للہ یہ کہکر فیل کو بڑھایا آواز دی اے منہراس گرہ
پیشانی فرد تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + صاحبقران نے جو دور
سے دیکھا آج ہمارے جانشین کو بڑا صدمہ ہی گرز دو دستی لیکر بڑھے امیر نے آواز دی اے دلاور ہند مروت
شرط ہی لندھور نے ایسا صدمہ اُٹھایا تھا کچھ جواب نہ دیا گرز خردی و مردی بڑھایا دو دستی منہراس کو
مار دیا منہراس نے گرز کو اُٹھایا چار طرف سے سپاہیوں نے آواز دی یا خداوند تقدیر کیجیے اپنے بندے کو

ہاتھ سے دشمن کے بچا یہ بھی لقا حیران حیران دیکھ رہا ہی کچھ منھ سے نہین کہتا تمام اہالیان لشکر مثل تصویر تصور حیران گُرز آکر پڑا جگر زمین ہول سے شق ہوگیا گرد اُڑی لندھور نے ہاتھی کو ہٹا کر فرمایا دیکھو تو اُس خود سر کیا گذری عیاران لقا دل گرد مین گھُس پڑے ہاتھو نسے ٹٹولنے لگے جب نشان نملا چھاگل سے نکالکر پانی گرد پر چھینکا گرد بیٹھی اب بغور ملاحظہ کیا گُرز لندھور کا پڑا منہراس کا ہاتھ کانپا گُرز چھوٹا دونون گرز سر پر آے سر گردن مین گردن سینے مین تمام جسم گینڈے مین گینڈہ و سوار اتحاد قلبی رکھتے تھے آپسمین ایک ہوگئے اہالیان فوج منہراس نے گریبان پھاڑ ڈالے فوج لندھور پر جا پڑے ہندیان جنگ آزما مشتاق جنگ بیدرنگ ایک ایک دریائے جرات کا نہنگ عادل شیردل و فاضل شیردل پہلوان اور زنگ و پہلوان گورنگ و گوہر ملک دکھنی و فرخ شاہ و دولت آبادی تلوارین کھینچ کر لشکر منہراس گرہ پیشانی پر جا پڑے دونون لشکر مل گئے تلوارین چلنے لگین جوانان ہندوستان لڑے بھڑے بلوے کی لڑائی کے آشنا دم بھر مین اُن سب نے لشکر منہراس مین کھلبلی ڈالدی علم فوج کو بھی قلم کیا افراسیاب نے بڑھ کر آواز دی سالوس کرگدن سوار کو بھی اشارہ کر و لشکر لندھور کو مارے ساحر دوڑے یہ کنارے پر لڑ رہا تھا جیسے ہی جا کر ساحرون نے کہا سالوس مثل ابر کے گڑگڑایا کہا میرے بھائی منہراس کو کسنے مارا میرے سامنے قتل کرتا مثل کرپاس کُہنہ چیر کر پھینک دیتا چنگھاڑتا ہوا بڑھا لوگون نے بڑھکر عرض کی آپ یادہ غصہ نکیجیے بڑھکر خون کا بدلا لیجیے سالوس گردن سوار لاف و گزاف کرتا ہوا لندھور کے ہاتھی کے قریب پہونچا للکارا کہ او ہندی کہان جاتا ہی تونے اُس جوان کو مارا کہ جسکا جوان کا مشرق و مغرب مین مثل نہ تھا مگر تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ کہکر گُرز مارا لندھور بن سعدان نے گُرز پر روکا خبردار کہکر اسپر بھی دو دستی گُرز مار دیا یہ بھی پر اُٹھا ہوکر رہگیا دوسرے پہلو سے نعرہ ہوا انجم مالک اژدر صاحب نیزہ دوسر غلام نبی و چاکر حیدر شیر بیشہ ہرلبستان ملازم امیر حمزہ صاحبقران مالک نے آکر کہا کہ لندھور بن سعدان نے ستھراؤ کر دیا ہندیون نے تمام میدان لاشون سے بھر دیا ہندیون کی شمشیر زنی دریاے خون مین غوطے مارے ہوے قرولیان ہاتھ مین نیچے ہلالی جھکاتے ہوے سب جوانان نازک مزاج تیغ زنون کے سر کے تاج جھوم جھوم کر لڑ رہے ہین مالک بھی اسّی ہزار نیزہ داران عرب کو ترغیب دیکر آج افراسیاب پر جا پڑا اب دیکھنے والے دیکھ رہے ہین کہ آمد مسلمانان کا تار بندھ گیا افراسیاب کی طرف بھی پہلوانون کی آمد ہو رہی ہے جو پہلوان

آیا لاکھ دو لاکھ کی جمعیت سے پہونچا کسی پہلوان کو افراسیاب نے فوج ہندوستان پر اشارہ کر دیا کہ ان دشمنون کو
مار لو مالک بھی دریا سے فوج مین غوطہ زن ہوا کہ تیسری گرد اڑی سب نے دیکھا سردار قدیم امیر خاقان
ابن الخاقان بہرام گرد بن خاقان چین ساٹھ ہزار جوانان چین ہمراہ رکاب تلوارین کھینچے ہوے آگے جو
دیکھا کہ مالک ولشہ ہور آتے ہی مصروف جنگ ہو گئے میدان کارزار کو جوانون نے ہلا دیا خون کا دریا اُس
دشت ریگستان مین بہا دیا مگر بہرام نے دیکھا کہ چار پانچ منزل کے گردے مین وہ حجرہ ہی جو احاطہ افراسیاب
نے بنایا تھا گنبد کے گرنے سے وہ احاطہ تو پامال ہوا اب وہ سب ہی مقام جنگ وجدل ہی اُس اقلیم مین
ملک الموت کا عمل ہی نقیبون نے بڑھ کر وہ اشعار عبرت آمیز پڑھے جوانون کے دل بھر لائے ہر چند کہ افراسیاب
ہٹتا چلا آتا ہی جس مقام پر گنبد گرا تھا وہانسے پانچ کوس ہٹ آیا ہی مگر مدد چلی آتی ہی ہر کس کا یہی قول ہے
یاد رہے یہ لڑائی یادگار رہی اب کد و کاوش سراسر بیکار ہی مرحلہ جات طلسمی شکست ہوے بھاگنے کے
بند و بست ہوے کیسے آج کھیت پڑے ہمراہیان طلسم کشا خوب لڑے افراسیاب نے کئی مرتبہ پکار کے
کہا ارے عیار بچیون کا پتہ نہین معلوم ہوتا جلد جا کر بشیہ مردار خواران مین خبر کرو شاہور حرامی
نہایت زبردست ہی اُس بچیا نے اکثر یہی لکھا کہ طلسم کشا کا میرا سامنا کرا دیجیے مین چیر پھاڑ کر کھا جاؤن گا
اُس سے جا کر کہو کہ شہنشاہ نے فرمایا ہی مین نے تجھکو جاگیر و منصب یا قبیلہ مردار خواران کا افسر کیا کبھی کوئی
تکلیف نہین دی کسی جنگ مین تجھکو نہین بھیجا بہتر یہ ہی اسوقت آکر شریک ہو ملکہ حیرت جادو بھی لڑائی مین
مصروف ہی اپنے بڑھکر جواب دیا اے شہنشاہ عیار بچیان دو دن سے غائب ہین شاید قید ہو گئین کسی
اور کو بھیجیے ایک جادوگر سیاوش کرگدن سوار سامنے کھڑا لرز رہا تھا حیرت نے کہا بشیہ مردار
خواران مین جا کر شاہور کو اپنے ساتھ لا یہ ساحر گینڈہ پھیر کر صف سے نکلا جو حیرت نے نشان دیا تھا اُس
پتے پر پہونچا دیکھا ایک صحرا ہے ریگستان جنگل قلب کہ انسان کا گذر دشوار ایک جوان کو دیکھا کہ بیچ جنگل
مین بیٹھا ہوا مثل فیل مست نعرہ مار رہا ہی سیاوش ٹھہر گیا لوگون سے پوچھا شاہور مردار خوار کہان ہی
لوگون نے کہا اس شخص دیکھا نہین بیچ جنگل مین مثل دیو مست بیٹھا جھوم رہا ہی اسکی جرأت نے
راستہ بند کر دیا تاجر بھی اس طرف نہین آتے بڑے بڑے قافلے لوٹ لیے شاہور مردار خوار
حرامی اسکا لقب ہی بڑا پہلوان بے ادب ہی سیاوش ڈرتا ہوا سامنے پہونچا دیکھا سامنے اسکے
گینڈے ہاتھی مرے ہوے پڑے ہین انھین کا گوشت بھون بھونکر کھا رہا ہی کلک کا جنگل قریب ہے

کوئی ہاتھی کلاک کی جنگل سے نکلا اسے یہین سے بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھایا ہاتھی کو کھینچ لایا چیر پھاڑ کر بھونا کھایا چبایا گیا سیاوش نے پیغام افراسیاب کا کہا اُس مردار خوار نے ایک چیخ ماری کہ تمام صحرا تھرا گیا ملازم اسکے جو چار لاکھ جوان اسی طرح کے بیحیا نامرد شکرام جمع ہوگئے ہین دوڑے ہوے آئے پوچھا افسر کیا ہی آپ نے کیون نعرہ کیا اس مردار خوار نے کہا تم نے سُنا افراسیاب نے ہمکو ریلے مدد طلب کیا ہی یہ کام ہم سے نہو سکیگا افراسیاب کو اگر ہمارے لڑوانے کی غرض ہی طلسم کشا کو یہان لیکر آئے ہم اس کام کے نہین کر کھین جاوین جو ہمارا لقب ہی اس حرف کی یہ خواہش ہی کہ جسکا کھائین اسکی خیر خواہی نکرین دشمن اسکا اگر ہمارے سامنے آجاے تو البتہ تباہی کرین ہم سُن چکے کہ شہنشاہ ملک و مال تباہ ہوا ہمارا کوئی کیا کرسکیگا تمام اقلیم مین طلسم کشا اپنی عملداری کریگا جب ہمارے بیٹھے مین آئیگا ہم اسکو بھی چیر پھاڑ کر کھا جائینگے آپ ہی سب مسلمان بھاگ جائینگے ایسی بے اعتدالی کی باتین اس بیحیا نے کہین کہ یہ جوان پلٹا جاکر افراسیاب سے خبر کرون وہان میدان کارزار مین معرکہ یہ ہوا بعد آنے بہرام کے سردار دکا تار بندھا گر تیت سیر گردان و نعمان بن منذر و منظر شاہ یمنی و عامر شاہ رودباری و سیف ذوالیدین و طوق حران گرد و ابوالمعجن گرد یہ دونون بھائی علمدار لشکر اسلام علم اژدہا پیکر کی جھڑ بغل یز دبی ہوئی جہان ہوا چلی تکمون مین ہوا بھری اس پیکر بیجان سے یا صاحبقران یا صاحبقران کی آواز آتی ہی نعرے کی صدا سے زمین تھراتی ہی انکے بعد شاہان ہفت ملک بڑے زور و شور سے آئے شاہان قلعہ جات فصل گر بستانی و جمشید نیستانی و خسرو طالب البحری و عبدالجبار حلبی و عبدالقہار حلبی و شاہان قلعہ تیج مغرب مثقال شاہ مغربی و قارن قار مغربی یہ سب جوانان شیر دل آمادہ حرب و پیکار شیر دل شیر شوار بڑے کر و فر سے آکر پہونچے میدان جنگ مین جو دیکھا کہ تلوار چل رہی ہے یہ بھی شریک ہوکے تلوار کھینچکر بیخوف لڑنے لگے اور گرد عظیم اٹھی جمہور جہانسوز و شہنشاہ تبرزن مع جوانان طرطوسیہ بڑے زور و شور سے آکر گراہجیتم اسکار ستم سرزمین مغرب و فرامرز عاد مغربی باپ اسکا ہلال زرین تاج گل فوج مغرب ہمراہ بہارستان مغرب کے بیٹے کا شیر صاحبقران کا پسر خواندہ جری دلیر آتے ہی لڑائی مین مصروف ہوا ان سرداران نامی کے پہونچنے کے بعد فرزندان صاحبقران کی آمد ہوئی زمین تھرائی شاہزادہ اسفندیار شاہ گیلانی کے نعرے کی آواز آئی ایک جانب سے صفدر و صف شکن شاہزادہ شیر افگن بارہ ہزار جوانان سے آکر لڑائی مین مصروف ہوے

افراسیاب ایک بلندی پر کھڑا ہوا معاملۂ حیرت افزا دیکھ رہا ہی کس مزے سے جمے ہوئے سرداران صف شکن و فرزندان صاحبقران و سرداران نوجوان آکر پہونچے ایک جانب سے دیکھا علمہائے بلند پھریرے کھلے ہوئے جوانان خیبر اندام شمشیر زنان خوش انجام بڑھے ہوئے چلے آتے ہین ایک جوان آفتاب جمال رستم میدان کارزار سہراب دشت انگیز و دار خرامان خرامان چلا آتا ہی ہمّت دکھاتا ہی اُس جوان نے بڑھکر نعرہ کیا منم رستم پیلتن و پیلکین کُشندۂ کپتان فرنگی برہم زن تخت و تاج مرزوق شاہ فرزند صاحبقران علمشاہ نوجوان ایک جانب جاکر یہ بھی لڑنے لگے افراسیاب دیکھ رہا ہی تین پہر ہین یہ جوانان صف شکن آکر پہونچے ہین آتے ہی زمین ہلادی اپنے سینے کو سنان نیزے سے ملادیا چاہتے ہین لڑ بھڑ کر مرین سُرخ رو ہوکر پردۂ دنیا سے اُٹھین یکایک آواز طرقو بلند ہوئی کئی ہزار چوبدارون نے بڑھکر آوازین لگائین آفتاب آسمان عربستان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان تشریف لاتے ہین ای جوانان صف شکن و ای یلان تیغ زن ہوشیار کہ صاحبقران زمان کی سواری قریب آپہونچی سب دیکھنے لگے طبل سکندری پر چوب پڑی نقارخانۂ سلیمانی بجا خواجہ عمرو نے جو اپنے آقا کو آتے ہوئے دیکھا گنبد کو ہٹا کے ایک گوشے مین مصروف جنگ و جدل تھے کچھ ہمیانیان کاٹتے پھرتے تھے اپنے آقا کی جو آمد دیکھی جیسے عاشق واسطے معشوق کے بیقرار ہوکر دوڑتا ہی عمرو فوراً صف سے نکلکر چالاک و برق و جانسوز و ضرغام کو ہمراہ لیکر طرف صاحبقران کے چلا اُدھر سے جواہر بن عمرو و شعبان خنجر گذار و گلیاد عراقی و کلباد عراقی و مہتر یزک خطائی اور ابو الفتح اصفہانی و عمران خطائی وغیرہ لڑتے بھڑتے چلے آتے تھے جواہر نے اپنے والد نامدار کو جو آتے ہوئے دیکھا پرے باندھکر سلام کیا عیّارون نے حقّہ ہائے آتشبازی رانیے شلنگین لگائین گرد پھرے دعائین دیتے تھے عمرو نے بھی ایک ایک کو گلے سے لگایا فرمایا ای فرزندو ماشاء اللہ بڑے کام کیے کوہ عقیق پر خوب نام کیے آج آفتاب قیامت کا دن ہی اپنے آقا کا ساتھ نہ چھوڑو انتظام سے غافل نہو جواہر نے بڑھکر عرض کی حضور کے تصدّق سے سب تدبیرین کرلی ہین یہ ذکر تھا کہ صاحبقران اشقر دیوزاد کو اُڑاتے ہوئے تخت شہزادۂ سعد بن قباد والانژاد بہ فر فریدونی و بہ حشمت جمشیدی گرد تاجداران جلیل خود مردان عالم کے کفیل جیسے ہی میدان جنگ گاہ مین پہونچے تخت کو خالی کیا پُشت مرکب خنگ سیاہ قیطاس پر سوار ہوئے سات سو تاجداران جلیل گرد آئے صاحبقران کو آکر جملہ سردارون نے گھیرا صاحبقران فرماتے ہین جواہر بن عمرو کو بلاؤ یہ جنگ مغلوبہ کیسی ہے بڑھ کر

ہرکارون نے عرض کی ای شہریار اسد نامدار سے چار شبانہ روز برابر گذرے ہین کہ ایک طور سی جنگ ہو رہی ہی
نامرد قدم نہین ہٹاتے خون زور ے وشور سے تلوار چل رہی ہی حضور ملاحظہ فرمائین کہ دور تک فوجین ہی فوجین
ہین خدا اسد نامدار کو فتحیاب کرے یہ سُنکر صاحبقران زمان نے اشقر کو بڑھایا کہ سامنے سی بونڈلا
گرد کا اُٹھا دیکھا مہر سپہر عیاری وقطب فلک خنجر گذاری پاسے شاطری مارتے ہوے گرد تمام عیار ایک
طرف برق فرنگی ومہتر قران وجانسوز بن قران وضرغام شیر دل ومہتر چالاک بن عمرو
خواجہ کے ساتھ ساتھ امیر باتوقیر نے اپنے یار وفادار کو جو بعد عرصۂ دراز دیکھا دریای خون مین نہایا ہوا
اُواس عالم یاس اُفتان وخیزان پکار کرآواز دی فرد از کجا میرسی ای ہد ہد فرخندہ قدم ÷ باد قربان
سرت حلقۂ مرغان ارم ÷ خواجہ تمھارے دیکھنے کو ترس گئے آکر ہمارے سینے سے لپٹ جاؤ عمرو یہ کہتا ہوا
دوڑا ای آقاے عمرو وای قدردان عمرو خدا انکو سلامت وباکرامت رکھے آج کیسا روز سعید بلکہ بہتر
از روز عید ہی کہ مین نے آفتاب جمال کی زیارت کی صاحبقران لپشت اشقر سے کود پڑے عمرو
نے چاہا قدمون کو بوسہ دے صاحبقران نے سر اُٹھا کر سینے سے لگایا عاشق ومعشوق خوب لپٹ کر
روے کہ ملازمان جانباز نے آکر خبر دی حضور لڑتے ہوے قریب بیشۂ مردار خواران آگئے ہرکارون نے
افراسیاب کو خبر دی تھی کہ شاہور مردار حرامی کہتا ہی مین اپنے مقام سے نہ اُٹھونگا یہانسے بیٹھے بیٹھے جو
کچھ کہیے بجالاؤن ہماری قوم مین کسیکا احسان نہین مانتے ہین دشمن کو حقیر جانتے ہین خود اُٹھکر قتل کرنے
جائین شکار خود بیشے مین ہمارے آجائیگا آپ ہٹتے ہوے یہانتک چلے آے افراسیاب نے بلندی
سے دیکھا حقیقت مین ملازم ہمارے ہٹتے ہوے قریب صحراے مُردار خواران آگئے سر اُٹھا کر دیکھا شاہور
مردار خوار حرامی بیچ جنگل مین بیٹھا ہوا شراب پی رہا ہی تمام قبیلہ جمع ہین تین لاکھ مردار خوار گرد
اُسکے بیٹھے ہوے لاف وگذاف کر رہے ہین کہتے ہین ای افسر مردار خواران ای کفیل تاجداران جو
آپ فرمائینگے وہ ہم سب بجالائینگے افراسیاب نے چلاکر آواز دی ای شاہور حرامی مردان ہوشربا
کی بدنامی ہوتی ہی طلسم کُشا لڑتا ہوا تیرے جنگل کے قریب آگیا اب تجھے اُٹھنے مین کیا تامل ہے یہ
سُنتے ہی وہ ملعون اپنے مقام سے اُٹھا فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوا کئی ہزار من کی چوبدست دست نحس مین
اُٹھائی چیخ ماری سب نے دیکھا کہ اُس بیحیا نے چوبدست کو گردش دی جس کسیکو ہوا لگ گئی اُسکا سر
پھٹ گیا تین لاکھ مردار خوارون کو ساتھ لیکر لڑتا ہوا چلا اس زور وشور سے لشکر صاحبقران پر

اگر تین لاکھ کا بلوہ بڑی بڑے قد کے جوان حربے ہاتھون مین بے پناہ جوان طاقت دار بھی ہین اگر کسیکو لپیٹ
گئے تو جیسر پہاڑ کے پھینکدیا حربے بڑے بڑے بعضونکے ہاتھ مین حربہاے آہنی بعضونکے ہاتھ مین صحرا کی
چوبدستین تلوارین برچھی بڑی گرز گران سنگ نیزے سرتیز سیدل بلوہ کرکے آپڑے جس مقام پر فوج عراق و
اصفہان کو مندویل اصفہانی و شہنشاہ عراقی و شہریار عراقی کھڑے ہوے لڑ رہے تھے کہ ایک جوان
دیو خصال چوبدست آہنی سے لڑتا ہوا فوج عراق و اصفہان کو پامال کر رہا ہی کوئی اسکے منھ پر نہین چڑھ
سکتا مندویل اصفہانی بڑے دعوی کا جوان تھا جاکر لڑا زخمی ہوا بھائیون نے مندویل کو ہوادار پر
ڈال لیا لیکر پیچھے ہٹے مردار خوار بڑھے لندھور بن سعدان مالک کو ترغیب دیکر فوج پر مردار خوارون کی
جا پڑا تلوار چلنے لگی اہالیان ہندوستان تلوار کے دھنی ایک ایک کو دعوی صف شکنی بڑے بڑے شجر باغ
بغض و حسد تیر شمشیر سے کاٹ کر ڈالدیئے بڑے بڑے قد کے جوان پامال ہوے یہ لڑ بھڑ کر نہال ہوے
صبا ہواے محبت مین ان جوانان سرو قد کے ٹھکیلیونکی چال رہی ہی غنچون نے صفت مین ان جوانان
جانباز کی زبان کھولی گلونکے چہرے خوشی سے سُرخ ہین مگر شاہور مردار خوار کسیکو نہین مانتا اُسی طرح
لڑتا ہوا جاتا ہی دور سے نگاہ پڑی بہرام کی کہ مندویل اصفہانی اس مردار خوار کے ہاتھ سے نہتا کا
زخمی ہوا ہزارہا عراقی مارے گئے عراقیون کی ترکی تمام ہی بد لگامیان بھولے خیال مین تھا طرارے
بھر کے نکل جائین مردار خوارون نے بلوہ کیا ہی اہالیان اصفہان کو گھیر لیا بہرام نعرہ کرکے جا پڑا للکارا
او نامرد کوئی زخمی کا پیچھا کرتا ہی شاہور مردار خوار نے دیکھا کہ ایک جوان چینی بطور نکتہ چینی بدعوی
خود بینی للکارتا ہوا آتا ہی شاہور پلٹ پڑا بہرام نے آتے ہی ہاتھ تلوار کا مارا شاہور مردار خوار نے
داستانہ ماردیا تیغہ بہرام کا ٹوٹا پہلے ہی شکست تھی شاہور نے چنگل مارا یہ سمجھا غول صحرائی ناخن بڑھے
ہوے ضرب ناخن سے گوشت و پوست فگار ہوا ناخن اس سمجھا کا جاکر استخوان پر ٹھہرا اُدھر پونیر صدمہ
پہونچا کمر مین بہرام کی ہاتھ ڈالکر اٹھا لیا چیخ دیتا ہوا بجلا آپ لشکر مین غریو ہوا کہ بہرام کو شاہور
مُردار خوار حرامی نے گرفتار کر لیا تمام چینیون نے بلوہ کیا چاہتے تھے لینے افسر کو چھین لین ہر چند
بلوہ کرکے جاتے تھے مُردار خوارون کے ہاتھونسے شکست کھاتے تھے ہزارہا چینیون نے اپنی جان دی
اپنے آقا کو رہا نکر سکے کئی پہلوان صاحب زور و طاقت اُسکے سامنے پہونچے جسپر اُسنے ضرب آہنی مارا
کسیکا سر پھٹ گیا کسی کا ہاتھ ٹوٹا کوئی ضرب دست کے اس مردار خوار کی پامال ہوا صدہا پہلوان نامی

قتل ہوے جملہ مُردارخوار بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین قضاے کار آفتاب آسمان عرابستان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران جس مقام پر لڑ رہے تھے شعبان خنجر گذار نے بڑھکر خبر دی ای آقاے نامدار و ای مولاے قدرشناس افراسیاب لڑتا ہوا بیشۂ مردارخواران مین آگیا غلام بھی اِس مطلب کو سمجھ گئے بہرام کو افسر مُردارخواران نے گرفتار کیا عراقی و اصفہانی بہت سے قتل ہوے پہلوانون نے جان دی یہ سُنکر امیر باتوقیر کا چہرہ غصّے سے سُرخ ہوگیا تیغہ سہراب بل کے قبضے پر ہاتھ رکھا واضح ہوے ناظرین والاتمکین ہو کہ تیغہ سُہراب یل صاحبقران کو راہ پردۂ قاف مین ملا تھا یعنی سُہراب نے خواب مین آکر یہ کہا کہ ای شہریار عالم قباب مین مین نے یہ تیغہ آراستہ کیا تھا مشہور ہی کہ باپ کو زیر کر لیا زندگی نے و زمانہ کی دھوکے مین دشمنون نے مجکو میرے باپ کے ہاتھ سے قتل کرایا یہ تیغہ پردۂ قاف مین حضور کے کام آئیگا دیو کُشی مین ایسا تیغہ برق مثال چاہیے اسوقت جو صاحبقران نے سُنا کہ اِس بیشے کے جوان بڑے قد دار ہین اِس سبب سے تیغۂ سُہراب یل کو کھینچا لڑتے ہوے چلے نقیبان خوش آواز یہ اشعار عبرت آثار پڑھ رہے ہین

نظم

چون قلم فکر من بہ صفحۂ دہر
ہر بر و دسر خمار گذاشت
چشمِ گریانِ من مرا ہر دم
ہمچنابر کھشم نگار گذاشت
ای دریغا کہ دست بُرد اجل
تربیت کردن بہار گذاشت
پا یم اندیشہ از میان برداشت
نکتۂ چند یادگار گذاشت
دل ز آشوب تن جہان بگریخت
خلفِ تازہ در کنار گذاشت
آتشِ یاس روزگار مرا
لوح من بر سر مزار گذاشت
یاس آخر بکام دل بہ نشست
غم و محنت بروزگار گذاشت
مے معنی ز فکر در خُم کرد
داغ برروے اعتبار گذاشت
درد دوری و داغ مہجوری
داغ بر سینۂ فگار گذاشت
ابر باران بز غم باد خزان
شب امید را بروز شکست

اسطرح کے اشعار نقباے بلندآواز بصد سوز و گداز پڑھ رہے ہین مردان عالم پر عبرت طاری عالم بیقرار ی چاہتے ہین لڑ بھڑ کر مرجائین صفحۂ دہر پر نام باقی رہے صاحبقران نے دور سے ملاحظہ کیا کہ وہ عفریت خونخوار شاہور مُردارخوار مع تین لاکھ فوج کے لڑ بھڑ کر صفون کو درہم و برہم کر رہا ہی عراقی و صفہانیون مین قیامت برپا ہی کہ صدہا پہلوان مارے گئے دعوی داران خون کو یہی منظور ہی کہ اپنے بزرگون کے خون کا بدلا لین مگر مُردارخوارون پر پنجہ قابض نہین ہوتا صاحبقران نے پہلو سے نعرہ کیا او بھیا مردان عالم کے ساتھ مکر کرتا ہی بہرام وہ جوان ہی اسکے نہیب شمشیر سے بہرام فلک کانپتا ہے چھوڑ دے

دیکھ وہ زخمی ہوکر بیہوش ہوگیا یہ کیا شیوۂ نامردی ہی یہ نعرہ کرکے نیمچۂ سُہراب یل کے قبضے پر ہاتھ ڈالا فوج مُردار خواران پر جاگرے بادشاہ حمجاہ بھی اُسی مقام پر پہونچے خوب تلوار چلی اُس ہیجانے بہرام کو نہ چھوڑا ایسی چاہتا ہی کہ لڑ بھڑ کر سبھون سے نکل جاؤن صاحبقران جو آگر گرے جس مُردار خوار نے وار کیا صاحبقران نے روک کر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے کئی سو مُردار خوار بلکہ کئی ہزار صاحبقران نامدار پر آگرے اُس مقام پہ تلوار چلنے لگی تمام صحرا لالہ زار بنگیا صاحبقران جم کر اُس مقام پہ لڑے نیمچۂ سُہراب یل بڑے لطف سے چلا جب امیر باتوقیر نے کئی نعرے کیے اَب شاہور مردار خوار پلٹ پڑا بہرام کو چرخ دیکر زمین پر مارا اُسکے ملازمون نے بہرام کو اُٹھا لیا صاحبقران گھوڑے کو ٹھکرا کر قریب شاہور مردار خوار پہونچے شاہور نے وہی چوبدست چرخ دیکر سر پر صاحبقران کے لگائی امیر کو خوف ہوا ایسا نہو میرا مرکب بنیظیر مارا جاے گھوڑے سے کود پڑے شاہور مردار خوار حرامی نے سارے مین چوبدست کے لیا صاحبقران نے بیچ مین ہاتھ مارا چوبدست کٹی شاہور بھی غصے مین کود پڑا بیدل پاکر صاحبقران کو لپٹ گیا امیر سے کُشتی ہونے لگی تمام ملازمان صاحبقران و ساکنان بقیۂ آدم خوران اُس مقام پر آکر مصروف جنگ ہوے دوڑے لندھور بن سعدان نے دیکھا اُدھر سے نگاہ پڑی شاہزادۂ انجم گروہ رستم شکوہ سرفتنۂ ملک باختر پہلوان تہمتن بدیع الزمان گردلشکر شکن و نور الدہر بن بدیع الزمان یہ دونون باپ بیٹے لڑتے ہوے اُس مقام پہ آے کہ امیر و شاہور سے کُشتی ہورہی ہی دو رویہ صفین جمی ہوئی گھمسان کی تلوار چل رہی ہی یہ دونون شیر بھی لڑائی مین مصروف ہوے یہی چاہتے ہین کہ صاحبقران کو بچائین فوج مُردار خواران کو مٹائین مگر امیر باتوقیر لڑتے لڑتے شاہور مُردار خوار کو لے دوڑے مردار خوارون نے بھی انتہا کا بلوہ کیا ہے چاہتے ہین اپنے افسر کو بچائین صاحبقران لے دوڑے ایک طرف نور الدہر ایک طرف بدیع الزمان جس مُردار خوار نے قصد کیا کہ صاحبقران پر ہاتھ مارون نور الدہر نے سینہ سپر کردیا کبھی بدیع الزمان آگے بڑھ گئے اسطرح صاحبقران کو بچا رہے ہین صاحبقران سترہ اٹھارہ قدم ریل کر شاہور مردار خوار کو لاے ہر مقام پر چاہتا ہی کہ زمین مین پانون گاڑ دون صاحبقران جب ہکہ مارتے ہین طبقہ زمین کا اُسکے پانون کے نیچے سے نکل جاتا ہی وہ بُرا وقت ہی کہ زمین بھی پانون کے نیچے سے نکلی جاتی ہی طالع کی برگشتگی تباہی دکھاتی ہے شہسوار عرصۂ یکہ تازی اسد بن کرب غازی کا

خدا نگہبان و محافظ ہی جب کوئی پہلوان یا ساحر آیا پہلے اُنھین کو گھیرا ہر خرد وکلان کا یہی قصد ہی کہ اسد نامدار کو گھیر کر مارلین افراسیاب بھی غل مچا رہا ہی کہ جو طلسم کُشا کو قتل کریگا سپر اُسکی زر و جواہر سے بھر دونگا اِس آرزو پر ساحر وغیرہ ساحر جان دیئے دیتے ہین اسد نامدار ایک طور سے لڑ رہا ہی دور سے جو دیکھا کہ فوج کا حد عالی تبار پر بلوہ ہی پلٹ کر فرمایا ارے یارو دیکھو تو ضرغام کہان ہی ملازم ڈھونڈھ کر ضرغام کو لائے ضرغام نے آکر خبر دی کہ اے شہریار آپکے نانا جان مع جملہ پہلوانان عالیشان کوہ عقیق سے یہانتک لڑتے ہوئے آئے ہر منزل و ہر مقام پر تلوار چلی کسی منزل پر راحت نہین ملی یہان ایک بستۂ مُردار خواران مشہور ہے فرقۂ مُردار خواران کا افسر شاہور مُردار خوار انتہا کا زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست اِس ترکیب سے لڑا بہت سے عرانی و چینی اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے آپکے نانا جان نے اُس نامرد کی گردن لی کُشتی ہو رہی ہے بڑے قیامت کی اُس مقام پر تلوار چلی اسد نامدار بیقرار ہو گیا کہ نانا جان کا وقت پیری ہی ایسا نہو اُنکے دشمنون پر کوئی اُفتاد پڑے صندلان صندلی پوش کی جانب دیکھکر فرمایا اے صندلان تم نے سُنا نانا جان شاہور مُردار خوار پر جا پڑے اِس اقلیم مین اُسکی جرأت کے شہرے ہین کوئی اُسکے مقابلے مین نہین جاتا تھا یقین ہی صاحبقران نے زیر کیا ہو بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین صندلان لڑتا ہوا بڑھا ایک جانب ابراہیم بن مالک وغیرہ برائے حفاظت اسد غازی لڑتے ہوئے آئے بیچ مین اسد نامدار لڑتے ہوئے جاتے ہین ناگاہ دیکھا کہ اُس مقام پر افراسیاب نے فوج کو ترغیب دی ہی سحر بھی خوب ہو رہا ہی آسمان سے آگ برس رہی ہی شاہور مُردار خوار و صاحبقران سے کُشتی ہو رہی ہی تمام جنگل مُردار خوارون سے بھرا ہوا ہی بدیع الزمان و نور الدہر شمشیر زنی کر رہے ہین خود زخمی ہوئے ہین مگر قریب صاحبقران کے کسی مُردار خوار کو نہین آنے دیتے زمین کانپ رہی ہے دریاے خون جاری جادوگرون نے آگ برسائی اپنی سحر ساحری دکھائی پہلوان بھی جھپک جھپک کے لڑ رہے ہین اُسی گرمی جنگ مین صاحبقران دور تک ریل کر اُسکو لا گئے وہان لا کر جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے شاہور مُردار خوار کے آشنا زمین ہوئے صاحبقران نے کمر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا پہلے ہی زور مین تا بہ گھٹنہ دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا فوجون مین غل ہوا کہ حمزۂ عرب نے پہاڑ کو ہاتھ پر اُٹھا لیا بارے یہ کسکی مجال تھی کہ شاہور کو دست حق پرست پر اُٹھا لے مرمیدان جرأت دکھائے بے اختیار افراسیاب کے منھ سے واہ نکل گئی صاحبقران نے

چرخ دیگر زمین پر مارا کود کر حجاتی پر سوار ہوے بدیع الزمان و نور الدہر گرد صاحبقران کے پھر رہے ہین یہی خیال ہی ایسا نہو کوئی قبلہ و کعبہ پر آپڑے شیرانہ نہنگانہ ستمانہ ہر ایک کافر پر تیور ڈال رہے ہین اس جوش و خروش مین جھوم رہے ہین کہ کوئی قریب نہ آنے پاے صاحبقران نے کندۂ زانو دبا کے فرمایا حالا در شناختن پروردگار چہ مے گوئی شاہور مُردار خوار نے جواب سخت دیا مردار خوار مشہور بہ حرامی بیحیائی ناکامی صاحبقران زمان نے بشوکت تمام و بقوت مالا کلام سر کھینچکر پھینک دیا بڑے بڑے پہلوان اِس جرأت پر صاحبقران کی حیران آپس مین صلاحین کرکے الامان الامان پکارنے لگے بڑھ کر شریک ہوے اہالیان ہیشۂ مُردار خوار بھاگے بھاگے پھرتے ہین انکی اطاعت کون منظور کرے جو دل مین افسر کے غرور تھا کہ جسکا نمک کھایا ہی اُسکی مدد کو نہ جائین یہان حریف لڑتا بھڑتا آے تو لڑین جب یہان افراسیاب بھاگ کر پہونچا تب وہ مغرور لڑا آخر واصل جہنم ہوا صاحبقران اسکو مار کر پشت اشقر پر سوار ہوے نعرہ کرکے جا پڑے شیرانہ نہنگانہ لڑ رہے ہین اُستادان سخنور نے تحریر کیا ہی کہ از قلعۂ توسن حصار تا بر آمدۂ سحر و دامنہ دریاے نیل و مقام گنبد عجائب یہ سب مقامات فوج افراسیاب سے بھرے ہوے ہین تلوار چل رہی ہی خون کے دریا جاری ہی زمرد شاہ باختری کہ دعوی خدائی کرتا ہی گینڈے پر سوار لڑ رہا ہی بختیارک کو بڑی ہوس تھی کہ لڑائی افراسیاب کی دیکھون اتنا بڑا ساحر طبقات زمین ہلا دیتا ہوگا حقیقت مین افراسیاب بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہی صاحبقران اسم اعظم باواز بلند پڑھ رہے ہین اسد نامدار صاحب لوح طلسم لوح کو گردش دیتے جاتے ہین مہرے کو بھی چمکاتے ہین ہنگامۂ گیر و دار بلند ہی تاثیر سحر افراسیاب کم نہین ہوتی کبھی اسم اعظم سے باطل ہوا جان پر طلسم کشا جنگ کر رہے ہین اُس طرف تو افراسیاب رُخ بھی نہین کرتا الگ الگ سحر کرتا ہی مہرخ و بہار وغیرہ کو تنگ کیا کبھی قصد کرتا ہی کہ ملکہ مہ جبین کو قتل کرون ملکہ مہ جبین کا قتل کرنا کیا آسان ہی کل سردار ساحر و غیر ساحر تخت ملکہ مہ جبین الماس پوش کو گھیرے ہوے جنگ کر رہے ہین ہر وقت و ہر ساعت یہی اشارے ہین کہ اپنے بادشاہ کو دست زبردست دشمن سے بچاؤ ایسا نہو ملکۂ عالم کو چشم زخم پہونچا ے سب سے زیادہ شاہزادہ شکیل بعدیل کو خیال ہی کہ ایسا نہو میری بھانجی پر دست اندازی کرے یا خدانخواستہ افراسیاب خانہ خراب انپر جا پڑے کہا فخر خدا نے ہمین دیا کہ صاحبقران زمان کے رشتہ دار کہلاے اسی صاحبزادی کے دم سے سب عزم و شان ہی افراسیاب نے کئی مرتبہ قصد کیا

سامنے تخت کے لڑائی پڑی افراسیاب کو نہیں آنے دیا سرداران مذکور نے سینہ سپر کر دیا آج چالیس منزل کے
گرد مین سحر ہو رہا ہی تلوار چل رہی ہی لشکر صاحبقران زمان و لشکر زمرد شاہ باختری و لشکر افراسیاب و لشکر
آفتاب فلک سیر و لشکر کلنگ آتشبار یہ سب لشکر ایک مقام پر جمع ہو گئے ہین علاوہ اسکے مشہور تھا کہ خاتمے
کی لڑائی ہی افراسیاب اُس گنبد مین مثل قلعہ بند تھا سب تاجداروں کو نامہ پہونچا تھا کہ اسوقتین آنا واجب
و لازم ہی سب خراج گذار بھی جمع ہو چکے تھے اُس زمانے مین اگر خواجہ عمرو نے آئینہ دکھایا تحفہ جات کو
جلایا گنبد کو گرایا افراسیاب بچگیا کہ یہ زیر گنبد لڑ رہا تھا ورنہ جو لوگ گنبد مین جمع تھے گنبد کے گرنے سے
ہزاروں کے سر پھٹے لاکھوں پامال ہوے جسوقت صاحبقران نے شاہور مردار خوار کو مارا
اُسکے ساتھ والے بھاگ کر درہ ہاے کوہ مین مخفی ہوے ہمراہیان افراسیاب نے پھر فرار پر قرار کیا جا بجا
بنیون مین تلوار چلی ہر ایک مقام کے ساحر آپڑے قریات سے لڑتے بھڑتے نکلے ہاتھ سے اہل اسلام کے
مارے گئے رعد و برق و برق لامع کنارے کنارے لشکر مین لڑتے ہوے چلے آتے ہین جہان
کسی نے ساحر نے آکر رنگ جمایا یہ لوگ جا پڑے لڑ بھڑ کر اُسکا کام تمام کیا لیکن نام بر حیرت و افراسیاب
کے ساحر جان دے رہے ہین افراسیاب ہٹتا چلا آتا ہی جیسے کوئی کیسکو لگا کر لیجاتا ہی بشنیہ مردار خواران
سے نکلکر ایک صحرا مین آکر پہونچے گھڑی دو گھڑی وہان سحر ہوا جب افراسیاب کا قدم نہ تھم سکا اُس میدان
سے بھی بھاگا خواجہ عمرو نے دور سے دیکھا ایک پھاٹک عظیم الشان شمسہ مثل آفتاب کے چمک رہا ہے دیوارون
پر منبت کاری پھولون کی گلکاری صدہا پتلیان سونے کی دیوارون پر کھڑی ہوئی ہین افراسیاب
کو لڑتے ہوے دیکھکر پکار اُٹھی ہین ای شہنشاہ خیر تو ہی آپ سے کون لڑ سکتا ہے کنیزین مدد کو آئین
افراسیاب یہ سُنکر سامنے باغ سیب کے آیا اتنا پکار کر کہا کہ دروازہ کھولدو ملکہ گل افشان جادو کو خبر
کرو اور یہ بھی اطلاع دو کہ باغ سیب پامال ہوگا مسلمانون کا قدم باغ سیب مین آئیگا درختون کو آنا اِن
سبکا بار شاخ ہر ایک شمشیر آبدار سائے مین دیوار کے یہ لوگ پہونچ چکے طلسم کشا کو دعوی طلسم کشائی ہی
لوح اُسکے پاس موجود ہی جلد اُسکی تدبیر کرو ورنہ روح سامری کو صدمہ پہونچے گا دیکھا سب نے کہ دروازہ
کھلا اندر سے باغ کے ہزارہا طائران زمزمہ سرا ظاہر ہو کر آسمان پر جا کر ڈوبے لیٹین پھولون کی
آنے لگین طائرون نے بلند ہو کر زمزمہ سرائی کی کچھ آوازین ہیبت ناک آتی تھین یکایک باغ
سے ایک ابر تیرہ و تار اُٹھا تمام میدان کو اُس ابر نے گھیر لیا باغ سیب سبکی نظرون سے مخفی ہو گیا

اندھیرا چھایا ابر سے پھول برسنے لگے جسپر وہ پھول گرا جلگیا جھو کون نے ہوا کے عجب تاثیر دکھائی ہزار ہا نابینا ہونے لگے طائر جو آوازین لگاتے تھے اُنکی آواز سے گونگے بہرے ہونے لگے طائرون نے ایسی زرد گداز سے آوازین لگائین گویا صور اسرافیل پھکا صدہا تاثیر دار لیئے جسکے کانمین آواز پہونچی نابینا ہوکے ٹکرانے لگا اُس ابر سیاہ نے آگ برسائی کبھی ہوائے گرم چلی کبھی طائرون نے آواز دیکر اپنا رنگ جمایا ابر برسا پانی کے قطرون نے تاثیر آگ برسائی ہزار ہا ملازمان اسد جلے پرے کے پرے بیہوش ہوکر گرے اب اُس ہنگامے مین افراسیاب نہین معلوم ہوتا کبھی طائرون کی آواز آتی ہی کبھی آندھی سیاہ چلی کبھی پھول برسے ان سب چیزون سے آفت برپا ہی شہنشاہ لاچین و ملقیس ایک گوشے پر کھڑے سحر کر رہے ہین دور سے دیکھا تین لاکھ ساحر مکڑا کر مرے کنیزان ملکہ بلقیس جل جلکر گرنے لگین لاچین نے یہ دیکھتے ہی ضرغام کو آواز دی جب ضرغام شیر دل قریب آیا تو کہا ای ضرغام تمام لشکر ابھی تباہ ہو جائیگا افراسیاب کا قول گرہی نشین ہوا جاتا ہے وہ ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ طلسم کُشا اکیلا عملداری کریگا وہ قیامتین برپا کرون عجائب وغرائب سحر دکھاؤن طبقات زمین ہلا دون ہر ایک دشمن کو آتش شعبدہ سے جلا دون آج وہی رنگ ظاہر ہوا کہ ہر ایک شخص کو زندگی دشوار ہوئی افسوس یہ ہی کہ ہم عرصہ دراز تک قید رہے دشمنونکے صید رہے تجھے تک ہمیار ان کے لیئے یہ بھی ہمارا کمال ہی یا صاحبقران کا اقبال ہی کہ ایسے مقام عجائب وغرائب مین سحر کر رہے ہین جان بچے تو بڑی بات ہی یہ مقام عجائب وغرائب نہین ظہور سحر سامری وجمشید کی کرامات ہی کوئی زبان بند کیے دیتا ہی کان کے پردے شق ہوے جاتے ہین ہوش وحواس مین اختلال سر شوریدہ سے ظہور وبال رگین مار سیاہ بنی ہین اپنے اعضا اسوقت دشمنی کر رہے ہین دیکھین فلک کیا دکھاے حقیقت مین مقام باغ سیب ہی ایک ایک نخل مانند آسیب ہی ساتھ والے زندہ نہ بچینگے ہواے گرم چل رہی ہی ای ضرغام شیر دل جاکر طلسم کشا سے کہو کہ جلد لوح کو ملاحظہ کیجیے لیئے کو باغ سیب مین پہونچایئے جو لوح خبر دے وہ کیجیے یہ بھی عرض کرنا ای شہریار جفاے طلسم کُشائی آپ کو اُٹھانا ہی اپنے غمخوارون کو بچانا ہی آجتک خواجہ عمرو نے ہر مقام پر عیاریان کین ساحرون کو شکستین دین آپ کو مخفی کرتے رہے اب آج جرأت صاحبقرانی دکھایئے اپنے غلامان قدیم پر نظر شفقت فرمایئے اب آپ ہی کی جرأت کا کام ہی ہر ایک نامی وگرامی یہان گمنام ہے آپ ہمارے سرپرست ہین ساحر یہان کے بادۂ کبر ونخوت سے مست ہین انکا قتل وقمع ملاحظہ لوح پر موقوف ہی غلام ہی سحر خوانی مین مصروف ہی بدون حکم لوح تمام لشکر تباہی مین پڑ جائیگا ضرغام شیر دل

اُڑقان وغیرہ ان قریب آسکر نامدار آیا اسد غازی کو بڑی ہوس ہے کہ مین جا کر نانا جان سے ملون لندھور وغیرہ سے ملاقات ہو اسی خیال مین اُڑتا ٹھہرتا جاتا ہے فوجین اسقدر حائل ہین کہ تا بہ لشکر صاحبقران پہونچ نہین سکتے جوانان شیر دل کے نعرونکی صدائین سن لین یہی باعث تقویت ہوا روح کو راحت قلب کو قوت جسکی صدا کانمین آئی دل تردد منزل نے تسکین پائی جو جو سرداران صف شکن انکے ساتھ مصروف جنگ ہین اُنسے فرماتے ہین کیون بھائیو ہمارے نانا جان کی شوکت و جرأت کو دیکھا دادا جان بھی یگانہ پہلوان ہین خسر غلام نے آتے ہی قدمونکو بوسہ دیا کہا اے شہریار تین لاکھ ساحر آپ کے لشکر کا مارا گیا باغ سیب کا دروازہ کھل گیا مشہور ہے کہ اُسمین لاکھون بلائین ہین شہنشاہ لاچین نے فرمایا ہے آپ لوح کو ملاحظہ کرین اپنے کو باغ سیب مین پہونچائین جو لوح حکم دے بموجب اُسکے کاربند ہون اسد نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ دیکھکر طرف در باغ سیب کے چلے قریب دروازے کے پہونچے تھے کہ جھونکے ہوائے گرم کے چلنے لگے دیوارون سے شعلے نکلنے لگے طائرون نے بلند ہوکر آواز دی اے طلسم کشا یہ باغ سیب ہے ہر گوشے مین آسیب ہے یہان آنیکا ارادہ نہ کرنا غیر سامری پرست نے کبھی اس باغ مین قدم نہ رکھا سامری و جمشید کے حکم کی قید ہے اس باغ مین قدم رکھنے والا مثل طائر صید ہے ایک سمت سے عندلیبان خوشنوا زمزمہ سرائی کرکے یہ اشعار آبدار بصد سوز و گداز پڑھنے لگیں

نظم

تیرہ بختون سے فروغ ظاہری رہتا ہے دور
پاسبان روشن کرے اب کوے جانان مین چراغ
نور کی ہے روشنی سوتے ہین وہ آغوش مین
باعث بیرونقی ہے جابجا ویرانین چراغ
کسنے دیکھا دامن شام غریبانین چراغ
کچھ ہمین مطلب نہین گر پاسبان بیرحم ہے
ایفلک رکھتا ہون مین بھی آج دامانین چراغ
اسلیے روغن نہین کرتے بیابانین چراغ
اُٹھ گیا عاشق کا لاشہ آج جھگڑا مٹ گیا
آہ کے شعلون سے جل جائینگے زندانین چراغ

اسطرح طائرون نے زمزمہ سرائی کی کہ اسد غازی کے ہوش اُڑ گئے علاوہ طائرون کی زمزمہ سرائی کے چند نازنینان حوروش نے دروازہ باغ کا کھولدیا اسد نے دیکھا ایک باغ رشک ارم نخلہای سرکشیدہ ناندون مین چینی کے پھولونکے نخل چیدہ چیدہ ہوائے سرد عیسی دم مسیح نفس جھونکے آمد بہار مین اٹکھیلیان کر رہی ہے دم محبت کا باغبان قضا و قدر کے بھر رہا ہے چشمے جوش صفا سے اُبل پڑے فوارے کیفیت باغ دیکھکر اچھل پڑے بر سر سرو لب جو بصد رعنائی قمریونکی صدائے کوکو بصد زیبائی صدہا قفس ہائے نگین اسمین طائران زمردین منقار چہکار مار رہے ہین قمریان نایاب بہ لطف سنبل کو پیچ و تاب سوسن کی زباندرازی نرگس کی دیدہ بازی جوانان چمن اکڑ رہے ہین نرگس شہلا مین ڈوبے پڑے ہین اُن نازنینان مہ جبین نے اپنے گلشن حسن کی بھی سیر کرائی بہار باغ بھی اسد کو

دکھائی طائرون نے بھی زمزمہ سرائی کی اسد غازی کو بھی محویت حاصل ہوئی ہر سمت سے نازنینان حور وش پکار رہی
ہین اے طلسم کشا ہر ایک پریزاد سحر چشم سرو قد تیری عاشق زار ہے کوئی پکارتی ہے اے شیر بیشۂ صاحبقرانی اے زینت
اورنگ جہانبانی او عاشق معشوق کُش او صاحب بیداد او ہماری جان کے جلاد اس گلشن بخیزران کو
مٹاتا ہے ذرا ہمسے آنکھ ملا کشتی نہ دکھا ہم نمونۂ سامری و جمشید ہین ہماری رعنائی و زیبائی مین بڑے بھید
ہین اُن شعبدہ بازان طلسم عجائب نے خاص ہمکو تیرے واسطے پیدا کیا تیرے جمال بیمثال پر شیدا کیا
ہیر مرتے ہین اپنے کو مطعون و بدنام کرتے ہین یہ کہکر مصنف کا ایک مطلع اور دو شعر بآواز بلند ایک

نازنین خود پسند نے پڑھے نظم
وہ دلمین بستے ہین پر وہ دل سے کام نہین
ہین بانون بی سرو یا کسطرح وہان کی خبر
یہ کیا غضب ہے مکین کو نہین مکان کی خبر
ہمیں نکی نہ اگر دل ملی جہان کی خبر
لحد مین روح نے جسم گلی کو چھوڑ دیا
مکین کو خاک نہین اپنے امکان کی خبر

وہی نازنین بناز و ادا کہتی ہے او سفاک و بیباک مین جان دیتی ہون اسطرح
جو اُن شعبدہ بازون نے حسن و جمال اپنے اسد کو دکھائے اشعار بھی پڑھے کبھی ابرو ہلائی کبھی مسکرا کے دونون
ہاتھ اُٹھائے یا تو لوح کو دیکھتے ہوئے تا بہ در باغ آئے تھے یا لوح کا دیکھنا موقوف کیا سیر مین باغ کی مصروف ہو گئے
طائرون کے اشعار سُننے لگے وہ نازنینان مہ جبین تن تن کے اپنا جمال بیمثال دکھاتی ہین اسد غازی کو
اشارون سے بلاتی ہین کوئی ہنسکر کہتی ہے ہماری شہزادی کے شوہر تشریف لائے ہین ایک نے پکار کر آواز
دی میان سُسرال مین آئے ہو حجاب کرنا چاہیے یہ کیا خونخوار صورت بنائی ہے تلوار کھینچے ہوئے ہاتھ مین
بدمزاجی بات بات مین یہان سالے سُسرون سے لڑو گے کسکی کیا مجال جو تمکو بہ نگاہ کج دیکھ سکے ہم بھی چاہتے ہین
اپنی بی بی کا حال دریافت کرین ہماری شاہزادی کا مزاج کیسا ہے میکے مین کب تشریف لائینگی اپنی لونڈیون کو نہ
یاد فرمائینگی بعض ماہرخساران شوخ و شنگ صورت زیبا دکھا کر اشارے بازی کرتی ہین بعض کہتی ہے اے طلسم کشا یہ
سب نازنینان مہ جبین تجھپر مرتی ہین ایک نے کہا اری دیوانی ہے ہمنے آجتک کسی مرنے والے کو نہ دیکھا
لڑائی مین سے تو ہم بھاگتے ہین خود کیا جان دینگے جو جری بہادر ہین وہ نام پر مرینگے اس طرح ان
نازنینان مہ جبین نے عشوہ و ادا سے کلام کیے اسد غازی کو باتین کرنے کی رغبت ہوئی اُنکے نام
پوچھتے ہین کوئی خاموش ہو رہتی ہے کوئی ہنسکر کہتی ہے میرا غنچہ دہن نام ہے دلبری میرا کام ہے ملنے اپنے
طور سے اُن سب نے کلام کیے اسد کا اشتیاق بڑھتا جاتا ہے ایک ایک سے یہی کلام ہے صاحبو ہم بھی
تمھارے مشتاق ہو کر آئے ہین ایک نازنین اُن مین سے جھپٹ کر بڑھی صورت سے ملکہ مہ جبین کی بہت

مشابہ تھی یہ کہتی ہوئی آتی ہی فرد بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم ٭ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ٭ گر بسر وچشم من نشینی ٭ نازت بکشم کہ نازنینی ٭ اسد جواب دیتے ہین اسی مضمون مین مجھکو مصنف صاحب کا شعر یاد آگیا شعر گر بر سر و چشم من بیائی ٭ بر قلب ستم کہ کیمیائی ٭ یہ جو باتین اُس نازنین سے اسد غازی نے کین اور گلعذاران سرو قد جو سامنے کھڑی ہین وہ سب ہنسین سب نے پکار کر آواز دی ای طلسم کشا تیری محبت کا کیا اعتبار ایسا نہو کوئی کان مین پھونک دے ہمارے دشمن ہو جاؤ اگر ہمسے محبت دلی ہی یہ جو تختی تمھارے گلے مین پڑی ہے جی چاہے تو ہمین دیدو بہت جلد واپس کرینگے اسد غازی نے محو ہو کر بوے گل ہی سونگھی ہی طائر دون نے بھی زمزمہ سرائی کی باغ کی ہوا کھائی موج بوے گل زنجیر بنکر پانوٗن مین پڑی حلقۂ در باغ گردن کے واسطے طوق گلوگیر ہی ہوا کیے بھی جھونکون سے صدا آتی ہی اس جوان شوقین کے گرفتار کر لینے کی خوب تدبیر ہے اسد نے لوح طلسمی پر ہاتھ ڈالا منظور یہ ہی کہ لوح اُتار کر اس ماہ جبین حور پیکر کو دیدون معشوق خوشخو طرحدار طرار فرار گلعذار ماہر خسار ایسی معشوقۂ دلفریب سے انکار کرنا سراسر تقاضاے بیمروتی ہے اُدھر سے تو وہ نازنین آتی ہی ادھر سے اسد نامدار لوح دینے کو جاتے ہین باغ سیب کی ہوا کھاتے ہین رنگ رو متغیر ہو گیا یہ بھی عرض کر چکا ہون کہ کل لشکر پر پھول برس رہے ہین ہزارون بیہوش ہو کر گرے ہزارون قطرات آب سے جلے باغبان وبہار وغیرہ گولے اُٹھا اُٹھا کر اُس ابر تیرہ وتار پر مارتے ہین کسیطرح ابر پر تاثیر نہین ہوتی بارش پھولون کی بڑھتی جاتی ہی ایک جانب صاحبقران زمان لڑ رہے ہین بسبب اسم اعظم کے انپر تاثیر ابر نہین ہی اسد نے ہاتھ بڑھا کر قصد کیا کہ اُس نازنین ماہر خسار کو لوح حوالے کردون اور یہ اشعار بھی اُس محویت مین پڑھنے لگے

نظم

نقشہ وحشت دکھاتی ہی جو تصویر فراق

پانوٗن مین اپنی ہین لیتا ہون نخچیر فراق
رہم وراہ شہر فرقت کیے ہین کوچے الگ
ہو گیا ہی کیا لب معشوق یہ تیر فراق
ملک غم کی اُسنے سب تحصیل مجکو بخشدی

دیکھ ای ناصح اسے کہتے ہین تاثیر فراق
خضر کو رستہ بتا دیتے ہین رہ گیر فراق
مین مجنون ہوے آوارہ پھرینگے دشت مین
ای قمر ملتی ہی کسکو ایسی جاگیر فراق

خواب غفلت مین جو دیکھو پاؤن تعبیر فراق
ترکش سینہ سے ایک تیر نکلتا ہی نہین
اب کسی جنگل مین جا بیٹھینگے رہگیر فراق
ان معشوقان طنّار نے اسد

شیر دل کو مبہوت کر دیا خانۂ دل غم والم سے بھر دیا یہی خیال ہی جو معشوقین کہین وہی کر دیہ تختی سب لے بساط معشوق پریچہرہ کو حوالے کردو معشوقی پر نیاد کا راضی رہنا سلطنت کونین روح کو راحت دلکو چین عاشق کو کج ادائی مناسب نہین ایسی ایسی باتین سوچکر یہ باعث محویت سحر لوح دینے چلے تھے کہ ایک برق چمکی

آواز آئی ای طلسم کشا کیا غضب کرتے ہو ہوا سے باغ سیب نے قلب الٹ دیا ذرا ہوش مین آؤ لوح کو سینے سے مس کرو اسد نے بہ تعجیل جیسے کسیکو ہوش آتا ہی فوراً لوح پر نگاہ ڈالی نوشتہ پایا ای فتاح طلسم و ای ہشیار این عجائبات بہ مقام باغ سیب ہے گل افشان جادو سحر کر رہی ہی بموجب حکم لوح جا کر باغ سیب کو پامال کرو اگر لوح کہین قبضے مین افراسیاب کے گئی ایک پہر بھر مین سبکو گھیر کر قتل کریگا اپنے کو بچاؤ ہوش مین آؤ اسد نے جیسے ہی یہ احکام اسم حاشیہ لوح بھی پڑھا تاثیر سحر قلب سے دفع ہوئی پیچھے ہٹے جو نازنین لوح مانگتی ہوئی آتی تھی لوح اُسکو دکھا دی اُسنے چیخ ماری ہر سر مو سے شعلے نکلنے لگے اعضا اُسکے مثل ہیمۂ خشک جلنے لگے زمین پر گری آواز دی او طلسم کشا بڑا دھوکا کیا تیری محبت کا کیا اعتبار ایک ہوا سے گرم چلی وہ نازنین جلی آواز آئی گشتی مرا نام مَن غنچہ جادو و بود اسد نامدار نے پلٹ کر پھر لوح کو دیکھا اسم حاشیہ پڑھا آسمان پر سناٹا ہوا ایک طائر منقار کھولے ہوے سامنے اسد غازی کے آیا آواز دی ای طلسم کشا ہمنے تمھارے مددگار کو پہچانا دیکھہ اُسکو بچا یہ کہکر طائر زمین پر آیا اسد بحکم لوح اُسکی پشت پر سوار ہوے مثل مرغ نظر اُڑتا ہوا چلا اسد نے دیکھا پہلو مین باغ سیب کے ایک کوہ فلک شکوہ ہی اُسپر ایک ساحر بصورت مہیب سیہ فام ملکہ عجائب جادو معشوقہ قباد کو گرفتار کر کے لایا ہی زبان مین سوزن دے چکا ہی اب قتل کیا چاہتا ہی اسد نے یہین سے نعرہ کیا تلوار کھینچکر جا پڑے اُسنے للکارا او طلسم کشا اُس گیسو بریدہ نے مقامات راز و نیاز تعلیم کیے صندل جادو کو قتل کرایا دوسرا اٹھایا تا بہ دربند مہر و ماہ پہونچایا مرحلہ جات پر مدد کی زمہریر قتل ہوا ورنہ ان مقامات پر رسائی دشوار تھی ہمیشہ ہم رازداران طلسم حیران و سرگردان تھے آپس مین یہی چرچے رہے کہ کیونکر طلسم کشا مقامات مخفی پر پہونچا صندل کیونکر قتل ہوئی مرحلہ جات مقامات زمہریر بھی بآسانی فتح ہو گئے اسوقت اس مکارہ نے لوح طلسمی کو بچایا ورنہ تجکو مبہوت کر چکے تھے بعد حصول لوح طلسمی یون قتل کرتے کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تیرے حال زار پر روتے جلادان طلسم تجھے قتل کر کے منفعل نہوتے اس ظالم نے ایسے وقت مین بھی خیر خواہی کی تجکو ہوشیار کر دیا ہماری مشقت کو خاک مین ملا دیا یہ گوشۂ باغ سیب ہی باغی کو پناہ نہ ملیگی اپنے حال زار پر روتی ہی زمین ہوشربا مین تخم بدعت بوتی ہی اسکو قتل کرین ہمارا مالک افراسیاب جادو خوش ہو آج روح سامری پر صدمے گذر رہے ہین لاکھون بندگان سامری مر رہے ہین اسکو قتل کرلین تیری بھی تدبیر کر لینگے یہان سے زندہ بچ کے جانا دشوار کد و کاوش بیکار یہ حال مصیبت مآل جو اسد نامدار نے دیکھا بیتاب ہو گیا اُسی جانب نعرہ کر کے بڑھا وہ ساحر سیہ رو

تیرہ درون سحر کرنے لگا اسد غازی نے لوح کو سامنے کیا سحر باطل ہوا سحر دفع کرتے ہوے پہاڑ پر پہونچے جب اُسکے سحر نے
سحر نے تاثیر نہ کی تیغہ سحر کھینچکر قریب طلسم کُشا آیا ہاتھ تلوار کا مارا اسد نے لوح کو سامنے کردیا صنوبر جادو نابینا
ہوگیا اسد نے اُوپر سے ہاتھ مارا صنوبر کے دو ٹکڑے ہوے سارا اکڑ نا بھولا آواز آئی کُشتی مرا نام مَنْ
صنوبر جادو بود مرتے ہی صنوبر جادو کے اسد نے زبان سے ملکہ عجائب جادو کی سوزن لیا ممانی اماں
کہکر گلے میں ہاتھ ڈالدیئے کہا میں اُمیدوار ہون ماموجان میری لشکر کی سلطنت قبول کریں آپکو منتظم کرون
شہریار سے عرض کرنا کہ ناناجان بھی لڑتے بھڑتے بافوج قاہرہ آگئے انشاء اللہ تعالیٰ ہوشربا میں سریر جہانبانی پر
شہریار کے فرزند دلبند سعد بن قباد جلوہ فرما ہونگے اگر حضور قبول کریں تو سعادت دارین حصول ہو ملکہ
عجائب نے کہا اے فرزند میں عرض کرونگی منظور و عدم منظور عدم کا اُنکو اختیار ہے اے فرزند اب ہوشیار رہو گل
افشان جادو داروغہ باغ سیب نے قیامتیں برپا کی ہیں اُسکی جلد فکر کرو اُسکے سحر کی کوئی برداشت نہ کریگا ایسا ہو
لاچین و بلقیس ہر زوال آئے مرغ و بہار کی کیا حقیقت ہے جو اُس سے مقابلہ کرسکیں بموجب احکام لوح جلد
اپنے کو پہونچاؤ اے نور نظر اے افسر لشکر یہ وہ مقام ہے جہاں افراسیاب بھی مودب ہوکر آتا تھا سامری و جمشید نے
اِس باغ کو سیرگاہ اپنا قرار دیا ہے ہمیشہ اسمیں خبیثات کا مجمع رہا قدرت پروردگار کہ اِس باغ پر بہار میں یزدان
پرستون کا گذر ہوا اگر مرحلہ جات فتح نہوے ہوتے میری کیا مجال تھی کہ میں تمکو آکر بچاتی بھولون نے ہنس ہنسکر
تم ایسے شیر دل صاحب لوح کو دام رگ گل میں پھنسایا نرگس شہلا نے دیدہ بازی کا رنگ جمایا اگر میں نہ پہونچتی
وہ نازنین ظاہر میں سبز زبان سمن اندام غنچہ جادو نام کیسے فقرے بناتی ہوئی آئی تھی تم اپنے ہوش میں
نہ تھے پلک جھپکنے کی دیر تھی جب یہ حال مصیبت مآل دیکھا میرے دلکو کیونکر آرام آتا شہریار ہمیشہ فرمایا
کرتے ہیں خدا افرزند کرب کو مظفر و منصور کرے برق بن ہنکر جسکی شکر ہے کہ وقت پر پہونچی لوح طلسمی بچی
لیکن اِس صنوبر نے فوراً تمکو گرفتار کرلیا قتل پر آمادہ تھا خوب وقت پر پہونچے خبردار خبردار بہت
ہوشیار رہنا لوح کو دم بدم سینے سے بھی مَس کرو ملاحظہ میں بھی مصروف رہو ذرا بھی غفلت کروگے بلائے
ناگہانی میں پھنسوگے یہ کہکر ملکہ عجائب جادو چیخ مار کر نکل گئیں اسد نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا سرکوہ
پر ایک چشمہ ہے اپنے کو اُسمیں گرادو مقام باغ سیب میں پہونچوگے اسد نے اپنے کو چشمے میں گرادیا
یہاں لشکر میں تلاطم ہے ہر ایک کا ہوش گم ہے آسمان سے جو پھول برس رہے ہیں سب ساحروں نے ملکر
سحر کیے پھول برسنا موقوف نہوے لشکر میں صدائے فریاد بلند ہے صاحبقران زمان اسم اعظم پڑھ رہے ہیں

ایک جانب افراسیاب مصروف جنگ ہی اسد غازی کی جو آنکھ کُھلی اپنے کو چمنستان باغ سیب مین پایا دیکھا ایک قصر عالی کُھلا ہوا ہی صدہا تیلیان سُنہری کتابین چھوٹی چھوٹی ہاتھہ مین لیے پڑھ رہی ہین جیسے ہی اُن تیلیون نے طلسم کُشا کو دیکھا ایک نے کہا بوا وہ آگئے ایک نے کہا پھر کیا کرین ایک نے کہا جان بچاؤ ایک نے کہا خدمت ساحری مین جلینگے ایک نے کہا آتش رشک و حسد مین جلینگے ایک نے کہا اپنی افسرہ کو بلاؤ ملکہ گل افشان سے مدد طلب کرو شاید وہ آکر کوئی تدبیر کرین طلسم کُشا کے خون سے ہاتھ بھرین ایک نے کہا بوا گھیر لو یہ کہکر دو سو تیلیان دوڑین ترسول چھوٹے چھوٹے ہاتھہ مین لیے چہار جانب سے اسد غازی پر حملے ہونے لگے اسد نے لوح جو چمکائی کوئی نابینا ہو کر گری کسیکا سر پھٹ گیا کسیکا ہاتھ منھ ٹوٹا کوئی چیخین مارنے لگی کسیکے منھ سے دھوان نکلا عکس لوح سے چارسو تیلیان جلکر خاک ہوئین یہان شہنشاہ لاجین و کوکب روشن ضمیر وغیرہ نے دیکھا کہ یا تو آسمان سے پھول برس رہے تھے جسپر پھول گرا وہ جل گیا برقین بھی چمک رہی تھین رعد کی بھی گرج تھی برق بھی چمکتی تھی تیلیان جو یہان جلین آگ برسنا موقوف ہوا اب جو لاجین نے گولا مارا ابر پھٹا دیکھا ایک جادوگرنی بھاری لباس پہنے ہوے طاؤس زرین بال پر سوار سحر کر رہی ہی ملکہ بلقیس وغیرہ نے للکارا بہار چرخ مار کر بلند ہوئی برق لامع کڑک کر چلی رعد و برق نے بھی قصد کیا گل افشان نے پھول اُٹھا کر پھینکے جسپر پھول گرا برق چمکی سر اُسکا زخمی ہوا سب سردار زخمی ہو کر کنارے ہوے کوئی جادوگر گل افشان تک نہ جا سکا یہان جب طلسم کشا نے تیلیونکو جلایا ایک طاؤس ٹہلتا ہوا سامنے آیا مثل انسان کے گویا ہوا اے طلسم کشا آپ میری پشت پر سوار ہوجیے مین آپ کو سامنے گل افشان جادو کے لیچلون اسد نے لوح کو دیکھا جو کچھ طاؤس کہتا تھا وہی لوح مین بھی مرقوم تھا گویا احوال راز طاؤس کو معلوم تھا اسد غازی پُشت طاؤس پر سوار ہوے لوح زیب گلو مہرہ زیب کمر بصد کر و فر طاؤس اُڑاتے ہوے چلے یہان گل افشان جادو نے آسمان سے سحر کرکے ستھرا کر دیا جو ساحر کڑک کر اُسکے سامنے آیا اُسنے سحر کیا کوئی زخمی ہوا کسیکا سر پھٹا کوئی پھولونکی بو سونگھ کر مست ہو کے سر ٹپکنے لگا عجب قیامت برپا ہی لاجین وغیرہ گل افشان کے سامنے نہین پہونچ سکتے جب سحر کرکے بلند ہوتے ہین گل افشان سحر کرتی ہی جھونکے ہوا سے گرم کے چل رہے ہین اسکے قریب نہین کوئی پہونچتا فخر و ناز کر رہی ہی افراسیاب سے کہتی ہی اے شہنشاہ آپ نے مجکو پہلے کیون نہ بلایا اِن کی کیا حقیقت تھی دم بھر مین سب کو پامال کرتی انکا بُرا حال کرتی آپ نے

لونڈی غلاموں کے حوصلے بڑھاے افراسیاب کتنا ہی کیا ہین اب کسی سے کم ہون خالی طلسم کشا علمداری کریگا
رفقا اُسکے زندہ نہ بچینگے کہ گل افشان نے دیکھا آسمان پر قرآتا ہوا دیکھا طلسم کشا ایک طاؤس پر سوار لوح طلسمی گلے
مین ابر پر عکس لوح کا پڑا ابر لخت لخت ہوگیا طائر جو زمزمہ سرائی کرتے تھے عکس سے لوح کی وہ بھی جلنے لگے گل
افشان گھبرا گئی حیرت یہ تھی کہ طلسم کشا طاؤس پر کیونکر سوار ہو کر آیا یہ لوگ سحر و ساحری سے ناواقف ہین
گل افشان آگ برسانے لگی اسد غازی نے لوح کو دکھایا آگ بیکار ہوئی بلکہ وہی شعلہ آتش پلٹ کر اُسی کے
طاؤس پر گرے طاؤس آتشبازی بنگیا گل افشان کود کر الگ ہوئی اسد نامدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا
کہ اے طلسم کشا جب گل افشان جادو کا طاؤس جلے پھر اُسکو مہلت نہ دے خیال کر کے دیکھو پیشانی پر
اُسکی ایک خال سفید ہی اُسپر تیر مارو تل بھر کا فرق نہو ورنہ یہ تیر تمھارے کلیجے پر پڑیگا پُشت کو توڑ کر پار گذر جائیگا
گل افشان جادو نگہبان باغ سیب ہی اگر یہ بچکر نکل گئی بڑا فساد برپا کریگی اسد نے فوراً کمان کیانی
دوش سے اُتاری تیر بجر کمان مین پیوست کیا قتل گل افشان کا بندوبست کیا سیسر کمان کا کرکا طائر
تیر پر کھولکر چلا داہنے بائین جاتا تھا قضا و قدر نے خاص پیشانی پر پہونچایا گدی کو توڑ کر پار گذرا بجاے
خون شعلہ ہاے آتش جسم سے اُس ناریہ کے نکلے لاشہ جلکر گل افشان کا زمین پر گرا آواز آئی کُشتی مرا
نام من گل افشان جادو داروغۂ باغ سیب بود مرنے سے اُسکے لشکر مین حیرت کے تلاطم ہوا باغ
سیب مین آگ لگ گئی دیوارین گرین قصر جلنے لگے جلکر گرنے سے باغ سیب کے لاکھون جادوگر پامال
ہوے ملازمان مہرخ بھی جو لڑتے ہوے قریب دیوار پہونچ گئے تھے وہ بھی وہان سے نکل نہ سکے اندھیرا
دشت ہولناک مین چھایا پہاڑ ٹکراتے تھے غبار زرد زمین سے بلند ہوا ایک پہلو سے گرد عظیم بلند ہوئی
جدھر انجم آتشبار لڑ رہا تھا سب دیکھنے لگے دیکھا سب نے بارہ سو علم نشان بارہ لاکھ فوج کا علم ہاے
زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے چار سو نقارہ نقرہ و طلائی بجتا ہوا شہزادہ صیقل آئینہ دار ایک جانب ملکہ
ماہ عالم افروز و ملکہ انجم ماہر خسار تخت پر ملکہ شیشہ پوش ایک جانب ظلم زنگی و فیلم زنگی و
عنطر صیاد عوجان دریاباری و سام بن عوجان دریاباری و صیاد عاد رشک دراز
گردن وغیرہ پرے جمے ہوے قلب سیاہ مین نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادۂ ایرج نوجوان
بصد علم و شان نمایان ہوا پُشت کرہ بن اشقر پر سوار شیرانہ نعرہ کیا نعرۂ شہزادۂ ایرج نامدار

ملک ایرج آن آفتاب منیر | کہ صاحبقرانیم و آفاق گیر | اسنم صاحب شوکت و عز و جاہ

دلیر و قوی پنجہ انجم سپاہ	منم گوہر بحر جاہ و جلال	منم آفتاب سپہر کمال

انجم آفتشار کو جو ایرج نوجوان نے لڑتے ہوئے دیکھا آنکھوں کے نیچے اندھیرا آگیا کہ یہ بیحیا بھاگ کر یہان آپہونچا اسد نامدار کے جو نعرے کی صدا سُنی نور الدہر کو لڑتے ہوئے دیکھا ایرج عالیجناب باغ باغ دلکو غم سے فراغ ایک جانب دیکھا آفتاب حسن و جمال نیّر درخشان برج آسمان کمال گوہر بے بہاے دریاے لیاقت دُر صدف بحر ذخار سخاوت و ہمّت صفدر وصف شکن ملکہ بُرّان شمشیرزن مجمع فوج افراسیاب مین کس زور و شور سے لڑ رہی ہی گرد کنیزان ہمراز و مصاحبان دمساز ایرج نے جو دور سے آفتاب جمال معشوق خوشخصال کو دیکھا دامن صبر دست استقلال سے چھوٹا شیشہ دل بدمت سنگ عشق سے ٹوٹا یہ اشعار عاشقانہ بے اختیار پڑھنے لگا اشعار

ہر کجا غوغای عشقست بلبل و پروانہ ایم	نیست جز محراب تو ابروی دل را قبلہ	ما اگر مستیم و گر ہشیار و گر دیوانہ ایم
ہمرہ و ہمدم غمت بودہ بباطن ما درم	از ازل با این رفیق مہربان ہمخانہ ایم	گر امام کعبہ و گر راہب بتخانہ ایم
تا کہ در بزم طرب دُرد کش پیمانہ ایم	نیست گر معمور این ویرانہ باکت مباش	این خمار آلودگی تا کی برون آید ز سر
		مخفیا چون گنج پنہان ما درین ویرانہ ایم

ملکہ انجم ماہر خسار دلکا شیشہ مینوش نے بھی جو جمال بیمثال ملکہ بُرّان شمشیرزن کو دیکھا دیکھکر ان شہزادیونکے ہاتھ پاؤنمین رعشہ آگیا آپسمین کہاہے ہین کہ سبحان اللہ حقیقت مین نظر شہزادہ والاقدر مین کیسکے حسن کی غرت ہوچکا ایسا معشوق باشوکت ہو یہ شہزادیان شرماگئین حجاب سے پسینے آگئے ایرج نامدار نے لشکر کو بڑھایا صیقل آئینہ دار کہ پروانہ شمع جمال شاہزادہ والاقدر ہی بڑھ کر لڑنے لگا انجم آتشبار کو ٹوکا کہ او نامرد وہان سے بھاگا یہان تک پہونچا ہم تیرا ساتھ نچھوڑینگے وہ بیحیا پلٹ کر سحر کرنے لگا لڑتا بھڑتا صیقل قریب اُسکے پہونچا انجم آتشبار نے بڑے بڑے سحر کیے ستارہ انجم کا گردش مین آچکا تھا پلٹ کر اُسنے فوج والونکو اشارہ کیا ارے انکو مارلو یہ جانے نپائین دونون فوجین مل گئین صیقل نے مارگولون ستھراؤ کردیا ایرج نے پہلوان ٹوک ٹوک کر مارے دلکو جوش ہی کہ لڑائی سے مہلت پاؤن معشوق کی قریب پہونچون بُرّان سے تو کچھ کلام کرون برسون کا ہجران دیدہ آفت کشیدہ ہون کبھی نعرہ اسد کی صدا سُنکر دل بیتاب ہوتا ہی کہ جا کر اپنے دیوانے سے ملاقات کرون کبھی قصد ہوتا ہی کہ بڑے قبلہ و کعبہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن سے قدمبوسی حاصل کرون بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہی کئی پہلوانون کو چیر چیر کر پھینکدیا شیرانہ نہنگانہ بصد جوش و خروش شیر بیشہ خاور سپاہ بصد عز و جاہ لڑتا ہوا چلا آتا ہی ہر چند کہ انتہا کا ضبط کیا ہے

ولولۂ جنون دلبر جوش وخروش میں بے اختیار زبان سے نکل گیا نظم

کمر ٹلی ہی اُس بت کی جو مٹنے پر کمر باندھے
بچھڑ کہنے پر ہے ضیا کو کیا خوب رحم آیا
نظر آتے نہیں ہم کیا تصور چشم تر باندھے
شگفتہ ہو وہ جو تیرے لب غنچے گلستان میں
قیامت ہے گرہ میں بات کو وہ زلف اگر باندھے
بہت چھپ چھپ کے رو کر دل خود کام جانا ہی
اسی گلشن میں بنا آشیاں مرغ نظر باندھے
مرے خط کو دل بیتاب میرے نہ کم سمجھے
مسافر کوچ کا سامان کرتے رخت سفر باندھے

نمانا بیقراری نے کہ خط جاتا جو اب آتا
قفس کی کھول دی کھڑکی مگر کس کس کے پر باندھے
تڑپنے دونگا دلکو کوئی دلبر میں نجاؤنگا
قبا کے بند کس گلبدن نے کھول کر باندھے
نگاہ مست کے خنجر نے ساقی گھاؤ ڈالا ہے
سمجھکر درد اپنے تسکین نہ زلف خیرہ سر باندھے
امید و بیم میں یکھا ہی ضیا ستمگر نے
نکلجا نیگا مٹھی سے کمر میں نامہ بر باندھے

عدم کچھ دور عاشق سے نہیں ہمت اگر باندھے
روانہ ہو گیا دل نامہ بر جبتک کمر باندھے
کرے کیسے کوئی اک بحر طوفان خیز حائل ہے
غضب میں جان پڑ جا جو یہ مضمون کر باندھے
نہ جانے بل پڑے جسکی طرف سے اُسکی ابرو میں
ٹپک نکلے شرار انگور اگر زخم جگر باندھے
جگر بہتر نہیں ہے روزن دیوار جاناں سے
اِدھر کھولے پر پرواز بلبل کے اُدھر باندھے
جگا کر صبح پیری ای جلال آواز دیتی ہے

اِس جوش و خروش میں یہ اشعار عبرت خیز محبت آثار بیقرار ہوکر پڑھے ملکہ بُرّان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں اشارے سے منع کیا ای شہریار وقت ربط و ضبط ہی چلا کر اشعار نہ پڑھیے قبلہ و کعبہ جنگ میں مصروف ہیں ایسا نہو سُن لیں میں تو سر ہتھیلی پر رکھے ہوئے کھڑی ہوں آپ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں معلوم کیا قیامت برپا کریگا زبان سے تو ایرج کو یہ سمجھایا لیکن دلِ بیتاب نے شور مچایا ضبط نہو سکا بہ آواز بلند یہ اشعار پڑھکر شہزادہ ایرج کو سُنائے اشعار

ابتدا ہی سے محبت کی تری جوش رہے
حال گھل جائے اگر یار نہ روپوش رہے
بار احباب پہ لاشہ نہوا شکر خدا
در جنت پہ نہیں کھولے ترے آغوش رہے
اتنے کم ہو گئے ہم تیری نظر میں ساقی
میں بھی بیہوش ہوں آپ بھی مدہوش رہے
ایسا دیوانہ ہوا میں کہ ہوئے وہ مضطر
ایکدم تیری محفل میں جو خاموش رہے
زور و شور اپنے جنوں کے کبھی نہ کم ہونگے جلال

ہوش جب دور سے آیا ہمیں بیہوش رہے
فاتحہ پڑھنے کبھی قبر ہی پر آجانا
ہم بھی غفلت سے بچے وہ بھی سبکدوش رہے
مدد ای ولولہ گریہ رولاتا ہی وہ شوخ
ایک پیالے کے بھی قابل نہ قدح نوش رہے
حشر میں یاد کیے جائینگے سب سے پہلے
ہوش یوں ان کھوے کہ اُنکے نہ بجا ہوش رہے
تمنے صورت ہی دکھائی نہ سنائی آواز
باغ میں لالہ و گل کے جو یہی خموش رہے

ایک عالم کو نہ ہوسی کسطرح ہوش رہے
یاد تجکو اگر ای وعدہ فراموش رہے
ہیں جو محشر سے بپا اک جہ جاناں کو جلا
اشک بھی اُمڈے رہیں تیغ نگہ بھی جوش رہے
دلِ وارفتہ کی کچھ شدہ نہ تھی وصل کی شب
غم نہیں ہی جو یہاں تجکو فراموش رہے
بات کرنے ہی کا انداز ہمیں بھول گیا
ہمہ تن چشم رہے ہم ہمہ تن گوش رہے
ملکہ بُرّان نے جو یہ اشعار پڑھے

اثنائے حسرت آنکھو ن سے بہے ملکہ شگوفہ سحر ساز وزیر زادی ہمیشہ کی راز دار پہلو مین حاضر ہی اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کی واری حضور نے اُنکو منع کیا کہ شعر جلاگر نہ پڑھو آپ اپنا درد دل یون ظاہر کرتی ہین ذرا ضبط فرمائیے ایسا نہو مقدمہ طشت از بام اُفتادہ ہو آپ مزاج سے اپنے قبلہ وکعبہ کے بخوبی ماہر ہین ابھی لڑائی بگڑ جائیگی کوکب افراسیاب کے شریک ہو جائیگا اوّل تو دیکھئے کوکب نے زمین وآسمان ہلا دیا ہر مقام پر اسد کے ساتھ خیر خواہی کر رہے ہین تعلیم کرتے جاتے ہین اور کچھہ نکرین صرف خاموش ہو رہین تو افراسیاب غالب ہو جای کیسے کیسے سحر کر رہا ہے باغ سیب فتح ہونیکا مقام تھا جو الی باغ سیب سے اب تک اشیائے سحر پیدا ہو رہے ہین صدہا درختون سے پتے شعلے بنکر گرے اکثر ساحرہ غیر ساحر جلے یہان تو یہ باتین ہین ایرج وملکہ ثریان مین آنکھین مل رہی ہین نہ اُنھین ربط نہ اُنھین ضبط ادھر جوش اُدھر خروش دو طالب دیدار اُسکو بھی آتشبار صیقل وغیرہ لڑ رہے ہین انجم آتشبار نے لشکر ایرج پر خوب خوب دباؤ ڈالے صیقل نے دفع کیے آگ برس رہی ہی انجم آتشبار لڑتا ہوا چلا جب سحر کرتا ہی سرداران ایرج کے پانؤن زمین تھام لیتی ہی شہزادہ صیقل آئینہ دار سحر کرکے بچاتا ہی سحر اُتارتا ہی کبھی ماہر خسار سحر اُتارتی ہین ملکہ ماہ عالم افروز عاشق جمال صیقل بڑے لطف سے لڑ رہی ہی صیقل پر کسی نے سحر کیا ماہ عالم افروز نے پڑھکر وہ سحر اُتارا انجم آتشبار لڑتا ہوا قریب آگیا ماہ عالم افروز نے گولا مارا انجم آتشبار نے خالی دیکر برق چمکائی کارد سحر کھینچ ماری سنگ بے کینہ ملکہ ماہ عالم افروز پر کارد پڑی پُشت کو توڑ کر پار گذری صیقل نے جو لاشہ معشوقہ کا دیکھا آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا تیغہ کھینچکر لڑتا بھڑتا قریب انجم آتشبار پہونچا صیقل پر بھی اُسنے ہاتھہ مارا صیقل آئینہ دار پر حال سحر آئینہ ہو چکا تھا ہنسکر سحر کو دفع کیا فرمایا او نامرد کیا تو نے عورت پر ہاتھہ اُٹھایا تجھے رحم نہ آیا اب کچھہ جرأت دکھا اُسنے تیغہ مارا صیقل آئینہ دار نے سپر سحر پر کاٹ اُٹھا اُلجھا دے سے ہاتھہ نکالکر غصہ تو انتہا کا تھا ایسی معشوقہ کا لاشہ سامنے پھڑک رہا ہی سر کو بچاکر کمر پر ہاتھہ مارا اُس نامرد کے مثل خیار تر دو ٹکڑے ہوے فوج تو اُسکی پراگندہ ہو رہی تھی مرنے سے اُسکے ساتھہ والون نے فرار بر قرار کیا آواز آئی کُشتی مرا نام من انجم آتشبار بود افراسیاب نے دیکھا اتنا بڑا ساحر صیقل کے ہاتھہ سے مارا گیا دل سے کہتا ہی اے افراسیاب ان سب سرداروں نے آپسمین عہد کر لیے تھے دریاے نیل پر آکر ہو نچے آج کی لڑائی مین تو جملہ سردار جمع ہو گئے آمد ایرج کی مجکو خبر نہوئی ورنہ یہان تک آنے بھی نہ دیتا فوج بھیجکر راہ مین راہ مین روکتا خراج گزاران شہنشاہی نے کمی کی دیر پر نیزادان اس جوان کے

ہاتھ سے فتح ہوا اور ہمکو خبر نہ ملی اُسی مقام پر فوجین روانہ کرتا ایرج کو وہانسے بڑھنے ندیتے یہ کہتا ہوا سحر کرتا ہوا جاتا ہی آفتاب فلک سیر اپنی معشوقہ کے لیے انتہا کا بیتاب ہی آگ برسا رہا ہی بڑھکر کہا اے شہنشاہ جان دینگے مگر میدان کارزار سے یون نہ پلٹینگے مین لُٹ گیا حضور کو احوال معلوم ہوا نہین معلوم کسطرح سار بان زادہ باغ گلزار مین پہونچا نہین معلوم اُسکو بیہوش کر کے کہان ڈالدیا یا قتل کیا مجکو دھوکا دیکر آئینہ بدل لیا تحفہ جات مٹے مین نے لشکر حمزہ کو روکا ہی دیکھئے آگ برسا دی حمزہ کی بھی تدبیر کرونگا آپ جمکر سحر کرین مجکو مہلت ملے ذرا دم لینے پاؤن اسم اعظم حمزہ کا بند کرون ایک طرف افراسیاب جادو لڑتا بھڑتا چلا آفتاب فلک سیر اپنا جلال دکھاتا تھا اب قریب باغ سیب خون کے دریا بہ گئے قصر جلے نخل جھلکے نگہبان و محافظ مارے گئے اب بھی جا بجا سے ساحر نکل آتے ہین گلہای عجائب و غرائب سے باغ سیب معمور تھا ہزار ہا بلائین اب بھی نازل ہو رہی ہین صاحبقران بھی اپنے مقام پر فرماتے ہین کہ اسد غازی صاحب لوح ہی مین اسم اعظم پڑھ رہا ہون اُسپر یہ کیفیت ہی کہ ساحرونکا زور نہین گھٹتا چار جانب سے چلے ہی آتے ہین صدہا جادوگر اس جنگ مین آئے ابتک سب کو یہی گمان ہی کہ سلطنت افراسیاب کو بچالین افراسیاب بھی کارہائے نمایان کر رہا ہی لشکرون کے تھرا کر دیئے قلعہ تو بن حصار سے تا بہ باغ سیب خون کے دریا بہ گئے آفتاب فلک سیر سے صلاح کر کے افراسیاب جادو سحر کرتا ہوا جاتا ہی ایک مقام پر اپنے دیکھا باغ بنجران گلہائے رنگا رنگ معشوقان سرو قد جوانان خورشید خد مصروف جنگ ہین آگے کوکب روشنضمیر ایک جانب جمشید بن کوکب ایک جانب ملکہ شمشیر زن ایک سمت خورشید روشن رائے وزیر اعظم ایک جانب ملکہ اختر ایک جانب مروارید گلنار پوش پہلو بہ پہلو سحر کر رہے ہین سحر العجائب و مصر الغرائب ایک غول پر جا پڑے ہین جوانان طلسم نور افشان نے جھنڈے گاڑ دیئے رنگ لڑائی کے بگاڑ دیئے افراسیاب نے جوانِ سبکی رعنائی و زیبائی دیکھی پکار کر آواز دی او کوکب بہت پچھتائیگا طلسم ہوشربا کے برباد ہونے سے کیا ہاتھ آئیگا اہل اسلام تمہاری بھی فکر کرینگے کان پکڑ کے نکالدینگے کوکب ہنس پڑا کہا آپکی مہربانی افراسیاب کوکب سے سحر ہونے لگا ایک مقام پر دو تین لاکھ جادوگر ہمراہیان آفتاب فلک سیر مصروف جنگ تھے مہران جادو آفتاب کا بھائی تین لاکھ کا افسر تھا اُسمین آکر سحر العجائب و مصر الغرائب کو بھی گھیرا ہی یہ دونون شاہزادے شیر صولت رستم ہیبت مہران جادو کے لشکر سے مصروف جنگ ہین۔

اِن شیران دشت نبرد کی جرأت سے کفاران بیحیا تنگ ہین کیا سرفروش ہین نشۂ بادۂ جرأت کے جوش مین ہین شہزادہ
سحر العجائب و مصر الغرائب نے کبھی کسی معرکے سے قدم نہین ہٹایا آج بھی رہی جرأت ولیاقت ہی
پرے کے پرے درہم وبرہم کردیئے افراسیاب نے جو مہران جادو پر نعرہ کیا مراد یہ تھی کہ شاہزادہ
سحر العجائب و مصر الغرائب کو گرفتار کرکے کشان کشان میرے پاس لاا اُن دونون نے مجکو بڑے
صدمے دیئے مہران جادو نے فوج کو ترغیب دی کئی ہزار آدمی ہمراہیان سحر العجائب سحر سے اُن سب
کے مارے گئے کوکب روشنضمیر نے جو دور سے دیکھا کہ دونون سردار میرے زخمی ہین ایسا نہو بلوہ کرکے
ساحر انکو گرفتار کرلین کوکب اُس غول پر جا پڑا کئی گولے فولادی جیب سے نکالے فوج مہران پر
مارے ناظرین پر ظاہر ہے کہ سحر شہنشاہ کوکب روشنضمیر بادشاہ طلسم نور افشان ہم نبرد افراسیاب
جہرے پر قہر وعتاب اس دناٹے سے گولے چلے کہ زمین کے طبقے ہل گئے کوئی آتش سحر سے جلا کوئی
سحر سے ٹھنڈا ہوا کسی پر بجلی گری کوئی دیوانہ وار وحشی مثال سر ٹکرانے لگا کوئی بدحواس ہوکر چلانے لگا
الغرض فوج مہران کو شکست دی مہران نے چاہا فوج کو لیکر ہٹون اُسوقت افراسیاب سحر کرتا ہوا
آیا کوکب کو دیکھکر چلایا او کوکب کیون شامت آئی ہی آج میرے سامنے سے ہٹ جا یہ روز اختتام طلسم
ہوشربا ہی آج اظہار کمالات کا منظور ہی میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچوگے آج مین نے عجائب وغرائب سحر ختم کیے
ابھی بڑے بڑے کمال باقی ہین اکیلا اسد غازی عملداری کریگا تم مین سے کوئی زندہ نہ بچیگا ایسے
ایسے کلمات مہملات کہکر کوکب پر سحر کیا آگ برسنے لگی کوکب نے باران سحر برسایا اپنے کو آتش سحر
سے بچایا ساحرون سے ساحر لڑ رہے ہین ملکہ بُرّان شمشیرزن علحدہ جنگ مین مصروف ہین شگوفہ
سحر ساز وزیرزادی خبر لشکر ایرج پہونچا رہی ہی کہ دیکھیے حضور شہزادے کے مزاج مین جہالت ہی ماہ عالم
افروز معشوقۂ صیقل آئینہ دار کی قتل ہوئی صیقل نے اُس بیحیا کو بڑے زور وشور سے قتل کیا
ہر مرتبہ ملکہ بُرّان گھبراتی ہین دل دھڑک رہا ہی کلیجہ پھڑک رہا ہی اپنی حسرت پر افسوس ہی کہ بعد مدت
مدید وعہد بعید معشوق کا اس اقلیم مین داخلہ ہوا استقبال کرنا کیسا کلام نہین کرسکتے کوکب نے
جس مقام پر دیکھا کہ ایرج کی فوج پر بلوہ زیادہ ہی کوکب نے جاکر سحر کرکے ملازمان شہزادۂ ایرج کو
بچایا ایرج نے کوکب کو سلام بھی کیا کوکب نے دعا دی سردارون سے تعریف جرأت ایرج
کر رہا ہی کبھی بلور کو حکم دیا نبیرۂ صاحبقران کا خیال رکھنا ایسا نہو انپر کوئی سانحہ گذر جاے

مین صاحبقران زمان کو کیا مُنھ دکھاؤنگا یہ وہی شیر دلیر ہین کہ کس ورد و شور سے آکر جہانگیر والا تدبیر سے لڑا کہین کمی نہین کی ای بلور تجھکو یاد ہوگا کہ ایک دیوانہ آگیا تھا اُسکو افراسیاب نے اشارہ کر دیا تھا اُس بیحیا نے غفلت مین ہاتھ جو بدست کا مار دیا تھا اس شیر دلیر کا شانہ شکست ہوا تھا مگر ای بلور جوش خون اسے کہتے ہین کہ جہانگیر کو یہ فعل ایسا شاق ہوا کہ دیوانے مجہول کو چیر کر پھینک دیا افراسیاب کے بھی مارنے کو وہ چلا تھا رفقا نے روک لیا افراسیاب نے قسمین کھائین کہ مین نے دیوانے کو نہین بلایا آپ ہی سے آیا اشارا بھی نہین کیا ایسی نامردی مجھسے ہوتی ای بلور یہ وہی شیر بیشۂ صاحبقرانی ہی ہزارون مجھے فکرین ہین ہر مرتبہ اُسی جانب خیال رہے اِس کیفیت مین افراسیاب جادو سے مقابلہ پڑا افراسیاب نے دو چار گولے مارے لشکر کوکب مین تہلکہ پڑ گیا آگ برسی دو چار قسمین کوکب پر گرین زخم بھی کھائے مگر اس بہادر کو کچھ بہ خیال نہین زخم کھائے ہین مگر لڑائی مین مصروف ہی افراسیاب نے آکر للکارا ای کوکب غضب کیا اب بھی محبت اہل اسلام سے ہاتھ نہین اُٹھاتا تحفہ جات ہمارے مٹارہا ہی کبھی کتنا ہی یار و بلوہ کر گئے کوکب کو گھیرو کوکب نے لاکھون کو قتل کیا سب کا خون اِس نامرد کے سر ہی حقیقت مین افراسیاب آج کسیکو نہین مانتا جس غول پر جا پڑا اُسپر اُڑ کر کے ہٹا کوکب و افراسیاب سے سحر ہو رہے ہین کہ پہلو سے شیر کے نعرے کی آواز آئی شہسوار عرصہ یکہ تازی اسد بن کرب غازی تیغۂ نور افشانی کے قبضے پر ہاتھ دھرے لڑتا بھڑتا چلا آتا ہی افراسیاب نے قصد کیا لڑ بھڑ کر سامنے سے اسد کے نکل جاؤن اسد غازی لڑتا ہوا سامنے افراسیاب کے پہونچا کوکب نے پلٹ کر تُران سے کہا ای فرزند یہ وقت جانبازی ہی اسد غازی کے پنجے سے افراسیاب کو نکلنے نہ دو گھیر کر سامنے کرو سب سردارون کو یہ ترغیب دیکر کوکب نے پر پرواز پیدا کیے ایک پہلو پر ملکہ تُران آئین ایکطرف بلور پہونچا افراسیاب اپنے سحر دفع کرنے مین مصروف ہی کُل سردارون نے اسی مقام پر آکر بلوہ کیا ملکہ مہرخ و بہار نے بھی اپنے سردارونکو اشارہ کیا کہ افراسیاب کو گھیر لو رعد و برق و برق لامع و معمار و باغبان سحر کرتے ہوئے آئے افراسیاب جب چاہتا ہی بلند ہو کر آسمان پر جاؤن کبھی کوکب نے ستارہ چمکایا کبھی ملکہ اختر نے مروارید پھینکا افراسیاب جب چاہتا ہی منہ سے شعلۂ آتش چھوڑتا ہی سحر اختر و مروارید یون بجتا ہی ایک پر آگ برسا کے کوکب پر جا پڑا ابڑے بڑے سرداران کوکب کو زخمی کیا وزیر کو چیاہا کہ گرفتار کر لون خورشید روشن رائے لڑتا ہوا سامنے کوکب کے آیا کہا ای شہریار یہ بلا سے بدہے

دیکھیے افراسیاب کیا کیا سحر کر رہا ہی اپنے کو بچایئے ہاک و مال اُسکا مٹ چکا جان دینے پر آمادہ ہی مرنیوالے سے ڈرنا چاہیے حقیقت مین ملاحظہ فرمایئے آج جو جو عجائب و غرائب سحر افراسیاب نے صرف کیے کبھی غلام کی نگاہ سے نہ گذرے تھے ہمنے بھی حضور کی آنکھین دیکھی ہین کوئی شعبدہ سحر ایسا نہین جو ہماری نگاہ سے نہین گذرا اگر افراسیاب مغرور نہوتا بہرام فلک بھی اس سے آنکھ نہ ملا سکتا تھا اپنے غرور مین تباہ ہوا اب اسوقت انجام کے سحر کر رہا ہی اسکی کچھ تدبیر کیجیے کوکب نے کہا سواے طلسم کشا کے کسیکو نہین مانیگا خورشید روشن راے بڑھکر قریب اسد نامدار آیا عرض کی ای شہریار افراسیاب جادو کو سرداران طلسم نور افشان نے گھیرا ہی اگر اسوقت حضور لڑتے بھڑتے اُس مقام پر آجائین تو کیا عجب ہی کہ خدا اپنا فضل شریک کرے اِس جلّاد صاحب بیداد کی سرکشی مٹے یہ سُنکر شیر بیشہ صاحبقران لڑتا بھڑتا اُسی جانب چلا دور سے گل گلزار خلیل الرحمٰن نور دیدہ مومنان و مسلمانان شہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان نے جو اَسَد پر ہجوم فوج ساحران دیکھا قلب تھرّا گیا سَب سرداروں کو یہی انتشار ہے کہ اِس لڑائی کا فتح ہونا نہایت دشوار ہی افراسیاب جادو کبھی زمین پر کبھی آسمان پر کیونکر اُسپر پنجہ قابض ہو ضرغام نے بڑھکر نور الدہر و بدیع الزمان سے عرض کی ای شہزادگان والا قدر آج چار شبانہ روز گذرے اسد غازی بے آب و دانہ اِس میدان کارزار مین لڑ رہا ہی دم لینے کی مہلت نہین ملی اِسوقت فوج افراسیاب کا بلوہ ہی ساحرون نے یہی قصد کیا ہے کہ طلسم کشا کو گھیر کر مار لین اِسوقت اپنے فرزند کا ساتھ دیجیے یہ سُنکر بدیع الزمان نے بھالا سنبھالا نور الدہر نے ٹیری جمائی قاسم نوجوان پلارک افراسیابی کے قبضے پر ہاتھ ڈالکر جا پڑے ایکطرف سے غضنفر نے دبا دُو دالا بوق ترکی بجا کر لڑتا بھڑتا چلا اِن جوانان مذکور نے جو جم کر حملے کیے لکھا ہی کہ چار لاکھ ساحر اُس مقام پر افراسیاب کا مارا گیا خون کے دریا بہے ساحرون کو بھاگنے کا راستہ نہین ملتا لاچین و ملکہ بلقیس بالاے آسمان آکر چمکے جب افراسیاب قصد کرتا ہی کہ مین چمک کر بالاے آسمان جاؤن لاچین و بلقیس و کوکب وغیرہ ترنج و نارنج گولے فولاد کے گچھے پیکان کے یون پھینکتے ہین کہ آگ برس جاتی ہی زمین تھرّاتی ہی زبان تیر و کلہ عمود سے الامان الامان کی آواز آتی ہے اِس شور و شر مین افراسیاب نے جا کر کوکب پر سحر کیا کوکب نے جواب دیا لیکن سحر افراسیاب سے برق چمکی کوکب نے اوچھا زخم کھایا کوکب نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا للکار دیا

کہ او نامرد سامنے آکر مقابلہ کر دور سے کیا سحر کرتا ہی افراسیاب جادو طرف کوکب کے چلا کہ مین سر کوکب کا کاٹ لون کوکب مرد سپاہی ہی پیچھے ہٹنے کو عیب جانتا ہی ایک ہی مقام پر تھم گیا ملازمان افراسیاب کو جواب دینے لگا کہ پہلو سے نعرۂ شیر کی آواز آئی یا شیداے کفاران بیحیا واے نمکحرامان پُر دغا منم یگہ تاز میدان سخاوت آفتاب آسمان شوکت ماہ چرخ جلالت نیّر درخشان برج ہمت صاحب جاہ و وقار فرزند دلبند کرب نامدار قاتل ساحران نظر کردۂ بزرگان ہنر بر دشت جانبازی شاہزادہ اسد بن کرب غازی اسی زور و شور سے اسد نے آکر نعرہ کیا علم لشکر کفار سرنگون سرکشون کا کلیجہ خون گھوڑون نے شیہے کھینچے سوارون کو ٹپک کر بھاگے اُسوقت کی شمشیر زنی کیا گذارش کرون ایک سمت نور الدہر بن بدیع الزمان نے تیغ خارا شگاف سلیمانی کو چمکایا بدیع الزمان گرد لشکر شکن نے تیغۂ طلسم طہمورس دیو بند کو جلوہ دیا قاسم کی بلارک کھنچی غضنفر کا تیغۂ روئین شگاف چمکا ملکہ بہار و باغبان وغیرہ نے آسمان پر پتھر اُڑا دیئے ہزار ہا گلدستے مارے ہواے سحر نے اپنی ہوا باندھی پھول برس رہے ہین کبھی چند گلعذاران ماہ پیکر سحر ملکہ بہار سے پیدا ہوتی ہین افراسیاب سے آنکھ ملا کر ہنستی ہین کبھی آوازے کستی ہین کہ واہ رے مردوے بھاگتا پھرتا ہی شرم نہین آتی جگر لرٹے ہم سب تیری لڑائی دیکھنے آئے ہین دیکھ سحر بہار نے کیا گل کھلائے ہین او نامرد وقت حجاب ہی باغ عالم مین رنگ انقلاب ہی ایسے ایسے کلمات سُنکر افراسیاب پر محویت بھی طاری ہی سحر بہار کا رنگ جمنا باغبان کا ہوا پر تھمنا ملقیس و لاچین کے سحر رعد و برق و برق لامع کی تڑپ جب اس طرح افراسیاب گھیر آگیا گھبراتا ہی کدھر جاؤن کیونکر جان بچاؤن اسی وجہ سے افراسیاب چاپ کر بالاے آسمان نہین جاسکتا اگر قصد کرتا ہے لاچین و کوکب و بلقیس روکتے ہین جانبازی کر رہے ہین ایک مقام پر افراسیاب نے کچھ منھ سے دھوان چھوڑا مردود کے دھوئین نے صدہا کو نابینا کر دیا اُسوقت اسد نے لوح کو چمکا دیا دھوئین کے دھوئین اُڑ گئے آتش سحر ٹھنڈھی ہوئی یہ اُسکے فرزند ہین جسپر پروردگار نے آتش کو گلزار کیا آتش سحر کو کُب مانتے ہین خود آتشخو شعلہ مزاج تیغۂ نور افشانی چمکاتے ہوے لوح کو گردش قتل افراسیاب کی کوشش ہلٹ کے افراسیاب نے اسد نامدار کو دیکھا تیغہ کا وار کیا اسد بھی اپنی جان سے بیزار ہو رہا ہی گرد اسپر کا سر برنہ کھینچا تیغۂ نور افشانی کو آگے کر دیا جھنا جھن کی صدا بلند ہوئی اسد غازی نے اُلجھاوے سے ہاتھ کو نکالا آواز دی او افراسیاب ہوشیار ہو ہا فرد تو ضرب بے زدی ضرب

من نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭ دیگر دور مجنون گذشت نوبت ماست ٭ ہر کراپنج روز نوبت اوست ٭
نعرۂ شیرانہ کرکے ہاتھ تیغۂ نور افشانی کا مارا خوف لاچین و بلقیس و کوکب سے افراسیاب بلند نہوسکا خوف
تھا یہ لوگ لپٹ جائینگے غرق زمین بھی نہوسکا چہار سمت سے بلوہ ہے کہین طائرونکی زمزمہ سرائی کہین سحر بہار
کی رعنائی کہین رعد کی کرج برق کی چمک سُرخ ہوئے سحر سے اندھیرا کیا ایک ایک قدم پر صدہا سحر ہے
اِسی تردد مین سپر سحر کو اُٹھا دیا لوح کا عکس پڑا تیغۂ نور افشانی چمک کر گرا سپر سحر کے پُرزے اُڑ گئے
شب سپر کٹی تیغۂ نور افشانی مثل ہلال شب اوّل چمکا سپر کو کاٹ کر تیغے نے تاج غرور سرافراسیاب کو
کاٹا سراسر وہ سر دو نیم ہوا جسمین نخوت کا مقام تھا اپنے غرور سے ناکام تھا تا جگرگاہ تیغۂ نور افشانی پہونچا
افراسیاب آہ کا نعرہ کرکے گرا اُسوقت کی کیا کیفیت تحریر کرون ایک غبار سیاہ بلند ہوا ہزارہا طائر
نخلستان سے اُڑے طاؤس پرون سے سر پیٹنے لگے صدہا مکان گرے دریا کھولکر خشک ہوئے چشمونکا پانی
اُبلا منزلون تک تاثیر قتل افراسیاب پہونچی بعد عرصۂ دراز آواز آئی گشتی مرا نام من افراسیاب جادو
شہنشاہ طلسم ہوش رُبا بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز سُنکر حیرت گھبرا گئی
بڑے بڑے بادشاہ جو لڑرہے تھے دُہائی دیتے ہوئے کوئی لاچین سے ملا کسی نے ملکہ بلقیس کے قدمونپر
سر رکھا کوئی خورشید روشن رائے سے جا ملا تلاطم تھا دریائے فوج مین تہلکہ ملکہ حیرت چلی کہ مین جاکر
اَسَد پر گرون یا لاش اپنے شوہر کی اُٹھاؤن چشم سے قلزم محیط موجزن موئے مشکین کُھلے ہوئے دونون
مٹھیون مین ماش کے دانے بھرے ہوئے جدھر جا پڑی ہزارونکو جلا دیا وہ صورت ہیبت ناک غم مین
اپنے شوہر کے چست و چالاک اِس زور و شور سے لڑی ہر ایک کو یہی خیال تھا کہ شاید افراسیاب مر کر
زندہ ہوگیا آتش سحر کا برسنا بُت پرستون کا واسطے پانی کے ترسنا وہ رنگ ہے کہ قلم و زبان سے اشک
سیاہ ٹپکتے ہین قرطاس پر حرف مثل طائر نیم بسمل تڑپتے ہین حیرت نے بیچ فوج مین جھکر ایسے سحر
کیے کہ بہار و باغبان و رعد و برق و برق لامع وغیرہ کو زخمی کیا کئی سو سردار معامی قتل کیے
لیکن ملکہ بلقیس ثانی دام سحر لیے ہوئے بڑے کرو فر سے اُس مقام پر پہونچین اول سحر کے کچھ طائر
اُڑائے کہ حیرت سحر بھولی مثل تصویر تصور خاموش ہو کر رُکی تھی کہ ملکۂ بلقیس نے پشت پر سے
آکر دام سحر مین حیرت کو گرفتار کرلیا ساٹھ ہزار کنیزان ہمراہی حیرت بھی گرفتار ہوئین اُستادان سخنور
نے اِس داستان حیرت بیان کو اِس طور سے تحریر فرمایا ہے ناظرین والا مقام بہ نگاہ غور ملاحظہ فرمائین

مصنّف طلسم ہوشربا نے ہم نہین جانتے کیا سوچا تھا افراسیاب کو قتل کرکے چھوڑ دیا یہ حقیر اذل کونین بے ہنر منشی احمد حسین قمر عرض رسا ہی کہ کیفیت طلسم نور افشان ظاہر ہوئی یہ ہنگامہ گرم تھا یعنی اتنے بڑے بادشاہ کا مارا جانا طائر غل مچاتے ہین لاکھون ساحر بھاگے جاتے ہین لاکھون نے چادر ہلائی ہوش سبکے پراگندہ ہین کہ کیا کرین کدھر جائین بعض کو مال واسباب کا خیال بعض کو نقد جان کا ملال آفتاب فلک سیر نے جو لاشہ افراسیاب خاک وخون مین غلطان دیکھا اور یہ بھی اسکو ثابت ہوا کہ حیرت گرفتار ہو گئی آب بہیبت شمشیر صاحبقران سے کسیکا قدم نہین تھم سکتا ہر چند یہ غل مچاتا ہی ارے یار و اپنے مالک کے خون کا بدلا لو بھاگو نہین وقت دار و گیر ہی طلسم کشا کے قتل کی تدبیر ہی ترغیب دیتا ہوا بڑھا اندھیرا تو سب طرف چھایا ہوا ہے ہر خورد و کلان گھبرایا ہوا ہی مگر حریق آتش اشتیاق ہجران دیدہ آفت کشیدہ گرفتار دام رنج و محن ملکہ بُران شمشیر زن بعد قتل افراسیاب سحر کرتی ہوئی آسمان سے اُتری قریب لشکر ایرج نوجوان پہونچی دل مین جوش محبت ایرج بھرا ہی آفتاب فلک سیر کا بھائی مہران جادو جست کرکے سحر کرتا ہوا قریب لشکر ایرج کے آیا اِسکے ساتھ والون نے تیر اندازی کی مہران کے بہت لوگ مارے مہران سحر کرتا ہوا سامنے ایرج نوجوان کے پہونچا ایرج نے چاہا تلوار کھینچکر اسپر جا پڑون اسنے یا سامری کہکر سحر کیا چند سرداران ایرج گھوڑون سے گرے مہران جادو نے دو چار کو قتل بھی کیا غصّے مین لڑتا ہوا آتا ہے ایرج نے دیکھا میرے سردارونکو اُس ملعون نے مارا نعرہ کرکے جا پڑے مہران جلا ہوا تھا اسنے گولا اُٹھا کر مارا خون بھی اپنا کاٹ کر پھینکا جہانتک ہو سکا انتہا کا سحر کیا آخر ایرج کا گھوڑا اُڑ کا کرہ بن اشقر کے پانون زمین نے تھام لیے اپنے مقام سے ہٹ نہین سکتا مہران تلوار کھینچکر چلا آواز دی یار و ایک تو طلسم کشا کے کلیجے پر داغ پڑے اُسکے عزیز قریب کو قتل کرون عمر بھر یاد کرے یہ کہتا ہوا بڑھا سردارون نے اپنے کو اسپر گرا دیا جو قریب آیا اسنے ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوئے صیقل آئینہ دار و انجم ماہر خسار وغیرہ نے دور سے دیکھا چاہتے ہین اپنے کو قریب پہونچائین اُسنے سحر سے اندھیرا کر دیا میدان کو عجائب سحر سے بھر دیا جب چاہتا ہے کہ مین ایرج کا سر کاٹون کوئی سردار اپنا گلا دم شمشیر پر رکھدیتا ہی کوئی نعرہ کرتا ہی کہ او ظالم کیا کرتا ہے شیر بیشۂ جرأت پر ہاتھ نہ اُٹھانا اُس دلیر کے قریب نہ جانا اِس حسرت و یاس مین ایرج نوجوان نے جو سر اُٹھایا ملکہ بُران شمشیر زن سے آنکھ مل گئی اُس بیکسی و بے بسی مین یہ اشعار پڑھے

اشعار

ای ضیا خورشید تابان راز ماہ روے تو
وی مہ عید اسیران گوشۂ ابروے تو
دیدۂ معنی و صورت گرد روشن ہمچو شمع

تو نیای دیدہ ہر کس گرد خاک کوے تو
صبح عیش عاشقان چون شام تم شد سیاہ
یک جہان دل کشتہ مانند سر بر سوے تو

دشت صحرای قیامت کرد شکل نو بہار
تا نہادہ زلف مشکین بر رخ خود بر روے تو
باشہیدان غمت کار مسیحا میکند

ریخت از بس خون مردم نرگس جادوے تو
از غم عشق تو یکدل در جہان آزاد نیست
می وزد ہر گہ نسیم صبحدم در کوے تو

اس حسرت سے یہ اشعار ایرج نوجوان نے پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا لو جان جہان رخصت ہوتے ہین دیدار کے مشتاق تھے روح نہ تڑپے گی فر در روشن شد از وصال تو شبہاے تار ما + صبح قیامت ست چراغ مزار ما + گاہے ماہے قبر پہ ضرور آنا عاشق کی قبر پر فاتحہ پڑھ جانا بُرّان کا دل بیقرار ہو گیا تاب نہ باقی رہی یہ بھی دیکھا کہ اگر دیر کرونگی شاہزادہ قتل ہو جائیگا دونون پیر مار کر غرق زمین ہوئی گھوڑا یکے برابر شہزادے کے پہونچی جوش محبت مین یہ خیال نہ رہا کہ کوئی مجکو دیکھیگا رکاب پر ہاتھ رکھدیا یہ اشعار قدمون پر ہاتھ رکھکر پڑھنے لگی نظم

چون حسن ملاحت تو چشم مرا نمکین ساخت
سودای غم عشق تو خاک بسرم کرد
عشق تو بر آورد ز خلوتکدہ عشقم +
این خواب کہ شرمندہ ز فیض سحرم کرد
راہے ہمراہ دل تدبیر نرفتم
تا غیر مناجات حنین ور بدرم کرد

این درد غم عشق تو کہ خون در جگرم کرد
چون نالہ صاحب نفسان با اثرم کرد
ہیچو صلگی باعث بیماری من شد
در کوچہ و بازار جہان جلوہ گرم کرد
آخر بشرار جگر تشنہ لبی رفت
زان روز کہ تقدیر مرا ہمسفرم کرد

وین آتش شوقت چو صبا در بدرم کرد
روزیکہ محبت بہ سر داغ جنون سوخت
وین داروے بیفایدہ بیمار سرم کرد
یک شب بمرادم نرسانید بآخر
این گریہ کہ صد دجلہ نثار نظرم کرد
افتاد مرا راز دل آخر بہ زبان ہا

اس حسرت و یاس سے دونون نے یہ اشعار پڑھے اور آنکھون سے دونونکی آنسو جاری ہوگئے بُرّان نے جھپٹ کر انگوٹھی انگلی سے اُتار کر ایرج نوجوان کے ہاتھ مین دی مسکرا کر کہا جب مہران آپکے قریب آئے انگوٹھی دستگیری کریگی کھینچ مارنا خدا انکو بچائیگا وہ ناری جل جائیگا آپ تو الگ کھڑی ہو کر دیکھنے لگی ایرج نوجوان نے اُس پریشانی مین کہ چند سردار بھی قتل ہو چکے ہین آپ خود نوبت بجان و کار دبر استخوان تھے اپنے مقدمے مین بہت حیران تھے کبھی نیلم زنگی لڑکھڑا کے گرا کبھی فیلم و عنطر صبا رفتار پر آفت آئی کبھی دریاے سحر کا موجہ بلند ہوا کبھی باران سحر ساحران برسا کبھی لگہ ہاے ابر سیاہ گڑگڑاتے ہوے اُٹھے کہ رعد کی گرج برق کی چمک جھوم جھوم پڑتے ہوے موسم بہار کی کیفیت طائران زمزمہ سرا کی اور صورت کبھی کسی طرف پھول برسے ہواے سرد چلی غنچے چٹکے پھول مست ہو کر پھولے شاخ ہاے نخل نے ہاتھ بڑھاے پتّون نے تالیان بجا کے دیوانہ کیا

نظم

کبھی بلبلین یہ اشعار پڑھتی ہین
الفتِ گل کا نتیجہ تھا یہی کیا ای فلک

آج بیلا بٹ رہا ہی خوش ہی بلبل باغ مین
لوگ کہتے ہین کہ بلبل کا ہوا قُل باغ مین

شاخہائے گل لُٹاتی ہین زرِ گل باغ مین
جسم سے ہر شخص کے چنگاریان نکل رہی

ہین ہڈیان مثلِ شمع کافوری جل رہی ہین انگوٹھی کو ہاتھ مین لیا فوراً قلب کو تسکین ہوئی صاف ظاہر ہوا کہ انگشتر معشوق نے ہاتھون ہاتھ دستگیری کی روح کو راحت قلب کو قوت بے اختیار پکار اُٹھے ای جانجہان وای آرام دلِ مشتاقان ای لیلائے ملکِ عنائی وای سلمائے شہرِ پُرآشوب زیبائی کیونکر دلکو اشتیاق نہو فراق ایسے محبوب کا کسطرح شاق نہو ایسی نعمت کون کسکو دیتا ہی اَب تو یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی وارثِ اورنگ سلطانی بجرأت وشوکت صفونکو درہم وبرہم کرتا ہوا جس صف پر پہونچا ساحر کو قتل کیا اپنے سردار کو بچایا صدہا ساحر بسبب انگشترِ ایرج نے قتل کیے ساحرون سے مُنھ نہین پھیرا ہزارہا ساحرون نے ہر مقام پر گھیرا یہ شیر صولت جس مقام پر گھر گیا بڑے بڑے زبردست جادوگرون کو مار لیا پہلوانون کو للکار لیا انکے سردار بھی جو سحر مین پھنسے ہوے تھے مہلت پاتے ہی لڑائی مین مصروف ہوے اب ان شیرون کے مُنھ کون چڑھے کسکی لیاقت ہی کہ آگے بڑھے قضائے کار اتفاقاتِ روزگار مہران غدار بے مہر ستارہ چشم بڑے زور وشور سے سحر کر رہا تھا ہزارہا بیگناہ اِس ہرزہ کے ہاتھ سے مارے گئے تیغۂ بدعت ہاتھ مین نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا الم بر لے مدد آفتاب فلک سیر آیا ہی یہی چاہتا ہی کہ کوئی ایسا کار نمایان کرون کسی افسر مسلمانانکو مٹاؤن ہم دونون بھائی ملکِ سلطنت طلسم ہوش ربا کرین اگر افراسیاب مر گیا حیرت گرفتار ہوئی اَب وقت جانبازی وسرفروشی ہی اپنے ساحرون کو ترغیب دیتا ہوا سحر کر رہا ہی ہر ایک سے کہتا ہی بھائیو کانٹے طلسم ہوشربا کے مٹ چکے اَب لڑبھڑ کے باغ ہوشربا پر قبضہ کرو بڑے مین ہونگے یہ بھی سمجھ لو کہ مسلمانون مین کوئی ساحر نہین ہی فقط صاحب اقبال ہین اگر جی داری کرو قدم مردی جماؤ یا سکو پکڑ لو یا قتل کر ڈالو آج تو بزرگونکا نام روشن ہو سلطنت ہوشربا ملک و مال جاہ وجلال سَبْ کچھ موجود ہی ہان یارو وقت جرأت وشوکت ہی غیر ساحرونکی کیا حقیقت ہے تیغۂ سحر کھینچے ہوے ایرج کو تاکتا ہوا جاتا ہی اُدھر سے بیشۂ قاسم ملک سخاوت کا حاتم یاد مین اپنے معشوق کی لڑتا ہوا آتا ہی کہ مہران جادو تیغہ کھینچے ہوے قریب پہونچا چاہا ٹانگ پکڑکے ایرج نوجوان کو کھینچ لون ایرج نے وہ انگشتر کھینچ ماری مہران کا سر پھٹ گیا آہ کا نعرہ کرکے زمین پر گرا آفتاب فلک سیر نے جو آسمان سے یہ معاملہ دیکھا کہ میرا بھائی ہاتھ سے ایرج نوجوان

کے مارا گیا سحر کرتا ہوا فوج ایرج پر آپڑا حیقتل آئینہ دار دیوانہ وار وحشی مثال یاد مین اپنے معشوق محبوب کے
بیتاب و بیقرار زبان پر یہ اشعار عبرت آثار جاری ہین نظم

دی باز استغناے تو ہر روز دیر بودگی
مجنون شود ارہم نہان صد داغ لیلے بر جگر
ای مرغ خوش الحان محبوب داغ دل آسودگی

افسردہ میباز دمرا طرز تغافلہای تو
باشد از ان چشم مرا انکی بخون آلودگی
ترکی زحصیان ہم کردیدہ چون رند سیہ

ای صورت زیبا تو آئینہ آسودگی
ای بیوفا تاکی توان ازیلہ فرسودگی
ہر گل کہ بینی چمن از دستان داغ دلی
ای روسیہ شرمندہ شود دیگر ازین آلودگی

ماہ جمال افروز ایسی معشوقہ آنکھون کے آگے سے اُٹھ گئی دیوانہ وار لڑ رہا ہی کون کسکی خبر لے سردار سرداروں سے ساحر ساحروں سے بصروف جنگ و جدل ہین آفتاب فلک سیر کڑک کڑک کر گرنے لگا جسے جس مقام پر روکا اُسکو زخمی کیا کسیکی کمر مین پنجہ ڈیکر اُٹھا کر پھینکا استخوان چور چور ہوے کسی پر برق بنکر گرا لاشون سے زمین معمور کردی ہر مقام پر لڑتا بھڑتا پہونچتا ہی سحر کر رہا ہی زمین میدان کارزار کی سحر سے ہلادی ہنگامہ گیر و دار ملبند دو دین سحر آفتاب فلک سیر نے ایسے کیے کہ لشکر ایرج مین اندھیرا چھا گیا ہر خورد و بزرگ کا تاب پتھرا گیا عین گرمی جنگ مین آفتاب فلک سیر نے ایرج نوجوان پر سحر کیا کہ اُسکے ہاتھ پانون پھر بیکار ہوے اور یہ بھاتا خنجر کھینچکر قتل کرنیکو چلا راہ مین کئی ساحرون نے روکا انکو بھی اسنے قتل کیا اب چاہتا ہی کہ اپنے بھائی کے خون کا بدلا لون کبھی یاد مین اپنے با قوت بازو کے پیچین مارتا ہی ہاے برادر جان برابر تمنے شجر شباب سے پھل نپایا قضا گھیر کر اس مجمع مین لائی ایسے چاہنے والے بھائی کہان ملینگے جاتی جوت کے خداوند لقاے خود پسند کا دا شکر ہوتگا یہی مشہور ہی جب قدرت بالاے قیطول ہوجنین صدمات سفر سے مہلت پائین جسقدر بندے اُسکے اُنکی محبت مین از باختہ تا ہوشربا مارے گئے ہین انکو زندہ کرینگے ای بھائی اس ہوس مین طبقات زمین ہلادونگا قدرت کو جسطرح ہوسکیگا تہ با خبر پہونچاونگا ست سے پہلے تمہین کو زندہ کراؤنگا اگر کچھ عذر کیا گریبان قدرت بندے کا ہاتھ بہت ضد کرونگا تیری جدائی مجھپر شاق ہی دیدہ دل اس صورت زیبا کا مشتاق ہی ای بھائی برائے سامری و جمشید صدا تو سُنا تمھاری جدائی نے بہت پریشان کیا سحر بھولا جاتا ہون دلبر دو داغ ہین فراق محبوب ساربان زادے نے نہین معلوم میری معشوقہ کو کیا کیا کب ممکن ہے کہ دلکو صبر آے از روے ستارہ شناسی کے ثابت ہوا کہ وہ معشوق آفتاب جمال خورشید مثال معشوقہ عاشق مزاج حسینان جہان کے سرکا تاج ابھی تک زندہ ہی خانہ حیات معمور ہی اس سبب سے قلب کو سرور ہے دنیا کی خاک چھانون

عمرو کو گرفتار کرون جب اُسکی جان پر بنے گی ضرور بتا بتا بیگا اب تو انتہا کا بیقرار ہون اِس خیال میں مصروف جنگ مگر زندگی سے تنگ اپنا خون کاٹ کے ایک ترنج پر ڈالا فولاد کا گولا بھی جیب سے نکالا قصد ہوا کہ دونون چیزین سحر کی پھینکون کہ ایرج نوجوان جل جاے دل تردد منزل تسکین پاے دور سے اِس سحر کا تیار ہونا باغبان قدرت نے دیکھا وزیر افراسیاب ساحر بھی لاجواب صاحب علم وکمال سرداران صاحبقران کا خیال بڑھ کر اپنا سینہ سپر کر دیا بڑے زور مار کر اُس ترنج و فولادی گولے کو کاٹا ایسا سحر بڑھا کہ ٹکڑے اُسکی فوج پر گرے کئی ہزار ساحر جل کے خاک ہوے تیغہ سحر کھینچکر دوڑا آفتاب فلک سیر گھبرایا چاہا آسمان پر پہونچون کہ برق لامع کڑک کر گری کئی ہزار ساحر جلکے خاک ہوے اُس ظالم نے اپنے کو بہت بہت بچایا لیکن سر خود سر کا زخمی ہوا وہ بھی خون اُسنے اُچھالا برق لامع دور جا کر چمکی مگر بوندین خون کی گرد ایرج نوجوان کے گرین اِس سے یہ تاثیر پیدا ہوئی کہ گرہ ین اشقر کے پانون زمین نے تھام لیے ہاتھ بھی لڑنے سے رُکا اُسوقت ایرج نوجوان کی حیرانی و پریشانی دور سے ملکۂ بُرّان نے دیکھا تاب صبر و جبر باقی نرہی اختر مروارید جوڑے سے نکالا آہ کا نعرہ کر کے جا پڑین قریب آفتاب فلک سیر کے پہونچکر اختر مروارید کھینچ مارا پہلو پر آفتاب فلک سیر کے پڑا اُسکے مرنے سے صدائین مہیب آئین انتہا کا ہنگامہ ہوا آواز آئی کُشتی مرا نام من آفتاب فلک سیر بود دومرتبہ جو ملکۂ بُرّان نے دونون جادوگرون کو بیتابی مین سر میدان مارا دونون ساحران زبردست قضاے کار ایرج نے جو اِس مصیبت سے رہائی پائی بے اختیار ایرج نے متوجہ ہو کر آواز دی اے شہنشاہ اقلیم خوبی اے سرو حدیقۂ محبوبی اے عندلیب خوشنواے گلشن مودت اے رنگ وبوے گل گلدستۂ محبت اب تاب صبر و جبر باقی نہین ہے بقول زیب النسا اشعار

کہ نام تو نتوان بُرد بر زبان گستاخ
بغیر قوت بازوے عشق قدرت نیست
کہ عندلیب نباشد بہ گلرخان گستاخ
تو یوسفی و چہ یوسف کہ مصریان یکسیر
بہر گہ کہ دران نیست پاسبان گستاخ

طواف کعبہ و بتخانہ از برون کردم
کہ مُرغ روح نشیند بر آشیان گستاخ
چہ حکمت است ندانم کہ با سپہر بلند
نہ ناز حُسن تو جو کردند نقد جان گستاخ

چگونہ نام تو آریم بر زبان گستاخ
درون خانۂ باشد چو میہمان گستاخ
شب وصال نگہدار دیدہ پاس ادب
ستارگان ہمہ محجوب آسمان گستاخ
محال عقل بود غم حال خود مخفی

ایرج نوجوان نے جو چلا کر یہ اشعار پڑھے ملکۂ بُران شمشیر زن نے انگلی دانت کے نیچے دبائی اشارہ کیا کہ آپ یہ کیا غضب کرتے ہین ایرج نے اشارے کو بُران کے

نمانا گھوڑ بکوڑ بڑھا اُسی طرف چلے یہی بات سے نکل گیا کہ ملکہ عالم اب تاب صبر و جبر باقی نہیں ہی بُرّان تو ہان ہان کراتی رہ گئی شہنشاہ کوکب روشن‌ضمیر شیرانہ مصروفِ جنگ تھا بُرّان کو جاتے ہوئے دیکھا ایک نخل کی آڑ پکڑ کے دیکھنے لگا کہ یہ کہان جاتی ہی پہلے تو کوکب نے یہ دیکھا کہ بُرّان نے انگوٹھی ایرج کو دیکر مہران کو قتل کرایا پھر آفتاب فلک شیر کو خود ملکہ بُرّان نے قتل کیا آنکھون کے نیچے کوکب کے اندھیرا آگیا یہ حرکات و سکنات اشعار عاشقانہ پڑھنا اشارے کنائے ہونا لفظاً لفظاً دیکھا اب کوکب کے قلب کو تاب ہی جھولی مین ہاتھ ڈالکر ایک پتلی سُنہری نکالی اُسکو سامنے کھڑا کر کے دو دانے ماش کے مارے پوچھا سچ بتا یہ کیا ماجرا ہی اُسنے سر جھکا کر کہا یہ عشق و عاشقی مدت سے ہی آپ اسمین دخل نہ دیجیے ورنہ خرابی ہی طلسم آئینہ مین ملکہ بُرّان جاکر مائل ہوئی ہین اکثر نامہ و پیام ہوئے اب ہجران دیدہ و آفت کشیدہ ہین تاب صبر و خبر رہی کیونکر ممکن تھا کہ ایرج قتل ہو بُرّان دیکھا کرین کوکب نے یہ سنکر پتلی کو ایک طمانچہ مارا اُسکا تو سر اُڑ گیا بہ نگاہ قہر و غضب طرف لشکر ایرج کے دیکھا اُسوقت فتح تو ہو چکی ہی قتل افراسیاب کا ہنگامہ ہر کچھ ساحر جابجا اُلجھے ہوئے ہین لاشہ افراسیاب کا تڑپ رہا ہی حیرت گرفتار ہوئی مہرخ و بہار کے قبضے مین ہی کوکب نے زانو پر ہاتھ مارا دل سے کہا بڑا غضب ہوا ای کوکب مین نے بڑے دوست صادق کو قتل کیا یا مسلمان بڑے نالائق ہین ہمنے تو اُنکی یہ خاطر کی عمرو کو اپنے گھر مین جگہ دی عمرو کی عیاری کو رو رہا ہے افراسیاب کو مین نے کیون قتل کرایا دین قدیم بھی ترک ہوا فائدہ ممکن نہوا اب اِن مسلمانونکے غرور اور بڑھینگے ایسے کلمات حسرت آیات کہکر اپنی چھاتی پر دو تین گھونسے مارنے لگا اُٹھاکر جو دیکھا لشکر ایرج مین صیقل آئینہ دار بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہی کسی ساحر و غیر ساحر کو قریب ایرج نوجوان نہین آنے دیتا جو آیا اُسکو بڑھکر گولا مارا اُسکا سر پھٹ گیا کوکب نے غصّے مین گولا اُٹھاکر جو مارا صیقل آئینہ دار کے سر پر پڑا صیقل بیچارہ اِس سے آگاہ نہ تھا سر پھٹ گیا بیقرار ہو کے گرا اب تو کوکب نے جب گولا اُٹھاکر مارا برق گری دو سو جوان لشکر ایرج کے پامال ہوئے ہاتھ چمکا دیا انجم ماہر خسار کا سر اُڑ گیا گولا مار دیا تخت ملکہ شیشہ مینوش ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا دو تین حملے کوکب نے کیے تھے کئی سو سرداران نامی لاکھ ڈیڑھ لاکھ اہالیان فوج قتل ہوئے ہین خون کے دریا بہہ گئے پھر غصّے مین جلابران شمشیر زن دور سے دیکھ رہی تھین حیران ہوئین کہ یہ کیا تلاطم ہی لشکر شہزادۂ ایرج غارت ہوا جاتا ہی چلی کہ جاکر کچھ تدبیر کرون کہ کوکب نے دور سے دیکھا بُرّان شمشیر زن

دیوانہ وار وحشی مثال طرف لشکر ایرج کے جاتی ہے شہری تھی سارا حال کہ گئی غصے مین آکر ایک دو تھپڑ مارا زمین شق
ہوئی بُران سما گئی کسیکو معلوم نہوا کہ ملکہ بران شمشیر زن پر کیا گذری سب حیران ہین کہ یہ کیا معرکہ ہی اصل
مطلب کو کوئی نہ سمجھا قضای کار مہر سپہر عیاری وقطب فلک گذاری شاہ عیاران عیا خواجہ عمرو نامدار ایک جانب
سے یہ معرکہ دیکھ رہے تھے قتل مہران کی صورت دیکھی آفتاب فلک سیر بھی انھین کے سامنے مارا گیا
اتنا صرف دھوکا ہوا کہ عمرو نے صاحبقران سے جاکر دو باتین کین اب جو پلٹا یہ قیامت دیکھی کہ لشکر ایرج
پر آگ برس رہی ہی ہزارہا شعلے بھڑک کر گرے ہین کبھی پتھر برستے ہین کبھی تیر گرتے ہین ساحر کوئی لشکر مین
باقی نہ رہا عمرو حیران ہی کہ افراسیاب مارا گیا حیرت جادو گرفتار ہوئی آفتاب و مہران قتل ہوچکے
یہ کیا معرکہ ہے لشکر ایرج پر کیسی قیامت برپا کی اور وہ آفت ہے کہ جس سے بریت دشوار ہی چشم زدن مین
دس دس ہزار بیکار ہوے برق چمک رہی ہی زمین سے دھوان نکل رہا ہی جسکی وجہ سے ہزارہا نابینا ہوگئے
آگ بھی برس رہی ہے جھوکون نے ہوا کے سیکڑون خیمے تباہ کیے عمرو گھبرایا کہ خدا خیر کرے دیکھتا جاتا
جلا یہ تو بغور دیکھ چکا کہ لشکر ایرج معرض زوال مین ہی دوڑنے لگا اُٹھا کر جو دیکھا تھوڑی ہی ثابت ہوا
کہ کوکب لشکر ایرج کو مٹا رہا ہے عمرو کے ہوش پراگندہ ہوگئے یقین کامل ہوا کہ آج کچھ رنگ کوکب
نے دیکھ لیا بران کا بھی نشان نہین معلوم ہوتا تھا پاؤن مین عمرو کے رعشہ آگیا اب ٹھہر گیا کنارے سے
آکر رنگ روغن عیاری کا نکالا خورشید روشن ملے وزیر اعظم کوکب کا ہو اسکی شکل بنکر قریب
کوکب کے آیا دیکھا غصے سے کوکب کا چہرہ گلنار ابرو سے خمدار پر بل مثل برق چمک رہا ہے لشکر
ایرج کو مٹا رہا ہی عمرو بشکل وزیر قریب آیا باادب تمام سلام کیا کہا ای شہنشاہ خیر تو ہے آپ کس پر سحر
کر رہے ہین آپ تو ایرج نوجوان نبیرۂ صاحبقران کو بہت عزیز رکھتے تھے آج یہ کیا معرکہ ہے مجھے
مفصل فرمایئے کس طرح دلدہی کرکے عمرو نے کوکب سے پوچھا کوکب غصے مین بھرا کھڑا تھا مثل
بید کانپنے لگا کہا ای وزیر اعظم ای دستور معظم کیا کہون جو کچھ دلپر صدمہ ہی جی چاہتا ہی اپنا گلا کاٹ کر جاؤن
بڑے شخص کو مین نے قتل کرایا افراسیاب جادو ایسا شخص مارا گیا مین نے بران کو ایرج
سے کلام کرتے دیکھا بران کو تو مین نے خاک مین ملا دیا اب مسلمانون کو ابھی قتل کرتا ہون یہ بھی دل کو
میرے یقین کامل ہی کہ میرے ہاتھ سے کوئی زندہ نہ بچے گا مین نے یہ احسان کیے انکا بدلا یہ ہوا کہ میری
آبروریزی ہوئی اپنے کلیجے پر تو چھری پھیر لی ایرج نوجوان کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا دو حملون مین

سب لشکر تباہ کر دونگا ساحر تو مین نے کوئی ایرج کے لشکر مین باقی نہین چھوڑا اب غیر ساحرونکو دیوانہ بناتا ہون ایک سحر مین سر ٹکرا کے مر جائینگے اور ای خورشید ایک امر کا مین نے اور خیال کیا کہ مذہب کوئی اچھا نہین ہے مین نے تو خود پرستی اختیار کی لات پرستی بھی بُری سامری پرستی کا بھی امتحان ہوا سلمانونکو بھی دیکھ لیا مین اپنی صورت کو آپ سجدہ کرونگا اسی کا نام خود پرستی ہی عمرو نے چاہا کچھ کلام کرون کوکب بگڑا ہوا کھڑا ہی کف منھ سے جاری گولا اُٹھایا ہی سحر کرنے پر آمادہ ہی یہ بھی کہتا ہی کہ ای خورشید مین پہر بھر مین لشکر حمزہ کو غارت کر دونگا مہرخ و بہار کی کیا حقیقت ہی اگر مین طلسم کُشا کی خبر اکت نہ کرتا افراسیاب قتل نہو سکتا اب اپنے فعل پر انتہا کا نادم ہون کہ مین نے یہ کیا کیا کہ افراسیاب ایسے بادشاہ کو مٹایا اپنا ملک و مال بھی تباہ کرایا خاک لطف حاصل نہوا عمرو کی کیا حقیقت ہی وہ ایک عیار تین روپیہ کا پیادہ ہمنے اُسکو عیار بنایا ورنہ اُسکی یہ لیاقت تھی کہ افراسیاب سے مقابلہ کرتا ہمنے ہر مقام اُسکی مدد کی قید سے چھڑایا طلسم نور افشان مین آکر اُسنے یہ مرتبہ پایا ورنہ اُسنے کون پوچھتا تھا میری مفد سے مین دخل دیگا تو بہت ذلیل ہوگا یہ کہکر کوکب نے چاہا کہ گولا اُٹھا کر لشکر ایرج پہ مار دن عمرو نے کہا ای شہنشاہ ہونٹھ آپکے خشک ہو رہے ہین کوکب کے منھ سے نکلگیا کہ ای وزیر اعظم غصّے مین پیاس بہت ہوتی ہی کہین سے تھوڑا پانی لاؤ عمرو نے کہا حاضر فوراً کنارے آکر جام جھیل سے لبریز کیا بیہوشی ملا کر کوکب کے سامنے لایا کوکب غصّے مین کانپ رہا ہی پانی لیکر پی گیا پیتے ہی لہرایا عمرو نے کوکب کو بسہولیت ہاتھون ہاتھ لیا پٹی بیہوشی کی دماغ پر چڑھائی زنبیل مین داخل کیا آپ رنگ روغن عیاری کا لگا کر بصورت کوکب روشن ضمیر تیار ہوا اپنے سردارون کو آواز دی جمشید و بلور و خورشید وغیرہ سب قریب آئے مرنے سے افراسیاب کے فتح تو ہو ہی چکی تھی ہزار دو ہزار ساحر جابجا اُلجھے ہوئے لڑ رہے تھے اُنکو بڑھ کر مہرخ و بہار نے مار لیا صدائے فریاد و الغیاث کی بلند ہے سرکش تو مارے گئے سپاہی جو باقی رہے اُنھون نے بدل اطاعت قبول کی کوئی لاچین کے قدمون پر گرا کسی کی سفارش مہرخ و بہار نے کی کوئی تا بہ صاحبقران پہونچا ناظرین سمجھ لین لڑائی کا اختتام ہوا صاحبقران زمان بصد شوکت و شان آکر اسد نامدار سے ملے بدیع الزمان کو گلے لگا کر خوب روئے بدیع الزمان نے نور الدہر کو لا کر قدمون پر امیر باتوقیر کے گروایا نور الدہر نے حرز ہیکل بطور نذر پیشکش کی تمام کیفیت اُسکی بیان کر دی صاحبقران

زمان نے وجد مین آکر فرمایا قدرت پروردگار ہی میرا دوست صادق محب واثق عمرو عیار کہان ہو ملحوظ خاطر ناظرین والامقام ہو کہ جب ساحر بھاگ گئے لڑائی فتح ہوئی زمرد شاہ باختری ایک جانب لڑ رہا ہی اسکے ساتھ تمام سنجانی باختری مصروف جنگ ہین صاحبقران زمان لڑتے ہوے اُس مقام پر آئے منظور ہوا لقا کو گرفتار کرون کہ چہار جانب سے سرداران تہمتن و جوانان صف شکن نے لقا کو گھیر لیا ہی لقا بدحواس عالم یاس سوا ہے من جہ تقدیر گردم کے اور کچھ نہین پڑھتا کبھی بختیارک کو پکارتا ہی ای شیطان من جہ تقدیر گردم بختیارک کہتا ہی تقدیر پلٹ گئی ایسے بدنصیب ہو کہ تمھارے ہوتے ہوتے افراسیاب ایسا شخص مارا گیا اب تقدیر گردنے کیجیے صحراے ویران مین چلکر چھپیے یہان کوئی مقام دامن پناہ نہین معلوم ہوتا ہے بھائی صاحب تمھارے نمرود شاہ شکا کی شہر شکا کیہ مین دعوی خدائی کر کے بیٹھے ہین مشہور ہی کہ انکی خدائی کا اوج ہی بے انتہا فوج ہی اُس طرف چلیے یہان سے نکلنا دشوار پایا جاتا ہی سرداران حمزہ بڑے غصّے مین لڑ رہے ہین تکلیفین بھی اُن لوگون نے بڑی اُٹھائی ہین یا خداوند ایک ہوس مجھکو رہ گئی کہ مین زمانہ سلطنت افراسیاب مین نہ ہوتا اتنا بڑا ساحر زبردست کہ جسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہ تھا مین اپنے تدبیر سے لڑواتا صرف ایک سحر اُسکا مین نے دیکھا کہ زبان ہلانے مین اسم اعظم صاحبقران بھی بند کر لیا قصر دود بھی اُس مردود نے بنا دیا ابر سحر بھی بن گیا جب ان وہ مٹا ہم سمجھ گئے کہ زوال دولت افراسیاب ہوا ہمارے ہوتے ہوتے وہ جہنم واصل ہوے ہم آپ حیران ہین کہ کہان جائین اپنے بھائی صاحب کو پکار رہے لقا نے کہا وہ نمرود مردود ایک بندۂ حقیر ہے اُس بچے کے مٹانے کی بھی تدبیر ہے کبھی اُسکے یہان التجا لیکر نجاؤنگا تقدیر نو کر کے حمزہ کو مٹاؤن گا بختیارک حیران ہی کہ آج مجمع سرداران تہمتن سے کیونکر بچینگے عیاران خواجہ عمرو و پہلوانان نامور بہ جرأت و شوکت لڑتے ہوئے قریب آگئے ہین ہمارے ساتھ والے سینہ سپر نہین کرتے کون قدرت کو بچاے بہ آپس مین ذکر

تھا کہ نعرہ ہوا زمین تھرائی آواز آئی نعرۂ صاحبقران

> بحکم خدا البستہ شمشیر چار
> بن کافران از جہان پاک کرد
> یکے تیغ صمصام و قمقام نام
> سر سرکشان جملہ در خاک کرد
> امیر عرب ضیغم روزگار
> یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام

سرداران صاحبقران کو بھی جوش

چلے آتے ہین طریقے سے معلوم ہوتا ہی اس جنگ مغلوبہ کو ایک ہفتے سے زیادہ گذرا اہل اسلام ایک طور سے لڑ رہے ہین اس حال پُر ملال مین بھی ہر شخص کا یہی قول ہی جا نین مٹائین لقا کو گرفتار کرین

اسد نامدار نے طلسم ہوشربا ایسا طلسم فتح کیا ہم بھی آج اس منافق کو گرفتار کرین آپس مین صلاحین کرتے ہوے دم جرأت کا بھرتے ہوے ایک سمت سے صدای نعرۂ بادشاہ جمجاہ آئی سات سَو تاجدار بصد جاہ و وقار شمشیر زنی کرتے ہوے چلے آتے ہین اب لقا پریشان ہوا خود دعوئی خدائی کرتا ہی دعا کس سے مانگے دل مین بخوبی قائل ہی دل سے کہتا ہی ای بے نیاز جو کچھ ہون مین اپنے کو خوب جانتا ہون تو قوی و توانا ہے ہاتھ سے اِن لوگون کے مجکو بچالے دل سے یہ باتین کرتا ہی سب کے سُنانے کو دم یکتائی کا بھرتا ہی جب دیکھا بالکل سرار قریب آگئے تخت سے کود کر گرگدان مست پر سوار ہوا ضیغم خون آشام و زرکال خون آشام وغیرہ لقا کے پاس ہین یہ تا بہ جہنم ساتھ نچھوڑینگے یکا یک آسمان پر ایک ابر تیرہ و تار ظاہر ہوا برقین چمک کر زمین پر گرین صدہا سُنہرے پنجے گرے یہ جو بیدست و پا ہو رہے تھے اپنے حالات مصیبت مآل پر رو رہے تھے سُنہرے پنجون نے دستگیری کی کہی سو پنجے گرے لقا و ضیغم و بختیارک و فرامرز نابکار فرزندان نوشیروان وغیرہ کو اُٹھا لیا پر مین یہ سب چھپ گئے پھر ایک صدائے مہیب آئی با شیدای مسلمانان اپنے بندونکو خداوند خورشید روشن تن نے طلب فرمایا ہی ہر چند کہ لقا مغرور ہے نشۂ بادۂ نخوت سے چور ہی قدرت ضرور اسکے حال پر رحم فرمائینگے بلکہ یہ روتی اُسکو مرحمت ہوگا خبردار اُس اقلیم مین آنیکا ارادہ نہ کرنا ورنہ سزا اسے کامل ہوگی یہ آواز دیتا ہوا وہ ہر تیرۂ و تار نگاہون سے ہر ایک کی غائب ہوا۔ ملازمان لقا سمجھ گئے کہ قدرت کو کوئی ساحر لے گیا اُنھون نے باتون مین دریافت کیا معلوم ہوا سرحد خورشید نگار مین لقا سے ملاقات ہوگی دامن صحرا کو مثل دامن مادر جانکر کوہ و دشت و بیابان کا راستہ لیا رات بھر یہی ہنگامہ رہا بوقت سحر ادھر سے صاحبقران ایک جانب سے اسد نوجوان آپس مین آکر ملے ایک سے ایک بغلگیر ہوا کوکب نقلی بھی ساتھ ساتھ ہین کسیکو اُس مقدمے کی خبر نہین ہے ملازمان کوکب سب بھی جانتے ہین کہ ہمارے شہنشاہ عالیجاہ چلے آتے ہین شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی و ملکۂ مہرخ و ملکۂ بہار و باغبان وغیرہ نہال بجال مثل گل خندان خوشی سے باغ باغ غم سے فراغ جب اس لڑائی مین کافر بھاگ گئے صاحبقران زمان نے لندھور سے بُلا کے فرمایا ای دارا سے ہند تمام اس ملک مین ساحر موجود ہین زبانی عیارون کی بھی ثابت ہوا کہ شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی و کوکب روشنضمیر و جملہ سرداران اسد سب ساحران نامی ہین پس بارگاہ سلیمانی کا استادہ ہونا موقوف رہے کہ اُس بارگاہ آسمان جاہ مین ساحر نہین آسکتا پس بارگاہ حشامی و بارگاہ

سلیمان بن طلحا و بارگاہ طہمورس دیوبند و بارگاہ افراسیابی ان سبکو لاکر فوراً استادکرو شاہزادۂ برابع وغیرہ نے یہ بارگاہین استادکرائین پانچ چھ بارگاہین کہ جو نامی وگرامی لشکر مین ہین ایک ایک کرکے استادکرائین نیا مہتمم اسکے لندھور و مالک وغیرہ بارگاہ سلیمانی مین ناموس کے داخل ہونیکا حکم ہوا محافے اُترنے لگے صاحبقران داخل بارگاہ حشامی ہوے منتظمان لشکر ظفر اثر سرداران نامور لشکرون کو اُترواتے رہے ہین جار پہر مین انتظام کامل ہوا اب عیاران نامی لشکر مین آوازین لگا گئے کہ آج شب کو سب صاحب اپنے اپنے مقام پر آرام فرمائین شیرو نمکی زخمدوزیان کیجائین بوقت سحر بارگاہ حشامی مین دربار عام ہوگا اشتہار جیبان ہوگئے سارے لشکر مین ڈھنڈھورے پٹے اسد نامدار نے بھی اپنے سرداروں کو زخمدوزی کا حکم دیا حضوری صاحبقران کا وعدہ لے لیا قضاے کار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار کہ کوکب روشنضمیر بنے ہوے ہین جمشید وغیرہ کو ساتھ لیکر بارگاہ طلسم نورافشان مین آئے سب کا علاج ہونے لگا ہزارہا ملازم بیہوش ہین ہرچند کہ اسد کو اپنے سرداروں کے زخمی ہونے کا بڑا قلق ہی خوف ہی کہ ایسا نہو شدت زخمداری سے ہلاک ہون ملازمان پرتاکید ہی کہ جملہ سردارون کا خیال رکھنا جس شی کی ضرورت ہو خزانہ شاہی سے ملے اُس شب کو یہی انتظام رہا خواجہ عمرو کو بڑا تردد ہی کہ دیکھیے صبح کو کیا ہو ایرج نامدار کہ انکے سب ساحر کوکب نے مار ڈالے لشکر بہت تباہ ہوا ایرج نوجوان کو تاب نہین ہوا جب لشکر بیٹھے یہ بھی صاحبقران کے ساتھ اپنے عیار طرار شاپور شیردل سے کہتے ہوے کہ ای یار وفادار نہین معلوم ملکہ بران پر کیا گذری مہران جادو کو میرے ہاتھ سے قتل کرایا آفتاب فلک سیر کو خود مارا کس جرأت سے لڑی پھر حال نہ معلوم ہوا کہ اُنپر کیا گذری شاپور نے عرض کی اپنے والد ماجد کے ساتھ صبح کو دربار مین تشریف لائینگی ایرج نے فرمایا ای مہتر والا گہر ہم کیا کہکر دلکو تسکین دین ہمارے دلکی تو بیقراری بڑھ گئی آنکھونکے نیچے اندھیرا آتا ہی خود بخود دل گھبرا آتا ہی اپنا تو اب یہ حال ہی اشعار

بے گل رویت نخواہم زندہ جان خویشتن
کردئی تا زلف مشکین پاسبان خویشتن
گر برآید جان وتن حسرت نمی آید برون
گر برون آرم ز دل راز نہان خویشتن

غیر گل بلبل نخواہد آشیان خویشتن
بردہ ام گوئی اجابت را بامید دعا
دادہ ام چون مغز جان رشتخوان خویشتن
ہمچو مخفی ہمچکس در عاشقی بازی نیافت

نیست باد صبح را در گلشن حسن تو راہ
ساختم تا نام تو ورد زبان خویشتن
اشک چون ریز ز چشم در کنار آرزو
باختہ اندر زد اول خانمان خویشتن

شاپور نے عرض کی ای شہریار ہزار ہا راتین ہجر کی آپ نے کاٹین ایک شب کی خفا اور باقی ہی بحول قوت الٰہی

جامع المتفرقین کل بچھڑے ہوؤنکو ملائیگا ہندسۂ رنج والم خانۂ نقش نامرادی سے مٹ جائیگا ایرج نے فرمایا ای
شاپور شیر دل وہ راتین جو گذرین قلب پر یہ سوز و گداز نہ تھا آج تو عجیب کیفیت ہی لاکھ لاکھ دلکو سمجھاتا ہون
نہین سمجھتا پھر کیا تدبیر کرون ذرا اتنا تو دریافت کرو کہ ملکہ بران شمشیر زن لینے والد نامدار کی ساتھ گئین
شاپور نے کہا حضور جملہ سردارون کو مین نے دیکھا آپ دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہی بمشکل شاپور
سمجھا کر ایرج کو بارگاہ مین لایا شیلم و فیلم وغیرہ بھی آگئے ایرج نوجوان اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھے اخبار نویس
نے پرچہ لاکر پیش کیا کہ بعد ختم لڑائی نہین معلوم یہ بلاے آسمانی کیسی تھی کہ جملہ ساحر حضور کے لشکر کے سیّار
گلشن جنان ہوے چاند کے ٹکڑے یکایک آنکھون سے نہان ہوے ایرج نامدار صیقل وغیرہ کے واسطے
بہت روے خیر خواہان دولت نے سمجھایا کہ حضور یہ سرداران نامی بڑے صاحب نصیب تھے اُس جنگ مین
آکر لڑے کہ سالہاسال اس جنگ کا ذکر رہیگا افراسیاب جادو مرتے مرتے ایسا لڑا کہ طبقے زمین کے
ہلا دیے یہ نہ ثابت ہوا کہ آپ کے ساحر کسکے ہاتھ سے مارے گئے ایرج نے فرمایا دریافت کرکے اپنے
سردارون کا بدلا لونگا شاپور وغیرہ نے زخم دوزی کی ایرج انتہا کے زخمی تھے سردارون
نے عرض کی اب حضور آرام فرمائین کئی شبانہ روز حضور کو جنگ کرتے گذرے ایرج نوجوان
نے فرمایا آرام تو ہمارے واسطے اکسیر ہو گیا چین و آرام کیا جو تقدیر دکھائیگی وہ دیکھینگے ہمارے
دلکو اطمینان نہین ہی رات بڑھتی جاتی ہی حسرت و یاس کی ترقی ہی ای یاران ہمدم کیا اپنا حال دل
کہون اگر سامنا ہوتا تو اپنے دل کی کیفیت اس طرح کہتا نظم -

رنگ گلشن مجھے حیرت ہی ہوا بو کیونکر
ایک ارمان ہی یہ بھی دل پُر ارمان کا
ہی دکھلاوے فلک اُڑتے ہین جگنو کیونکر
کشتہ چشم کی تربت پہ کبھی آجاؤ
رام ہو جاتے تھے مجنون سے یہ آہو کیونکر
ہم تو عشق اُنکا چھپائینگے مگر دیکھتے ہین
پوچھتے پھرتے ہین چھٹتی ہی کوئی خو کیونکر
عبث اب کشمکش دام رہا کرتی ہے

دیکھون ای درد بدلتا ہون مین پہلو کیونکر
نکلے ماتم مین مرے آپکا آنسو کیونکر
جستجو دل کی سکھاتی ہی کہ اُس سے یہ کہو
اسکے مشتاق ہین ہم جھکتے ہین ابرو کیونکر
ساتھ ہی اپنے تغیر تجھے ہو جاتا ہے
الفت غیر چھپتی ہی وہان بو کیونکر
حشر کرتا ہی تری نیند کا انداز نیا
اُڑنے دینگے مجھے ٹوٹے ہوے بازو کیونکر

جلوہ گر تھا ابھی محفل مین چھپا تو کیونکر
ضبط پر ہجر مین رہتا نہین قابو کیونکر
کیا اندھیرا ہی کہ آنکھونکو ہی حسرت شب ہجر
دیکھین عارض پہ بکھر جاتے ہین گیسو کیونکر
دل وحشی ہی محبت تری آنکھون نے نہ کی
غیر ہر چند کہے غیر ہین ہم تو کیونکر
عادت بوسہ نے کھلوائی ہی منھ کی ایسی
نیم خواب آنکھ جگا دیتی ہی جادو کیونکر
دل تو سینے مین تھا کچھ نہین معلوم جلال

لیگیا ڈھونڈھتے وہ ناوک دلجو کیونکر	یہ اشعار پڑھکر ایرج نوجوان محبت ملکہ بران شمشیرزن یاد کرکے خوب

روئے سب اسکے رازدار جمع ہین سمجھانے لگے آقا اب تو کوئی محل تردد نہین ہی خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے وہ بڑی کوشش کرینگے کوئی بات خلاف اُنکی رائے کے کرنا مناسب نہین ہی اب کل صبحکو دربار مین سب حالات کھلینگے سلطنت طلسم ہوشربا لاجین وبلقیس کو تجویز ہوگی شہنشاہ کوکب روشنضمیر بھی حقدار ہین ضرور صاحبقران زمان نصف طلسم ہوشربا شریک طلسم نور افشان کرینگے اور اسے شہریار اگر یہ امر جلدی قرار پایا کہ شادی حضور کے ساتھ ملکہ بران شمشیرزن کی ہوئی تو امیر خوشی اپنا تمام ممالک طلسم ہوشربا کوکب کو دیدینگے دربار ایرج مین یہ صلاحین ہورہی ہین خواجہ نے یہ رات بارگاہ کوکب مین بسر کی تڑپ تڑپ کے سحر کی ناگاہ شہنشاہ ماہ تابان مع فوج ثابت وسیارگان اقلیم فلک سے آمادہ سفر ہوکر داخل منزل مغرب ہوا شہنشاہ زرین پوش آفتاب عالمتاب بصد کروفر تحت فلک زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا فوج ضیا کی عملداری ہوئی ظلمت شب کافور ریاض سحر نے چہرۂ نورانی دکھایا یہان بارگاہ صاحبقران مین سب کی آمد ہی سبکو اس حال مین چھوڑیئے

دو کلمۂ داستان شوکت بیان بعد قتل افراسیاب دربار مین صاحبقران زمان کے بصورت کوکب تشریف لانا خواجہ عمرو کا اور صاحب قران سے حال نزاع کوکب بیان کرنا صاحبقران زمان کا کوکب کو تخت پر جگہ دیکر تقریب کرنا کہ ای برادر ایرج نامدار کو بہ فرزندی قبول کرو اور کوکب روشنضمیر کا برہم ہوکر طرف اپنے طلسم کے جانا شروع فساد کوکب و ایرج سے خلاف مزاج صاحبقران و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

کجائی تو ای ساقی سیمتن
گل باغ خوبی و رشک چمن
بیا ای مہ آسمان کمال
بیا ای خردمند فرخ خصال
بیا قوت روح من وجان من
چراغ شبستان و ایمان من
بیا سرو بستان عیش و سرور
شہ دلبران ماہوش رشک حور
نہال قدش سرو گلزار من
زرش جوہر نقد بازار من
بیا راحت روح و غمخوار من
بہ پہلوی من جای دلدار من
قمر ساقی مہروش لاجواب
بہ بزم محبت کند اجتناب
زبار فراقش کمان گشتہ ام
مشبک دلم شد ز تیر الم
منم قمری سرو گلزار یار
ز طوق گلویم شدہ افتخار
منم عندلیب گلستان حسن
توئی سرو نوخیز بستان حسن
کنم یاد ہر دم گل روی تو

پریشان کند باد گیسوے تو
قمر داستان جلالت بیان
منور کن بزم عشرت فزا
منم شہسوار کمیت قلم
منم خازن مخزن علم و فن
گہے ذکر معشوق عشوہ طراز
بگیرم ز عشاق صبر و شکیب
گہے جرأت ایرج نوجوان
کہ او زوجۂ کوکب باخرد
سمنبر سمن بو دل آرام من
نویسم بصد لطف اے سامعان
منم مست صہباے جام بیان
منم رستم زال جاہ و حشم
ہمہ قصہ ہاے جلالت نشان
گہے محفل سوز و گہ رنگ ساز
گہے ذکر کوکب بجوش و خروش
گہے حال بُرّان افسون نشان
بہ تصنیف و تحریر این داستان
بو و حلقۂ زلف او دام من
ہمین شاہد دلبر و دلربا
منم ساقی محفل داستان
منم گوہر بحر شعر و سخن
بآئین و ترتیب کردم بیان
نویسم یکے قصۂ دلفریب
گہے حال عیار قنطورہ پوش
گہے جنگ ناہید باشد و مد
قمر صرف شد خون دل بیگمان

چہرہ رہروان منازل سحر و ساحری و قطع کنندگان مراحل افسونگری اس راہ پُرہول کو یون طی کرتے ہین شعر مصنّف طراز ندۂ داستان لطیف ‹ رقم میکند این بیان لطیف ‹ واضح رائے ناظرین والا مقام ہو کہ اس داستان شوکت بیان کی تصنیف و تحریر مین بہت خون جگر کہایا مگر شکر ہی کہ انجام بخیر ہوا انتزاع کوکب از خواجۂ عمرو بہ تہذیب رتبہ شناسی و دیگر داستانہای رنگین ذکر خدائی خورشید روشن تن کہ بڑا ساحر زبردست ہی علم نیرنج و شعبدے مین اپنا رنگ جمایا خدا بنکر بیٹھا بڑے بڑے ساحر آکر اُسکو سجدہ کرتے ہین کیفیت بھی اُسکے دربار کی مفصل عرض کرونگا ایک نیا شعبدہ اُسنے یہ بنایا ہی کہ جن لوگون نے دعوی خدائی کیا اور ذلیل ہو کر ہاتھ سے صاحبقران کے مارے گئے اب وہ بشکل اصلی دربار مین اُس شعبدہ باز کے موجود ہین ہر مرتبہ کہتے ہین کہ ہمنے یارو دعوی بیجا کیا بعد مرنے کے ہمپر ظاہر ہو کہ خدائی خداوند خورشید روشن تن کی برحق ہی جس مذہب والا اُس دربار مین جاتا ہی تسخیر ہو کر اُسکو سجدہ کرنے مین فرق نہین کرتا کیا عجب ہی کہ لقانے بھی جا کر سجدہ کیا ہو کل حالات وقت پہ تحریر ہونگے عجب داستانہاے رنگین و مقامات فصاحت آئین تحریر ہوسے ہین کہ جنکے ملاحظے سے ناظرین مثل گل شگفتہ ہونگے اصل مراد یہ ہی کہ شب بھر لشکر ومنین تیاریان رہین معشوق خوبرو پر صدمہ گذرا ایرج نے وہ رات تڑپ تڑپ کر کاٹی بوقت سحر جملہ رفقا و عیار باوفا کو ساتھ لیکر ایرج نوجوان چلے ایک جانب سے بدیع الزمان و نور الدہر روانہ ہوے اسد نامدار پشت پر انکے سترہ سو

سردار وتاجدار مثل مہرخ و بہار و رعد و برق و برق لامع و معمار قدرت و باغبان قدرت وغیرہ
سب سردار ساتھ اسد کے چلے سرداران نامی کو بڑی خوشی ہی کہ اب سبکو عہدے ملینگے غنچہ آرزو کھلینگے
سب سے زیادہ ملکہ بہار مکدّر رہین ہرچند کہ لڑائی فتح ہوئی ملکہ حیرت کے واسطے بڑا تردد ہے اسد نامدار
سے عرض کی کہ حضور کو کنیز کا خیال رہے شوہر اُسکا مارا گیا شہنشاہ لاجین کے احکام کا خیال نفرمایئے گا
اُنکو سلطنت کا خیال تھا وہ ملی حیرت کے ساتھ کمد کرینگے ہمنے بھی ابتدا سے جانبازی کی ہمارے
بھی حقوق سرکار دولت مدار پر ہین اُسکا معاوضہ یہی ہی کہ گستاخی پر حیرت کی تصور نہ فرمایئے گا
اسد غازی نے جواب دیا ای ملکۂ بہار بخدا ہمکو خود خیال ہی افراسیاب کے قتل ہونیکا ملال ہی
ہمین یہ منظور تھا کہ افراسیاب ہماری اطاعت کرے ہم لاجین سے اُسکی صفائی کرادین وہی سابق
کے انتظام طلسم ہوشربا مین رہین اپنے غرور مین افراسیاب نے نمانا اپنی جان دی تم خود قید خانے
مین جاؤ حیرت کو سمجھاؤ رکھو جب صاحبقران زمان طلب کرین اُنکے سامنے اسلام سے انکار نکرنا
اگر نانا جان نے حکم دیدیا میری کیا مجال ہی کہ مین دخل دیسکون بہار نے دکھا راہ مین قید خانہ حیرت
کا ہی اسد کے ساتھ سے ٹھہر گئی قید خانے مین جاکر پہونچی دیکھا حیرت جادو ٹھکڑیان بیڑیان پہنے
بیٹھی ہی شوہر کیو اسطے رو رہی ہی ملکۂ بہار ہمشیرہ صاحبہ کہکر لپٹ گیئن ملکہ حیرت نے منھہ پھیر لیا کہا ہُوا
بہار جاؤ دشمن باغ باغ ہوتے تمکو غم سے فراغ ہوے ہمارے باغ پُر بہار مین خزان آئی تمھارے گلشن آرزو
مین بہار آئی جو کچھہ تمھارے خیال مین آئے وہ کرو ہمکو نہ سمجھاؤ جب چھوٹینگے اسد کو قتل کرینگے ورنہ ہم کو
قتل کرین ہرچند بہار نے ملکہ حیرت کو سمجھایا اُسنے جواب خلاف دیے بہار سمجھی ابھی شوہر کے مرنیکا
غم ہے دو چار روز کے بعد مزاج درست ہوگا یقین ہی مان جائیگی یہ سوچکر ملکہ بہار قید خانے سے چلی
آئین یہان وہ وقت ہی کہ بادشاہ جمجاہ سریر جہانبانی پر جلوہ فرما ہین صاحبقران زمان دنگل آصفی
پر جملہ سردار تاجدار عیار اپنے اپنے مقام پر بوجہ احسن آکر بیٹھے ہین امیر دمبدم فرماتے ہین کیون اے
جواہر بن عمرو ہمارا یار وفادار کہان ہی کیون میری آنکھون سے نہان ہی جواہر عرض کرتا ہی کیا گذارش
کرون جب اوّل حضور تشریف لائے اُسوقت والد نامدار مصروف جنگ تھے پرچۂ اخبار ہمکو بھی پہونچا
کہ اُسی وقت آفتاب فلک سیر کی زوجہ کی شکل بنکر سحر افراسیاب کو مٹایا لڑائیان ہونے
لگین پھر نہ معلوم ہوا کہان تشریف لیگئے یہ ذکر تھا کہ چوبدارون نے بڑھکر عرض کی کوکب روشنضمیر

در دولت پر آئے ہین چاہتے ہین باریاب ہون صاحبقران زمان نے تاجدارونکو حکم دیا کہ سب صاحب
جائین کوکب روشنضمیر کو استقبال کرکے ہماری بارگاہ مین لائین مالک و لندھور وغیرہ گئے
کوکب روشنضمیر کو استقبال کرکے اندر بارگاہ صاحبقران کے لائے کوکب نے آکر سلام کیا
پایہ تخت کو بوسہ دینے کے حیلے سے کان مین صاحبقران کے کہا ای شہریار مین نے کوکب کو عیاری
سے پکڑ لیا وہ میری زنبیل مین ہے اب اُسکو نکالکر تخت پر بٹھاتا ہون آپ بڑے لطف سے پیش آیئے گا
عمرو نے یہ راز بھی امیر باتوقیر سے کہدیا کہ ایرج نوجوان مدت سے ملکہ بران شمشیر زن پر
مائل ہے کوکب پر حال عشق کھل گیا اپنی دختر پر اُسنے کچھ سحر کیا کہتا تو یہی ہے کہ قتل کرڈالا آپ کے
پوتے صاحب کا حال ابتر ہے ایسا نہو سر دربار کچھ کلام ہو اسکا خیال رکھیے گا امیر باتوقیر کو یہ حال سُنکر
سناٹا آگیا خواجہ سے کہا کہ کوکب نے بڑے بڑے کارہاے نمایان کیے بڑے افسوس کی بات ہے اگر وہ نہ
قبول کریگا مین کلام سخت نکرونگا اپنے بیٹے بیٹی کے مقدمے مین ہر ایک کے ماں باپ کو اختیار ہے
یہ کہکر صاحبقران خاموش ہو رہے عمرو کو بڑا تردد ہے کہ دیکھیے اس مقدمے مین کیا ہوتا ہے جب
سب دربار جمع ہو چکا جملہ تاجداران جلیل و سرداران بیعدیل پانچہزار پانچ سو بچپن سردار
صاحبقران کے آج دربار ائش لطف سے آراستہ ہوا اگر جمشید جم ہوتا شمع انجمن محفل کا پروانہ بنتا
ایک جانب اسد نامدار انکے سترہ سو سرداران عالیوقار سب جلسہ آراستہ ہو چکا خواجہ عمرو نے
تخت یاقوتی برایے کوکب آراستہ کیا اہالیان طلسم نور افشان و اہالیان طلسم ہوشربا یہی جانتے ہین
کہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر انتظام کر رہے ہین خواجہ عمرو نے تخت بچھاکر تمام سامان سحر سپر شمشیر تخت پر
آراستہ کردیا کوکب کو کوئی مجبوری نرہے اب زنبیل سے کوکب کو نکالا تاج پہناکر ہوشیار کیا
کوکب نے بیدار ہوکر دہ دربار دُربار دیکھا ہوش حواس اُڑ گئے خاموش ہوکر سر جھکالیا عمرو نے آگے
بڑھکر عرض کی ای برادر بجان برابر میری خطا معاف کرنا تلوار اُٹھاکر ہاتھ مین کوکب کے دی کہا ای برادر
اُسوقت یہی مناسب تھا کہ تم کو سامنے سے ہٹالیا کوکب اور زیادہ برہم ہوا کچھ جواب ندیا
فرزندان صاحبقران اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہین ایرج نوجوان کے پہلو مین انکے والد نامدار
قاسم نوجوان ایک جانب شاہزادہ جہانگیر بن صاحبقران کہ جنسے طلسم نور افشان مین جاکر
بڑی بڑی قیامتین برپا کین حقیر کے نزدیک تو یہ مناسب ہے کہ شاہزادہ جہانگیر جب صاحبقران

زبان سے زیر ہوا اور ثابت ہوگیا کہ یہ ماہ اوج صاحبقرانی ہی اور صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین لیکر آئے ارشاد فرمایا ای فرزند دلبند ہماری بارگاہ مین صف دست راست وصف دست چپ قرار دیا ہی داہنی جانب دارای ہند لندھور بن سعدان بھائیون مین تمھارے شہزادہ بدیع الزمان اسی جانب بیٹھتے ہین صف دست چپ مین مالک اژدر صاحب نیزہ دوسر غلام نبی وچاکر حیدر بھائی تمھارے رستم سلیتن علمشاہ نوجوان بھتیجے تمھارے قاسم عالیشان وشاہزادہ ایرج نوجوان وغیرہ اس جانب جلوہ فرما ہین جو مقام پسند خاطر ہو اُس طرف بیٹھو شاہزادہ جہانگیر نے بخوشی دست چپ مین بیٹھنا قبول کیا بڑی دھوم سے یہ طلسم نور افشان مین لڑ چکے ہین گل حیات کوکب ولوح طلسم نور افشان وغیرہ سب حاصل کر چکے تھے اکثر مرحلے بھی شکست ہوے مراد اس بیان سے یہ ہی کہ شاہزادہ ایرج کے طرفدار ہین یہ کیفیت جو سُنی ہی کہ کوکب کو عشق ملکہ بران وشہزادہ ایرج کا ناگوار ہوا برائے خوشنودی ایرج نوجوان قاسم وعلمشاہ نوجوان دنگل ہائے زرّین پر بیٹھے جھوم رہے ہین کہ اگر کوکب انکار کرے تو اُسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھین شہزادہ جہانگیر والاتدبیر کا قول ہی زدہ رامی توان زدمین وہی جہانگیر ہون کہ جسکے ہاتھ سے میان کوکب بھاگے بھاگے پھرتے تھے کوکب نے بڑی بڑی کوشش کی ہمارے پیر ومرشد خواجۂ عمرو بن امیہ نامدار نے بڑی جانبازی کی اتنی بڑی عیاری شہر انجم حصار مین جاکر کی کہ جواب اُسکا عہد بشر سے ممکن نہین قدرت پروردگار کہ جب خواجہ نے مجکو اور چابک کو خواجہ سپید موے ظلماتی بنکر گرفتار کیا کوکب نے طرف قیصریہ کے روانہ کردیا مین نے راہ مین رہائی پائی اصل مین راستہ طلسم نور افشان کا وہی تھا لوح بھی جاکر لی گل حباب کوکب بھی حاصل کرلیا بڑے بڑے معرکے پڑے کس کس مقام پر نہین لڑے قبلہ وکعبہ نے جاکر جان بچالی لوح طلسم نور افشان وغیرہ خود حوالے کردی ابکی مرتبہ اس سے زیادہ خرابی ہوگی دیکھین کیا جواب دیتے ہین بہتری اُنکی اسی مین ہی کہ فرزند دلبند ہمارے ایرج نوجوان کو فرزندی مین بدل وجان قبول کرین ورنہ بہت پچھتائینگے قاسم نوجوان قبضۂ پلارک افراسیابی پر ہاتھ رکھے ہوے فرماتے ہین کہ اگر کوکب شادی نہ کرینگے بہت پچھتائینگے ملک ومال پر ناز نہ کرین علمشاہ نوجوان کو بھی پوتے کا خیال ہی مگر بسبب رعب وداب صاحبقرانی سب جوانان دست چپ خاموش ہین ورنہ ان سبکو محبت ایرج کے جوش ہین جب دربار گل معمور ہوچکا کوکب روشنضمیر تخت یاقوتی پر جلوہ فرما ہین خواجۂ عمرو نے تمام کیفیت

ظاہر کردی کوکب بدمزاج قبضے پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھا ہی صاحبقران زمان نے بآواز بلند فرمایا اے شہنشاہ لاچین و ای ملکہ بلقیس ثانی آپ لوگ مستحق سلطنت طلسم ہوشربا ہین لیکن مقدمہ ملکہ حیرت مین ہمکو بھی حیرت ہی جیسا آپ لوگ فرمائین اُس طرح کاربند ہون نام حیرت سُنکر ملکہ بہار اسقدر روئین کہ دامن و گریبان تر ہوگیا رومال سے ہاتھ باندھکر سامنے بادشاہ جمجاہ کے کھڑی ہوئین عرض کی مقدمے مین اُس کنیز گنہگار کے جس طرح عرض کرون قبول فرمایا جاوے اصل کیفیت یہ ہی کہ افراسیاب جادو بڑے ناز و نعم سے شادی کرکے لایا کُل طلسم ہوشربا کا حاکم کردیا انتظام و غیر انتظام کا اُنھین کو اختیار رہا کبھی صورت رنج و ملال نہین دیکھی اٹھارہ سو ملک کے شاہ و شہریار زادیان آکر حاضر خدمت ہوتی تھین اُن سب پر حکومت دولت و لیاقت شوہر کا جاہ و پیار جو چاہا کیا کوئی پوچھنے والا نہین یکایک رنج و الم کا آسمان اُسپر پھٹ پڑا املاک قبضے سے نکل گئے شوہر قتل ہوا اب آج کل اُسکی بات کا کیا اعتبار ہے شہریار انصاف کرین آئندہ انچہ رائے مولی از ہمہ اولی مین بھی خیرخواہ دولت ہون جو شرف مجکو حاصل ہی سب صاحب بخوبی آگاہ ہین عرض کرنے کی ضرورت نہین جو مناسب ہو اُس بدبخت کے بارے مین تجویز کیا جائے اصل تو یہی ہے کہ لائق سوختنی گردن زدنی رات بھر سمجھاتے گذرا محبت سامری و جمشید اُسکے دل سے نہین نکلتی ہی جواب دیتی ہی کہ مجکو صاحبقران قتل کرین کسی طرح مجکو زندگی منظور نہین ہی ہمارا کسی طرح قصور نہین ہی بادشاہ جم جاہ نے مُسکرا کر فرمایا ای ملکہ بہار تمھارے جملہ عرض معروض قبول ہی ملکہ بہار نے عرض کی حضور انصاف شرط ہی شوہر اُسکا ہمہ دان ہمہ گیر سر میدان مارا گیا سلطنت پر زوال آیا یکایک وہ کیونکر اطاعت قبول کرے گی ابھی دس پانچ دن تامل فرمایا جاے ضرور غاشیۂ حکم کو دوش ہوش پر رکھکر مثل کنیزان حلقہ بگوش حاضر خدمت فیضدرجت ہوگی آج حاضری اُسکی دربار مین موقوف رہے بادشاہ نے کہنا ملکۂ بہار گلعذار کا قبول کیا ملکہ حیرت جادو کو نہ بُلوایا طرف صاحبقران زمان کے بادشاہ جم جاہ متوجہ ہوے عرض کی جس طرح خواجہ عمرو نے فرمایا ہی جو مناسب وقت ہو اُسکی تدبیر فرمائیے صاحبقران زمان نے ایک آہ کی ایرج نوجوان کا ہاتھ تھام کے سامنے کوکب روشنضمیر کے لائے کہا ای برادر بجان برابر کوکب نامور تمھارے بار احسان سے ہم سر نہین اُٹھا سکتے تمنے محبت اسد و خواجہ عمرو مین اپنے ممالک تباہ کرے ہر مقام پر لڑے سینہ سپر گیے

بڑے بڑے معرکے پڑے شکر ہی پروردگار کا کہ افراسیاب جادو واصل جہنم ہوا ہم چاہتے ہین کہ ہمارے نور نظر
پارہ جگر کو بہ فرزندی قبول کرد کوکب یہ سنکر نہایت درہم و برہم ہوا بخوف امیر باتوقیر کچھ جواب نہ دے سکا
سر جھکا کر یہ جواب دیا کہ ای شہریار یہ مقدمات شادی و غمی ہین عزیز و اقارب کی صلاح شریک ہوتی ہے
بزرگون سے پرسش واجب و لازم ہی اب تو مین رخصت ہوتا ہون بذریعۂ تحریر جواب حاضر ہوگا کوکب کو
یہی منظور ہے کہ اس دربار سے بحیلہ نکل جاؤن اگر امیر مجکو روکین تو ابھی تلوار کھینچون اسوقت خاص
مین صاحبقران صاحب اسم اعظم و شہنشاہ لاچین وغیرہ ساحران زبردست دربار دُربار مین موجود ہین
فساد عظیم ہوگا خیال انجام بھی ضرور ہی ربط و ضبط منظور ہے شاید مین اپنے مطلب باطن کو ظاہر کرون
کسی وجہ سے گرفتار ہو جاؤن ساربان زادہ بھی موجود ہی بعد یہان سے نکل جانے کے جو مزاج مین آئیگا
وہ کرینگے یہ تو بخوبی دل مین ہی کہ خون مسلمانان سے ہاتھ بھرینگے میری دشمنی مثل افراسیاب
نہین ہی جس امر کا خیال کرونگا فوراً وہی انتظام ہوگا ان لوگون کے مٹانے مین نام ہوگا ایسی ایسی
باتین دل سے کرکے کوکب اپنے مقام سے اُٹھا صاحبقران و اسد نامدار سے بخلق و مروت رخصت
ہوا بارگاہ صاحبقران سے نکلکر پشت مرکب پر سوار ہوا کل لشکر کو اپنے ساتھ لیا جب لشکر صاحبقران
سے کوکب نکل آیا تب ایک مقام پر اُتر پڑا ساتھ والون سے کہا صاحبو تمنے دیکھا انجام فتح
طلسم ہوشربا اچھا نہ ہوا آج سر دربار صاحبقران نے ہم سے یہ سوال کیا کہ ایرج کو بہ فرزندی
قبول کرو مین نے وہان جواب دینا مناسب نہ جانا یہ کیفیت تمام نکل آیا اب سب سے لڑونگا معاوضہ
خون افراسیاب لونگا یہ بھی بات کہنے کو رہجائیگی کہ کوکب نے اپنے کلیجے پر چھری پھیری بیٹی
کی شادی فرزند صاحبقران سے قبول نہ کی اصل تو یہ ہی کہ عمرو کو عمرو بنایا اس مرتبۂ اعلیٰ پر
پہونچایا جہان کہین پکڑا گیا ہم پر لے رہائی پہونچی بڑے بڑے اس پاجی پر احسان کیے اگر کوئی کہے
کہ اُسنے عشاق سبزہ رنگ کو مارا ابران بدنصیب کو جلایا اُسمین میری بھی مدد شریک تھی
جو بڑی چیز ہے اوراق جمشیدی مین نے بنا کر دیئے تھے ورنہ کبھی عشاق دھوکا نہ کھاتا ساربان
زادے کو ملک عدم مین پہونچاتا بس عشاق کے بھی قاتل ہین ٹھہرے اُسکی کیا فکر ایسے نالائق کا
کیا ذکر اب سب حال عیاری و مکاری کھل جائیگا یہ باتین جو کوکب نے کین سردارون نے کوکب
کو غصے مین پایا سوا اسے بجا و درست کے کوئی کچھ نہ کہہ سکا بلکہ بخوشامد یہ کہا کہ جو حضور نے تجویز کیا ہے

وہی مناسب و انسب ہی بیشک سار بان زیادہ بڑا بے ادب ہی لڑائی مین حضور کو پکڑ لیا ہلو گو نکو نہ ثابت ہوا ورنہ مزا چکھاتے سرکاٹ کر لاتے آخر کو کب نے ایک خط صاحبقران زمان کو لکھا مضمون یہ تھا کہ اسے شہریار مین نے سراسر خلاف کیا لنپے ہم مذہب کو قتل کرایا اپنی بیٹی کو آتش قہر و غضب سے پھونک دیا اسمین کسیکو کیا دخل ہی اب مجھ سے ایسا سوال نہ کیجیے گا مجھے اپنے ملک و مال کا اختیار ہے اگر میرے طلسم کے جانب کوئی صاحب رُخ کرینگے تو بہت پچھتائینگے بہت سے فقرات اس طرح کے کوکب نے لکھکر ایک ساحر کو نامہ دیا کہ یہ ہاتھ مین صاحبقران کے دینا صاحبقران نہایت عادل و منصف ہین جواب باصواب دینگے اگر ارادہ لشکر کشی کرین مین سب طرح حاضر ہون مجھے افراسیاب نہ جانین ایک دن مین قیامتین برپا کرونگا عمرو کی کیا لیاقت طلسم ہوشربا مین ہم سنے بنائی میرے ملک کی جانب جو صاحب آنے کا قصد کرینگے سرکاٹ کے خدمت مین روانہ کرونگا مقام افسوس ہی ہمارے ساتھ آپ لوگون نے کوئی احسان نہ کیا مین ہمیشہ سے کہتا تھا مجھے ہوس طلسم ہوشربا نہین ہے میرا طلسم نور افشان کیا کم تھا اب بھی ہفت اقلیم مین میری سلطنت کا جواب دینے والا نہین ہی اگر لشکر کشی کرونگا زمین تھرائے صدائے نعرہ ما بدولت سے رستم کا کلیجہ پھٹ جاے سامنے میرے زال پیر زال سام کو سر سام زیمان حیران و پریشان سُہراب بیقرار و بیتاب اگر نیرنگ سحر دکھاؤن طبقات زمین کو آسمان پر پہونچاؤن اگر علم ستارہ شناسی پر آؤن دوازدہ بروج ہفت کواکب کا حال بتاؤن بس مجھسے مقابلہ کا قصد نہ کیجیے گا ایسے ایسے مہملات فقرات بہت طولانی نامہ لکھا ایک ساحر کو دیا وہ ساحر نامہ لیکر لشکر صاحبقران مین آیا ذکر دربار تحریر کرنا واجب و لازم ہی شہزادہ ایرج نوجوان کے کلیجے پر چھُریان پھر رہی ہین جسوقت سے کوکب روشنضمیر دربار سے نکلگیا ایرج و قاسم بل کر رہے ہین ایرج نوجوان نے اپنے سردارون سے پلٹ کے کہا دادا جان کے خیال سے ہم کچھ نہ کہہ سکے ورنہ اس مغرور کو جانے نہ دیتے نہین معلوم ملکہ عالم کے ساتھ کسطرح پیش آیا قاسم مُنھ پھیر کر فرما رہے ہین اگر حقیقت مین کوکب نے شادی کرنے مین عذر کیا طلسم نور افشان کو درہم و برہم کردینگے شہزادہ جہانگیر نے جواب دیا اے نور نظر نہ گھبراؤ مین وہی جہانگیر ہون کہ افراسیاب کی مدد کو گیا تھا گل حیات کوکب و لوح طلسم نور افشان حاصل کیا کوکب بھاگتا پھرتا تھا ذرا بھی سرکشی کریگا پھر جا کر لوح طلسمی لے لونگا قبلہ و کعبہ کے خیال سے لوح طلسمی واپس دی اب بدون فتح

واپس نہ ہوگا ایرج نوجوان بھی جھوم رہا ہے قبضۂ شمشیر چوم رہا ہے کہ مردے سے بڑھ کر عرض کی نامہ دار فرستادۂ
کوکب دردولت پر حاضر ہے خواجہ عمرو بھی اپنے مقام پر خاموش بیٹھے ہین بڑا تردد یہ ہے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے
صاحبقران نے نامہ دار کو طلب کیا اُسنے آکر نامہ دست حق پرست مین صاحبقران زمان کے دیا
سیف ذوالیدین کو حکم ہوا اُنھون نے باآواز بلند نامے کو پڑھا صاحبقران نے سن سنکر سر ہلایا
ارشاد فرمایا صاحبو یہ بڑے غضب کی بات ہے وہ اپنی بیٹی کی شادی نہین کرتا جبر بھی اُسنے اپنے اوپر اختیار
کیا اپنے کلیجے پر چھری پھیری اپنی بیٹی کو قتل کیا خواہ قید رکھا ہو کسیکو کیا دخل ہے ہمارے لشکر سے جو
کوئی صاحب طرف کوکب کے جانیکا قصد کرینگے ہمین بہت شاق ہوگا ہم کسی طرح کوکب سے مقابلہ
کرنے پر راضی نہین ہین حقیقت مین وہ ہمارا محسن ہے آسپر احسان کیا وہ بارِ احسان سب صاحبون پر
پہونچا حقیقت مین وہ اگر شریک نہوتا فتحی طلسم ہوش ربا دشوار تھی مین نے اخبار مین مفصل دیکھا
کہ خواجہ عمرو بلاوجہ اُسکے ملک مین گئے اُسنے اِنکے ناز اُٹھائے وزیرون وشاہونکو برائے استقبال
بھیجا باغ مروارید مین بڑے دھوم سے دعوت کی بڑے بڑے ایلچی افراسیاب نے بھیجے مراد یہ
تھی کہ عمرو کو ہمین حوالے کرو اُسنے سبکو جواب صاف دیئے کہ وہ میرا مہمان عزیز ہے ایسا مہمل سوال
کرنے والا بدتمیز ہے غرضکہ ہر طرح جواب ہائے سخت دیئے مددین ہمراہ کین اپنے سردار افراسیاب
سے لڑوائے اکثر اہالیان فوج اُسکے قتل بھی ہوئے ہمراہی سے منھ نہین موڑا یہ کہکے طرف خواجہ کے
متوجہ ہوئے کہا کیون خواجہ تمنے مضمون نامۂ کوکب سُنا عمرو نے سر جھکا لیا کہا اے شہریار کیا عرض کرون
ہر گھڑی آسمان نیرنگ کجباز شعبدہ ساز نئے رنگ سے سنگ تفرقہ پھینکتا ہے مین بھی کسیطرح نہین
چاہتا ہے کہ کوکب سے فساد ہو مگر دوچار الفاظ اُسنے ایسے لکھے ہین کہ جسکی وجہ سے دل چاہتا ہے
کہ اُنکی تنبیہ وتہدید بوجہ احسن ہوجائے جیسا کہ حضور موفور السرور نے اوّل ہی مین ارشاد فرمایا بخدا
برحق ہے وہ میرا طالب یہ حقیر اُسکا عاشق ہے اِس اعزاز واکرام سے اُسنے مجکو طلسم نور افشان
مین بلایا جو ناز کیا بسر وچشم اُٹھایا مین بھی ہر مقدمے مین جان اپنی مٹاتا رہا جب عشاق سبزہ رنگ
نے ملکہ بران شمشیر زن کو کشتۂ سحر کیا اوّل حضور کو معلوم ہوگا کہ برائے معمار قدرت اسی
پیروی مین گھس پڑا وزیر کو ملک جہاندار شاہ کے مار اُسکی نانی نے مجکو پکڑ لیا مین قید ہوکر
برسر کوہ عقیق گلنار سلیمانی سامنے لقا کے پہونچا خدا نے رہا کرایا پھر ہوشربا مین آکر بعید کردفر

جنگل ملکہ حیرت ساحرہ گنبد سحر عشاق کو جاکر دھوکا دیا بعنایت پروردگار اس ایسے گرگ باراں دیدہ
کو مار شہنشاہ کوکب کا ہمیشہ یہ قول تھا کہ خواجہ جو تم نے کام کیا عہد بشر سے نہو سکتا آج ایسا مغرور رہوا
کہ مذہب پر بھی طعن کرتا ہی صاف صاف لکھا ہی کہ مذہب لات و منات ناپسند تھا اب خلاف
تہذیب ہونے سے مذہب اہل اسلام بھی ناپسند ہوا جب صاحبان مذہب اچھے نہین ہین تو مذہب
بھی غلاظت ہوا صاحبقران نے فرمایا یہ بھی غصہ بیکار ہی مثل مشہور ہے موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود
ہدایت کرنا ہمارا کام ہی سخن ناشنوا کا بد انجام ہی ہم کسی مقدمے مین کوکب کے دخل ندینگے خوب
ہمپر ظاہر ہوا کہ وہ مرد بیحیا ہی صاحب غیرت ہی ایسے کلمات فرماکر صاحبقران نے حکم دیا کہ دریافت
کرو زمرد شاہ باختری کہان گیا ہین اُسکی تلاش ہی جو اُسکو دامن پناہ دیگا ہم وہان ضرور
جائینگے عمرو نے عرض کی ہرکارے گئے ہوے ہین جہان لقا کا نشان پائینگے مفصل خبر لیکر آئینگے
ہمیشہ سے یہی دستور ہی کہ شاگرد میرے نامیان و تومیان وغیرہ لشکر لقا کے ہمراہ رہتے ہین جب
لقا بھاگ کر جاتا ہی جو شاہ و شہریار یا پہلوان نامدار یا ساحر غدار اُس بھگوڑے کو دامن پناہ دیتا ہے
یہ لوگ خبرین مفصل دریافت کرکے حاضر خدمت ہوتے ہین مگر ایکی مرتبہ نیا معاملہ ہوا کہ پنجہ ہاے سحر
اُس بے مہر کو اُٹھا کر لے گئے وہ جواسیسان تیزرو بہ جستجوے تمام خبرین مفصل دریافت کرکے
آئینگے جسنے دامن پناہ دیا ہوگا اُسکا نام و نشان بھی دریافت کرکے لائینگے لیکن احتیاطاً اور بھی
تدبیر کیجاتی ہی یہ کہکر عمرو نے اُسی وقت ہرکارون کو حکم دیا جلد دریافت کرو کہ لقا کس ملک مین
گیا اور کسنے دامن پناہ دیا ہرکارے چلے ایرج نوجوان کو بسبب غصے کے نہین سوجھتا سردارون
سے کہہ رہا ہی کہ داداجان نے کیا خوب فرمایا ہماری معشوق کو اُسنے قتل کیا یا قید کر لیا ہم دخل ندین
قیامتین برپا کرینگے چپکے چپکے یہی فرمارہے ہین کہ زور صاحبقرانی دکھاتے ہین داداجان بلا وجہ
آپ سے باہر ہوے جاتے ہین ابھی ہاتھ مروڑ کے تلوار چھین لون بزرگی خوردی رکھی رہجاے مگر
جہنم سے ڈرتے ہین میرے مقابلہ کا مزا ابتک زبان پر ہوگا نشان ضرب دست گرز ابتک موجود ہے
اشقر کے دو دانت ٹوٹے خون کے دریا بہے پھر آخر مین یہی خیال آیا کہ صاحب قران صاحب اسم اعظم
محترم و محتشم ہین اپنے کو زیر کرادیا ابھی جواب صاف دون تو کیفیت معلوم ہو خیر شکر خدا کہ خیال
تہذیب ہی عمرو ایسا ادیب ہی دل پر ہجوم غم و ملال جہنم کا خیال دل تھراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی ایرج نے

جو یہ چپکے سے کہا مالک نے ہاتھ باندھے کہا اے شہریار برائے خدا خاموش رہیے سردربار کچھ نہ کہیے جو آپکے ذہن مین ہی بسم اللہ وہ کیجیے گا اسوقت کچھ نہ فرمائیے ایرج بیٹھا ہوا بل کررہا ہی جنبش ابروخیال معشوق دُر خوشخو آنکھون مین آنسو کبھی درد پہلو مالک کے سمجھانے سے خاموش دل مین محبت بران کا جوش اب دربار مین جی نہین لگتا دل چاہتا ہے اسیوقت فساد برپا کرون لڑتا بھڑتا تا بہ طلسم نور افشان جاؤن کوکب صاحب بیداد کو سزا دون یا اپنا گلا کاٹ کے مرجاؤن دن بھر ایرج نے بہ مشکل بسر کی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے غصے مین خاصہ بھی نوش نہ کیا حقیقت مین جوان آتشخو شعلہ مزاج شام کو اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا سب سردار جمع ہین شاپور شیر دل نے دست بستہ عرض کی مین حضور کو بہت پریشان پاتا ہون آئینۂ رخسار پر گرد ملال ہی آخر حضور کو کیا خیال ہی ایرج کی آنکھون سے اشک حسرت جاری ہوے فرمایا ای شاپور مصرع وا اے برما و گرفتاری ما پندرہ سال اس خیال مین بسر کیے کہ طلسم ہوشربا فتح ہو پردۂ دوئی درمیان سے اُٹھے اب فلک نے یہ سامان دکھایا کہ وہ ظالم جلاد صاحب بیداد کہتا ہے کہ اُس ماہ اوج آسمان حسن و جمال کو قتل کیا ہم اُسے زندہ چھوڑین گے اسی وقت سامان لشکر کشی ہو جسکو دادا جان کا خوف ہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے بنا تو یہ حال ہے اشعار ؎

درد بی درمان خود را چارہ سازی میکنیم
در حریم کعبہ باشد تا نماز من درست
مثل طفلان بر سر رہ خاکبازی میکنیم

صید دام محنت سیارہ باغ و گلشنم
جامۂ خود را بخون دل نمازی میکنیم
منجرم داغ فراق و سفیر و شمع نقد جان

در وفا چون شمع ما ہم جانگدازی میکنیم
باوجود بے پری ہا شاہبازی میکنیم
میکنیم ویران بدست خود بنائے عمر خود
مختفیا وقت سفر شد کارسازی میکنیم

ایرج نے بیقرار ہوکر جو یہ اشعار پڑھے تمام سرداران نامی تلوارین ٹیک کر اُٹھے عرض کی حضور ہمین صاحبقران سے کیا کام ہی ہم تو حضور کے خدمتگذار ہین جس مقام پر حکم ہو سر کاٹ کر سامنے پیش کرین ایرج نے سر جھکا لیا شاپور بھی قنطورہ ہاے زربفتی سے آراستہ ہوکر سامنے آیا عرض کی بسم اللہ حضور سوار ہون ایرج اُس شب تیرہ و تار مین مع بارہ ہزار سوار چار سو سردار بصد جاہ و وقار تلاش محبوب مین چل نکلے ذکر اُنکا وقت پر تحریر ہوگا جہاندار شاہ کا بیٹا کہ حاکم بیابان گلریز ہی اسنے جو خبر پائی کہ صاحبقران زمان میرے ملک سے قریب آکر فروکش ہوے ہین اسی وقت کشتیان نذر کی لیکر حاضر خدمت فیضدرجت ہوا صاحبقران نے مشتاق جادو کی بڑی خاطر کی یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین رہے

کہ آپ اسد نامدار نے لوح طلسمی خزانے مین داخل کر دی لاجین و ملتبیس کو برائے انتظام ہوشربا مین
چھوڑا اگرچہ سب سردار مقدمۃ کوکب گوش بر آواز ہین کہ دیکھین انجام کار کیا ہو فساد عظیم کوکب سے
ہوگا انہین سب سے زیادہ بہار کو انتشار ہے مہرخ وغیرہ بھی امیر کے ساتھ ہین مشتاق فرزند جہاندار
صاحبقران کو بیابان گلریز مین لایا بڑی دھوم سے دعوت کی صاحبقران نے لقا کا حال پوچھا
بڑے بڑے بزرگ واقفکاران اقلیم جو حاضر تھے اُنھون نے عرض کی ای شہریار ایک بہیا موسوم بہ
خورشید روشن تن کہ اُسکے عجائب وغرائب کے اِس اقلیم مین شہرت ہین بیاستے تا بہ خورشید نگار بعد
غلیم ہوا اہالیان دربند اُسکی جانب سے راہ مین حکومت کرتے ہین آجتک کوئی اُس اقلیم مین نہین گیا اُسطرف
کا قصد حضور نکرین دربند اول مرجانیہ جہانکا مرجان حاکم ہے پہلے وہی دربند کمکا فتح و شکست خدا جانے امیر
نے فرمایا ای فرزند جہان لقا جائیگا مین اُسکے پیچھے جاؤنگا عہد کر چکا ہون مشتاق نے عرض کی کہ اے
شہریار قصور ہائے معقول جو ہمارے شہر مین تعمیر ہین اُنکو ملاحظہ فرمایئے صاحبقران بخاطر اس جوان
کے سیر و شکار مین مصروف ہین کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا مگر کوکب بقہر و غضب آگے داخل قصر
جمشیدی ہوا دربار مین بیٹھکر یہ غلغلہ کہا کہ ہمارے سردار سپاہی عزیز و اسب آگاہ ہو جائین کہ جس کسی کا میل
مسلمانون سے ثابت ہوگا گھر بار اُسکا ضبط کیا جائیگا اِس غصے مین یہ کلمات کوکب نے کہے کہ مجلس و اختر
وغیرہ بھاگ کر جا بجا چھپین بدعت کوکب ہر ایک کو ناگوار ہے ایک مقدمہ اور ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ
جب کوکب لشکر اسلام سے چلا آیا قصر جمشیدی مین آکر ہرکارے روانہ کیے طائران سحر کو حکم دیا کہ دربار
مین صاحبقران کے جو ذکر ہو لفظاً لفظاً بیان کرو کوئی امر مجھ سے پوشیدہ نرہے اوّل طائر سحر نے آکر
کہا ای شہنشاہ صاحبقران نے تو انصاف خدایا تمھارے آتے ہی امیر نے حکم دیدیا کہ جو کوئی قصد طلسم
نور فشان کریگا قتل ہو جائیگا مین دخل نہ دونگا انتہا کی لڑائی پڑ رہی جب کوکب نے یہ خبر سُنی صاحبقران
کی بڑی تعریف کی دوبارہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ سرداران دست چپ بہت بگڑے ہوئے ہین فساد
برپا کرینگے کوکب نے کہا مین اُنکی حقیقت نہین سمجھتا یہ ذکر تھا کہ پھر ہرکارے حاضر ہوے عرض کی کہ
ای شہنشاہ ایسچ نوجوان آپکے طلسم پر بارادۂ جنگ و جدل آتا ہی تا بہ بیابان لالہ زار پہونچ چکا ہے
یہ سُنتے ہی کوکب نے نشے مین شراب کے آواز دی مخمور چہار سر کو بلاؤ سب نے دیکھا ایک جوان ایکسر
انسان کا ایک سر کرگدن ایک سر شیر ایک سر طاؤس اژدر آتش فشان پر سوار تازیانہ مارا آتشین کا

ہاتھ مین پشت پر چالیس ہزار اژدر سوار اس گروہ فرستہ آگر سامنے کوکب کے پہونچا کوکب نے کہا ای مخمور بیابان لالہ زار مین نبیرۂ صاحبقران آچکا ہے جلد اپنے کو وہان پہونچا ؤ اژدرون سے اُنکے ساتھ والون کو کھلوا لو خبردار کوئی زندہ باقی نرہے یہ سُنتے ہی مخمور چہار سر بعد گروہ فرست بیابان لالہ زار پہونچا مگر یہ حریق آتش اشتیاق و غریق لجۂ فراق اسیر طرۂ گیسو و فریج خنجر ابرو مبتلای زندان مصیبت آوارۂ دشت موت مجنون نجد خارستان بے کسی فراق محبوب مین بیقرار قصد ہی کہ طلسم نورافشان پر جا پڑون بڑی خرابی یہ ہی کہ کوئی مونس و ہمدم ہمراہ نہین رسم و راہ سے بیلنگے آگاہ نہین سیدھا دہنہ کون بتاے گریان و نالان رہ نوردی کرتے ہوے ٹھنڈی سانسین بھرتے ہوے ایک صحرا سبزہ زار مین گذر ہوا بہار صحرا دیکھ کر دل بھر آیا قلب تھرایا یہ اشعار رنج و مصیبت بیقرار ہو کر پڑھے

نظم

وہ گل ہی جیب مین آئی ہو جس سے بو تیری
کمال مجھسے ہی محجوب آرزو تیری
تلاش یار مین مرگ بھی گئی نہ جلال
جہان سے کھو گئی آنکھونکو جستجو تیری
وہ خار الجھے ہین دامن سے جسمین خو تیری
کمال خشک تھا ای تیغ یار حلق اپنا
بھٹکتی پھرتی ہی اب روح کو بکو تیری
کہین کا دلکو نہ رکھے گی آرزو تیری
ستم ہوا جو نہ نکلی یہی دل مین ای دل
دعائین کرکے بچائی ہو آبرو تیری
کلام مین ایرج کے وہ سوز و گداز ہی

جو سامنے آنکھونکے موجود ہی ہر کس کو یہی افسوس رہتا ہی کہ ہمارا آقا جفا سے فراق سہتا ہی ایسا نہو دشمنونکے قالب سے روح نکل جاے ای شہریار ضبط فرمایئے ایرج کچھ جواب نہین دیتے قبضۂ تیغۂ دودم سکندری کے اوپر ہاتھ قصد ہی کہ پر پرواز پیدا کرون قصر مین کوکب کے اپنے کو پہونچاؤن اُس قیدی زندان مصیبت کو کیونکر چھڑاؤن شاپور سمجھاتا ہی کہ ای شہریار نہ گھبرایئے انشاء اللہ گوہر مدعا حاصل ہوگا یہ ذکر تھا کہ صحرا سے گرد اڑی آگے آگے ایک جوان اژدر سوار پشت پر بھی اُسی صورت کی بارہ سو ساحران غدار قلابہ آتشین چھوڑتے ہوے اسی جانب آتے ہین نعرہ ہوا باش اوضیرۂ حمزۂ غضب کیا سرحد کوکب روشن ضمیر مین چلا آیا اب یہانسے زندہ بچکر جانا دشوار ہی ایرج نوجوان نے گھوڑا بڑھایا تمام سرداران نامی نے قبضے پہ ہاتھ رکھا مخمور چہار سر سمجھا تھا یہ لوگ ساحر ہونگے اژدران آتش فشان کو اشارہ کیا کچھ سحر بھی کر دیا جو سردار آگے بڑھا اژدھا اسکو نگل گیا تھوڑے ہی عرصے مین سب سرداروں کو اژدہے نگل گئے جس اژدہے پر مخمور چہار سر سوار ہے اُس اژدہے کو اسنے اشارہ کیا جب ایرج کی جانب بڑھتا ہی ملکہ بُران شمشیر زن کی دی ہوئی انگوٹھی ایرج

کے پاس موجود ہے وہ چونکی اژدر نے منہ پھیرا مخمور چہار سر نے پھر سحر کیا غم مین اپنے سردارون کے ایرج نوجوان کی آنکھون مین اندھیرا آگیا دم بھر مین سردار غائب ہو گئے تلوار کھینچ کر گھوڑے سے کود پڑا مخمور چہار سر نے سحر سے اژدر بنا کر پھینکا ایرج نے اُس اژدہے کو چیر کر پھینک دیا مخمور چہار سر نے کئی سحر کیے بسبب انگوٹھی کے تاثیر نہوئی لیکن یہ ساحر زبردست ہے ایرج کو بڑھنے نہین دیتا کبھی اژدر بنا کے سامنے پھینکتا ہے کبھی شیر بنایا کبھی فیل بجائی جنگل سے فیل آیا ایرج پر حملے کرنے لگا ایرج نے کسی کی گردن توڑ دی کسی کو چیر کر پھینک دیا جب کئی جانور مارے مخمور چہار سر گھبرایا چاہتا ہے پرواز پیدا کر کے چلا جاؤن غیرت بھی دامنگیر ہے شہنشاہ کوکب روشن ضمیر سے وعدہ کر کے آیا ہون کہ مین سب کو گرفتار کر کے لاؤن گا مگر انگوٹھی ایرج کے پاس ہے کہ جس پر سحر تاثیر نہین کرتا اب مخمور نے قصد کیا کہ مین سحر سے دریافت کرون کیا سبب ہے جو اس جوان پر سحر تاثیر نہین کرتا بارہ سو جوانون کو اژدہے نگل گئے سب کا افسر ایک نفوذ سے دس پانچ شیر و کرگدن سحر کے بنا کر ایرج نوجوان کے سامنے پھینک دیئے کہ یہ جوان اُنکے مقابلے مین مصروف رہے مین کنارے جا کر دریافت کرون وہی لئے کیا ایرج تو اُن جانورون سے لڑنے لگا جب عکس انگشتر ڈال دیا وہ جل گیا کسی کو چیر کر پھینک دیا کسی پر ہاتھ تلوار کا مارا مخمور چہار سر گوشے مین آیا جس اژدہے پر سوار تھا اُس سے آنکھ ملا کر آواز دی کیا سبب ہے کہ سحر ہمارا تاثیر نہین کرتا اُسکے منہ سے یہی نکلا کہ معشوقہ نے تحفہ دیدیا ہے وہی دستگیری کر رہا ہے جب انگشتر قبضے سے نکل جائے تب سحر کی تاثیر ہو مخمور چہار سر خاموش ہوا ایرج نوجوان اُن شیر و کرگدن کو مار کر حیران کھڑا تھا کہ اب کیا کرون وہ جادوگر سامنے سے چلا گیا ہے آکر پھر سحر کریگا جس نخل کے سائے مین کھڑے تھے اُسکی بیخ سے ایک جادوگرنی نہایت حسین لرزان و ترسان تھراتی ہوئی پیدا ہوئی پکار کر آواز دی ای شہر یار ای نبیرۂ صاحبقران عالی وقار یہ پرچہ کاغذ کا حاضر ہے اسکو پڑھکر بہت جلد کام کیجیے مخمور چہار سر انگوٹھی لینے کو سحر تیار کر رہا ہے بندگان عالی کو بہت ستائیگا ایرج نے پلٹ کر دیکھا وہ نازنین تو پھر غرق زمین ہوگئی پرچہ کاغذ کا پایا اُسکو اُٹھا کر پڑھا تحریر تھا ای شہر یار غلام مدت سے حضور کی قدمبوسی کا مشتاق تھا اِس کاغذ کے ساتھ ایک مروارید بے بہا بھی حاضر ہے جس وقت مخمور چہار سر صحرا سے سحر تیار کر کے آئے بندگان عالی کا قصد کرے یہ موتی سر اصلی جوالنان کا ہے اُس پر پھینک مارئے گا قدرت پروردگار ملاحظہ فرمائیے گا ایرج نوجوان نے وہ موتی اور کاغذ قبضے مین کیا یہ تو

ساکن ہوکر کھڑے ہین مخمور چہارہ سحر سے دریافت کرکے چلا کہ اب انگوٹھی چھین لونگا مجھہ ہمارا تابع ہوگا
بچہ اور سحر تیار کرتا ہوا سامنے ایرج کے آکر پہونچا قصد کیا ماش کے دانے اٹھا کر پھینکوں ایرج نوجوان
نے وہی مہرہ مرواریدہ بے بہا کہ جو غیب سے ملا تھا اٹھا کر سر مخمور چہارہ سحر پر کھینچ مارا مخمور چہارہ سحر نے
ایک چیخ ماری کہ او ظالمہ یہ فعل تجکو کسنے تعلیم کیا فورًا شعلہ بھڑک کر گرا سر بھی پھٹ گیا لاشہ جلنے لگا اسی کے
جسم سے شعلہاے آتش نکلے جملہ اژدر سوار جل کر خاک ہوے آواز آئی کشتی مرا نام من مخمور چہارہ سحر
بود جب اژدر سوار جل گئے ہمراہیان ایرج کو ہوش آیا شاپور شیردل بھی بیہوش پڑا تھا پوچھا
ای شہریار کیونکر خبر ہوئی ایرج نے کہا ای شاپور کچھ عقل کام نہین کرتی معین و مددگار حقیقی نے
فضل اپنا شریک حال کیا جس نخل کے نیچے ایرج کھڑے تھے جب اژدر سوار جلے اور مخمور چہارہ سحر کا سر پھٹا
نخل گرا ایک مختصر سا قصر ظاہر ہوا وہی نازنین جسنے مرواریدہ کا غذ ایرج کو دیا تھا دیکھا دروازے پر
اس قصر کے کھڑی رو رہی ہے ایرج نوجوان نے فرمایا کیون ای نازنین باعث گریہ کیا ہے وہ نازنین
دوڑ کر قدمون سے لپٹ گئی عرض کی اس لونڈی کو مروارید جادو کہتے ہین باپ میرا اخضر جادو
نابینا اس مکان مین قید ہے کوکب نے آنکھون مین اس بزرگ کے نیل کی سلائیان پھروا دین
اس مخمور چہارہ سحر کی نگہبانی مین قید ہے اس قفل کو توڑ کر حضور اپنے غلام کو رہا کرین جگر مخمور کی
دھونی دیجائے تو غلام آپکا بینا ہو ایرج نے قفل توڑا دروازہ کھولا دیکھا حقیقت مین ایک مرد بزرگ
بحال ابتر نابینا سر جھکائے مسلسل و مطوق بیٹھا ہے جیسے ہی دروازہ کھلا آواز دی کیا آقائے نامدار ایرج
نوجوان آپہونچے اٹھ کر قدمون سے لپٹ گیا ایرج نے شاپور کو حکم دیا جگر مخمور لاکر جلایا اسکی
دھونی سے اخضر کی آنکھین روشن ہوئین عرض کی ای شہریار سابق مین لوح میرے پاس تھی کوکب
کو بدگمانی ہوئی بلا وجہ میری آنکھون مین سلائیان پھروا دین اب مین حضور کو مقام لوح تک لیجلونگا بینا
ہوتے ہی ملک اخضر نے اپنی دختر مروارید سے کہا ای نور نظر جلد فوج ساحرون کی آراستہ کرو
ہمیں تمام شاہزادے کو لے نکلونگا جسوقت کوکب کو دریافت ہوگا اسکا انتظام ضرور کریگا خدا اپنا
فضل شریک حال کرے دریاے ابلق سے حضور اتر جائین تو پھر غلام رہبری کرکے مقامات
معقول پر پہونچاے مروارید جادو فوج ساحران لینے گئی ملک اخضر نے اسی قصر مین ایرج
نوجوان کو فرو کش کیا گرد سرداران نامدار آکر بیٹھے شب بھر سامان دعوت تیار ہا بوقت سحر

مروارید جادو مع ساٹھ ہزار فوج ساحران آکر پہونچی سبکو لاکر قدمون پر گرایا ایرج نے دیکھا سب طرح کا سامان سفر تیار ہی بارگاہین خیمے ملازمان کارگذار کے حاضر ہین دوسرے دن ایرج نوجوان نے بہ ہدایت ملک اخضر و مروارید جادو طرف دریاے ابلق کے کوچ کیا قطع منازل وطے مراحل کرتے ہوے جاتے ہین مگر حال ایرج نوجوان کا بہت بے لطف ہی راتین تڑپ تڑپ کے گذرتی ہین دن پہاڑ ہو جاتا ہی شاپور و مروارید اخضر ہر وقت خدمت مین حاضر ہین اخضر سمجھاتا ہی کہ ای شہریار کوکب بے جھوٹھ کہا ملکہ کو قتل نہین کرسکتا کہین قید کیا ہے انشاء اللہ نشان مل جائیگا غلام حضور کو تا بہ قصر جمشیدی پہونچائے گا ہر منزل پر اخضر سمجھاتا ہوا ساتھ ایرج نوجوان کے بہ خیر خواہی حاضر ہی پانچ منزلین طے کین تھین کہ سامنے سے ایک دریاے قہار مواج نظر آیا کہ جسمین ہزارہا نہنگ و گھڑیال شناوری کر رہے ہین موجہ بلند کنارہ معلوم نہین ہوتا ہی جیسے ہی ایرج قریب پہونچے موجہ دریاے قہار بلند ہوا لشکر پر آکے گرا ایرج تباہ ہونے لگا مچھلیان دریاے قہار سے پیدا ہوئین صدہا کو نگل گئین صدہا کو جلا دیا ہنگامہ برپا ہی کہ اخضر جادو جھپٹ کر قریب ایرج نوجوان آیا عرض کی حضور آپ اپنے زمانے کے صاحبقران ہین یہ پرچہ کاغذ کا ملاحظہ فرمائیے شاید کوئی صورت فتاحی ظاہر ہو یہ کہکر خاموش ہوے کاغذ شاہزادے کے ہاتھ مین دیا ایرج نے ملاحظہ کیا اُسمین مرقوم ہی کہ اے شیر بیشۂ صاحبقرانی ای گوہر آبدار بحر جرأت لاثانی ای کو بہت جلد بالاے کوہ پہونچنا ہیے ماہیان کلان دریا سے ظاہر ہوکر لشکر کو تباہ کرینگی خیال کرکے ملاحظہ فرمائیے ایک ساحرہ ماہی اُسکا نام ہی نگہبان دریاے ابلق وہی ایک مچھلی پر سوار ہوکر سحر کریگی اُسپر اگر تیر مارا ماہیان سحر کو قتل کیا اگر تیرے خطا کی تیر پلٹ کر سینے پر پڑیگا کوئی صورت رہائی نہیں ہے ایرج اخضر سے تمام کیفیت بیان کی اخضر نے پلٹ کر مروارید جادو سے کہا ای نور نظر اسکو بالاے آسمان پہونچاؤ ستارہ بنکر چمکو مین سحر کرتا ہون شاہزادہ بھی قدر انداز بے بدل ہے کیا عجب ہی کہ ہم تم سب ملکر ماہی سحر کی ماہیت کو پہونچین ایرج نوجوان فوراً پشت مرکب سے کود کر برسر کوہ تشریف لائے اخضر نے بھی ماش کے دانے پڑھ پڑھ کے دریاے ابلق مین پھینکے مروارید جادو بصد جوش و خروش چمک کر وسط آسمان پر آئی وہان سے سحر کرنے لگی ایرج نے جو کاغذ مین اسم لکھا ہوا تھا پڑھ پڑھ کر دستک دی یا تو دریا سے

ساحر ظاہر ہوتے تھے کہ یکایک وسط مین سے دریا شق ہوا دیکھا ایک ساحرہ بشکل مہیب ایک ماہی
سیاہ پر سوار بال سر کے کھلے ہوئے پانی مین اسطرح لہراتے ہین گویا چشمے مین ماران سیاہ شناوری
کر رہے ہین جیسے ہی اُس ساحرہ کو ایرج نوجوان نے دیکھا مشتاق تو ایسے امر کے ہوے کہ بہ تعجیل
اسکو قتل کرون مگر ماہی سحر برق جہندہ ہے کبھی غوطہ مار کر غرق ہوئی کبھی پردے مین موجہ دریا کے ظاہر
ہوئی ہر مرتبہ ایرج قصد کرتے ہین کہ یہ ظاہر ہو تو مین تیر مارون ماہی سحر نے لشکر ایرج مین
تلاطم ڈال دیا جبہر منھ سے حباب چھوڑ دیا وہ حباب لب دریا تھا کسی پر کڑک کر گری اُسکے دو
ٹکڑے ہوے ساتھ اسکے چند مچھلیان اسطرح پر ساتھ ہین مثل ماہیان بے آب تڑپ رہی ہین کہ
جن پر قبضہ ہونا دشوار ایرج نے بیقرار ہو کر دعا کی اخضر و مروارید نے بھی سحر کیا ملک اخضر نے
جسم کا اپنے خون کاٹ کاٹ کر پھینکا تب ماہی سیاہ رنگ دریا مین قائم ہوئی ایرج نے بخوبی
دیکھا مروارید نے بھی آسمان سے آواز دی ای شہریار اتنی مہلت کو غنیمت جانئے اگر جو غائب
ہو گی تو ظاہر ہونا دشوار ہوگا ایرج نے دیکھا حقیقت مین ماہیان سحر ماہی سیاہ پر سوار دریا مین
شناوری کر رہی ہے بہ تعجیل تمام کمان کیانی دوش سے اُتاری تین بھال کا تیر سحر کمان مین پیوست
کیا سینہ پر کینہ اُس ملعونہ کا تاکا پرچے مین اسم بھی لکھا تھا وہ بھی پڑھا برکت سے اسم کے تیر جا کر
سینہ پُر کینہ پر ماہی سحر کے پڑا پشت کو توڑ کر پار گذرا اخضر نے بھی آسمان سے خوب سحر کیے آگ برسنے
لگی دریا مین تلاطم نہنگان خون آشام کے ہوش گم کنارے کنارے کنوئین پیدا ہوے دریا غائب
ہونے لگا بعد عرصہ دراز ایرج نوجوان نے دیکھا دریا غائب ہوا اخضر سحر کرتا ہوا قریب شاہزادے کے
آیا آکر مبارکباد دی کہا ای شہریار خدا نے فضل اپنا شریک کیا ماہیان سحر قتل ہوئی اب حضور
جلد نکل چلین کوکب کو خبر پہونچتے ہی غضب ہو جائیگا خود بھی ساحر زبردست ہے وہین سے بیٹھے بیٹھے
انتظام کر سکتا ہے لوح حضور کو دستیاب ہو تب قلب ناصبور کو تسکین حاصل ہو ملکہ مروارید
جادو بھی طاؤس زرین بال پر سوار طاؤس اُڑاتی ہوئی قریب آئی آکر قدمونکو بوسہ دیا کہا بیشک
آپ صاحب اقبال ہین بارہ ہزار سوار کا لشکر ایرج کا ساٹھ ہزار ہمراہیان اخضر و مروارید
ان سبکو بہ کیفیت تمام آراستہ کیا علم ہائے زرنگاری کے پھریرے کھلے نوبت نقارے بجاتی ہوئی
چلی دس کوس کا راستہ طے کیا تھا دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ قریب اُس پہاڑ کے صدہا خیلان مست

جھوم رہے ہین جیسے ہی لشکر ایرج ظاہر ہوا وہ فیل بھی سونڈے اُٹھا کر لشکر ایرج پر گرے صدہا کو پامال کیا ہر کس و ناکس کو پامال کیا ایرج نوجوان گھبرایا تلوار کھینچکر لشکر فیلان مست پر جا پڑا جسکے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے کیے اسطرح شاہزادہ لڑتا بھرتا اُن فیلان جنگی سے جاتا ہے اہالیان لشکر ہزارون پامال ہوے ایرج نے صف فیلان مین تہلکا ڈال دیا اخضر و عمر واریدہ تڑپ تڑپ کر سحر کر رہے ہین برقین گرتی ہین جسپر برق گری ہاتھی کے دو ٹکڑے کیے جسوقت لاشہ فیل زمین پر گرا ایک کے دو بن جاتے ہین لشکر ایرج کو اور زیادہ پامال کرتے ہین مصروف ہین ایرج نوجوان نے بیقرار ہو کر دعا کی عمر واریدہ بھی رونے لگی کہتی ہے ای شہریار پروردگار آپکو مظفر و منصور کرے اب اگر کوکب ہمکو پائیگا یقین ہے قتل کریگا بلا وجہ دشمن ہوا تھا ہو باعث شر اکت بھی ظاہر ہوا پروردگار جلد مدد کرے یہ بھی سب لوگ دیکھ رہے ہین کہ بیچ مین اُن فیلان جنگی کے ایک فیل کلان منہ سے شعلہ ہاے آتش چھوڑتا ہوا آتا ہے اُسپر کسیکا سحر تاثیر نہین کرتا اخضر نے بھی خوب خوب گولے اُسپر مارے عمر واریدہ نے بھی برقین چمکائین شعبدہ بازیان سحر کی دکھائین کسی سحر نے جا کر اُسپر تاثیر نہ کی لشکر ایرج مین صداے فریاد والامان بلند ہوئی ایرج نے بھی بیتاب ہو کر ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے پکار اُٹھا ای خالق بے نیاز ای مالک کارساز دشمنون کے ہاتھ سے بچالے نہین معلوم اُس دست و پا شکستہ پر کیا گذری ہوگی کیونکر وہا تنک پہونچون قید خانے مین کیسی گھبراتی ہوگی مقامات سحر و ساحری ہم کوچہ سحر سے نا بلد ہین تو مدد کرے تو سب آسان تیری ذات پر تکیہ کر کے نکل آیا ہون نظم

با امید یاس را پیچیدہ باہم دیدہ ایم — صبح شادی را طلوع از شام ماتم دیدہ ایم
نیست دل آزردہ گر شد طالع ما شستہ ری — نفس ہر دو طاس را در چہرۂ ہم دیدہ ایم
سبزۂ ما کی شود سیراب و کی گردد بلند — تا کہ در باغ ہوس از اشک شبنم دیدہ ایم
در ابروے خندہ مثل غنچۂ دگل بستہ ایم — اشک حسرت تا روان بر روی آدم دیدہ ایم
دست و پا بیہودہ ای دل بہر آسایش مزن — کین مطالب را برون از دور عالم دیدہ ایم
کی در آید در نظر مخفی لباس عافیت — تا کہ نقش بوریا راستۂ جم دیدہ ایم

کبھی شاہزادہ پکارتا ہے ای رحیم ای کریم بندگان خدا کو آفت صحرائی سے بچائیے ۔ قطعہ

تواں رفیع مکانے کہ ساکنان فلک — بر آستان تو دارند میل دربانی
چہ احتیاج بہ پیش تو حال دل گفتن — کہ حال خستہ دلاں را تو خوب میدانی

یکایک جو ایرج نوجوان نے دعا کی مروارید و خضر بھی تڑپے ساتھ والونکو فتح سے یاس ہوئی دل کو اثر پیدا کرنے والے سے رجوع کیا یقین کامل ہوا ان جانوران صحرائی فتح پانا دشوار ہو ظاہر مین صدہا قتل ہوے لاشہ کسی کا زمین پر نہ پایا اس شعبدے کو بھی دیکھکر سب گھبرائے کہ صدہا ہاتھی قتل کیے ایک کا بھی لاشہ نہین معلوم ہوتا اس عجائب و غرائب کو بھی دیکھا اخضر روتا ہوا قریب آیا عرض کی اے شہریاران فیلان صحرائی کا افسر کوہان فیل سر جادو ہی آج تک انھون نے کبھی کسی سے شکست نہین کھائی حضور نے اس طرف کی کس سے ہدایت پائی ایرج نے آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا مین ہجران دیدہ آفت کشیدہ آوارۂ دہ ادبار مصیبت و محبت مین گرفتار یاد معشوق گلعذار مین ادھر نکل آیا رہبر حضرت عشق جنکو آٹھ پہر یہی فکر ہے کسی کو جلائین کسی کو دام مصیبت مین پھنسائین کسی نوجوان پر جفا پڑے کوئی دشت بجا مین سر پٹک پٹک کے مرے کوئی سختی اٹھا کر کوہکنی کرے کوئی جان شیرین دے اس کوچہ مین عیش و آرام ناممکن بموجب مضمون نظم ؎

قدرت خدا کی در و بنے غمگسار دل — پوچھین نہ دل کو صبر و شکیب و قرار دل
ہر غمزہ اس حسین کا ہے امید وار دل — اک دل ہمارے پاس ہے سو خواستگار دل
گردون نے میری خاک سے بھی یہ کیا سلوک — رکھا بنا کے باد صبا کا غبار دل
پہونچا وہ کوے یار مین تو رہ گیا یہین — قاصد ہزار جان گرامی نثار دل
کہتا ہون تنگ آکے یہ پروردگار سے — دل کیون دیا اگر نہ تھا اختیار دل
بے یار ہے یہ شکل احبا تو اک طرف — دل مجھکو ناگوار ہے مین ناگوار دل
تیور درست صبح شب ہجر بھی نہین — اللہ رے انتشار حواس اضطرار دل
نخچیر ہے وہی کہ جو کھائے نگہ کا تیر — صیاد ہے وہی کہ جو کھیلے شکار دل
کب آئیے دیکھیے دل وارفتہ ہوش مین — مدت سے ہے جلال ہمین انتظار دل

اس طرح یہ اشعار ایرج نوجوان نے پڑھے کہ اخضر و مروارید بیتاب ہوکر رونے لگین کہا

حضور آپکے سوز و گداز نے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ایرج نے کہا ای برادر بارہ برس اشتیاق کیا
جب وقت وصل آیا تب فلک نی یہ سنگ تفرقہ پھینکا کہ اِس جلاد نے کسی مقام پر قید
کر دیا اخضر و مرواریدجانبازی کر کے بڑھے کہ ہم کوہان فیلسر پر سحر کرین ان دونون نے
گولے نکالے ماش کے دانون پر اسم پڑھنے لگے جیسے ہی اِس سحر کو پھینکا ماش کے دانے
اُلٹے پلٹے لشکر والون پر گرے کسی کا سر پھٹ گیا کوئی مثل ہیزم خشک جلنے لگا کسی کے
جسم سے دھوان نکلنے لگا کوئی دیوانہ وار سر پٹکتا تھا اخضر و مروارید اپنے سحر سے آپ بکا
ہوے مروارید نے پکار کر آواز دی ای شہریار لونڈی تو بیکار ہوئی ایرج طرف مروارید کے
پلٹے دیکھا حقیقت مین مروارید کی زبان بند دل دردمند جھولی جل گئی زمین مین پڑی
تڑپ رہی ہے دوسری جانب سے آواز آئی غلام بھی نثار ہوا دیکھا اخضر زخمی ہو کر زمین پر گرا
ساتھ والے بھی بیتاب ہو کر گرے اب اکیلے ایرج نوجوان باقی رہے بہ سبب انگوٹھی کے
انکے پاس سحر کوہان فیلسر کا نہین آتا تیغہ دودم سکندری ایرج نوجوان کھینچے ہوے زیر نخل
ڈٹا ہوا کھڑا ہے جو ساحر قریب آیا اُسکو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے کیسا قبضہ مار دیا اب
کوہان فیلسر بھی غل مچا رہا ہے ارے یارو اِس جوان کے پاس کوئی تحفہ ہے ساحر بھی جواب
دیتے ہین ای شہریار ہمنے کئی طور سے سحر کیا ہمارا سحر اُنکے پاس تک نہین جاتا کوہان فیلسر نے
ہنسکر کہا صاحبو نہ گھبراؤ مین ابھی دریافت کرونگا صدہا برس سے یہ صحرا ہمارے قبضے مین ہے
کبھی کسی ساحر و غیر ساحر کی مجال نہوئی کہ اِس صحراے پُر آشوب مین قدم رکھے یہ جوان آفت کا مارا
اجل نے اِسکا دامن تھا مکر یہانتک لا کر پہونچایا اب مین اِسکو قتل کرتا ہون اتنا دریافت کرلون
کہ کیا چیز اِسکے پاس ہے کہ جسکی وجہ سے سحر تاثیر نہین کرتا یہ کہکر کوہان فیلسر نے ایک دستک دی کہ
طائر سحر سامری جلد بتلا کہ اِس جوان کے پاس کیا تحفہ ہے یہ صدا دیتے ہی ایک طائر آسمان پر
پیدا ہوا اُسنے آواز دی ای کوہان فیلسر خزانہ طلسم نورفشانی سے انگشتری سامری بران
شمشیرزن نے لیکر اِس جوان کو دیدی اسیوجہ سے آپکا سحر تاثیر نہین کرتا یہ سنتے ہی کوہان
فیلسر نے بڑھ کر سحر کیا ایک آندھی سیاہ اُٹھی ایرج نوجوان حیران و پریشان سایہ مین ایک نخل کے
کھڑے ہین آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا جھونکون سے ہوا کے زمین تھرائی ہوا کی ہوا

بند ھی برباد ہونے کا سامان ہوا قریب تھا پانون زمین سے اُٹھ جائین کچھ طائر سر پر آکر
لہرائے کہ وہ منقارین کھولکر کچھ کلمات حسرت کہتے ہین چاہتے ہین انگوٹھی ہاتھ سے شاہزادے کے
لیکین منقار سے چشم نازک فگار کرین اُس بیکسی مین شاہزادے نے دلکو رجوع کیا اپنے
پیدا کرنے والے سے فوراً تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا زمین شق ہوئی ایرج نوجوان نے دیکھا
ملکہ مجلس جادو مضطر و پریشان بیٹھی ہیان کھلی ہوئی رنگ رو متغیر کلاہ سر پر نہ ماردکرتا پھٹا ہوا
یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے جسوقت سے کوکب نے یہ مشہور کیا کہ مین نے ہران
شمشیرزن کو مار ڈالا یہ بھی تخت پر بیٹھکر کہا کہ جو اس مقدمے مین شریک ہے اُسکا نام مٹا دونگا
دار پر کھینچونگا اُسی دن سے ملکہ اختر و مروارید گلنار پوش و مجلس و شگوفہ سحر ساز وغیرہ
بھاگ کر نکلی ہین کوئی بخوف جان و آبرو سامنے کوکب کے نہین جاتا یہی چرچا ہے کہ جس جلاد نے
ایسی بیٹی صاحب شوکت و لیاقت کو مار ڈالا اُس سے ڈرنا چاہیے پس مجلس نے سر نکالا لرزان
ترسان حیران و پریشان آواز دی اے شہریار اپنی جان دیکر یہانتک آئی ہون قصرہای عالی ہمسے
چھین لیے گئے جنگلون مین ماری ماری پھرتی ہون خدا حضور کو مظفر و منصور کرے تا یہ طلسم
نور فشان برائے سرکوبی کوکب پہونچائے اپنے چھوٹے دادا جان شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر کو
طلب فرمائیے کہ اُس شیر کے خوف سے کوکب کا آب و دانہ ترک ہو گیا تھا بھاگے بھاگے پھرتے
تھے وہ آتے ہی قیامت برپا کرینگے یہ انگشتری حاضر ہے کوہان فیلسر پر پھینک مارئیے
اِس سے یہ قتل ہوگا جس مقام پر ہمارا دخل ہو سکیگا جان دیکر انکو پہونچائینگے خدا وہ دن
کرے کہ ملکہ عالم کو رہا کیجیے ہمارا یہ ارادہ ہے کہ اِس بدعت کی خبر نافی امان کو پہونچائین وہ
میان کوکب کی سرکوبی کرینگی بی حنائے گلگون پوش نے جو اپنا رنگ جمایا ہے اُنکی شان و
شوکت خاک مین ملائینگی انگوٹھی دیکر مجلس تو اُسیطرح غرق زمین ہوئی ایرج نوجوان نے اُس انگشتری کو
ہاتھ مین جیسے ہی لیا جسم مین قوت آگئی کوہان فیل سر سحر کرتا ہوا قریب پہونچ گیا تھا جیسے ہی
نگینہ انگوٹھی کا چمکا آنکھون مین اُس خودسر کے اندھیرا آیا اتنا تو اُسنے پکار کر آواز دی ہای بڑے بڑے
لوگ شریک ہین کوکب دیوانہ ہوا ہے ایرج نے بھی دیکھا کہ زد پر آچکا ہے مجلس نے بھی یہی ہدایت
کی تھی انگوٹھی کو پھینک مارا سر پر اُس مغرور خودسر کے پڑی گویا تو دہ بارود مین چنگاری آگ

کی ڈال دی حلقۂ انگشتری طوق گلوگیر نگینہ اُسکا اختر تقدیر چشم زدن مین جلکر خاک ہوا خاک سے
اُسکے شعلہ ہاے آتش نکلے ملازمون پر گرے بارہ ہزار ساحر جلکر خاک ہوے بعد عرصۂ دراز
آواز آئی کشتی مرا نام من کوہان فیلسر بود فسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم
تمام سرداران ایرج نوجوان کو ہوش آیا ملکہ مرواریدو خضر پر سے سحر اُترا دوڑکر دونون
قدمون سے شاہزادے لپٹے خضر عرض کرتا تھا ای شہریار آپکا اقبال یاور ہے طالع مددگار
ہین حقیقت مین آپ صاحب جاہ وقار ہین کیا عجب ہی کہ لڑتے بھڑتے تا بہ طلسم نور افشان
پہونچین ایرج نے کہا ای ملک اخضر تا بہ طلسم نور افشان رسائی دشوار ہی نہین معلوم کوکب اپنے
ذہن مین کیا سمجھا ہی سب سحر و ساحری رکھی رہجائیگی جب تیغ بید ریغ مردان عالم کھچی سحر و جادو
کچھ سامنے نہ آئیگا کوکب کو بھاگتے رستہ نہ ملیگا اُسنے تو ہمارے کلیجے پر چھری پھیرنے کا قصد کیا
ہمسے نہو سکیگا کہ اُنکے قتل پر کمر باندھین جسوقت وہ عذر کرینگے تیغہ نیام انتقام مین کرینگے عذر اُنکا
قبول کرینگے اُسی مقام پر فروکش ہوے مگر کوکب روشنضمیر غصے مین کا نپتا زنگ دستغیر جلسے مین
دیکھتا ہی سب امیران سلطنت و وزیران اُبہت جابجا جاکر چھپے ہین خوف سے کوئی سامنے
نہین آتا اِس وجہ سے ہر ایک یہی کہتا ہی کہ جب ایسی بیٹی کو اُس ظالم نے قتل کر ڈالا تو ہمین
قتل کرتے کیا شرمائیگا اپنی جان بچانا واجب لازم ہی یہ بھی واضح رہے کہ ملکہ مروارید گلنار
پوش جہان بیمثال شاہزادۂ خاور سیاہ پر عاشق ہی ملکہ اختر شاہزادۂ جہانگیر دالاتدبیر پر
مائل ہوئی تھی بہ سبب خوف کے اظہار عشق نکر سکی وہ آتش کانون سینہ مین مخفی ہے جوش
محبت بتران مین اپنی جان کا خیال قلب پر ہجوم غم وملال چین کیسا آرام کہان کا بھاگی بھاگی
پھرتی ہین ہر ایک کا ذکر وقت پر آئیگا دربار مین کوکب بیٹھا ہوا بلبلا رہا ہی کہتا ہی مین نے بتران کو
قتل کر ڈالا جو کوئی اس مقدمہ مین دخل دیگا اُسکے قبیلے تک کو مٹا دونگا خورشید روشن رائے
وزیر اعظم حاضر ہے قلب تو اُسکا بھی کانپ رہا ہی کچھ دخل نہین دیسکتا ہان ہان کہ رہا ہی کچھ
طائران سحرائی و فیلین مارکر جل گئے کوکب نے کہا ای خورشید روشن رائے ای بدولت نے مخمور
جہار سر کو بھیجا تھا کچھ احوال نہ معلوم ہوا کہ اُسپر کیا گذری اگر مخمور جہار سر قتل ہوا آگے بڑھکر
دریاے ابلق ہی جہان کا حاکم و ناظم کوہان فیلسر وہ نہین آگے بڑھنے دیگا یقین ہی سر ایرج

آتا ہو مجکو بھی انتہا کا ملال ہے خدمت مین صاحبقران کے بھیجدونگا مجھکو بھی ان لوگون نے افراسیاب جادو جانا ہی اے خورشید روشن رای مین نے بڑا غضب کیا افراسیاب جادو کو قتل کرایا ساربان زادہ تین روپیہ کا پیادہ اسکو شہنشاہ عیاران بنایا اب عیاری کریگا تو احوال اسکو معلوم ہوگا میرے ملک کی جانب رخ کرکے تو سوئے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر شور وگریہ زاری بلند ہوا دیکھا چند ساحر آکر حاضر ہوے عرض کی ای شہریار ایرج نوجوان لڑتا بھڑتا دریاے ابلق سے گذر گیا کوہان ابلق سوار مارا گیا غلامان جانباز کی سمجھ مین نہین آیا اول تو یہ قیامت ہوئی کہ مالک اخضر و مرواریدہ دختر اخضر اُس جوان کے شریک ہوئی مخمور جہار سر اُنھین کی ہدایت سے مارا گیا ہدایت کرکے تابہ دریاے ابلق لائی کوہان فیل سر نے بڑی جانبازی کی سب لشکر کو ایرج کے بیکار کیا تھا اب قتل کرنے چلا تھا یکایک کوئی شی اُس جوان نے پھینک ماری کوہان فیلسر جل گیا لشکر پر بھی اسکے آفت برپا ہوئی چشم زدن مین کل کا خاتمہ ہوا ہم چند کس جان بچاکر نکل آئے قریب دریاے ابلق وہ جوان فروکش ہے بارگاہ آسمان جاہ استادہ صاحب شوکت و لیاقت ایسا ہمہ تن حوصلہ ہے کہ آپکے طلسم نورفشان پر لشکر کشی کرکے آتا ہی کوئی ساحر ہمراہ نہین ہی یہ سنکر کوکب روشنضمیر غصے مین کانپا طرف خورشید روشن رای کے دیکھا کہا ای وزیر اعظم جو کچھ ہمین خیال تھا وہ سب ظاہر ہوا لیکن مین افراسیاب نہین ہون طبقے زمین کے اُلٹ دونگا مین اتو ساربان زادیکا مشتاق ہون میرے ملک مین قدم رکھے تو ایسا ذلیل کرون کہ عمر بھر یاد کرے افراسیاب نے اُس ساربان زادے کو بہت منھ چڑھایا تھا عیاری کی لیاقت وہ نہین رکھتا مین ابھی انتظام کرتا ہون یہ کہکر دستک دی ایک جادوگر اڑتا ہوا سامنے آیا عرض کی ای شہنشاہ کیا حکم ہوتا ہی کوکب نے کہا ای حیران جادو آئینہ سحر سامری لیکر اپنے کو قریب دریاے ابلق پہونچا نیرہ حمزہ مع اخضر و مرواریدہ اُس مقام پر فروکش ہے ای برادر جانی آئینہ دکھا کر اُن سبکو دیوانہ کردو ہمسے آکر مفصل خبر کہو حیران جادو پر پرواز پیدا کرکے اُڑا تھوڑے عرصے مین ایک آئینہ لیے ہوے آیا کہا ای شہنشاہ قہر سے آئینہ نکال لایا اب غلام جاتا ہی ایک نگاہ مین سبکو دیوانہ بناتا ہی یہ کہکر حیران جادو طائوس پر سوار ہوا طرف دریاے ابلق کے چلا یہان شاہزادہ ایرج نوجوان بعد قتل کوہان فیل سر بارگاہ مین داخل ہوے ارفیقان جانباز خدمت فیض رجعت مین حاضر ہین اخضر و مرواریدہ

خیرخواہی عرض کر رہے ہین ای شہریار اب زیادہ تامل مناسب نہین ہے خار اعصل کرے کل بوقت سحر طلسم نور افشان کے کوچ کر دیجیے ایرج نے ایک ٹھنڈھی سانس کھینچی فرمایا ای یاران ہمدم ای جلالت شعاران رستم شیم دیکھین تقدیر کیا دکھاتی ہے نہین معلوم اس ظالم نے اُس عندلیب بینوائے گلشن حسن و جمال کو کہان قید کیا کیونکر پتہ ملے اتنا تو البتہ کہنے والے نے کہا کہ قتل نہین کیا قید کیا ہی ہم آفت زدونکو سنانے کو یہ مشہور کر دیا دشمن کے منھ مین خاک اگر قتل کرتا ہمارا کلیجہ پھٹ جاتا یہ صدمہ نہ اٹھا سکتے یقین کامل ہے کہ اُس محبوب جانی یار جاودانی کو کہین قید کیا شاید عنایت سے پروردگار کے پتہ ملے ہوائے عیش و عشرت سے غنچہ آرزو کھلے ای سگ آخر دم دائد دمبدم یہی فکر ہے کہ ہمپر جو کچھ گذرے وہ گذر جاے اس پروردۂ ناز و نعم پر کچھ رنج و غم نہو ہم تو حال رنج و بلا ہین دام مصیبت و محنت مین مبتلا ہین — نظم

دارم بہ آب دیدہ ہمہ شست و شوی دل
از بس ز درد محنت ہجران گریستم

گفتم چنان ضعیف کہ در تن نشان نیافت
چندانکہ کرد یک غمت جستجوے دل

سر بر زند چو شعلہ راہ از گلوی دل
بس مرغ دل بہ گریہ زہجر تو خون گرفت

جانان بہ بزم بادہ و ہنگامہ با رقیب
مخفی ز درد عشق ہمہ گفتگوے دل

درخون نشستہ ام ہمہ از آرزوی دل
یک قطرہ خون نماند هر اد رسوی دل

سوزد ہزار خرمن آنم وا یک نفس
خواہم کہ روی دیدہ گذارم بروی دل

یہ اشعار پڑھکر ایرج نے ٹھنڈھی سانس کھینچی منھ سے دھوان نکلنے لگا شاپور شیردل شمع جمال کے پروانہ وار تصدق ہوکر عرض کرنے لگا آقا برائے خدا اس قدر مایوس نہو جیسے جامع المتفرقین رب العالمین ایک دن پردۂ ہجر اٹھائیگا معشوق خوبرو سے ملائیگا رنج و ملال کے دن گذر جائینگے اسقدر نہ گھبرائیے شاپور سمجھا رہا ہو ایرج فرماتے ہین ای شاپور اب نصیحت سے یہ آگ نہ بجھے گی کوئی محبوب کی رہبری کر واب وقت دستگیری ہے شاپور نے کہا حضور اسقدر تو عرض کر سکتا ہون کہ ضرور نشان ملیگا حضور اس جنگ سے مظفر و منصور واپس ہونگے قبلہ و کعبہ بھی ضرور تشریف لائینگے اُنھون آپکو پرورش کیا اُنکے دل کو تاب نہ آئیگی ایرج نوجوان نے فرمایا خدا اُنکو سلامت رکھے ضرور سرفراز کرینگے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی آواز آئی یا شیدای مسلمانان منم حیران جادو فرستادۂ شہنشاہ کوکب روشنضمیر کیا تمنے اس ملک کو بھی سرحد طلسم ہوشربا سمجھا بلا تکلف چلے آئے حکم ہے شہنشاہ کا کہ ہماری سرحد سے نکل جاؤ اگر رہنا منظور ہو تو شہنشاہ کوکب روشنضمیر کی اطاعت کرو سرداران ایرج نے سر اٹھا کر دیکھا ایک ساحر

غدار مرکب پر سوار للکارتا ہوا آتا ہی اسیوقت غازیان دین دار و مجاہدان تہور شعار تلوارین ٹیک ٹیک کر اپنے مقام سے اُٹھے مگر تمام عیاری سے مجبور معلوم ہوتا ہی وہ جادوگر زمین پر اُترا آئینہ چمکانے لگا جس پر عکس پڑا دیوانہ ہوگیا بعض نے گریبان چاک کیا کوئی پہاڑ سے سر ٹکرانے لگا ایرج نوجوان نے جو یہ معاملہ دیکھا قبضہ ودوم سکندری پر ہاتھ ڈالا نعرہ کیا نعرہ ایرج ملک ایرج آن قہا بنر که صاحبقران وآفاق گیرم چو تیغ بلے برکشم از غلاف ٭ تزلزل فتد در میان مصاف گرہ بن اسقر کو بڑھایا چاہا کہ حیران جادو پر جا پڑے ان حال روشن نہ تھا حیران جادو نے بڑھکر شاہزادہ ایرج نوجوان کو آئینہ معائنہ کرا دیا آئینہ حال میں تصویر دلپذیر ہر معشوق نظر آئی دیکھتے ہی ایک چیخ ماری گریبان چاک کیا خاک منھ پر ملی یہ اشعار آبدار یاد میں ملکہ بران شمشیر زن کے پڑھنا شروع کیے

غزل

وہ ظاہر مین گو منھ چھپائی ہوے ہین
یہ انداز انکے بتائے ہوے ہین

وہ عاشق تھی ہم یاد فا حشر مین بھی
ذرا آپ مین ہم جو آئے ہوے ہین

دیے تھے ہمین تمنے جو داغ دیکھو
بہت آج کل سر اُٹھائی ہوے ہین

وہ ہر چند خلوت مین آئے ہوے ہین
نگاہو مین لیکن سمائے ہوے ہین

نہ نکلیگی اُف لاکھ آواز دے تو
یہ منھ سے نہ نکلا ستائی ہوے ہین

یہ کہتا ہی دل انکی نیچی نظر سے
کلیجے سے اُنکو لگائے ہوے ہین

لگاوٹ کی نظرین چھپائی ہوئے ہین
ہر اک بات پر تجھسے روٹھے مرا دل

ترے درد کے آزمائے ہوے ہین
کوئی بدگمان پوچھتا ہی کہان تھے

ترے خاک مین ہم ملاے ہوے ہین
انگلین جلال اُٹھتین جوبن کی انکی

تمام سرداران ایرج نوجوان گریان و نالان ہا ہو کی صدائین بلند سر ٹکراتے پھرتے ہین کبھی لڑکھڑا کر گرتے ہین کبھی آہوان صحرا کو دیکھکر دوڑتے ہین آوازین دیتے ہین اے آہوان صحرا ہمارے غزال رسیدہ کی بھی کچھ خبر ہی تلاش مین اُس غزال صحرائے حسن وجمال کے آوارہ دشت ادبار تلوے خار صحرا سے خار خار ہر کس اسیطرح کے کلمات زبان سے کہتا ہی جنگل مین مارے مارے پھرنے لگے شاپور شیر دل فرزند خواجہ عمرو انتہا کا عقیل وفہیم آئینہ دیکھتے ہی غبار الم دل پر چھایا اس عقیل پر بھی آئینہ ہوا کہ صحرا مین جاکر آہوان صحرا کے ساتھ بسر کیجیے اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا ایک جانب جاتا ہی غزل موافق مضمون ہذا مصنفہ عطا گاتا ہو سمت صحرای ہول کی جاتا ہی

بُرا اندیشہ ہی دیکھین کدھر فرقت مین جاتی ہین
ابھی تو آسمان تک یہ شاں تیر جاتے ہین

خدا پہلے بلاتا ہی کہ وہ پہلے بلاتے ہین
اب آگے دیکھیے نالے کمان پلے لگاتے ہین

فرشتون بٹ کی بیٹھو گنبد گردون گرائے ہین
سوے گورے غریبان پیر کو جبدم وہ جاتے ہین
ہمارے مرنے کا صدمہ نکرنا چین سے رہنا
ہمین کیا چودھوین کا چاند یہ گردون ڈھلیگا
ابھی رو کا تھا ان انکھونکو پھر باہر نکل آئے
جہان تھا بیٹھنا مشکل وہانسے اٹھنا مشکل ہے
عجب اس عاشقی کا الٹا پلٹا کارخانہ ہے
خدا حافظ تو رہیو انکی اس نازک کلائی کا
مسلمان بنکے آئینگے جو کافر زہر کھائینگے
گلے کٹتے ہین لاکھون ہی عطا سب جن ہوتا ہے

کسی کے عشق مین نالے کی طاقت آزماتے ہین
صدا قرنا سے آتی ہے کہ مردے کو جلاتے ہین
بہت نازک طبیعت ہو تمھین سمجھائے جاتے ہین
ہم ایسے طشت مین تو اک حسین کا منھ دکھاتی ہین
یہ لڑکے کیا کسی کی بات کو خاطر مین لاتے ہین
جب اٹھتا ہون انگوٹھے سے مراد اپنی دباتے ہین
ہمین ہین جو دھتے انسے ہمین الٹا مناتے ہین
کہ دست نازنین سے وہ مرا لاشہ اٹھاتے ہین
بنا ہے مصحف رخ سے وہ زلفونکو ہٹاتے ہین
مسی لب پر لگا کر جب کبھی وہ پان کھاتی ہین

بعد اس غزل گانے کے ایک مطلع مصنف کا پڑھا مطلع خاک اڑاتا جو ترا باد یہ پیما آیا شمل ہوا شہر مین جنگل ہے بگولا آیا ۔ ہر طرف سے ایسی ایسی آوازین آتی ہین بارہ ہزار جوانان شیر دل کو دیوانہ کرکے حیران جادو طرف کوکب و شنضمیر کے روانہ ہوا یہان کوکب و شنضمیر انتظار مین حیران جادو کے بیٹھا ہے کہ یہ مغرور آکر پہونچا عرض کی اے شہنشاہ حسب ارشاد فیض بنیاد ہمراہیان ایرج نوجوان کو دیوانہ کر دیا انگوٹھی جو اس جوان کے ہاتھ مین تھی خود میں نے اتار کر پھینک دی اب دیوانہ وار وحشی مثال صحرائے ہولناک مین مارا مارا پھرتا ہے حیات مین انکا ہوش مین آنا دشوار ہے یہ سنکر کوکب و شنضمیر بہت ہوا کیا وہ ساحران دیوانہ مزاج تھے مجھے کیا غرض ہے کہ باعث انکے قتل کا دریافت کرون کوکب نے خوشی مین آکر اپنے ہاتھ سے نامہ لکھا مضمون یہ تھا کہ یا صاحبقران زمان وای خواجہ عمر و ایرج کو تو مین نے صحراے ابلق مین دیوانہ کر دیا امروز فردا مین اپنے کو وہ خود ہلاک کرینگے سر خدمت مین حاضر ہوگا ساری سرکشی نکل جائیگی نامہ لکھکر شبرنگ جادو مصاحب خاص تھا اسکو حکم دیا یہ نامہ جاکر ہاتھ مین صاحبقران کے دینا خبردار کسی سے خوف نکرنا اگر تمھارا کوئی ایک موے جسم کم کرے تو ساری لشکر کو الٹ دون اے شبرنگ جادو صاحبقران زمان بڑے عقیل و فہیم ہین میرے مقدمے مین یہی ارشاد فرمایا کہ ہم تمسے مقابلہ نہین کر سکتے سارا زبان زادے نے

بھی دخل نہ دیا خوشامد مین مصروف رہا وہ ایک مکار و غدار ہی جانتا تھا کہ کوکب جملہ عیارونکا ازدر ہے اب بھی کبھی رخ نکریگا اگر اس جانب کا رخ کریگا مجھپر کیا عیاری کرسکتا ہی مین مثل افراسیاب کے عاقل نہین ہون مذہب مین تو مین نے خودپرستی کی خوب کھل گیا کہ کوئی مذہب معقول نہین ہی ہر کس اپنی ذات کا خود خداوند ہی بخوبی شبرنگ کو سمجھا دیا شبرنگ دو تین سو ساحران نامی اپنے ساتھ لیکر بڑے جاہ و حشم سے لشکر صاحبقران مین داخل ہوا روشن چوکی بجتی ہوئی لشکر صاحبقران سر حد پایان نگر پر مین فروکش ہے فرزند جہاندار شاہ مصروف خدمتگزاری تمام لشکر آباد رعایا دلشاد بارگاہ مین سرداران نامی کے استادہ مین کل اقلیم کے شاہزادے وزرا امرا مصروف عیش و نشاط ہر مقام پر ناچ ہو رہا ہے لشکر ہندوستان باغ سحران فوج عربستان نمونہ قہر صاحبقران کے حاضر ہین سب طرح کی ہر کارے دمبدم خبر پہونچاتے ہین گلبا دعراقی نے کان مین خواجہ عمرو کے آکر خبر کہی ایلچی کوکب سنفیر کا شبرنگ جادو آتا ہی خواجہ نے اسیوقت چند سردارون کو اشارہ کیا کہ صاحبقران سے ذکر نکرو جاکر خدمت و استقبال مین مصروف ہو آپ آکر ایک بارگاہ نہایت عمدہ بہ تکلف استادہ کرلیئے عیاران نامی چند سرداران گرامی آکر حاضر خدمت مین ہوے خواجہ تاج پہن کر مسند پر بیٹھے تاج سر پر لباس فاخرہ زیب جسم انور علاوہ عیارون کے تاجداران جلیل حاضر خدمت ہین اس عظم و شان سے خواجہ نے شبرنگ جادو کو اپنی بارگاہ مین بلوایا شبرنگ جو بارگاہ مین آیا دیکھا خواجہ عمرو مقام صدر پر جلوہ فرما ہین وزیر و مشیر سرداران جلیل سب خدمت مین حاضر ہین نہین معلوم کیا باعث ہوا کہ عمرو ایسے عیار سے اور کوکب نامدار سے سوے مزاجی ہوئی یہ دل مین سوچتا ہوا شبرنگ جادو آکر کرسی پر بیٹھا شبرنگ سمجھا کہ لشکر صاحبقران کا بھی طریقے سے ہوگا بادشاہ جلیل ہین ہر ایک کو اپنے سامنے نہ بلاتے ہونگے خواجہ عمرو کو کل امورات کا اختیار ہوگا یہ سوچکر شبرنگ نے عرض کی اے شہنشاہ اوج عیاری مین نامہ آپکے بھائی صاحب کا لیکر آیا ہون عمرو اٹھ کھڑا ہوا ہاتھ دونون پھیلا دیے عرض کی لاؤ نامہ میرے سر پر رکھو میرے بھائی نے تحریر فرمایا ہی یہ سنتے ہی اور عیار مثل گلباد و نیرنگ وغیرہ ایلچی کے ساتھ والون کے خدمتگذاری مین مصروف ہوے ایک ایک کے آگے آنکھین بچھا دین کل سامان عیش و نشاط مہیا ہی خواجہ عمرو طرف شبرنگ کے متوجہ ہوے پوچھا اے برادر ہمارے بھائی صاحب کا مزاج کیسا ہی

شبرنگ نے کہا ہر وقت آپکو یاد کرتے ہین خواجہ نے کہا مجھے بہت جدائی شاق ہوئی ہین حاضر
خدمت ہونگا مین اپنے عنایت فرماسے عذر کرلونگا شبرنگ جادو نے شفقت و عنایت خواجہ کی
دیکھکر نامہ پیش کیا خواجہ نے نامے کو پڑھا شبرنگ جادو سے کہا آج شب کو تشریف رکھیے بڑے
لطف سے دربار آراستہ ہوگا اگر تمھاری خوشی ہوگی دربار مین صاحبقران کے چلنا ورنہ مین
جواب تمکو لادونگا شبرنگ تو دربار مین عمرو کے رہا عمرو مضمون نامے سے جب آگاہ ہو گیا دل
بیقرار ہوا خیال مین آیا کہ ای عمرو اسوقت تو حمزہ نے یہ کہدیا ہی کہ کوئی ایرج کے مقدمے مین
دخل ندے جب اُسپر زوال آئیگا سر پیٹے گا جان دیگا جو منظور ہی وہ تو فکر خواجہ کر ہی چکے ہین
شب کو نامے کو پڑھا طرف سے صاحبقران کے جواب لکھا مضمون جواب یہ تھا کہ ای برادر ہمین
تمسے کسیطرح فساد منظور نہین ہے تم اسکو سزا اے کارِ د و قتل کرو ہمین کیا دخل ہے ہم تمھارے سامنے
کہہ چکے کہ جو تمسے سرکشی کرے اُسکو سزاے کارِ د و ہمکو اطلاع ہو ہم ایسا انتظام کرین بہت سی
خوشامدین جواب مین لکھکر نامہ پاس رکھا شب بھر سامان دعوت ضیافت برائے شبرنگ مُہیا
رہا صبح کو وہ نامہ شبرنگ کو دیا جملہ خدمتگار ونکی بھی خاطر مدارات رہی جسطور سے منظور ہوا
خواجہ نے شبرنگ کو بہ اعزاز و اکرام رخصت کیا زبانی بھی بہت کچھ کہدیا کہ بھائی صاحب کے
ہمارا عذر کرنا کہدینا کہ وراندازون نے بہت کچھ چاہا مگر شکر ہے پروردگار کا کہ ہمارے دل مین
تمھاری جانب سے اور تمھارے دل مین ہماری جانب سے کسیطرح کا رنج و ملال نہین آنے پایا
عیاران و خواجہ عمرو شبرنگ کو دور تک پہونچانے آئے اسکو رخصت کیا تخت پر سوار ہوکے
شبرنگ جادو طرف طلسم نور فشان کے روانہ ہوا خواجہ بھی کسیوجہ سے شاید ہمراہ گئے ہون یا
نہ گئے ہون اسکا حال ناظرین والا تمکین پر ظاہر ہوگا کوکب روشنضمیر قصر جمشیدی مین تخت پر
جلوہ فرما یا ہین پہلو مین ملکہ حنا ے گلگون پوش چند سردار حاضر خدمت ہین کہ شبرنگ جادو آکر
پہونچا جواب نامہ ہاتھ مین کوکب کے دیا کوکب بہت خوش ہوے نامے کو پڑھکر فرمایا دیکھو صاحبقران
زمان نے کیا کیا عذر لکھا جانتے ہین کہ ایسے بادشاہ عالی جاہ سے فساد کرنے مین خرابی ہے مجھے بھی
یہی منظور ہے کہ جو مجھ سے سرکشی نکرے اُسکے مقدمے مین دخل ندون عمرو کبھی میرے ملک کی جانب
منھ کرکے نہین سوئیگا نامہ پڑھکر کوکب توان باتون مین مصروف ہوے شبرنگ سامنے موجود ہے

حال اختیارات خواجہ عمرو بیان کر رہا ہی کہ لشکر مین صاحبقران کے عمرو کو سب طرح کا اختیار ہی
کوئی عمرو کے مقدمے مین دخل نہین دیتا کوکب نے کہا وہ کلید عقل صاحبقران ہی عمرو کے
برابر کوئی سردار جانباز سر فروش نہین ہی عمرو خیر خواہ دولت صاحبقران برہم زن لشکر نوشیروان
چند سردار ایسے دراندازِ دربار کوکب مین آج کل جمع ہوے ہین کہ طرف سے صاحبقران عمرو کو بہکا
رہے ہین چاہتے ہین فساد برپا کر آئین لشکر کشی ہو عمرو آکر عیاریان کرے ہمارے شہنشاہ سر کاٹ کر عمرو کا
خدمت صاحبقران مین بھیجین کوکب کا بھی مزاج الٹا ہوا ہی مغرور تخت پر متمکن آئینہ اپنے آگے
رکھکر اپنی صورت کو آپ سجدہ کرتا ہی جسقدر اہالیان دربار حاضر ہوتے ہین انپر حکم ہی کہ ہمکو آکر سجدہ
کرو سردار مجبور و لاچار آ آکر سجدہ کرتے ہین دربار مین وہ رعنائی و زیبائی کہان چند گلرخ شادمین
کرنے والے سامنے حاضر ہین کوکب نشے مین شراب کے بلبلا رہا ہی قصر جمشیدی مقام فرحت افزا
ہر گوشہ آباد وہانکے رہنے والے دلشاد شب رنگ سے کوکب بیٹھا باتین کر رہا ہی کہ پہلو سے
قصر جمشیدی کے ایک بجلی چمکی آواز آئی منم فرستادہ مرجان جادو جو کوکب نے سر اٹھا کر
دیکھا ایک پریزاد دردرکوش مرصع پوش چہرۂ آفتاب عالمتاب آسمان حسن جمال ابروی خمدار
رشک ہلال آنکھین نرگس شہلا کو آنکھین دکھانیوالی بلکہ نرگس شہلا شرمائی غزال صحرائی نے آنکھ نہ ملائی
یاقوت احمر کے پر شہپر غیبت کاری چال مین قیامت حسینان عالم سے خوبصورت ایک صندوقچہ
ہاتھ مین کہتی ہوئی کہ ای شہنشاہ طلسم افشان مرجان جادو نے لقا کو دامن پناہ دیا ہی مگر تمھاری آمد کے
کے پابند ہین کہ اگر شہنشاہ نور افشان فرمائینگے تو اٹھا کر لقا کو تابہ باختر پہونچا دینگے کوکب
صورت زیبا اُس نازنین کی دیکھکر حیران جمال و محو دیدار ہی اجتک ایسی صورت زیبا نگاہ سے نہین
گذری حسن پر ملکہ حنائے گلگون پوش کے بڑا ناز ہی لیکن اسوقت جو کوکب نے بہ نگاہ غور دیکھا ذرے
آفتاب کا فرق ہی خرامان خرامان برعنائی و زیبائی قریب تخت کوکب روشن ضمیر حاضر ہوئی مثل ہلال
شب اول برائے تسلیم خم ہوئی کوکب بہ نگاہ حسرت آئینہ جمال کو دیکھ رہا ہی دل کو محویت یہی جی
چاہتا ہی کہ اٹھ کر اُس محبوب جانی کے گرد پھرون پردۂ چشم مین چھپا لون کرسی بچھی تھی کوکب نے
اشارہ کیا وہ معشوق حور تمثال بصد ناز و کرشمہ کرسی پر آکر بیٹھی نامہ اپنے پاس سے نکال کر کوکب کو
دیا کوکب نے کھولا طرفسے مرجان جادو کے مرقوم تھا کہ ای شہنشاہ باکرم صاحب شوکت و حشم

ہمکو آپکی رائے کے خلاف کوئی امر منظور نہین ہے لقا شکست خوردہ اِس اقلیم مین پہونچا ہاتھ سے
مسلمانون کے بچا لیا اب اگر تمھاری خوشی ہو اہل اسلام سے مقابلہ کرین ورنہ رخصت کردین
کوکب اِس تحریر پر بہت خوش ہوا آخر مین لکھا تھا اے بادشاہ عالیجاہ ایک تحفہ ہمنے معرفت
اِس پریزاد کے تمھارے واسطے روانہ کیا ہے اُسکو ضرور ملاحظہ کرنا لائق تمھارے دیکھنے کے ہے
کوکب نے نامہ پڑھکر دل مین تو یہی ہوس ہے عمرو عیار اسی سے باتین کرون کہا کیون صاحب
ہمارے دوست نے کچھ تحفہ روانہ کیا ہے اُسکے ہم بہت مشتاق ہین چندے سے دراندازون نے
کچھ فساد برپا کرائے ورنہ سرداران نور افشان تا بہ قلعہ مرجانیہ جاتے تھے وہان والے یہان
آتے تھے فلک نے انقلاب دکھایا اب اُسی طرح سے یکجہتی ہو جائیگی اُس پریزاد نے بغل سے ایک
صندوقچہ نکالا کوکب کے تخت پر رکھدیا کلید لگی ہوئی ہے وزرا اُمرا اسکو اشتیاق کہ دیکھین
مرجان جادو نے ہمارے بادشاہ کے واسطے کیا تحفہ دیا کوکب ہنس ہنس کر اُس پریزاد سے باتین
کر رہے ہین دل مین یہی ہے کہ اُسکو نہ جانے دین خیال یہ ہے کہ حنائے گلگون پوش کے خلاف
ہو جب جمال جہان آرا پر نگاہ پڑتی ہے آنکھ سے آنکھ لڑتی ہے ہوش و حواس پراگندہ ہو جاتے
ہین وہ مہ جبین نہایت طرار و فراز عقیل و فہیم صاحب سلیقہ کلام شایستہ طریقے مین رسائی باتون مین
رعنائی ہونٹھون مین مسیحائی سیم تن غنچہ دہن سنبل مو خال ہند و چشم جادو فرد بر خندہ کز لب بر انگیختی
نمک بر دل خستگان ریختی دیگر یار کی چشم سخن گوش سے یہ کہدے کوئی پھول جانا نہ کسی کے دل
خاموش کی یاد دیگر ہٹ گئی عارض پر نور سے اُسکے جو نقاب کھینچ گئی چاک گریبان سحر کی تصویر
بن کے پتلی مین نگہ آنکھ مین پتلی ہو کر پھرتی ہے یار کی شمشیر و سپر کی تصویر وہ صورت زیبا پر جیسی
نگاہ رخسار چاند کے ٹکڑے خال عارض ستارے بیساختہ کوکب کے منھ سے نکل گیا **نظم**

تمسے خوش چشم تو دیکھے نہیں انسانون مین
آنکھ کو وارہی بندہ ترے دیوانون مین
دید ساقی کی ہے مشتاق ہماری آنکھین
رہگئے ہاتھ پڑے تھے جو گریبانون مین

پتلیان ہین کہ یہ پریزاد پری خانون مین
وہ پری مجمع عشاق مین آتا ہی نہین
مئے حسرت عوض بادہ ہے پیمانون مین

اور سب طوق بگردن ہین ہین ہان حلقہ بگوش
سرو ہے قمریون مین شمع ہے پروانون مین
پر وہ حیرت نے تری بزم مین کھپا سکا

کوکب روشنضمیر کی یہ کیفیت ہوئی مثل آئینہ حیران بصورت
زلف پریشان حیران جمال محو دیدار آنکھین مشتاق جمال جان اپنی نثار کردن دلکو یہ خیال تھا

بڑھتے ہین کہ بلائین لون رعب حسن پکارتا ہو کہ دعائین دون بمشکل ضبط کرکے کوکب نے
کہا ای ماہ آسمان کمال ای خورشید فلک جاہ و جلال اے سرو نوخاستہ باغ خوبی نام نامی کا مشتاق
ہون کیونکر آنے کا اتفاق ہوا دل تر دو منزل کلام کرنے کا نہایت مشتاق ہوا اُس آفت جان نے
مسکراکے غنچہ دہن واکیا نئی بات ہر غنچے سے پھول جھڑنے لگے بوے گل کلام نے اہالیان صحبت کو
مست کردیا معلوم ہوتا تھا کہ گلشن قصر جمشیدی مین عندلیب خوشنوا زمزمہ سرائی کررہی ہین
یہ جواب دیا کہ ای شہنشاہ باحشم ای صاحب چتر و علم مرجان جادو بندہ خداوند خورشید روشن تن
حاکم دربند اول خورشید نگار کہ آپسے محبت قلبی و دوستی قدیمی رکھتا ہو یہ صندوقچہ بطور تحفہ برائے
ملاحظہ سرکار معرفت اِس کنیز خاص و خدمتگذار با اختصاص کے روانہ کیا ہو جاسوسان دربند نے
یہ بھی خبر پہونچائی تھی کہ اہل اسلام نے آپکے ساتھ کچھ بے اعتدالی کی مہر و وفا آپس کی ترک
ہوئی علوم سحر و ساحری سے یہ صندوقچہ معمور ہو اسکو جو حضور ملاحظہ فرمائینگے اور خدمت مین
موجود رہیگا کوئی عیار طرار مکار سامنے نہ آسکیگا ہر کس و ناکس کی یہ جرأت نہوگی کہ سرکار سے
کلام کرسکے کلام دروغ کو پیشگاہ سرکار فروغ نہوگا اِسکا ملاحظہ فرمانا واجب لازم ہو اِس
فصاحت و بلاغت سے ان کلمات کو اُس ماہ رخسار نے ادا کیا کوکب بیقرار ہوگیا سر جھکاکر
جواب دیا کوئی مسلمانون سے باعث ملال نہین ہے جو گذرا اُسکا ذکر کیا ایسے مہملات کی فکر
کیا حقیقت مین یہ فرقہ مسلمانان قابل ملاقات شاہان عالم نہین ہے مجکو بڑا افسوس ہے
کہ مین نے کد و کاوش کرکے اقلیم ہوش ربا پر اُن لوگونکا قبضہ کرادیا جب قصد ہوگا مٹا دیا
جائیگا پہلے تو اپنے گھر کا انتظام واجب لازم ہو اُس پریزاد نے کہا شہنشاہ باختر کا بھی یہان دخل ہی
تا بہ بیابان گلریز یہ سرکش پہونچ چکے ہین اب انتظام بوجہ احسن ہوجائیگا بھاگ رستہ نہ ملیگا دعوے خون
افراسیاب بھی منظور ہے ہمارا بادشاہ شہنشاہ عالیجاہ صاحب لوسن دار سیاہ عیار سرار ہم ایسے
خدمتگذار ہزار در ہزار حاضر ہین شہنشاہ کو کچھ پرواہ نہین آپکی حفاظت بھی ضرور کرینگے اِس صندوقچہ کے
ملاحظہ سے اتحاد یکجہتی ثابت ہوگا کوکب نے شنفیدن ان باتونکو سنکر وجد کرنے لگا باتین سلیقہ رعنائی زیبائی
فصاحت و بلاغت کو فخر غلام در دولت پر مقرر ہو کوکب پھڑک جاتا ہو سراپا کو بھی بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہی
صاف دل کہتا ہو کہ رب اکبر نے کلک قدرت سے صفحہ قدرت پر کیا تصویر دلپذیر کھینچی ہے

اگہ مانی تو یہ ہے فرد نقاش چون تماثل آن ماہ میکشد ٭ نوبت بزلف چون برسید دہ میکشد
دیگرمانی چو نقش آن بت بدست میکشد ٭ چون میرسد بہ ساعد او دست میکشد ٭ نقاش کیا
تصویر کھینچیگا یقین تو یہ ہے کہ مانی و بہزاد آہ کھینچتے کشاکش مین رہتے تصویر کشی مین جفائین
سہتے خود صورت تصویر خاموش ہوتے تصویر کشی مین چیخین مار کر روتے کوکب نے صندوقچہ لیکر
تخت پر رکھ لیا نگاہ چہرۂ بے نظیر سے نہین ہٹتی خدائے گلگون پوش بھی صورت زیبا دیکھکر
خاموش نصیب حسن دورباش کہہ رہا ہے نگاہ نامحرم کو قریب نہین آنے دیتا اُس پریزاد نے مسکرا کر کہا
مین تو ابھی چند ساعت حاضر ہون بعد ملاحظہ عجائب و غرائب آپکو بھی جواب تحریر فرمانا ہوگا کوکب نے
کہا تمھارے نام سے آگاہ ہوے اُس مہ جبین نے سر جھکا کر کہا مجکو محبوب دلفریب کہتے ہین کوکب نے
کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا کہا حقیقت مین نام بھی سمجھکر رکھا ہے دل چاہتا ہے تمسے باتین ہی کیا کرین اُس
آرام جان فتنۂ دوران نے مسکرا کر کہا مین تو ابھی چند ساعت خدمت مین حاضر ہون کلام کیجیے گا
ملک مرجان کو آپکے ساتھ محبت قلبی مقدمہ یکجہتی حاصل ہے اگر آپ تحریر کرینگے کہ محبوب دلفریب
ہمارے ملک مین رہے ضرور وہ بھیج دینگے مین بھی ملازمت کیمیا خاصیت کی عرصۂ دراز سے مشتاق
ہون یہ کہکر کلید بھی صندوقچے کی کوکب کے ہاتھ مین دی عجائب و غرائب کا مشتاق کیا یہ بھی
کہدیا کہ عجائب و غرائب نیرنگ بازی سے یہ صندوقچہ معمور ہے ملاحظہ کرنا ضرور ہے کوکب نے
ہٹایا اک تڑاقہ ہوا صندوقچے سے دھوان نکلا تمام مکان کوکب کا دھوین سے مملو ہوگیا فوراً
کوکب کو اور حاضرین وقت کو چھینک آئی بیہوش ہو کر گرے اُس پریزاد نے چمک کر نعرہ کیا بانگ او
کوکب منم رستم شہنشاہ اقلیم عیاری ہنر بر دشت طرازی مہتر مہتران خواجہ عمرو نامدار یہ کہکر
عمرو نے بارگاہ دانیال استادہ کر لی شراب کباب موجود تھے مصروف عیش ہوا اُس بارگاہ
کرامت مین سبکو بند کر لیا ارادہ ہوا کوکب کی چھاتی پر چڑھ کر زبان مین سوزن دون یکایک
آسمان پر سناٹا ہوا قہقہہ کی آواز آئی جیسے کوئی کسی پر مضحکہ کرتا ہے آواز آئی کہ واہ خواجہ
عقل کے ناخون لو پیر نابالغ ہو عیاری ابھی سیکھو مین نادان نہ تھا کہ بلا تکلف تخت پر بیٹھا رہتا
دیکھ لو مین تو یہان موجود ہون وہ کوکب میرا ایک غلام حقیر ہے خواجہ قتل کرو خواجہ بخشو ملکہ
قتل ہی کر ڈالو تمھارا کلیجہ ٹھنڈا ہو عمرو نے جو سر اُٹھا کر دیکھا کوکب روشن ضمیر تاج یاقوتی

سر پر لباس پُر زر زیب جسم انور بڑے جاہ و حشم سے ہوا پر ٹھہرا رہا ہی عمرو کے ہوش اُڑ گئے صورت یہ ہوئی تھی کہ شبرنگ ایلچی کے ساتھ خدمتگار بنکر عمرو یہان آیا یہ سامان دیکھکر عیاری گذرا اب جو کوکب نے آسمان سے یہ آواز دی اور یہ بھی سمجھایا کہ خواجہ اس غلام کے قتل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا ہمارے تمھارے مقابلے مین حفاظت جان و آبرو کا ضرور خیال ہے تمھارے احسانات کو ہمنے فراموش نہین کیا لیکن بے اعتدالی ایرج نے قلب اُلٹ دیا ضبط نہو سکا جبتک دس بیس لاکھ کی خونریزی نہوگی تب تک جانبین کے دلکو چین نہ آئیگا خواجہ نے سر جھکا لیا سوچنے لگا کہ کوکب سچ کہتا ہی غلام کے قتل کرنے سے کیا نفع ہر بات مین بھی فرق آئیگا رنج و ملال آپس کا بڑھ جائیگا یہ سوچ کر کہا کہ ای شہنشاہ غلام آپکا حاضر ہے ہم جس واسطے آئے ہین وہ بھی آپکو بخوبی معلوم ہوگا کوکب نے کہا مین کسی بات کا خوف نہین کرتا جبتک بن پڑیگا مین بھی تمکو قتل نکرونگا تمھاری عیاری مجھکو دیکھنا ہی عمرو نے کہا ای کوکب نا منصف ہو سب کچھ دیکھ چکے اب بھی دیکھ لوگے اب مین ہے تمکو گرفتار کیے کیا چلا جاؤنگا بہت ہوشیار رہیے گا کوکب نے کہا مین ہوشیار ہون خواجہ نے بارگاہ دانیالی کو کھینچا کوکب نے بلندی سے آواز دی ای برج مرواریدمین چلکر ٹھہریے برائے خدمتگذاری کنیزین ملازم ہونگی ہر طرح کی آپکو خبر بھی دیتا رہونگا آپکے آقا کا بھی مجھکو خیال ہے اُنکے انصاف پر دل وجد کر رہا ہی یہ صاحبزادے جو طلسم نور افشان کی سرحد مین آئے اُنھون نے کچھ لطف اُٹھائے ہین کچھ اور اُٹھائینگے عمرو نے کہا ای کوکب بہتر اسی مین ہے کہ ایرج کو دیوانہ پن سے صحت دو اپنے اوپر رحم کرو تمھارا نامہ مین نے صاحبقران کے سامنے پیش نہین ہونے دیا ورنہ قیامت ہوتی کوکب نے کہا خواجہ مین آپ لوگون سے میل تو نکرونگا انجام مین دیکھا جائیگا اسیوقت خواجہ عمرو ان سبھونکو چھوڑ کر تخت پر سوار ہو کر برج مروارید مین پہونچے دیکھا وہ مکان فرش فروش سے آراستہ ہی کنیزین غلام حاضر تھے استقبال کرکے خواجہ کو قصر مین داخل کیا خواجہ کو اس مقدمے مین بڑی حیرت ہی کہ ای عمرو یہ مین نے کیا کیا کیون جلد ہی چھوڑ دیا ضرور دھوکا پڑا یہان کوکب روشنضمیر نے بیٹھکر ایک نامہ لکھا غلام کو دیا کہ جاکر عمرو کو دیکر چلے آنا عمرو اسی برج مین برج مروارید مین بیٹھا ہی کہ غلام نے آکر نامہ دیا غلام تو چلا گیا عمرو نے نامہ کھول کر پڑھا کوکب کی مہربانی تحریر سے محبت ظاہر ہی یہ بھی پایا جاتا ہی کہ چند

ساتھ والون نے کوکب کو بہت گرمایا ہے یہی باعث غصے کا ہے صاف مرقوم تھا کہ خواجہ تمنے بڑا کمال کیا تھا اصل مین تمکو گرفتار کیا مین نے اپنا غلام اسرار جادو مقرر کر رکھا تھا کہ اگر مین کسی بلا مین پھنسون میری صورت بنا کر دکھلانا اُسنے وہی کیا تمنے بڑا دھوکا کھایا میرے اقبال نے مجکو بچایا اب کیا مجال ہے کہ مجپر دست انداز ہوسکو وہین بیٹھے ترنا پا کرو اب مین اپنا انتظام کرلونگا بڑے بڑے فقرے کوکب نے لکھے تھے عمرو پڑھکر خاموش ہوا دل مین کہتا ہوا اسکا تردد کیا شل مشہور ہے شنتے کہ بآواز جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد جو پروردگار کو منظور ہوگا وہ ہوگا تردد و انتشار بیکار ہے نامہ دار کو خلعت دیکر رخصت کیا آپ بیٹھکر سوچنے لگا کوکب قصر جمشیدی مین ہین خواجہ برج مروارید انکو اس حال مین چھوڑو انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دوکلمہ داستان لشکر صاحبقران و لشکر لقا مرجان جادو کا لقا کو روانہ کرنا طرف اپنے خداوند کے اور خود وعدہ کرنا کہ ہم صاحبقران سے سمجھ لینگے شمیم عیار کو روانہ کرنا برائے گرفتاری صاحبقران وقت پر پہونچنا خواجہ کا بہ ہدایت کوکب خمسہ موافق مضمون مقام

تکلف چھوڑکر عزم سفر اب دل مین ٹھانا ہے ۔ مقدم اُسکو آنا ہے مقرر ہمکو جانا ہے
خدا جانے قضا کس وقت آئے کیا ٹھکانا ہے ۔ اجل سر پر کھڑی ہے خواب غفلت مین زمانہ ہے
چھپر کھٹ کے عوض لازم جنازے کا اُٹھانا ہے

یہ شوخی اور طرارے مین بلا ہے کیا ٹھکانا ہے ۔ کرے پامال عالم کو یہ اُسنے دلمین ٹھانا ہے
ضرور اُس شہسوار عرصۂ خوبی کو آنا ہے ۔ غبار ہستی عاشق جو آج اُسکو اُڑانا ہے
سمند ناز کو گردن کا ڈورا تازیانا ہے

خود آرائی کا دلمین قصد اس گلرو نے ٹھانا ہے ۔ دھڑی سے دیکھیے کس کس کا اُسکو خون بہانا ہے
دل عالم غرض ہر رنگ سے اُسکو لبھانا ہے ۔ لب گلرنگ پر مستی لگانے کا بہانہ ہے
اُسے برگ گل لالہ کو نافرمان بنانا ہے

خرد کچھ کام کرتی ہے نہین اسرار عالم مین ۔ ہمیشہ حکم جاری ہے نیا ہر کار عالم مین
بنایا اسکو گل گلشن بازار عالم مین ۔ نکلتا ہے جو ہر گل زرکف گلزار عالم مین

خدا جانے زمین مین دفن یہ کسکا خزانہ ہے

فنا لازم وجود حادث کل کو ہے ای ہمدم | بھروسا کسکو ہی مہمان ہی دنیا مین بنی آدم
خدا کی ذات واجب ہی فقط حادث ہی یہ عالم | اشارہ آمد و رفت نفس کا ہے یہی ہر دم

بدن مین دم جو آیا ہے مقرر اسکو جانا ہے

سراسر کندہ نقش اشک ہی دل کے نگینے پر | وہ واقف ہی مین راضی ہون خنا کے خون پینے پر
کمر باندھے ہوے وہ فتنہ گر ہی میری کینے پر | رکھا ہی ہاتھ شفقت کا جو اسنے میری سینے پر

اسے اب آتش رنگ حنا سے دل جلانا ہے

زمانے مین عموماً یون تو شاعر ہین سبھی ناسخ | مقابل ہو کسی سے حال کھاتا ہی جبھی ناسخ
نہوتا سیر پر تو ربط رعنا سے ابھی ناسخ | کمی ہوتی نہین نقد سخن کی یہان کبھی ناسخ

ازل سے اپنے قابو مین معانی کا خزانہ ہے

چہرۂ اشہب تیز گام زبان کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین شعر مرصع خیال سخن آفرین سخن را بہ کرسی نشاندا این چنین زلزلہ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیہ عالیسان حوالی بیابان گلریز مین فروکش ہین جہاندار شاہ کی فرزند نے بڑی دھوم سے سامان دعوت کیا عرض کرتا ہی لقا کو حاکمان دربند خورشید روشن تن لے گئے حضور کا اس طرف جانا مناسب نہین ہی صاحبقران فرماتے ہین میرا عہد ہی جہان لقا جائیگا فوراً اسکو پہونچاؤن گا یہان مرجان جادو ساحر زبردست حاکم دربند مرجانیہ نے سامان دعوت لقا کیا کہا اے شہنشاہ باختر آپ خدمت خداوند مین تشریف لیجائین حمزہ کو مع فرزندان حمزہ ہم گرفتار کرکے روانہ کرینگے ہر چند بختیارک نے کہا ہمارا اٹھنا مناسب نہین ہی ہم بھی سامان جنگ دیکھین مرجان نے نمانا لقا کو روانہ کیا اس اقلیم کا ذکر وقت وساعت پر تحریر ہوگا مرجان جادو نے بعد روانہ کرنے لقا کے اپنے عیار شمیم خاک ریز کو بلا کر تمام کیفیت بیان کی اور کہا دولت دنیا سے نہال کردونگا حمزہ صاحبقران کو گرفتار کر لا کئی سو ہی بیک بچون کو ساتھ لیکر شمیم خاک ریز طرف لشکر صاحبقران کے چلا یہان صاحبقران زبان سے مشتاق جادو نے ذکر کیا کہ حوالی بیابان گلریز نہایت مقام سرسبز و شاداب ہی شکار متعدد و چشمہ ہاے آب روان طائران زمزمہ سرا صاحبقران

مشتاق ہوئے حکم دیا سامان شکار تیار ہو فوراً اسباب شکار مہیا ہوا سرداران نامی کو ہمراہ لیکر شکارگاہ مین تشریف لائے صحرائے سبزہ زار مین فروکش ہوئے دن بھر شکار ہوتا ہے شام کو بارگاہ مین آرام فرماتے ہین ایکدن شکار کھیلتے ہوئے صحرائے سبزہ زار سے نکلکر قریب ایک درۂ کوہ کے پہونچے دیکھا ایک درویش جگر ریش لباس شبخیز پہنے ہوئے کئی سو شاگرد بیٹھا ہوا عبادت خدا مین مصروف صاحبقران زمان پشت مرکب سے اُترے مع سرداران نامی جیسے ہی قریب اُس مرد بزرگ کے پہونچے اُسنے پکارکر آواز دی یا صاحبقران زمان آداب و تسلیمات ہم فقرا کا قبول ہوا امیر نے جواب دیگر ساتھ والون سے کہا درویش صاحب کمال معلوم ہوتا ہی ہر ایک نے سر جھکا لیا عرض کی جو مزاج مین سرکار کے آئے وہی مناسب ہی بسم اللہ تکلیف فرمائیے وہ درویش استقبال کرکے صاحبقران کو مع سرداران نامی باغ مین لایا مگر نہایت فصیح و بلیغ ہے کلام مین تاثیر فقرات دلپذیر باغ کی سیر کرتے ہوئے بارہ دری مین داخل ہوئے دیکھا اُس مقام پر سامان شاہانہ مہیا ہی فرش مشجر کرسیان جواہر نگار دنگل عمدہ وہ درویش دست بستہ عرض کر رہے ہین حضور تشریف رکھین میری خوش نصیبی کہ مین قدمبوسی سے مشرف ہوا صاحبقران فرماتے ہین ہین آپکی ملاقات سے سرفراز ہوا اٹھارہ برس پردہ قاف مین بھی رہا بڑے بڑے عابد و زاہد نگاہ سے گذرے مگر آپ نے اِس صحرا مین باغ آراستہ کرایا درویش نے کہا بابا مراد یہ ہی کہ بندگان خدا کو آرام پہونچے اکثر شاہان جلیل سردار و رئیس اس حوالی مین آتے تھے پانی نہ ملنے سے تکلیف اُٹھاتے تھے فقیر نے مشقت کرکے یہ باغ آراستہ کیا آپکے قدوم میمنت لزوم سے منور و روشن ہوگا یہ کہکر درویش خود دوڑکر اندر بارہ دری کے آیا کرسیان موافق مرتبے کے ہر ایک کے واسطے بچھائین مشتاق ہوکر کھڑا ہوا کہ رہا ہی کہ سرفراز فرمایئے صاحبقران خود منکسر مزاج ہین چاہتے ہین کسیکو ہمسے آزار نہ پہونچے اِس درویش کو راضی کرکے یہان سے چلین دل مین یہ ہی کہ فرزند جہاندار شاہ سے کہکر اُسکی جاگیر مقرر کرادین لیکن صاحبقران زمان جہاندیدہ و کارآزمودہ ملکون ملکون پھرے بڑے بڑے عیارون نے آگر عیاریان کین ساحرون کے پکڑنے مین مبتلا ہوئے بہ نگاہ حسرت فقیر کو دیکھ رہے ہین ہر مرتبہ وہ فقیر باغ مین دوڑ کر جاتا ہے اشیائے نادرہ

میوے وغیرہ چنتا جاتا ہی اکثر کئی مرتبہ سرداران صاحبقران زمان کی سامنے میوے پیش کیے صاحبقران زمان اشارے سے مانع ہوے کہ تیئے مقام پر آنے کا اتفاق ہوا اِس درویش کو کبھی نہین دیکھا یکایک کسی شی کے کھانے کا قصد نکرو وہ فقیر سبکا افسر کران باتونکو صاحبقران زمان کے سمجھکر عرض کرتا ہی بابا فقیر بھی نہین چاہتا کہ اب کچھ نوش فرمایئے چند ساعت تشریف رکھیے آپکے ساتھ عیار بھی آتے ہونگے اُنکی معرفت ہر شی طلب فرمائیگا صاحبقران زمان کو یہ بات بہت پسند آئی حقیقت مین چہتر قران وگلباد وغیرہ عیاران لشکر اسلام صاحبقران زمان کے ساتھ آئے ہین یقین ہے تعاقب مین صاحبقران زمان کے آتے ہونگے امیر با توقیر کو بھی اُن سب لوگونکا انتظار ہی اور دل مین چپکے چپکے کہ رہا ہی کہ ہمارے عیار آجائین تو شاہ صاحب سے بہ اطمینان کلّی بیٹھکر باتین کرین ایسا نہو باعث خرابی ہو یہی تیور دیکھکر درویش نے کہا بابا صاحب تمھارے عیار آجائین تب کچھ نوش کرنا احتیاط واجب لازم ہی جبتک تشریف رکھیے آپکا کھڑا رہنا فقیر پر انتہا سے زیادہ شاق گذرتا ہی یہ درویش بینوا آپکی قدمبوسی کا عرصہ بعید مدت مدید سے مشتاق تھا آج دل کی آرزو پوری ہوئی یہ سردار مع لندھور و مالک نور الدہر مع صاحبقران زمان سات سردار ہین بارہ دری مین درویش کے ساتھ آئے ہین کرسیاں بچھی ہین دنگل کلان پر صاحبقران زمان کرسیون پر مع چھوں سردار کے آکر بیٹھے ہین جیسے صاحبقران زمان نے دنگل پر ہاتھ رکھا کرسیون کے اور دنگل کے پایہ شکست ہوے اُسمین سے بیہوشی اُڑی سب سردار بیہوش ہوکر گرے یکایک درویش نے نعرہ کیا منم شمیم خاک ریز چہتر موسیقار اپنے شاگرد رسید کو ساتھ لایا تھا موسیقار نے جھپٹ کر اشارہ نور الدہر اُٹھایا بیشتر نکل گیا شمیم جادو نے اب سب سردارونکو مع صاحبقران زمان کے ہمراہ لیا باغ سے نکلکر روانہ ہوگیا چہتر قران و ابو الفتح صفہانی وغیرہ تعاقب مین اپنے آقاے نامدار والا اقتدار کے چلے آتے ہین جب خواجہ عمر رہ گئے تھے تب چہتر قران سے کہہ گئے تھے کہ آقاے نامدار ذی اقتدار کا خیال رکھنا چہتر قران کو بڑا تردد ہی کہ ایسا نہو کوئی آفت پڑے استاد آکر فرمائینگے میرے نہونے سے یہ آفت برپا ہوئی اِس خیال مین پھرتے پھراتے آکے اُسی باغ مین پہونچے گھوڑے اپنے سردارون کے کوتل پائے باغ کے اندر آئے بارہ دری

ہین سامان بیہوشی مہیا دیکھا خیال کیا کہ کوئی عقلمند عیار تھا ذنگل کرسی سے بیہوشی اُڑی
ورنہ صاحبقران زمان دھوکا کھانے والے نہ تھے فوراً آرنگ وروغن عیاری کا لگا کر شکل
فقیر تیار ہوے جستجو مین صاحبقران زمان کے چلا نقش پا دیکھتا ہوا جاتا ہی مہتر موسیقار
شاگرد شمیم لپتارہ نورالدہر کا لیکر آگے بڑہ گیا شمیم جادو کو اپنی عیاری پر بڑا ناز ہی ٹھہرتا ہوا جاتا ہی
وہی فقیر کی شکل پر ہو حق کرتا تسبیح جپتا ہوا بھبوت تمام جسم مین ملے ہوے ایک سونٹا ہاتھ مین
لیے ہوے ایک کنوئین پر آکر ٹھہرا مہتر قران بھی پہونچے شمیم جادو نے فقیرونکی بڑی خاطر کی
کہا داتا آپ لوگ کہانسے آتے ہین قران نے بھی اُسیطرح کے جواب دیے شمیم جادو نے جھولی سے
پھول نکالے کہا یہ بابا فقیرون کا تحفہ ہی مہتر قران نے پھول لیے ابوالفتح وغیرہ نے لیتے ہی پھول
سونگھنے لگے قران نے اُنکو بدل کر سونگھا وہ سب سونگھتے ہی بیہوش ہوے شمیم جادو سمجھا یہ بھی
بیہوش ہوگا نعرہ کرکے جھپٹا کہ سکو گرفتار کرلون قران بندہ پکڑکے جا پڑا قران کے ساتھ والے
بیہوش پڑے اُسکے ساتھ والے چالیس عیار لپتارہ صاحبقران زمان کا وہین چھپا دیا قران کو
گھیر لیا قران نے بھی بندہ کھینچا اپنے نام کا نعرہ کیا اکیلا قران سکو جواب دے رہا ہے
شمیم جادو آواز دے رہا ہی کہ یارو اس کالیے کو پکڑ لو مین نے ذکر سنا تھا کہ جان بخش خواجہ عمرو
مشہور رہے اسی نے خواجہ عمرو کو استاد بناکے بٹھالا ہی جو کچھ ہی عیارون مین اسی کی ذات ہی اسکی
عیاری کرامات ہی قران بڑے زور شور سے لڑ رہا ہی شمیم جادو کو تنگ کر دیا ہی کئی عیار قتل کیے
اپنے جو عیار بیہوش پڑے ہین انکو بھی بچا رہا ہی اپنے ساتھ والون مین کسیکو قتل نہین ہونے دیا
ہر چند شمیم جادو قصد کرتا ہی کہ یہ جو بیہوش پڑے ہین انمین سے ایک آدھے کو قتل کردون
مہتر قران اِن عیارونکی گرد پھر رہا ہی جسطرح شمع کے گرد پروانے پھرتے ہین اس لطف سے
جنگ کر رہا ہی کہ شمیم جادو اپنے سامنے کسیکو موجود نہین جانتا بہت عیاری کا دعوے ہی الامان
الامان کر رہا ہی حکم دے رہا ہی کہ گرفتار کرلو یہ نہ بچنے پاے اگر یہ زندہ نکل جائیگا فساد برپا کریگا
شاگرد گھبرا کر کہتے ہین آپ اُستاد ہین مقابلہ کیجیے ہم تو اپنی لیاقت جرأت صرف کر چکے آپ اُستاد
ہین بڑھکر مقابلہ کیجیے سر کاٹیے یہان تو یہ رنگ ہین خواجہ عمرو بن اُمیہ ضمری برج مروارید مین
بیٹھے ہین مگر گھبرا رہے ہین کبھی دل مین خیال آتا ہی کہ آقاے نامدار کسی کا کہنا نہ مانین گے مرجان

کے مقابلے مین جاینگے وہ ساحر زبردست ہی ایسا نہو میرے مالک پر کوئی چشم زخم پہونچے
یہان کوکب کو بھی ان مقدمات کا خیال ہے خواجہ عمرو کی عیاری کا ایسا دھوکا کھایا ہی
کہ ہر وقت مرات واقعہ مین بیٹھے رہتے ہین حال صاحبقران پر نگاہ پڑی کوکب روشن ضمیر
با توقیر بیتاب ہو گیا خیال آیا اتنے بڑے رئیس اعلے کو گرفتار کرکے عیار لیے جاتا ہی بڑے افسوس کی
بات ہی فوراً ایک پرچہ خواجہ عمرو کو لکھا مضمون پرچہ یہ تھا کہ خواجہ عمرو ہم تمپر احسان کرتے
ہین بنگلے اوپر عیاری کرکے شمیم جادو و صاحبقران زمان کو لیے جاتا ہے تمھارے
شاگرد قران نے روکا ہی کئی سو پیک بچون سے لڑ رہا ہی جلد اسکو اس جگہ پہونچاؤ اور
جسطرح چاہو نکل جاؤ مین دخل ندونگا جبتک پلٹ کے نہ آوگے ایرج نوجوان کو بھی
نہ قتل کرونگا یہ جو پرچہ شہنشاہ کوکب روشن ضمیر کا پاس خواجہ عمرو کے پہونچا گھبرا گیا صاحبقران
زمان سے خواجہ عمرو بڑی محبت رکھتا ہی فوراً لباس عیاری ذات پر آراستہ کیا تخت زبرجدی پر
سوار ہوا تخت مثل ہوا کے اڑتا ہوا طرف سے قصر جمشیدی کے چلا شہنشاہ کوکب روشن ضمیر
قصر جمشیدی مین رونق افروز ہی ایک ساحر کہ محراب جادو اُسکا نام ہی نہایت بد باطن
مقدمہ خواجہ عمرو مین کوکب روشن ضمیر کو اُسنے بہت سمجھایا آٹھ پہر کہا کرتا ہی اے شہنشاہ
کوکب روشن ضمیر مجھے حکم دیجیے مین خواجہ عمرو کا سر کاٹ لون اکثر اوقات شہنشاہ کوکب
نے اُس ملعون کو جواب سخت بھی دیے کہ اے محراب جادو مجھے خواجہ عمرو کی چشم نمائی
منظور ہی اگر خواجہ عمرو بگڑ جاتا ہی بہرام فلک کے سنبھالے سے نہ سنبھلا تدبیر سے اسکو گرفتار
کرونگا تو اس مقدمہ مین بالکل دخل ندے مگر یہ نہین مانتا آٹھ پہر یہی باتین کیا کرتا ہی
اسوقت شہنشاہ کوکب روشن ضمیر تخت پر جلوہ فرما ہین دنگل پر محراب جادو بیٹھا ہے
کہ سب نے دیکھا خواجہ عمرو لباس زرین پہنے ہوے تخت اڑاتے ہوے چلے آتے ہین محراب جادو نے
کہا اے شہنشاہ کوکب برق نگر گردن ساربان زادے کے دو ٹکڑے کرون اے شہنشاہ کوکب
اسی کی ذات کا سارا فساد ہی اگر یہ ایرج نوجوان کو روک دیتا تو کبھی وہ آنے کا ارادہ
نکرتے اسنے کچھ دخل ندیا اے شہنشاہ کوکب یہ ساربان زادہ تین روپیہ کا پیادہ یہی چاہتا ہی
کہ بادشاہون مین فساد رہے مین لوٹتا مارتا پھرون بس اب لڑائی ختم ہوتی تھی اسنے

کیا لاؤ یہ تیغ کہاں گیا انکا دوں ابھی سب فساد مٹے جاتے ہیں کوکب ہاں ہاں کرتا رہگیا محراب جادو کو تاب نہ رہی اپنے نزدیک سمجھا الکی خیرخواہی ہے سحر کرکے بلند ہوا برق بنکر عمرو پر گرا عمرو کے دو ٹکڑے ہوئے لاشہ زمین پر گرا کوکب غصے میں پیچ و تاب ہوا اٹھا کہا او بیحیا یہ تونے کیا کیا میں قتل عمرو پر قادر نہ تھا میں نے تو خود اسکو اطلاع کردی کہ تیرا آقا گرفتار ہوگیا اسنے مجھپر احسان کامل کیا کیونکہ گرفتار کرلیا تھا نہ مانتا نہ چھوڑتا انصاف شرط ہے جھپٹ کر کوکب روشن ضمیر نے محراب جادو کی گردن پکڑی عمرو کا لاشہ جو دیکھتا ہے کلیجہ بیٹھا جاتا ہے خورشید روشن رای کہتا ہے ای محراب تونے بڑا غضب کیا لوائے شوکت صاحبقرانی گرا صاحبقران و فرزندان صاحبقران سب اسکے خون کا دعوی کرینگے جان بچانا مشکل ہوگی بیٹے اسکے عیاری میں بالائے روزگار ہیں ہر طرف قصر جمشیدی میں یہی ہاے ہاے ہے محراب نے غضب کیا عمرو کو مار ڈالا کوکب روشن ضمیر کا تو یہ حال ہے کہ آنکھوں کے نیچے اندھیرا گھڑا آتا ہوا اپنے مقام سے اٹھا محراب کی گردن پکڑ کر مشکیں باندھیں ستون سے باندھا تیغ کھینچکر کھڑا ہوا کہا کیوں او نامرد ہمنے تجکو حکم دیا تھا کہ تو خواجہ عمرو کو قتل کر تونے کسکے کہنے سے یہ کام کیا تجکو کسنے حکم دیا محراب جادو کے منہ سے بات نہیں نکلتی کانپ رہا ہے کوکب کو انتہا کا غصہ ہے قبضے پر ہاتھ ڈالکر کہا ای محراب تیرا سر کاٹکر کنگورے پر قلعہ کے رکھونگا لاش تیری تشہیر ہو تجھ ایسے بھیک کے ذلت کی یہی تدبیر ہے ہر وقت خواجہ عمرو و امیر حمزہ صاحبقران کی برائیاں ہمسے بیان کیا کرتا ہے ہم سنکر خاموش ہو رہتے ہیں یہ تونے بڑا غضب کیا کوئی ملازم وزیر و امیر محراب جادو کی شفاعت نہیں کرسکتا کوکب خود تیغ لیے ہوے کھڑا ہے محراب خاموش کچھ جواب نہیں دے سکتا قریب ہے کہ کوکب روشن ضمیر جھپٹ کر ہاتھ مارے کہ محراب جادو کے دو ٹکڑے ہوں خورشید روشن رای وزیر اعظم نے اتنا کہا کہ ای شہریار کیا اسکے قتل کرنے سے عمرو زندہ ہو جائیگا کوکب نے کچھ جواب نہ دیا تیغ برق تاب کھینچکر بڑھا محراب کے منہ سے بے اختیار یہ نکل گیا کہ ای حلال مشکلات عالم و ای دستگیر مصیبت رنج و الم اسوقت سخت و صعب میں میری مدد کر دامن مدعا گل آرزو سے بھر قطعہ

تو ان رفیع مکانی کہ ساکنان فلک ‌ ‌ بر آستان تو دارند سیل دربانی ‌ ‌ چہ احتیاج بہ پیش تو راز دل گفتن
کہ حال خستہ دلان را تو خوب میدانی

یہ قطعہ پڑھا کبھی دل سے کہتا ہے ہائے میں نے بڑا غضب کیا ایسے عیار طرار کو قتل کر ڈالا کہ جسنے اس کفرآباد کو اسلام آباد بنایا لاکھوں بندگان خدا فیض عمرو سے مسلمان ہوے

اصل یہ ہے کہ رہروان منازل جہالت پر اس مقدس کے احسان ہوے یہ مدت سے دل مین تھا کہ خواجہ عمرو سے ملاقات کر کے مناظرہ کرون اگر قائل ہو جاؤن دم وحدانیت کا بھرون بہ وقت طمع دنیا سے اندھا ہو گیا ہائے کیا حرکت کر گذرا اے خداے نادیدہ اگر تیرا مذہب برحق ہے میری جان بچ جاے تو مین اس مذہب کو اختیار کرون یہ کہکر مہراب رو رہا ہے بعد لمحہ کوکب پھر تیغ کھینچکر چلا مہراب دعا مانگ رہا ہے کہ پہلو سے نعرہ ہوا اے شہنشاہ اسکی کیا خطا ہے پروردگار اپنے بندون کو بچا لیتا ہے کوکب نے جو پلٹ کر دیکھا مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گزاری شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو نامدار سامنے سے چلے آتے ہین دوڑ کر کوکب کا ہاتھ پکڑ لیا کہا اے برادر بس اسکی کیا خطا ہے تمہارا خیرخواہ ہے مجکو تمہارا دشمن جانکر اسنے قتل کیا اچھی بات یہ کہ تم بھی اس سے آزردہ ہو اسکو قید سے رہا کرو خلعت ملنا چاہیے یہ کہکر عمرو نے مہراب کی زبان سے سوزن نکال لیا مہراب کو قید سے رہا کیا مہراب دل و جان سے عمرو کی عیاری کا عاشق ہوا اطاعت دین اسلام بھی قبول کی کوکب سے کہا اے شہنشاہ اب کبھی غلام سے ایسی حرکت نہو گی بقول شیخ سعدی علیہ الرحمہ شعر خلاف راے سلطان راے جستن * بخون خویش باشد دست شستن * مجکو کسی مقدمہ مین کیا دخل ہے جو حکم حضور ہوگا بجا لاؤنگا عمرو کے قدمون پر بھی گر آنکھین تلوون سے ملین چپکے سے یہ بھی کہا جو کچھ غلام سے خیرخواہی ہو سکیگی بجا لاؤنگا عمرو نے کچھ جواب نہ دیا کوکب سے رخصت ہوا کوکب نے سب مقام جنگ قران کے نشان بتلا دیے کہا آپ بہت جلد پہونچا خواجہ عمرو فوراً تخت پر سوار ہوا کوکب نے بروقت روانگی خواجہ نے یہ بھی کہا کہ مجکو مہراب جادو کی بدباطنی کا خیال تھا مین نے اوس شخص کو عمرو بنا کے بٹھا دیا تھا مین علیحدہ ہو گیا شکر ہے کہ خدا نے اپنا فضل کیا اب جو صورت خواجہ عمرو کو منظور ہوئی وہ صورت بنکر تیار ہوا تخت پر سوار ہوا جہان شمیم و قران لڑ رہے ہین اسطرف روانہ ہوا یہان قران یکہ و تنہا سب عیارون کو جواب دے رہا ہے اپنی شاگردونکو بچاتا ہے لڑ رہا ہے ابکا رنگ یہ ہے کہ قران بجرأت و شوکت مصروف جنگ ہین کہ آسمان سے نعرہ ہوا او کالیے کیا کرتا ہے منم تصویر سامری حکم خداوند ہے کہ مسلمانونکو جلد غارت کرو بھاگ ورنہ تجکو جہنم مین پھینک دونگا قران نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ کیا بلا ہے نگاہ پڑی ایک شخص عجیب الخلقت یعنی ایک سر مین صدہا آنکھین صورت ہیبت ناک ایک جامہ زیب جسم جو ہر مرتبہ رنگ بدلتا ہے کبھی سرخ کبھی سبز کبھی سیاہ حقیقت مین ایسے لباس پر کرامت کا اشتباہ منہ سے شعلہ ہاے آتش نکلتے ہوے آواز

ہیبت ناک ضعیفی مین چستی و چالاک بیباک خشمناک وہین سے للکارتا ہوا تخت کو اڑا آیا چلا آتا ہی
شمیم کی تو یقین ہین قران پر غصہ مسلمانونکی بُرائی قران نے چاہا بندہ پکڑ کے جا پڑون یہ شخص
عیب بھی تخت سے کودا قران پر جھپٹ کی جا پڑا قران نے چاہا بندہ ماروں عمرو نے خال چشم
دکھایا قران کے ہوش اُڑ گئے ہم شبیہ ساحری نے کمر سے تسمہ کھولا طرف شمیم خاکریز کے پھینکا اور
آواز دی ای مقبول بارگاہ ساحری و جمشید اس تسمے سے کالیے کی مشکین باندھو شمیم خاکریز
خوش ہو گیا وجد کرنے لگا دوڑ کر تسمہ اُٹھایا جیسے ہی شمیم نے تسمے کو ہاتھ مین اُٹھایا تڑاق کی سے
تسمہ ٹوٹا اُسمین سے دھوان نکلا شمیم بیہوش ہو کے گرا اب عمرو نے نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری و قطب
فلک خنجر گزاری شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار دیکھا و شمیم یون گرفتار کرتے ہین
شمیم گرا خواجہ نے چاہا دوڑ کر اسکی مشکین باندھوں کہ ظلمات جادو کا نعرہ ہوا مرجان نے
اسکو ساتھ کر دیا تھا کہ اگر شمیم پر کوئی افتاد پڑے تو اُسکو بچانا ظلمات نے آتے ہی سحر کیا سب کے
ہاتھ پاؤن بیکار ہونے لگے ہر چند کہ قران نہایت چست و چالاک ہی جب عمرو نے شمیم خاکریز کو
بیہوش کیا قران اس خیال مین تھا کہ ہمراہیان شمیم کو قتل کرین پشتارہ اُٹھالین جیسے ہی
نعرے کی آواز آئی مثل قران نے بندہ ٹیک کر جست کی کہ نکل جاؤن سحر سے انکو بچاؤن بچاس
قدم پر جا کر گرا مگر سحر چل چکا تھا پاؤن زمین نے تھام لیے بند ہاتھ سے گرا عمرو بھی لڑکھڑایا تو
شمیم کی مشکین باندھنے چلا تھا منہ کے بھل زمین پر گرا ظلمات جادو سیاہرو بدخو گوشہ صحرا سے
للکارتی ہوئی ظاہر ہوئی کہ او عمرو تجکو بچایا ہمارے مالک کا اقبال کہ عین وقت پر پہونچی
تجھ ایسے مکار پر قبضہ کیا حقیقت مین مرجان جادو ہمارے شاہ نے سچ فرمایا کہ عمرو چھلاوا ہی
چشم زدن مین مشرق سی مغرب پہونچتا ہی آج اُسکا ظہور ہوا لیکن تیری عقل کا قصور ہوا ایسے
ایسے کلمات مہملات کہکر تیغ کھینچا برائے قتل عمرو و قران چلی اُسوقت عمرو و قران کی بیقراری و
اشکباری موت کا سامنا نہ کوئی معین نہ مددگار صحرائے ہول خیز وحشت انگیز سامنے جلاد خونریز
بلک بلک کی دعائین کرنے لگے ای معین و مددگار موت و زیست کا تجکو اختیار ہی بندہ ہر حال مین مجبور
و لاچار ہی اس ظالم کی بدعت سے بچائیے ای معبود امان دے کیسے کیسے مقام پر تو نے بچایا اور اسباب
ایسے ساحر کو تدبیر سے اس حقیر کی قتل کرایا اسوقت بیکسی و بے بسی مین سوائے تیرے کس سے عرض کرین

اس بد ذلیل کے قتل ہونے سے اہل اسلام پر زوال آجائیگا الٰہیان دربند خورشید نگار کا زور گھٹیگا
بچپن سے تو نے ناز برداری کی ہے ایسے مقام سخت و صعب مین مدد کی جو بلا آئی تو ہی نے رد کی آخر قوت
اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے اس طرح بلبلا کر جو عمرو نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا غنچۂ آرزو
شگفتہ ہوا باد مراد چلی باغبان قضا و قدر نے رحم کیا کہ سحر اسے پھولونکی لپٹین آتین نعرہ ہوا انسم ملکہ
بہار گلگون ارا و ظلمات کیا کرتی ہے پہونچی پہونچی گلدستہ مارا ظلمات نے سحر کو دفع کیا بہار و ظلمات
سے سحر چلنے لگا دو تین سحر رفع دفع ہوئے تھے ایک مقام پر بہار نے کارد سحر جھولی سے نکالی اسم سحر کا
پڑھکر ظلمات پر پھینکی ظلمات نے چاہا بچون پیچھے ہٹی تھی آگ برسائی ہزار طرح جان بچائی سحر بہار
نے اسکا سینہ پر کینہ پرکالہ و سحر تیری مہرہ پشت کو توڑ کر پار گذر ہی آواز آئی کشتی مرا نام من ظلمات
جادو بود دستیار روح پر خواجہ نے اپنا قبضہ کیا اب جو دیکھا نور الدہر کو اس مجمع مین نپایا عمرو کو بڑا
قلق ہوا امیر با توقیر سے کہا آپ لشکر مین چلیے مین جاکر فکر نور الدہر کرون ایسا نہو اس شیر پر کوئی
زوال آجائے تو بڑا غضب ہو ہر چند صاحبقران زمان نے فرمایا کہ خواجہ ذرا تامل کرو خبر منگائی جائیگی
عمرو کے دلکو تاب نہ آئی باتمامے عیاری سے آراستہ ہوکر تلاش مین شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان
کی روانہ ہوا صاحبقران و لندھور و مہتر قران طرف لشکر کے چلے عمرو کے واسطے بیقرار کہ دیکھیں بڑے
ناک مین جاکر کیا گذرے حالات سے بیانکے ابھی بخوبی آگاہ نہیں ہیں خواجہ عمرو نے شمیم عیار کو گرفتار کیا
تھا اسکو بیہوش کرکے لشکر مین لائے صاحبقران زمان سے کہا مین برائے تدبیر نور الدہر جاتا ہون
ہر چند صاحبقران نے منع کیا عمرو نے تا شمیم کو اپنی شکل بنایا آپ بشکل شمیم بنکر تیار ہوے نیستارہ
لگا کر سمت دربند مرجانیہ چلے یہان مرجان جادو تخت پر بیٹھا ہے اولاد اول کر چکا ہون کہ
لقا کو اسنے روانہ کردیا عرضی بھی یہانسے بھیجی بعدہ ہوشیقار نیستارہ شہزادہ نور الدہر لیکر آیا نور الدہر کو
بھی اسنے روانہ کردیا کہا کہ اگر مناسب وقت ہو قابو رہے نور الدہر سے انکو سجدہ کرائین ہم بیان خاتمہ
کرینگے نیستارہ نور الدہر ادھر روانہ ہوچکا تھا کہ ہرکارون نے خبر دی کہ شہریار مہتر شمیم لشکر مسلمانان مین
گیا عمرو ایسے عیار کو گرفتار کیا ہے نیستارہ لیکر آتا ہے مرجان ہنسا کہا اچھا آنے دو یہ کہکر دیکھا مہتر شمیم
گرد مین اٹا ہوا نیستارہ عمرو کا لیکر آیا مرجان بہت خوش ہوا کہا اسکو قید کرو ہم حکم قتل و عدم قتل کا دینگے
خواجہ عمرو تو اس فکر مین ہیں کہ ہم دربار لوٹیں مرجان نے اسی وقت نامہ ساحر کو دیا یہی مضمون

تھا کہ عمرو میرے یہان قید ہی جو ایمین راز ہو تحریر فرمایئے غلام کو آگاہ کیجیے نامہ دار مرجان کا
چلا کچھ حال کمر مال خورشید روشن تن کا بھی تحریر کرنا واجب لازم ہوا اسکی کیفیت یہ ہی کہ سونیکے
تخت پر بیٹھا ہی جو جو تصویرین خدائی کر چکی ہین شل ہیکے کہ زبرجد شاہ خدائی کرتا تھا تا کہ
صاحبقران کے ہاراگیا وہ دربار مین خورشید روشن تن کے موجود ہی آواز بن نے رہا ہی کہ یارو
میری خدائی جھوٹی تھی جب مین مرا بسبب کرنے خدائی کے جہنم مین پھینکا گیا مین نے اطاعت خداوند
خورشید روشن تن دل و جان سے کی تب آرام ملا اسیطرح لات و منات کی تصویرین جا بجا
رکھی ہین وہ اپنی رد و قدح بیان کر رہے ہین دربار مین اسکا ایک ہنگامہ برپا ہی خورشید روشن تن
اپنے مرتبے کو دیکھکر پھولا جاتا ہی یکایک خبر گذری کہ خداوند ہیجدہ ہزار ملک باختر از دست خدا
پرستان ہزیمت خوردہ بہ امید کفالت آیا ہی خورشید روشن تن نے حکم دیا سب خداوند باطل برائے
استقبال جائین لقا ادھر سے جاتا تھا کہ دیکھا اُسنے زبرجد شاہ پشت مرکب پر سوار میری استقبال کو
آیا ہی حیران ہوکر دیکھنے لگا زبرجد شاہ مرکب سے کودا پایۂ تخت لقا سے لپٹ گیا کہا ای بھائی توبہ کرو
خدائی کا دعوی نہ کرنا ہم آغاز و انجام دیکھ چکے اب ہمارے دل مین کیا فتور آئیگا لقا کو زبرجد شاہ نے
سمجھا کر اپنے ساتھ لیا بڑے کر و فر سے قلعہ مین لاکر لقا کو پہونچایا لقا نے دیکھا رعایا دلشاد شہر آباد
ہر طرف دیر بنے ہین انمین تصویرین خورشید روشن تن کی رکھی ہین پوجے پاٹ ہو رہے ہین ہر مقام پر یہی
ذکر ہی کہ خداوند باطل آتا ہی اگر خداوند اصلی ہوتا اپنے بندونکو ہاتھ سے شکست نہ دلاتا ہمارا خدا خداوند خورشید
روشن تن کیا کیا عجائب و غرائب دکھاتا ہی سب باتون پر قادر ہی کرامات خدائی سے ماہر ہے
بختیارک ان مقدمات کو سنکر حیران ہو رہا ہی قلعہ خورشید نگار مین آکر جو داخلہ کیا شہر نہایت آباد
جا بجا دیر بنے ہوے ہین تصویر خورشید روشن تن کی باتین کر رہی ہی خلقت کا جا بجا انبوہ صورت
لقا کی دیکھکر سب ہنس رہے ہین بختیارک کو پہلو مین دیکھکر پوچھتے ہین یہ مرد مضحک وضع کون ہی
لوگون نے جو کہا شیطان شہر والے خوب ہنسے چہار طرف سے ڈھیلے مارنے لگے کوٹھون پر رنڈیان آواز
دیتی ہین او نگوڑے شیطان تجھے خدا غارت کرے تو سبکو بہکاتا ہی جیسا تیرا خدا جھوٹا اسیطرح تو بھی
جھوٹا ہی ناحق کا فساد برپا کرتا ہی ہمارے خداوند تجھے جہنم مین بھجوا دینگے لقا پر تو ہر طرف سے
لعن طعن ہو رہی ہی بڑے بڑے رئیس امیر کیا رہے ہین واہ رے جھوٹے خدائی کا دعوی کر لیا لٹ کا

احوال نہ دریافت ہوا لقا اپنا منھ چھپائے ہوے بختیارک بھی کہتا ہی یا خداوند خاموش رہیے اسقدر ڈھیلے پڑے ہین بعض کے سرون سے خون جاری جس گلی سے نکلتے ہین لڑکے تالیان بجاتے ہین ہر کوہ و برزن مین غل ہے آلو آیا ہی ابکو قدرت اپنی شہر مین نہ آنے دین لقا ساتھ والونکو اشارہ کرتا ہی جلدی نکل چلو رہروی کرکے دروازہ دولت شاہی پر پہنچین دیکھا ہزارہا گھوڑے پالکی نالکی سواری کے گینڈے چوبدار وغیرہ دست بستہ کھڑے ہین اہتمام ہو رہا ہی کوئی لقا کے استقبال کو نہ آیا لقا رکا تھا کہ بختیارک نے کہا استقبال کی کیا ضرورت ہی اسکا انتظار کرنا عین حماقت ہی آپ تو باعث کفالت آئے ہین بختیارک تو کلیہ عقل لقا ہو شیطنت مین بھی یکتا ہی لقا قریب بارگاہ کے آیا دیکھا پردہ کھنچا ہوا درگہ سالار و نگل شوکت پر قرق زنجیر سنہری لگی ہے درگہ سالار اپنی مقام سے اٹھا لقا کو سلام کرکے کہا جائیے اندر تشریف لیجائیے لقا بہت خوش ہوا پردہ اٹھا کر اندر گئے بختیارک و فرامرز نابکار فرزند نوشیروان و ضیغم خون آشام و یاقوت شاہ یہ سب لقا کی ساتھ ہین بارگاہ مین آکر دیکھا بہت بڑی بارگاہ ہی چالیس ہزار دنگل و میز و کرسیان ایک تخت سونے کا اُسپر ایک شخص تاج سر پر رکھے ہوے بڑے رعب و دبدبے سی خاموش بیٹھا ہی ایک جانب بختیارک نے دیکھا خداوند گوسالہ سخنور یعنی سونے کی گائے ایک جانب خداوند مینار نشین ایک جانب بی بی دم خبیثہ جسکو خواجہ عمرو نے مارا تھا ایک جانب پتلے لات و منات کے ایک جانب زبرجد شاہ ایک جانب فرعون شاہ بیٹھے ہوے دنگل ہاے زرین پر باتین کر رہے ہین لقا کو دیکھکر سب اُٹھ کھڑے ہوے جنھون نے دعوی خدائی کیا تھا پکارنے لگے ای زمرد شاہ باختری ہمارے تمھارے پیدا کرنیوالے سامنے موجود ہین زندگی مین ہم سبکی آنکھون پر پردے پڑے رہے بعد مرنے کے جہنم مین پھینکے گئے تب حال سرکشی کھلا جہنم مین جلتے تھی ہڈیون سے شعلہ ہاے آتش نکلتے تھے بعد عرصہ دراز فرشتون نے ہمکو سمجھایا تب راہ پر آئے تب جسم مین ہمارے روحین پھونکی گئین اب یہ مرتبہ حاصل ہی کہ مصاحبان قدرت کہلاتے ہین مزے اڑاتے ہین تجکو زندہ دیدار نصیب ہوا تخت قدرت سی قریب ہوا یہ سنتے ہی لقا تھرا گیا زبرجد شاہ چونکہ اسکا بھائی ہے راہ سے سمجھاتا ہوا آیا ہی لقا نے فوراً جھپٹکر سجدہ کیا قدمون سے لپٹ گیا کہا یا خداوند من چہ تقدیر کردم نوے ہزار برس بیشتر مین نے یہی تقدیر کی تھی کہ دربار مین آپکے آؤنگا راہ مین بڑے صدمات اٹھائے من چہ تقدیر کردم اسیر وزرا امرا ب

ہنسنے لگے خورشید روشن تن نے کہا کون بے ادب ہے اسکو جہنم مین بھجوا دون بختیارک دُہائی دینے لگا زبرجد شاہ نے بڑھکر عرض کی حضور یہ الفاظ اسکی زبان پر چڑھے ہین انکا خیال نہ فرمایئے اور یاقوت شاہ وغیرہ بھی قدمون سے لپٹ گئے ہر ایک نے یہی کہا من چہ تقدیر کردم بر خطا نہ ہوئے رفتہ رفتہ چھوڑ دیگا تب خورشید نے اشارہ کیا دنگل زرین بیٹھنے کو ملا لقا بیٹھا ہے کہ خورشید روشن تن نے لقا سے پوچھا یہ شخص زرد روزرد مو کون ہے لقا نے کہا یہ شیطان درگاہ خداوندی ہے خورشید نے کہا ہماری سرکار مین سب کچھ تھا شیطان کی خواہش تھی ہمنے بھی اسکو عہدہ سلطنت دیا سوا اسکے ہین سونے کا طوق بہنے اسکے گلے مین ڈالا جائے بختیارک نے فریاد کی یا خداوند اس بار کی تاب نہ لاسکونگا اس قیمت کا طوق مرحمت ہو خورشید روشن تن نے کہا ای وزرا سچ کہتا ہے جواہر کا طوق لعنت آیا بختیارک کو یہان بھی عہدہ سلطنت ملا جب طوق لعنت گلے مین پڑ چکا پھر تو یہ بھی پھبتیان کہنے لگا اگر کسی نے کچھ اعتراض کیا تو صاف جواب دیتا ہے خداوند نے اُس شخص کو شیطان بنایا شیطان کو کوئی نہین روک سکتا جی مین کہتا ہے ای بختیارک خوب اسکا رنگ بندھا ہوا ہے یہ ذکر ابھی تمام نہونے پایا تھا کہ مہتر موسیقار تشارہ نور الدہر نامدار لیکر پہونچا خورشید روشن تن کے سامنے سب کیفیت بیان کی بختیارک تو یہی کہتا ہے کہ یا خداوند نورالدہر کو قتل کیجیے خورشید روشن تن نے جھڑک دیا کہا کیا بیہودہ بکتا ہے اس بندہ نے کیا خطا کی ہے کوئی گناہ بھی نہین سرزد ہوا یہ ہمارے سپہ سالار قدرت کا پوتا ہے اُس سے ہم اسکو لڑوائینگے یہ شکین باندھیگا حکم دیا کہ قصر مرواریدین مین لیجاؤ ایک قصر عمدہ مین لایا نورالدہر کو پہونچایا شاہزادہ ہوشیار ہوا مکان نہایت آراستہ و پیراستہ ہے ملازم حاضر ہین خدمتگذاری نورالدہر کی کر رہے ہین کشتیان سلاح کی لائے عرض کی ای شہریار آپکا جی چاہے دربار خداوندی مین چلیے وہ سب وزرا امرا نورالدہر کو سمجھاتے ہوئے دربار مین لائے جو ذکر کر چکا ہون اُسطرح پر دربار آراستہ ہے نورالدہر نے بطریق اسلام سلام کیا لوگ بگڑنے لگے خورشید نے سبکو منع کیا کہا یہ ہمارے مرتبے کا پہچاننے والا ہے ابھی بخوبی آگاہ نہین ہوا ہے کہکر قریب بلایا نقاب چہرے سے الٹ کر آواز دی ای بندۂ خاص الخاص اس جانب دیکھو جیسے ہی نورالدہر کی نگاہ اُسکے چہرہ نجس پر پڑی ہی چیخ مار کر روئے سجدے کے واسطے جھکے کہتے تھے یا خداوند اب مین نے پہچانا حمزہ نے مجکو برگشتہ کر رکھا تھا اسقدر روئے یقین تھا کہ روح قالب سے نکل جائے سامنے

کشتیان سلاح کی تعین پریزادان ذرہ برگوش مرصع پوش کشتیان لیکر خدمت مین نورالدہر کی
حاضر ہوئین اپنی ہاتھہ سے سلاح جسم پر شاہزادے کے آراستہ کیے زرہ مین مروارید بے بہا آراستہ خود زرین
بالاے تمام اشیاے نادرہ جسم پر نورالدہر کے آراستہ کیے دست راست مین خورشید روشن تن کے
دنگل بچھا ہے شہ بیٹھنے کا حکم ہوا نورالدہر بن بدیع الزمان بڑی آسایش سے دنگل پر جاکے بیٹھے ناچ
سامنے ہونے لگا ہنگامہ عیش و نشاط گرم ہے کہ آسمان پر برق چمکی کاغذ گود مین خورشید روشن تن کے
آکر گرا خورشید نے کاغذ اٹھالیا خود اسکو پڑھکر سنا ایک جادوگر کہ نام اسکا بہلول جادو ہے
خورشید روشن تن نے ہنسکر کہا ساربان زادہ طلسم ہوشربا سمجھا ہے بشکل جہتر شمیم دربار مین حاضر ہے
ای بہلول جلد جاؤ ساربان زادے کو گرفتار کرو شمیم کو رہا کرو مرجان سے کہنا ای بندہ خاص الخاص
بہت اچھی طرح انتظام کرنا عمرو اس ملک کو اقلیم باختر سمجھا ہے بہت ذلت اٹھائیگا بہلول اسیوقت
چلا یہان خواجہ عمرو دربار مین مرجان کے رنگ جما رہے ہین سر ہلا ہلا کے یہ غزل گا رہے ہین نظم

طلب ای دوست تری شمن راحت ٹھہری
اسقدر بھی نہ کبھی وصل کی ساعت ٹھہری
حال دل پوچھ کے منظور رلانا تھا انہین
کیونکہ اس دل مین تناؤ کوئی حسرت ٹھہری
فتنہ حشر نہ ٹھہرا کوئی ٹھوکر کھا کے
تم سلامت ہو مری تو یہ عادت ٹھہری
سر گرے کٹ کے تو قدمون پہ گرے قاتل کے
کہ حیا آنکھ مین ٹھہری نہ مروت ٹھہری
دیدۂ شوق کی تیلی اُسے عاشق سمجھا
چال اُنکی مری اُلٹی ہوئی قسمت ٹھہری
اور جب کچھ اُسے ٹھہرا نہ سکے حسن پرست
کیونکر ان شوخ نگاہون مین شرارت ٹھہری
بیقراری نے کہا شیشۂ ساعت دلکو

جان بیتاب ہی ٹھہری نہ طبیعت ٹھہری
دیر سے دیر ادھر آنے مین کسنے کی ہے
چھیڑ کی چھیڑ عنایت کی عنایت ٹھہری
خفقان ہی تھا مصاحب شب تنہائی کا
کچھ جو ٹھہری تو غریبون ہی کی تربت ٹھہری
اپنی مطلب کے لیے سجدہ اُسے کرتا ہون
ہمسے تجھسے یہی ای شوق شہادت ٹھہری
سیر کرنے وہ کبھی گھر سے نکلکر جو چلے
پھر تو پھر تو جو نگاہون مین وہ صورت ٹھہری
گو بہم ملگئے دل پھر بھی ہے کچھ اُمل
شان محبوب کی اللہ کی قدرت ٹھہری
آگ کیا میرے سیہ خانے مین پھیلاتی ہی یا نون
تہ و بالا رہی آگ جا نہ کدورت ٹھہری

جتنی آنے سے تری میری طبیعت ٹھہری
نامہ بر یار کی آمد بھی قیامت ٹھہری
ہمسے وہ پوچھتے ہین جسکو نہ دم بھر ہو قرار
دو گھڑی پاس مرے ٹھہری تو حجت ٹھہری
تا کجا اسکو چلاؤگے جو ہر وقت مرے
بت پرستی مری زاہد کی عبادت ٹھہری
شب یہ تیری نگہ شوق کی چالاکی تھی
فتنہ ٹھہرا کسی کو چین نہ آفت ٹھہری
مر گئے گھر تک جو پہونچکر وہ پھر الٹے پاؤن
اُنکی صحبت بھی مری آپکی صحبت ٹھہری
گردش چشم تری دیکھکے حیرت ہے مجھے
کل سے کچھ آج زیادہ شب فرقت ٹھہری
یہی نقصان ہی جس دلمین ہے یاد عدو

کیون ہی جا کر وہین جی سی عداوت ٹھہری
بیٹھ تو کب فلک پہ عاشق کی کرم کرتا ہے
یہی در پردہ ہماری ہی شکایت ٹھہری

بزم جانان مین مجھی دیکھکے جلتی ہے جو شمع
آندھی آئی تو نہ وہ بھی کوئی ساعت ٹھہری
وصل مین چھوڑ دیا سب نے اکیلا مجھکو

رات بھر سامنے کیون میری خفتہ قسمت ٹھہری
بخت کا مجھسی گلا سن کے کوئی کہتا ہے
ای جلال آج نہ دلہن کی حسرت ٹھہری

خواجہ عمرو یہ غزل گا رہے تھے کہ بہلول نے آتے ہی مرجان کے ہاتھ مین نامہ خداوند دیا مرجان دیکھکر بہت درہم و برہم ہوا عمرو کو دیکھکر للکارا کہ او ساربان زادی یہ اقلیم خدائے خداوند خورشید روشن تن ہی یہان مجال نہین کہ کوئی مکر و فریب کرے یہ سنتے ہی عمرو نے چاہا کہ نکل جاؤن مرجان پہلے ہی سحر کر چکا تھا زمین نے پاؤن تھام لیے رنگ روغن اُڑ گیا بہلول تو حکم دیکر چلا گیا مرجان نے مہتر شمیم کو رہا کیا شمیم نے تمام کیفیت اپنی بیان کی مرجان نے عمرو پر سحر کیا عمرو ایک طوطی زرین بال بنکر تیار ہوا مرجان نے ایک دستک دی خواجہ عمرو اڑتے ہوئے چلے دیوار پر بیٹھکر جھنکارین مارنے لگے وزرا اُمرا مرجان کی تعریفین کر رہے ہین مرجان نے کہا وہ تدبیر کرون کہ ساربان زادے کو اس حال مین بھی چین نہ ملے یہ کہکر اسنے سحر سے ایک بہری بنائی پیچھے طوطی زرین بال کے چھوڑ دی خواجہ عمرو اسکو دیکھکر بھاگے واضح رہے ناظرین ہو کہ یہ فصل دیوالی کی ہے اکثر ساحر اپنے اپنے مقام سے سحر جگانے کے واسطے صحرا صحرا پھرتے ہین اپنے اپنے مکان سے نکل کر صحرا مین سحر کو زور دیتے ہین حوالی خورشید نگار رہنے والا ساحر صحرا نشین ایک صحرا مین آکر ٹھہرا دیکھا صحرا سبزہ زار نواح دلکشا چشمے لبریز بہ رہے موج خیز جانور نغمہ سرائی کرتے ہین ہرن ہر طرف کر چھالین بھرتے ہین یہ صحرا اسکو بہت پسند آیا زیر درخت چنار آکر اسنے قیام کیا زمین پر جو کا دیا جھولی سے سامان بھینٹ نکالا اور آٹا ماش کا نکالکر بچہ خوک کو ذبح کیا اُسکے خون مین آٹے کو گوندھکر اسنے چند پتلے بنائے انپر سیندور کے ٹیکے دیے رائی سرسون وغیرہ سامنے رکھی اور آگ کو روشن کیا گوگل کی دھونی دی نارسنگھہ بھیرون لونا چماری کو پکار اتیتا میتا بی دم خسبیہ کو بھی للکارا گولا آراستہ کیا اسپر سیندور کے ٹیکے دیے کبھی ابر بنایا یہ تماشا دیکھا کہ زمین سے پتھر برسے کبھی شعلہ ہائے آتش نکلے اُسکو مٹایا کبھی سحر کیا کہ جنگل سے شیر و فیل وغیرہ کے مار مار کے نکلے یہ اس طرح سے سحر کر رہا ہے کبھی گلدستہ مارا کہ جانور نغمہ سرائی کرنے لگی کبھی آسمان سے پھول برسنے لگے کبھی چمن غولائی بنائے دم بھر مین خاک مین ملائے یہ تو سحر تیار کرنے مین مصروف ہے اب دو کلمے خواجہ عمرو نامدار کے عرض کیے جاتے ہین کہ یہ افتان و خیزان حیران و پریشان

ڈرتے بھری کے مارے مارے پھرتے ہین لیکن دم لینے کی مہلت نہین ملتی وقت بسیرے کے کسی جانور کا گھونسلا دیکھا اُسمین اپنے کو چھپایا وہان فلک کجرفتار گردون غدار نے نیا تماشا دکھایا کہ گھونسلے مین اس جانور کے انڈے گرمارے لالچ مین آگر چونچ اور پنجے مین دبائے کہ اتنے مین وہ بھری بھر قریب آئی یہ گھبرا کے پرپرواز کرکے بھاگے گھبراہٹ مین وہ انڈے چھوٹ گئے بہت افسوس کیا اکثر جانور انکو خوشرنگ دیکھکر قریب آتے ہین جب اپنا ہمجنس نہین پاتے ہین ستاتے ہین منقارون سے انکے جسم کو فگار کرتے ہین یہ گھبرا کے وہانسے بھی بھاگے چیلون کے گھونسلے مین آئے دیکھا نتھہ بالیان سونے کی رکھی ہین خوش ہوکر اُسکو چونچ مین دباتے ہین جب بھری قریب آگئی گھبرا کے بھاگے وہ بالیان وغیرہ بھی گرگئین روتے پیٹتے اسطور سے پروازکنان اُفتان وخیزان بھری کے خوف سے قریب درخت چنار پہونچے جہان سام صحرا نشین اپنے سحر کو زور دیرہا ہے آکر اُس درخت چنار پر قیام کیا اپنی مصیبت آقا کی فرقت یاد کرکے روئے اور خیال کیا کہ افسوس صدہزار افسوس اس فلک کجرفتار گردون غدار نے کہان پھنسایا آقائے نامدار سے جدائی ہوئی ہوس تو یہ تھی کہ بعد فتح طلسم ہوشربا آقا کو لیکر خانہ کعبہ جائینگے لیکن فلک تفرقہ ساز نے نہ چاہا یہ رنگ دکھایا کہ معشوقون سے چھڑایا اسی خیال مین دل بھر آیا تصویر خیالی ملکہ سرو سیمتن کی جو پیش نظر ہوئی دلمین بیقراری اشک حسرت آنکھون سے جاری یاد مین ملکہ سرو سیمتن کی یہ نغمہ سرائی شروع کی

غزل

جان گھبرا کے چلی تن سے اجی آجاؤ جی
گھر کسی محرم کا اک گوشہ مین ہو ایسی جگہ
دیکھیے کیا ہو مری صورت تم اسکو لاؤ جی
پھر گئین آنکھین تمھاری اٹھ جتون ہی نہین
تیرہی او حضرت دل اپنی مت گھبراؤ جی
اضطراب دل ہمارا ہم مین ایک ایک سے
جاؤ گھر کی راہ لو یان چھاؤنی مت چھاؤ جی
نیند ... آنکھون سے اب کیا نیند
ہو سکے تو ہم سے ... بدلاؤ جی

دم ٹھہرتا ہی نہین تن مین نقشہ ہے دم
یا تمھین بلوائین ہم یا ہمکو تم بلواؤ جی
اور تو بات تو نکا شکوہ کیا کرو مین تمسے یار
میرے ہمچشمونکو اچھا مجھپہ تم ہنسواؤ جی
یان ہر اک آنسو سمندر کیطرح ماریگا جوش
اسکو روٹھا دیکھ کہتا ہے اسے بٹھلاؤ جی
وہ ملاقات اب کہان جو بے تکلف اسکو ہم
یہ بھی کہہ سکتے نہین ٹک خواب مین تو آؤ جی

کبتک ہم راہ دیکھین شکل اب دکھلاؤ جی
ڈھب کسی صورت سے کچھ ملنے کا تم ٹھہراؤ جی
دم کا ہون مہمان دم لب پر ہے تیر ہمدمو
بات کیون کرتے نہین یہ آج تو فرماؤ جی
کچھ تو کرلو عرض حال آج اس سے تم رو رو
سیر دریا کو مجھے مت چھوڑ کر تم جاؤ جی
قہر ہے یہ اسکا کہنا اپنے در پر مجکو دیکھ
بارہا کہتے تھے تو آؤ گلے لگ جاؤ جی
اٹک اکدن جان کھو لونگا یہ دل ہے برملا

یہ نغمہ سرائی طوطی زرین بال کی دیکھکر سام صحرا نشین سحر بھولا بے اختیار

طوطی کی طرف دیکھنے لگا اور چمکارا طوطی ہاتھ پر اُسکے بیٹھی اور قہقہہ مارا یہ خوش ہوا چاہا اسنے کہ ہاتھ پر بٹھاؤن ایک سناٹا ہوا ایک بہری لہراتی ہوئی آتی ہے جیسے ہی بہری کو دیکھا طوطی تھی اور دست و گریبان مین چھپنے لگی بہری نے چاہا کہ پنجہ مین دبا کر پرواز کرون کہ اسنے ڈانٹا طوطی نے اُڑکر پرواز کی اُسکو غصہ آیا اور سامنے جو گلدستہ رکھا تھا اسنے مارا کہ اُسکو سحر سے بیکار کرون جیسے گلدستہ مارا بہری گر کر صورت اصلی پر ہوئی گلدستہ سحر کو دفع کیا نعرہ کرکے جا پڑی سام صحرا نشین سمجھا کہ مقرر یہ طوطی کوئی نازنین زہرہ جبین ہے یہ اسیر عاشق ہے ساتھ لیے لیے پھرتا ہے لیکن وہ نازنین اِس سے نفرت کرتی ہے ہای غضب ہوا اگر مین جانتا تو سحر سے اسکو انسان بناتا بہری جو صورت اصلی پر ہو کر پکاری کہ او مکار جعلساز غضب کیا کہ ہمارا راستہ کھوٹا کیا سام تو جلا ہوا تھا اِسنے گولا مارا بہری نے روکا دو تین سحر آپس مین ہوئے بہری کو غصہ آیا پکاری ہنم ملازم مرجان جادو اور ران چاک کرکے ایک کارد سحر نکالی خون مین تر کرکے وہ کارد سام پر ماری لاکھ سام سنبھلا لیکن وہ کارد سینہ پر کینہ پر پڑی پشت کو توڑ کے پار گذری آندھی سیاہ اُٹھی بیر تدبیر ہوئے بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام ہن سام صحرا نشین بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم اتنی مہلت جو خواجہ نے پائی ایک سمت نکل گئے یہان اندھیرا ہوا اور یہ بہری بنکر تعاقب مین طوطی کے پھر روانہ ہوئی جہان طوطی جا کر بیٹھی دم بھر مین بہری بھی آ کر پہونچتی ہے چاہتی ہے پنجہ آنکھ پر مارد ون ٹانگین پکڑ کر چیر ڈالون خواجہ پھر چیخ مار کر بھاگتے ہین کہین دم نہین لے سکتے آب و دانہ بھی حرام بیقرار ہیں بیچین پنجہ ٹپکایا اور بہری آپہونچی اِس زور و شور سے آتی ہے کہ زمین ہلجاتی ہے پھر خواجہ بھاگ جاتے ہین کئی دن بے آب و دانہ گذرے کبھی پتون مین چھپے کبھی شاخون کا پردہ کرتی ہین بہری ڈھونڈھتی ہوئی آجاتی ہے چار دن اسی مصیبت مین عمرو پر گذرے کہ پنجہ لٹکانا دشوار ہے چوتھے دن بھاگ کر قریب ایک باغ کے پہونچے باغ کو دیکھکر روح کو تازگی ہوئی اندر باغ کے آئے درختون پر بیٹھے حوض پر اترے کہ کان مین گانے کی آواز آئی جھک کر دیکھا بارہ دری مین جلسہ آراستہ ہے بیچ مین ایک نازنین تاجدار گرد گانے والیان مصاحبین ساز بج رہا ہے خواجہ نے جو یہ ہنگامہ دیکھا دل بھر آیا بیتاب ہو کر کاندھے پر اس صاحب خانہ کی جا بیٹھے زمزمہ سرائی کرنے لگے اب تو مصاحبون مین ہلڑ ہوا ملکہ مضراب جادو ملاحظہ فرمایئے خلق آپکا کہ طائر بھی تسخیر ہوتے ہین مضراب جادو بہت خوش ہوئی چمکار کے گود مین بٹھا لیا اشارہ کیا کہ ساز بجاؤ ساز جو بجے طوطی تال پر سم پر زمزمہ سرائی کر رہی ہے ناچتی بھی جاتی ہے کنیزین مصاحبین خود

ملکہ مضراب یہ بھاجی ہے مرجان کی وجد کر رہی تھی ابھی ابھی کیون صاحبو کیا کسی نے اسکو تعلیم کیا سب
اہالیان محفل گانے پر طوطی زرین بال کے محو ہے ہین کہ سبنے دیکھا ایک فراٹے کی آواز آئی سر اوٹھا کر دیکھا
ایک بھری بڑے زور و شور سے اسی جانب آتی ہے طوطی زرین بال کو جو دیکھا قصد کیا کہ کندے
باندھکر ٹوٹ پڑون کنیزین چلائین داری اس بھری سے طوطی کو بچایئے دیکھیے کس زور و شور سے آتی ہو
مضراب نے دور دور کہا وہ بھری نہ رکی ہر مرتبہ یہی قصد کرتی ہو کہ طوطی کو اوٹھا لون پنجون مین دبا کر
چیر کر پھینک دون مضراب ساحرہ کمسن طوطی سے محبت ہوگئی طوطی بھی دوپٹہ مین چھپتی ہو پائچون
مین گھسی جاتی ہے بھری نے جب کئی مرتبہ جھپٹ جھپٹ کے قصد کیا مضراب نے غصے مین جھولی
سے ماش کا دانہ نکالا جیسے ہی بھری کندے باندھکر چلی مضراب نے غصے مین ماش کا دانہ مارا بھری
کے سر پر پڑا سر پھٹ گیا آہ کی آواز آئی تڑپ تڑپ کے جان دی وہ بھری گو نگی بھری ہو کر مری جب
بھری مری علامت مرنے کی برپا ہوئی آواز کشتی مرا نام من نسترن جادو بود برائے اطلاع
ناظرین مصنف گذارش کرتا ہے کہ بعد فتح طلسم ہوشربا فتنہ نور افشان تصنیف کریگا مجمل
تمہید یہ ہے کہ صلب ایرج واز بطن ملکہ بران شاہزادہ سکندر زرین علم واز صلب اسد
و بطن ملکہ مہ جبین شاہزادہ ضیغم شیر شکار واز صلب بادشاہ و بطن ملکہ بہار شاہزادہ عالیجاہ
سرو سہی قباد از صلب نور الدہر و بطن ملکہ مخمور شاہزادہ مہران جوان بخت پیدا ہونگے
بران پر ایک بادشاہ بہمن سیاہ قبا کا بیٹا قہار فیل زور عاشق ہوگا اسی فتورات مین آمد ایرج
در نور افشان و شوکت این ہر شاہزادگان و دشمنی بہمن سے کوکب و بران کا طلسم
باطن نور افشان مین گرنا ہر چہار شاہزادگان کا ارادہ فتاحی کر کے قید ہونا و فتاحی کل طلسم از
دست صاحبقران و عیاری ہائے عمرو بطور نو کہ سامعین ہوشربا کو فراموش کرینگے مضراب
نسترن کو قتل کر کے گھبرائی کہ یہ کیا معرکہ تھا کنیزون نے بڑھکر عرض کی واری خداوند خیر کرین
طوطی بھی زمین پر لوٹ رہی ہے بعد دم بھر کے خواجہ نے صورت اصلی پیدا کی کنیزین چیخین مار کر بھاگنے
لگین مضراب نے کہا اے شخص تو کون ہے یہ کیا معرکہ ہے کسنے جانور بنایا ہے عمرو نے کہا مین گویا ہون شہنشاہ
مرجان نے یہ حال کیا مضراب نے تسکین دی کہا نام تمہارا کیا ہے عمرو نے کہا میرا نام چھچھو خیال ہے مشہور ہے ہر چند
خواجہ نے چاہا کہ مین دم دیکر نکل جاؤن ممکن نہوا مضراب جادو نے خوب سخت انتظام کیا ہے کسیکی

مجال نہین کہ خلاف مزاج مضراب جادوگر سکے اس حال مین خواجہ نے دو چار غزلین گائین
مضراب اور زیادہ خوش ہوئی عمرو بیٹھے ہین مگر گھبرا رہے ہین کچھ بن نہین پڑتا اسی تردد مین
دن کسی قدر باقی تھا کہ آسمان پر برق چمکی مضراب جادو نے عقب مین بہری کے بہلول کو
بھی روانہ کر دیا تھا کہ اے بہلول خیال رکھنا یہ ظالم ہماری سرحد سے بچ جانے پائے خواجہ عمرو اس وجہ
سے حیران بیٹھے ہین مضراب تسکین دیتی ہے کہ میان جھجو خان نہ گھبراؤ تم ہماری جان کے ساتھ ہو
یہ ذکر تھا کہ بہلول جادو آکر پہونچی کہا ملکہ مضراب ہم تو خبردار ہین اس بہاربان زادے کو اپنے
گھر مین کیون جگہ دی یہ دشمن خداوند ہے آپکے ماموں جان کے دربار مین شمیم عیار کی شکل بنکر آیا
بہری بنا کر نسترن کو ساتھ کر دیا تھا وہ بھی قتل ہوئی اب کیا بخطا بنا ہوا آپکی خدمت مین حاضر ہے
ابھی چھوٹ جائے تو لاکھون کو قتل کر ڈالے مین اسکو لیجاؤن صاحبزادی تمھاری صحبت مین اسکا
کا رہنا بہتر نہین ہے مضراب گانے پر مائل ہو چکی ہے کہا بوا بہلول غصہ نہ کرو آج کے دن معاف
رکھو نئی غزلین جو اسنے گائی ہین ہم لکھوالین پھر تم لیجانا بہلول سمجھی کہ یہ شاہ کی بھانجی ہے آجکی شب
تامل کرو کل سمجھا جائیگا لیکن یہ اسنے ضرور کہدیا کہ بحفاظت رکھیگا ورنہ پچھتالیگا بہلول سمجھا کر
چلی گئی مضراب نے جلسہ آراستہ کیا عمرو بیٹھکر خوب گایا اپنی بیکسی پر اسقدر رویا کہ ہچکی لگ
گئی مضراب نے کہا کیون روتے ہو عمرو نے کہا اے ملکۂ عالم آفتاب لب بام چراغ سحری ہون
کیونکر نہ روؤن اس حسرت سے عمرو نے کہا مضراب نے کہا خواجہ نہ گھبراؤ تمھاری جان کے
ساتھ میری جان ہے جہانتک ہو سکے گا بچاؤنگی خواجہ خاموش ہو رہے دوسرے دن بوقت سحر
خواجہ جان توڑ کے گا رہے ہین مضراب جادو کا دماغ ترصحبت مین رنگ بندھا ہوا ہے کہ
بہلول جادو آکر پہونچی عمرو کو جو صحبت مین دیکھا جل گئی وہین سے للکارا او چھوکری تو نے ہمارا
کہنا نہ مانا دشمن کو صحبت مین جگہ دی مین نے رات کو ذکر نہین کیا اگر مرجان سے ذکر آیا تمھارے
باغ کو آتش بہار بنا دیتا اب مین سر کاٹ کر اسکا لیجاؤنگی مضراب منتین کرتی ہے دائی اماں میری
خطا معاف کرو تم بڑی بوڑھی ہو کل مین سے حوالے کر دونگی اب تو بہلول بہت بگڑی ایک کنیز
نے بڑھکر بہلول سے کہا ہم تم نوکر ہین یہ مرجان کی نور نظر پارہ جگر ایک قیدی گنہگار کیواسطے
اسقدر بگڑتی ہو اسکا انجام بخیر نہ ہوگا بہلول نے غصے مین کنیز کو ایک طمانچہ مارا جسکی خاک کی

اسکے ڈالدی کنیز جلکر خاک ہوئی جب تو مضراب نے غصہ مین آواز دی اس حرامزادیکا سر کاٹ لو
کنیزین طرف بہلول کے چلین بہلول نے سحر کرنا شروع کیا ایسے دو تین گولے مارے پانچ سات
کنیزون کے سر پھٹے خواجہ توکو دکر کنارے ہوے گلیم اوڑھ لی مضراب نے دوڑکر بہلول پر برق
چمکائی بہلول کا سر زخمی ہوا زخم کھاتے ہی اسنے ایک گولا جھولی سے نکالکر اپنے خون سے گولے
کو رنگین کیا مضراب پر مارا مضراب نے سحر کرکے گولے کو کاٹا گولے سے دھوان نکلا کنیزین
بیہوش ہوئین مضراب نے اپنے کو بہت بہت روکا نہ رُک سکی لڑکھڑا کے گری بیہوش ہوگئی بہلول
چہار جانب دیکھنے لگی کہ ساربان زادہ کدھر گیا جب کہین عمرو کو نپایا نیمچہ کھینچکر چلی کہ مضراب کا سر
کاٹ لون کنیزین بھی سب بیہوش پڑی ہین وہ چار بھاگ کر چمنستان مین چھپین بہلول اکڑتی
ہوئی جاتی ہے کہ مضراب کا سر کاٹون کنیزین بھی سب بیہوش پڑی ہین اسوقت باغ مین تلاطم
کنیزونکی ہوش گم بہلول مثل شعلۂ جوالہ کلمات سخت وسست کہتی ہوئی مضراب کے قتل کو جاتی
ہی کہ پہلو سے آواز آئی بوا بہلول مجھے بچا لو اس موے بدمانس کو گرفتار کر و پلٹ کے بہلول نے
دیکھا ایک حبشن گھبرائی ہوئی آتی ہے سر زخمی کان سے خون جاری پوچھا ارے کیا ہوا کہا حضور دہائی
تانتیا بھاگ کر اس قصر مین گیا مین نے چاہا گرفتار کر لون اُسنے مجکو نیمچہ مارا اب درد سے بیتاب ہون
یہ کہکر جست کی برابر بہلول کے آئی بہلول نے کہا وہ ساربان زادہ کہان گیا حبشن نے کہا بوا
میرے ساتھ چلو بتا دون بہلول ساتھ ہوئی حبشن دوڑی ہوئی جاتی ہی بوا جلدی آؤ وہ دیکھو
زرغۂ نخلستان مین بیٹھا ہی سحر کرکے گرفتار کر لو بہلول نے کہا کہان حبشن نے کہا حضور وہ سامنے موجود
ہے بہلول ادھر پلٹی حبشن نے حلقے کمند کے ڈالدیے نعرہ کیا منم قاتل ساحران مہر سپہر عیاری
وقطب فلک خنجر گذاری میرے ہاتھ سے بچ کے کہان جائیگی حباب مار کے خنجر بھی مارا بہلول کا
شکم چاک قصہ پاک مضراب جادو کو ہوش آیا دوڑکر عمرو کے قدمون سے لپٹ گئی کہا خواجہ
تمنے جان بچالی دیکھو آواز آرہی ہے کشتی مرا نام من بہلول جادو بود مگر اب غضب ہوا ای
شہنشاہ اوج عیاری جسوقت مرجان جادو کو خبر ہوگی کہ نسترن و بہلول باغ مضراب
مین قتل ہوئین فوراً لشکر لیکر چڑھ آئیگا اُسکے لشکر کو کون جواب دے سکتا ہے عمرو نے کہا ملکہ
میرے ساتھ نکل چلو مضراب نے کہا مین کافر ہون ایسا نہو جان جائے عمرو نے کہا نکل چلو اب ٹھہرنا

مناسب نہین ہے ہر کنیز کا یہی قول ہی خواجہ نے بڑا کمال کیا بہلول ایسی گرگ باران دیدہ کو مارا اُسکا
قتل ہونا دشوار تھا مضراب نے کنیزون کو حکم دیا مکانات کو کھولو اسباب نکالو کوئی شے رہ نہ جائے
ہمنے اطاعت دین اسلام کی اختیار کی ایسا نہ ہو کوئی آکے دراندازی کرے چلکر امیر کو بھی
سمجھائینگے کہ حضور یہان سے پلٹ جائین ہوشربا مقام نہایت آباد ہی یہ مقام ویران جا بجا
دیہاتی دقریاتی رہتے ہین کنیزین دوڑکر مکان کھولنے لگین بڑھکر آواز دی واری دیکھیو وہ ابر سیاہ اٹھا
شاید کوئی آتا ہی حقیقت مین اہرم جادو شوہر بہلول جادو کا اُڑا ہوا آسمان پر جاتا تھا علامت اسکے
مرنے کی سُنکر پلٹ پڑا دل سے کہتا ہے میری زوجہ کو کسنے مارا اسوقت آکر آسمان پر چمکا ہے کہ
مضراب جادو تخت پر سوار ہوئی ہے کنیزین اسباب نکال رہی ہین خواجہ عمرو ایک جانب کھڑے
ترغیب دے رہے ہین کہ صاحبو جلدی کرو اہرم جلگیا وہین سے للکارا کیون بی مضراب میری
زوجہ نے کیا خطا کی تھی کہ اسکو قتل کرایا سارا فتور اس ساربان زادی کا ہے اے مضراب تمکو مناسب
نہ تھا یہ کہہ کر اسنے وہین سے گولا مارا کئی کنیزون کے سر پھٹے درخت جلنے لگے باغ کی دیوارین گرین
مضراب نے بمشکل اوس سحر کو اُتارا اہرم تو برس پڑا زوجہ کا لاشہ دیکھ کر بدحواس ہو گیا
دونون پیر آکر زمین پر جمائے مضراب سے سحر چلنے لگا کبھی آگ برسی دریا موج مار رہا ہے
بہت سی کنیزین ڈوبین مضراب ہرچند چاہتی ہے اپنی مصاحبون کو بچاؤن جوش و خروش سحر
اہرم کا بڑھتا جاتا ہے مضراب کا بھی سر زخمی ہوا ایک مقام پر اہرم تیغہ خون آلود لیکر چلا گالیان
دیتا ہوا طرف مضراب کے جاتا ہے پکار رہا ہے کیون بی مضراب سحر ما بدولت کا دیکھا آگ لگادونگا
معاوضہ خون زوجہ مین سب کو قتل کرونگا وہ مفت مین ہنجلا ماری گئی مضراب کی آنکھین پتھرائی
ہوئین زمین پر تڑپ رہی ہین ہرچند چاہتی ہے کہ اُٹھون سحر اہرم دفع نہین ہوتا سر دے دے مارتی
ہی کبھی نگاہ یاس سے طرف آسمان کے دیکھا زبان تو ہل نہ سکتی تھی مراد یہ تھی اے خالق لیل و نہار اے
پروردگار ہاتھ سے اس ظالم کے بچالے آنکھون سے آنسو جاری ہوے چاہا اہرم نے کہ بڑھکر
مضراب کا سر کاٹون کہ آواز آئی ای خیر خواہ دولت بڑا کام کیا ہم خود آپہونچے اہرم نے پلٹ کے
دیکھا مرجان جادو تاج سر پر رکھے ہوئے چلا آتا ہے اہرم نے سلام کیا مرجان نے کچھ جواب دیا
اہرم قریب آیا کہ قدمون کو بوسہ دون مرجان نے خنجر مارا کہ سر اہرم کا اُڑ گیا تو سب کنیزین

بیہوش پڑی تھین یا اپنے اپنے مقام سے اُٹھین مضراب کو بھی ہوش آیا خواجہ عمرو کے گرد دیکھا
کہا حقیقت مین اب کوئی بچنے کی صورت نہ تھی آپ نے کیا کارنمایان کیا پنجہ بدعت جلاد سے بچایا عمرو
نے کہا اے مضراب اب نکل چلو تمہارے پاس فوج ولشکر نہین ہے ایسا نہ ہو مرجان کو خبر پہونچے
کون جواب دے سکیگا ملکہ مضراب جادو بھی گھبرائی ہوئی تھی اسیوقت کنیزون کو حکم دیا اسباب
نکلنے لگا تخت ہاے سحر تیار ہوے اسباب لادا گیا خواجہ عمرو کو بھی تخت پر سوار کیا ملکہ مضراب جادو
کو ساتھ لیکر لشکر مین آئے یہان صاحبقران کو انتشار تھا کہ نہین معلوم میرے یار وفادار پر کیا
گذری ہر چند کہ بہار نے خبر دی تھی مگر نہایت تردد تھا اب ساحرون نے آکر خبر دی کہ خواجہ عمرو
مع چند ساحرون کے تشریف لاتے ہین باغبان وغیرہ واسطے استقبال کے آئے خواجہ عمرو نے
ملکہ مضراب جادو کو لاکر صاحبقران کے قدمون پر گرادیا تمام کیفیت بیان کی مضراب کو
خلعت فاخرہ ملا اسنے بھی صاحبقران سے یہی عرض کی کہ کنیز کے نزدیک بھی یہی بہتر ہے کہ حضور پلٹ
پڑین اس ملک کی جانب جانا بہتر نہین ہے صاحبقران نے فرمایا اے مضراب جادو عیارون نے
سات سردارون کو گرفتار کیا تھا ہم سب تو بچ گئے نورالدہر کو عیار لیگیا نہین معلوم اس شیر بیشہ
جرات پر کیا گذری اس طرف کی خبر نہین ملتی مضراب نے کہا حضور ہم نے بھی وہانکا حال مفصل نہین
سنا کیسا کیسا اخبار کو زور دیا گیا جب کوئی تاجر آیا تب احوال مفصل کھلا ہرکارے عاجز بیٹھے ہین
صاحبقران نے سر جھکا لیا یہ ذکر تھا کہ چند ساحرون نے آکر صاحبقران زمان سے عرض کی کہ
حضور محمل سلسلہ بند بھائی ملکہ حیرت جادو کا آیا ہے امیدوار ہے کہ قدمبوسی سے مشرف
ہو صاحبقران نے سامنے اپنے بلوایا دیکھا ایک تاجدار جلیل چند مصاحب ہمراہ آکے صاحبقران
کے قدمون کو بوسہ دیا صاحبقران نے نہایت لطف سے سرفراز فرمایا جب محمل زمرد
سرداران نامی مین آکر بیٹھا ساقی بچے کو حکم ہوا دو ایک جام بھی اسنے پیے دماغ بادۂ ناب سے
گرم ہوا اٹھکر دست بستہ عرض کی اے شہنشاہ گیتی ستان ای والی قاف دنیا غلام کو احوال
معلوم ہوا کہ حیرت جادو سرکشی کرتی ہے ملکہ بہار ایسی سرپرست موجود ہین اسنے ابھی تک نہین مانا
مین چاہتا ہون حضور اسکو میرے سامنے بلوائین مین سمجھا کر اسکو قدمون پر گرادون اب سرکشی
اسکی سراسر بیکار ہے حفاظت آبرو کا سرکار کو اختیار ہے صاحبقران نے فرمایا ای شہزادۂ والاقدر مجھے

ہین ملکہ حیرت کے نہایت افسوس ہی کہ افراسیاب لڑبھڑ کر مرگیا جب تک اسد کو لوح نہ ملی تھی
اُسکا دعوی بیجا نہ تھا حقیقت مین وہ ایساہی ساحر زبردست تھا کوئی اُسکا مقابلہ نہ کرسکتا تھا غرور نے
اسکو پست کیا لیکن ملکہ حیرت مذہب اسلام اختیار کرین طلسم ہوش ربا کی حکومت اُنھین کیلیے
ہے شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی کو برائے انتظام چھوڑا ہی وہ مرد بزرگ خود دنیا سے برخاستہ
خاطر ہے ملکہ بلقیس کو بھی یہی منظور ہے کہ سلطنت جسکو چاہیے اُسکو دیجیے ہم زمرۂ غلامان شہنشاہی مین
مجذوب ہین کوکب روشن ضمیر سے سوء مزاجی ہوئی انھون نے ہماری محبت سے ہاتھ اُٹھایا ورنہ کل سلطنت
انکو ملتی محمل سلسلہ بند دعائین دینے لگا عرض کرنے لگا حضور کو صاحبان حق کا بڑا خیال ہے دربار
مین جگہ ملی اسوقت ملکہ بہار کی بیقراری گھبرانا کبھی مہرخ و باغبان سے اشارے کرنا کہ دیکھو صاحب
صاحبقران زمان ملکہ حیرت کو بلاتے ہین محمل سلسلہ بند نے کوئی دام مکر نہ پھیلایا ہو تو نڈی کو بڑا
خوف ہے رعب صاحبقرانی سے کوئی سامنے صاحبقران کے کہہ نہ سکا صاحبقران نے ارشاد فرمایا
ملکہ حیرت جادو کو لاؤ چند کنیزین گئین حیرت جادو کو لیکر آئین زبان مین اسکی سوزن ہتکڑیان وغیرہ
تو ملکی صاحبقران زمان نے جسم پر آراستہ کرائی ہین کنیزین خدمت کیواسطے مقرر کی تھین حیرت
دربار مین آئی صاحبقران کو سلام نہ کیا صاحبقران نے اسکا بھی کچھ خیال نہ کیا کرسی بیٹھنے کو ملی خود
زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا ای ملکہ حیرت تمھارے شوہر نے بوجہ جہالت جان دی آگاہ تھا کہ
طلسم کشا کو لوح مل گئی سحر تاثیر نہ کریگا اطاعت نہ کی اپنے سحر پر نازاں رہا آخر کار قتل ہوا غرور کا یہ انجام
ہے حیرت نے کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے بیٹھی رہی ملکہ بہار کو تو بڑا خیال ہے تاب نہ باقی رہی بیقرار
ہوکر اُٹھہ کھڑی ہوئی پکار کر کہا ہمشیرہ ہماری گستاخی معاف کرنا ہم برائے محبت سمجھاتے ہین عرصۂ
دراز تک بہار کلمات محبت آمیز کہا کی ملکہ حیرت نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ بہار کو بہ نگاہ قہر دیکھا اشارہ
ایہ تھا کہ مین ہرگز دین اسلام نہ قبول کرونگی جن لوگون نے ملکر میرے شوہر کو قتل کیا ہے اُنکو قتل
کیے نہ چھوڑونگی قریب تھا کہ صاحبقران کو غصہ آئے اتنا فقط فرمایا تھا کہ ذو الخمار عاری کو بلاؤ
محمل سلسلہ بند اُٹھہ کھڑا ہوا دست بستہ عرض کی حضور کچھہ نہ فرمائین غلام قاعدے سے سمجھا کر
قدمون پر گروا دیگا اور سب صاحبون کے سمجھانے کو وہ نہ قبول کریگی صاحبقران نے فرمایا اچھا
تم سمجھاؤ ہمین کسی طرح حیرت کا قتل منظور نہین ہی اگر سلار ہمارے کہنے کے خلاف کرینگی سمجھکر حکم دیا جائیگا

محمل قریب حیرت کے آیا مہرخ و بہار سے بھی یہی اشارہ کیا کہ آپ لوگ الگ بیٹھین اس تدبیر سے محمل
نے انتظام کیا کنارے بیٹھکر حیرت کو سمجھانا شروع کیا سب دیکھ رہے ہین بہار کو بڑی خوشی ہے ایکطرف
دنگل شوکت پر اسد نامدار بھی جلوہ فرما ہین بوجہ ملکہ بہار گلعذار بادشاہ حمجاہ کو بھی حال خیریت مآل
حیرت پر توجہ ہے کئی مرتبہ فرما چکے کہ اے حیرت اپنے کو کیون برباد کرتی ہے اس دربار مین کوئی
تیرا دشمن نہین ہے ملحوظ خاطر ناظرین والامقام رہے کہ سب سے زیادہ چالاک بن عمرو بیقرار ہے جی
چاہتا ہے قدمون پر سر رکھون گر دپھرون حیرت کو سمجھاؤن محمل کے واسطے چالاک نے بھی
انتظام کر دیا کہ ہر کس وناکس اس جلسے مین نہ آنے پائے بھائی بہن صلاح کر رہے ہین محمل نے
اول اشارون مین حیرت سے دریافت کیا کہ تمھین کیا منظور ہے حیرت نے اشارہ کیا ای
برادر مین جان دینے پر آمادہ ہون کسی طرح اطاعت کرنا نہین چاہتی تو زبان سے میری سوزن
نکال دے دیکھ تو اہل اسلام کیا مزا دکھاتی ہون محمل قریب تو بیٹھا ہی تھا یہ کسی کو گمان نہ تھا بس
اسنے ہاتھ بڑھا کر زبان سے ملکہ کی سوزن لیا سوزن کا زبان سے نکلنا حیرت مثل برق کی کڑکی
محمل سلسلہ بند نے جھولی سحر کی حیرت کو دیدی مہرخ و بہار اٹھنے لگین حیرت کا سحر ہے اکثر ذکر
کر چکا ہون کہ حیرت جب بال کھول دیتی ہے حریف کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آجاتا ہے کنیزین بھی
اسکی لڑنے لگین حیرت نے جو بال کھول کر سحر کیا کئی سئے سردار بیہوش ہوے صاحبقران نے
باآواز بلند اسم اعظم الٰہی پڑھا اس آواز سے حیرت گھبرائی ورنہ قصد تھا کہ آج اس بارگاہ مین خون کے
دریا بہادون امیر نے جو بہ فصاحت وبلاغت اسم اعظم پڑھا زبان مین حیرت کی لکنت آنے لگی ڈری
کہ ایسا نہو صاحبقران لڑتے بھڑتے میرے پاس آجائین بس اسنے جھپٹ کر ایک سحر کیا بادشاہ
لشکر اسلام سعد بن قباد والامقام و اسد نامدار پر ہاتھ مارا دونون کی کمر مین پنجہ دیکر بلند ہوئی
چلتے چلتے بھی ایک گولا مار دیا کہ تمام بارگاہ مین اندھیرا چھا گیا اس تاریکی مین حیرت لڑتی بھڑتی نکل
لیگئی محمل سلسلہ بند باہر نکلا اسکی فوج ایک قاعدے سے جمی ہوئی تھی اُنھون نے بھی سحر کیا
حیرت جادو کو لڑ بھڑ کر نکال لیگئے عرصہ دراز تک تلوار چلی بیرون بارگاہ لاکھون آدمیون کا کھیت
ہوا حیرت و محمل جمے ہوے لڑ رہے تھے جب صاحبقران اسم اعظم پڑھتے ہوئے باہر آئے
تب حیرت جادو گھبرائی محمل نے کہا ہمشیرہ نکل چلو ایک داغ تو قلب پر صاحبقران کے

رکھو حیرت و محمل لڑتے بھڑتے نکل گئے ایک صحرا مین لاکر لشکر اُتارا اسد و بادشاہ کو تو قید کیا محمل
اس لایق نہین کہ حیرت سے کچھہ صلاح کرے حیرت نے اپنے طریقے سے انتظام کیا یہان بعد نکلجانے
حیرت کے صاحبقران نے اسم اعظم پڑھہ کر اندھیری کو دفع کیا بہار و باغبان وغیرہ کو
ہوش آیا معلوم ہوا کہ اسد و بادشاہ کو حیرت لیگئی بہار و باغبان آمادہ تھے کہ ہم جاکر اپنی
جان دین اپنے افسر کو رہا کر کے لائین صاحبقران نے انکو منع کیا ہرکارون کو حکم ہوا مفصل
جاکر خبر لاؤ ہرکارے چلے عیاران اسلام کو یہی منظور ہی اپنی جان دین عیاری کرین اسد کو
رہا کر کے لائین حیرت جادو صحرا مین آکر اُتری مگر متردد و متوحش ہی کنیزون سے کہتی ہی ایسا نہو
بہار لشکر ساحران لیکر آپڑے تو مشکل ہوگی مین انکے لشکر کا بار نہ اُٹھا سکونگی لڑ بھڑ کر مر جاؤن ایسا
نہو کہ قید کرلین مین اسد و بادشاہ کو قتل کر کے نکلجاؤن میرے واسطے کسی مقام پر کسی شی کی کمی نہین
ہے اس فکر مین تھی کہ آسمان سے برق چمکی دیکھا ایک طائر ہفت رنگ بصد رعنائی و زیبائی قبہ بارگاہ
پر آکے حیرت کی بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا جھک جھک کر جمال حیرت کو دیکھہ رہا ہے حیرت نے
اسم سحر پڑھکر ہاتھہ اُٹھایا طرف طائر کے دیکھا وہ طائر ہاتھہ پر حیرت کی آکے بیٹھا یہ مطلب تھا حیرت
نے جو خیال کر کے دیکھا گلے مین طائر کے ایک نامہ بندھا ہوا ہی حیرت نے نامہ کو کھولا طرف سے
خداوند روشن تن کے مرقوم ہے کہ اے خاتون محل شہنشاہ طلسم ہوشربا شوہر نے تمھارے
غرور مین جان دی ہمارا تو کبھی نام بھی نہ لیا جو کچھہ گذرا وہ تو گذرا اب تمکو مناسب ہے کہ سرفراز نامے
کو دیکھتے ہی ہمارے پاس آکر داخل ہو ہم معاوضہ خون افراسیاب مسلمانون سے لینگے طلسم
ہوش ربا مین پھر تمھاری سلطنت قائم کرینگے بہ فور ملاحظہ نامہ ہذا ملکہ حیرت جادو کو خواہش
ہوئی کہ طرف خورشید نگار کے چلین اکثر زبانی افراسیاب کی حالات خداے روشن تن سنے
تھے وزیرون نے بھی سمجھایا کہ وہین تشریف لیجلیے حقیقت مین اگر مسلمان اُدھر کا ارادہ کرینگے زندہ نہ
نہ بچینگے حیرت نے بادشاہ و اسد کو اربوان پر سوار کرلیا لشکر بہت سا اسکے ساتھہ جمع ہوگیا بڑے زور
شور سے بہ جمعیت فوج بیشمار سمت خورشید نگار روانہ ہوے ذکر اسکا وقت پر تحریر ہوگا ہرکارون نے
یہ خبر مفصل دریافت کر کے صاحبقران سے خبر دی امیر باتوقیر نے بھی حکم دیا کہ لشکر ہمارا تیار ہو
لشکر صاحبقران زمان مین بھی تیاری ہونے لگی دیکھیے کس وقت کوچ کرین ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان عاشق و معشوق یعنی ایرج مصیبت نصیب وبران گرفتار دام حبیب بد و مجلس سے۔ رہا ہونا ایرج کا سحر حیران جادو سے اور دستیاب ہونا نشان ملکہ بران کا بہ عیاری خواجہ عمرو و مقابلہ ملکہ ناہید مرصع پوش زوجہ کوکب از لشکر کوکب و قتل حناے گلگون پوش از دست ناہید مرصع پوش و حالات عیاری خواجہ عمرو بطرز نو کہ ناظرین اس داستان عجائب بیان کو ملاحظہ فرما کر لطف کامل اٹھائین گے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

پلا ساقیا ساغر آفتاب
جو احباب تھے سخت دشمن ہوئے
چل اے توسن کلک عبرت طراز
دکھاتے ہین کیا رنگ لیل و نہار
شب وصل عاشق کا دلشاد تھا
ہوئی ہجر جانان مین حالت تباہ
دل غمزدہ پر ہجوم الم
کوئی ہم سے پوچھے کہ کیونکر کٹین
فلک نے دکھایا نشیب و فراز
گرفتار دام مصیبت ہوا
وہ محبوب گل پیرہن سیمتن
نہ مونس نہ ہمدم نہ غمخوار ہی
تڑپتا ہی وہ سرو گلزار ناز
مصیبت سے ہوگی رہ عشق طے
تصور مین محبوب کے صبح و شام
کہ مرتا ہم ذلت مین آفت نصیب
ہنم عندلیب گل روے تو

ہی میخانۂ دہر مین انقلاب
غضب ہے کہ سب فوت مطلب ہوا
دکھائے جہان کا نشیب و فراز
کبھی شام ہجران کا ہی سامنا
غم و رنج فرقت سی آزاد تھا
ہوئین دلکو عاشق کے بیتابیان
رفاقت کو حاضر ہے اندوہ و غم
زمانہ جو وصلت کا آیا قریب
کھلا دشمنون پر محبت کا راز
گلون نے گریبان کیے غم سے چاک
گل باغ خوبی و غنچہ دہن
پکارے کسے کون ہی اب قریب
چھٹا قید سے اسکو ای کارساز
لڑائی کی آفاد جھیلے ہوے
تڑپکر یہ کرتا ہے ہر دم کلام
کجائی تو اے دلبر دلبران
پریشان کند یاد گیسوے تو

جو تھے راہبر آہ رہزن ہوئے
کہ دشمن مرا اب تو کوکب ہوا
کبھی ہی خزان اور کبھی ہی بہار
کبھی ہی شب وصل عشرت فزا
سحر نے دکھایا جو روے سیاہ
اڑا اسنے لگین ہوش بیخوابیان
جوانی کی راتین تڑپ کر کٹین
یہ سوئے کہ جاگے نہ اپنے نصیب
وہ آہوے صحراے مہر و وفا
اڑاتی تھی باد صبا سر پہ خاک
قفس مین وہ بلبل گرفتار ہی
مصاحب ہی رنج فراق حبیب
ادھر عاشق زار بیتاب ہے
وہ عاشق بھی ہی جان پہ کھیلے ہوے
دکھا اپنی صورت مجھے ای حبیب
ز تو رونق محفل عاشقان
ہنم کشتۂ تیغ ابروے تو

ستم مائل چشم جادوے تو | ستم قمری سہرود بجوے تو | بہشت برین گلشن کوے تو
قمر رنج فرقت گوارا نہین | فلک کی جفا سے تو چارہ نہین | چہرہ سیاحان طلسم عجائب و

غرائب تحریر دساعان مژدۂ رہائی معشوق دلپذیر حالات مصیبت آیات ہجران دیدہ و آفت کشیدہ

عاشق و معشوق بصد محبت و شفقت یون تحریر فرماتے ہین شعر | یعنی فغانے کہ آمد بجان
درین زیر نہ پردۂ آسمان | درین پردہ آواز نالہ چو نے | بہ احوال جم یا بہ احوال کے

سابق مین تحریر ہوا کہ گرفتار دام محنت و مصیبت آوارہ وادی غربت نوبت بجان و کارد بہ استخوان شاہزادۂ ایرج نوجوان نے دریاے ابلق سے گذر کیا تھا کہ حیران جادو نے آکر دیوانہ بنایا کوکب کو تو اطمینان ہوا حیران جادو کو اپنی صحبت مین رکھا یہ خیال ہوا کہ جبتک حیران قتل نہ ہوگا قفس رنج و مصیبت سے وہ عندلیب گلزار صاحبقرانی رہائی نہ پائے گا ایسے ایسے خیال خام و تصور ناتمام ذہن رہے ہے عنایت بے نہایت رب اکبر کو بھولا یہ نہ سمجھا کہ اوس حافظ حقیقی و مالک تحقیقی کو سب طرح کا اختیار ہے قیدیون کو مصیبت سے چھڑاتا ہے نا امیدون کی امید سیہ بختان شب فراق روسفید اپنی خود پرستی پر مغرور عقل و شعور سے دور پیدا کرنے والے کو فراموش کیا نہ لات پرستی کا خیال نہ قائل خدائی خداے لایزال بلکہ اس فکر مین ہی کہ صاحبقران زمان اب مجھسے دب گئے اگر میرے ملک کی جانب رُخ کرتے ایکدن مین تمام لشکر کو تباہ کرتا لیکن نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادۂ ایرج نوجوان سحر حیران مین مبتلا ہی کل لشکر و ملکہ مروارید و ملک اخضر وغیرہ دیوانہ وار وحشی مثال گرد اوس شیر بیشۂ صاحبقرانی کے اوس صحراے ہول خیز وحشت انگیز مین مارے مارے پھرتے ہین نہ پائے نہ مددگار ہے نہ مونس نہ غمگسار کبھی کہین بیٹھ گئے اگر دل چاہا جھیلون مین پانی بھرا ہے موج مین آکر پی لیا کون دلدہی کرے کون آب و دانہ پہونچاے ایک نخل کے سایے مین مبہوت لب پر مہر سکوت گرفتار دام رنج و محن دل مین یاد ملکہ بران شمشیر زن گریبان

چاک چہرے پر خاک یہ اشعار آبدار مخفی زبان پر جاری نظم | کس حسن چو یار ما ندارد
زلف چو نگار ما ندارد | آئینہ ما زغیب پاک است | دست آئینہ وار ما ندارد
پژمردہ گل ارز خاک روید | ابر کہ بہار ما ندارد | بے نور بود ز آفتا ہت
چشمے کہ غبار ما ندارد | ما نور دو چشم آفتا بم | خورشید عیار ما ندارد

قاصد کہ بنامہ میکند فخر
این باغ بہار ماندارد
خوبان ز نظارہ بر نجند
جز نقش و نگار ماندارد
خاموش ز گفتگوے مخفی

مکتوب و یار ماندارد
رنگ از اثر حیا نگیرد
این ضابطہ یار ماندارد
در باغ بہشت عندلیبے
طالع سر و کار ماندارد

ما بلبل باغ آرزو یم
دستے کہ نگار ماندارد
در کشور حسن اعتبارے
صوت چو ہزار ماندارد
جوش محبت بران مین شہزادہ

یہ اشعار پڑھ رہا ہے آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے دل مین محبوب کی یاد شغل آہ و فریاد بیتابی بیقراری دمبدم ترقی پر آہ و زاری یکایک زمین شق ہوئی ملکہ مجلس جادو لرزان و ترسان بال پریشان آنکھون مین ملتقے دوڑ کر قدمون سے ایرج نوجوان کے لپٹ گئی خوب چیخین مار کر روئی امید کا سحر لائی تھی اوس سے ایرج کا منھ دھولایا سحر اُتارا ایرج چیخین مار کر رویا مجلس قبلہ و کعبہ کہکر روتی تھی ایرج فرزند ارجمند کہکر چیخین مار کر روتے تھے ضبط کر کے ایرج نے فرمایا اے نور نظر حال مصیبت مآل ملکہ بران شمشیر زن ظاہر کر کیونکر ہم یہانتک بمشکل پہونچے کوئی رہبر نہین کہ نشان منزل بتائے یا رہبری کرے ابتو زندگی سے تنگ جان سے بہ تنگ یہ سنکر مجلس خود رونے لگی کہا اے شہریار جسرو زسے کوکب نے ملکہ بران کے ساتھ وہ بدعت کی کہ جسنے قلب سبکا ہلا دیا یہ کنیز و ملکہ اختر و مروارید و جمشید یہ سب ملکر جستجوی ملکہ بران مین مصروف ہین اب کل حالات آپکی طلسم کشائی پر موقوف ہین ان سب صاحبون کی صلاح سے آپکو سمجھانے آئی ہون یہ اہم پڑھیے کہ حیران جادو کے سحر کی تاثیر آپ پر سے دفع ہو بعد اُسکے عبادت خانہ آراستہ کیجیے آرزوے فتاحی طلسم نور افشان مین مصروف ہوجیے نہین معلوم اُس ظالم سنگدل نے ملکہ بران کو کہان قید کیا کہین نشان نہین ملتا جب دباؤ پڑیگا احوال ظاہر ہوجائیگا یہ سنکر ایرج نے فرمایا اے مجلس مین کوہ کنی کرنے کو موجود ہون یا دمین اس محبوب مطلوب کے بہ نوبت بہم

پہونچی ہے آٹھ پہر یہی دعا ہی نظم
دی جسکو عشق صبر بھی اے ذوالجلال دے
دل ہی کو ضطراب جدائی اچھال دے
دل کو کرینگے جاکی خیرات عشق مین

اک رات دل جلونکو یہ عیش وصال دے
کر رحم بھی عطا جسے حسن و جمال دے
اے شوق باغ ہوگئے جاک قفس بھی بند
شاید یہی فراق کی آفت کو ٹال دے

پھر چاہے آسمان جہنم مین ڈالدے
اپنا تو بام یار پہ ہوتا نہین گذر
اب چھوٹنے کی راہ کوئی تو نکال دے
آزردہ بیدلون کو کریگا سپہر کیا

دل ہی یہان نہین ہے جو کوئی ملال دے
میری سیاہ کاریون پر کیا بعید ہے
مقدور ای جنون جو خدا اپکی سال دے
تلوون ہے دور خار بیابان ہوئی تو کیا
شمشیر ہاتھ دوڑ کے گردن پہ ڈال دے

زاہد شراب ناب سے کرتا ہے اجتناب
روز جزا گواہی اگر بال بال دے
قاضی کا خوف ہی نہ ہمین محتسب کا ڈر
اک پھانس دل مین ہے کوئی اسکو نکال دے
لغزش جہان ہو پا تو نکو کہہ یا علی جلال

اتنی ہی تمیز حرام و حلال دے
مجنون کا عرس کبھی فصل بہار مین
چھایا ہوا ہی ابر شراب ای کلال دے
قائل ہے ہم جو روٹھ چلے یہ نہ ہو سکا
یہ نام وہ ہی گرتے ہوئی کو سنبھال دے

مجلس کی یہ باتین سنکر ایرج اسقدر روئے کہ دامن و گریبان تر ہوگئے کہا شہریار آپ تو عبادت کرکے اول لوح طلسم نرگس حاصل کیجیے ہم لوگ جاکر ملکہ ناہید مرصع پوش سے فریاد کرتے ہین دو وقت سے فساد برپا ہو تب جاکر یہ جلاد صاحب بیداد مانیگا مجلس نے ایک اسم بھی ایرج کو تعلیم کیا ساری لشکر کو آب دمیدۂ سحر سے اچھا کیا ایرج نوجوان لشکر کو ساتھ لیکر ایک گوشے مین آکر فروکش ہوئے عبادتخانہ آراستہ کرایا مصروف دعا ہوے انکا حال لکھا جائیگا یہ تو عرض کرچکا کہ کوکب کو طرف سے ایرج نوجوان کے اطمینان ہی کہ جبتک حیران قتل نہوگا صحت نہ پائینگے لیکن لشکر اسلام مین صاحبقران فرما چکے تھے کہ کوئی ایرج کا ساتھ نہ دے مگر شہزادۂ فاو سپاہ باپ کا دل ہے جب معلوم ہوا کہ میر الور نظر آوارہ ہوکر نکل گیا ستیارہ سے کہا شب کو پانچ ہزار جوان تیار رہین ہم جستجو مین اپنے فرزند کی جائینگے انشاء اللہ کوکب کو سزا دینگے بڑا مغرور ہے کہ میرے فرزند کو بہ فرزندی نہ قبول کیا جاتی ہی تخت اُلٹ دونگا شب کو بدون اطلاع صاحبقران بہشت مرکب پر سوار ہوا مع پانچ ہزار جوانان شیردل و عیار ستیارہ بن عمرو توکلت علی اللہ شب تیرہ و تار مین چل نکلے صبح کو یہ خبر سمک یلطاقی نے علمشاہ نوجوان کو پہونچائی یہ سنکر علمشاہ غصے مین کانپنے لگے سمک سے فرمایا قبلہ وکعبہ کو اختیار ہے خواہ لشکر اپنے ہمکو آنے دین یا نہ آنے دین یہ نہین ممکن ہے کہ بیٹا پوتا دونون جان دینے پر آمادہ ہوکر گئے ہین ہم بھی رات کو آج ہی جائینگے سمک کچھ کہہ نہ سکا رات کو یہ بھی جستجو سے طلسم نور افشان مین چل نکلے مہتر چابک نے دوسرے دن یہ خبر شاہزادۂ جہانگیر سے کہی جہانگیر نے قبضہ پر ہاتھ ڈالا کہا وہی کوکب ہے یا کوئی اور جو ہمارے ہاتھ سے بھاگا بھاگا پھرتا ہی جاتے ہی قیامت برپا کرونگا یہ فرماکر رات کو جستجو مین بھائی بھتیجے و فرزند قاسم کی بقصد کرو فر مہتر چابک کو ہمراہ لیکر چل نکلے سب کے احوال الگ الگ تحریر کرونگا چار پہر رات

گذرگرستارۂ سحری آسمان پر چمکا بارگاہ سلیمانی مین آکر صاحبقران جلوہ فرما ہوئے جواسبسان لشکر اسلام نے پرچۂ اخبار صاحبقران کے ہاتھ مین دیا صاحبقران نے پڑھا معلوم ہوا جہانگیر و علمشاہ و خاور سیاہ برائے تلاش ایرج نوجوان گئے صاحبقران نے فرمایا ان جوانون نے ہمارے حکم کے خلاف کیا حقیقت یہ ہی کہ کوکب مرد مردانہ شبیر فرزانہ سحر و ساحری مین بھی زبردست ہے یہ نوجوان اسکی سرحد مین بھی نہ پہونچ سکین گے یہ فرماکر فرزندون کے واسطے بیتاب ہوئے خواجہ عمرو کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا خواجہ تم جاؤ ان جوانون کو پھیر لاؤ اگر کوئی سرکشی کرے تو میرا نام لینا پھیر بھی واپس نہون تو مین اور تدبیر کرون خواجہ عمرو تو اوسی وقت بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکے تلاش مین ان شیرون دلیرون کے چلے عمرو کو انتہا کی بیقراری ہی کہ ایسا نہو فرزندان صاحبقران کسی مصیبت مین پھنس جائین کوکب کو بھی انتہا کا غصہ ہے اگر خدانخواستہ انکا مو سے جسم میلا ہوا تو مین صاحبقران کو کیا منہ دکھاؤنگا بعد جانے خواجہ عمرو کے رعد و برق و باغبان و بہار وغیرہ سات ساحران زبردست آپس مین صلاح کرتے تھے یہ مشورہ ہوا کہ حیرت جادو ہمارے آقا اسد و بادشاہ لشکر اسلام کو لیکر طرف خورشید نگار کے جاتی ہے چلکر راہ مین اسکو روکین یا کہ اوس سے مقابلہ کرین یہ سوچکر ساتون ساحر تلاش مین ان سرداران نامی و پہلوانان گرامی کے روانہ ہوئے وقت پر انکا بھی ذکر تحریر ہوگا اول شاہزادۂ خاور سیاہ کا ذکر ہوتا ہے کہ اپنے فرزند کی تلاش مین نکلے تھے قطع منازل و طے مراحل کرکے قریب دربند اژدر یہ پہونچے اژدر جادو طرف سے کوکب کے حاکم ہے خبر ہوئی کہ نبیرۂ صاحبقران بہ تلاش ایرج نوجوان کہ جس سبب سے ہمارے بادشاہ کو ملال ہی اسکی فکر مین یہ نکلا ہے اژدر جادو اسی وقت بارہ ہزار ساحرون سے باہر اپنے شہر کے آیا ڈانڈے پر آکے صف باندھی ایک ساحر کو اشارہ کیا وہ گھوڑے پر سوار ہوکے سامنے لشکر قاسم کے آیا پکارکر آواز دی ہائے طلازمان نبیرۂ حمزہ اپنے آقا کو سمجھاؤ لشکر کو لیکر پلٹ جائین یہ سرحد شہنشاہ کوکب روشن ضمیر ہے شاہزادہ ملک قاسم آتش شعلہ مزاج نے یہ صدا سنکر قبضہ تیغۂ پلارک افراسیابی پر ہاتھ ڈالا اسپیارہ بن عمرو رکاب سے لپٹا ہوا ہے عرض کی کہ اے شہریار ملک ساحران غدار ہین سمجھکر مقابلہ کیجیے اسوقت ہٹ چلیے آئندہ غلام تدبیر کرے گا قاسم کب مانتے ہین شبرنگ زہرہ جبین سلیمانی ایسا کب ڈرا جو گدگدایا صف لشکر دشمن پر جا پڑا تلوار چلنے لگی دو چار ہزار مارے

ساحرون نے بھی قتل ہوگئے اژدر نے سحر کیا کہ سب گرفتار ہونے لگے کوئی گھوڑے سے گرا کسیکے
دل مین ہیبت آئی کسی کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر ہی کسیکو مرکب لیکر بھاگا دور جا کر گرا دیا یہ
حرکات وسکنات سیارہ نے دیکھے کہ اب جادوگر سنبھلا گولے مارتا ہوا آتا ہی ہزار کو پامال کیا فرزند
خواجہ عمرو نے سمجھا کہ غضب ہو جائیگا چشم زدن مین لشکر شکست کھائیگا کچھ تدبیر کرنا واجب لازم
ہے یہ سوچکر کنارے آیا رنگ وروغن عیاری کا لگا کر ساحر کی شکل بنکر تیار ہوا اژدر جادو کے ساحرون
مین ملگیا جست وخیز کرتا ہوا قریب اژدر جادو پہونچا پکار کر آواز دی اے شہنشاہ اژدر یہ آپ کی
سحر نے کیا لطف دکھایا ہزار دل مسلمانون کو دیوانہ بنایا گھوڑون سے گر رہی ہین پیدلون کی تباہی
سوارون کا عجب حال ہے ایسا خوبصورت سحر آپ کرتے ہین خودبخود لڑنے والے مرتے ہین دیکھیے
ہوائے گرم چل رہی ہے کیا لطف کا سحر کیا لیکن دیکھیے لوگ مشہور کرتے ہین کہ مسلمان سحر نہین جانتے
بڑے بڑے جادوگر ساتھ ہین وہ دیکھیے ایک انکے ساتھ کا سحر بنا رہا ہے نخل مین گل بوٹی لگا رہا ہی
اسنے پلٹ کر کہا اُس ساحر کو بلائے مین تدبیر بتلا دون چشم زدن مین ہزار ہا گل بوٹی تیار ہو جائین
وہ پھول دشمن کے گلے کا ہار ہو جائے سیارہ نے کہا ملاحظہ فرمائیے بنانیوالا بھول گیا درخت مین بڑا
شاخانہ نکلا یہ سُنکر اژدر پلٹا اتنا منہ سے نکلا کیا سحر بنایا منہ کا پھیرنا سیارہ قریب تو پہونچ ہی چکا تھا
برابر کر کے آکر خنجر مارا توڑکر دوسرے پہلو کو پار گذرا اژدر جادو لڑکھڑا کے زمین پر گرا الازمان قاسم نے
سحر سے رہائی پائی بعد تھوڑی دیر کی آواز آئی کشتی مرا نام ہن اژدر جادو وبو دیہ جو آواز ساحرون کے کان مین
پہونچی گھبرا گئے آخر صلاح ہوئی فرزند صاحبقران کی اطاعت کرو چہار جانب سے صدائے الامان بلند
ہوئی رومال سے ہاتھ باندھکر دوڑے قدمون پر قاسم کے آکے گرے فطرت سے سیارہ بن
عمرو کی دربند تسخیر ہوا شاہزادے کو ساتھ لیکر اندر قلعہ کے آئے قاسم نے یہان بیٹھکر واسطے خبر
ایرج نوجوان کے ساحرون کو روانہ کیا تاکید کر دی کہ جس مقام پر لشکر ہمارے فرزند کا ملے یہ مژدہ
دینا کہ دربند اژدریہ فتح ہوا ہم فوج لیکر آتے ہین قاسم نے دربند اژدریہ پر انتظام کیا واسطے ایرج
نوجوان کے گوش برآواز ہین شہزادہ جہانگیر والاتدبیر نہایت غصے مین لشکر سے نکلے تھے مہتر جانباز
صبا رفتار عیار انکا ہمراہ ہے نہایت تیز طرار بلائے روزگار اشارون مین عیاری کرتا ہے اسکو
خبر معلوم ہوئی کہ سرحد اقلیم کوکب ہین آکر پہونچے دربند ببران کو کہ یہان کا حاکم ببران جادو ہی

مگر بڑے بڑے ساحران زبردست اسکے ہمراہ ہین یہ سنکر چالاک نے جہانگیر کو ایک درۂ کوہ مین ٹھہرایا
کہا اے شہریار مین آگے بڑھکر دریافت کرون کہ اس ملک کا حاکم کون ہی ساحر بنکر چلا راہ مین ایک
ساحر سے پوچھا یہان کسکی عملداری ہے اُسنے کہا ببران جادو خراج گذار شہنشاہ کوکب تین کوس
پر قلعہ ہے یہ سنکر مہتر چالاک صبا رفتار درۂ کوہ مین آیا نامہ طرف سے کوکب کے تحریر فرمایا
بصورت نامہ دار طرف قلعہ کے چلا شہر ببرانیہ مین آیا شہر کی سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا درگہ سالار
نے خبر کی اندر جاکر بادشاہ کو سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا دست بستہ عرض کی حضور کنارے چلین
تنہائی مین کچھ عرض کرنا ہی ببران اُٹھ کھڑا ہوا چالاک اسکو ساتھ لیکر کنارے آیا باتون مین لگاکر
بیہوش کیا اسکو تو صندوق مین بند کردیا ببران کی صورت بنکر بارگاہ مین آیا تخت پر بیٹھا کہا یارو شہنشاہ
کوکب نے کہلا بھیجا ہے کہ جہانگیر بن صاحبقران آتا ہی خبردار اس سے مقابلہ نکرنا چل کر استقبال
کرکے لاؤ سامان ضیافت آراستہ کرو مشیران سلطنت نے عرض کی غلامون کو کیا عذر ہی مصاحبون
کو بھیجکر جہانگیر کو بلوایا قلعہ سے نکل کر استقبال کیا عرض کی اے شہریار قلعہ مین تشریف لیچلیے ہماری
شہنشاہ کا حکم ہے برائے اطاعت حاضر ہین جب قلعہ مین لائے شہزادۂ جہانگیر کو بارگاہ
مین جگہ ملی سرداران ہمراہی دنگل ہائے زرین پر آکر بیٹھے اب چالاک نے ببران کو ہوشیار کیا
اُسکو آگاہ کردیا کہ ای ببران ہم نے تجکو گرفتار کیا قلعہ مین عملداری ہوگئی اگر منظور ہوتا قتل کرڈالتے
کسی کو خبر بھی نہ ہوتی اس طرح سمجھایا کہ ببران جادو کے قلب کو سرور ہوا زنگ کفر آئینۂ دل سے
دور ہوا دل و جان اطاعت شہزادۂ جہانگیر والا تدبیر قبول کی اس دربند پر جہانگیر آکر
قائم ہوئے شاگردان چالاک برائے خبر ایرج نوجوان روانہ ہوئے مگر رستم پیلتن علمشاہ
نوجوان قریب دربند فیلانیہ پہونچے فیلان جادو ملازم کوکب ساحر زبردست ہی فوج
ساحران ہمراہ لیکر قلعہ سے نکلا سحر کرکے لشکر علمشاہ پر جا پڑا تیر چلنے لگے علمشاہ نے دیکھا فیلان
سحر کرتا ہوا آتا ہی اشارے مین اسکے ہزارون بیہوش ہوے رستم نے کمان کیانی دوش سے اُتاری
گوشے سے ملاحظہ کرنے لگے علمشاہ نے فیلان کو تاکا فیلان نے ایک مقام پر کھڑے ہوکر دو چار
سحر کیے کئی ہزار آدمی ہمراہیان رستم مارے گئے ایک طرف گینڈہ ٹھکرا کر سحر کرتا ہوا چلا
علمشاہ نے قربان سے کمان ترکش سے تین بھال کا تیر بہرۂ کمان مین پیوست کیا سینہ پر کینہ

فیلان کو تاکا سیسر کمان کا گڑکا سینے پر فیلان کے پڑا توڑ کر پشت کو پار گذرا فیلان جادو مارا
گیا افسر جو مارا گیا اہان فوج پر علمشاہ کا دباؤ پڑا تیر اندازیان کین نعرۂ مردان عالم سے زمین تھرائی
خوف سے چادر ہلنے لگی امیر و وزیر الامان کہتے ہوئے دوڑے قدمون کو علمشاہ کے بوسہ دیا رستم
نے ایک ایک رئیس کو گلے لگایا سوال اسلام کیا اہالیان قلعہ فیلانیہ مطیع الاسلام ہوے عرض
کی اے شہریار غلامان جانباز اگر کلمہ پڑھینگے تاثیر سحر ہماری زبان سے جاتی رہیگی دشمنون سے سرکار کو
مقابلہ درپیش ہے وقت پر ہم بھی ساتھ رہین سیارہ نے بھی اسبات کو پسند کیا دن فتح رہے ناظرین
والا مقام یہ ہے کہ شاہزادۂ خاور سیاہ و جہانگیر عالیجاہ و شہزادۂ علمشاہ تینون شیر برائے مدد ایرج
نکلے تھے ایک ایک شہر تینون نے فتح کیا تینون شہر کو کب روشنضمیر کے ایک وقت مین فتح
ہوئے تینون شہزادون نے اپنے اپنے مقام سے ہرکارے برائے خبر ایرج روانہ کیے کہ دیکھو ہمارا
فرزند کہان ہے خبر کے مشتاق گوش بر آواز کہ مفصل حال دریافت ہوا تو لشکر کشی کر کے قصر جمشیدی
پر جا پڑین یہ سردار تو اس انتظار مین ہین ایرج نوجوان کو ملکہ مجلس جادو رہا کر گئی تھی ایک
اسم بھی تعلیم کیا عرض کی اے شہریار آپ عبادت خانہ آراستہ کرین دیکھیے غیب سے کیا حکم ہوتا ہے
ایرج نوجوان فراق ملکہ بران شمشیر زن مین بیقرار یہ دل چاہتا ہے کہ اگر دریاے آتش ہو
تو اوسمین پھاند پڑین دریاے آہن جھیلون فوراً جان پر کھیلون پس وضو کر کے بہ خضوع و خشوع
مصروف دعا ہوسے مراد یہ تھی کہ اے خالق کارساز واے رب بے نیاز گوہر مراد دستیاب ہو فتح
طلسم نور افشان بآسانی ہو جاے اپنے محبوب جانی یار جادوانی کو زندہ پاؤن کوشش کر کے
اس گرفتار دام مصیبت کو چھڑاؤن دعا کرتے کرتے رات قلیل باقی تھی کہ غش طاری ہوا دیدۂ ظاہری
بند ہوسے دیدۂ باطنی وا تھے ایک مرد مقدس نے عالم خواب مین وصیت کی کہ بوقت سحر یہ اسم پڑھنا
ایک فیل مرغ آسمان سے آئیگا اوس سے کہنا ہمین باغ بزرگ مین پہونچا دے بوقت سحر ایرج نامور
نے ساتھ والون سے سب کیفیت بیان کی شاپور شیر دل سے کہا لشکر کو تم اسی مقام پر اتارو
ہم بموجب ہدایت بزرگان دین تلاش باغ بزرگ مین جائینگے اہالیان لشکر دعائین دینے لگے
ایرج سب سے رخصت ہوئے ایک گوشے مین آکر اسم تعلیم کردۂ مرد مقدس شروع کیا بعد چند ساعت
فیل مرغ اڑتا ہوا آسمان سے آیا جیسے ہی وہ قریب پہونچا زمین پر اتر ا ٹہلنے لگا ایرج نے کہا اے مرغ

طلسمی ہلکو باغ بزرگ مین پہونچادے فیل مرغ نے سینہ زمین پر رکھدیا مراد یہ تھی کہ میری پشت پر سوار ہوجیے ایرج نوجوان بشارت پاچکا تھا بسم اللہ کرکے پشت طائر فیل مرغ پر سوار ہوا فیل مرغ بلند ہوا اسقدر بلند ہوا قریب کہکشان فلک کے پہونچا تموج ہوا سے غش طاری ہوتا ہے شہزادہ ضبط کر رہا ہے پشت مرغ پر ہاتھہ رکھا مرغ مائل بہ پستی ہوا باغ مین لاکر اُتار دیکھا باغ وسیع قصر ہاے عمدہ چمنہاے طولانی طائران زمزمہ سرا اس باغ پرجوش بہار ہر پھول سے نیرنگی آشکار شہزادہ سیر کرتا ہوا یاد گل رخسار بُران مین سیر پھولون کی کب پسند آتی ہی یاد قد محبوب مین سیر گلشن کو دیکھکر طبیعت گھبراتی ہے آنکھین اُسی گلعذار کو ڈھونڈھتی ہین جب خیال آتا دل قلب اُلٹ جاتا ہی روز قتل افراسیاب ملکہ بران شمشیر زن کا بیقرار ہوکر آنا شاہزادے کو بچانا یکایک پھر غائب ہوجانا اس یاد مین دلپر چھُریان چل رہی ہین بہار باغ خار خار معلوم ہوتی ہی رعنائی گلشن تخم مصیبت کشت دلمین بوتی

ہے یہ اشعار بیقرار ہوکر ایرج نوجوان نے پڑھے اشعار آبدار		در چمن باز نگر نرگس بیماری ہست
کہ اسیران چمن را سر گفتاری ہست	باغبان مست ستم باز کش از چیدن گل	کہ نہان در کف گل ہم بہ چمن خاری ہست
نیست گر زلف ترا سبحۂ اسلام بدست	بر کمر حسن ترا رشتۂ زناری ہست	مشو آشفتہ ز آشفتگی طرۂ زلف
کہ نہان تاب بہر موے گرفتاری ہست	عیب مجنون مکن ای دوست کہ از عشق جنون	عاشق دل شدہ را گرمی بازاری ہست
تشنہ لب نیست کسی ورنہ درین دشت پاک	شہری ہست بہر شاد دل بیماری ہست	نیست گر ہیچ دگر حاصل رسوائے عشق
گرمی معرکہ و مجمع بازاری ہست	نقد جان چند فروشی بہ تفاخر مخفی	این متاعی است کہ در ہر سر بازاری ہست

طبیعت کو جو زیادہ قلق ہوا وہ اسما تعلیم کردۂ بزرگان دین پڑھے قلب کو تسکین حاصل ہوئی گویا کسی نے کان مین آکر کہدیا کہ اے آوارۂ دشت محبت واے سرگشتۂ صحراے صعوبت کرم کریم کارساز پر دل کو مطمئن رکھو جستجوے معشوق کی یہ تدبیر ہے وہی پیشانی ہی جو نوشتۂ تقدیر ہی ایرج نوجوان خراماں خراماں چمنہاے باغ کو طے کرکے قریب بارہ دری پہونچے تسبیح خوانی کی آواز آئی کوئی عابد مطیع حکم رب اکبر بصد خضوع و خشوع حمد الٰہی مین مصروف ہے اُس صداے فرح افزا کے گوش زد ہونے سے بیتابی دل موقوف ہی خوشی خوشی شہزادہ اندر بارہ دری کے آیا دیکھا وہ قصر جنت نشان چھت پردے سے آراستہ بخورات جا بجا روشن ایک تخت سنگ مرمر سفید کا وسط بارہ دری مین بچھا ہے اُسپر ایک مرد بزرگ باریش سفید بیٹھا ہوا اپنے کو تسبیح خدا مین تہلیل کر رہا ہی دم یکتائی کا پروردگار کی بھر رہا ہی

جیسے ہی ایرج نوجوان کو آتے ہوئے دیکھا آغوش تمنا بصد شوق واکر کے اپنے مقام سے اُٹھا فرمایا
کہ اے شیر بیشۂ جرأت وہمت والے یکہ تاز میدان جلالت ہم عرصۂ دراز سے مشتاق ہین فرد بیا بیا
کہ ترا تنگ درکنار کشم ٭ بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم ٭ اس فصاحت وبلاغت سے اُس مرد
بزرگ نے کلام کیا یا تو ایرج نوجوان مثل غنچۂ گل منقبض تھا یا ہوا ے کلام فرحت انجام سے مثل
گل شگفتہ ہوا قریب مرد بزرگ کے جب آیا اُسنے کھڑے ہوکر عرض کی اے شہریار اول طلسم نرگس فتح
ہوگا تب اہالیان طلسم نور افشان کی آنکھین کھلین گی بعد فتح طلسم نرگس انشاء اللہ دہنۂ طلسم
نور افشان شروع ہوگا بسم اللہ یہ انگشتر حاضر ہے مشکل مین دستگیری کریگی اسکو دست حق پرست
مین کیجیے سامنے جس قصر کا دروازہ کھلا ہے اُسکے اندر تشریف لیجایئے جو کچھ ملاحظہ فرمایئے گا اس
انگشتر سے مقدمات سخت وصعب حل ہونگے ایرج نے دیکھا کوٹھری مین ایک صندوق کلان رکھا
ہے بجاے قفل مار سیاہ لپٹا ہوا ہے ایرج نے وہی انگوٹھی سامنے کی جیسے ہی سایہ انگوٹھی کا مار سیاہ
پر پڑا اسا رابل نکل گیا تڑپکر زمین پر گرا ایک زنگی سیاہرو تیغہ کھینچے کھڑا ہے ایرج پر حملہ کیا ایرج نے کلائی
پر ہاتھ ڈالدیا زنگی لپٹ پڑا کولے پر لادکر مارا اندھیرا ہوگیا آواز آئی کشتی نام من سیاہرو جادو بود ایرج
نے فوراً صندوق کھولا دیکھا ایک تختی الماس کی حرف اُسپر یاقوت احمر کے پیشانی پر لکھا ہی طلسم نرگس
ایرج بہت خوش ہوئے لوح کو لیکر گلے مین ڈالا ہنستے ہوئے باہر تشریف لائی نکلکر وضو کیا لوح کو ملاحظہ
فرمارہے تھے کہ داؤد جنی جسنے انگشتر دی تھی آکر سلام کیا عرض کی اے شہریار مبارک ہو لوح طلسم نرگس
حاصل ہوئی اب فتاحی مین مصروف ہو جیسے یہ تو ظاہر ہے مضمون مصرع سے مجبوری انسان کی معلوم
ہوتی ہی مصرع حال غیبی کس نمیداند بجز پروردگار ٭ نہین معلوم آیندہ کیا ہو یہ غلام ضرور عرض کریگا
کہ بعد فتح طلسم نرگس جملہ امورات کا حال کھلیگا تا بہ طلسم نور افشان جانا پڑیگا یہ بھی طریقے سے معلوم
ہوتا ہے آپکے بزرگ معین ومددگار حوالی طلسم مین آگئے ہی اُن سب صاحبون کا بھی قصد ہی کہ طلسم
نور افشان فتح کرین یہ سب امورات آپکی ذات پر موقوف ہین اور بھی کوئی معین شراکت کری
کہ جس سے پشت مضبوط ہو ایرج نے فرمایا اے داؤد جنی مین اپنے پروردگار کی مدد چاہتا ہون
داؤد نے بہت بہت سمجھا دیا کہا اے شہریار اہالیان طلسم اب آپکے ساتھ مکر کرینگے اپنی تدبیرون لوح لینے
کا قصد کرینگے ایرج نے کہا کچھ اسکا افسوس نہین ہی وہ حاکم حقیقی ومالک تحقیقی ہر مقام پر معین ومددگا

ہے ناخدا اے عالم کی مدد سے بیڑا پار ہے داؤد جنی رخصت ہوا بہت کچھ سمجھا گیا ایرج نے لوح کو دیکھا
تحریر تھا سامنے کوہ فلک شکوہ ہی وہاں کا حاکم شگاف جادو ہے اُسکے مکر مین نہ آنا ایرج نوجوان آگے بڑھے
جیسے ہی قریب اس پہاڑ کے پہونچے رونیکی آواز آئی دیکھا ایک زن حسین رومال سے ہاتھ بندھے ہوئی
ملول وحزین دوڑکر سامنے ایرج کے آئی عرض کی اے شہریار میرے حال پر رحم کیجیے پر اے چند ساعت
مجھکو لوح دیجیے داؤد جنی نے مجھکو بھیجا ہے آپ کو بہت تکلیف ہوگی جابجا بڑے بڑے ساحر روکینگے
مین آپ کو بران شمشیر زن کو دکھا دون پہلے اپنی معشوقہ کو رہا کر لیجیے ایسا نہو آپ ساحرون کو قتل
کرین کرین کوئی ساحر بغاوت مین ملکہ بران کو قتل کر ڈالے پھر آپ کیا کرینگے جیسے ہی اُس زن حسینہ
نے یہ کہا ایرج کو سمجھانا داؤد جنی کا یاد آیا فرمایا کہ او زن مکارہ تو مجھکو دھوکا دیتی ہے اگر دوستی
منظور ہے مقام قید ملکہ بران تعلیم کر ہم لڑ بھڑ کے رہا کر لین گے باتین کرتے ایرج نے لوح پر نگاہ ڈالی
مرقوم تھا اے فتاح طلسم شگاف جادو یہی ہے جلد اسکو قتل کر و اگر نکل جائیگی فساد برپا کریگی ایرج
نوجوان نے کہا اے خیرخواہ تو لوح مانگتی تھی ے یہ کہکر لوح کو چمکایا ضو سے آنکی شگاف کی روشنی
زائل ہوئی نابینا ہوکر ٹٹولنے لگی وہ صورت بھی سحر سے بنائی تھی ایرج نے دیکھا ایک زن کریہ منظر ضعیف
ولاغر لباس سیاہ پہنے ہوئے ایرج نے آواز دی او لکاتا اپنی صورت تو دیکھ اب جو اُسنے لباس سیاہ
اپنے جسم مین پایا چاہا سحر کرکے نکل جاؤن غلطک مار کر پر پرواز پیدا کیے بہ تعجیل سو پچاس گز بلند ہوئی
ایرج نے کمان کیانی دوش سے لی تیر بہرہ کمان مین پیوست کیا تاک کر مارا سینہ پرکینہ پر پڑا مہرہ پشت
کو توڑکر پار گذرا آواز آئی کشتی مرا نام من شگاف جادو بود بعد مرنے اس ساحرہ کے لوح کو ملاحظہ
کیا بارہ دری سے نکلے لوح نے خبر دی سامنے جو حوض آب وشفاف سے مملو ہے ای طلسم کشا
اسمین کودنے سے تیری آبرو ہے نہایت لوح کی خبرداری کرنا کہین دھوکا نہ کھانا اگر لوح قبضے سے
نکل گئی پھر دستیاب نہوگی ایرج نے بہ تعجیل اپنے کو چشمے تک پہونچایا جوش جرأت مین پھاند پڑے
چند ساعت پانون زمین سے آشنا ہوے دیکھا ایک باغ مختصر ایک نخل سرو مین قفس آہنی لٹکا ہے
اسمین قمری مصروف کوکو طوق محبت بہ گلو جیسے ہی قمری نے اس سرو نو خاستہ باغ جرأت کو آتے
ہوئے دیکھا تڑپکر تیلیان قفس کی توڑین نکلی اپنے کو سر پر ایرج نوجوان کے پہونچایا ہیہات وافسوس
کہکر گرد سر اوس افسر کے چرخ مارنے لگی ایرج نے لوح کو دیکھا مرقوم تھا ای فتاح طلسم وائے سیارین

عجائبات اگر قمری قفس توڑکر نکلے گر دسر آپکے چرخ مارے سات چرخ تمام نہ ہونے پائین ورنہ پتھر کے ہوکر
رہجاؤگے ایرج نے خیال جو کیا تو صاف ظاہر ہوا پانون مین قوت کم مزاج برہم لوح پر نگاہ ڈالنے سے
طبیعت بگڑتی ہی ہوا اس چمن کی اٹکھیلیان کرتی ہی ہم سے لڑتی ہی اسم حاشیہ لوح کو بہ تعجیل پڑھا تھا
پانوئن مین طاقت آئی قمری پانچ چرخ لگا چکی تھی کہ ایرج نوجوان نے بہ تعجیل لوح کو دست حق پرست مین
لیکر بلند کیا جیسے ہی عکس لوح کا قمری پر پڑا اڑکھڑاکر زمین پر گری ایرج نے دوڑکر ہاتھہ تلوار کا مارا دوٹکڑی
ہوئی تمام باغ مین اندھیرا ہوا آواز آئی گشتی مرا نام مین مرغاب جادو بود بعد عرصہ ورا زروشنی ہوئی دیکھا
ایک ساحرۂ سیہ فام کا لاشہ پڑا ہی لاحول پڑھی پھر لوح کو ملاحظہ کیا تاکید تھی کہ فتاح این طلسمات حفاظت
لوح کی واجب ولازم ہے لوح ملاحظہ فرماتے تھے کہ دیکھا اژدران خونخوار پھنکارین مارتے ہوئے آکر
پہونچے ایرج نوجوان پر حملہ آور ہوے ایرج نے لوح کو گردش دی جس اژدہے پر عکس پڑا نابینا
ہوا سر ٹکرا کر مرا جسنے ایرج پر حملہ کیا بحکم لوح اسکو چیر کر پھینک دیا جب کئی سو اژدرون کو ایرج نے مارا
کئی سو نابینا ہوئے کبھی اندھیرا کبھی روشنی کبھی کچھہ شیر صحرا سے پیدا ہوئے اس شیر بیشۂ جرات پر حملہ
کیا بحکم لوح اسکو چیر کر پھینک دیا جب کئی سو اژدرون کو ایرج نے مارا کئی سو نابینا ہوئی کسکی مجال ہی جو انکے
سامنے مکر و عذر کر سکے لوح خبر دیتی جاتی ہی جب کوئی معاملہ درپیش ہوا لوح طلسم کو ملاحظہ فرمایا احکام نکلا جب
اُسکے کاربند ہوئے ساحر دیکھکر بھاگ جاتے ہین بصورت ہاے غیر مکرر پھر آتے ہین مرادیہ ہی کہ لینا لینا
کہکر ڈراتے ہین یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی جری بہادر صف شکن شیر و پلنگ سی کب ڈرتی ہین باشمشیر برہنہ
مصروف جنگ لاشون کے انبار خون کے دریا بہے ہین جانوران درندصحرا سے چلے آتے ہین جاتے ہین
زرہ وغیرہ نوچکر پھینک دین ایرج نوجوان کو ولولہ ہے دل سے کہہ رہا ہے پر پرواز پیدا کرون مین
کو سر سے کھو دون اپنے کو تا بہ قید بران پہونچاؤن نہین معلوم اُس ظالم جادو نے کیونکر قید کیا خود تو
یہی مشہور کرتا ہے کہ مینے قتل کرڈالا چھاتی پر چڑھ بیٹھون تب بے حیا سے یہ دریافت کرون کہ ملکۂ عالم
نے تیری کیا خطا کی ہمارے چھوٹے دادا جان نے تمام طلسم نور افشان کو درہم و برہم کر دیا تھا جد عالی تبار
نے آکر اُس شہر کو زیر کیا لوح واپس دی ابتک تو قصر جمشید ہی کو اُلٹ دیا ہوتا اُسکا بدلا اُس ظالم نے
یہ لیا پروردگار ملکہ کی جان کو بچاے ہمکو اُس مقام تک جامع المتفرقین پہونچاے اس سوچ مین شہزادہ
لڑرہا ہے کہ آسمان سے نعرہ ہوا منم گلرنگ جادو اے یارو طلسم کشا کو گھیر کر مارلو یہ جو اُس

ساحر نے آواز دی گوشہ ہاے صحرا سے بہت سے زنگی تیغہ ہاے برہنہ کھینچے ایرج پر آپڑے ایرج
نے تیغۂ دودم اسکندری پر ہاتھ ڈالا جسکو ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوئے چند عرصہ مین کئی سے زنگی مارے
پلٹ کے جو دیکھا کوئی لاشہ زمین پر نہ پایا خون کا قطرہ بھی زمین پر نہین سرخ دھبہ بھی نہین کلائیو نپر
ورم آنے لگا دل گھبرانے لگا کہ آسمان پر سناٹا ہوا داؤد جنی نے آواز دی ای طلسم کشا آپ بیقاعدہ
لڑرہے ہین لوح کو دیکھکر لڑیے جو حکم دے اسکے پابند ہو جیے گلرنگ جادو نے جو داؤد جنی کو دیکھا کہ طلسم کشا
کو ہوشیار کرتا ہے آواز دی او داؤد جنی تجھکو کیا نفع ہوا اہالیان طلسم سے دشمنی کرتا ہے چاہتا تھا داؤد
نے کچھ جواب دے کہ ہزار ہا ساحر آکر داؤد سے لپٹ گئے ایرج نے دیکھی ہے کہ کان مین آواز آئی
اے شہریار مجھکو بچایئے پلٹ کے جو دیکھا چار سے ساحر داؤد کے پلٹ گئے ہین زخمی کر کے کشان
کشان لیے جاتے ہین داؤد پکارتا ہے اے شہریار میری خبر لیجیے ایرج نے بموجب حکم لوح اسم حاشیہ
پڑھکر دستک دی لوح بھی چمکائی وہ ساحر جو داؤد کو گرفتار کر کے لیچلے تھے نابینا ہو کر زمین پر گرے
لوح نے خبر دی گلرنگ کو قتل کرنا چاہیے جبتک گلرنگ قتل نہو گا یہ مرحلہ فتح نہو گا لیکن دو کلمہ
داستان حیرت بیان ملک اخضر جادو و ملکہ مروارید و نیلم زنگی و فیلم زنگی و غنتر و صبا و شاپور وغیرہ بیان
ہوتے ہین کہ یہ ہمراہیان ایرج نوجوان صحرا سے ہولناک مین فردکش تھی آج بیٹھے بیٹھے گھبرائے شاپور
نے کہا ای ملک اخضر نہین معلوم آقاے نامور پر کیا گذری کسیکو خبر کیواسطے بھیجین کہ ملکہ مروارید نے کہا
اے معتر والا گہر کان مین اس شیر کے نعرے کی آواز آتی ہی اب جو شاپور نے کان لگاکر سنا بیشک
نعرۂ ایرج کی آواز آرہی ہے طریقے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قریب نخلستان شہزادہ لڑرہا ہی سبھون نے
کمرین باندھین اخضر کو تخت پر سوار کیا مروارید طاؤس زرین بال پر پشت پر کل لشکر ساحر وغیر ساحر
آواز اپنے آقا کی سنتے ہوئے چلے اپنے مقام سے جسقدر بعد ظاہر ہوتا تھا اسی قدر اب بھی معلوم ہوتا ہی
اس مقدمہ مین حیران کہ خداوند یہ کیا معرکہ ہے شاپور و اخضر و نیلم و فیلم نے بھی نعرے کیے ایرج
کے بھی کان مین آواز آئی حیران ہو کر چہار جانب دیکھا کہ میرے سرداران تہمتن کے نعرے کی آواز
آتی ہے مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ایرج کو یقین ہوا مقدمۂ سحر و ساحری عجائب افسونگری ہی کچھ ساحرون
نے میرے دھوکا دینے کو آواز سنائی ہی اسی طرح شہزادہ مصروف جنگ رہا یہ لوح مین دیکھ چکا تھا کہ
بدون قتل گلرنگ ان اژدرون کا اختتام نہو گا سر اٹھاکر دیکھا ایک جادوگرنی درخت کے پتون مین

اپنے کو چھپائے ہوے ماش کے دانے زمین پر پھینک رہی ہے اُسکے سحر کی یہ تاثیر ہے کہ ساحر تیر و تفنگ
وحربہ ہاے سحر سے ایرج نوجوان پر حملہ آور ہوتے ہین بسبب لوح کے یہ محفوظ ہین ایرج نے قربان
سے کمان ترکش سے تیر لیکر بہرہ کمان مین پیوست کیا گلرنگ کے سینہ پر کینہ کو تاکا جب سیسر کمان کا
کڑکا گلرنگ سہمی سمجھی تھی کہ ہین گوشے مین ہون کون مجھکو پائیگا یہان لوح نے نشان بتلایا بہت چلائی
پر پرواز پیدا کر کے قصد ہوا کہ نکل جاؤن وہ تیر قضا تھا سینۂ پر کینہ پر پڑا پشت کو توڑکر پار گذرا آندھی
سیاہ اُٹھی شعلے بھڑک کر ساحرون پہ گرنے لگے آتش سوزان سے ہزارہا جادوگر جلے جن ساحرون نے
داؤد کو گرفتار کیا تھا وہ بھی جلکر خاک ہوئے آواز آئی کشتی مرا نام من گلرنگ جادو بود اب داؤد قریب
شہزادۂ والاقدر آیا بوسہ قدمون کو دیا صفت جرأت کرنے لگا کہا اے شہریار آپنے اس مرحلہ پر بلا وجہ
تکلیف اُٹھائی کسی طرح کا کوئی امر پیش آئے لوح کو ملاحظہ فرمائیے بدون ملاحظہ لوح کسی سے ملاقات
نہ کیجیے دوست کو دوست نہ جانیے مین حاضر ہون ملاحظہ فرمائیے ایسا نہ ہو کوئی میری ہی شکل بن کر
چلا آئے بمقدمہ حفاظت لوح داؤد جنی نے دیر تک ایرج نوجوان کو سمجھایا سامنے دامنہ کوہ مین لڑ رہے
تھے جسوقت گلرنگ قتل ہوئی وہ پہاڑ تھرایا بیچ سے شق ہوا شعلے نکلے اتنا بڑا پہاڑ جلکر خاک ہوا داؤد
نے سر اٹھا کر دیکھا کہا اے شہریار قلعہ نرگس پر آپ آگئے مین تو اب ٹھہر نہین سکتا بیچ مین مرحلہ جات
کا بعد تھا یقین ہے کہ آپکے سردار بھی آپ سے آ ملین نرگس جادو لشکر لیکر آئیگی اگر خدا نے فضل
کیا اور یہ قلعہ بھی آپکے قبضے مین آیا تو طلسم نرگس فتح ہوا آیندہ فکر لوح طلسم نور افشان ہوگی
وہ بھی دستیاب ہو جائیگی غلام رخصت ہوتا ہے ابھی حضور کو جنگ درپیش ہے غلام کے ٹھہرنے مین
پس و پیش ہے داؤد تو غرق زمین ہو کر غائب ہوا ایرج نوجوان نے دیکھا پہاڑ تو بالکل غائب ہوا
درخت جو سامنے واقع تھے وہ بھی جلکر گرے ایک قلعہ سر بفلک کشیدہ پھاٹک کھلا ہوا ہزارہا ساحر
لینا لینا کرتے ہوئے اندر سے قلعہ کے آتے ہین ایرج نے قبضہ پر ہاتھ ڈالا نعرہ کر کے چلے تھے کہ پشت سے
گرد اڑی دیکھا ملک اخضر و دختر بلند اختر اخضر ملکہ مروارید جادو و نیلم و فیلم وغیرہ اب سب
ظاہر ہوئے ایرج نے بھی انکو دیکھا ان سبکی بھی نگاہ پڑی کہ ہمارا آقا دریاے خون مین غوطہ مارے
ہوئے تیغ بکف سایۂ نخل مین کھڑا ہے اور لشکر ساحران براے مقابلۂ آقاے نامدار بلوہ کیے ہوئے
آتا ہے یہ بھی سب حربہ ہاے سحر سنبھالکر بڑھے شاپور نے کہا اول مرکب پہونچاؤ آقا دریاے خون مین

نہائے ہوئے ہین صاف ظاہر ہے کہ کسی سے مقابلہ پڑا ساحرون نے مرکب بادرفتار لاکر خدمت مین ایرج عالی وقار کے پہونچایا مختصر سحر کرکے بلند ہوا امروارید نے موتیون کا مالا گلے سے اتار اپڑھکر سحر کیا آگ برسنے لگی سرداران تہمتن جوانان صف شکن تلوارین کھینچکر مجمع ساحران پر جا پڑے ہرچند کہ سامنے ساحرون کے جرات کچھ کام نہین کرتی جب سحر اسکا چل گیا تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی گھوڑے نے بدلگامی کی مگر ایسے جیدار ہین مرتے جاتے ہین قدم آگے ہی بڑھتا جاتا ہی اگر انکا ہاتھ پڑ گیا ساحر کی گردن مروڑ ڈالی چیر کر پھینک دیا قبضہ مار کسی کو لپٹ گئے اگر اُسکا سحر چل گیا یہ بیکار ہوئے اگر انکا پنجہ قابض ہوا ساحر کو مار لیا ہنگامہ گیرودار بلند ایرج نوجوان لوح کو چمکاتے ہوئے جس غول پر جا پڑے درہم وبرہم کر دیا افسرون کو تاک کر مارا مرنے کی ساحرون کی صدائین آتی ہین آندھیان اُٹھین آسمان سے آگ کا برسنا زمین کا تپنا اس گرمی جنگ مین ایرج کو یہ مہلت نہ ملی لوح نہ ملاحظہ فرما سکے بجرأت و شوکت لڑ رہے ہین انکے سردارون نے بھی جان لڑا دی جس غول پر جا پڑے درہم وبرہم کر دیا خود جاندی فوجین سے سو پچاس کو کم کر دیا مگر ایرج نوجوان نے دیکھا ایک جادوگرنی تخت پر سوار ساحرون کو ترغیب جنگ کر رہی ہے اسکے حکم پر سب لڑتے ہین ظاہر ہوتا ہے یہی ان سب کی افسر ہے اسکو قتل کرین تو فتح ہو لوح پر نگاہ نہین ڈالی پشت مرکب پر پٹری جمائی گھوڑے کی پشت پر ہاتھ رکھا کرہ بن اشقر ایسا مرکب طرار سے بھرتا ہوا چلا ایرج نوجوان نہنگانہ و پلنگانہ جنگ کرتے ہوئے طرف اس ساحرہ کے جاتے ہین وہ پکار رہی ہی یارو طلسم کشا کو مار لو مجھ تک نہ آنے دو ورنہ اس جوان سے جان بچانا دشوار ہے جب یہ ترغیب دیتی ہے فوجون مین ساحرون کو جوش آجاتا ہی ایرج نوجوان پر دست انداز نہین ہو سکتے دم شمشیر پر گلا رکھتے ہین موت کا مزا چکھتے ہین کئی ہزار ملازمان ایرج بھی قتل ہوئے اور ساحر بھی بہت سے مارے گئے ایک جادوگر پایہ تخت پر ہاتھ رکھے کھڑا ہے کہتا جاتا ہی اے ملکہ نرگس جادو طلسم کشا بڑا بہادر ہے ملکہ نرگس نے کہا تونے سچ کہا دریائے جرأت کا بے بہا دُر ہی جس طرح ہو سکے گرفتار کر لو ساحر بلوہ کرکے بڑھے ایرج نے بھی نعرہ کیا وہ ساحر جو پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا پایہ تخت کو چھوڑکر نیزہ ہلاتا ہوا ایرج پر جا پڑا اُس تخت نشین نے بھی فوج کو اشارہ کر دیا اس مقام پر جمکر تلوار چلی قریب تھا کہ نوک مژگان سے کارزار ہو جرأت ایرج پر کمانون نے اپنے کو بازوے تہمتن پر اُس شیر کے قربان کیا تیر سہمے ہوئے ترکشون مین چھپے تھے معلوم ہوتا تھا تیر بھی دردمند ہین یا قفس مین طائر پربند ہین

زبان تیر دکلہ عمرو سے صدائے آفرین آتی تھی علم سرو قد برائے تعظیم اُٹھتے نیزے جو نوک کی لیتے تھے سرنگون
ہوے تلوارین ٹوٹ کر زمین پر گرین صدہا ساحر بے لڑے بھاگے ایرج نے گھوڑے کو بڑھایا تیغہ
برق تاب کو چمکایا ادھر سے سرداران ایرج نے بھی جانبازی کی وہ ساحر جو پایہ تخت چھوڑ کر آیا
تھا منم غزال جادو کہکر ایرج پر جا پڑا ایرج پر بہت آنکھین نکالین گیدڑ بھبکیان دکھائین یہ نور نگاہ
صاحبقران غزال چشم شیر جسم اُنیسون کو کب مانتے ہین اپنے قریب آکر تلوار کا ہاتھہ مارا لوح تو شہزادے
کے گلے مین ہی اُسکی چمک سے ساحر نابینا ہوے جاتے ہین غزال جادو نے گھبرا کر پلک جھپکائی
ایرج نے سر کو بتا کر کمر پر ہاتھہ مارا غزال کے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی کشتی مرا نام ہن غزال
جادو بود اب تو نرگس جادو غزال کے غم مین تڑپ تڑپ کے لڑنے لگی فوج کو بھی بہت تہ غیب
دی ساحرون نے تیر برسائے ایرج نے دو چار زخم کھائے سب سردار پریشان چاہتے ہین بڑھکر اپنے
آقا پر سینہ سپر کرین ساحر کسیکو ٹھہرنے نہین دیتے افسر نے اشارہ کیا ہی کہ طلسم کشا کو گھیر کر مار لو مروارید
و اخضر بہشتی بانی کرتے ہوئے لڑ رہے ہین بہت ساحر اوس مقام پر مارے گئے نرگس نے جب دیکھا جو سحر
مین نے کیا بسبب لوح کے باطل ہوا مایوس ہوکر چاہی کہ نکل جاؤن ایرج نے تیر مارا کہ یہ بھی گری آواز
آئی کشتی مرا نام ہن نرگس جادو بود مرتے ہی اسکے ساحر بھاگنے لگے افسران اعلی دُہائی دیتے ہوئے
دوڑے کوئی قریب ملکہ مروارید کے آیا کہا ہماری سفارش کیجیے کسی نے ملک اخضر کے قدمون کو
بوسہ دیا فریاد کی ہماری خطا طلسم کشا سے معاف کرائیے اخضر نے بڑھکر سردارون کو قدمون پر
ایرج نوجوان کے گرایا صدائے فریاد و الغیاث بلند ہوئی ایرج نے خود تلوار کو نیام انتقام مین
کرلیا تمام ساحرون نے اطاعت کی شاپور نے بڑھکر عرض کی اے شہریار حضور نے لوح کو ملاحظہ
کیا ایرج نے کہا سب کام لوح کو دیکھہ کر کیے جن جادوگرون سے لڑائی پڑی گلنار جادو قتل ہوئی
لوح کو دیکھا تھا بحکم لوح اسکو قتل کیا داؤد حبشی آیا تھا وہ بھی بخوبی تعلیم کر گیا اے شاپور شیر دل
طلسم نرگس اسی قلعہ تک تھا ملکہ مجلس و ملکہ اختر وغیرہ یہ سب بدعت کو کب سے بھاگی بھاگی پھرتی
ہین مادر بران کی خدمت مین برائے فریاد گئی ہین اُدھر سے وہ سب فساد برپا کرینگے اُدھر مین
لوح طلسم نور افشان فکر کرونگا یقین ہے کوکب گھبرا جائے اگر وہ آکر عذر کریگا مین کچھہ نہ
کہونگا دادا جان کی بہت خلاف ہوا انکی رای یہ تھی کہ لشکر کشی کرو شاپور نے کہا اے شہریار صاحبقران کے

مزاج مین سراسر انصاف ہی انکی مراد یہ تھی کہ کوکب اپنی بیٹی کی شادی نہین کرتا کسیکا کیا اجارہ ہے یہ کیا معلوم کہ سالہا سال سے ہجران دیدہ و آفت کشیدہ ملین گے بہ عنایت باغبان قضا و قدر غنچۂ آرزو کھلینگے اے

شاپور کیا اپنی کیفیت کہون اپنا تو یہ حال ہے بقول رعنا نظم		نہ ملی گردش ایام سے فرصت مجھکو
زندگی بھر رہی ہی وصل کی حسرت مجھکو	دشمن و دوست ہین نظرون مین ہی دونون اکثر	انسے ہی دار و مدار انسے مروت مجھکو
یاد ہین زلف پریشانکی پریشان ہون نہین	روی جانانکی تصور مین ہی حیرت مجھکو	غیر کا دخل ہوا اب مرا جینا معلوم
کوے جانان سے نظر آتی ہی رحلت مجھکو	دل پھنسا زلف مین یا درخ پرنور کہان	لیگئی رنگ طلب سے مری قسمت مجھکو
سر جھکائے در جانان پہ پڑا رہتا ہون	دخل اغیار سے آتی ہے ندامت مجھکو	چھوڑ کر ملک عدم آپسے کب آیا ہون
کھینچ لائی ہی یہان بھی تری الفت مجھکو	خاکساری ہی مرے حق مین مقرر اکثر	ہاتھ آئی ہی مقدر سے یہ دولت مجھکو
قطع امید ہوئی یار سے اے رعنا	عمر گذری ہی کہ ہی صدمۂ فرقت مجھکو	اے شاپور دیکھین اب تقدیر کیا

دکھائے جلد خدا تا بہ یار جانی و محبوب جاودانی پہونچا دے شاپور عرض کرتا ہے انشاء اللہ زمانہ بہت قریب ہے دیکھیے یہ ساحر نو مسلم بھی یہی کہتے چلے آتے ہین کہ ہم نے دل و جان سے اس شیر کی اطاعت کی اب سب بادشاہ اسی قلعہ پر جمع ہونگے کوکب سے مصالحہ کرادینگے نام پر مصالح کے ایسی طرح مثل گل شگفتہ ہو جاتا ہی فرماتے ہین کہ ای شاپور یہ تو ظاہر ہے کہ یہ سب اسکے ملازمان قدیم ہین جو زبانی کوکب کے سنا ہوگا وہی یہ بیچارے ذکر کرتے ہین یقین ہی ہی قلعہ پر پیغام آئین ای شاپور رہبری تو جان بھی نام

پریان کے نثار ہی کہان تک صبر کرون اب تو دلبر اختیار نہین نظم		چند خونناب دل از دیدہ بدامان کردن
تابہ کی نالہ زبیدادی ہجران کردن	نیست اندیشہ ام از کوتہی عمر و لے	بایدم زاد رہ ہجر تو سامان کردن
کاوش دیدہ مکن گریہ کہ در راہ طلب	نامبارک بود از رفیقان کردن	خون پروانہ زلبس ریختہ بر سر بزم
بایدای شمع ترا شمع شہیدان کردن	کار مختفی شدہ و تیغ جفایت درکار	بیگنہ چند توان قصد اسیران کردن

شاپور نے کہا حضور صبر تو ضرور ہی اپنا چارہ کیا اختیار نہین اگر آپ اپنے ہوش گم کردینگے یہ لڑائیان کد و کاوش بمقدمۂ فتاحی طلسم کون کریگا یہ کام بڑی ہوشیاری کے ہین ماشاء اللہ یہانتک کس لطف سے آپ لڑتے بھڑتے آئے اسیطرح ہوش و حواس اپنے درست کیجیے قتل ساحران پر کمر چست کیجیے جب فتح ہو جائیگا مال طلسمی نکالین گے کوکب کو ضرورت پڑیگی کہ آپ سے میل کرے ہمارے والد نامدار خواجہ عمرو بھی ضرور تشریف لائینگے بے انکے تشریف لائے انجام جنگ نہ ہوگا وہ کوکب کو بھی سمجھا دینگے

یہ باتین کرتے ہوئے داخل قلعہ ہوئے قصر شاہی مین آئے تخت بچھا تھا امرا و وزرا نے عرض کی حضور تخت پر قدم رنجہ فرمائین ایرج نوجوان نے کہا یہ ہمارا دستور نہین جو وارث سلطنت ہو اُسکو لاؤ وزیر دانش نے کہا حضور یہان کوئی دعویدار سلطنت نہین ہی وزرا کمیدان رسالدار حاضر ہین ایرج نے کہا تخت پر غاشیہ ڈالدو جب دعوی دار دستیاب ہوگا اسکو تخت نشین کرینگے تخت پر غاشیہ پڑ گیا دلگل ہاے زرین آکر بچھے تمام سردار آکر بیٹھے باتین کر رہے ہین کہ ایرج کے کان مین کراہنے کی آواز آئی کوئی درد رسیدہ آفت کا مارا مبتلاے بلا بصد بیقراری تڑپ تڑپ کے یہ اشعار پڑھ رہا ہے **نظم**

شب بیاد تو گل اشک بدامان کردم
ہمچو مرغان چمن نالہ پریشان کردم
جیب دل چاک زدم بسکہ ز سودائے جنون
دست قدرت ہمگی صرف گریبان کردم
برگرفتم دل امید ز بیگانہ و خویش
مشکلاتی دل خود را ہمہ آسان کردم
خون دل بسکہ برخسار نگہ افشاندم
سیر گاہ نظر از دیدہ گلستان کردم
کاوش داغ کہن بسکہ بہ ناخن کردم
پنجۂ دست چو سر پنجۂ مرجان کردم
جذبۂ عشق رساندی سرم محمل دوست
من ز بے صبری خود رو بہ بیابان کردم
جان گرانمایہ متاع است ولیکن مخفی
نرخ این جنس بہ بازار خود ارزان کردم

ایرج نے جو یہ صداے دردناک سنی کلیجہ تھام لیا گھبرا کر فرمایا یارو یہ کس درد رسیدہ کی آواز ہی کیا صدا مین سوز و گداز ہی وزرا نے عرض کی غلامون کو مفصل حال نہین معلوم ہی نرگس جادو کے مزاج مین ظلم بہت تھا اکثر تاجر راہگیر بیخطا گرفتار کیئے انکو قید کر دیا پھر برسون خبر نہ لی اکثر تڑپ تڑپ کے مر گئے انھین مین سے کوئی جوان مرد یا عورت غربت زدہ مصیبت کا مارا رو رہا ہوگا ایرج نے کہا اسکو کھولو ایک وزیر نے کنجی لاکر دی جتنے عرصے مین کلید آئی اُتنے ہی عرصے مین وہ صدائین دردناک بصد سوز و گداز آئین کہ شہزادہ ایرج نوجوان کی آنکھون سے آنسو جاری کلید لیکر بہ تعجیل قفل کھولا اندر آکے دیکھا ایک تخت ٹوٹا ہوا اُسپر وہی حریق آتش اشتیاق و غریق لجۂ فراق اسیر طرۂ گیسو و ذبیح خنجر ابرو گرفتار مجلس رنج و مصیبت آوارہ و سرگشتۂ صحراے محنت و آفت مورد صد رنج و محن ملکہ بران شمشیر زن کہ ماران سیاہ جسم مین لپٹے ہوئے آنکھون مین حلقے چہرہ زرد لب پر آہ سرد کراہنے مین درد سرنگون آنکھون سے آنسو جاری کبھی سر ٹکراتی ہے کبھی تنہائی سے گھبراتی ہے یہ حال پر ملال دیکھکر قریب تھا کہ طائر روح قفس جسم خاکی سے پرواز کرے ہای جان جہان و آرام دل مشتاقان کہکر شہزادے نے قصد کیا جا کے لپٹ جاؤن ملکہ بران نے سر اُٹھا کر فرمایا ای شہریار خبردار ایک میرے قریب آنیکا ارادہ نہ کیجیے گا آپکی بیتابی میرے لیے خرابی ہے روح قالب سے نکل جائیگی آپ دور رہین نزدیک

نہ آئین قاعدے کے خلاف ہے اول لوح طلسمی میرے پاس بھیج دیجیے مین جسم سے مس کر دون قید ٹوٹے ورنہ روح قالب سے نکل جائیگی اسطرح سمجھا کر کہا ایرج نے لوح کو گلیسے اُتار معشوق پردہ جفا دیکھی کہ تاب نہ رہی جی چاہتا ہے سر کاٹ کر اسکے قدمون پر ڈالدون بعد مدت مدید اس حال پر ملال مین دیکھا اس پروردۂ مہد ناز و نعم نے میرے واسطے کیا کیا مصیبت اُٹھائی لوح طلسمی گلیسے اُتاری نہ کسی سے پوچھا نہ صلاح لی دل کہتا ہے جان بھی نثار کر دے ایرج نوجوان نے جیسے ہی لوح گلیسے اتاری چاہا پھینکون بران نے کہا رومال مین لپیٹ کے پھینکیے اسکا عکس مجھپر نہ پڑے ایرج نے بموجب فرمانے ملکہ بران کے لوح کو رومال سے لپیٹا اتنے عرصے مین شاپور پہونچا دیکھا ایرج لوح پھینکا چاہتے ہین شاپور نے کہا اے شہریار آپ کیا کرتے ہین لوح نہ دیجیے پہلے سمجھ تو لیجیے لوح خبر دے گی ایرج نے خیال بھی نہ کیا کہ شاپور کیا کہتا ہے رومال مین لوح کو لپیٹ کر پھینکدیا شاپور نے تو اپنا منھ پیٹ لیا کہا ہاے آقا بڑا غضب کیا لوح جو تخت پر گری شاپور نے دیکھا ملکہ بران نقلی نے اُٹھا کر لوح کو جھولی مین رکھا پکار کر آواز دی پاش ہو طلسم کشا مین ملکہ غریق جادو دیکھ لوح یون لیتے ہین ہزارون ہمارے عزیزون کو قتل کیا اب ہمارے پنجۂ بدعت سے کیونکر بچیگا شاپور سے آنکھ ملا کر کہا بھلا او مکار غدار تو نے تو بہت منع کیا مگر ہمارا فقرہ چلا ہی ایرج تلوار کھینچکر جھپٹے غریق جادو نے اشارہ کیا تلوار ہاتھ سے چھوٹ پڑی شاپور نے چاہا جست کرکے نکل جاؤن غریق نے چند قطرے پانی کے پھینکے شاپور بھی گرا اٹھتے اُٹھتے باران سحر برسانے لگی جسپر قطرہ پڑا بیہوش ہوکے گرا ملک اخفر و مروارید اُٹھے تھے کہ لڑین لیکن مکان سحر بند جو قصد کیا اُلٹا ہوا غریق جادو کے رفقا جا بجا گوشون مین موجود تھے نکل کر سحر کرنے لگے کسی نے برق چمکائی کسی نے دو پتھر مار دیا زمین ہلی جا بجا غار پیدا ہوئی ہزارہا بندگان خدا اُن غارون مین گرے زمین بند ہو گئی ہر چند ہمراہیان ایرج نے کدوکاوش کی نکل نہ سکے پہر بھر کے عرصے مین سب کو گرفتار کر لیا سردارون کو آواز دی ایرج و شاپور و اخفر و مروارید کو مسلسل کرکے الگ کر لیا عام کے واسطے ایک رسن کو حکم دیا سبکو گرفتار کرکے قیدخانے مین بھیجا لوح اپنے قبضے مین کی اسی وقت ایک عرضی اپنے ہاتھ سے لکھی مضمون یہ تھا کہ اے شہنشاہ کوکب روشن ضمیر آپکے اقبال سے مین قلعہ بیابان پر پہونچی سرحد طلسم نرگس کو فتح نہ ہونے دیا اہی قلعہ پر روک لیا سبکو گرفتار کیا لوح قبضے مین آئی اب جسطرح ارشاد ہو اس طرح لیکر حاضر ہون یہان کوکب مقدمۂ ایرج سے مطمئن تھا کہ جبتک حیران جادو نہ مارا جائیگا ہوش آئیگا اول اسکو خبر گذری کہ ایرج

کے والد نامدار قاسم عالیوقار لڑتے بھڑتے آگئے شہر پر قبضہ کیا دوسرے دن جہانگیر کی خبر آئی تیسرے دن علمشاہ کی کیفیت سنی یہ بھی وقائع گذرے یہ تینون شیرون نے ایک وقت مین تینون قلعہ فتح کرلیے یہ سنکر کوکب کو سناٹا آگیا ایک مقدمہ اور روضح رہے ناظرین والامقام پر یہ ہے کہ معمار قدرت جسدن سے جہاندار شاہ مارا گیا یہ اسدن سے کوکب ہی کے ہمراہ رہتا تھا اب جب کوکب چلا آیا معمار بھی ساتھ آیا پہلو مین بیٹھا ہی کہتا جاتا ہی اے شہنشاہ مین جاؤن علمشاہ و جہانگیر و قاسم کا سر کاٹ لاؤن یا زندہ گرفتار کرون کوکب نے ابھی کچھ حکم نہ دیا تھا کہ اتنا پھر برق چمکی سب نے دیکھا ایک جادوگر ہاتھ مین نامہ لیے ہوئے مبارک مبارک کہتا ہوا آتا ہے زمین پر اترکر پایہ تخت کو بوسہ دیا نامہ غریق جادو پیش کیا کوکب نے نامہ ہاتھ مین معمار کے دیا کوکب معمار کی بہت تعریف کرتا ہے ہر مقدمہ مین دلدہی کرتا ہی کہ تمکو یہ نہو کہ ہمارا آقا مر گیا نہین ہے دل شکنی نہونے پائے معمار نے باواز بلند نامہ پڑھا سب سے زیادہ معمار خوش ہوتا ہے کہا حضور دیکھیے مسلمانون نے سرکشی کی خوب سزا پائی مین جاؤن جاکر سب کو قتل کرون کوکب نے کہا مین قید ہین بلوا تا ہون معمار بہت تڑپا کہا حضور مجھے روانہ کیجیے بیان تو یہ رنگ ہے معمار کو کوکب نے تورو کا ایک نامہ غریق کو لکھا کہ قاسم و علمشاہ و جہانگیر کو بھی گرفتار کرکے لیتی آؤ ہی ساحر کو یہ نامہ دیدیا معمار سے کہا غریق جادو بڑی زبردست ساحرہ ہی وہ سب طرح کا انتظام کرسکتی ہی تمہاری کسی کی احتیاج نہین ہی غریق اپنے مقام پر بیٹھی ہی کہ نامہ کوکب آیا غریق کے ہوش اڑگئے غریق دریائے حیرت ہوئی دل سے کہتی تھی ان مسلمانون نے کچھ جان کا خوف نہ کیا تین قلعہ فتح کرلیے اوسی وقت افسرون کو بلایا کہا جلدی فوج تیار ہو تین قلعے قبضے سے شہنشاہ کے نکل گئے افسر اسکے کمربند ہوکر تیار ہوئے غریق اپنے ہوش مین کاہیکو ہی اسی وقت سوار ہوئی طرف علمشاہ کے چلی علمشاہ انتظار مین بیٹھے ہین سماک یلطاقی عیار انتظام مین مصروف ہی پہلے خبر لی کہ ایرج طلسم شکست کرتا ہوا جاتا ہی اب ہرکارے روتے ہوئے آئے کہا استاد بڑا غضب ہوا طلسم کشا گرفتار ہوگئے دوسرے ہرکارے نے آکر خبر دی غریق جادو آپکے مقابلے کو آتی ہے ایرج کی قید بھی اسی کے ہمراہ ہی علمشاہ کب مانتے ہین غصے مین اُٹھ تیغہ کپتان فرنگی کے قبضے پر ہاتھ ڈالا اپنے مقام سے اُٹھے سردار انکے آلاگرد فرنگی و مالاگرد فرنگی وغیرہ عرض کرنے لگے ہم آپ کو نہ جانے دینگے علمشاہ نے کہا اے برادران تاج و تخت کیسا ہمارے کلیجے پر چھری پھر گئی نور نظر گارہ جگر قید ہوا سنا تم نے کس جوش و خروش سے بڑے بڑے ساحرون کو مار

مکر سے لاچار ہوا یہ کہکر چلے سمک نے ہر چند کہا اے آقائے نامدار آپ تو جہاندیدہ و کار آزمودہ ہین آپ نہ بڑھینگی چند ساعت توقف فرمائیے مین ابھی اُسکی مشکین باندھ لاؤنگا علمشاہ نے نمانا وہان قاسم و جہانگیر نے بھی یہ خبر سنی کہ ایرج قید ہوے علمشاہ پر ساحر چڑھ گئے یہ بھی دونون شیر پشت ہاے مرکب پر سوار ہوکر قلعہ سے نکلے کہ ایک طرف سے گرد عظیم اُڑی سمک واسطے خبر کے چلا ساحرون نے آکر عرض کی آپ کے بھائی صاحب شاہزادہ جہانگیر اور آپ کے نور نظر قاسم خبر سنکر آگئے علمشاہ نے زانون پر ہاتھ مارا کہ تقدیر مین اور داغ لکھا تھا ہنوز یہ کلام تمام نہ ہونے پایا تھا کہ سامنے سے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا آگے آگے جہانگیر و اللہ تدبیر ایک طرف قاسم والا حشم پشت پر فوجین جیسے ہی غریق نے آمد فوج جہانگیر و قاسم دیکھی دو تین گولے اول سمت فوج علمشاہ پھینکے پھر لشکر جہانگیر و قاسم پر نگاہ ڈالی ابر سیاہ برسایا کوئی اس ابر کو روک نہین سکتا چار جانب سے صدائے آہا ہو بلند ہوئی ساحر بیخوف ہو کے جا پڑے جو بیہوش ہوا اُسپر سحر کرکے ارابے پر ڈال لیا خود غریق جادو جوش مین دوڑی دوڑی پھرتی ہے اپنی ذات سے جہانگیر و قاسم اپنے اصلی مقام پر کھڑے لڑ رہے ہین جو ساحر سامنے آیا تیر مار دیا جو بھاگا دوڑ کر سائیسون نے اُسکی گردن کی مشکین باندھکر قتل کیا ہزار ہا بندگان خدا مارے گئے مگر یہ سردار جانباز و سرفروش نشۂ جرأت کا جوش قدم نہین ہٹاتے بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین عیارون نے قصد کیا کہ ساحرون کو گرفتار کرلین ساحر دم نہین لینے دیتے آگ برسادی پانی برسایا گرد اُڑ رہی ہے آندھی سیاہ اُٹھی سیکڑون سیکڑون بہادر ٹکرا کے مرے ملکہ غریق دوڑ دوڑ کر سحر کرتی ہے اول علمشاہ پر سحر کیا انکے ہاتھ پانون بیکار ہوئے سردارون سے کہا انکو گرفتار کرلو رستم جو گرفتار ہوئے آلا گرد و مالا گرد ٹوٹ پڑے دس پانچ کو مارنے پائے تھے کہ جھونکے ہوا کے چلے گھوڑون نے بدلگامی کی ساحرون نے سحر کرکے ان سبکو بیہوش کیا گرفتار ہوے ہر طرف سامان سحر غریق جادو بلائے روزگار شہزادہ جہانگیر و قاسم نوجوان و علمشاہ عالیشان سب سرداران نامی کوچہ ہائے سحر سے نابلد ایک سحر مین دو دو سو بیہوش ہوئے دو پہر کے عرصے مین غریق نے سب کو گرفتار کرلیا کل قیدیان بلا کو اپنے ساتھ لیکر قلعہ بیابان پر آئی جہان ایرج سے لوح لی تھی اُن سب نوجوانون کو قریب درۂ کوہ کے اُتارا شب بھر مین سامان روانگی مہیا ہوا یعنی ایک ابر سحر بنایا اسپر قاسم و علمشاہ و شہزادہ جہانگیر و ایرج نوجوان و سرداران نامی و پہلوانان گرامی کو ابر پر سوار کیا لوح اپنے پاس رکھی ایک ابر پر آپ سوار ہوئی اپنے ساتھ کی کنیزون کو سوار کرلیا نوبت نقارے

بجاتی ہوئی ابر سحر اڑاتی ہوئی طرف قصر جمشیدی کے چلی ملکہ ناہید مرصع پوش زوجہ کوکب
قلعہ مرصع نگار مین بالاے قصر رفیع مسند آراستہ اُسپر ملکہ جلوہ فرما ہین وزیرزادی گلگونہ گلگون
پوش کرسی پر بیٹھی ہی گرد مصاحبان ہمدم باخلاص واضح رہے ناظرین ہو ہر چند کہ کوکب سے بگاڑ ہی زوجہ
کو ناگوار ہی کہ کوئی میرے شوہر کو برا کہے اسوقت بھی یہی ذکر در پیش ہی کہ کوکب وافراسیاب سے
مقابلے پڑے ہین طلسم کشا کے دوست صادق کہلاتے ہین مدت سے کچھہ احوال نہ معلوم ہوا کہ کیا کیفیت
ہوئی کنیزون نے عرض کی حضور عجب طرح کی خبر وحشت اثر سنی ہی کہ اسکو زبان پر نہین لا سکتے یہ مشہور
تھا کہ افراسیاب مارا گیا سلطنت شہنشاہ لاچین کو ملی مگر ابھی کچھہ فساد ہو رہے ہین نہین معلوم
اب باعث مقابلہ ومجادلہ کیا ہی یہ بھی خبر مشہور ہوئی تھی کہ ہمارے شہنشاہ سے کچھہ سوے مزاجی ہوئی یہ
کسی سے دبتے نہین انکے بڑے حوصلے ہین اگر کوئی مقابلہ قاعدے سے کرے تو اسپر غالب نہ آئے ملکہ
ناہید مرصع پوش فرماتی ہین کیون گلگونہ تاجرین جلیل جنکو ہم نے لاکھون روپیہ دیکر ملک بہ ملک
روانہ کیا صرف اس آرزو پر کہ ہماری بران کا دولھا پیدا کرو مگر صاحب حسب و نسب لایق صف شکن
تیغ زن جری بہادر اگر اسکے خلاف ہوگا تو ہم شادی نہ کرینگے گلگونہ نے کہا حضور شہنشاہ نے بران سحر
اقرارنامہ لکھوا لیا ہی کہ عمر بھر شادی کا نام نہ لینا ملکہ ناہید نے کہا بیٹے کا انکو اختیار ہے بران کی مقدمے
مین انھین کیا دخل ہی ہم نے تصویرین منگائی ہین انکو نکلواؤ شاید کوئی شیر دلیر ہمکو پسند آئے فوراً
نسبت قرار دین اسمین کوئی دخل نہین دے سکتا یہ ذکر تھا کہ آسمان سے لکۂ ابر سیاہ پیدا ہوا بہت بڑا
وسیع اسمین رعد کی گرج برق کی چمک اندر اسکے ہزارہا ساحر نوبت نقارے بجتے ہوئے ملکہ ناہید نے فرمایا
اے گلگونہ دریافت تو کرو یہ ابر کیسا ہی خون بھی برستا معلوم ہوتا ہی شاید کہین لڑائی پڑی گلگونہ نے
عرض کی ہین ابھی دریافت کیے دیتی ہون یہ کہکر گلگونہ چلی بلند ہو کر غریق سے ملاقات کی کہا اے
غریق ملکہ عالم ارشاد فرماتی ہین کہ ان گنہگارون کو یہان ٹھہرالو ہم بھی دیکھین کہ یہ کون لوگ ہین اگر
ہمارے شوہر کے دشمن ہین تو ہم انکو ضرور قتل کرینگے غریق جادو نے جھلا کر جواب دیا کہ ہم خلاف حکم
شہنشاہ نہین کر سکتے گلگونہ گلگون پوش نے سمجھایا کہا اے غریق جادو زن وشوہر کا بگاڑ کیا تمکو
اسمین دخل نہ دو ملکہ کو بھی اپنا مالک جانو لاکھہ انکے اُنکے بگاڑ ہو گا زن و شوہر کے مقدمہ مین کون دخل دے سکتا ہے
غریق نے کہا ہرگز ہم قیدیون کو نہ ٹھہرائینگے ملکہ ناہید نے جو یہ سنا کہ غریق جادو ہمارے کہنے سے

قیدیون کو ہمارے پاس نہین لاتی سحر کرکے ابر کو روک دیا غریق نے ہرچند زور کیا کہ ابر کو نکال لیجاؤن ابر
سے جنبش نہ کی جب تو غریق گھبرائی ایک عرضی اپنے شہنشاہ کو کب روشن‌ضمیر کو لکھی کہ اے شہنشاہ
آپکی زوجہ نے قیدیون کو روک لیا ہے کیا ارشاد ہوتا ہے اگر فرمائیے تو لڑ بھڑ کر چلی آؤن بڑے غضب کی بات
ہے کہ وہ سرکشی کرتی ہین ہم بخوف حضور کے جواب نہین دے سکتے اگر حکم قطعی تحریر فرمائیے تو ہم بیشک لڑ کے
لے آوین کسکی مجال ہے جو ہمکو روکے آپکے حکم کے مشتاق ہین یہان کوکب روشن‌ضمیر قصر جمشیدی مین
موجود ہی بڑے تردد مین بران کے ساتھ جو کچھ کر گذرا اُسکا خیال عمرو سے لگاتار کا ملال معمار قدرت و
بلور باشوکت خدمت مین حاضر ہین یہی ذکر ہو رہا ہی کہ تین در بند ایک وقت مین فتح ہوئی دیکھیے انجام کیا
ہوتا ہی اسی خیال مین تھی کہ نامہ دار غریق کا آکر پہونچا کوکب کو نامہ دیا حال سرکشی ملکہ ناہید ظاہر کر دیا مگر یہ
بھی بیان کیا کہ ملکہ عالم فرماتی ہین مین قیدیونکو دیکھکر ابھی رخصت کر دونگی کوکب معمار کیجانب متوجہ ہوا
کہا اے معمار تم پاس ملکہ کے جاؤ تکلفات کلام سے سمجھا دو کہ آئین دخل دینا مناسب نہین ہی قیدیونکو تم
دیکھکر کیا کروگی معمار قدرت اُسی وقت سو ساحرون کو اپنے ساتھ لیکر چلا بعد جانے معمار کے بلور کو حکم دیا کہ تم بھی اپنے کو
پہونچاؤ اگر زبردستی قیدیون کے لینے کا ارادہ کرین مقابلہ کرنا مگر سمجھ لینا ہمارے حکم مین فرق نہ آنے اور
وہ بھی زوجہ خاص ہے اسکی ذلت سر بازار نہین چاہتے ہین بلور یہان سے چلا راہ مین جاکر معمار کو روکا کہا
اے معمار اُسوقت کوکب نے غصے مین تمکو حکم دیا زن و شوہر کا مقدمہ ہی ہم ملازم قدیم ہین ہمارا ہی جاکر
سمجھانا بہتر ہوگا معمار کو یہ کلمہ ناگوار ہوا دل مین سوچا کہ ای معمار قدرت کیا بلور کا مرتبہ مجھسے زیادہ ہی تمام
امورات بیابان گلر پر میری رائے پر موقوف تھی یہ صرف سپہ سالار ہی یہ سوچکر معمار نے چپکے چپکے سحر کیا یعنی
بلور کو ایک برج سحر بنا کر بند کر دیا یہ واضح رہے کہ بلور غفلت مین تھا ورنہ بلور ایسا نہین ہے کہ سحر مین
معمار کے پھنس جاتا معمار نے چپکے چپکے سحر کیا بلور آگاہ نہ ہونے پایا معمار تو عمارت بناتے ہین کامل
و اکمل ہے ایسے تکلف سے برج بنا لیا بلور کو آگاہ نہ ہونے پائی بہرنوع معمار نے بلور کو برج سحر مین بند
کیا اور آپ درِ دولت ملکہ ناہید پر آیا کہلا بھیجا کہ معمار در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہی ناہید
غصے مین بیٹھی ہین کہ معمار آکر پہونچا سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیکر عرض کی شہنشاہ نے ارشاد فرمایا ہی قیدیون
کے مقدمے مین دخل نہ دیجیے بڑی کوشش سے یہ دستیاب ہوئے ہین ملکہ نے فرمایا کہ ای معمار تجھکو ایسی
باتین مناسب نہین ہین تو جاکر کہدے اب مجھے بھی ضد ہوئی مین قیدیون کو ضرور دیکھونگی کیا ہمکو

اپنا دشمن جانتا ہو معمار جل کرتا ہوا چلا کہ جا کر اب آگ لگاؤن کوکب سے کہکر فوج لیکر آؤن زبردستی انکی سر سے گذر جائین ہرگز یہ قیدیون کو نہ دیکھنے پائین تیسری ڈیوڑھی معمار نے طے کی ہر کہ دیکھا ایک خواجہ سرا شملہ سر پہ اونچی کمر باندھی ہوئے خنجر و خوش تقریر کھڑے ہوئے ٹہل رہے ہین معمار کو غصے مین دیکھکر ہاتھ پکڑ لیا کہا کیون اے سپہ سالار کیا باعث انتشار ہے اس فصاحت و بلاغت سے خواجہ سرا نے معمار سے پوچھا معمار ہنستا ہوا خواجہ سرا صاحب سے باتین کرتا ہوا ڈیوڑھی سے نکلا پوچھا کیون معمار صاحب ہم نے سنا ملکہ کو بڑا گھمنڈ ہے شوہر سے سرکشی کرتی ہین ذلیل ہونگی اگر کوکب نے حنا کے ساتھ شادی کر لی انکو کیا باعث اعتراض ہے ناحق کا اغماز ہے اسطرح خواجہ سرا نے ملکہ ناہید کی برائیان کین کہ معمار نے سب حال دل کا کہدیا یہ بھی کہا کہ حقیقت مین اب مین جا کر آگ لگاؤنگا انکو قیدیون کے دیکھنے سے کیا کام ابھی کوکب روشن ضمیر آکر قلعہ مرصع حصار کو پھوک دیگا آجتک اُسنے دخل نہین دیا اب فساد عظیم ہوگا خواجہ سرا باتین کرتا ہوا معمار کے ساتھ ہو لیا کہتا ہے اے سپہ سالار جہاندار شاہ تمنے بڑے بڑے کار نمایان کیے جسکے ساتھ ہوئے اُسکے ساتھ ہوئے باتین کرتے کرتے ایک گاؤ زبان معمار کو کھلائی معمار کو بیہوش کیا واضح رہے اے ناظرین و الا مقام ہو خواجہ سرا بنکر خواجہ عمرو دردولت ملکہ ناہید پر آئے تھے اس فکر مین تھے کہ ایرج نوجوان وغیرہ کی رہائی کی فکر کرون اب دیکھا کہ فساد برپا ہوا چاہتا ہے معمار جا کر آگ لگائیگا معمار کو بیہوش کرکے زنبیل مین ڈال لیا آپ بشکل معمار طرف کوکب کے چلے سوچتے ہوئے کہ اے عمرو کچھ کام کرنا چاہیے یہان ملکہ ناہید نے ابر سحر کو غریق کے روک دیا تھا فرما رہی تھین دیکھون کوکب کیا کرتا ہے یہ بھی واضح رہے کہ ملکہ ناہید نے ابھی قتل بران کی خبر نہین پائی یہ تو صرف اپنی بات کے خیال مین فرمایا ہے کہ ہم قیدیونکو دیکھین گے یہ نہین معلوم کہ یہ قیدی کون ہین اتنا ناگوار گذرا ہے کہ کوکب کا نوکر ہمارا حکم نہ مانے بڑے افسوس کی بات ہے اس غصے مین کانپ رہی ہین کہ ملکہ مجلس جادو حیران و پریشان افتان و خیزان بھوکی پیاسی روتی ہوئی سامنے ملکہ ناہید کے آکر پہونچی ناہید نے پوچھا مجلس خیر تو ہے یہ سنتے ہی مجلس چیخین مار کر رونے لگی کہا نانی امان آپ کیا حال پوچھتی ہین کوکب نے ہمکو لوٹ لیا ملکہ ناہید نے کہا بی بی صاف صاف کہو مجلس نے زمین پر ایک ٹکر ماری کہا جرم لگا کر ملکہ بران کو کہتا ہے مینے قتل کیا نشان نہین ملتا بمقدمہ شادی یہ تاکید ہے کہ بیٹی کی شادی نہ کرونگا مین عقب مین ان سب کے آئی تھی آپکی عنایت سے

قیدیون کو مین نے نکال لیا ایک مکان مین لاکر رکھا ہے کہ آپکے حکم مین فرق نہ آئے یہ ذکر تھا اور ملکہ ناہید
واسطے بران کے زار زار رو رہی ہین فرماتی ہین میری نور نظر کے ساتھ کیا سلوک کیا پندرہ برس کی میری
مشقت خاک مین ملائی چاند سے چہرے پر سہرہ نہ دیکھا اگر کوکب نے یہ کیا کہ میری کمائی کو مٹایا میرے
چاند کے ٹکڑے کو خاک مین ملایا مین بھی جاکر قیامتین برپا کرونگی اُنکی آنکھون کے سامنے بی حنا کا خون
بہاؤنگی اِسی شفتل نے میرے گھر مین فساد ڈلوایا ورنہ یہ آفتین برپا نہ ہوتین ہان بیٹا مجلس ایک کام کرو
غزیق جادو کو قتل کرکے لوح چھین لو جو کچھ ہوگا ہم سمجھ لینگے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ اختر چمک کے
سامنے آئی کہا حضور بیٹے غزیق کو مار لوح طلسمی چھین لی اب جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا ملکہ نے مجلس و اختر
کو کرسیون پر جگہ دی کہا قیدیون کو سامنے لاؤ قضائے کار ایک مقدمہ کا تحریر کرنا واجب ولازم ہے ایسے
ایسے مقامات پر مصنف کو انتہا کا ملال ہوتا ہے عدم تحریر چہار جلد کا خیال ہوتا ہے نہین معلوم اُن چہار
جلد مین یہ ذکر آیا یا نہین آیا سالہا سال کا جھگڑا تحریر ہوا یا نہین ہوا اب ناظرین لفظاً لفظاً ملاحظہ فرمائین
مصنف عرض کرتا ہے کچھ دفتر سے ایک نقط کو واسطہ نہین مصنف دل ہوشربا نے اُن داستانون پر
توجہ نہ فرمائی حقیر پر تقصیر کو اس طور سے ترتیب کرنا منظور ہوا تحریر سے ان داستانون کی قلب کو سرور
ہوا جب ملکہ ناہید و کوکب سے فساد بڑھا رنگ محبت حنائے گلگون پوش پر جم گیا کوکب نے
یہ بھی مشہور کیا کہ مین بران کی شادی نہ کرونگا تب ملکہ ناہید نے اپنے مقام پر سنکر کہا کیا مجال ہے
کوکب کی کہ ہماری بیٹی کے مقدمے مین دخل دے لیکن یہ چاہتی ہون کہ شوہر بران کا صاحب
حسب و نسب حامل علم و ادب عقیل و فہیم صف شکن تیغ زن شہنشاہ اقلیم خوبی سرو نوخاستۂ باغ محبوبی ہو
مین فوراً شادی کر دونگی کئی سے تاجرین جلیل بلائے لاکھون روپئے انکو گھر سے دیئے حکم ہوا جاکر تجارت کرو
شاہان جلیل کی تصویرین ہمارے پاس بھیجو جسکی معرفت تصویر زوج بران ملیگی دولت دنیا سے اُسکو
نہال کردینگے تاجر ملک بہ ملک پھرنے لگے ہر مقام سے تصویرین آئین جو تصویر پہونچی گلگونہ گلگون
پوش وزیرزادی نے عرض کی فلان سوداگر نے تصویر بھیجی ملکہ نے حکم دیا صندوق مین رکھو کسی جلسے
مین ملاحظہ کرینگے حکم مناسب دینگے ایک تاجر جلیل موسوم بہ خورشید تاجر پھرتا ہوا اِسی جستجو مین سرکوہ
عقیق گلزار سلیمانی پہونچا یہ بھی اس سوداگر نے خبر پائی تھی کہ وہان لشکر تھا کہ جو خداوند سجدہ
ہزار ملک باختر ہے اور لشکر دیگر صاحبقران زمان والی قاف دنیا بھی اسی مقام پر اترے مین

بڑے بڑے حسین وجمیل فہیم وعقیل صف شکن تیغ زن وہان جمع ہین چلکر وہان سے تصویرین لائین یہان
غارون مین کہان مارے مارے پھرتے ہین یہ سوچتا ہوا برسر کوہ عقیق پہونچا خورشید تاجر نے اپنے
مقام پر خبر پائی کہ طبل جنگی بجا ہے لشکرون سے مقابلے پڑینگے مردان عالم کل میدان مین آکر لڑینگے
ہر ایک خورد وکلان از پیر تا جوان یہان ضرور آئیگا اس سوچ مین رات بسر کی جب ستارۂ سحری چمکا
دونون لشکر میدان کارزار مین آکر جمے صفین آراستہ ہوئین تاجر مصورونکو ساتھ لیکر ایک جانب آکر ٹھہرا بوقت
سحر شہزادۂ ایرج نامور پشت کرۂ بن اشقر پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا گھوڑا چمکاتا ہوا مقابلۂ فولاد مین آیا
آپسمین مقابلہ ہونے نہ پایا تھا کہ تاجر نے مصورون سے کہا جلد اس جوان کی تصویر کھینچو نقاشان خوش
خیال نے تصویر اسی طور سے کھینچی جس طرح سے گھوڑے پر سوار آتے تھے ناگاہ لشکر لقا سے ایک فیل
مست جھومتا گرد اسکے نیزہ دار پیدل سوار تدبیر سے روکتے ہوئے چلے آتے ہین جب سامنے ایرج کے
فیل مست پہونچا سوارون نے آواز دی اے جوان ہٹ جا خداوند کے کارخانہ کا فیل مست ہوگیا ہی
ایرج نوجوان نے جواب بھی نہ دیا جب وہ فیل قریب پہونچا یہ شیر زبعد کرو فر پشت مرکب سے پھاند
پڑا ہاتھی نے بھی سونڈ اٹھایا ایرج نے دونون ہاتھ دیدیے ہاتھی نے اپنے نزدیک دونون ہاتھ
سونڈ مین لپیٹے جب لپیٹنے سے فارغ ہوا ایرج نے اتنے عرصے مین سونڈ کو بقوت تمام تھانبا فیل نے
اپنے جانب کھینچا ایرج نے نعرہ کرکے ہکہ مارا مع زخرے گردن ہاتھی کی گھسیٹ لی چرخ کھاکر ہاتھی گرا اب
ایرج نوجوان نعرہ کرتا ہوا دریاے خون مین نہایا ہوا لشکر لقا پر اسی جوش وخروش مین جا پڑا۔
فولاد خشت زن گینڈے کو اڑاتا ہوا قریب ایرج نوجوان پہونچا وہان تاجر نے نقاش سے آواز
دی اے برادر ایک تصویر بقدمۂ فیل کھینچ لے سر مو فرق نہ ہو مصور نے ایک اس طور سے کھینچی کہ ایرج
نوجوان نے سر فیل کا کھینچ لیا مگر یہان فولاد خشت زن خشت ہاے آہنی جھولی مین بھرے ہوئے وار
کرتا ہوا چلا ایرج نے ان خشت ہاے آہنی کو تلوار سے قلم کیا آخر مین وہ خود مقابلے آگیا لاف وگذاف
کرکے برس پڑا کبھی نیزہ مارا کبھی تلوار کا وار کیا یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی بیخوف وار اسکے روک رہا ہے
مصور کامل نے یہ تصویر بھی لفظاً لفظاً کھینچی یعنی بعد ہاتھی کے مارنیکے اتنے بڑے پہلوان سے مقابلہ رستم
ہوتا تو خوف جان سے خائف وترسان ہوکر سوراخ مور ومار تلاش کرتا یہ شیر دلیر اسی تیور سے مصروف
جنگ دریاے جرأت کا نہنگ سات طور سے مصور نے نقشہ کھینچا جب اس پہلوان نے فولاد

خشت زن کو بھی مارا جنگ مغلوبہ ہوئی اتنے بڑے کارہاے نمایان کیے بھر لڑتے بھڑتے صفون کو برہم و درہم کرتے ہوئے قریب تخت لقا پہونچے وہ تاجر جلیل پہاڑ پر چڑھ گیا مصور کو ساتھ لیا اس شوکت کا نقشہ کھچوا رہا ہے جہان یہ تھم کر گھڑی دو گھڑی لڑے خون کے دریا جاری ہوئے دو چار افسر مارے اسی طور سے تاجر نے تصویر کھنچوائی ایرج نوجوان لڑتے بھڑتے تا بہ تخت لقا پہونچ گئے لقا نے من چہ تقدیر کرم دم کہکے ہاتھہ تلوار کا مارا ایرج نے داستانہ مارا تیغہ لقا کا ہٹ پڑا کمر میں لقا کی ہاتھہ ڈالدیا بڑی جیداری کرکے اٹھایا کوہی ٹوٹ پڑے دو پہر کامل تلوار چلی آخر کو لقا شکست کھا کے ہٹ گیا اِس جنگ میں ایرج نے لقا کو دست حق پرست پر بلند کیا سب نے اس تماشے کو دیکھا اس طرح کے سات نقشے تاجر نے بصد جاہ و جلال پیش کیے تھے وہ صندوق میں رکھے ہین اسوقت یہ بھی ذکر نکلا کہ مرقع نکلوائیے وہ مرقع کارگذاران شاہی نے پیش کیے ملکہ ملاحظہ فرمارہی ہین کہ ملازمان ملکہ ناہید ایرج و جہانگیر و علمشاہ و قاسم کو لیکر آئے بیچ میں ایرج نوجوان ایک طرف قاسم ایک سمت علمشاہ عالیشان ایک جانب جہانگیر والاتدبیر ملکہ ناہید نے سر اٹھاکر جمال جہان آرا کے ایرج نوجوان کو دیکھا ملکہ ناہید آئینہ وار حیران مثل سنبل پریشان سراپا کو شاہزادیکے دیکھکر دنگ ہوگئین تاجر بھی خدمت مین حاضر ہے تمام کیفیت جرأت ایرج کی ظاہر کرتا جاتا ہے کہتا ہے کہ حضور ایسا بہادر میری نگاہ سے نہین گذرا حسب نسب مین نبیرۂ صاحبقران جرأت مین رستم زن لشکر کافران مان اس شیر کی ملکہ گیتی افروز دختر خداوند زمرد شاہ باختری یعنے نور چکیدۂ فالص باپ شیر بیشہ رستم خود صاحب شوکت و حشم ملکہ ناہید نے بھی سر اٹھاکر دیکھا جمال ایرج نوجوان دیکھکر عاشق ہوگئین اتنا کلمہ منھ سے نکلا کیون صاحبزادے کو کب سے آپکی کیا خطا کی یہ کلمہ سنکر ایرج کا دل غم و الم سے بھرا ہوا تھا آنکھون سے دریا جاری ہوا آہ سرد دل پر درد سے بھر کر جواب دیا اے شہنشاہ باانصاف اشعار مخمس

آن رازکہ از روز ازل در دل ما بود
کین زمزۂ عشق پے بادِ صبا بود
آنروز کہ پرخون جگر شد دل مینا
این گرمی ہنگامۂ بتخانہ کجا بود
میخانہ تہی گشت نشد گرم دماغم

رازِ دل گنجینۂ اسرار خدا بود
زان پیش کہ فرہاد شگافد سر خارا
این نشہ جہان در اثر ساز و نوا بود
آنروز کہ در پردہ بخود جلوہ گری بود
گو نشۂ آن بادہ کہ بے روی ریا بود

از گل نہ اثر بود نہ از نالۂ بلبل
از تیشۂ او درد جگر کوہ صدا بود
روزی کہ بناے حرم کعبہ نہادند
نظارگی جلوۂ او دیدۂ ما بود
رندان کہ بمستی سر مینا بشکستند

این فتنہ ہمہ در سر ہر پیرو بلا بود
اے ملکۂ عالم ہم کس سے شکایت کرین گرفتار دام مصیبت مبتلائے
قفس رنج و محنت اب آپ ہمارے قتل کا حکم دیجیے ہم اس کشاکش سی مہلت پائین بقول میر جلال اشعار

بے مہر تم نہین نہ سہی آسمان سہی
نازک ہمارا دل نہ سہی ناتوان سہی
حاضر ہون رہگیا ہو اگر کوئی امتحان
کچھ چپکے چپکے شکوۂ آہ و فغان سہی
مین مرگیا ہون اور نہین تمکو اعتبار
احباب پر گران ہی جو مردہ گران سہی
لیتا ہی دلین کوئی تو پوشیدہ چٹکیان
تم لاکھ اے جلال مری رازدان سہی

ہین خود ہی اپنے حال پہ نامہربان سہی
کچھ ہو رہیگا داور محشر کے سامنے
کشتہ نہ مجکو جانیے مین نیمجان سہی
قاصد عوض پیام زبانی کے یار تک
پہنچا اگر یقین نہ آیا گمان سہی
ہم تو سنا رہی ہین مصیبت فراق کی
بیدرد تو نہین سہی دردنہان سہی

ممکن نہین کہ ہو متحمل عتاب کا
سنتے نہین یہان مری اچھا وہان سہی
ای دل تجھی جو مانع آہ و فغان ہی ضبط
کہہ جا سکے جو اپکی ہماری زبان سہی
دنیا سی تو اٹھا مین سبکدوش لاکھ شکر
تم داستان سمجھ کے سنو داستان سہی
اسکو نہین بتانی کا جو لیگیا ہی دل

اس سوز و گداز سے یہ اشعار ایرج نوجوان نے رو رو کر پڑھے کہ

ملکہ ناہید بیتاب ہوگئین تصویرین جو شوکت و شان سے دیکھین دلسے محبت پیدا ہوئی ان شیرون کو دیکھا رستم بیلتن علمشاہ نوجوان و جہانگیر بن صاحبقران و قاسم صف شکن پشت پر سرداران تہمتن زنجیرین ہلاتے ہین بس بیتاب ہوکر گلگونہ وزیرزادی کو بلایا کہا سنو صاحب مین نے ایرج نوجوان کو بدامادی قبول کیا ایسے صاحبان حسب نسب کہان ملینگے جنکی زور و طاقت کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین دیوبند دیوکش صاحبان لیاقت و سخاوت و جرات و شوکت انکے بندۂ درگاہ ہین صاحب عز و جاہ ہین بہ احتیاط الگ قصر مین ٹھہراؤ گلگونہ گلگون پوش نے دست بستہ عرض کی حضور جسدن سے یہ تصویر دلپذیر تاجران جلیل لیکر آئے تھے اسی دن حضور نے زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا تھا کہ اس نسبت کو ہمنے بدل و جان قبول کیا امورات مالی و ملکی سے مہلت نہ ہوئی ورنہ فرمان لکھا گیا تھا کہ اس شیر کے بزرگون کو اطلاع دیجائے کہ جو قوانین شاہان جلیل جس طرح نسبت کرتے ہین اس طرح وہان سے تحریر رقعہ وغیرہ قرار دیجائے پھر اسکا انجام نہین ہوا ملکہ ناہید نے فرمایا ہمنے بدل و جان قبول کیا جو ہمنے کہا تھا وہی اب بھی کہتے ہین صاف ظاہر ہوا کہ کوکب سے مقابلہ پڑیگا ہم لوح طلسم نرگس اس شیر کو دیکر بڑے فتاحی طلسم روانہ کرینگے ہم بھی بدل و جان اعانت کرینگے اے وزیرزادی آجتک ہم نے بمقدمہ حنائے گلگون پوش اس وجہ سے صبر کیا کہ صاحبان لیاقت

یہ نہ کہین کہ زوجہ وشوہر سے بلاوجہ بگڑی اب شہنشاہ نے اسکا بدلا یہ کیا کہ ہمارے کلیجے پر چھری پھیری اگر
انھون نے بران کو مار ڈالا تو ہم بھی اپنی جان دینگے ملک مال بھی تباہ کرائینگے سب سردار قصر عالی مین
جا چکے ہین ایرج نوجوان سامنے ملکہ ناہید کے ٹھہر گئے تھے یہ کلمات جرات آیات جو زبان سے ملکہ
ناہید کے نکلے ایرج نے جواب دیا اے مادر مہربان آپ تکلیف نہ فرمائین فقط اپنے غلام کو حکم دین
انشاء اللہ اگر قصر جمشیدی نہ الٹ دیا تو نام اپنا ایرج نوجوان نہ رکھا یا غریق جادو دھوکے سے مجھ کو
پکڑ لائی دریاے ابلق وغیرہ فتح کرتا ہوا تا بہ قلعہ نرگس پہونچا کوہان فیلسر وغیرہ میرے ہی ہاتھ سے
مارے گئے لوح تو بعد جستجوے بسیار دستیاب ہوئی ہے ایرج یہ کہتے جاتے ہین اور یا دین بران کی رنگ
رو متغیر ہاتھ پانون مین رعشہ کلام زبان سے نہین نکلتا اسوقت زبان پر ملکہ ناہید کے کلمات حسرت
آیات ایرج نوجوان ہر سمت شور گریہ وزاری بلند ہے ہر کس و ناکس دردمند ہے ہر ایک یہی کہتا ہے
کہ صاحبو ایسے عاشقان صادق صاحبان جرات وشوکت نگاہ سے نہین گذرے حقیقت مین جو ارادہ کر کے
چلے اسکو پورا کیا کنیزون نے عرض کی حضور وہ شیر دلیر فرزند صاحبقران فاتح طلسم نور افشان بھی
اپنے فرزند کی مدد کو آئے ہین یعنے جہانگیر والا تدبیر کے والد نامدار انکے جد عالی تبار گر شوکت جہانگیر تو
آہالیان طلسم نور افشان دیکھ چکے ہین کہ نام سے جہانگیر کے کوکب بھاگے بھاگے پھرتے تھے اگر
صاحبقران نہ آتے چندے مین اختتام طلسم نور افشان تھا صاحبقران آکر بجرات زیر کرکے لیگئے
کو لیگی دم نمار سکا وہی اب بھی ساتھ ہین ایرج نے سر جھکا کر کہا حضور مین مدد پروردگار کی چاہتا ہون میری
بزرگ ہین تکلیف فرمائی انکی خوشی مین سوائے خدا کے کسی سے طالب مدد نہونگا ملکہ نے کہا اچھا آپ اپنے
بزرگون کے ہمراہ تشریف رکھیے ہم نے درویشان طلسم کو طلب کیا ہی انسے صلاح کر لین اسکے بعد لشکر کشی
خواہ آپ سے کہا جائیگا کہ بسم اللہ فتاحی طلسم مین مصروف ہو جیسے یہ بخوبی ظاہر ہو گیا کہ اس مقدمے مین
اصلاح نہوگی وزیرزادی نے بہ احتیاط تمام ان شاہزادگان والا مقام کو قصر عالی مین ٹھہرایا ملکہ نے درویشان
طلسم کو طلب کیا جب درویش آئے ملکہ نے تمام کیفیت اور کوکب کی بدعت سامنے ان بزرگون
کے بیان کی درویشان طلسم کو بہت ناگوار ہوا ملکہ ناہید سے کہا بی بی تم نہ گھبراؤ ہم دعا کرنے کو
موجود ہین معبود کے دروازے کے کتے ہین ضرور ہماری دعا قبول کرے گا اور یہ بھی دعا گو عرض کرتے
ہین کہ یہ شیر دلیر نبیرۂ صاحبقران روح روان قاسم عالیشان جس امر کا قصد کریگا طرف سے مالک

حقیقی کے ضرور مدد ہوگی ہر ایک طرح کی چارہ ہوگی درویشان طلسم نے ملکہ کو بہت تسکین دی اور یہ بھی کہدیا کہ ملکہ بران شمشیر زن اس شہر کی پہلو نشین ہوگی یہ نسبت بہ مشیت پروردگار قرار پائی یہان دربار مین ملکہ ناہید کے یہ صلاحین ہو رہی ہین دو کلمہ داستان عیاری خواجہ عمرو تحریر کرنا واجب و لازم ہی ذکر کیا تہا کہ معمار قدرت کو خواجہ نے گرفتار کر لیا تہا بشکل معمار دربار کوکب نامدار مین آئے کوکب نے کہا اے شہنشاہ مین نے ہرچند سمجھایا ملکہ ناہید نہین مانتی اور اک نکتہ ہی اُسکو عرض نہین کر سکتا کوکب نے گھبرا کر کہا اے معمار وہ کیا بات ہی عمرو نے چبا کر بات کو ہیر پھیر کے اسطرح بیان کیا کہ جسکی مراد یہ ثابت ہوتی تھی کہ ملکہ ناہید علمشاہ پر عاشق ہوئین یہ جملہ جو کوکب کے ذہن مین آیا قبضے پر ہاتھ ڈالا غصے مین تھر ایا کہا اے معمار ابتک تو مینے بران کو قید رکھا تھا اب مین قتل کر ڈالونگا معمار نقلی نے کہا حضور یہی سبب ہے نبیرہ حمزہ کو ناز ہی کہ ہم یہانتک لڑتے بھڑتے آئے سرحد طلسم نرگس کو طی کر لیا اسیطرح تا بہ طلسم نور افشان پہونچین گے جہانگیر بھی آگئے ہین باپ انکی شہزادہ خاور سیاہ بھی آلی یقین ہی لشکر اسلام سے تار بندھ جائے صاحبقران زمان بھی تشریف لائین یہ لڑائی اب بہت سخت ہوگی یہ ذکر تہا کہ ملازمان غریق روتے پیٹتے آئے کہا ای شہنشاہ غریق جادو کو مار ڈالا لوح لے لی پی مجلس داختر سب وہین موجود ہین ملکہ ناہید کی شراکت پر آمادہ ہوئے ایرج کہتا ہی مین طلسم فتح کرونگا جہانگیر کہتے ہین ایک دن مین اپنے کو تا بہ گل حیات کوکب پہونچاؤنگا پھر لوح طلسمی حاصل کرونگا یہ حالات سُنکر کوکب قہر و غضب مین اپنے مقام سے اُٹھا یہ تو تحریر ہو چکا کہ سب خیر خواہون نے کوکب کا ساتھ چھوڑ دیا بمقدمہ ترک مذہب سب کو ناگوار ہے یہ جو کوکب نے کیا خود پرستی کرنے لگا ہر ایک کا یہی قول ہی کہ ایسے بادشاہ مغرور کا ہونا بہتر نہین ہی ایسا غرور ہوا اپنے کو سجدہ کراتا ہی اس غصے مین جو کوکب اُٹھا کسی نے نہ روکا کوکب یہ کہتا ہوا چلا کہ ای معمار مین ابھی جا کر بران کو قتل کرتا ہون جسکو جس مقام پر پاؤنگا مار ڈالونگا مین اب انکے جھانسے مین نہ آؤنگا معمار کا ہاتھ تھام لیا معمار نقلی اور آتش افروزی کر رہا ہے دمبدم عرض کرتا ہی حضور کو سب طرح کا اختیار ہی آپسے کون مقابلہ کر سکتا ہی وہ زمانہ اور تھا کہ جہانگیر نے طلسم کشائی کی اب کیا مجال ہی کہ قدم بڑھا سکین ہم انکے بھی لشکر کی کوچین کاٹ ڈالینگے یا یہ طلسم نور افشان بجانے دینگے معمار نقلی کو کوکب کو بھڑکاتا ہوا خلاف راہ لاتا ہوا ایک جانب لیچلا راہ مین لہدی گڑھے پوچھا کیون شہنشاہ بران کو آپنے قتل کیا یا زندہ رکھا کوکب نے کہا ای زینت پہلوای سردار

خوشخو جسر و زافر اسیاب قتل ہوا اور یہ جوان نبیرۂ صاحبقران لڑتا ہوا آیا یہ کمبخت بھی مہینون سے ہمار
تھی میرے سامنے اسنے ایرج کی مدد کی اسی یار وفادار دلکو میرے تاب نہ باقی رہی مین نے سحر کر کے بران
کو باغ بہارین مین پھینک دیا مگر اصل یہی ہی کہ مین نے ابھی تک قتل نہین کیا یہ ضرور خیال تھا کہ یہ
لڑتا بھڑتا آئیگا اسوقت مین سمجھا جائیگا یہ خیال نہ تھا کہ اغواے در اندازان سے ناہید بھی شریک
ہو جائینگی مجھکو اسکا خوف نہین ہے ایک سحر مین زمین و آسمان کے طبقے ہلا دونگا بڑا اسکو بھروسہ عمرو کا ہے
اسکا بھی چھڑا دونگا یہ بھی سب صاحب یاد رکھین کہ عمرو کی قضا میرے ہاتھ سے ہے جسدن قصد کرونگا لشکر
مین حمزہ کے گھس جاؤنگا گردن پکڑ کے ساربان زادے کو لے آؤنگا دیکھون تو کون روکتا ہے اسیوجہ
سے حمزہ نے دخل نہین دیا حمزہ مرد جہاندیدہ و کار آزمودہ سمجھ گیا کہ کوکب سے جانبری دشوار ہی سحر اسکا
بلاے روزگار ہی اسوجہ سے انھون نے کہدیا کہ مین ایرج و عمرو کا شریک نہین ہون کیونکر ہو سکتا ہی
کہ عمرو قتل ہوا اور حمزہ کو صدمہ نہ پہونچے معمار نقلی بجا و درست کہتا ہوا ساتھ ساتھ چلا آتا ہی کبھی عرض
کرتا ہی اے شہنشاہ آپ سے کون مقابلہ کر سکتا ہی آپنے عمرو کو آبرو دی ہر مقام پر شرکت کی تین روپیہ کا پیادہ
مارا مارا پھرتا تھا آپنے سر چڑھا کر آبرو عطا کی افراسیاب سے لڑوایا آپکے سبب سے اُسنے نام پایا عیار مکار
تھا آپنے بادشاہ جلیل بنا دیا جب افراسیاب نے اسکو گرفتار کر لیا آپنے فوراً امداد کی لڑ بھڑ کے چھڑا لائے
کوکب کہتا ہے اے معمار مینے بڑا غضب کیا افراسیاب ایسے سردار کو قتل کرایا کیا پھل پایا
اب الٹی بغاوت ہوئی کوکب کہتا ہے میرا کوئی کیا کر سکتا ہے معمار و کوکب باتین کرتے ہوئے
ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچے دور سے دیکھا دروازہ باغ کا بند ہے قفل اسمین آراستہ کوکب نے
کہا اے معمار یہی باغ کا باغ بہارین نام ہی قیدخانۂ بزرگان خوش انجام ہے اسمین کا قیدی کبھی رہا
نہین ہوا اب مین چاہتا ہون قتل کر ڈالون کہ قصہ پاک ہو جائے معمار نے آستینین چڑھائین تیغہ کھینچ
لیا کوکب سے کہا بس حضور آپ تو اپنے ملک کے بادشاہ ہین جو مزاج مین آئے وہ کیجیے ایک چھوکری کی
واسطے بدنامی نہ لیجیے سر کاٹ کے انکا دربار مین بی ناہید کے داخل کر دیا جائے ہوش اڑ جائینگے یقین ہی
بے لڑے بھڑے اصلاح کے پیام ہونگے اپنی زوجہ کی خطا معاف کر دیجیے گا ایرج وغیرہ بیچارے کیا ہین
صاحبقران بھی آپ سے نہ لڑ سکین گے بتلائیے حضور مین جا کر بران کو قتل کرون آپ ادھر کنارے
رہیے شاید بوجہ مہر پدری ہاتھ نہ اٹھے اسوقت کوکب نے ہاتھ سے ایک انگوٹھی اتار کر معمار نقلی کو

کو دی کہا ای معمار حقیقت مین میرا ہاتھ نہ اٹھیگا اس انگوٹھی کا جب عکس ڈالو گے تب ہوش مین آیگی تمام رگ و ریشہ مین نے اُسکا سحر سخت سے معمور کر دیا ہی لاکھ فریاد کرے نہ ماننا سر کاٹ لینا معمار نقلی انگوٹھی ہاتھ مین لیکر چلا کوکب روشنضمیر ایک نخل کے سایہ مین سر جھکای کھڑا ہے معمار قدرت نقلی قریب در باغ پہونچا عکس انگشتر کا ڈالا قفل ٹوٹ کر گرا دروازہ کھلا عمرو گھبرایا ہوا اندر آیا دل مین کہتا ہی جان اپنی جاے یا پوش سے لیکن ملکہ بران شمشیر زن کو رہا کرین یہ بھی ذکر رہجائیگا کہ کوکب کی بیٹی کی عمرو نے جان بچائی اگر خدانخواستہ یہ قتل ہوجائے تو باغ پر بہار ابراہیمی مین خزان آئے خدانخواستہ جب ایرج نے جان دی تو قاسم و علمشاہ کب زندہ رہین گے صاحبقران زمان کو بھی ملال ہوگا اپنے فرزندون کا خیال ہوگا یہ سوچتا ہوا عمرو بن امیہ ضمری قریب بارہ دری کے پہونچا کراہنے کی آواز آئی آہ آہ کی صدا تھی جس سے دل کانپا کلیجہ منہ کو آیا قلب تھرایا کوئی درد رسیدہ کہتا ہی اے فلک کجرفتار وای گردون غدار ہمارے ساتھ یہ بے مہری کہانتک گردش دکھائیگا باغ عالم سے مثل بوے گل برباد ہوئے آرام نپایا فلک نے کیا ظلم دکھایا نہین معلوم اس سوختہ آتش دوری دافروختہ شعلہ مہجوری پر کیا گذری افسوس ہماری خبر نہ لی انکی وفاداری سے یہ امید نہ تھی **نظم**

رلائیگا یونہین گر خون ہمین غم یار جانی کا
مری آنکھوں نہین ساقی نشہ ہی کوثر کے پانی کا
شباب عمر مین بیدم کیا اس تیغ ابرو نے
کہ عالم سادہ ہی یا پر لپیٹ پہی کا مدانی کا
غنیمت جان اس خورشید طلعت و صال کا

بنے گا آسمان شیشہ شراب ارغوانی کا
ہنسے دیتا ہی ہر زخم بدن میرا جوای قاتل
فلک سے خوب پھل ہمکو ملا باغ جوانی کا
جہاز زندگانی ایکدم مین تا عدم پہونچا
بھروسہ کیا ہی اید آسمان کی مہربانی کا

لہو نظر و نہین ہی ساغر شراب ارغوانی کا
قدر دلی مین ہی دستہ کیا قبا ہی زعفرانی کا
سنہری رنگ کیا جو لی ہی اسکا پھوٹ نکلا ہے
سقر ہو نہین تیغ قاتل آب خنجر کی روانی کا
کیونکہ ہو رسم آمد و شد راہ بند ہے

ہم ناتوان ہین یار نزاکت پسند ہی
گردش ذرا تھمی ہی جو آج اپنی بخت کی
گھٹتی ہی کھینچنے سے یہ طرفہ کمند ہی
پھرتا ہے دلمین مضطربانہ اِدھر اُدھر
دیکھین تری نگاہ کی کیسی سپند ہی
جلوے دکھا رہی ہی وہ کچھ تیری آرزو

مایوس ہر طرف سے دل دردمند ہی
مضطرب ہے آسمان کہ مرا کام بند ہی
پوچھی امید بستہ سی فرقت کی شب دعا
خود درد عشق میری طرح دردمند ہی
کثرت تھی اہل دید کی محشر مین قبل حشر
سو جان سی نثار دل مستمند ہی

وو پھر مجھے بھی یار کو بھی ناپسند ہی
ہوتا ہی آہ کرنے سے کم رشتۂ حیات
باب قبول آج کھلا ہے کہ بند ہی
شیشے سے دل گر آئینہ گھر سے نکل گیا
ہم نے سنا ابھی سی وہان راہ بند ہی
ڈرتے ہین کوی یار مین دلبر لگے نہ تیر

ہمکو یہان ہو لے سے بھی خوف ہرگز نہ ہوا | نالہ مرا غبار ہے صحرائے عشق کا | جتنا ملا ہے خاک مین اُتنا بلند ہے
کیسا یہ وصل یار کا مرہم تھا ای جلا | پہلے سے داغ حسرت وحرمان دو چند ہے | دیکھین پھر بھی زندگی مین اُس تیر

بیشہ جرات نہنگ دریائے ہمت کا دیدار نصیب ہوا ہی خیال مین ہے وہ دنیا سے جائین بار فراق سر پہ اٹھائین یہ تو یقین کامل ہے کہ انکو ہمارا خیال ضرور ہو جس زمانے مین ہاتھ سے عشاق سبزہ رنگ کے کشتہ سحر ہوئی کیفیت اپنے عاشق صادق کی سنکر روئے ضبط جو کیا علیل ہوگئے جب وہ بہیجا مارا گیا تب صحت پائی اے شہریار اب کنیز کا خیال نہ فرمائیے گا ضبط کرنا واجب ولازم ہی کنیز ملک عدم کی ہے نظم
مرہم زخم محبت بغیر آہ ونالہ نیست ای وریغا نالہ را از مراد نبالہ نیست سوختم پروانہ وار از آتش عشقت ہنوز از تب گرم محبت بر لبم تبخالہ نیست یہ صدائے دردناک مصیبت خیز عبرت انگیز جو خواجہ نے سنی دل بیقرار ہوگیا کلیجہ تھام لیا انگوٹھی چمکاتے ہوے اندر بارہ درے کے آئے دیکھا ایک کٹہرا آہنی اُسکے اندر ایک سوختہ بخت مسلسل ومطوق ماران سیاہ جسم مین لپیٹے ہوئے تمام جسم مین صدہا آبلے جب آہ کرتی ہے زمین تھرا جاتی ہے قریب تھا کہ عمرو کا کلیجہ پھٹ جائے روے زیبا کو دیکھ کر نہ پہچان سکا ایک چیخ مار کے آواز دی اے سرو باغ اُلفت اے قمری نخل مودت نام تیرا کیا ہے قید کرنے والے نے کیون قید کیا کیا خطا سرزد ہوئی اُس گرفتار زندان مصیبت مسلسل رنج وصعوبت نے اک آہ کھینچی کہ منھ سے دھوان نکلنے لگا جواب کہ افسوس صد افسوس اپنے اپنی کنیز کو نہ پہچانا کیا حال زار ہمارا ہوگیا آپ کیونکر یہان تک پہونچے

ہماری تو یہ کیفیت ہے اشعار | عاشقے باید بکوے یار بیمار آمدن | داغہا چون لالہ بر دل دیدہ خونبار آمدن
درطریق عاشقی بسیار دشوار است ادب | عندلیبان بے اجازت سوے گلزار آمدن | نیست آسان پنجہ بر زلف پریرویان زدن
دردرون کعبہ می باید بہ زنار آمدن | عاشقی یعنی کہ کنج محنت واندوہ وغم | نے بہ سیر باغ رفتن نے بہ گلزار آمدن
درمحبت ترک جان کردن شرط است غلط | نیست مخفی کار ہر کس از سر دار آمدن | ان اشعار عبرت آثار کو سنکر عمرو کا

کلیجہ منھ کو آیا حسرت پر چیخین مار کر رونے لگا قریب آکر کہا برائے خدا نام اپنا ظاہر کر دمین واسطے رہائی گرفتار دام مصیبت کے آیا ہون تلاش کرنا واجب ولازم ہے اُس وقت تو اُس مہ جبین نے چیخ مار کر جواب دیا ای عمر نامدار اپنی کنیز بے تمیز گرفتار مجلس رنج ومحن ملکہ بران شمشیر زن کو نہین پہچانا اس کنیز کو کوکب روشن ضمیر نے بدعت اس مقام پر قید کیا آب ودانہ ترک ہوا راتین ہجر کی تڑپ تڑپ کے کٹتی ہین کیا تقدیر کے بگاڑ ہوے دن فرقت کے پہاڑ ہوے خواجہ عمرو نے انگشتہ کا سایہ ڈالا

ہتھکڑیان بیڑیان کٹ کر گرین اب عمرو مبہوت ہو رہا ہے ہر اعضائے جسم سے انگشتری کو مس کیا ماران
سیاہ مرے اس قید مصیبت سے رہائی پائی لیکن عمرو نے بہ تعجیل تمام حباب بیہوشی ملکہ بران کے
منھہ پر مارا بران بیہوش ہوئی عمرو نے اوٹھاکر زنبیل مین رکھا ایک کنیز کو زنبیل سے نکالا رنگ روغن
عیاری کا لگاکر اسکو بران بنایا اسیطرح زنجیر و کمین باندھا وہان سحر سے آبلے تھے یہان عیاری سے آبلے بنائے
اسیطرح مسلسل بھی کر لیا کشان کشان کھینچتے ہوئے باغ سے باہر لائے دور سے کوکب نے دیکھا کہ میرا
یار وفادار یعنی معمار بران کو کشان کشان باہر لایا معمار نقلی نے پکارکر پوچھا ای شہنشاہ یہ مسلمانونکی
دوستی سے نہین ہاتھہ اٹھاتی کلمات سخت و سست کہتی ہی مسلمانون کی نام پر جان دیتی ہی بہت سمجھایا
کہتی ہے چھوڑ دونگی تو لوٹونگی کوکب کے منھہ سے بے اختیار نکل گیا کہ اے معمار سر کاٹ لے عمرو نے تیغہ
برق مثال کمر سے کھینچا پھر آواز دی او بران دیکھہ شہنشاہ کیا فرماتے ہین اری انسے جدا ہوکر چین
نپائیگی بران نقلی نے جواب سخت دیا جب تو عمرو نے جھپٹ کر ہاتھہ مارا سر کٹکر بران کا زمین پر گرا
عمرو نے رومال مین سر لیا لاکر قدمونپر کوکب کے ڈالدیا آنکھونکے نیچے تو کوکب کے اندھیرا آگیا ظاہر
مین کہا یہ سر دربار مین ملکہ ناہید کے بھیجدو قصر جمشیدی مین بھی زمین تھراگئی جسنے سر بران دیکھا
اسکا یہی قول تھا یارو گھر کوکب کا برباد ہوا اپنے کو ناہید بھی ہلاک کرینگی کوکب کو جسوقت یہ روی
زیبا یاد آئیگا جان دینے پر آمادہ ہوگا اسوقت غصے مین قتل کا حکم دیدیا یارو انجام اسکا بد ہے کوکب نے کچھہ
خیال نہ کیا ایک خوان مین وہ سر نقلی رکھواکر ایک کنیز کو حکم دیا دربار ملکہ ناہید مرصع پوش مین
یہ سر رکھہ آؤ وہ ساحرہ چلی یہان وہ وقت ہے کہ ملکہ ناہید سریر جہانبانی پر جلوہ فرما ہین ایک سمت ذلگل
بر رستم بلیتن دہلکین علمشاہ نوجوان ایک جانب جہانگیر والاتدبیر ایک سمت قاسم صف شکن قریب
پایہ تخت ملکہ عالم یکہ تاز میدان جلالت رستم صولت سہراب میدان شوکت ولیاقت صاحب ہمت وسخاوت
چہرۂ آفتاب تابان شہزادۂ ایرج نوجوان ذلگل یاقوت نگار پر جب ہاتھہ باندھکر عرض کرتا ہی کہ مادر
مہربان اب مجھکو رخصت کیجیے مین جاکر انکو تلاش کرون ملکہ ناہید باغ باغ ہو جاتی ہین کہ ایسا خوش
پروردگار نے مرحمت فرمایا مادر مہربان جو کہتا ہی منھہ سے پھول گرتے ہین اس حسن سے دربار آراستہ ہی
اہلیان قلعہ مرصع حصار کہتے ہین اس شوکت و شان پر کبھی ہم نے دربار ملکہ کا نہین دیکھا تھا یکایک اُس
جادوبرزہ آکر خوان دروازے پر رکھکر آپ بھاگا یہ جو خبر ملکہ نے پائی یہی تو ملال ہی کہا دیکھو اس خوان مین کیا ہے

بغیر یہ کوکب روشن ضمیر نے بھیجا ہی کسی نے بڑھکر خوان کھولا یہ اسرار ظاہر ہوا سر ملکہ بران شمشیر زن خون تازہ گلوے بریدہ سے جاری آنکھین حسرت آلود کھلی ہوئین جسنے یہ حال دیکھا پیٹنے لگا ملکہ ناہید نے دیکھکر اپنے کو تخت سے گرا دیا ایرج نوجوان نے تلوار کھینچی کہ اپنا گلا کاٹ لون کسی نے ہاتھ تھاما گر کر بیہوش ہوئے ہر طرف سے دوہتڑ چلنے لگا لشکر مین یہ خبر مشہور ہوئی جسنے سنا بیقرار ہوکر آیا ملکہ ناہید کا تو عجب حال ہی کہتی ہی یارو کوکب نے کلیجے پر خنجر پھیر دیا مین کہان جاؤن کیونکر اپنی عمر بسر کرون یہ کہکر طرف ایرج نوجوان کے دیکھا کہا ای شیر بیشۂ جرأت جو تم سے ہوسکے وہ کرو یہ سنتے ہی ایرج نوجوان نے سلاح ذات پر آراستہ کیے علمشاہ نوجوان نے تیغۂ کپتان کے قبضہ پر ہاتھ ڈالا قاسم خاور سیاہ نے فرمایا انشاء اللہ دیکھو تو کوکب سے کیسی گذرتی ہی لشکر مین قرنا ہوئی کمر بندی ہونے لگی ہر کسی کا یہی قول ہے بڑے قیامت کی لڑائی ہوگی بعضے کہتے ہین کوکب کیا کسی شے مین کم ہے جب ایرج سے مقابلہ پڑیگا حیران جمال و محو دیدار ہوجائیگا ان جوانون پر ایکا ایک پنجہ قابض ہونا دشوار ہی فتاح طلسمات انکا لقب ہی ہوا ہے شوکت انکا از پروہ دنیا تا بہ قاف پہونچا دادا نے انکی دیو عفریت کو مارا ایرج نوجوان کا تو عجب حال ہی جہانگیر والا تدبیر نے آکر کہا اے نور نظر کیون گھبراتے ہو مین ہی جہانگیر ہون کہ میان کوکب کو بھاگتے ہوئے نہ راستہ ملتا تھا اب بھی وہی کیفیت ہوگی ان سردار و نجم عیار کمندین آراستہ کیے ہوئے جنگ پر آمادہ علمشاہ نے آکر ملکہ ناہید مرصع پوش کو تخت پر سوار کیا نوبت نقارے بجاتے ہوئے قصر مرصع حصار سے باہر نکلے اسوقت ہرکارون نے آکر خبر دی کہ کوکب بھی سامان جنگ کرنے مین مصروف ہی علمشاہ نے کہا اُسکے سامان کا کسکو خوف ہی ملکہ ناہید نے لوح طلسمی گلے مین ایرج کے ڈالی کہ یہی فتاح مرحلہ جات ہی موتیونکے مالے کچھ نورتن وغیرہ بازو دن پہ ان سب کے بندھوا دیے کہ ہرکس وناکس کا سحر تاثیر نہ کرے اس طرح یہ سب کو آراستہ کرکے طرف قصر جمشیدی کے چلین راہ کے دیکھنے والے عبرت کرتے تھے ہر ایک کا یہی قول تھا یارو یہ لشکر جسجگہ جاکر لڑیگا خون کے دریا بہا دیگا ایسے شیر کبھی نگاہ سے نہین گذرے صاحبان لیاقت و جرأت نہنگ محیط سخاوت ملکہ ناہید مرصع پوش ایسی ساحرہ علاوہ ملکہ ناہید کے ستر سے جادوگرنیان سب مسلح و مکمل اسطرح سے جاتے ہین کہ جو جادوگر سر ملکہ بران شمشیر زن لیکر آیا تھا اُسنے اس فوج قاہر کو دیکھا سر پہ پانون رکھکر بھاگا آکے کوکب سے اطلاع کی کہا حضور سر بران کے پہونچتے ہی

قیامت برپا ہو گئی وہ سب دعوی خونخواری کر کے آتے ہین ایرج کے پاس لوح طلسم نرگس موجود ہے سحر تاثیر نہ کرے گا کوکب نے یہ جو معاملہ سنا غصے مین کانپنے لگا یہی تیغہ لیکر اٹھا آواز دی لشکر تیار کرو کربندی ہونے لگی ہر شخص یہی جانتا ہے زن و شوہر کا مقابلہ کیا دم بھر مین اصلاح ہو جائیگی قصر جمشیدی سے لشکر لیکر کوکب نکلا ہے ملکہ حنائے گلگون پوش بھی طاؤس زرین بال پر سوار یہ بھی کہتی تھی صاحبو زوجہ کو اسقدر فساد کرنا شوہر سے مناسب نہ تھا سزا پائینگی کوکب سبکو مار ڈالے گا کبھی ملکہ حنا طاؤس بڑھا کر قریب تخت کوکب کے آتی ہے کہتی ہے کیون صاحب یہ کیسی آپ کی زوجۂ خاص ہے دشمنونکو ساتھ لے لیا آپ کی دشمنی پر کمر باندھی لوح فرزند حمزہ کو حوالے کر دی ایسی زوجہ کو طلاق دیجیے اقلیم سے نکلوائیے منھ نہ دیکھیے جس طرح مین نے آپ کے ساتھ بسر کی وہ انکو مناسب تھا آپ آج سزا ضرور دیجیے ورنہ حوصلہ بڑھتا جائیگا کوکب تو غصے مین کچھ جواب نہین دیتا لشکر چلا آتا ہے کوس بھر قصر جمشیدی سے آگے بڑھے تھے کہ گرد عظیم بلند ہوئی بارہ نشان بارہ لاکھ فوج کے جس سے ظہور ثابت ہوتا ہے علم ہاے زرنگاری کے پھریرے کھلے ہوئے علمدار بڑھے ہوے یہ ایک جانب نکل گئے اب جو دیکھا نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادۂ ایرج نوجوان ایک جانب قاسم و جہانگیر سرداران قدیم پشت پر ملکہ ناہید مرصع پوش سریر جہانبانی پر اسباب سحر ذات پر آراستہ جھولی بائین ہاتھ پر گرد کنیزان زرین پوش لشکر بیشمار جیسے ہی کوکب کو ایرج نوجوان نے دیکھا وہین سے قبضے پر ہاتھ ڈالا نعرہ کیا نعرۂ ایرج

ملک ایرج آن آفتاب منیر	کہ صاحبقرانیم و آفاق گیر	چو تیغم ملے برکشم از غلاف
تزلزل فتد در میان مصاف	ادھر سے رستم نے نعرہ کیا نعرۂ رستم	ارشد اولاد امیر عرب
کیست علمشاہ چو رستم لقب	علمشاہ رومی شہ فیل زور	کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور
ادھر سے قاسم نے نعرہ کیا نعرۂ قاسم	آفتاب مشرق دین پروری	شہسوار لال پوش خاوری
ملک قاسم آن شاہ خاور سپاہ	زنم تیغ برابر و نیزہ بساہ	ز آب دم تیغ شستم زمین
ہمہ باختر شد بزیر نگین	جہانگیر نے بھی نعرہ کیا منم فرزند رشید صاحبقران جہانگیر	

عالیشان یہ شیر جو تلوارین کھینچکر کوکب کے لشکر پر گرے ہر طرف سے صدائے گیر و بہ بند و بہ کش بلند ہوئی علمشاہ نے جسکو بڑھکر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوئے قاسم نے بڑھکر بڑے بڑے ساحر مارے ایرج تو صاحب لوح ہین سحر انپر تاثیر نہین کرتا جس غول پر جا پڑے شیرانہ نہنگانہ لڑے تڑپے کے پرے

درہم و برہم کر دیے جنگ شہزادہ جہانگیر سے زمین تھرائی ہے ہر خورد و کلان کی زبان سے آواز الامان الامان آتی ہے یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی اہالیان طلسم نور افشان کی سرکوبی کر چکا ہے جس غول مین انکے نعرے کی آواز آئی افسر یہ کہتے ہوے بھاگتے ہین شیر بیشۂ صاحبقران با توقیر شہزادہ جہانگیر والا تدبیر آپہونچا مارو بھاگو اس شیر سے جان بچاؤ اب تو انکے بڑے بھائی بھی ساتھ ہین جب یکہ و تنہا آئے تھے گل حیات کو کب لے لیا لوح حاصل کی ملک فتح کیے مرحلے توڑے اب اس شیر کے ہاتھ سے کیونکر بچینگے بڑے بھائی اُنکے علمشاہ نوجوان ساتھ ہین بھتیجا قاسم ایسا پوتا ایرج نوجوان جسنے دریاے ابلق کو طے کیا مخمور چہار سر و کوہان فیلسر کو مارا قلعہ نرگس تک عملداری ہوئی ایسے نام جہانگیر سے لرزان و ترسان ہین کہ انکے سامنے سحر نہین کرتے ملکہ ناہید مرصع پوش نے یہ بھی کیا ہی علمشاہ کے بازو پر ایک اک تحفہ جات سامری سے باندھ دیا ہے کہ ہر کس و ناکس کا سحر تاثیر نہ کرے قاسم کے گلے مین موتیون کا مالا پہنا دیا ہے شہزادہ جہانگیر کے گلے مین ہیکل پہنا دی ہے ایرج نوجوان نے تو زمین الٹ دی ملکہ ناہید مرصع پوش بصد جوش و خروش کوکب روشن ضمیر کے لشکر پر جا پڑین ملکہ مجلس و ملکہ مرواریدو ملکہ اختر و شہزادہ جمشید قتل ہونے سے ملکہ بران شمشیر زن کے یہ سب کوکب سے پھر گئے کچھ خوف نکیا سامنے کوکب کے سحر کرنے لگے ملکہ مجلس اسطرح کڑک کڑک کر گری بارگاہون مین آگ لگا دی ملکہ اختر نے یاد مین ملکہ بران شمشیر زن کی ایسے ایسے موتیون کے بالے مارے کہ ہزارہا کے سر پھٹے شگوفہ سحر سازہ وزیرزادی کہ یہ تو عاشق جمال ملکہ بران تھی پیٹتی ہوئی جا پڑی سرداران نامی لڑتے بھی جاتے ہین کوکب کو آوازے دیتے ہین کہ او جلاد صاحب بیداد اس ماہتابان پر تیرا کیونکر ہاتھ اٹھا کس جرم پر قتل کیا زبردستی تو نے جرم عشق شہزادہ ایرج نوجوان رکھدیا کجا ایرج نوجوان کجا ملکہ بران شمشیر زن اسمین بعد عظیم ملکہ بران ایسی عقیل و فہیم اگر شاید ایسا ہو بھی تو کیا معیوب تھا ایسے صاحبان حسب و نسب کیسے ملتے ہین اُنکی ماو رمہربان تصویر دلپذیر ایرج پسند فرما چکی ہین ایسے چاند کے ٹکڑے کو تو نے مٹا دیا تجھ ایسے جلاد صاحب بیداد سے امید رکھنا بالکل بیکار ہے اسوقت غصے مین یہ حرکت کوکب سمجھانے سے معمار قدرت کے کر اٹھا اب شرمندہ ہو کہ مینے کیا کیا کیون حکم دیا لیکن اب جان بچانا واجب و لازم ہے ہر خورد و کلان از پیر تا جوان یہی چاہتے ہین کہ کوکب کو قتل کرین ملکہ اختر و ملکہ مجلس و شگوفہ و جمشید بن کوکب اُن سبھون نے آگے

کوکب روشن ضمیر کو گھیرا ہر سمت سے کوکب پر آگ برس رہی ہی کسی نے تلوارین گرائین کسی نے
آب دریا بنایا کسی نے خنجر برسا دیے کسی کے سحر سے گرز گر رہے ہین ملکہ مجلس نے وہ سحر کیا کہ ہوائے
تند چلی یہ تو سحر کرنے مین آندھی ہی سحر کی ہوا باندھ دی غبار ہائے زرد اُٹھے لکہ ہائے ابر سیاہ آسمان سے
گرنے لگے کہین برفی ہوائے سرد چلی ہزارون ٹھنڈے ہوئے کہین ابر سحر گرا اس سے تلوارین برسین
لاکھون کے سر اڑ گئے سر ملازمان کوکب کے مثل برگ خزان دیدہ ہوائے تند سحر مین اڑتے پھرتے
ہین بڑے بڑے ساحر خوف نعرۂ شیران دشت نبرد سے منھ کے بل گرتے ہین ملکہ حنای گلگون
پوش کوکب کے ساتھ یہ بھی سوار ہوئی ترغیب قتل بران مین یہ بھی شریک تھی نعرۂ ناہید سے
گھبرا رہی ہی ملکہ ناہید مرصع پوش کے پاس تحفہ جات طلسمی بھی موجود ہین زوجہ کوکب روشن ضمیر
علم سحر مین بے نظیر حنا کو جو طاؤس زرین بال پر دیکھا یہ بھی کان مین آواز پہونچی ملکہ ناہید کے کہ اچھا
ہوا ملکہ بران قتل ہوئی اب میرے یہان اولاد ہوگی سلطنت طلسم نور افشان اُسکو ملیگی یہ بھی
کنیزون نے خبر پہونچائی کہ عمار قدرت و ملکہ حنا کی راہ سے بران قتل ہوئی ہین ملکہ ناہید مرصع پوش
نے طاؤس زرین بال اپنا طرف حنا کے اڑایا کوکب پر تو آفت برپا ہی جتنے ساحران خرد و بزرگ ہین سبکا
یہی قصد ہی کہ کوکب کو قتل کرین سر میدان اسکی آبرو لین پہلا کام تو ملکہ مجلس نے یہی کیا کہ برق بنکے اسطرح
گری کہ تاج اڑا دیا محتاج کر دیا ہوائے سحر نے طبقات زمین ہلا دیے کوکب تو طرف حنا کے متوجہ نہو سکا
رنگ روی حنا متغیر ہوا ملکہ ناہید نے دور ہی ڈانٹا کیون او مشفق قتل بران کو تو نے قتل کرایا گھر ہمارا بگاڑا
شوہر کو میرے لیکر بیٹھی مینے دخل نہ دیا اس دخل نہ دینے کا یہ ظہور ہوا حنا نے ایک گولا طرف ملکہ ناہید
کے بھی پھینک دیا ناہید نے گولے پر نگاہ قہر و غضب ڈالدی گولا پھٹ کر الٹا پلٹا زمین پر گرا آگئی سحر
ساحرونکے سر پھٹ گئے چند ساحر جو مارے گئے ہنگامہ برپا ہوا ملکہ ناہید نے دونون ہاتھ چمکائے
دس برقین گرین وہ برقین اہتمام کرتی پھرتی ہین جو ساحر یا ساحرہ قریب حنا برای مدد آئی وہ بھی پسپا
ہو جائے دو رنگی دہر سے نجات نہ پائے ہرچند حنا نے آگ برسائی ملکہ ناہید نے کچھ نہ مانا ملکہ دفع کرتی ہوئی
یہ کہکر پڑھین ارے تجھکو بھی یہ لیاقت ہوئی ہمارے سامنے زبان کھولتی ہی بہتر اسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ
باندھکر قدمون پر گر شاید رحم آجائے تو نے آسمان طلسم نور افشان کا چاند غروب کرایا رحم تجھپر واجب
نہین ہی مگر شاہان جلیل ہین عجز کرنے والون کے کفیل ہین جلاد نے حکم دیا تو نے ترغیب دی ہائے

تیری پر ان حسرت وبا س لیکر دنیا سے اٹھی تصویر اسکی آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے ایسے باپ جلاد صفات
بیداد کی ہمدم صورت نہ دکھائے مین توان شیران دشت نبرد کو ساتھ لیکر آئی ہون یہی سرکوبی کرینگے تیری
تو سوت ہے تیری میرے ہی ہاتھ سے موت ہے جب ملکہ ناہید یہ کہتی ہوئین بڑھین لاکھون ملازمان حنائے
گلگون پوش قتل ہوئے یہ ہنگامہ برپا تھا اسوقت تو زمین تھرا رہی ہے نعرۂ ناہید کی صدا ہر
کس وناکس کے کان مین آرہی ہے ملکہ حنائے گلگون پوش نے بھی خون برسایا ملکہ مجلس نے
بھی مدد کی خود بھی ملکہ ناہید بلائے روزگار ہے سحر وساحری مین یکتا ہے میدان کارزار ہے ہزارون ساحر
مارے ایک مقام پر ملکہ حنا نے سحر کیا ابر خونی آکر برسا سو باد و سو کنیزان ملکہ ناہید مرصع پوش ہلاک
ہوگئین ماہو کی صدا بلند ہے ملکہ ناہید نے اسوقت ایک دستک دی ہاتھ سے برقین چمک کر ابر خونی
پر گرین ابر تختہ تختہ ہوا بلکہ پلٹ کر لشکر حریف پہ گرا وہ بھی تو سحر نہایت عمدہ ہے حنا نے جو سحر کیا تعلیم کردۂ
شہنشاہ کوکب روشن ضمیر تھا ابر خونی برسانے سے یہی مطلب تھا کہ ہمکو کوئی دفع نہ کر سکے بہر نوع
ملکہ ناہید مرصع پوش نے ابر سیاہ گرا کر اندھیرا کیا کسی کے سحر کی برق چمکنے دی روز روشن سب کی
آنکھون مین تیرہ و تار ہوا اسوقت رعد کی گرج برق کی تڑپ اندھی سیاہ چل رہی ہے ہوائے تند نے ہزارہا
نخل گرا دیے سحر ملکہ ناہید نے ہزارون ساحر خاک مین ملا دیے طاؤس زرین بال کو بڑھا کر چلین
حنا نے جو سحر کیا زنگ نہ جما چاہا چیخ مار کر بھاگون ملکہ ناہید نے طاؤس سے طاؤس ملا دیا نگاہ سحر آگین
برق تڑپ کر گری طاؤس کے دو ٹکڑے ہوئے حنا نے چاہا پیچھے ہٹون اپنے کو زمین پر گرا دون کسیطرح
ظالم اظلم کے ہاتھ سے نجات پاؤن ملکہ ناہید نے سب طرح کا انتظام کر لیا تھا زمین پر حنا نہ جا سکی
دو دو آسیا سے چرخ نے پیسا گھبرا کر طرف کوکب کے چلی ملکہ ناہید مرصع پوش قریب پہنچ چکی
تھین بال پکڑ کر کھینچتی ہوئی چلین تمام عالم نے دیکھا کہ سبحان اللہ آج سحر ملکہ ناہید مثل آفتاب روشن
ہوا رنگ حنا شیا یا بال پکڑے ہوئے لیے جاتی ہین تمام لشکر مین کوکب کے غلغلہ برپا ہے کہ یارو دیکھو
زوجہ اسکی کو غصہ ہے بی حنا گرفتار ہوئین اب کچھ زور نہین چلتا دراندازی کرکے اسکی بیٹی کو قتل کرایا
آخر سزا پایا حصہ کنیزون نے قصد کیا کہ ملکہ ناہید سے حنا کو چھڑائین کڑک کڑک کر گرین ملکہ
ناہید نے کسی پر نگاہ ڈالی چھری چل گئی اسکے کلیجے کو توڑ کر نکل گئی کبھی ابروے خمدار ہلائی دو خنجر بران
گرے دشمنون کے سر کٹے کبھی اف کر دی شعلے بھڑکے اس سے بھی بہت ناری جلے ملکہ ناہید مرصع پوش

نے حنا کو نہ چھوڑا جب غل زیادہ ہوا ہر ایک کی زبان پر یہی جاری تھا یارو وہ دیکھو عقاب سے نے کنجشک کو شکار کیا یہ شہزادی والاقدر ہو وہ ایک شہر کی مالک ہی یہ زوجہ خاص صاحب جاہ و جلال ماہ آسمان کمال وہ تو ایک ذرہ حقیر نگاہ مہر کوکب سے ستارہ چمکا تھا وہ بھی اوج لگ خاک مین ملا کوکب نے پلٹ کر دیکھا کہ حنائے گلگون پوش کو ملکہ ناہید مرصع پوش نے اس ذلت سے گرفتار کیا کہ بال پکڑے ہوئے جوتیان مارتی ہوئی لیے جاتی ہے سحر کرکے زبان اوسکی بند کر دی ہے ہر چند کہ کوکب پر بلائین نازل تھین سحر ملکہ اختر و ملکہ مجلس جادو کی وہ گلفشانی شگوفہ نے کوکب کو پریشان کیا ہی یہ رنگ جو دیکھا کہ معشوقہ دلجو حنائے خوشخو ظالم کے پنجہ بدعت مین پھنسی طمانچے پڑتے ہین کشان کشان لیے جاتی ہے وہین سے للکارا او ناہید کیا غضب کرتی ہے عمر بھر دشمن رہونگا یہ خطا نہ معاف کرونگا ملکہ ناہید نے جو دیکھا کہ کوکب چلا سحر اختر سے نکلا مجلس نے ردکا شگوفہ نے پھول برسا دیے سب کے سحر دفع کرتا ہوا قصد تھا کہ قریب ملکہ ناہید پہونچے وہ چار کلمات سخت و سست بھی کہے پہلو مین شہزادہ جمشید بن کوکب کھڑا اور رہا تھا آنکھ کھولکر یہ معرکہ دیکھا کہ باپ کی عقل پر ایسے پتھر پڑے کہ ہماری ماں کو سر میدان کلمات سخت و سست کہتا ہے اتنا تو پکار کر کہا کہ قبلہ و کعبہ واہ کیا کمال کیا ایک شغل کے واسطے ہماری والدہ ماجدہ کو ایسے کلمات سخت و سست کہے صاحب آپ کو خیال حفظ مراتب نہین تو آپکی خدمتگذاری آدب و قاعدہ سب بیکار یہ کہکر جمشید جھپٹا دور سے گولا سر پر کوکب کے مارا برابر کے بیٹے کا سحر دوسرا ہوتا تو سر پھٹ جاتا کوکب نے جان تو بچا لی مگر سر مین درد ہونے لگا کوکب تو طرف جمشید کے متوجہ ہوا اتنے عرصہ مین ملکہ ناہید مرصع پوش کشان کشان سایہ مین نخل کے حنا کو لیکر آئین گلگونہ گلگون پوش کو آواز دی گلگونہ بیٹی دست بستہ عرض کی کیا ارشاد ہے ملکہ ناہید مرصع پوش نے اشارہ کیا جلاد کو بلاؤ یہ سنکر ایک کنیز تیغچہ کھینچکر چلی ملکہ ناہید نے کہا سر کاٹ لے کنیز نے بڑھکر ہاتھ تلوار کا مارا سر حنا کا کٹ کر زمین پر گرا اندھیرا ہو گیا بیرون نے غل مچایا بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من ملکہ حنائے گلگون پوش بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم مرنے کی اسکے علامت کوکب نے سنی آنکی آنکھون مین اندھیرا آگیا حنا پر پیتا تھا ہائے جان جہان کہکر دوڑا بے اختیاری مین منھ سے یہ نکل گیا اشعار

رفتی و مرا خبر نہ کردی	بر بیکسی ام نظر نہ کردی	اے الفت جان و دل ہمارے

تنہا ہمین چھوڑ کر سدھارے | کبھی مجبور ہو کر آواز دیتا ہی ای جان جہان و ای آرام دل مشتاقان

عاشق کو اپنے رونے کو چھوڑا ہماری محبت سے منھہ موڑا یہ کہتا ہوا لاش پر حنا کی گرا سر اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا آواز دی اب لڑ کر مین کیا کرونگا فقیر بنکر قبر سامری پر بیٹھونگا سلطنت ترک کی یہ کہکر کوکب لاشۂ حنا اٹھا کر ایک جانب چل نکلا ایسا گھبرا گیا سحر بھی نہ کر سکا یا جوش محبت حنا مین سحر نہ یاد آیا ادھر جرأت رستم و قاسم و جہانگیر نے فوج کے پیر اٹھا دیے بڑے بڑے پہلوان بھگا دیے ان شیرون کی شمشیر زنی کی کوئی تاب نہ لا سکا کوئی سرکش سر نہ اٹھا سکا ہزارہا علم کٹے ہوئے زمین پر پڑے تھے خیمے جلے مکان گرے تھے کوکب نے دوڑ کر لاشہ حنا کے گلگون پوش اٹھایا ملکہ ناہید نے بیقرار ہو کر لاشہ ملکہ بران شمشیر زن گود مین لیا خنجر کھینچا تھا کہ اپنی جان دون گلگونہ گلگون پوش وزیرزادی دوڑ کر لپٹ گئی کہتی تھی اے داری خدا آپکو سلامت رکھے خون کا بدلا دشمنو نسے لینگے خنجر چھوڑ دیا آگے آگے ملکہ ناہید گرد شہزادیان قریب قریب وزیرزادیان دو دہتھڑ چلتا ہوا ہاے ملکہ بران کی صدا بلند ناہید کو رونے پر کلیجہ پھٹتا ہے جب پکارتی ہی کیون بیٹا بران والی کو یاد نہ کروگی تنہا ملک عدم مین جاؤگی اپنی خدمتگار کو بھی ساتھہ لو بہن اس دہر خراب آباد مین نہ چھوڑ و جمشید بن کوکب کا عجب حال ہی ہاے ہمشیرہ کہکر بلکتا ہے کبھی آواز دیتا ہے بہن مین تو تمکو اپنا سرپرست جانتا تھا کبھی مینے دعوی سلطنت نہین کیا دشمن جلاد کا کیونکر ہاتھہ اٹھا اس حال زار سے روتے پیٹتے قلعہ مرصع حصار مین پہونچے ملکہ ناہید نے اپنے کو گرا دیا یا تو ایرج نوجوان علمشاہ و قاسم و جہانگیر کے لحاظ سے خاموش تھا مثل شمع محفل اشک بہ رہے تھے یا لاش پر جو نگاہ پڑی تاب صبر و جبر نہ باقی رہی ہاے ملکہ عالم کہکر اپنے کو گرا یا تلوار جو ہاتھہ مین آگئی چاہا گلا کاٹ لون جمشید بن کوکب لپٹ گیا کہا بھائی صاحب اپنے کو سنبھالو تم صف شکن تیغ زن ہو ابھی خون ہمشیرہ کا بدلا نہین ہوا تمہارے ہی دست زبردست سے معاوضہ ہوگا ہم دست و پا شکستہ کیا کر سکینگے رو رو کے جان دینگے ایرج نوجوان نے جو جمشید کو اپنے قریب پایا نشانی ملکہ بران سمجھکر ہاتھہ گلے مین ڈالدیے بدحواسی مین بزرگون کا بھی خیال نہ رہا چیخین مار کر رویا اشعار

درداکہ غم ز حد برون شد	فریاد کہ درد من فزون شد	دیوانۂ عشق رفتہ رفتہ
در مکتب عشق ذوفنون شد	در خرمن عمر من زد آتش	ہر آہ کہ از دلم برون شد
در سینۂ دل نبود جز نام	دان ہم ز جفای چرخ دون شد	از گم شدگان عشق بودم

آمد غم عشق و رہنمون شد
از کوشش و سعی فائدہ نیست
دل بردن من برت بگون شد
مردم ز غم و نہ گفتمت حال
تا با تو مرا شود خریدار

سودای جنون ز عقل پوشید
چون کوکب طالعت زبون شد
رسوائے من بوادی عشق
در محنت انتظار چون شد

این کاسۂ سر کہ سرنگون شد
بگرفت غمے کہ مرغ دل را
قانون ضوابط جنون شد
بنشینم و صبر را کنم یار

لیکن اے ایرج نوجوان صبر کیونکر کردن دامن صبر دست

استقلال سے چھوٹا شیشۂ دل سنگ بدعت سے ٹوٹا اے برادر مجھ تنگ عشق کا زندہ رہنا بہتر نہین ہی ادھر قاسم نے تلوار کھینچی کہ برابر کا فرزند جان دیتا ہی مین بھی اپنے کو ہلاک کرون علمشاہ وجہانگیر بھی آمادہ ہوئی آلیسین اشارہ ہی ہین کہ حقیقت مین جان دینے مین آبرو ہی لڑائی مین بہت سعی کی تلوار سے ہماری قضا نتھی افسوس یہ مصیبتین دیکھنا تھین اب سوای جان دینے کی چارہ نہین دربار مین عجب قیامت ہی اگر مفصل تحریر کرون دوسرا ہوشربا تیار ہو قضائے کار مہر سپہر عیاری وقطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار بشکل معمار قدرت بران نقلی کا سر کاٹ کر دربار کوکب مین آئی تھے کہ اہی وقت ملکہ ناہید و شہزادۂ ایرج وغیرہ آپڑے حنا کا خون بہایا تھی غم مین کوکب نے شکست کھائی قصد ہوا تھا کہ جاکر ملکہ ناہید وغیرہ سے اطلاع کرین کہ بعنایت پروردگار مین ملکہ بران کو چھڑا لایا کوکب کو دھوکا دیا عمرو راہ مین تھا کہ یہان تلوار چل گئی جو کچھ تحریر کیا لاکھون حکایت پڑا لاکھون لازمان کوکب ہزارہا ہمراہیان ملکہ ناہید میدان کارزار مین قتل ہوئی اب خواجہ اسوقت دربار ملکہ ناہید مین آکر پہونچی قریب تھا کہ ایرج وغیرہ اپنی جان دین لاشۂ بران نقلی بیچ مین پڑا ہی دوہتھڑ چل رہا ہے ایک کو ایک تھامتا ہی اسوقت عمرو پہونچا کہ ملکہ ناہید بھی نیمچہ کھینچکر اٹھی ہے اپنی کو ہلاک کیا چاہتی ہے کہ خواجہ عمرو نے پکار کر آواز دی ای بادشاہ قلعہ مرصع حصار اے صاحب جاہ و وقار یہ حقیر عمرو عیار خدمتگذار ملکہ بران نامدار ملکہ عاشق جمال با کمال جاکر زندانخانۂ مصیبت سے رہا کر لایا یہ تو ایک لونڈی گنہگار تھی جسکا لاشہ ہے یہ جو خواجہ عمرو نے کہا اس سر کا منہ بھی دکھلا دیا حال سے لوگ آگاہ ہوگئے اسوقت کی خوشی سارے لشکر مین صدائے مبارکباد بلند ہوئی یہ بھی خواجہ عمرو نے ملکہ ناہید مرصع پوش سے کہدیا کہ ملکہ بران شمشیر زن میرے پاس با احتیاط موجود ہے کچھ تردد نہ کیجیے ایرج نوجوان کو بھی مطمئن کیا یہ مژدۂ خوشخبری سب مشتاقون کی گوش زد ہوا ملکہ ناہید نے بڑھکر کہا ای شہنشاہ اوج عیاری ہم

بھی مشتاق ہین کہ ایک نگاہ ملکہ بران کو دیکھ لین خواجہ عمرو نے بران کو زنبیل سے نکالا ناہید نے
خواجہ کو بہت کچھ دیا اور پکار کر آواز دی سب شاہ و شہریار و وزیر و سرداران نامدار آگاہ ہوجائین کہ
ہمنے اپنی دختر بلند اختر ملکہ بران شمشیر زن کو ساتھ شہزادۂ ایرج نوجوان نبیرۂ صاحبقران فرزند
قاسم عالیشان کے منسوب کیا ابھی ترنج خوشبوئی سینے پر ایرج نوجوان کے لاکر لگا دیا تو شہزادۂ ایرج
گرد و غبار مین اٹے ہوئے کپڑے میلے کچیلے بیٹھے ہوے جان دینے پر آمادہ تھے یا خوشی سے چہرہ سرخ
ہوگیا قاسم خاور سیاہ و عملشاہ عالیجاہ نے ایرج نوجوان کو گلے سے لگا لیا جہانگیر والا تدبیر ملکہ
ناہید کی تعریفین کر رہے ہین ملکہ ناہید مرصع پوش سمدھی سمدھی کر کے کلام کرتی ہین لاکھون روپیہ
غربا مساکین کو تقسیم ہونے لگا ملکہ بران کو ایک قصر مین لاکر داخل کیا انیسین جلیسین ہمدم ہمراز ین
آکر حاضر خدمت ہوئین باغ ویران مین بہار آئی یہان تو خوشیان ہونے لگین عمرو معمار قدرت کو
لیکر کنارے آیا یہ بھی خواجہ عمرو کو خیال ہو کہ معمار ہمیشہ سے میرا دوست صادق محب واثق ہو ابتدا
مین اسی کے واسطے بیابان گلریز مین گیا اپنی جان کا پاس نہ کیا جانبازی کر کے رہا کر لیا مین معمار سے
راز دل کیون چھپاؤن یہ سوچکر خواجہ ایک گوشے مین آئے معمار قدرت کو زنبیل سے نکالا خواجہ
نے حباب دافع بیہوشی مار کر ہوشیار کیا معمار عمرو کو دیکھکر گڑگڑانے لگا خواجہ عمرو نے کہا اے برادر
معمار قدرت دیکھو انصاف کرو بڑا انقلاب پڑگیا تھا اگر کوکب ملکہ بران کو قتل کر ڈالتا تو یہانسو
تاکوہ عقیق گلزار سلیمانی وتا خانۂ کعبہ کسی کی تلوار نیام انتقام مین نہ جاتی اتنا خون سر کھینچتا ایک
معاوضۂ خون ملکہ بران مین لاکھون کی جان جاتی خدا نے فضل اپنا شریک حال کیا مین تمہاری
شکل بنکر پہونچا انگوٹھی کوکب سے رو سحر کی مانگ لی تمہاری صورت بنکر ملکہ بران کو رہا کر لیا
اب عنایت پروردگار سے نسبت شہزادۂ ایرج نوجوان و ملکہ بران شمشیر زن پختہ ہوگئی جملہ
سردار یہان موجود ہین سامان شادی بھی ہوگا تم بھی بلکہ ناہید کے شریک رہو بلکہ تمہین تو خاص
ہماری ذات سے مطابہ ہے کوکب سے بھی کسی وجہ سے صفائی ہوجائیگی طبیعت تسکین پائیگی یہ سب باتین سن
سنکر معمار کے دل ہی دل مین پیچ و تاب ہوا اسکو بہت ناگوار گذرا دل سے اپنے کہتا ہے یہ اس مکار نے
کیا کیا میری شکل مین جال پھیلایا افسوس صد ہزار افسوس کہ کوکب کی معشوقہ قتل ہوئی دل سے
کہتا ہی اے معمار قدرت مجھی عمرو سے کیا کام مینے تو سب کچھ محبت کوکب مین کیا جب اسی کا یہ

دشمن ہے مجھے اس سے کیا کام آدمی جہاندیدہ و کار آزمودہ ہی سوچ سوچکر خاموش ہو رہا ظاہر مین یہی
کہا آپ ہمارے مالک ہین جو مناسب وقت تھا وہ اپنے کیا مجھے بھی قدر دانی ملکہ ناہید کے کرادیجیے عمرو جب
معمار کو لیکر خدمت ناہید مین آیا ناہید نے بہ خلعت سرفراز کیا اور فرمایا کہ اے معمار قدرت تمھارے
سبب سے ہمکو راحت ملی ہم تمکو افسر کلان قرار دینگے معمار بہت خوب بہت خوب کہکر خاموش ہو رہا دل
مین شعلے اس ناری کے بھڑک رہے ہین دل سے ہر مرتبہ یہی کلام ہو کہ اے معمار قدرت اس ساربان زادے
کو سزائے کامل دینا چاہیے ظاہر مین کاروبار مین مصروف ہوا باطن مین گرفتاری خواجہ عمرو کی فکر ہی
قضائے کار خواجہ عمرو کو اسکا خیال نہ رہا شب کو کام کرتا ہوا ایک گوشہ مین آیا سوچ رہا تھا کہ کوکب اور ملکہ
ناہید سے کیونکر ملاپ کراؤن معمار تو فکر مین تھا کنارے آکر ایک ماش کا دانہ پھینکا مارا خواجہ عمرو
بیہوش ہو کر گرے معمار نے پشتارہ اٹھا لیا خیال مین ہی کہ اس ساربان زادے کو سامنے کوکب
کے بہ ذلت و رسوائی قتل کرونگا اس تین روپیہ کے پیادے نے اپنا زور باندھ لیا جو دلین آتا ہے
وہی کر گذرتا ہے ادھر سے معمار قدرت قید خواجہ عمرو کی لیے جاتا ہے لیکن حال خیریت مآل عنایت
پروردگار سماعت فرمایئے سابق مین تحریر ہو چکا ہے کہ جب عمرو طرف سے قصر جمشیدی کے اپنا تخت
اڑاتا ہوا جاتا تھا محراب جادو مصاحب کوکب کڑک کر عمرو پر گرا عمرو نے تدبیر کر رکھی تھی ایک گنہگار
کو اپنی صورت بنا کر تخت پر بٹھا دیا تھا آپ گلیم اوڑھ کر کنارے ہو گئے محراب جادو کڑک کر گرا اعمرو نقلی
کے دو ٹکڑے ہوے کوکب ہان ہان کرکے اٹھا محراب کی مشکین باندھین چاہا جرم قتل عمرو مین محراب
کو بھی قتل کرے عمرو نے اپنے کو ظاہر کر دیا کوکب سے کہکر محراب کو بچا لیا محراب دل سے مطیع عمرو کا
ہوا تھا دل مین وجد کرتا تھا کہ اگر خواجہ عمرو مجھکو نہ بچاتے کوکب قتل کرتا خواجہ میرے جان بخش محسن
ہین اس لڑائی مین کوکب کی یہ بھی تباہ ہوا اب وہان سے چلا ہی یہی خیال مین کہ خواجہ عمرو نامدار کو
ڈھونڈھون ایرج نوجوان و علمشاہ عالیشان کا ساتھ دون ادھر سے معمار قدرت جاتا ہی ادھر سے
محراب جادو دل سے باتین کرتا ہوا عمرو کی محبت کا دم بھرتا ہوا چلا آتا ہی راہ مین معمار سے ملاقات
ہوئی محراب نے بڑھکر معمار کو سلام کیا پوچھا اے سپہ سالار اقلیم بیابان گلر نیز دیکھا تم نے ہمارے بادشاہ
کی کیا تباہی ہوئی دوسری اور ایک حماقت ہی کہ لاشہ حنا لیجا کر دفن کیا ہی اور قبر پر اسکی فقیر بنکر بیٹھے ہین
معمار نے کہا اے محراب اب ہم سب تدبیر کر لین گے ہم نے خاتمہ کر دیا ساربان زادہ جو کلید عقل جملہ مسلمانان ہے

اسکو مین نے پکڑ لیا ظالم نے غضب کیا میری صورت بنکر ملکہ بران کو رہا کر لیا مجھکو بہت ناگوار ہوا مین نے عقل سے تدبیر کی اب عمر کو لیے جاتا ہون یہ سنکر محراب محبت عمرو مین بیقرار ہو گیا یہ تو خوب سمجھ چکا ہی کہ خواجہ عمرو نے میری جان بخشی کی جو اپنی جان بچائے اسکی خدمتگذاری کرنا خالی از لطف نہین ہی یہ سوچکر اسنے سحر غائب کیا بڑے حسن تدبیر سے عمرو کو تو پشتارے سے نکال لیا ایسا مضحکہ کر دیا کہ وقت پر میان معمار بھی یاد کرین معمار قدرت سے محراب جادو نے کہدیا کہ آپ خدمت مین کوکب کی چلیے ہم بھی لشکر جمع کر کے آتے ہین کوکب کا ساتھ دینگے معمار اپنے نزدیک عمرو کو لیے ہوئے طرف کوکب کے چلا محراب خواجہ عمرو کو رہا کر کے طرف لشکر ملکہ ناہید مرصع پوش کے چلا یہان بوقت سحر مہتر شاپور شیر دل و سیارہ بن عمرو و مہتر سمک بلطاقی و مہتر چالاک صبا رفتار وغیرہ آگاہ ہوئے کہ خواجہ عمرو کو معمار چرا کے لیگیا یہ خبر جو ملکہ ناہید مرصع پوش نے سنی نہایت برہم ہوئین فرمایا اس مزدور کی شامت آئی ہی اسکو مقدمات سلطنت مین کیا دخل ہی تمام دربار جمع ہوا ہی ملکہ مجلس جادو جھلا کر اوٹھی کہا مانی اماں مین ابھی لائی ہون ایک طرف سے ملکہ اختر چمک کر اُٹھی خود ملکہ بران کا قصد ہی کہ مین براے رہائی خواجہ عمرو جاؤن بسبب پاس و لحاظ مان کے اپنے مقام سے نہ اٹھی مگر شگوفہ سحر ساز وانیسان جانباز و مصاحبان ہمراز سب اپنے اپنے مقام سے اٹھین اسباب سحر سے آراستہ ہو کر چلین چاہین کہ راہ مین معمار کو مارین خواجہ عمرو کو رہا کر کے لائین کہ سامنے سے سب نے دیکھا محراب جادو خوشی خوشی آتا تھا سب کو دیکھکر سمجھ گیا کہ یہ لوگ تلاش خواجہ عمرو مین نکلے ہین پکار کر آواز دی اے سرداران نامی نہ گھبراؤ جستجوے شاہ عیاران ہین نہ جاؤ بطور جنگ زرگری گرفتار کر لایا جب میان معمار کو کوکب کے سامنے جا کر قید کھولین گے تب انکی آبرو ڈہیگی سب سردار خوشی خوشی محراب جادو کو ساتھ لیکر سمت قلعہ مرصع حصار بصد شوکت و وقار واپس ہوئے یہان معمار قدرت عمرو نقلی کو لیے ہوئے نہایت خوش دل سے کہتا ہے مین نے لڑائی کا خاتمہ کر دیا اس ساربان زادے نے غضب کیا تھا کوکب ایسے دوست کو ٹال دیا یہان کوکب روشن ضمیر لاشہ حنا لیے ہوئے ایک قلعہ ہے کہ اسکو نیرنگ کہتے ہین برج بہارین ہمین تعمیر کیا ہے نہایت مقام فرح افزا ہے اس برج مین آکر کوکب نے لاشہ حنا دفن کیا قبر پر فقیر بنکر بیٹھا تاج و تخت ترک کیا دمبدم دریاے اشک چشمہ چشم سے جاری آٹھ پہر بیقراری یاد مین اس محبوب جانی یار جادو دانی کے تڑپ تڑپ کے یہ اشعار مصیبت آثار پڑھتا ہے اشعار

مخلصی کیا ہی کہ مرغ روح قید تن میں ہی
کوئی آنکھوں میں تڑپتا ہی کوئی دامن میں ہی
بعد مردن دیکھنا دیوانگی کا میری اوج
وہ جو میرے قتل کا کینہ دل دشمن میں ہی
بعد میرے آرزوئیں خاک سے پیدا ہوئیں
میرے زخموں کا نمک شاید تری جوبن میں ہے
گل ہوا جب غنچۂ شرم نوعروسی پھر کہاں
اشک کا خرمن لگن کی گوشۂ دامن میں ہے
اتحاد گیسوی سے کر دیا روشن ضمیر
ہوئیگا یہ مردہ جو گل دہر کے گلشن میں ہے

جان بدن میں ہی بدن آغوش پیراہن میں ہی
انقلاب ایسا دکھا ای لطف قاتل آج تو
وہ نہ ہوگا وہی طوق آج جو گردن میں ہی
گدگدی ہونے لگی ہاے نگاہ یار میں
میرا لاشہ صورت دل سینۂ مدفن میں ہے
زخم کے دہن میں ای قاتل چھپیگا شرم سے
شاہد روپوش ہی جبتک کہ پیراہن میں ہی
ملگئی یہ خاک کسکی حسرت پابوس میں
کھل گیا مدعا اپنا جو شکوہ دل دشمن میں ہے

ور رہا ہی وہ بھی میرے اضطرار اشک پر
زخم میں آئے جو ڈورا دیدۂ سوزن میں ہی
خاطر صافی میں تیرے کسطرح سے آئیگا
فرش نظارہ جو اپنا دیدۂ روشن میں ہی
خون روئی عمر بھر اغیار صورت دیکھکر
چشم کی صورت جو حلقہ جوہر آہن میں ہی
بجھ گئے پر بھی یہ تجمل شمع دیکھو صبح تک
اک بگولا سا مری گرد رم توسن میں ہے
باغ ہستی کی ہوا ہی سیر کیا پھر اے نسیم

کوئی وقت کوکب کو غم حنا میں آرام نہیں آنکھوں کے سامنے تصویر خیالی پھرتی ہے جوش درد فراق سے یہ بھی خیال نہیں کہ دشمنوں سے خون کا بدلا لون ناگاہ دیکھا کہ معمار خوشی خوشی پشتارہ لگائے ہوئے دماغ عرش اعلی پر آکر سامنے کوکب روشنضمیر کے پہونچا گرد قلعہ کچھ لشکر بھی آکر جمع ہو چکا ہی کوکب کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتا گیروے کپڑے پہنے ہوئے یکہ وتنہا قبر پر بیٹھا رو رہا ہے لیکن معمار قدرت قریب آیا معمار کو دیکھتے ہی کوکب نے کہا اے دوست صادق محب واثق دیکھا تم نے ہماری زوجہ نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا بس بویاد دشمنوں کو اپنے گھر میں جگہ دی میرے کلیجے پر چھری پھیری معمار قدرت نے کہا حضور میں نے مسلمانوں کی لشکر کو نابینا کر دیا آپ کو یہ بھی خبر ہے کہ ملکہ بران رہا ہوگئی کوکب نے گھبرا کر کہا اے معمار رہائی بران کیسی معمار نے کہا آپکو کچھ خبر ہے کہ کیا معرکہ گذرا ساربان زادہ میری شکل بنکر آپکے سامنے آیا آپ نے کچھ خیال نہ کیا انگوٹھی دیکر نشان قید بتلا دیا اسنے ایک کنیز کو قتل کر کے بران کو اپنے قبضے میں کیا اب قلعہ مرصع حصار پر شادی کی تیاریاں ہیں علمشاہ و جہانگیر و قاسم سمدھی کہلاتے ہیں نسبت پختہ ہوگئی مانجھی کی تیاری ہوئی ہی ساربان زادی نے بڑی خوشی کی ہے بی ناہید سے بھائی چارہ ہوا ہی بڑے جادو میں غلام کو جب ساربان زادے نے زنبیل سے نکالا اور یہ سب معرکہ بیان کیا کہ میں تمھاری شکل بنکر بران کو چھڑا لایا اے شہنشاہ با توقیر اے محب بے ریا ہمدوست پر صفا مجھی مہرخ و بہار سے کیا کام تھا ساربان زادی کے

تو نام سے بھی آگاہ نہ تھا آپ کے سبب سے مین نے اُن سب کا پاس کیا اپنا گھر برباد کیا مالک قتل ہوا
یہ سب جبر آپ کی خاطر سے کیے جب اُسنے آپ سے دشمنی کی فوراً مینے شب کو اسے گرفتار کیا وہ پاجی موجود
ہے نام عمرو سنکر کوکب جلگیا کہا لاؤ تو اس ساربان زادے کو اے معمار قدرت تمنے بڑا کام کیا
معمار نے فوراً پشتارہ عمرو کا سامنے کوکب کے ڈالدیا کوکب غصے مین بھرا ہوا تھا اپنے ہاتھ سے
عمرو کو قتل کیا لاشہ پھینک دیا سر کنگرۂ برج پر رکھدیا حال شادی سنکر بہت برہم ہو کہتا ہی شادی ہونے
دونگا دلھن دولھا دونون کو دریاے خون مین نہلا دونگا مین لشکر لیکر چلتا ہون لیکن اے معمار مین
اٹھتا ہون دل میرا بیٹھا جاتا ہے معمار نے کہا آپ تشریف رکھیے مین جاکر گنہگارون کا انتظام کرتا
ہون یہ کہکر معمار نے کمر باندھی اسباب سحر جسم پر آراستہ کیا کوکب نے کہا اے معمار قدرت تمہارا
جانا مناسب نہین ہے وہان بڑے بڑے ساحر جمع ہین ایک ایک بلاے روزگار کامل و اکمل ایسے
لڑنا دشوار ہی وہ لوگ جمع ہین جن سبھون نے ملکہ افراسیاب کو قتل کرایا معمار کہتا ہے اے شہنشاہ زمین
تلے اوپر کر دونگا میدان کارزار لاشون سے بھر دونگا یہ ذکر کہ تہا پھر نوبت نقارے کی صدا آئی وزرا امرا
در قلعہ پر جو حاضر ہین اُنھون نے آکر عرض کی نمکخواران شاہی کو اس شکست کی خبر پہونچی لہذا سرمست
چرخ زن و نسیم و قسیم مع فوج قاہرہ براے خدمتگذاری شہنشاہ حاضر ہوئے ہین چاہتے ہین کہ حکم شہنشاہ
پائین جاکر دشمنون کو شائین کوکب نے کہا سرمست چرخ زن کو ہمارے سامنے بلالو سرمست
اکڑتا ہوا سامنے کوکب کے آیا کوکب نے تمام کیفیت بیان کی سرمست چرخ زن نے کہا مین سبکو
گرفتار کر لاؤنگا اُسی وقت سرمست چرخ زن و نسیم و قسیم ساٹھ ہزار فوج لیکر طرف قلعہ مرصع حصار
کے روانہ ہوا یہان رہائی سے ملکہ بران شمشیر زن کی ملکہ ناہید مرصع پوش نے جشن کی بنائی ہی
خیمہ ہاے زربفتی جابجا استادہ ہین ایک قصر عالی مین ملکہ بران نے داخلہ کیا ملکہ مجلس جادو شگوفہ سحر سا
و ملکہ اختر وغیرہ خدمت مین ملکہ بران کی ہر وقت حاضر رہتی ہین خبر جشن جو مشہور ہوئی خراج گذاران
ملکہ ناہید آتے جاتے ہین حضوری سے مشرف ہوئے ہین خواجہ عمرو بھی دربار مین موجود ہین سائر
ملکہ ناہید مرصع پوش کے جلسہ لے نوازی آراستہ بروقت درباران شیران دشت نبرد یعنی گلشاہ
و جہانگیر وغیرہ کا تشریف لانا ہر مرتبہ ملکہ ناہید براے استقبال شہزادگان والا قدر تا بہ درگاہ
تشریف لیجاتی ہین فرزند صاحبقران کو بڑے عظم و شان سے دربار مین لیکر آتی ہین محفل عیش

آراستہ ہی فوجین نامنہ قلعہ مرصع حصار مین فردکش ہین کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے ہاتھ اوٹھا کر دعا

نظم

دنیا بادشاہی بجالائے
گل اقبال تو دائم شگفتہ
بر حال من خستہ و دل ریش نگر

الٰہی بخت تو بیدار بادا
بچشم دشمنانت خار بادا
ہر چند نیم لایق بخشایش تو

دیگر

ترا دولت ہمیشہ یار بادا
شاہا زکرم بر من درویش نگر
بر من منگر بر کرم خویش نگر

دست بستہ عرض کی غلام قلعہ نیرنگ سے آتے ہین شہنشاہ کوکب روشنضمیر نے جاکر قبر ملکہ حنا بنائی فقیر ہوکر قبر پر بیٹھے معمار لیکر خواجہ عمرو کو پہونچا دشمنون کو خواجہ کے قتل کیا کوکب کو بڑی خوشی ہے معمار قدرت مصاحب سرفراز فدہ شگذار ہمراز ہر وقت خدمت مین حاضر ہے آجکل مصاحبت اُسکی گرم ہے دمبدم بہکاتا ہے اور سرمست چرخ زن نسیم و قسیم کو آپ کے مقابلے مین روانہ کیا ہے ملکہ ناہید نے فرمایا کچھہ تردد نہین ہے گلگونہ گلگون پوش وزیرزادی کو حکم ہوا فوج ہماری بقاعدہ لشکرکشی مقابلے مین سرمست چرخ زن کے لیجاکر اتارو ایرج نوجوان و قاسم عالیشان نے اُٹھنے کا ارادہ کیا ملکہ ناہید نے کہا آپ لوگ تکلیف نہ فرمائین آپکی تلوار وقت پر کھچی گی یہ لوگ تو گئے گلگونہ نے آتے ہی قرناکرائی لشکر کو لیکر بیرون قلعہ مقابلہ سرمست چرخ زن مین لاکر اُتارا سرمست کو خبر ہوئی کہ وزیرزادی کو ملکہ ناہید نے مع فوج بھیجا اپنے مقام پر ہنسا کہتا ہی کل ہی قلعہ خالی کراؤنگا کھڑے کھڑے شکست دونگا سرمست چرخ زن نے اُسیوقت طبل جنگی بجوایا ملکہ ناہید مرصع پوش کو ہرکارون نے خبر دی شام کے دربار مین ملکہ خود تشریف لائین کل سرداران تہمتن ہمراہ بصد عز و جاہ آکر جلوہ فرما ہوئین کہ ہرکارون نے خبر دی کہ سرمست چرخ زن نے طبل جنگی بجوا دیا ملکہ نے فرمایا ہمارے لشکر میز بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہے کہ یہان تو دونون لشکر و نمین طبل جنگی بجے تیاری مین جنگ کی جملہ سردار مصروف ہین مقابلے انکے وقت پر موقوف ہین دو کلمے داستان لشکر ظفر اثر صاحبقران بیان ہوتے ہین خواجہ عمرو نے صاحبقران زمان سے یہان آنے کی اطلاع نہین کی یہ کہکر چلے آئے کہ علمشاہ وغیرہ کو پھیر لاؤن نورالدہر وغیرہ کے غائب ہونیکا بڑا تردد ہی لشکر حسیاب فردکش ہین شہنشاہ لاچین کی بارگاہ الگ ہی جسمین کل ساحر آکر جلوہ فرما ہوتے ہین دربار مین امیر بالاتوقیر کے سرداران صف شکن جمع ہوتے ہین جب خواجہ کو کئی دن گذرے دربار لاچین مین چرچا ہوا بہار نے گھبراکر کہا او یارو یہ بڑے غضب کی بات ہی کہ ہر نیک و بد مین خواجہ ہمارے شریک رہے

خواجہ عمرو تو نام ایرج نوجوان کے عاشق ہین صاحبقران منع فرماتے ہین کہ ایرج کا بالکل ذکر نہ کرو
یہ مقدمہ کیونکر طے ہوگا ملکہ مہرخ سحر چشم نے کہا ہمین پیر دی حکم خواجہ عمرو ضرور ہے اے شہنشاہ لاچین اگر
ہمین صاحبقران زمان پوچھین کچھ حیلہ کر دیجیے گا ہم خدمت مین خواجہ عمرو کی جاتے ہین آپ کی عقلمندی
یہ ہے کہ ہمارے حال کی صاحبقران کو خبر نہونے پائے لاچین تو سنکر سُن ہوگیا کچھ جواب نہ دے سکا ملکہ
بہار و باغبان قدرت و رعد و برق لامع پانچ سردار اسی وقت دربار شہنشاہ لاچین
سے اُٹھے طاؤسان زرین بال پر سوار ہو کر سمت قلعہ مرصع حصار روانہ ہوگئے طاؤسون کو اڑائے
ہوئے چلے آتے ہین یہان ملکہ ناہید مرصع پوش نے پہر رات گئے دربار برخاست کیا سرداران
نامی اپنے اپنے مقام پر آئے سرمست چرخ زن کو جنگ فتح کرنے کی بڑی فکر ہے دربار مین سحر تیار کرنیکا
ذکر ہے چار پہر رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا دونون لشکر طرف میدان کارزار کے چلے ملکہ ناہید
سر پر جہانبانی پر پہلو مین گلگونہ گلگون پوش وزیرزادی پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے ایک سمت علمشاہ
و جہانگیر ایک جانب قاسم و ایرج ایسے سردار بے نظیر خواجہ عمرو بھی دیکھتے بھالتے چلے آتے ہین سرمست
چرخ زن اپنے لشکر کی صفین آراستہ کر رہا ہے نقیبون نے بڑھکر نقابت کی کڑکیت کڑکا کہنے لگے ملکہ
ناہید کا خود ارادہ کہ میدان مین جا کر سرمست کو للکارون پہلے ہی نامرد کو پکارون سرمست کو یہ دریافت
نہین ہے کہ ملکہ ناہید مرصع پوش خود مقابلہ کریگی ہرکارون نے آکر عرض کی آپ کس خواب خرگوش
مین ہین ملکہ ناہید کا قصد ہے کہ بدولت و اقبال مقابلہ کرین سرمست نے کہا جو کوکب کا دشمن ہو
وہ ہمارا رہزن ہے ہمین کسی سے عذر نہین ہے یکایک آسمان پر برق چمکی پھولون بیٹین آئین سب دیکھنے لگے
دیکھا سرداران اسلام باغبان و بہار و رعد و برق لامع مع چند کنیزان ماہر خسارہ ساحران
نامدار عین وقت پر آکر پہونچے ملکہ ناہید کو بہار نے آکر سلام کیا ناہید نے شگفتہ ہو کر بہار کو گلے سے لگا لیا
فرمایا اے بہار تم نے کیون تکلیف کی عرض کی یہ فرمائیے ہمارے استاد والانژاد کہان ہین خواجہ عمرو سامنے
آئے ملکہ بہار لپٹ گئین باغبان گرد پھرنے لگا عمرو نے حال لشکر پوچھا کہ ابھی مرجان سے مقابلہ نہین
پڑا ملکہ بہار نے کہا ہمارے سامنے کوئی لڑنے کو ادھر سے نہین آیا یقین ہے مقابلہ پڑے عمرو نے کہا
یہ ممکن نہین ہے ہمارے پہونچنے تک لڑائی موقوف رہے گی باغبان نے کہا خواجہ اس اقلیم کے
ساحر بہت زبردست ہین یقین ہے گھمسان کی لڑائی پڑے مرجان بڑے زور و شور سے لڑے

یہان یہ ذکر تھا کہ سرمست چرخ زن نے جو دیکھا میدان آراستہ ہو چکے مرکب پرند اپنا بڑھا کر میدان کارزار مین آیا سحر کے عجائب و غرائب دکھانے لگا مرکب کو روک کر آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے نکل کر ہم سے مقابلہ کرے انو ملکہ ناہید مرصع پوش بہتر یہ ہے زن و شوہر کا فساد ہے مناسب نہین مین صفائی کرادونگا ملکہ ناہید نے آواز دی ادبیا تو صفائی اپنے گھر کی کر ہمارے مقدمہ مین کیا صفائی کرائیگا ایک لونڈی باندی بڑھا کے چلی تھی اسکو قتل کیا اگر کوکب کو اسکے خون کا دعوی ہے ضرور مقابلہ کرینگے یہ ذکر تھا یعنے ملکہ ناہید جواب دیتی ہین سرمست چرخ زن عذر بھی کرتا ہے کہ حضور غصہ نکرین اصلاح ہونا بہتر ہے لڑائی مین ہزار طرح کی خرابی ہے ہم لوگ جیسے انکے نوکر ویسے آپکے نمکخوار کیونکر عرض کرین کہ بے ادبی ہوگی مگر حکم سے شہنشاہ کے آئے ہین ملکہ ناہید نے منھ پھیر لیا کہا کیا بیہودہ بکتا ہے سرمست نے چاہا اب گھوڑے کو بڑھاؤن وسط میدان مین جاؤن مبارز طلبی کرون کہ صحرا سے گرد اڑی سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے دیکھا سردار صاحب شوکت و لیاقت معمار قدرت مرکب بادرفتار پر سوار گھوڑا اڑائے ہوئے آتا ہے ایک فرمان ہاتھ مین اُسپر مہر کوکب روشن ضمیر سرمست چرخ تو آگاہ ہو کہ آج کل معمار نے بڑی خیرخواہی کی ہے کوکب کو بڑی خاطر منظور ہے جھک جھک کر سلام کرنے لگا پکار کر پوچھا اے شیر بیشۂ جرأت اے معمار قدرت تمہارا کیونکر آنیکا اتفاق ہوا معمار قدرت گھوڑا بڑھا کر قریب آیا فرمان کوکب کا سرمست کے ہاتھ مین دیا سرمست نے فرمان آنکھون سے لگایا سر پر رکھا پڑھا چند فقرات لکھے تھے یہی مضمون تھا کہ اے سرمست چرخ زن جس تدبیر سے معمار قدرت کہے اُس طرح مقابلہ کرنا یہ خیرخواہ دولت صاحب شوکت و ہمت یعنے معمار قدرت جس طرح کہے اُسی طرح مقابلہ کرنا سرمست گھوڑے سے کود پڑا کہا اے پہلوان دوران اے گرسا شب جہان شہنشاہ نے تحریر فرمایا ہے جسطرح آپ حکم دین اسی طرح مقابلہ کرون معمار نے کہا اے برادر تم خود صاحب لیاقت ہو جسطرح مناسب جانو اس طرح مقابلہ کرو معمار قدرت نے سرمست کا ہاتھ تھام لیا نخلستان کی جانب باتین کرتے ہوئے لیچلے باغبان و بہار وغیرہ دیکھ رہے ہین نسیم و قسیم کی مجال نہ تھی کہ حکم مین معمار کے دخل دے سکتے جب قریب نخلستان کے سرمست کو لیکے معمار نقلی پہونچا کہا ٹھہر جاؤ ایک سحر شہنشاہ کوکب روشن ضمیر کا دیا ہوا ہم تمکو تعلیم کرین ایک ہی سحر مین لشکر باغیان پامال ہو سب سر ٹکرا کر مرین سرمست نے کہا جو مناسب وقت ہو معمار نے

جھولی سے ایک سرخ ڈبا نکالا کہا ہمین طائر سحر بند ہی پر پرواز رکھتا ہی یہ نہ سمجھنا کہ طائر پر بند ہر وہ طائر کچھ
ایسی تعلیم کریگا با اثر آواز دیگا سب کے سرپٹ جائینگے جو بچین گے وہ قدمون کو بوسہ دینگے سرمست
چرخ زن نہال بحال وجد کر رہا ہے دل مین یہ خیال کہ کوکب کو میری بڑی خاطر مدنظر ہے معرفت
معمار کے سحر روانہ کیا معمار نے کہا ڈبا کھولو اس سحر کو اختیار مین کرو کوکب روشن ضمیر بادشاہ طلسم
نور افشان بڑے بڑے کمال اسکے پاس ہین جب تو ہمین یہ سحر دیکر بھیجا ہم تو اُسکے مطیع و منقاد ہین
اہالیان لشکر صاحب ظلم و بیداد ہین سرمست چرخ زن نے چاہا اس ڈبے کو کھولے ڈبا نہین کھلتا
کہا اے معمار یہ ڈبا کھلتا نہین معمار قدرت نے کہا زور کرکے کھولو جیسے ہی سرمست نے زور کیا
سرپوش ہٹا ڈبے مین سے دھوان نکلا ارے کرکے سرمست چرخ زن لہرایا نعرہ ہوا باش اوبچیا
منم مہر سپہر عیاری و ہنر بر دشت طراری ماہ آسمان مکاری آفتاب عالمتاب چرخ خنجر گذاری شاہ
عیاران عیار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار لپٹ کر خنجر مارا سرمست چرخ زن کا شکم چاک قصہ پاک
آواز آئی کشتی مرا نام من سرمست چرخ زن بود علامت اسکے مرنے کی جو سُنی ساحر گھبرا گئے لینا لینا
کہکر دوڑے نسیم و قسیم فوج کو لیکر آ پڑے خواجہ تو گلیم اوڑھکر چلدیے اُدھر سے ملکہ مرصع پوش نے
فوج کو حکم دیا ملکہ ناہید عیاری پر خواجہ عمرو کی بھڑک گئین گلگونہ وزیرزادی سے کہتی ہین صاف یہ ہے
کہ خواجہ عمرو نے طلسم ہوش ربا کو فتح کیا سرمست چرخ زن کو سحر کرنے کی حسرت رہگئی کیا
جھٹ پٹ قتل کیا بہار گلعذار جو کھڑی تھین یہ بھی جا پڑین برق لامع کڑک کر گری رعد نے
چیخ ماری مان رعد کی برق بھی تڑپنے لگی عمرو نے دور سے دیکھا کہ ملکہ ناہید مرصع پوش نے قیامت کا
سحر کیا چند دانے ماش کے نکالکر طرف آسمان کے پھینکے کچھ دستک دی کالے کالے جوان ننگی بچے معلوم
ہوتے تھے نہیں سمجھے لیکر دشمنو نپر جا پڑے ہزار ہا کو مار کر ڈالدیا کبھی لکہ ابر سحر سے گرا یا کبھی نخل سحر بنا یا نخل سے
پتے گرے ان پتون سے ہزارون جل گئے کبھی پھول گرے صدہا بو سے مست ہوکر سر ٹکرانے
لگے غنچے چٹکے طفلان غنچہ کی آواز سے ہزار ہا دیوانے ہوگئے کچھ گونگے بہرے ہوکر مرے دو سحر جگر گیر
تھے نسیم و قسیم بھی زخمی ہوگئے افسر مارے گئے خون کی دریا بہے آخر تاب نہ لاسکے نسیم و قسیم
شکست کھاکر بھاگے ملکہ بہار نے چاہا پیچھا کرین ملکہ ناہید مرصع پوش نے منع کیا ملکہ بہار
کا ہاتھ تھام لیا کہا ملکہ جانے دو ان غلامون کا پیچھا کرنا مناسب نہین ہم بفتح و ظفر پلٹے مال و اسباب

سب لشکر نسیم و قسیم کا لوٹ لیا لاشہ سرمست چرخ زن کا کوئی اٹھا نہ سکا اسی طرح جنگل مین پڑا ہے
جب لشکر جا چکا اور ملکہ ناہید مرصع پوش پلٹین خواجہ عمرو نے اپنے کو ظاہر کیا ملکہ ناہید نے تحنیت
سے کود کر ہاتھ خواجہ کا تھام لیا کہا خواجہ ماشاء اللہ کیا جھٹ پٹ آپنے اس ساحر کو مار لیا آپ کی عنایت
ہے تو ساحر زبان بھی نہ ہلانے پائینگے دشمن شکست کھائینگے یہ ہرکارون نے مجکو خبر دی کہ اب لشکر گرد
قلعہ کوکب جمع ہو رہا ہے کیا تعجب ہے وہ خود بھی لشکر کے ساتھ آوین خواجہ عمرو نے کہا اگر وہ آئینگے
تو رنج و ملال اٹھائینگے مگر ملکۂ عالم بخدا مین کوکب کی جان د آبرو کا دشمن نہین ہون کوکب ہمارے
درپے آزار ہو گئے کہ معمار قدرت جو گرفتار کرکے لے گیا انھون نے غصے مین فوراً قتل ہی کر ڈالا
اگر محراب جادو ہمکو نہ بچالاتا تو کوکب نے قتل کر ڈالا تھا وہ حافظ حقیقی مالک تحقیقی ہر حال مین نگہبان
ہے ملکہ ناہید نے کہا خواجہ کوکب نے رنج عظیم اٹھایا کہ پہلی ہی لڑائی مین حنا پامال ہوئی اسقدر
وہ اسکی محبت مین مبہوت ہے کہ ہمارے اعزاز و اکرام کو بالکل بھولا ان فوجون کے بھیجنے سے یہی مراد
ہے کہ ہمکو قتل کرین بران کو چھین کر لیجائین قلعہ مرصع حصار پامال ہو ہمکو نکال دین ہم صحرا مین
ٹھوکرین کھاتے پھرین لازم انکے اگر عملداری کرین خواجہ عمرو نے ملکہ یہ دشوار ہے عنایت پروردگار شریک
حال ہے جو وہ چاہین گے نہین ہوگا جو پروردگار نے چاہا ہے اوسی کا ظہور ہے اور ہوگا بارگاہ مین
آکر بصد لطف داخل ہوے پہلوے قلعہ مرصع حصار مین ایک قصر تعمیر ہے اسمین ملکہ بران شمشیر
زن مع اپنی ساتھ والیون کے داخل ہین ملکہ اختر و ملکہ مجلس بھی خدمت مین جاتی ہین یہان
کوکب روشن ضمیر سرمست چرخ زن کو بھیجکر باطمینان بیٹھا ہے یقین کامل ہے کہ جاتے ہی
سرمست چرخ زن لشکرون کو درہم و برہم کر دیگا سحر مین اسکا سامنا کوئی نہ کر سکے گا یہ ذکر تھا کہ
نسیم و قسیم بھاگے ہوے آتے ہی قدمون سے لپٹ گئے عرض کی اے شہریار عمرو کے آگے سحر د
ساحری کی کیا حقیقت ہے آپ کا سردار نامدار سرمست جان نثار بڑے رعب و دبدبے سے
باغیون کے مقابلے مین پہونچا کچھ خوف نہ کیا طبل جنگی بجوا دیا بوقت سحر لشکر میدان کارزار مین
جمے سرمست چرخ زن نے میدان مین کھڑے ہو کر سمجھانا شروع کیا یہ بھی تو خوف تھا کہ حضور
زوجہ سے مقابلہ ہے اس وجہ سے سمجھا رہا تھا چاہتا تھا اصلاح ہو جائے کہ دیکھا معمار قدرت
آکر پہونچا جیسے ہی انھون نے نام معمار کا لیا معمار قدرت تو خدمت کوکب مین حاضر ہے بول اٹھا

بھاگئے وہین خدمت شہنشاہ سے جدا بھی نہین ہوا نسیم و قسیم نے کہا وہ عمرو تھا تمہاری شکل بنکر آیا باتین کرتا ہوا کنارے لے گیا دم دیکر خنجر مار دیا ہم لوگ جا پڑے مقابلہ نہ کر سکے آخر شکست کھا کے بھاگے اگر عمرو ایسا شخص ہے کہ ہر کس کی صورت بنکر چلا آئیگا جو جائیگا شکست کھائیگا کوکب نے کہا عمرو کی بھی تدبیر ہوجائیگی مناسب یہ ہے کہ بروقت میدان داری کسی کا اعتبار نہ کرو ورق ساحری پاس رکھو جب ہمین دیکھو تو تب مقابلہ کرو ہم اسکی تدبیر کر دینگے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر ایک لکۂ ابر گلنار ظاہر ہوا پھول برستے ہوئے ہوای سرد چل رہی ہے آمد سے اُس ابر کی صحرا پر بہار درخت وجد مین آئے اُس ابر کو دیکھکر کوکب شگفتہ ہوا کہا لو اے نسیم و قسیم اب عمرو عیاری نہ کر سکیگا دیوانہ ہو کر سر ٹکرائیگا میری بہار رنگین نزہت باغات طلسم نور افشان آپہونچی اسی کے دم سے باغات کی رعنائی و زیبائی ہے خبر جنگ سنکر آئی ہے وزرا امرا برائے استقبال گئے ابر قریب آکر شق ہوا معمار قدرت وغیرہ کی نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک نازنین چہاردہ سالہ حسن مین بیمثال ابروے خمدار فخر کمان ہلال عارض انور رشک قمر قد دلجو سرو روان بوستان حسن و ناز ہمراہ رکاب مثل کنیزان و غلام عشوہ و ناز چال مین اٹکھیلیان نگاہین ترچھی انداز سے برچھیان دریاے زیور مین غوطہ زن پری پیکر رشک چمن آنکھین نرگس شہلا سے حدیقہ دلبری پستان ثمر باغ افسونگری رعنائی زیبائی لب اعجاز نما مین مسیحائی دریا مین پھولون کے غوطہ مارا ہے صاف ظاہر ہوتا ہے رنگ گل اس رشک چمن پر بار ہے ہر پھول پھول کر گلے کا ہار ہے کوکب بیساختہ کہہ اٹھا ای بہار رنگین تُو اے رشک قمر ماہ جبین اسوقت تیرے آنے سے فرحت تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہوا ای بہار رنگین تمنے سنا دشمنون نے ہمکو بڑا رنج و ملال پہونچایا سبب تو بھاگ کر جائینگے تماشا دیکھنے والے ذرا بھی کرہی پڑیگی چلے جائینگے بی ناہید مرصع پوش کی شامت ہے اُنکے گوش ہوش مین نیند غفلت ہے بڑا فسادی مکار جعلساز شعبدہ بازون کا اُستاد ظالم اقلیم بیداد یعنی عمرو عیار جاکر اُنکے شریک ہوا انھون نے بھی اُسکا ساتھ دیا یہ نہ سمجھین کہ عیار ہے ذرا بھی سختی پڑے گی بھاگ جائیگا اُنکے ملک و مال کی تباہی ہے سرمست چرخ زن کو مینے روانہ کیا تھا عمرو نے بی ناہید کو اپنا کمال دکھایا معمار کی شکل بنکر اُسے مار لیا نسیم و قسیم ابھی شکست کھا کر آئے ہین بہار باغ طلسم ہوشربا بھی تشریف لائی ہین نام بہار طلسم ہوشربا سنکر بہار رنگین پھول گئی کہا آئے شہنشاہ کنیز کو روانہ کیجیے ہم بھی دیکھین کیونکر عیاری ہوتی ہے آپ کے اقبال سے سب کو دیوانہ کر کے

خدمت مین حاضر کرون تار رگ گل سے سب کی مشکین باندھ لاؤن اسطرح بہار رنگین نے سامنے
کوکب کے لاف وگزاف کیے کوکب نے چار لاکھ کا لشکر بڑے بڑے ساحران نامور بہار رنگین
کے ہمراہ کیے خلعت رخصت دیکر فرمایا جلد اپنے کو قلعہ مرصع حصار پر پہونچاؤ وہ لوگ مطمئن جنھون نے
باتین یہ بات سنتے ہی بہار رنگین طاؤس زرین بال پر سوار ہوئی بارہ ہزار کنیزان گلگون پوش مثل لشکر
بہار اسکا بھی لشکر ہے بہار رنگین کو اپنے سحر پر انتہا کا ناز ہے ساحران عالم مین سرفراز ہے بڑے زور و
شور سے لشکر کو لیکر چلی چلتے چلتے کوکب نے یہ کہدیا کہ اے بہار رنگین تیرے دام سحر سے حقیقت مین کوئی
نہ نکل سکے گا عیاری سے اپنے کو بچانا اوراق سامری دمبدم دیکھنا انتہا یہ کہ اگر مین بھی تمھاری سامنے
آؤن بدون ملاحظہ اوراق سامری مجھسے کلام نہ کرنا اگر عیاری سے اپنے کو بچایا تمھارا سحر مین کوئی
ہمسر دنہین ہے سطوت مین ناہید جواب دیگی تمھارے دام سحر مین وہ پھنسے گی تمھارے باغ سحر سے نکلنا
دشوار ہے بہار رنگین سامنے دست بستہ کھڑی ہے کہا کی حضور کی پرورش کنیز کو خود آرزو تھی ملکہ بہار
بھی آپ کی اقبال سے آج کیفیت کھل جائیگی بڑی دھوم سے لشکر لیکر چلی یہان دربار مین ملکہ ناہید مرصع
پوش کے یہی چرچے ہین کہ کوکب نے جنگ آغاز کردی خواجہ عمرو فرماتے ہین ملکہ ناہید سامان لشکر
کشی کردا ایرج نوجوان واسطے فتاحی طلسم کے جائے جتنی نسبت اس لوح سے باقی ہے یہ تو پوری ہو
بعد اسکے لوح طلسم نور افشان بھی تلاش ہو جائیگی مجلس واختر کہتی ہین ہم رہبری کرینگے مرحلہ جات پر
پہونچین گے لوح طلسم نور افشان کی فکر ہوگی گل حیات کو کب تک لیجائینگی خواجہ عمرو نے کہا اب کوکب
کو مہلت نہ دیجائے بیچ مین فقیر بنے بیٹھے ہین ایک ہی جنگ ایسی پڑی کہ انکے جی چھوٹ گئے غم حنا و
گلگون پوش نے انکے رنگ مٹا دیے ملکہ ناہید مرصع پوش نے فرمایا اسی شفتل کی محبت مین
ملک مال اپنا برباد کرا دیا ورنہ میرے انکے کیون بگڑتی مین نے تو خود یہی کہا تھا کہ حنا کے ساتھ
تمھاری شادی کردون مگر شہنشاہ اولوالعزم ہو حقیر کے گھر پر نہ جاؤ وہ انکے خلاف ہوا اب جو خدا
کو منظور ہو یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر بعد دعا کے عرض کی کہ پھر فوج دریا موج آپہونچی بہار رنگین
کو شہنشاہ نے روانہ فرمایا یہ سنتے ہی ملکہ ناہید مرصع پوش نے حکم دیا گلگونہ گلگون پوش کو بلاؤ
جب گلگونہ حاضر ہوئی حکم ہوا لشکر بہار رنگین کے مقابلہ مین لیجل کے اتارو اسی وقت کمر بندی ہونے لگی
سب سے پیشتر نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان اٹھے ایک جانب سے رستم پیلتن علمشاہ

نوجوان وجہانگیر بن صاحبقران وقاسم صف شکن مع سرداران نیغزن اٹھی پانچ کوس آگے بڑھکر
بارگاہ استادہ ہوئی ملکہ بہار کو بھی اشتیاق ہوا اپنی بارگاہ الگ استادہ کرائی گرد جمین آ طولانی کنیزان
رنگین پوش مصروف انتظام دن قلیل باقی تھا کہ سب نے دیکھا صحرائے خارستان پر بہار ہونے لگا
نخل وجد مین آئے پتون نے کیفیت زمزمہ ریحانی دکھائی طائران زمزمہ سرا وخوش نیز زمزمہ سرائی
کرنے لگے سب نے دیکھا بعد تھوڑے عرصے کے ملکہ بہار رنگین مع لشکر بیشمار نسیم وقسیم انتظام
کرتے ہوئے بہار رنگین طاؤس زرین بال پر سوار کنیزین ڈف ودائرے بجاتی ہوئی زیور مین پھولون
کے لدی ہوئی باجے بجتے ہوئے لکہ ہائے ابر گانا رسرون پر آراستہ لشکر بڑے کر و فر سے برعنائی وزیبائی
آکر فروکش ہوا بہار رنگین نے سب کو بہ نگاہ حقارت دیکھا جب ملکہ بہار سے نگاہ ملی کہا لو صاحبو
بہار طلسم ہوشربا بھی موجود ہین دونون طلسمون کی بہارین ایک مقام پر آگئین اب خزان ٹھوکرین
کھائیگی گلشن دنیا سے نکل جائیگی بہار رنگین یہ کہتی ہوئی اپنی بارگاہ مین آئی چند ساعت تامل
تامل کیا مسکرا کر کنیزون سے فرمایا طبل جنگ بجے اسی وقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی ہرکارون نے
آکر ملکہ ناہید مرصع پوش سے خبر کی یہ بھی ظاہر ہوا کہ بہار رنگین کو ٹپے نانے کوکب نے
روانہ کیا ہی برائے سدباب عیاری اوراق سامری کے ملاحظہ مین ہر وقت مصروف ہے اسکا دھوکا
کہو ناوقت پہ موقوف ہی ملکہ ناہید نے خواجہ عمرو سے کہا طبل جنگی جواب مین بجے مگر آپ تکلیف
فرمانے کا قصد نہ کیجیے طائران سحر نے مجکو خبر دی کہ کوکب نے ہمکو سمجھا دیا کیا عجب ہے کہ مین وقت برادر
سردار بھی اسطرف روانہ کرے کوکب روشن ضمیر کو بہار رنگین کا بڑا پاس ہی ساحرہ یہ ہمیشہ ہی زبردست
ہے باغات طلسم نور افشان کی منتظم کوکب کو اسکا بڑا خیال ہے مشہور ہے کہ بہار رنگین سحر
مین صاحب کمال ہی یہان یہ ذکر تھا بہار رنگین نے طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے ملکہ ناہید مرصع
پوش کو خبر پہونچائی ملکہ ناہید نے خواجہ سے متوجہ ہوکر فرمایا خواجہ عمرو نے بھی نوازش طبل کو حکم دیا
دونون لشکر و نمین تیاریان ہوئی رنگین جب دربار برخاست ہوا تو ملکہ بہار گلعذار نے خواجہ عمرو سے
کہا اے شہنشاہ عیاران اصل یہی کیفیت ہی کہ یہ ساحرہ بڑی زبردست ہی جہانتک ہوسکے اسکے سامنے
برائے عیاری نہ جائیے گا شب کو مین سحر تیار کرتی تھی کنیزون نے مجھکو خبر دی کہ کوکب نے اسکو تاکید کر دی ہے
کہ اپنے کو عیاری سے خواجہ عمرو کی بچائے زیادہ ہر وقت اوراق سامری دیکھیگی شب کو بھی یہی انتظام تھا کہ

سحر تیار کرنے مین اگر کوئی کنیز اُنکی آجاتی تھی تو اُنکو گمان ہوتا تھا کوئی عیار نہ چلا آئے مجھکو خواجہ عمرو کی دعوی
مہر و محبت ہے اپنی بہتری واجب و لازم ہے خواجہ عمرو نے کہا ای بہار گلعذار خدا تمکو سلامت رکھے کیونکر
دل قبول کرے گا اگر تمپر کوئی رنج و ملال ہوا خدا تمکو غالب کرائے دیر تک ملکہ بہار خواجہ عمرو سے
یہی کہا کی کہ عیاری نہ کرنا عمرو نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا چار پہر رات گذر کر گل صد برگ آفتاب گلشن
فلک نیلی مین کھلا برگ ثابت و سیارگان شاخ کہکشان سے مرجھا کر گر گئے باد خزان چلی شاخ سحر نہ پھولی
نہ پھلی ہیا فض سحر نے چہرہ دکھایا نسیم سحری کا دور ہوا طائر آشیانون سے نکل کر مصروف حمد رب اکبر
ہوئے لشکر و نمین کمر بندی ہوئی صبح کی وردی بجی صدائے مرغان سحر آنے لگی نوبتین بجین نقارہ پر
چوب پڑی ملکہ ناہید سوار ہوئین تمام سرداران نامی گرامی بصد شوکت و شان وارد میدان کارزار
ہوئے ملکہ بہار جادو مع اپنی کنیزان گلگون پوش آگے بڑھکر ٹھہرین کہ بہار رنگین کی آمد ہوئی ہے
ناز و انداز سے ایک تخت پر سوار گرد گلدستہ ہائے سحر ایک لکہ ابر آسمان پر اُس سے بھی پھول برستے ہوئے
کبھی مینھہ برسا کبھی ہوائے سرد چلی اس کر و فر سے بہار رنگین فرستادہ کوکب وارد میدان کارزار
ہوئی دونون لشکرون مین صفین جمین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے یا تو طبل و بوق بج
رہا تھا نقارون پر چوب پڑی تھی صدائے نقبائے بلند آواز سے ہر شخص کو دہشت خوف و عبرت سے
سناٹا ہوا ہر ایک کا یہی کلام ہے کہ بہار و خزان باغ جہان مین بے ثبات ہین باد سحری کو گلشن پر بہار
مین ناحق کے خیالات ہین جو ہو سکے دنیا مین رنگ جمانا بیکار مثل بوئے گل ہر خرد و کلان غنچۂ و گل
آمادۂ سفر ہین ایسے ایسے اشعار پڑھکر دلون کو غم و الم سے بھر دیا دونون لشکرون کو خاموش کر دیا
بہار رنگین نے طاؤس اپنا بڑھایا خواجہ عمرو ایک گوشے سے خیال کر رہے ہین کہ بہار رنگین نے اپنا
طاؤس جو صف سے نکالا جس نخل کے سایے مین کھڑی ہوئی وہ نخل جھوماتے سر سبز و شاداب ہوئے
صاف ظاہر تھا کہ سامان انقلاب ہوے گلگون نے آنکھین کھولین غنچۂ گل مسکرائے شاخہائے نخل
ہاتھ بڑھاتی تھین کہ سر پر بہار رنگین کے سایہ کرین بہار رنگین نے مسکرا کر نخل کو اشارہ کیا
تب وہ اپنے مقام پر تھا بہار رنگین طاؤس کو اڑا کر میدان کارزار مین پہونچی رنگ سحر جمانے لگی
پھول برسے لکہ ہائے ابر آکر قائم ہوئے ہولے ہولے سرد چلی بہار رنگین نے غنچہ دہن وا کیا غنچہ سے
پھول نکلنے لگے گل کلام ہیتنی کیے صدا دی ای ساکنان باغ مرصع حصار ایک جمعیت پر ناز کرنا

ایک دن مین یہ مجمع درہم وبرہم ہوگا بی بہار صاحب کی مین مشتاق ہون مینے بھی عمر بھر ریاض کیا سحر
رنگین مین کمال ہوا بہار رنگین سامنے کوکب روشنضمیر بادشاہ طلسم نورافشان کے لقب پایا یہ
کہکے مسکرائی پھول جھڑے ملکہ بہار نے طاؤس اپنا بڑھایا سامنے ملکہ ناہید کے آکر دست بستہ عرض
کی اے سرو خرامان بوستان سلطنت وای نخل سرسبز وشاداب حدیقۂ لیاقت اگر ارشاد ہو جاکر بی
بہار رنگین کو جواب دون یا تو اُسکی مشکین باندھ کر لاؤن حلقۂ اطاعت کان مین ڈالون یا یہ عندلیب
چمنستان خیرخواہی اپنی جان کو آپ پر نثار کرے ملکہ ناہید مرصع پوش نے تخت اپنا رکھوادیا ملکہ
بہار نے چاہا کہ میدان مین جاؤن ملکہ ناہید نے خلعت فاخرہ منگواکر مرحمت فرمایا خواجہ عمرو نے
بھی اپنی کو ظاہر کیا کہا کہ ملکہ بہار تم مقابلہ کرو عین گرمی جنگ مین مین بھی اپنی کو پہونچاؤنگا بہار وباغبان
نے منع کیا کہ خواجہ ایسا ارادہ نہ کرنا آج بہار کا رنگ دیکھیے سب خاموش ہوئے بہار نے تخت سے
گلدستہ لیا بڑھکر طرف بہار ہوش ربا کے گلدستہ مارا ملکہ بہار نے مسکراکر برق گرائی گلدستہ جلا پھول
خاک ہوکر رہگئے غنچے مسکرانے نہ پائے اسیطرح دوچار گلدستے چلے بہار رنگین نے بھی کمال دکھائے بہار
ہوشربا بھی ہنستی جاتی ہے بہار رنگین نے سحر تازہ بنانے کا قصد کیا ہی کہ سنبل نامے اُسکی مصاحب
خاص ہی بصد پیچ وتاب دوڑی ہوئی آتی ہی یہ کہتی ہوئی کہ اے ملکہ عالم دیکھیے کنیز کیا لائی اس سحر کو
ملاحظہ کیجیے لونڈی نے رات بھر مشقت کرکے تیار کیا حضور یہ خالی نہ جائیگا بہار رنگین نے پلٹ کر آواز دی کہ
او ساربان زادے مین نے پہچانا یہ کہکر بدھی پھینکی بہار گلعذار نے بار اوس بدھی کا اپنے سر پر لیا یعنے
کاکل کا ہار بنایا سنبل بھاگ کر نکل گئی بہار رنگین نے ہنسکر کہا کیون بوا بہار یہی خار صحرائی عیاری
کے بھروسے پر میدان جنگ مین آئی ہو سنبل بنکر دوڑا جب اُسنے آواز دی ہم جب ہی سمجھ گئے تم نے
بچالیا اگر پھول ہمارا پڑجاتا جل کر خاک ہوتا تم نے بڑی جانبازی کی بہار نے کہا ای بہار رنگین یہ
عیار ہین اسی طرح عیاری کرتے ہین افراسیاب کی عیار بچیان ہمیشہ عیاری کرتی تھین اپنے کو بچالیا
کبھی اُنکو قتل کرنیکا ارادہ نہ کیا بہار رنگین نے جواب دیا خیر ملکہ ابکی سامنے آئیگا تو مزا اُٹھائیگا پھر
آپسمین سحر ہونے لگے ہوائین ٹھنڈی چل رہی ہین اپنے اپنے سحر کے رنگ جماتی ہین سبنے دیکھا صحرا سے
ایک ساحر مہیب بشکل عجیب وغریب پکارتا ہوا آتا ہی ای ملکہ بہار رنگین سبحان اللہ کیا سحر شگفتہ کیا
شہنشاہ کوکب روشنضمیر نے یہ نامہ دیا ہی اسکو ملاحظہ فرمائیے پھر مقابلہ کا آپکو اختیار ہے عین

گرمی جنگ مین بہار رنگین نے ساحر کو آتے ہوئے دیکھا اسقدر عیاری کا اسکو خیال ہے کوکب نے بھی سمجھا دیا ہی کہ جیسے ہی ساحر مہیب نے اواز دی بہار رنگین نے جھولی سے ورق ساحری نکالا دیکھا مسکرائی آواز دی آیئے تشریف لائیے اسطرح جو بہار رنگین نے پکار کر کہا وہ ساحر طرف جنگل کے بھاگ کر چلا گیا طرف بہار رنگین کے نہ آیا بہار رنگین نے کہا واہ رے عیار بالکل بے غیرت ہو گیا عیاری کریگا قضا دامنگیر ہے جسوقت ارادہ کرونگی آتش قہر و غضب مین پھونک دونگی ملکہ بہار اپنے مددگار کو منع کر دو میرے سامنے انکی عیاری مکاری نہ چلے گی بہار نے کچھ جواب نہ دیا آخر آپسمین چلنے لگے ایک مقام پر ملکہ بہار گلعذار گلدستہ ہاتھ مین لیکر بڑھین نگہت گل اندام کہکر گلدستہ مارا بہار رنگین کے پھول برسنے لگے چمن ہاے طلائی بنکر تیار ہوے طائرون نے زمزمہ سرائی کی بہار رنگین جھومی چہرہ سُرخ ہوا کنیز دنکا غلغلہ تھا ملکہ عالم انیکو بچایئے بہار نے کچھ جواب نہ دیا گھڑی بھر کامل خاموش کھڑی رہی طائران زمزمہ سرا نے گھیر لیا جس طائر سے بحث کرنے کا ارادہ کرتی تھی زبان نہ چلتی تھی رنگ رو متغیر چہرہ اداس عالم یاس بہار جادو نے نیچہ کھینچا قریب بہار رنگین کے پہونچی تیرہ بدلکر آواز دی ای ملکہ عالم بچیے بہار رنگین کے ہوش و رست نہوے بہار ہوش ربا نے نیچہ مارا نخل صحرا سے ایک طائر نکلا اُسنے گلا دم شمشیر پر رکھدیا طائر کا سر کٹا خون کی چھینٹین جسم بہار ہوشربا پر پڑین بدن مین آبلے پڑ گئے اُسوقت بہار رنگین نے چھڑی پھولونکی ہاتھ مین تھی بہار پر ماری بہار ہوش ربا نے سر آگے کر دیا اُس چھڑی نے تلوار کا کام کیا مثل برق تڑپ کر سر پر گری دو ٹکڑے ہوے صحراے پُر آشوب مین ہواے گرم چلی صداے ہاہو بلند ہوئی ہزار ہا نخل جلا چمن ہاے سحر پایال ہوے طائرون نے پرون سے سر پیٹے تھوڑی دیر لاشہ بہار ہوشربا کا تڑپا بیخ نخل شق ہوئی سب نے دیکھا یا تو صحرا مین ویرانہ پن ظاہر ہوتا تھا یا ہواے سرد چلی گرم ہوا موقوت ہوئی غنچے مسکرائے پھول ہنسے صیاد و گلچین گوشہ گیر ہوے اُن چمن ہاے طلائی مین نہ آسکتے تھے سبنے دیکھا ملکہ بہار ایک تاج زمرد کا سر پر پہنے ہوے اُڑھی ترچھی بدھیان گلے مین مسکرا کر بہار رنگین کو سلام کیا کہا کیون بہار رنگین دیکھا یہ کہکے بدھی گلے سے اُتاری بہار رنگین پر پھینک ماری بہار رنگین اُف اف کرکے پیچھے ہٹی اپنی جھولی سے کار و سحر نکالی پکار کر آواز دی کہ ای بہار آج تمھارا رشتہ گلدستہ حیات قطع ہو چکا ہی دیکھون کہانتک کمال دکھاتی ہو بس اس سحر پر خاتمہ ہی یہ کہکر کار و سحر سے اپنا ہاتھ قلم کیا قلم کرکے طرف آسمان کے

پھینکا ابر سیاہ ظاہر ہوا آواز اُس سے آتی تھی ای بہار رنگین یہ کیا غضب کیا اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اب تمام اہالیان دنیا بھسک جائینگے ان غریبوں کی کون دستگیری کریگا یہ صدا اسے دردناک آئی حقیقت مین اس سحر بہار رنگین نے ایسی تاثیر کی کہ ملکہ ناہید کے لشکر مین تلوار چلنے لگی پلٹ کر بہار ہوشربا نے دیکھا ہزارون کے سر کٹکر گر پڑے ابر سیاہ سے چنگاریان گرنے لگین جسپر شعلہ گرا جل گیا آگ کی ترقی ہوئی شعلہ ہاے آتش بے سر کھینچا ہر چند بہار ہوشربا سحر کرتی ہے تاثیر نہین ہوتی گرمی بڑھتی جاتی ہے باغبان قدرت نے بھی باران سحر برسانے کی تدبیر کی آگ نہ بجھی گرمی کی ترقی ہے ابر تیرہ و تار محیط ہوتا جاتا ہے لشکر مین ملکہ ناہید کے بے اعتدالی ہزارہا ساحر وغیرہ ساحر بیتاب ہمارے لشکر مین انقلاب آگ برس رہی ہے زمین سے بجاے غبار کے دھوان نکلتا ہے ہر نخل چمن مثل چنار ہاے گرم سے جلتا ہے ملکہ ناہید نے خود سحر کیے پانی برسا آگ نہ بجھی بلکہ اگر کوئی سحر کرتا ہے اُسی نزدیک یہ خواہش ہی دمبدم یہی کاہش ہے سحر کرکے آگ کو بجھائین اہالیان لشکر کو اپنے بچائین اُنکی ضد ہوتی ہے کہ آگ ترقی پر ہو جاتی ہے بلکہ باغبان نے بڑھکر ملکہ ناہید سے کہا حضور اسکا دفیعہ نہ کیجیے اور زیادہ ترقی ہوگی بہار رنگین کا سحر بہار ہوشربا دفع کریگی سب نے دیکھا بہار ہوشربا گرمی آتش سے پریشان تھی گل سا چہرہ مرجھایا ہوا چہرہ اداس عالم یاس لکو بیکلی شاخ تمنا نہ پھولی نہ پھلی ایک نخل کے سایے مین آکر دستک دی دستک دیتے ہی زمین شق ہوئی ایک نازنین اس صورت سے پیدا ہوئی ایک حوض طلائی نہایت مختصر ہاتھ مین خود بھی معلوم ہوتا ہے نہا کر آئی ہے وہ حوض طلائی لا کر ملکہ بہار گلعذار کو دیا جھک کر سلام کیا بہار نے پوچھا کیون گلگونہ آتی کیون دیر لگائی ہمارے باغ بہار مین خزان آئی بی بہار رنگین نے بڑی گرم مزاجی دکھائی تجکو تو ہم سے دعوی محبت ہے آج کیا کیفیت ہے کیا ہمے کوئی صدمہ پہونچا اُسنے دست بستہ عرض کی ای گل گلزار خوبی ای سرو نوخاستہ حدیقہ محبوبی اے سرو خرامان گلشن دلفریبی اے شاخ نہال چمنستان رنگینی مزاجی یہ سحر بڑی قیامت کا ہے کنیز نے عرصہ دراز مین یہ حوض آب ترتیب دیا اب دریا دلی دکھلائیے آبرو بچائیے یہ کہکر وہ کنیز تو غائب ہوئی ملکہ بہار نے اُس حوض طلائی کو ہاتھ مین لیکر آواز دی ای بہار رنگین اب سنبھلنا دفیعہ ہو گیا یہ کہکر حوض کو طرف آسمان کے پھینکا قطرات آب جو حوض سے بلند ہوے ابر سیاہ پر جا کر پڑے ابر کو لخت لخت کیا ہواے سرد چلی آمد ابر آب بے تاثیر گرمی کی مٹائی پانی برسنے لگا چشم زدن مین ابر آتش فشانی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرا

گرمی صحرا کی بالکل موقوف بوجہ احسن ہوائے سرد چلنے لگی جب ابر آتش فشان بہار ہوشربا نے ہٹایا
بہار رنگین کو غصہ آیا نیمچہ کھینچکر جا پڑی بہار ہوشربا نے نیمچہ نیمچہ پر روکا آپسمین کئی وار چلے
تلواروں سے شعلے نکلے جھناٹے کی آواز بلند دیکھنے والے دردمند دونون نازنینان مہ جبین مہ جبینان
تمکین آمادۂ خونریزی مزاج مین دونوکے تیزی کئی تیغے جب بہار رنگین نے لگائے بہار ہوشربا نے
روکے ایک مقام پر بہار ہوشربا قہقہہ مارکر ہنسی خندۂ دندان نما سے برق چمکی بہار رنگین کی
پلک جھپکی اُدھر سے ملکہ بہار نے نیمچہ مارا سر بہار رنگین کا زخمی ہوا زخمی ہوکر اُسنے سحر کیا چند
شیران صحرا پیدا ہوئے اُنھون نے بہار ہوشربا کو گھیر لیا بہار شیرون سے لڑنے لگی بہار رنگین کو
آواز دی یہ کیا بیکار شعبدہ ہے ایسا سحر تو میری لونڈیان بھی نہین کرتین مین ابھی اُنکو بھگا دونگی
بہار رنگین نے ایک دستک دی شیرون نے زور پکڑا اُدھر وکے مارکر بہار پر جا پڑے بہار گلعذار
پیچھے ہٹتی ہے علم کمال یہ ہے کہ انکو قریب نہین آنے دیتی بہار رنگین کھڑی ہنس رہی ہے مکر یہ تحریر کر چکا ہون
کہ خواجہ عمرو جو صورت بنکر سامنے بہار رنگین کے آئے اسنے پہچان لیا دور ہی سے آواز دی
او ساربان زادے مین نے تجھکو پہچانا تیری شامتین آئی ہین خواجہ عمرو لاچار ہو کر بھاگ گئے
سات مرتبہ سات طرح کی صورتین بدلکر آئے بہار رنگین پر رنگ نہ جما اب خواجہ نے گوشے سے
دیکھا کہ بہار رنگین نے سحر کا بل کیا اب لشکر نہ بچے گا بہار ہوش ربا کے ہاتھ سے سر جو زخمی ہوا ہے
وہی قطرات خون چلو مین لیکر منھ پر ملتی ہے کبھی طرف لشکر اسلام کے پھینکتی ہے اُن قطرات خون سے
کبھی برق چمکی سو بچاس کے سر کاٹکر نکل گئی کبھی تیر چلے کبھی گولے برسے لشکر ملکہ ناہید مرصع پوش
مین انتہا کا تلاطم بہار ہوش ربا کے ہوش گم سر زخمی کرکے پچھتائی اس سر سے آگاہ نہ تھی سراسر خطا کی
لیکن یہ بھی سرداری شیرون نے دباؤ ڈالا اُنکو تو بہار نے قتل کیا خون کی آگ نہین رکتی اسوقت
خواجہ عمرو نے ایک گوشے مین آکر زنبیل سے زنگ روغن عیاری کا نکالا کو کب و شنغیم کی شکل بنکر
تیار ہوئے مندھی حضرت دانیال کی نکالی بطور چھتری کے اوپر سر کے لگائی ستون اُسکے تخت
زبرجدی پر قائم کیے اسطرح سے تخت اُڑاتے ہوئے چلے یہان بہار رنگین تباہی لشکر اسلام
سے مثل گل شگفتہ فخر سے کر رہی ہے بی بہار اب لشکر کو بچاؤ اس سفیدی سے بچنا دشوار ہے
اب کی دکاوش بیکار ہے حقیقت مین ملکہ بہار بہت پریشان ہوئی دمبدم یہی انتشار ہے کہ میرے

سبب سے لشکر تباہ ہوتا ہی ہزار ہا بندگان خدا پامال ہوے ہم یہ انجام نہ سمجھے تھے اس ملعونہ نے غضب کیا بہار طلسم نور افشان بہار طلسم ہوش ربا پر غالب آئی میری وجہ سے تمام اہالیان لشکر مبتلاے بلا ہر چند سحر کرتی ہے مدعاے دلی حاصل نہین ہوتا انتشار بڑھتا جاتا ہی ہواے سحر بہار رنگین سے دل گھبراتا ہی نخلستان کی جانب سے ایک برق چمکی روشنی معلوم ہوئی آواز آئی اہی بہار رنگین کیا کہنا تیرے کمال کو دیکھکر دل باغ باغ ہوا کلیجہ باغیون کا داغ داغ ہوا کیا سحر تیار کیا قلب مین انکے کانٹا کھٹکتا ہے باغبان ایسا کامل اکمل مثل مرغ بسمل پھڑکتا ہی پلٹ کے بہار رنگین نے دیکھا تخت اڑتا ہوا چلا آتا ہی ایک زربفتی چھتری نہایت آراستہ و پیراستہ اسکے سایے مین شہنشاہ کوکب روشن ضمیر جلوہ فرما تو یقین کرتے ہوے تشریف لاتے ہین بہار رنگین کی جیسے ہی نگاہ پڑی پہچان گئی کہ سارہان زادہ اس صورت سے آتا ہی دل مین سوچی کئی مرتبہ یہ نگوڑا آیا مین نے ڈانٹا یہ بھاگ گیا ابکی آنے دو اپنی حال مین آپ پھنسے یہ سوچکر جھک کر سلام کیا آواز دی ای شہنشاہ گیتی ستان آپکی پرورش زر و نوازی لونڈی نے خاتمہ کر دیا آتش سحر مین سب جلا جاتے ہین دمبدم سحر کو زور دونگی انگارے برسین گے دشمن جلین گے اب نہ بچین گے کوکب نقلی نے آواز دی مجکو اپنا نایب بناؤنگا سارے طلسم نور افشان کا حاکم کر دونگا باغیون پر مین بھی سحر کرونگا ملکہ ناہید مرصع پوش تو آمد کوکب دیکھکر گھبرا گئین گلگونہ گلگون پوش وزیرزادی سے گھبرا کر کہا لو صاحب غضب ہوا خود شہنشاہ آتے ہین بادشاہ طلسم نور افشان انکے سحر کو کون روک سکے گا اس روز تو شکست کسی وجہ سے کھائی تھی وجہ اول تو یہ ہی کہ غم مین حنا کے بیقرار ہو گیا رنگ سحر نہ جم سکا دوسری وجہ یہ تھی اختر و مجلس و جمشید نے عین وقت پر اپنا حال ظاہر کیا قریب سے جا کر برس پڑے برابر کے سحر کرنے والے ادھر غم حنا مین کلیجہ خون ہو چکا تھا پیر اٹھ گئے ورنہ کوکب روشن ضمیر ایسا بادشاہ عالیجاہ نہین ہے کہ ہر ایک کا اسیر پنجہ قالبض ہو سحر و ساحری مین طاق علم و کمال مین شہرۂ آفاق آتے ہی برس پڑیگا طبقات زمین ہلا دیگا اب بہار رنگین کو اور قوت ہوگی اور بھی خراج گزار جل چکے ہونگے باغبان قدرت نے مسکرا کر کہا ملکہ نہ گھبراؤ مجھے کچھ اور رنگ معلوم ہوتا ہی آج ہمارے شہنشاہ عیاران سات مرتبہ بصورت ہاے غیر مکرر تشریف لائے مطلب حاصل نہوا ہر مرتبہ پہچان لیے گئے کیا عجب ہی کہ وہی تشریف لائے ہون یہ بہت دشوار ہی کہ جو کچھ کہے وہی کرے سختی مین ہمیشہ

خواجہ کام آتے ہین یقین کامل ہے بصورت کوکب ہی تشریف لاتے ہین باغبان قدرت یہ کررہی
ملکہ ناہید آمر صبح پوش شوہر کو دیکھکر گھبرائی ہین گلگونہ گلگون پوش سے کہتی ہین ای گلگونہ
مین سحر نکرونگی تخت میر سنبھالو تم جاکر عذر کرو گلگونہ نے کہا حضور اب عذر کیسا لڑینگے مرینگے جان دینگے
عذر نہ کرینگے یہان تو یہ ذکر ہی کوکب نقلی تخت اڑاتا ہوا صحرا سے چلا آتا ہی بہار رنگین نیچہ کھینچے
ہوے دامن ناش کے ہاتھ مین یہی خیال ہی اقبال مندی ہماری کہ یہ یون آگیا ایسے کا گرفتار ہونا
دشوار تھا گھسکر نیچہ مارون تخت پر چڑھکر سر کاٹ لون یہ سوچکر آگے بڑھی نیچہ ہلالی تولتی ہوئی ڈرا
کھولتی ہوئی جب قریب تخت پہونچی کہا او ساربان نزادے مین کیا تجکو زندہ چھوڑونگی ابھی میرے ہاتھ سے
کیونکر بچے گا عمرو ہاتھ باندھکر کھڑا ہوگیا کہا ملکہ معاف کرو توبہ کرتا ہون اب کبھی صورت نہ بدلونگا
کہان بھاگ کر جاؤن کہان چھپون اہل اسلام نے مجکو تباہ کیا ایسے ہمدان ہمہ گیر کے سامنے بھیجا عمرو نے
تو ہچک کر یہ کہا بہار رنگین نے تخت پر قدم رکھا ہاتھ بڑھا کر چاہا گردن عمرو دبون بارگاہ دانیال کے
ستون پر ہاتھ پڑا چاہا گردن لون جیسے ہی جسم بارگاہ دانیالی سے مس ہوا ہاتھ ٹانگین اوپر پیچ
طنابات مین بندھ گئے عمرو نے نعرہ کیا سب خوش ہوگئے عمرو نے تخت زمین پر اتارا زبان مین
بہار رنگین کے سوزن دیا عمرو نے کر مشکین باندھین بڑی کد وکاوش سے اسکو پایا ہی ایسا نہو
نیچے سے نکل جاے تخت زمین پر آیا بہار وباغبان سبحان اللہ کہتی ہوے دوڑے
خواجہ عمرو نے بہار طلسم ہوش ربا سے پوچھا مین نے اسکو پکڑ لیا یہ آتش سحر کب تک شعلہ ور رہیگی ملکہ
بہار نے کہا خواجہ سحر اسنے ایسا کیا کہ ہم سے نہین دفع ہوسکا یا تو یہ خود دفع کرے یا اسکے قتل ہونے پر
مٹے خواجہ عمرو نے کہا اے بہار گلعذار خدا کی قدرت کہ ایک فصل مین دو طرح کی بہار یہ اقبال مندی
اسد نامدار ہے میرا دل نہین چاہتا کہ مین اسکو قتل کرون بہار نے کہا خواجہ ساحرہ تو بڑی نامی گرامی ہے
منظور نظر کوکب روشن ضمیر خواجہ عمرو نے یہ سنکر بہار رنگین کو ستون سے باندھا تازیانہ حضرت
اسحاق کا نکالا بہار رنگین کو ہوشیار کیا بہار رنگین نے آنکھین کھولکر دیکھا چار جانب سرداران
اسلام مجکو گھیرے ہوے سمجھا رہی ہین سحر سے میرے آگ برس رہی ہے ہزارہا ساحر جلے صدا فریاد
فریاد کی آتی ہے عمرو کو ایسے کھڑا دیکھ گھبرا گئی کہ مین کیونکر گرفتار ہوئی سحر نہ کرنے پائی دل کی دل ہی مین رہی
عمرو نے کہا کہ اے بہار رنگین قدرت پروردگار کا تماشا دیکھا تجکو ہماری قبضے مین کرا دیا جب ہم سامنے

ظاہر ہوئے تو نے بیشک بیجا ناتھا اس خیال پر آپڑی تھی کہ عمرو کو قتل کروں لیکن ہماری خدائے
نادیدہ نے تجھکو گرفتار کرایا ہمکو قتل نہ کرسکی قضا میری تیرے ہاتھ سے نہ تھی اب بہتر یہ ہی کہ بہار
پیرائے عالم کی پیروی کر گلشن دنیا کو باغبان ازل نے کس رنگینی سے آراستہ و پیراستہ کیا بہار رنگین
تجھکو نام مرحمت ہوا اب صورت خزان دیکھنے کا محل آیا باغ حیات مین تیرے ہوا خلاف چلی مناسب یہ ہی
کہ پیروی احکام باغبان قضا و قدر مین مصروف ہو اگر اب تک تجھکو قتل کرڈالتا کون خبر لینے والا تھا
ملکہ ناہید مرصع پوش نے بھی آہ کھینچ کر فرمایا کہ ای بہار رنگین ہماری حق ہوئے پر تو بھی آگاہ ہی خدا سے
گلگون پوش نے سالہا سال رنگ جمایا شوہر کو ہماری ہمسے چھڑایا یہانتک حکم صادر ہوا کہ جمشید و براہمن
ماں سے نہ ملین سالہا سال اپنی اولاد کو ہمنے نہیں دیکھا اگر اُس نے شنل کو ہمنے قتل کرڈالا تم ہما جنوں کو
کیوں ناگوار ہوا وزرا امرا شہزادیاں سب یہانکے سردار بہار رنگین سے صورت تصویر حیران تھیں خواجہ
عمرو نے بھی جو یہ کلمہ فرمایا کہ اگر اطاعت ملکہ ناہید کی نہ کرینگی فوراً قتل کرونگا ہر ایک کو ناگوار ہی
حسن و جمال سن و سال پر رحم آتا ہی کہ ایسا گل رنگین گلشن دنیا سے اُٹھ جائے غنچہ آرزو مرجھائے
مقام تاسف ہی بہار رنگین کے تو ہوش باختہ ہو چکے تھے سب ساتھ والوں نے جو سمجھایا زنگ کفر
آئینۂ دل سے دور ہوا مطلب کو سرور ہوا اشارہ کیا کہ یہ کنیز اطاعت کرنے کو حاضر ہی ملکہ ناہید
مرصع پوش نے زبان سے سوزن نکالا بہار رنگین قدموں پر ملکہ ناہید کے گری بدل و جان
اطاعت کی بہار رنگین نے اپنی سحر کو دفع کیا لشکر جو سامنے موجود تھا بہار رنگین نے جا کر آواز دی
میں تو مقدار کی شریک ہوئی یہ مقدمہ فساد زن و شوہر ہی غیر ونکو کیا دخل اگر وہ اپنی بیٹی کی
شادی کرتی ہیں کیا خلاف ہوا شہنشاہ کوکب روشنضمیر کو ناگوار ہی ایسے پیوند کسے ملتے ہیں اہالیان لشکر
غصے میں بہار رنگین پر آپڑے ملکہ ناہید نے سردار ونکو حکم دیا بہار رنگین کی شرکت کرو ان
نالائقونکو مار لو مار کر سب ساحر ونکو بھگا دیا ہزار ہا کو قتل کیا کوکب روشنضمیر اُسی قلعے میں
قبر پر حنا کی فقیر بنکر بیٹھا ہی ایک بار چار جانب نگراں ہی کہ چند ساحر دوڑے ہوئے آئے تمام کیفیت
بہار رنگین کی بیان کی کوکب کو بہت ناگوار ہوا غصے مین کہا جو وقت اپنی مقام سے اُٹھ کھڑا ہونگا
بوٹیاں کاٹ کے سبکی پھینک دونگا بہار رنگین کے شریک ہونے سے میرا کیا نقصان ہی ان سبھونکی قضا
دامنگیر ہے سار بان زادہ یہ فساد برپا کر رہا ہی اگر مزاج میں آئے یہیں سے بیٹھے بیٹھے سبکو مٹا دوں

کوکب تو اس حال مین ہی لیکن بعد شریک ہونے بہار رنگین کے ملکہ ناہید مرصع پوش نے
انجمن مشاورت کو منعقد کیا شمع رائے روشن ہوئی صلاحین ہونے لگین ملکہ ناہید نے فرمایا صاحبو
یہ بھی باعث خرابی ہی جسپر زر کوکب تشدد کریگا اُسکے سحر کا بار کوئی نہ سنبھال سکے گا اب مناسب ہی
کہ سامان لشکر کشی ہو دشمن کو مہلت نہ ملے زور نہ پکڑنے پائے سبکی صلاح یہی ہوئی ملکہ ناہید کو
تخت پر سوار کیا ایرج نوجوان کو بسبب ہونے لوح طلسم نرگس کے مقدمۃ الجیش یعنی پیشتر و لشکر
بعدہٗ صاحبقران علمشاہ و قاسم و جہانگیر و ملکہ بہار و باغبان قدرت و مخمور سرخ چشم
وغیرہ جملہ سرداران نامی رائے سے خواجہ عمرو کی لشکرون کو ترتیب دیکر طرف قلعہ آہن حصار کے
چلے بعد قطع منازل و طی مراحل سامنے قلعہ آہن کے پہونچے دیکھا کہ کوکب نے ابرہائے سحر
اِس طور سے حائل کیے ہین کہ اُن تک کوئی پہونچ نہ سکے ابر سیاہ مین بجلی چمک رہی ہی رعد کی گرج
دل ہلاتی ہے سایہ ابر سے ہٹا کر لشکر ملکہ ناہید نے اُتارا کوکب اُسیطرح لباس شنجرفی پہنے ہوے
بیٹھا دیکھا کیا ملکہ جب لشکر فروکش ہونے لگے تو کوکب نے ابر کی جانب اشارہ کیا سنہرے پنجے
ابر سے گرے کئی سو سرداران لشکر ملکہ ناہید کو اُٹھا کر لیگئے سامنے ایک برج مین کوکب نے اُنکو قید کیا
یہ حال دیکھکر ایرج کو انتہا کا غصہ آیا چاہا کہ تلوار کھینچکر قلعہ پر جا پڑون خواجہ عمرو مانع ہوے
ابر کے سایہ سے ہٹ کر فروکش ہوے بارگاہ استادہ ہوئی ملکہ ناہید مع اپنے وزرا بارگاہ
آسمان جاہ مین جلوہ فرما ہوئین صحبت رقص و سرود آراستہ ہی شیران دست نبرد دنگلو نپر جھوم
رہے ہین ملکہ ناہید مرصع پوش نے خواجہ سے کہا آپنے سرکشی کو کوکب کی ملاحظہ کیا اتنے
سردار اُسنے لیکر قید کر لیے عمرو نے کہا مین نے تو یہ چاہا تھا کہ کسی طور سے میری رسائی ہو مین
سر اپنا قدمون پر کوکب کے رکھون عرض کرون کہ ای برادر یہ سر حاضر ہی شاید اُسکو رحم آجاے
مصالحہ ہو مین فساد کا بڑھنا نہین چاہتا زوال دولت کوکب بھی ہونا منظور نہی سردارون کا
گرفتار ہونا انتہا کا ناگوار ہوا بسم اللہ طبل جنگی بجے تقدم کا ہمکو خیال ہی کہ ہماری جانب سے پیشقدمی
نہو یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے عرض کی حضور قلعہ تو معلوم نہین ہوتا ابرہاے سیاہ سحر حائل ہین
اتنا علاموںکو دریافت ہوا کہ نقارۂ رزمی کی صدا آرہی ہی عمرو نے حکم دیا ہم بھی اسی کے مشتاق تھے
بسم اللہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی بتائید ربانی طبل جنگی بجے نقارۂ رزمی پر چوب پڑی تیاریان

ہونے لگین رات کو بہار و باغبان واسطے طلایہ کو اُٹھے ابر سیاہ سے اکثر برقین گرین کئی سردار
مارے گئے کئی کو پنجے اُٹھا کر لے گئے بوقت سحر اس سرکشی کی خبر بھی عمرو نے سنی دل عمرو کا براے
کوکب بیقرار ہو یہی دل مین ہے کہ جیطرح بنے بران اور ایرج کی شادی کوکب خوشی سے کرے زن و شوہر
مین میل ہو جاے ورنہ بڑی خونریزی ہوگی بوقت سحر لشکر کو آراستہ کرکے سایۂ ابر سے ہٹے ہوے
لشکر لاکر جماے بقدر پردہ ہای ابر کوکب نے حائل کئے ہین کہ اہالیان لشکر ملکہ ناہید کوکب کو
دیکھ نہین سکتے بعض وقت چشمک زنی برق سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ کوکب سنہری ابر مین سنجرفی
لباس پہنے ہوے بھبھوت چہرے پر ملا ہوا بیراگی ہاتھ مین آنکھون سے آنسو بہ رہے ہین جب
آمد لشکر کوکب نے دیکھی ایک طائر ابر سے نکلکر کڑکا طائر نے آواز دی ای فرقہ خداپرستان جسکی
قضا دامنگیر ہو میدان کارزار مین نکلے تو احوال سرکشی کھلے ملکہ مخمور سرخ چشم نے طاؤس زرین
بال کو صف سے نکالا آکر ملکہ ناہید کو سلام کیا ملکہ ناہید نے فرمایا ای مخمور تمکو خدا کے سپرد کیا
مخمور طاؤس کو اڑاتی ہوئی زیر ابر پہونچی کنٹھے سے دانہ یاقوت احمر کا نکالا اسم سحر پڑھکر ابر پر
پھینکا کئی پردہ ہاے ابر ٹوٹے پردہ ہاے ابر مین ساحر مخفی تھے وہ سحر کرتے ہوے مخمور پر آ پہنچے
مخمور نے کئی ساحر قتل کیے جب دانہ یاقوت احمر کا مارا ابر کو توڑکر نکل گیا برقین چمکین آگ بھی
برسی ہواے گرم چلی مخمور کسی حال مین نہ رکی قصد ہوا ابر کو توڑکر سامنے کوکب کے پہونچون
کئی پردہ ہاے سحر اپنے کمال سے توڑے سامنے کوکب کے آکر چمکی اکی پنجہ ہلالی کھینچا کہ ابر سحر
در قلعہ دفع کرکے کوکب سے مقابلہ کرون آگ جابجا برساؤن یہ سوچکر طاؤس زرین بال کو جھکایا
چاہتی تھی کہ دانے یاقوت احمر کا مارے ابر مین جنبش ہوئی ایک برق تڑپکر مخمور پر گری مخمور کے
دو ٹکڑے سنہری پنجے لشکر اسلام پر گرنے لگے صدہا کو اٹھالے گئے ملکہ ناہید نے بڑھکر سحر کیا کہ
بیچ مین ملکہ ابر حائل ہو گیا کہ پنجونکا گرنا موقوف ہوا لاشہ مخمور دیکھکر سب کے کلیجے پھٹ گئے سب سے
زیادہ اپنا حال ایرج نے ابتر کیا ملکہ ناہید مرصع پوش نے سمجھا دیا کہ ای نور نظر کشتۂ سحر ہر
جس برج مین اوسکا سردار قید ہین اسمین مخمور بھی مقید ہوئی سردارون کو سمجھا کر لشکر پھیرا
رنجیدہ کبیدہ آکر بارگاہ مین داخل ہوے پھر طرف سے کوکب کی صداے طبل جنگ آئی طائر نے
جھک کے پھر آواز دی کہ فرقہ خداپرستان اپنی جان بچاؤ شہنشاہ کوکب تمہاری جان ارا

جرم کرتے ہین ورنہ بہت پچھتاؤ گے بہ حسرت و یاس مارے جاؤ گے ملکہ ناہید مرصع پوش نے
بھی طبل جنگی بجوایا چار پہر رات تیاری ہوئی صبحکو لشکر آکر جمے باغبان قدرت ملکہ مخمور کے
واسطے بیقرار ہو کر نکلا ملکہ ناہید سے اجازت لی خواجہ بھی قریب تخت ملکہ ناہید موجود تھے
عمرو نے خود حکم دیا کہ بسم اللہ باغبان گھوڑیکو اڑا کر میدان کارزار مین آیا کئی سحر ایسے کیے کہ زمین
کانپی ابر سے طائر مارے چمکنے کو برق کے ستایا ہر مرتبہ قصد کرتا ہو کہ ابر کو توڑ کر نکل جاؤن جھونکا ہوا
گرم کا چلتا ہی طاؤس زرین بال سحر قدم نہین ہٹا تا سحر بگڑے جاتے ہین باغبان نے نیمچہ کھینچا کہ شکل
برق چمک کر ابر کو توڑ کر نکلون کہ ابر سیاہ سے ایک برق چمکی باغبان پر گری انکو تو باغبان نے
بچایا گھوڑے کی دو ٹکڑے ہوئے ہاہاب سحر جھولی سے گرا مجبور ہو کر چرخ مارتا ہوا بلند ہوا قریب ابر جاکر
گولا مارا ونا ٹے کی صدا آئی زمین تھرائی تلوارین باغبان پر برسنے لگین کئی تلوار و نکو توڑا ایک
نیمچہ بلالی چمک کر اسطرح گرا جیسے کسی بہکیت نے ہاتھ تلوار کا مارا باغبان کے دو ٹکڑے ہوئے
باغبان کے مرنے سے صدہا جوان ابر پر جا پڑے کچھ نفع نہوا کئی سو جوان مارے گئے ملکہ ناہید
مرصع پوش نے آواز دی خواجہ طبل امان بجوا دیجیے ہر چند عمرو قصد کرتا ہو کہ طبل امان بجوا کر لشکر کو
واپس کرون مجبت باغبان قدرت مین کوئی نہین مانتا ابر پر خود جا پڑتے ہین کسی کے دو ٹکڑے ہوے
کسی پر مثل خنجگار ہی کے گرا اسوقت ملکہ ناہید کو عالم یاس ملکہ بران شمشیر زن کو ایک بارگاہ مین
چھپا یا ہی کنیزون نے جو ملکہ بران کو خبر پہونچائی ملکہ سر پیٹنے لگین فرمایا غضب ہوا ہماری وجہ سے بڑا
سردار مارا گیا مخمور کے مرنے کی خبر جسوقت مشتہر ہوگی نور الدہر عاشق صادق ہے فوراً جان دیگا
لشکر مین بڑی خرابی ہوگی کون کس کس کو سمجھائے ہر چند کہ سب گشتۂ سحر ہین اگر قبضے مین تو ہین اگر قصد
کرے تو قتل کرواے یہ ملکہ ناہید نے بے ہتیار سامنے کل سردارونکی ظاہر کیا کہ آپ لوگ بیقرار نہون مین
اپنی رہائی کی تدبیر کرونگی یہ کہکر خود تخت کو اپنے بڑھایا چار عقاب بزرگ تخت مین کسے ہوئے عقاب جو
بڑھے گئی ہزار کنیزون نے بلوہ کیا گوے ترنج مارتی ہوئی چلین مگر انکا سحر نہین تاثیر کرتا ابر سے جو سحر
گرایا سردار قتل ہوا یا زخمی ہو کر پیچھے ہٹا ہا الیان فوج ہزارہا مارے گئے غل ہو بلند ہوا کہ ہاے ابر سیاہ
گر رہے ہین طائر گردا بھر رہے ہین برق تڑپ کر گرتی ہوے جلائے نہین ملتی ملکہ ناہید نے کاغذی سپر ین
کاٹ کی علمشاہ و قاسم و جہانگیر و ایرج کے سر پر براے حفاظت حائل کردین جو برق گری سپر اسکو روک لے

یہ صورت حفاظت نکالی ہے مگر سحر کسی کا ابر سحر پر تاثیر نہین کرتا اُس بیتابی و بیقراری مین ملکہ ناہید نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا ایک ابر آتش فشان طرف سے طلسم ہوشربا کے بڑے زور و شور سے اُٹھا سب دیکھنے لگے ابر آکر شق ہوا ابر مین سے شہنشاہ لاچین گرد سرداران خیر خواہان دولت کمر ہمت چُست باندھے ہوے گرد تخت کے چلے آتے ہین ایک سمت سے ملکہ بلقیس ثانی و ملکہ بادبان و ناہید سمیتین ہر ایک سردار نہایت شوکت و شان سے آکر پہونچا لاچین نے آکر جو یہ قیامت دیکھی عمرو بڑھکر صف سے نکلا تمام کیفیت لاچین سے ظاہر کی لاچین نے افسوس کر کے کہا خواجہ مین نہین چاہتا کہ کوکب سے بگاڑ رہے کوئی صورت ایسی ہو کہ یہ فساد مٹے یہ کہکر طاؤس بڑھایا پہلے ایسا سحر کیا کہ آگ برسنا موقوف ہوئی برق جو چمکی لشکر پر نگری یہ انتظام کر کے جھولی سے ماش کا آٹا نکالا ایک طائر بشکل عقاب بڑھایا اُس پر سحر کر کے کہا اسکو پاس کوکب کے پہونچا یہ نامہ پڑھوا کے جواب لا طائر کڑکتا ہوا ابر ہائے سحر کو توڑ کر سامنے کوکب کے پہونچا زمزمہ سرائی کرنے لگا کوکب نے پہچانا کہ طائر فرستادہ شہنشاہ لاچین ہے گلے سے نامہ لیکر پڑھا بعد القاب شاہانہ مرقوم تھا کہ اے قوت بازو اے شہنشاہ خوشخو مقام تعجب ہے کہ تمنے افراسیاب کو قتل کیا اب اہل اسلام کو آباد کرو عورت پر غصہ کرنا بیکار ہے ناہید تمہاری تابعدار ہے ہمارے پاس چلے آؤ ہم مصالحہ کرا دینگے کوکب نے پڑھکر نامہ چاک کر ڈالا اپنی طرف سے جواب لکھا کہ شہنشاہ لاچین والا تمکین اہل اسلام نے مجکو بڑا داغ دیا مین فرزندان حمزہ کو مع بران قتل کرونگا تم لاکھ سفارش کرو مین اصلاح پر راضی نہین اگر مجکو خوش کرنا چاہتے ہو ناہید و بران و ایرج کا سر کاٹ کر میرے پاس روانہ کرو شاید کسی طرح کا رحم آجاے ایسے واہیات کلمات لکھکر طائر کے گلے مین نامہ ڈالدیا طائر اُڑ کر چلا جیسے ہی سامنے لاچین کے طائر پہونچا لاچین نے بے پڑھے فرمایا کوکب نے جواب دیا فساد اُسکو منظور ہے یہ کہکر لشکر کو واپس کیا نیچے جو ابر سے گرتے تھے وہ سحر کر کے روک دیے یہ پکار کر کہا کہ اے شہنشاہ کوکب معلوم ہوا زوال دولت تیرا قریب ہے ہماری نیک بات کو بد جانا یہ بھی سوداے خام ہے صاحبقران زمان کیونکر اپنے فرزند کی شرکت نکرینگے زمین و آسمان تھرائینگے لشکر کو پلٹایا آکر داخل لشکر ہوے کہا صاحبو مین برائے چند ساعت سیر دریا کرنے جاتا ہون یہ کہکر لاچین والا تمکین عقاب بلند پرواز پر سوار ہوا اکیلا جانب چلے خواجہ کا ہاتھ تھام لیا کنارے آکر کہا خواجہ مین واسطے تدبیر کے جاتا ہون اس ابر سحر کا دفیعہ لاتا ہون جبتک

ہو سکے گا اگر اس ابر وغیرہ کو ہٹاؤ نگا ہر چند خواجہ عمرو نے چاہا کہ اسوقت کلام کرون لاچین نے
گردن پکڑ کے طائران سحر کی غرغر والی عقاب پر سوار ہو کر ایک جانب چل نکلا انکا حال وقت پر
تحریر ہوگا چلتے چلتے خواجہ سے یہ ضرور کہا کہ خواجہ کوکب نے ایک عمل شروع کیا ہی اگر وہ پورا
ہو گیا کل ایک زندہ نہ بچے گا خواجہ اسکی تدبیر و جب ہی عمل تمام کرنے پاے خواجہ کو بخوبی
سمجھا کر لاچین تو چلا گیا خواجہ عمرو فکر مین مصروف ہوے کوکب روشنضمیر عقدے مین بیٹھا ہوا
کانپ رہا ہو کہ دیکھا آسمان پر برق چمکی ایک تخت ظاہر ہوا یا تو بلند تھا اب کوکب دیکھنے لگا
دیکھا خداوند جمشید تاج یاقوتی سر پر لباس پر تکلف دربر خوشبو کی لپٹین آرہی ہین کوکب کھڑا
ہو گیا نعرہ ہو انسم خداوند جمشید اہی کوکب بندون نے میرے تجکو بہت ستایا کیون گھبراتا ہی کوکب برائے
تعظیم اُٹھا خداوند نے منع کیا دیکھ ہم خود آپہونچے یہ کہکر تخت سے کودے کوکب کا سر سینے سے لگایا کہا دیکھ
تخت پر کون پڑا ہی کوکب نے سر اُٹھا کر دیکھا شہنشاہ لاچین و الماتکین و ایرج نوجوان مشکین بندھی ہوئی
سلاسل و مطوق تخت پر پڑے کراہ رہے ہین یہ سنکر کوکب روشنضمیر نہال ہوا خداوند نے کہا لے انکو قتل کر
دار پر کھینچ دے دوسری جانب کہا نگاہ اُٹھا کے دیکھ ناہید و بران بھی بندھی پڑی ہین ایکطرف
عمرو کی مشکین بندھی ہین بیہوش و مدہوش پڑا ہی بران کو دیکھکر کوکب بہت جلا نیمچہ ہلالی کھینچکر چاہا
کہ سر کاٹون خداوند جمشید نے اور زیادہ ترغیب دی بران شمشیر زن و ملکہ ناہید مرصع پوش
و شہزادہ ایرج نوجوان و شہنشاہ لاچین و خواجہ عمرو ان سب کو تھوڑی دیر مین ٹکڑے ٹکڑے
قتل کرایا کہا او کوکب دیوانے ان سردارونکو تو نے قید کیا انکو ہمارے سامنے لا سبکو جہنم مین
پھینک دین یہ لوگ زندہ رہین گے تو پھر فساد برپا کرینگے او احمق نادان تو نے ہمارے نام کا
نمک پڑھا ہم خود چلے آئے کل یہ سب تیرے مقابلے سے بھاگ جاینگے خبردار توبہ کر تو نے دین
چھوڑ کر اول خداے نادیدہ کی پرستاری کی اب خود پرستی کرتا ہی دم یکتائی کا بھرتا ہی کوکب نے
ہاتھ باندھے کہ اب کبھی ایسی خطا نہ ہوگی خداوند جمشید نے ایک ٹھوکر ماری گلابیان سرنگون
ہوئین قرابے ٹوٹے اُن قیدیونکو جا کر کوکب خوشی خوشی سامنے خداوند جمشید کے لایا خداوند نے
کہا اے کوکب روشنضمیر منھ پھیر لو بلکہ آنکھین بند کر لو ہم انکو جہنم مین پھکوا دین فرشتگان عذاب
آئے ہین تم انکے دیکھنے کی تاب نہ لا سکو گے لاچین و بران و ناہید و ایرج کے قتل کرنے سے

اعتقاد تو مضبوط ہو چکا ہی کوکب روشن ضمیر آنکھیں بند کرکے بیٹھا بعد چند ساعت کی آنکھیں کھولین دیکھا سب سرداران مذکور کے سر کٹے پڑے ہین لاشے تڑپ رہے ہین نہال ہو گیا خداوند جمشید کے گرد پھر اتصدق ہوا نثار ہوا عرض کی یا خداوند یہ فرمایئے لڑائی کب فتح ہوگی خداوند جمشید قہقہا مار کر ہنسے کہا ارے احمق نادان بے وقوف جاہل اجہل یہ سب قتل ہوے تجکو آنکھوں سے نہین سوجھا اب کون تیرا ہم نبرد باقی رہا ہم تقدیر کرینگے کہ صاحبقران زمان طلسم ہوش ربا چھوڑ کے چلے جائینگے تم سے مقابلے کو نہ آئینگے یا انکی بھی فکر ہو جائیگی لیکن تو بہ کر خود پرستی کرنیکا قصد نہ کرنا تمام جد و آبا تیرے اسی مذہب کی پابند رہے سلطنت طلسم نور افشان کی اسیوجہ سے سلطنت طلسم نور افشان مین خلل پڑا افراسیاب جادو اسی غرور مین واصل جہنم ہوا ساربان زادہ خداوند جمشید و ساحری بنکر دربار مین افراسیاب کے رہا اسکے دیدہ دل وا نہوے آخر کار واصل جہنم ہوا وہی حال تیرا ابھی ہوگا کوکب توبہ توبہ کر رہا ہی لاچین ناہید کی قتل ہونے سے خوب اعتقاد بڑھ گیا ہی قدمون سے لپٹا ہوا حال بیان کر رہا ہی کہ یا خداوند توبہ کرتا ہون اب کبھی ایسی حرکت ناشایستہ نہ کرونگا خوب رضامند ہوا قدرت نے فرمایا اے کوکب کل طبل جنگی بجوا کر میدان کارزار مین آنا کل انہی بندونکو تسخیر کرا دینگے تجکو سوار کرکے ہمراہ اپنے لیجائینگے تخت طلسم نور افشان پر قائم کیا جائیگا اب کبھی تیرے ملک مین انقلاب نہوگا کوکب نے قدمون کو بوسہ دیا گرد پھر اتصدق ہوا نثار ہوا خداوند نے پرورش کا وعدہ کیا کوکب روشن ضمیر نے کئی لاکھ روپیہ کا موتیون کا مالا کئی گنٹھے یاقوت احمر کے بطور نذر حاضر کیے خداوند نے دست شفقت پشت پر رکھا سبکے لاشے زیر قلعہ پھنکوا دیے خداوند جمشید نے کوکب کا لباس تبدیل کرایا تاج پہنایا لباس فقیری تبدیل کرایا یہ بھی سمجھا دیا کہ ایک عورت کی واسطے تو نے سلطنت ترک کی خبردار اب اسکا غم نکرنا تو بادشاہ عالیجاہ ہی ایک ایک عورت کا غم لیکر بیٹھے گا یہ مناسب نہین ہے کوکب نے توبہ کی کہ عورت کا غم نکرونگا خدا کا کبھی نام بھی نہ لونگا خداوند جمشید یہ کہکر کوکب سے رخصت ہوے کوکب تخت پر آکر بیٹھا وزرا امرا نے نذر دی پھر سلطنت درست ہوئی نوبت نقارے بجنے لگے کوکب خوش بیٹھا ہی تیاری لشکر کا حکم دیا وزرا سے بلا کر کہا صبحکو دھاوا کرکے جا پڑونگا سبکو قتل کرونگا یہان شہنشاہ لاچین وغیرہ بارگاہ مین جلوہ فرما ہین ملکہ ناہید صبح پوش فرما رہی ہین آج شام سے خواجہ عمرو کا نشان نہین ملتا ہی شہنشاہ

لاچین کوکب نے عمل خوانی شروع کی ہے اگر وہ ختم ہو گئی کوئی اُس سے مقابلہ نکر سکیگا
بادشاہ طلسم نور افشان ہے ہزارہا تحفہ جات اُسکے پاس موجود ہین شہنشاہ لاچین نے
کہا اے ملکہ عالم خواجہ عمرو اسی فکر مین گئے ہین کیا عجب ہے کہ بامقصد واپس آئین اگر انکی
عیاری چل گئی تو ضرور عمل خوانی موقوف کرائینگے نہین تو واپس آئینگے پہر رات باقی تھی
کہ قلعہ کوکب سے نوبت نقارے کی آواز آئی فوجین قلعہ آہن حصار سے باہر نکلین علمہاے
زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے ساحرونکے غول کے غول غٹ کے غٹ اشیاے سحر ہاتھ مین
پڑے جاتے ہوے بالاے قلعہ آہن حصار روشنی ہوئی دیکھا برج کلان مین کوکب نے
جلوس فرمایا تاج سر پر رکھے بیٹھا ہے نذرین گذر رہی ہین مبارک سلامت کی صدا آتی ہے ملکہ
ناہید نے فرمایا اسوقت کوکب کو کیا خوشی حاصل ہوئی واضح اے ناظرین والاتمکین شہنشاہ
لاچین جو واسطے تیار کرنے سحر کے گئے تھے شکست ابر کا سحر تیار کر کے لائے اُسوقت وہ بھی آئے
آکے یہ حال دیکھا کہ قلعہ آہن حصار مین بڑی خوشی ہو رہی تھی روشنی ہوئی ہے فوجین ساحرونکی
باہر آئی ہین کوکب کے سامنے ناچ ہو رہا ہے چرند و پرند کو حکم دیا جا کے دریافت کر کے خبر لاو پرند کار
چشم زدن مین واپس آئے کہا اے شہنشاہ عجب طرح کا معاملہ ہے حضور کا سر و ملکہ مرصع پوش کا
سر انور و سر خواجہ عمرو و سر باغبان و مخمور وغیرہ زیر قلعہ پڑے ہین لاشونکے پاؤن مین رسی باندھکر
اہالیان لشکر کوکب کھینچتے پھرتے ہین طبل جنگی بھی بجا ہے فوجون مین ہلڑ ہو رہا ہے کہ انہیں قتل ہوے
نوج کو چلکر قتل کرین یا بلوہ کر کے بھگا دین شہنشاہ کوکب لباس فاخرہ پہنکر قلعہ سے اُترے ہین
بارگاہ زر بفتی استادہ ہے آج تو ناچ بھی ہو رہا ہے طبل جنگی کو بھی حکم دیا ہے یہ سنکر شہنشاہ لاچین بہت
ہنسے کہا ہمارے استاد نے جا کر کوئی عیاری کی ملکہ ناہید مرصع پوش نے پوچھا اے شہنشاہ لاچین
یہ کیا معرکہ ہے لاچین نے جواب دیا اے ملکہ عالم خواجہ عمرو کا عدیل و نظیر نہین ہے مین نے انکو خبر دی
تھی کہ کوکب مصروف عمل خوانی ہے اُسکے تمام ہونے مین باعث پریشانی ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ نے
جا کر کوکب کو دھوکا دیا سب سردارونکو قتل کرا ڈالا اے ملکہ عالم میر تمہارا ابھی تو سر کٹا پڑا ہے سب انہیں قتل
ہوے سراسر غدر ہوا اس شہر سے کون آگاہ ہے ناہید مرصع پوش بھی بہت خوش ہوئین یہ ذکر تھا کہ
خبر پہونچی خواجہ عمرو تشریف لائے ملکہ ناہید برائے استقبال بارگاہ سے نکلین خواجہ عمرو کو لیکر

اندر بارگاہ کے آئین لاچین نے حال پوچھا خواجہ عمرو نے کہا عمل خوانی موقوف کرائی زمرہ فقرا
سے نکالا کوکب کو شہنشاہ بنایا کل بڑے زور و شور سے لڑیگا شہنشاہ لاچین نے کہا کچھ مقام
تردد نہین ہے اُسکے سحر و ساحری کا دفیعہ کیا جائیگا جن سردارونکو خواجہ لائے تھے ان سب کو
زنبیل سے نکالا لاچین نے پوچھا اے شہنشاہ اقلیم عیاری جو قتل ہوے یہ کون لوگ تھے خواجہ عمرو نے
کہا کوکب کی لشکر کے سردار ہین اب صبحکو شہنشاہ آگاہ ہونگے یہان دربار مین تو یہ ذکر ہے کوکب
بارگاہ زرنفتی مین بیٹھا ہوا بلبلا رہا ہے کہتا ہے خداوند جمشید سب خداوندون سے بہتر و برتر ہین بلکہ
خداوندونکے افسر ہین بُرے وقت مین وہی کام آتے ہین ظاہر مین تشریف لاتے ہین تمام ساحر کہ رہے
ہین اے شہنشاہ آپکا اعتقاد قوی ہے بڑے لطف سے آپنے عملداری کی مسلمانونکا ساتھ دیا مذہب
اصلی کو نہین چھوڑا کوکب کہ رہا ہے کہ کُل افسر مسلمانان قتل ہوے اُسوقت مین قدرت ہے کہ سکا محمود زد
بہار سکا حقیقت مین مجھے بھی قلق ہوا ایسے شباب مین معشوقان خوشنحو حسین مہ جبین بگروہ لائق
اسی کے تھے ان الکہ سمجھاتے عمرو کا وہ ساتھ نہ چھوڑتے ساربان زادہ بھی بصد حسرت و یاس قتل ہوا ساکنان
قلعہ آہن حصار بھی از بس حیران ہین کہ اتنے سردار کیونکر قتل ہوے جو کوئی پوچھتا ہے تو کوکب ہنسکر
جواب دیتے ہین یہ مقامات راز خداوندی ہین انکو نہ پوچھو صبحکو ظاہر ہو جائیگا طلسم ہوشربا پر
چلکر عملداری کرو ہر چند کہ حمزہ مرد معقول ہے آخر ان باغیونکی شراکت نہ کی لیکن جب حال قتل عمرو سنے گا
سر دھنے گا یہ رفیق قدیم بلکہ مصاحب ندیم جان لشکر اسلام ہر فرد بشر پر اسکے احسان ہین جملہ سردار لشکر
کشتی کرینگے اسکا مجھے کیا خوف ہے مین سب سے موجود ہون مین نے خداوند جمشید سے صاحبقران کی سکات
نہین کی وہ سبکو گرفتار کرا دیتے اب اگر سرکشی کرینگے بہت پچھتائینگے مین بھی چاہتا ہون کہ انکو سمجھا دون
وہ باغ پر بہار نہ مٹاؤن اتنی رات انھین باتون مین بسر ہوئی صدائے مرغ سحر آئی نسیم سحری چلی ہلانے
صفت باغبان حقیقی اپنی اپنی زبانون مین کی چہار جانب سے صدا آئی سحر ہوئی لو سحر ہوئی کوکب نے
تمام اسباب سحر ذات پر آراستہ و پیراستہ کیا مرکب پر ندپر سوار ہوا چند قدم چلا تھا فوجین آراستہ
پشت پر کچھ سردار کچھ ساحر بیشمار بڑے بڑے ساحران غدار اشیاے سحر ہاتھ مین لیے ہوے خوشی
خوشی طرف میدان کارزار کے چلے تھے کہ عملداران لشکر لاچین و ملکہ ناہید مرصع پوش
بڑی شد و مد سے نمایان ہوے اب کوکب گھبرا کے دیکھنے لگا آگے آگے باغبان قدرت

بصد صولت وشوکت ایک جانب بہار رنگین ایک جانب ملکہ بہار گلعذار و مخمور سرخ چشم جملہ
سردار شہنشاہ لاچین تخت پر ملکہ ناہید و لاچین کا تخت ملا ہوا علمشاہ و قاسم و جہانگیر
و ایرج نوجوان فوجون کو آراستہ کرتے ہوئے عقب مین سرداران تہمتن جوانان صف شکن
یہ حال پر ملال دیکھکر کوکب کا چہرہ زرد ہوگیا گھبراکر کہا یارو یہ کیا غضب ہوا سب سردار زندہ ہین
شب کو چارسو سردار میرے قتل ہوئے وزرا امرا نے کہا ای شہنشاہ آپکے ہی سردار ہماری لشکر سے
غائب ہین کمیدان رسالدار بڑے بڑے ساحران غدار رات سے انکا پتا نہین ہی کوکب نے کہا مین
کسی کا خواہان نہین ہون مجھکو تو اس مقدمے مین بڑی حیرت ہی کہ یہ سرداران نامی کیونکر بچے
اس غصے مین گھوڑا بڑھاتے ہوئے میدان کارزار مین پہونچا کل لشکر اسلام بھی آکر جا صفین آراستہ
ہونے لگین جب صفین جم چکین نقیبان بلند آواز جانبین سے نکلے اشعار عبرت انگیز پڑھکر ہٹے
تھے کہ کوکب نے مرکب باد رفتار کو بڑھایا میدان کارزار مین آکر آواز دی ای فرقہ خداپرستان
جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے ایک کو زندہ نچھوڑونگا خداوند جمشید وعدہ کرگئے ہین پہلوے تخت شہنشاہ
لاچین سے آواز آئی ای برادر بجان برابر ہم مہرسپہر عیاری کیون رات کو کیا معرکہ گذرا تمہی سردار
ہمارے آئے ہم ابھی تک اُسی انتظار مین ہو ای کوکب ہمارا کہنا مانو ناہید سے مل جاؤ بڑا تعجب ہمارے
پہچان لینے پر دعوی تھا شب کو نہ پہچان لیا اگر جی چاہتا تمھاری بھی گردن لیتا مشکین باندھکر
لے آتا ہم کوکب مجھکو تمھارا بڑا خیال ہی اب سرکشی بہتر نہین ہی ناہید نے کوئی خطا نہین کی نسبت
ملکہ بران کی نبیرہ صاحبقران سے قرار پائی ایرج صاحب حسب نسب بطن سے ملکہ گیتی افروز کے
صلب شہزادۂ قاسم خاور سپاہ کا جرأت وشوکت تمام عالم پر ظاہر ہی فتاح طلسمات سیاح ممالک عجائبات
ایسا خوش کسکو ملتا ہی یہ سنکر کوکب اور زیادہ جھلایا کہا او ساربان زادے تجھ سے سمجھونگا اب آئندہ
کیا عیاری کریگا عمرو نے کہا ای کوکب بات بات عیاری ہوگی کوکب نے کہا کیا مجال خوب آپسمین جو
فتح ہوئی شہنشاہ لاچین نے کہا خواجہ اس سے کیا فائدہ وہ بات کیجیے جس سے کچھ مراد حاصل ہو
تسکین دل ہو کوکب نے کہا کسیکو مقابلے کو بھیجیے جسکی قضا ہو وہ آئے شہنشاہ لاچین خوش آئین نے
مرکب برق دم کو مہمیز کیا تا پیچ بھیکون مین گھوڑا میدان مین پہونچا کوکب نے جھولی سے گولا نکالا شہنشاہ
لاچین پر پھینکا لکہ ابر سیاہ بڑے زور وشور سے پہلوے تلوہ سے پیدا ہوا لاچین کو ابر نے گھیرا

آگ برسی تلوارین گرین لاچین نے مرکب کو چھیڑ کر جست کی برق جہندہ بنکر ابر سیاہ پر گرا ابر کے
ٹکڑے اُڑا دیے بارش شمشیر موقوف ہوئی دن روشن ہوا کوکب ذی شکوہ پر عنائی و زیبائی پایا تلوار کھینچکر
لاچین پر چلا آتا لیان لشکر کو آواز دی ہان یارو گھیر کر اس پیر زمین گیر کو مارلو بارہ لاکھ فوج نشان
زنگاری کھلے ہوئے ادھر سے بڑے مدد لاچین ملکہ ناہید مرصع پوش جلین باغبان قدرت بہار
گلعذار و رعد و برق و برق لامع اشیاے سحر ہاتھ مین لیکر لشکر کوکب پر جا پڑے طبقے زمین کے
ہلا دیے ادھر سے نعرۂ علمشاہ کی صدا بلند ہوئی ملکہ ناہید و لاچین نے سحر سے حفاظت کی تدبیرین
کردی ہین کسیکو موتیون کا مالا دیا کسیکو کنٹھا یاقوت احمر کا کسی کے بازو پر اکہ باندھا گیا کہ لِکے ڈگے کی
خیر مناے ہر کس کا سحر تاثیر نہ کرے اتنی مہلت جوان سرداران تہمتن نے پائی صفونکو درہم و برہم کردیا
ہزارون ساحر بڑھ بڑھکر مارے لاچین و کوکب سحر بڑے سحر ہوے کوکب تو قصد کرتا ہے کہ مین ملکہ
ناہید مرصع پوش پر جا پڑون لاچین کوکب کو روک لیتا ہے ہر مرتبہ للکارتا ہے کہ اے کوکب غریب
عورت پر کیا جاتا ہے ہمسے مقابلہ کر قضاے کار ایک جانب سے کوکب شمشیر زنی کرتا ہوا آتا ہے دو
چار ہزار جوان مارے افسرون کو ٹوکا کہ پہلو سے نعرۂ شیر کی آواز آئی نعرۂ ایرج نوجوان

ملک ایرج آن آفتاب منیر	که صاحبقرانیم و آفاق گیر چو تیغ یلی برکشم از غلاف
تزلزل فتد درمیان مصاف	پاٹ کر جو کوکب نے ایرج نوجوان کو آتے ہوئے دیکھا صاف

ظاہر ہے کہ ایک شیر نر بپھرا ہوا آتا ہے جس صف پر آیا افسر کو تاک کر مارا لوح گلے مین پڑی ہوئی
مجلس جادو کنارے کنارے ایرج کو ترغیب دیتی ہوئی کبھی عرض کرتی ہے میمنہ کی خبر لیجیے
کبھی میسرہ کا اشارہ کرتی ہے اگر کسی ساحر نے مکر کیا کہ پشت پر سے ایرج کے آیا مجلس کڑک کر اسپر گری
اُسکے دو ٹکڑے کیے پشتیبانی کرتی ہوئی آتی ہے اُنکے سرداران نامی بھی جان لڑا رہے ہین خوب خوب
لڑے کوکب غصے مین ایرج پر جا پڑا ایرج نے بھی اُدھر رخ کیا تاب فوج مین اگر ٹکا ور چلی سات
قدم مرکب کوکب کا تین قدم مرکب ایرج کا ہٹا بھالے سنبھالکر دونون آپسمین مصروف جنگ ہوے
دس بیس طعن نیزۂ جانستان کے رد و قدح ہوے تھے کہ دور سے شہنشاہ لاچین نے دیکھا اسباب سحر
منتخب کرکے ہاتھ مین لیا دو تین گولے لشکر کوکب پر مارے لشکر کوکب مین آگ لگ گئی ہزارہا ساحر
مرکر گرے فریاد کی صدا بلند ہوئی یہان ایرج نوجوان نے نیزہ کا ٹھاتھیرا مار دیا نیزہ ہاتھ سے

کوکب روشن ضمیر نے بکلا قبضے پر ہاتھ ڈالا مگر لاچین کے سحر نے دل ہلا دیا کوکب مہلت نہیں
پاتا کسی طرف سے بہار کا گلدستہ چلا باغبان نے پھولوں کا گیند مارا بہار نگین نے بھی سحر کیے
چند نخل سحر بنائے اُدھر سے جو کوکب کا گذر ہوا ہوا نخلستان کی کھائی طبیعت گھبرائی سحر فراموش
ہونے لگا بیہوشی کا ہوش حیرت کا جوش عقبے میں خاموش اہالیان فوج جو پیچھے ہٹے کوکب نے پکار کے
آواز دی کہ یارو وقت جانبازی و سرفروشی ہے آج بے لاچین کو قتل کیے نہ پلٹونگا سردار گھبرا گئے
جواب دیتے ہیں پہلے اپنی جان تو بچائیے دیکھیے ایرج نامور نے مجمع ساحران کو متفرق کر دیا ایرج
و کوکب سے تلوار چلی بسبب لوح کے سحر کوکب ہر مرتبہ باطل ہوا ایک مقام پر لوح چمکی کوکب کی
آنکھ جھپکی ایرج نے اوپر سے ہاتھ مارا تیغہ دودم سکندری کاٹ میں بے نظیر جوان شیر گیر کوکب نے
گرد اسپر کا اُٹھایا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے سپر کو کاٹ کر تاج کو کاٹا سر کوکب زخمی ہوا کوکب نے
داستانہ مارا تیغہ سر سے نکلا چادر خون کی چہرے پر اُسی حال میں ناہید نے اسطرح کا سحر کیا
کہ آسمان سے آگ برسی شعلہ ہائے آتش نے وہ گرمی دکھائی اہالیان لشکر کوکب کو تاب نہ آئی
جسم پر آبلے پڑ گئے ہزارہا ساحر منہ کے بل گرے ہزارہا کے کاسۂ سر چور ہوئے ہزارہا دیوانہ وار
ٹکراتے پھرتے تھے ایک طرف سے لاچین کا بھی سحر ہوا بہار نے گلدستہ مارا مخمور سرخ چشم نے کنٹھا
یاقوت احمر کا پھینکا سب طرف سے سحر جو ہوئے قدم کوکب کے اٹھ گئے فوج بدحواس ہو کر بھاگی
پلٹ کر جو کوکب نے دیکھا فوج کے قدم اُٹھ گئے علم فوج سرنگون جوش و دریائے خون ہزارہا لاشہ پڑا
تڑپ رہا ہے سرکشوں کے سر مثل کاسۂ گدائی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں ہاتھ پاؤں کٹے پڑے ہیں
میدان تمام خون سے لال پڑے ہوئے افسر اس جنگ میں مارے گئے ایرج لوح چمکاتے ہوئے چلے
آتے ہیں کوکب کا کچھ زور نہ چلا جرأت ایرج دیکھکر گھبرا گیا شکست فاش کھائی لشکر منتشر ہوا
اُسوقت کوکب مرکب مشکین پرند اُڑا کر ایک جانب نکل گیا بارگاہیں لٹیں خیمے وغیرہ اپنے قبضے میں کیے
ہزارہا نازنان کوکب گرفتار ہوئے ہزارہا نے بڑھکر قدموں کو ملکہ ناہید کے بوسہ دیا یہی عرض تھی
کہ ہماری خطا معاف فرمائیے بعض کا یہ قول تھا صاحب جو زن و شوہر کی لڑائی میں ہمکو کیا دخل ہے
جو کچھ مناسب جانا وہ کیا فساد کرنے والے ذلیل و رسوا ہونگے لاچین وغیرہ بہ فتح و ظفر پلٹے بارگاہ
میں استادہ ہوئیں سب سرداران نامی و شہزادگان گرامی مصروف عیش و نشاط ہوئے خواجہ

عمرو نے یہ فرمایا اے ملکہ ناہید ابھی اطمینان نہین ہے ہرکارے روانہ کرو کہ دریافت کرکے خبر لائین
کوکب کہان جاکر ٹھہرا ہے اگر وہ طلسم باطن نور افشان مین چلا گیا کسیکی مجال ہے کہ وہان پہونچے
لہذا لوح طلسم نور افشان کی فکر کرنا پڑیگی ایرج نوجوان صاحب اقبال ہے اُسکے واسطے عبادت خانہ
آراستہ ہوگا غیب سے مدد طلب کیجاے وہ جستجو کرے گا بدون حصول لوح طلسم نور افشان
مطلب اصلی حاصل نہوگا اگر طرف طلسم کے نہین گیا کسی شہر پر ٹھہرا یا کسی سرکش کو طلب کیا اُسوقت
مین یہ تدبیر ہے کہ فوراً چلکر گھیرنا چاہیے بموجب قول بزرگان مصرع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد اگر جمعیت
بڑھ گئی فتح جنگ کوکب مشکل ہوگی سب صاحبون نے ملاحظہ فرمایا کوکب کسی سے نہین دبا سب سے برابر
لڑا ایرج ہی کے ہاتھ سے زخمی ہوا سب نے اِس صلاح کو پسند کیا شہنشاہ لاچین نے طائران سحر
ملکہ ناہید مرصع پوش نے ہرکارے واقف کار ساحر راز دار برائے خبر کوکب روانہ کیے سب کو
انتظار ہے کہ ہرکارے خبر لیکر آئین تو لشکر تیار کیے جائین سامان جنگ ضرور ہے معرکہ ہاے عظیم پڑینگے
خواجہ فرماتے ہین مزاج سے کوکب کے کوئی آگاہ نہین ہے مین نے مزاج کو اُسکے خوب سمجھ لیا ہے غصہ
اُسکے مزاج کا ابھی تک نہین اُترا جبتک گوشمالی قرار واقعی نہوگی تب تک راضی نہونگے جو آنکی
خواہش ہے وہی ہوجائیگا ابھی تک تو یہی گھمنڈ ہے کہ مین نے عمرو کو عیار بنایا میری مدد سے عمرو
عیاریان کرتا ہے جب دماغ سے یہ سودا نکل جائیگا تب راہ پر آئیگا مین جان و ابروے کوکب کا دشمن
نہین ہون یہ سودا جو اُسکے دماغ مین بھرا ہے کہ مذہب سب بُرے ہین خود پرستی کرون یہی میرے اُنکے
دشمنی ہے وحدانیت رب اکبر کا انشاء اللہ قائل کراؤنگا راہ راست بتاؤنگا یہان تو یہ تدبیرین
ہین گرفتاری کوکب کی تقریرین ہین مگر کوکب روشن ضمیر بیقرار و اشکبار و زخمدار شکست خوردہ کچھ
مشیران سلطنت و وزیران مملکت ہمراہ ہین دور تک اُسی مرکب پر آیا جب سر سے خون بہت جاری ہوا
ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا خیرخواہان دولت نے تخت پر سوار کر لیا بے سر و پا راہ طے کرتے ہوے چلے آتے
ہین قریب ایک کوہ فلک شکوہ کے پہونچے وہ مقام نہایت سرسبز و شاداب تھا طائران زمزمہ سرا پھولون سے
جنگل ہرا بھرا چشمہ ہاے آب صاف و شفاف جوش مار رہے ہین ملازمون نے عرض کی حکم ہو تو دو چار
گھڑی اس مقام فرح افزا مین ٹھہر ائین زخمہ دوزی کرکے پھر آگے بڑھین گے کوکب نے منظور کیا بر سر کوہ
فلک شکوہ ملازمون نے فرش بچھایا مسند آراستہ کرکے کوکب کو بٹھایا زانو پر سر رکھکر زخمدوزی

کرنے لگے کوکب کو جب آرام ہونچتا ہی تو اُٹھ بیٹھتا ہے آخر سب نے یہ صلاح کی کہ شہنشاہ کو لیکر قصر جمشیدی مین جائین کوکب نے آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی کہا یارو قصر جمشیدی کہاں وہ مقام جنت نظیر ہم سے چھوٹا ساکنان قرب و جوار کہیں گے شہنشاہ شکست کھا کے آئے مجھسے ایسے کلمات نہ سنے جائینگے مین اور کسی مقام پر جا کر ٹھہرونگا یکہ و تنہا جا کر لڑونگا بدون قتل عمرو مجھکو آرام نہ آئیگا یہ کہکر کوکب کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے بہت رویا ساتھ والے سمجھانے لگے کہ ای شہنشاہ ابکی ایسا ڈٹ کر لڑینگے فوج دشمن درہم و برہم کر دینگے سب سے زیادہ ملکہ ماہید مرصع پوش کو سزا دینا چاہیے شہنشاہ کی زوجۂ خاص ہو کر دشمنون کا ساتھ دیا کوکب نے کہا یہ امورات گردش فلکی ہین مین نے عمرو کی عیاری کو نہ پہچانا ورنہ اُسی مقام پر خاتمہ تھا وہ سردارونکو چھڑا لے گیا مین نے دھوکا کھایا ایک نوجوان کے ہاتھ سے شکست ہوئی یہ کہکے کوکب نے قصد کیا کہ تخت پر سوار ہو کر کسی جانب روانہ ہو کہ گوشۂ صحرا سے ایک لکہ ابر یاقوتی پیدا ہوا صاف ثابت ہوتا تھا دریاے خون موج مارتا ہوا آتا ہی سامنے اس پہاڑ کے آکر وہ ابر ٹھہرا کوکب نے کچھ اشارہ کیا ابر شق ہوا سب نے دیکھا ایک تاجدار تخت طاؤسی پر سوار تاج بے بہا سر پر قباے قلم کار زیب جسم دریاے سحر مین غوطہ مارے ہوے ابروُن پر بل جیسے ہی کوکب کو دیکھا بے اختیار پکار کر آواز دی ای نور نظر ای پارۂ جگر اس پہاڑ پر کیونکر آنے کا اتفاق ہوا اُس ساحر بزرگ نے جو یہ کہا کوکب نے دوڑ کر اُستاد کے گلے مین ہاتھ ڈالدیے چیخین مار کر رویا اُس ساحر نے کہا برادر بجان برابر کا مزاج کیسا ہی بھائی صاحب کا ہمیشہ یہی قول تھا کہ اگر کوکب روشن ضمیر پر کوئی نگاہ کج ڈالے اُسکی آنکھین نکال لون یہ جو اُس تاجدار نے کہا دل تو کوکب کا بھرا ہوا تھا شکست خوردہ رنج و ملال اُٹھائے ہوے گلے مین ہاتھ ڈال کے لپٹ گیا اسطرح کوکب بیقرار ہو کے رویا جیسے کوئی مصیبت زدہ اپنے بزرگونکے سامنے بیقرار ہوتا ہی شدت گریہ سے طاقت کلام نہ تھی ہچکی لگی ہوئی وہ تاجدار ہر مرتبہ کہتا ہی ای فرزند حال تو کہو کیا گذری یکہ و تنہا وزرا امرا اسباب شوکت کوئی شے ہمراہ نہیں ہی خدمتگذاران شاہی مورد فیوض نامتناہی بطور خیرخواہی کوئی اسوقت ہمراہ نہین صورت تیری دیکھکر کلیجہ پھٹتا ہی صرف مین نے بھائی صاحب کی خیر و عافیت پوچھی آپ تم اسقدر مکدر و دردمند ہوسے ای نور نظر اگر کوئی رنج و ملال پہونچا ہو صاف بیان کرو مثل بھائی صاحب کے مین تمکو سمجھتا ہون اپنے احوال بیان کرنے مین مجھسے کسی طرح کا تکلف نکرو کوکب نے دامن اُن بزرگ کا تھاما

کہا چھوٹے اُستاد کیا گذارش کرون فلک تفرقہ پرداز گردون کجباز نے عجب گرفتاری دکھائی اگر
زبان سے کہتا ہون تحلب لٹ جاتا ہی اگر راز چھپاؤن آتش مصیبت استخوان کو جلاتی ہی مفصل حال
کہتے ہوے شرم آتی ہے بقول شاعر فرد چہ گویم از سر و سامان خود عمر یست چون کاکل ٭ سیہ بختم پریشان
روزگارم خانہ بردوشم ٭ عقل کو زوال ہوا مذہب مین فتور پڑا دوست دشمن ہوے راہبر رہزن
ہوے معشوق خوبرو پہلونشین ماہ تمکین قمر خوبان جہان حور خصال پری تمثال سیار گلشن جنان
ہوے جسکے فراق مین جی چاہتا ہی قبر مجنون پر جا کر فقیر بنکر بیٹھون فرہاد وار پہاڑ سے سر ٹکرا کر جان شیرین
دون لطف زندگی نہ رہا اس زمانے مین وہ ظلم سہا کہ جسکو بیان نہین کرسکتا اُس تاجدار نے کہا ای
کوکب بس تاویل ہوچکی مفصل حال بیان کرو اُسکی تدبیر کرین کوکب نے ٹھنڈھی سانس کھینچکر ابتدائے
حالات خواجہ عمرو و داخلہ خواجہ کا طلسم نور افشان مین اعزاز و اکرام کرنا بلور حیار دست کو برائے مدد
روانہ کرنا سحر افراسیاب کا شکست ہونا پے در پے مقابلے افراسیاب و گنبد نور سے چھوٹنا ہند مدار کا
لڑ آنا یان افراسیاب جادو سے و حالات شکست دریائے خونروان و ذکر قتل عشاق سبزہ رنگ
و فخر طلماتی و حقران سبزپوش وغیرہ بیان کرکے ذکر قتل برہمن و ثلین تن و ذکر قتل نور افشان
از بدعت افراسیاب بیان کرتا جاتا ہی اور رو رہا ہی آخر مین فساد ہونا صاحبقران سے بمقدمہ عشق
ایرج نوجوان و بیران شمشیر زن باغی ہونا ملکہ ناہید مرصع پوش کا و قتل ہونا خاکا فقیر ہوکر
بیٹھنا قلعہ آہن حصار مین چڑھ کر آنا ایرج وغیرہ کا و عیاری خواجہ عمرو رہائی جملہ سرداران و شکست و
فاش ہونا ہاتھ سے لاچین وغیرہ کے اسطرح کوکب نے سامنے اُن بزرگ کے بیان کیا کہ وہ بھی بیقرار
ہوکر رو رہے ہین کوکب بھی اشکون سے منہ دھو رہے ہین حال قتل نور افشان سُنکر اُن بزرگ نے
کہا ای فرزند ارجمند ای راحت جان دل دردمند علاوہ قتل ہونے بھائی صاحب کے مجھے
تمھارا ملال کسی طرح گوارا نہین ہے تم سے بڑی خطائے فاش ہوئی غیر مذہب کے شریک ہوے
اپنے ہم مذہب کی سلطنت کو مٹایا یہ اُسی کا پھل پایا کہ یگہ و تنہا تباہ پھر رہے ہو لاچین کی کیا حقیقت ہی
بہار وغیرہ و سحر کیا جائین ناہید مرصع پوش چھوکری ہی لوگون کے بہکانے سے محبت مین بیٹی کی
دوڑ پڑی ہی ای کوکب تونے خود ناہید کو اپنا دشمن بنایا بھائی صاحب نے بھی مجھکو اطلاع نہ کی مین
زندہ رہون اور نور افشان قتل ہوجائے خون اُس بزرگ کا بالا بالا نجائے گا خون نور افشان

زنگ۔ لاثیگا کوکب سر جھکائے ہوئے سواے بجا و درست کے کچھ جواب نہین دیتا محشر جادو برادر
نور افشان ہر مرتبہ آہ کرکے زانو پر ہاتھ مارتا ہے ہاے برادر نور افشان تمنے کیون جان دی
ہمکو اطلاع بھی نہ کی اتفاق سے اسوقت براے سیر نکل آیا ہون تو اے فرزند ترک دنیا کیجیکا سب
سامان عیش و طیش معطل ہوے نام سے بھائی صاحب کی روح کو رحمت قلب کو قوت تھی یہ بھی خوب
گمان غالب تھا کہ طلسم نور افشان مین براحت و آرام رہتے ہین خوب دریافت تھا کہ کوکب نابکار
ہر طرح سے پر خاطر کرتا ہے ان امورات کا خیال بھی نہ تھا وہ رابطہ و ضوابط تھے اُس زمانے بھی صد ہا خط
خیر و عافیت کے آئے افراسیاب کا ذکر بھی نہین لکھا یہ بھی کبھی نہ تحریر فرمایا کہ اے برادر ہماری خبر
لینا طلسم نور افشان مین فساد درپیش ہے یا کس طرح کا پس و پیش ہے میری سامنے افراسیاب کی
مجال تھی کہ سرکشی کرتا قدمون پر لاکر بھائی صاحب کے گرا دیتا خیر اے کوکب آنچہ گذشت گذشت جو کچھ تمنے
کیا بہت اچھا کیا اگر فرزند سے کوئی خطا ہو اُسکا علاج کیا سواے اسکے کہ اُسکا انتظام کرین دشمنون سے
بدلا لین اے فرزند بتاؤ کہ لاچین وغیرہ کہان ہین کوکب نے کہا قلعہ آہن سے شکست کھائی سب
سردارون نے ملکر مجھپر سحر کیا مجلس دار اختر و جمشید وغیرہ سب میری دشمن ہوگئے جہانتک ممکن تھا
لڑا آخر شکست فاش ہوئی طلسم باطن پر جانے کی تلاش ہوئی یہ بھی آپ سے گذارش کردون کہ
جبتک طلسم نرگس فتح ہوا ایرج نوجوان کے پاس لوح موجود ہے طلسم نور افشان کی خبر نہ دے گی مگر
اُس جوان پر تاثیر نہین کرتا لوح حفاظت کرتی ہے فرزندان حمزہ سب صاحب اقبال ہین حاکم اقلیم جاہ
و جلال ہین اگر قصد کرینگے تو لوح طلسم نور فشان کا ملنا اُنکے نزدیک کچھ مشکل نہین ہے یہ تو نبیرۂ حمزہ ہے
جسنے طلسم نرگس کو فتح کیا شاہزادہ جہانگیر دلاور بیرداد اس جوان کا فرزند حمزہ صاحبقران زمان کو
افراسیاب لیکر آیا تھا اُسنے لوح طلسم نور فشان لی اپنا رنگ طلسم مین جمایا گل حیات کوکب
حاصل کیا مرجان جادو شکست ہوئے بڑے بڑے ساحر اُس شیر کے ہاتھ سے قتل ہوگئے سالہا سال
میرے طلسم پر لڑا وہ بھی اپنے فرزند کی مدد کو آیا ہے رستم پیلتن علمشاہ نوجوان فرزند رشید صاحبقران
بھی براے مدد ایرج نوجوان آگئے ہین قاسم خاور سپاہ والد ایرج نوجوان بھی موجود ہین ان سب
جوانون نے ایک مرتبہ بلوہ کر دیا ان سب کے عیار مکار غدار تعلیم کردۂ عمرو نامدار اس طور اپنے
سردارون کو لیکر آئے ساحرون کو بیکار کر دیا وہ سب ہمراہ ملکہ ناہید مو صبح ...

یقین ہے ہرکارے میری خبر کے لیے روانہ کیے ہونگے ساربان زادہ تین روپیہ کا پیادہ فرو تدبیر کریگا
لیکن استاد والاتژاد کیا عرض کرون عمرو قوم کا تورزیل ہے قول کا پابند ہی قلعہ آہن مین خداوند جمشید
بنکر آیا صریح مین نے دھوکا کھایا اگر عمرو چاہتا مجھے گرفتار کرلیتا لیکن اُسنے تساہل کیا قصر جمشیدی
مین بھی مین نے دھوکا کھایا تھا مگر دھوکا کھاکر مین نے عمرو کو دھوکا دیا ساربان زادکے پیچھے پر سانپ
لوٹا ہوگا اب اُسکی کوئی مکاری مجھپر نہ چلے گی اب مین ہوشیار ہوگیا ایک بات کا اور خیال ہے جب
میرے اُسکے ملاپ تھا تو یہ باتین ہوا کرتی تھین مین نے کئی مرتبہ کہا کہ ای عمرو اگر کوئی وقت ایسا ہو
کہ ہمارے تمھارے فساد ہوجاے جان وآبرو کا خیال رہے اسکے خلاف نہو استاد والاتژاد اُس
ساربان زادے نے تو یہی کیا مین بھی چاہتا ہون احسان اُسکی گردن پر رکھون تمام عالم مین مشہور ہو
کہ عمرو آزاد کردہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر ہے عمر بھر یاد رکھے کہ بادشاہ طلسم نورافشان ایسا
رئیس جلیل تھا کہ بندۂ احسان بناکر چھوڑ دیا محشر جادو ہنسا کہا ای نورنظر عیاری کی یہ لیاقت ہے
کہ ہم لوگون سے آنکھ چار کرے افراسیاب جادو عالم غفلت مین رہتا تھا آٹھ پہر شراب کباب سے
دھوکا کھانا کیا مشکل تھا اب خاص اسی امر پر کمر باندھو امورات ضروری کو خیال رکھو جبتک انکا خاتمہ
نہوے کسی کار ضروری مین مصروف نہو تا میرے ساتھ میرے باغ مین چلو باغ لالہ زار جہان ہمیشہ
خونریزی رہی موج ہوا تیغ بران ہر برگ خنجر درخشان ہر نخل نیزۂ خم شاخ خم کمان آہ عندلیب نغمہ
تیر دلدوز چشمے سے حباب آنکھین نکالینگے مراکب باد صبا کی جھونکے مسلمانون کو پامال کرڈالینگے
سایے سے اُسکی دیوارون کے بچنا دشوار ہے سایۂ حباب کا اعتبار ہے اب تم تنہا کیا کروگے یہان کیون
بیٹھے ہو چلو باغ لالہ زار پر بارگاہین استادہ کرائین ملازمان خیرخواہ برای خدمتگذاری آئین مقام
جنگ بھی قرار دین اُنکے ہرکارے واسطے خبر کے آئے ہونگے جاکر خبر پہونچائین کوکب سے کہا
میرے ساتھ والے منتشر ہوے ہین وہ بھی آتے ہونگے یہ ذکر تھا کہ محشر و کوکب نے دیکھا معمار قدرت
یکہ و تنہا بدحواس زخمدار بیقرار اسباب سحر ندارد دوڑتا ہوا کوکب کو چلا آتا ہے کوکب نے معمار
قدرت کو آواز دی ای برادر ہمارے پاس آؤ اُسنے پلٹ کر آواز دی ای شہنشاہ حاضر ہوا
معمار نے آتے ہی اول کوکب کے قدمون کو بوسہ دیا اشارے سے پوچھا ای شہنشاہ یہ کون
بزرگ ہین کوکب روشنضمیر نے کہا ای معمار قدرت جب وقت زوال دولت آتا ہے

انسان اپنے دوست کو دشمن بناتا ہی یہ میرے والد نامدار عم عالیمقدار نور افشان جادو کے جھوٹے
بھائی محشر جادو و شہنشاہ خوشخو ہمہ دان ہمہ گیر حاکم اقلیم تدبیر آجتک میری عقل کو زوال رہا کہ ہین
انکو خبر نہ کی آج یہ میری راہ پر آئے قلعہ آہن حصار سے شکست کھاکے ادھر آیا استاد سے ملاقات ہوتی
تمام کیفیت مین نے بیان کی استاد فرماتے ہین مین ایک ان مین لڑائی فتح کردونگا تم ترتیب فوج کرو
معمار قدرت نے کہا ای شہنشاہ اسوقت شدت گرمی سے غلامون کا عجب حال ہی شب کو اسی مقام پر
آرام فرمایئے بوقت سحر لشکر بصد کر و فر تیار ہوگا یہانسے سوار ہوکر چلیے گا اہل اسلام بھی آمادہ بیٹھے
ہونگے جس مقام پر آپکی خبر پائینگے فوراً آپہونچین گے انکو یہی منظور ہی کہ لاچین وغیرہ آپ سے مقابلہ
کرین یہ سنکر اسیوقت محشر جادو نے ایک تخت یاقوتی سحر سے آراستہ کیا کوکب روشن ضمیر کو اپنے
پاس بٹھایا معمار قدرت نے پایہ تخت پر ہاتھ ڈالدیا اور جملہ سردار آکر جمع ہوے محشر جادو
نے سحر سے بیرقین تیار کین اژدہاے آتش فشان پیدا ہوے علمہا نے لشکر انکے دہن مین دیے
علمہاے لشکر وہ اژدر دہن مین دبائے ہوے آگے بڑھے کئی ہزار نقارے بجے اس شوکت و
شان سے کوکب روشن ضمیر کو محشر جادو ساتھ لیکر طرف اپنی باغ پر بہار کے چلا راہ مین تسکین
دیتا جاتا تھا کہ ای کوکب مین سبکو گرفتار کرونگا ایک ہفتے مین یہان سے تا بہ سرحد طلسم نور افشان
اہل اسلام کو ٹھہرنے نہ دونگا اگر بعد انکے اختتام کے صاحبقران قصد کرینگے انکی بھی تدبیر کیجائیگی
اب توفی الحال ان باغیون کا انتظام واجب لازم ہی یہ بخوبی ظاہر ہی بموجب مضمون مصرع کار خود
کردہ را سزا این است بران و ناہید کی خطا معاف کرنا کوکب نے کہا استاد ان سب نے ایسے مجکو
صدمات پہونچائے ہین دل ہی میرا خوب جانتا ہی اب انکا قتل ہی کرنا مناسب ہی ناہید کی تو
صورت سے بیزار ہون کہ اسنے میرا خیال نکیا دشمنون کو دامن پناہ دیا ان سبکی شرکت کی فرزندان
حمزہ کو اپنے گھر مین بلا لیا مین نے اسی کے سحر سے شکست کھائی خاے گلگون پوش کو یاد کرکے
کف افسوس ملتا ہون نام سے ان ظالمونکے جلتا ہون جس روز سے خا قتل ہوئی کئی مہینے فقیر
بنا ہوا اسکی قبر پر بیٹھا رہا آپنے آج تخت پر بٹھا لیا آپ کے حکم کو رد نہ کرسکا میرا دنیا سے جی
اٹھ گیا محشر جادو نے سر کوکب کا سینے سے لگا لیا کہا ای فرزند دنیا مین ایسے اکثر واقعات
پیش ہوتے ہین ترک دنیا بہت دشوار ہی زن و شوہر کا بگاڑ کیا کوکب روشن ضمیر نے سر بہ

محشر جادو کے ہاتھ رکھدیا کہا استاد آپکے سر کی قسم کھاتا ہوں اب مین ہرگز ناہید مرصع پوش
کی خطا نہ معاف کرونگا ان سبکو قتل کرکے سرحد طلسم نور افشان کو اور طرح سے آباد کرونگا القصہ استاد
شاگرد باتین کرتے ہوے بعد قطع منازل و طی مراحل قریب اپنے باغ کے محشر جادو نے لا کے
کوکب کو اتارا پہلوے باغ مین ایک برج کلان بناکر تیار کیا اسکی پشت پر لشکر اتارا برج پر
تخت زرین آراستہ کرکے گرد اسکے میز و دنگل کرسیان درست کرائین تخت پر کوکب کو بٹھایا دنگل
زرین پر خود آکر بیٹھا اور سردار اپنے اپنے مقام پر آکر متمکن ہوے سب سے زیادہ مقرب معمار قدرت ہے
پایہ چہارم تخت پر کوکب روشنضمیر نے معمار قدرت کو دنگل مرحمت فرمایا دربار آراستہ ہوا
محشر جادو نے سامان عیش و نشاط طلب کیا ساقیان گلعذار جام بادہ گلنار لیکر حاضر ہوے
دور جام بے اندیشہ انجام گردش مین آیا کوکب کا بھی دماغ تر ہے محشر جادو نے بھی کوکب کو
سمجھالیا محفل عیش مین شریک کیا چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین کو اشارہ کردیا کہ
ہمارے فرزند کو بہلاؤ وہ نازنینان شوخ و شنگ خوشرو و خوشخو خوش کلام رعنا زیبا لباس ہاے
فاخرہ زیب جسم دریاے جواہر مین غوطہ زن سامنے کوکب روشنضمیر کے حاضر ہین دلربائی کی باتین
کررہی ہین دم محبت کا بھر رہی ہین چار پہر رات عیش چین مین گذری ستارۂ سحری آسمان پر چمکا
طرف صحرا کے کوکب روشنضمیر و محشر جادو دیکھ رہے ہین ہرکارے زیر برج حاضر ہین پہلے
برج مین فوجین فروکش ہین سردار آتے جاتے ہین بارگاہین استادہ کرنے کا حکم مل رہا ہے کہ صحرا سے
گرد اڑی محشر جادو دیکھنے لگا سب سے آگے بڑھا ہوا باغبان قدرت مقدمۃ الجیش لشکر تھے
گرد و فر سے اٹالا بارگاہ زربفتی کا اتروا رہا ہے آتش فشان پر لدا ہوا اسکے بعد ملکہ بہار رنگین دوسری
جانب ملکہ بہار جادو ایک جانب چند سرداران ملکہ مہرخ سحر چشم مثل رعد و برق و برق لامع وغیرہ
ایک جانب مرکب ہاے بادرفتار پر رستم پیلتن و جہانگیر صف شکن قاسم نامدار و ایرج عالیوقار
بصد صولت و شوکت ملکہ ناہید مرصع پوش تخت پر پہلوے تخت مین شہنشاہ لاچین نامور لشکر
ساحران وغیرہ ساحران پشت پر بے حساب سرداران لاجواب بارگاہون کے اٹالے لدے ہوے
اس گرد و غبار سے لشکر ظفر اثر آکر پہونچا ہرکارون نے ملکہ ناہید مرصع پوش کو خبر دی کہ محشر جادو
کوکب روشنضمیر کو ساتھ لیکر اپنے باغ پر آیا ہے برج تو بنایا ہے پشت پر اسکی لشکر ہے کوکب سے وعدہ کر چکا ہے

کہ مین سبکو گرفتار کرونگا نام محشر جادو کا سنکر ملکہ ناہید مرصع پوش تو کانپ گئین لاچین نے
فرمایا اے ملکۂ عالم نہ گھبراؤ انشاء اللہ میدان کارزار مین دریاے خون بہینگے کیا ہم خاموش رہین گے
بروقت جنگ دیکھا جائیگا اسیوقت بارگاہ مین استادہ ہوئین سب سرداران نامی پہلوانان گرامی داخل
بارگاہ آسمان جاہ ہوے لاچین خوش آئین نے شہزادہ ایرج نوجوان کو تسکین دی ہے کہ حضور
متردد و متوحش نہون ذرا کوکب سے مہلت ملے تو حضور کا بھی غنچۂ آرزو کھلے ملکہ ناہید مرصع پوش سے
صلاح پختہ ہو چکی ہے ایرج نوجوان نام شادی کا سنکر باغ باغ ہو جاتے ہین کبھی فرماتے ہین اگر مجکو
حکم ہو مین اس برج پر چڑھ جاؤن تخت محشر الٹ دون سامنے محشر کی قیامت برپا کردون لاچین
سمجھا رہا ہے کہ حضور جلدی نکرین یہ ذکر تھا کہ صداے طبل جنگ کان مین آئی ملکہ ناہید مرصع پوش نے
سر اٹھاکر پوچھا دریافت تو کرو یہ صداے نقارہ کیسی ہے کہ سامنے سے جریدہ پرند آکر حاضر ہوے بعد دعا و
ثناے بادشاہی کے عرض کی محشر جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے صبحکو میدان کارزار مین آتش افروزی
کریگا محشر کو اپنی سحر و ساحری پر بڑا ناز ہے شہنشاہ لاچین نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
دیتا یار ربانی طبل جنگی بجے کچھ تردد و انتشار نہین حافظ حقیقی و مالک حقیقی سر پرست ہے پیدا کرنیوالا حافظ
و نگہبان ہے محشر جادو کو اور کچھ گمان ہے لشکر اسلام مین بھی طبل جنگی بجا خواجہ عمرو بھی موجود ہین شہنشاہ
لاچین خوش آئین نے ایرج نوجوان سے کہا اے شہریار لوح سے ہوشیار رہیے گا محشر جادو غرور
نکریگا یہ کہکر طبل جنگی بجوایا دربار برخاست کیا اپنے اپنے مقام پر آکر مصروف آرام ہوے لشکرون مین
تیاریان ہونے لگین عمرو نے جو نگاہ اٹھاکر دیکھا جہانتک نگاہ کام کرتی ہے لشکر ہی لشکر معلوم ہوتا ہے
خواجہ عمرو کو خیال ہوا چاہا کہ کچھ عیاری کرون اگر کوکب پر نیچہ قابض ہو جاے اسکی زوجہ سے اسے
ملوا دون یہ سوچکر خواجہ عمرو طرف لشکر محشر جادو کے چلے ایرج نوجوان جو بارگاہ سے اٹھے
چھپر کھٹ پر آکر گرے اب راتین ہجر کی نہین کٹتین شہزادہ چھپر کھٹ پر پڑا تڑپ رہا ہے تصویر خیالی ملکہ
بہاران شمشیر زن کی آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے شاپور شیر دل بھی پاس نہین ہے تدبیرین کوکب
روشن ضمیر و محشر جادو کی وہ بھی نکلا ہے اکیلا خیمہ جو ایرج نوجوان نے دیکھا دل گھبرایا معشوق باوفا کا
خیال آیا دل سے باتین ہونے لگین تصویر ہاتھ مین بیقراری بات بات مین گویا معشوق سے راز و حکایت و شکایت
ہو رہی ہے کبھی بیقرار ہوکر کہتا ہے کیون صاحب ہمارے تمھارے کبتک فراق رہیگا آرزو ہے کہ گھڑی

دو گھڑی کو سرفراز کرو کچھ حال دل بیان کریں ہم مجبور و لاچار ہیں تمھاری دید کے امیدوار ہیں دیکھیں یہ بردِ ہجر اب
کب تک اٹھے کب تک ہجر کی مصیبت جھیلیں کیونکر نہ جان پر کھیلیں اپنی تو یہ کیفیت ہے نظم

قدرت خدا کی درد بنے غمگسار دل
آگ اس ہمارے پاس ہے سوز نگار دل
پہونچا دو کوئے یار میں تو رہ گیا ہمیں
دل کیوں دیا اگر نہ دیا اختیار دل
بے یار ہے یہ شکل اچھا تو یک طرف
سینے کو جاتے ہیں ہماری مزار دل
نخچیر ہے وہی کہ جو کھائے نگہ کا تیر
مدت سے ہے جلال ہمیں انتظار دل

پوچھیں نہ دلکو صبر و شکیب و قرار دل
گردوں نے میری خاک سے بھی یہ کیا سلوک
قاصد ہزار جان گرامی نثار دل
اب میں نہ مانوں لاکھ بھریں دوستی کا دم
دل مجکو ناگوار ہے میں ناگوار دل
تیور درست صبح شب ہجر بھی نہیں
صیاد ہے وہی کہ جو کھیلے شکار دل

ہر غمزہ اس حسین کا ہے آبیار دل
رکھا بنا کے باد صبا کا غبار دل
کہتا ہوں تنگ آ کے یہ پروردگار سے
آیا ہے بزم یار سے کیا اختیار دل
روتے ہیں یاد کر دل مردہ کو ہجر میں
اللہ رے اضطرار جو ہے اضطرار دل
کب آ کے دیکھیے دل از رفتہ ہوش میں

بیقراری میں شہزادہ شعر پڑھ رہا ہے کبھی اٹھا کبھی بیٹھا اور مروڑا تا ہے
کبھی اٹھکر صحن بارگاہ میں ٹہلا کبھی شمار ثابت و سیارگان یا د زلف عنبرین میں نہایت پریشان ہے یہی
خیال ہے کہ کوکب نے ملکہ بران کو بڑے صدمات پہونچائے ہم اب تک عوض نہ لے سکے اے فلک کیا تدبیر
کروں کیونکر اس یار جانی و محبوب جاودانی تک پہونچوں بیچ میں کوئی پیام بر نہیں کہ اسکی معرفت نامہ
و پیام بھیجوں سخت متردد و متوحش ہوں بقول نیر اشعار

آ خدا کے لیے تو بہر عبادت قاتل
عمر اپنی اسی اندوہ و الم میں گزری
کیا ہے منظور تجھے میری شہادت قاتل
خون عاشق کا یہ ٹیکا ہے نہیں ہے سیندور
آ گئی یاد مجھے مہر نبوت قاتل
عشق ابرو کا تھا ہم دامن خنجر میں تجھے
آ گئی یاد مجھے تیری شرارت قاتل

جیتے جی خوب میں بدنام زمانے میں ہوا
عشق میں ہمنے نہ پائی کبھی راحت قاتل
قتل کر جنبش ابرو سے تو رکھ رہنے خنجر
دے رہی ہے تری پیشانی شہادت قاتل
بگنہ شمع کا کٹوایا ہے گلگیر سے سر
طالب امن جو پائی وہیں راحت قاتل
قتل سے ہاتھ اٹھا آکے گلے سے ملجا

ہے بہت غیر مری ہجر میں حالت قاتل
کر بیں ہرگز نہ تشہیر تو میت قاتل
منہ پہ ہاتھ نہیں جو تو کے بہان آیا ہے
منع کرتی ہے تری دیکھ نزاکت قاتل
کھلکے تکبیر گلا میرا جو کاٹا تونے
بزم عشرت میں ہے کی تو نے ہدایت قاتل
برق کو چرخ پہ جسوقت چمکتے دیکھا
نیر زار پہ کر اب تو عنایت قاتل

شہزادہ ایرج نوجوان کبھی تڑپتا ہے کبھی پھڑکتا ہے کبھی صحن بارگاہ میں کبھی چھپر کھٹ پر کبھی ہاتھ گریبان کی
جانب بڑھا دیا کبھی قصد کیا کہ ابھی کوتا در محبوب پہونچاؤں کیونکر جا کر حکایت و شکایت کروں آنکھوں میں

آنسو بھرے ہوئے چھپر کھٹ پر آکر بیٹھا ہی کہ گوشہ بارگاہ سے شگوفہ سحر ساز وزیرزادی ملکہ بران کی نمایان ہوئی اکثر پیغام لیکر آتی ہی ایرج نوجوان جانتے ہین کہ ملکہ بران شمشیرزن کی رازدار ہی دیکھتے ہی شگوفہ سحر ساز کو کھڑے ہوگئے مثل گل شگفتہ ہوگئے شگوفہ نے جھک کر سلام کیا نامہ مہری ملکہ بران کا ہاتھ مین تھا ساتھ ادب کے پیش کیا ایرج کا جی چاہتا ہی کہ شگوفہ کے گرد پھرون نامہ دیکھکر بے اختیار بیکار اُٹھا فرد قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید ÷ در حیرتم کہ جان بکدامی کنم نثار ÷ اے شگوفہ سحر ساز کیا وقت سعید ہی بلکہ بہتر از روز عید ہی مین اسوقت نہایت مضطر و بیقرار تھا کچھ کیفیت مزاج ملکہ عالم بیان کرو کہ حال فرحت مآل سنکر روح کو راحت قلب کو راحت ہوتی ہی شگوفہ سحر ساز نے ہنسکر کہا حضور انکا آپ سے زیادہ حال ابتر ہے اسوقت وہ بھی مضطر و بیقرار تھین مین نے دلدہی کرکے پوچھا رو رو کر فرمایا کہ اے شگوفہ دردرسیدہ کا کیا حال پوچھتی ہے بقول نیر سر پہ اک روز نئی چرخ سے آفت آئی ÷ شب فرقت جو گئی صبح قیامت آئی کوکب نے کس مصیبت مین قید کیا جینے کی امید نہ تھی خداخواجہ عمرو کو سلامت رکھے اُنھون نے کد و کاوش کرکے اپنی لونڈی کو چھڑایا محبت نامہ ہمارا شہزادے تک پہونچاوے ملکہ نے نامہ لکھا بڑی مشکل سے کنیز نے اسکو آپ تک پہونچایا راہ مین عمدہ اور انداز ہین ہرچند کہ ملکہ ناہید مرصع پوش بدل اس تقریب کو منظور فرما چکین لیکن پھر بھی ہزار طرح کا خیال ہے در انداز در اندازی کرتے ہین چاہتے ہین کہ کوئی عیب ظاہر ہو تقریب کو موقوف کرین خانہ آبادی نہونے دین ایرج نوجوان نے کہا اے شگوفہ یہ تو اب غیرممکن ہے کہ یہ شادی نہو اگر ملکہ ناہید مرصع پوش پھر جائین شمشیرزنی کرکے لین ملکہ بران شمشیرزن کو سمجھا دینا عاشق ناشاد کی طرف سے کہنا کہ طبقات زمین طلسم نور افشان ہلا دونگا یہ سمجھ لونگا کہ مثل کوکب کے اور ایک حریف پیدا ہوا لڑونگا شگوفہ نے کہا نہین داری ملکہ ناہید مرصع پوش اپنی بات پر قائم رہینگی اُنکو اپنی بات کا بڑا خیال ہی کبھی کوکب کی شراکت نکرینگی جو کہا وہ کیا آج بھی یہی ذکر تھا کہ ذرا بھی مہلت ہو تو سامان شادی مہیا کرینگے گاؤ دنہ گلگون پوش وزیرزادی تیاری کررہی ہی یہ کہکر شگوفہ بیٹھ گئی ایرج نامدار نے نامہ کھولکر پڑھا حکایتین شکایتین حالات سختی شب فراق دیدار فرحت آثار کا اشتیاق ایک ایک کلمہ تیر ناوک تھا جسکی سماعت سے کلیجہ مشبک تھا ایرج نوجوان نے نامہ پڑھکر سر پر رکھا آنکھوں سے لگایا کلیجے پر رکھ لیا چھپایا زخم جگر کا قرار دیا فی الحقیقت

ایرج نوجوان کے نامہ پڑھنے سے بند قبا چٹ چٹ ٹوٹ گئے دل باغ باغ غنچۂ خاطر شگفتہ شگوفہ
نے کہا اے شہریار لوح طلسم نرگس آپکے پاس موجود ہے ایرج نے کہا ہاں لوح عرصہ دراز سے
میرے پاس ہے شگوفہ نے کہا اے شہریار ذرا لوح طلسمی مجھے دیجیے دشمنوں نے مشہور کیا ہے کہ لوح طلسمی
بدل لی ایک کنیز نے ملکہ عالم کو خبر دی کہ لوح طلسمی محشر جادو نے کسی طائر کو بھیجکر چرا لی ہے دیکھوں
تو تسکین ہو مین بخوبی اصل و نقل کو پہچانتی ہوں ایرج نے بخوف و بیم لوح گلے سے اتار کر ہاتھ مین شگوفہ کے
دیکر کہا اسی مین ہماری جان ہے شگوفہ نے لوح کو ہاتھ مین لیا بہ نگاہ غور دیکھنے لگی دیکھتے دیکھتے لوح کو
رومال مین لپیٹا جھولی مین رکھا پیچھے ہٹی ایرج نے گھبرا کر کہا اے شگوفہ سحر ساز کیا لوح ملکہ عالم نے طلب
کی ہے شگوفہ نے کہا او جوان دیوانہ ہوا ہے تقدیر کو بیٹھکر رو یا کر کوکب کی عقل پر پتھر پڑے تھے کہ تم
ایسوں نے چند مرحلے شکست کیے منم کنیز محشر جادو گلرنگ آفت خیز میرا نام ہے عیاری مکاری جعلسازی
میرا کام ہے شہنشاہ نے میرے حکم دیا کہ اے گلرنگ آفت خیز جا کر لوح تو لا بحکم سامری و جمشید
لوح بوجہ احسن دستیاب ہوئی یہ کہکے پر پرواز پیدا کرکے مع لوح طلسمی نکل گئی اسوقت شہزادۂ ایرج کی
بیقراری آہ و زاری حیرانی و پریشانی کبھی گریان کبھی نالان کبھی اپنی حماقت پر پریشان کبھی کہتا ہے کہ
اے ایرج یہ کیا ہوا افسوس ہے کہ دوست دشمن کو نہ پہچانا طبل جنگی بج چکا ہے بوقت سحر مقابلہ پڑے گا
ہم لڑنے سے معذور رہے شاہزادہ اس حال زار مین بیقرار تھا کہ شاپور شیر دل پھرتا ہوا اپنے آقا کی
بارگاہ کے قریب آیا طریقے سے معلوم ہوا کہ شہزادہ بیدار ہے اندر آکے دیکھا شہزادہ کف افسوس مل
رہا ہے شاپور نے گھبرا کر عرض کی کہ حضور خیر تو ہے ایرج نوجوان نے تمام کیفیت بیان کی گلرنگ
آفت خیز کنیز محشر جادو کی شکل شگوفہ سحر ساز آئی لوح طلسم نرگس آنکھوں کے سامنے سے لے گئی
ہمسے کچھ نہ بن پڑا یاد محبوب مین مبہوت تھے فلک نے یہ رنگ دکھائے شاپور شیر دل نے کہا
مین پھر تلاش مین جاتا ہوں اے شہریار اپنی حفاظت کیجیے گا جنگ طلسم ہوشربا مین کیسے کیسے
رفیقان جانباز مارے گئے ساحر کا نام باقی نہ رہا غلام دروازے پر پہلوانوں کا پہرہ مقرر کرتا ہے
کوئی اپنا بیگانہ نہ آنے پائے ایرج نے کہا اے شاپور تمھین اختیار ہے لوح ہمارے ہاتھ سے گئی
شاپور شیر دل ایرج نوجوان کو سمجھا کر بیرون بارگاہ آیا دیکھا کہ خواجہ عمرو بھی تشریف لائے ہین
خواجہ عمرو نے شاپور سے پوچھا اے فرزند کس حال مین ہو شاپور نے تمام کیفیت بیان کی کہا

حضور لوح قبضے سے گئی ایک ساحرہ مکارہ بشکل شگوفہ سحر ساز آئی شہزادے نے لوح دیدی عمرو نے
کف افسوس ملے شاپور و خواجہ عمرو باتین کر رہے تھے کہ ملکہ ناہید مرصع پوش اپنی بارگاہ مین بیٹھے
بیٹھے گھبرائین بیقرار ہو کر باہر نکل آئین دیکھا خواجہ عمرو و شاپور شیر دل باتین کر رہے ہین ملکہ ناہید نے
پوچھا اے شہنشاہ اقلیم عیاری آپنے غضب کیا ہمارے ذہن مین یہ بات ہے کہ سحر و ساحری کیا چیز ہے
مکر و غدر سے خوب کام نکلتا ہے اُدھر سب ساحر آٹھ پہر اسی کام مین مصروف ہین کہ کسیکو دھوکا دین
چار ملکر ایک کو قتل کرین عمرو نے کہا ملکہ بڑا غضب ہوا محشر جادو کی کنیز موسوم بہ گلرنگ آفت خیز
آئی دم دیکر لوح ایرج نوجوان سے لے گئی ابھی شاپور شیر دل نے مجھکو خبر دی ہے اب کیا تدبیر کرون
ملکہ ناہید مرصع پوش کے ساتھ سترہ ہزار کنیزین نکل آئین تھین ہلڑ جو ہوا شہنشاہ لاچین و لاتکین
و علمشاہ نوجوان و قاسم عالیشان و شہزادہ ایرج نوجوان و جہانگیر والاتدبیر سب سرداران نامی
و افسران گرامی بارگاہون سے نکل آئے ہر ایک نے گھبرا کر یہی کہا محشر جادو نے بڑا دھوکا دیا ہے
لوح ہونے سے بڑی تقویت تھی کوکب کے قتل ہونے کی اُسی سے تقویت تھی بادشاہ طلسم پر کوئی ہاتھ انداز
نہین ہو سکتا ایرج کے سامنے شوکت نامی کا قصد نکرتا اب سب سے مقابلہ کرے گا طلایہ پر باغبان
قدرت موجود تھا یہ بھی خبر وحشت اثر سنکر اُسی مقام پر آیا ملکہ بہار گلعذار بھی آئین برق لامع
بھی پہونچی مراد یہ ہے کہ جملہ سرداران نامی و ساحران گرامی اُس ساحرہ کو تلاش کرین کہ لوح لیکر
کہان گئی ایرج نوجوان سے شہنشاہ لاچین و ملکہ ناہید مرصع پوش نے حال پوچھا کہ اے شہریار
لوح طلسمی ایسی چیز غیر شخص کو کیون دیدی مقدمہ راز معشوق ہے ایرج نوجوان خاموش بات کا
جواب نہین دیتے کیونکر اپنی زبان سے کہین کہ شگوفہ وزیر زادی بران کی صورت بنکر آئی نیا گل کھلا سب
اپنی اپنی کہتے ہین ایرج بصورت تصویر خاموش جب سب نے نہایت پریشان کیا ایرج نے مجبور
ہو کر جواب دیا صاحبو مین کیا بتاؤن آنے والا دوست کی صورت پر آیا جب تو ہم نے لوح
دیدی دھوکا کھایا آپ لوگ کیون پریشان ہوتے ہین ہمارا تکیہ پروردگار پر ہے جس طرح لوح سابق مین
حاصل ہوئی اسیطرح اب پھر لوح دستیاب ہو گی اگر قضا قریب ہے سب فکر و تردد بیکار ہے بندہ مجبور
ولاچار ہے یہ ذکر تھا کہ پہلوے برج سے ایک دھوان پیدا ہوا جس برج کے لب پر لشکر محشر جادو
اُترا ہے اُسی کے پہلوے دود غلیظ ظاہر ہو کر بلند ہوتا جاتا ہے اہالیان لشکر ملکہ ناہید کو یہ تاب

ہوا کہ دیو خونخوار نے دھوئین سے سر نکالا خائف ہوکر خود بخود بھاگنے لگے جو لشکر ظفر اثر ملکہ ناہید سے
بھاگ کر نکلا اُسی دھوئین سے ایک برق چمک کر اُس بھاگنے والے پر اس طرح گری کہ وہ بیہوش
ہو کر گرا چند ساعت بیہوش ہوا بعد چشم زدن غل مچاتا ہوا اُٹھا کہ یارو مجکو بچاؤ میرے استخوان
جلتے ہین ہر ایک عضو بدن سے شعلے نکل رہے ہین یہ کہتا ہوا کسی چشمے کے قریب پہونچا جوش طپش
قلب سے پانی مین پھاند پڑا پناہ پانی مشکل ہوئی آبرو بھی گئی جان کا خطر رہا پانی مین گر کر ٹھنڈا
ہوا اسیطرح ہزارہا بندگان خدا ہلاک ہوے وہ دھوان یہانتک بلند ہوا کہ تمام لشکر ملکہ ناہید
مرصع پوش و شہنشاہ لاچین کو گھیر لیا مثل ابر سیاہ و دو غلیظ سے رعد کی گرج برق کی چمک ظاہر
ہونے لگی یہ سب سرداران نامی و پہلوانان گرامی شہزادہ ایرج والا قدر سے حال گم ہونے نوح کا
دریافت کر رہے تھے صداے فریاد جو لشکر سے بلند ہوئی اور چرند و پرند ہر کارے دوڑے ہوے
سامنے ملکہ ناہید کے گھبرائے ہوے آئے لشکر مین بھگدر پڑ گئی عرض کی ای شہنشاہ عالیجاہ
ہزارہا ملازم آپکے لشکر کے پانی مین گر کر ہلاک ہوے اگر تدبیر معقول نہوگی تھوڑے ہی عرصے مین
سب لشکر تباہ ہو جائے گا ملاحظہ فرمائیے تمام لشکر مین تلاطم ہی ہوش ہر ایک کا گم ہی اکثر نے
سحر بھی کیا اُس سے کچھ نفع نہوا اب شہنشاہ لاچین وغیرہ نے دیکھا کہ لشکر مین تو قیامت برپا
ہو گئی ابر محیط ہوکر لہرا رہا ہی ہر خورد و کلان صورت مہیب دیکھکر گھبرا رہا ہی شہنشاہ لاچین نے
بیقرار ہوکر کہا ای ملکہ ناہید مرصع پوش و ای باغبان قدرت و ملکہ بہار گلعذار وغیرہ اسکی جلد
تدبیر کرو یہ سحر محشر جادو کا ہی اگر تساہل کیا قیامت برپا ہوگی اِس بلاے ناگہانی سے نکلنا
دشوار ہی دیکھو تو کیسا ابر دھوان دھار ہی یہ سنتے ہی بہار و باغبان بڑھے باغبان نے
کہا ای ملکہ بہار ٹھہر جاؤ مین پہلے بڑھ کے سحر کرتا ہون یہ ابر دھوان دھار دیکھکر ملکہ ناہید تو
بالکل خاموش دریاے حیرت در جوش فرما رہی ہین ای شہنشاہ لاچین یہ سحر محشر جادو برادر
نور فشان جادو کا ہی وہ ظالم اسم با مسمے ہی بہت صاحب شوکت و لیاقت سحر اُسکا نمونہ قیامت
ہم لوگون نے غفلت کی اُسنے غفلت مین سحر تیار کر لیا دیکھیے ابر محیط ہوتا جاتا ہی صورت ابر
دیکھکر دل گھبراتا ہی باغبان کو ملکہ ناہید مرصع پوش منع کرتی رہین باغبان قدرت نے
اپنا سحر قدیم یعنی گیند پھولون کا نکالا اُسنے سحر پڑھکر طرف ابر کے پھینکا ابر سے ایک شعلہ چمکا

اُسنے گیند کو جلا دیا جلکر خاک سر باغبان پر گری باغبان غش کھا کر گرا بیہوش و مدہوش ہوگیا ملکہ بہار نے جو باغبان کا یہ حال دیکھا چاہا سحر کرکے باغبان کو سنبھالون بیہوش نہ ہونے دون ممکن نہوا بہار نے گلدستہ مارا غنچہ نگارین خورشید نما مین گلدستہ لیا سحر رنگین پڑھا گلدستہ پھینکا گلدستہ طرف ابر کے چلا فوراً ابر سے ایک نازنین گلگون پوش غارتگر ہوش گلبدن سرو قد غنچہ دہن پیدا ہوئی مسکرا کر گلدستہ کو ہاتھ مین تھام لیا سامری و جمشید کا نام لیا وہی گلدستہ طرف بہار کے پھینکا اب گلدستے کا رنگ ہی اور تھا بوے خوش نہ آئی چنگاریان نکلین وہ بہار پر پڑین اُس نازنین نے قریب آکر ایک آئینہ بہار کو دکھا دیا پکار کر آواز دی جاے غور ہی دیکھو صاحبو صورت ہی اور ہی بہار نے جو آئینہ کو معائنہ کیا لڑکھڑا کر گری ایڑیان رگڑنے لگی بیہوش ہوئی برق لامع نے جو یہ رنگ دیکھا کہ بہار و باغبان بیہوش ہوے بہت سے نوجوان ساحر رفیقان باغبان مسحور ہوے کنیزان بہار بھی گرین برق لامع تڑپ کر طرف ابر کے چلی زلفین عنبرین کو ہلاتی ہوئی یہی قصد ہے کہ ابر سیاہ پر حربہ کرون ٹکڑے اُڑا دون اندر سے ابر کے آواز آئی یہ کون بے آدب ہی برق لامع نے دیکھا یہ کون آواز دیتا ہی سر اُٹھاتے ہی وہی نازنین گلگون پوش سایۂ ابر مین لہرا رہی تھی برق لامع کو تڑپتے دیکھکر صدا دی او برق لامع کیون شامت آئی ہی یہ کہکر کچھ خاک اُڑا دی برق لامع کے بھی قلب پر کچھ غبار الم چھایا شل بہار و باغبان انکو بھی غش آیا ایک ایک ساحر جانباز جانبازی و سرفروشی مین سرفراز اتبو تار بندھ گیا ملازمان بہار و باغبان و برق لامع اپنے افسرون کا یہ حال دیکھکر ابر سیاہ پر جا پڑتے ہین قریب ابر پہونچے وہی نازنین گلگون پوش کسیکو دیکھکر مسکرا دیتی ہے کسیکو دیکھکر خاک اُڑا دیتی ہے کسی کو آئینہ دکھایا ابر تک جانے نہین دیتی راہ مین روک لیتی ہے کئی سو ساحر اُسکے سحر سے بیہوش ہوے ملکہ ناہید مرصع پوش نے کہا صاحبو سمجھکر سحر کرو اِس بلاے آسمانی سے بچنا دشوار ہی وہ ملعون بڑا مکار و غدار ہی لاچین نے کہا ملکہ عالم تامل کیجیے مین فوراً تدبیر کرتا ہون یہ کہکر شہنشاہ لاچین نے جھولی سے گولا نکالا اسم سحر پڑھکر ابر سیاہ پر مارا اُس نازنین نے چاہا بڑھکر گولے کو روکون گولے سے ایک شعلہ سر پر اُس خود سر کے گرا مثل ہیمہ خشک جلنے لگی وہ جلکر زمین پر گری عجب طرح کا سناٹا ہوا ملکہ ناہید نے بڑھکر کہا اے شہنشاہ اپنے کو بچاؤ حالات سے اس سحر کے مین آگاہ ہون جسقدر اسکی تدبیر

ہو گی اسقدر باعث خرابی ہے اسیوجہ سے مجکو بیتابی ہے شہنشاہ لاچین نے خیال نہ کیا اور بھی
ایک گولا پھینکا دونون گولے جاکر ابر سیاہ پر پڑے توڑ کر ابر سیاہ کو پار نکل گئے ابر مین دو روزن
پیدا ہوئے اُس روزن سے دھوان نکلا ترقی ہونے لگی کچھ دو چار تیلے دھوئین سے پیدا ہوئے
وہ دھوان جسکی آنکھ تک پہونچا نابینا ہو کر زمین پر گرا فریاد و فریاد کی صدا بلند کی وہ تیلے قریب
لاچین پہونچے کسی نے آئینہ دکھایا کسی نے پھول سونگھایا لاچین ایسا عقیل و فہیم کچھ نہ کر سکا زبان تک
نہ کھلی گر کر بیہوش ہوا آتا جداران جلیل و رفیقان بے عدیل بیقرار ہو کر دوڑے چاہا کہ اپنے بادشاہ پر قبضہ
کرین ممکن نہوا دود غلیظ ترقی پر ہے اُسی سے نابینا ہو کر گر رہے ہین برج کلان سے کوکب روشنضمیر
بیٹھا دیکھ رہا ہے طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ محشر جادو نے چھپ کر یہ سحر کیا کوکب سے وعدہ کر لیا ہوگا جب
شہنشاہ لاچین بیہوش ہو چکے کوکب نے بھی گولے سحر کے پھینکنا شروع کر دیے جو گولا جہان پھٹا
صدہا صدائے بیہوش ہوے دھوئین سے بھی گرتے جاتے ہین ملکہ گلگونہ گلگون پوش نے زرادی
ملکہ ناہید مرصع پوش کی کہ سحر مین طاق ملکہ شہرۂ آفاق ہے عرض کی ہے ملکۂ عالم یہ سب
انتظام آپکے واسطے ہو رہا ہے ابھی تک خیر ہے جہانتک ہو سکے نکل چلیے جب آپ قلعہ مرصع حصار
سے کوچ کرکے چلین تھین خیر خواہ قدیم قیصر ستارہ شناس حاضر ہوا تھا اُسنے یہی عرض کی تھی
کہ اس لڑائی مین ملکۂ عالم کو صدمۂ عظیم پہونچیگا قول اُس ستارہ شناس کا کرسی نشین ہوا
ملازمان جانباز مبتلائے بلا ہو چکے باقی جسقدر رہین اُنکی بھی یہی کیفیت ہے نابینا ہوتے جاتے
ہین ملکہ ناہید مرصع پوش نے کہا خاص میرے واسطے یہ سب سرداران نامی و پہلوانان گرامی
مبتلائے بلا ہوئے ہین انکو چھوڑ کر چلی جاؤن یہ مجھ سے نہوگا اے گلگونہ گلگون پوش خیال کر کے
دیکھ روح روان قاسم عالیشان شہزادۂ ایرج نوجوان کس عالم یاس مین کھڑا ہوا ہے شہزادہ
علمشاہ پر بھی بلائین نازل ہین مین تو صاحب انکو نہین چھوڑ سکتی آپ سب صاحب جو مناسب
جانین وہ کرین مین یہان سے نہ جاؤنگی مجکو بھی یقین ہوا آخر محشر نے قیامت برپا کی اب دفع ہونا
دشوار ہے اسکا رنج و ملال کیا بربادی کا خیال کیا اس شعر کے مضمون پر مدار ہے شعر یا تن رسد
بجانان یا جان ز تن برآید ٭ دست از طلب ندارم تا کام من برآید ٭ بڑے افسوس کی بات ہے
کہ جسقدر ہمنے خیال کیا تردد بڑھتا جاتا ہے یہ معرکہ دیکھکر کچھ بن نہین پڑتا یہ باتین ہو رہی تھین کہ

اُس ابر سے مینھ برسنے لگا قطرات آب نے سم کی کیفیت پیدا کی جسپر قطرہ پڑا بیہوش ہوکے گرا ایرانیان گرنے
لگا ہزارون نے تڑپ تڑپ کر جان دی لاکھون بیہوش ہوے اب کسی ساحر مین کلام کرنیکی طاقت
نہ رہی خیر خواہان دولت صاحبان لیاقت میدان کارزار سے قدم نہین ہٹاتے ہرچند کہ بخوبی
آگاہ ہوے کہ ہمارا سحر تاثیر نہین کرتا مرنے کو فوز عظیم جانتے ہین قدم میدان کارزار مین گاڑ دیے
سمجھ لیا کہ کھیت مین سر سبز رہین چشمونکی طعن نہ سہین خواجہ عمرو کہ حال ایرج نوجوان بوجھ
رہے تھے یکایک ابر سیاہ محیط ہوا رعد کی گرج برق کی چمک ہوا کا زور پانی کا شور خیمے اُڑنے
لگے بارگاہین سرنگون ہونے لگین عمرو ایسا جہاندیدہ و کار آزمودہ فتح شکست تباہی کے بندوبست
سب کچھ دیکھ چکے یکایک جو یہ بلا نازل ہوئی نہ روے رفتن نہ جاے ماندن جدھر سر اُٹھا کر دیکھا
صدہا اپنے لشکر والونکو بیہوش پایا باغبان و بہار کے گرنے سے ہاتھ پانون مین رعشہ آیا یہ بھی یقین
کامل ہوا اگر بھاگ کر نکلون گا مبتلاے سحر ہوکر گرونگا بڑا خیال یہ تھا کہ ملکہ ناہید مرصع پوش
سحر کے شکنجے مین آگئی مین انکے پایۂ تخت سے لپٹ کر نکل جاونگا جب برق و باد کو ترقی ہوئی یقین
کامل ہوا کہ اب نکلنا ناممکن ہے اور ملکہ ناہید کو بھی خیال کرکے دیکھا ملکہ ناہید نے بھی بڑے
بڑے سحر کیے کچھ تاثیر نہ ہوئی ابر نہ ٹوٹا اسقدر دھوئین کی ترقی ہوئی کہ ملکہ ناہید مرصع پوش بھی
بیہوش ہوکر گرین اُسوقت عمرو نے جلدی مین اتنا کام کیا کہ ملکہ ناہید کو اُٹھا کر زنبیل مین رکھ لیا آپ
روغن عیاری کا نکالا صورت ملکہ ناہید بنکر تیار ہوے تخت پر پڑ رہے خیال یہ کیا کہ جیسا کچھ
انتظام ہوگا دیکھا جائیگا تمام لشکر اُس دھوئین سے بیہوش ہوا کوئی خورد و کلان باقی نہ رہا کہ اس بلا
مین مبتلا نہوا ہو خواجہ عمرو پڑے دیکھ رہے ہین کہ اب وہ ابر سیاہ شق ہوا محشر جادو ایک عقاب پر
سوار ابر سے ظاہر ہوا ابرج سے کوکب روشن ضمیر اُترا آکر محشر جادو کے قدمون کو بوسہ دیا محشر جادو
نے کوکب کو گلے سے لگا لیا کہا دیکھو اے فرزند سحر اسکو کہتے ہین کوئی بچکر نہ نکلا شہنشاہ لاچین اپنے
سحر پر بڑا ناز رکھتا تھا میری سحر کے آگے کچھ بھی نہو سکا اے فرزند ارجمند شاہان طلسم عجائب غرائب
طلسم پر مغرور رہتے ہین بیرون طلسم ہزارون جفائین سہتے ہین علاوہ ازین لاچین بااہلال
قید رہا تحفہ جات اُسکے قبضے مین نہ رہے افراسیاب نے نمکحرامی کی اُسکا گرفتار کرنا
کتنی بڑی بات تھی بہار و باغبان کس شمار مین کوکب روشن ضمیر خوش ہوگیا استاد استاد

کہکے گرد پھرنے لگا معمار بھی موجود ہی اُسوقت معمار قدرت نے یہ سمجھایا کہ اے شہنشاہ پاس عصمت وعفت ناموس واجب لازم ہی آپ تنہا بیٹھکر دربار سمجھیے کوکب نے کہا اے معمار قدرت اس بدنصیب ذی الیسا صدمہ عظیم پہونچایا یعنی خبائے گلگون نوش کو سامنے میرے قتل کیا آنکھونکے نیچے تصویر خیالی اُس محبوب جانی دیار جادودانی کی پھرتی ہی جی جاہتا ہی کوہ و دشت و بیابان بے سر ٹکراکر مرجاؤن اے معمار قدرت اے دوست صادق اپنی یہ کیفیت ہی اپنے حال مصیبت پر خود عبرت ہے نظم

کسی کے عشق مین کوئی نہ مبتلا ہو کبھی — کسی کا دل نہ کسی شخص سے لگا ہو کبھی
کوئی نہ تجسہ محبت کا آشنا ہو کبھی — مریض عشق کا کوئی نہ اے خدا ہو کبھی

کسی کا دل نہ الٓہی غم والم مین رہے
کوئی نہ گیسوے جانان کے پیچ وخم مین رہے

کوئی جہان مین نہ بیمار ہو محبت کا — یہ وہ مرض ہے کہ عیسیٰ سے ہو نہ جسکی دوا
بھونکے عشق مین رسوائیان ہین حد سے سوا — قسم خدا کی یہ مطلع کسی نے سچ ہے کہا

یہ عشق وہ ہی کہ پتھر کو دم مین آب کرے
لگائے دل وہی جسکو خدا خراب کرے

عزیزو ہان یہ فن عاشقی بُرا ہے کمال — جسے ہو عشق کسی کا اُسی سے پوچھو حال
نہ پوچھو دل پہ گذرتی ہی اپنی کیا مہ وسال — ہمیشہ رہتا ہی معشوق ہی کا رنج وملال

اسی کے دھیان ہی مین وہ مدام رہتا ہے
اُسی کا لب پہ شب وروز نام رہتا ہے

خدا کے واسطے بولو تو اپنے مُنہ سے ذرا — تمھاری چپ نے تو گویا مجھے ہی قتل کیا
ملاؤ آنکھ نہ مجھسے چھپو برائے خدا — کوئی زمانے مین ہوگا نہ بیوفا تمسا

کچھ اب تلک نہین معلوم دل کا حال تمھین
ہمارا دم ہے نکلتا نہین خیال تمھین

یہ کلمہ سخت امانت نے یار سے جو سُنا — ہوا الم دل حسرت زدہ کو حد سے سوا
جھکاے شرم سے گردن وہانسے گھر کو گیا — نہ مین نے قصد کیا پھر کسی سے الفت کا

کسی حسین کو دل اپنا نہ پھر دیا مین نے
نہ نام عشق کا بارِ دگر لیا مین نے

یہ مسدس پڑھکر کوکب بہت رویا معمار نے کہا اے شہریار حنا پامال ہوئی ناہید زوجۂ خاص صاحب عصمت و عفت خدمت مین حاضر رہینگی کوکب نے اک آہ کی کہا اے یار وفادار اے مونس غمگسار رنگ حنا قلب پر جمگیا یاد نہین بھولتی معشوق عاشق خصال صاحب حسن و جمال کس کس وفاداری کو یاد کرون کس طرح دلکو سمجھاؤن اس یاد کا فراموش ہونا دشوار ہے یکایک فلک نے داغ تازہ دکھایا اشعار

مایوس ہر طرف سے دلِ دردمند ہے
گھٹتی ہے کھینچنے سے یہ طرفہ کمند ہے
پوچھی امید بستہ ہے فرقت کی شب دعا
خود دردِ عشق میری طرح دردمند ہے
منھ کی دعا مین یہ اثر بادِ دل کا اضطرار
ہمنے سنا ابھی سے وہان راہ بند ہے
نالہ مرا غبار ہے صحرائے عشق کا
سو جان سے نثار دلِ مستمند ہے

کیونکر ہو رسم آمد و شد راہ بند ہے
دو بھر مجھے بھی یار کو بھی ناپسند ہے
گردش ذرا تھمی ہے جو آج اپنے بخت کی
باب قبول آج کھلا ہے کہ بند ہے
سینے سے دل کہ آئینہ گھر سے نکل پڑا
دست سبو و گردن مینا بلند ہے
ڈرتے ہین کوئے یار مین پر لگے نہ تیر
جتنا ملا ہے خاک مین اتنا بلند ہے
کیسا یہ وصل یار کا مرہم تھا اے جلال

ہم ناتوان ہین یار نزاکت پسند ہے
ہوتا ہے آہ کرنے سے کم رشتۂ حیات
مضطر ہے آسمان کہ مرا کام بند ہے
پھرتا ہے دل مین مضطر یا نہ ادھر اُدھر
دیکھین تری نگاہ کی کیسی سپند ہے
کثرت ہے اہل دید کی محشر مین قبل حشر
ہمکو یہان ہوا سے بھی خوف گزند ہے
جلوے دکھا رہی ہے وہ کچھ تیری آرزو
پہلے سے داغ حسرت و حرمان و خند ہے

اس سوز و گداز سے یہ اشعار کوکب نے پڑھے کہ معمار بھی رونے لگا کہا حضور انتظام سلطنت کیجیے عشق و عاشقی کا نام نہ لیجیے کوکب نے کہا اے معمار ہر چند ضبط کرتا ہون دل نہین مانتا اس داغ کا دھبہ دامن قلب سے چھوٹنا دشوار ہے سلطنت کا بھی انتہا کا خیال ہے ان سب باغیون مین ساربان زادہ بھی ہے یا نکل گیا معمار نے کہا مین نے عمرو کو نہین دیکھا لیکن یہ یقین کامل ہے کہ ناہید کے ساتھ ضرور آیا ہوگا کہان جائیگا کل تخت سلیمانی آراستہ کیا جائیگا ایک وقت مین سب کا دیوان سمجھا جائیگا موافق حقیقت سزا تجویز ہو تمام سرداران کوکب جمع ہین صدائے مبارکباد بلند ہے خرامان خرامان اسی برج مین آکر بیٹھے محشر تو ہنسے ہوش مین نہین ہے اپنے سردارون سے کہہ رہا ہے کہ دارین استادہ ہون جلاد صاحب بیداد موجود رہین ایک ایک کو قتل کرونگا ان سب کے خون سے ہاتھ بھر دونگا

سرداران کوکب جنکے عزیز وار قتل ہوے ہین وہ ترغیب دے رہے ہین کہ ای شہنشاہ ہم سبکو بدلا اپنے
عزیزون کے خون کا لینا ہی رات ہی سے میدان خونی کی تیاری ہو جائیگی دلون مین داغ
ہین دیکھین جہانگیر کیسی شوکت دکھاتے ہین ہزارہا ملک ویران ہوا آپکے استاد محشر جادو کا
سب پر احسان ہی محشر جادو نے برای رفع ملال کوکب طمانچے وغیرہ طلب کیے تاج لگانا
ہونے لگا معمار قدرت و محشر جادو کو منظور ہے کہ رنج و ملال کوکب کا دفع ہوا مورات ملکی کا
انتظام رہے بڑی بڑی بربادیان ہوئین کوکب بھی ان سبکو تسکین دے رہا ہی چار پہر رات اسی
ہنگامے مین بسر ہوئی جلاد فلک تیغہ مہر کو حمائل کرکے خنجر بران آفتاب مین لیا فوج ضیا و شعاع
ہمراہ بصد قہر و عتاب میدان خونی چرخ نیلی مین چرخ زبرجدی مین جلوہ فرما ہوا ادھر کوکب
لباس سرخ پہنکر تخت پر آکر مائل بیداد ہوا تمام اسباب سیاست حاضر ہی ایک جانب جلادان قہر
طینت میمون خصلت خنجرہاے برہنہ ہاتھ مین بدعت بات بات مین شلنگین لگا رہے ہین یہ شعر
زبان پر جاری فرد سلطنت سلطان کند فریاد بر جلاد چیست ٭ مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست
ایک جانب دارین استادہ ہین آرہ کش تسمہ کش چشم کش اسباب سیاست لیے ہوے حاضر ہین
آمادہ خونریزی معمار قدرت بصد رعب و صولت سامنے کوکب روشن ضمیر کے دست بستہ
حاضر ہوا محشر جادو دنگل زرین پر بیٹھا ہوا کوکب کو ترغیب دے رہا ہی کوکب نے بقہر و
غضب تمام معمار کو حکم دیا کہ ای خیرخواہ دولت فرداً فرداً ان باغیان پر جفا کو ہمارے سامنے
لاؤ معمار قدرت چلا کوکب کے اشارے ہی کا منتظر تھا تیغہ تولتا ہوا ادھر الکولتا ہوا اس برج
سے اترا نگاہ اٹھاکر دیکھا جہانتک نگاہ کام کرتی ہے تمام سرداران زبردست بادہ جرأت سے
مست بیہوش و مدہوش پڑے ہوے ہین ایسا محشر جادو نے سحر کیا بھائی کو بھائی کی خبر نہین خاک و
خون مین لباس آلودہ ہی اس خرابی کا دل پر اثر نہین دیر تک معمار بھی رو دیا کیا بے اختیار اس حالت
اضطرار کو دیکھکر یہ اشعار پڑھنا شروع کیے شعر کیا ہوے اسکندر و فغفور و دارا کیقباد ٭ جو غرور کبر سے
پھرتے تھے اٹھلاتے ہوے ٭ چشم عبرت کھول کر دیکھو جفاے آسمان ٭ ایسا یاران ظلم کا دیکھا ہی
برساتے ہوے ٭ دل سے کہتا ہے ای معمار قدرت یہ وہ سرداران تہمتن ہین یہ وہ
افسران صف شکن ہین کہ کبھی کسی سے پاک نہین جھیکی آج بیہوش پڑے ہین کوئی خبر لینے والا نہین ہے

سوچتا ہوا اول قریب باغبان قدرت آیا زبان مین سوزن دیگر بصد قہر وعتاب اٹھایا کہ اے جوان چل تجکو شہنشاہ کوکب نے یاد فرمایا ہے وقت سزا وجزا آیا ہے انتقام زمانہ سرکشی ہوا کیون اے باغبان سلطنت افراسیاب کو ثنا کرچین نہ آیا دیکھو فلک نے کیا رنگ دکھایا باغبان نے بہ نگاہ حسرت معمار کو دیکھا کشان کشان لیے جاتا ہے پوچھا اے معمار ہمارا دربار کہان سمجھا جائیگا معمار نے کہا اے باغبان شہنشاہ کوکب روشن ضمیر تخت انتظام پر جلوہ فرما ہین باغبان نے سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا ناگاہ پردہ بارگاہ کا اٹھا نگاہ پڑی باغبان کی کوکب لباس گلنار پہنے ہوئے للکار رہا ہے باغبان نے کچھ خوف نکیا بطریق اہل اسلام سلام بھی ادا کیا کوکب نے بہ نگاہ قہر وغضب دیکھکر کہا کیون او باغبان تجکو کچھ بادولت کا خوف نہ آیا باغبان نے ضبط کرکے جواب دیا اے کوکب یہ تیرا کیا حال ہوا اور رفیقان قدیم کدھر گئے کوکب نے کہا اب سب احوال کھلجائے گا الگ لیجا کر اس گنہگار کو بٹھاؤ نام اسکا فرد گنہگاران مین درج کرو دوسرے گنہگار کو لاؤ معمار نے باغبان کو الگ بٹھایا کسی کمیدان رسالدار کو پھر کشان کشان لایا اسی طرح دربار مین سمجھاتا ہے معمار نے ایک مکان مقرر کردیا وہان لاکر بٹھال دیتا ہے تار بندھا ہوا ہے جب ایرج نوجوان کو بلایا شاہزادہ سلسل ومطوق جھومتا ہوا سامنے کوکب کے پہونچا پکار کر آواز دی کہ سلام من درین مجلس مع درین ما وابر کسے باد کہ بداند وبشناسد کہ خدا ایک است ودین پیغمبر خدا برحق کوکب کے اعتقاد مین فتور آچکا ہے خود پرستی کا قصد کیا بقہر وغضب جواب دیا کہ او نبیرہ حمزہ جاہ وجلال بادولت کا دیکھا بہتر یہ ہے کہ بادولت کو سجدہ کر ایرج نے منھ پھیر لیا کوکب نے اشارہ کیا سامنے سے ہٹاؤ اور جوانان صف شکن کو لاؤ مین پھر ان معمار قدرت کو اسی آمد ورفت مین گذرا کہ معمار قدرت میدان کارزار مین جاتا ہے وہان ایک جوان کو سامنے کوکب کے لاتا ہے دربار سمجھا گیا حکم ہوا ایک قصر مین ٹھہرا دیہی ہورہا ہے پہر دن پچھلا باقی رہگیا کوکب نے حکم دیا اے معمار ناہید مرصع پوش کو آہنی کوڑے مارونگا کہ کھال گرا دونگا بادولت سے بغاوت کی معمار جھومتا ہوا چلا اس مقام پر آیا جہان ملکہ ناہید نقلی بیہوش پڑی ہین پکار کر آواز دی اے ناہید چل تیرا شوہر تجکو یاد فرماتا ہے ناہید روتی ہوئی اٹھی دوڑکر قدمون سے معمار کے لپٹ گئی معمار کو خوف خدا آیا کہا کیون اے ملکہ عالم یہ وقت آپکو یاد نہ تھا کوکب

رشک شمشیر بادشاہ طلسم نور افشان ہے اُسکے ساتھ یون بغاوت کی انجام یہ ہوا ناہید لقلی نے
ہاتھ باندھکر کہا اے معمار مسلمانون نے چہار جانب سے گھیر لیا آمادہ حرب و پیکار کیا عورت کی عقل
ناقص کوئی مشیر و ندیم ایسا نہ تھا کہ جسکو خدمت مین اپنے شوہر کے روانہ کرتی اب تمہارا یہ احسان ہے
کہ مجکو سر دربار عام نہ لیجاؤ تخلیہ مین مجکو لیچلو مگر ٹھہراؤ پھر جاکر کوکب کو بھیجو اس بات پر آمادہ کرو
کہ اپنے ہاتھ سے قتل کرے میرا شوہر ہی جسطرح سے بن پڑے گا خطا معاف کراؤنگی سر اطاعت قدمون پر
جھکادونگی عذر بہی کرونگی اپنا وہ بقول آتش جو کچھ ذہن مین آئے فرد اگر بخشے زہے رحمت
نہ بخشے تو شکایت کیا ہے سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے ٭ معمار کو رحم آگیا حال مصیبت مآل
ملکہ ناہید کا دیکھکر خود بھی رو دیا ملکہ ناہید کو لیکر ایک قصر منا مین آیا وہان ناہید کو چھوڑ کر
پاس کوکب کے آیا کہا اے شہنشاہ تشریف لیچلیے جب کوکب اپنے مقام سے اُٹھا کہا کیون معمار
اُس گیسو بریدہ کو دربار عام مین کیون نہ لایا کہ بذات حکم قتل دون بلکہ اپنے ہاتھ سے سزا دون
معمار نے عذر کیا کہ اے شاہنشاہ علم شاہ و قاسم و جہانگیر و ایرج وغیرہ گنہگاران سرکاری موجود
ہین جسطرح دل مین سرکار کے آئے اُسطرح قتل کرین جو مناسب ہو سزا دین کوئی منع کرنیوالا ہے
یہ گنہگار اسی لائق ہین بلکہ بر سر صاحبقران لشکر کشی کیجیے اُنکو بھی چلکر گرفتار کرین نام
مسلمانان صفحہ ہستی سے مٹا دین لیکن ملکہ ناہید کی خطا کہنے سے غلام کے معاف فرمائی جائے
اغوائے دشمنان سے ایسی سرکشی سرزد ہوئی یہ مجال نہ تھی کہ حضور کے مقابلے مین اسطرح آنے کا
قصد کرتی یہ سب باغی بہکا کر لائے کوکب جب اُس قصر مین آیا دیکھا ناہید محجوب شرمسار
بیقرار و اشکبار سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہے کوکب سمجھا تھا مجکو دیکھتے ہی عذر کریگی قدمون پر
گریگی کوکب تو اور ہی خیال مین تھا جیسے ناہید سے چار آنکھ ہوئی کوکب نے للکارا کیون
او گیسو بریدہ تو نے ہمارے دشمنون کا ساتھ دیا بد دولت کا کچھ خیال نہ کیا دیکھا انجام کیا ہو
ایک سحر مین اُستاد والا نژاد نے سبکو بیہوش کر لیا تیور بدل کر یہ جو کوکب نے کہا تو ناہید مشعل
شعلہ جوالہ اپنے مقام سے بھڑک کر اُٹھی کہا او موئے نگوڑے کیون بیہودہ بکتا ہے اگر تیرے
اُس پر نابالغ نے سحر کیا اور مین گرفتار ہوئی تیرے سامنے آئی اُسپر ناز کرتا ہے مین ہرگز تیری
اطاعت نکرونگی مین نے ایرج نوجوان سے ملکہ تیران کو منسوب کیا میری دختر بلند اختر ہے

جو کچھ کیا خوب کیا جو تعجب ہوسکے قصور نکر یہ سنکر کوکب غصہ مین کانپا معمار نے پہلے ہی تدبیر کی تھی سلاح جسم سے کوکب کی دور کردیئے تھے کوئی چیز پاس کوکب کے باقی تھی ناہید یہ کلمات سخت کہتی ہوئی اُٹھی ایرج کا بہ عجبت نام لیا علم شاہ وغیرہ کو اپنا مددگار بتایا کوکب کے سامنے سر جھکایا کوکب کو بہت غصہ آیا جھپٹ کر چلا جب قریب ناہید پہونچا پیچھے بلالی کمر مین ناہید کے لگا ہوا تھا اُسوقت ایسے کلمات ناہید نے کوکب کو کہے کہ کوکب سے صبر نہو سکا چہار جانب نگاہ اُٹھا کر دیکھا نیزہ تلوار خنجر اپنے پاس نپایا ناہید کی کمر مین جو پیچھے لگا تھا کوکب نے جھپٹ کر وہی نکال لیا نیام پر ہاتھ رکھکر چاہا کہ کھینچون معلوم ہوا کہ نیام سخت ہے یا تلوار مین زنگ آگیا ہے غصے مین آکر کوکب نے زور کرکے تلوار کو کھینچا بیچھے تو کھنچ آیا نیام سے اُسکے دھوان نکلکر دماغ مین کوکب کے پہونچا صرف آرے کی آواز دی لڑکھڑا کر گرا گرتے ہی بیہوش ہوا ناہید نقلی نے آواز دی منم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری عیاران شاہ عیار عمرو بن اُمیہ نامدار بکان تو تنہا تھا خواجہ عمرو کوکب کو بیہوش تو کر ہی چکے تھے بیہوشی کی ٹپی دماغ پر چڑھادی اُٹھا کر نذر زنبیل کیا بصورت کوکب قصر سے باہر نکلے باتون مین لگاکر معمار قدرت کو بھی بیہوش کیا وہان سے ٹہلتے ہوے اُس دربار عام مین تشریف لائے جہان محشر جادو موجود تھا ترغیب قتل مسلمانان کررہا تھا دم مکاری کا بھر رہا تھا کوکب کو جاتے ہوے دیکھا اُٹھ کھڑا ہوا پوچھا کیون فرزند ناہید کا کیا انجام کیا کوکب نے کہا اُستاد عرض کرونگا ابھی بڑے جھگڑے باقی ہین اُسی کے ذات کے یہ سارے فساد ہین یہ کہکے باتون مین لگایا آپ آکر تخت پر جلوہ فرما ہوے محشر کو ذنگل دیا باتین کرتے کرتے ساقی سے اشارا کیا اُسنے جام دیا عمرو نے بیہوشی ملائی محشر سے کہا اسکو نوش فرمایئے محشر جادو نے بلا تکلف جام لیلیا انجام سے باہر تھا خوشی خوشی پی گیا پیتے ہی گھبرایا اپنی مقام سے اُٹھا کہا اے فرزند میرا عجیب حال ہے یہ شراب کیسی تھی عمرو نے کہا شراب نوکشید تھی آپ کے پہلے جسم کو ہوا لگے محشر اپنی مقام سے اُٹھا اُٹھتے اُٹھتے لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوا عمرو نے اُسکی بھی زبان مین سوزن دیا ایک قصر تنہا مین لاکر محشر کو ایک ستون سے باندھا کوکب کو تو پہلے ہی نذر زنبیل کرچکے ہین معمار قدرت بھی قبضہ مین آچکا ہے اب خواجہ نے اپنی صورت اصلی بنائی تازیانہ حضرت اسحاق کا ہاتھ مین لیا محشر جادو کو ہوشیار کیا محشر کی

جو آنکھ کھلی یہ قیامت دیکھی اپنے کو مجبور و لاچار پایا رسیون سے بندھا ہوا زبان مین سوزن
کوڑا ہاتھ مین لیے ہوے نہنگ بحر عیاری ہزبر دشت طراری قلعہ گیر بے جنگ سرکوب ساحران
جہان شاہزادہ لقا قاف ثانی سلیمان طرار خنجر گزار خواجہ عمرو بن اُمیہ نامدار بقہر و غضب تمام فرما رہے ہین
او بیحیا تو نے دیکھا مین نے کوکب کو بھی قبضہ مین کیا اُسکا بھی ستارا گردش مین آیا معمار بکان
بناناجو لابہتر یہ ہے کہ سامری و جمشید پر لعنت کر دو کہ اُس وحدہ لاشریک نے مجھ مور ضعیف مشت
استخوان کو تجھ ایسے پیل دمان پر غالب کرایا وحدانیت کا قائل ہو مذہب باطل پرستی پر نہ مائل ہو
محشر سے یہ باتین جو عمرو نے چار آنکھین کر کے کہین یہ بیحیا بڑا ساحر آبرو دار ہے ہر روز نور افشان
پہلو نشین سامری و جمشید ہمیشہ بڑے بڑے ساحران جلیل اس مغرور کی صحبت مین رہے ہین
عمرو کو جوش و خروش مین اس مغرور و متکبر نے دیکھا ہاتھ پانون مین رعشہ آگیا قلب تھرا گیا
پریشان چہار جانب نگران بصورت آئینہ حیران لرزان ترسان لیکن مردود ازلی ہے زنگ کفر آئینہ
دل سے دور نہوا کلمات ہدایت آیات خواجہ عمرو سے اسکو سرور نہوا نگاہ خشمگین عمرو پر ڈالی
ہراو یہ تھی کہ او عمرو جو تجھسے ہو سکے قصور نکر ہمسے یہ نہوگا کہ پونے دو سو خداؤنکو چھوڑین
دین جد و ابا سے منھ موڑین لاکھ جان ہماری نام سامری و جمشید پر نثار ہے ہم ایسون کو تیرا
سمجھانا بالکل بیکار ہے یہ جو عمرو پر ظاہر ہوا یہ بیحیا انکار کرتا ہے پیشانی بھی اسکی سیاہ ہے مسلمان
نہوگا بموجب مضمون فرد گلیم بخت کسانی کہ بافتند سیاہ ؛ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد +
یہ خیال کر کے کوڑا مارا گوشت پوست اُڑنے لگا اس طرح کا اس بیحیا نے ایک نعرہ آہ کیا کہ اپنی
آگ مین آپ جل کر خاک ہوا ناری جہنمی کا قصہ پاک مرنے سے اسکے زمین و آسمان متزلزل متحرک
ہوا مکان اسکے سحر کے جو بنائے ہوئے تھے وہ جلے باغ مین اس باغی کے آگ لگ گئی تمام سرداران
نامی کو ہوش آیا لاچین نے اُٹھتے ہی رستم سے کہا حضور خواجہ عمرو نے کچھ کام کیا ورنہ
محشر تو قیامت برپا کر چکا تھا اسی پردے مین اُس مکار نے سحر کیا کہ ہم خبردار بھی نہونے پائے
ورنہ دفع کرتے پہلے تو اُسنے فکر کر کے شاہزادہ ایرج نوجوان سے لوح لی اسیوقت یہ سحر ظاہر ہوا
ابر دھوان دھار نے تمام عالم کو گھیر لیا الحمد للہ انجام بخیر ہوا یہ کہتے ہوے چلے سب
سردار ہمراہ ہین یکایک سبنے دیکھا قصر بلند سے خواجہ عمرو ہنستے ہوے باہر آئے لاچین نے

بڑھکر پوچھا ای شہنشاہ عیاران ای سرحلقہ خنجر گذاران حقیقت مین کیا کار نمایان کیا عمرو نے
کہا ای لاچین مجھے بڑی مشکل ہے اب دیکھون فلک کجرفتار کیا دکھائے خدا اپنا فضل کرے گہ
عیاری ہماری راس آئے سب سردار خواجہ عمرو کو دعائین دینے لگے کہ ای یاور غریبان ای دادرس
بیکسان اصل تو یہ ہی کہ طلسمات ساحران کے آپ فتاح ہین منازل عجائب غرائب کی جسقدر سیاح
ہین بڑا کار نمایان کیا ایسے ظالم مکار و غدار پر قبضہ کر لیا عمرو نے کہا یارو دعا کرو کہ کوکب روشن ضمیر کا
مزاج اصلاح پر آئے ایسا نہو پھر بگڑ جائے مجھے اسکا قتل کرنا منظور نہین ہے ایسے یاران ہمدم و
صاحبان شوکت و حشم کسکو ملتے ہین ہماری محبت مین آسنے بڑے بڑے رنج و الم اُٹھائے ملک اپنے
برباد کرائے ثابت قدم کوے محبت رہا مین کیونکر اسکا مٹنا گوارا کرون اُسنے نامے جو مجکو اسطرح کے
لکھے وہ وقت انتشار تھا دوستان صادق سے اگر کوئی رنج و ملال پہونچے اُسکا یاد رکھنا مروت سے
بعید ہی یہ سنکے سر جھکا لیے کوئی جواب نہ دے سکا لاچین نے بھی یہی کہا ای شہنشاہ عیاران ای
تاجدار خنجر گذاران کسیکو آپکی راے مین دخل نہین ہی جو مناسب وقت ہو وہ کیجیے عمرو نے لاچین سے
صلاح کرکے ایک قصر عالی خالی کردیا ناہید مرصع پوش زوجہ کوکب کو لباس فاخرہ پہنا کر
زنبیل سے نکال کر ایک طرف بٹھایا کوکب کو سریر جہانبانی پر جگہ دی سپر پر شمشیر برہنہ سامنے
رکھی تاج وغیرہ اسباب شوکت شاہی سے آراستہ کردیا کہ اپنے کو مجبور و لاچار نہ سمجھے ایرج کو بھی
ایک جانب بٹھا دیا کسی غیر کو اس مکان مین دخل نہین ہی اب کوکب کو ہوشیار کیا اپنے
ہاتھ بھی رومال سے باندھے اب جو کوکب کی آنکھ کھلی یہ سامان دیکھا کہ عمرو ہاتھ باندھے
ہوے زار زار مثل ابر نوبہار رو رہا ہی زبان پر یہ کلمات حسرت آیات جاری بصد بیقراری کہ ای
برادر بجان برادر ای شہنشاہ طلسم نور افشان ای آسمان جود و سخا کے ماہتابان میری خطا معاف
فرمایئے اگر براہ انصاف تصور فرمائیے تو مین نے آپکی حفاظت آبرو و لیاقت کی آپنے سحار ایسے
بد باطن کو مقرر کیا کہ سردارون کو ہمارے سامنے لاؤ وہ جملہ ساحر و غیر ساحر انکو بذلت و رسوائی
آپکے سامنے لایا آپنے سو دو سو کو قتل کیا باقی کو گوشے مین نگاہ رکھا اسیطرح بمقدمہ صاحب
عصمت و عفت ملکہ ناہید مرصع پوش کو حکم عام دیدیا کہ کشان کشان دربار مین لاؤ کیون
برادر غصہ مین تمکو خیال نرہا کہ زوجہ سرور بار جو آئیگی کسکی آبرو ریزی ہی ای برادر مین نے اسکا

خیال کیا زوجہ کو تمھاری زنبیل مین چھپایا اسکی شکل بنکر تمھارے سامنے آیا محشر جادو داصل جہنم
ہوا سامنے بھیجا کا لاشہ پڑا ہوا ای برادر جو ہمارے تمھارے وعارہ تھا وہ پورا ہوا یہ تکلف کی عیاری
ہوئی حفظ آبرو کا خیال رہا سبطرح خدا کا فضل رہا ورنہ یہ تیغ بیدریغ ہر گردن از مو باریک
اس حقیر پر تقصیر کو قتل کیجیے اس واسطے بھائی جا رانہ کیا تھا مین اپنی جان دونگا تمھاری
ذلت نہ گوارا کرونگا اسطرح سے بفصاحت و بلاغت عمرو نے سامنے کوکب کی تقریر کی کوکب
بھی بیقرار ہوکر رونے لگا آبرو کا جو خیال آیا کہ ای کوکب مین نے غضب کیا تھا کہ زوجہ خاص کو
سر دربار لٹوایا حقیقت مین عمرو نے جان و آبرو کی حفاظت کی اگر اسکو سر دربار قتل کرتا تمام عالم میں
مطعون ہوجاتا یہ بات ضرور مشہور خاص و عام ہوتی کہ کوکب نے اپنی زوجہ کو سر دربار قتل کیا
خطاوار تھی شاید کوئی عیب فاش ہوا اگر مین اپنے کو قتل بھی کر ڈالتا یہ بدنامی نہ مٹتی ایسے ایسے
خیالات جو دل مین آئے عمرو نے کوکب پر بھی طعن کی کہ کیون بھائی خود پرستی کیا چیز
وحدانیت پروردگار مین دخل دینے والا بالکل بدتمیز ہے بس یہی اعتقاد ٹھیک ہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے
یہ کہکر عمرو نے زبان سے بلا تکلف سوزن نکال لیا دریاے محبت کوکب نے جوش مارا خواجہ کے
گلے مین ہاتھ ڈالکر بہت رویا ناہید مرصع پوش کے ہاتھ کھولے خطا معاف کی ایرج نوجوان کو گلے
لگا لیا سر جھکا کر کہا ای شہریار مقام فخر و افتخار ہے کہ جسکے آپ خویش کہلائین جہانگیر و علمشاہ و قاسم
سے سمدھی صاحب کہکر بالا ترنج خوشبوئی ایرج نوجوان کے سینہ پر لگا یا النسبت بخنۃ قرار دیگی
صداے مبارکباد بلند ہوئی عمرو نے معمار قدرت کو بھی نکالا معمار قدرت کی جو آنکھ کھلی وہ
دربار دیکھا کہ شہنشاہ عیاران کرسی جواہر نگار پر جلوہ فرما ہین شہنشاہ کوکب روشنضمیر بصد
جاہ و توقیر تخت پر جلوہ افگن ایک جانب شہنشاہ لاچین والا تمکین علمشاہ نوجوان و قاسم
عالیشان و جہانگیر والا تدبیر شیر بیشۂ صاحبقرانی یہ سب دلیر صدہا شاہان اولوالعزم و ساحران نامی
سب جمع ہین دنگ ہوگیا ہوش و حواس پراگندہ حیران ہوکر دیکھنے لگا کہ ان قیدیان مجلس مصیبت
بلا نے کیونکر رہائی پائی عمرو نے معمار قدرت کی طرف دیکھکر فرمایا ای دوست جانباز و ای محب دمساز
بہتر یہ ہے کہ دین وحدانیت پر قائم رہو شہنشاہ کوکب نے جو دین تبدیل کیا تھا منفعل ہوے
ہمارے انکے صفائی ہوگئی یہ سنکر معمار اٹھکر قدمون سے عمرو کے لپٹ گیا یہ بھی دیکھا کہ

صداے مبارکباد و سلامت بادسے گوش گردون کر ہو رہا ہی ہر خورد و کلان خوش و خرم دلون سے
دور رنج و الم ساقی بنیچے حاضر ہین دو چار جام بادۂ ارغوانی گردش مین ہر ایک نازنین مہ جبین حسن مین
اپنے لاثانی رقص ہو رہا ہی کہ بوسے لیتے فلک کو رشک زہرۂ فلک کو خواہش ہی کہ بازار محفل عیش منزل کی
مشتری ہون دائرۂ ماہتابان رقاص ثابت و سیارگان صداے ہوشاہوش و نوشانوش بلند اس
محفل عیش و نشاط مین سب حق پسند سمار مبہوت ہو کر قدمون سے خواجہ کے لپٹ گیا کہا خواجہ کیا کہنا
تمھاری ذات سے چراغ دین اسلام روشن ہے شیطان دشمن ایمان اس راہ پُر خطر مین ہر وقت
رہزن ہے صادق دل سے مطیع اسلام ہوا اسکا بخیر انجام ہوا کوکب نے کہا ای شاہنشاہ عیاران لشکر
زلزلہ قاف ثانی سلیمان کس مقام پر فروکش ہے طبیعت نہایت مشوش ہے اُسیوقت عمرو نے تمام
کیفیت رہا ہونے حیرت جادو کی بیان کی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ حیرت بادشاہ کو گرفتار کر کے
لے گئی ہے اُسکی فکر واجب و لازم ہی ملازمان صاحبقران تلاش کر رہے ہونگے مین اسطرف
چلا آیا شکر ہے کہ یہان کا انجام بخیر ہوا ملکہ ناہید مرصع پوش تخت سے کھڑی ہو گئی
کوکب سے متوجہ ہو کر کہا کہ ای شاہنشاہ گیتی ستان آپ حالات خداے خورشید روشن تن
سے بخوبی ماہر ہین کہ اُسکے شعبدے تیار ہو گئے در بند جا بجا آراستہ ہین حاکم مقرر ہین
اُسکے ملک تک رسائی نہایت دشوار ہی صاحبقران زمان آگاہ نہین ہین جان دینے پر قصد
کرینگے کسی بلا مین مبتلا ہو جاینگے وہ شیر بیشہ جرأت یکہ تاز میدان جلالت مکر و فریب کو کیا جانین
اسوقت مین واجب و لازم ہی کہ چلکر اپنے آقا کی شراکت کرین بخوبی سمجھائین کہ اُس شعبدہ باز کے
اقلیم مین جانے کا قصد نکیجیے اگر ما نہین جانبازی کر کے رہبری کرنا بہتر ہی کوکب کو یہ بات بہت
پسند آئی اُسیوقت دربار کو برخاست کیا خواجہ سے کہا آپ رفیق کامل صاحبقران زمان کے
ہین دربند مرجان پر عیار موجود ہی ایسا نہو صاحبقران زمان پر عیاری کرے آپ اپنے کو
جلد پہونچائیے خیر خواہان سلطنت بھی انتظام ممالک سے مہلت کر کے حاضر ہوتے ہین خواجہ عمرو
گھبرا کر اپنے مقام سے اُٹھے سب وقعت کارون نے یہی کہا کہ وہ بڑا شعبدہ باز ہی اسکو اپنے سحر و
ساحری پر نہایت نازہی جہانتک ہو سکے صاحبقران کو جا کر روکیے کہ لقا کا پیچھا نکرین جب
اقلیم خورشید روشن تن سے باہر نکلے سمجھ لیجیے مقابلہ کیجیے عمرو نے کہا ای یاران ہمدم حمزہ دہ شیر دلیر

ہو جو کہتا ہو وہ کرتا ہو قعاقب لقا چھوٹنا غیر ممکن ہو جہان لقا جائیگا اگر دریا آتش ہو یا قلعہ سرکش ہو صاحبقران زمان وہان ضرور جائینگے بڑے بڑے ملک مٹے معرکے عظیم بڑے بڑے ہوئے نمازی خوب خوب لڑے پروردگار نے فتح و نصرت نصیب نمازیان کی ہر مقام پر اُمید زیست نہ تھی اسیطرح ان ممالک پر بھی لڑائی پڑیگی کوکب نے کہا خواجہ بڑی مشکل ہو اجتک کوئی حال فسون گری سے اِس مکار کے آگاہ نہین ہوا ہر شخص یہی کہتا ہو اُسکی خدائی کی کیا بات ہو خداوند خورشید روشن تن صاحب کرامات ہو اسطرح کی آپسمین صلاحین ہوئین کوکب نے کان مین بھی خواجہ کے سمجھا یا بہار و باغبان کو بھی آمادہ کیا شہنشاہ لاچین نے بھی یہی کہا انشاء اللہ اپنے کو وقت پر پہونچاؤنگا اسیوقت شہنشاہ لاچین مع سرداران جلالت آئین طرف طلسم ہوشربا کے روانہ ہوگئے کوکب بصد شان و تجمل طرف طلسم نورافشان کے گئے خواجہ عمرو و ملکہ بران و ناہید سے رخصت ہوکر مع علمشاہ و قاسم و جہانگیر و ایرج و جملہ سرداران تہمتن و دلیران صف شکن بصد شان و شوکت طرف لشکر صاحبقران زمان کے روانہ ہوئے ان سبکو راہ مین چھوڑیے حالات جلالت آیات ان سب کے وقت پر تحریر کیے جاوینگے

دو کلمہ داستان حیرت بیان زلزلہ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالیشان از دربند مرجان تا قلعہ خورشید نگار کہ خورشید روشن تن نے لقا کو دامن پناہ دیا ہو و ذکر در بندہاے خورشید نگار و عیاران خواجہ عمرو کی بطرز نو ساحران غدار پر و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ مشغف

کہان ہو مرے ساقی سیمتن
تجھے رند مشرب سے کیون بیر ہے
سواران مضمون کی تیری ہے
کہین برسر جنگ صاحبقران
خدا ایسے کافر پہ دے گا ظفر
کہین سحر ہے اور کہین شعبدہ
عنایات خالق کی سامان ہون

کہ برخاست ہوتی ہے اب انجمن
چلا ہو توسن کلک جادو رقم
اشارون مین جا کر فلک پر تھمے
مضامین کی فوجین بھی تیار ہین
دکھائیگا وہ شعبدے کے ہنر
ہین جادو کے دربند آراستہ
کہ مکار میدان مین بیجان ہون

نئی پھر طلسمات کی سیر ہے
طرارے بھریگا کمیت قلم
عجب رنگ پر آگئی داستان
وہ سب فتنۂ دہر خونخوار ہین
کہین کس طرح یہ نہین شعبدہ
رہے لشکر عزم پیراستہ
چمکنے لگی تیغ خارہ شگاف

تو میدان بدعت ہو سب پاک صاف
لکھون ذکر خواجہ بصد شادمان
عمر کی ہون تحریر طراریان
نشان مضامین کے جھنڈے گڑے
خزانہ لٹا یا گیا فکر کا
مسلسل مرتب ہر اک داستان
فصاحت بلاغت کا دریا بہا

خدائی کا دعوی ہے مغرور کو
نئی فکر و فقرے کی ہر دم ہے کد
قمر نیر کلک ہے اوج پر
رواج سخن کے بھی سکے پڑے
ہوا اختتام سوال و جواب
بیان دل کو مرغوب شیرین زبان
کہین جوش طبع رسا کم نہین

یہی ملک بڑھ بڑھ کے تسخیر ہو
دکھائینگی پھر لطف عیاریان
فروغ مضامین ہے رشک قمر
لکھا حال کفار کے غدر کا
لکھی ساتوین جلد بھی لاجواب
ہر اک جا پہ حفظ مراتب رہا
مزاج ایک صورت پہ ہر دم نہین

راقمان اخبار عبرت آثار ساحری و مہمیز کنندگان مراکب فسونگری حالات عجایب و غرایب منازل ملک خورشید روشن تن بکلک اعجاز رقم سے یون زیب قرطاس فرماتے ہین شعر مرصع خیال سخن آفرین * سخن را بکرسی نشاند این چنین * سابق مین حالات خیریت سمات صاحبقران زمان تحریر کیے تھے کہ مرجان جادو نے عیار کو بھیجا تھا خواجہ سبکو رہا کر لایے یہ تو ناظرین کو بخوبی یاد ہوگا کہ شاہزادہ نورالدہر نے کئی قیدی سامنے خورشید روشن تن کے بھیجے تھے اُس ملعون کا شعبدہ یہ ہے کہ جو سامنے اُسکے پہونچا تسخیر ہو کر اُسکو سجدہ کیا وہی حال نورالدہر پر بھی گذرا کہ جاتے ہی اُس ملعون ازلی کو سجدہ کیا سپہ سالار قدرت لقب ملا دیکھیے کب مقابلے مین صاحبقران کے آئین بیان صاحبقران نے فراق نورالدہر مین دیا بادشاہ و اسد سے بیقرار ہو کر کوچ کیا بعد قطع مراحل و طی منازل قریب دربند مرجانیہ پہونچے ہرکارون نے یہ خبر وحشت اثر مرجان جادو سے کہی مرجان نے شمیم عیار کو بلایا کہا اے شمیم حمزہ بڑا پہلوان زبردست ہے ہمارے شہر کے قریب پہونچا شمیم نے کہا سرکار نگھبرائین مین ابھی جاکر اسکی خدمت گذاری کرونگا یہ کہکے بصورت اصلی طرف لشکر صاحبقران کے چلا صاحبقران زمان نے خواجہ عمرو کو برائے خبر خیریت و دریافت حال اسد و بادشاہ روانہ کیا تھا ابھی تک خواجہ واپس نہین آئے اسی تردد مین بصلاح مشیران سلطنت واسطے شکار کے صحرا مین تشریف لائے ہین چند سردار ہمراہ کہ لمریے نے عرض کی شمیم عیار در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے یہ سنکر صاحبقران نے سامنے بلوایا شمیم نے آتے ہی ہاتھ اُٹھا کر دعاے جان درازی دی عرض کی پروردگار نگاہ بد سے دشمنون کے

حضور کو محفوظ رکھے سابق مین غلام حاضر ہوا تھا سرکار کے ساتھ بے ادبی کی خبر لیگیا خواجہ عمرو نے
جا کر رہا کیا غلام کو بہت خیال رہا عالم خواب مین بزرگان دین تشریف لائے تماشای بہشت و
دوزخ دکھایا شکر ہے کہ غلام حلقہ بگوش بنا یا زنگ کفر آئینۂ دل سے دور ہوا قلب کو سرور ہوا غلام
بصدق سلطان ہوا صاحبقران بہت خوش ہوے خلعت اسکو مرحمت کیا خدمت صاحبقران
زمان مین حاضر رہا شبکو مہلت پائی صاحبقران کو دیکھا کہ پڑے ہوے سو رہے ہین بیداری قریب
پہونچا کا نشہ سے دو شالہ ہٹایا کنجہ مین داروے بیہوشی رکھکر بیہوش کیا رات ہی کو پشتارہ باندھکر
لے بھاگا صبح کو عیار سردار بیقرار ہوے اُسی حال زار مین گریان و نالان لشکر مین آئے ہر ایک کو
تردد ہی ہے چرچے ہین جابجا کہ صاحبقران کو شمیم عیار چُرا لیگیا بعض عیارون نے قصد کیا کہ جا کر
تدبیر کرین ایسا نہو مرجان جادو صاحبقران کو قتل کرڈالے اِس خیال مین تدبیرین ہو رہی
ہین دو کلمہ داستان حیرت عنوان ملکہ حیرت جادو کی ذکر ہوتے ہین کہ پادشاہ و اسد کو دربار صاحبقران
زمان سے لیکر آئی تھی اب قصد ہوا کہ معاوضہ خون افراسیاب مین قتل کرون دارین ستاد کرائین
جلاد طلب ہوے بادشاہ و اسد کو زیر تیغ بٹھایا قضاے کار ملکہ مروارید گلنار پوش دختر
سہیل روشن ضمیر بھتیجی کوکب کی شہر سیلیہ مین مصروف عیش و نشاط تھی کنیزون نے اُسکو خبر
پہونچائی کہ افراسیاب جادو داخل جہنم ہوا خوشی خوشی ملکہ مروارید تخت پر سوار ہو کر چلی سیر دیکھتی
رہے کہ شاہزادہ خاور سیاہ پریہ عاشق ہے کنیزون سے خبر پوچھتی ہوئی طاؤس کو اڑاتے ہوے
آتی ہے نگاہ اٹھا کر جو دیکھا بادشاہ لشکر اسلام و اسد خوش انجام زیر تیغ بیٹھے ہین کلیجہ بھر آگیا پسینہ آگیا
دریافت کرایا معلوم ہوا کہ حیرت ان شیرونکو گرفتار کرکے لائی ہے قصد ہے کہ قتل کرون مروارید آمادہ
مرگ مہیاے قضا ہو کر آ پڑی لڑتی بھڑتی قریب پہونچکر بادشاہ و اسد کو اپنے قبضے مین کیا حیرت
جادو سے سحر ہونے لگے کنیزان مروارید بھی لڑ رہی ہین سحر کرنے مین مصروف ہین حیرت جادو نے
یہ پکار کر کہدیا اے مروارید تجکو جانے ندونگی مروارید سے سحر ہونے لگے زمین تھرا رہی ہے نخل جلے
آسمان سے آگ بھی برسی دریاے آب بھی موج مار رہا ہے مروارید گلنار پوش سبکو جواب دیتی ہے
یہ بھی بڑا خوف ہے کہ بادشاہ و اسد کو ہوا دار پر سوار کر لیا ایسا نہو انکے دشمنون پر کوئی
آزار پہونچے تو ساری مشقت بیکار ہو جاے پس سینہ سپر کیے ہوے لڑ رہی ہے انتہا کا خیال

ہو قلب پر ہجوم غم و ملال بڑھ بڑھ کر کہی ہوتیونکے مارے مارے حسد ہاکے سر پیٹے ہزار ہا کو دیوانہ
کرکے مارا حیرت جادو اس فکر مین ہے کہ جس طرح بنے مرواریدکو گرفتار کرون بادشاہ و اسد
کو چھین لون اما کیان فوج پر بھی نعرے کر رہی ہے کہ خبردار یہ گیسو بریدہ جانے نپائے غضب
کیا میرے قیدیونکو چھین کیا جس سحر پر حیرت کو ناز ہے یعنی سر کھولکر تاریکی مین اپنے ہمسر کو مار لیتی ہے
آج بھی اسنے سامری و جمشید کا نام لیا چاہتی تھی سر کھولے وون مرواریدنے پیچھے سے ہنگر دستک دی
برق چمک کر سر پر حیرت جادو کے گری کہ سر حیرت کا زخمی ہوا چہار طرف سے کنیزان نے
ملکہ مرواریدکو گھیرا مرواریدنے ایسے سحر کیے کہ لکہ ابر آسمان پر آیا اسمین سے برقین چمکین
چھریان کٹاریان برسین کئی ہزار کنیزان حیرت واصل جہنم ہوئین مرواریدنے سوقت کو غنیمت
جانا کہ لڑ بھڑ کر نکل جاؤن یہ سوچکر ایک گولہ آہن کا جھولی سے نکالا لشکر حیرت پر پھینکا وہ
جاکر پھٹا اسقدر اندھیرا ہوا کہ ملازمان حیرت سر ٹکرانے لگے اس عرصے مین ملکہ مروارید لڑتی
بھڑتی نکل گئی ملازمان حیرت کی روکے سے نہ رکی حیرت جادو زخم کو باندھ کر جب سنبھلی معلوم
ہوا کہ مروارید لڑ بھڑ کر نکل گئی اب تعاقب کرنا بیکار ہے نامہ تونگر پاس خورشید روشن تن کا
آہی چکا ہے صاف صاف مرقوم ہے کہ اے حیرت ہمارے پاس آؤ ہم معاوضہ خون افراسیاب لینگے
پس حیرت جادو لاچار و مجبور حالت زخم داری مین یہ سوچی کہ اب یہان ٹھہرنا بہتر نہین ہے اسی عالم
مین بعد جنگ کے طرف خورشید نگار چلی بعد قطع منازل و طے مراحل جب قریب قلعہ خورشید نگار
پہونچی ہرکارون نے خبر خورشید روشن تن کو پہونچائی خورشید روشن تن نے لقا وغیرہ کو حکم دیا کہ
ہمارے بندے خاص اطاعت گذار با اختصاص کو باعزاز و اکرام لاؤ بڑے بڑے ساحران جلیل
مثل زمرد شاہ باختری و بختیارک وغیرہ برائے استقبال آئے ملکہ حیرت جادو کو بڑی کیفیت سے
داخل قلعہ کیا ہر کوچے و برزن مین غلغلہ ہے کہ شاہزادی طلسم ہوشربا و زوجہ افراسیاب و دختر
حیات جادو برائے ملاقات خداوند خورشید تشریف لائی ہین تمام اہالیان شہر برائے تماشا
آئے سواری حیرت جادو جہان مقام پر ٹھہرتی تھی جسنے جمال بیمثال کو دیکھا وہ سجدہ کرتا تھا حیرت
جادو راہ کو طے کرکے دربار خورشید مین پہونچی وہی کیفیت ہے جو جو خدائیان کرچکے ہین اور ہاتھ سے
صاحبقران کے شکستین کھائین وہ سب دربار مین خورشید کے موجود ہین انھین سے سرگرم سخن

ہر دو بیچیا اُنکی خرابی کے حال بیان کرتے ہین بعد اسکے دم خدائی کا بھرتے ہین کسی نے قدمون کو
بوسہ دیا کوئی کبھی بصدق دل نثار ہوا کوئی کہتا ہو یا خداوندا بعد مرنے کے آپکے خدائی کا حال
کھلا تو خدائے برحق ہے خورشید مسکرا مسکرا کر جھوم رہا ہو ہر ایک کو یہی جواب دیتا ہو تم لوگ اب
دل سے مطیع ہوے قادر قدرت ذی پردہاے حجاب تمھاری آنکھون سے اُٹھا دیے حیرت جادو نے
بھی آکر سجدہ کیا دیکھا اُسنے ایک جانب نور الدہر بن بدیع الزمان بعہدہ سپہ سالاری دخل تخت
جلوہ فرما ہین خبر سنی کئی لاکھ فوج کا افسر کیا عرض کر رہے ہین اگر خداوند حکم دین جاکر لشکر حمزہ سے
مقابلہ کرون خورشید جواب دیتا ہو اے سپہ سالار قدرت ابھی موقع تمھارے جانے کا نہین جب
قدرت مناسب جانین گے حکم دینگے جاتے ہی حمزہ پر غالب آوگے ایک طرف حیرت کو بھی بیٹھنے کی
جگہ ملی مثل حیرت کے صدہا تاجدار بیٹھے ہین دربار خورشید روشن تن کی تو یہ کیفیت ہو وقت پر
انکا ذکر تحریر ہوگا لیکن ملکہ مروارید گلنار پوش بادشاہ و اسد کو لیکر بصد سہل و آسانی اُسوقت
لشکر اسلام مین پہونچی کہ پہیلے وغیرہ چند مصاحب صاحبقران کے غائب ہونے کی خبر لیکر آئے
ہین بیان کر رہے ہین کہ شمیم عیار کہہ رہے آیا مکار نے بیان کیا کہ مین خواب مین سلمان ہوا صاحبقران
زمان نام پر اہل اسلام کے خوش ہوئے فوراً اُسکو لشکر مین جگہ دی قابو پاکر آقاے نامدار کو لے گیا
ہم سبکو داغ دے گیا یہ سنکر لشکر مین طلاطم ہوا ہر کسی کا یہی قول ہو کہ اگر خواجہ عمرو ہوتے تو کبھی
وہ خدمت مین صاحبقران کے نہ آنے پاتا ایک شہنشاہ اقلیم عیاری کے نہونے سے یہ خرابی
درپیش ہوئی یہ ذکر تھا کہ خواجہ عمرو مقدمات کوکب سے فراغت حاصل کرکے تشریف لائے
آتے ہی یہ کیفیت سنی کہا یارو نگھبراؤ سابق مین یہی بیچیا آیا تھا عیاری اُسنے کی مین بھی برابر
پہونچا اب بھی وہ پروردگار مشکل آسان کریگا خواجہ عمرو کے کہنے سے سبکو تسکین ہوئی اُسیوقت
آسمان پر برق چمکی ملکہ مروارید گلنار پوش نے بادشاہ لشکر اسلام سعد بن قباد و اسد نامدار کو
قید حیرت سے رہا کیا تھا لیکر پہونچی تمام سرداران نامی و تاجداران گرامی دوڑ پڑے بادشاہ جمجاہ کے
آنے کی بڑی خوشی کی گویا عید ہوگئی سب سے زیادہ اسد نامدار کے آنے کی بڑی خوشی کی
خوف تھا کہ معاذ اللہ جون فراسیاب مین قتل نکر ڈالے خدا نے صحیح و سالم اُس شیر کو پہونچایا لشکر
مین نوبت نقارے بجنے لگے جب بادشاہ جمجاہ تخت پر آکر متمکن ہوے خواجہ عمرو سے حال ظلم

نور افشان دریافت کیا خواجہ عمرو نے تمام کیفیت ایرج نوجوان و بغاوت کوکب شرافت ملکہ
ناہید مرصع پوش لفظاً لفظاً بیان کردی عرض کی آپکے اقبال سے ایرج و قاسم وغیرہ بھی بفتح
و فیروزی تشریف لاتے ہین شہنشاہ لاچین اپنے سرداروں کو ساتھ لیکر طرف طلسم ہوشربا کے
تشریف لیگئے اب شاہنشاہ گیتی ستان تمام اہالیان طلسم ہوشربا کو شادی اسد نامدار کا بڑا
اشتیاق ہے ملکہ مہ جبین الماس پوش دختر افراسیاب ملکہ لالان خونقبا نور نگاہ شاہنشاہ
داؤد مقبول بارگاہ معبود کہ اہالیان طلسم ہوشربا انکو اپنا خداوند جانتے تھے ملکہ ناہید دختر کوشن
اُسکا بھی مرتبہ ملکہ مہ جبین سے کم نہین ہے ملکہ لعل سخنداں دختر ملک اخضر پوش لیاقت سحر
مین واقف کاران طلسم مین اُس شاہزادی کو جملہ سرداران نامی پر شرف دیا ہے کہ سحر و ساحری
مین اُسکا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا یہ سب شادیان دربیش ہین ہزار طرحکے پس و پیش ہین انشاء اللہ
کوکب نے بھی وعدہ کیا ہے بعد مہلت مقدمات خورشید روشن تن یہ بھی تقریب ہوگی خدا چاہیگا
تو جیسی شادی صاحبقران زمان کی ملکہ مہر نگار سے ہوئی تھی کہ جسمین شاہان ہفت اقلیم جمع ہوے تھے
سامنے اُس شادی کے وہ نگاہون سے گرجائیگی بادشاہ جمجاہ نے فرمایا آپنے وعدہ کوکب روشنضمیر سے
بخوبی کرلیا اب کوئی جملہ تو نہین باقی رہا خواجہ عمرو نے کہا حضور آپکے اقبال سے بگوش ہالی قبول کرآیا
بعد مدت زن و شوہر مین ملاپ ہوا کوکب نام زوجہ کا دشمن تھا اتنی بڑی سرکوبی ہوئی کہ خطائے
گلگون پوش قتل ہوگئی ایسا اُسکا غم ہوا کہ کوکب نے تاج و تخت ترک کیا تھا فقیر بنکر بیٹھ
رہا تھا زن و شوہر مین ملاپ کرایا وقایع گذرے گا تو حضور ملاحظہ فرمائینگے ہر مقام پر حفظ و مراتب
کا خیال رہا کوکب کے دل کو رضامند کیا دشمنون کو دردمند کیا بادشاہ خبر فرحت اثر سنکر
بہت خوش ہوے فرمایا خواجہ نے بڑا کار نمایان کیا مجکو بڑا تردد تھا یقین تھا کہ شہنشاہ
کوکب سے فساد و پیرنگ رہے اور صاحبقران زمان کو بھی جانا پڑے صاحبقران زمان کو
انکا کہ مین اس مقدمہ مین شریک نہون خدا نے انکی بات رکھلی مگر خواجہ اب تدبیر صاحبقران
زمان وجہ لازم ہے یہ بھی خبر ہم سُن چکے کہ نور الدہر دربار مین خورشید روشن تن کے پہونچکے
اُس شعبدہ باز جعلساز کو سجدہ کیا تعجب ہے کہ لشکر لیکر ہمارے مقابلے کو آئین یہ فرماکر بادشاہ جمجاہ
کی آنکھون سے اشک حسرت جاری ہوے عمرو نے پایہ تخت کو بوسہ دیا کہا کچھ حضور تردد نکرین غلام

ابھی جاکر فکر کرتا ہو خدا چاہیگا تو انکے آقا کو لیکر آؤنگا یہ کہکر عمرو ایک گوشے مین آیا رنگ روغن عیاری کا لگایا ایک بڈھے آتش باز کی شکل بنکر تیار ہوا خیمہ سے نکلے کسیکو دریافت نہوا کہ خواجہ عمرو کہان گئے عمرو راہ کو طے کرکے قلعہ مرجانیہ مین پہونچا در دولت مرجان جادو پر آیا درگہ سالار سے کہا کہ جاکر شہنشاہ مرجان سے کہو کہ آتش خو شعلہ مزاج خداوند لقا کا آتش باز در دولت پر حاضر ہے درگہ سالار نے جاکر مرجان سے کہا مرجان نے کہا بلالو شمیم عیار بھی خدمت مین مرجان کے حاضر ہے صاحبقران کو قید کیا صلاح ہو رہی ہے کہ قید صاحبقران طرف خورشید نگار کے روانہ کردین اسوقت آتش باز کی خبر پہونچی کہا بلالو سبکو اشتیاق بھی ہوا دیکھا سامنے ایک شخص نحیف وضعیف کمر مین خم ہاتھ کی لپیٹی ہوئی پگڑی سر پر آتے ہی جھک کر سلام کیا مرجان وضع کو دیکھکر ہنسا پوچھا بڑے میان صاحب تمھارا کیا نام ہے کہا حضور غلام کو فتنہ آتش خو کہتے ہین خداوند لقا کی خدمت مین رہا قیطوات خداوندی پر آتش بازی چھوڑتا تھا کہا قدرت نے جو جہنم بنایا ہے ہماری آتش بازی کا ایک پھول ہے ہمارے تشریف لانے سے بندگان خداوند کو سعادت حصول ہے کچھ نمونہ دکھاؤن چھچھوندر چھوڑون شمیم نے مرجان سے اشارہ کیا اس بڈھے کی بات سے فریب ثابت ہوتا ہے مرجان ہان ہان کرتا رہا عمرو نے چھچھوندر نکال کر چھوڑ ہی دی چھچھوندر دوڑی دھوان بلند ہوا تمام اہل دربار بیہوش ہوے خواجہ نے مرجان وشمیم کو اٹھالیا نذر زنبیل کیا اسی صورت پر دربار سے نکل گئے درگہ سالار نے پوچھا میان آتش باز صاحب کہو کچھ کام ملا عمرو نے کہا سارا مطلب ہو گیا شادی کا کام ہمین کو ملا کریگا یہ کہکر طرف لشکر کے روانہ ہوے بعد عرصہ دراز ملازمان شاہی نے دربار مین دیکھا بادشاہ و عیار ندارد غل مچے بہت سے دوڑے دوڑے پھرتے ہین کچھ لوگ الٹے لٹکے ہین فریاد کر رہے ہین وہ سب غل مچے انکی جانب دوڑے باہر سے جو آئے تھے وہ گھبرا کر بھاگے عرصہ دراز تک ہلڑ رہا بھائی بھائی باپ کو بیٹا نہ پہچانتا تھا ہر شخص دوست کو دشمن جانتا تھا جب پہلوان اندر آئے وزرا و امرا کو ہوشیار کیا اب ہلڑ ہوا کہ بادشاہ و عیار کو کوئی لے گیا وزرا نے ہرکارے روانہ کیے کہ لشکر اسلام مین دریافت کرو شاید یہ کام عمرو عیار کا ہو یہان خواجہ عمرو شمیم و مرجان کو لیکر لشکر ظفر آخر مین آئے یہ تو ناظرین پر واضح رہے کہ ابھی لشکر صاحبقران زمان بابان گلریز مین تھا اب عمرو نے حکم

دیا پہلوان عادی نے آنالا بارگاہ سلیمانی کا بار کرایا بادشاہ جمجاہ مع سرداران نامی پہلوانان
گرامی طرف قلعہ مرجانیہ کے چلے یہان وزیران سلطنت مرجان منتظر تھے کہ خبر پہونچی لشکر سلطان
تاجر یہ سبب مالک کے نہونے سے گھبرا تو گئے مگر لشکر ساحران ہمراہ لیکر مقابلہ میں ٹھہرے آمدن لشکر
اسلام شروع ہوئی اولا پہلوان عادی مع چالیس بھائی و چالیس ہزار قزاق آنالا بارگاہ سلیمانی کا
لیے ہوئے بڑے زور شور سے آکر پہونچے بعد اسکے شاہان ہفت ملک اہالیان عراق صفہان بادشاہ
ہندوستان جانشین صاحبقران لندھور بن سعدان مع فوج عربستان مالک اژدر بعد کئی دن کے
سعد شہریار مع سات سو تاجداران عالی وقار بصد عز و افتخار آکر فروکش ہوئے خیمہ بارگاہیں
استادہ ہوئیں بازارین آراستہ ہونے لگیں وزیران مرجان نے جب دیکھا کہ بارگاہیں استادہ
ہوچکیں ایک وزیر صاحب تدبیر جو کہ غیر ساحر تھا بارگاہ سلیمانی میں سامنے بادشاہ جمجاہ کے
حاضر ہوا عرض کی ای شہنشاہ گیتی ستان صاحبقران زمان ہماری قبضے میں ہیں مرجان و شمیم کو
خواجہ عمرو گرفتار کرلائے اگر مناسب وقت ہو ہمارے سردار کو قید سے رہا کیجیے اپنی سردار کو ہمسے لیجیے
بادشاہ جمجاہ یہ سنکر خوش ہوگئے ساحرون نے اسی بھروسے پر پیام دیا ہے کہ لشکر میں صاحبقران کے
سب غیر ساحر ہیں جسوقت چاہیں گرفتار کرینگے بادشاہ نے فرمایا ہمیں دل و جان سے منظور ہے
صاحبقران زمان کو بلوائیے مرجان و شمیم کو پہلے لیجائیے اسیوقت مرجان و شمیم کو بلوا کر وزیر
کے سپرد کردیا اسنے بھی اسیوقت صاحبقران زمان کو بلوا دیا مرجان و شمیم خوش فعلیان کرتے
ہوے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے مرجان نے کہا شمیم مسلمانون نے بڑا دھوکا کھایا مجھ ایسے
بادشاہ کو رہا کردیا کل میں سبکو گرفتار کرونگا ای شمیم جب میں قید خانے میں گیا تب مجکو معلوم ہوا
اہل اسلام سحر کو معیوب جانتے ہیں انکا گرفتار کرلینا کتنی بڑی بات ہے تمام سامری و جمشید میں کرامات ہے
شمیم بھی خوش ہی یہان کا صاحبقران زمان کا بارگاہ میں داخلہ ہوا نوبت نقارے بجنے لگے مرجان
جا کر اپنی بارگاہ میں جاکر تخت پر بیٹھا وزرا سے کہتا تھا میں نے سب مسلمانون کو بیوقوف بنایا
ایک غلام میرا کل لشکر پر غالب آجائیگا یہ کہکر حکم دیا طبل جنگی بجے اسیوقت ساحرون نے
خوشی خوشی طبل جنگی بجوایا ساحرون میں بڑے بڑے ذکر ہو رہے ہیں کہ اہل اسلام بڑے بیوقوف
ہیں سحر میں دخل نہیں رکھتے اور ہم لوگون کے مقابلے میں آئے ہیں کہتے ہیں کیون یارو طلسم

ہوش ربا کیونکہ فتح ہوا جو بڑے عقیل فہیم تھے انھون نے کہا اے بھائی اسکا تعجب کیا کرتے ہو جس قدر
ملازمان افراسیاب ساحران لاجواب تھے وہ شریک اہل اسلام ہوگئے اکیلا افراسیاب کیا کرتا آخر
مارا گیا یہان سب ساحران نامی وگرامی موجود ہین جب کوئی سحر کا جواب دینے والا نہوگا ایک ساحر
کافی ہے لشکر مین مرجان کے تو بڑی خوشی ہو رہی ہے گویا لڑائی فتح کرلی تمام ساحر تیاری سحر مین مصروف
ہین صاحبقران زمان بارگاہ مین جلوہ فرما تھے کہ جاسوسان لشکر اسلام حاضر ہوے ہاتھ اٹھا کر دعا
و ثنائے بادشاہی بجالائے قطعہ شکر خدا کہ گوہر اقبال و ورفتح ٭ دریائے دولت تو سعادت نثار کرد
دولت عنان ملک بدست تو باز داد ٭ اقبال بر سمند مرادت سوار کرد ٭ شہریار عالم کی عمر دراز ہو مرجان
نے طبل جنگی بجوایا صبح کو میدان کارزار مین شعبدہ ہائے سحر ظاہر کریگا اپنی نیرنگ بازی مین ناز
رکھتا ہے کہتا ہے مسلمانون کو بڑا دھوکا دیا صاحبقران زمان نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی
بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگی بجے دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا صاحبقران زمان نے بعد فراغ نماز سحر سلاح جنگی جسم انور پر آراستہ
کیے مقبل نے آکر عرض کی بادشاہ جمجاہ برآمد ہوے میدان کارزار مین لشکر کفار آگیا حضور کا سبکو انتظار ہے
صاحبقران زمان نے تسبیح کو بوسہ دیکر سجادے پر رکھا و لاتیبی ٹیک کر اٹھے لالٹینونکی روشنی
مین باہر تشریف لائے طرف جلوخانہ شاہی کے چلے ماہتابان کو جو دیکھا کل سرداران تہمتن
مثل ثابت وسیارگان گرد آگئے صاحبقران مع کل سرداران نامی وشاہان گرامی ورود دولت
شہنشاہی پر پہونچے تخت شہنشاہی جلوخانے مین بچھ چکا ہے کہ صاحبقران زمان پہونچے صاحبقران
نے سلام کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اشارہ تھا کہ جگہ حضور کی ہمارے دل مین ہے بعدہ
صاحبقران جملہ سردارون کا سلام لیتے ہوے سواری شہنشاہ کی چلی ادھر سے دیکھا آمد لشکر
ساحران غدار اژدر سوار فیل سوار مرجان جادو تخت پر اسباب سحر جسم پر آراستہ وزیر و امیر
تخت کو گھیرے ہوے اس سج دھج سے مرجان جادو میدان کارزار مین آکر پہونچا مونچھون پر تاؤ
پھیر رہا ہے اس خیال سے کہ آج سبکو گرفتار کرکے خدمت خداوند مین روانہ کرونگا لاشہ ہائے
دشمنان سے میدان کارزار بھر دونگا دونون لشکر میدان کارزار مین آکر جمے صفین آراستہ ہوئین
نقیب نقابت کر رہے ہین کہ مرجان جادو تخت سے اترا صحرا کی جانب ایک گولا پھینکا آواز

دمی ای نقابدار بہادر آج تمہاری ضرورت ہی دقت جلالت وشوکت ہرمز جان نے جو یہ پکار کر کہا عمر اسکے
گرد اُڑی سینے دیکھا ایک نقابدار مرصع پوش پشت مرکب پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا گھوڑا چمکاتا ہوا
میدان مین آکر بہیونچا دو گھڑی کامل نیزہ ہلایا جب خوب غرق عرق ہو چکا مرکب کو روک کر
آواز دی ای فرقہ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے اور ہمسے مقابلہ کرے یہ کیفیت سرکشی
کھلے یہ مقامات خدائی خداوند خورشید روشن تن ہین یہان ظلم و بدعت کسی پر جائز نہین ہی
ابھی تک خیر ہی پلٹ جاؤ ہم لوگ متعرض نہونگے مالک طلسم ہوش ربا اسکو نہ سمجھنا اس طرح جو اُس
نقابدار نے لاف و گذاف کیا شاہزادہ جمہور جانسوز علم طوس بہادر شہنشاہ تیرزن پسر خواندہ
صاحبقران جو دست چپ مین کھڑا تھا مرکب کو ٹھکرا کر سامنے بادشاہ کے آیا عرض کی
ای شہریارا اجازت میدان عطا فرمائیے بادشاہ نے فرمایا ای شیر بیشہ جرأت ای نہنگ دریاے
شوکت یہ تو ظاہر ہی کہ یہ نقابدار ساحر ہی اُسکے سامنے زور کا کیا کام اور ملازمان صاحبقران
مقابلہ کرین تم تماشا دیکھو جمہور نے عرض کی تو غلام نے قصد کیا غلام اور شہنشاہ کی بدنامی ہی لاچار
ہوکر بادشاہ نے جام کائے عفریت طلب فرمایا جمہور کو مرحمت ہوا جمہور لپک کر پشت مرکب پر سوار ہوا
صاحبقران کو سلام کرکے طرف میدان کارزار کے چلا نقابدار نے جو جمہور کو آتے ہوے دیکھا
اپنے قریب بھی نہ آنے دیا چند دانے ماش کے پھینکے مرکب جمہور کا بدلگامی کرنے لگا ہر چند
جمہور نے بڑی جمائی گھوڑے کو قیام نہوا آخر جمہور پشت مرکب سے گرا صدمہ سے بیہوش گیا
اُس نقابدار سفاک نے چاہا اُس حال پر ملال مین اُس بہادر کا سر کاٹ لون رستم سرزمین
مغرب فرامرز عاد مغربی ہم چشم جمہور کو تاب نرہی گھوڑے کو چمکا کر آواز دی او نامرد کیا کرتا ہے
یہ کہکے بیچ مین گھوڑا اُڑا دیا جمہور کو پشت پر کیا اپنا سینہ سپر کر دیا اُس بیحیا نے ماش کے دانے
پھینکے فرامرز کا مرکب بھی بدلگامی کرنے لگا ہر چند اُس بہادر نے کوڑے مارے باگ پر ہاتھ ڈال کے
جھٹکے دیے مرکب رام نہوا ناچار و مجبور گھوڑے سے گرے برابر جمہور کے یہ بھی بیہوش ہو گئے استادان
سخنور نے تحریر فرمایا ہی کہ اسیطرح فرداً فرداً پانچ سردار مقابلہ نقابدار مین آئے نقابدار نے جب
ماش کے دانے پھینکے مجبور ہو کر مرکب سے گرے بیہوش ہو گئے جب یہ قصد کرتا ہی کہ قتل کرون کوئی
سردار آپڑتا ہی اپنا سینہ سپر کرکے سردار مذکور کو بچاتا ہے سحر سے کسی کا زور نہین چلتا جب

پانچ سات جوان پشت ہائے مرکب سے گرے ہاتھ پاؤن بیکار ہوے لیکن نقابدار بھی کسی پر حملہ
نہین کرسکا سرداران نامی کا تانتا بندھ گیا ایک مقام پر جھلا کر نقابدار نے آواز دی ای فرقۂ
خدا پرستان کن لوگون کو میرے مقابلے مین بھیجتے ہو کہ جلبے مزا شجاعت کا نہین ملتا کوئی ایسا
بہادر میرے مقابلے مین آئے کہ کچھ لطف جرأت ملے غنچۂ آرزو کھلے یہ جو اس ملعون نے پکار کر کہا زلزلۂ
قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالی شان نے مرکب اشقر دیوزاد کو پرے سے نکالا گھوڑا
طرارہ بھر کر چلا کلائیان مارتا ہوا دُم سے چنور کرتا ہوا فرد مصنف شعر شب بیز فکر بھول گیا ڈھنگ
چال کا ہرن مانگ کہکشان کی رہا نہ ملال کا ۔ القصہ تین ٹھیکون مین مرکب خوش رفتار مثل صبا رفتار
قریب نقابدار آکر پہونچا نقابدار کچھ جھومیکا کرنے مین مشغول تھا امیر نے اسم اعظم پڑھا مطلق تاثیر
نہوئی آکر صاحبقران نگاہ دوزن ہوے گرد بر دو گویا نقابدار کی رنگت زرد ہوگئی سراپا کو صاحبقران نے
دیکھا کہ چہرۂ آفتاب عالمتاب چہرے پر عتاب تیغ آبدار حمائل سپر فولادی رشک قرص قمر دوش پر کمان
کیانی حسن سے صاف ثابت تھا کہ ماہ تابان برج قوس مین آگیا ہزار تیر کا ترکش مثل دم طاؤس
نقابدار حیران جمال محو دیدار صاحبقران عالیوقار چپکے چپکے سحر بھی پڑھ رہا ہے صاحبقران کا مرکب
اسیطرح قائم ہے جب خود بدلگامی کرتا ہی صاحبقران اسم اعظم پڑھ کر پشت پر اشقر کے دست حق پرست
رکھ دیتے ہین اسیوجہ سے گھوڑا اپنے مقام پر قائم ہے اب تو نقابدار گھبرایا وہ تیرہ تو ہاتھ مین
نشان مکر و غدر کا تھا لاچار ہو کر وار کیا صاحبقران نے سنان نیزہ کو بچا کر گلوگاہ پر ہاتھ ڈال دیا
نیزہ چھین کر پھینکا گویا طفل کے ہاتھ سے چھین کے پھینک دیا مکار گھبرایا مجبوری و لاچاری
قبضے پر ہاتھ ڈالا بر سر صاحبقران وار کیا امیر نے جھپکی ماری تیغہ پٹ پڑا کلائی پر ہاتھ ڈال دیا
تلوار چھین لی چاہا بھاگ جاؤن قضا سے مہلت کب ملتی ہے اسپر تلوار کا خبردار خنجر کھینکر ہاتھ مارا
روسیاہ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ برق تاب تڑپ کر گرا ابر سپر کے ٹکڑے نے آواز دی سپر کو کاٹ کر
وہی تیغہ برق تمثال سر پر اس خود سر کے گرا مع مرکب چار ٹکڑے ہوے بجائے خون کے شعلہاے
آتش جسم سے نکلے لاشہ جلنے لگا ہر کس نے دیکھا سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصۂ دراز
آواز آئی کشتی مرا نام من مقیم جادو بود صاحبقران زمان نے مبارز طلبی کی کہ ای مرجان جادو
اور کسی ساحر کو بھیج اب کسکی مجال ہے کہ مقابلے مین صاحبقران کے آئے مرجان جادو گھبرایا چہار جانب

یہ ان حیران دیکھ رہا تھا قصد تھا کسی ساحر کو بھیجوں کسی ساحر کا حوصلہ نہ پڑتا تھا صاحبقران کا
قصد ہوا کہ صاحب لشکر پر جا پڑوں مرجان جادو کا سر لاؤں کہ صحرا سے گرد اڑی لکہ ہاے
ابر سرخ و سفید بھی نمایان ہوے جملہ سرداران تاجدار خیر خواہان دولت اسی جانب دیکھنے لگے آگے آگے
بلور چار دست پشت مرکب پر سوار نشان لشکر کوکب بغل مین پشت پر تین لاکھ ساحر وغیرہ ساحر
نہایت تکلف سے آراستہ و پیراستہ بڑے شوکت سے لشکر آتا ہے کوکب مرکب باد رفتار پر بصد کر و فر
تاج شہریاری بر سر و چار قب شہنشاہی در بر مرکب برند شکین زیر ران صاحب شوکت و شان
گرد سرداران نوجوان اس طور سے جو آمد کوکب روشن ضمیر کی ہوئی صاحبقران زمان نے حکم دیا کہ
ہمارے دوست صادق کا استقبال کرکے لاؤ سرداران نامی تاجداران جلیل براے استقبال
کوکب بڑھے بکیفیت تمام اُس خوش انجام کو استقبال کرکے لائے صاحبقران گھوڑے سے کودے
کوکب نے چاہا قدمونکو بوسہ دون صاحبقران بلطف بغلگیر ہوے کیفیت کوکب نے قلعہ
مرجانیہ کی پوچھی صاحبقران نے تمام حال بیان کیا کوکب نے عرض کی حضور تامل فرمائین
مین ابھی میدان کارزار مین جاکر مرجان کو للکارتا ہون اگر میرے مقابلہ مین نہ آئے گا
خود ہی لشکر پر جا پڑونگا انشاء اللہ باقبال حضور آج ہی یہ قلعہ قبضے مین آئیگا یہ نامرد بھاگ جائیگا
صاحبقران نے کوکب کو اجازت کارزار دی مرجان کو ہرکارون نے خبر دی کہ کوکب کا قصد ہے کہ
میدان کارزار مین آئے تمکو للکارے مرجان گھبرا گیا طبل ان بجوا کر پلٹا صاحبقران زمان نے بھی
کوکب کو واپس کیا کوکب نے عرض کی ساحران غدار سے مقابلہ ہے حضور جا کر آرام فرمائین غلام انسے سمجھ لیگا
یہ کہکے اپنی بارگاہ مقابلہ لشکر مرجان مین استادہ کرائی منظور یہی ہے کہ مین بھی مرجان سے مقابلہ کرون
لشکر اسلام کو ساحرون سے نہ لڑنے دون مرجان جادو جو پلٹ کر آیا آمد کوکب دیکھکر ہوش اڑے
ہوے وزیرون کو جمع کیا صلاح ہونے لگی مرجان کہتا ہے کوکب روشن ضمیر بادشاہ طلسم نورافشان ہے
اسکو کون جواب دے سکیگا سحر مین طاق شہرہ آفاق افراسیاب اسکا ہمسر تھا اسکو مسلمانون نے
ملکر قتل کیا اگر کوکب لشکر مین رہیگا ہمارا بالکل زور نہ چلیگا یہ کہکے طرف شمیم عیار کے متوجہ ہوا
کہا اے مسترو الا اگر تمنے تو کار نمایان کیا تھا تمنے حقیقت کو صاحبقران کے نہ سمجھا حوالے کر دیا
صاحبقران صاحب اسم اعظم معظم و محتشم ان پر ہرگز کسی ساحر کا قابو نہوگا کوکب صاحبقران

کی تدبیر ہو جائے باقی لشکر سے ہم سمجھ لینگے شمیم اُسیوقت اُٹھا کہا حضور گھبرائین غلام جاکر کوکب روشن ضمیر کو لاتا ہے یہ کہکر نکل گیا کوکب روشن ضمیر نے لشکر اپنا صحراے سبزہ زار مین فرو کش کیا ہے گویا لشکر اسلام مین کل آدمی سینہ سپر بوقت سحر بارگاہ سے نکلکر کرسی پر بیٹھا گرد چند مصاحب گانے کی آواز کان مین آئی کوکب نے کہا کوئی واقف کار نئے طور سے نے نوازی کر رہا ہے صدا پر دل کھینچتا ہے یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھے دیکھا درخت کے سایہ مین ایک جوگی نوجوان حسین خوبصورت کس لطف سے نے نوازی کر رہا ہے کوکب کو نہایت گانا اسکا پسند آیا ملازمانون سے کہا اسکو بارگاہ مین بھیجدو کوکب آنکر بارگاہ مین بیٹھے ملازم جوگی کو لیکر آئے کوکب نے ملازمون سے کہا جاکر صاحبقران زمان سے بھی عرض کرو کہ آج نے نواز حاضر ہوا ہے حضور بھی آکر سماعت فرمائین صاحبقران کا مزاج تو بیتکلف ہے خبر سنتے ہی چلے آئے کوکب نے تعظیم کی مقام صدر پر جگہ دی کہا اے برادر اب چلکر نے بجاؤ جوگی کہہ رہا ہے ایسے قدردانونکی خدمت مین حاضر ہوا ہون کمال اپنا دکھاؤنگا اے شہریار غلام پر ایک معرکہ گذرا کہ اسکی یاد مین راتونکو نیند نہین آتی صاحبقران نے فرمایا جوگی صاحب وہ کیا معرکہ ہے عرض کی فلان صحراے ہولخیز مین صدہا جانوران درندہ و گزندہ رہتے ہین ایک مار سیاہ افعی کامل وہان رہتا تھا ہمارے بزرگون نے جاکر چاہا اُسے گرفتار کرین مگر نہو سکا آخر اُسی موذی کا وار چل گیا اُن لوگون کا کام تمام ہوا بزرگون نے ہمارے طلاق لکھدی کہ ہماری اولاد مین جو خورد و کلان اُس افعی کو گرفتار کریگا اُسنے ہمپر احسان کیا اگر وہان کد و کاوش نکی تو ہماری قوم سے نہین ہے غلام کو بڑی غیرت آئی غلام نے جاکر چالیس دن مشقت کی اُس موذی کو گرفتار کیا راتون کو خواب پریشان دیکھتا ہون امیدوار ہون اسوقت غلام موذی کو یہان لائے حضور سے زیادہ جبری بہادر کون تلوار سے دو ٹکڑے کیجیے کہ غلام آپکا کشاکش سے نجات پائے صاحبقران نے فرمایا فوراً لاؤ جوگی باہر بارگاہ کے آیا ایک لوٹا کورا ویر اُسکے کپڑا بندھا ہوا لیکر سامنے صاحبقران کے آیا نے بجاتے بجاتے لوٹا کھول دیا ایک مار سیاہ مثل برق تڑپ کر لوٹے سے نکلا بارگاہ مین دوڑنے لگا کبھی کوکب کی جانب رُخ کیا وہ نے نواز جوگی ہر مرتبہ عرض کرتا ہے کہ شہریار اپنے کو بچائیے صاحبقران کرسی پر جلوہ فرما ہین کہ مار سیاہ جھپٹ کر قریب صاحبقران کے آیا صاحبقران نے تلوار کھینچ ماری مار سیاہ نے حملہ کیا صاحبقران نے خالی دیکر ہاتھ مارا مار سیاہ کی دو ٹکڑے ہوے

ادھر تو وہ مرا اُسی مقام سے دھوان نکلا تمام خیمہ دھوین سے معمور ہوگیا صاحبقران بارگاہ سے کوکب
کی اُٹھے جاتا نکل جاؤن وہ دو غلیظ و باغ مین پہونچا بیہوش ہوکر گرے کوکب گھبرا کر اٹھا یہ بھی دھوین
کی تاثیر سے بیہوش ہوا جتنے بارگاہ مین ادنا و اعلی حاضر تھے سب بیہوش ہوے شمیم نے صاحبقران و
کوکب کو اُٹھایا سراپردہ چاک کرکے جنگل کا راستہ لیا مرجان جادو مع اپنے سردارون کے اسی انتظار
مین تھا جب شمیم ان دونون سردارون کو سامنے اسکے لایا مرجان نے کہا یارو بڑے بڑے ساحر
آگئے ہین مین ان سب سے مقابلہ نکر سکونگا پس ان دو صاحبون کو لیکر خدمت مین خداوند
خورشید روشن تن کے چلون قدرت جیسا مناسب جانینگے ویسا کرینگے اس صلاح کو سب نے
منظور کیا اُسیوقت تخت تیار کیے مال و اسباب بھی لادا ایک تخت پر کوکب و صاحبقران کو سوار
کیا طرف قلعہ خورشید نگار کے لیچلا یہان بوقت سحر اہالیان لشکر باخبر ہوے بارگاہ مین
آکر دیکھا صاحبقران و کوکب کو نپایا سب کو تردد ہوا باغبان و بہار و رعد و برق و
برق لامع نے عرض کی کہ غلام جاتے ہین انشاءاللہ راہ مین ملین گے آگے زبانی ہرکارونکے
دریافت ہوا تھا کہ مرجان جادو بالاعلان صاحبقران و کوکب کو لیگیا یہ جا سردار بادشاہ
عالی وقار سے رخصت ہوکر چلے مرجان دس بارہ کوس امیر و کوکب کو لیکر نکلا تھا کہ آسمان پر برق
چمکی نعرہ ہوا منم باغبان قدرت و رعد و برق بڑی زور شور سے آکر پہونچے لشکر مرجان کو
قتل کرنا شروع کیا خواجہ عمرو بھی چل چکے تھے عین وقت پر آکر پہونچے شمیم عیار کو گھیر تلوار چلنے لگی
اُسکے بھی ساتھ عیار ہین خواجہ عمرو کے پہونچتے ہی جہتر برق فرنگی و ابو الفتح اصفہانی و عمران
خطائی و زیرک خطائی وغیرہ شاگردان خواجہ بھی آپہونچے عیارون مین تلوار چلنے لگی رعد و برق نے
قیامت برپا کی برق لامع تڑپ تڑپ کر خوب لڑی یہ وہ سردار ہین کہ جو افراسیاب سے لڑے بڑے
بڑے سحر کے پڑے اس لشکر کی کیا حقیقت ہے دم بھر مین ستھراؤ کردیا مرجان جادو بھاگتا پھرتا تھا
خواجہ عمرو نے لڑتے لڑتے عیارون کو مارا شمیم کو للکارا وہ بھی پلٹ پڑا عمرو و شمیم سے تیغہ چلنے لگا خواجہ
نے دیکھا کسی مقام پر یہ کمی نہین کرتا ایک جھپکا ناہموار کردیا شمیم نے ایک مقام پر حلقہ ہاے کمند
خواجہ عمرو پر مارے عمرو نے جست کرکے حلقہ ہاے کمند سے اپنے کو بچایا دور جا کر گرے جھپٹ کر
حلقہاے کمند شمیم کو لگائے شمیم بھی طرار و فرار مکار و غدار ہی صاف حلقہ سے نکل گیا پھر پھر کال

دونون مین ردوقدح ہوئی ایک مقام پر شمیم نے سایہ مین تلوار کے خواجہ کو لیا خواجہ پیچھے ہٹتے
جاتے ہین شمیم سایہ مین تلوار کے عمرو کو لیے ہوے چاہتا ہی کہ عمرو ڈگے تو مین ہاتھ مارون خواجہ نے
فرمایا ای صاحب بغدہ گران ای فرزند مہتر قران اس بیحیا کا سر کاٹ لے شمیم سمجھا میرے قریب
کوئی آگیا گھبرا کے پلٹا پلک جھپکتے ہی عمرو نے حلقہ ہاے کمند مارے پورے پڑے گردن و کمر مین
پیچ ہوے جھٹکا مارا شمیم منھ کے بھل گرا عمرو نے حباب مار کر بیہوش کیا شاگرد شمیم نے بلوا کیا
یہی قصد ہی کہ اپنے استاد کی قید چھین لین شاگردان شمیم نے جان لڑائی چاہتے ہین لیتا را اٹھا
عمرو کو نہ اٹھانے دین مہتر موسیقار اسکا شاگرد رشید جو سابق مین شاہزادہ نورالدہر بن بدیع الزمان
کو چرا کے لے گیا یہ ذکر بھی تحریر کر چکا ہون کہ دربار خورشید روشن تن مین یہ قاعدہ قرار دیا گیا کہ
جس مذہب کا پرستار اس شعبدہ باز کے سامنے آتا ہی مطیع ہوکر اس خودسر کے سامنے براے سجدہ
سر جھکاتا ہی یہی نورالدہر کے لیے بھی ہوا جب سامنے پہونچا اور اُس بیحیا نے نقاب چہرہ سے
الٹی نورالدہر نے سجدہ کیا بارگاہ خورشید مین دنگل زرین ملا پہلوان قدرت لقب ہوا خود
سامنے خورشید کے دست بستہ عرض کی کہ ہمکو فوج ملے تو جاکر صاحبقران کو روکین فوج ملی اور
نورالدہر روانہ بھی ہو چکے جب مقابلہ صاحبقران مین پہونچین گے مفصل تحریر کرونگا بہر نوع
مہتر موسیقار اسیوقت مع چالیس بیک بچون کے آکر پہونچا حباب دافع دارو بیہوشی مار کر
اُستاد کو ہوشیار کیا شمیم گھبرا گیا ہی رعد و برق وغیرہ نے لشکر مرجان کو درہم و برہم کر دیا عیارون
نے شاگردان شمیم کو قتل کیا خرابی یہ ہی کہ خواجہ عمرو مع چند عیارون کے دوڑ پڑے تھے اسیوقت
آکر لڑے موسیقار نے عیارون پر تاکید کی یارو عمرو زندہ نکلکر نہ جانے پاے عیارون نے
خواجہ کو گھیر لیا عمرو بھی بڑے زورشور سے لڑ رہا ہی اب مہتر موسیقار و شمیم چہار طرف سے
خواجہ کو گھیرے ہوے چاہتے ہین کہ گرفتار کرلین عمرو جان لڑائے ہوے لڑ رہا ہی عیارون کا
زیادہ بلوا ہوا ہی اب خواجہ کو تردد لاحق حال ہے اپنے گرفتار ہو جانے کا بڑا خیال ہے کہ صحرا سے گرد
اڑتی دیکھا صاحب بغدہ گران نظر کردہ بزرگان مہتر قران آکر پہونچے دیکھا استاد گھرے ہوے
لڑ رہے ہین زخمی بھی ہو چکے ہین آتے ہی نعرہ کیا بغدہ پکڑ کر جا پڑے موسیقار نے بڑھ کر
مہتر قران پر وار کیا قران نے وہی بغدہ سامنے کر دیا موسیقار کی تلوار ٹوٹ گئی اوپر سے

قران نے بغدہ مارا اُس روسیاہ نے گھبرا کر سپر کو چہرے کی پناہ کیا بغدہ سپر سے کب رُکتا ہے سپر
کاٹ کر سر پر گرا سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے شمیم نے جو دیکھا برابر کا عیار مارا گیا ہوش اُڑ گئے چاہا
قران کے سامنے سے بھاگ کر نکل جاؤن قران نے بڑھکے روکا آواز دی کہ ای شمیم صاحب کہان
جاتے ہو شمیم نے چاہا کہ نکل جاؤن قران نے گردن شمیم کی پکڑ لی وہ چیخا عمرو سے آنکھ ملا کر کہا
اُستاد الامان پنجہ سے شیر نر کے بچائیے مین بصدق دل مسلمان ہوتا ہون عمرو نے آواز دی اے
قران ہمارے سر کی قسم قتل نکرنا مہتر قران کشان کشان سامنے خواجہ کے لائے شمیم قدمون سے
عمرو کے لپٹ گیا کہا کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے غلام حلقہ بگوش بنائیے قران نے کہا کہ اُستاد یہ مکار و
جعلساز ہے عمرو نے کہا کہ ای نور نظر وہ وقت گذر گیا اب اسکے قلب پر تاثیر ہوئی دیکھ پیشانی
روشن ہے جب شمیم دل سے اطاعت کر چکا خواجہ نے پلٹ کر دیکھا رعد و برق نے صفین اُلٹ
دین مرجان بھاگتا پھرتا ہے ایک مقام پر مرجان نے چاہا چمک کر نکل جاؤن برق لامع تہان
تڑپ رہی ہے دیکھا مرجان لشکر ساحران سے الگ ہو کر سایہ مین ایک درخت کے آکر ٹھہرا ہے
پر پرواز پیدا کر چکا ہے کندے تول رہا ہے چاہتا ہے جان بچا کر نکل جاؤن برق لامع وہین سے
تڑپ کر گری دو ٹکڑے کر کے آسمان پر چمکی زمانہ تیرہ و تار ہو گیا بعد عرصہ دراز آواز آئی کہ کشتی
مرا نام من مرجان جادو بود اہالیان فوج تحیر بھاگے کچھ زخمی ہوئے کچھ گرفتار کیے گئے صدا ے
الامان بلند ہوئی صاحبقران نے تلوار کو نیام مین کیا ساحر بھی رُکے جو فسران نامی باقی رہے تھے
وہ مشرف بخدمت ہوئے صاحبقران نے ان سبکو ہمراہ لیا خواجہ عمرو نے عرض کی اب حضور
جلد لشکر مین چلیین اُسیوقت صاحبقران نے کوچ کر دیا بادشاہ کو آکر ہرکارون نے خبر دی ای
شہریار مبارک ہو مرجان مارا گیا مرجانا اُسکو منظور تھا صاحبقران و کوکب کو لیکر بھاگا تھا
آپکے ملازمان جانباز نے راہ مین روکا جب وہ ناری جہنم واصل ہوا بغض سے یہ ثمر حاصل ہوا یہ سنکر
تمام سردار نامی خود بادشاہ عالیجاہ برلے استقبال صاحبقران چلے راہ مین صاحبقران سے
ملاقات ہوئی بڑے اعزاز و اکرام سے لشکر مین داخل ہوے صاحبقران آکر بارگاہ سلیمانی مین
بیٹھے ہین کہ ہرکارون نے آکر خبر کہی نور الدہر بن بدیع الزمان تین لاکھ فوج کی جمعیت سے براے
مقابلہ سرکار دولتمدار آپہونچے یہ سنکر صاحبقران کو سناٹا آگیا فرمایا بڑے افسوس کی بات ہے

اُس شیر کا کیا رنگ ہی کس ارادے پر آیا ہی خوب اُن بیحیاؤن نے ٹھکانا پایا ہی یہ کہتے ہوے بیرون
بارگاہ نکل آئے دیکھا گرد عظیم بلند ہی نور الدہر بن بدیع الزمان کو دیکھا پشت مرکب اسپ
پری وش پر سوار خود گوہر نگار بر سر زرہ گوہر نگار زیب جسم انور تیغہ خارا شگاف سلیمانی حمائل سپر فولادی
فراخ دامن دوش پر ہزار تیر و ترکش مثل دُم طاؤس پشت پر پرے فوج کے جمے ہوے تین لاکھ
جوانان زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست اٹالے بارگاہ کے لدے ہوے اس شوکت و شان
سے شیر دلیر آکر پہونچا لشکر ظفر اثر صاحبقران کو دیکھکر نہایت برہم ہوا لشکر کو مقابلے مین
اتارا بل کرتا ہوا داخل بارگاہ ہوا دور سے صاحبقران کو دیکھا مگر سلام نکیا صاحبقران کو
بڑا افسوس ہوا لندھور سے فرمایا ای جانشین من نور الدہر سے مجکو یہ امید نہ تھی لندھور نے
عرض کی کیا گذارش کرون یہ تو حضور بخوبی آگاہ ہین کہ یہ شیر دلیر سعادتمند حق پسند ہمیشہ سے
منکسر مزاج مردان عالم کے سر کا تاج کبھی حضور سے چار آنکھ کرکے کلام نہین کیا نہین معلوم
یہ کیا معرکہ ہی غلام سمجھا کے لے آئیگا جو کچھ اسمین فریب ہوگا کھل جائیگا سب سے زیادہ
بدیع الزمان شرمندہ سر جھکائے ہوے فرماتے ہین جو موے جسم غلامان صاحبقران کا دشمن ہے
ہم اُسکے قاتل ہین بیٹا کیسا اہالیان دست چپ یعنی قاسم نوجوان مالک سے کہ رہے ہین اے
پہلوان دوران ای گرشاسب جہان نے جُبلا کا اعتقاد کیا کسی نے کچھ سمجھا لیا باغی ہو گئے سیلاب لا
نکلے آئے ہین مقدمۂ مذہب مین ہم کسی کا پاس نکرینگے کل برق شمشیر میدان کارزار مین چمکیگی
یقین تو یہی ہے کہ ہمارے سامنے سر نہ اُٹھائیے رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہوا اگر خلاف کریگا
سزا پائیگا اہالیان دست راست پر فلک ٹوٹ پڑا آپسمین خشمگین ہو رہے ہین کہ کل صبح کو
دیکھین فلک کیا دکھائے یہان تو یہ ذکر ہے وہان نور الدہر بدیع الزمان نے نشہ مین آکر
حکم دیا طبل جنگی بجے نقارہ رزمی گڑگڑایا ہرکارون نے آکر صاحبقران کو خبر پہونچائی صاحبقران
کانپنے لگے غصے مین فرمایا ہمارے لشکر مین بھی عنایت خدا سے طبل جنگی بجے یہان بھی طبل جنگی پر
چوب پڑی لشکرون مین خبر پہونچی تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر
چمکا واضح رہے کہ بدیع الزمان رات بھر بیرون بارگاہ رہے اس خیال سے کہ اگر مہلت پاؤن
تو جاکر اس جوانا مرگ کو سمجھاؤن کہ او نالائق تو ہمارے قبلہ و کعبہ پر لشکر کشی کرکے آیا ہی ہمیشہ وہ

کیا کلام کرے گا اس شغل مین بدیع الزمان نے رات بھر بسر کی جب قصد کیا کہ بارگاہ نور الدہر مین جاؤن
رفقا نے منع کیا کہ حضور برائی بارگاہ مین جانا بہتر نہین ہے مگر غصہ مین رات بھر نیند نہین آئی ٹہل
ٹہل کر بسر کی غصہ کم نہین ہوتا کبھی کبھی محبت کی یاد مین گوشے مین کھڑے ہو کر روتے ہین یہی خیال ہے
کہ اے بدیع الزمان اگر اس نالائق کے ہاتھ سے ایک موے جسم بھی قبلہ و کعبہ کا کم ہوا تمام سرداران
نامی بوٹیان کاٹ کر پھینک دینگے یہ سوچ رہے ہین کہ ستارۂ سحری چمکا مرغ سحر کی آواز آئی پلٹنون
مین درودی بجی بدیع الزمان مع رفقا طرف بارگاہ بادشاہ جمجاہ کے چلے رفقا مجبور و لاچار
ہمراہ جلوخانۂ شاہنشاہی مین پہونچے صدہا سردار جمع ہو چکے یہ ذکر ہے سب سے زیادہ بادشاہ کو
بڑی فکر ہے کہ ایسا نہو نور الدہر صاحبقران کو للکارین صاحبقران ایسی ضعیفی مین آتش خو
شعلہ مزاج ہین انکے دم قدم سے سکہ جرأت کے رواج ہین جلوخانہ مین پہونچے بادشاہ کو
سلام کیا بادشاہ نے دیکھا رنگ روے منور متغیر و متحیر ہے بادشاہ نے سر سینہ سے لگا لیا فرمایا
آپ کیون پریشان ہین مین مفصل خبر منگوا چکا ہون کہ نور الدہر اپنے ہوش مین نہین ہے ہم جاکر
خود سمجھا مینگے بہلا کر اپنے شیر کو لے آئینگے یہانتک رونے پیٹنے کی صدا بلند ہوئی بادشاہ نے
فرمایا خیر تو ہے جواہر بن عمرو دوڑا چشم زدن مین پلٹ کر آیا دیکھا سب نے مقبل سر برہنہ
خاک اڑاتا ہوا پاے تخت شہنشاہی سے آکر لپٹ گیا عرض کی حضور ہم اپنے آقا سے چھٹ گئے
اس صحراے سبزہ زار مین آکر لٹ گئے غلام صاحبقران کو جگانے گیا جاکے دیکھا کہ صاحبقران
پلنگ پر نہین ہین بادشاہ کے ہوش اڑ گئے فرمایا دیکھو تو یہ کسنے کام کیا صاف ظاہر ہے
کہ نور الدہر نے چروا لیا ہرکارے دوڑے عیار چلے بعض جلدی گئے اور چشم زدن مین واپس
آئے اور خبر دی کہ حضور دربار مین نور الدہر کے بالکل اسکا ذکر نہین ہے مسلح ہو کر میدان کارزار مین
وہ آیا چاہتے ہین یہی ارادہ ہے کہ صاحبقران سے مقابلہ کرین بادشاہ نے حکم دیا کہ لشکر کل میدان
کارزار مین چلے لندھور بن سعدان لشکر کو درست کرتے ہوے آتے ہین صاحبقران کے نہونے
سے صفین صف ماتم ہوے درہم و برہم اس حال پر ملال سے میدان کارزار مین آکر پہونچے پہلوان
عادی نے بڑھ کر میمنہ میسرہ کو آراستہ کیا ادھر نور الدہر بن بدیع الزمان چالیس قدم
آگے بڑھکر بمرتبہ سپہ سالاری کھڑے ہوے صفوف آرائی کو دیکھ رہے ہین جب صفین آراستہ

ہو چکین سب نے دیکھا کہ نورالدہر نے مرکب پرے سے نکالا اپنے سرداروں سے رخصت ہوے سب نے
پکار کر آواز دی کہ خداوند خورشید روشن تن کے سپرد کیا نورالدہر دوبارہ پشت مرکب پر سوار ہوے
گھوڑے کو اڑا کر چلے میدان کارزار مین آکر سلح شوری دکھلانے لگے جب مرکب خوب غرق ہوا
گھوڑے کو روکا لشکر اسلام کو دیکھا تیز تیز بہ نظر ستیز پکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے اور آکر
مقابلہ کرے ذرا اے ہند لندھور بن سعدان نے فیل مست صف سے نکالا ہاتھی جھومتا ہوا چلا ہاتھا
اٹھا کے امیر کبیر کو چھپاتا ہے کبھی بن جاتا ہے نورالدہر نے لندھور کو آتے ہوے دیکھا واسطے
تکادر کے جا پڑے مشک برادر جھپسیر کی لگائی چند قدم ہاتھی مرکب تھپیڑ کھا کر دس بارہ قدم پیچھے
ہٹ گیا لندھور نے فرمایا اے نور نگاہ بدیع الزمان ہمسے تو کبھی اتنی کج خلقی سے آپ پیش نہین آئے
آج کیا کیفیت ہے ہم ہمیشہ سے خیر خواہ جانباز ہین نورالدہر نے کہا اے والئے ہند یہ میدان کارزار ہے
حجاب کی کیا بات بہتر یہ ہے کہ خداوند خورشید روشن تن کو سجدہ کرو ہمکو داداجان نے کشاکش مین
پریشان کیا کوئی کسیکی قبر مین ساتھ نہ جائیگا یہ سنکر لندھور نے منہ پھیر لیا کچھ جواب نہ دے سکے تیر اوہم
تھا کہ کلیجے پر پڑا اتنا تو جواب دیا تم فرزند فراموش راہ دین اسلام ہو ایسے کلمات کہنا زیبا نہین ہے
نورالدہر نے کہا کیون سب کتابون مین جاہ و جلال خداوند تحریر ہے لندھور نے کچھ جواب نہ دیا کہا
اے شیر بیشہ صاحبقرانی بس زبان بند کر تمہارا سوال لائق جواب نہین ہے نورالدہر نے نیزہ مارا دونون
لشکر نگران بصورت آئینہ حیران یہان تیر چل رہا ہے ایک مقام پر نورالدہر نے نیزہ کا تھا پھیر لایا
تکان سے دونون پرے ٹوٹے لندھور نے قبضہ پر ہاتھ جھپٹ کے مارا نورالدہر نے بازو بچا کر
کلائی پر ہاتھ ڈال دیا لندھور بھی لپٹ پڑے زمین پر کود کے کشتی ہونے لگی دونون لشکر
دیکھ رہے ہین نورالدہر چک چک کے لڑ رہے ہین پہر دن باقی ہے کبھی نورالدہر ریل کر لیجاتے
ہین کبھی لندھور پلٹے پانون گاڑ دیے دو دو گھڑی ایک ایک مقام پر اٹک کر لڑے اس قدر
پسینہ نکلتا ہے کہ تیلے بن جاتے ہین ایک مقام پر لندھور بن سعدان ریل کر لے چلے پانچ چھ قدم
ہٹے کہ جرأت کا خیال آیا نورالدہر پلٹ پڑے لندھور کو لے چلے لندھور نے چاہا نہ ہٹون دونون
مونڈھے پکڑے چاہا ریل کرے دوڑون نورالدہر کا قصد ہوا نہ ہٹون یہی کلمہ زبان سے فرمایا کہ اب ہم
پیچھے نہ ہٹین گے اسی مقام پر کشاکش کے زور ہوے لندھور بن سعدان نے قدم آگے

بڑھائے وہان ہر بیہوشی خانہ تھا دونون بیہوش خانے مین ہمارے نورالدہر نے پکارا گولا لندھور
کا اتر گیا نورالدہر نے کچھ خیال نکیا اسیطرح لندھور کی مشکین باندھ لین ہر چند کہ پہلوانون نے
غل مچایا کہ ای جوان یہ کیا کرتا ہے لندھور کا گولا اتر گیا کوئی صید زبون پر ہاتھ ڈالتا ہے
نورالدہر نے کچھ جواب نہ دیا لندھور کو گرفتار کرکے لیگیا بادشاہزادہ تھا ور سپاہ وغیرہ رنجیدہ و
کبیدہ پلٹے آپس مین کہتے ہوے چلے خبر لینا واجب و لازم ہی کہ بڑھکر دریافت کرین عیار خبر کیواسطے
چلے نورالدہر جو لندھور کو لیکر اپنی بارگاہ مین آئے گولا ٹھلایا لندھور کو غش آیا سلسل و
مطوق کراکے قید خانے مین بھیج دیا ہرکارے یہ خبر لیکے خدمت مین بادشاہ لشکر اسلام کے آئے
بادشاہ سے تمام کیفیت بیان کی نورالدہر نے لندھور کو قید خانے مین قید کیا ہے شام کو
پھر طبل جنگی بجوائے گا بادشاہ نے فرمایا تن بہ تقدیر رضینا بالقضا جو خواہش الہی ہے افسوس یہ ہے
کہ صاحبقران لشکر مین نہین ہین ورنہ بہت قیامت ہوتی یہ ذکر تھا کہ پھر صداے طبل جنگ
بیدرنگ بادشاہ جمجاہ کے کان مین آئی سر اٹھا کر فرمایا دیکھو تو یہ نقارہ کیسا بجا عرض کی
کہ ہرکارے گئے ہوے ہین خبر دریافت کرکے حاضر ہونگے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے حاضر ہوے
ہاتھ اٹھا کر دعا دی شعر راحت جانبا ز صوت نغمہ پرواز تو باد + گوش دل پر لذت از آواز
دمساز تو باد + شہریار عالم کی عمر دراز ہو نورالدہر نے پھر طبل جنگی بجوایا آج تو اپنے مقام پر
یہ کہتا تھا کہ اہل اسلام کو دم نہ لینے دونگا صاحبقران کو کیون چھپایا اسقدر سردار انکے قتل
کرونگا کہ ان چھپے ہوے کو طلب کرین بادشاہ نے فرمایا خدا مالک ہی یہان بھی طبل جنگی
بجا تیاریان ہونے لگین لشکر اسلام نام پر نورالدہر کے وہ ہنگامہ ہی ہر مقام پر یہی ذکر
ہو رہا ہی کہ پوتا صاحبقران کا مرتد ہو گیا براے مقابلہ آیا ہی لندھور کو گرفتار کیا بدیع الزمان
زار زار روتے پھرتے ہین جو کوئی نورالدہر کو برا کہتا ہی دل بیقرار ہو جاتا ہی مگر مجبور و لاچار کچھ بن
نہین پڑتا اس سوچ مین سر جھکائے بارگاہ مین اپنی بیٹھے ہین امیہ بن عمرو عیار خدمت مین
حاضر ہے سمجھا رہا ہی کہ حضور کیون ملول ہوتے ہین یہ مقدمہ سحر و ساحری ہی باعث عجائبات
افسونگری ہے یہ شیر اپنے ہوش مین نہین ہے بدیع الزمان فرماتے ہین ای امیہ دشمنونکو تو پہلو ملا
خدانخواستہ اگر اسنے اس حال پر ملال مین کسیکو چشم زخم پہونچایا عمر بھر بدنامی رہیگی اسی ہنگامہ مین وہ

چار پہر رات بھی بسر ہوئی دونون لشکر میدان کارزار مین پہونچے صاحبقران زمان کا پتہ نہین
صفین آراستہ ہوئین نقیب نقابت کرچلے نورالدہر نے مرکب بطور روز اوّل میدان کارزار مین نکالا
سلح شوری کرکے آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین نکلے بدیع الزمان نے قصد کیا
تھا کہ صف دست چپ کی علم جلوہ گری پر آئے دیکھا کہ شاہزادہ خاور سیاہ نے مرکب شبرنگ ہرچہ بین
سلیمانی کو مہمیز کیا بادشاہ لشکر اسلام سے اجازت خواہ ہوے بادشاہ نے متردد ہوکر فرمایا اے
فرزند تمھارا جانا مناسب نہین ہو قاسم نے عرض کی آج اس بھیا کی قضا میرے ہاتھ سے ہو ہرچند کہ
اسکو قتل کرکے اپنے کو بھی ہلاکت کرونگا صدمہ فراق نورالدہر مجھسے نہ اُٹھے گا بادشاہ بھی ان
کلمات کو سنکر آبدیدہ ہوے مجبور ہوکر اجازت دی قاسم جیسے سامنے نورالدہر کے پہونچے
بعد تگاور کلمات جہالت درمیان مین آئے نیزے چلنے لگے نیزے سے مطلب حاصل نہوا
تلوارین پھینک دین گرج چلے آخر نوبت کشتی کی آئی پہر دن رہے قاسم کا بھی گولا اتر گیا قاسم کو بھی
نورالدہر گرفتار کرکے لے گیا بادشاہ رنجیدہ کبیدہ پلٹے نورالدہر نے بارگاہ مین سرداران
ہمراہی سے صلاح کی کہ ان دونون جوانون کو خدمت مین خداوند کے بھیجدیجیے نورالدہر نے
اس رائے کو پسند کرکے کاؤس فیل سر نامے ایک پہلوان تھا لندھور اور قاسم کو مسلسل
و مطوق کرکے ہمراہ کاؤس کے تیس ہزار جوان جنگی کرکے طرف قلعہ خورشید نگار روانہ کردیا
یہ خبر ہرکارون نے بادشاہ لشکر اسلام کو پہونچائی سنکر بادشاہ گھبرا گئے بدیع الزمان اور
طہماس کو اسیوقت بادشاہ نے عقب مین کاؤس فیل سر کے براے رہائی لندھور و قاسم کے
روانہ کردیا دو کلمہ داستان صاحبقران زمان کے گذارش ہوتے ہین اشتیاق جنگ نورالدہر
مین جو آرام فرمایا ایک بادشاہ ہو شاداب حیلہ گر بعلم کہانت اُسنے دریافت کیا کہ زوال دولت
ہمارا ہاتھ سے حمزہ صاحبقران کے ہوگا عیار کو بھیج کر صاحبقران کو پکڑ وا منگایا جب عیار
لیکر آیا قید خانے مین قید کرنے کا حکم دیا تمام شہر مین مشتہر ہوا کہ کل صاحبقران قتل ہونگے اور
صاحبقران قید خانے مین سر جھکائے بیٹھے ہین دل مین یہ خیال کہ نورالدہر نے لشکر پر کیا
قیامت برپا کی ہوگی اس بادشاہ نے کیون ہمکو گرفتار کرایا نہین معلوم اسکی مراد کیا ہے
دروازہ شکایت کا بند قریب کوئی مونس نہ غمگسار سر جھکائے بیٹھے ہین اور یہ رباعی پڑھی نظم

ای آنکہ بملک خویش پایندہ توئی | وز وامن شب صبح نمایندہ توئی | کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ
بکشای خدایا کہ کشایندہ توئی | القصہ شب تیرہ تار مین بیٹھے دعائین کر رہے ہین دو پہر سے

شب تجاوز کر چکی ہے کہ صاحبقران نے دیکھا دروازہ قیدخانے کا کھلا گویا در فتح وظفر وا ہوا ایک سیاہ پوش کو دیکھا کہ اُسنے نگہبانون کو بیہوش کیا سبکے سر کاٹ ڈالے چند نازنینان مہ جبین اُسکے ساتھ خرامان خرامان وہ نقابدار سیاہ پوش قریب صاحبقران آیا نقاب کو چہرہ بینظیر سے ہٹایا صاحبقران کی نگاہ پڑی ایک نازنین مہ جبین صاحب جاہ و تمکین اپنے کو آراستہ کرکے آئی ہے لیکن خائف ترسان رنگ رو متغیر شرمائی ہوئی عرق عرق صاحبقران اُس حور مثال کو دیکھکر مائل ہوے اُسنے بیٹھکر ہتھکڑیان بیڑیان کاٹین کنیزون نے ظاہر کیا کہ ملکہ گلزار دختر شاداب حیلہ گر جب حضور کی قید دربار شاہی مین آئی ہماری ملکہ کو آپکے حال زار پر رحم آیا یہ بھی خبر سُنی کہ دشمنون کا ارادہ ہے کہ وقت سحر قتل کرین اسواسطے ملکہ نے عیاری کرکے نگہبانون کو قتل کیا یہان بخیر و عافیت تمام پہونچین صاحبقران نے فرمایا تم اپنے باغ مین چلو مین شاداب حیلہ گر کو مسلمان کرکے آتا ہون ملکہ گلزار بیقرار ہوکر رونے لگی کہا اے شہریار اول تو شب تیرہ و تار دوسرے دربار شاداب مین بڑے بڑے پہلوانان نامدار آمادۂ حرب و پیکار ہین ایسا نہو دشمنون کو وہان سے نکلنا مشکل پڑے کنیزین بھی قدمون سے صاحبقران کے لپٹ گئین عرض کی کہ اے شہریار ملکہ بڑی مشقت کرکے یہانتک پہونچین انکی دل شکنی نکیجیے ورنہ طائر روح قفس جسم خاکی سے تڑپ کر نکل جائیگا صاحبقران لاچار ملکہ کو ساتھ لیکر قیدخانے سے باہر نکلے ملکہ نقاب ڈالے ہوے ہمراہ ہے چند کوچے طے کیے ہین شاداب حیلہ گر خود برائے حفاظت شہر چند سوار و پیدل ساتھ حاضر باش و ناظر باش کہتا ہوا چلا آتا ہے دور سے دیکھا سیاہ پوش آتے ہین کنیزان گلزار نے کہا اے شہریار اسی گوشے مین مخفی ہو جیے خود بادشاہ آتا ہے جب یہ اس راہ سے نکل جائے گا حضور بھی چلین گے صاحبقران نے فرمایا اب تمنے ہمکو بدنام کرنے کا ارادہ کیا یہانتک تمہارا کہنا مانا قیدخانے سے تمہارے ساتھ چلے اب تامل کرو مین اس مکار کو کیا جواب دونگا ضرور اس سے پوچھنا ہے کہ ہمارے گرفتار کرانیکا کیا باعث ہوا کیا ہمنے خطا کی یہ فرماکر ملکہ کو پشت پر لیا آپ سینہ سپر کرکے بڑھے اُسکے ملازمون نے آواز دی کون آتا ہے صاحبقران زمان نے جوش و غضب مین آکر

جواب دیا کہ تونے انجداماو کو نہیں پہچانا منم زلزلۂ قاف ثانی سلیمان وہ تیرے سردار موجود ہیں
انکو حکم دے کہ اگر گرفتار کرلین شاداب نے سوارون سے اشارہ کیا چہار جانب سے لینا لینا کا غل
ہوا صاحبقران نعرہ کرکے جا پڑے ملکہ گلزار بھی تیر اندازی کررہی ہے شہر مین ہلڑا ہوا جسنے
سنا آیا دیکھا صاحبقران شیرانہ نہنگانہ لڑرہے ہین چند معشوقان پری چہرہ گوشے سے تیر پھینک
رہی ہین مگر امیر نے کئی سو جوان مار کر ڈال دیے شاداب حیلہ گر کو للکار رہے ہین ای شاداب حیلہ گر
ہمنے تیری کیا خطا کی ہے کہ جو تونے عیار بھیج کر جھگڑا پکڑوا منگایا شاداب جواب دیتا ہے اب اسپر تلوار کھینچون گا
احوال کھل جائے گا صاحبقران لڑتے ہوے قریب شاداب پہونچے نیمچے کا وار کیا چہار طرف سے
تلوار پڑ رہی ہے صاحبقران ہمہ تن چشم بنے ہوے ہین وار ہر ایک کا روکتے ہین یہ تو یقین
کامل ہے کہ اس مغلوبہ سے بچنا دشوار ہے بڑھکر سینہ سپر کردیا جب شاداب نے ہاتھ مارا کچھ
خوف نکیا کلائی پر ہاتھ ڈال دیا کئی زخم کھائے مگر شاداب کی تلوار چھین لی کمر مین ہاتھ ڈالکے
بقوت صاحبقرانی اٹھالیا آواز دی الامان فرمایا امان بشرط ایمان عرض کی تا زندہ ایم بندہ ایم
جبتک زندہ ہون غلامی سے گردن تابی نکرون گا یقین کامل ہوا کہ مذہب آپکا صحیح ہے
صاحبقران نے ہاتھ سے رکھدیا شاداب حیلہ گر کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا ملکہ گلزار کو
عماری مین سوار کرلیا آکر داخل دارالعمارۂ شاہی ہوے صاحبقران نے آکر شاداب کا تخت ہم
جگہ دی آپ دنگل زرین پر جلوہ فرما ہوے بتکدے وغیرہ کھدرہے ہین مسجدون کی بنا ہوئی
ہر طرف سے صداے اذان آتی ہے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ای شہریار کاوس فیل سر
فرستادۂ نورالدہر قید لندھور و قاسم لیے ہوے جاتا ہے صاحبقران تلوار ٹیک کر اٹھے زبانی
ہرکارون کے یہ بھی دریافت ہوا کہ نورالدہر نے ان دونون کو گرفتار کرکے روانہ کیا خود
لشکر سے مصروف جنگ ہے نہین معلوم اس عرصے مین کیا معرکہ گذرا جو ایسے پہلوان گرفتار ہوے
صاحبقران نے فرمایا دریافت ہوجائیگا یہ کہکر مرکب پر سوار ہوے پانچ ہزار جوانان صف
شکن امیر کے ہمراہ ہوے آکر کاوس فیل سر کو روکا تلوار چلنے لگی لندھور و قاسم کی راہ کی
تابش و حرارت سے یہ نوبت پہونچی کہ چہرے سیاہ ہوگئے ہین تپ محرقہ مین مبتلا اٹھتے ہین تو دل
بیٹھا جاتا ہے قلب تھراتا ہے اپنے آقاے نامدار مولاے قدرشناس کے جو نعرے کی آواز سنی

باغ باغ ہوگئے صاحبقران کو دور سے دیکھا کاؤس فیل سر گھبرا گیا ہو صاحبقران نے
آتے ہی پرے درہم و برہم کر دیے اسوقت کاؤس نے یہ تدبیر کی لندھور بن سعدان کو
جلدی مین بیہوش کرایا عیار سے کہا کہ مین لڑائی کو ختم کرکے دیکھتا ہون عیار رفتار اللندھور کا
لے بھاگا کسیکو خبر نہین ہوئی اب آسنے قصد کیا کہ اسیطرح قاسم کو بھی روانہ کر دون قاسم نے خانہ زور
مین اکے قید توڑ ڈالی نعرہ کرکے جا پڑا صاحبقران نے جو آواز قاسم کی سنی صاحبقران زبان صدائے
قاسم پر جنگ رستمانہ کرتے ہوئے پہونچے دیکھا شیر بیشۂ رستم قاسم ذی حشم نے قید توڑ کر ایک سردار زبردست
کو مار گھوڑا اسکا لیا مصروف جنگ ہین فوج کا بلوہ ہے صاحبقران نے اس مقام پر آکے شمشیر زنی کی
قاسم نے کئی زخم کھائے زخم کھا کر اور زیادہ شوکت و شان سے لڑائی مین مصروف ہے فوج سے
کاؤس فیل سر نے گینڈے کو مہمیز کیا زخمدار دیکھکر طرف شاہزادہ خاور سیاہ چلا نعرہ کرتا ہوا کہ
او نبیرۂ حمزہ تونے غضب کیا قید مردان عالم کو توڑا اب تجکو زندہ نچھوڑون گا قاسم صدائے آشنا
کاؤس سنکر بلیا تھا کہ سالوس برادر کاؤس قوی تن دیو خصال گینڈے کو جھپکا کے قریب آیا
خبردار خبردار کہکے وار کیا ہر چند کہ جسم قاسم تیرون سے چھنا ہے مگر ہمہ تن چشم بنا ہے تلوار کو سالوس کی
تلوار پر گانٹھا وار کو ٹہکے رد کیا جب وہ تلوار کا وار کر چکا قاسم نے نعرہ کیا بیت تو فرخی زدی جوش
من نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭ دیگر دو زخمہون گذشت نوبت ماست ٭ ہر کرا نجر بود
نوبت اوست ٭ تیغہ برق تاب کو جھپکا کے ہاتھ مارا سالوس روسیاہ نے گروہ سپر کا اٹھا دیا
برق شمشیر نے سحاب سپر کے ٹکڑے اڑائے یا تو قبہ سپر پر چمکی تھی یا زیر تنگ بوسہ دیا سالوس
مع دیو لسک کی مع گینڈے کے چار ٹکڑے ہوئے زنگ کافرون کے کٹ گئے غریو ہوا کہ سالوس مارا
گیا یہ جو کاؤس نے دیکھا کہ قوت بازو مارا گیا قلب تھرایا لاف و گذاف کرتا ہوا طرف قاسم کے
چلا نامردنے پشت پر سے آکر ہاتھ مارا چمک جو تلوار کی قاسم نے دیکھی گھبرا کے منہ پھیر دیا تیغہ کاؤس کا
چل چکا تھا سر اس افسر کا بخوبی زخمی ہوا قاسم کے آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا سر جھکا یا
کاؤس نے چاہا سر کاٹ لون صاحبقران نے جو دور سے دیکھا کہ زخمداری مین کاؤس قاسم کا
سر کاٹا چاہتا ہے وہین سے نعرہ کیا او نامرد کیا کرتا ہے منم زلزلۂ قاف ثانی سلیمان تلوارین مارتے ہوئے
افسران فوج کو للکارتے ہوئے بڑھے علم فوج کو قلم کیا صفون کو درہم و برہم کیا اکھڑ کر اپنے کو

قریب کاؤس کے پہونچا یا قاسم کو پشت پر لیا سینہ سپر کر دیا کاؤس نے وہی تیغہ خون آلود صاحبقران پر لگا یا ہر چند کہ زخمی ہونے سے قاسم کے انتہا کا غصہ کیا کہ اُسنے قاسم کو بہ نامردی زخمی کیا مگر بہ جوش جرأت بازہ بچا کے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال دیا تلوار کاؤس کی چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کے بزور صاحبقرانی اُٹھا لیا ہمراہیان صاحبقران بھی اُس مقام پر جھپکے لڑے خوب ہمرکے پڑے امیر نے اُسکی مشکین باندھین فوج کو شکست دی ہمراہیان کاؤس بھاگ گئے امیر بفتح و فیروزی اُسی مقام پر فروکش ہوے افسوس ہر کہ لندھور کا نشان نملا کاؤس کو بلا کر سمجھایا وہ بصدق مسلمان ہوا حجاب سے سر جھکا لیا عرض کی ای شہریار یہ خطای فاش ہوئی کہ جب حضور کے نعرے کی آواز آئی تو لندھور بن سعدان کو مین نے بدست عیار سمت قلعہ خورشید روانہ کر دیا آپ غلام کو خلق حضور دیکھکر نہایت حجاب ہوا خدا اُنکو سجدے سے اُس مکار کے بچاے جو مذہب والا اُسکے سامنے جاتا ہی تسخیر ہو کر ضرور خورشید روشن تن کو سجدہ کرتا ہی امیر نے فرمایا مین نے اپنی جانشین کو خدا کے سپرد کیا وہ حافظ حقیقی مالک تحقیقی اُنکی حفاظت کریگا یہ فرما کر صاحبقران نے طرف اُسی لشکر کے کوچ کیا یہان لندھور بن سعدان کو عیار لیکر خدمت خورشید مین پہونچا اس سعیدہ باز نے سامنے اپنے بلوایا چہرۂ نحس اپنا دکھایا فوراً لندھور نے سجدہ کیا لاکھ فوج ہمراہ سپہر کے خورشید کے کی نور الدہر بھی قطع منازل و طی مراحل کر کے پاس نور الدہر کے پہونچے نور الدہر لندھور کو استقبال کر کے اپنی بارگاہ مین لائے لندھور نے اپنے نام پر طبل جنگی بجوایا یہان بادشاہ لشکر اسلام بارگاہ سلیمانی مین جلوہ فرما ہین ذکر صاحبقران در پیش ہے صاحبقران کے غائب ہونیکا پس و پیش ہے نور الدہر ہر روز طبل جنگی بجواتے ہین دو چار سرداروں کو زخمی کر کے پلٹ جاتے ہین چالیس پچاس سردار زخمی ہو چکے ہین خواجہ عمرو سے بادشاہ فرما رہے ہین خواجہ برائے خدا کوئی تدبیر کرو جستجوے صاحبقران کی تقریر کرو عمرو بھی متردد متحیر ہی جواب دیا اے شہریار عالی وقار غائب ہونا صاحبقران کا موافق مشیت پروردگار ہوا اگر صاحبقران با اقبال اس زمانے مین ہوتے یہ بد عتین نور الدہر کی دیکھتے کیا تعجب تھا کہ بیک ضرب تیغہ عقرب سلیمانی نور الدہر کے دو پرکالے کرتے بعد قتل کلیجہ پر ہاتھ دھرتے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوے

بعد دعا و ثناے شاہی عرض کی بندگان عالی پر ظاہر ہو کہ مثل نور الدہر بدیع الزمان باغی ہو کر
آئے مثل شیر و شکر ملے ہوے آپسمین بیٹھے ہین محبت خورشید روشن تن مین مبہوت بیٹھے ہین اس حرمزد
کی خدائی کا دم بھر رہے ہین لندھور بن سعدان نے اپنے نام پر طبل جنگی بجوا دیا کل انکا ارادہ ہے
کہ نکلکر معرکہ آراے نبرد ہون نور الدہر سے صلاحین ہو رہی کہ ایک دن ہم میدان داری
کرین ایک دن تم لڑو آپسمین عہد واثق کرکے طبل جنگی بجوا دیا بادشاہ جمجاہ نے ٹھنڈی سانس
بھری فرمایا اے سرداران نامی اے پہلوانان گرامی مقام افسوس ہے نور الدہر تک تو یہ خیال تھا کہ وہ
سبکے چھوٹے ہین اگر گستاخیان کین کیا مضایقہ اب بزرگ سے مقابلہ کرنا پڑیگا فرزندان صاحبقران
اس عالی وقار کو عم نامدار کہتے ہین مقام عبرت ہے پوتے صاحبقران کے اور ہم بھی دادا جان کہتے
ہین جسکو جد کہین اُس سے مقابلے کی جد و کد کرین مصیبت ہین وہ ہماری مدد کرین انقلاب
فلکی جو دکھائے گا دیکھنا پڑیگا ایسے ایسے کلمات حسرت آیات فرماکر حکم دیا چھوٹے دادا جان
خواجہ عمر نامدار طبل جنگی بجوائیے مقابلہ کرنا پڑیگا جو پروردگار کو منظور کیا چارہ ہے خواجہ عمرو
اُٹھے نقارخانہ سکندری مین آکر حکم دیا نقارہ سکندری پر چوب پڑی تمام لشکر مین مشہور ہوا کہ
کل لندھور بن سعدان سے مقابلہ ہے سردار ہندوستان خاموش ازشیون پر بزاد و فرہاد دھقان
یک ضربی فرزندان لندھور کو غیرت کا جوش اپنے باپ کا نام سنکر کٹے جاتے ہین بادشاہ سے پاس آتے ہین
بادشاہ نے دونون کو کلیجہ سے لگایا ارشاد فرمایا آپ کیون منفعل ہوتے ہین یہ وجہ بیقرار ہوکر روتے
ہین نہین معلوم خورشید روشن تن نے کیا شعبدہ دکھایا کہ لندھور ایسا عاشق جمال صاحبقران
یون باغی ہوا طریقے سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے ہوش مین نہین ہین پروردگار انجام بخیر کرے بادشاہ یہ فرما
رہے ہین کہ خواجہ عمرو نقارخانے سے واپس آئے عرض کی حضور طبل جنگ بجگیا تیاریان ہو رہی ہین
سب سرداران نامی صلاحین کر رہے ہین کہ کل نور الدہر کے ٹکڑے ٹکڑے اڑائینگے ہرگز لڑائی سے
منھ نہ موڑینگے ہمارے شہنشاہ کو کلمات سخت و سست کہتا ہے مذہب مین فرق ڈالا بادشاہ نے
کہا اے شہنشاہ عیاران آپ سنتے ہین کہ لشکر مین کیا انقلاب ہے اس لشکر مین ایک ایک
بجرأت و شوکت لاجواب ہے اگر سب نے ملکر ساتھ کیا لندھور و نور الدہر کو گھیر لیا خدا نخواستہ
ان دونون سردارون پر کوئی آفت پڑی یا موے جسم کم ہوا صاحبقران ضرور دامن گیر ہونگے

ارشاد فرمائینگے وہ لوگ اپنے ہوش مین نہ تھے اسپر کیون دست اندازی کی میری قوت بازو سے
لڑائی پڑی ہی ہمارے قوت بازو کو قتل کیا کچھ خوف نہ آیا مین کیا جواب دونگا برائے خدا اسکی کچھ
تدبیر کیجیے عمرو نے کہا بھلا مقدمات پہلوانان مین نحیف وضعیف کیا دخل دیسکتا ہی آپ بادشاہ
لشکر ہین جا کر روکیے مین اگر سامنے جاؤن ایک طمانچا انکا پڑ جاے سر مجھ غریب کا میدان
مین لوٹتا پھرے علاوہ ازین بموجب مضمون مصرعہ پراگندہ روزی پراگندہ دل ؛ بادشاہ نے
اگر اس لڑائی مین دخل نہ یا ہمارے سردارونکو بچایا اصل یہ ہی کہ لندھور اور نورالدہر سے کوئی مقابلہ
نہین کرسکتا انتہا کی زبردست بادہ جرأت سرمست انکی بھی حفاظت ہو تو آپکی خدمتگذاری کرین
عمرو نے کہا ای شہریار روپیہ بڑی چیز ہی اسکی نہ قدر کرنیوالا نہایت بدتمیز ہی اگر آپ لاکھ دو لاکھ روپیہ
صرف کرین لشکر کی بھی حفاظت ہو وہ بھی بچ جائین یہ سنکر بادشاہ نے دس ہزار روپیہ منگا کر پیش
کیے عرض کی جد عالی تبار یہ تحفہ حقیر تو حاضر ہی براے خدا تا آنے صاحبقران کے اسطور کا انتظام کیجیے
کہ مین مجوب نہون خواجہ عمرو نے روپیے اٹھالیے کہا اسقدر تو صرف ہو جائیگا تا آپکے ارشاد فیض بنیاد سے
گردن تابی کرنا مناسب نہین ہی جہانتک قرض ملیگا انکی محبت مین صرف کرینگے بادشاہ تو خاموش
ہوے خواجہ عمرو بیرون بارگاہ آئے چالاک و قران کو بلایا کچھ آپسمین سرگوشی ہوئی بہت خوب
کہکے چالاک چلا گیا قران بھی اہتمام ارشاد استاد مین مصروف ہوے فرہاد خوان نیک محضر بی بارگاہ
شاہی سے اٹھکر اپنی بارگاہ مین آئے بیقرار ہو کر رونے لگے سرداران ہندوستان سے کہا کیون
بھائیو تمنے دیکھا قبلہ و کعبہ نے ہمکو خوب مجوب کیا ہم کسکے مقابلے مین اپنے بزرگ کے نہ جانے
دینگے جا کر عذر کرینگے اگر قبلہ و کعبہ نے قبول کیا سبحان اللہ عین مراد ہی ورنہ ہم تو اپنا کیا دار کرینگے
کہ جیسے نصیب ہون سر قدمون پر رکھکر کٹوا دینگے تمام سرداران ہندوستان باتون پر فرہاد
خان کے رو رہے ہین ہر ایک کا یہ قول ہی عرب بھر ہنستے ہونگے آوازے کستے ہونگے دشمنون کی
بن پڑی یارو آمادہ مرگ و مہیاے قضا رہو جفاے بدعت گردش فلکی سمو تمام رات لشکر
ہندوستان مین تیاریان رہین جب ستارہ سحری آسمان پر چمکا سب سرداران نامدار مسلح ہوکر
در دولت شہنشاہی پر آئے بادشاہ بھی آج سویرے سے برآمد ہوے دیکھا اہالیان ہندوستان نا
برنجیدہ کبیدہ قبضہ ہای شمشیر پر ہاتھ رکھے ہوے جھوم رہے ہین قبضہ ہای شمشیر چوم رہے ہین

جرأت کا جوش رعب شاہی سے خاموش بادشاہ نے وزیران سلطنت سے ارشاد فرمایا دیکھو یارو
اہالیان ہندوستان کو بغاوت لندھور کا بڑا قلق ہے جملہ سردار شہنشاہ کے ساتھ ہین پایہ تخت پر
ہاتھ رکھے ہوئے کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی لندھور و نورالدہر مرکب ہائے بادرفتار پر
سوار زیر سایۂ علم گلنار کہ جسکے پھریرے پر تعریف خداوند خورشید روشن تن مرقوم آمد فوج کی
پشت پر تین لاکھ عربدہ کرتے ہوئے نیزے ہلاتے ہوئے دورکابی مرکب اُڑاتے ہوئے اس شوکت و
شان سے دونون جوان آکر میدان کارزار مین پہونچے دونون جوان بڑھکر بعدہ سپہ سالار کے کھڑے
ہوئے صفین جمنے لگین جب صفوف قتال و جدال آراستہ ہو چکین کرکیت کمکر دو قدم ہٹے صفوف
افواج پر شش صف مژگان سناٹا آیا طبل و بوق بجا موقوف ہوا لندھور بن سعدان نے مرکب
اپنا صف سے نکالا نورالدہر چاہتے تھے کہ میدان کارزار مین جاؤن لندھور سے بخواہش آمد
اجازت لی نورالدہر نے جواب دیا کہ خداوند خورشید روشن تن کے سپرد کیا اہالیان دست چپ
ہنس رہے ہین ایرج کا ارادہ ہے کہ مین مقابلے مین جاؤن ہندی پہتی خور کو مثل کرپاس کہنہ اگر چیر کر
نہ پھینکدون تو اپنا نام ایرج نوجوان نہ پایا جسطرح جد عالی تبار نے میدان چرن کوہ مین سم
فیل ہیمونہ اُٹھایا تھا اسیطرح اگر نہ اُٹھایا تو کچھ کام نکیا وہ کشتی گیرزادہ ہیبت شمشیر مردان عالم سے
کوسون بھاگے گا لندھور نے میدان مین پہونچکر نعرہ کیا ای فرقہ خداپرستان جسکو تمنا مرگ کی
ہو ہمارے مقابلے مین آئے اگر جان عزیز ہو خداوند خورشید روشن تن کو سجدہ کرے اور
ایرج آمادہ تھے کہ فرہاد خان یک فرلی نے اپنے گینڈے کو صف سے نکالا چوب دست گران سنگ
کاندھے پر بقصد کرو فر بادشاہ سے آکر اجازت خواہ ہوا بادشاہ نے فرمایا ای فرزند ہم تمکو باپ سے
لڑنے کی کیونکر اجازت دین فرہاد نے کہا حضور میری کیا مجال ہے کہ قبلہ و کعبہ پر ہاتھ اٹھاؤن
بلا حساب و کتاب جہنم مین جاؤن مین سمجھانے جاتا ہون اور سمجھا کر خدمت شہنشاہی مین لاؤن گا
بہت غلام کا پاس کرتے ہین اگر نمانینگے تو سر نذر کرونگا لاچار بادشاہ نے اجازت دی فرہاد
جوان گینڈے کو اُڑا کر سامنے لندھور کے آیا جھک کر سلام کیا لندھور نے کہا او جوانان
مرگ میرے مقابلے مین آیا ہے حمزہ نے مجکو تباہ کیا خدائے نادیدہ کو سجدہ کرایا خداوند خورشید
روشن تن کی خدائی برحق ہے پردہ حجاب آنکھون سے اُٹھا دیا مضمون حق و ناحق دکھا دیا قدرت

قدر شناس فلک اساس کو میرے ساتھ چلکے سجدہ کر عہدہ ہاے جلیل ملینگے جتنے مذہب باطل ہین
سب کی خدمت مین حاضر رہتے ہین ایسے خدا انکو سجدہ نکرین فرہاد خان نے ہنسکر جواب دیا
آپ ایسے کلمات مہملات نفرمائیے چلکے بادشاہ سے خطا معاف کرائیے اسمین سعادت کونین ہی
دنیا و عقبے دونون کو جگہ ہی خورشید روشن تن کوئی سجدہ باز جعلساز ساحر ہوگا اسپر لعنت کیجیے
یہ سنتے ہی لندھور نے قبضہ تیغ دودم ہندی پر ہاتھ ڈالا کہا او نالائق ہمارے سامنے خداوند کو
برا کہتا ہی سر کاٹ کر تیرا خدمت خداوند مین بھجواؤنگا فرہاد خان نے سر جھکا دیا کہا یہ سر حاضر ہے
غصہ کرنے کی کیا بات ہی آپکے ہاتھ سے قتل ہونے مین میری نجات ہی فرہاد خان نے تو سر
جھکا یا لندھور نے ہاتھ مار دیا سر فرہاد خان کا بخوبی زخمی ہوا ہندیون نے جو یہ بدعت
دیکھی تلوارین کھینچکر لندھور پر جا پڑے ہر سردار کا یہ قول تھا کہ لندھور نے غضب کیا سر
جھکاتے پر ہاتھ مارا ایسی کوئی ناانصافی نہین کرتا نورالدہر نے جو دیکھا کہ لندھور پر فوج اسلام نے
بلوا کر دیا نعرہ کرکے مع فوج یہ بھی جا پڑے بادشاہ نے تخت بڑھایا جملہ سرداران تہمتن و سرداران
صف شکن فوج لندھور و نورالدہر پر جا پڑے ایرج نے بڑھکر علم فوج قلم کیا پرون کو درہم و برہم
کیا لندھور نے پلٹ کر دیکھا کہ ایرج نوجوان بصد شوکت و شان لڑتا بھڑتا آتا ہی پلٹ کر آواز
دی او تاجرزادے کرباس فروش بازاری ہمسے مقابلہ کر تین روپیہ کے پیادون کو کیا قتل
کرتا ہے ایرج نوجوان خوب آتش خو شعلہ مزاج صاحبان جرأت کی سر کا تاج ٹوکتے ہی پلٹ پڑا
لندھور نے تھمنا مشکل کیا ہاتھ تلوار کا مارا اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغ لندھور کب
رکتا ہی سپر کٹی سر زخمی ہوا ایرج نے دہستانا مارا تیغہ سر سے نکل گیا چادر خون چہرۂ زیبا پر
لندھور نے قصد کیا سر کاٹ لون سرداران ایرج نے جانبازی کی نیلم زنگی و خلیل زنگی و میعاد و عماد
رشک و راز گرد وغیرہ سینہ سپر کرکے لندھور پر جا پڑے اپنے آقا کو بچایا اپنے کو زخمی کرایا دور سے یہ ہنگامہ
رستم پیلتن چہ پیل کن کشندہ و تویل ہندی و دویل ہندی و کشندہ کپتان فرنگی یعنی علم شاہ نوجوان نے
دیکھا ایرج کو زخمی دیکھکر آنکھونکے نیچے اندھیرا آگیا وہین سے للکارا او ہندی بیتی خور زور
مردان عالم کو بھول گیا وہی علم شاہ ہون کہ مع ہاتھی تجکو اٹھایا تھا میرے نور نظر کو میرے
آنکھون کے سامنے زخمی کیا یہ کہکے مرکب استر بالا کبود فرنگی کو اڑایا طنبورہ بجا گورے بھی

برچھے صفون تک درہم و برہم کرتے ہوئے چلے نورالدہر نے جو علم شاہ کو آتے ہوے دیکھا پہاڑ سے
نعرہ کیا اے منصور مجھ سے مقابلہ کیجیے اُدھر آپ کہان جاتے ہین کیا اُس ضعیف کو جرأت دکھاتے
ہین جوانون سے انکھ چار کیجیے علم شاہ کو جو نورالدہر نے دیکھا مثل شعلہ جوالہ اپٹ پڑے
آواز دی او جہو کرے تجکو بھی یہ لیاقت ہوئی آج تجکو بے قتل کیے نہ چھوڑونگا گر یارے بھائی
بدیع الزمان کو کیا منھ دکھاؤنگا فرمائینگے میرے کلیجہ پر چھری پھیر دی رستم کی آنکھون سے
آنسو جاری ہین کیتیان فرنگی ہوست زبردست مین کھچا ہوا جو سردار سامنے آیا علاف شمشیر
آبدار ہوا ہر ایک سرکش بیکار ہوا عمرو نے جو یہ معرکہ دور سے دیکھا گھبرا گیا سوچا کہ اگر علم شاہ
اور نورالدہر سے مقابلہ ہوا وہ اپنے زمانے کا رستم صاحب شوکت و حشم ہے نورالدہر کو مار ڈالیگا
یہ سوچکر چالاک کو آواز دی کئی ہزار عیار سمٹ کر آئے عمرو نے کہا یارو جو شب کو صلاح کی تھی
اُسکا ظہور ہو دل بادشاہ لشکر اسلام کا مسرور ہو یہ سنتے ہی کئی ہزار پیک بچون کو چالاک
لیکر چلا ایک کمین ان سے اشارہ کیا نورالدہر کو بڑھ کر ٹوک دے جب وہ تیرے مقابلے مین
آئے وار ہر وار کرنا لگا کر طرف نخلستان کے لاؤ مین کمندون مین گرفتار کرلون کمیدان نے یہی کیا
سیاہہ دکھا کر بھاگا نورالدہر نے اُسکا پیچھا کیا جب قریب نخلستان کے پہونچے چار سو حلقہ چہار
جانب سے نورالدہر پر پڑا بندھ کر گر پڑے از روے بلوے کے انکو گرفتار کرلیا اُدھر جواہر بنا
عمرو نے یہی فقرہ لندھور کے ساتھ کیا جب دونون افسر گرفتار ہوے عیار انکو لے بھاگے
غور آمطوق و مسلسل کرکے قیدخانے مین بھیجا لشکر کو قتل کرنا شروع کیا عین گرمی جنگ مین
صاحبقران زمان مع قاسم نوجوان و قدح شاداب حیلہ گر و کاؤس فیل سر آکر پہونچے مغلوبہ
دیکھکر شریک جنگ ہوے بدیع و طہماس جو تلاش قاسم گئے تھے وہ خبر سنکر آگئے ہمراہیان
نورالدہر و لندھور خوب قتل ہوے آخر شکست فاش کھا کر بھاگے سمت خورشید نگار روانہ
ہوے دربار خورشید مین اس تمام کیفیت کو بیان کیا کہ مسلمانون نے عاجز ہو کر لندھور و
نورالدہر کو بعیاری پکڑ لیا خورشید روشن تن کو جلال آیا کہا سپہ سالاران ابد دولت کو کون
گرفتار کرسکتا ہے فلان قصر مین آرام فرمارہے ہین بختیارک کو اشارہ ہوا جاکے بیدار کرو
بختیارک ان شعبدون کو دیکھکر بہت حیران ہے جس قصر کا خورشید نے بتا دیا تھا اُسمین جاکر

دیکھا دونون شیر پڑے سو رہے ہین بختیارک نے بیدار کیا نورالدہر و لندھور آنکھین ملتے
ہوے اُٹھے بختیارک نے کہا چلو خداوند یاد فرماتے ہین نورالدہر و لندھور دربار خورشید
مین آئے دونون نے سجدے کیے خورشید نے خلعت دیے ارشاد فرمایا اے سپہ سالاران با مروت
اب تم دربار مین حاضر رہو قدرت اُنکی تدبیر کر لینگے یہ کہکے کچھ فکر کرنے لگا یہانسے صاحبقران
لڑائی کو فتح کرکے بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوے دلکو بخوبی اطمینان ہے کہ نورالدہر و لندھور
دونون قیدخانے مین قید ہین صبحکو تنبیہ و تہدید کیجائیگی سردارونکی زخم دوزیان کرکے دربار برخاست
کیا بوقت سحر دربار مین تشریف لائے سب سردار جمع ہوے سب سے زیادہ بدیع الزمان
بیقرار عرض کی قیدیان بلا کو طلب فرمائیے صاحبقران نے حکم دیا بہرام قیدخانے مین آیا دیکھا
دونون جوان منھ لپیٹے ہوے پڑے ہین بہرام زنجیر تھام کر با احتیاط تمام دونونکو دربار مین
لایا دیکھا دونون منھ لپیٹے ہوے ہین صاحبقران نے پکار کر فرمایا اے نورالدہر و لندھور
محجوب نہو منھ کھولو دونون نے چہرے اپنے کھولے تمام اہالیان دربار نے دیکھا لندھور و
نورالدہر کنان جمہور و فرامرز عاد و مغربی مسلسل و مطوق سامنے کھڑے ہین ہر ادکر کہا غلامون
نے کیا خطا کی صاحبقران نہایت محجوب ہوے جلد ہتھکڑیان و بیڑیان کٹوائین اُسوقت
دربار مین کوکب روشن ضمیر بھی موجود تھے اُٹھکر قدمون پر صاحبقران کے گرے اے شہریار
اُس بچیا کا آپنے شعبدہ دیکھا لندھور و نورالدہر کو نکال لیگیا برائے خدا اب اقلیم مین
جانے کا ارادہ کیجیے صاحبقران نے فرمایا اے یار وفادار ایک پارہ جگر دوسرا رفیق نامور یہ
دونون شیر نر جا کر مبتلائے بلا ہوے نہیں معلوم اُنپر کیا گذرتی ہوگی کیونکر ممکن ہے کہ اُسطرف
جانے سے باز آؤن جو منظور پروردگار ہوگا وہی ہوگا ہر چند کہ آپکو شعبدے کامل دکھائے مگر یہ
حقیر پر تقصیر اپنے ارادے سے باز نہین آئے گا اے کوکب نامور ایک زمانہ وہ تھا کہ یہ بچیا زمردشاہ
باختری نے دعوے خدائی کیے اور قبطلات پر رہتا تھا ایک کرور چوراسی لاکھ سوار پیدل کی چھاونی
رہتی تھی خود گنبد گیتی نما مین رہتا تھا بقول شخصے ہوا سے باتین کرتا تھا اس بچیا کی صورت نحس
دیکھنا محال تھا کیا قیامت ہے کہ برس بھر کے جشن برپا کرتا تھا اپنے معتقدون کو قبطول ہی
صورت دکھانے آتا تھا جاہ و جلال اُسکا دیکھکر بہرام فلک تھراتا تھا گمان یہ تھا کہ جو ہم اُس سے

مقابلہ کرینگے اِس فوج دریا موج کے سامنے کیونکر تھمیں گے بارہ سال کامل ملک باختر پر لڑائی
پڑی عنایت خدا سے اُسکو شکست دی ملک بملک بھاگا اُن مقاموں پر پہونچا کہ جہاں طائر وہم
و خیال کا بھی گذر نہ تھا مثل زبرجد نگار و ملک فرعونیہ و عنطلی آباد میں عہد کر چکا تھا کہ بدون
قتل لقا واپس نہونگا اُن مقامات پر پہونچ گیا قوت اور توانائی رب اکبر سے وہ ملک تسخیر ہوے
جب یہ ہزار مشکل چرخ گردان میں گیا ہوا ہی ہزار اُس ملعون کے عجائب و غرائب قابل بیان
نہیں ہیں قریب تھا کہ میرے اعتقاد میں فتور آئے مگر پروردگار نے مدد کی شیطان رہزن
دین و ایمان نہونے پایا اُسپر بھی غالب ہوا بیس برس ہوشربا میں لڑائی رہی یہاں بھی پروردگار
نے مظفر و منصور کیا غیر ممکن ہے کہ تعاقب لقا میں نجاؤں یہ شعر ہر وقت ورد زبان ہے
شعر باتن رسد بجانان یا جان ز تن برآمد ٭ دست از طلب ندارم تا کار من برآید ٭ جسدن
اُسکو قتل کرونگا ترک دنیا کر کے خانہ کعبہ میں جا کر مصروف خدمت گذاری پیغمبر آخر الزمان ہونگا
اگر اُسی راہ میں قضا ہی بندہ مجبور و لاچار اختیار مشیت پروردگار کو کوکب نے سر جھکا لیا کوکب
نے عرض کی کہ اے شہریار غلام اس اقلیم کے حالات سے آگاہ نہیں ہے اس طرف کبھی آنیکا
بھی اتفاق نہیں ہوا غلام خدمت فیض درجت میں حاضر ہے بسم اللہ حضور نے بہت بجا
ارشاد فرمایا کہ ایسے شیران دشت نبرد جا کر اُس نامرد کے دام تزویر میں پھنس گئے کیونکر
ہو سکتا ہی کہ ہم زیادہ عرض کریں بسم اللہ سامان لشکر کشی ہو صاحبقران نے بلوا کر
پہلوان عادی کو حکم دیا کہ اٹھا لا بارگاہ سلیمانی کا چلے اُسیوقت بحکم صاحبقران عالی شان
لشکر بصد کر و فر تیار ہوا فرد لدا پیش خیمہ بصد دھوم دھام ٭ کہ ہل چل پڑی بر سر روم و شام
کوکب نے بھی لشکر ساحران کو آراستہ کیا ملکہ بہار و مخمور و باغبان وغیرہ بھی ہمراہ ہیں ان
سب نے اپنے اپنے لشکر میں بکیفیت تمام آراستگی کی اثنا دریافت ہوا کہ دس منزل کے بعد ایک
قبیلہ ہے کہ خورشید روشن تن نے اُسکو سرکش لقب دیا ہی بہزاد سرکش و فولاد و جمراد و
نعمان وغیرہ بارہ بھائی کوئی سپہ سالار کوئی بادشاہ کوئی وزیر آپس میں قرار پایا ہی انہیں کی
عملداری ہی مشہور ہے کہ وہ کسیکو طرف ملک خورشید نگار کے نہیں جانے دیتے راہ میں روک لیتے ہیں
بڑے بڑے دھوکے دیتے ہیں صاحبقران نے فرمایا مجکو خورشید نگار جانا واجب و لازم ہے

جو وہ دے گا اُسکو جواب دینگے بعد قطع منازل و طے مراحل گذر لشکر صاحبقران کا نواحِ سبزہ زار نواحِ دلکشا مین ہوا کہ وہ جنگل نمونۂ قدرت پروردگار تھا چہار جانب عمل موسم بہار تھا کوڑیالا کھلا ہوا جانوران ہوائی ابصار رعنائی مصروف زمزمہ سرائی ہوا کا اعتدال ہر شاخ نخل رشک نہال ہر برگ غیرت آفتاب لف سنبل کا پیچ و تاب نرگس شہلا کی دیکھ بھال آنکھون کی گردش غیرت چشمان غزال ہیا بڑ مثل گلدستہ کے آراستہ طائران زمزمہ سرا بزبان بیزبانی صنعت باغبان بنفشہ و قدرتمین مصروف اُس دشت مینو سواد مین خیر خواہان دولت نے بارگاہ سلیمانی کو استادہ کرایا جب فرودکش ہو چکے تو دور سے دیکھا غیر فصل مین آسمان پر ایک ابر چھایا ہے ابر سیاہ برق سے چشمک زنی کرتا ہے نقارہ رعد نوازش مین برق تڑپنے کی کوشش مین ایک جانب آکر لشکر کوکب جملہ ساحران فروکش ہوا جملہ سرداران نامی و پہلوانان گرامی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے سفر کے لطف حاصل ہوئے ایک خدمتگار نے آکر رستم سرزمین مغرب فرامرز عاد مغربی کو خبر دی کہ ای شہریار یہان کے تھوڑی دور پر ایک جانب ایک دیر کلان بنا ہوا ہے قریب اُس دیر کے آٹھ پہر ایک میلہ رہتا ہے بڑی بڑی دور سے تاجران جلیل لاکھون روپیہ کا مال لیکر آتے ہین نفع کثیر اُٹھاتے ہین بعض نے اس مقام پر گھر بنوالیے سالہا سال رہتے ہین ایک جانب ایک غار عظیم الشان ہے ایک آتشکدہ روشن ہے ہزارہا من لکڑیان اسمین پڑتی ہین نہین معلوم اُس آتش افروزی سے کیا مراد ہے سامنے دیر کے جاکر پوجا پاٹ کرتے ہین فرامرز عاد مغربی یہ خبر سنکر میلہ کا مشتاق ہوا یہ بھی گمان غالب ہے کہ آج ہی صاحبقران آکر اُترے ہین بارگاہ سلیمانی مین دربار شاہی نہوگا براے چند ساعت جاکر یہ میلہ بھی دیکھ آئے یہ بھی ثابت ہو جائیگا یہان کا کون حاکم و ناظم ہے لشکر شہنشاہی اقلیم خورشید نگار کا عاظم ہے ابھی تو وہ مقام بہت دور ہے براے لندھور و نور الدہر قلب ناصبور ہے پروردگار وہ بھی دن دکھائے کہ وہ شیر دام مکر سے اُس روباہ صفت کے رہا ہو کر ہم سب سے آملین غنچۂ آرزو کھلین یا شاید پھر وہ ملعون ان شیرون سے ہمارا مقابلہ کرائے چند مصاحب ہمراہ ہین سہیل عیار بھی ساتھ ہوا مسلح و مکمل ہو کر میلے کی سیر کو چلے سہیل عماد مغربی عیار نے بطور قاعدہ عرض کی کہ حضور غیر اقلیم مین تشریف لائے صاحبقران زمان سے دریافت کرلیجیے شاید کوئی افتاد پڑے یا کوئی میلے مین آنے کو روکے حضور کو تاب

نہ ہوگی فساد پڑ جاے صاحبقران زمان کے خلاف ہو فرا عمرو نے کہا مین تو ابھی واپس آؤن گا
دربار کے وقت تک پہونچ جاؤنگا یکا یک مرکب کو مہمیز کیا جب صحراے سبزہ زار سے نکلے
دیکھا حقیقت مین کئی فرسخ کے گرد مین میلہ آراستہ و پیراستہ ہے صراف بزاز جوہری بازار نہایت
قاعدے سے درست دوکاندار چالاک و چست بازار کھلے ہوے دوکاندار خرید و فروخت پر تلے
ہوے کٹورا کھنک رہا ہے گرم بازاری دلالونکی بول چال ہر خورد و کلان خوش حال ایک جانب
میکدے آراستہ ہین پیر مغان بصد شوکت و شان ذیشان مسند پر ساقی نیچے جامہاے
بادۂ گلرنگ بصد ناز و ادا ہاتھ مین لیے صدائین لگا رہین ہین شعر شراب شوق سے مست ڈر رنگیلے ؛
مرے سر کی قسم ایک جام پی لے ؛ فرد ساقیا وہ براندی اب ڈھالکا ؛ کاگ اڑتا ہو جسکی بوتل کا ؛
ان ساقیان گلرخسار نے جس سے نگاہ نشیلی چار کی مست بادۂ محبت ہو کر جلسے مین آبیٹھا اور لاؤ
کرنے لگا ایک ہی جام مین مست ہو کر کوئی ناچ رہا ہے کوئی گاتا ہے نشے مین شراب کی تانین لگاتا ہے
کوئی لڑکھڑا کر گرا ساقی کا نام لیکر سنبھلا ہنگامۂ عظیم برپا ہے جام ارغوانی گردش مین صداے
ہوشا ہوش و نوشا نوش بلند مست و بدمست ہر خود پسند دور شراب کا ہنگامہ دختر رز کا
ایک ایک سے آنکھ لڑاتا براندی سے جس نے منہ لگایا اسکی شامت آئی یہ نگی بیسوا ہے پہلے مزہ
دکھاتی ہے پھر اپنے طالب کو جوتیان کھلواتی ہے ایک جانب طرے چڑھ رہے ہین کونڈی سوٹے
کی پکار سبز بختونکی للکار سبزی گھوٹ رہی ہے یہ شعر آبدار کسی جوان سبز بخت کا نظم کیا ہوا دم بدم
پڑھتے ہین فرد جب سے ہوا ہے عشق کسی سبزہ رنگ کا ؛ چھوٹی شراب سرخ ہوا شوق بھنگ کا ؛ ایک جانب
بھنگیڑیون کی دوکانین پالین سجادہین معشوقان پریچہرہ فن دلربائی مین استاد ہین عاشقان
دمساز دل مین سوز و گداز تخت پر آکر بیٹھے دو گنڈے بھنگ کے آواز دی جانجہان پیڑو پڑ کے
پانا کوئی مزہ سا لجہان کا جاؤ سو کبھی نہ سناؤ ایک جانب ڈھانک کی نکل چل رہے ہین چلم بھرنیوالا
آتش محبت کا جلا ہوا سا فن کا عاشق قدیم پہلے مال کھلایا مفلس کر چلمین بھرنے لگا اسنے
پھونک کر آگ جمائی سنہرہ حقہ سرخ نیچہ ساقن نے لو میان کہکر حقہ دیا پینے والے نے مسکرا کر جواب دیا
پیاری ذرا منہ تو لگا دو جوانون کو نشہ ہو ساقن نے بڑی خاطر کی روز کے آنے والے ہین تو
منہ لگا دیا ورنہ یہ کب منہ لگاتی ہین دمباز شعبدہ باز جوان کے ہاتھ مین جو حقہ آیا اکڑ گئے دم پڑا

یہ شعر پڑھا شعر ٭ نہ آزاہد کے دم مین کھینچ دم چرسون کا رندون مین ٭ پیارے دم ہی بھر کا تو فرق ہے مردے و زندون مین ٭ دیگر ٭ نہ آزاہد کے دم مین تو اگر کعبہ وھن کا بجا ہی ٭ بہشت ایک باغ ہے دوزخ بھی اک شرعی دھڑکا ہی ٭ جوانون کے دم پڑرہے ہین ساقون سے نگاہین ملا کر اکڑ رہے ہین پستے ایک جانب بیٹھے ہین پینے والے نے جب حقہ بڑھایا انکا ہاتھ تھرا صدہا دم لگائے نشہ نہین ہوتا آپسمین چرچا ہی کہ سر دم مارتے تو نشہ ہوتا ناگاہ ایک لڑکے چلم بھر لائی انکی تو بھائی سر دم لگائین ایک جانب گانجہ پینے والے گانجہ کی کلی نکالے ہتھیلی پر ملکر تیار کیا ہتھیلی پر سرخ دھبہ روسیاہی کا نشان کھانسی کھڑے سے حیران پریشان دم لگانے مین کھانسی چلی آتی ہی دوسرے نے کہا کیون راجہ مہرا گانجہ کیا کہتا ہی اُسنے جواب دیا ہم ہمیشہ کے رازدار ہین گانجہ کے یہ نقش و نگار ہین و مبادم یہی کہتا ہی ارے پینے والے کیون جفا سہتا ہی کھانسی کرون کھڑے کرون نہ مرے تو مین کیا کرون ایک جانب خیمہ ہاے زرنگار بہ تکلف تمام آراستہ ہین اُنمین کسبیان خوش رو تماش بینونکی زینت پہلو ہو لونگے زیور مین لدی ہوئی عروس شب اول بنی ہوئی مجرے ہو رہے ہین جوان خوش رو کا جادو ایک شوخ دیدہ خوش مزاج تماش بینونکے سر کا تاج نشہ شباب سے مست خودبین و خودپرست جو صحبت مین آیا دام زلف عنبرین پھنسا اس دام سے نکلنا دشوار ہی عاشقان صادق مجبور و لاچار فرامرز جادو منفرد محو تماشا سیر بازارون کی کرتا ہوا یہ بھی دیکھ چکا کہ ایک جانب صحرا مین آگ روشن ہی صدہا جوان انہی کو اُس آگ مین گرا رہے ہین عذاب جہنم اپنی گردن پر لیتے ہین فرامرز نے سامنے دیکھا ایک دیر کلان بنا ہوا ہی سر دیر پر ہزارہا تصویرین سنگ و خشت کی بنی ہوئی ہین اندر دیر کے ایک تخت کلان اُس تخت پر ایک سونے کا پتلا گرد صدہا گھنٹ نواز ناقوس نواز بجا کر بھجن صفت خورشید روشن تن مین گا رہے ہین مجاور اُس دیر کا ایک تاجدار موسوم بہ بیداد سرکش در دیر پر ٹہل رہا ہی جیسے ہی فرامرز کو دیکھا نعرہ کیا اے رستم سرزمین مغرب اپنی عمر کو ضائع کیا حمزہ کے بہکانے سے مسلمان ہوا آج تیری تقدیر نے مدد کی زیارت تصویر خداوند خورشید روشن تن کی میسر ہوئی یا تو سجدہ کر لیکن قلب تیرا صاف نہین ہی آلایش دنیوی مین مبتلا ہی دام مکر مسلمانان مین پھنسا ہی آگ مین انہی کو گرادے کہ نجاست جل جائے طیب و طاہر ہو کر خدمت خداوند مین حاضر ہو قدرت دوبارہ پتلا بنا کر روح پاک و صاف ہو گئین گے

خبردار تامل و تساہل نکرنا پھر ایسا موقع نہ ہاتھ آئیگا تا روز قیامت پچھتائیگا ہدایت کرنا اپنا کام ہے
بیداد سرکش نام بھی خداوند خورشید روشن تن نے برائے گم گشتگان وادی ضلالت ہمکو اس
مقام پر مقرر کیا چشم بصیرت وا کرا کے جانب نگاہ اٹھا کر دیکھ جمال خداوندی نظر آئیگا ظاہر مین
جل جائیگا باطن مین مرتبہ طہارت پائیگا اس حیلہ ساز نے اسطور سے یہ کلمات حسرت آیات کہے فرامرز
نے بہ نگاہ حسرت طرف اُس آگ کے دیکھا نہین معلوم اُس آتش خو شعلہ مزاج کو کیا معلوم ہوا فریاد
کرتا ہوا مع چند رفقا اُس آگ کی جانب دوڑا جب قریب آگ کے گھوڑا پہونچا گرمی سے آگ کے
مرکب تڑپنے لگا فرامرز نے غصے مین کوڑا مارا مرکب تڑپ کر آگ مین پھاند پڑا رفقا نے بھی
ہاے آقا کہکر اپنے کو آگ مین گرا دیا چند شعلہ ہاے آتش بلند ہوے یہ جوانان شیر دل
جلکر خاک ہوے سہیل عیار عرصہ دراز تک مصیبت پر اپنے آقا کے رویا پھر خاک اڑاتا ہوا
طرف لشکر کے چلا قضاے کار جمہور جانسوز طرطوس برادر شاہنشاہ تبرزن پسر خواندہ صاحبقران
ہم چشم فرامرز نوجوان اپنی بارگاہ سے نکلکر سیر صحرا دیکھ رہے ہین رونے کی آواز کان مین آئی
دیکھا سہیل عیار خاک اڑاتا ہوا آتا ہے اسقدر بیتاب ہوکر روتا ہے کہ دل سنگ آب ہوتا ہے جمہور نے
بڑھکر پوچھا اے سہیل خیر تو ہے تجکو انتہا کا بیقرار پاتا ہون تیرے رونے سے بہت گھبراتا ہون
جلد بیان کر آقا آقا کہکے روتا ہے اُس شیر بیشۂ جرأت پر کیا گذری سہیل نے رو رو کر تمام کیفیت
بیان کی کہا اے شہریار مین نے یہ تاثیر کبھی کسیکی زبان مین نہ دیکھی تھی اسطرح اُس حیلہ نے کہا یہ پھڑک کر
آگ مین جا رہا مصاحبون نے رفاقت سے منھ نہ موڑا سات مصاحبون نے بھی ساتھ دیا سب
جلکر خاک ہوے یہ سنکر جمہور بیقرار ہوگیا ہاے بھائی کہکر پشت مرکب پر سوار ہوا یہ بھی ملک
طرطوس کا شاہزادہ ہے بارہ چودہ رفقا ساتھ ہوے شہریار شہریار کہتے ہوے چلے جمہور پلٹکر
جواب بھی نہین دیتا گھوڑے کو زیادہ مہمیز کیا سہیل گھبرا گیا اپنے آقا کے بھی غم کو بھول گیا قصد تھا
کہ خدمت صاحبقران مین جاؤن اس احوال مصیبت مآل کو بیان کرون اب نہ جا سکا تعاقب مین
جمہور کے چلا جمہور جوشان خروشان ہاے بھائی ہاے بھائی کہتا ہوا اُس میلے مین پہونچا میلہ دیکھنا
کیسا دیر کی جانب غصے مین چلا قصد یہ ہے کہ تخت اُس ملعون کا جا کر الٹ دون اُس بیداد
سرکش کو مٹا دون اُسی جوش و خروش مین سامنے دیر کے پہونچا بیداد سرکش نے دیکھتے ہی

آواز دی ای جوان رعنا اس شیر کو دین مین کر موافق اس مضمون کے کاربند ہو شعر ای دوست بر جنازۂ
دشمن چو بگذری بشادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود بنا اپنے کو پاس اپنے بھائی کے پہونچا طیب و
طاہر ہو جا یہ دن کسکو نصیب ہوتا ہی کیون اُسکے واسطے روتا ہی اُسکو بڑا مرتبہ اعلیٰ ملا خدمت
خداوند مین پہونچا خبردار عرصہ نکرو ورنہ پچھتائیگا وقت گذر جائیگا اسطرح اُس بیحیا نے کہا کہ جمہور بھی
مبہوت ہوا یا تو یہ ارادہ تھا کہ جا کر تخت اُلٹ دون دیر کو پست کرون نامردون کو شکست
دون صدائے بیداد سرکش سے آنکھین سُرخ ولولہ گھبرایا ہوا کچھ جواب ندے سکا طرف آگ کے
گھوڑے کو پھرا کر چلا گھوڑے پر کوڑے مارتا ہوا سہیل نے پہلو سے آواز دی ای پہلوان دوران
آپ معاوضہ خون فرامرز لینے آئے تھے طرف آگ کی کہان جاتے ہین آگ کا کام جلا دینا ہی پلٹ پڑیے
چلکر اپنے آقا صاحبقران سے اطلاع کیجیے کا ٹھکے کسی سے لڑ بھڑ کے جان دیجیے بیکار آگ
مین گر کے مرنا یہ کیسی خرابی ہے ہرچند سہیل نے بکار امنت خوشامد کی اور صاحبقران کی قسم بھی
دی جمہور نے سہیل کو جھڑک دیا اور زیادہ گھوڑے کو مہمیز کیا سہیل دور سے بہ نگاہ حسرت دیکھا
کیا کہ جمہور مع بارہ مصاحبونکے اُس دریائے آتش سوزان مین گر گیا چونکہ یہ مقام میلے کا
قریب تھا سلطان بخت مغربی و قارون مغربی و عبدالقہار حلبی و عبدالجبار حلبی
وغیرہ چالیس سردار جو خبر میلے کی سنکر گیا سامنے دیر کے پہونچا بیداد سرکش نے ترغیب دی
وہ کلمات پر تاثیر ہین جسکو اُسنے پکار کر آواز دی فوراً جا کر آگ مین گر گیا صاحبقران زمان کو
ہرکارون نے یہ خبر پہونچائی کہ آپکے چالیس سردار آگ مین جا کر گر گئے اُسیوقت بارگاہ شاہی
مین کوکب روشن ضمیر بھی موجود تھے تھرّا کر کہا ای شہریار مین نے عرض کیا دیکھیے شعبدے
و نیرنجات ظاہر ہوے ہین عرض کرتا ہون بخوف انتشار شاہنشاہی عرض کیا تھا اب
اطلاع دیتا ہون جس روز سے غلام یہان آیا علم کہانت بالکل فراموش ہو گیا حضور اسم اعظم
یاد کرین کیا تعجب ہی کہ اسم بھی بند ہو گیا ہو صاحبقران زمان نے جو خیال کیا اسم اعظم بھی
بالکل فراموش تھا بہ اشارہ کوکب سے کہا حقیقت مین اسم اعظم فراموش ہوا اگر مین ظاہر
کرونگا تو اہالیان لشکر کو انتشار ہوگا کوکب نے سر جھکا لیا کہا ای شہریار خدا بہت سے
اس بیحیا کے لشکر کو محفوظ رکھے ہر طرح کے مقربات بطور نجوم دریافت کیے جاتے ہین اسی پر

ہمکو ناز تھا وہ یکایک قبضے سے نکل گیا دیکھیے اس میچیا سے کیا گذرتی ہے امیر نے فرمایا تھا ہم
اب تک نہ سمجھے تھے کہ یہ دربند خورشید نگار ہے اب برائے قبیلہ سرکشان تنبیہ و تہدید ضرور ہے
کوئی بات کا صاحبقران زمان کی جواب نہ دے سکا امیر نے منشی سیف ذوالدین کو بلایا
حکم دیا ایک نامہ بمضمون خوب و بعبارت مرغوب برائے تنبیہ و تہدید قبیلہ سرکشان تحریر کرکے
کل صبح کے دربار میں حاضر کرو سیف ذوالدین نے بموجب ارشاد فیض بنیاد نامہ بطریقہ قدیم
تحریر کرکے بوقت دربار حاضر کیا صاحبقران نے ملاحظہ فرماکر جو الفاظ کہ خلاف شان وہ کاٹ
دیے کچھ الفاظ اپنے قلم فیض رقم سے درج فرمائے سیف نے اب اسکو صاف کیا مقبل وفادار کو
حکم دیا مقبل نے چوکی وسط بارگاہ حشامی میں بچھادی سپر و شمشیر و خلعت سلیمانی و جام کلہ عفریت
پر از شربت نبات بیڑا پان کا لاکر رکھدیا نامہ بھی اُسی چوکی پر رکھا گیا کوکب خاموش میں اُس
مقدمہ میں صاحبقران سے عرض نہیں کرسکتا مزاج صاحبقران سے بھی آگاہ ہو چکا کہ ہر
مقدمہ میں اپنے قواعد کو مقدم کرتے ہیں پکار کر آواز دی ای غازیان دیندار و اے مجاہدان
تہور شعار از طرف قبیلہ سرکشان بدعت شروع ہوگئی چالیس سردار میرے جاکر آگ میں گر گئے
لشکر میں منادی کرادی کہ اب کوئی شیر کو لشکر سے نہ نکلے اُس شعبدہ باز کی تنبیہ کو یہ نامہ تیار
کیا گیا ہے چاہتا ہوں کہ ایک شیر نر یہ نامہ فیض شمامہ سلطان گیتی ستان بارگاہ بیداد سرکش
میں لیجائے قواعد سے میرے نامہ کے سب صاحب بخوبی واقف ہیں کہ نامہ افسر کے ہاتھ
میں دیا جائے کسی طرح تحریر شاہنشاہی ذلیل نہونے پائے زر نثار ہو تعظیم و تکریم نامہ ضرور ہے
جواب باصواب لیکر آئے ساحر و غیر ساحر دربار صاحبقران میں جمع ہیں سب نے سر جھکا لیا
آپس میں اشارے کر رہے ہیں کہ صاحبقران یہ کیا کرتے ہیں ایسا صاحب عجائب و غرائب
یہاں کا حاکم ہے وہ استقبال وغیرہ کا ہے کو کریگا جسنے علم نجوم کوکب و اسم اعظم صاحبقران
بے لڑے بھڑے بند کر لیا نہیں معلوم کس طرح سے پیش آئے پس جانا مناسب وقت نہیں ہے
صاحبقران نے پھر آواز دی کسی ساحر و غیر ساحر نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ گھبرا کر سر جھکا لیا تیسری
مرتبہ صاحبقران نے بغیض و غضب تمام آواز دی ای سرداران صف شکن و اے تہور شعاران
تیغ زن آپ لوگ خوب آگاہ ہیں کہ میں نے اسی دن کے لیے عہدہ سلطنت نہیں قبول کیا

مزے مین سپاہیون کا کام کرتا ہون اپنی حقیقت خوب پہچانتا ہون اپنے کو تین روپئے کے پیادے سے کمتر جانتا ہون یہ نامہ طرف سے سعد بن قباد کے ہے مین خود شاہنشاہ کا نامہ لیکے جاؤنگا انشاء اللہ جواب باصواب لاؤنگا آپ لوگونکے واسطے آئین یہی باعث حجاب ہوگا لوگ کہین گے کوئی سردار لشکر مین صاحبقران کے ایسا نہ تھا کہ برسم ایلچی گری نامہ لیکر آتا اب یہ حقیر آوازندگانہ فرماکر قبضہ عقرب سلیمانی پر ہاتھ ڈالا قصد ہوا کہ دنگل آصفی سے اٹھیں آمدوقت نقد روح روان قاسم عالیشان شاہزادۂ ایرج نوجوان یہ سوچ کر اپنے دنگل سے اٹھا کہ ایسے وقت جانبازی وسرفروشی ہوا تو بڑے دربار مین نام کرو اس کار مشکل کا سر انجام کرو دنگل سے اٹھکر جام نوش کیا بیڑا اٹھایا خلعت زیب جسم کیا پکار کر آوازدی ای جد عالی تبار آپ تکلیف نفرمائین اس خدمت کو غلام بجا لائیگا ایسے کام کرنا دشوار ہی سر قدم اقدس پر نثار ہے عالم شاہ وقاسم کلیجہ تھام کر رہگئے کچھ نہ کہسکے ایرج نے ایک شب کی مہلت لی شب بھر مین تیاری کی تمام فوج کو دریا بائین صاحبقران مہ جملہ سرداران نامی ایک بلندی پر آکر بیٹھے ہین آمد ایرج کا انتظار کر رہے ہین کہ سامنے سے دیکھا ایرج نوجوان دریاے سلح مین غوطہ مارے ہوے پہلو مین نیلم زنگی وفیلم زنگی وعوجان دریا باری وسام بن عوجان دریا باری وغیرہ چار سردار پشت پر بارہ ہزار سواران جرار دریاے سلاح مین غوطہ زن بر عب وبدبہ آراستہ وپیراستہ روشن چوکی بجتی ہوئی نقار خانہ نوازش مین اس شوکت وشان سے نمایان ہوا آکر گھوڑے سے کود اسب بزرگون کو سلام کیا شوکت وشان ایرج دیکھکر سب نے دعاے جان درازی کی کوکب روشنضمیر کہ عاشق جمال ایرج نوجوان ہے بران شمشیر زن سے نسبت پختہ ہوچکی ہے بیقرار ہوکر اپنے مقام سے اٹھا جوش محبت مین فرزند کہکے گلے سے لگا لیا اپنے گلے سے موتیون کا مالا اتارا گلے مین ایرج کے پنہا دیا خلعت رخصتی سرکار شاہنشاہی سے مرحمت ہوا ایرج نے آستینین چڑھائین دامن گردانکر پشت کرہ بن اشقر پر سوار ہوا صاف ثابت ہوتا تھا کہ بیچ مین دولہا بان گرو ہجوم سیارگان یا دولہا برات سجے ہوے جاتا ہی ہر شخص دعائین دے رہا ہی ہر خورد وکلان اس صاحب جمال کا محو دیدار ہوکر کہتا کہ ای پروردگار اس شیر دلیر کو چشم زخم سے بچانا پھر بخیر وعافیت اسکا جمال دکھانا کوکب نے تو کلیجہ تھام لیا عالم شاہ وقاسم تڑپ کر رہگئے کچھ صاحبقران زمان سے

نہ کہہ سکے کہ ہم بھی اپنے فرزند کے ساتھ جائین اسیطرح خوشی خوشی گھوڑا اڑاتا ہوا نظرون سے
سبکے مخفی ہوا صاحبقران رنجیدہ کبیدہ اٹھکر بارگاہ حشامی مین آئے ایرج کو رخصت تو دیدی
مگر دلپر ہجوم لشکر اندوہ والم و گرفتار مجلس مصیبت وغم و نگل پر ایرج کے تماشہ پڑا ہے سب سردار
خاموش دریاے حیرت وعبرت کا جوش یہی خبر جا ہو کہ اُس ظالم اظلم شعبدہ باز سے پروردگار اس
شیر کو بچائے صاحبقران نے ہرکارون کو حکم دیا دمبدم کی ہمکو خبر پہونچاؤ تیار ہو کی ڈاک بیٹھ گئی مگر ایرج
نوجوان بصد شوکت وشان گھوڑا دوڑاتا ہوا میلے کو طے کرکے قریب قلعہ سرکشان پہونچا بیداد سرکش
و بہزاد و فولاد و شداد و نعمان وغیرہ اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہین کہ ہرکارون نے آکر خبر دی
کہ شاہزادہ ایرج نوجوان کو صاحبقران زمان نے برسم ایلچی گری روانہ کیا ہو ایلچی قلعہ مین
داخل ہوچکا بصد کروفر ظلم بیداد کرتا ہوا آتا ہو جو نخل راہ مین ملے قلم کیے جھنڈے بازارون کے
گرا دیے نعمان سرکش نے کہا اے برادر بیداد اگر حکم ہو تو ہم جاکر ایلچی کو روکین ہم کیا کسی سے
پایہ کمی کا رکھتے ہین ہمارے قلعہ مین یہ ظلم و بیداد نخل کیو قلم کیے جھنڈے تمام بازارون کے
سرنگون ہوے بیداد نے کہا اے برادر نعمان شاہان اولوالعزم نے یہ طریقہ رکھا ہو کتابون مین
جابجا یہ لکھ دیا ہو کہ ایلچی راز دانی نیست ایلچی کو باعزاز تمام استقبال کرکے ہمارے دربار مین
لاؤ خبردار کسی طرح کا ایلچی کو ملال نہ پہونچے ہم صاحب ایلچی سے سمجھ لینگے نعمان و فولاد و شداد
تین بھائی واسطے استقبال ایرج نوجوان کے چلے ایرج عالیشان چوک مین پہونچا ہو کہ یہ سرداران
مذکور پہونچے آتے ہی ایرج کو سلام کیا نہایت تکلف سے رکاب کو بوسہ دیا کہا ہمارے
بھائی صاحب بیداد سرکش حضور کے قدوم میمنت لزوم کے مشتاق ہین ایرج اُنکے خلق و
اخلاق سے نہایت محجوب ہوا چارون بھائیون نے چار جانب سے گھیر لیا یہ لطف و کیفیت و آبرو سے
تمام اس خوش انجام کو طرف دربار شاہی کے لیکر چلے جب ایرج قریب بارگاہ پہونچے بیداد سرکش
کہ سب پر سلطنت کرتا ہو تا دربارگاہ ایرج نوجوان کے لینے کو آیا اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ مین پہونچایا
ایرج کو دیکھکر سب سردار اپنے مقام سے اُٹھے قریب پایۂ چہارم تخت و نگل یاقوت احمر بچھا رکھا تھا
ایرج کو اُس ونگل پر جگہ دی اسقدر ادب کیا کہ وہ تخت پر نہ بیٹھا فوراً ساقی بجون کو طلب کیا
ساقی بجون نے جام لاکر ایرج نے اُلٹا ہاتھ مارا کہ جام زمین پر گر کر چور چور ہوا بیداد نے غرض

کی کیون اے شہریار کیا خلاف گذرا ایرج نے کہا ہم کافر کی شراب نہ پئینگے بیداد نے کہا
حضور کو اختیار ہے مین نے بطور مدارات پیش کیا اب ظاہر ہوا باعث تشریف آوری کیا ہوا
ایرج نے پکار کر آواز دی منم نامہ دار منم نامہ دار سلطان گیتی ستان کا نامہ لیکر آیا ہون بیداد نے
عرض کی یہ سر و چشم نامہ مرحمت فرمائیے ایرج نے کہا اسی نامہ کے ساتھ چند شرطین ہین بیداد نے
عرض کی ارشاد ارشاد ایرج نے کہا شرط اول یہ ہے کہ ایک پیسے سے لاکھ روپیہ تک جو کچھ تمکو میسر ہو
نامہ شہنشاہی پر نثار کرو یہ سنتے ہی بیداد سرکش نے وزرا کو حکم دیا کہ پندرہ کشتیان پر از جواہر نفیس
لا کر سامنے حاضر کرین عرض کی یہ برائے تصدق نامہ شاہنشاہی حاضر ہین ایرج نے کہا مین کیا اسکا
محتاج ہون غربا فقرا کو تقسیم کر دو بیداد نے دست بستہ عرض کی یہ حق و مال خواجہ عمرو کا ہے بیرون
قلعہ فلان نخل کے سایہ مین بشکل خدمتگار کھڑے ہین یہ کشتیان انکے پاس پہونچنا چاہیے ایرج
حیران ہو گیا کہ اسکو کیونکر معلوم ہو گیا حقیقت مین خواجہ بخوف نیرنج بازی قلعہ مین نہین آئے بیرون قلعہ
زیر نخل کھڑے ہین دیکھا دو پہلوانان تاجدار پندرہ کشتیان جواہرات کی فرد فرد اونکے سر پر لیے
ہوئے آتے ہین خواجہ عمرو پریشان ہوئے اتنے مین وزیر نے آ کر جھک کر سلام کیا عرض کی اے شہنشاہ
اقلیم عیاری یہ حق آپکا حاضر ہے عمرو نے کشتیان دیکھکر جواب دیا یارو ان عمرو کہان ہے وزیر نے
عرض کی حضور ہی تو ہین حضور کیون انکار کرتے ہین صرف یہ کشتیان لے جائیے خواجہ نے کہا خوشی
تمھاری وہ سب کشتیان مع توڑے پوش لیکر بذر زنبیل کرلین آپ اوس نخل کے نیچے جا کر کھڑے ہوئے وزیر نے
آکر بیداد سے خبر کی حضور کشتیان خواجہ کو دیدین بیداد نے پوچھا شرط ثانی ارشاد ہو ایرج نے کہا
برائے تعظیم نامہ اٹھو بیداد اٹھ کھڑا ہوا نامہ کو سلام بھی کیا تعظیم بھی کی اب ایرج نے نامہ نکالکر
بیداد کے ہاتھ مین دیا مگر تاکید کر دیا اے بیداد سرکش یہ کاغذ کہنہ ہے اسپر زور نکرنا سر میرا اوسکے
ساتھ ہے بیداد نے کہا اے شہریار ہم نادان نہین ہین جواب باصواب دینگے یہ کہکر نامہ لیا میر منشی سے
کہا پڑھو میر منشی نے باواز بلند نامہ پڑھا اول تعریف الٰہی و نعت رسالت پناہی اسکے بعد مرقوم ہے
اے قبیلۂ سرکشان چور ہمارا ازمرد شاہ باختری تمھارے خداوند کے ملک مین جا کر چھپا ہے بہتر یہ ہے
کہ اسکو بلا کر ہمارے حوالے کر دو ورنہ مثل لقا اگر تمکو بھی دربدر خاک بسر نکیا تو نام اپنا زلزلہ
قاف ثانی سلیمان نبایا ہوگا بہتر یہ ہے کہ غاشیہ حکم کو دوش ہوش پر رکھکر مانند چاکران کمترین

خادمت فیصد رجت مین حاضر ہو خورشید روشن تن پر لعنت کر شعبدہ بازی پر ناز نکر تا چند
سردار جو میرے تمھارے شعبدہ بازی سحر سازی سے جا کر آگ مین گر گئے انکو تم سے لونگا نظم

دو شعلہ ز یک تیغ دارم بجنگ	یکے نور صلح و دوم نار جنگ	ترا ہر چہ بایست کردن بیایم

حکایت برین ختم شد والسلام بیداد نے جو یہ مضمون نامہ سنا سر ہلا یا کہا ای شہریار ہمین
جنگ و صلح کا اختیار نہین کسکی ایسی آنکھ ہی کہ خداوند کو دیکھ سکے مگر تصویر خداوند جمشید زیر
مین رکھی ہے اسکے پاس تشریف لیچلیے سب امورات نیک و بد کا جواب ملتا ہی ایرج نے بسم اللہ کہکر
کہا چلیے اگر کچھ خلاف کلام کریگا ایک قبضہ مارونگا کہ سر پھٹ جائیگا بیداد سرکش نے کہا
وہ خداوند آپ انکے پیارے بندے جو سنا سب جانینگے وہ کرینگے بیداد سرکش ایرج نوجوان کے
ہمراہ ہوا اُس مقام پر آیا جہاں زیر تعمیر ہی وہ سنہرا جو تیلا تخت پر بیٹھا ہی بڑا خوش تقریر ہی جیسے ہی
ایرج کو دیکھا پکار کر آواز دی ای بندۂ خاص الخاص مینے تیرے دادا کو یہ مرتبہ دیا کہ لوائے شوکت اسکا
از پردۂ دنیا تا بہ قاف پہونچا تیرے ہاتھ سے باختر تسخیر کرایا اس عرصے مین سردار ایرج قریب آ گئے
دیکھا ایرج خاموش کھڑے ہین تصویر سونے کی باتین کر رہی ہے جب اُسنے کئی مرتبہ آواز دی اے
ایرج سجدہ کر ایرج کہ رہے ہین مین تو خداوند جمشید پر لعنت کرتا ہون مین اپنے خدائے حقیقی
مالک تحقیقی کا بندہ ہون کیا بیہودہ بکتا ہی بہتر یہ ہی کہ اپنی ہرزہ گوئی سے باز آ جمشید پر لعنت کر اس
تصویر سے بقہر و غضب آواز آئی ایرج سرکشی نکر انصاف کرنا واجب لازم ہی کو کیاتے جو تجھکو
موتیون کا مالا دیا ہی اُس سے پوچھ لے دیکھ کیا کہتا ہی یکایک ایرج نے موتیون کے مالے پر
نگاہ ڈالی موتی ٹوٹے زمین پر گرے ہر دانے سے آواز آئی ہے ایرج نوجوان خدائی خداوند
جمشید کی برحق ہی دیکھ ہمکو قدرت نے شکم صدف مین جگہ دی آبرو مرحمت ہوئی زینت تاج
شاہان عالم ہوے عنایت سے خداوند کے محترم و محتشم ہوے جب دانہ ہاے مروارید سے یہ آواز
آنے لگی ایرج نے اُن سب دانون کو پاؤن سے پل ڈالا تصویر نے آواز دی ای ایرج تیری
سپر نے گواہی دی یکایک ایرج نے دیکھا گلہاے سپر مثل گلہاے آتش بازی شرار افشان ہوے
نئے گل کھلے گویا پھولون نے آنکھین کھولین اُس روسیاہ نے بھی صدا دی ای بہادر مین تیری پشت
پناہ ہون ظاہر مین روسیاہ ہون لیکن خدائی خداوند جمشید کی برحق ہی جلد خداوند کو سجدہ کر یون نا

اپنی عمر ضائع کرتا ہے ایرج نے سر اُتار کر پھینک دی تصویر نے پکار کر کہا ای ایرج ان شیار بے
زبان کی کیا خطا ہے تیرے سردار قدیم نیلم و فیلم کیا سمجھاتے ہیں ایرج طرف نیلم کے پلٹا دست بستہ
عرض کی آپ ہمارے مالک ہیں اہ جرأت و شوکت کے سالک ہیں خداوند جمشید کو سجدہ کیجیے ہمتو
معتقد مذہب خداوند جمشید ہوے آپ بھی سجدہ کریں سرکشی نفع نہ دیگی ایرج نوجوان خنجر پکڑ کر
طرف نیلم کے جھپٹا آواز دی او مرتد کیا بکتا ہے نیلم نے کہا زبان سنبھالیے ورنہ آپکو مشکل پڑیگی
ایرج نے کہا کیا تیری حقیقت ہے جمشید لائق لعنت ہے یہ سنکر وہ بہت جھلائے آواز دی ای ایرج
تجکو ہمارا پاس ادب نہیں ای نیلم اسکو سزا دے نیلم تیغ کھینچکر ایرج پر آیا ایرج نے روک کر ہاتھ مارا
نیلم کے دو ٹکڑے ہوے بڑھ کر فیلم نے بھی کہا حضور کیوں بُرا مانتے ہیں خدائی خداوند جمشید کی
برحق ہے ایرج نے جواب دیا کہ او بد اعتقاد میں جمشید پر لعنت کرتا ہوں فیلم بھی لڑنے کو بڑھا کئی ہاتھ
تلوار کے ایرج پر مارے ایرج نے روک کر ہاتھ مارا کہ فیلم کا بھی خاتمہ ہوا اسطرح جب ایرج
اپنے پانچ چار سردار قتل کر چکے لاشے اُنکے زمین پر تڑپے تصویر نے آواز دی کہ اے ایرج نوجوان
ای نبیرہ قضا جتھران ای شیر بیشہ عربستان ان بخیلاؤن کو کیوں قتل کیا کلمہ حق کہنے والوں کو
گنہگار بتاتے ہو دین حق کبھی مخفی نہوگا دیکھو تمہارے ترکش میں کیا آواز آتی ہے زبان سہر کیا صدا
نکلتی ہے خم کمان سے یہی مراد ہے ہر شے پیدا کرنیوالے کی مطیع و فرمانبردار ہے ایرج نے پلٹ کر طرف
ترکش کے دیکھا ترکش بھی سرکش ہوا تیر بھی بابعت پرست ہوے یا تو گوشہ میں سہمے ہوے بیٹھے تھے
یا یکایک چلانے لگے زاغ کمان نے بھی صدا دی کہ خدائی خداوند جمشید کی برحق ہے ایرج نے
تیر کمان کو توڑ ڈالا تصویر نے آواز دی کیوں اسقدر سرکشی کرتا ہے دیکھو گرز بھی اس سر سے آگاہ ہے سرکشی
نکریگا کلمہ حق کہیگا سرزنش نکرو مذہب حق کے پابند رہو تصویر نے جو کہا گرز بھی صدا دینے لگا ای افسر
سراسر خلاف کرتے ہو خداوند جمشید کی خدائی کو مٹانا بہتر نہیں ہے ایرج نے گرز کو بھی پھینکا اسوقت
کی ایرج کی لاچاری و مجبوری سردارونکے لاشے پھڑک رہے ہیں اپنے رفیقان قدیم اپنے ہاتھ سے قتل کیے
سلاح بار جسم ہوے زبان نیزہ اور کلہ خود سے آواز آئی گرز نے سرکشی دکھائی سر سے بھی آواز آتی ہے
خدائی خداوند جمشید کی برحق ہے ایرج دیوانہ وار وحشی مثال ہر چیز کو جسم سے جدا کرکے پھینکتا ہے دوسری کر
آواز دیتی ہے بیہوش ہوا اس دشت کوئی نہ مونس نہ ہمدم دل پر ہجوم غم و الم تیغ خون آلود ہاتھ میں

مجبوری لاچاری بات بات مین اپنی بات کا کوئی پختہ جواب دینے والا نہین دوستونکو اپنے ہاتھ سے
قتل کیا دشمنون کا دور ہی کبھی کہتا ہر اے فلک جاے غور ہر تصویر نے آواز دی اے جوان
دین حق کی جانب کیون نہین مائل ہوتا کیا اپنے کو ذلیل و رسوا کریگا دین حق مین یہ تکرار جس تلوار پہ
تجکو ناز ہر جس سے بیگناہون کو قتل کیا اگر وہ بھی گواہی دے تلوار بھی تیری جوہر اصلی دکھاتے
اے ایرج نوجوان سابق مین تو آفتاب پرست تھا پھر تو نے حمزہ کے دین کا اعتقاد کیا آج سیاہی
خداوند حقیقی کے پہونچا اب کیون ہر بات مین انکار کرتا ہر دیکھ تلوار کیا کہتی ہے جو زیور تیرے جسم مین ہین
ان سب چیزون کو خداوند نے پیدا کیا کیونکر یہ گواہی نہ دین اے جوان تجکو تا حق حیرت ہی سجدہ کر
اے زیور جسم ایرج نوجوان تم حقیقت جدائی خداوند جمشید مین کیون نہین جواب دیتے اپنے
اعضاے جسمی سے پوچھے پاؤن کے طریقہ سے صاف پایا جاتا ہر کہ رہروی خداوند راہ
جمشید راہ راست ہر سالکان مسالک فہم و فراست اسکے خواستگار ہین تجھ ایسے منکر و سرکش
بیکار ہین ایرج نے سنا کہ پاؤن سے یہی صدا آئی اے رہرو راہ طریقت و اے رازدان
منازل حقیقت مقدمہ راہ راست مین کیون تکرار کرتا ہر ہمکو خداوند نے تیرے قبضہ مین کر دیا
لیکن رہروی راہ نیک کی ضرور کرینگے ماننا نہ ماننا تیرے اختیار ہر ایرج نوجوان کو اب کچھ
نہ بن پڑا بدحواس ہوکر چہار جانب دیکھا کسی مونس و ہمدم کو اپنے قریب نپایا وہی تیغہ خون آلود
جو ہاتھ مین تھا فرزند فراش راہ دین اسلام جوان خوش انجام مذہب باطل کی رہبری کی جو اپنے
اعضا سے آواز آئی وہ تلوار اپنے گلے پر رکھ لی تیغہ بران دست زبردست ایرج نوجوان نے
گھاٹ سی گلے پر رکھا جو ناوار کھینچی تلوار نے گھاٹ نکی سر شاہزادے کا کٹ گیا صرف تسمہ لگا رہا
وہ اوج صاحبقرانی کا لاشہ تڑپ کر زمین پر گرا آنکھین حسرت آلود کھلی ہوئین جوانی کا دم
نکلا ایڑیان رگڑنا زمین مین گڑھے پڑ گئے کشاکش مین ہاتھ زمین پر دے مارے انگلیون سے
قطرے خون کے جاری ہوے بیدار دشتر گش نے شاپور وغیرہ جو ساتھ تھے انسے گھبرا کر کہا دیکھو
صاحبو شاہزادے نے زبردستی اپنی جان دی تصویر قدرت نے کرامات حقیقت کو ظاہر کر دیا
ہدایت راہ نیک کی کی اعضا نے تمھاری گواہی دی سجدہ کرنے کا تمکو اختیار تھا در حقیقت
مذہب خداوندی بوجہ احسن ظاہر ہوے جان گرانی جان دی شاپور نے گریبان چاک کیا

سردار باقی ماندہ سر ٹکرانے لگے بیدادسرکش نے ایک پلنگ معقول منگوایا اُسپر لاشہ
ایرج کا ڈال لیا مکار خود بھی سر برہنہ پاپیادہ ساتھ ہوا کہتا ہوا چلا یاروابن قدان نے
بیوجہ جان دی میری کوئی خطا نہیں ہے بیان صاحبقران زمان مع علمشاہ و قاسم
کوکب و جملہ سرداران نامی بارگاہ حشامی مین جلوہ فرما ہین ہرکاروں نے دمبدم کی خبر پہونچائی
یہ بھی خبر ملی تھی کہ ایرج نوجوان بڑے شان و شوکت سے قلعہ سرکشان مین پہونچا برادران بیداد
سرکش باعزاز و اکرام تمام ایرج کو استقبال کر کے اپنی بارگاہ مین لیگئے کشتیان جواہرات کی
خواجہ عمرو کو دین تعظیم و تکریم بجا لایا آخر مین خبر ملی کہ آپ اُنہی ساتھ دیر مین لیگیا ہے اسقدر تو خبر
صاحبقران کو مل چکی تھی کوکب بیٹھے بیٹھے گھبرایا رنگ روے قاسم خود بخود متغیر ہوا علمشاہ
و قاسم تو کچھ نہ کہہ سکے کوکب گھبرا کر اُٹھا سامنے صاحبقران کے روتا ہوا آیا عرض کی ای شہریار خدا
ایرج نوجوان کو بخیر و عافیت لاے اسوقت غلام کا دل بہت گھبراتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے جی
چاہتا ہے خود بدولت بے خبر جاؤن اپنی حماقت پر روتا ہون علمشاہ قاسم سے منفعل ہوتا ہون
مین ہمراہ رکاب اُس عالیجناب کی کیون نگیا جو معرکہ گذرتا ہے اپنی آنکھون سے ملاحظہ کرتا شاید کہ دفعیہ
ممکن ہوتا ہر چند کہ یہ ابر تیرہ و تار جو سر پر کھنچا ہے یہ رنگ اُسی نے دکھایا ہے کہ مین علم کہانت کو بھولا حضور کو
اسم اعظم بھولا نہین معلوم وہ دیر کیسا ہے کیسے کیسے جوانان عقیل و فہیم جا کر آگ مین گرے یہ شیر آتش خو شعلہ
مزاج ان مکارون کے شعبدہ بازی مین نہین معلوم کیا گذری ہو گی اگر حضور حکم دین تو یہ غلام ابرا خبر جاے
اُس شاہزادے کو بخیر و عافیت اپنی ساتھ لیکر آئے صاحبقران نے فرمایا ای کوکب بخدا میری قلب کا
بھی عجیب حال ہے جی چاہتا ہے چیخین مار کر روؤن تصویر اسکی آنکھون کے نیچے پھر رہی ہے یا تو علمشاہ
و قاسم خاموش بیٹھے تھے صاحبقران کے کلمات حسرت آیات پر یہ بھی زار زار رونے لگے جملہ فرزندان
صاحبقران روتے ہوے اپنی اپنی مقام سے اُٹھے ہر کس کا یہی قول تھا کہ غلامونکو حکم ہو براے
تلاش ایرج نوجوان جائین ہملوگون کے کلیجے پھٹے جاتے ہین صاحبقران ایک ایک کو سمجھا
رہے ہین حال تو اپنا بھی ابتر ہے پارہ جگر کا داغ لیکن صابر و ضابط ہین ایک ایک کو تسکین
دے رہے ہین فرماتے ہین دمبدم کہ صاحبو گھبراؤ وہ جامع استغراقین پھر اُس شیر کو ہمسے ملائیگا تم
لوگ جا کر کیا کروگے وہ حافظ حقیقی اُسکے ساتھ ہے ہر مقام پر وہی حفاظت کرتا ہے یہ ذکر تھا کہ صدا ے

گریہ وزاری کان مین آئی زمین لشکر اسلام تھرائی جملہ سردار گھبرا کر باہر نکل آئے دیکھا لاشہ ایرج نوجوان ایک عماری پر رکھا ہو امیر وغیرہ گریبان چاک منھ پر خاک ہائے ایرج کی صدا بلند ہے ہر خورد وکلان دردمند بیداد و سرکش بھی سر برہنہ ساتھ ہے صاحبقران تو مثل آئینہ حیران ہوگئے گرتے ہین اشقر گھوڑا ایرج کا سمون سے خاک اُڑاتا ہوا ایال کے بال کھلے ہوئے جس طرح زن بیوہ بال کھولتی ہے بزبان جنی مین روتا ہوا آنکھون سے دو نہرین اشکون کی جاری ہین بیداد سرکش نے بڑھکر عرض کی اے شہریار غلام مجبور ولاچار شہزادے نے بجہالت اپنے کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہمارے سردارون مین کسی نے اُنپر ہاتھ نہین اٹھایا کوکب گریبان پھاڑ کر دوڑا ارے یارو اس جعلساز شعبدہ باز کو قتل کرو آفتاب آسمان جرأت غروب ہوا ہم لٹ گئے ہزاران بیوہ ہوئی گل سے چہرے پر سہرا نہ دیکھا مین اُس بدنصیب کو کیا کہکے سمجھاؤنگا وہ خبر سنتے ہی تڑپ تڑپ کر مرجائیگی بیداد سرکش یہ سنتے ہی بھاگا طرف اپنے لشکر کے چلا گیا یہان قاسم و علمشاہ دوڑکر لاشہ ایرج سے لپٹے قاسم پکارتے تھے اے نور نظر پارہ جگر باپ کو ساتھ نہ لیا علمشاہ نے خود دے مارا تیغہ کپتیان کھینچ کر گلے پر رکھ لیا سردار ہاتھون سے لپٹ گئے بمشکل تیغہ چھین لیا علمشاہ و قاسم ایرج کی لاش کو نہین چھوڑتے قاسم کا قول ہے مین اپنے ماہتاب کو پیوند خاک نہونے دونگا نازک مزاج تنہائی مین گھبرائیگا باپ پہلو مین حاضر رہے کوکب نے اپنا بہت حال ابتر کیا بہار و باغبان سر پیٹ رہے ہین ہر ایک کا حال تباہ بدیع الزمان نے اپنے تئین زمین پر گرایا خاک منھ پر ملکر فرماتے ہین اے نور نظر نور الدہر پر تو افتاد پڑی اُسے جا کر خورشید کو سجدہ کیا مین تمکو دیکھ کے جیتا تھا تسکین تھی کہ اگر نور نظر نہین ہے پارہ جگر قوت بازو زینت پہلو تو موجود ہے اب مین کیا کہکے سمجھاؤن ہلڑ ہوا کہ محلات سعلی نکل آئی ہین ملکہ گیتی افروز کے کلیجے پھٹتے تھے جب ہائے فرزند کہکے پکارتی تھین خوچینکے موئے مشکین زلف عنبرین کھلے دوپٹہ جل رہا تھا کون کسکو سمجھائے کیا کہکر بہلائے شیر جوان کا لاشہ سامنے پڑا ہے غیرون کا کلیجہ پھٹتا ہے مقبل نے بڑھکر قناتین استادہ کرادین ناظر غل مچارہے ہین یارو آنکھین بند کرو شاہزادیان نکل آئین بیبیان قناتون سے سر ٹکرانے لگین عمرو نے جو یہ ہنگامہ قیامت خیز دیکھا خود بھی رو رہا ہے

عمرو پر سب سے زیادہ ہجوم غم و الم ہے کہ بچپن سے ایرج کو پرورش کیا کل فنون تعلیم کرکے
صاحبقران بنایا مرتبہ اعلیٰ پر پہونچایا اگر ضبط کرکے مشیران سلطنت و وزیران ابہت کو جمع
کیا کہا بھائیو موت کسیکو نچھوڑیگی اگر ہزار برس جیے اول فنا آخر فنا حمزہ روتے روتے اپنی
جان دیدیگا واے برحال قاسم و علمشاہ جملہ فرزندان صاحبقران کی جان بچنا دشوار ہے
ہر جوان و پیر بیقرار اشکبار ہے اب سامان دفن و کفن مین مصروف ہو سبکو روکو ماہ ایرج صاحبقرانی کو
پیوند خاک کرو تاجداران جلیل نے بموجب فہمایش خواجہ عمرو شامیانہ محکم کیا علمشاہ و قاسم کو
بمشکل پایہ سے ہٹایا سامنے صحراے سبزہ زار مین قبر تیار ہوئی علمشاہ و قاسم نے لباس جرأت
ترک کیے سنجرفی پیراہن پہنکر بصورت فقرا قبر ایرج مین بیٹھے ہر چند صاحبقران نے سمجھایا ان
دونون نے یہی جواب دیا یہان بیٹھنے مین باعث تسکین ہے شاید ہمارا فرزند رات کو ہمکو
بیتاب ہوکر پکارے جواب تو دینگے قبر اس ناشاد مراد کی تنہا نہ چھوڑینگے لاچار ہوکر صاحبقران
کو سب واپس لائے علمشاہ و قاسم کے ساتھ رفیقان جانباز بھی فقیر بنکر بیٹھے قبر پر ایرج کے
ایک میلہ ہوگیا سب دیکھ رہے ہین کہ کوکب کا عجیب حال ہے باغبان و بہار نعلبون مین
ہاتھ دیے کوکب کا یہی قول ہے یارو دوسرا داغ بھی مجکو درپیش ہے انتہا کا پس و پیش ہے جسوقت یہ خبر
وحشت اثر پہونچیگی تران سر ٹکراکر جان دیدیگی بارگاہ چشتامی مین فرش سیاہ بچھایا گیا جملہ سردار
بیقرار و اشکبار آکر بیٹھے صاحبقران کی بین سے کلیجہ پھٹتا ہے ہر شخص رو رہا ہے یکایک اسد غازی نے
آکر عرض کی بیداد سرکش نے اپنے بھائی فولاد کو برسم ایلچی بھیجا ہے در دولت پر حاضر ہے چاہتا ہے
خدمت مین حاضر ہوکر کچھ عرض کرون صاحبقران نے آنسو پونچھکر فرمایا یارو ایلچی کو کیون روکا
دیکھین یہ بد انجام کیا پیغام لایا ہے فولاد سرکش اندر آیا پایہ تخت بادشاہی کو بوسہ دیا
نامہ پیش کیا میر منشی نے بآواز بلند پڑھا یہ مضمون مرقوم تھا طرف سے بیداد سرکش کے یا
صاحبقران زمان یہ مقام خدائی خداوند جمشید ہے یہان کی کرامات مین بھید ہے ایرج نے
ناحق اپنی جان دی سردار آپ کے زبردستی براے تماشا آئے آگ مین گر کر جلے ہم بالکل
بے خطا ہین خداوند آپ سے خفا ہین اب آپ ہماری عملداری سے چلے جایئے یا
آمادہ حرب و پیکار ہو جیے صاحبقران تو فرط غم و الم سے مثل تصویر خاموش ہین کوکب بہار

دباغمان وغیرہ نے بقہر وغضب تمام جواب دیا اور ایلچی اُس سرگروہ سرکشان سے جاکر کہنا کہ
بے فتح کیے ہوے تیرے ملک کو نجائینگے جو تجھ سے ہوسکے قصور وکوتاہی نکر غم ایرج مین سب اپنی
جان سے تنگ ہین ہم خود آمادۂ جنگ ہین یہ سنکر فولاد سرکش بارگاہ صاحبقران سے نکلا
جاکر بیداد سرکش کو جواب دیا اُسیوقت اُسنے لشکر تیار کیا مقابلہ مین آکر صاحبقران نے اُترا
بارگاہ مین بیٹھکر شراب خواری کرنے لگا بیداد سرکش تخت سلطنت پر گیا رہجائی و نگلہاے
زرین پر بیٹھے ہوے جھوم رہے ہین ایک ایک اپنے کو رستم واسفندیار جانتا ہے نشے مین
بیداد نے آکر حکم دیا طبل جنگی بجے کل مسلمانون کو اُس سرحد سے ہٹادو حکم خداوند جمشید
نازل ہوچکا کہ مسلمانون کو ہماری سرحد سے ہٹادو اُسیوقت طبل جنگی پر چوب پڑی نامیان
خبری وتوپیان خبری جو ہیسان لشکر اسلام جو برائے خبر حاضر تھے خبر مین دریافت کرکے بھاگے
بارگاہ خشامی مین آکر حاضر ہوے ہاتھ اُٹھاکر دعا وثناے بادشاہی بجالائے فرد بادچو حکم ازل
جاہ تو بے انقلاب :: باد چو عمر ابد عز تو بے انتہا :: شہریار عالم کی عمر دراز ہو بیداد سرکش لشکر
تیار لیکر آیا اُسنے طبل جنگی بجوایا ہے کل ارادہ ہے کہ کل معرکہ آرائے نبرد ہو یہ سنکر صاحبقران نے
اُس مصیبت والم مین ضبط کرکے فرمایا یہ بیچارے تابو پرست ہین ہم تو مبتلائے غم والم ہین
اُسنے اسیوقت مین طبل جنگی بجوایا خوب شعبدہ نکالا کوکب روتا ہوا اپنے مقام سے اُٹھا کہا
ای شہریار جہان غمخواران شاہی جان دینے پر آمادہ ہین انشاءاللہ کل وہ تلوار چلیگی کہ سرکشون کے
دانت کھٹے ہونگے اور لاشون سے میدان کارزار بھر دینگے ای شہنشاہ اقلیم عیاری بسم اللہ
نوازش طبل کو حکم دیجیے خون اُس شیر دلیر کا بالا بالا نجائیگا بحول وقوت الٰہی یہ خون رنگ
لائیگا عمر روتا ہوا اپنے مقام سے اُٹھا نقارخانۂ سکندری مین آیا غم ایرج مین سب
مقام ویران پڑے ہین قلایہ چینی کیا یہ چینی داروغۂ نقارخانۂ سکندری لوٹتے ہوے اُٹھے
خواجہ کے قدمون کو بوسہ دے کے خوب روئے کہا ای شہنشاہ عیاران یکایک یہ کیسی ہوا ے
خزان گلزار ابراہیمی پر چلی لندھور ونور الدہر خورشید نگار مین موجود ہین اطاعت اس مکار
کی کی نہین معلوم آخر کیا گذری یہان چالیس سرداران تہمتن صف شکن تیغ زن جاکر آگ مین
گر گئے ایرج نوجوان ایسے شیر کا لاشہ آنکھون سے دیکھا کیا کہکے دل کو بہلائین ہمارے

افسر ایسے صاحبقران زبان گیسے بلک بلک کر روتے ہین شاہزادیون کی آوازین سنکر
کلیجونکے ٹکڑے ہوتے ہین عمرو نے دونون شاہزادون کو گلے سے لگایا کہا یارو دیکھو
انجام کیا ہوتا ہی کون ہنستا ہی کون روتا ہی فتح و ظفر کی دعا کرو پروردگار اس مشکل کو آسان
کرے گا۔ فرد۔ مشکلے نیست کہ آسان نشود۔ مرد باید کہ ہراسان نشود۔ یہ کہکر نقارۂ سکندری پر
چوب لگائی سات سو نقارہ بجا تمام لشکر مین مشہور ہوا کہ کل بیداد سرکش سے مقابلہ ہوا اُس نامرد نے
طبل جنگی بجوایا ہر لشکرون مین تیاریان ہونے لگین لشکر اسلام مین ہر خیمہ سے رونے کی آواز
آتی ہے اُن چالیس سردارونکے رفیق جو آگ مین گر کر جلے سوزش فراق مین اپنے آقا کی جل رہے
ہین کلیجون سے شعلے نکل رہے ہین لشکر ایرج و کوکب مین تو قیامت برپا ہی کوکب
سر برہنہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا یہ کہکے روتا ہی یارو میرا گھر لٹگیا اپنے فرزند نوجوان سے
چھٹ گیا اے نور نظر مین نے تمکو بہت آزردہ کیا تمھاری قدر نجانی ساحر واسطے قتل کے بھیجے ہجران
دیدہ فراق کشیدہ پردۂ دنیا سے گئے جب دیدۂ دل کھلے بفخر و افتخار ہر ایک سے بیان کرتا تھا
کہ ایرج عالی وقار ایسا خوش خصال مجکو ملا باغ جہان مین غنچۂ آرزو کھلا صیاد فلک نے ناشاد و
نامراد رکھا بلبل و گل کو ایک مقام پر ندیکھا شمع و پروانہ کی صحبت مین رعنائی دیکھنا تقدیر مین
نہ تھا جس وقت نسبت پختہ قرار دی دل بحال ہوا شجر آرزو نہال ہوا یہ سوچتا تھا کہ جب یہ سخت جان
مرے گا بائین پر جنازے کے جمشید ہوگا داہنے جانب میرا شیر نر نامی نامور ایرج نوجوان صاحب
شوکت و شان سر برہنہ سات ہوگا روح کو راحت ہوگی رستم و قاسم ایسے سمدھی جنازے کو
کاندھا دینگے تا بہ قبر پہونچائین گے قبر مین پہونچتے ہی اعمال اُنکے سے نجات پائینگے یہ سعادت
داریں ہماری تقدیر مین نہ تھی یارو جا کر اُس بدنصیب کو خبر کرو یعنی ہتران سے جا کر کہو کہ تیرا
وارث مارا گیا دل سے دعا کرتا ہو کہ ایسا بھی جلد انتقال ہو یا یہ بھی شاہزادے کی اُس محبت کو
بھی دفن کرون فاتحہ پڑھکر کہون اے شیر بیشہ صاحبقرانی یہ کنیز برائے خدمتگذاری
حاضر ہے یقین ہے دونون عاشقان صادق کی روح کو راحت ہو بر سونکے چھوٹے ہوے
عدم مین بلبلین نامرادونکے غنچۂ آرزو کھلین جمشید بن کوکب پہلو مین باپ کے بیٹھا ہوا خاک
اُڑا رہا ہی کہتا ہی اے والد نامدار مجھسے شہریار نے وعدہ کیا تھا کہ تجھکو فنون سپاہگری تعلیم کرونگا

رفیقون مین شریک ہونا فنون سپاہگری بہت جلد تعلیم فرماتے راہ جرأت و شوکت دکھاتے اکثر
فرمایا کہ سحر و ساحری تمھارا کرنا ہمیں شاق ہے اس سے توبہ کرو اب کون تاکید توبہ کرنے کی
کریگا وائے برحال قاسم نوجوان و علمشاہ عالیشان فقیر بنکر قبر پر بیٹھے انکے دلون کو
کیونکر صبر آئے جسوقت یہ خبر وحشت اثر مادر مہربان ملکہ ناہید مرصع پوش کو پہونچیگی انھون نے
لاکھون روپیہ خرچ کر کے تصویر ایرج نوجوان کو عقیق گلزار سلیمانی سے منگوائی تھی پسند کر کے
داماد بنایا تھا تڑپ تڑپ کے مر جائینگی فرمایا کرتی تھین میرا داماد حسین و جمیل صاحب شوکت و
لیاقت ہو بیٹی سے خوبصورت ہو جب یہ جھگڑا فیصلہ ہوا تو مجھ بدبخت کو گلے سے لگا کر یہ فرمایا
کہ اے فرزند بہنوئی تمکو جری بہادر صف شکن تیغزن ملا تم سحر و ساحری مین طاق وہ جرأت و شوکت
مین شہرہ آفاق مین بڑی صاحب نصیب ہون فرزند تجھ ایسا داماد عالم گیر حسن مین رشک ماہ منیر
اب بہار باغ طلسم نور فشان دیکھ کر شاہان ابوالعزم رستم خصال صاحبان حسن و جمال رشک کرینگے
ہائے نظر کھا گئی باغ پر بہار طلسم نور فشان مین خزان آ گئی باورچیار دست وغیرہ مبادا ہم سمجھاتے
ہین خوب خاک اڑاتے ہین اسپین بھی ذکر ہے یارو بیان واقعی یہی جو شاہزادہ جمشید بن کوکب نے
فرمایا طلسم نور افشان برباد ہوا اگر اس زمانے مین کوئی حریف سن پائے طلسم نور افشان پر
چڑھ آئے ہم بیکس و رقت کا جوش سحر و ساحری فراموش سوائے بھاگنے کے کیا بن پڑیگا کل لشکر
بیداد سرکش سے کون لڑیگا بھیانے عجب شعبدہ دکھایا اس صاحب غیرت پر سحر کر دیا سوائے
جان دینے کے انکو کچھ نہ بن پڑیگا یارو نجومیون کو بلاؤ رمالون کو طلب کرو حکم لگائین کہ خانہ حیات
باقی ہے یا مٹ گیا ہمارے آقا کوکب پر دریائے غم و الم کا جوش مارتا ہے علم کہانت بالکل فراموش کر
گیا کیگے جمشید و کوکب کو بلائین مصیبت سخت ہزارون سے سر گرائین ہر طرف سے یہی آوازین
آتی ہین اتنے بڑے لشکر مین سناٹا پڑا ہر دوکانین بند خریدار دردمند جنس غم و الم کی ارزانی عیش و
عشرت کی گرانی جواہر آرام نایاب تاجران جلیل بے قرار و بیتاب اندھیری رات لیلائے شب نے
غم لشکر اسلام مین زلفین عنبرین کو کھول دیا ظلمت کی عملداری ضیائے ماہتابان معدوم
چمک ثابت و سیارگان کی غیر مفہوم زمین و آسمان مین اندھیرا ہے لشکر تاریکی نے رونق عالم کو
گھیرا ہے ماہتابان مشعل تابہ آہنی سیاہ پراگندہ لشکر شاہنشاہ انجم سیاہ خیمہ بارگاہ مین نہین استادہ ہین

زمین نے بھی رونے کو منھ پر دامن ڈالا ہے ہر ایک ستون رکن غم والم ملتا ہین مثل زلف
درہم وبرہم عجب طرح کی اندھیری رات ہے تاریکی پردۂ طلسمات جسکے سامنے مات ہے جلاد فلک آمادہ
ظلم وبیداد طلائے پرشور نالہ وفریاد اس حیرانی مین رات بسر ہوئی ہے لشکر بیداد سر کش مین
ہوم خانے آراستہ خود بیداد سر کش اپنی بارگاہ سے نکلکر کبھی قریب پر جاتا ہے کبھی جاکے اس آتش سوزان کو
سحر کرکے بھڑکاتا ہے انقلاب لشکر اسلام کی اسکو خبرین مل رہی ہین خوشی مین پھولا ہوا مغرور اپنے سحر پر
بھولا ہوا ہے ہمارے خبرین پہونچا رہے ہین کہ کوکب وباغبان وبہار وغیرہ بدحواس ہین سحر
کیا کر سکینگے خزانہ علم نجوم سے کوکب محتاج ہونگے اب حال آیندہ وگذشتہ نہین دیکھ سکتے جنتین
مرات واقعہ مین تمام حال نیک وبد آئینہ ہوتا تھا اُس آئینہ خیالی پر غبار آیا بیداد سر کش کہتا ہے
بحکم خداوند جمشید کل اسکو مٹادونگا لشکر صاحبقران کو مار کر بھگادونگا نقصان اسکی آگئی ہے
ایک نمونہ قدرت سے مسلمانون کو خوف نہ آیا نگہداشت لشکر کی کرتا ہوا دم سحر وساحری کا بھرتا ہوا
اپنی بارگاہ مین آیا تیاری سحر کرنے لگا بارہ بھائی قوت باز وزینت پہلو اسباب سحر وساحری
سے درست انتظام سحر کر رہا ہے ناگاہ لشکر سلطان انجم سپاہ نے شکست فاش کھائی فوج ثابت
وسیارگان کو ہمراہ لیکر قلعہ مغرب مین محصور ہوا شاہنشاہ زرین پوش بصد جوش وخروش
سایۂ علم زرنگار ضیار شعاع مین تیغہ مہر حمایل کرکے توسن فلک پر سوار ہوا آمادۂ حرب و
پیکار ہوا عمل شاہنشاہ ظلمات اٹھ گیا سکہ خورشید نور مہر تابان نے رواج پایا ملک ظلمات سے
خراج لیا لشکر صاحبقران مین صداے اذان بلند ہوئی اسی حال پُر ملال مین صاحبقران
مسجد کریاس مین تشریف لائے لشکر مین کمربندی ہوئی کوکب بھی اپنے رفقا کو ساتھ لیکر
وارد میدان کارزار ہوا ملکہ مہرخ وبہار وباغبان رنجیدہ کبیدہ اپنی اپنی بارگاہ سے نکلے
صاحبقران بعد نماز سحر مصروف دعا ہین عرض کر رہے تھے ای خالق کارساز وای رب بے نیاز
ہاتھ سے ان سعبدہ بازونکے بچا نا تونے بچپن سے میری ناز برداری کی ہر مقام پر مظفر ومنصور
ہوا ان مکارون سے تو آبرو بچائیگا چہرۂ زیباے نصرت دکھائیگا امیر دعا کر رہے تھے کہ
مقبل نے آکر عرض کی فوجین ساحرون کی میدان کارزار مین پہونچ گئین سرداران نامدار
صف شکن مسلح ہوکر در دولت شاہنشاہی پر حاضر ہو چکے حضور کا انتظار ہے صاحبقران نے

تسبیح کو بوسہ دیکر سجادے پر رکھا مقبل نے صندوق سلاح سنجوگ لاکر سامنے حاضر کیا امیر نے تحفہ جات بزرگان تن پر آراستہ کیے لالٹینوں کی روشنی مین سمت جلوخانہ شاہنشاہی چلے آکر دیکھا سب سردار حاضر ہین جو بدار برآمد ہونے کی سعد بن قباد کی خبر دے رہے ہین امیر نے جو دریافت کیا معلوم ہوا بادشاہ اسلام جامہ جانے مین پوشاک زیب جسم کر کے برآمد ہوا چاہتے ہین امیر انتظار مین تھے کہ عیش محل کی ڈیوڑھی کا پردہ سرخ محل پر کھنچا بادشاہ عالیجاہ بفر فریدونی و بہ حشمت جمشیدی برآمد ہوے اولاد اول صاحبقران کا مجرا ہوا سب سرداروں کا مجرا و سلام لیتے ہوے بادشاہ عالیجاہ سمت میدان کارزار چلے آکر دیکھا کوکب پہلے سے میدان کارزار مین حاضر ہین غم ایسج نوجوان مین آنکھین سوجی ہوئی چہرہ اُداس عالم یاس حیران چہار جانب دیکھ رہا ہو بہار و باغبان بھی اسباب سحر سے آراستہ ہوکر آمادہ کھڑے ہین برائے تسلیم سلطان گیتی ستان پرے باندھکر خم ہوے قلب سپاہ مین تخت شاہنشاہی مثل دل کے قائم ہوا امیر چالیس قدم آگے بڑھکر زیر سایہ علم اژدہا پیکر بمرتبہ صاحبقرانی ٹھہرے میدان آراستہ ہوا سقون نے آب پاشی کی بیرداروں نے جو نخل کہ حائل نظر تھے کاٹ کر پھینک دیے ابر نے سقائی کی باد نے فراشی کی میدان مثل آئینہ کے تیار ہوا نقیبون نے اشعار جرأت آمیز پڑھے دونون صفوں پر سناٹا آیا بیداد سرکش نے اپنے بھائی نعمان سرکش کو اشارہ کیا گھوڑے کو جھکا کر طرف میدان کارزار کے چلا میدان مین آکر آواز دی ای فرقہ خداپرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے یہ مقام خداوندی خداوند جمشید ہو ظلم و بدعت کسی پر جائز نہین رکھا یہ جو نعمان سرکش نے آواز دی باغبان قدرت نے مرکب اپنا نکالا بادشاہ اسلام سے اجازت طلب کی بادشاہ نے فرمایا ای باغبان پہلوانان لشکر مقابلہ کرینگے تم اپنی صف پر ٹھہرو باغبان نے دست بستہ عرض کی اب خیرخواہ دولت قصد کرچکا ہو علاوہ اسکے یہ قبیلۂ سرکشان سب ساحر ہین انہوں کو پہلوان بنایا ہو یہ بھی سراسر دھوکا ہو غلام جاکر سزاے کامل دیگا آیا حضور پر ظاہر نہین ہے زمانہ حیات افراسیاب مین اس اقلیم کا حال ہی ظاہر نہین ہوا در نہ یہان کے حالات سے ہم ضرور آگاہ ہوتے اتنا سنتے تھے کہ خورشید روشن تن نے دعوی خدائی کیا ہو در بند اپنے

ملک کی بہ تکلف تیار کیے وہ اب ظاہر ہوا حقیقت میں یہ شخص بڑا مکار ہے اس مقام پر مشہور
ہوا کہ کوئی جمشید جادو ساحر ہے اُسنے یہاں دعوی الوہیت کیا ہے یہ شعبدے اُسکے ہیں آپ کے
پہلوان بحیطا آتش سوزان میں جا بیٹھے ایرج نے عاجز ہوکر اپنا گلا کاٹ ڈالا انشاء اللہ حالات
کھلینگے بادشاہ جہجاہ نے ٹھنڈی سانس کھینچی فرمایا اے باغبان قدرت اے صاحب شوکت و
لیاقت غم میں ایرج نوجوان کے تمام لشکر میں تہلکہ پڑا ہے ایک ایک کے دل پر ہجوم غم والم ہے شب بھر
شاہزادیوں کے رونے کی آوازیں آتی ہیں اُسکی ماں کی بین دلخراش سنے نہیں جاتے بسم اللہ خدا تمکو مظفر و
منصور کرے یہ سنکر باغبان قدرت دوبارہ پشت مرکب پر سوار ہوا نعمان سرکش مبارز طلبی
کر رہا تھا باغبان کو دیکھکر بڑھا نیزہ چمکانے لگا باغبان نے آواز دی یہ شعبدے
کرنا کیا ضرور ہیں اے نعمان سحر کر اس پردہ کرنے سے کیا نفع ہے تمام عالم باہر ہے تو اقلیم خورشید نگار
میں بڑا ساحر ہے ہم لوگ ساکنان طلسم ہوش ربا ہیں سامنے اہل اسلام کے یہ شعبدے کرو ہم
تمہارے مقابلے میں آئے ہیں امتحان سحر چاہتے ہیں یہ سنکر نعمان سرکش نے طرف اپنے
بھائی بیداد سرکش کے دیکھا پکار کر آواز دی بھائی صاحب باغبان قدرت برائے
مقابلہ آئے ہیں ہمسے سحر میں مقابلہ چاہتے ہیں کسی ساحر کو اُنکے مقابلے میں بھجوائیے گم گشتہ
وادی مذہب کو ہدایت کرو یہ سنکر بیداد سرکش نے پکار کر آواز دی اے باغبان دیکھ سامنے
آگ روشن ہے جلوہ ظہور خداوندی خداوند جمشید کا نمونہ ہے نگاہ اُٹھاکے دیکھ دنیا ناپائدار ہے
اس سرکشی کا کیا اعتبار ہے اپنے کو آگ میں گرادے نجاست دنیا سے اپنے کو پاک کر محبت
خداوند میں اپنے کو جلا کر پاک کر یہی خاک اکسیر ہے جو اس راہ میں جلے اُنکی بڑی توقیر ہے
ایسے کلمات حسرت آیات مذہب دنیا میں اور صفت جمشید میں بیداد سرکش نے کہے
سب نے دیکھا بلاعبان یا تو آمادہ حرب و پیکار ہو گیا تھا یا خود بخود آنکھوں سے آنسو جاری ہوے
اُس آتش شعلہ کی جانب دیکھ کر رہا یا گھوڑے کو مہمیز کر کے چلا ملکہ بہار وغیرہ نے آواز بھی دی
اے باغبان کہاں جاتا ہے روجہ باغبان ملکہ گلچین تنکے چننے لگیں بہت چیخی بیٹا اے وارث
میرے کہاں جاتا ہے ہر چند سب چیخے باغبان نے پلٹ کر کسیکو جواب بھی نہ دیا گھوڑے کو اُڑا کے
آگ میں اپنے کو گرایا سالہا سال سے وہ آگ روشن ہے ہزار ہا من لکڑیاں روز پڑتی ہیں مثل

خس بے بس ہوکر چلا آواز بھی نہ آئی گلچین جادو بتیا بانہ بال کھولکر سحر کرتی ہوئی چلی ترنج اُٹھاکر
نعمان سرکش پر پھینکا نعمان نے آواز دی یا خداوند جمشید بچانا وہ ترنج پھٹ کر راہ مین گر پڑا
گلچین نے جوش غم مین نعمان پر آگ برسانی کی سحر کیے نعمان تک سحر نہ پہونچا بیداد نے آواز دی
ای گلچین تیرا شوہر تجھے بلاتا ہے کیون اسقدر گھبرا گئی دیکھ شوہر تیرا کس مرتبے پر پہونچا باغ لالہ زار مین
بیٹھا ہے پاس باغبان کے گلچین کا ہونا ضرور ہے دیکھ اس باغ مین صیاد نہین بلبلان پر ظلم و بیداد
نہین چاہیے ہی گلچین نے طرف آگ کے دیکھا مبہوت ہوکر یہ کہتی ہوئی وہ بڑی صاحب مین آتی ہون
تمکو تو ہرے مرتبے ملے غنچہ آرزو کھلے جوش و خروش مین جاکر یہ بھی آگ مین گر پڑی اتنے مین صف
ساحران سے تار بندھ گیا ساحرہ یکتا ملکہ سرخ موے کاکل کشا پریشان ہوکر آگ مین جا گری
کنیزین و رفقا ساحران مذکور کے جا پڑے جیسے آگ کی جانب دیکھا شعلہ جوالہ بن گیا اُف اُف
کرتا ہوا جلا پڑا چند رفیقان کوکب بھی جا گرے جو آگ مین پہونچا جلکر خاک ہوا چشم زدن مین
تبقہ پاک ہوا یہ حال مصیبت مآل جو کوکب نے دیکھا غصے سے چہرہ گلنار بیتاب و بیقرار
نعرہ کیا خبردار کوئی آگے نہ بڑھے او جلساز شعبدہ باز مین آپہونچا اپنے صف والون پر تو
کچھ اشارہ کیا آگ چمکی آنکھیں ان سبکی جھپکین یا تو طرف آگ کے جاتے تھے یا رکے کوکب نے
مرکب پر کوڑا کیا نعمان پر جا پڑا بیداد چیخا کہا ای شہنشاہ ادھر دیکھو کوکب نے خیال بھی
نہ کیا جب نعمان کے قریب پہونچا آواز دی کیون او مکار تو فنون سپاہگری کا جویا ہے نعمان نے
کوکب کو دیکھکر بھالا سنبھالا مثل آہ عاشقان و کاکل معشوقان پیچتاب دیتا ہوا سینہ بے کینہ
کوکب کو تاکا کوکب آنکھون مین اندھیرا آگیا شعبدہ آتش سوزان دیکھکر کلیجہ جل رہا تھا
اعضاے جسم سے شعلہ آتش نکل رہا تھا سنان نیزہ کو بچاکر گلوگاہ پر ہاتھ ڈال دیا نیزہ
چھین کر پھینکا اُسنے تلوار کا وار کیا کوکب نے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا ہاتھ مروڑ کر تلوار
چھین لی مرکب کو مرکب سے ملادیا کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر نعمان بے ایمان کو قاش زین سے
اُٹھا لیا چرخ دیکر زمین پر مارا چھاتی پر بیٹھکر مشکین باندھیں اپنے ملازم کو آواز دی ملازم
کوکب کشان کشان نعمان کو لے گیا قید خانے مین پہونچایا کوکب پھر پشت مرکب پر
سوار ہوا آواز دی او بیداد جلاد اور کسیکو میرے مقابلے مین بھیج شیر بیشہ رزمگاہ مین آیا

بدون اسکا معقول واپس نہوگا بیداد کا بھائی فولاد سرکش برائے مقابلہ کوکب آیا پہلے نیزہ چلا کوکب نے بہ فنون سپاہگری کے گرز اسکا ہوائی کیا تلوار چھین لی چھاتی پر چڑھکر مشکین باندھیں ملازم کو حوالے کیا پھر سہ باز طلبی کی چار بھائی بیداد سرکش کے فرداً فرداً مقابلہ کو کوکب میں آئے کوکب نے بفنون سپاہگری چاروں کی مشکین باندھیں چار کے مقابلہ میں شام ہوگئی بیداد نے گھبراکر طبل امان بجوا دیا پکارکر آواز دی خبردار شہنشاہ طلسم نور افشان اگی میدان داری مین سمجھا جائیگا کوکب نے آواز دی او نامرد تو مقابلے مین مردان عالم کے نہ آیا چار قوت بازو تیل ماش ہوئے بیداد نے کچھ جواب نہ دیا لشکر کو لیکر پلٹ گیا کوکب غصے مین مجبور کانپتا ہوا پلٹا بادشاہ نے کوکب کو بیچ مین لیا زر نثار کرتے ہوئے پلٹے صاحبقران بھی فرماتے ہوئے آئے کوکب سے کہا ایسے ایسے ساحران نامی آتش سوزان مین جا پڑے نہیں معلوم اسمین کیا بھید ہے کوکب نے عرض کی ای شہریار ہوس رہگئی کہ یہ بیداد جلاد مقابلے مین نہ آیا اگر آتا تو حال کھلتا انشاء اللہ اگر یہ غلام آپکا زندہ ہے تو سب کیفیتین دریافت ہو جائینگی کیا کہین اتنے رات ہوگئی صبح کو بارگاہ شاہی مین ان چاروں سے سردربار سمجھونگا اگر اطاعت نکرینگے قتل کرونگا کچھ تو دل کو تسکین ہو خون اسیح نوجوان رنگ لائیگا غلام لڑتا ہوا آتا ہے خورشید نکلا جائیگا دن بھر میدان داری رہی تھی صاحبقران نے بہت جلد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیموں مین گئے بوقت سحر بادشاہ اسلام و صاحبقران زمان دربار مین تشریف لائے کوکب بھی حاضر ہوا دربار سرداران نامی و ساحران گرامی سے معمور ہوگیا کوکب نے حکم دیا ان قیدیان بلا کو قیدخانے سے لاؤ جملہ سرداران نگران ہین کہ دیکھیے برادران بیداد کیا جواب دیتے ہین وہ تو خدائی خداوند جمشید کے قائل ہین علم افسونگری مین بھی کامل ہین کاہیکو اطاعت دین اسلام کرینگے سرداران کوکب کہتے ہین اگر وہ اطاعت نکرینگے تو کوکب نے جو کہا ہے وہی کریگا ان نامردون کے خون سے ہاتھ رنگیگا داروغہ زندان خانہ جو قیدخانے مین گیا جاکر دیکھا نعمان و فولاد تو نہین ہین چار ملازمان کوکب مسلسل و مطوق بیٹھے ہوئے رو رہے ہین داروغہ سے کہا ہمنے کیا خطا کی کہ ہمارے مالک نے ہمکو قید کیا داروغہ حیران و پریشان ان چاروں کو لیکر بارگاہ مین آیا کوکب اپنے ملازموں کو دیکھکر حیران ہوگیا کہ مین نے نعمان و فولاد کو گرفتار کیا تھا میرے سردار کیونکر قید ہوے وہ سردار

فریاد کرنے لگے کیون ای سردار ہمسے کیا خطا ہوئی رات بھر بھوکے پیاسے قید رہے کوکب نے محجوب ہوکر سر جھکا لیا جواب کا موقع نہ تھا آہن گردن کو حکم دیا قید کھلوا دی عذر بھی کیا کہ بھائیو معاف کرو نہین معلوم یہ کیا معرکہ ہوا وہ عیارون روتے اور شور کرتے ہوئے باہر آئے جب بیرون بارگاہ آچکے تو ملازمان صاحبقران نے دیکھا کہ ملازمان کوکب نہین ہین وہی نعمان و فولاد وغیرہ کھڑے ہوے موچھون پر تاؤ دے رہے ہین کہتے ہین صاحبو ہم بندۂ خداوند جمشید ہین ہمکو کون گرفتار کر سکتا ہے کس آسانی سے اپنے کو رہا کرا لیا یہ کہکے پر پرواز پیدا کیے سبکے سامنے اڑ کر نکل گئے ملازمون نے یہ حال بارگاہ مین آکر کوکب و صاحبقران سے کہا کوکب نے شرما کر سر جھکا لیا کہا ای شہریار بڑا دھوکا کھایا ان مکارون نے غلام کو طفل مکتب بنایا یہ کہکر دنگل سے اٹھا آنکھون مین آنسو بھرے سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی ای شہریار غلام کو بمقدمہ حضور تردد تھا بدون سامان جلدی مین چلا آیا تحفہ جات طلسمی بھی نہ لے آخر یہ دھوکے کھائے ایک ہفتہ کی واسطے غلام رخصت ہوتا ہے انشاء اللہ اگر ان سب سے سمجھ لونگا میرے ہاتھ سے کہان جائینگے اب میرا ٹھہرنا باعث خرابی ہے اسوجہ سے دلکو بیتابی ہے ہر چند صاحبقران نے روکا کوکب نے عرض کی غلام ٹھہریگا مجھے حجاب ہوتا ہے اور جہانتک ہوسکے حضور انکو مقابلے سے ان سرکشون کے بچائین یقین تو ہے کہ وہ طبل جنگی نہ بجوائین صاحبقران نے فرمایا ای برادر تم طریقے سے لشکر اسلام کے بخوبی واقف ہو ہمتو اپنی طرف سے طبل جنگی نہ بجوائین گے اگر انھون نے قصد کیا طبل جنگی بجوایا پھر ہمکو چارہ نہین ہے کوکب نے عرض کی غلام ایک ہفتہ سے زیادہ نہ ٹھہریگا جسم جاتا ہے روح کو یہین چھوڑے جاتا ہون حضور کے اسم اعظم بند ہونے سے بہت گھبراتا ہون یہ کہکر کوکب نے لشکر اپنا آراستہ کیا جمشید وغیرہ کو ساتھ لیکر گریان و نالان حیران و پریشان طرف طلسم نورافشان کے روانہ ہوا ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا بعد جانے کوکب کے لشکر مین سناٹا ہو گیا بادشاہ جہانپناہ طرف خواجہ کے متوجہ ہوے فرمایا ای سرپرست لشکر اسلام ای شاطر خوش انجام آپنے یہ حالات ملاحظہ کیے کہ کوکب ایسا بادشاہ عالیجاہ شعبدہ سرکشان سے عاجز ہوکر چلا گیا انکو کچھ نہ بن پڑا ہم ہمیشہ عنایت پروردگار پر تکیہ کرتے ہین بیداد سرکش مع لشکر مقابلے مین فروکش ہے اگر انسنے طبل جنگی بجوایا یہ ناممکن ہے کہ ہم جواب ندین کیفیت یہ ہے

گراں بہیا ؤنگے سامنے جوانان شمشیر زن بیکار ساحر مجبور ولاچار اسم اعظم صاحبقران کا بند ہوگا
ایسا نہو کوئی اور خرابی درپیش ہو آپکو بھی تفکر کرنا واجب ولازم ہے اگر زادوراد کی ضرورت ہو حاضر
کیا جائے سرداران ایرج اٹھ کھڑے ہوئے قدموں سے خواجہ کے لپٹ گئے کہا بقدر لیاقت
ہم سب حاضر ہیں عمرو نے کہا اپنی زبان سے کہنے میں دل نہیں بھرتا لاکے سامنے موجود کرو
ہم برائے جانبازی فرض واردنکو سمجھا کر جائینں سرداران ایرج نے فوراً توڑے منگوا کر
رکھے مبلغ خطیر جمع ہوگئے بچاس ہزار بادشاہ نے بھی پیش کش بھیجے صاحبقران نے بھی فرمایا
خواجہ ہم بھی خدمتگذاری کرینگے عمرو اُسیوقت بانہائے عیاری سے آراستہ ہوئے روپیہ
اُٹھا کر نذر زنبیل کیا صاحبقران کے قدموں سے لپٹ کر خوب رویا عرض کیا آقائے نامدار
آپ حال سے سرفروش کے بخوبی واقف ہیں کہ کسیوقت فکر سے غافل نہیں رہتا جبسے سرحد
سرکشان میں آیا چہار جانب کوشش کی کوئی صورت بہبودی کی ظاہر نہوئی نہیں معلوم یہ ملعون
جمشید جادو کون ہے کچھ نشان نہیں ملتا اب غلام خدمت شہنشاہ سے رخصت ہوکر برائے
تلاش جاتا ہے یا جان دیدونگا یا مقام اُس جمشید شعبدہ باز کا تباہ کرونگا اسطرح بیقرار ہوکر خواجہ نے
یہ کلمات حسرت ویاس سامنے صاحبقران کے بیان کیے غم ایرج میں تو امیر اشکبار تھے
دل بھر آیا فرمایا ای یار وفادار ای مونس غمگسار نجد امجکو تمھاری جدائی انتہا کی ناگوار ہے ہر چند
اسم اعظم بند ہونے سے یہ حقیر مجبور ولاچار ہے مگر بعد میرے اگر تم موجود ہوگے ناموس میرے تباہ و
برباد نہونگے انکی سرپرستی کروگے انکو خانہ کعبہ میں پہونچا دینا حرم محترم کے تصدق میں انکی بھی
حرمت بچ جائیگی تمام کفاران بیحیا بعد میرے آمادۂ جنگ ہونگے تم جانبازی کرکے اُن دست و
پا شکستہ کو بچانا ایسا یہ مقام پُر از شعبدہ و نیرنگ تھا کہ کوکب ایسا بادشاہ عالیجاہ تنگ ہوکر
چلا گیا یقین ہے کہ یہی صحرا ہمارا مشہد و مقتل ہے تمھاری جدائی سے میرا اول تر دو منزل انتہا کا
بیکل ہے عمرو نے کہا ای آقائے نامدار و مولائے قدرشناس خدا وہ روز سیاہ مجکو نہ دکھائے
عمرو پہلے تصدق ہو جائے اُسوقت آقا و رفیق کی جدائی پر تمام اہالیان دربار رو رہے تھے
صاف کلمات حسرت آیات عمرو سے ثابت ہوتا تھا کہ جان دینے جاتا ہے بادشاہ کے بھی
رومال تر ہو رہے ہیں سب بصد حسرت رو رہے ہیں امیر و مسلم فرماتے ہیں خواجہ تم

اسوقت مین ہمسے جدا نہو دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے وہ ہمیشہ مددگار و سرپرست ہے پیدا
کرنے والا اسباب کا زبردست ہے بخدا خوب ہوا کہ کوکب چلا گیا مین اپنے خدا سے عنایت کا طلبگار
ہون عمرو نے کہا اے شہریار جستجو واجب لازم ہے مین تدبیر تو کرون کچھ نشان ملیگا امیر نے
بڑی مشکل سے خواجہ کو رخصت کیا عمرو بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر نکلا صحرا مین آوارہ
پھر رہا ہے کہین نشان نہین ملتا کئی دن چہار جانب پھرا ایک دن پھرتا ہوا قریب ایک باغ کے
پہونچا کچھ کنیزین دروازے پر غمگین کھڑی کہہ رہی ہین دیکھیے آج ہماری ملکہ نازک بدن پر کیا
گذرتی ہے خداوند طالب وصل ہے یہ کمسن ایک مرتبہ سامنے گئین تھین صورت مہیب دیکھکر بیہوش
ہوگئین ہم بھی خوف دل مین بھرا ہے عمرو نے ایک کنیز کو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر باغ مین آیا
مگر حیران تھا کہ مین نے اسکا نام نہ دریافت کیا باغ مین آکر دیکھا نہایت سرسبز و شاداب
زلف سنبل کو پیچ و تاب نرگس شہلا کی نگاہ بازی گلہاے رنگارنگ کی شعبدہ بازی چمن کے طولانی
ہر نخل رعنائی و زیبائی مین لاثانی عمرو سیر کرتا ہوا وسط باغ مین آیا دیکھا ایک چبوترا سنگ مرمر کا
اسپر فرش معقول مسند ناز پر ایک طاؤس طناز ماہ رخسار گلعذار کبک رفتار شیرین گفتار
سرو بوستان باغ خوبی غنچۂ حدیقۂ محبوبی دریاے جواہر مین غوطہ زن معشوق پُرفن رشک چمن
گرد کنیزان زرین پوش سمجھا رہی ہین حضور خداوند آپکے مشتاق ہین آج بعد عرصۂ دراز وعدہ ہوا
گلرنگ جادو کہگئین ہین کہ لباس وغیرہ سے آراستہ رہین مین لینے کو آؤنگی اپنے ساتھ لیجاؤنگی
حضور اب وقت آمد گلرنگ قریب ہے آپ کیون اسقدر ملول ہوتی ہین کیون اسقدر بیقرار
ہوکر روتی ہین یہ حالات کھڑے ہوکر خواجہ نے سنے کہ ایک کنیز نے عمرو کے کاندھے پر ہاتھ
رکھکے کہا اے نرگس تیری دیدہ بازی ہر ایک سے آنکھ لڑانا ترک نہین ہوتا کھڑی ہوئی
گھور گھور کے دیکھ رہی ہے نگاہ نہین ٹھہرتی تو بھی ملکہ کو سمجھا کس پر آنکھین نکالتی ہے
بات کو اشارون سے ٹالتی ہے کیا تو نے کسی سے نین مٹکا کیا ہے کیون شرماتی ہر بات
بات مین آنکھین دکھاتی ہے عمرو نے کہا لو سنبل تم کیون پریشان ہو میری عین خوشی ہے
کہ ملکہ عالم خدمت خداوند مین جائین آرزوے دلی خداوند کی پوری ہو ہم سبکو عمدہ ہاے جلیل
ملین غنچۂ آرزو کھلین تم لوگ واسطے ایک دم کے ہٹ جاؤ مین ملکہ کو بخوبی سمجھا دون عنایت

خداوند جمشید سے خوشی خوشی خدمت خداوند مین جائین ذرا بارہ دری مین تشریف لیچلیے مین کچھ
عرض کرونگی بی گلرنگ آئینگی مین اُنکو سمجھا دونگی آج آپکا جانا نہوگا ہم ٹال لینگے باتون مین مطلب
نکال لینگے یہ سنکر نازک بدن خوشی خوشی ساتھ ملکہ کے اُٹھین بارہ دری مین عمرو نے لاکر مسند پر
بٹھایا کہا واری آپ کیون گھبراتی ہین ہم آپکے ساتھ چلینگے کیا خداوند کھا جائینگے دیکھین کیا کرتے
ہین نازک بدن نے کہا بوا نرگس مین کیا تم سے کہون جسکو خداوند جمشید کہتے ہین بُڈھا بوڑھا
ریچھ ہے وہ صورت مہیب ہے کہ مجھکو غش آگیا بات نکر سکی اب اُسکے نام سے میرا دل نکلتا ہے
عمرو نے گلوری کھلا کر نازک بدن کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کر لیا کہا دادا جان اسکو اچھی طرح
رکھینگے کسی سردار کے ہاتھ فروخت کر لینگے فوراً آزنگ روغن عیاری کا نکالکر بصورت نازک بدن
تیار ہوتی ہے بارہ دری سے ہنستی ہوئی نکلی مصاحبون نے پوچھا حضور نرگس کہان گئی کہا اُس چھلاکا
حال نہ پوچھو کسی دگھڑے کے پاس گئی ہوگی اب تبلاؤ کہ گلرنگ کے آنے مین کیا دیر ہے آج ضرور خدمت
خداوند جمشید مین جاؤنگی وہ تو میرے دادا معلوم ہوتے ہین پوتی کو ساتھ لیکر سوئینگے مین
جانے کو موجود ہون اب مجھکو بھی یہ اشتیاق ہے کہ دیکھون خداوند کیا کرتے ہین سب کنیزین
یہ باتین سُنکر بہت خوش ہوئین دو پہر سے شب تجاوز کر چکی تھی کہ آسمان پر برق چمکی عمرو نے
دیکھا ایک ساحرہ تخت پر سوار آ کر اُتری کنیزون نے کہا حضور بی گلرنگ آئین عمرو نے کہا
کہ بلاؤ ہم ہین خدمت خداوند جمشید مین لیچلین یہ کلام سُنکر کنیزین خوش ہوگئین بڑھکر گلرنگ سے
کہا لو مبارک ملکہ رضامند ہین گلرنگ نے کہا یہ خداوند کی قدرت نمائی ہے ایک اشارے مین
دلکو پھیر دیا مسلمانون پر کیا بلا نازل کی کوکب ایسا بادشاہ طلسم نور افشان مین محجوب ہوکر
بھاگا بیداد سرکش کو حکم مل گیا کہ ایک ہفتہ کی مسلمانون کو مہلت دو ایک دن طبل جنگی بجوا کر
سبکا خاتمہ کر دو مسلمان مثل باختر وغیرہ اِس ملک کو بھی سمجھتے تھے صاحبقران جو سبکے افسر ہین
اُنکا اسم اعظم بند ہوگیا بہت سے سردار آگ مین جلے یہ باتین کرتی ہوئی قریب خواجہ کے آئی خواجہ
گلرنگ سے لپٹ کر رونے لگے کہا میری اچھی بوا اتنا کام کرنا کہ مجھکو خدمت خداوند مین
اکیلا نہ چھوڑنا گلرنگ نے کہا واری مین ساتھ ہون قدرت کو بھی بخوبی سمجھا دیا ہے
کہا کہ بوا یہ ظاہر کا رونا پیٹنا تھا چودھوان سال شروع ہے مرد کی خواہش رکھتی ہین دیکھو

کیسی خوشی خوشی تشریف لیگئیں راہ میں عمرو نے گلرنگ سے حالات پوچھے کیوں بوا سرداران
حمزہ جو آگ میں جل گئے ایک پوتا حمزہ کا ایسا عاجز ہوا سنتے ہیں اسنے اپنا گلا کاٹ لیا یہ
سردار زندہ ہیں یا اصل میں مر گئے گلرنگ نے کہا حضور یہ شعبدہ سحر ساحری ہے ابھی یہ کیسکی
مجال نہیں ہے کہ انکو قتل کرے بیگناہوں کے خون سے ہاتھ بھرے کشتہ سحر ہیں اب خداوند
سحر تیار کر رہے ہیں اسی ہفتہ میں ان سبکا خاتمہ ہوگا اب قدرت نے بیداد سرکش سے
کہلا بھیجا ہے کہ جلد تیاری کرو قبیلہ سرکشان میں بعد ایک ہفتہ کے بلوہ کر کے لشکر مسلمانان پر
جا پڑینگے قدرت ابر سے سحر کرینگے قدرت کے سحر کی پناہ نہیں ایک ہی سحر میں اسقدر آگ
زمین و آسمان سے برسے گی کہ جان بچانا سبکو مشکل ہوگا عمرو نے پوچھا کیوں بوا گلرنگ قلعہ خورشید نگار
میں خداوند خورشید روشن تن ہیں یہ خداوند جمشید کون ہیں گلرنگ نے کہا حضور یہ مقدرات
راز و نیاز ہیں وہ خداوند کلان یہ چھوٹے خداوند کہلاتے ہیں ان قبائل سرکشان پر خدائی
خداوند جمشید ہی قدرت کلان کا حکم آگیا کہ خبردار مسلمان یہانتک نہ آنے پائیں یہ دربند
ہے قلعہ خورشید نگار میں حقیقت میں اب مسلمان تا بہ قلعہ خورشید نگار نہ جاسکینگے راہ میں ایک
طلسم بندھا ہے کیا مجال کہ کوئی وہانسے گذر سکے اس جمشید سے نجات پانا دشوار ہے سب حالات
سحر کے باتوں میں دریافت کیے مگر گلرنگ بھی سمجھا رہی ہے کہ بی آج خداوند سے شرم نکرنا
قدرت بہت مشتاق ہیں یہاں کی سلطنت آپکو ملیگی ہمارا بھی مرتبہ بڑھیگا تمام کنیزیں آپکی
مراتب اعلی سے سرفراز ہونگی عمرو اچھا اچھا کہتا تھا مگر دل دھڑک رہا ہے کہ دیکھیے تقدیر کیا
دکھاتی ہے بڑے ظالم کا سامنا ہے خدا آبرو بچائے دل سے یہ باتیں کرتے ہوئے گلرنگ
سے ڈرے کہ یہ بھی ساحرہ زبردست ہے ایسا نہو کسی وجہ سے پہچان لے تو غضب ہوجاے
آقاے نامدار کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ کلیجے کے ٹکڑے ہوتے ہیں اے معبود حقیقی اب تو اہل اسلام کے
حال پر طائران ہوا روتے ہیں مجکو مظفر و منصور کرنا اسی تردد میں ان باتوں میں رستہ طے ہوا
بلندی پر ایک قصر عالی دکھلائی دیا کہ معلق ہوا پر وہ قصر ہے سر پر قصر کے وہی ابر تیرہ و تار
گھرا ہوا ہے کہ جو لشکر اسلام پر سایہ فگن ہے دروازے پر قصر کے گلرنگ نے تخت اتارا
عمرو نے دیکھا چند جادوگر نہان کر یہ منتظر کھڑی ہیں گلرنگ کو دیکھکر آواز دی کیوں بی گلرنگ

ملکہ نازک بدن کو بھی لائین آج قدرت انتہا کے مشتاق ہین کل سامان عیش و نشاط مہیا ہے
گلرنگ نے کہا قدرت تسخیر فرما چکے تھے انھین کی تسخیر کی برکت ہے ورنہ ایسے آہوے وحشی کا آرام
ہونا نہایت دشوار تھا جادوگرنیون نے بھی عمرو کو گھیر لیا بلائین لینے لگین کہتی ہین اے ملکہ عالم
تمھارے بڑے مرتبے ہین قدرت مشتاق بیٹھے ہین تمھاری یاد مین اشعار عاشقانہ پڑھ رہے
ہین عمرو آن سبکے ساتھ سر جھکائے ہوے گھونگھٹ نکالے ہوے اندر باغ کے داخل ہوا دیکھا
باغ مین سامان روشنی لالٹینین مثل قطرہ ہاے نور لٹک رہی ہین جوانان چمن باد لہ پوش
نہرون مین آبداری کا جوش و خروش چشم حباب بھی انتظار مین ہے عمرو سامان باغ دیکھکر اور زیادہ
حیران ہوا روش پٹری پر نگاہ کرتا ہوا وسط باغ مین پہونچا وہان ایک چبوترہ سنگ مرمر کا فرش
زربفتی سے آراستہ مسند پر ایک ساحر ضعیف و نحیف کریہ منظر مکاری حیلہ سازی چہرے سے
ہویدا بیٹھا ہے بی ملکہ نازک بدن کو جو آتے ہوے دیکھا جوش اشتیاق مین اٹھکھڑا ہوا استقبال
کرکے باعزاز و اکرام تمام مسند پر لاکر جگہ دی عمرو نے اس گھونگھٹ سے ظالم کو دیکھا قلب کانپ گیا
اُس ساحر نے گلرنگ سے کہا اے مشیر قدرت آج قدرت بہت خوش ہوے ہماری معشوقہ
دلفریب کو بخوبی سمجھا کے لائین گلرنگ نے دست بستہ عرض کی ملکہ خود جمال خداوندی کے
دیکھنے کی مشتاق تھین اس لفظ پر وہ ساحر بہت خوش ہوا کہا ہم اپنی معشوقہ کو اس سرحد کا بادشاہ
بنائین گے نائب قدرت خطاب دینگے جب یہ تخت پر جلوہ فرما ہونگی ہمارے بندے انکو
بھی سجدہ کرین گے ایسے ایسے کلمات خوش آمد امیز بہت سے کہے گلرنگ سے کہا اے مشیر
قدرت ہمنے اپنے بندگان خاص یعنی قبیلہ سرکشان سے ایک ہفتے کا وعدہ کیا کہ کوئی
مسلمان تمھاری سرحد مین نہ باقی رہیگا گوشہ باغ مین جو قصر عالی آراستہ ہے اُسمین تمام
سامان مہیا رکھو اسی ہفتہ مین خاتمہ کیا جاے بندگان باغی مین سے کوئی نجات نپائیے ہرچند
کہ حمزۂ عرب ہمارا سپہ سالار قدرت ہے ہمنے اسکے ہاتھ سے بڑے بڑے کام لیے جن جن بیباکون نے
دعوی خدائی کیا تھا وہ مقامات اُسی کے دست زبردست سے فتح کرلیے اب جب مرتبہ اعلی کو
پہونچ مغرور ہوگیا اسکے بدلے اور حمزۂ ثانی خلق فرمائینگے اُسکو صاحبقران بنائین گے
اسکی صاحبقرانی کا خاتمہ منظور ہے اسوقت تو آرزوے وصل ملکہ نازک بدن مین دل ناصبور ہے

یہ کہکے قرابہ شراب کا کھینچا کہ لو جان جہان ارام دل مشتاقان قدرت نے عمدہ شراب خاص تمھارے
واسطے منگائی ہے عمرو نے شرماکر جواب دیا خداوند مین تو کئی دن سے مشتاق تھی کہ خدمت مین آکے
داداجان کے جادن دیدار فرحت آثار سے مشرف ہون صورت قدرت کی دیکھکر اور اشتیاق بڑھ گیا
حجاب بھی دل سے دور ہوا خود بخود قلب کو سرور ہوا امیدوار ہون کہ یہ سب کنیزین
حاضر رہین آپکی معشوقہ کے ہاتھ سے شراب پئین نذر مانی تھی کہ خدمت مین خداوند کے جاکر نام پر
سامری و جمشید کے سب کو شراب پلاؤن گی جمشید نے چاہا گلے مین ہاتھ ڈال دے
عمرو نے ریش تھام کر ایک طمانچہ مارا کہا او ظالم جلاد نشے مین شراب کے گلے پر چھری پھیر دینا
مین آمادہ مرگ مہیا ے قضا ہو کر آئی ہون میری نذر تو پوری ہونے دے دور شراب ہو
پھر تجھے اختیار ہے بھولی بھولی باتین جو عمرو نے کین جمشید اور زیادہ بیقرار ہوا عمرو بھی گھبرایا
ہوا ہے اپنے آقا کی مصیبت نگاہ مین کل لشکر کو بیتاب چھوڑ کر آیا ذرا گھونگھٹ ادلٹ دیا ماہ چہرہ
جمال باکمال کی ضو سے محفل مین روشنی ہوگئی سراپا پر معشوقہ کے جمشید کی نگاہ پڑی حسین مہ جبین
طرار و فرار ناز و کرشمہ دست بستہ خدمت مین حاضر بھولی بھولی صورت کچھ شرم کچھ حجاب کچھ
خوف سے بیتاب مگر عمرو نے دل پر پتھر رکھ کر قرابہ شراب کا نزدیک اپنے کھینچا گھائی سے پڑیا بیہوشی
کی قرابے مین ڈال دی جام لبریز کیا کہا لو گلرنگ بھی پیو کئی گلابیان اُنکے آگے ہٹا دین
ایک جام بلورین لبریز کرکے جمشید کے سامنے پیش کیا پنجۂ نگارین خورشید نما پر جو اُسنے جام آفتاب
دیکھا بیتاب ہو کر ہاتھ بڑھا دیے لبون سے لگا کر جام وہ بدانجام پی گیا گلرنگ و جملہ کنیزین
بھی پینے لگین چند عرصے مین سبنے شراب پی عمرو نے جمشید کو کئی جام پلاے جو جام
دیادہ خوشی خوشی پی گیا تھوڑے ہی عرصہ مین رنگ محفل دگرگون ہوا کنیزین رنگ لائین
بیٹھے بیٹھے گھبرائین کوئی اُٹھ کے ناچنے لگی کوئی ہنستی ہوئی یہ کہکے اُٹھی لو ا نرگس دیکھو
آج بی سنبل کے جھوٹے نوچون گی زلفین بنا کر ہمکو بانک پن دکھاتی ہے نرگس آنکھ
لڑانے مین شرماتی ہے یہ کہتی ہوئی دوڑی چمن مین جاکر بیہوش ہوئی کوئی تالیان بجانے لگی رہی
خیال مین بھی اُسی دُھن مین ہنستی ہوئی اُٹھی گر کر بیہوش ہوئی بی گلرنگ سب کی
افسر ہین صاحب ربط و ضبط نشے کی جوش مین اُٹھین کہا یا خداوند اب کیا دیر ہے معشوق خود

خوشخو عاشق خصال صاحب حسن و جمال پہلو مین ہے ہم الگ جا کر بیٹھین یہ کہکے چلنے لگی تھی کہ لڑکھڑا کر گری عمرو نے کہا یا خداوند یہ کنیزان بے تمیز آپ کو بہت عزیز ہین صحبت قدرت مین ہنگامہ مچا دیا یہ کہکے دور جا بیٹھی کہا اب ہمکو گود مین اُٹھا لیجا سیے جمشید بلبلا کر اُٹھا بیہوشی تاثیر کر چکی تھی اُٹھتے اُٹھتے دل بیٹھ گیا لڑکھڑا کے گرا گرتے ہی بیہوش ہوا عمرو نے جو یہ معرکہ دیکھا گھبرایا ہوا تھا خنجر کمر سے کھینچا کہ اس بیحیا کا سر کاٹ لون نعرہ کر کے چلا جیسے قصد ہوا کہ خنجر مارون اس ظالم کو واصل جہنم کرون ابر سیاہ جو آسمان پر گھرا تھا آفت آسمانی کی عمرو کو کیا خبر تھی فوراً ابر سے ایک برق چمکی نعرہ ہوا او ظالم کیا کرتا ہے منسم محیط ابر نشین عمرو نے چاہا کود کر بھاگون اُسنے گرتے گرتے ایک آواز دی عمرو کے پاؤن زمین نے تھام لیے اُسنے باران سحر برسایا جیسے قطرہ پڑا وہ ہوشیار ہوا جمشید جو بیدار ہوا ریش فیش کو اپنی نوچنے لگا کہا ارے میری معشوقہ کو کیا کیا عمرو نے کہا یا خداوند مین وہی نازکبدن ہون دیکھیے اس ساحر زبردستی مجھکو مبتلاے سحر کیا پاؤن زمین نے تھام لیے اِسی نے آپ کو بیہوش کیا تھا مجھپر تہمت رکھتا ہے اسطرح گڑگڑا کے عمرو نے باتین کین صورت تو ابھی تبدیل نہین ہوئی تھی جمشید بغیض و غضب تمام طرف محیط ابر نشین کے متوجہ ہو گیا کیون او بیحیا تخلیہ قدرت تو کیون آیا محیط نے کہا یا خداوند یہ نازنین آپکا سر کاٹنے چلی تھی ابر سے مین نے دیکھا آکر آسکو گرفتار کیا یہ کہکر محیط نے عمرو کے منہ پر ہاتھ پھیرا ایک شعلہ بھڑکا رنگ روغن عیاری کا جل گیا صورت اصلی ظاہر ہوئی حسن گلرنگ بھی سر پٹینے لگی جمشید نے کہا کیون اسے گلرنگ ہمنے تم کو پیشتر ہی خبر دی تھی کہ ساپا زادہ ضرور آئیگا اگر ہمنے انتظام نکیا ہوتا تو اس ظالم نے اپنا کام کر لیا تھا قدرت کے سامنے مکاری کب چل سکتی ہے یہ کہکے غصے مین اُٹھا کہا او ساربان زادے جلد بتلا میری معشوقہ کو کیا کیا عمرو نے کہا یا خداوند مین بھوکا تھا کھا گیا ابھی ہضم نہین ہونے پائی اگر اب مجھکو سرفراز کرین رہا کر دین تو آپکی معشوقہ نازکبدن کو دیدون گلرنگ نے کہا یا خداوند رہا کر دیجے اپنی معشوقہ کو اس سے لے لیجے جمشید نے کہا اے گلرنگ یہ وہ شخص ہے کہ جسنے ساحران عالم کو مارا قدرت کا اقبال ہے جو یہ آکے اسطرح پھنسا افراسیاب نے اسی غفلت مین طلسم ہوش ربا کو برباد کرایا جب اِسکو گرفتار کر لیا قید رکھا اسکو کوئی قید نہین رکھ سکتا مین اسکو قتل کرونگا جو اسکو قید

کریگا یہ اُسکو قتل کرکے نکل جائیگا اتنلی آباد ایسا ملک اس ظالم نے برباد کیا ہوشربا پر اسی کی
وجہ سے زوال آیا کوکب کو اپنا غلام بنالیا یہ جان لشکر حمزہ ہی اگر اسکا قدم درمیان مین نہوگا
لشکر حمزہ کا مٹنا کیا مشکل ہے حمزہ پر تھوڑا ہی دباو پڑا چالیس سردار آگ مین جلے ایرج نے
گلا کاٹا یہ پتا لگا کر مجھ تک آپہونچا اگر مین ایسا ہوشیار نہوتا خاتمہ کردیا تھا جلد جلاد کو بلاو ابھی بدولت
اسکو قتل کرائین گے اِسکا قید رکھنا بہتر نہین ہی یہ سُنکر عمرو بیقرار ہوا پکار کر آواز دی یا خداوند
مین آپکو سجدہ کرتا ہون آپکا مذہب اختیار کرکے حمزہ کو پکڑ لاؤنگا آپ ایسا کامل واکمل میری
نگاہ سے نہین گذرا مین اسی تلاش مین رہتا تھا کہ کوئی کامل واکمل ملے تو مین دل وجان سے
اُسکی اطاعت کرون حمزہ ناقدر ہی صرف تین روپیہ مہینہ دیتا ہی قدرت میری قدردانی کرین
ایک دن مین لشکر حمزہ کو مٹادون سبکو پکڑ لاؤن قدرت میرے حال پر رحم کرین رہا کردین
معشوقہ بھی قدرت کی لے آؤنگا ابھی مین نے اُسکو فروخت نہین کیا ہی صرف رہن رکھا ہے
روپیہ مع سود ملے اور اُس ایسی بہت سی معشوقین حاضر کرونگا یہ تو خاص میرا کام ہے جسپر نگاہ
ڈالیے اُسکو لاکر حاضر کرون اِن باتون کو سُنکر جمشید جادو قہقہا مار کر ہنسا کہا او مکار حیلہ ساز
شعبدہ باز سات سو برس مابدولت کا سن ہی ساحر شمس و دمامہ میرے سامنے طفل مکتب تھے میرے
سامنے فریب کی باتین کرتا ہی مین اِن فقرون کو کب مانتا ہون ابھی تجھکو قتل کرونگا ہرچند عمرو چیخا
چلّایا جمشید کو فقرے دیے اُس ظالم نے کچھ نمانا اوازدی ارے جلّاد حاضر ہی اُسی ابر سیاہ سے ایک
ساحر مہیب بہ شکل عجیب وغریب خنجر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے ظاہر ہوا جمشید نے کہا اے
اژدر سیاہ رو جلد اس ساربان زادے کو قتل کر سر کاٹ کر ہمارے سامنے لا اژدر سیاہ رو
نے عمرو کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا کشان کشان لیکر ابر سیاہ مین غائب ہوا بعد چند ساعت سب نے
دیکھا وہی ساحر عمرو کا سر لیے ہوے گلوے بریدہ سے قطرہ ہاے خون تازہ ٹپک رہے ہین آنکھین
حسرت آلود کھلی ہوئین ہین جمشید نے کہا ایک خوان مین سر پہ رکھ کر بارگاہ حمزہ مین لیجاؤ کہنا
او حمزہ تیرے قوت بازو کو قدرت نے قتل کیا اِسی ہفتے مین تم سب کا یہی حال کرونگا اُس
ساحر نے سر عمرو خوان مین رکھا لیکر طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوا محفل جمشید درہم
وبرہم اپنی معشوقہ نازکبدن کا غم اُسی ابر سیاہ مین جاکر غائب ہوا سحر خوانی کرنے لگا یہان

صاحبقران زمان بارگاہ حشامی مین جلوہ فرما ہین جو سردار کہ موجود ہین خدمت مین حاضر ہوئے
مگر بارگاہ مین سناٹا صاحبقران نے بیٹھے بیٹھے فرمایا یارو کئی دن کا زمانہ گذرا امیر ایار وفادار پلٹ کر
نہین آیا بڑی حسرت مین رخصت ہوکر گیا تھا اوسکے طرز کلام سے ثابت ہوتا تھا کہ بڑے کسی
مقام سخت پر جاتا ہی مین نے کبھی اپنے یار وفادار کو اسقدر مایوس نہ دیکھا تھا خدا بخیر و عافیت اُسکو لاکر
مجھسے ملائے دل تردد منزل بجود مبتاب ہی خدانخواستہ عمرو پر کوئی اُفتاد پڑی کسکو بھیجون کون اُسکی
خبر لاسے عیارون نے عرض کی حضور متردد و متفکر نہون غلام فوراً مفصل خبر لیکر آئین گے
تمام جنگلون کی خاک چھانین گے اپنے پیر و مرشد کو تلاش کر کے لائینگے مہتر ابو الفتح اصفہانی
و عمران خطائی و مہتر زیرک خطائی و برق فرنگی وغیرہ چالیس پیک بچے قنطورہ ہائے زر بفتی پیتابہ ہائے
سفر لائی سے آراستہ ہوئے حلقہ ہائے کمند بازوون پر لپٹے قصد ہوا کہ برائے خبر خواجہ روانہ
ہون صاحبقران کی بیتابی کم نہین ہوتی بادشاہ حمجاہ کا بھی خود بخود رومال تر ہوا ہی ہر خورد و کلان
از پیر تا جوان ادنے اعلے سب بیقرار و اشکبار ہین اُس پریشانی مین وہ ساحر خوان سر عمرو
لیکر بارگاہ حشامی مین پہونچا خوان و نوشتہ رکھکر بھاگا پکار کر آواز دی یہ تحفہ قدرت نے
برائے مسلمانان بھیجا ہے اِس سر سے کوئی آگاہ نہین افسر سمجھ جائیگا وہ تو اُڑ کر چلا گیا یہان
دروازے پر ہلڑ ہوا صاحبقران زمان سے بڑھکر خادمون نے عرض کی اے قہر یار ایک
ساحر آیا تھا ایک خوان و نوشتہ رکھکر چلا گیا ہی نہین معلوم اُسمین کیا ہے صاحبقران نے
کہا خدا خیر کرے اُس خوان کو جلد میرے سامنے لاؤ ملازمان جانباز خوان کو اندر لائے جیسہی
خوان سے پوش ہٹایا سر عمرو دیکھا ہائے یار وفادار کہکر صاحبقران گر پڑے پکار کر آواز دی
کیون صاحبو میرا دل بے سبب بیقرار نہ تھا ایک روح دو جسم تھے یہ صدمہ اُسپر گذرا کیونکہ
میرے دل کو بیقراری نہوتی روح بیچین تھی کیون خواجہ ہمارے تمہارے یہ وعدہ یہ تھا
ہمکو تمنے ساتھ سفر ملک عدم مین بہت جلدی کی بادشاہ نے اپنے کو تخت سے گرا دیا تاج پھینکا
فرماتے تھے یارو آج تاج سر اسلام گر گیا رونق دین اسلام مٹی ہر مصیبت مین یہی کام
آتے تھے اہالیان لشکر کو بدعت سے بچاتے تھے اب ساحرون پر کون عیاری کریگا ایک
سحر مین لشکر مٹ جائیگا عیار پچھاڑین کھارہے ہین اٹھارہ فرزند پکارتے ہین قبلہ و کعبہ

نے غلامون کو یتیم کیا اب ہماری کون سرپرستی کریگا شاگرد جان دینے پر آمادہ جملہ سردار سب
عیار بیقرار اشکبار لشکر مین تلاطم صاحبقران زار بیقرار ہو کر روئے سر عمرو لیکر چھاتی سے لگایا
روتے روتے بیہوش گئے بارگاہ مین غل ہوا لویارو صاحبقران نے سفر ملک عدم کیا خواجہ کا ساتھ
دیا دونو ایسے عاشق و معشوق تھے فراق نگوارا ہوا سنتے ہی بادشاہ روتے ہوئے قریب صاحبقران
آئے پکار کر آواز دی جدِّ عالی تبار آپ میر قافلہ ہین کُل کاروان کو ساتھ لیجیے ہم کسکے بھروسے پر زندگی
کرین فرزندان خواجہ بزرجمہر نے بڑھکر نبض پہ ہاتھ رکھا کہا یارو برائے خدا خاموش رہو خاک تم
سب کے دہن مین صاحبقران کو غش آگیا ہی گلاب کیوڑا لاؤ اُسیوقت گلاب کیوڑہ بید مشک چہرۂ اقدس
پر چھڑکا گیا صاحبقران کو ہوش آیا دیکھا بارگاہ مین قیامت برپا ہی ہر ایک خورد و کلان رو رہا ہی زوجات
عمرو حجلہ سے نکل آئین ہتھ چوڑیان بڑھا رہی ہین اُنکے بین سے کلیجہ پھٹا جاتا ہی شاہزادیون کو منع کرتی ہین
ہم رانڈون کے سایہ سے احتراز کرو ہمارے قریب نہ آؤ ہم اپنے وارث کی قبر پر فقیر ہو کر بیٹھین گے اشک
حسرت سے چھڑکاؤ کرینگے داغ کے پھول چڑھائین گے یہ حالات مصیبت آیات جو صاحبقران نے
دیکھے سردارون کی جانب دیکھکر فرمایا ارے نامردون مثل عورتون کے کیا باتین کرتے ہو کوئی
تم مین ایسا نہین ہی جسکی عمرو نے جان بخشی نہ کی ہو چل کر اُسکے خون کا بدلہ لو لشکر بیداد سرکش کو
پامال کرو لڑ بھڑ کر اپنی جانین دو جان دیکر اپنے یار وفادار سے ملو راہ خارستان دنیا کو طے
کر کے ملک عدم مین پہونچو یہ کہکر مقبل کی جانب متوجہ ہوئے فرمایا او نالائق جلد میرا اشقر تیار کر
صندوق سلاح لا مقبل نے صندوق سلاح لا کر حاضر کیا تھراتے ہوئے ہاتھون سے صاحبقران
نے زرہ وغیرہ کو زیب جسم کیا تیغہ صمصام و قمقام نیمچہ سہراب پل تیغہ عقرب سلیمانی کو قبضے مین کیا اشقر پر آئے
ہوئے چلے یہ خبر مشتہر ہوئی کہ صاحبقران لشکر بیداد سرکش کو قتل کرنے جاتے ہین لشکر مین
کمر بندی ہونے لگی تمام سردار تیار ہونے لگے نقارہ سکندری پر چوب پڑی تاجداران جلیل نے
بمشکل بادشاہ کو تخت پر سوار کیا صاحبقران آگے بڑھے سب سردار سر برہنہ خاک اُڑاتے
ہوئے ساتھ ہوئے نقار خانہ سلیمانی کڑ گڑایا ہرکارے لشکر بیداد سرکش کے جو لشکر اسلام
مین موجود رہتے تھے یہ حال دیکھکر بھاگے بیداد سرکش اپنی بارگاہ مین مع بارہ
بھائیون کے بیٹھا ہی یہی ذکر ہو رہا ہی کہ یارون لشکر تیار رہے اسی ہفتے مین طبل قہاری بجیگا

کوئی مسلمان زندہ نہ بچیگا قدرت فرماچکے ہین اب اُن سرکشون کا زندہ رہنا بہتر نہین ہے تقدیر مضبوط فرماچکے ہین یہ ذکر تھا کہ نقارہ سکندری کی آواز کان مین آئی زمین تھرائی بیداد نے کہا یارو خبر تو لو کیسی صدائین مختلف آتی ہین بیوقت نقارہ کیون بجا کچھ قدرت نے تقدیر کی مسلمانون کے مٹنے کی بالا بالا تدبیر کی یہ ذکر تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے عرض کی اے شہریار بڑا غضب ہوا سنتے ہین عمرو نے جاکر قدرت پر عیاری قدرت نے سر کاٹ کر عمرو کا بھیجدیا عمرو تو جان لشکر اسلام تھا سب سردار تاجدار عیار مع لشکر جرار برائے معاوضہ خون آمادہ حرب وپیکار ہوکر آتے ہین عمرو کے واسطے سب جان دینگے اپنا خون اپنی گردن پر لینگے بیداد گھبرا گیا ہر چند کہ جانتا ہے لشکر صاحبقران مین اب کوئی ساحر نہین ہی مگر نعرہ سرداران تہمتن سے زمین تھرا رہی ہے فوراً حکم دیا ہمارا بھی لشکر تیار ہو تمام ساحر اپنے اپنے مقام سے اُٹھے جھولیان سنبھالنے لگے بازنط قرقرون پر سوار ہونے لگے اژدران آتش فشان پر سوار ہوے تازیانہ ہاے مار آتشین ہاتھ مین لیے ہوے یا خداوند جمشید کی صدائین بلند ہونے لگین بیداد اپنے بھائیون کو ساتھ لیکر بارگاہ سے نکلا مرکب ہاے بادرفتار پر سوار ہوے قصد ہوا تھا کہ بڑھین لشکر اسلام پر جا پڑین کہ شیر بیشۂ عربستان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالی شان کے نعرے کی آواز آئی صداے صاحبقران سے نخل تھرائے طائر آشیانون سے اُڑے شاہزادہ سعد بن قباد والا نژاد بادشاہ لشکر اسلام نے بھی بڑھکر نعرہ کیا نعرہ بادشاہ لشکر اسلام منم شاہ شاہان فریدون حشم + بہار گلستان کاؤس وجم + چراغ شبستان صاحبقران + فروزندہ تاج وتخت کیان + منم سعد فرزند قباد شاہ + شہنشاہ اسلام وعالم پناہ + ایک جانب سے نعرہ ہوا فرزند صاحبقران بے مثل ویکتا شاہزادہ داراب کشور کشا نعرہ شہنشاہ داراب کشور کشا + یل نامور شیر دشت وغا + جملہ سرداران نامی وپہلوانان گرامی اس زور شور سے بصد کروفر لشکر ہزیمت اثر سرکشان پر گرے تہلکہ پڑگیا سرکشون کے سر مثل کاسۂ گدائی ٹھوکرین کھاتے ہین ہر شخص ہر غنسم خواجہ مین بقیسرار اشکبار ہاے خواجہ کی صدا بلند ساحرون سے لپٹ لپٹ کے جانبازی سے لڑتے تھے ہر ایک کو ہوس ہے بہ تعجیل تمام لڑ بھڑ کر جان دین

خدمت مین خواجہ کی پہونچین ایسا ہم سب کا شفیق صاحبقران کا رفیق قدیم مارا جائے ہم
معاوضہ خون نہ لے سکین حیف ہے بیکسون کا سردار ہی ہماری سبب سے عیاران نامی
فرزندان خواجہ وشاگردان نامدار حقہ ہائے آتش بازی لیکر گرے لشکر کفار مین آگ لگادی
کمندین ہاتھ مین پنجہ کھینچے ہوئے طرار و فرار کمندین چل رہی ہین سیارہ بن عمر و مہتر سمک طلطاقی
عیاران قاسم و علمشاہ بحال تباہ اپنے آقا کے ساتھ فقیر بنے ہوئے بیٹھے تھے جھپٹ کر علمشاہ
وقاسم سے عرض کی اے شہریار فقیر بنکر بیٹھنے سے کیا فائدہ ہمارے قبلہ و کعبہ کو جمشید ملعون نے
قتل کیا کل سردار سب عیار معہ صاحبقران نامدار آمادۂ مرگ مہیائے قضا ہو کر لشکر کفار پر جا پڑے
صاحبقران یہی فرما گئے ہین کہ مین اب زندہ واپس نہ آؤنگا بہ سبب حضور کے ہم بھی نہین
گئے چل کر معاوضہ خون ایرج نوجوان لیجئے ان نامردون کو شکست دیجیے یہ سنکر یہ بھی دونون
شیر قبضون پر ہاتھ ڈالکر اُٹھے یہ کہتے ہوئے کہ ای عیاران نامدار ہم اس فردۂ جان بخش کے خواہان
تھے کہ لڑ بھڑ کر راہی ملک عدم ہون اپنے فرزند کے پاس پہونچین شکر ہے کہ حیلہ کامل ہلا
غنچۂ آرزو کھلا انکے ساتھ ان کے رفقا بھی فقیر بنکر بیٹھے تھے سب ہو حق کرتے ہوئے اُٹھے
نعرے کرکے قاسم و علمشاہ بھی لشکر سرکشان پر گرے تیغہ برق تاب گیتیان فرنگی چمکا
قاسم نے پلارک افراسیاب کھینچی صفون کو درہم و برہم کردیا تمام میدان کارزار لاشہ ہای
سرکشان سے بھر دیا قبائل سرکشان صورتین پہلوانون کی اصل مین ساحر ہین فنون سحر و
ساحری سے بخوبی ماہر ہین دو تین حملہ اہل اسلام کے ایسے ہوئے کہ جب کئی لاکھ واصل جہنم
ہو چکے بیداد سنبھلا نعرہ کیا اے بندگان خداوند جمشید شمشیر زنی مین صف شکنی مین یہ
شیران دشت نبرد ہین غیر ساحر انکی ہاپوش کی گرد ہین دیکھو نہیب شمشیر سے ان دلیرون کی
آفتاب پرستون کے رنگ زرد ہین گرم مزاجون کے بدن سرد ہین شعلہ شمشیر سے لاکھون ٹھنڈے
ہوئے سنبھل کر سحر کرو اس معرکہ عظیم کو جھیلو گھمسان کی لڑائی ہے جان پر کھیلو بیداد نے بارہ
بھائیون کو صف جنگ سے الگ کیا ترنج و نارنج چلنے لگے نخل صحرا جلنے لگے دنا ٹا شنا ٹا ہوا
پیکان تیر لگا کر پھینکے تیرون کی بوچھار ہوئی ساحرون مین لینا لینا کی پکار ہوئی پایا تو اہل اسلام جمے
ہوئے لڑ رہے تھے بیہوش ہو کر گرنے لگے گھوڑون نے بدلگامیان کین سوارون کو پٹک

پٹک کر بھاگنے لگے بیداد سرکش نے کئی گولے آسمان پر پھینکے دریا سحر کی طغیانی کشتی حیات
مسلمانان طوفانی آگ برسی جھونکے ہوائے گرم کے چلے گیرودار کے صدا بلند ہوئی یہ بارہ ساحر نامی
گو ترنج ناریج کچھے پیکان کے رائی کے دانے سرسون کے دانے پھینک رہے ہین آتش سحر
شعلہ دار یہ تو ناظرین پر واضح ہے کہ صاحبقران زمان کا اسم اعظم بند ہوچکا ہے فقط حرز
ہیکل کے سبب سے لڑائی مین مصروف ہین یا تو صاحبقران قلب فوج مین جمے ہوے
لڑ رہے تھے پلٹ کر دیکھا پرے کے پرے پامال سردار جابجا گرے گھوڑے دوڑتے پھرتے ہین
سوار بیچارے زمین مین گرتے ہین نہ ہاتھ مین طاقت نہ آنکھون مین بصارت دل بیقرار آنکھین اشکبار ہین
ساحر چڑھتے چلے آتے ہین سرکشی دکھاتے ہین بڑے بڑے شیر دل اُن روباہ صفتون سے
نہین لڑ سکتے قدم فوج کے اُٹھے لیکن پاؤن مین طاقت رفتار نہین زبان مین گفتار کی
قوت نہین تلوار قبضے سے نکلی جاتے ہین کمانون مین خم خنجر بدم سنان ہاے نیزہ کی سرکشی موقوف
تیر سہمے گوشہ گیر ہوئے زاغ کمان الامان الامان چلاتے ہین چشم زرہ خون سے معمور قلب
ناصبور صفین درہم و برہم نشان ہاے لشکر پر ہجوم غم و الم صاحبقران یہ حال پُر ملال لشکر
ظفر اثر دیکھکر گھبرائے دیکھا سب ساحر آمادہ خون ریزی بیداد سرکش کی تیزی بارہ
بھائی سرکشی کامل کر رہے ہین بڑھ بڑھ کر لڑ رہے ہین ہزار ہا بندگان خدا بےبس و بیکس ہو کر سیارہ
گلشن جنان ہوے مرتے مرتے بھی ساحر کو مار لیا اپنے حریف کو نہین چھوڑا مثلاً ساحر نے سحر کیا
گھوڑے سے گری ہاتھ بڑھا کر اُسکی بھی ٹانگ پکڑ لی ہاتھ قابو مین تھے جب ساحر منھ کے بل
زمین پر گرا پنجہ بلی گردن پہ رکھ کے زور کیا اُنگلیان گردن مین اُتر گئین جب زور نہ چلا تو دانتون
سے بوٹیان کاٹ کر پھینک دین اپنے حریف کا بصد شوکت و جرأت کام تمام کیا
مرتے مرتے بھی نام کیا ساحرون کی خبر مرنے کی آوازین آتی ہین بیر غل مچاتے ہین افسران
فوج گھبراتے ہین یہی ذکر ہے کہ یارو یہ اہل اسلام بڑے غضب کے ہین لاکھون ساحرون
کو مار اکس پھرتی سے لڑے لاکھون جمشید پرست مارے گئے جلد سحر کر کے انکی
تلوارون پر قبضہ کرو ہاتھون کو بیکار کر دو سب کا افسر حمزہ نامور قلب فوج مین شمشیر زنی
کر رہا ہے بڑے بڑے ساحرون کو تاک تاک کے مارا کسی نے سرکشون کو للکارا بیداد

نے خود بڑھکر صاحبقران پر سحر کیا کئی گولے پھٹکر گرے بہ سبب حرز ہیکل تاثیر نہوئی بیداد
گھوڑے سے کودا اپنے ہمراہیون سے دریافت کرنے لگا خداوند جمشید اسم اعظم نہد کرچکے
اب کیا باعث ہے کہ سحر ہمارا تاثیر نہین کرتا پیرون نے جواب دیا ہماری تدبیرین بیکار ہین ایک
ہیکل اس جوان کے گلے مین ہے اسکی سبب سے ہم قریب نہین جاسکتے یہ سنکر بیداد سرکش
سحر کرکے غائب ہوا صاحبقران تخت شاہنشاہی کے قریب شمشیر زنی مین مصروف ہین کسیکو
قریب بادشاہ کے نہیں آنے دیتے پروانہ وار گرد تخت بادشاہی پھر رہے ہین سر ساحرون کے دھڑا دھڑ
زمین پر گر رہے ہین کہ دیکھا مقبل وفادار غلام صاحبقران عالی وقار شمشیر زنی کرتا ہوا آتا ہی
کئی ساحرون کو سامنے صاحبقران کے مارا جھپٹ کر آواز دی ای شہریار گردون وقار آپکا
تمام لشکر دام سحر مین پھنس گیا سردار و عیار بیکار ہوئے غلام بھی مجبور و لاچار ہوا مین بیچ مین سے
ساحرون کے بھاگ کر آیا ہون ایک خبر وحشت اثر سُنی ساحر کہہ رہے ہین کہ ہمنے حرز ہیکل بدل
لی یہ غلام ناکام حرز ہیکل کو دیکھنا چاہتا ہے جہانتک ہو سکے حضور حفاظت کرین یہ کہتا ہوا
مقبل قریب آیا رو رو کر کہا برائے خدا ذرا حرز ہیکل مجھکو دیجیے تاثیر سحر ساحران سے کلیجہ جل
رہا ہے ہر ایک اعضائے جسم سے شعلہ نکل رہا ہی غلام کی جان نکل جائے مقبل نقلی جو بلک کر
رویا صاحبقران کا دل دُکھ گیا حرز ہیکل گلے سے اُتاری مقبل کے ہاتھ مین دیدی فرمایا جلد
سینے سے مس کر مقبل نقلی نے جیسے ہی حرز ہیکل کو پایا رومال مین لپیٹ کر نعرہ کیا باش اے
حمزہ منم بیداد سرکش دیکھ او حمزہ یون رد کر تحفۂ سحر چھین لیتے ہین ادھر حرز ہیکل جسم سے
صاحبقران کے جدا ہوئی بیداد نے پلٹ کر سحر بھی کیا صاحبقران بیہوش پشت اشقر سے
زمین پر گرے ساحرون نے بلوہ کیا صاحبقران کو پکڑ لین سات سو تاجدار گرد تخت بادشاہ
عالی وقار شمشیر زنی کر رہے تھے فوراً گھوڑون سے کودے صاحبقران کو گود مین اُٹھایا تخت
شاہنشاہی پر ڈال دیا صاحبقران مثل مردے کے پڑے ہین صاف ظاہر ہے کہ دم توڑ رہے ہین
تاجدارون مین شور گریہ و زاری بلند ساحرون کو قریب نہین آنے دیتے ہین یہ سُنکر مقبل وفادار
غلام صاحبقران مع اپنے تیر اندازون کے لڑتا ہوا اس مقام پر پہونچا دیکھا کہ ساحرون کا
بادشاہ پر بلوا ہے چاہتے ہین کہ صاحبقران کو پکڑ لین تاجداران لشکر اسلام اپنی جان دی رہے ہین مقبل

گھوڑے سے کودا کچھ آواز دی بارہ ہزار تیر انداز غلامان جانباز گھوڑون سے کودے کمان ہائے
کیانی کاندھون سے اُتارین گھٹنے زمین پر ٹیک دیے بارہ ہزار تیر ایک مرتبہ چلے خطا کار
واصل جہنم ہوے دو تین ڈھیوڑین ایسی مارین کہ ساحر چلاتے ہوئے بھاگے پلے پر جا کر ٹھہرے
بیداد نے دور سے یہ دیکھا کہ تیر اندازون نے صاحبقران و بادشاہ کو بچایا ہی عقاب تیز پر کھول کر زرہ سے
ہین وہین سے گھوڑے کو بڑھا کر چلا نعمان نے چھوٹے بھائی سے کہا بڑھکر ان تیر اندازون کو ٹکار دے
نعمان ہٹو بچو کرتا ہوا طرف مقبل کے چلا اب مقبل گھبرایا بادشاہ سے کہا ای شہریار نعمان سرکش ساحر زبردست
بادۂ کبر و نخوت سے مست مجھپر سحر کرنے آتا ہی حضور ہم بارہ ہزار غلام اپنی جان دیکر اسکو چند ساعت
روکتے ہین آپ صاحبقران کو لیکر نکل جائیے اگر وہ بچ گیا گرفتار کر لیگا بادشاہ نے آنکھون مین آنسو بھر کے
فرمایا ای مقبل وفادار ای یار غمخوار دل نہین قبول کرتا کہ مین افسر ہو کر قدم میدان کارزار سے ہٹا دون ای
مقبل گلزار ابراہیمی پر خزان آئی تقدیر نے یہ کیفیت دکھائی اگر پشت دکھا کر بھاگ گئے جرأت مین بھی فرق
آیا یہی مشہور ہوگا بادشاہ نے قدم میدان کارزار سے ہٹایا ساحر آج ہمارا تعاقب نچھوڑینگے انکے اقلیم
سے کیونکر نکل جائین ای برادر کہان جان بچا کر جائین اگر قلعۂ آہن مین چھپینگے وہان بھی جان نہ بچیگی
اگر قضا نہین آئی موجب مضمون شعر کوئی کچھ نہین کر سکتا شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ٭ نہ برد رگے
تا نخواہد خداے ٭ ای مقبل موت سے کہان کوئی بھاگ جائیگا اب لڑ بھڑ کر مر جائینگے تاجدارون نے
عرض کی ای شہریار انتہا کی مصیبت ہو چکی بعد رنج راحت ہی وقت حل مصیبت ہے اپنے پیدا کرنیوالے سے
رجوع کیجیے بادشاہ نے اُس عالم اضطراب مین بیقرار ہو کر دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے
تاج سر سے اُتارا محتاج بدرگاہ رب بے نیاز ہو کر عرض کی اے کریم کارساز ای رب اکبر حاکم بحر و بر صانع شمس و قمر بندون پر اپنے رحم کر

تو گوئی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ٭ دعاے کند من کنم مستجاب
درین عاجزی چون نخوانم ترا ٭ چو عاجز رہانندہ دانم ترا

سب سردار و عیار مبتلاے بلا یہ ہاتھ اٹھا کر دل سے رجوع
ہو گئے باب اجابت وا تھا فوراً دعا قبول ہوئی سعادت حصول ہوئی بدعت ساحران اُس عادل کو
پسند نہ آئی ظلم و جور سے بیچارون کو قتل رہے تھے سردار سحر مین مبتلا ساحر نے آکر خنجر مار دیا جرأت
صف شکنی نے دستگیری کی پائون سے ثابت قدمی مثل نقش پا جدا ہوئی اس مصیبت مین بیچ
بلک بلک کر دعا کی طرف سے طلسم نور افشان کے ابر زر فشانی پیدا ہوا جسمین رعد کی گرج برق کی چمک ابر الہا

ہوا وہ چمکا چشم زدن مین قریب آیا سب نے دیکھا مرکب باد رفتار پر صاحب جاہ و توقیر شہنشاہ کوکب روشنضمیر بارہ ہزار جوانان زرین پوش بصد جوش و خروش مرکب اُڑائے ہوئے آتے ہین آگے فوج کے بطور چہار دست گھوڑے کو بڑھاتا ہوا نیزہ ہلاتا ہوا رواروی مین چلا آتا ہی ہرکارون نے بڑھکر خبر کوکب سے کہی ای شہریار جلد اپنے تئین پہونچائیے لشکر اسلام کا خاتمہ تمام سردار عیار مبتلاے سحر ہو چلے خواجہ نے جاکر عیاری کی تھی جمشید ملعون نے بجبر و ظلم خواجہ کو قتل کیا اُسی غم کے جوش مین سب سردار فوج کے سرکشان پر جا پڑے ہین ساحرون نے زمین کو الٹ پلٹ کر دیا دیکھیے سحر جل رہے ہین نخل صحرا مثل نخل چنار جل رہے ہین یہ خبر جو کوکب نے سُنی گریبان چاک کیا خاک منھ پر ملی آواز منھ سے نکلتی تھی جوش جرأت مین گھوڑے کو بڑھایا نعرہ کیا نعرۂ کوکب منم مالک ملک افسون گری

منم رائج سکۂ سامری | منم صاحب شوکت عزّ و جاہ | دلیر قوی پنجہ انجم سپاہ
منم گوہر بحر جاہ و جلال | منم آفتاب سپہر کمال | جلالت شعار و فریدون حشم
قوی دست و بازو و رستم شیم | شہنشاہ کوکب شہ بےنظیر | ملقب بالقاب روشن ضمیر

تیغ برق تاب کھینچکر لشکر شقاوت اثر پر جا پڑا نعمان سرکش کہ قریب تخت شاہی پہونچ چکا تھا چاہتا تھا کہ صاحبقران کو گرفتار کرے اور بادشاہ پر سحر کرے کوکب نے گھوڑے کو کوڑا کیا کہا او بیحیا مین آ پہونچا خبردار سحر نکر نامردان عالم سے آنکھین چار کر ہوشیار کر غیر ساحر دیکھکر بہت بھولا اپنی حقیقت کو بھولا نعمان نے پلٹ کر کوکب کو دیکھا بے بس پڑا کئی سحر کیے کوکب نے اشارون سے دفع کر دیے اُسنے تلوار کا وار کیا کوکب کو انتہا کا غصہ تھا بڑھ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تلوار چھین کر پھینک دی کلائی پکڑکر بصد شوکت ایک طمانچہ مارا سر خود سر کا چنبر گردن سے اڑ گیا لاش کو پھونک دیا بارہ ہزار جوان زرین پوش جلوداران کوکب آپڑے گولے ترنج نارنج چلنے لگے تلوار کی جھنکا شعلہ ہاے آتش کی گرمی سے تمام صحرا دھوان دھار کوکب نعمان کو مار کر آگے بڑھا بیداد کے کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من نعمان سرکش بود بیتاب ہو کر بازو تھام لیا کہا یارو قوت بازو مارا گیا یہ کہ رہا تھا کہ سامنے سے نعرہ ہوا شہنشاہ کوکب فولاد نے بڑھکر دہی گولا کھینچ مارا کسکا دل گردا تھا جو اُس گولے کو روکے فولاد کے سینہ پر لگتے پر ٹوٹ کر پشت کے پار گذر گیا فولاد کے بھی مرنے کی آواز آئی حداد نے بڑھکر زنجیر سحر ماری شہنشاہ کوکب نے زنجیر چھین لی اُس زنجیر آہن زنجیر کو جھکا دیا زنجیر آہنی نے مار سیاہ بنکر

حداد کو ڈس لیا جو سحر جسنے کوکب پر کیا اُسیکا ستارا گردش مین آیا بڑھکر اُسکو تو کا بیک ضرب
شمشیر دو پرکالے کیے مثل شیر غضبناک چست و چالاک مجمع روباہون پر جا پڑا ہر ایک مقام پر
حملہ کر لڑا پرے کے پرے درہم برہم کردیئے زمین تھرا گئی طائر آشیانون سے اُڑے ابر
زر افشانی سر پر سایہ فگن پشت پر جوانان شمشیر زن کوکب نے پانچ ہجائی بیداد کے مارے
جب بڑھا سردار ہی کو قتل کیا وہ ابر سیاہ جو ہمیشہ سے سایہ فگن ہے اُس ابر سے آگ برسنے لگی
چند ہمراہیان کوکب جلے بلور نے پکار کر آواز دی اے شہنشاہ گیتی ستان اول ابر سیاہ
کی خبر لیجیے اسمین کوئی بڑا مکار و حیلہ ساز ہے آتش سحر نے آگ لگادی کوکب نے سر اُٹھا کر
دیکھا ابر سیاہ سے سب طرح کی بلائین نازل ہو رہی ہین کبھی آگ برسی کبھی تلوارین گرین خنجر برسے
تیرون کی بوچھار عجائب ابر سیاہ کا بڑھے جاتے ہین یہ حال حیرت مآل جو شہنشاہ کوکب روشن ضمیر
نے دیکھا نعرۂ شیرانہ کیا او نامرد مین نے تجھکو پہچانا اُسی مقام پر آتا ہون اب یہ حقیر اُس حال
مین نہین ہے حال شعبدہ اُس سرحد سے ناواقف تھے یہ کہکر کوکب روشن ضمیر پشت مرکب سے
جدا ہوا مثل برق تڑپتا ہوا اُسپر جا پڑا اُس ابر سے گولے چلے تیر برسے کوکب نے اشارون سے
برقین چمکائین تیر قلم کیے خنجر توڑے تلوارونکو بیدم کیا ابر سے شیر نکلا جھپٹ کر کوکب نے گھونسا
مارا شیر کا سر پھٹ گیا فیل مست چنگھاڑ مار کر باہر آیا کوکب نے بڑھکر ہاتھی کی گردن کھینچ لی
صدہا بلائین ابر سے نکلین کوکب ہوا پر قائم جنگ رستمانہ کر رہا ہے کئی سو زنگی قتل کیے تیر مارے
اب جیب سے گولا نکالا اسم سحر کا پڑھکر ابر پر مار دیا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا دیکھا اُسی ابر مین
شیشۂ اسم اعظم صاحبقران لٹک رہا ہے کوکب نے قبضہ مار کر شیشہ توڑا فوراً اُسمین سے
اسم اعظم چھوٹا طائر جو اسمین پھڑک رہا ہے اُسنے تڑپ کر جان دی یہان صاحبقران کو ہوش آیا
اُٹھے اُٹھتے جرأت کا جوش آیا تیغ عقرب کے قبضے پر ہاتھ ڈالا پشت اشقر پر سوار ہوئے اسم اعظم
پڑھتے ہوئے جا پڑے سردارون کے جسم مین جان آئی سحر سرکشان سے نجات پائی زمین پر تو
صاحبقران جنگ رستمانہ کرنے لگے وہین کوکب ابر کو توڑکر چاہتا ہے بالکل ابر کو مٹا دون
اس بار سے آگ بار گذر جاؤن محیط ابر نشین اس ابر کا مالک ہے وہ تیغہ بکف کے اپنے مقام سے اُٹھا
خبردار کہکر کوکب پر جا پڑا اُسکی ہاتھ تلوار کے کوکب پہ مارے کوکب نے وار اُسکے روکے بُت قد و قامت کا ساحر ہے

ندر کی نازمین کوکب سے لپٹ گیا کوکب نے کوے پر لاد کر مارا چھاتی پر چڑھ کر محیط ابر نشین
کا سر کھینچ لیا محیط کے مرنے سے آندھی سیاہ اُٹھی سنگ باری برف باری ہوئی بعد عرصہ دراز
آئی کہ کشتی مرا نام ہمن محیط ابر نشین بود اب کوکب نے دیکھا دوسرا ابر حائل ہے اُس ابر پر کوکب
جا پڑا اُس ابر سے بھی صدہا برقین گرین کوکب نے برقین قلمکین کنٹھا جیب سے دانہ یاقوت احمر کا نکالا
ابر سرخ پر مار دیا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا دیکھا ایک ساحر نحیف وضعیف کریہ منظر تخت پر بیٹھا سحر کر رہا ہے
قفسِ خواجہ عمرو اُسی تخت پر رکھا ہے کوکب کے ہاتھ مین رعشہ آگیا للکارا او شعبدہ باز حیلہ ساز
کیا ان غیر ساحرون پر جبر کیا ہے مقابلہ کر منم خداوند جمشید کہکر وہ ساحر اُٹھا گولا سحر کا اُٹھا کر
کوکب پر مارا کوکب نے گولے کو موم کر دیا اُسنے خنجر پھینک مارا کوکب نے اشارہ کیا
ایک پتھر گرا خنجر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اب جمشید گھبرایا قصد کیا سحر کرتا ہوا نکل جاؤن کوکب
نے بڑھکر قفس عمرو پر قبضہ کیا عمرو نے دیکھا کوکب دریاے خون مین نہایا ہوا تیغہ برق مثال
ہاتھ مین کھڑا ہوا لڑ رہا ہے تمام جسم سے اشیاے سحر پیدا ہو رہے ہین جمشید پر پرواز پیدا کرکے اُڑا
ابر جو حائل تھا وہ موقوف ہوا سب نے زیر ابر سے دیکھا خداوند جمشید بھاگے جاتے ہین
کوکب کو پشت دکھاتے ہین کوکب نے للکارا او نامرد کہان جائیگا دست زبردست غلام
صاحبقران سے نجات نپائیگا کوکب بھی سحر کرکے برابر پہونچا اُسنے جھولی پر ہاتھ ڈال کر ماش
کے دانے نکالے کوکب پر پھینکے ہزارہا آگ کے شعلے کوکب پر گرے کوکب نے باران سحر برسا کر
اُس آگ کو بجھایا جمشید نے تاج اپنا پھینک مارا سر برہنہ ہو کر محتاج ہوا لکہ ابر سیاہ کوکب پر
گرا کوکب نے مثل برق تڑپ تڑپ کر اُس ابر کو بھی توڑا مثل آفتاب تابان اُس لکہ ابر سیاہ
سے چمککر نکلا اُستادان سخنور نے اُس داستان حیرت عنوان کو یون تحریر فرمایا ہے کہ دوسرے ابر سے
بھی کوکب پر ہزارہا بلائین نازل ہوئین کبھی شعلۂ آتش اسقدر گرے کہ کوکب ایسے آتش خو
شعلہ مزاج نے دریاے آتش مین غوطہ مارا کھڑے ہو کر باران سحر برسایا آگ کے دریا کو مٹایا
دریاے آتش سے مہلت نپائی تھی کہ دریاے آب نے جوش مارا یہ نہنگ بحر سحر دساحری چمک
کر گرا دریاے آب کو بھی مٹایا تھا کہ زنگیان آدم خوار نے آکر گھیرا پھر بھر کامل اُس سے تلوار
چلی کوکب نے ہزارہا کو ٹوک ٹوک کے مارا گرد لاشون کا انبار ہو گیا زیر ابر صاحبقران زمان خنگ

رستمانہ کر رہے ہین جب صداے گیر و دار آسمان سنے آتی تھی سب آسیطرف متوجہ ہوجاتے تھے
دیکھ رہے ہین کہ کوکب آج اس زور شور سے جنگ کر رہا ہے کبھی ہوش ربا مین ایسے معرکے نہ پڑے
تھے ساحر اس شوکت و شان سے کسی مقام پر نہ لڑے تھے کبھی آفتاب بنکے چمکا کبھی برق جہندہ تھا
کبھی شمشیر زنی کبھی لیاقت تہمتنی زنگیون کے غول سے لڑ بھڑ کر نکلا فیلان جنگی نے آکر گھیرا شیرون
کو چیر کر پھینکا تب قریب ابر دیگر دریاے خون مین بہا یا ہوا پہونچا جیب سے گولا نکال کر اسی ابر سیاہ
پر مارا ابر شکست ہوا اب مقابلہ جمشید کا بند و بست ہوا دیکھا سب نے ایک ساحر کریہ منظر خود سر
ایک تخت پر بیٹھا ہوا سحر خوانی مین مصروف ہے ماش کے پتلے بنے ہوے تخت پر رکھے ہین انکو کوکب
پر پھینک رہا ہے کوکب نے جو اس روسیاہ کو دیکھا نعرہ کیا او مکار کب تک مخفی ہوکر سحر کریگا مردان
عالم کے سامنے آ ہمکو شعبدہ بازی دکھاتا ہے وہ معین و مددگار رہبر ہے ابر نشین تیرا اصل جہنم
ہوا اب تجھسے سامنا ہے یہ دیکھتے ہی جمشید اپنے مقام سے اٹھا آواز دی او کوکب کیون تیری قضا
دامنگیر ہوئی ہے منم خداوند جمشید جلد سجدہ کر کوکب نے کہا مین تجھپر لعنت کرتا ہون جمشید
نے منقل آتش پھینک ماری ایک دم آگ کا لہرا کر کوکب کے گرد آگیا صاحبقران وغیرہ نے دیکھا
کوکب کا لباس جلنے لگا ہر چند قصد کرتا ہے کہ باران سحر برساؤن چمک کر دریاے آتش
سے نکل جا جمشید اپنا خون جسم کاٹ کاٹکر پھینک رہا ہے شعلہ ہاے آتش کی دمبدم ترقی ہے اثنا
مین کوکب نے ایک دستک دی نعرہ کیا کہ دریاے نور افشان جلد اپنے کو مجھ تک پہونچا شیشۂ آب
دمیدۂ سحر لیکر آ آسمان پر برق چمکی ایک سنہرا پتلا آسمان سے شیشۂ آب نایاب لیے ہوے پیدا
ہوا قریب سر کوکب اسنے آتے ہی شیشہ توڑا آواز دی اے شہنشاہ طلسم نور افشان ہوشیار
ہو جائیے ایک چھینٹا پانی کا منہ پر دیا وہ شعلہ ہاے آتش جو جسم پر لپٹے ہوئے تھے بجھے ہوش درست
ہوئے سحر کرکے آگ کو مٹایا تیغ برق مثال بصد جاہ جلال کھینچکر جمشید پر جا پڑا جمشید نے
تاج سر کا پھینک مارا کہا او کوکب یہ تاج لائق سر قدرت ہے اسمین سراسر کرامت ہے
صاحبقران زیبا بہ سے ملاحظہ فرما رہے ہین کہ ہزار ہا طائران پرندے آکر عقاب طلسم
نور افشان کو گھیر منقار و پنجہ ہاے آہنی سے چاہتے ہین تمام جسم کو فگار کر دین زرہ کی کڑیان
نوچ کے پھینکدین اب کوکب طائرون پہ سحر کر رہا ہے طائرون کو چیر چیر پھینکدیا مگر وہ

کم نہین ہوتے بڑھتے جاتے ہین سرکشی دکھاتے ہین پھر کوکب نے بہ قہر و غضب تمام آواز دی
کہ اے شہنشاہ طلسم نور افشان جلد لینے کو پہونچا یہ آواز سنکر اُن طائرون کے ہوش اُڑے کہ آسمان
پر سناٹا ہوا ایک باز بلند پرواز اُڑتا ہوا آیا منقار مثل سنان پنجہ ہاے فولادی اُن طائرون پر
آ کے گرا جسکو پکڑ لیا اُسکو چیر کر پھینک دیا طائران سحر جمشید اُسپر جب حملہ کرتے ہین تڑپ کے بلند
ہوجاتا ہی اپنے کو اُنکے پنجۂ بدعت سے بچاتا ہے چار چار کو منقار مین لیا مگر غربال کرتا ہے جسکو
پکڑ لیا چیر کر پھینک دیا کوکب نے بھی ماش کے دانے مار کر صدہا طائرون کو جلایا پھر بھر مین اُن
طائرون کو مٹایا جب طائرونکا خاتمہ ہوا باز بھی اُڑتا ہوا نکل گیا اب کوکب نے پھر قبضے پر ہاتھ
ڈالا جمشید سے تلوار چلی بلاے روزگار ہے اس سحر مین عجائب و غرائب شعبدہ بازی ظاہر ہوتی
ہین کوکب کو دفع کرنا دشوار ہوتا ہے آج وہ شوکت نمائی کی کہ ہر ایک خورد و بزرگ تعریف
کر رہا ہے یہان صاحبقران نے مجمع سرکشان کو متفرق کر دیا جمشید ہر مرتبہ قصد کرتا ہی کہ
لڑ بھڑ کے نکلجاؤن کوکب سد راہ جمشید ہی ہر مرتبہ یہی نعرہ کر کے سامنا کرتا ہے کہ او بھگوڑے
کہان جاتا ہی تو خداوند بن کے بیٹھا ہے انہین شعبدون پہ نازتھا غیر ساحرون پر شیر تھا اب کیون
بھاگتا ہے آخر سب طرح کے سحر کر کے جمشید مغرور عاجز ہوا مقابلے مین کوکب کے آیا تیغۂ سحر
کا وار کیا کوکب نے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا تیغۂ جمشید نے سپر کو کاٹا کوکب نے سحر کر کے سر اپنا بچایا
تیغۂ برق تاب کو چمکا کے نعرہ کیا منم شہنشاہ کوکب روشنضمیر چکپ کے برق شمشیر گری اُسنے ہر چند سحر
کیے تیغۂ کوکب نے سپر کو کاٹا سر پہ تیغہ پہونچا تھا کہ جمشید نے اپنے کو زمین پر گرا دیا پھر سوار پیدا کر کے
اُڑا کوکب نے جھپٹ کر گردن لی سرکش کو مہلت ندی جمشید لاچار ہو کر لپٹ پڑا کوکب نے
ایک طمانچہ مارا کہ منہ اُسکا پھر گیا کولے پر لاد کے مارا دھم سے گرا کوکب نے چھاتی پر چڑھ کے سر اُسکا
کھینچ لیا تمام زمانہ تاریک ہو گیا آندھی سیاہ اُٹھی بیر غل مچاتے تھے ہنگامہ عظیم برپا ہوا بعد عرصہ
دراز کے آواز آئی کشتی مرا نام من جمشید جادو بود صاحبقران لڑتے ہوئے قریب تخت
بیداد کے پہونچ چکے تھے کہ کوکب نے سر جمشید لاکر نذر دیا خواجہ عمرو کو پنجرے سے نکالا صاحبقران
نے بہ محبت کوکب کو گلے سے لگا لیا فرمایا ای برادر آج کس زور شور سے جنگ کی ہے کوکب نے
دست بستہ عرض کی ای شہریار آپ کا اقبال ہی کہ یہ چھیا جمشید جادو مارا گیا ورنہ اسنے ایسے

شعبدے بنائے تھے کہ جنکا مٹنا دشوار تھا اب بیداد سرکش باقی ہے آتش اسی طرح شعلہ ور ہی تھا یہ اُسے ناریکا سحر ہے یہ باتین صاحبقران کوکب سے کہہ رہے تھے کہ بیداد نے بڑھکر سحر کیا کہ لشکر صاحبقران پر آگ برسنے لگی کوکب نے باران سحر برسایا مگر اُس آگ پر تاثیر نہ ہوئی کوکب نے بڑھکر عرض کی حضور اسم اعظم پڑھکر دم کرین امیر نے اسم اعظم الٰہی کو ورد زبان کیا یہ آواز بلند پڑھا تب وہ شعلے کم ہوئے صاحبقران طرف بیداد سرکش کے لڑتے ہوئے چلے راہ مین سرداران لشکر روکنے لگے جو مقابلے مین آیا علف شمشیر آبدار ہوا صفین درہم و برہم کرکے قریب بیداد پہونچے اُسنے خوب خوب آگ صاحبقران پر برسائی آتش فشان بنا ہے وہ اژدر قلابۂ آتشین چھوڑتے ہوئے قریب صاحبقران آئے جو اژدر قریب صاحبقران آیا امیر نے کلّہ اژدر مین ہاتھ ڈالکر چیرا اور پھینک دیا بعض پر اسم اعظم دم کیا اژدہا جلکر رہگیا اب بیداد نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کئی وار صاحبقران پر کئے امیر نے سپر بودار روکے آخر نعرہ کیا بیداد چلا ضرب مردان عالم تو قبول کرلے سرکشی کرنے لگا خبردار باش گہکے ہاتھ تیغہ سہراب یل کا اُسنے سپر سحر فولادی کو چہرے کی پناہ کیا یہ تیغہ دیوکش کب رکتا ہے چمک کے گرا اسم اعظم بھی ورد زبان ہے برق شمشیر نے ابر سپر کو باطل کیا خود سر کاٹا بیداد نے اپنے کو پشت مرکب سے گرادیا گھوڑا مارا گیا تڑپ کر پر پرواز پیدا کئے قصد ہوا کہ طرف خورشید لگا کے نکلجا اُن سرداروں نے آواز دی اے شہریار یہ ملعون آگ برساتا ہوا جاتا ہے صاحبقران نے دوڑ کر کمانی اتاری ترکش سے تیر تین بھال کا نکالا اسم اعظم دم کرکے تیر مارا سینۂ پُر کینہ پر بیداد کے پڑا مہرہ پشت کو توڑکر پار گذرا بجائے خون شعلہ ہائے آتش جسم سے تاریکی نکلی لاشہ جلتا ہوا زمین پر گرا اندھیرا ہوگیا سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی سرانام من حسن بیداد سرکش بود اب سرداروں نے دیکھا کہ جس مقام پر آگ روشن تھی وہ آگ بجھی دیکھا ایک مکان کہنہ بنا ہے اُسمین جملہ سردار بہار و باغبان و جمہور و فرامرز وغیرہ بیہوش پڑے ہین ایک جانب ایرج نوجوان کو بھی دیکھا کوکب نے جاکر سبکو بیدار کیا ایرج سے لپٹ کر کوکب خوب رویا قاسم و علمشاہ نے اُسکو مثل جان آغوش مین لیا بعد رہائی سرداران مذکور اُسیطرح صاحبقران معہ لشکر ظفر اثر داخل قلعۂ سرکشان ہوئے اہالیان شہر برائے استقبال حاضر ہوئے امیر نے سب کو بصد شفقت سرفراز کیا وہ دیر کلان جسمین تصویر تھی اُسکو کھدوا ڈالا مسجدوں کی تیاری

بادشاہ داخل قصر شاہی ہوئے تخت سلیمانی بچھایا جملہ سرداران تہمتن اپنے اپنے مقام پر آ کے متمکن ہوئے
اس فتح کی بڑی خوشی ہوئی کہ نگاہ امیر سے ذکل لندھور و نور الدہر پر نگاہ پڑی کہ غاشیہ
پڑا ہی بے اختیار آہ کر کے فرمایا کہ بخدا اس فتح سے غنچۂ خاطر شگفتہ نہوا جانشین میرا صاحب شوکت و
شان لندھور بن سعدان قلعہ خورشید نگار میں جا کر مبتلائے بلا ہوا دام مکر میں اس
شعبدہ باز کے پھنسا نور الدہر نامور بھی اُسی آفت میں ہیں کیونکہ دل کو چین ہو خواجہ ایسے
پہلوان عالی کو طلب کرو بارگاہ سلیمانی کو لدوا کر سمت قلعہ خورشید نگار روانہ ہوں یہ سنتے ہی
شہنشاہ کوکب روشن ضمیر بیتاب ہو کر اُٹھا عرض کی حضور ابھی نجات پائی ہے ان سرداران
تہمتن سے ملنے کی امید نہ تھی جب حضور حوالی سرکشان میں آئے میں بھی بلا تکلف چلا آیا علم
نجوم فراموش ہوا اسم اعظم بند ہو گیا یہ جمشید ملعون بڑا زبردست تھا میں حضور سے رخصت ہو کر
قصر جمشیدی میں پہونچا جب علم نجوم قبضے میں آیا تب یہ لڑائی فتح ہوئی غلام اس اقلیم کے حال سے
بالکل بیخبر ہے ابھی سنتا ہوں راہ میں کوئی طلسم ہے گذرنا دشوار ہوگا ایک مہینہ اس قلعۂ
سرکشان پر تشریف رکھیے میں حال راہ دریافت کروں اکثر ساحر یہاں کے تا بہ قلعۂ خورشید نگار
جائیں غیر ساحر کا بھی گذر ہو تب حضور کا سفر ہو میں ابھی عرض نکروں گا صاحبقران نے فرمایا اے
برادر میں تکیہ پروردگار پر رکھتا ہوں سب طلسم سحر اُسکے نام نامی سے باطل ہوتا ہو وہ شیر دلیر میرے لندھور
و نور الدہر جا کر اُسکے شریک ہوئے اُنکے قلب پر کیا گذری کہ اس بچیا کو سجدہ کیا بختیارک الیا
و شیطان وہاں موجود ہی اگر وہ اُن شیروں کو قتل کر ڈالے تو وہاں کوئی روکنے والا ہے میرا جانا
واجب و لازم ہی میں ضرور جاؤں گا کوکب نے سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا بہار و باغبان نے
بھی یہی کہا ہم لوگ حال سے اس سرحد کے آگاہ نہیں ہیں صاحبقران نے فرمایا کہ ہر حال سے
خدا آگاہ ہے اسکا اسم اقدس بتا دیگا پشت و پناہ ہے ہر چند سب سرداروں نے سمجھایا صاحبقران
نے نمانا برائے روانگی صاحبقران نے حکم دیدیا پہلوان عادی اُٹھا لا بارگاہ کا لیکر سرحد
سرکشان سے نکلے ایک منزل آگے بڑھ کے دوسرے دن صاحبقران بدولت و اقبال
مع بادشاہ جمجاہ وغیرہ قلعہ سے نکلے پانچ کوس پر آ کے مقام کیا واضح رہے کہ پہلوان
عادی مع بارگاہ سلیمانی ایک منزل آگے بڑھ گئے ہیں صاحبقران کو قلعۂ سرکشان سے منزل

اول ہی ملکہ ابھی جس مقام پر فروکش ہوتی ہین نشان سرکشان ثابت ہوتے ہین چونکہ سرداران
ساحر ساتھ ہین دربار بارگاہ حشامی مین ہوتا ہی پہر رات گئے تک دربار آراستہ رہا بادشاہ سمجھا
فرماتے رہے حضور خبر عادی کی منگوائیے وہ بارگاہ سلیمانی لیکر ایک منزل آگے بڑھ گئے ہین کوکب
نے بھی کئی مرتبہ کہا اے شہریار راستے پُر آشوب ہین اگر حضور حکم فرمائین تو مین جاکر بارگاہ
سلیمانی کی خبر لون امیر نے فرمایا قاسم تنگ مرد اہلی عادی کا عیار ساتھ ہے جو کچھ خبر نیک
و بدتہ ہوگی ضرور پہونچائیگا وقت پر سمجھا جائیگا یہ فرماکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنی
بارگاہ مین گئے صاحبقران اپنے مقام پر آئے خواجہ اس وجہ سے غافل ہین کہ اب
یہان کوئی ہم نبرد نہین ہے اپنے خیمہ مین جاکر آرام فرمایا اہالیان طلایہ بھی غافل رہے اسی
خیال پر کہ اہالیان قبیلہ سرکش سب مارے گئے اب یہان کوئی مقابلہ مین نہین ہے بوقت شب
بادشاہ لشکر اسلام جو بارگاہ مین تشریف لائے مقبل وفادار روتا ہوا آیا عرض کی بستر خواب
سے صاحبقران غائب ہوے یہ حال مصیبت مال سنکر تمام سردارون کو سناٹا آگیا ہر ایک
خورد و بزرگ گھبرایا بادشاہ نے فرمایا خواجہ عمرو کو بلاؤ خواجہ رنجیدہ کبیدہ بارگاہ مین آئے
بادشاہ نے فرمایا ای شہنشاہ اقلیم عیاری بڑے تعجب کی بات ہے آپ نے سراسر چشم پوشی
کی حفاظت مین مصروف نہوے آپ خوب جانتے ہین صاحبقران کے ہزار دشمن
لاکھون رہزن آپ کو کیونکر چین پڑا بارگاہ برخاست ہوتے ہی آرام فرمایا اہالیان طلایہ
پر بھی تاکید نہین کرتے عمرو نے جواب دیا اے شہنشاہ گیتی ستان یہ حقیر پرتقصیر کسی وقت
غافل نہین رہتا شب کو کچھ خود بخود دیر دبا ہے غفلت پڑے کہ یہ اُفتاد ہوئی مگر مجبور و لاچار ہون
کون دشمن فکر مین تھا مین نے مقام جاکر دیکھا پتہ اعیار کا ہے کسی ساحر کا یہ کام نہین ہے
بادشاہ نے فرمایا ہماری تو منزل کھوٹی ہوئی یہ بھی قاعدہ جد عالی تبار کا ہی کہ جو قصد کیا اُس
سے واپس نہین ہوے ہم کل اٹالہ بارگاہ کا ضرور روانہ کرینگے عمرو نے کہا حضور پر واجب و لازم ہی
کہ ایسے مقام پر فروکش ہون جبتک غلام صاحبقران کو تلاش کرکے واپس نہ آئے جبتک
یہان سے کوچ کرنے کا قصد نکیجئے بادشاہ نے جواب دیا خواجہ تم ایسا کلمہ ارشاد فرماتے ہو قاعدہ
مین دادا جان کے فرق آیگا مین اٹالہ بارگاہ کا کل ضرور روانہ کرونگا خواجہ تو اسیوقت تلاش

مین صاحبقران کے روانہ ہوے بادشاہ نے فرامرز عاد مغربی کو حکم دیا کہ بارگاہ حشامی لیکر
بڑھو تا بہ قلعہ خورشید نگار منزل بمنزل چلو لشکر ایک منزل پیچھے ہے فرامرز بارگاہ آسمان جاہ کا اٹالہ
لیے ہوئے پانچ کوس آگے بڑھا ایک صحراے سبزہ زار ملا بیچ مین صحرا کے ایک شوالہ کہنہ یعنی خشتین
جا بجا سے گری ہوئین سب دیکھکر یہ سمجھے کہ عرصۂ دراز کا یہ شوالہ بنا ہوا ہے لیکن پتھر کے جانور مثل
عقاب باز و بط و قرقرے و فیل و شیر و خرس وغیرہ بے حد بنے ہوے ہین جیسے فرامرز سامنے
اُس شوالے کے پہونچا باز بلند جو پتھر کا بنا ہوا تھا وہ باز نہ آیا اپنے مقام سے مثل طائر اصلی اڑا
آواز دی اے فرقۂ مسلمانان و اے قبیلۂ سرکشان یہ راستہ بند ہے یہان سے پلٹ جاؤ کسی نے
جواب ندیا اُسیطرح بڑھے جب سایہ مین شوالے کے پہونچے شیر وغیرہ بصورت اصلی ہوکر
لشکر پر گرے سدہا کو کھا گئے ہر چند اُنپر تلوارون کے حربے کئے مگر تاثیر نہوئی ایک طائر
فرامرز کو بھی اُٹھا لیگیا ایک طائر کلان تڑپ کر گرا بارگاہ حشامی کو منقار مین دبا لیا بلند ہوکر
غائب ہوگیا جب جانورون نے دو چار ہزار بندگان خدا کو ہلاک کیا مغربیون کا کچھ زور چلا
تیر تلوار کا کام نہ تھا اُن جانور پر حربے کیے کچھ تاثیر نہوئی آخر شکست کھا کے جو باقی رہ گئے تھے
بھاگے خدمت شاہ مین آکے تمام کیفیت عرض کی کوکب روشن ضمیر یہ حال مصیبت مآل سنکر ہنسا
پھر بیچیانے اسی طور سے راستہ روکا بسم اللہ حضور لشکر تیار کرکے چلین غلام آپکا سمجھ لیگا بطور
علم کہانت ثابت ہوا کہ کسی ساحر کو اُسنے اس پردے مین روانہ کیا یہ اُسکا شعبدہ ہے بادشاہ
معہ کل لشکر شوالے کے سامنے آکر فروکش ہوے کوکب ٹہلتا ہوا لشکر سے نکلا سامنے دیر کے
آکر آواز دی اے طائران سحر اپنے افسر کو آگاہ کرو کوکب روشن ضمیر کہتا ہے کہ یہ شعبدہ بازیان
جرأت کے خلاف مین لشکر لیکر ہمارے مقابلے مین آؤ سر میدان مقابلہ ہو ورنہ حقیر غلام صاحبقران
شب کو طبل جنگی بجوائیگا بوقت سحر اس دیر کی خبر نہوگی مثل حرف غلط اس شوالے کو صفحۂ صحرا
سے مٹا دونگا ہمکو اسطرح جنگ کرتے ہوئے تا بہ قلعہ خورشید نگار جانا منظور ہے بیچ مین ہرگز نہ
رکینگے کوکب نے کئی مرتبہ آواز دی کچھ طائرون نے جواب نہ دیا کوکب پلٹ آیا شب کو
طبل جنگی اپنے نام پر بجوایا شب بھر تیاریان رہین بوقت سحر کوکب نامور اسباب سحر سے آراستہ
ہوکر سامنے دیر کے آگیا ماش کے دانے پھینکنا شروع کئے وہ طائران دانون کو نگل جاتے ہین

کوکب تو کھڑا ہوا اسلے پر سحر کر رہا ہے ساتھ والے کوکب کے بھی پڑے ہین جانور اصلی ہوکر زمین پر گرتے ہین یہان تو یہ رنگ ہی وہ کلید داستان صاحبقران کے ذکر کرنا واجب ولازم ہے کہ شاداب حیلہ گر کا بھائی حاکم قلعہ سرخابیہ سرخاب حیلہ گر اپنے قلعہ مین بیٹھا تھا کہ اُسکو خبر ہوئی کہ بھائی میرے صاحبقران نے مسلمان کیا اپنے ساتھ لیگئے خود ہم سردار دہم عیار ہے بانہ ہاے عیاری جسم پر آراستہ کرکے اظہار نفاق کہا کہ مین ابھی جاکر حمزہ کو لاتا ہون قتل کرکے سر خدمت خداوند خورشید روشن تن مین روانہ کردونگا جاکر اُسنے شب کو نقب لگائی صاحبقران کو گرفتار کرلایا مسلسل و مطوق کراکے ہوشیار کیا کہا یا صاحبقران خداوند خورشید روشن تن کو سجدہ کیجے امیر نے لعنت کی اسنے جلاد کو طلب کیا وہ وقت ہے کہ جلاد نے گردن پر کوسے کا خط کھینچا حکم پوچھ رہا ہی سرخاب نے حکم اوّل دیا قریب ہی کہ حکم ثانی دے کہ عمرو بھی تلاش کرتا ہوا بصورت مبدل بارگاہ سرخاب مین پہونچا دیکھا صاحبقران زیر تیغ بیٹھے ہین گھبرا گیا کہ کیا تدبیر کرون ایک گوشہ مین آکر ٹھہرا جیسے سرخاب نے جلاد کو حکم دیا جلاد نے خنجر مارا ایک پتھر سر پر جلاد کے پڑا سر اُسکا پھٹ گیا سرخاب نے دیکھا جلاد کا سر پھٹا ہوا ہی صاحبقران اُسیطرح بیٹھے ہین دیکھ کر گھبرا گیا آواز دی کہ اور جلاد کو بلا دیکھا سب نے ایک جلاد تیغ برہنہ کھینچے ہوے سامنے آیا کہا ای شہنشاہ سمجھکر حکم دیجیے مین فوراً قتل کرونگا مسلمانون کے نام کا دشمن ہون سرخاب نے اشارا کیا جلاد بل کرتا ہوا سامنے صاحبقران کے آیا بائین آنکھ کا تل دکھایا اشارہ کیا ای شہریار ہوشیار ہو جایے غلام آپ کا پہونچا صاحبقران خوش ہوگئے عمرو نے ہتھکڑی پر ہاتھ مارا ہتھکڑی کٹتے ہی صاحبقران نے قید توڑی عمرو نے نیمچہ ہاتھ مین دیا صاحبقران اٹھے تلوار چلنے لگی عمرو نے چند حقہ ہاے آتش بازی مارے بارگاہ مین اندھیرا ہوگیا صاحبقران لڑتے ہوئے قریب سرخاب پہونچے اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار چھین لی کمر مین ہاتھ ڈال کے سرخاب کو اٹھا لیا سرخاب نے آواز دی الامان امیر نے فرمایا امان بشرط ایمان سرخاب کلمہ پڑھکر بصدق مسلمان ہوا امیر نے سرخاب کو تخت پر بٹھایا آپ ذلکل زرین پر جلوہ فرما ہوے عین گرمی صحبت مین سرخاب نے عرض کی اے شہریار لشکر آپ کا دیر کہنہ پر روکا گیا کل صبح کو جنگ ہوگی بطلیموس جادو وہان کا منتظم ہے بڑی بڑی تدبیر سے روکیگا آپ کے لشکر کو تا بخورشید نگار نجانے دیگا

یہ لشکر صاحبقران سے رات ہی کو تیاری کی طرف اپنے لشکر کے چلے مہرخ ساحرہ بہار بھی ہمراہ ہوا دس ہزار فوج بھی ساتھ ہے رات بھر راہ بھر رہی کی بوقت سحر اسوقت آکر پہونچے کہ لشکر تمام صف آرا ہے کوکب روشن ضمیر کھڑا ہوا دیر کہنہ پر سحر کر رہا ہے دیر سے طائر گر رہے ہیں صدہا بندگان خدا کو ہلاک کیا فیلان جنگی شیران صحرائی اسی دیر کہنہ سے نکلے ہیں دھڑو کے مارتے پھرتے ہیں جسکو پھاڑ ڈالے اسکو چیر کر پھینک دیا بادشاہ پریشان ہیں ہرچند کہ کوکب اپنے کو بچاتا ہے لشکر پر زوال کدھر کدھر روکے ہر سمت سے جانوروں نے بلوہ کیا ہے بادشاہ نے بیتاب ہو کر دعا کی صحرا سے گرد اڑی دیکھا سب نے آفتاب عالمتاب آسمان عربستان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالی شان بصد جاہ و حشم آکر پہونچے دیکھا کہ لشکر پر آفت برپا ہے ہزارہا لاشہ تڑپ رہا ہے کوکب سینہ سپر کیے ہوئے مصروف جنگ ہے بلوہ سے جانوروں کے بہ تنگ ہے یہ حال دیکھکر صاحبقران گھوڑے سے کودے گرز سام بن نریمان دست زبردست میں لیا اسم اعظم پڑھتے ہوئے طرف دیر کے چلے جس جانور کے کان میں صدائے اسم اعظم پہونچی جلکر خاک ہوا کوکب کو بھی مہلت ملی مگر صاحبقران لڑتے بھڑتے جنگ رستمانہ کرتے ہوئے قریب دیر کے پہونچے اسم اعظم پڑھکر دیر پر گرز مارا تڑاقے کی آواز ہوئی اڑاڑا کر قصر ظلم و بدعت گرا آواز بلند جو اسم اعظم پڑھا ایک دتا تا ہوا زمین تھرائی پہلوے دیر سے آواز آئی منم لطلیموس جادو خبردار او حمزہ آگے نہ بڑھنا آتش قہر و غضب میں پھونک دونگا دور سے سب نے دیکھا مکان کے گرتے ہی ایک ساحر قوی تن تیغہ سحر ہاتھ میں لیے ہوئے صاحبقران پر وار کرنے لگا ہزارہا شعلہ ہائے آتش صاحبقران پر گرے برکت اسم اعظم سے باطل ہوئے ایک مقام پر امیر نے اُبھاوے سے ہاتھ نکالا اقتدار پہونچکر تیغۂ عقرب سلیمانی کا وار کیا اس روسیاہ نے اسم سحر پڑھ کر سپر فولادی کو اٹھایا سپر فولادی کے دو ٹکڑے ہوئے لطلیموس نے چاہا نکل جاؤں اب کب پناہ ملتی ہے تیغہ برق مثال تڑپ کر گرا یا تو قبہ سپر پر جھکا تھا یا زمین میں آکر بوسہ دیا لطلیموس کے دو ٹکڑے ہوئے اندھیرا ہو گیا نخل صحرا سے جلے مکان ہائے کہنہ جو تھے وہ بھی گرے بعد عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من لطلیموس جادو بود سب نے دیکھا بارگاہ حشامی اُسی صحرا میں پڑی ہے سردار جو غائب ہوئے تھے اُسی صحرا میں بخیر و عافیت سے ملے غنچۂ آرزو کھلے شب کو بارگاہ اُسی مقام پر استادہ ہوئی

سرخاب حیلہ گر نے عرض کی اے شہریار اب درمیان مین کوئی کانٹا نہین ہے اب جو یہان سے کوچ کیجیے گا سامنے قلعۂ خورشید نگار کے پہونچیے گا اب اُس نیرنگ و شعبدہ باز سے مقابلہ ہے بہت سمجھکر حضور لشکر کشی کرین اپنے بزرگون سے ہمنے سُنا کئی سو برس سے یہ خدائی کرتا ہے سوا حضور کے کوئی اس راہ پُرخار سے نہین گذرا جو لشکر لیکر آیا تباہ و برباد ہوا ہمنے آج تک یہ نہین دیکھا کہ کوئی تا بہ قلعۂ خورشید نگار پہونچے حضور بھی تامل فرمائین اُس شعبدہ باز کے مقابلے مین نجائین امیر نے آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا ای خیر خواہان دولت واے سرداران باشوکت مین نے عہد کیا ہے کہ جبتک لقا کو قتل نکرونگا اس غول صحراے ضلالت کا پیچھا نچھوڑونگا وہ ملعون وہان پہونچ گیا علاوہ اسکے وہ شیر دلیر لندھور و نور الدہر اُسکے دربار مین موجود ہین یہ بھی خبر معلوم ہے کہ ان دونون نے اُسکو سجدہ کیا اُسکے شعبدے نے ایسے اُنکے قلب اُلٹ دیے کہ لشکر اسلام کے مقابلے پر دل و جان سے آمادہ ہین یقین ہے کہ جب خورشید روشن تن قتل ہو تب وہ ہوش مین آئین کیونکر اُسطرف نجاؤن سرخاب نے سر جھکا لیا صاحبقران نے حکم دیا ایک ہفتہ لشکر اسی مقام پر پڑا رہے جملہ سردار اس ہفتے مین اپنی اپنی لشکر آراستہ کر کے فرداً فرداً بوعدۂ قدیم برسر خورشید روشن تن لشکر کشی کرین پروردگار معین و مددگار ہے اس قاعدہ سے بعد ہفتہ لشکر صاحبقران سمت قلعۂ خورشید نگار بصد جاہ و وقار چلا یہان خورشید روشن تن مکار پرفن اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا خدائی کر رہا ہی جملہ خداوند باطل زمرجد شاہ و فرعون و گوسالہ بختور دوم خبیثہ وغیرہ دنگلون پر بیٹھے ہوے تعریف خورشید مین مصروف ہین لقا کو تاج و تخت ملا ہی بختیارک کو عہدہ شیطنت طوق لعنت مرحمت ہوا ایک جانب لندھور و نور الدہر دنگل ہاے پُر سالاری پر مسلح و مکمل بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین قبضۂ شمشیر چوم رہے ہین ہر مرتبہ یہی عرض کرتے ہین یا خداوند ہم کو حکم ہو جاکر لشکر حمزہ کو روکین اول ہرکارون نے آکر قتل جمشید جادو کی خبر پہونچائی بختیارک نے کہا مبارک مبارک یا خداوند قبلۂ سرکشان کی سر کوبی خوب ہوئی سب سرکش مارے گئے صاحبقران زمان نرگین گے یا خداوند اپنی فکر کیجیے خورشید روشن تن نے کہا کیا مجال ہے جو میری سرحد مین آسکین یہ ذکر تھا کہ دوبارہ خبر پہونچی کہ بطلیموس جادو بھی واصل جہنم ہوا لشکر صاحبقران کا آراستہ ہو کر طرف خورشید نگار کے روانہ ہو چکا یقین ہے

کل سے آمد لشکر شروع ہو جائے بختیارک اُچھل پڑا کہا او خداوند راستہ پاک ہو گیا لشکر آپکے سپہ سالار
قدرت کامل سے آکر داخلہ کریگا اب خورشید روشن تن متردد ہو لندھور و نورالدہر نے
دست بستہ عرض کی ہمین حکم ہو جاکر لشکر حمزہ کو روکین اُسیوقت خورشید روشن تن نے لقا کو خلعت
نیابت سے سرفراز کیا حکم ہوا اے سپہ سالاران قدرت ہمراہ ہمارے نائب کے جاکر بیرون قلعہ اترو
قدرت بھی وقت پر تشریف لائینگے اُسیوقت زمرد شاہ باختری تخت پر سوار ہوا لندھور
نورالدہر بطور سپہ سالار ہمراہ لشکر باختری ہوکر بیرون قلعہ چلے دو کوس آگے بڑھکر فروکش
ہوے خورشید روشن تن نے حکم دیا جب آمد لشکر سپہ سالار قدرت مابدولت شروع ہو تو قدرت
کو خبر ملے قدرت بھی نزول اجلال و ورود اقبال فرمائینگے بختیارک خوشی خوشی لقا کے ساتھ
سوار ہوا بارہ لاکھ سوار پیدل فوج کے دل کے دل نوبت نقارے بجاتے ہوے بیرون قلعہ اترے
شب کو خورشید روشن تن نے خداوند باطل کو حکم دیدیا کہ صبح کو سب تیار ہوکر در دولت پر
حاضر ہون قدرت کے سوار ہونے کی شب کو تیاریان ہوئین صبح کو غول صحرائے بدعت دکیہ
تازمیدان جہالت اس شان و شوکت سے سوار ہوا ستو ہاتھی زنجیرہ بند کئے گئے اُسپر تخت کسا
ہوا اگر اگر د لات منات وغیرہ مکارہی کی باتین کرتے ہوے اُسکی خدائی کا دم بھرتے ہوے
ایک بنگلہ مرصع کار آراستہ رقص ہوتا ہوا پشت پر بائیس لاکھ فوج دریا موج علم ہاے سیاہ
پھر ہرے کھلے ہوے اُن پھریرون پر اسی مغرور کی تعریف مرقوم آمد فوج کی دھوم اس
کروفر سے بیرون قلعہ آیا لندھور و نورالدہر واسطے استقبال کے آئے لقا نے بھی آکر پایۂ
تخت کو بوسہ دیا خود سر نے واسطے سجدے کے سر جھکایا خلعت لعنت سے سرفراز ہوا لقا کو
اپنے تقرب پر ناز ہوا ایک بلندی پر تخت اسکا بچھایا گیا بختیارک پہلو مین بعہدۂ شیطنت صحرا آئے
گرد اُڑی پہلوان عادی کوہ ہامون نورد پر سوار چالیس بھائی ہمین و لیسار چالیس ہزار قرا
پشت پر اٹھارہ سو شتر دفاتر پر اٹھالہ بارگاہ سلیمانی کا لدا ہوا برق ترکی بجتا ہوا اس کروفر سے جو
عادی آکر پہونچا بارگاہ استاد کرنے مین مصروف ہوا خورشید روشن تن نے کہا یہی قدرت
کا سپہ سالار برہم زن لشکر کفار ہے بختیارک نے کہا قدرت نے پیدا کیا صورت نہین پہچانے
خورشید نے کہا عرصہ دراز سے قدرت نے نہین دیکھا یاد نہین رہا بختیارک نے کہا ابھی حمزہ

کہان یہ مقدمۃ الجیش لشکر حمزہ ہے یہ ذکر تھا کہ اور گردین بلند ہوئین شاہان ہفت ملک عبد القہار
حلبی و عبد الجبار حلبی قارن قہار مغربی و سلطان بخت مغربی و جمشید شاہ طلب البحر و خسرو
نیستانی وغیرہ چالیس تاجدار دس ہزار سواران جرار کی جمعیت سے آکر پہونچے بختیارک ایک ایک
کا نام بتا تا جاتا ہے جب شام ہو جاتی ہی آمد موقوف ہوتی ہے جو جس مقام پر ہی اُسی جگہ فرد کش ہوا
خورشید شام کو برج بارگاہ مین آتا ہی جلسۂ عیش جمتا ہے بختیارک جو گھبرا گھبرا کر کہتا ہے کہ یا ندوانم
ابھی حمزہ عرب بعد ہفتہ یا عشرہ پہونچیگا یہ ملازمان حمزہ آئے ہین ابھی فرزندان و سرداران نامی نہین
پہونچے لشکر حمزہ جب آکر فرد کش ہوگا گاو زمین بار نہ اُٹھا سکی گی کوہ و دشت تھرا اُٹھینگے شیران صحرا کو
غش آئینگے خورشید روشن تن بیقرار ہے ظاہر مین برائے تسکین ہمراہیان خود کہتا ہے قدرت
ایک تقدیر مین سب کو غارت کر دینگے دوسرے دن پھر آکر بیٹھا چشم براہ انتظار آمد فوج دیکھکر
مضطر و بیقرار ہو گیا ناگاہ گرد عظیم بلند ہوئی شاہان عراق و اصفہان سندویل اصفہانی مہلیل
جنگ عراقی و شاہنشاہ عراقی وغیرہ تین لاکھ فوج کی جمعیت سے آکر پہونچے انکی آمد سے شام ہوگئی
خورشید تابان بھی داخل بارگاہ مغرب ہوا خورشید روشن تن پھر آکر بیٹھا اول جانشین
صاحبقران نامور مالک اژدر صاحب نیزہ دوسر غلام نبی و چاکر حیدر بصد کرّ و فر مع اسّی ہزار
نیزہ داران عرب آکر پہونچا تمام میدان عربون سے معمور ہو گیا اِنکے بعد شاہزادہ اسفندیار شاہ گیلانی
و چوگان بن حمزہ و شیر افگن و سعد طوبی وغیرہ فرزندان صاحبقران آکر پہونچے دو ہفتہ آمد مین
اِن سب کی گذرے بعد بیس دن کے گرد اُڑی کہ تمام صحرا زمردنگار ہو گیا انجم گرد رستم شکوہ فتنہ سپہر
ملک باختر بدیع الزمان نامور معہ سرداران شیر پیکر داخل ہوے انکے بعد تمام صحرا گلنار ہوا شاہزادہ
ملک قاسم شیر بیشہ رستم بصد شوکت و حشم پہونچے اور ایک گرد اُڑی تنبورے کی آواز
آئی لنگل بجا رستم سلیتن علمشاہ نوجوان بصد شوکت و شان مع فوج فرنگستان آکر پہونچے انکے بعد
گرد عظیم بلند ہوئی شیر بیشۂ عربستان زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر عالی شان حمزہ صاحبقران تخت
پر بادشاہ عالی جاہ گرد سات سو تاجدار پشت پر فوج بیشمار علمہائے سرخ و سفید کھلے ہوے نقار خانۂ
سکندری و نقار خانۂ سلیمانی نوازش مین تمام صحرائے قلعہ خورشید نگار فوج ظفر موج صاحبقران
سے مملو ہو گیا حقیقت مین گاو زمین بار نہ سنبھال سکتی تھی بارگاہ مین جا بجا استادہ ہوئین

خورشید روشن تن ساحر پرفن غصے مین اپنی مقام پر سے اُٹھا بارگاہ مین آکر بیٹھا جملہ خداوند باطل
تعریف و توصیف مین مصروف تخبیتارک نے کہا یا خداوند آمد سپہ سالار قدرت کی دیکھیے جتنے
آپکے سب قریب بیٹھے ہوئے باتین بنارہے تھے ان سب نے سامان سان خدائی آراستہ کیے تھے
اسی شیر دلیر نے جاکر سب کے رنگ مٹائے بھاگتے راستہ نہ ملتا تھا ملک و مال پر قبضے کرلیے آخر بھاگ کر
کسی وجہ مین آپ تک پہونچے یا تو خود خدا بنے تھے اب آپ کے بندے قرار پائے صفت و توصیف مین
آپکی مصروف ہین اب وقت زوال خورشید نگار بھی قریب آیا اپنے بندۂ خاص الخاص کو اپنی
دکھا خورشید روشن تن نے کہا او بیحیا قدرت زبان نہ ہلا ئینگے طائران صحرا نہنگان دریا وحشیان
دشت انکا علاج کرینگے ملک جی ملاحظہ کرنا یہ مقام مثل باختر و زیر نگار ہین سہے دیکھتا کیا کیفیت ہوگی
عین گرمی صحبت مین نورالدہر بدیع الزمان اپنے ذنگل شوکت سے اُٹھے دست بستہ عرض کی
یا خداوند سرکشی ان مسلمانون کی ہمیشہ شاق ہے آپ کا سپہ سالار انکے مقابلہ کا مشتاق ہے ہمارے
نام پر طبل جنگی بجوائیے صبح کو تماشہ ملاحظہ فرمائیے فرزند حمزہ بدیع الزمان کو اپنی جرأت پر بڑا ناز ہے
آپ کے سامنے مشکین باندھونگا خورشید روشن تن نے اُسیوقت نام پر نورالدہر کے طبل
جنگی بجوایا جو اسپیان لشکر اسلام جو حاضر تھے خبرین لیکر بارگاہ صاحبقران مین آئے بعد دعا کے
عرض کی حضور غضب ہوا نورالدہر کے نام پر طبل جنگی بجگیا کل وہ شیر صولت میدان مین آکر اپنے
والد نامدار کو للکاریگا دیکھیں فلک کیا دکھائے یہ سُنکر سب کو سناٹا آگیا بدیع الزمان نے قبضے پر
ہاتھ رکھکر فرمایا مین ہرگز اُس بیحیا کا پاس نکرونگا وہ مرتد ہوگیا اُسکا قتل واجب و لازم ہے
صاحبقران نے آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا خواجہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی فضل ایزدی
و تائید ربانی طبل جنگی بجے خواجہ نے اُسیوقت اُٹھکر نقارخانہ سکندری پر چوب لگائی تمام لشکر
مین مشہور ہوا کل شاہزادہ نورالدہر بن بدیع الزمان سے مقابلہ ہے ہر شخص کو یہ
حال پُرملال سنکر تردد ہوا ہر شخص یہی کہتا تھا اس شیر بیشۂ جرأت سے کون مقابلہ کریگا بڑا غضب
یہ ہی کہ کل وہ اپنے والد نامدار سے نکل کر سر میدان مقابلہ کریگا اور بدیع الزمان بھی جری بہادر
صف شکن تیغ زن ہے خدانخواستہ دونون مین اگر ایک کو بھی چشم زخم پہونچیگا تو صاحبقران
کمال صدمہ ہوگا تڑپ و بیقراری کثرت نالہ و زاری سے دل کا برا حال ہوگا دیکھین

فلک تفرقہ پرداز گردون شعبدہ باز کیا رنگ دکھاتا ہے نئی بات ہی کہ باپ کو بیٹے سے لڑواتا ہی دونون
نہنگ بحر جرأت ہزبر دشت جلالت دونون حسن مین بےنظیر چہرے رشک ماہ منیر صاحب جاہ وتوقیر
بدیع الزمان کو یہ غصہ ہی کہ میرے فرزند نے کچھ خیال نکیا اُس شعبدہ باز کو سجدہ کیا تمام سرداران
ایرج قاسم علمشاہ ہنستے ہین باتون مین آوازے کستے ہین ایرج کو اب اور زیادہ گھمنڈ ہوا
ملکہ بران سے نسبت قرار پائی اُنکے خسر صاحب میان کوکب روشنضمیر سحر سے اُسکا ساتھ دینگے
اپنی لشکر کشی پر بڑا ناز کیا سبکے آخر مین لشکر لیکر آئے وہ بھی اپنے مقام پر ذکر کر رہے ہین کہ نورالدہر
سے مقابلہ کرینگے بدیع الزمان فرماتے ہین یہ مین کیونکر گوارا کرون کہ ایرج جاکر نورالدہر سے
لڑے یہ نور نظر وہ پارۂ جگر رنج دونون مین ایک کا گوارا نہین ایرج سے زیادہ کوئی ہمارا پیارا
نہین اگر نورالدہر مارا گیا کچھ افسوس نہوگا کلیجے پر ضرور چھیری چلے گی داغ فرزند اُٹھائینگے اگر خدانخواستہ
ایرج ہاتھ سے نورالدہر کے مارا گیا بھائی رستم فرمائینگے میرے شبر کو قتل کرایا بدیع الزمان کو
افسوس نہ آیا صاحبو مجھکو سب طرح مشکل ہے ترقی پر بیتابی دل ہے اسی ہنگامہ مین چار پہر رات بسر
ہوئی جب شہنشاہ زرین پوش بصد جوش وخروش تخت زبرجدی فلک نیلی پر جلوہ فرما ہوا شہنشاہ
انجم سپاہ نے فرار پر قرار کیا قلعۂ مغرب مین جاکر چھپا فوج ظلمت کو ہزیمت آفتاب عالمتاب کی شوکت
وجلالت ہوئی لشکر صاحبقران مین صدائے اذان بلند ہوئی فوج خورشید روشن تن مین پوجا
پاٹ ہونے لگے گھنٹ وناقوس بجے یہ بیجا بدعوی خدائی بصد رعنائی وزیبائی تخت پر سوار ہوا
ایک جانب زہرہ شاہ باختری ونورالدہر دلبند ہور نے پایہ تخت پر خورشید کے ہاتھ رکھا نشست
پر بائیس لاکھ فوج گویا سمندر کی موج تلاطم مین آئی صاف سمندر کا جزر ومد معلوم ہوتا ہے لوہے کی دیوارین
میدان مین آکر قائم ہوئین میدان درست ہوا پھر ایک بہادر لڑنے پر چالاک وچست ہوا نقیبون نے
نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے نورالدہر بن بدیع الزمان نے مرکب باد رفتار کو چمکایا سامنے
خورشید روشن تن کے آیا دست بستہ عرض کی یا خداوندا اجازت میدان خورشید نے دست
نحس پشت پر رکھا کہا اے سپہ سالار قدرت تجھکو اپنے ید قوت کے سپرد کیا اب نورالدہر نے مپٹری
جمائی مرکب اسپ پریوش ایسا نہ پریران سوار صاحب شوکت وحشمت تیغۂ خارا شگاف سلیمانی زیب کمر
گھوڑا طرارے بھرتا ہوا اس شوکت وشان سے جو نورالدہر صف کفار سے نکلے سرداران نورالدہر

مین صداے گریۂ وزاری بلند تھی سب سے زیادہ ہزبر بیشۂ کالنگان صاحب ساطور گران صف شکن و
صفدر طہماس بن عنقویل دیو پر در بیقرار تھا کہ عاشق جمال شاہزادۂ نور الدہر بن بدیع الزمان
ہی قبضہ ساطور پر ہاتھ رکھے ہوئے رو رہا ہی طرف سے سرداران دست چپ کے جو صدائین طعن
و تشنیع کی آتی ہین انتہا کا طہماس کو ناگوار ہی ہر مرتبہ یہی چاہتا ہے کہ جو کوئی میرے آقا کو برا کہے اسپر
جا پڑون لیکن مجبور و لاچار نور الدہر نے میدان مین آکر اسپ تازی پر چوگان بازی نیزہ بازی
خوب دکھلائی مرکب کو روک کر آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان یا تو آکر خداوند خورشید روشن تن
کو سجدہ کرو دیکھ لو سب مذہبون کے خداوند موجود ہین قدرت کی تعریفین کر رہے ہین اگر تمکو
منظور نہین ہی تو کسیکو براے مقابلہ بھیجو یہ پورا کلمہ زبان سے نور الدہر کے نہ نکلا تھا کہ بدیع الزمان
نے مرکب کو صف سے نکالا ہر چند صاحبقران بیتاب ہوگئے بدیع الزمان بھی قریب تخت بادشاہی
پہونچے بادشاہ نے تخت رکھوا دیا فرمایا کہ عم نامدار مین آپ کو جانے دونگا بدیع الزمان نے عرض کی
میرا جانا مناسب ہے اگر کوئی سردار اس جوان مرگ کے ہاتھ سے مارا گیا تو مین بدنام ہو جاؤنگا
مین بھی اسکا سر توڑ دونگا یہ بھی خوب حضور آگاہ ہین کہ طہماس ایسے جوان کو اسنے بر سر زد کوہ
گنبد دھڑکا کر دیا ایسے نوجوان کو طہماس پر بڑا ناز تھا کئی مرتبہ اُسکی مشکین باندھین لقا اندر
کوہ سے بھاگا ایک دن مین اس بدبخت نے تین قلعہ فتح کیے لقا کو دامنہ مشتری حصار
مین پکڑ لیا بارہ کوس تک دست زبردست پر چرخ دیتا ہوا لیگیا اس موذی کو کون جواب دیسکیگا
اگر مین مارا بھی گیا تو حضور پر تصدق ہوا یہی مشہور ہوگا ایک غلام شاہنشاہی قتل ہوگیا بعد میرے
برادران نامدار سرداران عالی وقار ہمارے خون کا بدلا لینگے یہ کہکر بدیع الزمان پایۂ تخت
شہنشاہی سے لپٹ گئے خوب روے بادشاہ کو کچھ نہ بن پڑا لاچار ہو کر اجازت دی بدیع الزمان
پشت گلگون باختری پر سوار ہوے صاحبقران چالیس قدم آگے بڑھے ہوئے بمرتبہ جعفر
کھڑے تھے آکر بدیع الزمان نے سلام کیا صاحبقران نے گھوڑے سے اتر کر گلے سے
بدیع الزمان کو لگا لیا بازو تھام کر دعاے فتح و ظفر پڑھی فرمایا اے نور نظر خدا آپکو مظفر و
منصور کرے آتنا دیکھ لو کہ وہ محبت مین اُس شمیدہ باز کے چور ہے اب نصیحت سے یہ آگ
نہ بجھیگی دیکھون فلک کیا دکھلاتا ہے بدیع الزمان باپ سے لپٹ کر رو دئے عمرو نے کی

حضور گھبرائین اس مرتد کا سر لاتا ہون جسنے مذہب حقیقی کو چھوڑا اُسکے لیے افسوس کیا کل انشاءاللہ
ہندی بھتیجی خورستے مجھونگا دیکھیے حضور کے سامنے پایۂ تخت خورشید پر ہاتھ رکھے ہوے جھوم رہا ہے
آمادۂ حرب و پیکار ہے لقا نے اجازت نہ دلوائی اس وجہ سے مجبور و لاچار ہے صاحبقران نے
ہاتھون کو اُٹھا کر دعا کی پروردگار دونون کی حفاظت کیجیو اپنے بیشۂ بارگاہ مین ان دونون
شیرون کو بکیفیت تمام دیکھون بدیع الزمان سلام کر کے طرف میدان کارزار کے چلے نورالدہر
نے جو باپ کو آتے ہوے دیکھا بارادۂ نبرد مرکب بڑھایا بدیع الزمان نے بھی دوش سے
گردہ سپر کا لیا آوردگاہ مین نورالدہر کا مرکب چار قدم بدیع الزمان کا تین قدم ہٹا اب آنکھین چار
ہوئین نورالدہر نے سلام بھی نکیا کہا مین حضور کا خیرخواہ ہون چلکر خورشید کو سجدہ کیجیے نہایت
قدرشناس ہے ہمارے ہاتھ سے کوئی کارنمایان نہین ہوا مگر قدرت نے سپہ سالار کل لشکر کا کیا
یہ کلمات مہملات سنکر بدیع الزمان کے آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا فرمایا او نالائق کیا بیہودہ بکتا ہے
اُس شعبدہ باز پر ہم لعنت کرتے ہین یہ بھی اُسنے ایک شعبدہ بنایا بصورت لات منات چند پتلے
بنا کر اُنسے اپنی صفت کراتا ہے جاہلون کے سامنے اپنا مرتبہ بڑھاتا ہے یہ میدان کارزار ہے کچھ زور
بازو دکھا نورالدہر نے غصہ مین نیزہ مارا بدیع الزمان نے سنان نیزہ پر روکا دونون جوانون
مین نیزہ چلنے لگا فنون سپاہ گری مین دونون طاق بر ضرب و حرب مین شہرۂ آفاق دونون لشکر
بہ نگاہ حسرت نگران صاحبقران بصورت آئینہ حیران جانبین سے تعریفین ہو رہی ہین پہر بھر کامل
نیزہ چلا نیزے شکست ہوئے تیغہاے برق مثال کھینچی جب نورالدہر نے ہاتھ تلوار کا مارا صاحبقران
نے یا حفیظ کہکر کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا بدیع الزمان نے تلوار کو روکا ہاتھ تیغۂ طہمورس دیوبند کا مارا
امیر دعائین کر رہے ہین نہایت بیتاب یہی قول ہے ای حافظ حقیقی ای مالک تحقیقی ان دونون کو
بچالے اپنی قدرت نمائی کر پہر بھر کامل تلوار چلی بدیع الزمان نے ایک مقام پر پانْو بڑھا کے کلائی پر
نورالدہر کے ہاتھ ڈال دیا نورالدہر نے گریبان مین ہاتھ ڈالا جھٹکے جو شیرون کے چلے گھوڑون
نے سینہ ٹیک دیے سردارون نے ڈپٹ کر آواز دی ای بہادرو گھوڑون سے اُتر کر مقابلہ کرو یہ
بے زبان مرجائینگے بدیع و نورالدہر گھوڑون سے کودی بایان ہاتھ تھام کر بدیع کے
کاندھے پر نورالدہر نے ہاتھ رکھا بدیع کو یہ معلوم ہوا پہاڑ کسی نے گردن پر رکھدیا بدیع نے

بھی دست زبردست کاندھے پر نور الدہر کے رکھا نور الدہر کو معلوم ہوا اگردن پر آسمان پھٹ پڑا
زمین و آسمان کا فرق تھا کشتی ہونے لگی بدیع الزمان بھی کشتی میں بےمثل و بےنظیر ہیں لیکن نور الدہر
پہونچہ نہیں قابض ہوتا برابر کا فرزند نوجوان ایک طور سے لڑ رہا ہے صاحبقران کو نہایت تردد ہے
دن بھر اسی زور و شور سے کشتی ہوئی کسی نے کمی نہین جب دن قلیل باقی رہا ریل پیل کے زور ہونے لگے
اگر نور الدہر بدیع کو پانچ قدم ریل کے لیگئے تو بدیع چھ قدم پر ریل کر لائے کسیقدر زیادتی ہوگی
نور الدہر نے غصے مین خنجر پر ہاتھ ڈالا کہا والد نامدار الامر فوق الادب ایسا خنجر مارونگا کہ آنتین نکل
آئینگی بدیع نے بھی خنجر کھینچا کہا او جوانامرگ مین اسطرح بھی موجود ہون جب دونون نے خنجر
کھینچے صاحبقران بیتاب ہوگئے نعرہ کرکے جھپٹے ادھر سے لقا نے ضیغم وغیرہ کو بھیجا
صاحبقران نے بیچ مین آکر دونون کو روکا فرمایا کیا جہالت ہے نور الدہر نے جو صاحبقران
کو دیکھا سلام نکیا بدیع الزمان کو بہت ناگوار ہوا کہا او نالائق حضور کو سلام نہ کیا اسقدر مغرور
ہوگیا صاحبقران سے عرض کی آپ الگ ہو جائین مین اس نالائق کی مشکین باندھ کر لاؤنگا
نور الدہر نے کہا مین کل لشکر کو جواب دونگا ادھر ضیغم خون آشام نے آکر نور الدہر کو روکا کہا
قدرت فرماتے ہین پلٹ آؤ کل سمجھا جائیگا نور الدہر نہ مانتے تھے خود لقا تخت سے اتر کر آیا نور الدہر کو
سمجھایا اپنے ساتھ لیکر پلٹا ادھر صاحبقران نے بدیع الزمان کو پھر اشیر کو بہلاتے ہوے لشکر مین لائے
بر وقت رخصت خورشید روشن تن نے حکم دیا ان مسلمانون کو تنبیہ اور طور سے ہو گی ایک ہفتے
کی مہلت دی آپس مین صلاح کرکے سجدہ اگر یں گے ورنہ زمین و آسمان انکا دشمن ہو جائیگا
ایسے ایسے کلمات مہملات کہتا ہوا نور الدہر و لندہور کو ساتھ لیکر اپنی بارگاہ مین آیا مصروف
عیش و نشاط ہوا یہان صاحبقران مع جملہ سرداران تہمتن بارگاہ حشامی مین تشریف لائے
شعبدہ بازی خورشید سے حیران پریشان ہین کہ ہرکارون نے آکر خبر دی خورشید روشن
تن نے ایک ہفتہ جنگ موقوف رہنے کا حکم دیا ہے بعد ایک ہفتے کے طبل جنگی بجیگا صاحبقران
نے آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی فرمایا دیکھون فلک شعبدہ باز اس زمین پر کیا گردش دکھاتا ہے
کوکب روشنضمیر بھی خاموش بیٹھا ہے نور الدہر کے مبہوت ہونے کا ذکر ہوا ایرج نے کہا
اگر قبلہ و کعبہ مجھکو واپس نہ لاتے مین اس نالائق کو ضرور قتل کرتا بالکل اسنے ادب قاعدے کو فراموش

کیا برائے تسلیم صاحبقران نے جھکا کوکب نے کہا اے شیر بیشہ صاحبقرانی یہ مقدمات سحر و ساحری ہین نور الدہر ایسا سعادتمند برائے تسلیم سر جھکے بس اپنے ہوش مین نہین ہے حکایت و شکایت بیکار ہے غلام تدبیرین کر رہا ہے ابھی تک یہان انکے حال کو نہین سمجھا یہ تو سب کو ظاہر ہوا کہ ایک ہفتہ جنگ نہوگی شاپور شیر دل نے ایرج نوجوان کو خبر دی کہ یہان سے تین کوس پر صحرائے سبزہ زار ہے وہان بسیاب شکار ہے صاحبقران سے مہلت لیجے جنگ بھی موقوف ہے چلکر شکار کھیلیے ایرج کو شوق شکار ہوا دست بستہ ڈنگل سے اُٹھے صاحبقران کے سامنے آکر کھڑے ہوئے صاحبقران سے عرض کی اگر حکم ہو کل صبح کو غلام واسطے شکار کے جائے امیر نے فرمایا اے نور نظر ملک پر آشوب ہے ایسے دشمن کا سامنا کیونکر واسطے شکار کے حکم دیا جائے عرض کی ابھی خبر پائی ہے یہان سے تھوڑی دور پر شکار بسیار صحرا سبزہ زار ہے بہت جلد واپس آؤنگا صاحبقران جانتے ہین کہ یہ آتش خو شعلہ مزاج پہلوانون کے سر کا تاج ہے اگر مہلت نہ دونگا ملول و حزین ہوگا مجبوری فرمایا دور جانے کا ارادہ نکرنا عرض کی غلام دن بھر صحرا مین نرہیگا بہت جلد واپس آئیگا ایرج کو رخصت دیکر صاحبقران نے دربار برخاست کیا ایرج نے نیلم و فیلم کو حکم دیدیا بوقت سحر سامان شکار مہیا رہے نماز بھی چلکر صحرا مین پڑھینگے کارگذارون نے رات ہی کو سامان شکار مہیا کیا بوقت سحر ایرج نامور بپشت کرہ بن اشقر پر سوار ہوے چند سردارون کو ساتھ لیکر واسطے شکار کے صحرا مین آئے نماز پڑھی اب شکارگاہ مین تشریف لاے دیکھا صحرائے سبزہ زار ایک جانب کوہ فلک وقار دامن صحرا گلہائے زنگار رنگ سے مملو گلہائے خودرو کی خوشبو جابجا طائران زمزمہ سرا نخل گل پر عندلیبان خوش نوا بر سر لب جو قمریون کی کوکو نہرون مین آب صاف و شفاف ہر ایک موج مثل شمشیر خارا شگاف حباب لب جو رشک چشمان خوبرو زلف سنبل کو پیچ و تاب موے مشکین مہوشان کا جواب ایک جانب نرگس شہلا مصروف تماشاے صحرائے پُرفضا طائران نغمہ سرا بزبان بے زبانی تعریف باغبان قضا و قدر مین مصروف جوش محبت شمشاد و صنوبر مین قمریون کی کوکو موقوف شاخ گل پر بلبلین بھول کر بیٹھین غنچہ منقار سے گلہ بیان کر رہی ہین دم محبت جوانان چمن کا بھر رہی ہین ہر نخل پر صدہا طائر شاہزادہ یہ سیر دیکھکر نہایت شگفتہ ہوا کمان کیانی کو دوش سے اتارا تیر کو بجر کمان مین پیوستہ کیا ایک طاؤس کو تاک کر تیر مارا

تیر جاکر سینہ پر طاؤس کے پڑا وہ طاؤس تیر کھاکر بلند ہوا افسوس ہیہات کی آواز دی شاپور رو رہے
دیکھ رہا ہے کہ طاؤس کی آواز دیتے ہی درۂ کوہ سے صدہا عقاب و باز بلند پرواز وغیرہ تڑپتے ہوئے
نکلے آواز سے طائرون کے گرد بھی انتہا کی اُڑی صحرا مین تاریکی ہوگئی بعد چشم زدن جو روشنی ہوئی
دیکھا شاپور نے ایرج نوجوان پشت مرکب پر نہین ہے گھوڑا کوتل کھڑا ہوا سمون سے خاک
اُڑا رہا ہے اب سردارون پر وہ طائر تڑپ تڑپ کر گرنے لگے جسپر جو طائر گرا اُسکو پنجہ دیا سردار
کو اُٹھاکر درۂ کوہ مین لیگیا تھوڑے ہی عرصے مین جملہ سردارون کو اُٹھاکر طائر لیگئے شاپور کے
ہوش اُڑ گئے بدحواس ہوکر بھاگا پہلے قراول بھی منتشر ہوئے افتان و خیزان باحال پریشان
طرف لشکر کے چلے صبح کے وقت گوشہ لشکر صاحبقران پر بارگاہ بہار و باغبان آراستہ تھی
اپنے اپنے خیمہ سے نکلکر سمت بارگاہ حشامی جاتے تھے کہ صحرا سے رونے کی آواز آئی باغبان نے پلٹ کر
دیکھا مہتر شاپور شیر دل و چند ملازمان ایرج حیران و پریشان بھاگے ہوئے آتے ہین باغبان
نے بڑھ کر پوچھا کیون مہتر شاپور خیر تو ہے شاپور نے تمام کیفیت صحرا کی بیان کی کہا اے باغبان ہم
صحرا سے سبزہ زار مین جاکر لُٹ گئے اپنے آقا سے چھٹ گئے شکار بھی نکرنے پائے کہ خود شکار ہوئے
بہار نے کہا اے باغبان اس سرحد کی کیفیت ظاہر ہونا بہت دشوار ہے اُس شعبدہ باز نے
کل سرمیدان کہا کہ مسلمانون کی تنبیہ اور طور سے ہوگی وہ شعبدہ ظاہر ہوا ہے ابھی جاکر گرتی ہون
بلکہ شاپور کو روکا کہ صاحبقران کو خبر نکر یہ مقدمہ سحر و ساحری ہے جو سردار وہان جائیگا مبتلائے
بلا ہوگا باغبان تو اسباب سحر درست کرنے لگا مگر بہار و مخمور طاؤسان زرّین بال پر سوار
ہوکر چلین چہرے غصّے سے گلنار عقب مین مخمور آگے آگے بہار مخمور کہتی ہوئی آئی بہار جادو
سمجھ کے سحر کرنا جب ہمارا شاہزادہ والا قدر شیر صولت رستم شوکت اپنے والد نامدار سے لڑکر
پلٹا تھا اُس شعبدہ باز نے یہ کلمہ باواز بلند کہا تھا کہ ان مسلمانون کی اور طور سے تدبیر کیجائیگی
وہی سحر و ساحری شروع ہوئی معلوم ہوتا ہے یہ صحرا جسمین جاکر ایرج نوجوان پھنسے شعبدہ بازی
سے مملو ہے مقام افسوس ہے کہ یہان کا حال بخوبی نہ دریافت ہونے پایا حالات طلسم ہوش ربا دیکھے
افراسیاب ایسے ظالم سے سالہا سال لڑے یہان کا حال اگر معلوم ہوتا تو اس مکار کو لطف ملتا
سالہا سال سہی یہ ملک آباد در بندون کے سحر دیکھے کوکب ایسے بادشاہ مجبور ہوگئے تھے لاچار تھے

بہار نے پلٹ کر جواب دیا اے مخمور فلک در پے آزار ہے کوشش ہماری بیکار ہے افراسیاب ایسا
شخص مارا گیا اُسکے بعد بھی چین نملا آخر اُسنے جو دعوے خدائی کیا ہے کوئی تو ایسا بھروسا ہے اب تو
جاتے ہین سب حال کھل جائیگا یہ کہتی ہوئی بہار اُسیوقت صحرا مین پہونچی کہ صدہا سرداران ایرج
کو طائر اُٹھا لیگئے اندر سے درۂ کوہ کے برقین چمک رہی ہین بہت سے سرداران ایرج غائب
ملازم قتل بھی ہوے وہ طائران صحرا تڑپ تڑپ کے گر رہے ہین کوئی عکس سے طائر کی گر گیا کسی
کے پرون نے کام خنجر بُرّان کا کیا اسی طور سے گرا کہ سوار کے دو ٹکڑے ہوئے پیدل بھاگ کر
جان بچاتے ہین بعض گوشون سے طائرون پر تیر اندازی کر رہے ہین تیرون سے طائر زخمی
ہوے بہار نے جو ہنگامہ دیکھا گلدستۂ سحر جھولی سے نکالا غنچہ دہن وا کیا بصد رنگینی اس
مصرعہ کو پڑھا گلدستہ مارا ایک طائر نے گلدستہ پر طمانچہ مارا یا گلدستہ پھٹا پھولون سے شعلہ ہائے
آتش نکلے کئی طائر بھی جلے گلدستہ بھی جلکر خاک ہوا رنگ سحر بہار نہ جما تین بار گلدستے بہار نے
مارے چالیس پچاس طائر جلکر خاک ہوے مخمور نے دیکھا ایک آندھی سیاہ درۂ کوہ سے اُٹھی
تمام صحرا پر غبار ہو گیا بہار کا دم گھٹنے لگا قصد کیا پر پرواز پیدا کر کے نکل جاؤن الگ سے سحر
کرون اُس غبار سے ایک طاؤس زرین بال پیدا ہوا بہار پر گرا ہر چند بہار نے اپنے کو
بچایا چاہا سحر کر کے طاؤس کو جلادون طاؤس نے پنجہ کمر مین بہار کے دیا بہار بیہوش ہو گئی
اُٹھا کر بہار کو درۂ کوہ مین لیگیا مخمور حال بہار دیکھکر بیتاب ہو گئی پڑھ کر دانہ یاقوت احمر کا
مارا سحر سے ایک مرغ زرین پیدا کیا اُس مرغ نے ہزارہا طائر چیر کے پھینک دیے پھر آندھی
اُٹھی وہی طاؤس جو بہار کو لیگیا تھا بیہات افسوس کہتا ہوا درۂ کوہ سے نکلا مرغ زرین سحر
مخمور پر جا پڑا ایک پر مارا کہ وہ مرغ جلگیا اب تڑپکر مخمور پر گرا اس زور شور سے آواز بیہات
دی کہ مخمور بھی بیہوش ہو گئی طاؤس نے آکر مخمور کو اُٹھا لیا درۂ کوہ مین لیگیا باغبان قدرت
آگے پہونچا اُسنے بھی سحر کر کے تیر برسائے بہت سے نخل کاٹے طائر مارے ایک باز چیختا ہوا
درۂ کوہ سے نکلا خبردار خبردار کہکے جھپٹا باغبان کو بھی غش آیا باز باغبان کو بھی اُٹھا کے
لیگیا باغبان و بہار و مخمور کے ساتھ والے سحر کر کے لڑنے لگے طائرون پر کسی کا دام
سحر نہ پڑا صدہا کو اُٹھا لیگئے یہ خبر ہرکارون نے کوکب روشن ضمیر کو پہونچائی یہ حال پر ملال سنکر

کوکب بیقرار ہوگیا فوراً پشت مرکب پر سوار ہوا اُسوقت آکر پہونچا کہ ملازمان ایرج کا تو نشان بھی نہین ملتا ملازمان باغبان سحر کررہے ہین درہ کوہ سے طائر نکل کے اونکو اوٹھا لیجاتے ہین بس کوکب کمرہمت چست باندھکر پشت مرکب سے کودا ایک گولا مارا کہ تمام صحرا آتش بہار ہوگیا سب طائر زمزمہ سرائی بھولے آتش سحر کوکب سے ہزارون جلکر خاک ہوے نخل کٹ کٹ گرے برقین چمکین رعد گرجا خود بھی ہاتھ مین تیغہ کھینچکر جانوران پرند وگزند کو قتل کرنے لگا یہ خبر ہلکارون نے صاحبقران زمان کو پہونچائی امیر سوار ہوکر چلے بادشاہ بھی تخت پر سوار ہوئے عمرو رکاب صاحبقران سے لپٹا ہوا فریاد کررہا ہے کہ ای شہریار رہ صحرا اسحر وساحری سے معمور معلوم ہوتا ہے ایرج تو غیر ساحر تھا مگر مخمور وبہار وباغبان تو ساحران کامل واکمل تھے سنتا ہون اونکی بھی وہی صورت ہوئی بازو عقاب درہ کوہ سے پیدا ہوتے ہین ہزار ہا کو اوٹھا کے لیگئے بہار نے کوئی طریقہ اوٹھا نہین رکھا لیکن کچھ زور نہ چلا حضور اسوقت نہ جائین صاحبقران نے فرمایا عزیز تو جاکر اپنی جان دین اور مین اپنے کو بچاؤن تماشہ بھی دیکھنے نہ جاؤن یہ فرماتے ہوے اُسوقت پہونچے کہ دیکھا کوکب روشنضمیر اُس صحرا مین مثل شعلہ جوالہ طائرون سے لڑرہا ہے تمام صحرا کو جلا کر خاک کردیا ہے دامنہ کوہ لاشہ ہاے طائران سے بھر دیا ہے تیغہ برق مثال ہاتھ مین براے ایرج نوجوان بیقرار ہے فرزند کہکے نعرے ماررہا ہے طائرونکو للکاررہا ہے لڑتا بھڑتا برسرکوہ پہونچا اسقدر گولے مارے کہ تمام پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پہاڑ کے درخت بھی کاٹے طائر ہزارون مارے گئے مگر تانتا طائرون کا کم نہین ہوتا زرہ ولباس کوکب منقارون سے نوچکر پھینک دیا دم شمشیر پر خود گلے رکھتے ہین خود موت کا مزہ چکھتے ہین صاحبقران ملاحظہ کررہے ہین کہ برسرکوہ فلک شکوہ کوکب دریای خون مین نہایا ہوا لباس تمام پارہ پارہ جسم تمام چھنا ہوا منقار طائران کی ضرب سے تمام جسم فوارہ بنا ہوا لیکن جرات مین کوکب کے فرق نہین جس طایر کو پکڑ پایا چیر کر پھینکدیا کسی کو تلوار سے قتل کیا کسی پر نگاہ قہر ڈالی برق چمک کر گری طائرونکے سرکٹکر زمین پر گرے پھر بھی کامل کوکب روشنضمیر اُس پہاڑ پر لڑا طایرون کا نکلنا موقوف نہین ہوتا صاحبقران زمان ملاحظہ فرمارہے ہین کہ کوکب مجمع طایران سے مثل برق تڑپ کر بلند ہوا چند قدم بلند ہوکر سر جھکایا کڑک کر پہاڑ پر گرا یہ سمجھ لیا کہ ان طائرونکا بانی ووالا اندر پہاڑ کے بیٹھا ہوگا جب اوسکو جاکر مارونگا تب یہ بلا دفع ہوگی کئی درجے

اُس پہاڑ کے تھے کوکب نے ٹکرین مار کر بہ سختی اُن درجون کو مٹایا اتنی بڑی مصیبت اُٹھا کر درجے تو
توڑے اسقدر زخمدار ہی کہ جھومتا ہوا اندر درۂ کوہ کے گرا فرط زخمداری سے اسقدر خون جسم سے بہا کہ
چہرہ سفید ہوگیا ظاہر ہی کہ خون جسم مین باقی نہین رہا جسوقت کوکب درۂ کوہ مین پہونچا درجہ ہاے کوہ تو
گر چکے تھے دور سے صاحبقران بھی دیکھ رہے ہین اندر درۂ کوہ کے جہان پر کوکب جاکے گرا ایک قبر
بنی ہوئی ہی اُس سے طائر نکل رہے تھے کوکب نے تعویذ قبر پر قبضہ مارا نعرۂ شیرانہ کیا اور نامرد چھپا ہوا سحر
کرتا ہے باہر نکلکر مقابلہ کر ہم بھی دیکھین کیسا بہادر ہی قبضۂ شمشیر جو غصہ مین تعویذ قبر پر مارا ایک جھناٹا ہوا
تعویذ قبر پھٹا ایک سنہرا تیلہ قبر سے نکلا اس زور سے ایک آواز دی کہ تمام صحرا تھرا گیا کوکب ایسے شیر دل کو
غش آگیا لہرا کر گرا تیلے نے کمر مین پنجہ دیا کوکب کو لیکر غرق زمین ہوا گوشۂ قبر سے دھوان نکلا تمام صحرا
تاریک ہوگیا دو گھڑی کامل اوس جنگل مین غبار بلند رہا صدائین مختلف آئین بعد عرصہ دراز روشنی ہوئی اسوقت
صاحبقران نے دیکھا وہ پہاڑ وہ قبر وہ صحرا وہ اشجار ہاے طائران سب غائب ہوگئے صرف ایک صحراے
ویران کف دست میدان جسمین نہ انسان نہ حیوان بگولے گرد کے اوڑھ رہے ہین جنگل تپ رہا ہے اژدر
جا بجا ریتی مین شدت تشنگی سے لوٹ رہے ہین دھوپ تھراتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جسکے جسم پر اُڑ کر ذرۂ ریگ
روان پڑ گیا صاف ظاہر تھا چنگاری نے جسم کو جلا دیا یہ حال جو صاحبقران نے دیکھا کہ مقام تبدیل
ہوگیا اب پریشان ہوے بادشاہ تخت سے کودے صاحبقران سے لپٹ گئے کہا اے جد عالی تبار
براے خدا پلٹ چلیے یہان کس سے مقابلہ کیجیے گا بالکل مقام تبدیل ہوگیا حقیقت مین صاحبقران بھی حیران
ہین کہ کس سے مقابلہ کرون کسکو ڈھونڈون کسکو بڑھ کر روکون بادشاہ بھی دامن نہین چھوڑتے عمرو بھی کہتا ہی
حضور واپس ہون یہ نیا مقام ہے کہ سب طلسماتین تبدیل ہوگئین انشاءاللہ مین فکر کرونگا خالی اس جنگل مین
سر ٹکرانے سے کیا فایدہ جملہ سردار بھی یہی کہہ رہے ہین صاحبقران کو کچھ نہ بن پڑا مجبور لاچار آنکھون مین
آنسو بھرے ہوے پلٹے بارگاہ حشمی مین داخل ہوے وہ دن سارا تڑپ تڑپ کر کاٹا ہر طرف سے
براے امیسح رونے کی آواز آتی ہے لشکر کوکب مین ہنگامہ بلند براے مخمور و بہار کنیزین
دردست یہ خبرین ہرکارون نے خورشید روشن تن سے جا کر کہین قہقہہ مار کر ہنسا
کہا اے بندگان مین قدرت کو ہماری دیکھا اب قدرت کی نگاہ مسلمانون سے پھری سب انکے ساتھ
دشمنی کرینگے ذرۂ ریگ بیابان ستارہاے آسمان ان سب پر آنکھین نکالینگے بختیارک نے کہا یا

خداوند حمزہ صاحب اسم اعظم قاتل ساحران عالم ہی اب جسدن طبل جنگی بجیگا نورالدہر ولندہور میدان مین جائینگے حمزہ سامنے آکر اسم اعظم پڑھدیگا سحر اُتر جائیگا یہی جوان تلوارین کھینچکر آپ پر آپڑینگے اس زور شور سے لڑینگے کہ جان بچانا دشوار ہوگا پرے کے پرے اُلٹ دینگے حمزہ خود لڑتا بھڑتا بارگاہ مین گھس آئیگا اُسکی تیغ برّان سے کون پناہ پائیگا یہ سنکر خورشید بہت ہنسا کہا او شیطان بے ایمان تو ہماری عملداری کو شہر باختر سمجھا ہے حمزہ کا علاج بھی خود بخود ہو جائیگا یہ طائران صحرا نہنگان دریا حمزہ کا بھی علاج کر لینگے اوسی کے ہاتھ اوسکے دشمن ہو جائینگے مسلمان شکست فاش کھائینگے قدرت نے مٹانے کی حمزہ کی تقدیر کردی اور حمزہ پیدا کرینگے اُسی کے ہاتھ سے انتقام کر لینگے یہ سپہ سالار مغرور ہو گیا اسکا غارت کرنا منظور ہی ہرکارون نے یہ خبرین صاحبقران کی سامنے آکر بیان کین امیر نے فرمایا بیہودہ بکتا ہی اوس ملعون کی کیا حقیقت ہی پروردگار مالک ومختار ہی بندہ مجبور و لاچار ہی انہین باتوین مین دن تمام ہوا کوتوال فلک نیلی فوج ثابت و سیارگان کو ہمراہ لیکر واسطے طلایہ کی اوٹھا انتظام فلک نیلی مین مصروف ہوا یہان صاحبقران زمان دربار مین جلوہ فرما ہین کہ پہلوان عادی نے آکر سرخ کاغذ ہاتھ صاحبقران کے دیا امیر نے اوسپر صاد کرکے فرمایا آج طلایہ لشکر اسلام اس حقیر سے متعلق ہی مقبل سے کہو مرکب تیار کرے جملہ سرداران تہمتن جان نثاران صف شکن اپنے مقام سے اوٹھے عرض کی ای یاور غریبان و ای دادرس بیکسان یہ اقلیم پُرآشوب ہے ساحر شعبدہ باز کا سامنا حضور برآئے طلایہ تشریف نہ لیجائین یہ انتظام غلامان خوش انجام بوجہ احسن کر لینگے صاحبقران نے فرمایا بعد سال بھر کے یہ خدمت میرے متعلق ہوئی ہی خدمت اپنی ہالیان لشکر کی سلطنت سے بہتر جانتا ہون ہر چند سردارون نے سمجھایا صاحبقران نے نمانا چند ملازمان بہرام و سرخیل وفاداران مقبل وفادار و خواجہ کو ہمراہ لیکر برائے انتظام طلایہ تشریف لائے جابجا انتظام کیے پھرتے پھرتے ایک گوشے پر تشریف لائے واضح رہے ناظرین والا مقام ہو کہ افسر طلایہ پر واجب ہی اس طور سے انتظام کرے کہ لشکر حریف شبخون نہ دے سکے لشکر مین چوری نہو یہ سب انتظام متعلق میر طلایہ ہین ہر مقام پر صاحبقران نے سوار پیدل برائے انتظام چھوڑے پھرتے ہوئے کنارے لشکر پر آئے عمرو ساتھ ہین دیکھا سامنے دریائے لشکر حریف موج مار رہا ہے حاضر باش کی صدائین بلند سحابی باختری مشتری حصاری ہمراہیان لقا مغرور و متکبر بربادی لشکر اسلام کی جو خبرین سُنی ہین خوش بیٹھے ہین ضیغم خون آشام خالو سے قدرت لقا سے بد انجام تین لاکھ سوار سے طلایہ پھر رہا ہی قصد کرتا ہی کہ لشکر صاحبقران پر جا پڑون سیر طلایہ سے

بعد گزرے دون صاحبقران زمان کو بیہودہ دیکھا گھبرا کر پیچھے ہٹا ہو صدا لیبیت ہوا عرصہ دراز تک صاحبقران
سامنے لشکر لقا کے کھڑے رہے اسی خیال سے کہ شاید تام بے ادبی کرے جب صاحبقران نے دیکھا کہ
ضیغم طلایہ لیکر ہٹ گیا پشت اشقر سے اترے ٹہلتے ہوے پہاڑ سے لشکر بر سایہ مشغل مین آ کر ٹھہرے خواجہ
اسوقت تک ساتھ ہین امیر کے کان مین رونے کی آواز آئی بلکہ کوئی روتا ہو پکار رہا ہے او ظالم مجھکو قتل
کر نا دیدار فرحت آثار بزرگان کا مشتاق ہون افسوس کسی نے خبر ہماری جد عالی تبار صاحبقران نامدار کو نہ پہونچائی
کہ وہ آکر اس جلاد صاحب بیداد سے ہمکو بچاتے افسوس ہمکیس و بے بس ہو کر قتل ہوتے ہین اپنی تنہائی پر روتے
ہین صاحبقران نے فرمایا خواجہ یہ کس دردمند کی آواز ہے کلام حسرت انجام مین کیا سوز و گداز ہے بہ عینہ صاف
ایرج نوجوان کی آواز آتی ہے تڑپ تڑپ کر میرا نام لیتا ہے عمرو نے کہا اے شہریار یعقوب لوکب وغیرہ تمام
صحرا سحر و ساحری سے مملو ہین وقت شب ہے اس آواز کا خیال نفرمایے بلکہ لشکر مین صاحبقران اپنے مقام
سے نہ اٹھے کہ پھر آواز آئی ہای کون جا کر میرے دادا جان سے میری خبر کہے کہ غلام آپکا قتل ہوتا ہے کسی نے
قاسم نوجوان کو بھی آگاہ نکیا رستم پیلتن نے بھی خبر نلی ع واے بر ما د گرفتاری ما ۔ تو صاحبقران
بیتاب ہو گئے کہا خواجہ صاف ایرج کی آواز ہے بلاے ناگہانی مین وہ شیر مبتلا ہے بزرگون کا نام لیکر پکار
رہا ہے یہ کہکر صاحبقران دوڑے سامنے ایک چاہ کہنہ بنا ہوا ہے اوسی چاہ سے یوسف قاسم کی آواز
آتی ہے عمرو تو الگ کھڑا ہے صاحبقران سب گردان پر اس چاہ کے چڑھ گئے جھک کر دیکھا ایرج نوجوان
روح روان قاسم عالی شان مسلسل و مطوق چت پڑا ہے ایک جلاد خنجر برہنہ کھینچے ہوے قصد کرتا ہے کہ سر
کاٹ لون اج بلکتا ہے دم شمشیر پر ہاتھ رکھدیتا ہے کہ او ظالم چند ساعت کی مہلت دے خنجر روک لے مین
چاہتا ہون اپنے بزرگون کو یاد کرون اپنے جد سے فریاد کرون وہ جلاد کہتا ہے او جوان خاموش ملکہ اختر جادو نے
حکم دیا ہے سر کاٹ کر تیرا پاس بادشاہ طلسم اختریہ کے لیجاؤنگا خلعت و انعام و جاگیر پاؤنگا آفت جو صاحبقران
کی دیکھی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا عمرو دور سے پکار رہا ہے یا صاحبقران برای خدا پلٹ آیئے اس شعبدے
پر خیال نفرمائیے ہاتھ سے صاحبقران کے دامن صبر چھوٹ گیا شیشہ دل سنگ بدعت سے اس جلاد کے
ٹوٹ گیا نعرہ کر کے پھاند پڑے عمرو نے دیکھا جب صاحبقران پھاندے اس کنوین سے بھڑک کر شعلہ ہا
آتش نکلے صدای مہیب آئی زمین تھرائی وہ کنوان وہ مقام نظرون سے ناپدید ہوا عمرو اشقر کو تل
لیکر طرف لشکر اسلام کے بھاگا یہان بادشاہ لشکر اسلام نے خواب پریشان دیکھا روتے ہوے

بارگاہ مین تشریف لاے فرمارہے ہین کہ یارو دادا جان کی منزل او عیارون نے قصد کیا ہے کہ جامین دریای لشکر
مین تلاطم ہوا ہے صاحبقران کی آواز آئی گھبرا کے باہر نکل آئے دیکھا خواجہ مرکب صاحبقران کی باگ
تھامے ہوے روتے ہوے آتے ہین جیسے حال پر ملال سنا گریبان چاک کیا خاک منھ پر ملی ہائے صاحبقران
کی صدا بلند کی بادشاہ نے بڑھکر فرمایا خواجہ برای خدا مفصل حال بیان کرو جد عالی تبار پر کیا سانحہ
گذرا اپنے رات کو خواب پریشان دیکھا صبح سے گھبرا رہا ہون عمرو نے منھ پیٹ لیا تمام کیفیت رو رو کر
بیان کی کہ وہ یوسف کنعان جرأت چاہ مین گر کے غائب ہوا افلاک نے ہمکو لوٹ لیا ہرچند ہمنے منع کیا نہین
معلوم کیا سانحہ دیکھا کہ چاہ سی کنوین مین پھاند پڑے بعد تھوڑی دیر کے وہ کنوان بھی غایب ہوگیا مین
بدنصیب اپنے آقا کو کھو آیا یہ خبر وحشت اثر جو عمرو نے بیان کی سردارون کے کلیجے پھٹ گئے بادشاہ نے تاج
زمین پر دے مارا خواتین معظمہ محل سے نکلنے لگین مقبل نے بڑھکر آواز دی یارو آنکھین بند کرو بیبیان
نکل آئین قناتین ایستادہ ہونے لگین تمام سردار سر پیٹ رہے ہین ہنگامہ عظیم برپا ہوا عمرو نے بڑھکر بادشاہ کو
سنبھالا عرض کی اے شہریار برای خدا اپنے کو سنبھالیے ایسا نہو تمام لشکر متفرق ہوجاے وہ بیچیا دباؤ ڈالی ابھی
لشکر تمام ہوجائیگا بمشکل بادشاہ کو سنبھالا بارگاہ مین لاکر پہونچایا حملہ عیار رحما سردار بارگاہ مین حاضر ہین ہر ایک کا
یہی قول ہے کہ ہم جاکر صاحبقران کو تلاش کرین بادشاہ جمجاہ طرف خواجہ کے متوجہ ہوے کہا آپ ہمین کیا
سمجھاتے ہین بدون آپکے کوشش کے مطلب ملی حاصل نہوگا طریقے سے ظاہر ہوا کہ دہنہ کسی طلسم کا تھا کوکب الب
بادشاہ عالیجاہ کس زور شور سے لڑا آخر مبتلای بلا ہوا سوای علامت طلسم کے ساحر کی یہ مجال نہ تھی کہ ان
ساحران اولی العزم کو گرفتار کرلیتا عمرو نے کہا اے شہریار غلام کے دل کو کب قرار مگر مفلسی کی محبت بھی بیکار
ہے اس جستجو مین ہزارہا روپیہ کا صرف ہے بدون زر جستجو کیا کرون بادشاہ نے اوسیوقت لاکھ روپیہ منگاکر سامنے
خواجہ کے پیش کیے بہرام وغیرہ نے کہا ہم بھی خدمتگذاری کرینگے عمرو نے کہا جو کچھ کرنا ہو خزانہ سے نکالیے
مین رنگ روغن تیار کرون تلاش کرکے صاحبقران کو لاؤن یہ تو مجھے خوب یقین ہے کہ سب صاحب
عنایت کرینگے خدمتگار سائیس ایک ایک مہینہ کی تنخواہ دینگے جو جن صاحب کو منظور ہو لاکر پیش
کرین نقدہ حرمتہ قرضہ فضیہ صاحبقران کے واسطے سبنے خواجہ کو روپیہ دیا بیحساب روپیہ
جمع ہوا بادشاہ کو مطمئن کرکے خواجہ جستجوے صاحبقران مین روانہ ہوے پہلے تو عمرو لشکر لقا مین
آیا نہال ہوا بختیارک اس راز سے آگاہ ہوگا آخر لشکل چوبدار بنے ہوے خیمے مین بختیارک کے آئے

بختیارک کہنے لگا کہا استاد مجھی بھی حال صاحبقران سنکر بڑا رنج ہوا عمرو نے خنجر نکالکر بختیارک کو دکھایا
کہا ملک جی سچ بتلاؤ کہ صاحبقران زمان کو کون لیگیا بختیارک نے قسمین کھائین کہ مجھے یہانکے رازو
نیاز مین دخل نہین ہی عمرو نے دیکھا اسکے کلام سے بوے صداقت آتی ہے یہ بھی ظاہر ہوا کہ خورشید روشن تن
نے اسکو اپنا رازدار نہین کیا بارگاہ خورشید مین الصورت مبدل آئے کہ شاید کوئی کچھ ذکر کرے ہر کارون نے
جو خورشید سی خبر کہی اسنے سنکر یہی جواب دیا وہ طائر نہین فرشتے تھے ان سبکو اوٹھا کر لیگئے عمرو عیار نے
کھڑا رہا کچھ ذکر صاحبقران نہ آیا لاچار اسکی بارگاہ سے بھی نکلا سارے لشکر کو چھانا ہر ایک سے صورت بدل کر
پوچھا کسی نے کچھ نشان نہ تبلایا مجبور لاچار حیران و سرگردان طرف صحرا کے چلا اکثر دیہات و قریات مین دیکھا
وہان بھی پتا نپایا خورشید روشن تن کی خدائی کے معتقد ملے ہر مقام پر دیکھے ہین تصویر خورشید
روشن تن کو سجدہ کرتے ہین تین دن کامل عمرو دورد ور پھرا کچھ نشان اپنے آقاے نامدار کا نپایا بہت
لاچار ہوے صورت تبدیل کرکے ایک گوئیے کی صورت بنکر تیار رہوا عالم یاس مین صحراے سبزہ زار مین
بیٹھ کر یاد مین اپنے آقا کے نے نوازی کرنے لگا اشعار فراق الفاظ اشتیاق کبھی بیقراری کبھی اشکباری یہی
خیال ہے کہ کیون خواجہ اب جو مین بدون حصول گوہر مراد لشکر مین جاؤنگا سردار دنگ کیجے بھیت جانینگے
ناموس بیتاب ہوکر محلات سے نکل آئینگی حقیقت مین کیفیت لشکر بھی عرض کرنا واجب و لازم ہے کہ جب
زمانہ ایک ہفتے کا گذرا خورشید روشن تن نے طبل جنگی بجوایا نور الدہر جو میدان مین آئے فرامرز
عاد مغربی نے مقابلہ کیا دو دن کی کشتی مین نور الدہر فرامرز کو باندھ کر لیگئے جب خورشید
روشن تن کا سامنا ہوا فرامرز نے سجدہ کیا ایک دن نور الدہر میدان واری کرتے ہین
ایک دن لندھور جسکو زیر کرکے لیگئے اوسنے خورشید روشن تن کو سجدہ کیا بادشاہ یہ خبرین سنکر
نہایت مکدر رہوتے ہین تنہائی مین بیقرار ہوکر روتے ہین لشکر یہ بدبدعت خواجہ کے وہ کیفیت
کہ چار پانچ دنین تمام دیہات قصبات مین تلاش کرچکا آپ گوئیا بنا ہوا تانین مار رہا ہی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے
چشمہ چشم سے دریاے اشک موجزن دل بیقرار آنکھین اشکبار یہی سوچ ہی کہ ہمارے آقاے نامدار پر کیا گذری کس سے
پوچھون کہان جاؤن سر ٹکرا ٹکرا کر جان دون اسوقت اس جوش و خروش مین عمرو نے نوازی کی کہ طائران صحرا مست
ہوگئے دوا ہوان صحرا کر چھالین بھرتے ہوے جھاڑیون سے نکلے نے کی آواز سنکر مست ہوکر ٹھہر گئے جوکڑی
بھولے طائران ہوا آشیانون سے پھڑک پھڑک کر گرے ہین پرونکا عمرو کے سر پر سایہ کیا ہے یہ

سلیمان وقت بنا ہوا بجا رہا ہی رنگ بندھا ہوا ہی قضا ہی کار وزیر طلسم اختریہ ایک نازنین نہ جبین خوش تر و خوش خو نام ہا بی برہمن کج ابرو خال و چشم جادو اس حسن و جمال پر سحاب الم دلپر چھایا ہوا وہ ماہتابان سحر مین طاق حسن مین شہرہ آفاق تخت پر سوار ہو کر دل کو بہلاتی ہوئی جاتی ہی کہ کان مین نئے طرح سے صدا اسے نے آئی کون شخص خوش آواز بصد سوز و گداز اشعار عاشقانہ گا رہا ہی نظم مصنف موافق مضمون مقام ہذا

طفلی ہی سی تھے ہم تو ثنا خوان محبت
دکھلا دو ہمین سرو گلستان محبت
بیر اہمن ہستی بھی مبدل کیا سے نے
ہی ورد زبان مصرعہ دیوان محبت

مکتب مین پڑھا کرتے تھے دیوان محبت
اک دام مین صیاد کی اک طوق بگردن
چھوٹا نہ مگر ہاتھ سے دامان محبت

کہتے ہین کہ کھینچو دل پر داغ سے تم آہ
قمری و عنادل ہین اسیران محبت
یاد ابروی دلدار کی رہتی ہی قمر کو

برہمن کج ابرو کے کانین جو یہ آواز آئی دل تو غم و الم سے بھرا ہی طرف

صدا کے متوجہ ہوئی تخت اوڑاتی ہوئی اوس مقام پر آئی کہ عمرو بیٹھا نے نوازی کر رہا ہی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی اسقدر اپنے آقا کی یاد مین رو رہا ہی کہ دامن و گریبان آنسوؤن سی تر ہی زمین و آسمان کی کسکو خبر ہے تصویر خیالی سے باتین کر رہا ہے کبھی تڑپا کبھی پھڑکا کبھی غزل کبھی ٹھمری گائی برہمن بیقرار ہو گئی تخت ہوا پر ٹھہرا رہا ہی گانے کی آواز پر آنکھون نے آنسو بھی نکل آئے آخر خیال مین آیا اس گانے والے کو باغ مین اٹھا کر اپنے لیجلین دل کھولکر اسکا گانا سنین ایک پنجہ سحر کا بنا کر پھینکا وہ پنجہ کمر مین عمرو کے پڑا اسطرح جھٹکا دیکر اٹھایا کہ عمرو متوجہ ہوا سے بیہوش ہو گیا برہمن نے عمرو کو تخت پر ڈال لیا اپنے باغ مین لیکر آئی آپ بصد ناز و انداز مسند پر بیٹھی گرد چند کنیزان ہمراز عمرو کو ہوشیار کیا عمرو کی جو آنکھ کھلی صورت زیبا برہمن دیکھکر گھبرایا گیا دعائین دینے لگا پوچھا کیون حضور یہ پیر غلام یہان کیونکر آیا برہمن نے بفصاحت جواب دیا ای شخص نہ گھبرا مجکو تیرا گانا پسند آیا اپنے باغ مین تجکو اوٹھا لائی جو تو مانگے گا دونگی گانا تیرا دل کھولکر سنونگی نام تیرا کیا ہی عمرو نے کہا مجکو تیرنگ سے نواز کہتے ہین میان تان سین صاحب کا نواسا ہون خوب آپکو راضی کرونگا تیور سے عمرو کو یہ بھی دریافت ہوا کہ ضرور کسی پر مایل ہی کسی کی تیغ ابرو کی گھایل ہی ہر بات مین ٹھنڈی سانسین بھرتی ہی عمرو نے نام پوچھا برہمن کج ابرو نام بتایا عمرو نے یہ سمجھ لیا کہ عاشقانہ اشعار اسکو پسند ہین یقین ہی کہ کسیکی محبت مین

درد مند ہی یہ مطلع و شعر عاشقانہ مصنف صاحب کا پڑھا نظم

بہار آتے ہی پھر داغ غم ابھر آئے
سمجھ چکے تھے کہ اب زخم دل کے بھر آئے

عدم مین روح فقط ہی کہان تن پر داغ
لحد کو اپنا خزانہ سپرد کر آئے

اس مضمون پر برہمن اسقدر روئی کہ ہچکی لگ گئی عمرو نے گورو کر قدمونکو بوسہ دیا بدلنا ہی پوچھا ای شاہنشاہ خوبی ای سرو باغ محبوبی امیدوار ہون کہ مفصل حال بتائیے کیا تعجب ہے کہ اس درد کا علاج کرون اسطرح جو عمرو نے پوچھا برہمن کا دل تو بھرا ہوا تھا آنچل دوپٹہ کا منھ پر رکھکر بہت روئی کہا ای ذرہ نواز میرا درد لاعلاج ہی یہ درد ہماری جان لیگا عمرو نے کہا ایسا نفرمائیے جو درد ہی اسکا علاج بھی پیدا کرنے والے نے مقرر فرمایا ہی مین جان و دل سے کوشش کرونگا حضور نہ چھپائین مفصل ارشاد فرمائین ہم لوگ گھر گھر جاتے ہین ہر ایک مزاج سے واقفیت رکھتے ہین ضرور آپکا گوہر مدعا تلاش کرینگے اسطرح جو عمرو نے کہا برہمن کو باتون سے عمرو کے لطف ملا کہا ای نے نواز عجب طرح کا معرکہ ہے یہ سرحد طلسم اختریہ مشہور ہی ملکہ اختر جادو اس طلسم کی بادشاہ ہین مین اوسکی وزیر ہون خورشید روشن تن کا نام بنام ملکہ اختر جادو آیا کہ مسلمان لشکر کشی کر کے قریب قلعہ آگئے تدبیر و تقریر سے اونکو گرواؤ اول علامت طلسم پیاسیح نوجوان ایک جوان آیا طائرون نے اوسکو پکڑ لیا اوسکی جستجو مین بڑے بڑے ساحر آئے علامت طلسم پر مبتلا ہوے پھر تاکید ہوئی کہ صاحبقران صاحب اسم اعظم الٰہی مین اونپر سحر تاثیر نکریگا اونکو کسی مکر سے گرفتار کرو ملکہ اختر نے ایسے مکار کو بھیجا کہ اسنے صاحبقران کو بھی بغفلت دام مکر مین پھنسایا ای نے نواز جسوقت قید صاحبقران دربار اختر مین آئی مین بدنصیب وہان موجود تھی اونکی شان و شوکت دیکھکر عاشق ہوئی وہ آفتاب لب بام چراغ سحری ہو رہے ہین کل صبح کو ملکہ اونکو قلعہ طلسمی مین قتل کریگی اسوجہ سے مین بیقرار اشکبار ہون کہ ہاے وہ ماہ آسمان جاہ و جلال غروب ہو جائیگا اور تو مجھسے کیا ہو سکتا ہے تڑپ تڑپ کے اپنی جان دونگی صرف اسی شب کی مہلت ہے سحر کو صبح ہو جائیگی ملکہ برہمن نے جو رو رو کے یہ سب احوال بیان کیا عمرو نے اپنے کو ظاہر کر دیا کہا ای ملکہ عالم مین اوس شہریار کا عیار ہون اسی جستجو مین مارا مارا پھرتا ہون اب مجکو اپنے ساتھ بارگاہ اختر مین لے چلیے خوب ثابت ہوا کہ اختر کا ستارہ گردش مین کسی تدبیر سے اسکو گرفتار کرونگا صورت رہائی صاحبقران پیدا ہو گئی جب عمرو نے صورت اصلی برہمن کو دکھائی برہمن کو تقویت ہوئی یہ تو بزرگون سے سُن چکے ہین کہ عمرو کشندۂ ساحران عالم ہے کہا اچھا خواجہ میری کنیز کی صورت بنکر تیار ہو جیے وقت بہت تنگ ہے اسقدر رات آچکی ہے دیکھیے کیونکر طلسم اختریہ مین پہونچین اگر صبح ہو گئی تو پھر کیا ہو سکیگا عمرو نے کہا اگر

دو گھڑی پیشتر بھی آپ پہونچین صحبت مین پہونچتے پہونچتے عیاری کرونگا برہمن نے کہا دیکھون تقدیر کیا دکھاتی ہی خواجہ عمرو نرگس خواص کی صورت بنکر تیار ہوے برہمن نے تخت ہوا پر آستہ کیا خواجہ عمرو کو پہلو مین بٹھلا لیا تخت کو اڑا کر طرف طلسم اختریہ کے چلی عمرو راہ مین سمجھاتا جاتا ہی کہ ملکہ ہوش و حواس درست رکھو دربار مین اختر کے شراب پر میرا انتظام کرا دیجیے گا جس رنگ مین پہلو ملیگا فوراً عیاری کرونگا برہمن راہ مین گھبراتی ہی کہتی ہے خواجہ رات بہت کم رہگئی دمبدم سحر کو زور دیتی ہے چاہتی ہی پلک جھپکنے نپاے قلعہ طلسم اختریہ مین پہونچ جاؤن کیونکہ صاحبقران کو چھڑا اون عمرو تسکین دیتا ہے تا بہ قلعہ نہ پہونچی تھی کہ ستارہ سحری آسمان پر چمکا برہمن نے کہا لو خواجہ عمرو غضب ہو گیا غم مین ہمارے گریبان سحر چاک ہوا خواجہ عمرو بھی پریشان مگر دل مضبوط کر کے کہا ای ملکہ برہمن وہ اپنے زمانے کے صاحبقران ہین ایسی سختیان اکثر پڑتی ہین کوئی سبب پروردگار نکالیگا برہمن کے منھ پر ہوائیان اوڑنے لگین اوسوقت قلعہ طلسمی مین آکر پہونچی دیکھا بخوبی صبح ہو گئی میدان خونی کی تیاری ہو چکی ہی فوجین جمع ہو رہی ہین جلاد آگئے دارین استادہ ہین برہمن مجبور معہ خواجہ عمرو ایک طرف آکر کھڑی کہ نقارے پر چوب پڑی ملکہ اختر جادو تخت پر سوار گرد ہزارہا ساحران غدار بڑے کروفر سے آپہونچی برہمن نے جھک کر سلام کیا ملکہ اختر جادو نے آکر پوچھا کیون برہمن کہان تھین مزاج کیسا ہے آج تو تم بعد کئی دن کے تشریف لائین برہمن نے کہا کنیز علیل ہے سر مین خلل رہتا ہی آج مینے خبر سُنی کہ دشمن قتل کیا جائیگا باغی سزا پائیگا کنیز حاضر ہوئی اختر نے پکار کر حکم دیا حمزہ کو قیدخانہ سے لاؤ اب برہمن نے خواجہ عمرو سے اشارہ کیا کیون ای شاہنشاہ عیاران اب سر میدان شراب کیا اب کہان خواجہ عمرو نے مجبور ہو کر جواب دیا اب حضور کچھ نہین ہو سکتا اگر جلسے مین ملکہ اختر جادو ہوتی مین کوئی فکر کرتا یہان عیاری ناممکن ہے پروردگار کوئی سامان کریگا برہمن نے کہا خواجہ عمرو آپ تخت سے اوتر جائیے مجھسے نہ دیکھا جائیگا کہ جلاد اوس افسر کا سر کاٹے لاشہ اونکے دشمنون کا تڑپتے ہوے زمین پر دیکھون یہ بھی جانتی ہون کہ ملکہ اختر جادو پر قلعہ طلسمی مین غالب نہ آؤنگی اونکے ساتھ دم شمشیر پر گلا رکھدونگی جو تمسے ہو سکے وہ کرنا ہمسے صبر نہ ہو سکیگا برہمن نے یہ کہکر خواجہ عمرو کو تخت سے اُتار دیا آپ

آپ تخت سے اوتراتی ہوئی قریب تخت اختر جادو آکر ٹھہری یہی خیال ہے کہ جب صاحبقران کو اون
قتل کا حکم دیگی ہین اختر پر سحر کرکے جا پڑونگی جان دیکر لڑونگی ابروؤن پر بل واسطے صاحبقران
کے جیسکل اختر کہہ رہی ہے صاحبقران کو جلد لاؤ اب دیر نہ لگا جلادی بھی میدان خونی مین
بشلنگین لگا رہے ہین ہر سمت سے یہی صدا ہے قیدی کو قیدخانہ سے لاؤ یکایک برہمن نے
دیکھا دار وغہ زندان خانہ سر پیٹتا ہوا سامنے ملکہ کے آیا عرض کی حضور بڑا غضب ہوا قیدخانہ
سے قیدی غایب ہوا یہ سنتے ہی ملکہ اختر جادو کے ہوش اوڑ گئے گھبرا کر کہا ارے یار ایسا کون
دشمن لگا ہوا تھا یا عمرو کے ساتھ آیا قلعہ طلسمی مین آکر یہ دراندازی کی حکم دیا افلاک جادو
ہمارے کوتوال کو بلاؤ جب کوتوال حاضر ہوا فرمایا اے افلاک جادو کاہنان ہند طلسم نے اس
جوان کو فتاح طلسم اختر یہ قرار دیا ہے کتاب مین اسکا نقشہ کھنچا ہے واقف کارون نے حسب نسب
بھی لکھا ہے اسکا غایب ہونا باعث خرابی ہے خیال علم خداوند مین دل کو بیتابی ہے یہ ذکر تھا کہ افلاک
جادو کوتوال قلعہ طلسمی کا حاضر ہوا ملکہ اختر جادو نے کہا افلاک جادو تمنے سنا قیدی غایب ہوا
یہ مجال کسی کی نہین ہے کہ قیدی قلعہ طلسم سے باہر لیجا سکے کسی رئیس و امیر کا پاس نکرنا اگر میرے گھر مین
پتہ ملے فوراً تلاشی لو ہر ایک مقام مین جاؤ جلد پتہ لگاؤ یہ سنکر افلاک جادو واسطے تلاش کے چلا
برہمن کج ابرو گھبرا گئے کہ یہ معرکہ کیا ہوا قیدخانے سے اوس شیر بیشۂ جرات کو کون لیگیا خود ملکہ اختر
سے عرض کی حضور بڑے تردد کا مقام ہے سب متفق بھی کہتے تھے کہ یہ جوان جرات مین یکتا طلسم
اختر یہ کا طلسم کشا ہے کون ایسا دشمن تھا جو ایسے شخص کو لیگیا یہ تو خوب ہم آگاہ ہین اگر یہ جوان زندہ
بچ گیا تو یہان طلسم اختر یہ کی خیر نہین ہے حکم ہو تو مین جا کے تلاش کرون ملکہ اختر سمجھی کہ
یہ خیرخواہ دولت ہے اسی وجہ سے پریشان ہو رہی ہے فرمایا اے برہمن ہمارے کہنے کی کیا
ضرورت ہے تمھاری سلطنت جو مناسب ہو وہ انتظام کرو اس جوان کو بڑی جستجو سے گرفتار
کیا اگر نکرتے دس لاکھ ساحر اسیر دست انداز نہو سکتے صاحب اسم اعظم محترم و محتشم برہمن کے
تو دل کو لگی ہوئی ہے کہا حضور کنیز خوب آگاہ ہے مین بدل و جان کوشش کرونگی
یہ کہکے ملاؤس کو اوڑایا قلب دھڑک رہا ہے کلیجہ پھڑک رہا ہے عمرو کا بھی خیال برہمن کو
نہ رہا اسکے تخت سے پہلے ہی اوتر چکے تھے برہمن ادھر گئی مجمع ساحران متفرق ہوا عمرو

کبھی ایک جانب حیران و پریشان چلا دل سے باتین کرتا ہوا کہ آقا میرا صاحب اقبال ہے کوئی اور
دوست جدید پیدا ہوا قید خانے سے اُڑا لیگیا کہان تلاش کرون ہم کوچہ بکوچہ مارے مارے پھرتے
ہین وہ کسی پری طلعت کے پہلو مین بیٹھے ہونگے یہ بھی دلکو یقین کامل ہے اگر برہمن نشان پائیگی
ضرور راز چھپائیگی دن بھر عمرو کو پھرتے ہوے گذرا شام کو قریب ایک باغ کے پہونچا دروازہ
اوس باغ کا بند تھا عمرو ولپشت باغ پر آیا گانے کی بھی آواز کان مین آئی خیال ہوا دیکھین شاید
اسی باغ مین ہمارا سرو خرامان جرات ہو کئی دن سے اوس گل کی بو ہمارے دماغ مین نہین آئی ہے
یہ سوچ کے دیوار باغ پر کمند پھینکی دیوار پر چڑھے دیکھا ایک نازنین حور پیکر سمن بر خوش رو
خوش خو کم سن غنچہ دہن رشک چمن حسن مین بے نظیر چہرہ رشک ماہ منیر مسند ناز پر مثل طاؤس طناز
جلوہ فرما پہلو مین رشک قاف ثانی سلیمان یہی باتین ہو رہی ہین کہ صاحبقران فرماتے ہین
اے ملکہ ماہ پرور تمنے احسان کیا کہ ہمکو قید خانے سے نکال لائین ہم مخفی ہوکر نہین رہ سکتے ضرور
ہمارا حال کھلے گا لہذا ہم صبح کو بارگاہ اختر جادو مین جائینگے انشاء اللہ تخت اوسکا اُلٹ دونگا
اگر قضا لیکر آئی ہے کیا اختیار جو خواہش مشیت پروردگار ہو ملکہ ماہ پرور دختر اختر
کہہ رہی ہے مین تو بچانے دونگی یہ قلعہ طلسمی ہے مینے بڑی کوشش کی کہ کنیزونکو بھیجکر آپکو منگا لیا یہ بھی
مینے خبر پائی ہزارہا ساحر آپکی تلاش مین نکلے ہین آپ بارہ دری سے بھی باہر نہ نکلیے مثل بوے گل
اسی باغ مین مخفی رہیے مین لوح طلسمی تلاش کر دونگی تب آپکو جانے کا حکم دونگی یہ جو عمرو نے سنا
صاحبقران کو اس شان و شوکت سے دیکھا جل گیا دیوار سے غصے مین اوترا پہلو سے ملکہ
ماہ پرور مین ملکہ کوکبہ وزیرزادی ماہ پرور مثل ستارہ بہ پہلوے ماہ جلوہ فرما ہے وہ بھی
تائید کلام ملکہ کر رہی ہے کہتی ہے اے شہریار حقیقت مین ملکہ بجا ارشاد فرماتی ہین سامنے
ساحران طلسم کے کچھ آپ کا زور نہ چلے گا اختر جادو بادشاہ طلسم ہے چشم زدن مین
گرفتار کریگی اسم اعظم کا بند کر لینا اوسکے نزدیک بہت آسان ہے صاحبقران فرماتے
ہین مین نہ رکونگا کل ضرور بارگاہ اختر مین جاؤنگا خواجہ کوکبہ پر مایل ہوے گانا ارژدہی
گا رہی تھی وہ برائے رفع حاجت اوٹھی خواجہ نے اوسکو بیہوش کر کے نذر زنبیل کیا اوسکی
صورت بنکے محفل ملکہ اختر مین آئے خوب خوب گایا ملکہ نے فرمایا اے گلعذار آج تو تمنے

بیقرار کردیا خواجہ نے کہا اپنے صاحبقران کو منع کیجئے مجکو گھور کے دیکھتے ہین منتین کر رہے ہین تو ابھی ہاتھہ جوڑتے تھے مین ایسونکو منھہ بھی نہین لگاتی ملکہ ماہ پرور کی آنکھو مین آنسو بھر آئے کہا صاحب سبحان اللہ یہ آپکو کیا خیال ہوا مثل مشہور ہے ڈومنی کا یار سدا خوار یہ شفقت ہماری سامنے چرب زبانی کرتی ہے آپ ایسے ہوتے تو ہم یہ باتین کاہیکو سنتے بزرگون نے سچ کہا ہے مرد کا کچھہ اعتبار نہین ہے صاحبقران نے قبضہ پر ہاتھہ ڈالکر فرمایا گلعذار تیری شامتین آئی ہین مینے تیرے جانب نگاہ اوٹھا کے بھی نہین دیکھا عمرو نے کہا بس سپاہگری ندکھایئے کل رات میرے پاؤن دبایا کیے مینے منھہ بھی نہین لگایا بی ملکہ ماہ پرور صاحب کیا مجھسے کچھہ اچھی ہین میرا حسن نمکین کلام شیرین یہ تو چربی کا پتلا ہے لوبی کو کبھہ بھی بلائین لیتی ہین کبھی ہین مجکو گانا سکھادی کو کبھہ جھتلا کر اوٹھی اتبو محفل مین ہنگامہ ہوا کوئی کہتی ہے لو میری گٹھری غائب ہوگئی ایک کہتی ہے میرا پائجامہ ان کیا ہوا ایک نے کہا کسی نے ازار بند سے اشرفیان کاٹ لین یہ سنکر صاحبقران نے گلعذار کا ہاتھہ تھام لیا کہا سچ تبلا تو کون ہے عمرو چینخا کہا ماہ پرور مجکو بچا سے دیکھیے میرا بوسہ لیتے ہین ہے ہے سینہ پر ہاتھہ رکھدیا مین اپنی جان دونگی برادری والون کو خبر کرونگی ملکہ کہتی ہے حضور اسکا ہاتھہ چھوڑ دیجئے یہ زبردستی کیسی ہین اپنی جان دونگی میری تقدیر مین ڈومنی سوت لکھی تھی امیر نے کہا ملکہ تمھین معلوم نہین ہے یہ دزد مکار میرا عمرو عیار ہے ملکہ نے کہا واہ سبحان اللہ یہ خوب بات بنائی اپنی شرمندگی مٹائی میری گلعذار کو عمرو عیار بناتے ہین امیر نے فرمایا خواجہ اپنے کو ظاہر کرو عورت ناقص العقل رو رو کے اپنی جان دیتی ہے عمرو نے کہا رونمائی منگوایئے امیر نے فرمایا ملکہ دو کشتیان جواہرات کی جلد منگاؤ ابھی احوال ظاہر ہوجائیگا سب کنیزین حیران ہین کہ یہ کیا معرکہ ہے ملکہ نے کشتیان بھی منگوا کر رکھین کہا لیجئے صاحب سوت کو کشتیان دیجئے ہم جھوٹے کو تا بخانہ منزل پہونچا ئینگے امیر نے فرمایا خواجہ صاحب یہ کشتیان حاضر ہین اتبو صورت زیبا طلعت جہان آرا دیکھتے ہے عمرو نے معبت کی اہالیان جلسہ کی نگاہ پڑی کہ ایک شخص عجیب الخلقت لنگز کا بیبادہ مضحک وضع کنیزین چینخین مار کر بھاگین غل ہوا ارے بد ماش جلی ہاں بیٹھا دیو مرچہ چین کہان سے آیا امیر نے سبکو جھڑکا کہ یہ میرا بھائی ہے ملکہ نے کہا سبحان اللہ خوب آپکے بھائی آئے ہمکو تو یہ بات نہ بھائی میری

گلعذار کو کیا کیا عمرو نے کہا حاضر ہے ملکہ تمھاری تقدیر پھوٹ گئی یہ مجاور زادہ خانہ کعبہ تم شاہزادی
اسکو کہان پہلو مین جگہ دی امیر نے کہا خواجہ میرے پاس کچھ یہان موجود نہین ہے عمرو نے کہا آپ ہمیشہ
محتاج رہتے ہین ملکہ کے کڑے اوتار کر دید وہم رہن رکھ لینگے اب محفل مین خوشی ہونے لگی عمرو نے گلعذار
کو زنبیل سے نکال کر دیا امیر نے ملکہ سے اشارہ کیا خواجہ سے نے نوازی سنو اس علم مین یہ وحید عصر
ہے ملکہ نے کہا بھیا تمھاری نے کی بہت صفت سنی ہے ہم بھی مشتاق ہین عمرو نے نے نکالی بصد
سوز و گداز اسطرح اشعار عاشقانہ گائے تمام اہالیان محفل تعریفین کر رہے ہین عمرو جب کوکبہ سے
اشارہ کرتا ہے یہ جھلا کر منھ پھیر لیتی ہے عمرو نے کہا ملکہ ماہ پرور اپنی وزیر زادی کو روکیے مجھپر عاشق
ہوئی ہین منتین کرتی ہین کوکبہ نے منھ پیٹ لیا کہا واہ ری خدا غارت کرے جو بیٹے اس نگوڑے
جل ہالس کی جانب دیکھا بھی ہو امیر نے ملکہ کو سمجھایا کہ اپنی وزیر زادی کو راضی کرو ورنہ عمرو ہزار
طرح سے ذلیل کریگا ملکہ نے جو کوکبہ سے کہا کوکبہ نے منھ پیٹ لیا کہا کیون واری یہ نگوڑا بارڑے کا فقیر
مکار اُٹھائی گیرہ صورت مین بدھالس میری تقدیر مین لکھا تھا امیر نے فرمایا ای کوکبہ یہ خیال نکرو اسکا
لقب بھی سر برندۂ جادوگران و ریش تراشندۂ کافران ہے لشکر ظفر اثر کا لوای شوکت ہے اگر یہ نہوتا
لشکر کا مقابلہ ساحران مین ٹھہرنا دشوار تھا اسنے بڑے بڑے کار نمایان کیے طلسم ہوشربا اسی کی
جستجو سے فتح ہوا میرا یار وفادار معین و مددگار ہے کوکبہ لاچار کا لے زیر مایل ہو چکی ہے سر جھکا کر
خاموش ہوئی خواجہ اوچک کر اوسکے پہلو مین جا بیٹھے فرمایا مین اپنی بی بی کے پہلو مین بیٹھونگا کوکبہ
نے ایک دو ہتھڑ مارا نگوڑے کچھ تجکو شرم بھی نہین ہے عمرو نے کہا میان بی بی مین شرم کاہیکی
جلسہ مین ہنگامہ عیش و نشاط عمرو کی نے نوازی معشوقہ سے حیلہ سازی مگر صاحبقران فرما رہے
ہین مین کل ضرور دربار مین ملکہ اختر کے جاؤنگا ماہ پرور نے خواجہ سے اشارہ کیا آپ صاحبقران
کو باتون مین روکیے مین اپنی مان سے جاکر حال لوح دریافت کرون عمرو نے کہا بہت بہتر ہے
ملکہ ماہ پرور تو حیلہ سے طاؤس پر سوار ہو کر طرف اپنی والدۂ ماجدہ کے چلی یہان خواجہ
خدمت صاحبقران مین حاضر ہین صحن باغ مین جلسہ عیش و نشاط ہے افلاک جادو کوتوال
قلعہ طلسمی تلاش مین صاحبقران کے پھر رہا ہے اسوقت کہ سحر ہے افلاک جادو آسمان
پر اوڑا ہوا جاتا تھا ملکہ اختر کی اوسپر تاکید بھی بہت ہے اوسی باغ کی جانب سے اوڑتا ہوا

گذرا گانے کی آواز جو کان مین آئی طرف باغ کے دیکھا نگاہ پڑی وہی قیدی مسند پر گردنیدہ ان
ملکہ ماہ پرور یہ تو واضح رہے کہ ملکہ ماہ پرور جستجوے لوح مین گئی ہوئی ہے افلاک جادو نے
جو یہ معاملہ دیکھا اپنے ساتھ والون کو آواز دی باغ کو آکر گھیرا عمرو نے جلدی مین کو کبہ کو اُٹھا کر
نذر زنبیل کیا گلیم اوڑھ کر الگ ہوے امیر تیغہ عقرب سلیمانی کے قبضے پر ہاتھ ڈالکر اسم اعظم پڑھتے
ہوے بیرون باغ آئے لشکر ساحران پر جا پڑے سحر کسی کا تاثیر نہین کرتا جسنے سحر کیا برکت سے
اسم اعظم کے وہ سحر باطل ہوا ساحر بھاگے بھاگے پھرتے ہین افلاک آوازین دے رہا ہے یارو
بلواکر کے طلسم کشا کو گرفتار کرلو ساحر جھپیٹ جھپیٹ کر آتے ہین صاحبقران شیر بیشۂ عربستان ان
روباہ صفتونکو کب مانتے ہین جس غول پر جا پڑے درہم و برہم کر دیا اکثر ونکو تاک تاک کے مارا
افلاک جادو حیران ہے ساتھ والون سے کہتا ہے مشہور تھا کہ مسلمان سحر نہین جانتے حمزہ
جادو تو بڑا ساحر زبردست ہے کسیکا سحر تو اوسکے قریب بھی نہین جاتا بڑے بڑے افسران نامی
مارے گئے خود بھی بڑھ بڑھ کے سحر کرتا ہے جو سحر قریب صاحبقران پہونچا بیکار ہو کے اولٹا
پلٹا کسی اور ساحر کے سینے پر پڑا توڑ کر سینہ پر کینہ کے پار گذرا صدہا ساحر اسیطرح مارے
صاحبقران لڑتے ہوے قریب افلاک جادو پہونچے للکارا او نامردان بیچارہ ہو غربا کو
کیون قتل کرتا ہے خود مقابلے مین نہین آتا افلاک بہت شرمایا نعرۂ صاحبقران سے نارہی گر پایا تیغہ
سحر کھینچ کے جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر تیغہ عقرب سلیمانی پر گانٹھا پڑھکر
نعرہ کیا حبزدار ہو جا یہ کہکر ہاتھ مارا اُسنے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار نے سپر کے دو ٹکڑے کیے
افلاک کو مع گینڈے کے کاٹا تیغہ برق تاب نے زمین کا بوسہ لیا مرتے ہی افلاک کے اندھیرا ہو گیا
زمین تھرائی آواز آئی کشتی مرا نام من افلاک جادو بود ساتھ والے بھاگنے لگے بمشکل لاش افلاک
اُٹھا یا لیکر بھاگے بہت سے اوبلجھے ہوے ہین چاہتے ہین کہ افسر کے خون کا بدلہ لین ملکہ اختر جادو بارگاہ
مین بیٹھی تھی یہی کہہ رہی ہے کہ یارو ابھی تک طلسم کشا کا نشان نہین ملا ساحر کہہ رہے ہین حضور تمام قلعہ کو
چھانا یکایک ساحرون نے آکر خبر دی کہ افلاک جادو کو توال قلعہ نے حمزہ کو باغ مین ملکہ ماہ پرور
کے گھیرا ہے اختر نے کہا ماہ پرور تو محل مین ہے کسی کنیز کے لگاؤ سے وہان پہونچا ہو گا میری بیٹی
صاحب عصمت و عفت ہے یہ ذکر کہ چند ساحر لاش افلاک لیکر آئے عرض کی طلسم کشا باغ

ماہ پرور سے لڑتا ہوا نکلا کوتوال صاحب کو قتل کیا ساحرون کے روکے سے وہ نہین رُکتا ہزارہا
ساحر مارے گئے یہ سنکر اختر جادو اپنے مقام سے اُٹھی کہتی ہوئی افلاک نے ناحق جان دی حمزہ
صاحب اسم اعظم ہے جب تک اسم اعظم نہ بند ہوگا گرفتار ہونا دشوار ہے ہم خود جائینگے گرفتار کرکے لائینگے لیکن
ماہ پرور کے باغ مین کیونکر پہونچا ماہ پرور تو صبح سے محل مین ہے یہ کہکے سوار ہوئی کئی لاکھ ساحرون کو
ساتھ لیکے چلی اُسوقت پہونچی کہ صاحبقران کسیقدر زخمی بھی ہوئے ہین شیرانہ ساحرون سے لڑ رہے ہین
اختر نے ساحرون کو اشارہ کیا سحر نکرو تیر و نیزہ و شمشیر سے لڑو مین تدبیر کرلونگی یہ کہکے تخت سے کود دی
جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اپنے خون سے اوسکو گوندھا ایک طائر بنایا اوسپر سحر کیا کہ وہ زمزمہ سرائی
کرنے لگا اختر نے اوسکو طرف صاحبقران کے چھوڑا صاحبقران مصروف جنگ ہین کہ وہ طائر
قریب صاحبقران آیا گرد سر صاحبقران چرخ مارنے لگا زنبیل دی سات چرخ مارکر طائر طرف
اختر کے بھاگا صاحبقران کو اسم اعظم فراموش ہوا اختر نے طایر کو ایک شیشے مین بند کرلیا اور شیشے کو
جھولی مین رکھا اب جو سحر کیا صاحبقران گھوڑے سے گرے گرتے گرتے بھی کئی ساحر مارے ازروے
بلوے کے صاحبقران کو گرفتار کرلیا ارابے پر ڈالکر لیچلی مسلسل و مطوق بھی کرلیا ساحرون نے کہا
اے ملکہ عالم اس شخص کو قید نکیجیے یہ بڑا صاحب اقبال ہے اسکا قتل کرنا محال ہے اختر نے کہا مین
نادان نہین ہون حقیقت مین اوسکے دوست زمین سے پیدا ہوتے ہین اوسی مقام سے حکم کیا جلد
میدان خونی کی تیاری کرو جلادون کو بلاؤ دارین استادہ ہین میدان خونی کی تیاری ہونے لگی خود
اختر جادو یہ کہکر اپنے قصر مین گئی کہ سر کاٹ کر طلسم کشا کا جلد لاؤ مین خدمت خداوند خورشید روشن
تن مین روانہ کردون مکرر نامہ خداوند کے آئے کہ سر حمزہ کا جلد روانہ کرو یہان یہ افتاد پڑی ہے
قدرت نے خبر کی مین بڑی محجوب تھی یہ کہکر اختر جادو تو قصر مین اپنے گئی مصاحبون نے تیاری
میدان خونی کی کی جلاد حاضر ہوئے صاحبقران کو زیر تیغ بٹھایا قریب ہے کہ صاحبقران کو
قتل کرین کہ حریق آتش اشتیاق غریق لجہ فراق نوگرفتار طرہ گیسو ذبیح خنجر ابرو معشوقہ خوش رو و خوش خو
ملکہ برہمن کج ابرو چہار جانب تلاش کرکے اپنے مقام پر آئی بیٹھی رو رہی ہے کہ کنیزون نے خبر دی
حضور صاحبقران باغ مین ملکہ ماہ پرور کے ملے افلاک کوتوال مارا گیا ملکہ اختر نے جاکر خود
گرفتار کیا میدان خونی کی تیاری ہوچکی ہے اُنکو زیر تیغ بٹھایا ہے یہ سنتے ہی ملکہ برہمن گھبرا گئی

تمام اسباب سحر ذات پر آراستہ کیا طاؤس پر سوار ہو کر چلی اُسوقت پہونچی کہ اختر تو قصر مین جاچکی صاحبقران زیر تیغ بیٹھے ہین مصاحبان اختر جمع ہین حکم قتل دیرہی ہی برہمن کا کلیجہ پھٹ گیا جلدی مین یہی سوجھی کہا صاحبو غضب کرتے ہو طلسم کشا کو اندر قلعہ کے قتل کرنا مناسب سنین ہے کتاب سامری مین صاف صاف لکھا ہی یہان مسلمان کا خون گریگا وہ زمین آباد ہوگی جب قلعہ طلسمی بربادہوا ہم لوگ کہان رہینگے ہم اس مقام پر قتل ہونے دینگے بیرون قلعہ طلسمی لیجا کر قتل کرینگے رہتے مین برہمن سب سے زیادہ ہے بات بھی سب کی خیر خواہی کی کہی مضمون کتاب سامری و جمشید سنا کر ڈرایا دھمکایا سب نے سر جھکایا بعض نے کہا ملکہ بجا ارشاد فرماتی ہین بس برہمن تخت اپنا قریب صاحبقران لائی پنجہ کرمین دیکر تخت پر صاحبقران کو ڈال لیا یہ کہتی ہوئی چلی کہ ہم اس ظالم کو لیجا کر کسی جنگل ویران مین قتل کرینگے برہمن تو صاحبقران کو یہ کہتی ہوئی لیگئی ہلڑ جو ہوا اختر جادو قصر سے باہر آئی سب نے کیفیت بیان کی کہ ملکہ برہمن کج ابرو طلسم کشا کو اوٹھا کر بیرون قلعہ لیگئی یہ سُنتے ہی ملکہ غصے مین کانپنے لگی کہا صاحبو تمنے کیون لیجانے دیا طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گیسو بریدہ حمزہ پر عاشق ہوئی یہ کہکے عقاب جادو سپاہ سالار کو بلایا تین لاکھ جادوگر ساتھ کیے کہا جلد اوسے کو پہونچاؤ برہمن کو گرفتار کرکے لاؤ عقاب جادو تین لاکھ ساحرون کو ہمراہ لیکر بجستجوے ملکہ برہمن کج ابرو و حمزہ صاحبقران چلا برہمن کج ابرو صاحبقران کو قلعہ سے لے تو نکلی مگر پریشان و بدحواس جسوقت اسنے صاحبقران کو سحر سے بیہوش کیا اور لیکر چلنے لگی تو صاحبقران نے یہ فرمایا تھا کہ ای یار غمخوار مجکو طلسم سے باہر نہ لیجانا ہماری قاعدے کے خلاف ہی جس مقام پر آئین اوسکے بیرون اسلام آباد کیے نکل جائین اگر ایسا کروگی تو بہت پچھتاؤگی ہمکو رنجیدہ بناؤگی برہمن کو یہ بھی خیال ہی اختر جادو کا بھی ملال ہے کہ وہ بادشاہ طلسم اختر یہ ہے وہ ضرور ساحرون کو برای تلاش بھیجے گی پس کہانتک بھاگونگی اگر کسی نے گرفتار کرلیا تو سب کے پہلے صاحبقران قتل ہوجائین گے اسم اعظم انکا بند ہی لرزان ترسان حیران و مضطر قریب درہ کوہ کی پہونچی صاحبقران کو اندر درہ کوہ کے چھپایا طرف قلعہ طلسمی کے دیکھ رہی ہے آمد ساحران معلوم ہوئی سمجھی کہ ساحر میری تلاش مین چلے ہین وہی آتے ہین اور زیادہ گھبرا گئی صاحبقران کو درہ کوہ مین چھپایا ہی سحر کرکے درہ کوہ کو مخفی کیا دوسری جانب جو کوہ کے درہ تھا اسطرف ٹہلنے لگی دیکھا ایک گنبد بنا ہوا اسکے دروازے پر فولاد جادو تامی بہت سے جادوگرون کو ساتھ لیے بیٹھا ہے بغاوت برہمن تو ابھی

ظاہر ہوئی تھی سب جانتے ہین کہ برہمن وزیر ملکہ اختر جادو شاہ کی زینت پہلو ہی برہمن نے بڑھکر پوچھا ای فولاد جادو اس گنبد مین کیا ہی کسی شی کی نگہبانی کر رہی ہو فولاد نے اوٹھکر سلام کیا کہا ای وزیر اعظم دستور معظم گنہگار خداوند کوکب روشنضمیر اسی گنبد مین ہی اسکے مقدمہ مین خداوند کو لکھا گیا کہ مقید کر کے پاس سرکار کے روانہ کیا جاے ابھی تک جواب نہین آیا برہمن نے کہا اسکے قتل کا حکم آگیا ہم ابھی سر کاٹ کے لیجائینگے یہی کہتے ہوئی تیغ کھینچ کے اندر گھسی آتے ہی کوکب کو سلام کیا کہا ای شہنشاہ نامدار مین حمزہ عالی وقار کو رہا کر لائی لاکے درہ کوہ مین چھپایا ہے لاکھون جادوگر میری تلاش مین آتے ہین کوکب نے اشارہ کیا کہ زبان سے سوزن تو نکالو مین سب سمجھ لونگا برہمن نے زبان کوکب سے سوزن نکالا علامت طلسم پر کوکب گرفتار ہوا تھا اسکے سحر کون برداشت کر سکتا ہے اوٹھتے ہی سحر کرنے لگا اشارے مین سیکڑون کو مارا فولاد کی فوج سے لڑنے لگا کچھ سنگریزے اوٹھا کر پھینکے پتھر برسنے لگے ہزارہا کے سر پھٹے برہمن بھی سحر کر رہی ہے صدہا کو اوسنے بھی مارا کوکب لڑتا بھڑتا قریب فولاد پہونچا فولاد نے بڑے بڑے سحر کوکب پر کیے کوکب نے اشارون مین دفع کر دئے جب قریب پہونچا اوسنے ہاتھ تلوار کا مارا کوکب نے روک کے ہاتھ مارا فولاد کے دو ٹکڑے ہوے مرنے کی صدائین بلند ہوئین عقاب جادو جو بحکم اختر معہ تین لاکھ ساحرون کے چلا تھا صداے گیرودار سنکر اوسوقت پہونچا کہ کوکب فولاد کو قتل کر چکا ہے ساتھ والے اوسکے عذر کر رہے ہین برہمن نے سمجھا کے سب کو قدمون پر کوکب کے گروا دیا کئی ہزار ساحر مطیع الاسلام ہوے عقاب نے جو یہ معرکہ دیکھا کوکب و برہمن کو آکے گھیرا کوکب نعرہ کر کے فوج عقاب کو شکار کرنے لگا برہمن نے سحر کر کے زمین ہلادی آگ برسائی کوکب روشنضمیر بصد جاہ و توقیر سحر کرتا ہوا قریب عقاب پہونچا لاشہ فولاد دیکھکر عقاب کے ہوش تو اوڑ گئے ہین سحر کوکب پر کیے کوکب نے خاک اوٹھا کر پھینکی ایک گنبد خنجر تیار ہوا اون عقاب کے غبار و الم چھایا پکارا اوٹھا اے شہنشاہ مین اطاعت کرتا ہون برہمن نے بڑھکر سفارش کی کوکب نے وہ سحر دفع کیا عقاب دوڑ کر قدمون پر کوکب کے گرا بدل و جان اطاعت دین اسلام قبول کی فوج کو آواز دی جسکو اطاعت دین اسلام کرنا ہو وہ میرے ساتھ رہے ورنہ خدمت مین اختر کے جاے سینے خورشید روشن تن پر لعنت کی دس بارہ ہزار سیہ قلب تو اوسیوقت نکل گئے باقی سب نے اطاعت کی اب کوکب و برہمن و عقاب قریب

ورنہ گھوڑ آئے خوشی خوشی صاحبقران کو ہوشیار کیا مرکب بادرفتار پر سوار کر لیا امیر نے فرمایا
میں طرف قلعہ اختریہ کے چلونگا انشاءاللہ اسی طرح قلعہ بھی فتح ہوگا برہمن نے سمجھایا کہ اے شہریار
بدون حصول لوح قلعہ طلسمی نہ فتح ہوگا طرف اپنے لشکر کے چلیے امیر نے فرمایا بدون فتح طلسم لشکر مین نجاؤنگا
کوکب ذیبھی ترغیب دی کہ حضور چلیں انشاءاللہ قلعہ اختریہ کو الٹ دونگا اب برہمن کو تخت پر سوار
کیا صاحبقران مرکب بادرفتار پر چلے ہمین شہنشاہ کوکب روشن ضمیر پشت پر فوج ساحران سمت
قلعہ اختریہ اس جاہ و حشم سے چلے لیکن دو کلمہ داستان اس ہجران دیدہ آفت کشیدہ ملکہ ماہ پرور کے
گزارش ہوتی ہین جسکے باغ مین سے صاحبقران گرفتار ہوئے تھے یہ محل مین پاس اختر کے آتی تھی جو خبر
مشہور ہوئی کہ برہمن کج ابرو صاحبقران کو لیکر نکل گئی دوسرے دن یہ خبر ملی کہ برہمن نے جاکر
فولاد جادو کو قتل کیا کوکب رہا ہوا صاحبقران و کوکب و برہمن مع فوج ساحران طرف قلعہ
اختریہ کے آتے ہین اختر نے کہا کیا مجال ہے کہ یہ میرے قلعہ تک آسکین تدبیر حفاظت لوح واجب ولازم
ہے ماہ پرور تو فراق صاحبقران مین بیمار ہوگئی آٹھ پہر رویا کرتی ہے اختر جادو نے آکر حال پوچھا
گلے سے لگایا کہ کیون بی بی باعث تمہاری بیقراری کا کیا ہے ماہ پرور نے کہا اے مادر مہربان
مین بلا وجہ بدنام ہوئی کوئی کنیز میری یا وزیرزادی عاشق ہوکر صاحبقران کو میرے باغ مین لیگئی
بعض مجکو بدنام کرتے ہین اگر مجکو دریافت ہوتا سر کاٹ کر نذر حضور کے لاتی مقام افسوس ہے کہ مین
بدنام ہوئی مان کی قتل کرانیکا ارادہ کیا دشمن کو اپنے گھر مین رکھا ایسے بدنام کا مرجانا ہی بہتر ہے اختر نے
بہت بہت سمجھایا اگر علالت ماہ پرور بڑھتی جاتی ہے آب و دانہ ترک ہوتا جاتا ہے ترقی غم و الم ہر وقت ہوتی
ہے مجھ ایسے بدنصیب کا مرجانا ہی بہتر ہے روز اختر برای فہمایش آتی ہر حال ماہ پرور کا ابتر پاتی ہے لیکن
صاحبقران مع لشکر طرف اختریہ کے آتے تھے راہ مین ایک قلعہ ملا صاحبقران نے برہمن سے
پوچھا اس قلعہ کا کیا نام ہے برہمن نے کہا اے شہریار مین یہاں کے حال سے واقف نہین ہوں کبھی اس طرف
آنے کا اتفاق نہین ہوا ایک دروازہ قلعہ کا کھلا ایک ساحر تخت پر سوار مع بارہ ہزار ساحران غدار
قلعہ سے نکلا ایک ساحر کو حکم دیا کہ جاکر ان سبکو منع کرو کہ ہماری سرحد سے لشکر پھیر لیجاؤ اس طرف سے ہم جانے
نہ دینگے یہ سنکر کوکب تیغہ کھینچکر سحر کرتا ہوا اوس فوج ہزیمت موج پر جا پڑا ہزارون ساحر قتل کیے اوس
شاہ نے بہت کد و کاوش کی آگ برسائی دریائے سحر بنائے کوکب نے چشم زدن مین مٹائے جنگ کرتا ہوا قریب

اُس تاجدار کے پہونچا کمر مین ہاتھ ڈالکے اُٹھا لیا گرفتار کرکے سامنے صاحبقران کے لایا صاحبقران نے سوال السلام کیا اور نام پوچھا وہ قدمون سے صاحبقران کے لپٹ گیا مفتاح جادو اپنا نام بتایا کہا مین دل و جان سے اطاعت کرتا ہون جب اسنے ظاہر مین اطاعت کی صاحبقران نے حکم رہائی دیا مفتاح نے عرض کی امیدوار ہون غریب خانہ کو قدوم میمنت لزوم سے منور و روشن فرمایئے دعوت غلامی کی قبول کیجئے صاحبقران کو لیکر معہ کوکب و برہمن وغیرہ اپنے قلعہ مین آیا جلسہ عیش و نشاط آراستہ کیا خدمتگذاری مین مصروف ہوا اثناے گرمی صحبت مین عرض کی کہ یہ غلام عہد براہ خیرخواہی عرض کرتا ہے کہ قلعہ طلسمی بدون حصول لوح فتح نہوگا چندے حضور اسی مقام پر تشریف رکھین مین مقام لوح کی بتاؤنگا صاحبقران نے فرمایا ای مفتاح جادو ہم تکیہ پروردگار رکھتے ہین وہ مسبب الاسباب نشان لوح بھی تعلیم فرمائیگا مجکو بہت جلدی ہے میرا لشکر مقابلہ خورشید روشن تن مین فروکش ہے لندھور و نورالدہر دونون جوان زبردست خورشید کے شریک ہوگئے ہین اگر وہ طبل بجواکر میدان مین آتے ہونگے اونسے کون مقابلہ کرسکتا ہے نہین معلوم اتنے عرصہ مین کیا گذر رہی ہو حقیقت مین خورشید روشن تن بڑا ساحر زبردست ہے بادشاہ لشکر پر ہجوم لشکر غم و ملال ہوگا سردار بھی بدبخت سے لندھور و نورالدہر کا کیا حال ہوگا ایک ایک لمحہ برابر ایک سال کے گذرتا ہے خواجہ عمرو کا بھی احوال نہ معلوم ہوا قلعہ طلسمی مین جستجو میں تمام ہونے رفیق خوش انجام ہمراہ پہنچ گیا تھا نہین معلوم اوسپر کیا گذری یہ برہمن مجکو یہان نکال لائے ای برادر بہتر ہے کہ یہ تعجیل تمام رہبری کرکے ہمکو سامنے قلعہ اختر کے پہونچا دو پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے مفتاح جادو خاموش ہو رہا ہے کہا غلام نے براہ خیرخواہی عرض کیا غلام بدل و جان ساتھ ہے صاحبقران خلق پر مفتاح کے بہت خوش ہین بذات خود سامان دعوت مین مصروف ہین ساقی بہت حاضر ہین جام کی ارغوانی گردش مین صدای ہوشا ہوش و نوشا نوش بلند ہے مفتاح نے جب دیکھا کہ صاحبقران و کوکب و برہمن وغیرہ بدل مصروف تماشاے رقص و سرود ہین شب اوس مکار نے شراب مین بیہوشی ملائی بکر جام ہاتھ مین لیکر سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی یہ جام محبت بھی نوش فرمایئے کہ سرفرازی حاصل ہو صاحبقران تو اوسکو صاف باطن سمجھے تھے بے اندیشہ انجام جام نوش فرمایا اسی طرح کوکب و برہمن کو بھی شراب بلائی کھانے مین بیہوشی ملائی اب اطمینان سے بیٹھا اسبات قلیل باقی تھی کہ بیہوشی نے تاثیر کی صاحبقران گھبراکر اپنے مقام سے اُٹھے لڑکھڑا کر گرے بیہوش ہوے کوکب و برہمن حضور حضور کہکر اپنے اپنے مقام سے

اوٹھا اوٹھا کر گر کے بیہوش ہوئے مفتاح نے وزرا کو آواز دی صاحبقران کو قید آہن مین مسلسل بطوق کیا کوکب و برہمن کی زبان مین سوزن دیکے سالئیے والونکو بھی گرفتار کر لیا ان سبکو قید خانہ مین رکھا ایک عرضی واسطے ملکہ اختر جادو کے تحریر کی مضمون یہ تھا کہ اے شہنشاہ طلسم اختر یہ حمزہ و کوکب بادشاہ طلسم نورافشان و ملکہ و برہمن و کج ابرو وزیرزادی صاحب لشکر ساحران لیکر آپکی جانب آتے تھے اس بجز خواہ دولت نے اونسے مقابلہ کیا ان ڈاکوؤن پر کون غالب آئے آخر کو غلام آپکا گرفتار ہوا دشمنون کی دعوت کرنا پڑی عداوت کرکے سبکو گرفتار کر لیا ہے قلعہ مین سب قید ہین اگر حکم ہو تو زندہ روانہ کرون ورنہ سر کاٹ کے بھیجون اختر جادو اس نامہ کو دیکھکے خوش ہوگئی اُسی نامہ کو لیے ہوے محل مین آئی ماہ پرور غم فراق صاحبقران مین بیمار پڑی ہے کنیزون نے غل مچایا لو بی بی مبارک ہو دشمن قید ہوگئے خود طلسم کشا پکڑا گیا بی برہمن کج ابرو عاشق صادق کہ حمزہ کو قلعہ سے لے بھاگین جوش محبت مین فولاد کو قتل کرایا کوکب کو قید سے چھڑایا طلسم کشا کو صاحب لشکر بنایا مفتاح جادو نے بڑا کمال کیا دشمنون کو بسہل و آسانی پکڑ لیا اب دشمن سزا پائینگے صبح و شام مین اب سمجھونکے سر آئینگے ماہ پرور جو بستر علالت پر پڑی تھی زار زار مثل ابر نوبہار رو رہی تھی یہ صدائین جو کان مین آئین کہ صاحبقران گرفتار ہوگئے اک آہ کرکے بیہوش ہوگئی کنیزون مین شور گریہ و زاری بلند ہوا اب تو سانس دیکھی جاتی ہے کوئی کہتی ہے نبض نہین ملتی کوئی کہتی ہے آنکھون مین حلقے پڑ گئے کھلائی سر پیٹ رہی ہے کہتی ہے مین نے اس چودہ برس مین اپنی جان گھٹائی دو نواسیان مرین مین اونکو دیکھنے بھی نگئی آج چودہ برس کی محنت خاک مین ملتی ہے لو ناخن بھی نیلے ہوگئے اُس ہنگامہ مین اختر جادو عرضی مفتاح کی لیے ہوے پہونچی دیکھا کہ محل ماتم ہے ہر ایک قلب پر ہجوم غم و الم ہے اختر نے جو آکے دیکھا بیٹی کی آنکھین بند قلب سے آہ آہ کے صدا آتی ہے اختر گھبرا گئی کہا صاحبو حکیمون کو بلاؤ کوئی ملا سیانا لاؤ مین لٹتی ہون اپنی نور نظر سے چھٹتی ہون ہماری بچی نے غیرت مین جان دی کتنی ہین بستانیان حمزہ کو چرا کر میری بچی کے باغ مین لیگئین یہ غیرت دار خالی حال سنکر پریشان ہوئی گھل گھل کے اپنی جان دی جب اختر بہت روئی تو ماہ پرور نے آنکھین کھولین اختر نے کہا بی بی تمکو کون بدنام کرتا ہے دشمن گرفتار ہوگئے اس مقدمہ کا اب کوئی ذکر بھی نکریگا یہ سنکر ماہ پرور نے بہ نگاہ حسرت طرف اختر کے دیکھا حرف آنا منہ سے نکلا کہ مین تو اپنی جان دونگی میری زندگی مین یہ بدنامی نہ مٹے گی یہ کہکے پھر بیہوش ہوگئی حکما آنے لگے ہر چند دوا پلانا

دین کچھ تاثیر ہوئی ایک کنیز نے بجھ کر عرض کی دروازہ پر محل کے ایک حکیم آئے ہین بقراط کے نواسے جالینوس
کے بھائی نیم حکیم خطرۂ جان عامل بھی ہین وہ فرماتے ہین آسیب کا خلل ہی ہم ابھی اُتار لینگے اختر نے کہا بلاؤ دیکھا
سب نے حکیم صاحب بڑے کر و فر سے تشریف لائے دو تھان کا عمامہ سر پر اگلی وضع ایک سے ایک کلی کا جامہ
شرعی پاجامہ ریش اقدس یکمشت چہار انگشت چند کتابین بغل مین ماہ پرور کو دیکھتے ہی خوب ہنسے فرمایا یہ
بدم راکس کابل سے بھاگ کر یہان آیا آپ سب صاحب ہٹ جائین مین ابھی انکی گردن لیتا ہون مگر ملکہ
اختر صاحب ایک بات کی بڑی کھوٹ ہوئی اس محل مین کسی مسلمان کی کوئی شے رکھی ہے اُسکی وجہ سے
زیادہ خرابی ہے اختر نے کہا اور تو کوئی شے نہین ہے طاق پر شیشۂ اسم اعظم رکھا ہے حکیم صاحب نے
کہا اسکی بھی فکر ہو جائیگی آپ لوگ باہر جائین مین ابھی اس ظالم کی فکر کیے لیتا ہون جب سب ہٹ گئے اور
تنہائی ہوئی عمرو نے شانہ تھام کر آواز دی ملکہ عالم آنکھین کھولو مین ہون عمرو عیار انشاء اللہ صاحبقران
بھی رہا ہو جائینگے ملکہ نے نام صاحبقران سنکر آنکھ کھولدی عمرو نے صورت اصلی دکھائی ملکہ لپٹ گئی خواجہ
سے ملکر خوب روئی کہا بھیا صاحبقران قلعہ مفتاح پر قید ہو گئے عمرو نے کہا ملکہ گھبراؤ مین تدبیر کرونگا
عطر بیہوشی سنگھا کے ملکہ کو تو نذر زنبیل کیا شیشۂ اسم اعظم بھی قبضے مین کر لیا ماہ پرور کی شکل بنکر چھپر کھٹ
پر لیٹے کنیز کو پکارا ارے ہمکو سب نے اکیلا چھوڑ دیا لو یہ بوڑھا حکیم زمین مین اوتر گیا کنیزین و اختر آواز سن سکے
دوڑین آکے دیکھا ملکہ بصحت بیٹھی ہے حکیم صاحب غائب ہو گئے اختر نے گلے سے لگا لیا یہ پوچھا بی بی
کیسا مزاج ہے عرض کی مین تو سوتی تھی یہ بڈھا حکیم جو آیا تھا زمین مین اُتر گیا ملکہ اختر نے کہا ہمین
حکیم سے کیا کام ہے بڑا عامل زبردست تھا آسیب کو اوتار کے لیگیا اب ماہ پرور اوٹھ کے دربار مین آئی
ماں کے ساتھ خوشی خوشی تخت پر بیٹھی اختر نے وہ نامہ مفتاح کا پڑھا ماہ پرور سنتے ہی خوش ہو گئی
کہا اے مادر مہربان آج شب کو خوشی کا جلسہ آراستہ رہے کل صبح کو وہان چل کے سبکو قتل کرین دشمنونکو
قلعہ طلسمی مین بلانے سے کیا فایدہ اختر نے اس راے کو پسند کیا جلسہ عیش و نشاط آراستہ ہوا تمام
امرا اور وسا جمع ہین رات کو عمرو نے تقریب شراب مین سبکو بیہوش کیا اختر جلسے ہی بیہوش ہو کر
گری جوڑے سے اُسکے ایک ڈبیہ نکلی عمرو نے بہ تعجیل تمام اوس ڈبیا کو زنبیل مین رکھ لیا یہ خیال
ہوا کہ کسی خزانے وغیرہ کا اسمین نشان ہوگا اب قصد ہوا اختر کو اُٹھا کے نذر زنبیل کرون
تنہا سے کار افلاک کوتوال کا بھائی سفاک جادو عمدہ کوتوالی پر مامور ہوا انتہا طلایہ پھرتے

پھر نے تخیال ہوا بارگاہ مین جا کر دیکھون کیا رنگ ہے اوسوقت پہونچا کہ عمرو سب کے کپڑے اوتار
رہا تھا چاہتا ہے کہ اختر کو اُٹھا کر نذر زنبیل کرون کہ آسمان سے نعرہ ہوا منم سفاک جادو اوسار بان
زادے مین نے پہچانا عمرو نے جست کر کے گلیم اوڑھی سفاک زمین پر آیا باران سحر برسا کے
اختر کو ہوشیار کیا اختر بیٹی کے واسطے رونے لگی سب کنیزین بھی بیدار ہوئین ہر ایک کا یہ قول ہر
کیا شعبدہ تھا ہماری بی بی کو کون لیگیا سب طرف ڈھونڈھنے لگی دیکھا ماہ پرور زیر تخت برہنہ بیہوش
پڑی ہے کنیزون نے ہلہ کیا اختر نے بھی آکے دیکھا کہا صاحبو میری بیٹی کو خداوند روشن تن
نے بچایا لباس پہنا کے ہوشیار کیا ماہ پرور روتی ہوئی اوٹھی کہا مادر مہربان جب تک طلسم کشا زندہ رہیگا
ایسی بلائین نازل ہونگی ابھی سوار ہو کر چلیے سب کے سر کاٹ کے لائین خدمت خداوند مین روانہ کرون جھگڑا
پاک ہوا اختر اوسیوقت سوار ہوئی ماہ پرور اُسکے پہلو مین آبیٹھی کہ حمزہ کو مین اپنے ہاتھ سے قتل کرونگی
بی برہمن کی ناک چوٹی کاٹ لونگی طلسم کشا کی بڑی عاشق صادق ہے مزہ اوٹھائیگی کوئی عذر سماعت
نہوگا اس سامان سے طرف قلعہ مفتاح کے نوبت نقارے بجاتی ہوئی چلی مفتاح کو خبر ہوئی ملکہ اختر
برائے قتل مسلمانان آتی ہین واسطے استقبال کے نکلا ملکہ اختر نے قلعہ مین داخل کیا مفتاح اپنی جرات کا
حال عرض کرتا ہوا چلا آتا ہے کہتا ہے حضور جرات سے سحر مین انپر غالب ہونا دشوار ہے مینے حیلہ و دعوت مین
گرفتار کیا کوکب کو بڑی احتیاط سے قید کیا ہے اگر زبان سے سوزن نکلجاے اوسکا بار سحر کون اُٹھاے
بادشاہ طلسم نور افشان زمین کے طبقے ہلا دیتا ہے اختر نے کہا اب سب کی سرکشی کھل جائیگی جب
قریب قید خانہ پہونچی مفتاح نے کہا حضور اسی مکان مین مینے باغیون کو قید کیا ہے پس ملکہ ماہ پرور
تیغچہ کھینچکر چلی اختر نے کہا بی بی تم تکلیف نکرو دشمن کو جلاد قتل کرینگے ماہ پرور نے کہا مین انکے
واسطے بدنام ہوئی ہر ایک کا یہی قول ہے کہ ماہ پرور نے قید خانہ سے حمزہ کو چھڑوا منگایا ابھو سبکو
یقین کامل ہوگا جب تک اپنے ہاتھ سے قتل نکرونگی یہ بدنامی نہ مٹیگی یہ کہکے تیغچہ چمکایا گیا جو کوئی میرے
پاس آئیگا تیغچہ ماردونگی لوگ ہٹے کہ لاڈلی بیٹی اگر تیغچہ مارے ہم کیا کرین ماہ پرور نقلی جھپٹ کر قید خانے
مین آئی شیشہ اسم اعظم توڑا کوکب کی زبان سے سوزن نکال کیا نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری و قلب
فلک خنجر گذاری جیسے ہی شیشہ ٹوٹا صاحبقران کے ہاتھ پاؤن درست ہوے چالاک و چست ہوے
قید آہن کو مثل تار عنکبوت توڑ کر پھینکدیا کوکب کی زبان سے جو سوزن نکلا اوٹھتے اوٹھتے وہ سحر کیا

کر آگ برسنے لگی اختر نے دیکھا صاحبقران و کوکب و برہمن قید خانے سے لڑتے ہوئے نکلے ماہ پرور کا تو نشان بھی نہین ایک شخص دبلا پتلا تانتیا پہلوے صاحبقران مین حقۂ آتش بازی ہاتھ مین نعرہ کرتا ہوا آتا ہے اہالیان فوج کو بھی صاحبقران نے رہا کیا تمام قلعہ مین ہنگامہ ہوا قیدی چھوٹ گئے بی ماہ پرور نے قیامت برپا کی کوئی کہتا ہے عمر و ملکہ کی صورت بنکر آیا مکار نے یہ شعبدہ دکھایا مفتاح جادو بھی بدحواس ہو گیا اختر بادشاہ طلسم اختر یہ ہے بیخوف لڑ رہی ہے جانتی ہے کہ بدون فتح طلسم کوئی مجکو قتل نہین کر سکتا صاحبقران نے بآواز بلند اسم اعظم بھی پڑھا سیکڑون ساحر اپنے حربون سے بیدم ہوئے مصاحب و برہم و برہم ہوئے مفتاح لڑتا ہوا قریب کوکب پہونچا کوکب نے سحر کیا کہ مفتاح کی روشنی مٹی شمع حیات گل ہونے لگی زبان مین لکنت دوڑ کر قدمون سے کوکب کے لپٹ گیا عرض کی اے شہنشاہ الامان اب صدق دل سے مسلمان ہوتا ہون یہان صاحبقران لڑتے ہوئے چلے اختر کو جو بیدل دیکھا گھوڑے سے کود پڑے اُسنے کئی سحر کیے بسبب اسم اعظم کے تاثیر نہوئی امیر قریب اختر پہونچے یہ بھی اختر کو خوب یقین ہے کہ بدون لوح مین قتل نہین ہو سکتی بیخوف ہاتھ تلوار کا مارا امیر پر صدہا تلوارین اگرین خنجر برسے امیر نے اسم اعظم پڑھ کے ہاتھ مارا اختر نے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ عقرب نے سپر کے دو ٹکڑے کیے سر بھی اختر کا زخمی ہوا اختر نے اپنے کو زمین پر گرا دیا پرواز پیدا کی کے اُڑی ساحرون کو آواز دی یارو نکل آؤ عمر بھر طلسم کشا بھٹکیگا لوح دستیاب نہوگی اور تدبیر کرکے گرفتار کر لینگے ساتھ والے اسکے جو مرنے سے بچے تھے تڑپ تڑپ کے نکل گئے کوکب نے چاہا اختر پر جا پڑون ستارہ بنکے اختر کو روکون برہمن نے دامن تھام لیا کہا اے بادشاہ اسکا پیچھا نکیجیے بادشاہ طلسم اختر یہ ہے بدون حصول قتل ہونا دشوار ہے کوکب رُک گیا اختر نکل گئی یہان قلعہ مفتاح صاحبقران نے تسخیر فرمایا مفتاح صدق دل سے مسلمان ہوا صاحبقران نے فرمایا سامان لشکر کشی کرو اختر زندہ نکل گئی برہمن نے دست بستہ عرض کی اے شہنشاہ گیتی ستان قلعۂ طلسمی پر حضور کا قبضہ نہین ہو سکتا اول فکر لوح واجب و لازم ہے امیر نے فرمایا لوح کیونکر ملے برہمن نے کہا مین کل حالات سے اس اقلیم کے آگاہ لیکن یہ نہین جانتی کہ لوح طلسمی کہان ہے قتل اختر سے ہاتھ اوٹھائیے امیر نے فرمایا یہ غیر ممکن ہے میرا فرزند ایرج نوجوان بھی تو وہان قید ہے کیونکر ممکن ہے کہ اُسکی فکر نکرون وہ مسبب الاسباب ہے کوئی سبب ایسا پیدا کریگا کہ لوح بھی

ہاتھ آئیگی یہ حقیقت بھی کھل جائیگی یہ سنکر برہمن تو چپ ہوئی عمرو نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مینے
ایک ڈبیا جو بڑے سے ملکہ اختر کے پائی ہے مگر بڑا روپیہ خرچ کرکے ہاتھ آئی ہے ڈبیا تو حاضر کرتا ہون
اگر اسمین گوہر مقصود نکل آئے تو جو روپیہ میرا خرچ ہوا ہے وہ ملجائے امیر نے ہنسکر فرمایا کہ خواجہ
روپیہ یہان کہان ہے عمرو نے عرض کی آپ ہمیشہ مفلس رہتے ہین یہ کہکر وہ ڈبیہ زنبیل سے نکالکر
امیر کو دی امیر نے اوسے کھولا اسمین سے ایک پرچہ کاغذ نکلا اوس کاغذ پر یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی
شخص قصد کرے کہ طلسم اختر یہ فتح ہو اول حاصل ہونا لوح کا واجب و لازم ہے دریاے نیرنگ کے
کے قریب جاے کنارے پر بیٹھکے اس اسم اعظم کو ورد زبان کرے بعد تلاطم امواج دریا سے ایک
ساحر تو ہی جسم کہ جسم اوسکا مثل برق کے چمکتا ہوگا ماہی کلان پر سوار ہوکر آئیگا اوس سے پکار کر کہے کہ اے
نہنگ دریانشین ملکہ اختر جادو بادشاہ طلسم نے ہمکو بھیجا ہے لوح ہمکو حوالے کر دو یقین ہے کہ نہنگ دریا
نشین لوح سپرد کردے بعد حصول لوح جو کچھ لوح مین نوشتہ نکلے فتاح طلسم اوس تحریر کا پابند رہے
یہ جو مضمون صاحبقران نے پڑھا مثل گل شگفتہ ہوے فرمایا کیون اے برہمن ظہور قدرت رب
اکبر دیکھا اسی وجہ سے اختر کو ناز ہے کہ لوح طلسم اختر یہ حصول ہونا ممکن نہین ہے رہبر کامل نے رہبری
کی یہ فرماکر کوکب و برہمن وغیرہ کو قلعہ مفتاح پر عمرو مثل ہمزاد ساتھ ہے ہر چند صاحبقران نے فرمایا
خواجہ دیکھو یہی تحریر یہ ہے صاف صاف تقریر ہے کہ طلسم کشا کنارے دریاے نیرنگ یکہ و تنہا جاے
عمرو نے کہا مین آپکی نظرون سے نہان رہونگا مفتاح سے راستہ دریاے نیرنگ کا دریافت کرکے
پانچ کوس راستہ طے کیا تھا کہ غراٹے کے پانی کی آواز آئی صاحبقران نے دیکھا کہ ایک دریا ہے
تھا رود خار بطمہ سنج آفت زا ایک ایک موج اوسکی مثل اوج فلک شکوہ بلند گرداب اوسکے
محیط بلا بہر بیعج تیغہ برق نزہا کنارہ اوسکا عدم سے ملا ہوا ہے ہر ایک حباب نظر چشم دیو خونخوار
دریا دار مچھلیان او بھرتی ہین جابجا نہنگان خون آشام مگر منہ کھولے ہوے دیکھکر دریا کو
خوف طاری ہوتا ہے صاحبقران ایسے ہی نہنگ بحر جرات تھے کچھ خائف نہوئی قریب کناری کے بیٹھکر
اُس اسم کو ورد زبان کیا دستک دی ہی دریا مین تلاطم پیدا ہوا دیکھا ایک نہنگ خونخوار اور سپر ایک ساحر غدار سوار
تمام جسم مثل برق کی چمکتا ہوا کہ نگاہ نہین ٹھہرتی کناری دریا کے آکر ٹھہر گیا کیون او جوان منم نہنگ دریانشین
میری ماہیت سے آگاہ نہین ہر از ماہ تا ماہی میری عملداری ہے مجکو کیون طلب کیا ہے صاحبقران نے فرمایا اے

نہنگ دریانشین ملکہ اختر نے مجکو بھیجا ہے جو تحفہ تیرے پاس ہے حوالے کر ملکہ اختر جادو نے حکم دیا ہے کہ تو دریا ہی مین رہنا یہ کلام سنتے ہی وہ ساحر مثل ابر کے گڑگڑایا کہا او حمزہ مین تیرا لہو کا نگہاونگا یعنی زندگی مین تحفہ نہ دونگا یہ کہکے منہ سے ایک حباب چھوڑا کہ گرد صاحبقران کے ہزارہا شعلہ ہاے آتش بھڑکنے لگے غبار بھی بلند ہوا نہنگ نے چاہا اپنے کو دریا مین گرادون پہلو مین عمرو کھڑا تھا صاحبقران کا جو یہ حال دیکھا حلقہای کمند آصفاے باصفا جھٹکر مارے اور نعرہ کیا صاحبقران اسم اعظم پڑھے وہ حلقے جو گردن مین نہنگ کے پڑے صاحبقران نے بھی اسم اعظم پڑھا شعلہ ہاے آتش ہر طرف بلند ہوے ساحر منہ کے بل زمین پر گرا امیر نے تیغ عقرب کا مارا نہنگ دریانشین کے دو ٹکڑے ہوے اوسی تاریکی مین صاحبقران نے وہ جوشے مثل برق کے گلے مین نہنگ کے چپکی ہی تھی اوتار لی وہ صندوقچی تھی تڑپ تڑپ کے نہنگ کا کام تمام ہوا امیر نے الگ آکر صندوقچی کھولی لوح طلسم اختر یہ اسمین سے نکلی صاحبقران نے اوسکو گلے مین ڈالا چشمۂ آب پر آکے وضو کیا لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین تحریر تھا اے فتاح طلسم وسیار این عجائبات اگر پروردگار فضل کرے کہ لوح طلسمی نہنگ دریانشین سے حاصل ہو طرف مشرق کے روانہ ہونا چاہیے صاحبقران چند قدم چلے کہ صحراے ریگستان مین گذر ہوا بیچ صحرا مین ایک میل فولادی میل پر ایک پتلی تیر وکمان ہاتھ مین آواز دے رہی ہے اے آیندہ و روندہ خبردار اس طرف آنیکا ارادہ نکرنا اگر لاکھہ جان لیکر آئے گا ایک سلامت نہ لیجائیگا صاحبقران جب قریب پہونچے اُس پتلے نے تیر مارا امیر نے تیر اُس خطاکار کا قرولی سے قلم کیا پتلی نے تار باندھ دیا تیرونکی بوچھار کردی سات تیر صاحبقران نے قلم کیے خیال جو کرتے ہین جو جو تیر قلم کیے پانون پر گرانی پائی جاتی ہے طبیعت خود بخود گھبراتی ہے صاحبقران نے جلدی مین لوح کو دیکھا اوسمین نوشتہ پایا اے فتاح طلسم اگر میل کے سامنے پہونچا اتنی مہلت نہ دینا کہ وہ تیر کو بجز کمان سے رہا کرے اگر چودہ تیر اوسنے مارے اور تو نے بہ سپاہ گری قلم کیے پتھر کا ہو کر رہجائیگا پھر اس بلا سے نجات نپائیگا خیال کرکے دیکھو پیشانی پر پتلی کے ایک خال سیاہ ہے اگر تیرانداز بے نظیر ہوا اسی خال پر تیر مارے تل بھر کا فرق نہو اگر خال سیاہ پہ تیر نہ ٹھہرا پلٹ کر وہی تیر تمھارا کام تمام کریگا صاحبقران نے بہ تعجیل تمام کمان کیانی دوش سے اوتاری خال سیاہ کو تاک کر تیر مارا ایسی پیش آئی تھی پیشانی کے تل پر پڑا مہرۂ سر کو توڑ کر پار گذرا پتلی میل سے گری اندھیرا ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من سوفار جادو بود لوح مین حکم نکلا اس میل کو اکھیڑ د

دہنہ نقب ظاہر ہوگا اُسمین داخلہ کرو جب پتلی ماری گئی آواز آئی کشتی مرا نام من سوفار جادو بود عمرو گلیم اوڑھے ہوے دور کھڑا تھا اپنے کو ظاہر کیا قریب صاحبقران کے آکر عرض کی اے شہریار خدا نے بڑا فضل کیا امیر نے فرمایا خواجہ مجھسے بڑی خطا ہوئی تھی اب تم رخصت ہو مجھپر ہدایت لوح ہے مین اب نقب مین جاؤنگا تمھارا میرے ساتھ جانا مناسب نہین ہی مقدمہ طلسمی ہے عمرو بہت خوب کہکے پیچھے ہٹا دس قدم امیر سے جدا ہوا تھا امیر قریب میل پہونچے ہین قصد ہے کہ میل کو اُکھیڑون کہ کان مین آواز آئی آقا مجکو بچایئے امیر نے پلٹ کر دیکھا پہلوے کوہ سے اک گیندا پیدا ہوا اوسنے خواجہ عمرو کو اوٹھا لیا لیے ہوے بھاگا جاتا ہے عمرو غل مچاتا ہے کہ آقا مجکو بچایئے صاحبقران تیر و کمان لیکر دوڑے چاہا اپنے کو قریب گرگدن کے پہونچاؤن اپنے یار وفادار کو بچاؤن اتنی جلدی وہ گیندا بھاگا برق تھی کہ سامنے سے تڑاپ کر نکل گئی کسی جھاڑی مین جاکر مخفی ہوا صاحبقران بہت پریشان ہوے تمام صحرا کو چھانا کہین نشان نہ ملا لوح پر جو نگاہ پڑی صاف مرقوم تھا اے طلسم کشا اگر کوئی رفیق تیرا غائب ہوا تردد نکر صحیح و سالم ملاقات ہوگی اب معاملۂ اصلی مین متوجہ ہونا واجب و لازم ہی صاحبقران طرف میل کے چلے قریب میل پہونچے و بقوت صاحبقرانی میل فولادی کو اُکھیڑا اندر سے ایک دھوان نکلا آواز مہیب آئی زمین تھرائی دیکھا ایک اژدر منھہ پھیلاے بیٹھا ہے صاحبقران رُکگے لوح مین ملاحظہ کیا لکھا تھا یہ اسم اعظم پڑھ کر دہن اژدر مین پھاند پڑو صاحبقران بسم اللہ کہکے دہن اژدر مین پھاند ہی افتان و خیزان زمین پر پاؤن قایم ہوے دیکھا صحراے سبزہ زار نواح دلکشا ایک طرف سے رونے کی آواز آتی ہے پلٹ کے دیکھا زیر شجر لاشہ ایک نوجوان کا پڑا ایک ضعیفہ بلک بلک کے بین کر رہی ہے جیسے غم مین جوان بیٹے کے بیتاب و بیقرار ہو صاحبقران کا کلیجہ منھہ کو آگیا الفاظ بین سے اوسکے قلب تھرا گیا قریب اوسکے آئے وہ خود اوٹھہ کھڑی ہوئی کہا ایجوان مین ضعیفہ خدا پرست اس قریہ مین رہتی ہون سب لات پرست و سناط پرست ہین میرا نوجوان بیٹا مرا اون سب دشمنان خدا نے لاشہ میرے فرزند کا یہان پھکوا دیا کوئی شریک نہین ہوتا کوئی بندۂ خدا میرے ساتھ شریک ہو کر اسکو دفن کرا دے تو بڑا ثواب حاصل ہو مین غریب کہان جاؤن اس حوالی مین کوسون منزلون یزدان پرست کا نام نہین اس طرح بلک کر یہ کلمات اس ضعیفہ نے کہے کہ صاحبقران آبدیدہ ہوے فرمایا اے ضعیفہ مین بدون دفن کیے اس جوان کی قدم نہ بڑھاؤنگا

شکر ہے کہ مین یزدان پرست ہون مگر مین یکہ وتنہا بلا سامان کیونکر کرسکتا ہون ضعیفہ نے کہا تین
شخص اس قریہ مین اور مسلمان ہین مین اونکو بھی لاتی ہون مگر تیرے چہرے سے آثار جلالت ہویدا ہین
تیری شراکت سے اس غریب محتاج کا لاشہ دفن ہو جائیگا یہ کہکر وہ ضعیفہ طرف قریہ کے چلی صاحبقران
اسی مقام پر بیٹھ گئے ضعیفہ نے تھوڑی دور جاکر آواز دی آؤ تم لوگ بھی شراکت کرو جن بزرگ کی خواہش
تھی اُس رحمدل نے شراکت کی ضعیفہ کے ساتھ آئے چارپائی لاکر رکھی اوس ضعیفہ نے بلک کر کہا آپ
اس غریب کے لاشے کو چارپائی پر رکھدیجئے پھر کاندھا دیکر تکیہ تک پہونچا دو صاحبقران نہایت رحمدل
ہین آستینین چڑھاکر بڑھے کہ جنازہ اوٹھاکر چارپائی پر رکھون گلے مین جو لوح پڑی تھی جھکنے مین صاحبقران
کے اوسکو جنبش ہوئی نگاہ حروف پر پڑی صاف مرقوم تھا کہ اے طلسم کشا خبردار اس مکار کے
جنازے کو ہاتھ نہ لگانا نہین تو مردہ زندہ ہو جائیگا اور تو مثل اسکے مردہ ہو جائیگا یہ ضعیفہ زال جادو دام
مکر مین پھنساتی ہے یہ مضمون دیکھکر صاحبقران رُکے کسیقدر پیچھے ہٹے تھے کہ لوح کو اچھی طرح ملاحظہ کرنے
کہ ضعیفہ نے ایک چیخ ماری ای عفریت صحرائی اس قاتل ساحران کو لینا لوح صاحبقران بخوبی نہ دیکھنے
پاسکے تھے کہ گوشۂ صحرا سے ایک دیو مہیب چوب دست گران سنگ کاندھے پر رکھے ہوئے اتنی جلدی
آیا کہ صاحبقران کو سنبھلنا مشکل ہو گیا آتے ہی صاحبقران پر ایک وار کیا امیر نے جلدی مین
تیغہ عقرب سلیمانی کو نیام انتقام سے کھینچا وار اوسکا خالی دیکر کمر پر ایک ہاتھ مارا کہ دیو کے دو ٹکڑے ہوئے
لاشہ دیو کا زمین پر تڑپا امیر نے پلٹ کر دیکھا وہ ضعیفہ وہ مردہ وہ تین کس غایب ہو گئے دیو کے جو
دو ٹکڑے ہوئے دو دیو بنکر تیار ہو گئے دونون نے دو طرف سے وار کیا صاحبقران نے پھر
ایک کو مارا اوسیطرح ایک کے دو اور دو کے چار اور چار کے آٹھ بڑھنے لگے تھوڑے ہی عرصہ مین
سارا جنگل دیوان خونخوار سے مملو ہو گیا بسبب لوح کے حربہ اونکے جسم پر صاحبقران کے نہین
آتے غل مچا کے شلنگین لگا رہے ہین وار اون نابکارون کے زمین پر پڑتی ہین ہر مرتبہ زمین تھراتی ہے
نخل صحرا گر رہے ہین اونسے بچنا دشوار ہے صاحبقران جست وخیز کر کے اپنے کو بچاتے ہین جب
تمام جنگل اون دیوان خونخوار سے مملو ہو گیا صاحبقران لڑتے لڑتے تھکے کلائیون پر ورم
آگیا سوچے کہ یا امیر بدون ملاحظہ لوح دیو کو قتل کیا خلاف مقدمہ طلسم واقع ہوا لوح ملاحظہ
کرنا واجب ولازم ہے یہ سوچ کر جست کی ایک گوشے مین آکے لوح کو ملاحظہ کیا مرقوم تھا امی فتاح

طلسم اگر دیو آوے تو خبردار اُسکو قتل نکرنا صرف لوح اوسکے سامنے کر دینا اگر دھوکا کھایا اور دیو کو
قتل کیا اور تمام صحرا عفریتان خونخوار سے مملو ہوا باعث سحر ذال جادو ہے نخل چنار پر بشکل عقاب وہ
سحر کر رہی ہے عمر بھر اگر قتل کروگے یہ مجمع کم نہوگا خیال کرکے دیکھو اُس عقاب کے سینہ پر ایک خال سفید
ہے وہی طلسمیت کا بھید ہے تیر تاک کر سینہ پر عقاب کے مارو اگر پر سفید پر تیر نہ پڑا بلٹ کے تمھارا
کام تمام کریگا تو وہ دل پر صدمہ پہونچیگا صاحبقران نے کمان کیانی دوش سے اوتاری وہ دیو امیر
کو پلک جھپکانے کی مہلت نہین دیتے امیر نے بچستی و چالاکی جیسے ہی کمان کو کھینچا سیسر کمان کا
کڑکا وہ عقاب بصد پیچ و تاب نخل چنار سے چیخ مار کر اوڑا امیر نے اوسی حال مین تیر مار دیا بمشیت
قضا و قدر وہ تیر دلدوز اوسی سفید نشان پر پڑا کہ توڑ کر پشت کو پار گذرا بجاے خون جسم سے شعلۂ آتش
نکلے دیوان خونخوار پر پڑے مثل ہیزم خشک سب جلنے لگے تھوڑے ہی عرصہ مین دیو جلکر خاک ہوے آواز
آئی کشتی مرا نام من ذال جادو بود صرف اوسی ضعیفہ کا لاشہ پڑا ہے لاشہ ہاے دیوان خود سر کا
نشان بھی نہ تھا عجائب و غرایب طلسم پر صاحبقران کو نہایت حیرات ہوئی اس مرحلہ ذال کو فتح
کرکے بہ ہدایت لوح ایک جانب چلے لیکن اختر جادو جو ہاتھ سے صاحبقران کے قلعہ مفتاح سے
زخمی ہوکے بھاگی تھی حیران و پریشان چلے آتے ہی راہ مین جس قریہ کے حاکم نے سنا کہ ملکۂ عالم شکست
خوردہ آتی ہین اپنے قریہ سے نکل آئی ہین اپنے مقام پر لا کر اختر کو اوتارا سامان دعوت مہیا کیا دو
دن کے عرصہ مین دس بیس ہزار ساحران غدار ہمراہ اختر جادو کے جمع ہوگئے راہ مین خبر فتح مرحلہ جات
بھی سنی اور زیادہ گھبرائی کہتی ہے صاحبو کیا تدبیر کرون طلسم کشا کے پاس لوح بھی موجود ہے دو شمشیرزن
نے شریک ہوکر طلسم کشا کو زور دیا قلعہ طلسمی مین بھی باطمینان نہ بیٹھ سکونگی طلسم کشا وہان بھی پہونچیگا
لوح سب نشان بھی بتلائیگی پریشان ہوکر جو اختر جادو نے مجمع عام مین یہ بیان کیا اور نگ جادو
ایک ساحر بیٹھا ہوا ہے اوسنے عرض کی اے ملکۂ عالم اب اس بلا کا دفع ہونا دشوار ہے طلسم کشا
صاحب و شوکت و لیاقت ہے ساحران مرحلہ جات نے بڑی بڑی تدبیرین کین طلسم کشا نے دھوکا
نہین کھایا ذال جادو نے اتنا بڑا مکر پھیلایا تھا طلسم کشا نہ پھنسا دو پہر کامل دیوان خونخوار سے
لڑا معرکہ عظیم پڑا طلسم کشا کے تیور پر بل نہین آیا آخر بحکم لوح ذال کو مارا غلام براہ خیرخواہی
عرض کرتا ہے کہ یہان سے قریب باغ ہے ساحران علامت نبیرۂ حمزہ ایرج نوجوان کو گرفتار

کر کے لائے تھے آج تکمع مع اپنے سردارونکے اوسی باغ مین قید ہے اون سب کو قتل کیجیے ایرج کا سر
خوان مین رکھکر پاس طلسم کشا کے بھیجیے اپنے فرزند نوجوان کا سر دیکھکر بیتاب ہو جائیگا اوس حال مین چلکر
طلسم کشا کو گھیر یے سحر نکرینگے نیزہ و تلوار سے لڑینگے کیا عجب ہے کہ طلسم کشا گرفتار ہو جاسے یہ صلاح اختر
کو بہت پسند آئی چالیس ہزار ساحرون کو ہمراہ لیکر طرف اوسی باغ کے متوجہ ہوئی در باغ پر آکر اوتری وہان
نگہبانون کو بلایا کہا جلد میدان خونی کی تیاری کرو اسی صحرا مین ان سب کو قتل کرونگی باغ مین میدان خونی
کی تیاری ہونے لگی دارین استادہ ہوئین کئی سو جلاد صاحب بیداد آکر جمع ہوے اختر جادو ٹہل رہی
ہے کہ آسمان سے برق چمکی بیابان جادو عمرو کو پنجہ مین دبا ے ہوے اسوقت آکر پہونچی اختر کو
سلام کیا کہا حضور یہ طلسم کشا پر تو دست انداز ہو سکا اس ظالم کو گینڈا بنکے لے بھاگا اختر بہت
خوش ہوئی سب ساتھ والون نے بھی کہا حضور یہ شخص جان لشکر اسلام ہی ہر مقام پر حمزہ کو بچایا
بڑے بڑے ملک اسنے تباہ کیے نامی جادوگر اسی کے ہاتھ سے مارے گئے اسکا سر اگر سامنے حمزہ کے
جائیگا سر ٹیک ٹیک کے جان دیگا بیابان جادو نے بڑا کام کیا ایسے شخص کو گرفتار کر کے لایا اختر
کو صلاح سب کی پسند آئی اور تنگ سے کہا ایرج وغیرہ کو بھی قید خانہ سے لاؤ عمرو کو بھی قید
آہن مین سلسل کیا اور رنگ جادو بارہ دری مین آیا ایرج نوجوان مع اپنے سردارونکے
اس مقام پر قید تھا اور رنگ نے سر زنجیر کو تھاما کشان کشان سب کو قصر سے باہر لایا ایرج
نے خواجہ عمرو کو قید آہن مین دیکھا بیتاب ہو گیا کہا چھوٹے دادا جان آپ اس بلا مین کیونکر
پھنسے عمرو کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے کہا اے نور نظر خدا نے سب سامان فتح طلسم
مہیا صاحبقران نے لوح طلسمی پائی مرحلہ جات فتح کیے مجکو راہ مین بیابان جادو نے
گرفتار کیا مین تو رہا ہوا جاتا تھا تمھاری بدنصیبی سے سامنا قتل کا ہوا ایرج نے آنکھون
مین پانی بھر کر جواب دیا میری تو عزت و آبرو لیاقت و صاحبقرانی آپ کے تصدق مین ہوئی
اسوقت دل کو تقویت ہو گئی کیا عجب ہے کہ رہائی بھی حاصل ہو سب طرح تسکین دل ہو
عمرو نے کہا اے فرزند اختر جادو سر بھی شکست فاش کھا کر آتی ہے صاحبقران کے
ہاتھ سے ذلت اوٹھائی ہرگز یہ قتل سے نہ باز آئیگی ملازمان اختر کہتے کہ اے ملکہ عالم
آپ کا اقبال یاد رہے نجم بخت اوج گیر ہے اجتو نیرنگ نے عمرو کے قتل کی تدبیر کی ہے

اگر یہ شخص قتل ہوا حمزہ تڑپ تڑپ کے جان دیگا بچپنے کا یار وفادار مونس غمگسار عیار طرار مشہور ہے کہ ہزار مقام پر حمزہ کفن پوش ہوا تھا لیکن اوسنے جستجو کر کے بچایا ہر ایک مہم مین سینہ سپر کر کے بچایا یہ شخص قتل ہوتا ہے حمزہ کیونکر زندہ رہیگا جسوقت سر عمرو کا حمزہ کے پاس پہونچیگا وہ سر ٹپک کے مرجائیگا اُسوقت فوج اختر مین ایک ہنگامہ ہے ہر خورد وکلان کا یہی قول ہے کہ عمرو ایرج کو جلد قتل کیجیے ایرج کے قتل مین تامل نکیجیے یہ بڑا شکار دستیاب ہوا کسیکو یہ دن نصیب نہوا افراسیاب جادو اتنا بڑا بادشاہ طلسم ہوش ربا سحر و ساحری مین یکتا و بیمثل ہمیشہ اسی آرزو مین رہا کہ عمرو قتل کرون نکر سکا زوال دولت ہوگیا اختر جادو کہتی ہے خداوند روشن تن نے آج تقدیر برجستہ کی یہ ایسا شخص ہمارے قبضے مین اب دیر کرنا مناسب نہین ہے داربن استادہ ہوگئین جلاد شلنگین نکالنے نیلم زنگی و فیلم زنگی وغیرہ بارہ سرداران ایرج نوجوان گرفتار پنجہ تقدیر ہین سب کو کشان کشان لاکر زیر تیغ بٹھایا بمقدمہ ایرج و عمرو یہ صلاح ہوئی کہ انکو دار پر کھینچ تیر باران کرو یہ صلاح بھی اختر جادو نے پسند کی ایک ساحر خرس طینت سے اشارہ کیا وہ ملعون کشان کشان ایرج کو زیر دار لایا ایک نے عمرو کو لیا زنجیر پانون مین دونون کے باندھی یہ سردار بر سر دار سرنگون لٹک گئے اختر جادو نے ساحرون کو آواز دی خبرداران لوگون کے قتل مین سحر شریک نکرنا بڑے بڑے ساحر انکے شریک ہین کشتہ سحر کو زندہ کر لینگے قلعہ مفتاح پر کوکب ایسا بادشاہ فزوکش ہے سُنتے ہی دوڑ پڑیگا بران شمشیر زن کو اس جوان کے ساتھ منسوب کیا ہے کوکب کا داماد ہے جب قبیلہ سرکشان نے ایرج کو قتل کرایا کوکب نے معاوضہ خون ایرج نوجوان مین لاکھون ساحر مارے تیر و کمان لاؤ تیر اندازون نے کمانین سیدھی کین بارہ ہزار تیر انداز قتل ایرج و عمرو پر مستعد ہوئے نامرد چلاتے تھے جلد مسلمانون کو قتل کرو نیلم و فیلم بچپن کے ایرج نوجوان کے ساتھ ہین سرداران قدیم شیر ندیم اپنے آقاے نامدار کو جو اس حال پر ملال مین دیکھا بیتاب ہوگئے پکارتے تھے او اختر پہلے ہمکو قتل کر ہمارے آقاے نامدار کے خون سے ہاتھ نہ بھر ہم نمکخوار دوست ملک ایرج عاشق جمال باکمال شاہزادۂ والاقدر ہین یہ آسمان صاحبقرانی کے بدر ہین سردارونمین غیر گریہ وزاری بلند ہر چند کہ عمرو بھی سرنگون لٹکا ہے حال پر ملال ایرج نوجوان دیکھکر کلیجہ منھ کو آگیا کم سنی سے گودیون مین پالا زمانے کا صاحبقران بنایا اُس نور نظر پر جو نگاہ پڑی عمرو

بہت بیتاب ہوا بے اختیار منھ سے نکل گیا ای شیر بیشۂ **قاسم** عالی شان خدا تجکو اس مصیبت سے
بچائے کاشکے مین کور ہوتا تمھاری اس مصیبت کو نہ دیکھتا یہ بھی گردش فلک کی جو تم ہمارے سامنے قتل
ہوتے ہو اور ہمسے کچھ نہین ہو سکتا کاشکے مین خود بھی قتل ہو جاؤن اگر شاید زندہ بچ گیا میرے صادق الوعد
نے مجھسے وعدہ کیا ہے جبتک اُس بُری چیز کو تین مرتبہ مُنھ سے نہ مانگونگا میرے قریب وہ نہین آسکتی
حمزہ کو کیا مُنھ دکھاؤنگا کیسا شرماؤنگا **ایرج** نوجوان اُس حال مین جواب دیتا ہے خدا آپکو سلامت
رکھے نام لشکر اسلام آپکے دم سے روشن ہے ہم ایسے اگر دس ہزار قتل ہو جائین آفتاب لشکر کو زوال نہوگا
آپکے دم سے جاہ و جلال لشکر ہے آپکا زندہ رہنا بہتر ہے ادھر **نیلم و فیلم** کی فریاد جلاّدان خرس
طینت کی بیداد کینہ ان **اختر** بھی **ایرج** پر رو رہی ہین آپس مین اشارے ہین کہ کیا شیر دلیر ہے
حسن مین بیمثال ابرو عزت ملال صاحب جاہ و جلال مشہور ہے کہ یہ جوان صاحب حسب و نسب خداوند
لقا کا نواسہ **صاحبقران** کا پوتا جرات و ہمت مین یکتا حقیقت مین لشکر **حمزہ** مین تلاطم پڑ جائیگا
مان باپ اوسکے اپنے گلے کاٹ لینگے ایک کے ساتھ دو چار ہزار کی جان جائیگی **ایرج و عمرو نیلم**
و فیلم وغیرہ نے بیتاب ہوکے دعا کی **اختر** نے کمان کیانی اپنے ہاتھ مین اُٹھائی بارہ ہزار الیث ہو گئے
بارہ ہزار عقاب تیر پر کھول کے چلے قریب تھا کہ سینون پر ان مصیبت زدون کے پڑین سینہ ہاے
بے کینہ کو توڑ کر پار گذرین بقدرت پروردگار آسمان پر دن کو ماہ تابان نمایان ہوا چودھوین رات کا
ماہ کامل عکس سے اوسکے تمام باغ روشن ہو گیا طایر زمزمہ سرائی کرنے لگے نخل وجد مین آئے اُس ماہ تابان
سے ایک برق چمکی تیرون پر سایہ پڑا وہ تیر اولٹے پلٹے جن خطاکارون نے تیر چھوڑے تھے اونھین کے سینون پر
پڑے مہرۂ پشت کو توڑ کر پار گذرے بارہ ہزار جوان بے دم ہوئے **اختر** تو ضرب تیر سے بچی اُسکے
قریب تیر پہونچکر جل گیا اور جملہ بارہ ہزار ساحر گر کر زمین پر تڑپے اپنے تیرون سے آپ شکار ہوئے
اونکے مرنے کی صدائین بلند ہوئین ماہ تابان سے چند پنجہ سنہرے مثل برق کے چمکتے ہوئے پیدا ہوئے
ایک پنجہ نے **عمرو** کی دستگیری کی دار سے اوتارا الگ کھڑا کر دیا چند پنجہ تڑاب کر گرے **ایرج** کو چھڑایا
نیلم و فیلم کو بچایا مرکب بھی **ایرج** کا کسی نے قریب پہونچا دیا تیغہ بھی اپنا اپنے قریب پایا پشت
مرکب پر سوار ہو کر نعرہ کیا **عمرو** نے بھی آتشبازی مارا **نیلم و فیلم** وغیرہ چھوٹتے ہوئے اوٹھے
چند ساحرون کو چیر کر پھینکدیا اپنے آقا کے ساتھ ہو کر لڑنے لگے تلوارین اوٹھالین سوارون کو

مار کر گھوڑے لیے اُس ماہ تابان سے شعلہ آتش گر رہے ہین تیر برسے تلوارین گرین ہزار ہا بلائین لشکر
اختر پر نازل ہوئین کہ جسکا دفع کرنا اختر کو دشوار ہی شور بن جوانان صف شکن قید سے چھوٹتے ہی
مصروف جنگ ہوے وہ ماہ تابان کبھی بلند ہو جاتا ہے کبھی اُس چاند نے لشکر اختر پر چرخ مارا ہا بیابان
لشکر اختر کے ستارے گردش مین آئے جملہ طرح کی اشیاے سحر ماہ تابان سے پیدا ہو رہی ہین اختر تو بادشاہ
طلسم اختر یہ ہے نہایت حیران ہوئی کہ یہ کیا معرکہ ہے پردے مین اس چاند کے کون ساحر شعبدہ باز
نیرنگ ساز ہے کہ جسنے آتے ہی یہ قیامتین برپا کر دین ساحرہ زیر دست ہے حاکم طلسم نے جوڑے سے ایک گولا
فولادی نکالا پیشانی پر اپنے ایک نشتر مارا قطرات خون اُس گولے پر چھڑکے سب طرح کے سحر پڑھکے آواز دی
یا خداوند خورشید روشن تن یہ کیا بلائین نازل ہو رہی ہین مدد کیجئے ایسے ایسے کلمات کہکر گولا
اختر نے چاند پر مارا وہ تاناً ہوا زمین کانپی چاند کے دو ٹکڑے ہوے اندر سے چاند کے آفتاب عالمتاب
حسن و جمال نیر تابان برج کمال صفدر وصف شکن یعنے ملکہ تران شمشیر زن طاؤس زرین بال پر
سوار نیمچہ ہلالی ہاتھ مین سحر بات بات مین جب غنچہ دہن کو وا کیا پھول برسے ہزاروں باغی جلے
اگر ہاتھ ہلا دیا برق چمکی خرمن حیات ساحران کو جلا کے خاک کیا اگر ابروے خمدار پر بل پڑ گیا خنجر آبدار
کبھی تلوارین گرائین برقین چمکائین اُستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے باعث آنے ملکہ تران شمشیر زن
کا یہ ہوا کہ جب قلعہ مرصع حصار پر انتہا کا معرکہ پڑا تھا خواجہ عمرو و کوکب سے صفائی ہوئی بالا علان
کوکب نے ملکہ تران کو ایرج سے منسوب کیا تران کو قلعہ مرصع نگار پر چھوڑا تھا ناہید
مرصع پوش اپنی زوجہ سے یہ کہتا تھا کہ اب تران کا محل سے نکلنا بہتر نہین ہے مذہب صاحبقران
مین برای مستورات پردہ پوشی کے تاکید ہے تم برای فتح صاحبقران دعا کرو ہم برای جانبازی بخدمت
صاحبقران جاتے ہین بروقت رخصت ملکہ ناہید نے بصد حسرت دامن کوکب کا تھام کر کہا اے
شہنشاہ کنیز کو جدائی حضور کی بہت شاق ہے کوئی تدبیر ایسی بتلائیے کہ مین حالات خیریت آیات
حضور سے آگاہ ہوا کرون کوکب نے وہ آئینہ جسکا مرات واقعہ نام ہے اپنی زوجہ ناہید کو دیدیا سمجھایا تھا
کہ جب ہمارا حال دیکھنا منظور ہو اس آئینہ کو اس طور سے صورت واقعہ آئینہ ہو گی یہان لڑائی مین جب عرصہ دراز
گذرا تران شمشیر زن راتون کو فراق ایرج مین رویا کرتی ہین اکثر شگوفہ وزیرزادی کو برای خبر بھیجا جس
زمانہ مین بمقابلہ بیداد سر کش ایرج نے اپنے کو قتل کیا تھا وہ خبر جو تران کو پہونچی کئی دن تلک کھانا

دکھایا آٹھ پہر روتی تھی یہ خبر وحشت اثر ناہید نے بھی سنی بُران کو آ کر گلے سے لگایا مرأت واقعہ دکھایا
اُسمین جملہ حالات واقعۂ آئینہ ہوئے یعنی وہ قتل ایرج شعبدۂ ساحران تھا کوکب نے جا کر اُن سبکو آ
جو داستان حیرت بیان بہ تفصیل تحریر کر چکا ہون اس زمانے مین جو بُران فراق ایرج مین گھبرائی
ہان . پیر چھپکر قصر مرأت مین آئی آئینہ مین یہ حال دیکھا کہ ایرج و خواجہ کو اختر نے دار پر کھینچا ہے
تاب نہ آئی مخفی ہو کر چلی یہ ماہتاب آسمان حسن و جمال چاند مین چھپکر آئی منظور تھا رہا کر کے چلی تھوڑی
حال پر اظہار ہونے پائیگا یہان آکر بطور رند کو ایرج کو رہا کیا خواجہ کو بھی چھڑایا دل نے تمنا کی کہ
تڑپ کر نکل جاؤن دیکھا کہ لاکھون ساحرونکا ایرج پر بلوا ہے کوئی شے دفع سحر کی انکے پاس نہین ہے جھکر
لڑنے لگی ساٹھ ستر ہزار ساحر مارے جب اختر نے وہ گولا مار دیا سب لے اور ایرج و عمرو نے بُران کو
اس شوکت و شان سے دیکھا عاشق و معشوق سے آنکھین چار ہوئین تیر مژگان نے دونونکے
دلون کو فگار کیا مدت کے ہجران دیدہ آفت کشیدہ ایرج کے ہاتھ پانون مین رعشہ آگیا قلب تھرا گیا
قریب تھا غش کھا کے پشت مرکب سے گرین بُران کے بھی صدف چشم سے گوہر بے بہا اشک
جاری ہوئے جون جون ساحر بلوا کر کے ایرج پر آتے ہین بُران بڑھکر سینہ سپر کرتی ہے ساحرون کا
بلوہ کسی نے آگ برسائی کسی نے ابر سحر بنا کر اپنی آبرو بڑھائی کسی سمت سے گولا چلا کسی نے
ترنج و نارنج پھینکے ناش کے دانے بھی جل رہے ہین آتش سحر سے نخل صحرا اجل رہے ہین بُران
کبھی باران سحر برسائی ہین کبھی آتش برسائی ابر سحر ساحران ہٹاتی ہین گولون کو ہاتھونپر روکا ترنج
کار و سحر سے کاٹے ایک سہ ہزار سو دے اختر جادو چاہتی ہے بُران کو کسیطرح گرفتار کرون بُران
کو بخوف گرفتاری ایرج زمین پر اُتر پا پڑا طاؤس زرین بال پر سوار پنجہ ہلالی ہاتھ مین کبھی مجمع ساحران
درہم و برہم کیا کبھی بڑھکر ایرج کو سحر ساحران سے بچایا آپس کے اشارے کنائے اگر ایرج
کسی سحر مین پھنس گئے مرکب چلتے چلتے رکا مسحور ہوکر ایک مقام پر ٹھہری بُران نے بڑھکر اسی ساحر کو
تاک کر مارا جسکے سحر مین یہ مبتلا تھے اُسکے مرتے ہی گھوڑے نے طرارہ بھرا صف ساحرانکو پامال کرنے
لگی برق شمشیر چمکا کر خواجہ عمرو نامدار کبھی گلیم اوڑھکر مٹ جاتے ہین کبھی ایرج پر بلوا دیکھکر گلیم سر سے اُتاری
حقہ آتشبازی داغ دیا کسی ساحر کو ٹوک کر خنجر مارا کبھی حلقہ کمند چلا کبھی حباب بیہوشی مار دیا یہ تو مکر لکھچکا ہون
کہ گلیم اوڑھ کر کسیکو قتل نہین کر سکتے صاحبقران سے عہد ہے جسقدر تحفہ جات بزرگان پاس ہین اُنسے

اپنی جان بچاتے ہین گلیم اوڑھ کر چھپ جاتے ہین جب گلیم اتار کر لڑے کسی نے خواجہ کو دیکھ لیا سحر کیا لڑکھڑا کر خواجہ گر گرے گھبرا کر آواز دی ای نور نظر بُران مجھے بچانا بُران نے پلٹ کے دیکھا خواجہ سحر مین ساحر کے پھنسے اُس ساحر کو جھپٹ کے مارا بہر نوع خواجہ کو بچانا خواجہ تعریفین کر رہے ہین ای نور نظر ماشاء اللہ کیا وقت پر آکے مدد کی نہین معلوم ہمارے آقاے نامدار صاحبقران پر فتح مرحلہ جات طلسمی مین کیا گذری انہین جانا بادشاہ طلسم ہی اسکا قتل تو ہاتھ سے طلسم کشا کے ہوگا بی اپنے کو بچا کر نکل جاو بران ذرا ستارے سے پوچھا عمر نامدار یہ تو فرمائیے قبلہ وکعبہ کہان ہین میرے ہٹتے ہی آپ سب صاحب گرفتار ہو جائینگے کوئی ساحر بھی تو آپکے ساتھ نہین ہے کیونکر لڑا بھڑ کر نکل جاؤن عمرو نے مختصر اپنے کو قریب ملکہ بران کی پہونچایا تمام کیفیت بیان کی یہ ذکر کر دیا کہ کوکب روشن ضمیر بھی اس طلسم مین قید ہوے تھے انہون نے رہائی پائی جا بجا خوب خوب لڑے اب قلعہ مفتاح پر ہین یا شاید صاحبقران کے ہمراہ ہونگے ایرج یہان قید ہو کر آئے تھے مجھکو بھی ایک ساحر یہان گرفتار کر کے لایا اختر نے ارادہ قتل کا کیا تھا تمنے آکے رہا کیا کیونکر کہون کہ تم جمکر لڑو یا نکل جاؤ دونون طرح خرابی ہے بران نے کہا خواجہ انشاء اللہ تعالے مین اس لڑائی کو فتح کر کے جاؤنگی اب تمھارے سمجھانے سے بخوبی ظاہر ہوا کہ آپکے ہمراہ کوئی ساحر نہین ہے یہ تو مجھکو بھی معلوم ہوا کہ مرحلہ جات فتح ہوئے چند باقی ہونگے مرآت واقعہ دیکھکر آئی تھی آپ تو اپنے کو مخفی کیجیے مین طرف اختر کے جاتی ہون عمرو تو گلیم اوڑھکر کنارے ہوا بران شمشیر زن لڑتی ہوئی طرف اختر جادو کے چلی بڑے بڑے ساحران نامی صفونیر مارے لڑ بھڑ کر اپنے کو سامنے اختر جادو کے پہونچایا للکار کر آواز دی اے دختر جادو غیر ساحر و نیر بڑے زور شور سے جاتی ہے ہمسے مقابلہ کر کہ لطف سحر و ساحری ملے اختر بھی بادشاہ طلسم اختریہ ہے تو کہتے ہی طرف بران کے پلٹ پڑی آپسمین سحر ہونے لگے جب اختر نے سحر کیا بران پر آگ برسی بران نے گولا اٹھا کر مارا آگ بجھی اختر پر برق گری اختر نے اپنے کو برق سحر سے بچایا لکہ ابر سیاہ بران پر گرایا بران اُس ابر کو توڑ کر نکلی مثل ستارہ سحری چمک کر سحر کیا اختر پر تلوارین گرین سنگ دلان نے پتھر برسا کر تلوارون کو توڑا اسطرح کے سحر جو آپس مین ہوئے وہ سحر پلٹ کر لشکر اختر پر گرتے ہین ہزارہا آگ سے جلے ہزارہا پانی سے ٹھنڈے ہوگئے پتھرون سے ہزارہا کے سر پھٹے لشکر اختر مین فریاد الغیاث کی صدا بلند ہر خورد و کلان پر دمند اختر نے دیکھا ان سحرون نہین میرا ہی لشکر پامال ہوتا ہے بران اپنے کو بچا رہی ہے اختر نے تیغ کھینچا سپر ہاتھ مین لی سحر کرتی ہوئی طرف بران کی چلی جو سحر بران پر کیا بران نے بسہولت اُس سحر کو دفع کیا بران بھی

اُسکے ارادے کو سمجھتی نیمچہ ہلالی نیام انتقام سے کھینچا شیرانہ ہنگامہ اختر پر جا پڑی دونون مین نیمچہ چلنے لگا نیمچون سے
شعلہ ہاے آتش نکل رہے ہین گرو کے ساحر جل رہے ہین جب آپسمین چند وار چلے دونون لڑنے والے
برابر رہے بُران شمشیر زن نے جلدی کرکے کمر کو تا کے سر اختر کے ہاتھ مارا اختر نے سپر سحر کو اُٹھایا
نیمچہ ہلالی ڈھال سپر کے ٹکڑے اُڑا دیئے آواز دی سپر بھی وہی خود سر کا زخمی ہوا اختر گھبرائی بُران نے اختر کو
سایہ مین تلوار کے لیا اختر ہٹتی جاتی ہے اپنے کو بُران کے وار سے بچاتی ہے بُران ہر مقام پر قصد کرتی ہے
کہ نیمچہ مارون سر اس خود سر کا اُڑ جاے اختر بدحواس عالم یاس ہا لیان لشکر بھی مثل زلف پریشان بصورت
آئینہ حیران ہر طرف یہی غریو ہے کہ بُران اختر پر غالب ہے سر تو زخمی ہو چکا اب ایک ہاتھ مار کر سر اُڑا دیگی
جب اختر کو مار لیا ہم لوگ کیا مقابلہ کر سکینگے اتنے بڑے لشکر کو یکہ و تنہا نے جواب دیا جو حال سے آگاہ ہین
وہ کہتے ہین یہ دختر کوکب نامدار ہے ہوش ربا مین قیامتین برپا کین بڑے بڑے ساحرون سے لڑ چکے
آبروے طلسم ہوش ربا اسی نے مٹائی پل پریزادان توڑا دریاے خون روان خشک کیا اس سحر کی
کیا حقیقت ہے یہ ہمیشہ سے صاحب شوکت ہے ایرج و عمرو بھی دیکھ رہے ہین عمرو نے توکلیم اوڑھ لی ہے
ایرج نوجوان دعائین مانگتے ہین اے پروردگار بُران کو مظفر و منصور کرنا اختر جب دس بیس قدم ہٹی
اور بُران نے تعاقب نچھوڑا ہر قدم پر یہی خوف ہے کہ نیمچہ پڑیگا سر نہ بچیگا اوس بدحواسی مین یاد آیا کہ
ڈبیا خاک قہر جمشید کی کمر مین تھی جب بُران نیمچہ کھینچے ہوئے قریب آئی اختر نے وہ ڈبیا کمر سے نکالی
ستمگارہ نے خاک اُڑا دی اُس خاک کی تو یہی تاثیر ہے فوراً غبار الم دلیر چھایا گھبرا کے گری بیہوش
ہو گئی اختر نے زبان مین بُران کے سوزن یا کنیزان اختر نے بُران کو اُٹھایا تخت پر ڈال لیا لشکر
مین ہلڑ ہوا اختر نے بُران پکڑ لیا بُران کے گرفتار ہوتے ہی اختر سحر کرتی ہوئی چلی سردارون کی
کیا حقیقت تھی جسپر ماش کا دانہ پھینکے یا دہ گر کر بیہوش ہوا کنیزان اختر سبکو مطوق و مسلسل کر رہے ہین
خواجہ تو ایک ساحر کی شکل بنکر نکل گئے کسی درۂ کوہ پر جا کر ٹھہرے تدبیر مین مصروف ہین ایرج شمشیر زنی
کرتے ہوئے آتے تھے کہ اختر نے للکارا ایک ماش کا دانہ پھینکدیا ہاتھ پانوں ایرج کے بیکار ہوئے تلوار
ہاتھ سے چھوٹی گھوڑے سے گرے اختر نے اشارہ کیا ملازمون نے آکر ایرج کو بھی مسلسل و مطوق کر لیا
خواجہ توکلیم اوڑھ کے نکل گئے اور سب سردار گرفتار پنجۂ تقدیر ہوئے اختر نے جو سر اٹھا کر دیکھا ہزارہا ساحر
دست زبردست بُران شمشیر زن سے واصل جہنم ہوئے پڑے ہین درہم و برہم ہوئے ہوش و حواس اُڑ گئے کہتی ہے

دیکھو صاحبو مسلمانونکی مدد آسمان سے پیدا ہوئی ہی دختر کوکب یکہ و تنہا تھی اگر اسکے ساتھ والے بھی ہوتے کون
بار سحر اُٹھا سکتا اہل آہوے صحراے جرات سے کون آنکھ ملا سکتا ہی سرداران سحر جن کی خداوند خورشید روشن تن
نے بڑی مہربانی فرمائی کسیطرح امید فتح نہ تھی آپنے بڑا کار نمایان کیا اتنے بڑے ساحرہ کو لڑ بھڑ کر پکڑا اب
بہتر یہ ہی کہ اِن سبکو جلد قتل کیجیے تساہل مناسب نہین ہی بُران کا باپ کوکب ہی اسی طلسم مین موجود ہی اسکا بار
کون اُٹھائیگا بیٹی داماد کو رہا کرکے لیجائیگا اختر نے حکم دیا بہت جلد میدان خونی کی تیاری کرو اس ہنگامہ
مین صدہا جلاد قتل ہوئے دارین سرنگون پھر دارین استادہ ہونے لگین جلاد طلب ہوا ہی جو قتل ہونے
سے نیچے تیاری قتل ایرج مین مصروف ہین کرسیان جواہر نگار آگے بچھین اختر جادو غصے مین خاموش دنگل یاقوتی پر
آکے بیٹھی گرد ساحر آکر جمع ہوئے جس باغ مین یہ لڑائی ہوئی ہزارہا نخل جلے چمن پامال ہوئے چند نخل کلان
جو باقی ہین ایک نخل کے سایہ مین اختر بھی بیٹھی پامالی باغ پر افسوس کر رہی ہی کہ سر نخل سے ژناٹے کی آواز
ہوئی کچھ شعلۂ آتش بھڑک کر گرے آواز آئی منم فرستادۂ خداوند خورشید روشن تن اختر نے سر اُٹھاکر دیکھا
ایک نازنین نہایت حسین مہ جبین سرو قامت چہرہ آفتاب قیامت آنکھین دیدۂ لیل و نہار کو آنکھ دکھا رہی ہوئی
چہرہ پر بجلی لباس فاخرہ زیب جسم انور زیور بہتر سے بہتر دریاے جواہر مین غوطہ زن محبوب پُرفن یون نخل سے
اُتری صاف ظاہر ہوتا تھا کہ مثل ستارۂ سحری وہ رشک پری آسمان سے اُتری ہی اختر نام خداوند سنکے
کھڑی ہوگئی مصاحبان اختر دیکھنے لگین جمال جہان آرا اوسکا دیکھکر مبہوت تھی ہر خورد و کلان کا یہی قول تھا
کہ کیا حسن و جمال ہی خاص خدمتگذار خداوند قدرت نے اپنے ہاتھ سے اُسکو بنایا ہوگا مرتبہ تقرب پایا ہوگا
اُس نازنین نے آتے ہی اختر کو سلام کیا اختر نے مسکرا کر پوچھا اے سرو حدیقہ حسن و جمال اے آفتاب آسمان کمال
نام نامی تیرا کیا ہی کیونکر آنیکا اتفاق ہوا وہ نازنین ہنسی کہا مجھکو سرو ناز کہتے ہین جو تمپر گذری قدرت
نے وہین سے بیٹھے بیٹھے ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ بُران نے ہزارہا بندگان مغضوب کو قتل کیا اے اختر
یہ سمجھنا کہ طلسم اختریہ مین آشوب ہی مشیت قدرت مین کسکو دخل ہی قدرت نے فرمایا ہی جو لوگ کہ ہمکو
دل سے نہین یاد کرتے ہین انکی سرکوبی کے لیے اِن بندگان خوابی کو انپر مقرر فرمایا ہی کہ ان سکی
سرکوبی ہو کہ ہمکو مصیبت مین یاد کرین سوا ہمارے کسی سے نہ فریاد کرین ان سبکو قدرت زندہ کرینگے تمھارے
ہی ہاتھ سے یہ کرامت ظاہر ہو کہ خورد و کلان بزرگی سے خداوند کے ماہر ہو تخلیہ مین چلو سحر تعلیم کرین
علم خداوند ہم تمکو سمجھادین پانی پر دم کرکے اِن سب پر چھڑکین ایسی کرامت ظاہر ہو کہ وہ سب زندہ

ہو جائین اختر خوش ہوگئی کہا ای سرو ناز قدرت نے سرفراز فرمایا کنیزونکو حکم دیا ایک خیمہ استادکرو جنکے عزیز مر گئی
وہ گرد سرو ناز کے پھر رہے ہین اپنے اپنے عزیزونکے نام بتاتے ہین کوئی کہتا ہی میرا جوان بیٹا مارا گیا کوئی
کہتا ہی بہائی قتل ہوا سرو ناز سبکو تسکین دیرہی ہی صاحبو نگھبراو تھوڑی دیر مین سبکا علاج ہوا جاتا ہی
یہ کہکے اختر کا ہاتھ تھام لیا سرو ناز خرامان خرامان خوش رفتاری کہاتی ہوئی مسکراتی ہوئی تنہا اختر
کو اس خیمہ مین لے گھسی اختر خوش ہی کہ مین اب سب مردونکو زندہ کرونگی جو لوگ مجھسے بغی ہین انکو مردہ
رہنے دونگی سرو ناز نے کہا منقل آتش منگاؤ سب کام اپنے ہاتھ سے کرو ای اختر تمہارے بڑے
مرتبہ ہین موت زیست کا تمہارے ہاتھ اختیار ہوگا جسکو چاہو زندہ کرو جسپر خفا ہو اسکو مردہ رہنے دو
اختر پھولون نہین سماتی بہ تعجیل آگ لاکے روشن کی سرو ناز نے اپنے کمر سے لوبان نکالا کہا ای ملکہ
اختر اس لوبان کو آگ پر ڈالو بہ نگاہ غور دیکھتی رہو اس آگ سے ایک پریزاد آتش خوشعلہ مزاج حسینونکے
سر کا تاج پیدا ہوگی ایک شیشہ نایاب تمکو دیگی اُس سے سب مطلب حاصل ہوگا اختر نے خوشی خوشی
لوبان آگ پر ڈالا بہ نگاہ غور اُسکی جانب دیکھ رہی ہی آگ سے دھوان نکل کے دماغ مین پہونچا ارے
کہکے لڑکھڑائی گر کے بیہوش ہوئی نعرہ ہوا منم سر بریدۂ جادوگران ریش تراشندۂ کافران عیار طرار
خواجہ عمرو نامدار نیمچہ برق مثال کھینچکر عمرو چلا کہ اختر کو قتل کرون اتنا بڑا عقلمند یہ نہ سمجھا کہ یہ بادشاہ
طلسم میرے ہاتھ سے کیونکر قتل ہوگی جھپٹ کر نیمچہ مارا فوراً زمین شق ہوئی ایک فولادی پتلی زمین سے
نکلی فوراً عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا اور سارا بان زادے کیا کرتا ہی ایک ہاتھ منھ پر عمرو کے پھیر دیا رنگ و
روغن چہرے کا اُڑ گیا بصورت اصلی ہوگئی اب اُس پتلی نے اختر کو بیدار کیا جیسے ہی اختر کی آنکھ کھلی
گھبرا گئی پتلی نے کہا حضور یہ آپکو قتل کرتا تھا مین نے آکر بچایا اختر نے عمرو کی مشکین باندھین کشان
کشان لیکر خیمہ سے نکلی تمام ساحرونکے ہوش اُڑ گئے ہلڑ ہوا کنیز خداوند کی شکل بنکر عمرو آیا ملکہ
کو بیہوش کیا تھا ہماری ملکہ نے پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا ورنہ مار لیا ہوتا ایرج و بران جو قید
بیٹھے تھے بہ نگاہ حسرت دیا من اشارے کر رہے تھے اب دیکھا کہ عمرو بھی گرفتار ہوا ایران بے اختیار
آہ کی کہا ای شہریار قضا ہی ہمکو لیکر آئی تھی خواجہ نے جھٹ پٹ عیاری کی تھی ہماری بدنصیبی کہ وہ بھی
گرفتار ہوئے اب بچنے کی کون صورت ہی اختر نے لاکر عمرو کو بھی اُن قیدیون مین بٹھا یا پکار کر حکم دیا
جلد جلادون کو بلاؤ اُس ظالم نے مجھکو مار لیا ہوتا قدرت نے کیا شرف مرحمت فرمائیے مین نگہبان

نے میرے مجھکو بچایا اب انکے قتل مین دیر نکرو جلاد جمع ہوئے سر پر عمرو وایرج و بُران کے تلوارین کھینچکر کھڑے
ہوئے یہ گرفتاران محبسی رنج والم رب اکرم سے دعائین کر رہے ہین دو کلمہ داستان امیر حمزہ صاحبقران
کے چند مرحلے فتح کرکے چلے تھے کہ درہ کوہ سے ایک ساحر کریہ منظر حرس پیکر سیہ فام بدانجام تیغہ کھینچے ہوئے
یہ کہتا ہوا نکلا او طلسم کشا تو نے اہالیان مرحلہ کو مارا انکی شعبدہ بازی بہ سبب لوح کے کام نہ آئی
مین شعبدہ باز و جعلساز نہین ہون بزور بازو تجھکو قتل کرونگا یہ کہکر اتنی جلدی آیا کہ صاحبقران
لوح نہ دیکھ سکے وار تلوار کے کرنے لگا برس پڑا ہر چند چاہتے ہین صاحبقران وار کرین دم نہین لینے دیتا
دس پانچ ہاتھ مارے صاحبقران نے وار خالی دیئے عاجز ہوگئے ہر وار مین یہی خیال ہوتا ہی
کہ تلوار پڑی گی دو ٹکڑے ہونگے آخر جب روکتے روکتے عاجز ہوئے نیمچہ سہراب یل نیام انتقام سے
کھینچا وہ ساحر مہیب مثل ابر چھایا ہوا ہی جیسے اوسنے جھپٹ کر ہاتھ مارا صاحبقران نے تاک کر
ہاتھ پر اسکے تلوار لگائی ہٹکنے کی چوٹ پڑی کہنی سے کٹکے ہاتھ اسکا گرا اب وہ بیچا بھاگا صاحبقران
کو نہایت غصہ تھا تلوار کھینچے ہوئے اسکے تعاقب مین چلے آگے وہ بھاگا ہوا جاتا ہی صاحبقران
تعاقب مین نعرے کرتے ہوئے ہین بقدرت پروردگار صحرا کو طے کرکے یہ ساحر جب پلٹ کے دیکھتا ہی حمزہ
پیچھا نہین چھوڑتا پھر بھاگتا ہی جس باغ مین سب قتل ہو رہے ہین دروازے پر اُسی باغ کے یہ باغی
بھی زخمدار پہونچا بخوف صاحبقران اسی باغ مین گھس گیا اختر جادو ان سبکو قتل کا حکم دیرہا ہی
کہ فریاد فریاد کی آواز آئی دیکھا شبرنگ سیاہ رو ہاتھ کٹا ہوا پرنالہ خون کا بہتا ہوا آتا ہی اختر نے
نے پوچھا ارے شبرنگ کیا ہوا چاہتا ہی حال بیان کرے کہ شیر کے نعرے کی آواز آئی زمین تھرائی
دیکھا صاحبقران زبان تیغہ کھینچے ہوئے تعاقب مین شبرنگ کے آ پہونچے شبرنگ نے چاہا تڑپکر بھاگون
صاحبقران نے بڑھکر لوح چمکائی شبرنگ کی آنکھون مین اندھیرا آیا چمک سے لوح کے رُکا امیر
نے قریب آکر ہاتھ مارا شبرنگ کے دو ٹکڑے ہوئے آندھی سیاہ اُٹھی آواز آئی کہ کُشتی عرا نام من
شبرنگ سیاہ رو بود اُسی اندھیرے مین پلٹ کر دیکھا بُران شمشیرزن کی زبان مین سوزن دیا جلاد سر پر
تلوار کھینچے کھڑا ہی ایک طرف عمرو وایرج وغیرہ مسلسل و مطوق ہین سب کے سر پر جلاد تلوارین کھینچے
ہوئے کھڑے ہین امیر جلادون پر تلوار کھینچکر جا پڑے بُران کی زبان سے سوزن نکالا ایرج
وغیرہ کے اوپر عکس لوح کا ڈالا بُران نے رہا ہوتے ہی بہت سے سنگریزے مٹھی مین

اُٹھائے ساحرون پر پھینکے پتھر برسنے لگے ہزارہا کے سر پھٹے ایرج نے قید توڑی خواجہ عمرو رہا ہوئے
امیر نے جلادون کو مارا دارین قلم کین بُران کو جو لڑتے دیکھا آنکھین چار ہوئین بُران شہرائی پر
پرواز پیدا کر کے بلند ہوئی ایرج نے بہ نگاہ یاس دیکھا یہ بھی بُران کو یقین کامل ہوا کہ صاحبقران
کے پاس لوح طلسمی موجود ہے علاوہ لوح کے صاحب اسم اعظم ہین ان پر کسیکا سحر تاثیر نکریگا ایرج کو اب کوئی قتل
نکرسکیگا اڑتی پھرتی سحر کرتی ہوئی نکلگئی صاحبقران نے لوح کو گردش دی عمرو نے بھی حقہ ہاے آتشبازی
داغے ایرج نے بھی تیر و تفنگ سے کئی ساحر مارے نیلم و فیلم بھی لڑ رہے ہین لوح طلسمی جو چمکی ساحر نابینا
ہونے لگے نہیب شمشیر صاحبقران سے منہ کے بھل زمین پر گرے سحر کرنا بھولے کُتے کی موت مارے گئے
اختر گھبرائی ہوئی ہے کہ طلسم کشا یہانتک کیونکر پہونچے ایک دفعہ زخمی ہوچکی ہے دور سے سحر کر رہی ہے قریب
نہین آتی دیکھ رہی ہے کہ لوح صاحبقران کے ہاتھ مین ہے دیکھتی ہے کہ جسپر عکس پڑا وہ نابینا ہوا سیکڑون
ساحر اسیطرح مارے گئے صاحبقران ایک طرف مصروف جنگ و جدل ہین کبھی ایرج کو بچا لیا کبھی
ہمراہیان ایرج پر سینہ سپر کر دیا خواجہ عمرو گلیم اوڑھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہین جب کوئی بڑا ساحر مر کر گرا جھپٹکر
اُسکے قریب پہونچے لباس اُتار لیا لاشہ ساحر کا برہنہ رہگیا دیکھنے والے حیران ہین لاشہ ساحرون کے ننگے
برہنہ کیونکر ہوجاتے ہین ہزارہا ننگ خاندان ننگے پڑے ہوئے ہین اختر نے سحر کر کے زمین کو ہلا دیا
آگ برسادی صاحبقران پر سحر تاثیر نہین کرتا امیر اسی کی فکر مین صفونکو درہم و برہم کر رہے ہین ہزارہا
ساحر مارے جاتے ہین لڑتا ہوا قریب اختر کے پہونچون اختر قریب نہین آتی بھاگی بھاگی پھرتی ہے ساحرون
پر تاکید ہے ارے حمزہ کو مارو ایک شخص کو گرفتار نہین کرسکتے بعضے جلے ہوئے جواب دیتے ہین حضور
بپھرے ہوئے شیر کو کیونکر گرفتار کرین ہمارا پنجہ قابض نہین ہوتا کس جرأت و شوکت سے صاحبقران
لڑ رہے ہین پشت و پہلو سے ہوشیار بڑے بڑے مقامات پر جنگ مغلوبہ پڑی صف لشکر دشمن سے لگا رکھی
ہوئی جب صف دشمن پر پہونچے افسرون کو تاک کر مارا صفونکو بے سردار کر دیا دم بھر مین میدان کارزار
لاشون سے بھر دیا ہنگامہ قیامت برپا ہے شیر بیشہ عربستان کس لطف سے لڑ رہا ہے ساحرون کو درہم برہم
کر کے قریب اختر کے پہونچے تھے کئی افسران زبردست جو سامنے اختر کے علف شمشیر آبدار ہوئے
لاشے اُنکے تڑپے اختر گھبرائی تخت پر سوار ہو کر بھاگی نعرہ کیا یارو لڑا بھڑ کے نکل آؤ جب یہ جوان قلعہ
طلسمی مین آئیگا سمجھا جائیگا وہ علا تہلکے سخت و صعب ہین کہ ارسطو بھی دنگ ہوگا یہ کہتی ہوئی اختر جادو

نکل گئی عقب مین اسکے ہزارہا ساحر بھی چلے لڑائی باغ کی فتح ہوگئی ایرج کو صاحبقران نے گلے سے لگایا
عمرو سے تمام کیفیت پوچھی کہ خواجہ تم یہان آکر کیونکر پھنسے عمرو نے تمام حال مصیبت مآل اپنا بیان کیا
اُس باغ مین اور ہزارہا بندگان قید تھے انکو امیر نے رہا کیا اُس باغ ہی کے دروازے پر بارگاہ
استادہ کرائی اس باغ مین اسباب بھی بہت کچھ نکلا بارہ ہزار جوانان بیگناہ شاہ و شہریار زادے قید تھے
وہ سب دائرہ اسلام مین آئے بفتح و ظفر داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوئے ایرج وغیرہ کی زخم دوزی
کی بعد فراغ نماز مغرب مین بصلاح خواجہ عمرو لوح طلسمی کو ملاحظہ فرمایا صاف صاف مرقوم تھا کہ ای فتاح طلسم و کر
ستار این عجائبات مرحلے تو فتح ہوئے اب فتح قلعہ طلسمی باقی ہی اُسی جنگ مین کوئی تحفہ بھی کامل دستیاب ہوگا
کہ جسکی بزرگی سے خورشید روشن تن بیتاب ہوگا صاحبقران نے سرداران ایرج سے فرمایا صبح کو
لشکر تیار رکھنا اپنے کو قلعہ طلسم اختریہ پر پہونچائین بخیر و عافیت تمام لشکر مین پہونچین نہین معلوم لشکر پر
کیا گذری نورالدہر و لندھور نے قیامت برپا کی ہوگی اکثر ہمراہیان اختر مطیع اسلام ہوئے انکی زبانی دریافت
ہوا کہ لشکر مین آپکے بڑا تلاطم ہے روز طبل جنگی بجتا ہے لندھور و نورالدہر میدان کارزار مین نکلتے ہین جسکو سحر ابر
کو گرفتار کرکے لیجاتے ہین سامنے خورشید روشن تن کے جا کر وہ سجدہ کرتا ہی فرامرز عاد و مغربی و جمہور
و بہرام و بدیع الملک اصفہانی وغیرہ کو دو دو دن مین لڑکے نورالدہر و لندھور نے زیر کیا یہ ست طاعت
مین خورشید کے حاضر رہتے ہین بلکہ ہر وقت جنگ کہتے ہین یا خداوند مغلوبہ کا حکم دیجیے کہ بادشاہ لشکر
اسلام کو پکڑ لائین بارگاہ وغیرہ چھین لین فرقہ باغیان کا سامنے رہنا مناسب نہین ہی خورشید خود ہی
تامل کرتا ہی ان سبکو یہ جواب دیتا ہی ای بندگان من قدرت جانتے ہین کہ یہ بندگان مغضوب آپسمین صلاح
کرکے بخوشی چلے آئین ورنہ تم سبکو حکم دونگا کہ سبکو گرفتار کرکے لے آنا بادشاہ لشکر اسلام آج کل
بڑی مصیبت مین ہین دن بھر میدان کارزار مین رہتے ہین شب کو جفاے انتظام سہتے ہین یہ خبر
وحشت اثر سنکر صاحبقران بہت بیقرار ہوئے فرمایا کہ خواجہ تمنے یہ حال مصیبت مآل سنا میرا جی
چاہتا ہی کہ رات ہی کو کوچ کردن قلعہ طلسم اختریہ کو فتح کرتا ہوا اپنے لشکر مین پہونچون یہ تو میرے دل کو یقین
تھا کہ خورشید روشن تن بڑا شعبدہ باز ہی نہایت مکار و جعلساز ہی جن سرداروں کا ان صاحبون نے
نام لیا اگر وہ سب شریک ہوگئے ہونگے تو بادشاہ کا کیا حال ہوا ہوگا یہ سرداران صف شکن جوانان
تیغ زن جان لشکر اسلام جب بلوا کرینگے کون جواب دیگا بر وقت نماز لشکر تیار کرنا کہ ہم بہ تعجیل تمام

مہم قلعہ طلسمی سے فراغت کرکے اپنے لشکر مین پہونچا ہین عمرو بھی یہ خبرین سُن کے بیتاب ہوگیا ہے الغرض شب صاحبقران نے تڑپ تڑپ کے بسر کی بوقت سحر سلاح جنگی سے آراستہ ہوکر بارہ ہزار جوان جو ہمراہ تہین بارگاہ بھی لدوائی قصد ہوا کہ بڑہین کہ صحرا سے گرد اڑی فولاد روئین تن معہ تین لاکھ فوج فرستادہ خورشید بڑے زور شور سے آکر پہونچا مقابلے مین صاحبقران کے اترا صاحبقران سے کہلا بھیجا کہ مین بحکم خداوند آپ کے روکنے کو آیا ہون یا اطاعت کیجئے یا آمادہ حرب وپیکار ہوجئیے صاحبقران مجبور لاچار واسطے بادشاہ کے اشجبار وبیقرار مقابلے مین فولاد روئین تن کے اترے دن تڑپ تڑپ کے تمام ہوا شام کو فولاد بدانجام نے طبل جنگی بجوایا صاحبقران کو ہرکارون نے خبر دی امیر نے بھی جواب مین نوازش طبل کو حکم دیا رات تیاری مین بسر ہوئی صبح کو مقابلۂ فولاد مین نے فولاد مع تین لاکھ فوج بڑے کروفر سے میدان مین آکر پہونچا صفوف قتال وجدال آراستہ وپیراستہ ہوئی نقیب الشعار عبرت آمیز بڑہ کے ہٹے فولاد گیندے کو ٹھکرا کے میدان کارزار مین آیا لاف وگزاف کرکے آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ بدولت کے مقابلہ مین آئے روح روان قاسم عالی شان شاہزادہ ایرج نوجوان نے مرکب کو صف سے بڑہایا صاحبقران سے اجازت طلب کی صاحبقران نے ایرج کو گلے سے لگالیا بصد شفقت فرمایا ای نور نظر تمنے سُنا کہ لشکر پر کیا بدعت ہی کہ سب ہمارے سرداران نامدار خورشید مکار کے شریک ہوگئے زبانی ان لوگون کے احوال معلوم ہوا مین چاہتا ہون جنگ کو طول نہو بہ تعجیل تمام اس فولاد بدانجام سے مہلت حاصل کرون اپنے لشکر مین پہونچون دیکھون تقدیر کیا دکھاتی ہی رہ رہ کے طبیعت گھبراتی ہی تُم حفاظت لشکر کرو اس روئین تن سے مین مقابلہ کرون بعنایت پروردگار بہت جلد شکست دون ایرج نے دست بستہ عرض کی کہ غلام کے ہوتے نہین مناسب ہی کہ حضور ہر کس وناکس سے مقابلہ کرین اب مین قصد کرچکا انشاء اللہ تعالے بہت جلدی کرونگا لاچار صاحبقران نے اجازت دی ایرج نوجوان مرکب بادرفتار کو اڑا کر سامنے فولاد روئین تن کے آئے بعد پرسش نام ونسب نیزہ چلنے لگا صاحبقران ملاحظہ فرمارہے ہین کہ ایرج نوجوان تعلیم کردۂ مہتر مہتران بڑے زور شور سے لڑ رہا ہی یہی چاہتا ہی کہ بہت جلد نیزہ نکالون ممکن نہین ہوتا دو گھڑی کامل نیزہ چلا ایک مقام پر ایرج نے نیزہ اُسکا ہوائی کیا فولاد روئین تن نے تلوار کھینچی ایرج پر ہاتھ

مارا ایرج نے تلوار کو تلوار پر روکا سر کو تبا کے کمر پر ہاتھ مارا فولاد روئین تن نے بخوف تلوار کو جسم پر
لیا چونکہ روئین تن ہی تلوار نے تاثیر نکی صاحبقران ملاحظہ فرما رہے ہین کہ ایرج نوجوان نے
کمر کو تبایا سر پر ہاتھ مارا سر کو تبایا جھکائی دیکے شانے پر ہاتھ مار دیا بخوف وہ بچیا اپنے جسم پر
تلوار کے وار لے رہا ہی بغیرت کا جسم نہین کٹتا جب پانچ سات وار کرکے عاجز ہوا بارہ کو
بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا قصد کیا تلوار چھین لون کمر مین ہاتھ دیکے اٹھالون فولاد لپٹ پڑا
دونون جوان زمین پر کود دے کشتی ہونے لگی صاحبقران ملاحظہ فرما رہے ہین کہ ایرج نے
کشتی مین فولاد روئین تن کو دنگ کر دیا وہ بھی جانبازی کر رہا ہی کسی مقام پر کمی نہین کرتا تمام
دن کشتی مین تمام ہوا دن قلیل باقی رہگیا ایرج ہر مرتبہ فولاد روئین تن کو ریل کے لے دوڑتا ہی
چاہتا ہی زیر کرون مشکین باندھ لون وہ بھی روئین تن پہلوان زبردست ایک مقام پر فولاد
روئین تن ایرج صف شکن کو ریل کرے دوڑا پانچ یا سات قدم تک لایا وہان پر فولاد رکا ایرج نے
چاہا ریل کرنے دوڑون فولاد نے بھی رک کر زور کیا ایرج نے دونون پانوُن بڑھائے
وہان پر ہوش خانہ تھا ایرج کا گولا اُتر گیا صدمہ سے شاہزادہ بیہوش ہوا اُس نامرد نے
کچھ خیال نکیا ایرج کو باندھ لیا یہ کہتا ہوا پلٹا اسکو جاکر قتل کرون گا حمزہ سے بھی سر میدان
سمجھونگا مع اپنے لشکر کے پلٹ گیا صاحبقران رنجیدہ اپنی بارگاہ مین آئے خواجہ عمرو سے
فرمایا خواجہ جاکر ایرج کی خبر لاؤ وہ کہہ گیا ہی کہ مین قتل کرونگا ایسا نہو آفتاب آسمان قاسم نوجوان
پر زوال آئے تو مین کیا منہ دکھاؤنگا عمرو نے ہرکارے بھی روانہ کیے بیقرار ہو کر خود بھی واسطے
خبر کے چلا یہان فولاد نے آتے ہی ایرج کو مسلسل و مطوق کیا پہلوانون سے کہا اس جوان
کا گولا تھلاؤ ہم دربار سمجھین گے اگر تصویر خداوند خورشید روشن تن کو سجدہ کیا جان بخشی ہی ورنہ
ابھی قتل کرونگا پہلوانان فولاد ایرج کو مسلسل کرکے سامنے فولاد کے لائے ایرج نے بطریق اسلام
سلام کیا فولاد بہت بگڑا کہا او مسلمان مابدولت کے سامنے نام خدا سے نادیدہ لیتا ہی مین نے
تجھکو کیونکر زیر کیا ایرج نے کہا او مکار میرا گولا اُتر گیا تو گرفتار کرکے لے آیا کیا منہ لے کے سوال
مذہب کرتا ہی فولاد نے کہا اور زیر کرنا کسے کہتے ہین میرے زور سے گولا اُترا اگر اطاعت نکریگا
ضرور قتل کرونگا ایرج نے کہا او نامرد تیری کیا مجال ہی مین تو خورشید روشن تن پر لعنت

کرتا ہون جو پہلوان سر زنجیر تھامے ہوئے کھڑا تھا فولاد نے کہا کہ اس زبان دراز کو سزا نہین دیتا اُس سپاہی
نے زنجیر پر جھٹکا مارا کہا کیون او بدزبان خاموش نہین رہتا بمقدمہ قدرت کلمات سخت کہتا ہی ایرج کو
نہایت غصہ آیا زنجیر تھام کر ایک جھٹکا مارا وہ مُنہ کے بھل زمین پر آیا ایرج نے ہتکڑی ماری کہ سر
اُسکا پھٹ گیا لینا لینا کا ہلڑ ہوا ایرج نے غصہ مین قید توڑ ڈالی ایک پہلوان کو مار کر تلوار لی نعرہ
کر کے لڑنے لگا فولاد بھی اپنے مقام سے اُٹھا آواز دی اس سرکش کو مار لو ایرج سر برہنہ
پا پیادہ فولاد مصروف جنگ ہی لاش پر لاش گرا دی یہی تلاش ہی کہ بڑھکر فولاد کو مارون چہار
جانب سے ایرج پر بلوا ہی شیر بیشۂ صاحبقرانی بڑے شوکت و شان سے جنگ کر رہا ہی ہرکارے لشکر
اسلام کے جو بارگاہ فولاد مین برائے خبر آئے تھے یہ حال پُر ملال دیکھکر بھاگے افتان و خیزان حیران
و پریشان سامنے صاحبقران کے آئے عرض کی حضور جلد سوار ہون ایرج نے بارگاہ فولاد مین
قید توڑ ڈالی اُس یکہ و تنہا پر تین لاکھ فوج کا بلوا ہی ایسا نہو کہ دشمن اُنکے قتل ہو جائین یہ خبر وحشت اثر
سُنکر صاحبقران بیتاب ہو گئے کلیجہ تھام لیا قبضۂ تیغہ عقرب سلیمانی پر ہاتھ ڈالا آہ کا نعرہ کر کے
پُشت مرکب پر سوار ہوئے سرداران ایرج نوجوان یہ حال اپنے آقا کا سُنکر بہ تعجیل اُٹھے طرف
لشکر کفار کے چلے یہان ایرج نوجوان لڑتا بھڑتا بیرون بارگاہ فولاد آیا لشکر فولاد مین قرنا ہوئی
تین لاکھ نامرد تیار ہوئے کمربندی ہو گئی ایرج اس مجمع روباہ مین شیرانہ لڑ رہا ہی فولاد روئین تن
گینڈے پر سوار جرأت ایرج کو دیکھ رہا ہی تعریفین کرتا ہی ساتھ والون سے کہتا ہے کیون او
نامردو یہ جوان یکہ و تنہا تین لاکھ فوج سے مصروف جنگ نہین ہو سکتا کہ اکیلے کو گرفتار
کر لو یہ آرزو ہی کہ یہ زندہ گرفتار ہو اپنا رفیق بناؤن اپنے لشکر کا بادشاہ کرون یہ ذکر تھا
کہ نعرۂ صاحبقرانی کی آواز آئی پیلم زنگی و فیلم زنگی وغیرہ تلوارین کھینچے ہوئے پہنچے اپنے آقا
کو مجمع فوج مین گھرا ہوا دیکھا سینہ سپر کر دیئے صاحبقران لڑتے بھڑتے طرف فولاد روئین تن
کے چلے اتنی مہلت جو ایرج نے پائی کئی مرکب مارے گئے سوارون کو مار کر پھر گھوڑا لیا
سر پر خود نہین زرہ بھی جسم مین نہین ہی چہار طرف سے تلوارین پڑ رہی ہین ایرج ہمہ تن چشم
بنا ہوا اُسی آن بان سے لڑ رہا ہی جس پہلوان نے بڑھ کر ٹوکا بے تکلف جا پڑا اُسنے
ہاتھ تلوار کا مارا ایرج نے ہاتھ مروڑ کے تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ دیکر اوس خود سر کو

قاش زمین سے اُٹھایا ہاتھ پر تول کر طرف آسمان کے پھینکا چورنگ ہوائی قلم کیا فولاد روئین تن ایرج صف شکن کی جرأت پر ہر مرتبہ جھوم جاتا ہی خود تعریفین کر رہا ہی اسی حسرت مین ہی کہ اِس جوان کو زیر کر کے اپنا رفیق بناؤن پسران حمزہ کو ایسا نچاتا تھا جانبہ جرأت و شوکت و لیاقت انکے جسم کیواسطے قطع ہوا صفت جرأت ایرج مین مصروف تھا کہ صفین درہم و برہم ہوئین دیکھا صاحبقران زمان کس زور شور سے آگے گرے پہلوانون نے راستے دیدیے بھگدڑ پڑ گئی نعرہ شیر کی صدا اُسنکر روباہ بھاگنے لگے فولاد کے ہوش اُڑ گئے کہ تو تیغ زن داداصف شکن جرأت مین کوئی انکا ہمسر نہین ہی دل سے یہ باتین کرتا ہوا یہ حوصلہ تو نہ پڑا کہ صاحبقران کے مقابلے مین جائے ایرج کو تنہا پاکر جا پڑا جانتا ہی کہ یہ شیر دو چار زخم بھی کھا چکا ہی خود زرہ بھی سر پر نہین ہی خبردار خبردار کہکر قریب پہونچا ہاتھ تلوار کا مارا ایرج نوجوان جان چکا ہی کہ یہ پہلوان روئین تن ہی تلوار کو نہین مانتا سینہ سپر کر کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا ہاتھ مروڑ کے تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکے قاش زین سے فولاد روئین تن کو اُٹھا لیا سر پر چرخ دیتے ہوئے سامنے صاحبقران کے لائے فولاد نے آواز دی اے شہریار الامان صاحبقران نے فرمایا ای نور نظر اسکو چھوڑ دو یقین ہی اپنی حرکات پر منفعل ہوا ایرج نے چھوڑ دیا فولاد قدمون سے صاحبقران کے لپٹ گیا عرض کی مین بندہ جرأت حضور ہوا اُس مکار نے یہ کہکر مجھکو بھیجا تھا کہ حمزہ مرحلہ جات طلسم اختر یہ فتح کرتا ہوا آتا ہی تم جا کر گرفتار کر لاؤ ساحرون کا بہ سبب لوح کے تاثیر نہین کرتا یہ بھی وہ جانتا تھا کہ مین جس لڑائی پر گیا اُسکو فتح کیا تلوار میرے جسم پر تاثیر نہین کرتی مگر اِس شیر دلیر نے مجھکو بہ مردی زیر کیا آرزوے دلی ہے کہ غلام حلقہ بگوش بنایئے کلمہ طیبہ زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایئے عمر بھر غلامی سے گردن تابی نکرونگا صاحبقران نے کلمہ پڑھایا فولاد روئین تن بصدق مسلمان ہوا اہالیان فوج سے پکار کر آواز دی مین نے خورشید روشن تن پر لعنت کی اطاعت صاحبقران صدق دل سے قبول ہوئی سعادت دارین حصول ہوئی جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو میرے پاس چلا آئے ورنہ اُس شعبدہ باز کے پاس جائے کئی ہزار گئے آمین کہتے ہوئے فولاد روئین تن نے بُرا کیا خداوند خورشید روشن تن ایسی بلا نازل کرینگے کہ اِن سبکو جان بچانا مشکل ہوگا جو خداوند خورشید روشن تن کو سجدہ کرے وہ اطاعت خدا لے نادیدہ کرے تمام مسلمان شریک

خداوند ہو رہے ہین کئی سو پہلوانان صاحبقران نے قدرت کو سجدہ کیا اب بادشاہ اسلام کے ساتھ چند سردار چند تاجدار باقی رہگئے ہین دو چار دن مین طبل قہاری بجیگا بادشاہ بھی بدل و جان اطاعت کرینگے فولاد مسلمان ہوگیا بہت بُرا کیا چند کس تو یہ کہتے ہوئے نکل گئے باقی سب ہمراہیان فولاد نے بدل و جان اطاعت کی صاحبقران تو بارگاہ مین چلے آئے ایرج نوجوان و فولاد روئین تن و خواجہ عمرو انتظام لشکر مین مصروف ہین اپنے سرداران زخمی کو اُٹھوا رہے ہین کہ آسمان سے لکۂ ابر سیاہ پیدا ہوا سر لشکر پر آکے وہ لکۂ ابر پھٹا ایک ساحرہ آگے آگے پشت پر چالیس جادوگر اُس ساحرہ نے آتے ہی نعرہ کیا منم سر ہنگ جادو فرستادہ خداوند خورشید روشن تن فولاد روئین تن قدرت نے تجھکو اسیواسطے بھیجا تھا کہ جاکر مسلمان ہوجا قدرت نے طلب فرمایا ہی سامنے قدرت کے سزاے کامل ہوگی اس زور شور سے وہ ساحرہ گری کہ زمین تھرا گئی عمرو الیاس تیز رفتار بھاگ نہ سکا گرتے گرتے اُسنے سحر بھی کیا ایرج صف شکن و فولاد روئین تن و عمرو پُرفن کو گرفتار کرلیا لشکر مین ہلڑ ہوا یا صاحبقران دوڑیئے ایک ساحرہ نے آکر ایرج و عمرو و فولاد کو پکڑ لیا لیے جاتی ہی یہ سُنکر صاحبقران دوڑے بیرون بارگاہ آکے دیکھا کچھ لوگ بیہوش ہوگئی چند کے سر کسے پڑے ہین سر ہنگ تڑپکر شکل برق کے آئی ان تینون کو لیکر نکل گئی صاحبقران حیران و پریشان فرماتے ہین فلک چین نہین لینے دیتا دیکھون اس سرحد مین کیا ہوتا ہی دمبدم نئے صدمے پہونچتے ہین ایرج و عمرو کو ساحرہ لیگئی اب ان کو کہان تلاش کرون لشکر کا وہ حال پُر ملال سُنا نہ روے رفتن نہ راہ ماندن یہ فرما کر اُسی وقت لشکر تیار کیا بہ ہدایت لوح سمت قلعہ طلسمی دو منزلہ کرتے ہوئے چلے سر ہنگ جادو وہ ایرج عمرو و فولاد کو تخت پر ڈال کر لیچلی دس کوس راستہ طی کیا تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی لکۂ ابر بھی نمایان ہوا سرشار جادو ملازم خورشید روشن تن شکار کھیلنے صحرا مین گئی تھی وہان قاسم نوجوان جستجو مین اپنے فرزند کے پھر رہے تھے سرشار جادو نے عاشق ہوکر صحرا مین گرفتار کرلیا ہی منزل پر ٹھہری ہی اس امید پر کہ اس جوان سے وصل حاصل کرون سر ہنگ کو جو آتے ہوئے دیکھا پوچھا بوا کہان سے آتی ہو سر ہنگ نے تمام کیفیت بیان کی کہ قدرت نے براے گرفتار فولاد روئین تن بھیجا تھا مین نے جاکر عمرو و ایرج و فولاد کو گرفتار کرلیا تم کہان سے آتی ہو سرشار نے کہا بوا

مین شکار کھیلنے گئی تھی صحرا مین جاکر خود شکار ہوئی نبیرۂ حمزہ قاسم نوجوان مصروف شکار تھا اُس ظالم پر مائل ہوئی روز اُس ظالم کو سمجھاتی ہون نہین مانتا آج تم بھی چلکر ہمارے باغ مین اترو ایک ہی جگہ پر ہم تم سب ٹھہرین اس سرکش کو سمجھاؤ شاید یہ آہوے وحشی رام ہو اگر سامنے قدرت کے لیجاؤنگی بلا تکلف سجدہ کریگا وہان ہنگامہ عظیم برپا ہی چار سو سرداران حمزہ نے قدرت کو سجدہ کیا اب قدرت نے ایک ہفتہ کی بادشاہ کو مہلت دی کہ صلاح کرکے سجدہ کرو اب جسدن طبل جنگی بجیگا کوئی مسلمان زندہ نہ بچیگا یہ کہکے سرشار جادو نے سرہنگ کو اپنے ساتھ لیا وہین صحرا مین سرشار کا باغ تھا اندر باغ کے اُتری سرہنگ نے ایک کوٹھری مین عمرو و ایرج و فولاد کو مسلسل کرکے قید کردیا کنیزونکو حکم ہی جلسۂ عیش ونشاط آراستہ کرو شراب و کباب مہیا ہو قاسم کو سمجھا میرا وصل قبول کرے ورنہ صبح کو قتل کردونگی مین نے بڑے صدمے اُٹھائے اب مصیبت شب فراق نہین اُٹھ سکتی جلسہ تو فوراً آراستہ ہوا کنیزان سرشار قاسم نامدار کو سمجھا رہی ہین اے جوان ایسے معشوق کو قبول نہین کرتا ابھی پوری جوان بھی نہین ہی دو سی سال سے بھی کم سن ہین دولت کونین تیرے واسطے مہیا کرینگی سحر تعلیم فرمائینگی کوئی دنیا مین تجھسے نہ لا سکیگا زور تو اصلی ہی سحر بھی سیکھ لینا پہلوانان عالم کو شکست دینا مثیر قدرت خداوند کہلاتی ہین جب قدرت کو معلوم ہوگا کہ ملکہ سرشار کا یہ جوان شوہر ہی سب پہلوانان حمزہ کا سپہ سالار کرینگے اب مسلمانونپر زوال ہی صرف ایک جنگ اور باقی ہی قاسم اُن کنیزون کو گالیان دیتا ہی شگوفہ نامے کنیز سرہنگ پھرتی ہوئی قریب اُس کوٹھری کے آئی جہان خواجہ قید مین تھے عمرو نے اشارے سے شگوفہ کو بلایا کہا بوا میرے پاس آؤ شگوفہ ہنستی ہوئی قریب آئی کہا آدمیتے تو کس جرم پر قید ہوا لڑنے کے لائق تو تو نہین ہی عمرو نے کہا بوا مین باورچی کا نوکر ہون ایک شب یون کھیر پکانے کا حکم ملا وہ ٹیڑھی کھیر تھی گویا میری قید کی تدبیر تھی کھیر جل گئی اب ملکہ سرہنگ اُسکی قیمت مانگتی ہین فرماتی ہین تجھے قتل کرونگی حضور مین محتاج نہین ہون کون ایسا مرد آدمی ہوگا کہ جسکے پاس دو چار ہزار کا اسباب نہو مجھے یہی ضد ہی انہون نے میری اشرفیان دیکھ پائین چاہتی ہین ڈرا دھمکا کے چھین لون اب صبح کو تلاشی لینگی میری اشرفیان تم اپنے پاس رہنے دو جب رہائی پاؤنگا تمسے لیلونگا آدھا تم لینا سب لینے کا ارادہ نکرنا شگوفہ ہنس پڑی کہا کیون اے نگوڑے ڈھنگ شعور تو ہمارے ساتھ مسخراپن کرتا ہی مین تیری اشرفیان اپنے پاندان مین بند کرکے رکھون گی جسوقت

ہانکیگا مین فوراً دیدونگی یہ کہکے بی شگوفہ اُٹھ گئین دل سے کہتی ہو قیدی کے بات کی کون سماعت کریگا سفت کا مال ملتا ہی کہا ارے لا کتنی اشرفیان ہین مین نے بھی ذکر سُنا تھا کہ ڈیگ شو کی اشرفیان اشرفیان چھین لینیکے محتاج کی گردان مین ہاتھ دینگے عمرو نے کہا بوا ذرا ہتھکڑی نکال دو ہاتھ قابو مین آئین تو اشرفیان نکال دون شگوفہ سوچی مین سحر جانتی ہون یہ حقیر بھاگ کے کہان جائیگا ہتھکڑی نکالی ہنستی بھی جاتی ہین باتو مین دم بھی دے رہی ہین فرماتی ہین ارے ڈیگ شو گھبرانا نہین مین اشرفیان لیکر کیا کردان گی اگر تو قتل ہو جائیگا تیرے گھر بھیج دونگی سفارش کرکے تجھکو قید سے بھی چھُڑوا دونگی مجھے تیرے حال پر رحم آگیا جب عمرو کی ہتھکڑی نکلی کہا دیکھو بوا شگوفہ تمھاری ساتھ والیان ادھر دیکھ رہی ہین شگوفہ پلٹی عمرو نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈال دیئے حباب بیہوشی مار کر بیہوش کیا اپنی ہتھکڑیان بیڑیان بی شگوفہ کو پہنائین گلے مین گیند ٹھونس دیا بہ شکل شگوفہ ہنستے ہوئے باہر نکلے دیکھا جلسہ شراب و کباب آراستہ ہو سرشار و سرہنگ مسند پر بیٹھین ہین کنیزین قاسم کو سمجھا رہی ہین بہ سبب پریشانی سرشار و دورۂ شراب بھی معطل ہی شگوفہ ہنستی ہوئی سامنے سرشار کے آئی کہا کیون واری یہ ظالم شاہزادہ قاسم آپکو نہین قبول کرتا مین ابھی راضی کیے دیتی ہون سبکو بلا لیجیے مین راضی کرکے قدمو پر گرا دونگی سرشار نے خوش ہو کے کہا ای شگوفہ تیرا بڑا احسان ہوگا تین راتین مجھے تڑپ تڑپ کے گذرین ہین آب و دانہ ترک رہا اسی واسطے بوا سرہنگ کو بھی ٹھہرا لیا کہ لطف سے جلسہ آراستہ ہو کنیزین سب ہٹ گئین بی شگوفہ نقلی نے آگر قاسم کا ہاتھ تھاما کہا کیون رے مردوے تو کیسا جوان ہی ملکہ سرشار ایسی معشوقہ کو نہین قبول کرتا میان بڑا مرتبہ پاؤ گے سرشار کے شوہر بدست کہلاؤ گے قدرت طرۂ پیغمبری عطا فرمائینگے کل پہلوانون کا سردار بنائین گے قاسم نے جھلا کر جواب دیا کیا بیہودہ بکتی ہی ہم روز اوّل جواب دے چکے کیون نہین قتل کرتی خورشید روشن تن کون مسخر ہی انشاء اللہ اُسکو بھی قتل کرینگے اُسکی بربادی کا وقت قریب آیا لشکر اسلام سے مقابلہ کیا شل لقا کے یہ بھی دربدر خاک بسر ہوگا عمرو نے بائین آنکھ کا تل دکھایا کہا او دیوانے بیوقوف اگر سمجھا یا کہ ساحرہ کو جاہ و جلال دیکھا نا سراسر حماقت ہی مین آپہونچا صرف زبان سے کہدو کہ مین راضی ہون جو ملکہ شگوفہ فرمائینگی وہی کرونگا مین ابھی ان سبکی گردن لونگا تمھارا فرزند ایرج نامدار

بھی قید ہی قاسم نے حجاب سے سر جھکا لیا کہا چھوٹے دادا جان یہ کلمات میری زبان سے تو نہ نکلین گے خواجہ عمرو ہنستے ہوئے سامنے سرشار کے آئے کہا واہ بی سرشار وہ خود تمھارے نام پر جان دیتا ہی صاحب حسب نسب نبیرۂ صاحبقران ابتدا سے بدعت کرنا شروع کر دیا وہ بھی مرد ہی ضد ہو گئی اب بُلا کر اوسکو پہلو مین بٹھاؤ شراب کباب کا چرچا کرو ناچ گانا بھی ہو فوراً راضی بھی ہو جائیگا سرشار خوش ہو گئی قید سحر سے قاسم کو رہا کیا مسند پر جگہ دی ساقیان سیمین ساق مطربان خوش آواز جام و سبو لیکر حاضر ہوئے شگوفہ خود بٹھ گئی کہا داری ایک غزل مین گاؤن شراب بھی مین ہین پلاؤن پھر لطف حاصل ہو یہ کہکر بی شگوفہ بیچ صحبت بیٹھین بائیان جھڑ اسید ھا سیدھا ٹھیکہ بھی بجانے لگین گُن گُنا کر یہ غزل عاشقانہ شروع کی

نظم

تو یہ بھی محو یہ گرتی ہی کیا ٹوٹ ٹوٹ کر
بہلا ہی ان تھا ہمکو کیسے ترک میکشی
آباد تمنے دل کو کیا مجھکو لوٹ کر
کیا جانون اُل کا حال کہ فرقتین سہکے
گویا کہ لیگیا کوئی محفل کو لوٹ کر
اللہ رے آنسوؤنکا گھٹکنا فراق مین
وہ کچھ لکھا کہ رُئی سیاہی بھی پھوٹکر
گر بند دلبست ابھی سنے گلشن مین باغبان
تو اسکو داستان سمجھ سچ کو جھوٹ کر

مہندی تھا میرا خون کہ ہو جاتا رائگان
کیا کیا پڑا ہی رنگ کو منہ ٹوٹ ٹوٹ کر
حیرت ہی میرے اختر بخت سیاہ کو
بہتیرے آبلے میرے سینہ سے پھوٹکر
امداد پوری کیجیو اے اضطراب دل
آنکھون مین بھر گیا کوئی الماس کوٹکر
مژگان سمجھکے کی وہ گردش دل دقت فصد
وہ دن تو ہو کہ مرغ قفس آئین چھوٹکر

مدت کے بعد منہ سے لگی ہی جو چھوٹ کر
اک شب کے بعد ہاتھ سے قاتل کے چھوٹ کر
صبر و قرار لیکے دیا داغ آرزو
کیونکر گہن سے چاند نکلتا ہی چھوٹکر
ساقی کے جا ہی نہ قدح تھا نہ بوتلین
جھگڑا انگلچھ لگا رہے پھر سانس ٹوٹکر
ٹپکے نہین قلم کے فقط اشک نامہ پر
نشتر کی نوک رہگئی شریان مین ٹوٹکر
صد حیف سر گذشت جو اپنی کہے جلال

اس لطف سے یہ غزل گائی سرشار سرمست جام محبت بیہوش ہو گئی محفل مین صدائے احسنت و آفرین بلند ہی سرشار نے خود کہا شگوفہ آج تو تونے نیا گل کھلایا خوب گانا سُنایا شراب کا انتظام بھی ہمنے تجھی کو دیا پلاؤ گلابیان کنٹر محفل مین لاؤ بہت خوب کہکے خواجہ اُٹھے میخانہ مین خوشی خوشی پہونچے شراب مین بیہوشی ملائی سبکو تقسیم کرنا شروع یہ جو پکار کے کہا حکم ملکہ سرشار جادو ہی آج سب جی بھر کے شراب پئین مالک کے نام کی تاثیر ظاہر ہو ساتھ والے سرہنگ و سرشار کے دوڑے گلابیان قرابے بوتلین تقسیم ہونے لگے ملازمان سرہنگ سرشار پینے لگے پیتے ہی تاثیر نمک سرکاری ظاہر ہوئی کوئی چمن

مین ٹپرا لوٹ رہا ہی کوئی لڑکھڑا کے گرا جو بڑے رابط و ضابط تھے وہ چپ بیٹھے ہین اس فکر مین کہ نشہ زیادہ ہوا اپنے گھر مین چلکر سورہین سہولیت مین اُٹھے دھن مین نشے کے جاتے ہین راہ مین گانے کے عادی ہین کوئی ٹھمری کسی رنڈی کی سُنی ہوئی یاد آئی گاتے ہوئے چلے جب مقام گتکری کا آیا تان ماری لڑکھڑا کے گرے ارے کہکے بیہوش سارے باغ مین بلا زمان سرشار دوڑتے پھرتے ہین چمن ان نشے بازون سے بھرے ہوئے دو کہین گرے چار کہین گرے خواجہ نے چالیس گلابیان خم ارغوانی سے معمور کین سلیقہ سے کشتی مین لگائین محفل مین لیکر آئے سرشار خوش ہوگئی کہا دیکھو شگوفہ کس سلیقہ سے شراب لائی ہی اب عمرو نے چند اشعار مضمون شراب کے گائے جام بھر کے ہاتھ مین قاسم کے دیا کہا صاحب مجھسے کیون اشارے کرتے ہو اپنے ہاتھ سے معشوقہ کو پلاؤ قاسم نے اشارہ کیا مین تو اس ملعونہ کو اپنے ہاتھ سے نہ پلاؤنگا عمرو نے اشارے سے کہا ابھی سب مکر ظاہر کر دونگا مین تو اچھل کود کے نکل جاؤنگا تمھاری گردن لیگی پھر جان بچیگی قاسم ڈر گئے یہ خواجہ عمرو چالاک و بیباک ہین لاچار جام ہاتھ مین لیا لیکر پی گئے خواجہ عمرو زہر مار زہر مار کہہ رہے ہین سرشار نے کہا بی شگوفہ بڑی دلگی باز ہو آج تو تمنے بڑا احسان کیا دوسرا جام عمرو نے سرہنگ کو دیا قاسم سے کہا اب معشوقہ کو تخلیہ مین لیجاؤ یہان ہم سمجھ لینگے لاچار ہوکر قاسم اُٹھے سرشار پہلے ہی جاکر تخلیہ مین بیٹھے ہین خیال ہی کہ اب معشوق خوشخو آتا ہی جام بادۂ وصل سے سیراب ہونگی کہ قاسم پہونچے عمرو نے جلسہ مین سبکو شراب پلائی وہان قاسم نے قاعدے سے بیٹھ کر سرشار کے ایک گھونسا مارا کہ سرشار کا سر پھٹگیا یہان سرہنگ وغیرہ لڑکھڑا کے گرے عمرو نیمچہ پکڑ کے اُٹھے پہلے سرہنگ کو قتل کیا اسباب محفل کا لوٹ رہا ہی صدہا کو برہنہ کرکے ڈال دیا ادہر سے ان جادوگرنیون کے ایرج و فولاد کو بھی ہوش آیا خرابی یہ ہی کہ بعد سرشار کے اندھیرا ہوا ہی ایرج نے نکل کر قاسم کو دیکھا باپ کو سلام کیا قاسم نے گلے سے لگا لیا صبح ہو چکی تھی بعد ہنگامۂ عظیم آن ازین آئین کشتی امر انام من سرہنگ و سرشار بود صدہا بندگان خدا جو اس باغ مین قید تھے اُنکو بھی ایرج و قاسم نے رہا کیا عمرو نے تمام باغ لوٹ لیا نقش بوریا بھی نہ چھوڑا یہان کے قیدیون کو ساتھ لیا خواجہ عمرو و ایرج و قاسم و فولاد فرحان و شادان طرف لشکر اسلام کے چلے عمرو نے زبانی سرشار کے بربادی لشکر کی جو خبر سُنی

تھی اب زبانی قاسم کے بھی دریافت ہوا کہ بادشاہ اسلام و کرب اسد و مقبل وغیرہ چند سردار خدمت
بادشاہ مین باقی رہگئے ہین نور الدہر ولندھور نے ہزارہا کو زیر کیا جسکو زیر کرکے سامنے خورشید کے
لیگئے اُس نے اُس شعبدہ باز کو سجدہ کیا ایک ہفتہ کی اُس بیحیا نے مہلت دی تھی کہ اندر اس ہفتے
کے صلاح و مشورہ کرکے شراکت کرو لشکر لقا آجکل زور ون پر ہی ہر روز یہی قصد کرتے ہین کہ بادشاہ
کو گرفتار کرلین شاپور و چالاک شاطران لشکر اسلام بادشاہ کو سمجھا کر پھر لیجاتے ہین ابو الفتح نے جا
بارگاہ خورشید روشن تن مین عیاری بھی کی تھی ساقی بچہ بنکر پہنچا جب خورشید کے سامنے جام لیکر
گیا وہ جو سنہرے پتلے گرد خورشید روشن تن کے بیٹھے رہتے ہین سب ایکمرتبہ پکار اُٹھے یا خداوند
یہ ابو الفتح اصفہانی بھانجہ عمرو کا ساقی بنکر آیا ہی اسنے شراب مین بیہوشی ملائی آپ نوش نہ فرمائیگا بس
خورشید نے غصے مین طرف ابو الفتح اصفہانی کے دیکھا کہا کیون ای بندۂ مغضوب قدرت کے
سامنے یہ عیاری کی جلد سجدہ کر اتبک اپنے خداوند کو نہین پہچانا ابو الفتح نے اُسیوقت خورشید
روشن تن کو سجدہ کیا اُسیطرح چالیس عیار بھی اُسکے شریک ہوگئے ہین اور انکو لشکر لقا کی حفاظت
کرتے ہین اگر یہان سے کوئی عیار لشکر کفار مین جاتا ہی وہ پہچانکر دوڑتے ہین کہ ان کو گرفتار
کرلین چالاک و شاپور کد و کاوش کر رہے ہین کہ ہمارا انکے سامنے کچھ زور نہ چلیگا حالات
مصیبت آیات لشکر اسلام جو عمرو نے زبانی قاسم کے سُنے ہوش اُڑ گئے حیران تھا کہ یارب اسکا
انجام کیا ہوگا مگر اب جلد چلو لشکر مین چلکر شریک مصیبت بادشاہ ہون قاسم نے حال
صاحبقران پوچھا عمرو نے تمام کیفیت فتح طلسم اختریہ کی بیان کی یہ بھی کہا کہ اب یقین ہی صاحبقران
پہلے قلعہ طلسمی پر جائین اختر شکست کھاکے گئی ہی اسطرح کی صلاحین کرکے طرف لشکر اسلام کے
چلتے ہین دیکھئے کس وقت پہونچین اب حال خیریت مال صاحبقران تحریر ہوتا ہی جب صاحبقران
کو معلوم ہوا کہ عمرو و ایرج و فولاد کو کوئی ساحرہ گرفتار کرکے لیگئی صاحبقران لشکر ساحران و
غیر ساحران ہمراہ لیکر طرف قلعہ طلسمی کے چلے ہر منزل پر یہی خبرین ملتی ہین کہ لشکر اسلام پر زوال
ہی ہمارے ہی سردار شریک خورشید روشن تن ہوکر میدان کارزار مین آتے ہین اعظم افسرون کو
گرفتار کرکے لیجاتے ہین ہر مرتبہ یہی قصد ہوتا ہی کہ طرف قلعہ طلسمی کے نجاؤن اپنے کو لشکر اسلام
مین پہونچاؤن ساتھ والون نے عرض کی حضور بعد نماز سحر لوح طلسم اختریہ کو ملاحظہ فرمائین دیکھئے

کیا نوشتہ ملتا ہی صاحبقران نے نماز سحر بصد خضوع و خشوع ادا کی یہی دعا تھی کہ ای مالک بے نیاز
ای رب کارساز انجام بخیر ہو تو نے ہمیشہ سیر انا ز اُٹھایا مرتبہ صاحبقرانی پر پہونچایا حالات مصیبت آیات
لشکر اسلام سنکر بہت بیتاب ہون کچھ دعائین پڑھین بعد اُسکے لوح ملاحظہ کی تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم
دای سیار این عجائبات جب مرحلہ جات فتح ہون بہتر یہی ہی کہ اول جاکر قلعہ طلسم کو فتح کرو سب
مصیبتین آسان ہونگی فتح قلعہ طلسم اختر بیہ سے کوئی تحفہ بھی دستیاب ہوگا کہ جس سے حال کیفیت
قتل خورشید روشن تن کا ظاہر ہوگا یہ مضمون بلاغت مشحون جو صاحبقران نے لوح مین ملاحظہ
کیا خوش ہوکر ساتھ والون سے کہا مین نے بادشاہ اسلام کو خدا کے سپرد کیا فتح کرنا قلعہ طلسم
اختر بیہ واجب و لازم ہی اب دو منزلہ کرتے ہوئے صاحبقران چلے ہر کارون نے یہ سب خبرین
اختر جادو کو پہونچائین حال آمد صاحبقران سنکر گھبرا گئی جسدن سے شکست کھا کے آئی بڑے بڑے
ساحرون کو جمع کیا مرحلہ جات سے بھی ساحر بھاگ کر آئے ہین ہر وقت یہی صلاح ہی کہ صاحبقران امین
فلاح ہی کہ طلسم کشا قلعہ تک نہ آنے پائے کوئی جاکر راہ مین روکے لوح اُسکے پاس موجود ہی
جو سحر بناؤنگی لوح طلسم کشا کو خبر دیگی اُسکے ساتھ کوکب روشن ضمیر و برہمن گجرا و جبی ہونگے یہ
ذکر تھا کہ چند ساحر بشکل عقاب و طاؤس آکر پہونچے صورتین اصلی بنکر عرض کی بالائے قلعہ تشریف
لیچلیے ملاحظہ فرمائیے طلسم کشا معہ فوج ظفر موج آپہونچا اختر جادو بالائے قلعہ آئین گرد قلعہ کے
سحر کیا شعلہ ہائے آتش نے قلعہ کو گھیر لیا خندق مین بہت سے فیل و شیر و خرس وغیرہ ماش کے
آٹے کے بناکے پھینکے سب نے دیکھا صدہا شیر و گرگ حفاظت قلعہ کر رہے ہین یہ سامان کرکے
اختر تخت پر بیٹھی وزیرا میر گرد چار سو ساحران زبردست تدبیرین کر رہے ہین کہ دفعتاً
صحرا سے گرد اُڑی اختر نے دیکھا آگے آگے سر علم نشان لاکھ سواران جرار کا اُن پر
تعریف الٰہی مرقوم آمد فوج کی دھوم علمدار سامنے سے نکل گئے ساحرون نے دیکھا آفتاب
آسمان عربستان زلزلہ قاف ثانی سلیمان حمزۂ صاحبقران اسیر گیتی ستان پشت مرکب
باد رفتار پر سوار لوح طلسمی مثل جرم قمر گلے مین چمک رہی ہی پشت پر فوج ظفر موج اس گرد
و سے صاحبقران آکر پہونچے قلعہ طلسمی کو ملاحظہ فرمایا کہ گرد قلعہ کے آگ جل رہی ہی صدہا
شیر و پلنگ وغیرہ خندق سے مُنھ نکالے بیٹھے ہین فیلان مست گرد پھر رہے ہین اگر کوئی

کوئی طائر اُڑ کر آتا ہو گرمی شعلہ ہاے آتش سے جل جاتا ہی انسان کیسا ہوا کا بھی گذر نہین شعلہ ہاے
آتش سے مفر نہین صاحبقران نے حکم دیا بارگاہ استادہ ہوئی سب ساتھ والے اُترے خیمہ استادہ
ہوئے بازارین آراستہ و پیراستہ یہ فرماکر بارگاہ مین آئے کہ کل انشاء اللہ سر سواری قلعہ کو لونگا اختر
نے دیکھا اور ایک گرد عظیم ہوئی لگہ ہاے ابر گلنار کڑک کے حیران پریشان ہو کر اختر دیکھنے لگی دد
لکہ گلنار قریب لشکر صاحبقران عالی وقار آکر شق ہوا دیکھا کوکب روشن ضمیر تخت زرین پر سوار
طاؤس زرین بال پر ملکہ برہمن بنج ابرو اسباب سحر جسم پر آراستہ پشت پر ساٹھ ستر ہزار ساحران
زبردست بادۂ جرأت سے مست پرے باندھے ہوئے چلے آتے ہین کوکب برہمن نے بھی
لاکر لشکر اُتارا صاحبقران نے چند سردار برائے استقبال کوکب و برہمن بھیجے برہمن و کوکب
اندر بارگاہ کے آئے قدم اقدس صاحبقران کو بوسہ دیا کرسی ہاے جواہر نگار پر آکے متمکن ہوئے
صاحبقران تمام کیفیت مرحلہ جات بیان کی حال غائب ہونے ایرج کا جو کوکب نے سُنا
بہت ملول ہوا عرض کی اگر ارشاد فیض بنیاد ہو تو مین جاکر اُس شیر دلیر کو تلاش کرون صاحبقران
نے فرمایا ای برادر فلک کجرفتار درپے آزار ہی میرا یار وفادار عمرو بھی مجھسے جدا ہوا تمام ساحران عالم
اُسکے نام کے دشمن ہین حالات لشکر ایسے سُنے کہ جس سے دل بیقرار ہو گیا جی چاہتا ہی پرپرواز پیدا
کرون اپنے کو خدمت بادشاہ عالی جاہ مین پہونچاؤن مگر لوح نے خبر دی ہی کہ فتح طلسم اختر یہ
سے نشان قتل خورشید روشن بھی ملیگا کل مین صبح کو انشاء اللہ بہ ہدایت لوح قلعہ مین داخلہ کرونگا
یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے عرض کی ایرج نوجوان و قاسم عالیشان و فولاد رویین تن مع خواجہ عمرو
پانچہزار جوانون کے آتے ہین صاحبقران نام عمرو سُنکر مثل گل شگفتہ ہو گئے اپنے مقام سے
اُٹھے کوکب و برہمن بھی ساتھ ہوئے بیرون بارگاہ آکر ٹھہرے کہ خواجہ عمرو سامنے سے
نمایان ہوئے امیر نے بے اختیار دونون ہاتھ پھیلا دیئے پکار اُٹھے بیت از کجا میرسی ای
ہُدہُد فرخندہ قدم ❊ باد قربان سرت حلقۂ مرغان ارم ❊ عمرو اپنے آقا کو دوڑ کر لپٹ گیا ایام مہاجرت
یاد کرکے چیخین مار کر کے رویا کہ قاسم و ایرج بھی مع فولاد آکر ہو پہنچے صاحبقران سبکو خوشی خوشی
لیکر بارگاہ مین آئے کوکب نے سلے ایرج کے نہایت شاد ہوا قاسم ذی رو و کر حال لشکر کا فوراً
صاحبقران سے بیان کیا کہا حضور میرے سامنے تک چار سو سردار چالیس عیار خورشید کے

شریک ہو چلے تھے ہر روز لشکر لقا بہ شیطنت بختیارک یہی قصد کرتا تھا کہ بادشاہ کو گھیر کے گرفتار
کرلین خورشید روشن تن نے آٹھ دن کی مہلت دی تھی مین اُسی بیقراری مین بہ جستجوی ایرج بحیابہ
صحرا مین آیا شرر شرار مجھکو اُٹھا لائی اب نہین معلوم اس عرصے مین لشکر ظفر اثر پر کیا گذری میرے سامنے
عمر نامدار شاہزادہ بدیع الزمان بمقابلہ لندھور بن سعدان نکلے انتہا کے معرکے پڑے دو شبانہ
روز کشتی رہی آخر عمر نامدار کا گولہ اُتر گیا اُس ہندی بیدولت نے کچھ خیال نکیا نامردانہ عمر نامدار
کو میرے سامنے گرفتار کرکے لیگیا دوسرے دن اُنھون نے بھی سجدہ کیا پھر میدان کارزار مین
نکلے چوگان حضور کے فرزند کو دو دن لڑ کر گرفتار کرکے لیگئے میری آبرو پردہ نگار نے بسبب گرفتار
ہونے کے بچائی اب ای شہریار عمر نامدار و لندھور نور الدہر نے آپس مین عہد کرلیا ہی ایک ایک دن
میدان مین نکلکر ملازمان شاہنشاہی سے سرگرم کارزار ہوتے ہین ان شیران حشمت بزردست کون
مقابلہ کر سکے جو کیا ہلاک شمشیر آبدار ہوا یا کشتی مین باندھ کر لیگئے اب نہین معلوم کیا بدقتین ہین
بادشاہ نوبت بجان و کارد بہ استخوان متردد و پریشان اکثر میدان کارزار مین نکلے انقلاب فلکی
اپنے نمکخوارون سے لڑنا پڑا اکثر کو زخمی بھی کیا آخر کار کیا کرین اقبال انکا بہت یاد رہی کہ
جب میدان کارزار مین نکلے بفتح و ظفر واپس ہوئے اب حضور جلد چلنے کی تدبیر کرین بیان
حال پرملال قاسم نوجوان پر بارگاہ صاحبقران مین شور گریہ و زاری بلند کوکب صاحبقران
و عمر و دردمند کوکب اپنے مقام سے اُٹھا کہا یہ سب مقدمات سحر و ساحری ہین حضور فتح قلعہ
طلسم اختریہ مین مصروف ہون جا کر اُس حیلہ باز شعبدہ باز سے سمجھ لونگا سر میدان جا کر شکست
دونگا ملکہ برہمن کج ابرو نے دامن کوکب کا تھام کیا کہا ای شہنشاہ طلسم نور افشان
مین نے اپنے بزرگون سے سُنا ہی کہ خورشید روشن تن نے کوئی تحفہ نایاب اپنی جان کی
حفاظت کا بنا کر اسی قلعہ طلسمی مین رکھا ہی جبتک یہ قلعہ فتح نہوگا دست انداز ہونا خورشید
روشن تن پر ناممکن ہی اُسی وجہ سے وہ مغرور و متکبر مطمئن ہی برہمن نے یہ بھی کہا کہ آپکا موجود
رہنا یہان بہت بہتر ہی جب قلعہ طلسمی پر صاحبقران جائینگے لاکھون ساحر و غیر ساحر صاحبقران کو
روکنے آئینگے لہذا ہمارا آپکا ہونا بہت ضرور ہی صاحبقران طریقہ سپاہگری کو ختم فرمائینگے یہان کام مکاری
و جعلسازی و شعبدہ بازی کا ہی ہم اور آپ جب موجود ہونگے سب کام بخوبی انصرام ہونگے صاحبقران

کو ہدایت کرتے رہین گے کوکب یہ سُنکر خاموش ہوا ملکہ اختر جادو آمد لشکر صاحبقران دیکھکر اپنی
بارگاہ مین آئی مکدر و پریشان سر جُھکا کر بیٹھی کہ ہرکارے آئے عرض کی ای ملکہ عالم صبح کو
طلسم کشا ضرور بہ ہدایت لوح طلسمی قلعہ پر آکر جنگ کرے گا کون اُسکو روک سکیگا جری بہادر محترم
و محتشم صاحب اسم اعظم لوح قبضے مین ایسے جوان بے نظیر صاحب توقیر سے مقابلہ کرنا اپنے
خون سے ہاتھ بھرنا ہے آپ کی وزیر اعظم ساحرۂ خوش خو ملکہ برہمن کج ابرو حیلہ تدبیرین بتانے کو
موجود ہین کوکب نے برسر قلعہ خورشید نگار مقابلۂ قدرت جانے کا قصد کیا تھا برہمن نے
روک لیا کہ اگر قلعہ فتح ہوئے تو ہم تم سب ساتھ ملکر چلینگے اختر نے یہ خبر سُنکر زانو پر ہاتھ مارا کہا ای ستارہ
شناسان حالات طلسم اختری ای نجم درخشان بروج افسونگری صرف یہی رات درمیان ہے جو انتظام
کرنا ہو کرو صبح کو قلعہ پر قیامت ہوگی یہ جو گھبرا کر اختر جادو نے کہا ایک ساحر جلیل ملکہ اختر کا کفیل شاہور
رموزدان کل قلعہ اختریہ کا منتظم ہے حکم سے خورشید روشن تن کے خزانہ وغیرہ بھی اُسیکے سپرد رہتا ہے
اپنے مقام سے یہ کہکر اُٹھا کہ ای ملکہ عالم گھبرائیے مین جا کر سب تدبیر کیے لیتا ہون کوکب و
برہمن ہمارا کیا کرسکتے ہین اپنے اپنے گھر کا سبکو اختیار ہے صرف فکر طلسم کشا کی کرنا واجب و لازم
ہے اگر خداوند روشن تن نے اپنا فضل شریک حال کیا تو مین لوح سمیت طلسم کشا کو لاتا ہون
شاہور رموزدان نے اسباب سحر اپنے جسم پر آراستہ کیا سحر کرکے چلا اختر سے یہ کہدیا گوش
بر آواز رہیگا شاید کوکب وغیرہ میرا تعقب کرین تو براے مدد مع لشکر آجائیگا ملکہ اختر نے کہا
بدل و جان آج تو خواب خور حرام ہے شب بھر جاگ کر بسر کرینگے ہرکارے بھی مقرر کرتے ہین اگر
ہار سنونگی مین خود اپنے کو پہونچاؤنگی تم سبکے حفاظت کے واسطے یہ کام کرتے ہو قدرت
نے بھی فرمایا تھا کہ شاہور رموزدان جان و روح طلسم اختریہ ہے اگر اسپر کوئی افتاد پڑی بربادی
قلعہ طلسم خورشید نگار ہے شاہور رموزدان ہمارا راز ہے شاہور سب کو مطمئن کرکے روانہ ہوا
یہان بارگاہ مین صاحبقران نے جب دربار برخاست کیا ملکہ برہمن کج ابرو بیرون بارگاہ آئی
اشارے سے کوکب خواجہ کو بلایا کہا ای شاہنشاہ اقلیم عیاری اس شب کو قلعہ اختریہ مین قیامت
برپا ہوگی سب یہی تدبیرین کر رہے ہونگے جس طرح بنے طلسم کشا کو گرفتار کرو قلعہ کو بربادی سے بچاؤ
ہزارہا ساحر و غیر ساحر اس فکر مین آئینگے لہذا جہانتک ہو سکے صاحبقران کی حفاظت کرنا واجب و لازم ہے

صاحبقران نے خاصہ تناول فرما کر آرام کیا کہا ای شہنشاہ کوکب تم دربارگاہ پر بیٹھو مین بہ شکل طاؤس قبۂ بارگاہ پر جاکر ٹھہرتی ہون اگر کوئی آسمان سے طائر وغیرہ بنکر آئیگا مین روک لونگی اگر بیرون بارگاہ سے کوئی آئے آپ خیال کرین خواجہ خدمت صاحبقران مین حاضر رہین ہماری جانب سے دست بستہ عرض کرین کہ آج کی شب حضور آرام نفرمائین عمرو نے بھی قبول کیا ملکہ برہمن طاؤس بنکر قبۂ بارگاہ پر جابیٹھی کوکب دربارگاہ پر متمکن ہوئے خواجہ عمرو اندر بارگاہ کے آئے صاحبقران زمان کو جگایا کہا ای شہریار خیرخواہان دولت کی یہ صلاح ہے کہ آج شب کو آرام نفرمائین جاگ کر بسر کرین دشمن آپ کی تلاش مین آئینگے لوح لینے کی فکرین ہو رہی ہین مین بھی خدمت مین حاضر ہون صاحبقران مسند پر آبیٹھے کتاب تاریخ اُٹھالی ملاحظہ فرمانے لگے خواجہ عمرو کبھی باہر جاتے ہین کوکب کو ہوشیار کیا کبھی برہمن کو پکارا چہار جانب لشکر مین سب جاگ رہے ہین صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہے اگر کوئی طائر پرند بھی اُڑکر نکلتا ہے تیر مار کر گرا دیتے ہین خواجہ عمرو جب کئی مرتبہ باہر آئے خیال ہوا مقبل وفادار طلایہ پر ہے ذرا اُسکی بھی خبر لون کوکب سے کہگئے اندر کا خیال رکھنا اُسوقت تک برہمن بھی جاگتی تھی عمرو برائے ملاقات مقبل گیا ہوا تھا سر دو جلی برہمن نے قبۂ بارگاہ پر سر رکھ دیا سو گئی صاحبقران بیٹھے ہین کہ فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوا ایکبارگی بارگاہ سے ایک شعلہ بھڑکا صاحبقران نے قبضہ پر ہاتھ ڈالا لوح کو سنبھالا دیکھا ملکۂ اختر جادو تاج سر پر نہ دارد افشان و خیزان حیران و پریشان رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے روتی ہوئی چلی آتی ہے دوڑ کر قدمون پر صاحبقران کے گر پڑی کہا ای شہریار آپ کی جلالت ریاست مثل آفتاب تمام عالم مین روشن ہے یہ کنیز جنگ سے عاجز ہوگئی بدل و جان اطاعت اختیار کرتی ہون مطیع اسلام ہونگی دین باطل پرستی سے انکار کیا خزانۂ طلسمی بھی حاضر ہے لیجیے لونڈی کی جانبخشی کیجئے لیکن امیدوار ہون کہ سلطنت قلعۂ طلسم اختر یہ مجھکو ملے لونڈی نکیجا ہے صاحبقران نے فرمایا ای ملکۂ اختر ہم تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین اگر تم بصدق مسلمان ہوتی ہو تمھارے سامنے سلطنت کی کون لیاقت رکھتا ہے ملکہ برہمن کج ابرو سے مین نے وعدہ کیا تھا اُسکو مین اور ملک کی سلطنت دونگا مین نے بدل و جان تمھاری خطا معاف کی اختر قدمون سے لپٹ گئی کہا حضور لونڈی کو یقین نہین آتا تمام وزرا اُمرا ابھی کہتے ہین کہ ملکہ برہمن کج ابرو طلسم کشا پہ عاشق ہین سلطنت اُن کو ملیگی اگر حضور

پرورش فرماتے ہین براہ خدا مین عرض کرتی ہون کہ لوح طلسمی مجھکو مرحمت فرمائین مین ذرا اُسکو دیکھا دون
صبح ہوتے ہوتے خزانہ طلسمی لیکر خدمت مین آؤن صاحبقران نے فوراً لوح طلسمی گلے سے اتار کر اختر
نقلی کو دیدی فرمایا لو ہمنے تمہاری خطا معاف کی اختر نے لوح رومال مین لپیٹی پیچھے ہٹی مٹھی مین ایک
جانور تھا اُسکو چھوڑ دیا کہا یا صاحبقران ہوشیار ہو جیسے ہم شاہور رموزدان اُس طائر نے گرد سر
صاحبقران چرخ مارا زبان مین صاحبقران کے لکنت آئی لڑکھڑا کے زمین پر گرے شاہور نے
چاہا کہ صاحبقران کو بھی اُٹھالون دھماکے کی آواز کان مین کوکب کے پہونچی پردہ اُٹھا کے
دیکھا ایک ساحر سیہ فام صاحبقران کو اُٹھایا چاہتا ہے نعرہ کیا ہم شہنشاہ کوکب روشن ضمیر اور پیر کیا
کیا کرتا ہے شاہور کی مٹھی مین دوسرا طائر تھا وہ کوکب پر چھوڑا کوکب پر تلوارین برسنے لگین جبتک
کوکب سحر کو دفع کرے شاہور نے دونون پانون زمین پر مارے غرق ہو کر غائب ہوا برہمن و عمر
کی آنکھ کھلی دیکھا صاحبقران بیہوش پڑے ہین کوکب پر آگ برس رہی ہے برہمن گھبرا گیا گر گئی اور
صاحبقران کو زبردستی بیدار کیا امیر نے فرمایا شاہور رموزدان ایک ساحر تھا بشکل اختر آکر
لوح طلسمی لیگیا کوکب نے اتنے عرصے مین سحر کو دفع کیا صاحبقران کا رنگ متغیر ہے اسم اعظم بھی فراموش ہو
حیرت و عبرت کا جوش برہمن و کوکب چلے کہ گھس کر قلعہ مین شاہور کو مارینگے مگر خواجہ عمر مستقل
سے مانع ہین کہ [illegible] تھے کہ ہرکارے نے آکر خبر دی کہ اے شہنشاہ اقلیم عیاری غضب ہوا شاہور رموزدان
بصورت اختر آکر لوح لیگیا کوکب و برہمن تعقب مین جاتے ہین تمام لشکر مین قرنا ہو گئی کمر بندی
ہو رہی ہے عمر دوڑا عقب کوکب و برہمن آیا کہا اے شہنشاہ کوکب چند ساعت ٹھہر جائیے مین
جا کر لوح کی تدبیر کرون تم لوگ قلعہ طلسمی مین نہ جا سکوگے مین جب پلٹ کے آؤن تب قدم آگے
بڑھانا جا کر صاحبقران کی حفاظت کرو کوکب و برہمن لاچار ہو کر پلٹے عمر بانہای عیاری سے
آراستہ ہو کر فکر مین شاہور رموزدان کے چلے شاہور خوشی خوشی لوح لیے ہوئے نقب سحر کاٹتا ہوا کنارے
پر لشکر صاحبقران کے نکلا لوح کو رومال مین لپیٹ کر جھولی مین رکھا طرف قلعہ طلسمی کے چلا کوئی
آدھ کوس راستہ طی کیا تھا کہ طرف سے قلعہ طلسمی کے گرد اُڑی شاہور نے دیکھا ملکہ اختر جادو
تاج سر پر رکھے بدحواس دوڑی ہوئی آتی ہے شاہور نے دیکھتے ہی جھک کر سلام کیا کہا اے ملکہ
مبارک ہو کُل اہالیان قلعہ طلسمی کی مین نے جانبخشی کی لوح طلسمی چھین لایا چاہا تھا مین نے

طلسم کشا کو بھی اٹھالون کوکب آگیا مین سحر کرکے نکل آیا اختر نے کہا اے شاہور تو نے کار نمایان کیا مگر
لشکر حمزہ مین کمربندی ہو رہی ہے کوکب برہمن کج ابرو آیا چاہتے ہین لوح طلسمی مجھے دیدے مین جاکر خزانہ مین
رکھون یہ سب ساحر بلوا کر کے آئینگے تو سبکو روکونا مین جاکر خداوند کو خبر کرون فرزندان حمزہ جو حضور بیعت رسیدہ
ہوئے ہین انکو لاکر حمزہ سے لڑادون یہی حمزہ پر غالب آئینگے شاہور نے کہا بہت مناسب ہے یہ کہا لوح جھوٹی
نکالی بلا تکلف ملکہ اختر کو دیدی اختر پیچھے ہٹی طرف لشکر صاحبقران کے چلی شاہور نے ملکہ سے کہا
ملکہ ادھر کہان جاتی ہو ملکہ اختر نے نعرہ کیا ہاتھ لے دیکھیا اختر کا ستارا گردش مین آیا منم مہر سپہر عیاری
وقطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو نامدار دیکھ لون لوح کو لیتے ہین تم ایسے گدہون
کو دھوکا دیتے ہین شاہور سٹپٹاہوا دوڑا جھولی سے گولا نکالکر مارا عمرو نے لوح کو سامنے کردیا
گولا پھٹکے گرا عمرو لوح چمکاتا ہوا جاتا ہے شاہور چاہتا ہے دوڑکر عمرو کو پکڑلون بسبب لوح کے سحر
تاثیر نہین کرتا شاہور تعقب نہین چھوڑتا یہان کوکب نے آکر صاحبقران کو اٹھایا امیر کو پشت کوکب
پر سوار کیا کوکب و برہمن ساتھ ہوکر چلے صاحبقران فرماتے ہین اے کوکب جسم مین کہان طاقت
قلب پر وفور حیرت ہے برہمن کج ابرو گھبرا کر آگے بڑھی دیکھا خواجہ عمرو بھاگے ہوئے آتے ہین شاہور
سحر کرتا ہوا اچھلا آتا ہے ہر مرتبہ آواز دیتا ہے او بسیار بان زادے لوح کو پھینک دے ورنہ مار ڈالونگا
زندہ نچھوڑونگا یہ کہکے جب وہ سحر کرتا ہے خواجہ عمرو لوح کو چمکا دیتے ہین سحر اسکا باطل ہوتا ہے برہمن
نے یہ دیکھا آواز دی خواجہ گھبرانا مین آپہونچی صاحبقران بھی تشریف لاتے ہین یہ کہکر برہمن
نے بڑھکر سحر کیا گولا جاکر ٹھپا شاہور پر آگ برسنے لگی شاہور نے نعرہ کیا او برہمن تو نے بڑی نمکحرامی
کی عمرو کو پکڑلے خداوند سے تیری خطا معاف کرادونگا برہمن نے آواز دی او ملعون تیرا خداوند
کیا ہے مین تیرے خداوند پر لعنت کرتی ہون یہ ذکر کہ صاحبقران بھی آپہونچے عمرو نے دوڑکر لوح دست
حق پرست صاحبقران مین دی لوح جو امیر کے ہاتھ مین آئی رنگ رو جو متغیر تھا وہ سب موقوف ہوا
سب تردد جاتا رہا نعرہ کرکے بڑھے شاہور بھاگا ملکہ اختر جادو شب بھر جاگی ہے ہرکارے برآ
خبر مقرر کردیئے تھے پہلے ایک ساحر نے آکر خبر دی تھی کہ شاہور رموز دان کسی تدبیر سے لشکر صاحبقران
مین پہونچا لوح بھی طلسم کشا سے لے لی لشکر حمزہ مین ہنگامہ ہے کمربندی ہو رہی ہے چونکہ طلسم کشا بیکار
ہوا سب رفیق جانباز و مصاحبان ہمراز جان دینے پر آمادہ ہین لشکر کو لیکر آیا ہی چاہتے ہین سب

ملکہ اپنی جان دینگے یا یکایک خبر پہونچی کہ شاہور بھاگا ہوا آتا ہے نعرہ صاحبقران کی وہ صدا آئی اختر
سوار ہوئی سب ساحر گھبرا گئے تمام ساحران غدار جو گوش بر آواز تھے اپنے اپنے مقام سے چلے یہ مشہور ہو گیا کہ
شاہور نے بڑا کار نمایاں کیا تھا عمرو نے عیاری کر کے پھر لوح لے لی اب طلسم کشا کو دستیابی ہوئی اب
نزدیک اندر قلعہ کے تلوار چلنے لگی نہیب شمشیر صاحبقران سے وہاں زمین کانپی در و دیوار سے الامان الامان کی آواز آئی
کئی لاکھ ساحر جو قلعہ سے باہر نکل آئے تھے دیکھا شاہور گھبرایا ہوا ساحروں کو دیکھکر آواز دی یارو شیر
بیشۂ عربستان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان میرے تعاقب میں آتے ہیں بڑھکر گھیر لو مجھ تک آنے دو اگر یاد ملت
قتل ہوئے پھر یہاں سے تا خورشید نگار بربادی ہے یہ کہکر چاہا نکلجاؤں کہ عقاب اوج آسمان جلالت یکتا ناز
میدان میدان جرأت صفدر وصف شکن صاحبقران تیغ زن مثل شیر جھپٹ روباہ پر آ گرے ساحر پرے کے پرے
درہم و برہم ہوئے چہار جانب سے کفاران خرس طینت غولان صحرائے دقاہت نے بلوہ کر کے اُس شیر
دلیر کو گھیر لیا حربہائے سحر پڑنے لگے صاحبقران بجرأت و شوکت لڑنے لگے کہ سامنے سے دو بار
نعرہ ہوا آفتاب آسمان شوکت شان ماہ چرخ طلسم نور افشاں صاحب جاہ و توقیر شاہنشاہ کوکب روشن ضمیر
آ کے اس فوج ہزیمت موج پر گرا ایک ایک سحر میں دو دو ہزار کو مٹایا صاحبقران نے اتنی جو مہلت پائی
لڑتے بھڑتے قریب شاہور پہونچے اُسنے بہت سے سحر کیے واضح رہے کہ خواجہ بھی رکاب سعادت انتساب
صاحبقرانی سے لپٹے ہوئے موجود ہیں ہر مرتبہ آواز دیتے جاتے ہیں کہ ای شہریار لوح سے ہوشیار رہیے
صاحبقران لوح کو گردش دیتے جاتے ہیں شاہور نے جب دیکھا سحر تاثیر نہیں کرتا تیغہ کمر سے کھینچ
صاحبقران پر ہاتھ مارا امیر با توقیر نے تیغۂ عقرب سلیمانی کو اٹھایا لوح کو چمکایا شاہور کی پلک جھپکی
اوپر سے صاحبقران نے ہاتھ مارا اُسنے سپر سحر کو اٹھا دیا تیغۂ عقرب چمک کر گرا شاہور کے دو ٹکڑے
ہوئے جب اسکا سر کٹکے زمین پر گرا بہت بڑا جوڑا بندھا ہوا تھا عمرو نے دیکھا وہ بال جو وہاں جان تھے
کھلگئے ایک ڈبیا اُسمیں سے زمین پر گری صاحبقران نے فرمایا خواجہ لینا کیا اس درج میں کوئی گوہر بے بہا ہے
کہ لڑتی بھڑتی ملکہ برہمن منج ابرو بھی پہونچی پکار کر آواز دی خواجہ یہ تحفہ نایاب ہے اسکا شاہور
رموز دان نام تھا عمرو نے اُس ڈبیا کو اٹھایا سامنے صاحبقران کے کھولا ایک گوہر سرخ رنگ مثل یاقوت
چمکتا ہوا نکلا ساتھ اُسکے ایک پرچہ کاغذ بھی تھا صاحبقران نے عکس لوح ڈالکر اسکو پڑھا طرف سے
کاہنان طلسم کے مرقوم تھا کہ ای فتاح طلسم اختر یہ اگر شاہور رنجور تیرے ہاتھ سے قتل ہو تو یہ گوہر بے بہا

روح روان خورشید روشن تن ہی جو کوئی اُسپر وار دیگا سینہ کو توڑ کر پار گذر جائیگا علاوہ اس صورت کے اگر تمام عالم جمع ہو کر چاہے کہ خورشید روشن تن کو قتل کرین تو ممکن نہوگا صاحبقران خوش ہوگئے وہ تحفہ نایاب یعنی گوہر خوش آب برہمن کج ابرو کے سپرد کیا اختر جادو نے جو آکر لاشۂ شاہور تڑپتے ہوئے دیکھا بیتاب ہوگئی اور یہ بھی خبر ملی کہ شاہور کے جوڑے سے ایک ڈبیا گری اُسمین گوہر بے بہا تھا وہ پاس ملکہ برہمن کج ابرو کے موجود ہی بدحواس ہوگئی ساحران قلعہ کو آواز دی لو صاحبو تباہی خورشید نگار کی صورت بھی ظاہر ہوگئی قدرت پر بھی زوال آیا جہانتک ہوسکے لڑ بھڑ کے برہمن کو گرفتار کرو وہ تحفہ چھین لو خود تڑپ تڑپ کے لڑنے لگی ادھر سے کوکب روشنضمیر شعلۂ جوالہ بنا ہوا تیغۂ برق تاب کھینچا ہوا صفوں مین ساحرونکے لڑ رہا ہی برہمن بھی سرداران زبردست کو قتل کر رہی ہی صاحبقران قلب لشکر مین بقصد سطوت وصولت مصروف جہاد ہین خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے زیر شکم مرکب چھپ دیکھتے ہین کوئی ساحر جلبکی مارا گیا لاشہ اُسکا زمین پر گرا خواجہ نے گلیم سر سے اُتاری کمر اُسکی ٹٹولی اگر کمر سے کچھ نکلا تو خوش ہوئے ورنہ فرمایا او دنی عمر بھر ہو کر کی ہمارے واسطے کچھ نرکھا جھلا کر لباس اُتار لیا ہزار ہا لاشے برہنہ پڑے ہین کبھی بخوف ساحران گلیم اوڑھ لی صرف دو ہاتھ لاشونکو ٹٹولتے پھرتے ہین ساحر دیکھکر گھبراتے ہین کہ یہ ہاتھ کیسے ہین اگر کوئی قریب آگیا گلیم اُتار کر ظاہر ہوئے جہاب مار دیا وہ اُکھڑ اگر گرا خنجر مار اشکم چاک قصہ پاک جب اختر جادو نے دیکھا کہ لڑائی کا انتظام بگڑا صاحبقران لڑتے ہوئے قریب خندق پہونچ چکے وہ جو شیر و گرگ پلنگ وغیرہ سحر سے بنائے تھے عکس لوح سے وہ سب معدوم ہوئے ساحر بھاگنے لگے اب کسیکا قدم نہین جمتا ساتھ والون نے یہی صلاح دی حضور نکل چلیے اب پاس خداوند کے اپنے کو پہونچائیے شاید کچھ قدرت نمائی کرین اپنے بندونکو بچائین طلسم کشا پر زور نہین چلتا اکیلا لاکھون سے لڑ رہا ہی کوکب نے بھی پتھراو کر دیا برہمن نے لاشون سے میدان بھر دیا سرداران صاحبقران ہر ایک عمل مین لڑ رہے ہین اگر ایرج و قاسم کسی کے سحر مین مبتلا ہوئے برہمن نے بڑھ کر سحر کو دفع کیا کوکب نے بچا لیا اُن شیرون کی تیغزنی صف شکنی جب صاحبقران قریب پھاٹک کے پہونچے شعلہ ہای آتش تو عکس لوح سے بجھ گئے ہین ساحرون نے دروازہ بند کر لیا صاحبقران پشت مرکب سے کود کے گرز سام بن نریمان در قلعہ پر مارا پھاٹک گرا اُسی دروازے کا خندق پر پل بنایا اب تمام سردار قلعہ مین داخل ہوئے اختر جادو بھاگی لاکھون ساحر اسکے عقب مین صاحبقران نے دیکھا اختر جادو جاتی ہی امیر نے برہمن سے فرمایا ای برہمن تم قلعہ کا انتظام کرو مین تعقب مین

اسکے کجا تا ہون حال بربادی لشکر سُن چکا ہون ایک ایک لمحہ مجھپر شاق ہی چشم انتظار دیدار فرحت آثار بادشاہ اسلام کی مشتاق ہی برہمن نے عرض کی لونڈی کا ہمراہ ہونا اُس جنگ مین ضرور ہی اس تحفۂ نایاب کا انتظام اس کنیز کے ہاتھ سے ہوگا ایسا نہو کوئی افتاد پڑے صاحبقران نو مرکب کو پھیر کر قلعہ سے نکلے اہالیان قلعہ فریاد الامان کی صدائین دینے لگے برہمن نے جلدی مین انکو امان دی انھین ساحرو نسے ایک سالار کلان منتظم قرار دیا پکار کر آواز دی انشاء اللہ بعد فتح جنگ خورشید روشن تن یہانکا انتظام کیا جائیگا خبردار بعد جانے صاحبقران عالی وقار کے اگر کوئی انتظام مین فرق آئیگا سرکار شاہنشاہی سے سزائی معقول پائیگا پیچھے صاحبقران کے یہ بھی چلی کوکب بھی اُس حال مین پلٹ پڑے ایرج وقاسم وغیرہ بھی ہمراہ ہوئے بارگاہین وغیرہ کارگذارون نے لدوالین آگے آگے اختر بھاگی ہوئی جاتی ہی عقب مین صاحبقران مع فوج ظفر موج چلے آتے ہین انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا اب مصنف کو ذکر لشکر اسلام و بادشاہ خوش انجام تحریر کرنا واجب و لازم ہی اُستادان سخنور نے اس داستان شوکت بیان کو اسطرح تحریر فرمایا ہی کہ بادشاہ جاہ مقابلہ خورشید روشن تن مین فروکش ہین جابجا چوتون مین نشان دیا کہ نور الدہر و لندھور ہر طرف سے خورشید روشن تن کے طبل جنگی بجوا کر میدان کارزار مین آئے سرداران صاحبقران کو بزور بازو گرفتار کر کے لیجاتے ہین جب خورشید روشن تن نے سامنے طلب کیا اور اس نے صورت بخش دکھائی نہین معلوم مردان عالم کے دل پر کیا گذرتی ہی توبہ توبہ کرتے ہوئے قدمونسے اس مغرور کے لپٹ جاتے ہین صدہا سردارون نے اسیطرح سجدہ کیا دو ہفتے مین چار سو سردار مثل جمہور و فرامرز و بہرام وغیرہ خورشید روشن تن کے شریک ہوئے چالیس عیار بھی مطیع ہوے خورشید روشن تن نے سر میدان پکار کر آواز دی ای بادشاہ اسلام قدرت ایک ہفتے کی مہلت دیتی ہین اس عرصہ مین صلاح کر کے قدرت کو سجدہ کرو ورنہ ابکی مرتبہ جو طبل جنگی بجیگا سبکا خاتمہ ہو قدرت فتح و اپس نہونگے ایک ہفتہ کی مہلت دیکر خورشید پلٹ گیا اپنی بارگاہ مین جا کر بیٹھا ایک طرف تخت پر مرد باختری بعہدۂ نیابت پھولا ہوا بیٹھا ہی پہلو مین بختیارک شیطنت کر رہا ہی چار سو سرداران صاحبقران بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین ہر ایک کا یہی قول ہی یا خداوند اب مہلت نہ دیجئے طبل جنگی بجوائیے بادشاہ کو اٹھر کر پکڑ لائین سرحد خورشید نگاہ سے ہٹا دین بختیارک بھی شیطنت کر رہا ہی کہ یا خداوند بندگان فوج فرماتے ہین قبول کیجئے خورشید نے کہا قدرت اپنے قول کے

سمجھے ہین اتوانکو مہلت دے چکے بعد ایک ہفتہ کے سمجھا جائیگا حمزہ و کوکب کو تو ہمنے غارت کردیا آپسمین صلاح کرکے اطاعت کرینگے بختیارک نے کہا یا خداوند یہ مسلمان ایسے ثابت قدم ہین اگر انکے گلون پر خنجر پھیرینگے سر بھی سبکے کٹ کے زمین پر گرینگے لفظ اطاعت زبان سے نہ کہینگے انتہاے مصیبت کا وقت پہونچا ہمنے ہر مقام پر یہ دیکھا جب انتہاے مصیبت انپر ہوتی ہی انکا خداے نادیدہ انکی مدد کرتا ہی آپ فرماتے ہین حمزہ غارت ہوا میرا یہ اعتقاد ہی کہ وہ بڑی شوکت و شان سے آئیگا قدرت کو جان بچانا دشوار ہوگی خورشید نے کہا او بد اعتقاد یہ سب سرداران حمزہ کس خوشی سے خدمت قدرت مین حاضر ہین عیار بھی جو مکاری آئے شریک ہوگئے اب چند کس بادشاہ کے ساتھ باقی ہین جس وقت گرفتار ہوکر آئینگے بخوشی سجدہ کرینگے بارگاہ سلیمانی وغیرہ بطور نذر لائینگے اپنے بندون پر بد تحت منظور نہین ہی بارگاہ خورشید مین تو یہ ہنگامہ ہوا بادشاہ اسلام جو پلٹ کر بارگاہ مین آئے نگاہ اٹھا کے دیکھا چارسو نگلون پر فاشیہ پڑا ہی بارگاہ فلک اشتباہ مین سناٹا ہی ادھر سردار جو کبھی بارگاہ مین نہ آتے تھے مثل کمیدان رسالدار براے رونق بارگاہ مین آبیٹھے ہین دنگل صاحبقران خالی ہی یہ شیاتو دچالاک سر جھکائے ہوئے شرمائے ہوئے بیٹھے اپنے عہدہ پر قائم کہ مشیران سلطنت وزیران ابہت نے عرض کی ای شہنشاہ گیتی ستان ایام مہلت گذر رہے ہین جو ہمارے سردار تھے جنہین جانبازی کے اعتبار تھے انکو لندھور و نور الدہر گرفتار کرکے لیگئے ان سبنے خورشید کو سجدہ کیا وہی خورشید کو ترغیب دے رہے ہین کہ جلد طبل جنگی بجوائیے ہم لشکر کو تباہ کردین غلامان شاہنشاہی ساتھ حضور کے لڑینگے مرینگے مگر ناموس کو رکھنا لشکر مین اب مناسب نہین ہی انکو طرف خانہ کعبہ کے روانہ کردیجئے صاحبقران و کوکب کسی ایسی بلا مین پھنسے کہ ابتک کچھ حال نہ معلوم ہوا خواجہ عمرو براے تلاش صاحبقران گئے وہ بھی واپس نہ آئے نہین معلوم ان سب پر کیا گذری آج شب کو طبل جنگی بجیگا ناموس کی فکر کرکے مرنے پر کمر باندھین مرد اسیواسطے ہین کہ لڑین ناموس کا نکل جانا بہت بہتر ہی بادشاہ نے سر اٹھا کر دیکھا سرداران صف شکن مین سواے کرب نامدار و اسد عالی قدر کے کوئی موجود نہین ہی بادشاہ نے کرب غازی سے فرمایا ای کرب نامدار مقدمہ ناموس مین تم کوشش کرو سبکو ساتھ لیکر طرف ملک باختر کے چلے جاؤ ان دست و پا شکستہ کو قلعہ ذوالامان حصار مین پہونچا دو وہان شاہ سلیمان فارسی و منظفر بن ضیغم خون آشام موجود ہین سب ایک ہی مقام پر

ہو جائین یا ان سبکو خانہ کعبہ مین پہونچا دو سوائے تمھارے یہ خدمت کسکے سپرد کرین یہ سُنکر کرب و
اسد چیخین مار کے روئے عرض کی ای شہریار خدا آپکو سلامت رکھے اسوقت سخت مین ہم آپکا ساتھ
چھوڑین لندھور و نور الدہر کا ابتک ہمنے بہت پاس کیا ہمیشہ میدان کارزار مین اُنھون نے
للکارا کیا اُنسے پایہ کمی کا رکھتے ہین اس خیال سے نہ نکلے کہ اگر ہمنے اُنکو مارا خدا صحیح و سلامت لائے
صاحبقران کو کیا منھ دکھلائینگے اگر ہم زیر ہوئے یا مارے گئے تو ہتک شاہنشاہی ہوئی اب
تساہل نکرینگے بہ دشمنی اُنسے لڑین گے قدمون سے جدا ہونا ناممکن بادشاہ نے فرمایا خواجہ
عمرو کے نہونے سے یہ ساری خرابیان ہوئین اگر وہ موجود ہوتے کوئی تدبیر دفع شر کی کرتے یہ جو
بادشاہ نے فرمایا چالاک و شاپور بہت بیتاب ہوئے آپس مین اشارے ہوئے دیکھو صاحبو ہم
کیسی کیسی جانبازی کر رہے ہین آٹھ پہر خواجہ کا ہی ذکر ہی ای برادر چالاک اب جستجو مین نکلین
جس طرح سے بنے اس خورشید روشن تن کو مارین اپنے شاہنشاہ کو بچائین بڑا غضب ہوگا
اسد و کرب یہ سرداران عالیشان نظر کردہ بزرگان یہ اگر میدان کارزار مین نکلینگے یہ تو بخوبی یقین
کامل ہی کہ پشت انکی کوئی زمین سے نہ لگا سکیگا کیا عجب ہی کہ انکے ہاتھ سے لندھور یا نور الدہر
مارے جائین یہ بھی ہم خوب سمجھتے ہین اگر ان شیرون مین سے کوئی مارا گیا صاحبقران کے کلیجے
چھُری پھری لندھور جانشین نور الدہر نور نظر صاحب تاج و نگین کرب و اسد برکت لشکر خدا ان
سبکو بچائے شاپور و چالاک مین صلاحین ہوئین شاپور نے کہا ای برادر چالاک تم لشکر مین
رہو مین جاکر تدبیر کرون اگر تم بھی چلو گے چالیس عیار بھی وہان شریک ہو گئے ہین اب ابو الفتح
و عمران بھانجے خواجہ عمرو کے چالیسون کے افسر ہین ہمارے لشکر مین بصورت مبدل
آتے ہین چاہتے ہین کہ بادشاہ اسلام کو چُرا کر لیجائین تم انکی حفاظت کرو چالاک لشکر مین رہا
شاپور شیر دل طرف لشکر کفار کے چست و چالاک ہو کر چلا کہ حال عیاری اسکا وقت پر تحریر ہوگا
بادشاہ حجاج نے ہر چند سردارون سے کہا کہ ناموس کو لیکر نکل جاؤ ان دست و پا شکستہ کو
تباہی و بربادی سے بچاؤ کسی نے قبول نکیا بادشاہ لاچار ہوئے متردد بیٹھے ہین زمانہ مہلت کا
گذرا نور الدہر و لندھور و بہرام وغیرہ نے عرض کی یا خداوند طبل جنگی بجوائیے زمانہ مہلت کا
گذر گیا بادشاہ اسلام نے خواہش اصلاح نکی بختیارک بھی آتش افروزی کرنے لگا کہا

یا خداوندیہ بندگان بے ادب کبھی نمانین گے خورشید نے جو سرداران صاحبقران کو آمادہ حرب
وپیکار پایا حکم دیا طبل قہاری پر چوب پڑے اب کل قدرت بدون فتح واپس نہونگے اُسیوقت ساتھ
نقارے پر چوب پڑی زمین تھرا گئی جواسیسان لشکر اسلام نامیان خیبری و تومیان خیبری سر سنگ
لگئی وابو طاہر خونریز لشکر کفار مین موجود تھے خبرین لیکر بھاگے سامنے بادشاہ کے آکر پہونچے
زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا ہاتھ اُٹھا کر دعا دی فرد تا جہان باشد خدایا این مکان
معمور باد ٭ ساختش چو بیت معمور از حوادث دور باد ٭ شاہنشاہ گیتی ستان کا آفتاب
اقبال تابان و درخشان رہے دست شاد دشمن پامال ہمیشہ ترقی پر جاہ و جلال ہو آج خورشید مہ وش تن
نے طبل قہاری بجوایا چار سو سردار ہمارے لشکر کے بدل و جان آمادہ ہین کہ بندگان حضور کو آزار پہونچائین
غلامون نے کبھی ایسا جوش و خروش نہ دیکھا تھا جو اُسکے نگاہداران قدیم مین اُنسے زیادہ یہ جلدی کر رہے ہین
یہ خبر وحشت اثر سنکر بادشاہ جمجاہ نے بے اختیار آہ کی فرمایا کیا فلک کی گردش کھائی دوست دشمن
راہبر رہزن صاحبقران کا نشان نہین ہین سخت جان لڑ بھڑ کر جان دونگا کہ تباہی بربادی لشکر
اسلام کی آنکھون سے نہ دیکھون شہسوار عرصہ یکہ تازی اسد بن کرب غازی نے دنگل سے اُٹھکر
عرض کی اب حضور فکر نکرین طبل جنگی کو حکم دین کل صبح کو میدان کارزار مین خون کے دریا بہین گے
کہانتک غلامان جانباز خاموش رہینگے بادشاہ نے بہ مجبوری حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل
جنگی بجے چالاک بن عمرو نقارخانہ سکندری نقارخانہ سلیمانی مین آیا حکم دیا طبل جنگی پر چوب پڑے
صاف ظاہر تھا کہ نقارے چوبون سے سر پیٹتے ہین جھانجھ کو رنج والم کی جھانجھ کف افسوس مل رہی ہین
قرنا ہیدم صدا اے دہل سے ظہور رنج والم لشکر مین برپا ہو گیا لو یارو گل گلزار ابراہیمی پر خزان آ گئی
یہ مصیبت ہمسے نہ دیکھی جائیگی ہزارہا نامرد حیلہ کر کے بھاگنے لگے یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ وقت پر
آ جائین گے لڑنے بھڑنے والے سلاح درست کر رہے ہین یہی قول ہو کہ مرنا اپنے آقا کے ساتھ جوہر
جرأت ہو میدان کارزار مین قدم نہ ہٹے اسی مین شوکت ہو شام سے لشکر مین سناٹا ہوا دوکانین
بند تاجر دردمند مال اسباب لادے ہوئے بھاگے جاتے ہین لشکر ظفر اثر مین انتشار ایک ایک بیقرار
لشکر کفار مین بھی یہی چرچے ہین کہ صبح کو مال و اسباب مسلمانان لوٹ لینگے لڑ بھڑ کر شکست دینگے
مسلمانون نے بڑا مال جمع کیا ہوا ہالیان لشکر لقا سنجانی باختری مثل فیلان مست جھومتے پھرتے ہین

یا خداوند خورشید روشن تن کی صدائین بلند مغرور خود پسند مہر اہم وغیرہ تلامذہ کے سبھی ہین چاہتے رات ہی سے جنگ آغاز کرین ابو الفتح اصفہانی و عمران خطائی عیارونکے افسر بانہایت تیاری سے آراستہ لشکر خورشید مین پھر رہے ہین آپس مین یہی صلاح ہی کہ چالاکی بادشاہ پر عیاری کرین ابو الفتح نے کہا وہان ایک لاکھ چوراسی ہزار یک بچہ ہی سب بادشاہ کی حفاظت مین مصروف ہین کیا فرزند عمرو بیوقوف ہین گرد بارگاہ بادشاہ اسلام ہزارہا عیار پھر رہے ہین وہان تک جانا دشوار ہی شاپور شیر دل بصورت مبدل لشکر خورشید مین آیا ہوا ہی باتین ابو الفتح و عمران کی سن رہا ہی دل سے کہتا ہی ایسا کبھی انقلاب نہوا تھا نہین معلوم انکے دل پر کیا گذرتی ہی خورشید روشن تن نے سبکے قلب الٹ دیے کیا شعبدہ کمال پر ہی آفتاب علم خورشید جہان ہی شاپور پھرتے پھرتے قریب بارگاہ فرامرز عاد مغربی پہونچا خدمتگار کی شکل بنکر اندر گیا دیکھا فرامرز اپنے خیمہ مین بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی مین صبح کو میدان کارزار مین نکلکر سعد بن قباد کو للکارونگا اے خوانان مغربی کل تو تم بھی میدان مین نام کرو کوئی ایسا کام کرو کہ قدرت تمسے راضی ہون شاپور نے دیکھا خاصہ آنے لگا خدمتگار بنا ہوا کھڑا تھا حاضر حاضر کیکے دوڑا خوان سر سے فرد ورونکے اتروائے کھانے مین بیہوشی ملانے لگا سب کھانے کو آغشتہ بدارو بیہوشی کیا آپ کنارے ٹھہرا سب کھانا کھاکے بیہوش ہوئے شاپور نے فرامرز کے دماغ پر بٹی داروے بیہوشی کی چڑھائی اُس کو تو ایک صندوق مین بند کردیا آپ بشکل فرامرز عاد مغربی دوشالہ تان کر سو رہا جب ستارہ سحری چمکا لشکر تیار ہوئے شاپور بشکل فرامرز مغربیون کو ساتھ لیکر بصد کروفر خیمے سے نکلا دیکھا سواری خورشید روشن تن کی آتی ہی آج تو بڑے جاہ وحشم سے تخت پر سوار گرد سرداران صاحبقران عمالی وقار شاپور بھی اُن سب مین ملکر ساتھ ہولیا لشکر لقا بھی سلاح جنگ سے آراستہ تخت بڑھائے ہوئے چلا آتا ہی بختیارک کی خوشیان کہتا ہی یا خداوند باختر تقدیر معقول ہوئی اب فتح حصول ہوئی لیکن آج میرے کان مین صداہاے منم آتی ہین مسلمانون پر حد کی مصیبت ہوچکی اے ضیغم خون آشام اپنی بارگاہ اپنا خزانہ الگ رکھنا اگر کوئی افتاد پڑے بسہولیت نکل چلنا ضیغم کہتا ہی ملک جی اب شہر باختر مین چلینگے اپنا ملک قدیم آباد کرینگے بختیارک نے کہا یہ دل کو یقین نہین مسلمانون کا خدا اسے نادیدہ بڑا زبردست ہی عین وقت پر مدد ہوتی ہی

باختر چھوٹے ہوئے مدت گذری پھر نصیب نہ ہوا کہ اُس ملک مین جاتے قیطولات آباد ہوتے ضیغم کہتا ہے آج مسلمانون کے جان بری کی کوئی صورت نہین ہے کل سرداران حمزہ سب اسی سے پر آمادہ ہین کہ شکست دین کیونکر بادشاہ بچین گے سب کافر بلبلاتے میدان کارزار مین پہونچے دیکھا بادشاہ لشکر اسلام تخت سلیمانی پر اسد وکرب پایۂ تخت پر ہاتھ ڈالے ہوئے گرد اُنکے قزاق بوق کی بجتا ہوا تمام لشکر بے سردار کے صفین صف ماتم ہر خورد وکلان کے قلب پر ہجوم غم والم آمادہ مرگ مہیائے قضا جس پلٹن رسالے مین ہزار ہزار جوان تھے دُو دُو سو رہ گیئے پرے کے پرے خالی پڑے ہین بارگاہین سب سرنگون بازارین اُجاڑ اس پریشانی سے آگر میدان کارزار مین پہونچے صفین جمنے لگین کفار کا لشکر بے حساب سرداران لاجواب آمادہ ہوکر آئے ہین لندھور ونورالدہر نے گُل کی قسمری پائی سلاح جنگ سے آراستہ ہے جلدی ہے کہ جلد میدان کارزار مین جائین قدرت کو جانبازی دکھائین نقیبون نے بڑھ کر نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر بیٹھے لندھور بن سعدان نے ہاتھی کو ہولا دیا فوراً سامنے خورشید روشن تن کے آیا دست بستہ عرض کی یا خداوندا اجازت میدان ایک طرف سے نورالدہر گھوڑا چمکا کر آئے بہرام وجمہور ومندویل اصفہانی وغیرہ بھی تخت سے لپٹے ہوئے کھڑے ہین اجازت میدان دیجیئے سبکا یہی ارادہ ہے کہ ہم میدان کارزار مین جائین بادشاہ کو پکڑ لائین بختیارک کہہ رہا ہے یا خداوند آج ذرا سمجھ بوجھ کر اجازت دیجیئے دو شیر زبان بھی بھرے ہوئے کھڑے ہین آج قیامت کی تلوار چلیگی کتاب غدری مین دیکھ چکا ہون آج ساعت بد ہے ہنگامہ عظیم برپا ہوگا اسقدر خون ریزی ہوگی کہ خون کے دریا بہہ جائینگے فتح وشکست کا حال قدرت جانین خورشید روشن تن نے کہا قدرت آج فتح کی تقدیر مضبوط کر چکے ہین بختیارک نے کہا قدرت کی تقدیر شیطان کی تدبیر ہے ہمیشہ غالب ہوتی ہے یقین کامل ہے کہ حمزہ آیا چاہتا ہے خورشید روشن تن نے کہا حمزہ کو تو فرشتون نے جہنم مین پھینک دیا بختیارک کہتا ہے آج یا خداوند خبر نہین ہے خورشید نے غصّے مین مُنہ پھیر لیا سب سردارون کو روکا نورالدہر کو اجازت دی کہا اے سپہ سالار قدرت اے صاحب شوکت ولیاقت جاکر سبکی مشکین باندھ کر لاؤ آج مغلوبہ بھی خوب دھوم سے ہے نورالدہر نے کہا آپکا نمک خوار اکیلا کافی ہے کسیکو میری کو نہ بھیجیگا لشکر پر جا پڑونگا بادشاہ کو گرفتار کرکے لاؤن گا ایسے لاف وگذاف کرکے نورالدہر نے اسپ پریوش کو صف سے نکالا

مرکب طرارے بھرتا ہوا چلا تین ٹھیکون مین میدان کارزار مین پہونچا سلح شوری دکھا کے آواز دی اے فرقہ خداپرستان قدرت نے تمکو ایک ہفتے کی مہلت دی تمنے غنیمت نہ جانا سوال اصلاح نہ کیا قدرت خطا معاف کرتے اب خطا معاف نہو گی جبکو تمنا مرگ کی وہ نکلے پورا کلمہ زبان سے نورالدہر کے نہ نکلا تھا کہ صاحب چتر و علم محرم و محتشم جوان حجازی اسد بن کرب غازی نے مرکب باد رفتار کو صف سے نکالا سامنے تخت شاہنشاہی کے آکر مرکب سے کود پڑا دست بستہ عرض کی اے شاہنشاہ اجازت میدان دیجئے اب آج نورالدہر کا پاس کرونگا آج کلمات مہلات کہہ رہا ہے زبان قلم کردونگا یا تو میری قضا لیئے جاتی ہے یا بھائی صاحب کی میرے ہاتھ سے قضا ہی لطف قرابت کا خاتمہ ہے جو حضور کا دشمن ہے ہمارا بھی رہزن ہے آج لطف مقابلہ اُٹھیگا دیکھنے والے دیکھ لینگے کہ آپکے غلام نے کیا کیا بادشاہ بے اختیار رونے لگے کہا اے اسد نامدار شیر بیشۂ کرب عالی وقار تم ایسے جری بہادر ہو مگر یہ جوانان شیر دل ہوش مین نہین ہین بہت سمجھ کے مقابلہ کرنا اسد نے کہا کہ یہ بھی سب صاحب خوب جانتے ہین کہ شاہزادہ نورالدہر کو مجھسے بڑی محبت ہی یقین ہے میری سمجھانے سے مان جائینگے یہ کہکے دوبارہ پشت مرکب پر سوار ہوا بادشاہ نے فرمایا تمکو خدا کے سپرد کیا اسد مرکب کو اُڑا کر چلا جب سامنے نورالدہر کے پہونچے اسد نے بخوشامد جاکر نورالدہر کو سلام کیا کہا اے برادر بجان برابر تم قرابش راہ دین اسلام کے فرزند بدیع صف شکن کے دلبند تمنے اس شعبدہ باز کو سجدہ کیا اپنے پیدا کرنیوالے کو بھولے بادشاہ اسلام کی قتل پر کمر باندھ کے آئے ہو توبہ کرو بادشاہ سے چلکر خطا معاف کراؤ نورالدہر نے کہا اے برادر اسد نامدار مجھے تمسے انتہا کی محبت ہی اگر سو فرزند میرے ہوتے سبکو تمپر نثار کرتا خداوند خورشید روشن تن خداوند حقیقی ہی چلکر سجدہ کرو دیکھو کیا سرفرازی حاصل ہوتی ہی خداوند مہربان قدر شناس فلک اساس ایسے خداوند کو نہین پہچانتے پردہ غفلت تمھاری آنکھون پر پڑے ہین اسد نے کہا اے برادر یہ ملعون ساحر شعبدہ باز ہی تمکو دام مکر مین پھنسایا اُسپر لعنت کر دیہ جو اسد نے غصے سے کہا نورالدہر کا چہرہ سُرخ ہوگیا کہا اسد بس زبان بند کرو ورنہ زبان کاٹ لونگا زبان درازی کی سزا دونگا یہ کہکے نیزہ مارا اسد نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ چلنے لگا دونون لشکر نگران ہین کہ دو شیر جنگ نیزہ بازی مین مصروف ہین اسد نے نورالدہر کو دنگ کر دیا ہے نیزہ کسی کا نہ نکلا آخر سنان دبان بیکار ہوئی نیزہ کو پٹک کر قبضہ ہائے

شمشیر پر ہاتھ پڑے بادشاہ نے کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا دعا کرنے لگے ای خالق کارساز ای مالک بے نیاز دونون شیرون کو چشم زخم سے بچانا دونون منظور نظر صاحبقران ہین ایک نور نظر دوسرا زیارت لشکر تو معین و مددگار ہی دونو شیرون کے لیے دل بیقرار ہی یہان اسد و نور الدہر سے تلوار چل رہی ہی جب تیغہ خارا شگاف سلیمانی دست زبردست نور الدہر سے چلا سبکو یقین کامل ہوا اسد شیر دل مارا گیا اسد نے پھر کر وار کو رد کیا اسد نے غصے مین تیغہ نور افشانی کھینچا ہی جب نور الدہر پر ہاتھ لگایا لقا و ربختیارک بدحواس ہو جاتے ہین بدیع الزمان گرد لشکر شکن صف لشکر خورشید پر کھڑے ہوے کانپ رہے چاہتے ہین آگے سینہ سپر کر دون اسد غازی کو قتل کرون کچھ زور نہین چلتا لقا سے کہتے ہین اے شہنشاہ باختر آپ خداوند سے عرض کرکے نور الدہر کو بلوا لیجئے آج میری شمشیر زنی دیکھیے نور الدہر اسد کا پاس کرتا ہے مین ابتک قتل کر چکا ہوتا سر لیکر خدمت مین آتا یہان اسد نامدار نے جلدی کرکے ہاتھ تیغۂ نور افشانی کا مارا سر نور الدہر زخمی ہوا خون جو سر نور الدہر سے جاری ہوا چہرہ گلنار ہو گیا بدیع کی آنکھون مین اندھیرا آگیا ضبط نہو سکا نعرہ کرکے طرف اسد کے چلے یہان اسد نے جو نور الدہر کو زخمی دیکھا دوسرا وار نکیا ہاتھ روک لیا نور الدہر زخم باندھ رہے ہین بدیع الزمان کو جو کرب نے آتے دیکھا بہت ناگوار ہوا کرب صف سے بڑھا دیا للکارا کہ او کشتی گیر شرم نہ آتی بیٹا زخمی ہوا باپ دوڑ پڑے ہمسے مقابلہ کرو ہر چند کہ اسد شیر دل تم سبکے واسطے کافی ہے یہ کہکر سامنے بدیع الزمان کے پہونچے ان دونون مین تلوار چلنے لگی کرب غازی نے بدیع الزمان کو زخمی کیا اب تو بہرام وغیرہ لینا لینا کہکے دوڑ پڑے بادشاہ مجاہد نے دیکھا خورشید روشن تن نے کل فوج کو اشارہ کر دیا لقا بھی آمادہ ہو رہا تھا تمام سنجانی باختریون کو حکم دیا کہ سب ملکر مسلمانون کو مار لو تمام اہالیان باختر و سنجان و ساکنان قلعہ خورشید نگار فوجین بیشمار لینا لینا کہکے جا پڑے ادھر سے بھی غازیان دیندار و مجاہدان تہور شعار برابر اے مدد اسد و کرب پہونچے مشکل زیادہ یہ ہے کفارون کو تو اسد و کرب نے زیر تیغ رکھ لیا مگر فرزندان صاحبقران سرداران نوجوان مثل چوگان بن حمزہ و شیر افگن و اسفندیار شاہ گیلانی و بہرام و جمہور وغیرہ برابر کے صف شکن قدیم تیغ زن جو آپڑے چار چار سردار ایک سے لڑے اسد کو چوگان بن حمزہ نے ہاتھ مارا اسد نے ایک کا وار رد کیا تھا کہ بہرام نے پشت سے ہاتھ مار دیا اسد نامدار زخمی ہوا کرب نے جو دور سے دیکھا

کہ اسد کو چند سرداروں نے گھیرا ہے چار طرف سے تلواریں پڑ رہی ہیں وہ شیر خستم ہمہ تن چشم ہوا ہے جسم تمام تیروں سے چھنا ہوا ہے سب کو جواب دے رہا ہے قزاق اسد نامدار اٹھارہ امیر زادے مثل ابراہیم بن مالک وعلقمہ بن جمہور وعاوان بن عادی وقبیل بن مقبل وغیرہ جان اپنی دے رہے ہیں سنان نیزہ سے سینے ملادیے دم شمشیر پر گلے رکھے موت کے مزے چکھے مجمع سرداران سے لڑ بھڑ کے اسد کو نکالا اسقدر یہ شیر زخمی ہوا قریب تھا گھوڑے سے گرے قزاقوں نے گود میں اٹھالیا ہوادار پر سوار کیا لڑتے ہوئے نکلے کرب نامدار پشت پر انکی سب سردار مثل فتاح پلنگینہ پوش وملک ثریا زنگی وفاخر تاجدار وغیرہ شیرانہ نہنگانہ جنگ میں معروف اسد کو جو اس حال پُر ملال میں دیکھا صفوں میں گھس پڑے کرب نامدار بھی مع ان سرداران عالی وقار کے انتہا کے زخمی ہوئے مقبل وفادار معہ بارہ ہزار تیر اندازوں کے اس بلوۂ عظیم کو دیکھکر ایک گوشے سے تیر اندازی کر رہا ہے ہزاروں کو زخمی کرکے گرادیا ہے بدیع الزمان کی نگاہ پڑے کہ اس گوشے سے تیر آرہے ہیں ہزارہا خطا شعار گھوڑوں سے گرکے واصل جہنم ہوئے پرے کے پرے درہم وبرہم ہوئے یہ تو لشکر اسلام کے راز دار ہیں جمہور سے اشارہ کیا جاکر تیر اندازوں کو روکو بڑھ کر مقبل کو ٹوکو لندھور وجمہور تیر اندازوں پر جا پڑے مقبل کو لندھور نے زخمی کیا چاہا سر کاٹ لوں بادشاہ لشکر اسلام کوشش کر رہے ہیں لشکر لقا پر جاکے گرے تھے ضیغم وزنکال کو زخمی کیا تھا قصد ہوا تھا کہ لقا پر جا پڑوں کہ فریاد کی آواز آئی دیکھا مقبل کو لندھور قتل کیا چاہتا ہے مگر مقبل وفادار غلام صاحبقران عالی وقار سینہ سپر کیے ہوئے لندھور ایسے سردار سے معروف جنگ ہے سر زخمی ہوا نشانہ نشانہ ہو گیا ہے چاہتا ہے لڑ بھڑ کے جان دوں دو قدم میدان سے نہ ہٹاؤں بادشاہ کو انتہا کا ناگوار ہوا نعرہ کرکے لندھور پر جا پڑے فرمایا او بندی بے دولت یہ بیچارہ تیرے مقابلے کے لائق ہے ہم سے آنکھ چار کر لندھور نے پلٹ کر بادشاہ پر ہاتھ مارا بادشاہ نے وار لندھور کا سپر پر گانٹھا نعرہ تکبیر کرکے تیغ نقام کا وار کیا لندھور نے سپر کو اٹھایا تیغ نقام نے سپر کے دو ٹکڑے کیے پھر سر لندھور سراسر زخمی ہوا فرہاد خان یک فرزی دار شیوں پر بزاد پسران لندھور نے جو باپ کو زخمی دیکھا یہ خورشید روشن تن کو سجدہ کر چکے ہیں بادشاہ دونوں جا پڑے ایک جانب سے عادل شیر دل وفاضل شیر دل وپہلوان اورنگ وپہلوان گورنگ بڑھے ان سب نے بادشاہ عالی وقار والا اقتدار کو زخمی کیا جب

خورشید روشن تن ترغیب دیکر آواز دیتا ہی ای بندگان خاص الخاص کوئی مسلمان زندہ نہ بچے
اسکی آواز سے جوش وخروش سرداروں کا بڑھ جاتا ہے گویا اسکی آواز کے عاشق ہین چالاک نے
جو دیکھا ایک ایک سردار پر دس دس ملازمان خورشید آپڑے خون کے دریا بہ گئے بادشاہ انتہا کے زخمی
ہوئے مگر اب قدم نہیں جمتا اپنے عیاروں کو ساتھ لیکر صفون مین گھسے حقہ ہائے آتشبازی وا کئی
بادشاہ کو گھوڑے سے اُتار لیا ہوادار پر سوار کیا جن سرداروں کو انتہا کا زخمی پایا اُن کو اُٹھا یا تعجیل
محافون مین ناموس کو سوار کیا بارگاہین خزانہ اُٹھ سکا کفار لوٹنے لگے اب تمام عیاران نامی سرداران
زخمدار کو لیے ہوئے چاہتے ہین نکل جائین فوج لقا و لشکر خورشید روشن تن گھیرا ڈالے
ہوئے ہین چاہتے ہین انکو نکلنے نہ دین بختیارک یہی غل مچا رہا ہے اے باختریو ایسا روز سعید
پھر ممکن نہ ہوگا دشمنون کو گھیر کر مار لو اگر یہ سب زخمی ہوکر نکل جائینگے جانباز وسرفروش ہین پھر آکر لڑینگے
تمام باختری آج بڑی جرأت کر رہے ہین جھپٹ جھپٹ کے روکتے ہین خورشید روشن تن کچھ
ہاتھ بھی ہلاتا جاتا ہے مخفی جو ساحر ساتھ ہین وہ سحر بھی کر رہے ہین ہاتھ ہلانے سے خورشید کے علامتین
سحر کی ظاہر ہوتی ہین کبھی زمین سے غبار بلند ہوا جوانان شیر دل کے دلون پر غبار غم والم کسی طرح
پانون نہیں جمتے کبھی ہوائے گرم چلتی ہی کہ منہ جھلسنے جاتے ہین یہ شعبدہ باز مخفی سحر بھی کر رہا ہی عبد الجبار
حلبی و عبد القہار حلبی و نعمان بن منظر و منظر شاہ یمنی و پیر فرخاری وغیرہ بوڑھے شیر کہ جنکا
لڑنا صاحبقران کبھی گوارا نہ کرتے تھے وہ سب کمرہمت چست باندھے ہوئے زخم کھا رہے ہین بادشاہ
کو بچا رہے ہین بار فوج نہیں رکتا دس بیس قدم ہٹتے ہین جہان کفار نے نعرہ کیا غیرت دامن پکڑتی ہے
پلٹ پڑتے ہین اسی طرح لشکر صاحبقران شکست خوردہ حیران وپریشان پڑا و چھوٹا ناموس
صاحبقرانی کو بھی محافون مین سوار کرلیا ہی چاہتے ہین ہم لڑین مرین کوئی کنیز بھی نہ رہ جای بڑی
حقارت ہی اگر شاید زندہ رہے تو صاحبقران کو کیا منہ دکھائینگے ایسی شکست فاش کبھی لشکر اسلام پر
نہوئی تھی اپنے ہی ساتھ والون سے لڑائی پڑی ہی اسوجہ سے قدم نہیں رکتے بدیع الزمان و بہرام
و نور الدہر و لندھور و جمہور وغیرہ بجانبازی مصروف جنگ ہین خورشید روشن تن ذرا سے
سحر کیئے اپنے بیگانے ہوگیے پانچ کوس کے گرد مین برق شمشیر چمک رہی ہے دریائے خون کی طغیانی نرخ
جان ارزان و لال اجل در کار ملک الموت بیکار گئی لاکھ کا کھیت پڑا جہانتک نگاہ کام کرتی ہے

لاشہ ہاے جوانان صف شکن پڑے ہین فوج خورشید کی کثرت سحر و ساحری کی جو وحت بادشاہ ہر مرتبہ اپنے کو ہوادار سے گرا دیتے ہین فرماتے ہین ای چالاک مین کھیت سے قدم نہ ہٹاؤنگا بر ای خدا تم ناموس کو لیکر نکل جاؤ مجھکو اسی مقام پر چھوڑ دو دیکھو تو غازیان دیندار و مجاہدان تہور شعار کس لطف سے لڑے جہان ہمارے ایک جوان کا لاشہ ہے گرد اُسکے دس لاشے پڑے ہین میرا بھی لاشہ ان سب کے بیچ مین ہو دیکھنے والے کہین کہ بادشاہ نے اپنے رفیقون کا ساتھ نہین چھوڑا چالاک رو رو کر عرض کرتا ہون حضور سحر نے سب کے قدم اُٹھا دیے ظاہر مین وہ ملعون سحر نہین کرتا باطن مین شعبدہ حیلہ سازی سے باز نہین آتا کیونکر انکو چھوڑکر چلے جائین سب تاجدار بادشاہ کو لیکر ٹھہر گئے بیکسی پر بادشاہ کی کلیجے پھٹے سب نے تاج سرون سے اُتارے بلک کے دعا کی **نظم**

توان رفیع مکانے کہ ساکنان فلک ۔ بر آستان تو دارند میل دربانی
چہ احتیاج بہ پیش تو راز دل گفتن ۔ کہ حال خستہ دلان تو خوب میدانی
دگیر اشاہا ز کریمی و رحیمی و غفور ۔ دست ما گیر کہ درماندہ بے بال و پریم

مصیبت انتہا پر پہونچی تھی بیقرار ہوکر جو سب نے ہاتھ اُٹھاے بخضوع و خشوع دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا دیکھا سب نے کہ صحرا سے گرد اُڑی پھر پھرے علمہاے زرنگاری کے کھلے ہوے نوبت نقارے کی بھی آواز آئی لکھا ہے کچھ ابر سرخ و سفید بھی نمایان ہوئے سب اُسی جانب دیکھنے لگے دیکھا ایک جانب آفتاب عربستان زلزلہ قاف ثانی سلیمان **امیر حمزہ صاحبقران** دوسری طرف سے ملکہ **اختر جادو** بادشاہ طلسم **اختریہ** زخمدار بیقرار خستہ و شکستہ تاج و تخت نزار دبھاگی ہوئی چلی آتی ہے وہین سے آواز دیتی ہے یا خداوند **خورشید روشن تن** غضب ہوا طلسم **اختریہ** کا ستارہ گردش مین آیا طلسم فتح ہوگیا کل مرحلہ جات شکستہ ہوے بربادی کے بند و بست ہوئے **شاہور رموز دان** بھی مارا گیا **اختر** کو دیکھکر **خورشید** کا چہرہ زرد ہوگیا چاہتا تھا کہ کچھ کہے **اختر** نے چاہا بھاگ کر قریب تخت خداوند جاؤن کہ **صاحبقران** نعرہ کرکے مرکب سے کود پڑے **اختر** نے ترسول مارا امیر نے کلائی پکڑکے ایک جھٹکا مارا **اختر** منہ کے بھل زمین پر گری چاہتی تھی سحر کرکے تڑپون نکل جاؤن لوح طلسمی کا جو عکس پڑا زبان بند دل دردمند **امیر** نے غصے مین مثل کرپاس کہنہ **اختر** کو چیر کر پھینکدیا تمام میدان تاریک ہوگیا صدائین مہیب آنے لگین بعد عرصہ دراز صدا آئی کشتی مرا نام من **اختر جادو** بود اب جو سپیدہ انہین روشنی ہوئی **صاحبقران** نے اپنے لشکر کو اس حال خراب مین دیکھا محافون مین

ناموس فریاد کر رہی ہین بادشاہ انتہا کے زخمدار دریاے خون جاری ہے زمین کانپ رہی ہے گلشن ابر آہی
پر خزان تمام اہالیان لشکر خیران و پریشان فوج کفار کے ریلے تیغ عقرب کھینچ کے پشت اشقر پر سوار ہوتے
غصے مین کفار پر جا پڑے ایک طرف سے ایرج نوجوان و قاسم عالیشان کا نعرہ ہوا ایک
جانب سے شہنشاہ کوکب روشنضمیر مرکب مشکین پر بند پر سوار پشت پر ساحران نامدار ایک
جانب طاؤس زرین بال پہ ساحرہ خوشخو ملکہ برہمن کج ابرو اب جو کوکب نے سحر کیا آگ برسی
لاکھون ناری جل گئیے گر صاحبقران نے لندھور و نورالدہر وغیرہ کو جو گرم جنگ دیکھا اپنے
جملہ سردار اُسی جانب پاے صاحبقران کو بھی دیکھکر خائف نہوے خورشید نے جو گرما یا سب بلوا
کر کے طرف صاحبقران کے بھی چلے امیر نے اسم اعظم بھی آواز بلند پڑھا اُن سردارون پر لوح کا
بھی عکس ڈالا اُنکے حرکات و سکنات مین فرق نہ آیا غصے مین صاحبقران نے دو چار کو زخمی کو بھی
کیا برہمن کج ابرو جھپٹ کر قریب صاحبقران آئی عرض کی اے شہریاران بیچارون پر غصہ
نہ کیجیے یہ اپنے ہوش مین نہین ہین جبتک خورشید روشن تن زندہ ہے بھائی کو بھائی باپ کو بیٹا قتل
کریگا وہ موتی اب مین خورشید پر مارتی ہون ورنہ یہ سب بیچارے لڑ بھڑ کر جان دینگے یہ کہکر ملکہ برہمن
ایک بلندی پر آئی ڈبیا سے اُس موتی کو نکالا خورشید کی جو نگاہ اُس مرواریدبے بہا پر پڑی مثل بید
کانپا سمجھا اب قضا آئی ہوش و ہواس باختہ ہوے برہمن نے پکار کر آواز دی او شعبدہ باز قدرت
کارساز کو دیکھا بہت دنون خدائی کی اب حق و ناحق ظاہر ہوا اپنی بداعمالی سے ماہر ہوا بہتر یہ ہے
کہ سرداران صاحبقران پر سے سحر اُتارے امیر کی قدمبوسی کرو رئیس جلیل ہین خطا معاف کر دینگے
دامن مدعا گل آرزو سے بھر دینگے اب ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہو کہ ہاتھ مین ملکہ برہمن کے وہ
مروارید بے بہا ہے پیشتر تحریر کر چکا ہون کہ عیار عاقل و کامل مہتر شاپور شیر دل بصورت فرامرز
عاد مغربی پایہ تخت خورشید روشن تن سے لپٹا کھڑا ہے برہمن کج ابرو نے بموجب ارشاد
صاحبقران جو کلمات کہے خورشید نے جواب دیا اے ملکہ برہمن ٹھہر جا ابھی مروارید ادھر نہ پھینکنا
مین کچھ شرطین کہونگا اگر صاحبقران قبول کرینگے تو جواب باصواب دیا جائیگا ہا بدولت کسی بات
مین عاجز نہین ہین اب بھی لشکر کو پامال کر سکتے ہین جن سردارون نے ہا بدولت کی طاعت کی ہے
یہ ہمیشہ اسی مذہب مین رہینگے چشم انصاف کھول کے دیکھ چکے ہین باعث یہ ہے کہ صاحبقران

زمان نے برہمن کج ابرو کو سمجھا دیا تھا کہ ہمارے مذہب مین ہدایت کرنے کا طریقہ ہے کوئی حجت نہ باقی رہے یہ کوچہ جادو ہی کلام بزرگان دین بخوبی مجھے یاد ہے اسوجہ سے برہمن بخوف ارشاد امیر خورشید کو سمجھا رہی ہے موتی ہاتھ پر رکھکر خورشید کو دکھایا اور بفصاحت و بلاغت سمجھایا خورشید راہ پر نہ آیا وہی جواب مہلات دیتا ہے کہتا ہے مین خود خداوند ہون کسکو سجدہ کرون یہ فیصلہ ممکن ہے کہ میری سرحد سے صاحبقران چلے جائین سردار انکے ساتھ کرونگا میری اقلیم پر دست انداز نہون میرے مذہب سے تعرض نہ کرین دام کلام مین خورشید روشن تن نے ملکہ برہمن کج ابرو کو پھنسایا ہے باتون کو طول دیتا ہے کبھی ہان کبھی نہین لڑائی سے سب رک گئے ہین ان باتون کو گوش ہوش سن رہے ہین برہمن نے وہ گوہر بے بہا اچھالا آسمان اور تند تونانے گا دیکھ خدائی کا حال کھلا جاتا ہے جیسے ہی برہمن نے مروارید اچھالا آسمان سے ایک عقاب پیدا ہوا اُس مروارید کو منقار مین دبایا صورت تبدیل ہونی سب نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام موتی ہاتھ مین لیے ہوئے یہ کہکے بھاگا کہ منم عقاب جادو دیکھ ادبر ہمن اس طول سے یہ مراد تھی اپنے خداوند کو بچایا موتی لے لیا تڑپ سکے وہ جادوگر برابر خورشید کے پہونچا اُسوقت ایک غریو لشکر مین بلند ہوا کہ دیکھو یارو کیا غضب ہوگیا برہمن کے ہوش اُڑگئے کہ مین نے یہ کیا حرکت کی صاحبقران زمان تیغ عقرب کھینچکر بڑھے کوکب نے اُس ساحر پر گولہ مارا وہ ساحر یعنے عقاب جادو قریب تخت خورشید جا کر گرا تھا کوکب کا گولہ جو اُسکے قریب آیا اُسی موتی کو اُسنے چمکا دیا گولہ تو کوکب کا باطل ہوا کسی قدر تاریکی ہوگئی یہ تاثیر سحر کوکب تھی مکرر عرض کرچکا ہون کہ مہتر شاپور شیر دل بشکل فرامرز عماد مغربی پایہ تخت خورشید سے لپٹا کھڑا ہے جیسے ہی عقاب برابر تخت کی گرا اندھیرا بھی کسی قدر سحر کوکب سے ہوا عقاب نے ہاتھ بڑھایا کہ موتی خورشید کو دون شاپور نے بچستی و چالاکی چودہ حلقے کمند کے عقاب پر مارے یہ ارے کہکے پلٹا شاپور نے لپٹ کے کوکھ پر خنجر مارا عقاب کا شکم چاک قصہ پاک ہزارون جادوگر شاپور پر چلے شاپور نے وہ موتی اُٹھاتے ہی خورشید کی پیشانی پر کھینچ مارا جو تحریر پیشانی تھی پیش آئی خود مع سر کا سر پھٹ گیا آندھی سیاہ اُٹھی ہزار ہا مکان گرے اشیاے ساختہ سحر خورشید مٹنے لگے اندھیرا چھا گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی لندھور و نور الدہر وغیرہ جو سحر مین خورشید کے مبتلا تھے مرنے سے خورشید کے بیہوش ہو ہو کے زمین پر گرے بختیارک نے جو یہ معاملہ

دیکھا غل مچاتا تھا کہ ارے یارو یہ سرداران حمزہ جو بیہوش ہو کر گرے ہین انھین مار لو اب ہوشیار ہون گے قیامتین برپا کر دینگے ضیغم و زنخال وغیرہ مطیعان خورشید ساحر وغیرہ ساحر چلے کہ نور الدہر وغیرہ کو مارلین برہمن کج ابرو کہ اپنے فعل پر نادم تھی ان بیچارون کو بچانے لگے مثل پروانہ ایک ایک کے گرد پھرتی تھی آواز دیتی تھی یا صاحبقران زمان اپنے سردارون کو آکر بچایئے مرنے سے خورشید کے یہ سب بیہوش ہو گئے ہین قاسم و کرب و اسد تلوارین کھینچ کھینچکر چلے لاش پر لاش گرادی کسی سردار کو قتل نہین ہونے دیا پہلے سب کی شہزادہ بدیع الزمان کو ہوش آیا اپنے کو اس حال پر ملال مین پایا بازوون پر بت بندھے ہین گلے مین تصویر خورشید روشن تن کی پڑی ہر گھبرا کر فرمایا ہم کس حال مین ہین پہلو سے آواز آئی قبلہ و کعبہ غلام بھی اسی حال مین ہر نور الدہر کا عیار شبرنگ ابن عمرو لڑتا بھڑتا وہان پہونچا پکار کر آواز دی ای شہریار آپنے خورشید روشن تن کو سجدہ کیا تھا اپنے بھائیون کو زخمی کیا صدہا سرداران صاحبقران پر دست انداز ہوے ہر چند کہ وہ شعبدہ باز مارا گیا واصل جہنم ہوا بائیس لاکھ فوج اسکی معروف جنگ ہر لقا نے قیامتین برپا کین اب اپنے کو سنبھالیئے یہ جو حال معصیت مآل ان شیرون نے سنا قصد ہوا کہ اپنے اپنے گلے کاٹ ڈالین ہوش جرأت مین تلوارین کھینچ کھینچکر لشکر خورشید پر جا پڑے لاکھون ساحران غدار سحر کر رہے تھے ایک قصر مین بہار و باغبان وغیرہ تھی مرنے سے خورشید کے رہا ہوے تحریر کر چکا ہون کہ یہ سب طائرون کے ہاتھ سے گرفتار ہوئے تھے اب جو ہوش آیا صدائے گیر و دار سنی ہزارہا نخل جل رہے ہین زمین سے شعلہ ہائے آتش نکل رہے ہین آندھیان سیاہ اٹھین پانی تالابون کا کھول رہا ہر مچھلیان ریتی پر تڑپتی ہین مرنے سے خورشید کے ہزارہا طائر زاغ و زغن زمین سے پیدا ہوے صدائے ہیہات و افسوس دے رہے ہین زمین سے بلند ہوے ہر دن سے سر پٹکتا ہائے خورشید روشن تن کی آواز ہی جلکر خاک ہوے بختیارک نے دیکھا بادشاہ لشکر اسلام لڑتے ہوئے طرف لقا کے آتے ہین لندھور و بدیع الزمان و نور الدہر و بہرام وغیرہ جو سحر خورشید مین تھے انھون نے پری کے پرے درہم و برہم کیے تھے سا کھے سے لڑتے کٹتے ہوئے چلے آتے ہین آج لقا کو پکڑ لو یہ بھیا جانے نپائے اسی کے ذات سے سارے فساد برپا ہوتے ہین ضیغم وغیرہ صدائے نعرہ دشت بنرد سن سنکے بھاگنے لگے ساحران خورشید جمع ہو کر جگر لڑے بہار و باغبان وغیرہ رہا

ہوتے ہی جو میدان مین آئے لشکر کفار پر آگ برساتے ہی جس غول پر جا گرے جلا کر خاک کیا مہابہ کے
گلدستے چلے آسمان سے پہول برسے ہزارہا دیوانے ہو گئے باغبان قدرت ذوالقوارین برساتین
دو صورتین اس مقام پر تحریر کرنا واجب ولازم ہے ایک کیفیت تو یہ ہی کہ لقا شکست کہا کے بہاگے
اگر منظور ہو کہ بعد طلسم ہوشربا صندلی نامہ تحریر کیا جائے یا بیان کرنا منظور ہو تو یہ صورت ہے کہ
لقا خورشید نگار پر گرفتار ہو جائے ساتھ والے اسکے بہاگ جاتے ہین لقا و یاقوت شاہ
و بختیارک و ضیغم و زنگال و فرامرز نابکار فرزند نوشیروان عالی وقار یہ چند کس گرفتار ہوتے
ہین بعد ختم جنگ صاحبقران بفتح و فیروزی داخل قلعہ خورشید نگار ہوئے خزانہ بیحساب دستیاب ہوا
بارگاہ حشامی اسوجہ سے استادہ ہوئی کہ کوکب روشنضمیر وغیرہ بہی حاضر دربار ہین دوسرے دن
امیر باتوقیر بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے ایک جلہ اور بہی گذارش کرنا واجب ولازم ہے اور ایرج
نوجوان ملکہ گیتی افروز دختر لقا دختر کلان مہر افروز فی الحال لشکر مین آئی ہوئی ہین لقا کے
گرفتار ہونے کی جو خبر سنی محبت سے باپ کی بیقرار ہو گئین ملکہ گیتی افروز نے ایرج نوجوان کو محل
مین بلایا کہا ای فرزند نانا تمہارے گرفتار ہوئے صاحبقران کی ساتھ بڑی بڑی برائیان کین ہم کس منہ
سے سفارش کرین لیکن تم پارۂ جگر صاحبقران ہو اگر ہو سکے تو ایک شب کیواسطے صاحبقران
سے عرض کر کے باپ کو ہمارے محل مین لاؤ ہم بہی سمجہائین شاید راہ مین خودسری سے باز آئین اپنے
کو خداوند نہ کہوائین معبود حقیقی کے قائل ہون پیدا کرنے والے پر مائل ہون اگر مسلمان ہو جائین
صاحبقران وعدہ کرتے ہین سلطنت ملک باختر بلا تکلف مرحمت فرمائینگے ای فرزند اس مقدمہ مین
کوشش کرنا واجب ولازم ہی ایرج نے کہا مین بسر و چشم عرض کرونگا یہ وعدہ کر کے ایرج محل سے
برآمد ہوئے یہان صبحکو صاحبقران نے لقا کو بارگاہ مین بلایا یہ تقدیرین کہاتا ہوا آیا ہرچند کہ
صاحبقران نے سمجہایا لقا نہ مانا تب صاحبقران ذوالخمار عادی جلاد لشکر کو حکم دیا جلد اسکا
سر کاٹ کے لاؤ بختیارک تو دہائی دے رہا ہی کہ حضور مین ہمیشہ سے مسلمان ہون لقا کے دادا
پر لعنت ہی لات و منات کی کیا حقیقت ہے ذوالخمار عادی لقا کو کشان کشان لیکر بیرون بارگاہ
آیا اسوقت لشکر مین اک غریو ہی کہ یارو یہ وہی لقا ہی کہ جسکی سال بہر کے بعد زیارت ہوتی تہی بہشت
و دوزخ بنائی تہی اٹھارہ سو ملک کا مالک تہا راہ کبر و غرور کا سالک تہا دیکہو آج مقام عبرت ہے

کس ذلت و رسوائی سے قتل ہوتا ہی چشم زدن مین فلک انقلاب دکھاتا ہی فلک وبال مٹ جاتا ہی فرد

مشو دل برین دیر ناپائدار | زسعدی ہمین یک سخن یاد دار | کوئی روتا ہی کوئی ہنستا ہی کوئی

لقا پر آوازے کستا ہی کہ کیون او مغرور اب تیری خدائی کہان گئی اب یہی بہتر ہی کہ خدا کو سجدہ کر امیر با توقیر خطا معاف کردینگے دامن مدعا گل آرزو سے بھر دینگے لقا کسی طرح نہین مانتا جسوقت ذوالخمار عادی نے تاج سر لقا سے اتارا لباس کو جسم سے دور کیا ہر شخص بیقرار و اشکبار تھا لقا اپنی ہی کہے جاتا ہے ابھی تقدیر کرکے سب کو غارت کردونگا قدرت کے قہر و غضب سے نہین ڈرتے قدرت نے اپنے کو قید کرادیا ابھی دریائے قہر خداوند جوش مین آئیگا آسمان کو حکم دون پھٹ پڑے زمین سب کو نگل جائے نخل صحرا اژدر سیہ رنگ بنکر سب کو کھاجائین زمین متزلزل و متحرک ہو قدرت کو اب بھی رحم آتا ہے اس بیہودہ باتون پر لقا کی سب ہنستے ہین کہتے ہین بیحیا بھگوڑا ملک باختر سے یہان تک بھاگ کے آیا سوا اسکے کہ کوئی معجزہ نہ دکھایا واہیات بکتا ہی اب آج زندہ نہ بچیگا سر اس خودسر کا شہر باختر تک جائیگا دہین اس بیحیا نے خدائی کی آخر بد انجام ہوا قریب تھا کہ ذوالخمار عادی لقا کو قتل کرے کہ نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان محل سے برآمد ہوے دربارگاہ سلیمانیہ پر ہنگامہ دیکھا شاپور شیر دل سے پوچھا کیا معرکہ ہی شاپور نے عرض کی کہ زمرد شاہ باختری نے نافرمانی صاحبقران کی کی حکم قتل ہوا صرف حکم ثانی کی دیر ہی ایرج نوجوان گھبرا گیا آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے اس مقام پہ آیا جہان ذوالخمار عادی لقا کو قتل کیا چاہتا ہی ذوالخمار سے کہا چند ساعت صبر چاہئین جاکر دادا جان سے کچھ عرض کرونگا ذوالخمار نے تامل کیا ایرج نوجوان اندر بارگاہ کے حاضر ہوا اسوقت دربار صاحبقران معمور ہی کل سرداران نامی و ساحران گرامی دربار دربار مین حاضر ہین ایرج آکر سامنے صاحبقران کے تسلیم کرکے خاموش کھڑے ہوئے صاحبقران نے بکشادہ پیشانی فرمایا ای نور نظر کچھ کہا چاہتے ہو کہو بیان کرو کل حاجتین تمھاری ہین بلکہ بدل و جان قبول ہین ایرج نے عرض کی کہ حضور مین لقا کی نیاز مند عرض پیرا ہے ایک شب کی مہلت لقا کو ملے ایالیان دست راست مسکراکے ایک نے کہا دیکھو بھی نواسے کے خون نے جوش مارا آخر نواسے کو نانا کا خیال آگیا بسبب رعب و داب صاحبقرانی کے ایرج کچھ بول نہ سکا نیچی نگاہ تھی طرف نور الدہر کے دیکھکر رہگیا اسوقت کہ طعن و تشنیع قاسم کو بھی ناگوار ہوے

محل کلام صاحبقران کے سامنے نہ تھا دلون مین ملال تھے صاحبقران نے فرمایا ای فرزند تم خوب
آگاہ ہو تیس برس مجھکو اسکے تعاقب مین گذرے لکھ در لکھ بندگان خدا اسکی بدعت سے بیزار گلشن جہان
ہوے اکثر یہ گرفتار ہوا مین نے اسکو رہا کر دیا اس مقام کی بھی تمنے بہتین دیکھین کہ خورشید
ایسا معین جو اسنے پایا اپنے آپ سے باہر ہو گیا کیا بدعت پر کمر باندھی خاتمہ مین لشکر کے کیا باقی تھا
اگر طلسم اختریہ فتح کرکے مین نہ آتا سب سردار شعبدہ گر مین گرفتار تھے بھائی نے بھائی کو قتل کیا باپ
کو بیٹے نے قتل کیا ان شیر دلن کی جرأت کا کون بار اٹھا سکتا تھا پروردگار نے مجھکو وقت پر پہونچایا
تم سب صاحبون نے ملکہ لقا کو گرفتار کیا ایسا نہو کہ میرے قبضے سے یہ نکل جاے پس شرط یہ ہے کہ اسکو
اسے سمجھانا اگر پروردگار کو سجدہ کرے زندہ رہے ورنہ سرکار کے دربار مین لانا ایرج نے پایہ تخت
شاہنشاہی کو بوسہ دیکر عہد واثق کیا کہ شب کو غلام اسے سامنے والدہ ماجدہ کی لیجائیگا وہ باپ کے
دیکھنے کی بہت مشتاق ہین اگر اسنے پروردگار کو بوحدانیت مانا مژدہ خوشخبری لیکر آؤنگا اگر نمانیگا
خود قتل کرونگا صاحبقران نے حکم دیا ایرج کو اختیار ہے ایرج نے آکر لقا کو طوق زنجیر سے رہا کیا اسکو
ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی اسمین ملکہ گیتی افروز وجہان افروز و مہر افروز و ملکہ گوہر ملک
وغیرہ جسقدر شہزادیان متعلقین لقا عقد مین شہزادگان والاقدر کے آئی ہین وہ سب اس بارگاہ مین داخل
ہوئین ایرج لقا کو لباس فاخرہ پہنا کے جیسے ہی اس بارگاہ مین لیکر آئے ملکہ گیتی افروز وجہان
افروز دختران لقا نے جو بعد مدت مدید اپنے باپ کو دیکھا دوڑ کر لپٹ گئین چیخین مار کر رونے لگین
کہا کیون اے والد نامدار آپ کو پروردگار نے ایرج ایسا نواسا عطا فرمایا کہ جو جہانگیر مشہور ہے خدائی
کرکے آپ نے کیا مزا پایا صاحبقران کے ساتھ کیا کیا انکے خدا نے انکو بچایا اب بھی انھون
نے یہ عنایت فرمائی کہ ایک شب کی مہلت دی براے خدا سرکشی سے باز آئیے پیدا کرنیوالے
کو پہچانئیے صاحبقران زمان کل باختر کی حکومت دینگے فرزندان صاحبقران آپکے تابعدار
رہینگے سب پر حکم احکام رہیگا جو کوئی حریف آپ پر لشکر کشی کریگا یہی سب شیر دلیر جانبازی کرینگے کسیکی
مجال نہوگی جو آپ سے آنکھ ملاے صاحبقران کا یہی قول ہے کہ اگر لقا مسلمان ہو تمام اقلیم ہاے
مفتوحہ کی سلطنت دیکر خانہ کعبہ مین جاوین آپکو سب طرح کا اختیار رہیگا دختران لقا نے جو اسطرح رو رو
سمجھایا ایرج نے بھی دلائل وحدانیت مین کلام کیا لقا بھی خوب - وہ بے اختیار پکار اٹھا مین نے

نوے ہزار برس پیشتر یہی تقدیر کی تھی کہ تو برگزیدگان قدرت کے سمجھانے سے مسلمان ہوجاویگا یا تو سب رو رہے تھے اس کلام مہمل کو سنکر بے اختیار ہنس پڑے ایرج نے کہا ای شہنشاہ زبان کو اپنی سنبھالیے تقدیر کرنا چھوڑیے لقا نے کہا اے فرزند یہ تو میرا روزمرہ ہو گیا اسوقت تمہارے سمجھانے سے زنگ کفر آئینہ دل سے دور ہوا قلب کو سرور ہوا کلمہ طیبہ تعلیم کرو مین صدق دل سے مسلمان ہوتا ہون شہزادہ ایرج نے خوشی خوشی بفصاحت و بلاغت کلمہ طیبہ تعلیم کیا لقا کلمہ پڑھکر بصدق مسلمان ہوا اگر یہ کہا کہ بختیارک نمک حبت ہی وہ خدمت مین میری رہیگا تو دل بہلے گا رات کو بڑی دھوم سے دعوت کی بوقت سحر خدمت صاحبقران مین آکر عرض کی پروردگار نے فضل کیا لقا نے کلمہ پڑھا یہ سنکر صاحبقران نہایت خوش ہوئے ایرج نے بمقدمہ بختیارک سفارش کی عمرو نے صاحبقران سے عرض کی اگر آپ چاہتے ہین کہ آیندہ کو فساد نہو بختیارک کو قتل کیجیے یہ شیطان لقا کو پھر بہکائیگا ایرج کو عمرو کا کہنا ناگوار ہوا کہا حضور بختیارک کی کیا حقیقت ہی وہ اب صدق دل سے مسلمان ہوے بختیارک کو بھی سمجھا دیا جائیگا وہ تو خود بھی کلمہ پڑھ چکا عمرو خاموش ہو رہا کہ ایرج کے خلاف ہوتا ہی اُستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہی کہ بختیارک و یاقوت شاہ و مصاحبان لقا جسقدر قید تھے سب رہا کیے گیے ایک بارگاہ الگ بلکہ بارگاہ گیتی نما واسطے لقا کے استادہ کرائی گئی کہ اسمین فی الحال لقا رہے صاحبقران نے فرمایا ملک باختر مین چلکر بڑی دھوم سے لقا کا جلوس کرونگا اسکو تخت پر بٹھا کر خود پایہ تخت کو کاندھا دونگا بڑی سعادت مجھکو حاصل ہوئی کہ لقا ایسا شخص میرے ہاتھ سے مسلمان ہوا ابھی تو مجھکو ایک مقدمہ اہم درپیش ہی طلسم ہوش ربا مین چلکر اسد و بدیع وغیرہ کی شادی کرنا منظور ہی ایرج کی شادی ساتھ ملکہ بران شمشیرزن کے و شادی مہ جبین دلالان ہمراہ اسد نامدار و شادی بدیع الزمان ہمراہ ملکہ تصویر دختر شہزادہ ان شہزادیون نے ساتھ میرے فرزندون کے بڑی بڑی جفائین اُٹھائین اس دھوم سے یہ شادیان ہونگی کہ تمام شاہان ہوش ربا وخراج گذاران طلسم نور افشان اس شادی مین شریک ہون بعد اسکے طرف ملک باختر کے چلنا ہوگا گز و سکہ نام پر شہنشاہ لقا کے جاری کرا کے مین خانہ کعبہ مین جاؤن خدمتگزاری جناب پیغمبر آخرالزمان مین مصروف ہون انھین کے تصدق سے انجام صاحبقرانی بتکلف تمام ہوا کل مشیران سلطنت و وزیران ابہت نے ارشاد فیض بنیاد صاحبقران کو بدل و جان قبول کیا امیر نے

پہلوان عادی کو بلا کر حکم دیا اٹالا بارگاہ کا طرف طلسم ہوش ربا کے چلے شہنشاہ لاچین کو یہ کہکے
رخصت کیا کہ آپ چلکر تیاری آب و آذوقہ کی کیجیے شادی ملکہ بہار کے ساتھ بادشاہ کی ہوگی مخمور کی
شادی ساتھ نورالدہر کے ان شہزادیون کو اپنے ساتھ لیتے جائیے ابھی جنگ خورشید مین ملکہ حیرت
ہاتھ سے کوکب کے قتل ہوئین ہنگامۂ مغلوبہ مین کسی کو خیال نہوا مرنے سے خورشید روشن تن کے
ہنگامہ قیامت برپا تھا بعد کئی دن کے لاشہ ملکہ حیرت جادو کا ملا اسی وجہ سے جنگ مین ذکر نہ آیا پس طرف
سے ملکہ بہار و مخمور کے اے شہنشاہ لاچین تمکو سامان کرنا پڑے گا لاچین نے قدمون کو بوسہ دیکر
کہا زہے سعادت کہ یہ شادی میرے ہاتھ سے انصرام پاے شہنشاہ لاچین خوشی خوشی مخمور و بہار و
ملکہ مہر جبین و لالان خونقبا و ملکہ ناہید دختر توسن و ملکہ تصویر دختر شرارہ و ملکہ مہرخ وغیرہ کو
اپنے ساتھ لیکر خوشی خوشی طرف طلسم ہوش ربا کے روانہ ہوا کوکب روشنضمیر یہ کہکر رخصت ہوا
کہ قلعہ مرصع مصار پر غلام جاتا ہے آپ کی کنیز ملکہ تران و مادر تران اسی مقام پر ہین وہین سے
غلام بھی سامان شادی کریگا پانچون عیار بچیان ملکہ صرصر و صبا رفتار وغیرہ لشکر مین قید تھین انھون نے
بھی صدق دل سے کلمہ پڑھا عمرو و قران و برق جانسوز و ضرغام کے ساتھ نسبتین پختہ ہوئین امیر
نے فرمایا شادی اسد مین یہ عقد بھی ہونگے جب کوکب و لاچین جاچکے ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام
رہے کہ لقا ابھی تک اسی طرح صاحبقران کے ساتھ ہے صاحبقران زمان نے سیف ذوالیدین
عالم لشکر کو حکم دیا ہے کہ لقا کو قواعد دین اسلام تعلیم کرین سیف بارگاہ لقا مین ہر شب کو آتے نماز وغیرہ
سکھاتے ہین صاحبقران کو منظور ہے کہ چند عرصے مین لقا قواعد اسلام سے بخوبی آگاہ ہو جاے اصول و
فروع بھی تعلیم ہون تب باختر مین جاکے اسکو تخت نشین کرون صاحبقران کو لقا کے مسلمان ہونے
کی بڑی خوشی ہے لکھا ہے کہ ملکہ برہمن کج ابرو و ماہ پرور دختر اختر جادو جنکا نشان دے چکا ہون
کہ خواجہ عمرو نے ماہ پرور کو زنبیل مین رکھ لیا تھا اب ماہ پرور کو بھی نکالا برہمن سے بھی سحر سے توبہ
کی صاحبقران نے ملکہ ماہ پرور و برہمن سے عقد کیا قلعہ خورشید نگار کی سلطنت بنام ملکہ ماہ پرور
مقرر ہوئی و ملکہ برہمن تنظم امورات سلطنت قرار پائین اس سے مہلت کرکے اٹالا بارگاہ سلیمانی کا
لدا بعز فریدونی و بحشمت جمشیدی شادان و فرحان طرف طلسم ہوشربا کے چلے یہان شہنشاہ
لاچین نے سامان شادی مہیا کیا ادھر شہنشاہ کوکب روشنضمیر بھی گوکش بر آوازہین کہ صاحبقران

باغ سیب میں پہونچیں تو بڑی دھوم سے مانجھا روانہ کرو۔ بس ان کا ذکر آیندہ سے تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان عشرت عنوان شادی اسد نامدار ہمراہ ملکہ مہ جبین گلعذار دختر افراسیاب و ملکہ لالان خونقبا دختر شہنشاہ داؤد مرحوم و مغفور و ملکہ ناہید ستمگین دختر شہنشاہ تاوس و شادی بادشاہ اسلام ہمراہ ملکہ بہار گلعذار و شادی مخمور ہمراہ شہزادہ نور الدہر و شادی ایرج نوجوان ہمراہ ملکہ تران شمشیر زن دختر کوکب صف شکن و عقد صرصر وغیرہ ہمراہ عیاران اسلام و تفرقہ صحبت بروز عقد خواجہ عمرو و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ مصنف قسمہ

پلا ساقیا جام صہبائے عیش
دکھائے فلک نے بڑے انقلاب
کبھی گنبد نور میں قید تھے
اندھیرے کے صدمے اٹھایا کئے
رہا مدتوں دور افراسیاب
عنایت سے اسکی ہوئی جنگ سر
مگر اب تو ناحق میں پیش ہے
رہیں خلق میں خانہ آبادیاں
گلستان عشرت بر و مند ہے
ہوا خار گلچین کو بید ادگر
چمن میں بھی شادی کی ہے دھوم دھام
جوانان گلزار کے ہیں نکھار
صبا آکے گلشن میں اترا گئی
اسد شیر دل ہوتے ہیں کتخدا
ہو بزم طرب جلد آراستہ
ہے دولہا اسد شیر دل صف شکن

کہ ہو میکدے میں بھی غنچہ نمائے عیش
ترے عشق میں ساقی مہ جبین
کہ صیاد و گلچین کے ہم صید تھے
کبھی جوش زن جنگ دریائے نیل
ہوا سرکشی سے وہ ظالم خراب
بس اب ساقیا عیش کا دور ہے
کہ شادی کا مضمون در پیش ہے
سما شادیوں کا جو تحریر ہو
روش کرتی ہے بلبل کو ملے
لکھو داستان مرصع رقم
صبا نے کیا فرش کا انتظام
سرسبز و قمری کے ہیں چہچہے
کہا بلبلوں نے بہار آگئی
مگر حال شادی کا تحریر ہو
عروسان مضمون ہو پیراستہ
ایرج اور تران والا حشم

رہے ہجر ساقی میں برسوں خراب
رہے سالہا سال اندوہگین
کبھی کوہ ظلمات میں بند تھے
ہوئی فتح دریا کی آخر سبیل
مگر شکر خلاق شمس و قمر
ہوئی منزل سخت دشوار طے
اسد شیر دل کی جو ہوں شادیاں
سخن کا مذا لطف تقریر ہو
نہال تمنا میں آیا ثمر
کہ سامان شادی کے ہوں گے بہم
زمین چمن ہے زمردنگار
طیوران گلزار کے قہقہے
یہ گاتی ہے بلبل بہ ناز و ادا
فرح بخش و دلچسپ تقریر ہو
دلہن مہ جبین حور وش ہمنشین
یہ معشوق عاشق بھی ہوں گے بہم

بہت ہجر کے رنج جھیلا کیے
شب رنج و غم کی سحر ہو گئی
اک جام مئے ہوش ربا دے ساقی
چھوٹی ہوئی پھر منہ سے لگا دے ساقی
دلکو ہوس شراب اس درجہ ہے
پھر مے کے مزے زبان لوٹے ساقی

سدا جان پر اپنی کھیلا کیے
الٰہی یہ آباد و شادان رہین
دیگر
اندوہ و الم جو بھلا دے ساقی
ساقی مے لالہ فام سے بھر ساغر
دیگر
یہ شیشہ پکارتا ہے ساغر ساغر
ہونٹون سے لگاوے تو وہ جام لبریز

خوشی دل کو بہ نظر ہو گئی
سدا عیش و عشرت کے سامان ہین
قند انڈیل جلد شیشے سے شراب
خالی ہون سبو پلا برابر ساغر
لا بادہ ناب توبہ ٹوٹے ساقی
ہر چند جدا کرون نہ چھوٹے ساقی

نغمہ سنجان شاخسار بوستان عشرت و شادی و آراستہ کنندگان حجلۂ عروسی و دامادی حالات مسرت آیات کتخدائی اسد و مہ جبین و تران و ایرج وغیرہ کلک جواہر سلک سے یون زیب قرطاس بیضا اساس فرماتے ہین

شعر
مرقع نگاران شیرین سخن
چنین دادہ ترتیب این انجمن

کہ صاحبقران زمان بعد قطع منازل و طے مراحل قریب باغ سیب پہونچے شہنشاہ لاچین نے اتنے عرصہ مین قصرہاے باغ سیب بصد رعنائی آراستہ کیے تھے کہ ہرکارے آکر حاضر ہوے ہاتھ اٹھا کر خوشی مین یہ دعا دی

نظم
خندہ زن باشد گل امید تو
عیش دائم ساقی محفل بباد
اوج گیر و مہر اقبالت شہا
تازہ باغ آرزوے دل بباد
آسمان شوکت و شان و شکوہ
ماہ چرخ دولتت کامل بباد
مطرب بزم ترا باشد طرب
تختگاہت اے قمر منزل بباد

اے شہنشاہ گیتی ستان مبارک ہو کہ صاحبقران زمان بعد شوکت و شان آپہونچے لاچین و بلقیس ثانی مع اٹھارہ سو تاجداران جلیل براے استقبال صاحبقران زمان آئے بڑی دھوم سے صاحبقران کا باغ سیب عیش گاہ افراسیاب مین داخلہ ہوا بروقت قتل افراسیاب باغ سیب لٹ گیا تھا شہنشاہ لاچین نے بڑے تکلف سے اس باغ کو پھر آراستہ و پیراستہ کیا بارگاہ سلیمانی وسط باغ مذکور کو مین استادہ ہوئی ملکہ بلقیس ثانی نے براے ملکہ مہ جبین و بہار و مخمور و لالان خونقبا و ملکہ ناہید بہ تکلف تمام حجلۂ عروسی آراستہ کیا تین جوڑے زعفرانی کشتی جواہر نگار مین ہمراہ شہزادیان ماہ رخسار کے روانہ کیے صاحبقران بارگاہ مین انتظار کر رہے ہے بادشاہ جمجاہ سریر جہانبانی پر ہین کہ خبر پہونچی ملکہ بلقیس ثانی تین جوڑے زعفرانی لیکر آتی ہین اک محل خاص براے ناموس شہنشاہی ترتیب دیا گیا ہے مادر بادشاہ جمجاہ ملکہ ماہ مغربی دختر سکندر

بن ہمیکلان و برادر نور الدہر بن بدیع الزمان ملکہ گوہر ملک دختر بلند اختر گنجاب و مادر اسد نامدار ملکہ زبیدۂ شیر گیر دختر صاحبقران علیجناب پشت پر سائے سترہزار مصاحبان زعفران پوش بصد جوش و خروش انتظار ملکہ بلقیس مین صحن محفل مین استادہ ہین کہ ملکہ بلقیس مع کنیزون کے داخل محل ہوئین سمدھنوان مین چھڑیان اور زعفرانی رنگ کی پچکاریان چلنے لگین ڈومنیون نے یہ اشعار بصد ناز و ادا

شروع کیے اشعار	ہمیشہ ہون یہی بزم طرب خیز	نظر آئین یہی سامان عشرت
یونہین رقص و غنا آٹھون پہر ہو	یونہین برپا رہے بزم مسرت	یونہین جلسون مین روز و شب بسر ہون
انھین جھلون مین گذرے عہد دولت	رہے آفاق مین تا چرخ ہفتم	بلند آوازۂ جود و سخاوت
یونہین بٹتا رہے دریاے انعام	رواں یونہین رہے کشتی خلعت	ہرا ہوا بادشاہ جمجاہ نور الدہر

و اسد نامدار کو محل مین بلاؤ تینون شاہزادگان رفیع القدر چہرے آسمان جاہ و جلال کے بر محل مین برمحل تشریف لائے چوکیان یاقوت نگار مرصع کار بچھائی گئین تینون شیر افگن چوکیون پر آکر جلوہ فرما ہوئے اول بادشاہ کو بہ تقریب بہار گلعذار زعفرانی جوڑا پہنایا بعدہ نور الدہر کو بہ نسبت مخمور شرخ چشم و اسد نامدار کو بہ عروسی ملکہ مہ جبین خوش سیر کنگنے ہاتھون مین مثل ستارہ سحری تین لاکھ جوڑا زعفرانی اسی وقت تقسیم ہوا جہانتک نگاہ کام کرتی تھی چمنستان زعفران زار بصد کیفیت و بہار آراستہ تھے صداے مبارک و سلامت بلند ملکہ بلقیس کو ملکہ ماہ مغربی نے بہت بھاری خلعت مرحمت فرمایا دھرا ہیان لاچین کو بارگاہ سلیمانی مین خلعت ہاے فاخرہ ملے غنچہ ہاے آرزو کھلے اب درمیان مین کیفیت حنابندی و رسم ساچق بصد تکلف جانبین سے قرار پائی تیاری برات صاحبقران کی طرف سے ہونے لگی بادشاہ اسلام کو تخت سلیمانی پر سوار کیا فیل میمونہ مبارک پہ اسد نامدار کو دوسرا مست کجل ہاتھی پہ نور الدہر بن بدیع الزمان مرکب ملے باد رفتار پر جملہ سردار نامدار و فرزندان عالی وقار گلنار جوڑے زیب جسم باغ لالہ زار کھلا ہوا اس دھوم سے سواری مثل باد بہاری طرف دولت سرائے لاچین کے چلی یہان لاچین در قلعہ ہوش ربا پر کئی بارگاہین استادہ کرائی ہین باغ رواں بصد شوکت و شان کئی منزل تک آراستہ و پیراستہ ہین نرگس شہلا کی دیدہ بازی بے سنبل کی گیسو بنا کر جعلسازی سوسن نے لبون پر مستی کی دھڑی جمائی سرو گلزار برای تماشا دولہے کی ہوس ہوئی برگ ہاے نخل سے ثابت و سیارگان کا سمان

ہر شاخ مثل کہکشان اشعار
ہر ایک گل مین کیفیت اک گلستان کی
زمین کے بر مین ہے پیراہن زمرد گون
زمین پہ جھڑتے ہین شمس و قمر سے نور کے پھول
ابھارہا ہے دل خضر سبزہ ہامون
صدائے شکر ہے ہر برگ کی زبان سے بلند
وفور سبزہ و ریحان سے بوستان ممنون
وہ جوش موسم گل ہے کہ بنتی ہین گلگون
گلو نکو باغ مین سرو آسا ہوے گلگو جبون
یہ قرب لالہ و سوسن سے صاف ظاہر ہے

بہار پر ہین عجائب نگار کن فیکون
ہر ایک مرغ ہے طاؤس وار بوقلمون
گل شگفتۂ نسرین ہے صبح روشن رو
چراغ دار گل افشان ہین انجم گردون
حباب ہین کہ گل نسترن شگفتہ ہین
براے سجدہ ہر اک شاخ سر رکھے ہے نگون
جگہ چمن مین نہ بازار گل فروشون مین
زمین پہ جسم حنا دل ہے گر کے قطرۂ خون
نسیم غنچہ جو لیلی صفت ہے پردہ نشین
اگری ہے موج خزان پہ بہار گل شبخون

شگفتہ ہین چمن صنع صانع بیچون
فلک ہے جسم مین فیروزنی قبا پہنے
بہار تختۂ سوسن ہے شام تیرہ درون
پسند خاطر رضوان ہے لالہ کو ہے
برنگ تختۂ گلشن ہے دامن جیحون
شجر ہین بار کش منت گل و اشجار
شگفتگی گل و غنچہ ہے یہ حد سے فزون
یہ جیب پھاڑتے ہین بھاندتی ہے وہ دیوار
تو عندلیب ہے خود رفتہ صورت مجنون
عجب نہین ہے زبان کھولدی جو طائر رنگ

ارادہ طوطی سبزہ کا ہے چہک اٹھو تن

اُس باغ جنت نشان مین اگر برات اُتری ہزار ہا قلعہ آتش بازی کا دنا دنا بازی بجا کے چند عرصے مین آگ برسی صبا سے عنبر بیز نے آگ کا بھی دل ٹھنڈا کیا عندلیبان خوش نوا مصروف زمزمہ سرائی گلچین و باغبان مین لڑائی سوسن صد زبان بہار پیرائے انسل کی صفت مین تر زبان صبا نشۂ محبت سے لڑکھڑاتی ہے مینائے شجر سے سر ٹکراتی ہے ہر ایک گل کا کٹورہ شراب شبنم سے معمور کیفیت انتظار مین پر سر دربارگاہ آسمان جاہ مین ہلڑ ہوا قاضی صاحب کو بلاؤ ہلڑ سے بیٹھے خواجہ بزرجمہر کے عمامہ وغیرہ باندھ کے اس امید پر بیٹھے ہین کہ عقد پڑھنے کو ہم بلائے جائین گے آج انعام و اکرام اسقدر پائینگے کہ دولت دنیا سے نہال ہوجائین گے ناگاہ ایک خدمت گار قبول صورت جوڑا گلنار پہنے ہوے دوڑا ہوا آیا عرض کی حکیم صاحب جلد چلیے بادشاہ و اسد و نور الدہر کا چل کے عقد پڑھیے حکیم صاحب کھڑے ہوگئے اور بڑھنے لگے خدمتگار نے کہا آج روز شادی ہے آپ کا منھ سفید ہے ایسی کیا بعید ہے صاحبقران کے خلاف ہوگا میرے ہاتھ سے گلوری کھائیے حکیم صاحب نے منھ کھول دیا خدمتگار نے گلوری کھلائی کہا اب چلیے حکیم صاحب نے گھبرا کر کہا مجھے تو پاخانے کی ضرورت ہے خدمتگار نے کہا سبحان اللہ بر وقت شکار کتیا ہگاسی جائیے تشریف لیجائیے پاے خانہ پھر آئیے دیر ہوتی ہے حکیم صاحب اندر گئے خدمت گار سمجھ گیا اب یہ بعد گئی

دن کے مہلت پائین کے دروازے کی زنجیر چڑھا دی یہ خواجہ عمرو ہین حکیم صاحب کو گلوری مین لال گونڈے دیے مطمئن ہوگیے کہ اب وہ تشریف نہ لائینگے رنگ روغن عیاری کا نکالا خواجہ بزرگ امید کی شکل بنکر بڑے دانون کا کنٹھا ہاتھ مین کھٹ کھٹ کرتے ہوے چلے راہ مین چوبدار ملے کہا حکیم صاحب جلد چلیے برائے عقد دیر ہوتی ہے خواجہ آکر بارگاہ مین پونچے اول عقد بادشاہ جمجاہ پڑھا لڑاکر لاکھون روپیہ لیے جب وقت عقد نور الدہر آیا بدیع الزمان کا دامن پکڑا بدیع الزمان نے بھی بہت کچھ دیا تقریب شادی ملکہ مہ جبین مین ملکہ لالان خونقبا و ملکہ ناہید سے بھی اسد کا عقد ہوا جو جو معشوقین اسد غازی کی اس طلسم مین قرار پائین ملکہ خورشید روشن جمال و مختر بلند اختر حکیم روشن رائے حکیم نے بہت ترقی چاہی شروط لکھائے صاحب قرآن نے انکا اعزاز و اکرام دیکھکر سب کچھ منظور کیا خواجہ تو عقد پڑھکے کشتیان جواہرات کی لیکر چلے گئے اب شہنشاہ لاچین نے جہیز بے شمار ہمراہ کیا کہ ملکہ مخمور و بہار کی دل شکنی نہو ایک طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ اسرار جادو وہان ملکہ مخمور کی اس شادی مین شریک ہوئی گئی ملک جہیز مین دیے بہار و مہ جبین کی طرف سے لاچین و بلقیس نے سب طرح کا انتظام کیا اس برات مین شاہان طلسم نور افشان بھی شریک رہے ملکہ زبیدہ شیر گیر ملکہ مہ جبین الماس پوش کو لے محافے مین سوار ہوئین اس شوکت و شان سے برات واپس ہوئی شہدے غل مچاتے ہوے یہ عرب لاکھون روپیہ کا مال لے چلے ابھی تو اس طرح برات طلسم نور افشان مین جائیگی لاکھون روپئیے صاحبقران نے تقسیم فرمائے مگر شہدے کب مانتے ہین صاحبقران نے اشرفیون کے چھرّے جو پھینکے عمرو کے منھ مین پانی بھر آیا رنگ روغن عیاری کا نکالا شہدے کی شکل بنکر تیار رہوے ایک گاڑھے کی چادر دو کونے گلے مین باندھے اور دو ہاتھ مین لے کر آواز دی ارے پھینک مٹھا جو صاحبقران نے اشرفیون کا مٹھا پھینکا جست خواجہ نے کی سب شہدون سے دو گز بلند ہوکر اشرفیان لیلین زمین مین ایک نہ گرنے پائین شہدے بچارے منھ دیکھتے کے رہ گئے ایک شہدا پڑانا رومی دروازے کے نیچے کا رہنے والا اُسنے دوسرے تاکا ساتھ والون سے کہا یارو یہ وہ بلا تا نتیا آچکا ہم مین آکر بلا ہو ذرا اسکی خدمت لیکرو دیکھو کیسا جست و خیز کرتا ہے راتون کو دیوارین پھاندتا ہوگا شہدونکا دھوکا دینے آیا ہے کئی مرتبہ اشرفیان لٹین خواجہ نے جست کرکے روک لین شہدے

محروم رہے تیسری مرتبہ جو مٹھا اشرفیون کا چلا خواجہ نے جست کی ایک شہدے نے اُچک کر ٹانگ لی خواجہ نے اشرفیان مُنھ مین رکھ لین شہدے نے مُنھ مین اُنگلیان ڈالدین یقین تھا کہ کلے چیر ڈالے شہدے کی بدعت پر خواجہ گھبرا گئے شہدے نے کلے چیر کے اشرفیان لین پریشان ہو کر اس مجمع سے نکلے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے باچھون سے خون ٹپکتا ہوا قریب مرکب صاحبقران آئے صاحبقران نے پوچھا خیر تو ہے عمرو نے کہا اے آقاے نامدار مین گر پڑا مُنھ مین چوٹ لگی صاحبقران ہنسے فرمایا خواجہ یہ تمھین مناسب نہین مین نے دیکھا تھا تم شہدون مین ملے ہوے اشرفیان لوٹ رہے تھے تمھین کس بات کی کمی ہے عمرو نے کہا حمزہ تو میرا حال کیا جانے مجھ پر کیا گذرتی ہے قرض دارون نے میرا ان کیا خیال مین آیا کہ کچھ سود وغیرہ پہونچ جاے اصل کا پہونچنا تو دشوار ہے اس شادی مین بہت کچھ میرا صرف ہوا امیر با توقیر نے کئی توڑے اشرفیون کے دامن مین انڈیل دیئے خواجہ صاحبقران کو دعائین دینے لگے عرض کی آقا خدا تم کو سلامت رکھے اس مہینے کا سود ادا ہوا اُسی طرح پیچھے پیچھے بادشاہ عالی جاہ کو تاجداران جلیل گھیرے ہوے گرد اسد نامدار تمام سرداران طلسم ہوشربا دگر فورالدہر جن بدیع الزمان سرداران نوجوان ہنر پیشہ گلگان طہماس بن عقیل دیو پرور وصدران ماہ منظر و دراج در درگوش اشکاش کشیدہ رو وضرغاب غان و پنجن خان بحیرہ گلنار جوڑے پہنے ہوے عجب و زسعید بلکہ بہتر از روز عید لقا بھی اس برات مین تخت پر سوار ہمراہ ہے بختیارک یہ عیش و شادی دیکھکر جل رہا ہے دل سے کہتا ہے افسوس صد ہزار افسوس مسلمان کو یہ عیش و شادی ہماری بربادی کیونکر لقا کو لے نکلون عیش و فرحت مین خلل ڈالون آتش رشک سے جل رہا ہے اس دھوم سے شاہزادیون کو بیاہ کر لاے حجلہ عروسی مین عروسان ماہ رخسار کا داخلہ ہوا ملکہ مہ جبین و بہار و مخمور دُلھن بنی ہوئی جب محل مین داخل ہوئین صاحبقران زمان نے خواجہ سے فرمایا کہ مخمور و بہار سے جا کر پوچھو کہ تم نے کلمہ پڑھا مطیع اسلام ہوئین ہمارے مذہب مین پردہ نشی کا حکم ہے باہر نکلنا تمھارا ممکن نہوگا شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس نے بڑھکر عرض کی جس شب کو تقریب مانجھے کی ہوئی اُس شب کو یہ حقیر و ملکہ بہار و جملہ ساحران طلسم ہوشربا نے کلمہ طیبہ پڑھا ہم سب سحر سے تائب

ہوے یہ سنکر عمرو کو سناٹا آگیا کہا اے شہنشاہ لاچین یہ تمنے کیا کیا تمام دنیا اس طلسم کی دشمن شاہان
اقلیم بیان کی عملداری کے خواہان ہین تمھارا زمانہ پیرانہ سالی یہ خبر جو اڑے گی پہلوان گردن کش
خروج کرین گے کوکب و شمشیر نے کہا اے شہنشاہ عیاران شہنشاہ داؤد نے اس منزل سخت
وصعب کو سر سے طے کیا اپنی جان دی تو یہ شگفتنی کی وردصورت نگار کی یہ حقیقت تھی کہ شہنشاہ
داؤد پر غالب آتی وہ رہرو جادۂ وحدانیت و عاشق صادق رب اکبر و صبر و جبر جان دینے پر آمادہ
ہوا تو یہ شگفتنی کی بجرأت اپنی جان دی یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہو کہ ملکہ حیرت جادو کے
قتل کا ذکر مصنف نے بالتصریح نہین کیا مراد یہ ہے کہ جب خورشید روشن تن مارا گیا حیرت
جادو ساحرہ زبردست سے لڑ بھڑ کر نکل گئی محمل سلسلہ بند جو آیا تھا بھائی اسکا ملکہ حیرت
کو دم دے کر اڑا لایا تھا پس لاشہ وغیرہ بھی خورشید نگار پر نہین ملا یہ طرف پردہ ظلمات
کے روانہ ہو گئی ہے اب پردہ ظلمات مین رہتی ہے طلسم فتنہ نور افشان جو حقیر نے بعد ختم
طلسم ہوشربا تصنیف کیا ہے یہ نام بھی کسی کے گوش زد نہ ہوا ہوگا خلاصہ مضمون بلاغت مشحون اس
طلسم بے مثال کا التماس مصنف مین بخدمت ناظرین تحریر کرون گا پس عمرو نے یہی کلمہ کہا کہ اے شہنشاہ
لاچین زندگی مین حیرت کی تمنا ہے کیون توبہ کی وہ زوجہ افراسیاب ساحرۂ لاجواب
جس مقام پر ٹھہرے گی لاکھون ساحر اسکی شرکت کرین گے دعوی خون شوہر کرکے ضرور آئیگی
لاچین نے کہا وہ حافظ حقیقی مالک ہے آپ لوگ کل اہالیان لشکر صاحب قران ساحرون
کے ہاتھ سے کیونکر بچتے ہین اسقدر ساحر قتل کیئے کہ ساحر کش مشہور ہوے سواے تائید پروردگار کے
کیا ہے اسی طرح وہ حافظ حقیقی ہاتھ سے ساحرون کے بچائیگا اب تاویل نہ فرمائیے غلام توبہ کر چکا
تمام ساحر تائب ہوے صاحبقران نے فرمایا خواجہ جو راہ راست پر ہے اسکو گمراہ کرتے ہو لے
شہنشاہ تمنے خوب کیا جب تمپر کوئی خروج کرے گا تم فوراً ہم کو لکھنا فرزند ہمارے یا ہم خود آکر پہونچینگے
بہر نوع شب کو بادشاہ جیجاہ و نور الدہر والا قدر و اسد خوش سیر نے اپنی اپنی معشوقۂ پریچہرہ سے
گوہر مراد حاصل کیا بہار و مخمور و [illegible] حاملہ ہوئین کہ نام ان شیران دشت نبرد کے خلاصہ
فتنہ طلسم نور افشان مین گذارش کرونگا ان سب کے ذکر طلسم مذکور مین آئین گے کوئی خلیل
یا تاجر کفیل اس امر کا خواہان ہوگا اور معاوضہ معقول قدر پاے گا تو یہ حقیر پر تقصیر بہ ہدیۂ لاجواب

بھی پیشکش شتاقان والا مقام کرینگے غرض ہر نوع شہنشاہ کوکب روشنضمیر شادی اسد سے رخصت ہوئے بقصد بیاہ ایرج نوجوان کہ گئے کہ غلام جاکر مانجھا روانہ کرتا ہے اب علمشاہ نوجوان و قاسم عالیشان گل سرداران دست چپ نے سامان عیش ترتیب دیا بارگاہ خشامی و بارگاہ چہل ستون کہ قاسم نے توسن سے حاصل کی تھی یہ بارگاہین استادہ ہوئین قاسم نے در خزانہ طلسم افراسیابی کھلوادیا سرداران قاسم قیماس وغیرہ و سرداران رستم آلاگرد و مالاگرد و نیلم و فیلسم آتم دغیرہ سرداران ایرج یہ سب صاحب مصروف ترتیب صحبت جشن ہین اس شادی کے منتظم خواجہ عمرو ہین علمشاہ و قاسم نے دست بستہ عرض کی کہ حضور کی گزارش ذات والا صفات سے یہ شادی قرار پائی آپکی شرکت بوجہ احسن داجب و لازم ہے عمرو نے ساتون مہتر چوڑا سرہنگون کو مقرر فرمایا کہ ایسے طور سے شادی کا انتظام ہو کہ تا بہ طلسم نور افشان ستر ہو سردار جملہ عیاران نامدار کنارہ لشکر پر منتظر کھڑے رہین خبر ملی ہے کہ مانجھا شہنشاہ کوکب نے بڑی دھوم سے روانہ کیا خورشید روشن رائے وزیر اعظم و جمشید بن کوکب و جملہ شاہان طلسم نور افشان مانجھا لیکر منزل بمنزل آتے ہین آج قریب شام داخلہ ہوگا یہ ذکر تھا کہ ہرکارے زعفران پوش دوڑے ہوئے آئے عرض کی خورشید روشن رائے ڈیوڑھی پر پہنچے وہ دیکھیے علم ہائے زعفرانی کے پھریرے چمکے کوکب نے بڑے سامان سے مانجھا روانہ کیا راہ مین اسقدر روپیہ لٹایا کہ تمام اہالیان قریات غنی ہو گئے خواجہ برائے استقبال خود آگے بڑھے ساتون سو تاجداران جلیل ملازمان کوکب ہمراہ آئے ہین زنانی سواری مین ملکہ گلگونہ گلگون پوش زیر زادی ملکہ ناہید کی شہزادیون کو ساتھ لیکر آئی ہے علمشاہ و قاسم و خود صاحبقران و بادشاہ عالیشان بذات خود اہتمام مین مصروف ہین نہایت لطف سے جلسہ آراستہ ہوا ایرج نوجوان زعفرانی جوڑہ پہنکے محل سے باہر آئے بارگاہ چہل ستون سلیمانی مین کہ نہایت تکلف سے آراستہ ہے بخواہش عمرو صاحبقران نے تخت سلیمانی پر یہ فرماکر جگہ دی کہ نوشاہ کا یہ مقام ہے کل سوداگران ہند موجود تھے اس بزم فرحت افزا مین صدائے مبارکباد بلند ہوئی اشعار

برپا ہے بزم عیش و طرب دیکھے جہان
سینون مین دلکو وجد ہے مانند صوفیان

کرتی ہین رقص دیدہ مردم مین تیلیان
اہل زمین کے سامنے جوش سرور ہے

باہر ہین اپنے جامے سے ہر دم حسین ساحسم
پھرتا ہی ناچتا ہوا طاؤس آسمان

گاتی ہے زہرہ محفل انجم مین پھیر
عشرت کدہ ہی رشک زمین ہی جو مکان
ہین پھولون مین طائر نقش و نگار بھی
دم بھرہی ہین عشق مجازیکا قدردان
معشوق کے وصال ہی عاشق ہین شادکام
بلبل ہے گل کی بجے محبت سے شادمان
میخوار ہی کہ زاہد پرہیزگار ہے
قاضی پکارتا ہی پلین مے کے جام ہان

مہ دائرہ لیے ہوے خورشید وفشان
دیوار قہقہہ در و دیوار ہے ہر اک
کھولی ہے اپنی بلبل تصویر نے زبان
ہر اک قدم پہ نالہ و فریاد کے عوض
مشغول اختلاط مین مانند جسم و جان
کیفیت مسرت عیش و نشاط سے
دونون تلاش کرتے ہین خمار کی دکان
یہ موسم سرور نہ پھر ہاتھ آئے گا

جو گھر ہی ناچ گھر نظر آتا ہے آج کل
پیدا صدائے خندہ عشرت ہی ہر زمان
جا ہو فغان چمن مین غزلخوان ہین بلبلیان
مصروف ترانہ ہین جرس رنگ کار وان
پروانہ گرم جوشیون سے شمع کی ہی جوش
ہر ہوشیار مست ہی ہر پیر ہے جوان
ترغیب بادہ نوشون کو دیتا ہی محتسب
یہ وقت یہ زمانہ یہ ہنگامہ پھر کہان

اس لطف سے یہ محفل آراستہ ہوئی کہ دست راست والون کو رشک ہوا کہ خواجہ نے ایرج نوجوان کو پرورش فرمایا بذات خود اہتمام مین مصروف ہین بعد اس صحبت عیش و نشاط کے طیاری ہوئی کہ برات اس تکلف سے آراستہ ہو کہ کبھی ایسے سامان اس تکلف سے نہ ہوے ہون خواجہ کے انتظام کار و بار عیاران خوش انجام سات لاکھ جوانان گلگون پوش مرکب باساز و یراق مرصع کار پھول بیٹھا ایرج کو اُسی طرح تخت سلیمانی پر سوار کیا قاسم نے جوش محبت مین پایۂ تخت پر ہاتھ رکھ دیا نور الدہر و بدیع الزمان بہاری سہرا سنبھالے ہوے دولہا ماہ رخسار زیور گل کی بہار سہرہ زرتار کا جو چہرۂ زیبا پر آراستہ ہوا بیمثال انتخاب گویا خطوط شعاعی مین آفتاب صاحبقران زمان بصد عظم و شان و پشت اشقر دیوزاد پر سوار تمام سرداران ایرج نامدار کمرین کسے ہوے ہر مقام پر قلعۂ آتشبازی چھوٹتے ہوے اس تکلف سے منزلین طے ہو رہی ہین جس مقام پر شب کو اُترتے زمیندار غنی ہو گئے اتنے بڑے لشکر مین گدا کی صدا نہین کوکب روشنضمیر نے قصر جمشیدی کو مثل عروس شب اول آراستہ کیا ہے جمشید نے آکر خبر دی کہ حضور کس تکلف سے قاسم وغیرہ نے محفل آراستہ کی ہے کہ روح جمشید پروانہ شمع محفل ہے وچراغ تابان و درخشان مثل ماہ کامل ناچ وغیرہ کا وہ سامان تھا کہ مشتری دل و جان سے خریدار زہرہ بصد رعنائی آئینہ دار فرش عرش تھا کرسیان جواہر نگار جھاڑ کنول آیا اب کل سامان محفل انتخاب و لاجواب اے والد نامدار صاحبقران عالی وقار بڑی دھوم سے برات لیکر آتے ہین شمسہ ہاے بارگاہ دیکھکر ماہ و مہر شرماتے ہین حضور بھی اس محفل عیش و سرور کو بہ تکلف تمام آراستہ

کرین آپ کے بھائی صاحب خواجہ عمرو کو اس شادی کی تکلف مین بڑی کوشش ہے چاہتے ہین اس شادی
مین ایسا سامان ہو کہ دیکھنے والے کیفیت شادی اسد نامدار کو فراموش کرین کوکب نے بہ تکلف تمام
قصر جمشیدی کو آراستہ کر دیا شیشہ آلات سے پہلو و جوانب کو بھر دیا شمع ہاے مومی و کافوری پروانہ جنگی
روح مجنون و فرہاد بہر پیر و جوان ولشاد شاہان طلسم مثل چاکران کمترین انتظار آمد برات مین استادہ ہین
رقاصان پری چہرہ فن دلربائی مین اُستادہ ہین جب صاحبقران زمان داخل قلعہ جمشید نگار ہوے
گلی کوچہ تماشائیون سے معمور آراستگی قصر بے قصور کوٹھے پر شہزادیان مصروف تماشا چلمنین زمرد نگار
اُس پر وے مین نازنینان ماہ رخسار غربانے اپنے کوٹھون پر چارپائیان کھڑی کی ہین اپنے ڈوپٹے
اُس پر ڈال دیے تماشہ برات کا دیکھنے مین مصروف کسی خوش چشم نے دوسرے کی بغل سے سر نکالا
کسی نے بسبب کشاکش کاندھے پر کسی کے سر رکھا اہل تماشا نے جو سر اُٹھا کر دیکھا ہر قصر ہمہ تن چشم بنا
ہوا ہے اُس مقام پر صاحبقران نے اس قدر روپیہ لٹایا جب چہرہ اشرفیون کا پھینکا مکان
ہاے غربا مین جا کر گرین خوشی خوشی اہالیان خانہ لوٹ رہے ہین ہر گھر سے دعاؤن کی آواز آتی
ہے خداوند دولہا دولھن سلامت رہین صاحبقران اسی طرح پوتے کی چھٹی کرنے تشریف لائین
خواجہ عمرو چیتے پھرتے ہین یا صاحبقران اسقدر روپیہ نہ لٹائیے یہ سب شہدے جواری بازاری
لوٹین گے گانجہ پئین گے جوا کھیلین گے تم کو عذاب ہوگا مجھکو دیجیے مین خانہ کعبہ مین بھیجدون بڑا ثواب
ہوگا امیر جواب نہین دیتے اس دھوم دھام سے راہ شہر کو طے کر کے قریب قصر جمشیدی
پہونچے تاجداران کوکب استقبال کر کے نوشاہ پر مروارید بے بہا لٹاتے ہوے قصر
جمشیدی مین لائے صاحبقران زمان نے آراستگی قصر جمشیدی کو ملاحظہ فرمایا آئینے قدادم
کارگذاران کوکب نے آراستہ و پیراستہ کیے ہین آئینون کی عجب شوکت و شان روح سکندر
حیران رقاصان پری طلعت جوانان باشوکت ہزارہا مہ جبین ماہ رخسار براے تماشا محل سے نکل
آئین ہین پرے جماے دیدار فرحت آثار نوشاہ دیکھ رہی ہین باغ بخزان کہون یا اُن ماہ جبینان ماہ رخسار

نظم

منظور ہے کچھ انجمن بزم کا بیان
وہ انجمن ہے دیکھ کر انسان کے ہوش اُڑین
دیکھا نہ ہوگا خواب مین جمشید نے یہ جشن
پریان کہین کہ بزم سلیمان ہے یہ گمان
کو ثابت و سیارگان سے مثال دون
نجا زبان شمع اب آ کلک دو زبان
جلیے ہوے ہین ایسے کبھی نہ یہ آسمان
گرد اہل بزم بیچ مین نوشاہ جلوہ گر

ہالے میں ماہتاب سپہر شکوہ و شان
رامش گر اک طرف ہیں ثنا گر ہیں اک طرف
جیسے چمن میں نغمہ سرا مرغ بوستان
رنگین ادا و گل بدن و گرم و شوخ و شنگ
شوخی نہ حور مین نہ پری مین یہ گرمیان
چھت کا اشارا ہی کہ سپہر برین ہون مین
رتبہ نگار خانۂ چین کو نہین جہان
ایک ایک جھاڑ سرو گلستان نور ہے

اک سمت شور بربط و چنگ و رباب و عود
کوئی غزل سرا ہے کوئی ہے قصیدہ خوان
کیا بولیان زہرہ ادا کا بیان ہو
چنچل شریر آفت ہوش و بلائے جان
شان و شکوہ قصر معلی ہے دیدنی
ایمایہ ہر ستون کا ہے ہو نہین کہکشان
پرتو مین برق طور کے آئینہ ہے صاف
ایک اک کنول ہے غیرت گلدستۂ جنان

اک سو بلند صوت دل آویز مطربان
یون چہچہون مین چار طرف ہے یہ انجمن
انداز دلفریب جہان ناز جانستان
شرمائے جنسے برق وہ چتون وہ تیور
عرش احتشام طور تجلی فلک نشان
ایسا سجا گیا ہے ہر اک درجہ نور کا
پردے ہین چشم حور کے پردے زر فشان
یہ آراستگی قصر جمشیدی دیکھکے

صاحبقران نے بڑی تعریف کی زنانی ڈیوڑھی پر جاکر سواریان ملکہ گیتی افروز وغیرہ کی اُترین ملکہ ناہید مُرصّع پوش مادر تران نے ان سب کا استقبال کیا ڈومنیان گالیان گا رہی ہین شہر و قریات کی سندین انعام مین دی گئین ملکہ ناہید نے جو ان بیبیون کو دیکھا ملکہ مہر گہر تاجدار دختر نوشیروان عالی وقار زوجۂ خاص صاحبقران فلک وقار و ملکہ گردیہ بانو شہزادی ملک آرویل مادر بدیع الزمان و ملکہ رابعہ زربفت اطلس پوش شہزادی ملک روم مادر علمشاہ نوجوان و ملکہ خورشید خاوری شہزادی شہر خاور مادر قاسم نامور و ملکہ گوہر ملک مادر نور الدہر ان سب بیبیون کو دیکھکر ملکہ ناہید نے کلاہ فخر کو آسمان پر پہونچایا تمام شہزادیان طلسم نور افشان کی جمال جہان آرا کو دیکھکر شرما گئین ایک ایک کا چہرہ آفتاب عالمتاب قد سرو باغ رعنائی خال چہرہ عارض زیبا سیارۂ آسمان کمال جبین ماہ حسن خوبی چشم فتان نرگس شہلائے باغ محبوبی ہونٹون مین مسیحائی کلام معجز نظام مین دلربائی ملکہ ناہید مرصع پوش ایک ایک شہزادی کی خاک پا کو طوطیائے چشم بناتی ہے جاہ و جلال حسن و جمال پر قربان جاتی ہے لاکر مسند ناز پر ایک ایک بی بی کو پہونچا تا واسطے ملکہ مہر گہر تاجدار کے تخت زرین بچھایا ملکہ گردیہ بانو دنگل صاحبقرانی پر آکر متمکن ہوئین پایۂ تخت چہارم پر دنگل ملکہ زہیدۂ شیر گیر دختر صاحبقران مادر اسد نوجوان اور تمام سردارون کی بیبیان بصد رعنائی و زیبائی اپنے اپنے مقام پر آکر متمکن ہوئین ملکہ ناہید باغ باغ کہ آج یہ بیبیان میرے محل مین جلوہ فرما ہوئین یہ ستارے میرے منزل مین ہین بیرون محل قاضی قاضی کا بڑا ہوا عمرو نے قاضی کو جال گوٹے دیئے محل مین تشریف لائے ملا ہوا

قاضی صاحب تشریف لاتے ہین ملکہ بران کو حجلۂ عروسی مین شگوفہ سحر ساز گود مین لیکر بیٹھی ہے ملکہ ناہید بیٹی کے قریب قاضی صاحب نے پکار کر پوچھا شہزادہ ایرج نوجوان فرزند قاسم عالیشان کی ملک بطور مہر مقرر ہوے کہ فتح کیے ہوے اُس شیر بیشۂ جرأت کے ہین اُن کے ساتھ تمھارا عقد پڑھا جاوے قبول ہے ملکہ بران ہون ہین فرماتین کوکب نے اس شادی مین ملکہ صرصر و صبا رفتار کو بھی بلایا ہے وہ حجلۂ عروسی مین اُسوقت موجود ہین یہ وعدے ہو چکے کہ بعد شادی ایرج نوجوان پانچون کے عقد پانچون عیارون کے ساتھ ہون گے بعد فتح طلسم ہوشربا یہ پانچون مسلمان ہوئین حجلۂ عروسی سے صرصر نے قاضی صاحب کی آواز سُنی شگوفہ سحر ساز وزیرزادی سے کہا یہ آواز تو ساربان زادے کی ہے شگوفہ نے کہا بوا صرصر چپ رہو قاضی صاحب بڑے نمازی پرہیزگار سب جگہ یہی عقد پڑھنے جاتے ہین یہ وقت ایسی باتون کا نہین ہے صرصر نے جھانک کر جو دیکھا ناگاہ نگاہ مل گئی خواجہ سمجھ کہ پہچان گئی پکار کر کہا یہ عورت کون گستاخ تھی جھانک جھانک کر دیکھتی ہے ہماری نامحرم پر نگاہ پڑی ہم پر کفارہ واجب ہوا بفرط محبت کوکب بھی محل مین چلے آئے صرصر نے کوکب کو بلا کر کان مین کہا یہ قاضی صاحب جو کھڑے ہین عمرو عیار قاضی کی شکل بنکر چلا آیا ہے کوکب نے آکر عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا خواجہ صاحب یہ کیا حرکت ہے عمرو نے کہا یہ تو میرا عہدہ ہے صرصر کے کہنے سے محل مین ہلڑ ہو گیا مکان پر قاضی کے لوگ جا کر پہونچے ہرچند پکارا کچھ آواز نہ آئی بعد عرصہ دراز لونڈی نے آکر کہا قاضی صاحب کو دست سر دست آ رہے ہین کوکب نے آکر صاحبقران سے کہا صاحبقران نے کہا وہ ہر جگہ سب کا عقد پڑھتا ہے ہر جگہ قاضی صاحب جمال گوٹے دیے جاتے ہین ہین خود صیغہ عقد ملکہ بران پڑھونگا ان چھپون قمقمون مین عقد ملکہ بران ساتھ ایرج نوجوان کے پڑھا گیا ساتھ ملکہ شگوفہ کے عقد شاپور شیردل ہوا بڑی دھوم سے کوکب روشن ضمیر نے برات کو رخصت کیا علاوہ اسباب ظاہری کئی سو ملک کوکب نے نام پر بیٹی کے لکھے بیاہ کر ملکہ بران کو صاحبقران زمان لے چلے ملکہ ناہید کا لپٹ لپٹ کے بیٹی سے رونا شہزادیون سے وداع ہونا جہیز کا نکلنا ستارے آسمان پر جھلملا رہے ہین ڈومنیون نے جو اشعار عبرت آثار بمضمون رخصت دختر با لحان دردناک گاے صاحبان اولاد کے دل بھر آئے ہر خورد و کلان گریان و نالان شادی مین غم کا سامان ایرج نے دامن گردان کر آغوش تمنا مین عروس ماہ پیکر کو اٹھایا بصد اشتیاق محافہ زرین مین پہونچایا برج محافے مین ماہ تابان کا داخلہ

تا بسر قلعہ جمشیدی کوکب خود بپایۂ محافۂ دختر پر ہاتھ رکھے ہوئے بہ فخر و افتخار آیا جب در قلعہ پر پہونچے صاحبقران گھوڑے سے کود پڑے فرمایا اے برادر بسم اللہ رخصت ہو کوکب قدمون سے صاحبقران کے لپٹ کر رو دیا عرض کی کہ یہ کنیز واسطے ہاتھ دُھلانے کے حاضر ہے حضور کو گواہ کرتا ہون کہ شب کو غلام نے دملکہ ناہید و برّان و جملہ ساحران طلسم نور افشان نے دعا سے توبہ پڑھی جملہ اسباب سحر اپنے شہر سے پھکوا دیئے قصر ہاے عجائب و غرائب سحر مٹا دیئے غلام بصدق دل کلمہ طیبہ پڑھکر دائرۂ اسلام مین آیا یہ کنیز حضور کی ملکہ بران شہر نور افشان کی چشم و چراغ ہے مان کو اسکی جدائی مین تاب نہ آئیگی صاحبقران نے فرمایا اے کوکب پروردگار نے مجھکو مقامات جہاد سے بخیر و عافیت مہلت دی جملہ واجبات کو پورا کیا اب صرف صحبت عقد خواجہ عمر و باقی ہے انشاء اللہ آکر اُسمین بھی شریک ہو جیسے ایرج نوجوان کو براے چندے قلعۂ مرصع نگار پر چھوڑونگا تمھاری شکستگی مجھکو گوارا نہین ہے اُس مجمع عام مین جو یہ باتین ہوئین ہر خرد و کلان کو یہ بھی دریافت ہوا کہ اہالیان طلسم ہوشربا و شاہان طلسم نور افشان نے سحر کو یک قلم ترک کیا بصدق مسلمان ہوئے امیر نے کوکب کو رخصت کیا برات کو بہ تکلف لیکر داخل باغ سیب ہوئے ایرج و بران سالہا سال کے ہجران دیدہ شب کو ایک مقام پر ہوئے دفتر حکایت و شکایت کے کھلے ایرج نے گوہر مراد اُس صدف بحر خوبی سے حاصل کیا شگوفہ کا وصل شاپور شیر دل سے ہوا ملحوظ خاطر رہے کہ ملکہ بران و شگوفہ حاملہ ہوئین سکندر زرین بطن سے ملکہ بران کے و مہتر ہماے صبا رفتار بطن سے ملکہ شگوفہ کے پیدا ہون گے کہ انھین کے ضمن سے طلسم فتنۂ نور افشان بیان ہوگا اور خلاصہ مضمون آخر مین درج کرونگا ابھی تک لقا ان سب صحبتون مین شریک ہے اکثر بختیارک نے بھگایا لقا نے ابھی نہین مانا

دو کلمۂ داستان حیرت بیان جلسہ عقد خواجہ عمرو ہمراہ ملکہ صرصر و ہمراہ قران صبا رفتار کمند انداز و ہمراہ برق تہمیہ نقب زن و ہمراہ جانسوز زین قران شرارہ سنگ انداز و ہمراہ ضرغام شاہین جنگل گشتا آراستہ ہونا اشتیاق مین صاحبقران کا خواجہ سے نے نوازی کرانا عین گرمی صحبت مین مرجان جادو کنیز افراسیاب کا

جوگن بنکے آنا اور عمرو کو اٹھا لیجانا و عیاری ملکہ صرصر شمشیر زن و رہائی خواجہ عمرو و ذکر جدا ہونا القا کا لشکر صاحبقران سے جانا طرف عروبیہ باختر کے و انتظام صاحبقرانی کا موقوف رہنا بسبب روانہ ہونے ایرج کے سمت عروبیہ و حالات متعلق داستان ہذا غزل

مانگ لیجاتے وہ دل آنکھ بدلتی جاتے
کوے جانان مین فرا خود تو سنبھلتے جاتے
سامنے یار کے مرنیکی ہوس تھی اے موت
کرتے پامال بھی وہ ہاتھ بھی ملتے جاتے
حسرتون کا دل سوزان مین کیسا ہے ہجوم
ہم وہ آفت نہین ٹالے سے جو ٹلتی جاتے
گل گلابی تھے اگر آج یہ ہوجاتے سرخ
کٹتے جاتے پر پچھاڑ نکلتے جاتے
کہتی ہے وحشت دل زیر کفن عاشق سے
پہلوے غیر مین پہلو وہ بدلتے جاتے
مرضع خیال سخن آفرین اُردو

بیوفائی کے بھی انداز نکلتے جاتے
اشک حسرت ہمین اے عشق بنایا ہوتا
دم نکلنے مین کچھ ارمان نکلتے جاتے
وادی عشق مین چلنے کا تکلف کیا تھا
بزم مین آے تھے پروانے تو جلتے جاتے
داغ ہمکو دیے جاتا تری محفل مین فلک
روز کچھ رنگ مرے اشک بدلتے جاتے
پوچھ لیتے جو تم اک مرتبہ روز آکی مزاج
پاؤن ٹھہرے تھے اگر ہاتھ تو چلتے جاتے
شمع سوزان وفا اہل محبت مین جلال
سخن را بہ کرسی نشاند اینچنین

مجھکو کیا خاک سنبھالینگے مری صبر و قرار
کہ شب و روز غم یار مین ڈھلتے جاتے
خاک مین ملکے تو کچھ دلکو دکھایا تھا اثر
آے جا دون کے اگر سر پہ نہ چلتے جاتے
شکوہ کرتا ہون تو کہتے ہین کہ ایام فراق
جبتک اس باغ مین تھے پھولتے پھلتے جاتے
شوق گلشن کے یہ معنی تھے کہ اے مرغ قفس
نہ سنبھلتے تھے جو بیمار سنبھلتے جاتے
مین تو کچھ قائل بیتابی دل جب ہوتا
گرد وہ دامن سے بجھاتا تو یہ جلتے جاتے
عیار طرار کلک وفادار تحریر عقد

عیاران لشکر اسلام مین صفحات رنگین قرطاس کو بانہاے عیاری سطور سے یون آراستہ کرتا ہے کہ بعد ان شادیون کے صاحبقران زمان نے جملہ سرداران تہمتن کو حکم دیا کہ آپ سب صاحب طرف سے ملکہ صرصر وغیرہ کے انجمن عشرت آراستہ کرین ان پانچون عیارون نے عشق مین ان پانچون معشوقان وفاکیش کے سالہا سال راتین ہجر کی کاٹین شکر ہے کہ وصال صبح نے چہرہ زیبا دکھایا بادشاہ اسلام جملہ عیارون کو گلنار جوڑے مرحمت فرماے دروازے خزانون کے کھل گئے یہ محفل عیش خاص بارگاہ حشامی مین آراستہ ہوئی بادشاہ تخت سلیمانی پر جملہ شکن سردار و عیار بارگاہ مذکور مین جلوہ فرما ہین خواجہ عمرو و مہتر قرآن و مہتر برق و جانسوز و ضرغام لباس ہاے عروسی پہن کر بارگاہ مین حاضر ہوے صاحبقران نے فرمایا خواجہ سب کے عقد تمنے قاضی بن بن کے پڑھے

پڑھے قاضیون کو جمال گوٹے دیئے آج ہم عقد پڑھینگے کچھ دلوایئے عمرو نے کہا آقا کو نہین زیبندہ ہے کہ غلام
سے جھگڑا کرین مین ایک مرد غریب بدنصیب مثل مشہور ہے دولہ کے گھر کی شکر دُلھن کے کنوین کا پانی
یہ مثل یہان ٹھیک ہے یہ فرما کر اپنی زنبیل سے ایک ٹوٹا ہوا آبخورہ ایک بتاشا جسپر چند یا ندارد سامنے
امیر کے پیش کیا کہا بسم اللہ عقد پڑھیے دیر نہ کیجیے بادشاہ نے فرمایا اے شہریار بھلا خواجہ سے کیا
ملتا ہے لیکن عوض منھ میٹھا کرنے کے کو آج نے نوازی کرین سب سردار جملہ عیار اس وقت حاضر ہین ایسا
جلسہ معقول کسی شادی مین قرار نہ پایا ہوگا خوش ہو کر خواجہ کو دین عمرو نے منھ پھیلا دیا کہا مین کیا گویا
ہون دولھا کہین گاتا ہی برق تڑپ کر قریب آیا کہا اُستاد آج سب سردار دینے پر آمادہ ہین نے نوازی
فرمایئے عمرو نے برق کو جھڑک دیا امیر سے اشارہ کیا آپ مالک ہین آپ سے کیا عذر ہے مگر دُلھن
کے سامنے میری حقارت ہوگی صرصر وغیرہ ایک خیمے مین دُلھن بنی بیٹھی ہین شمیمہ نقب زن شگوفہ
برق مثل شعلہ جوالہ ہنستی ہوئی نکل آئی کہا اُستاد گایئے اُستانی صرصر آپ کے گانے ہی پر عاشق
ہین اب امیر نے فرد اً فرداً نکاح پڑھے عیار بچیان بھی بارگاہ مین آکر بیٹھین جلسۂ عیش آراستہ ہے
اشتیاق نے نوازی مین خواجہ کی تمام اہالیان لشکر نے بارگاہ سلیمانی کو گھیر لیا ہے خواجہ دولھا بنے ہوئے
بیچ بارگاہ مین تنے ہوئے بیٹھے ہین زنبیل سے نے نکالی نئی طور سے آج نے بجائی یہ غزل گائی

غزل ابر بہار کی ہو قسمت اُجڑا چمن کا
سر پر ہمارے ایک ہی شملہ یہان کفن کا
کیا زخم خوبصورت تیرے ہین تنگ ہین
دل پھاڑتا ہی میرا اب ذکر پیرہن کا
اچھی طرح دبانا مجھکو فشار تربت
ادنی عمل ملیگا تو بھی ہے لاکھ من کا
صبر و توان ورلاقت ہین دا تفت کو الفت
دلین گڑا ہوا ہے ہر خار بھی چمن کا
بے غم رہے زمین مین کیسے شہید تیرے

چرچا کہان نہ پھیلا آبادی وطن کا
لایا عدم سے شوق دیدار یار ہمکو
عالم دکھا رہی ہین معشوق کے دہن کا
رکھے خدا سلامت واعظون کو پنجو لگے
راحت طلب بہت تھا ہر استخوان ہمکا
اوپت نقاب اُٹھا دے صورت ذرا دکھا دے
لوٹی ہماری دولت حصہ ہا رہزن کا
لپٹے لحد سے جب ہم بوئے وس آئی
میلا ہوا نہ قابل رویان کبھی کفن کا

دربار ویدنی ہے سفاک تیغ زن کا
باعث ہوا یہ سب کے بربادی وطن کا
یہ عشق خرق عادت دیوانگی میں بھی
ایک ایک یاد وہ ہی یار و نکی انجمن کا
سب مجرمون پہ ہو رہیون اللہ کے کرم سے
منظور فیصلہ ہے گر شیخ و برہمن کا
گل کا تو عشق کیسا وہ عندلیب ہے ہین
مٹی کو اسکی سمجھے یہ عطر ہے دولھن کا
وہ رکھ جلال ہین رند و نکاہی خوب مشرب

بدخواہ شیخ کا ہو دشمن نہ برہمن کا

اس غزل نے وہ رنگ جمایا ہر خورد و کلان کی زبان سے صدائے

واہ وا بلند عاشقان چہرۂ زیبا سے مشتاقان پری رخسار بیقرار و درد مند صاحبقران بھی آنکھوں مین آنسو بھرے ہوے موتیون کے مالے و کنٹھے یاقوت احمر کے اُتا اُتار کر عمرو کو دے رہے ہین بارگاہ مین اُس وقت روپیہ برس رہا ہے عمرو کی جانبازی بصد سوز و گداز نے نوازی صرصر و صبار فتار بھی کرسیون پر بیٹھی ہین حُسن مین انتخاب عیاری مین لاجواب چشمۂ چشم سے دریا بہ رہے ہین یہ ہنگامہ عیش و نشاط برپا تھا کہ یکایک پردہ بارگاہ خشامی کا اُٹھا ایک برق چمکی کہ سب کی پلک جھپک گئی اب جو آنکھین ملکر دیکھا ایک جوگن ستین رشک چمن پوشاک شنجرفی زیب بدن سلیان موتیون کی ہاتھون مین لپٹی ہوئین کنڈل زمرد نگار زیب گوش عکس جو اُس کا عارض انور پر پڑا کھیتی حُسن کی سرسبز و شاداب عارض رشک گلاب مہ جبین مہر تکین حور پیکر سمن بر ماہتابان عارض انور پلکین تیر دلدوز چہرۂ زیبا مہر افروز بھبھوت موتیون کا عارض انور پر ملا ہوا قیامت قد بالا آنکھین نرگس شہلا دیدۂ غزال سے کیا مثال مضمون آنکھین چُراتا ہے دزدیدہ نگاہی سے دل بیتاب ہوا جاتا ہے اس سج دہج سے وہ جوگن پُرفن بارگاہ مین آئی ہر شخص نے بہ نگاہ محبت دیکھا اُس معشوق طرار نے بیچ بارگاہ مین آکر دونون ہاتھ اُٹھا سے صاف ظاہر تھا کہ شمع کافوری روشن مسکرا کر صاحبقران کے جانب اشارہ کرکے یہ اشعار دعائیہ پڑھے

اشعار

یہ مہر و ماہ یہ لیل و نہار ہین جبتک
رہے تعلی شان و شکوہ روز افزون
بلند رتبے ہون سرکار کے ترقی خواہ

فلک کو حرکت ہے زمین کو ہے سکون
جو تیرے دوست ہین جادہ آبرو پا مین
ہمیشہ پشت زمین حاسدان بخت نگون

رہین کواکب اقبال و جاہ اوج بدیر
عدو جو ہین وہ جہان ہین ہون ذلیل و زبون
کریم کارساز اس جلسہ کو تا روز قیامت

قائم رکھے یہ کنیز بھی خبر شادی خواجہ سُنکر شریک صحبت ہوئی عمرو بھی اُس جوگن کے آتے ہی محو مطلق ہو گئے گلچینی گلشن جمال کی کرنے لگے ٹھنڈھی سانسین بھرنے لگے امیر نے کرسی کی جانب اشارہ کیا وہ زہرۂ فلک حُسن و جمال کرسی پر جلوہ فرما ہو کر طرف خواجہ کے متوجہ ہوے کہا کیون شہنشاہ عیاران ہم محل صحبت ہوے آپ نے گانا موقوف کیا ہم مشتاق نے نوازی ہو کر آے حقیقت مین آپ فن علم موسیقی مین کامل ہین ہم بھی چند اشعار سنین عمرو دیوانہ وار وحشی مثال خاموش بیٹھا ہوا صورت جوگن کی دیکھ رہا ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ مہمان عزیز کی خاطر ضرور ہے عمرو نے اشارہ کیا آقاے نامدار مین اسیر طرۂ گیسو و ذبیح خنجر ابرو ہون تیر مژگان اس قاتل عالم کی تو دل دل پر لب معشوق

ہوئی ہوش و حواس نادرست مزاج نحیف و سست بادشاہ نے کہا خواجہ ربط و ضبط کو کام فرمایئے عمرو نے

بمجبوری نے کو اٹھایا یہ غزل عاشقانہ نے مین بجائی غزل

گئے وہ گھر سے تو اغیار کے دلوں میں رہے
تڑپنے والوں سے ہمکو تڑپ کی داد ملی
کہ جنگلوں میں پھرے یہ وہ محملوں میں رہے
نہ ساتھ چھوڑ صعوبات ہجر میں اے دل
جو ہوشیار تھے محسوب غافلوں میں رہے
نہ ساتھ وادی غربت سے تا وطن چھوڑا
یہی گئے کہ کدورت نہ دو دلوں میں رہے
جلال یار کہیں آگے جلوہ گر ہوا

ہم دلوں کے جو ارمان تھے دلوں میں رہے
مزے اٹھائے کوئی دم جو بسملوں میں رہے
جفائے چرخ سے ہم کیا ڈرین کے عاشق ہیں
وہ دوست ہی جو مدد گار مشکلوں میں رہے
خدا کے فضل میں دخل اسکو کچھ نہ سمجھ ہم
بڑے رفیق تھے کانٹے کہ آبلوں میں رہے
لہو لگا کے کبھی مل گئے شہیدوں میں
امیدوار رہے مشتاق مقتلوں میں رہے

ہم انکو ڈھونڈھتے جلسوں میں عقلوں میں رہے
گذر گئی شب وصل اور ہم گلوں میں اڑے
یہی تھا لیلی و مجنون کے عشق کا شہرا
ستمگروں میں کٹی عمر قاتلوں میں رہے
وہاں گئے گئے بیہوش ہمسے دیوانے
ہمیشہ بیٹھ کے تا وان غافلوں میں رہے
فلک صفائی کا باعث تو ہو خود وصل مدے
کبھی شریک رہے نیم بسملوں میں رہے
وہ جوگن بھی گانے پر خواجہ عمرو کے

جھوم رہی ہے عمرو بھی جمال بے مثال پر عاشق ہے نگاہ سے نگاہ ملی ہوئی غزلیں ٹھمریاں گا رہا ہے جب وہ ظالم مسکرا دیتی ہے برق گرتی ہے کہ خرمن ہوش و حواس کھو دیتی ہے عمرو واہ وا کر رہا ہے دو گھڑی کامل اس زور شور سے گایا کہ اتنے بڑے لشکر مین سناٹا آگیا کون ایسا ہے کہ اس بارگاہ میں نہیں ہے چونکہ صاحبقران نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ بعد اختتام جلسۂ عقد عمرو مین لقا کو ساتھ لیکر طرف ملک باختر کے جاؤنگا وہاں کی سلطنت قائم کرکے انشاء اللہ ممالک فرزندوں اور سرداروں کو تقسیم کرکے طرف خانۂ کعبہ کے جاؤں گا شہنشاہ لاچین و کوکب جملہ شاہان جلیل ہوشربا و طلسم نور افشان موجود ہین بعد عرصۂ دراز عمرو نے کور وگا جوگن انگڑائی لیکر اٹھی خواجہ سے آنکھ ملا کر کہا کیون خواجہ تمنے عیاران مکاریان کرکے افراسیاب کو قتل کرایا افراسیاب کے مرنے کی شادیان ہو رہی ہین چلو میرے ساتھ اٹھو تمہم ملکہ مرجان جادو کنیز افراسیاب مقام افسوس ہے کہ حیرت بیوہ ہو کر طرف پردہ ظلمات کے گئی ہم کو اب خبر ہوئی اور ساربان زادے تو ہی بانی فساد ہی یہ کہکے مثل برق تڑپی عمرو کی کمر میں پنجہ دیکر لے اڑی کوکب و لاچین سب بیٹھے ہین منھ دیکھکر رہ گئے کوکب نے چاہا بازون پر پر دے کے پرواز پیدا کرون تو یہ جو یاد آئی سر جھکا کر رہ گیا لاچین بھی منھ دیکھکر رہ گیا صاحبقران نے چاہا اٹھون اتنے عرصہ مین وہ قندیل فلک ہو گئی کوکب نے منھ پیٹ لیا کہا اے شہریار غضب ہوا

یہ مرجان جادو کنیزان افراسیاب مین سے ہے ملک فرعونیہ مین اس نے پرورش پائی سابق مین
طلسم نور افشان مین بھی ملازم رہی پھر افراسیاب نے خطا معاف کر دی خدمت مین ملکہ حیرت
کی رہی قریب دریاے قلزم ایک جزیرہ ہے وہان یہ رہتی ہی خبر بربادی ہوشربا سنکر آئی ہی ای شہریار
خدا انجام ہمارا بخیر کرے اُسوقت گستاخی اس ملعونہ نے کی دیکھکر جوش آیا تھا کہ سحر کر کے اسکو مار لین مگر خیال
خوف پروردگار آگیا عمر بھر تو کمال سحر یاد کیے اب تائب ہوکے بیٹھے ورنہ اس کنیز بدتمیز کی یہ لیاقت تھی ہمارے
سامنے سے خواجہ کو لے جاتی دیکھیے کس تدبیر سے آئے بڑا دھوکا دیا اب سب عیار آمادہ ہوے
کہ جاکر تلاش کرین شہنشاہ لاچین نے فرمایا اے شاگردان خواجہ عمرو اے فرزند خوش سیر یہ ملعونہ
قوم کی لونڈی افراسیاب کی حرم بھی ہے بربادی ہوشربا کا انتہا کا اسکو قلق ہوا خوف آتا ہے کہ
خواجہ کو جاتے ہی قتل نہ کرے سمت دریاے قلزم نہین جائیگی کوئی مقام یہین قریب ہی تجویز کیا ہوگا ہم لوگ
تو بالکل بیکار رہو سے یہ خبر وحشت اثر محل مین پہونچی ملکہ مخمور و ملکہ بہار بھی روتی ہوئی قریب در دولت تشریف لائین
خبر گرفتاری خواجہ عمرو از دست مرجان جادو سنکر بہت گھبرائین یہی فرماتی تھین کہ ہم لوگ کی گوشہ نشینی کا حال سنکر
وہ آئی یہ حوصلہ ہوا کہ خاص بارگاہ سے خواجہ کو لیگئی اگر یہ خبر اسکو نہ معلوم ہوتی کہ سب صاحب تائب ہوے
ایک لونڈی کا یہ کلیجہ تھا کہ دربار مین آکر خواجہ کو لے جاتی بیان تو سب متردد و متوحش ہوے لیکن چالاک
فوراً چالیس پیک بچون کو ساتھ لیکر بھاگا ایک صحرا مین آکر دیکھا بارگاہ استادہ ہے چار سو جادوگرنیان اُتری ہوئی ہین
چالاک نے ابو الفتح سے کہا ٹہرو ہمسکر دریافت تو کر دیہ کس کا لشکر ہے کیا عجب ہی کہ وہی مرجان جادو ہوا
ابو الفتح ایک فقیر کی صورت بنکر پہونچا جادوگرنیان پھر رہی تھین اُنھون نے پکار کر آواز دی شاہ صاحب اس
لشکر مین غیر کو آنے کا حکم نہین ہم کو آپ کے حال پر رحم آتا ہی کوتوال صاحب آئین گے تو ایک گولا مار دین گے گئی
غرباد ہوکے ہین ہمیارون کے مارے گئے ملکہ مرجان پہلونشین افراسیاب معاوضہ
خون لینے کو آئی ہین بانی فساد عمرو کو پکڑ لیا اب یہ فکر ہے کہ طلسم کشا اسد عالی جناب قاتل
افراسیاب کو گرفتار کرکے لائین تو ان دونون کو ساتھ قتل کرین آج شب کو ملکہ عالی جائین گی
طلسم کشا کو بھی اٹھا لائین گی ابو الفتح یہ حال سنکر پاس چالاک کے آیا کہا لے برادر حقیقت مین مرجان جادو
فروکش ہے مگر لشکر مین فقیر کے آنے کا بھی حکم نہین ہے یہ سنکر چالاک نے کچھ سوچکر ساتھ والون سے
اشارہ کیا ملازمون کی صورت بنکر تیار رہو اشارے کی دیر تھی سب عیار معقول چالاک تو خاص مینار کی

صورت بنکر تیار ہوا یہ سب سپاہی اور خدمتگار کی صورت مین بنے چالاک ایک ٹٹو متمکن کرکے اُسپر سوار
ہوا ڈھال ٹپکہ و رست دھوتی چست انگوچھا سر پر لپٹیے ہوے مرزائی دھری ہوئی نیچے گاڑھا اوپر نین سکھ
اس دھج سے سب کو ساتھ لیکر طرف لشکر مرجان کے چلا ایک پاسی آگے آگے ساتھ اُسنے بڑھکر آواز دی
ہمارے ٹھاکر صاحب کی سرحد مین کون اترا ہے کھیت مین پامال ہون گے تو نقصان دینا پڑے گا کوتوال
لشکر سہیل جادو آگے بڑھا پکارکر آواز دی ملکہ مرجان جادو خاتون محل شہنشاہ براے انتقام تشریف
لائی ہین ٹھاکر صاحب نے پاسی سے فرمایا ان سے کہو یہان سے اُٹھ جائین افراسیاب مارا گیا عملداری شہنشاہ
لاچین کی ہے غیر مذہب والے کو یہان اُترنے کا حکم نہین گھنٹ و ناقوس یہان نہین بجتے اہل اسلام
کی منادی ہے ساتھ والون کو حکم دیا ابھی خیمہ و بارگاہ اُکھڑوا دو سپاہیون نے بڑھکر ایک یا دو خیمے گرا دیے
دو گانڈارون کو بھی حکم دیا جلد دو دکانین اُٹھاؤ ہمارا گاؤن ضبط ہو جاے گا غرض جو ہوا مرجان جادو خیمے
سے نکل آئی دیکھا ایک زمیندار نوجوان اہتمام اُٹھانے کا کر رہا ہے مرجان نے قریب آکر ہاتھ تھام لیا
کہا ٹھاکر صاحب آپنے بھی نمک افراسیاب کا کھایا ہو گا آج یہ بے اعتدالی کہ ہم براے انتقام خون شہنشاہ اُس
مقام پر آے ہین ایک ہفتے مین خاتمہ کر دین گے ملکہ حیرت جادو طرف بردہ ظلمات کے چلی گئین
اُنکو بلاکر عملداری کرائی جائی گی للاچین و کوکب وغیرہ سحر سے تائب ہوے مسلمان سحر کو بُرا جانتے
ہین غیر ساحرون کا مٹانا کتنی بڑی بات ہے ایک سحر مین سب تنکے چھتے پھرین گے صرف ایک جوان ہے
اُسکی فکر واجب و لازم ہے کہ اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا یعنی صاحبقران صاحب اسم اعظم ہین اُن کے اسم
اعظم بند کرنے کی تدبیر اسی ہفتے مین ہو جائیگی ٹھاکر صاحب ایک ہفتہ اس راز کو چھپا ئیے پھر اُسی طرح
سامری پرستون کی عملداری ہو گی مسلمان علاج کو نہ ملے گا مرجان نے جو بفصاحت یہ جملہ بیان کیا
زمیندار بہت رویا کہا اے شہنشاہ ساحران واسے خاصۂ خلاصۂ سامری پرستان جی چاہتا ہے
تمھاری بلائین لین جنر فرحت اثر سنائی قلب کو قوت روح کو راحت حاصل ہوئی لیکن عیارون کا بھی
انتظام کیا مشہور ہے جہان کوئی عیار قید ہوا عیار بصورت ہاے مبدل دوڑ پڑتے ہین
بھائی کے سامنے بھائی باپ کے سامنے بیٹا بنکر آتے ہین مرجان نے کہا میرے لشکر مین
کوئی نہین آسکتا زمیندار نے کہا حضور ہم بھی یہی چاہتے ہین کہ چراغ مذہب بزرگان روشن ہو مسلمانون
کا نام نہ لیا جاے للچار ہو کر علاقہ بچایا جو کچھ مسلمانون نے کہدیا اگر آپ کو تقویت کامل ہے کہ ہم مسلمانون

پر غالب ہوجائین گے نصف طلسم ہوشربا ابھی آمادہ ہو کر شریک ہوتا ہی ہم بھی خدمت گذاری مین موجود ہین آج دعوت ہم غریبون کی قبول کیجئے ماش جو کی روٹی نوش فرمائیے دس لاکھ جوان گنوار جمع کر دینگے ہم لوگ جان کے خوف سے مسلمان ہوگئے دل وجان سے نام سامری وجمشید پر نثار ہین سب طرح کا ہمسے لیجیے مسلمانون کو شکست دیجیے یہ سنکر مرجان بہت خوش ہوئی زمیندار کو اپنی بارگاہ مین لیکر آئی کہا ٹھاکر صاحب ہم جزیرۂ دریاے قلزم سے بے سامانی مین چلے آے اگر ہمارے آب و آذوقہ کا سامان کر دو بادشاہون کو لیکر ہم سے ملا دو اسی ہفتے مین کل کا خاتمہ ہو اسی سبب سے ابھی عمرو کو قتل نہین کیا ماش کے آٹے کا پتلا بصورت حمزہ تیار کیا ہے آج شب بھر جاگ کر اسم اعظم حمزہ بند کرون گی زمیندار نے پلٹ کر حکم دیا کہ ہمارے گاؤن سے شراب وغیرہ لاؤ ٹھکرائن سے کہنا کہ کچھ پکایا ہو تو جلد بھیجو اب عملداری سامری وجمشید کی ہوا چاہتی ہے یہ سنکر چالیسون عیار گئے تھوڑے ہی عرصے مین شراب وکباب کھانا دیہاتی طریقے کا مٹے کے ظرف سگہتا پکا ہوا چھوٹی جوار کی روٹیان لا کر موجود کین چالاک نے اپنے ہاتھ سے دسترخوان بچھایا شراب کے لوٹے لا کر رکھے چالیس مصاحبان مرجان ٹی آ کے شریک ہوئے مین چالاک نے جام بھر کر کہا ملکہ آپ تو نوش فرمائیے ساتھ والیون نے بھی قصد کیا ایک ایک نوالہ ہاتھ مین لیا مرجان نے جام لیکر انگڑائی لی کہا یا سامری وجمشید مین شراب ساتھ والے بھی کھانا کھائین یہ کہتے ہی مرجان کے قبۂ بارگاہ سے ایک طائر پیدا ہوا دیکھتے ہی طائر کو عیارون کے ہوش اُڑے طائر نے تڑپ کر آواز دی اے مرجان خبردار شراب نہ پینا کھانا بھی نہ کھانا عیارون سے اپنی جان بچانا چالاک بن عمرو اپنے شاگردون کو لیکر آیا ہے تمکو دام مکر مین پھنسایا چاہتا ہے یہ کہکر طائر جل گیا مرجان نے آواز دی اِن سب کو لینا کچھ اسم سحر پڑھکر ایک دو ہتر مارا چالاک نے خنجر کھینچا تھا خنجر ہاتھ سے گر گیا پاؤن اسکے زمین نے تھام لیے کوئی عیار منہ کے بھل اگر کوئی مثل مرغ نیم بسمل لوٹنے لگا ابو الفتح وعمران نے جلدی مین حقہ آتشبازی داغا اندھیرا تاریکی مین دو چار جادوگرنیون کو مار کر یہ توڑتے پھوڑتے نکل گئے باقی سب گرفتار ہوے ملکہ مرجان نے کہا دیکھو صاحبو جو مین نے یہ انتظام نہ کیا ہوتا تو ان سبھون نے مار لیا ہوتا خبردار لشکر مین کوئی غیر آنے پائے سہیل جادو نے اُسی وقت انتظام کیا مرجان جادو سحر طیار کرنے لگی اس تدبیر مین ہے کہ ایک ابر سحر ایسا تیار کرون اُسی سے آگ برساؤن ایک دن مین کل لشکر کو پھونک دو دن تین

دن مین تدبیر بند کرنے اسم اعظم کی ہوگی جس خیمے مین خواجہ قید تھے دیکھا میان چالاک بھی بندھے چلے آتے ہین خواجہ عمرو بیقرار ہوگئے کہا اے نور نظر بے سمجھے بوجھے چلے آئے چالاک نے عرض کی حضور مار لیا تھا اُس نے طائر سحر تیار کیا ہے اُس طائر نے سب حال کہدیا عمرو و چالاک تو بے قرار ہین لیکن ابوالفتح و عمران لشکر اسلام مین آئے سامنے صاحبقران کے آکر تمام کیفیت بیان کی اور عیارون نے قصد کیا صرصر روتی ہوئی خیمے سے نکلی کہا اے شہریار کیا مین نے عیاری عمرو ہی کے واسطے سیکھی تھی میرا شوہر قید مین ہے تمام زوجات عمرو سوتین میری کہین گے یہ سبز قدمی ایسی آئی کہ ہمارے وارث کو قید کرایا لونڈی ابھی جاکر اُسکا سر لاتی ہون حقیقت مین وہ ساحر بڑی زبردست ہے افراسیاب نے اپنے عہد دولت مین جزیرہ دریاے قلزم کا اُس کو بادشاہ کیا تھا مین جاکر سمجھ لون گی ہر چند صاحبقران نے منع کیا فرمایا ملکہ صرصر اب تم پر پردہ پوشی واجب و لازم ہے تمھارا باہر نکلنا مناسب نہین ہے یہ تو عیار ہے گرفتار رہنا انکا شرف ہے اگر خدا نخواستہ تم گرفتار ہوئین تو عمرو کو صدمۂ عظیم ہوگا ابھی تک تو عنایت پروردگار سے اسم اعظم مجھکو یاد ہے مین خود چلکر قتل کرون گا زنہار ابوالفتح کی معلوم ہوا کہ وہ تدبیر اسم اعظم مین مصروف ہے قتل اُس کا میری ذات پر موقوف ہے عیارون نے بھی چاہا صرصر کا قبول نہ کیا لاچار خاموش ہو رہی دو پہر رات گئے چارون عیاربچیون کو جگایا کچھ چپکے چپکے انکو تعلیم کیا چارون ساتھ ہوئین بانہاے عیاری ذات پر آراستہ کئے شب تیرہ و تار مین خیمے سے نکلین صرصر نے تو آکر صاحبقران کو بیہوش کیا صبا رفتار نے اسد کو لیا تمیمہ نقب زن نے بدیع الزمان کو لیا شرارہ سنگ انداز نے علمشاہ کا پشتارہ باندھا شاہین نے قاسم کو گرفتار کیا پانچون عیار بچیان پانچون سردارون کو لیکر رات ہی کو طرف لشکر مرجان کے روانہ ہوئین یہان مرجان جادو کو اسقدر خیال ہوا کہ خود لشکر کی حفاظت کر رہی ہے قلیل رات باقی تھی کہ صحرا سے گرد اُڑی مرجان نے سہیل سے کہا دیکھ تو کون آتا ہے سہیل نے بڑھکر دیکھا ملکہ صرصر و صبا رفتار وغیرہ پانچون عیار بچیان پشتارہ دوش مثل باد صرصر اُڑی ہوئی آتی ہین صرصر نے ساحرہ کو دیکھکر اپنی ہوا باندھی پکار کر آواز دی ملکہ مرجان زوجہ شہنشاہ کو خبر کرو کہ ہم بےکس و بےبس ہوکر لشکر مسلمان مین پھنس گئے اب دغا کیا ہم نے بھی اپنا کینہ دیرینہ ظاہر کیا پانچ سردار جو رکن لشکر اسلام تھے اُن کو گرفتار کر لائے مرجان کے

کان مین جو یہ آواز گئی جھپٹ کر کنارے پر لشکر کے آئی کہا اے صرصر کنکولائی صرصر نے کہا صاحبقران
و اسد نوجوان قاتل شہنشاہ و علمشاہ و بدیع و قاسم ان کو گرفتار کر لائی لیکن اے مرجان اسیر فتنت
اس شب تیرہ و تار مین ان سب کو قتل کر و طرف پردہ ظلمات کے نکل چلو یہان رہنا مناسب نہین
ہے صبح ہوتے ہی کل لشکر آپڑے گا دل کے دل بادل کے بادل فوج کے آئین گے ابھی غفلت
مین شہنشاہ مارے گئے لے مرجان دس سیر لکڑیان بھی مندل کی نہین ممکن ہوئین کہ لاشہ تو شہنشاہ
کا جلا دیا جاتا کوئی گریہ کرم کرنے والا بھی نباقی رہا جلد آہنگر کو بلا و شیر نر کو گرفتار کر کے لائی ہون ہوشیار
ہوتے ہی قیامتین برپا کرے گا ان کمند ہائے ریشمی کی کیا حقیقت ہے لے مرجان اگر قتل مین
تامل کیا بہت پچھتاؤ گی کتے کی موت قتل ہو جاؤ گی مرجان و سہیل و کنیزان مرجان نے صرصر
وغیرہ کو گھیر لیا بارگاہ مین لیکر آئین کنیزان مرجان بھی کہتی ہین واری صرصر بہت درست کہتی ہین انکے
قتل مین عرصہ نہ کیجیے مرجان نے کہا عمرو کو بھی لاؤ خواجہ عمرو مع چالاک زنجیرون مین بندھے ہوئے
بارگاہ مرجان مین آئے دیکھا صاحبقران و اسد و علمشاہ و بدیع و قاسم کو ہتکڑیان
پہنائی جاتی ہین صرصر نے ڈانٹا اور ساربان زادے ہمارے شادی کرتا تھا اب شادی ہوئی یا خانہ
بربادی ہوئی معاوضہ خون شہنشاہ لیا یہ کہکے طرف عمرو کے جھپٹی کہ سر کاٹ لون مرجان نے کہا اے
صرصر تم تامل کرو مین ابھی جلادون کو بلاتی ہون یہ کہکے ہاتھ پکڑ لیا صرصر تڑپتی ہے کہ مجھے چھوڑ دو مین اپنے
ہاتھ سے قتل کرتی ہون میرے دل مین شعلۂ آتش بھڑک رہے ہین اپنے شہنشاہ کے لاشے کو زمین
مین پڑے دیکھا اپنی مالک حیرت کو برباد و تباہ پایا لاچار ہو کر طرف پردہ ظلمات کے چلی گئین دیکھو آؤ
مرجان لشکر حمزہ مثل مور و ملخ ہے عیار بھی دوڑین گے طبقے زمین کے اڑا دین گے اسنے
عرصے مین آہنگرون نے صاحبقران وغیرہ کو مسلسل و مطوق کیا ستارہ سحری چمک چکا ہے
جیسے ہی صاحبقران بیدار ہوئے سامنے مرجان کو دیکھا اپنے کو مسلسل و مطوق پایا مرجان کہہ
رہی ہے جلادون کو بلاؤ صرصر تیغہ کھینچ کے اٹھی کہا ارے نادان جلاد کیسا ہے ہینے تلوار کس دن کے
لئے باندھی ہے یہ کہتی ہوئی صاحبقران پہ جا پڑی ہتکڑی پر صاحبقران کے تیغہ مار دیا کہا اے
شہریار قید توڑ کر اُٹھیے تم ملکہ صرصر شمشیر زن جیسے ہی ہتکڑی کٹی صاحبقران اشارون کو صرصر
کے سمجھ گئے تھے نعرۂ زور زمین آگر قید کو توڑ کر پھینک دیا صبا رفتار بڑھکر عمرو کی قید کاٹی ۲۰

نے بڑھکر اسد کو رہا کیا شہزادہ شاہین نے علمشاہ و بدیع الزمان و قاسم وغیرہ کی ہتھکڑیان
کاٹین ان شیرون نے بھی قید مثل تار عنکبوت توڑ کر پھینکدی صاحبقران زنجیر کو چرخ دیتے
ہوے طرف مرجان کے بڑھے جسکے سر پر دانۂ زنجیر پڑا سر اُس کا پھٹ گیا عمرو نے اُٹھتے اُٹھتے حقۂ
آتشبازی داغا عیارون کی کمندی جلین حباب مارے صاحبقران زمان قریب مرجان پہونچے
اُس نے سحر کرکے گولا مارا امیر نے اسم اعظم پڑھا سحر باطل ہوا مرجان نے دو چار سحر کیے بسبب
اسم اعظم بیکار ہوے مرجان نے چاہا پر پرواز پیدا کرکے نکل جاؤن صرصر نے غضب کیا ہاے
مین نہ سمجھی اس مکارہ نے مکر کیا تڑپکر اُڑی امیر نے ٹانگ پکڑ لی چرخ دیکر زمین پر مارا کہ سر
مرجان کے ہزار ٹکڑے ہوے عمرو نے حقۂ آتشبازی سے جادوگرنیون کے منھ جھلس دیے اب
امیر تلوار کھینچکر جادوگرنیون پر جا پڑے اسد بھی لڑنے لگے وہان صبح کو لشکر مین ہنگامہ ہوا کہ کوئی
صاحبقران و اسد و قاسم و بدیع و علمشاہ کو اُٹھا لے گیا پانچون عیارپیون کو بھی خیمے مین
نہ پایا سب کو یقین کامل ہوا کہ عیارپیون نے یہ حرکت کی اُسی وقت بادشاہ سوار ہوے تمام
سردار ساتھ چلے اُسوقت پہونچے کہ آندھیان سیاہ اُٹھین اور آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ملکہ مرجان جادو
بود مال و اسباب سب لوٹ لیا صاحبقران مع صرصر وغیرہ بفتح و فیروزی آتے ہین
بادشاہ نے آکر صاحبقران و اسد وغیرہ کو مرکبون پر سوار کیا یہ بھی ظاہر ہوا کہ ملکہ صرصر نے
عیاری کرکے مرجان جادو کو مارا خواجہ عمرو ایک ایک سے کہتے ہین صاحبو تم میری
زوجہ کے آزاد کردہ ہو قدمون کو اُس کے بوسہ دو روپیہ تصدق کرو میری بی بی نے سب کی جان بچائی
کیا خوب عیاری کی امیر نے پانچون عیارپیون کو محافے مین سوار کیا بڑی شوکت و شان
سے لشکر مین آے جلسۂ عقد خواجہ عمرو درہم و برہم ہوا تھا بادشاہ نے فرمایا اختتام جلسۂ عقد
عمرو ہونے پایا شکر ہے پروردگار نے سب کی جان بچائی کارگذارون کو حکم دیا روشنی کا
سامان کرو جملہ سردارون نے سامان جشن مہیا کیا بارگاہین آراستہ ہوئین بادشاہ نے دروازہ
خزانے کا کھلوا دیا ہے حکم ہے جس کو ممکن ہو وہ خزانہ سرکاری سے لے سلامتی کی
صاحبقران کے روشنی دیکھتے جائیے اس شب کو لشکر مین ہنگامۂ عیش و نشاط گرم
ہے تحریر کر چکا ہون کہ صاحبقران نے سیف ذوالبدین عالم لشکر کو لقا پر مقرر کیا ہے کہ

عقائد دین اسلام تعلیم کرین یہ سب جشن عالم نے آکر لقا کو نماز پڑھوائی جب سیف رخصت ہوکر
گیے لقا کے واسطے تاج و تخت مقرر ہے یہ بدبخت تخت پر آکر بیٹھا ایک جانب بختیارک ایک جانب
فرامرز نابکار پسر نوشیروان عالیوقار ایک جانب یاقوت و لاہوت و ضیغم وغیرہ سب سردار
و صاحب لقا کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے لقا نے دو چار جام شراب کے پیئے بے اختیار اُسکے
مُنھ سے نکل گیا بندگان من چہ تقدیر کردم بختیارک نے لقا کی پشت پر ایک دو ہتھڑ مارا کہا او لقا بڑا!
بے حیا ہے اب بھی تقدیر کرنے سے باز نہین آتا تیری تقدیر مین آگ لگی اب تو جو تڑ چھپا لتے ہو زمین پر
پیشانی رگڑتے ہو یا تو خداوند بنے تھے سجدہ کیسے کرتے ہو او لقا تجھکو غیرت نہ آئی چلو بھر پانی مین ڈوب مر
یہ سنکر لقا رونے لگا کہا اے بختیارک آخر مین کیا کرون از ملک باختر تا بہ خورشید نگار لڑتا بھڑتا آیا
حمزہ پر غالب نہ ہوا کوئی معین و مددگار باقی نہ رہا آخر کہان جاؤن لاچار ہوکر مسلمان ہو گیا بختیارک
نے کہا یا خداوند لاچاری اب بھی نہین ہے آپ کا بدل وجان مطیع ملک دودہ زنگی جوان بکر نگی
سترہ لاکھ فوج کا مالک کل غروبیہ باختر اُس کے قبضے مین ہے چار سو بیٹے و داماد و پوتے رکھتا ہے
ایک ایک پہلوان خود بھی یادگار رستم و اسفندیار بانہیب شمشیر سے اُس کی ممالک تھراتے ہین
فیلان مست کو اُس کے نام سے غش آتے ہین آپ کی خدائی مانتا ہے کئی مرتبہ اُس کا نام آیا ہے
یہی مضمون تھا کہ اگر خداوند سرحد غروبیہ مین تشریف ایک ہفتے مین مسلمانون کا خاتمہ کرون آج کی شب
مہلت بھی ہے تمام سرداران صاحبقران و عیاران لشکر مصروف عیش و نشاط ہین اہالیان فوج آپکے
آگئے رات ہی کو نکل چلیے لقا کے قلب پر غبار کفر چھایا سامان اپنی خدائی کا یاد آیا شب تیرہ و تار مین
رو سیاہ سوار ہوا بارگاہ گیتی نما لودائی بسبب جلسۂ فرحت و عیش کے کوئی معترض نہ ہوا لقا صحیح و سلامت
طرف غروبیہ کے روانہ ہوا اس کا ذکر تو دفتر صندلی نامۂ مین تحریر ہوتا ہے اگر کوئی قدردان
تحریر کرائے گا تو حقیر لکھے گا مگر لشکر اسلام مین تین شبانہ روز جلسۂ عیش و نشاط مہیا رہا تیسرے دن
صاحبقران نے جب اس جلسہ سے فراغت پائی بارگاہ سلیمانی مین آکر جلوہ فرما ہوے جملہ
سرداران نامی و پہلوانان گرامی جمع ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تیاری کرو لشکر ظفر اثر ہمارا
شہر باختر مین چلے لقا کی سلطنت قائم کر کے ہم طرف خانۂ کعبہ کے جائین شکر ہے کہ بخیر و عافیت
جہاد سے مہلت پائی اب خدمت گذاری مین حضرت رسول مقبول کی مصروف ہون گے

یہ کلام فیض انجام ابھی تمام نہوا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی

بجالاے بند

عید این غسل تو نوروز مبارک باشد
دلبر انجمن افروز مبارک باشد

شادی تازۂ نو روز مبارک باشد
بتو جشن طرب اندوز مبارک باشد

مرد طالع فیروز مبارک باشد
بہ عدو نالۂ جانسوز مبارک باشد

شہریار عالم کی عمر دراز ہو شب کو زمرد شاہ باختری بہ اغواے بختیارک بارگاہ و خزانہ اپنا لیکر طرف غروبیہ باختر کے روانہ ہوا یہ سنتے ہی صاحبقران کو بہت ناگوار ہوا طرف ایرج کے متوجہ ہوکر فرمایا اے فرزند سنا آخر لقا نے فرار پر قرار کیا یہ مرتد سیہ قلب کبھی مسلمان نہ ہوگا ہم نے جہاد کا انجام کیا تھا تم نے پھر ہمارے پیچھے یہ جھگڑا لگا دیا اہالیان دست راست کھکارے کوئی ہنسا کسی نے آواز کسا کسی نے کہا نواسے نے اپنے نانا کی جان بچائی کیا بُرا کیا یہ کلمات طعن آمیز جو سرداروں دست راست نے کہے ایرج کو انتہا کا ناگوار ہوا اُسوقت دربار میں بیٹھنا ناگوار ہوا رعب صاحبقرانی مانع سر جھکا لیا کسیکو جواب نہین دیا اور تو کچھ بن نہ پڑا ایک ناخن اپنی ناک مین مارا کہ نکسیر پھوٹی خون جاری ہوا کسی سردار کی نگاہ پڑی پکار کر کہا اے شہریار دیکھیے آپ کی ناک سے خون جاری ہے اُٹھکر پاک کیجیے اس حیلہ سے ایرج اُٹھکر بیرون بارگاہ آے خون پاک کیا اور گُرزہ بن اشقر کو تیار کیا شاپور نے کہا حضور کیا قصد ہے ایرج نے کہا ملے شاپور خبردار کسی سے اطلاع نہ کرنا مین طرف غروبیہ کے جاتا ہون جبتک لقا کی مشکین باندھ کے نہ لاؤنگا واپس نہ آؤنگا ہرچند شاپور نے چاہا مین بھی ساتھ دون نیلم و فیلم وغیرہ بھی آے چاہا کہ ہم ساتھ چلین ایرج نے کسیکو ساتھ نہ لیا ہر ایک کو یہی جواب دیا کہ تمھارے ساتھ چلنے مین ہماری بہادری پیا ننگ ہتک ہے یکہ و تنہا جا کر اُس ملحد کو سزا دی تو نام اپنا ایرج نوجوان بنایا سر دربار دادا جان نے مجھکو تشنیع دی اہالیان دست راست ہنستے ہین وہی لوگ ہین کہ جو نہیب شمشیر سے ہماری ہمیشہ بھاگتے پھرے کبھی مُنھ پر نہین چڑھے اس مقدمے مین ہنستے ہین کہتے ہین کہ اپنے نانا کو بھگا دیا مین اُس بے حیا کا کیا پاس کرتا جو ملعون دعوی خدائی کرے والدۂ ماجدہ کے فرمانے نے مجھکو مجبور کر دیا اب میرا جانا واجب و لازم ہے آپ لوگ دخل نہ دین یہ کہکر طرف غروبیہ کے پشت مرکب پر سوار ہو کر روانہ ہوا دربار مین بیٹھے بیٹھے نور الدہر نے دیکھا کہ ایرج نوجوان حیلے سے باہر نکلگیا کسی حیلے سے یہ بھی باہر نکلے شبرنگ سے پوچھا یہ کر پاس فروش بازاری کدھر گیا شبرنگ نے عرض کی آج ایرج کو

بڑا غصہ تھا کہ وہ تنہا پیچھے لقا کے گیا ہے نور الدہر نے بھی اُسی وقت اسپ پرپیش پر سوار ہو کر بہ جستجوئے
زمرد شاہ باختری یہ بھی چلے ہزبر بیشہ کلنگان طہماس بن عقوبل دیو پرور کہ عاشق جمال شہزادہ
نور الدہر بن بدیع الزمان ہے دربار ہوا بس شیر سے خالی پایا گھبرا کے باہر نکلا دیکھا شبرنگ کھڑا رو رہا
ہے طہماس نے پوچھا کیوں یار وفادار خیر تو ہے شبرنگ نے کہا لٹے سردار والا قدر شہزادہ یکہ و تنہا
طرف عروبیہ کے گیا ہے کسی کو ساتھ نہین لیا کلیجہ تڑپ رہا ہے سنا ہے شہر عروبیہ مین سترہ لاکھ فوج ہے
اور دودہ زنگی جوان دیو خصال عفریت مثال اپنے سامنے بہرام فلک کو ذلیل جانتا ہے اُس مغرور نے
لقا کو دامن پناہ دیا طہماس نے کہا شہزادہ خواہ آزردہ ہو یا خوش ہو مین ضرور جاؤنگا یہ کہکر ساطور صفت
صفدر منی کاندھے پر رکھکر کنیڈے پر سوار ہوا فیل مست کی طرح جھومتا ہوا چلا داراب کشور کشاہ
بارگاہ مین بیٹھا تھا فتاح کشوری نے خبر دی ایرج و نور الدہر تعاقب لقا مین گئے یہ سپہ
سالار دست راست ہین واسطے نور الدہر کے بیقرار ہو کر نکلے انکے پیچھے اسد نامدار بعد ان کے طرفدار
ایرج نوجوان خورشید بن ہاشم تیغ زن یہ بھی چلے یہ پانچون جوان کھکر لقا مین جاتے ہین صاحبقران
کو نہایت کا ملال تھا کہ افسوس لقا میرے قبضے سے نکل گیا اب پھر جا کر فساد برپا کریگا لاکھون بندگان خدا
کی خونریزی ہوگی اب جو سر اُٹھا کر ایرج و نور الدہر و داراب و خورشید و اسد و طہماس کو دربار مین
نپایا طرف خواجہ کے متوجہ ہوے پوچھا کیون خواجہ نوجوان کہان گئے خواجہ تو نہ بولنے پاے مگر قاسم
آنکھون مین آنسو بھرے ہوے وہان سے اُٹھے عرض کی لے صدہ عالی تبار حضور جانتے ہین کہ غلام
آپ کا ایرج نوجوان آتش خو شعلہ مزاج حضور نے ایک بات کہی جو مناسب جانا ارشاد فرمایا ان دست
راست والون نے آوازے کسے وہ یکہ و تنہا غیرت مین روانہ ہو گیا یہ لوگ ہنس ہنس کے اُسکی جان لینگے
کسی سے کچھ نہ ہو سکے گا وہ یکہ و تنہا بارگاہ لقا مین گھس جاے گا اب عقب مین تماشہ دیکھنے میان نور الدہر
و اسد و داراب و طہماس بھی گئے ہین صرف خورشید سپہ سالار دست چپ مین گیا اُسکی جرأت
مثل آفتاب کے روشن ہے وہ صفدر وصف شکن ہے غلام حضور کے خوف سے نہین گیا ورنہ اپنے
ذرہ کے ساتھ جاتا یہ بھی خبر مل چکی کہ لقا کے ساتھ فوج فراوان و دودہ زنگی معنرور متکبر
دیکھیے آج وہان کیا گذرے صاحبقران نے قاسم کو گلے سے لگا لیا غصے مین فرمایا نوجوان مجھکو اپنی
جرأت دکھاتے ہین مین کیا تعقب لقا ترک کرونگا یہ ظاہر ہے کہ پھر فساد عظیم ہوا ہمارا جانا موقوف رہا

خواجہ عمرو جلد جاؤ جسطرح بنے اِن جوانون کو پھیر لاؤ تا یہ غروب نہ جانے پائین کہنا صاحبو میرے ساتھ چلو
ابھی اپنی جرأت دکھانا مجھ پیر زمین گیر پر رحم کرو تم ہی لوگ مقابلہ کروگے مجھکو تم سب صاحبون نے صاحبقران
بنایا ہے مگر خواجہ یہ خیال رہے کہ اگر وہ نوجوان نہ مانین کچھ سرکشی کرین فوراً مجھکو اطلاع دینا مین خود جاکر اُن
صاحبون کو پھیرونگا خواجہ عمر اُسی وقت حسب ارشاد فیض بنیاد صاحبقران بہ جستجوے ایرج وغیرہ
باسہاے عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوے یہان ایرج نوجوان گردہ بن اشتر پر سوار غصے مین اُڑاے
ہوے مرکب کو جاتا ہے مُنھ پھیر کے دیکھ رہا ہے یہ بھی یقین ہے کہ کشتی گیرزادہ ضرور آےگا اسد دیوانہ
بھی لینے کو ضرور پہونچاے گا دھوپ زیادہ تھی ایک نخل کے ساے مین آکر ٹھہرا سپر کو چہرے کی پناہ
کیا پشت سے گرد اُڑتی دیکھا نور الدہر پکارتے ہوے آتے ہین ملے برادر ٹھہر جاؤ ہم بھی آپہونچے
ایرج کو بہت غصہ تھا جواب نہ دیا نور الدہر بھی آکر ٹھہرے کہ فرداً فرداً کرکے طہماس و داراب
و خورشید سب کے بعد اسد بھی آکر پہونچے اسد کو دیکھکر سب گھبراے اسد نے کہا صاحبو بھلا ایرج
نوجوان تو اپنے نانا کے پاس جاتا ہے تم سب لوگ کیون آے ہم اپنے بھائی کے ساتھ جائینگے
وہ اپنے ننھیال جاتا ہے لڑائی بھڑائی کیسی وعدہ تین کھائینگے آپ لوگ پلٹ جائیے ہم اپنے بھائی کا ساتھ
نہ چھوڑینگے ایرج نے غصے مین کہا او دیوانے مجھسے کلام نہ کیا کر کیا نانا مین اُس بچہ کی مشکین باندھکر
لاؤنگا مجھکو اُسنے ذلیل کیا مین نے تو مرتد کی جان بچائی یہ بدلہ کیا کہ دین اسلام سے برگشتہ ہوا آپ لوگ
پلٹ جائیے مین نہ واپس ہونگا بارگاہ دودہ زنگی مین جاکر خون کے دریا بہا دونگا اسد نے
کہا آپ غصہ نہ کرین اب یہ بتائیے کہ خاص بارگاہ دودہ زنگی مین چلنا منظور ہے یا صرف نانا جان کو یہ
شعبدہ دکھایا ہے شاہراہ پر کھڑے ہوے ہو اسی امید پر کہ کوئی آکر ہمکو پھیر لے جاے چھوٹے نانا
خواجہ عمرو ضرور آئینگے کان پکڑکر سب کو پھیر لیجائینگے صحرا کی جانب چلو آبادی کو چھوڑ دو یہ راے اسد
کی سب کو پسند آئی ایرج نے مرکب دشت خارستان کے بڑھایا پہاڑون کا راستہ لیا جدھر نشان بھی آبادی
کا دیکھا اُس راہ کو ترک کیا صحراہاے سنسان ویران میدان ملنے لگے نیر اعظم بلند ہوا تابش و
حرارت بڑھی بونڈلے گرد کے اُٹھنے لگے کانٹون کا جنگل دھوپ سے ہر ایک بیکل اُس صحراے
آتش خیز مین آب نایاب سواے چشمۂ آفتاب کے دوسرے چشمے کا نام نہین صحراے لق و دق وادی
بیکنار یہ سب جوان پروردہ مہد ناز و نعم چہرے حرارت نیر اعظم سے سونلا گئے گھوڑون نے پیاس سے

زبانین نکال دین جھونکے ہوائے گرم کے چل رہے ہین تموج ہوا سے شعلۂ آتش نکل رہے ہین سب
بیتاب و بے قرار جستجوے آب مین ہر سمت پیک نگاہ کو دوڑاتے ہین اُس دھوپ مین دوڑ دھوپ کر رہے ہین
گرمی مین ٹھنڈی سانسین بھر رہے ہین خس خانۂ مژگان سے پیک نگاہ نہین نکلتا دور سے دیکھا کہ شاہد
دریا موج مار رہا ہے گھوڑے بڑھا کر پہونچے دیکھا موجۂ ریگ رواں ہے صورت جمیل کا گمان ہے یہ
جوانان صفدر و صف شکن دھوپ مین دن بھر پریشان رہے شدت تشنگی سے نوبت بجان و کارد
باستخوان قریب تھا کہ روحین جسم سے نکل جائین اعضا شدت حرارت نیر اعظم سے جلے جاتے ہین جب دن قلیل باقی
رہا دور سے ایک چہار دیواری باغ کی معلوم ہوئی جب قریب پہونچے دیکھا دیوارین انتہا کی بلند ہین دروازہ
باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا ہوا لیکن عقل سے دریافت ہوتا ہے کہ دیوارین پتھر کی اس قدر بلند و
مرتفع بنانے والے نے کیونکر بنائین ہزار ہزار من کی سلین اتنی بلندی پر کیونکر پہنچائین اسد نے کہا
یہ مقام دیوان قاف ہے اس باغ مین چلنا باعث خرابی ہوگا نورالدہر وغیرہ بھوک پیاس سے
بیتاب ہو رہے تھے نیر اعظم بھی غروب ہو چکا ہے گھوڑون سے کود کر بلا تکلف اُس باغ مین آئے چونکہ
وقت شب تھا ڈھونڈھا کوئی چشمۂ آب نہ پایا درخت بہت بڑے بڑے جس طرح طریقے سے چمن بندی
ہوتی ہے وہ بھی صورت نہ پائی بسبب تاریکی کے کچھ ممکن نہ ٹھہرا سے باغ پر بھی دست اندازی ہو سکے
چشمۂ آب بھی دستیاب نہ ہوا انتہا کے تھکے ماندے تھے بارہ دری مین آ کر سب نے کمرین کھولین گھوڑون
کو باغ مین چھوڑ دیا سر رکھتے ہی یہ جوان سو گئے طہماس کہ عاشق جمال نورالدہر ہے اسکو خیال ہوا کہ
حقیقت مین یہ مقام پُر آشوب ہے کیا عجب ہے کہ مسکن دیوان و غولان ہو محبت مین فرزندان بھیم
کی اٹھ بیٹھا ساطور کاندھے پر رکھکر اندھیری رات مین گرد بارہ دری کے پھرنے لگا جب چار پہر رات گذر کر ستارۂ
سحری آسمان پر چمکا طہماس نے سب شہزادون کو لیے نماز جگایا گھبرا کر سب اُٹھے جستجوے آب مین
کہ وضو کرنا منظور تھا باغ مین چہار جانب دیکھنے لگے کوئی چشمۂ آب نہ ملا ایک گوشے مین ایک کنواں پختہ
نظر آیا طہماس نے کہا سوائے اس چاہ کے باغ مین پانی نہین ہے میرے پاس لوٹا رسی
و ڈوری موجود ہے پانی بھرتا ہون طہماس نے لوٹا پانی کا کنوئین مین ڈالا پانی کھینچا لوٹے کو سب نے دیکھا
تاثیر آب سے چاندی کا ہو گیا سب حیران کہ یہ کیا معرکہ ہے وضو کرنے مین جو پانی زمین پر گرا تھی
زمین چاندی کی ہو گئی اسد نے جو یہ معرکہ دیکھا پانی کے لوٹے بھر بھر کے زمین مین ڈالنا

شروع کیے چاندی کے پتر لے لیکر قبر مین رکھے نورالدہر نے منع کیا کہ اے برادر یہ کیا کرتے ہو اسد نے کہا وقت پر کام آئینگے کنوئین پر سے سب صاحب اترے دیکھا نخل بلند و مرتفع ہین میوہ ہاے گوناگون سے شاخین معمور چونکہ سب شہزادے بھوکے تھے شاخ ہاے بلند پر ہاتھ نہین پہونچتا تھا اس نے بڑھکر ساطور سے نخل ہاے میوہ قلم کیے یہ طریقہ سب کو پسند آیا ہر ایک شیر دلیر نے دو دو چار چار درخت جڑ سے اکھیڑے اب تو سب صاحب میوے چننے لگے ایک جانب خورشید بن ہاشم ایک نخل کو زور کرکے گرا رہے ہین چونکہ نخل بہت بڑا محکم بیخ سے نہ اکھڑا تلوار بینچکر شاخین قلم کین ان شاخون سے میوہ چن رہے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا ایک دیو کو دیکھا وار شمشاد کاندھے پر نخل ہوا ہوا آتے ہی پاشید اسے آدم زادو تمکو کچھ خوف نہ آیا ہمارے باغ مین بے خوف قدم رکھا درخت بھی پامال کیے سبھون نے دیکھا برابر خورشید کے زمین پر وہ دیو آیا خورشید کو سنبھلنے نہ دیا وار شمشاد کا کیا خورشید نے جلدی مین اس وار کو خالی دیا اسد نے پکار کر آواز دی واہ بھائی خوب جان بچائی بھاگو ورنہ وہ دیو کھا جائے گا خورشید کو کہنے سے اسد کے بڑا غصہ آیا اب جو اس نے وار دار شمشاد کا کیا اس سر دار نے وار پر ہاتھ ڈالدیا دار چھین کر پھینک دی دیو لپٹ پڑا موے جسم دیو سے خورشید کا جسم فگار ہو گیا لباس وزرہ پارہ پارہ خورشید نے شاخ پر دیو کے ہاتھ ڈالا بقوت صاحبقرانی جھٹکا جو مارا شاخ دیو کی ٹوٹی دیو نے چیخ ماری خورشید کے ہاتھ سے دیو چھوٹا پرنالہ خون کا بہتا ہوا بھاگا یہ کہتے کہ ٹھیرو تو کیا بلا تم سب کے سر پر لاتا ہون دیو یہ کہتا ہوا نکل گیا خورشید بن ہاشم شاخ دیو کی خون سے نہایا ہوا پلٹا اسد نے کہا واہ بھائی کیا کمال کیا خوب دیو سے جان بچائی خورشید نے جھلا کر جواب دیا او دیوانے تجھے کسی طرح بھی چین ہے اگر ہٹ گئے تو تو نے کہا بھاگ کر جان بچاؤ شاخ اسکی توڑی وہ بھاگ گیا پھر اس مین کیا نامردی اسد نے کہا جلد دست پیچ بڑے عقلمند ہین ہٹ کر سے لڑتے ہین اپنی جان بچانے کی فکر مین رہتے ہین پھر اپنے کو بہادر بھی کہتے ہین سب باتون پر اسد کی ہنس رہے ہین خورشید نے جو بہت غصہ کیا ایرج نے خورشید کو گلے سے لگا لیا کہا بھائی تم اس دیوانے کے کہنے کا خیال نہ کرو یہ وہ ظالم ہے کہ ماکر بلا دادے لشکرون کو تباہ کرا دے اسکے سامنے ہم کیا جرأت دکھائین دیو ہی بگڑا ہے کہ ہمارے ہاتھون سے بھاگا بھاگا پھرتا تھا آج بڑا بہادر بن گیا اسد نے کہا اوکر پاس فروش بازاری راتون کو نیند نہ آتی تھی کیسے شب خون مارے اپنی زندگی سے تم بیزار تھے

ایک بات مین ہین بڑی تعریف کرتا ہون معشوق پر خوب لٹو ہو کر قہقہہ کیا ایرج نوجوان منتین کرنے لگا کہ اسد برائے خدا یہ ذکر نہ کیا کرو خداوند اس مرتد لقا کو جہنم مین بھیجے کہ مجھکو اس بلا مین پھنسایا ہے پروردگار نے مجھکو بچا لیا اسد نے کہا نانا کو خوب بچا کے بھگا دیا تمھاری جراتون کے سکے ہین ان باتون پر اسد کی ایرج جھلاتا ہے نور الدہر وغیرہ ہنس رہے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا آگے آگے وہ دیو شاخ شکستہ ایک تخت پر ایک جوان کمسن سوار چار دیو اُس تخت کو اٹھائے ہوئے وہ جوان کم سن جو تخت پر سوار ہے اُسکی قطع یہ ہے موے سر و موے جسم اسقدر بڑھے ہین کہ ستر جسم ہین بالکل برہنہ ایک چوب دست فولادی کاندھے پر جب موے سر عارض انور سے ہٹ جاتے ہین صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابر سیاہ سے آفتاب عالمتاب ظاہر ہوا چہرۂ مثل ماہ روشن خال سبز ورگ ہاشمی چہرۂ زیبا پر نشانی اولاد صاحبقران کی ظاہر و باہر قد سرو باغ دولت و اقبال نہایت حسین و صاحب جمال سطوت و جلال جرأت و کمال مثل چاکران کمترین دست بستہ ہمراہ اقلیم ہیبت و شوکت کا شہنشاہ لیکن دیوانہ پن چہرے سے ہویدا و آشکار ہے وہ دیو شاخ شکستہ ان جوانون کی جانب اشارے کرتا ہوا آتا ہے جس طرح دیو کی بات سمجھ مین نہین آتی اُسی طرح اس جوان کی زبان بھی نہین سمجھ مین آتی جب تخت سر باغ پر پہونچا وہی جوان دیوانہ مثال تخت سے کود پڑا چوب دست فولادی کو چرخ دیتا ہوا خورشید پر جا پڑا اتنی جلدی خورشید پر چوب دست کا وار کیا کہ خورشید کو سنبھلنا دشوار ہوا جلدی مین سپر کو چہرے کی پناہ کیا چوب دست گران سنگ جو سپر پر پڑی تڑاقے کی آواز ہوئی سپر رو گردان ہو گئی خورشید پر یہ روشن ہوا کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا معلوم ہوا کلائیان ٹوٹ گئین چرخ کھا کر خورشید گرے ایک ضرب دست چوب دست مین بیہوش ہو گئے اُس بلائے سیاہ نے چاہا دوسری چوب دست خورشید پر لگاؤن طہماس ایسا جوان خبردار خبردار کہکے جا پڑا نعرہ کیا او دیوانے مجہول کیا کرتا ہے اُس جوان نے وہی چوب دست فولادی چرخ دیکر طہماس پر ماردی مثل خورشید طہماس بھی چرخ کھا کر گرا بیہوش ہوا اوراب جا پڑے اُنکی بھی یہی صورت ہوئی نور الدہر و ایرج ان دونون پر بھی ایک ایک چوب دست ماردی سب کی یہی کیفیت ہوئی اسد نوجوان نظر کردۂ بزرگان یہ حال حسرت مآل دیکھکر غصے مین سُرخ ہو گیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا ایسے ایسے سرداران صف شکن قوت بازو زینت پہلو بیہوش پڑے ہین ایک ایک ضرب چوب دست مین پست ہوئے کیونکر

ہوش درست رہین خون قرابت کاجوش ہغرہ کیا او بلاے سیاہ خبر داران جوانان شیر دل پر دست دراز
نہ ہونا یہ کہکے اسد نامدار مثل شیر غرین جھپٹا وہ جوان چوب دست کو چرخ دے رہا ہے اسد جو غصے
مین جھپٹے راہ مین ایک سنگ کلان پڑا تھا اُسکی ٹھوکر لگی نعلین شکست ہوئی پانون پر وہ صدمہ عظیم پہونچا
کہ پانون سے خون جاری ہوا اس صدمہ سے اسد گر کر بیہوش ہوا اُسکی چوب دست چرخ دینے
مین ایک نخل کلان پر پڑی وہ نخل زمین پر گرا پر اُڑے اُڑ گئے اب یہ سب زمین پر پڑے ہوئے تڑپ
رہے ہین آنکھین کھلی ہین ایک سے ایک کو شرم باقی نرہی سب پر ایک حال گذرا اسد بھی یہی
سمجھا کہ مین بھی ضرب چوب دست سے گرا آنکھین کھلی ہین مگر اُٹھ نہین سکتا خوف جان سے کہ اب یہ دیوانہ
ایک ایک چوب دست مار کر سب کا خاتمہ کر دیگا تہ دل سے دعا کر رہے ہین اور وہ دیوانہ بلاے سیاہ
چوبدست فولادی کو چرخ دیتا ہوا بڑھا اُسوقت ان سبھون کی بیتابی کہ اے پروردگار اس بلای سیاہ
سے کیونکر بچین تو حامی و مددگار رہے بندہ ہر وقت مجبور و لاچار رہے بلاے سیاہ نے چاہا کہ ان
سبھون کو پامال کرون بقدرت پروردگار نقابدار زرین پوش جسکے سر پر باز سفید سایہ فگن رہتا ہے
اسوقت تخت پر سوار بلاے صید و شکار جاتا ہے خود تخت پر عیار طرار نگس رانی کرتا ہوا علمہاے زرنگار
کے پھریرے کھلے ہوے باز سفید سر پر سایہ فگن جسطرح گرد شمع انجمن پروانہ پھرتا ہے چرخ مار رہا ہے
عیار کی نگاہ پڑ گئی کہا اے شہریار دیکھیے ایرج نورالدہر وغیرہ بیہوش پڑے ہین بلاے سیاہ انکا کام
تمام کیا چاہتی ہے نقابدار زرین پوش نے جو یہ معاملات حیرت افزا دیکھا دل بے قرار ہو گیا فوراً تخت
سے کود انعرہ کیا خبردار دست خود را نگہدار کہ مین آپہونچا نقاب جو بچے علمہاے زرنگار کے پھریرے
ہوا مین اُڑے اس جوان دیوانہ مزاج نے کبھی یہ آواز نہ سُنی تھی گھبرا گیا دونون ہاتھ آنکھون پر رکھے
طرف تخت کے بھاگا دیوزادون سے آگر لپٹ گیا تھر تھر کانپ رہا ہے کبھی طرف علمہاے زرنگار کے
دیکھتا ہے چیخین مارتا ہے ہر چند دیوزادون نے قصد کیا کہ مقابلے مین نقابدار زرین پوش کے
بھیجین اُس بلاے سیاہ نے کسی طرح قصد نکیا تخت پر پڑا ہے آخر دیوزاد تخت اُس بلاے سیاہ کا لیکر
بھاگے نقابدار نے کئی نعرے کیے دیوزاد نہ ٹھہرے تخت کو لیکر بھاگے نقابدار تو نہایت سلیس ہے
اُسی باغ مین فرش قالین بچھوایا ان شیران دشت نبرد کو آکر اُٹھایا سب جوان حجاب سے
سر جھکاے ہوے دلون مین کہتے ہین ایک ایک ضرب دست چوب مین ہم بیہوش ہوے نقابدار

نے جوان سب کو محجوب پایا لاکر مقام صدر پر سب کو بٹھایا کہا اے شہزادگان والا قدر آپ سب تو انان
بے عدیل لشکر اسلام کے کفیل یقین کامل ہے کہ یہ کوئی ساحر تھا ورنہ آپ صاحبون پر کیا دست انداز
ہو سکتا ایک بڑا افسوس ہے کہ جب موے سر اُسکے چہرۂ زیبا سے ہٹ جاتے ہین چہرۂ آفتاب عالمتاب
علاوہ حُسن و جمال نشانیان اولاد صاحبقران کی چہرے سے اُس بلاے سیاہ کے ظاہر و باہر ہین نہین
معلوم اس پردے مین کیا راز ہے آپ سب صاحبون کا محجوب ہونا سراسر بیکار ہے دیوانہ پن بھی آتش کا
آشکار ہے صداے نوبت و نقارے سے خائف و ترسان ہو کر بھاگا ان مین نے جرات سے اُسکو نہین بھگایا
معلوم ہوتا تھا کہ کبھی اُس نے ان باجون کی آواز نہین سُنی اس طرح فصاحت و بلاغت سے نقابدار
نے کلام کرکے ان جوانون کو شگفتہ کیا عیار نے شراب و کباب لاکر پیش کیے دو دو جام ان شیرون نے پیکر
دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوے اب نقابدار زرین پوش طرف نورالدہر کے متوجہ ہوا کہا اے
شیر بیشۂ صاحبقرانی اے جوان لاثانی افسوس ہے کہ ہم عرصۂ دراز سے آتے ہین جابجا لڑائیون مین شریک
ہوے صاحبقران زمان سے بجز عرض کیا کہ بابناے صاحبقرانی مجھکو مرحمت ہون لقا سے سمجھونگا
ایک ہفتے مین اُسکو شکست دونگا صاحبقران نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ جو مجھکو زیر کرے بابناے صاحبقرانی
بے ادب مجھکو مانع ہے کہ مین سر میدان اُن بزرگ سے کیا مقابلہ کرون حال اپنا ظاہر کرنا منظور نہین ہے
بزرگان دین کے حکم سے مین نے خروج کیا پردۂ قاف کے بھی چند طلسم توڑے قہقہا سمن شمی کو بھی کئی مرتبہ
شکست دی جسوقت آپ لوگون سے ملاقات ہو تو آپ صاحبقران کو سمجھائین سر میدان مجھسے
نہ کرین اور کسی طرح کا امتحان قرار پاے آپ صاحبون مین جن کو صاحب قوت و طاقت سمجھین اُنسے
امتحان ہو جاے نورالدہر و ایرج نے تو کچھ جواب نہ دیا لیکن شہسوار عرصۂ یکہ تازی
اسد بن کرب غازی نے قبضے پر ہاتھ رکھکر کہا اے نقابدار بہادر مجھسے کمزور
زیادہ کوئی لشکر مین نہین ہے سب مین ذلیل و حقیر ہون میرے آپ کے اسوقت مقابلہ ہو ابھی
حال کھل جاے گا نقابدار نے کہا اے اسد تم تنظر کردۂ بزرگان دین ہو میری کیا مجال ہے کہ تمھاری بات کا
جواب دون یا مقابلہ کرون مین یہ کمان لایا ہون روزمرہ اسی سے شکار کھیلتا ہون ہر وقت میرے
صرف مین ہے یہ صاحبقران زمان کو دیجیے گا کہ تنہائی مین اسکو کھینچین شاید اسی امتحان پر اکتفا کرین
سر میدان مقابلہ نہ ہو ایسا رعب و دبدبہ نقابدار کا تھا کہ سب خاموش ہو رہے نورالدہر نے اسد

کو اشارے سے منع بھی کیا کمان کو اپنے پاس رکھ لیا نقابدار تو پھر اُسی طرح تخت پر سوار ہوا ہزار
دیوان قاف بارہ چودہ ہزار جوانان صف شکن ہمراہ نوبت و نقارے بجتے ہوے طرف شکار گاہ کے روانہ
ہو گیا بعد جانے نقابدار کے یہ سب جوان متعدمۂ بلاے سیاہ مین حیران و پریشان اپنے اپنے مرکب
پر سوار ہو کر باغ سے نکلے رہرو منزل مقصود ہوے کوس بھر راستہ طے کیا تھا کہ ایک دریا ملا کشتی موجود تھی
ملاح کو ایک مشت زر دیا کہا جلد ہمین پار پونہچا اسد نے کہا یارو جلد چلو ایسا نہ ہو خواجہ عمرو آتے ہون
اُن کے سامنے کچھ نہ بن پڑے گا سب کو پھیر لے جائین کے یتن مصے دریا کو کشتی نے طے کیا تھا کہ کنارے سے
نعرۂ خواجہ کی آواز آئی سب نے دیکھا گھاٹ پر کھڑے ہوے خواجہ غُل مچا رہے ہین اور ملاح کشتی پھیر
خبردار آگے نہ بڑھانا ایرج نے ملاح سے کہا جلد کشتی کو بڑھا پار اُتر جائین دریا سے خواجہ ڈرتے ہین
بدون کشتی نہ آسکین گے ملاح نے کشتی کو بڑھایا عمرو نے پکار کر آواز دی ادبوا نامرگو تم سب کی قضا آئی
ہے حمزہ نے اپنے سر کی قسم دے کر بھیجا ہے کہ سب کو پھیر لاؤ مین بڑھنے نہ دون گا کسی نے جواب بھی نہ دیا
جب عمرو نے دیکھا ملاح بہ تعجیل کشتی لیئے جاتا ہے ایرج وغیرہ ہنس رہے ہین ملاح سے کہتے ہین جلد چلو کشتی سے
اُتر کر بھاگین عمرو نے جو یہ معاملہ دیکھا آواز دی کہ او نالائقو ن آتا ہون یہ کہکر جست جو کی گردن پر ملاح کے
جا کر قائم ہوے ملاح گھبرایا کہ یہ جل مانس کہان سے آیا گسیان گسیان کہکے ہاتھ جوڑے عمرو نے منہ
کھول کے کہا کہ کھا جاؤن ہاتھ مین اُس کے چاندی کے کڑے تھے خواجہ نے اُس سے اُتروا لیئے
کاندھے پر سے جست کر کے خشکی مین آے کوڑا لے کر کھڑے ہوے جو کشتی سے اُتر دو کوڑے مارے فرمایا
او بوا نامرگو حمزہ وہان تڑپ رہا ہے تم یہان چلے آے اسد پر جیسے ہی کوڑا اُٹھایا اسد نے کہا نانا جان
مین ان کے ساتھ نہین آیا مین آپ کے واسطے چاندی لینے آیا تھا قبور سے وہ تیر نکال کر جلد حاضر کیے عمرو
نے اسد کو گلے سے لگا لیا کہا تو نظر کردۂ بزرگان جوان خوش آئین ہے مگر اے نور نظر یہ کنوان
کہان ہے جہان کے پانی مین یہ تاثیر ہے پانی کا ہیکو اکسیر ہے اسد نے کہا مین دیکھ آیا ہون آپ کو لیچلونگا
عمرو نے سب سے کہا یارو تمنے بُرا کیا بدون حکم صاحبقران چلے آئے صاحبقران نے اپنے
سر کی قسم دی ہے کہ اُن سب کو واپس لاؤ ہمارے ہمراہ چلنا بلکہ صاحبقران کوچ کر چکے بہت جلد تشریف
لاتے ہین اب مین آگے نہ بڑھنے دون گا سب نے طرف ایرج کے اشارا کہ ہم ان کے تعقب مین آے
عمرو نے ایرج کو بھی سمجھایا کہ اے فرزند صاحبقران کے خلاف ہو گا اب پلٹ چلو ہمراہ صاحبقران

لشکر کشی مین شریک ہو وہان چلکر شوکت نمائی کی گرو میدان کارزار مین لڑو بھڑو سب اسپر راضی ہوے کہ ہم حکم سے صاحبقران کے خلاف نہ کرین گے اپ کے ہمراہ واپس چلینگے اب شام قریب ہی دریا سے اُترنے مین تکلیف ہوگی کشتی بھی اُس پار جا چکی شب بھر اسی صحرا مین زیر نخل بسر کرین صبحکو آپ کے ہمراہ چلین اس رائے کو سب نے پسند کیا خواجہ بھی اس وجہ سے راضی ہوے کہ دریا سے ڈرتے ہین زیر نخل فرش بچھایا صلاح یہ قرار پائی کہ سب سوئین ایک جوان پہرا دے تعداد زمانہ قرار دے لیا عمرو نے سب کے واسطے فکر کھانے کی کی اول شب نورالدہر نے پہرا دیا داراب کو جگایا داراب کے بعد خورشید نے پہرا دیا بعد خورشید کے طہماس اُٹھے بعد طہماس کے اسد غازی بعد اسد نامدار سب کے آخر مین نوبت ایرج نوجوان کی آئی جب ایرج اُٹھکے بیٹھے مرکب تو ساز و یراق سے تیار ہے ایرج سوچا کہ صاحبقران مجھپر بگڑے اور حقیقت مین زمرد شاہ باختری میرے ہی ذات سے بجا بانی اس فساد کا مین ہوا یہ سب صاحب میری پیروی مین آئے مین جو پلٹ جاؤن گا یہی سب سرداران دست راست ہنسین گے آوازے کسینگے کہ بڑے بہادر بن کے گئے تھے بدون گرفتاری لقا واپس آئے آخر کچھ نہ ہوا مین شرمندہ ہون گا مجشمون کو کیا جواب دونگا مجھکو دربار لقا مین جانا واجب و لازم ہے واپس جانے مین سراسر خرابی ہے یا چلکر اپنی جان دو یا لقا کی مشکین باندھکر سامنے صاحبقران کے لاؤ ورنہ ہمیشہ شرمندہ رہو نگا یہ سوچکر ایرج نوجوان نے سلاح جسم پر آراستہ کیئے کرہ ین اشقر کی پشت پر سوار ہوے یکہ و تنہا طرف ملک غروبیہ باختر کے چل نکلے دل مین یہی خیال ہے کہ اے ایرج یکہ و تنہا دو تنہا بارگاہ لقا مین جاکر شمشیر زنی کرون یا تو جان دون یا اُس خود سر کی مشکین باندھکر لاؤن جب ہی بدنامی مٹے گی ورنہ دشمن ہمیشہ ذکر کرینگے روبرو کہتے ہین کہ اپنے نانا کو بچایا کیا وقت بڑھا کہ جو ایسے نالائق کی سفارش کی اُس ملحد نے دین اسلام کا بھی پاس نہ کیا مسلمان ہو کر مرتد ہوگیا جان دینا واجب و لازم ہے یہ دل سے باتین کرتا ہوا ایرج نوجوان بہ جستجوے لقا جاتا ہے یہان بوقت سحر خواجہ عمرو جو بیدار ہوے ایرج کو مع مرکب نپایا نورالدہر نے کہا کیون دادا جان آپ نے دیکھا ہم تو آپ کے حکم کے پیرو ہین ایرج نے بانکپن دکھایا یکہ و تنہا چلے گئے اب جو جاکر یہ کرپاس فروش بازاری کچھ کام کرے گا تو دربار مین بیٹھکر بلا لے گا اب ہم کو بھی حکم دیجیے کہ اپنے کو دربار دودہ زنگی مین پہونچائین اُسکی مدد کرین اُسکو بھی خیال ہو کہ ہمارے معین و مددگار آئے عمرو نے کہا آپ لوگ یہ خیال نہ کرین

مین جاکر ایرج کو واپس لائونگا تا بارگاہ وودوہ زنگی نہ جانے دونگا اگر یکہ و تنہا گھس گیا خدانخواستہ
اُسپر کوئی افتاد پڑی تو باعث خرابی ہوگا صاحبقران زبان فرمائین گے کہ تم نے ایرج کو کیون جانے دیا
یقین ہے لشکر صاحبقران بھی آتا ہو میرے سامنے اٹالا بارگاہ کا روانہ کر چلے تھے کئی منزلین طے
ہو چکی ہونگی بشوکت و لیاقت تشریف لائینگے مگر خبردار تم لوگ اس مقام سے جنبش نہ کرنا خدا چاہتا ہے تو
مین ہمراہ لیکر ایرج کو آتا ہون نور الدہر وغیرہ کو بخوبی سمجھا کر عمرو نے بانہائے عیاری ذات پر آراستہ
کیے طرف ملک غروبیہ کی چلا مثل باد صرصر اُڑا ہوا آتا ہے ایک دن اور ایک شب عمرو تلاش کرتا ہوا
ایرج کو چلا گیا کہین راہ مین ایرج کو نہ پایا عمرو سوچا کہ راستے کے خلاف ہوا ایرج اور جانب سے گیا
یقین ہے شہر غروبیہ مین ملاقات ہو خدا اُس شیر کی جان بچائے صبح ہوتے ہوتے عمرو نے گرد پاپوش
در قلعہ غروبیہ پر جھاڑی دیکھا شہر رفیع و وسیع چالیس پھاٹک شہر کے ہر دروازے پر فوجین زنگیون کی
فروکش ہین بائیس لاکھ فوج کی جابجا چھاؤنی ہے عمرو داخل شہر ہوا بوجہ آنے لقا کے ہر مقام پر چھاؤ
سخانی باختری ہمراہیان لقا بھی ایک جانب اُترے ہوئے ہین عمرو شہر کو دیکھتا بھالتا چلا
آتا ہے حقیقت مین شہر آباد و رعایا دلشاد رئیسون کی سواریان چلی جاتی ہین بازار کھلے ہوئے دوکاندار
خرید و فروخت پر تُلے ہوئے کمرون پر کسبیان لباسہائے فاخرہ پہنے ہوئے بیٹھی ہین ملازمان لقا
خوشی خوشی پھر رہے ہین نئے نئے شہر مین آئے خاطرین لطف سے ہو رہی ہین جس جانب ملازمان لقا
نکل جاتے ہین اہالیان شہر آنکھین بچھاتے ہین ہر ایک کا یہی قول ہے کہ یہ لوگ خداوند کے ساتھ والے
ہین ان کے بڑے مرتبے ہین آٹھ پہر زیارت خداوند کرتے ہون کے جو جی چاہا تقدیر پر کرالی عمرو
دیکھتا بھالتا بشکل خدمتگار در دولت وودوہ زنگی پر آکے پہونچا دیکھا حاجب و دربان گھوڑے ہاتھی
پالکی نالکی چوبدار یسادل درگہ سالار ایک زنگی سیہ رو دروازے پر بیٹھا ہے قرق زنجیر سنہری آراستہ
عمرو چند عرصہ ٹھہرا جب دیکھا خادم و خدمتگار و چوبدار اندر جاتے آتے ہین عمرو بھی حاضر حاضر کہکے
اندر بارگاہ کے داخل ہوا آکر دیکھا اوّلا تخت نخوت پر تاج بخت بر سر پہلو مین بختیارک و یاقوت شاہ
وضیغم وغیرہ اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین ایک ڈنگل پر ملک وودوہ زنگی دیو خصال عفریت مثال بیٹھا ہوا
جھوم رہا ہے چار سو بیٹے رستم خان بن وودوہ و سہراب خان و افراسیاب خان وغیرہ
ڈنگل ہائے زرین پر بعد کبر و غرور ایک جانب داماد و پوتے تمام دربار وودوہ فرزندون سے بھرا ہوا ہے

ایک ایک معزور شکبیر پہلوان زبردست لقا بیٹھا تقدیرین بگھار رہا ہے عمرو ستون کی آڑ پکڑے کھڑا ہوا
دیکھ رہا ہے دربار دودہ کو دیکھکر ہوش اُڑ گئے دل سے کہتا ہے خدا انکی شر سے فرزندان و سرداران
صاحبقران کو بچائے یکایک دودہ زنگی طرف لقا کے متوجہ ہوا عرض کی یا خداوندیہ کون قوم
ہے جو قدرت سے سرکشی کرتے ہین مین ان کے حالات کا بہت مشتاق ہون لقا طرف بختیارک
کے متوجہ ہوا کہا اے شیطان درگاہ خداوندی بخوبی حال مسلمانان سے ماہر ہے سب حال عرض کریگا
اپنے مقام سے بختیارک اُٹھا حال صاحبقران سامنے دودہ زنگی کے بیان کرنے لگا کہا اے
پیغمبر خداوند صاحبزادے فرزند نوشیروان فرامرز نابکار جو بیٹھے ہین حمزہ ان کے باپ کا ملازم ہوا
انکی بہن مہر نگار کو نکال کر لے گیا باعث بربادی نسل کیان بے مہر نگار صاحب ہوئین نوشیروان
نے بڑی بڑی کد و کاوش کی تمام ملک قبضے سے نکل گئے جب وہ عاجز ہوئے تو ان صاحبزادون نے
خروج کیا ملک بلک پھرے ہر مقام پر شکست کھائی حمزہ کا دن بدن جلال بڑھتا گیا قدرت نے ان
سب کو سر چڑھایا انکی خاطر سے ملک موروثی ترک کیا اب حمزہ کے اٹھارہ فرزندان نامدار ایک ایک
صف شکن تیغزن پانچ ہزار پانچ سو چھپن سردار بادشاہ جلیل ہوا اب اُسکے کون مقابل ہو سکتا ہے لیکن
غلام کے نزدیک اگر ایک بلا لشکر حمزہ مین نہ ہو ایک تدبیر مین سب کو غارت کرون بھائی کو بھائی سے
لڑوا دون لیکن بقول شخصے ہر فرعونے را موسی اُسکے سامنے میری کچھ نہین چلتی دودہ نے پوچھا
وہ بڑا کوئی بادشاہ عالیجاہ ہے بختیارک نے کہا بادشاہان جلیل اُن کی در دولت پر جبہ سائی کی آرزو
رکھتے ہین دودہ زنگی نے کہا کوئی بڑا پہلوان زبردست ہے بختیارک نے کہا جسپر آنکھ نظر توجہ ہو
اُسکو پہلوان بنا دین صدہا پہلوانون کو تعلیم کر دیا دودہ نے کہا آخر کوئی حکیم ہے بختیارک نے جواب
دیا بقراط جالینوس اُن کی شاگردی کی امید رکھتے ہین دودہ نے کہا ملک جی بھر گیا وہ دیو ہے بختیارک
نے کہا دیو اُن کے غلامان حلقہ بگوش دیو پر پیو دیو کرتے ہین دیو بھی اُس ظالم سے ڈرتے ہین دودہ ز
گھبرا کر کہا آخر جن یا پری ہے بختیارک نے تھرا کر کہا جن اُسکے سایے سے بھاگتا ہے پریون کو شیشۂ کلام
مین بند کرتے ہین کشندۂ ساحران لقب ریش قدرت تراش لی ہوشربا ایسا طلسم برباد کر دیا
افراسیاب سر پٹک پٹک کے مر گیا ہمارے پیر و مرشد کا کچھ نہ کر سکا دودہ نے کہا میرا اشتیاق بڑھتا
جاتا ہے اے شیطان صاف صاف نہین بتلاتا اُس شخص کا نام لے بختیارک نے کہا اُن کے

نام مین تاثیر ہے جہان پہلی مرتبہ نام لیا خواہ مشرق یا مغرب مین ہون اُنکو خبر ہوجاتی ہے کہ فلان محفل مین ہمارا
نام لیا گیا جہان دوبارہ نام لیا اُس محفل کی جانب وہ شخص منہ کرکے بیٹھتا ہے تیسرے مرتبہ کے نام لینے سے
وہ ظالم اُس صحبت مین آجاتا ہے اُس کا صحبت مین آنا ہے غضب خداوندی ہے کسی کا تاج نذارد کسی کا
اسباب لُٹا کوئی بے سر ہوا کسی پر جوتیان پڑین دودہ نے کہا ملک جی دربار مین ابد دولت کی کسی کی
مجال ہے کہ بے ادبی سے قدم رکھے یا بنگاہ کج دیکھ سکے مسخرہ پن نہ کرو نام بتاؤ یہان کسی کی
مجال نہین ہے کہ دربار مین ابد دولت کے قدم رکھے پہلوان عالم برائے قدم بوسی حاضر ہوتے مین یہ ملک
غزو سیہ یا ختن خارستان وکوہستان ہمامیری برق شمشیر نے سرکشون کو جلا کر خاک کیا لڑ بھڑ کر اس اقلیم کو
پاک کیا جلد نام بتاؤ اشتیاق بڑھتا جاتا ہے **بختیارک** نے کہا نام نہ لونگا ایک قطعہ اہل زبان کا سُناتا ہون
اُس کے مضمون کو سمجھکر خاموش ہو رہیئے زیادہ تکرار نہ کیجیے وہ یہ ہے **قطعہ** وزدیست کہ زہر از دہن
مار بدزدد + خال از رخ زنگی بہ شب تار بدزدد + پاپوش بہ وزدد و زپے پیک ددزدہ + نعل از قدم اشتر رہوار بدزدد +
دودہ نے کہا بڑا چور ہے **بختیارک** نے کہا چورون کا افسر جعلسازون کا رہبر دودہ نے
نے کہا ملک جی اب نام تو بہت مسخرا پن نہ کرو میرے دربار مین کسی کی مجال نہین ہے کہ بے ادبی کر سکے
بختیارک مؤدب کھڑا ہوا کہا اے پہلوان دوران اے رستم زمان ہوشیار ہو جائیے مین نام لیتا ہون
دودہ نے کہا کیا قلعہ فتح ہوگا کہا **قاحی** قلعہ آسان ہے نام لینا دشوار ہے **بختیارک** نے کہا آپکے
حکم سے نام لیتا ہون دودہ نے کہا برائے خدا نام لیجیے از خدا اشتیاق ہے **بختیارک** نے چارون
کونون پر بارگاہ کے سلام کیا ایک ایک خدمتگار کو جھک جھک کے دیکھتا ہے دودہ حیران
کہ یہ دیوانہ کیا حرکتین کر رہا ہے ارے جلد نام لے **بختیارک** نے کہا ذرا گوش ہوش متوجہ ہوجیے شاید آپنے
سُنا ہو سرہنگ سرہنگان بساط بنی آدم مولانا ے معظم و مکرم جامع الفضل والاکرام دوندہ بے درنگ
قلعہ گیر بے جنگ یعنے کہ جناب فطرت مآب شیخ الاصحاب جب یہان تک **بختیارک** پہونچا دودہ زنگی
نے کہا ملک جی نام لیتے ہو یا کتاب طولانی پڑھ رہے ہو **بختیارک** نے کہا ساتھ جلے کا نام ہے ایک
ٹوٹا پھوٹا مجھکو یاد ہے شہنشاہ اقلیم عیاری وہنر بردشت طراری نہنگ بحر خنجر گذاری تاجدار ممالک مکاری
وغداری عیار نامدار طرار وفرار خنجر گذار عمرو بن امیہ نامدار دودہ زنگی بے اختیار
ہنس پڑا کہا ملک جی ایک ساربان زادے کے نام کو تم نے اسقدر طول دیا تمنے ابھی تک عیار ہین

دیکھا دہ ساربان زادہ عیاری کیا جانے جیسا مین جمری بہادر سردار ہون ویسا ہی عیار بھی ہے یہ کہکر
حکم دیا شب آہنگ عیار رفتار کو جلد بلاؤ ملک جی دیکھین کہ عیار ایسے ہوتے ہین فوراً حکم ہوا
خواجہ عمرو ستون کی آڑ مین یہ باتین سنکر ہنس رہے ہین دل سے کہتے ہین کھوٹا بیٹا کھوٹا پیسا وقت پر کام
آتا ہے ہمارا دادا تو کافرون پر ڈال رہا ہے یکایک دربارگاہ پر غلط ہوا سب نے دیکھا ایک عیار قطورہ
زربفتی دپتیادہ سقرلاتی سے آراستہ کلاہ زرین بر سر نہایت چست و چالاک طرار و بیباک پانچ ہزار
عیار پشت پر اس کروفر سے آکر بارگاہ مین پونہچا دودہ زنگی نے کہا اے شب آہنگ
ملک جی عمرو عیار کی بڑی تعریفین کرتے ہین شب آہنگ نے کہا حضور بہت بجا ہے
عمرو کی عیاریان انھون نے دیکھی سنی ہین غلام کے حال سے بخوبی ماہر نہین ہین امتحان ہو تو یقین آئے
ہان ملک جی فرمائیے حمزہ کو گرفتار کرلاؤن یا عمرو کی مشکین باندھون راہ مین جا کے دست بردہ کردن
نجتیارک نے کہا آپ عمرو کو گرفتار کرلائیے صاحبقران سے ہم سمجھ لینگے ایک تدبیر مین سب کو مٹادینگے
شب آہنگ نے کہا ابھی جاتا ہون عمرو کی مشکین باندھکر لاتا ہون اُسی وقت پایۂ تخت خداوندی
کو بوسہ دیا بہانے عیاری سے آراستہ ہو کر یہ کہکے چلا کہ مین عمرو کو پکڑنے جاتا ہون یہ کہکر روانہ
ہوگیا عمرو گھبرایا کہ یہ تو بڑا تیز معلوم ہوتا ہے مین تو اس مقام پر ہون ایسا نہو لشکر مین جا کر میرے آقا پر دست انداز
ہو وہان کسی کو خبر نہین ہے اب چلنا چاہیے یا وہ وہان گیا مین اس دربار کو لوٹ لون اسی فکر مین
عمرو کھڑا تھا کہ کیا تدبیر کرون دربار مین اپنا رنگ جماؤن کہ دربارگاہ پر غلط ہوا نعرۂ شیر کی آواز آئی زمین
تھرائی دیکھا عمرو نے نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان درگاہ سالار کو
مار کر مع مرکب بارگاہ مین گھس آیا لقا کو جو تخت پر بیٹھے دیکھا پکار کر آواز دی او بے حیا نامرد تو نے
مجھکو سامنے مردان عالم کے شرمندہ کیا ورنہ اب تک لاشہ بھی ہٹ گیا ہوتا او دودہ چور میرا تیری بارگاہ
مین آیا ہے بہتر اسی مین ہے کہ مشکین باندھکر میرے حوالے کردو ورنہ سجدہ اور بارگاہ خون سے لال کردونگا
بدون اسکی مشکین باندھے نہ پلٹونگا ایرج نے جو یہ کلام کہا دودہ نے دیکھا یہ جوان خداوند کو جو بُرا
کہتا ہے پہلوانون کو آواز دی اس جوان بے ادب کو لینا چار جانب سے زنگیان سیاہرو و تیرہ درون
لینا لینا کہکے اُٹھے ایرج کو نہایت غصہ تھا پشت مرکب کُرہ بن اشقر سے کود پڑا تیغ دودم سکندری
نیام انتقام سے کھینچا پیدل لڑتا ہوا طرف تخت لقا کے چلا چار طرف سے ایرج پر تلوارین پڑنے

نگین لیکن ایرج نوجوان شیرانہ لڑتا ہوا جاتا ہے یہی قصد ہے کہ جان دون مگر اپنے کو قریب تخت لقا پہونچاؤن لڑتا بھڑتا اسکو لے جاؤن جس زنگی نے ہاتھ اٹھایا ایرج نے ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے ہوئے کسی پر قبضہ مار دیا کسی کو اوجھڑ سپر کی دی بڑے بڑے پہلوان زبردست زنگیان دیو خصال عفریت مثال ہاتھ سے اس صاحب جاہ وجلال کے واصل جہنم ہوئے عمرو کا کلیجہ منھ کو آگیا دل تھرا گیا حیران ہے کہ اس معرکۂ عظیم سے اس شیر کی کیونکر جانبری ہوگی اگر ایک پہلوان مارا گیا چارہ اسی مقام پر موجود تھے عمرو نے دیکھا ایرج لڑتا بھڑتا سینہ سپر کیے ہوئے ات کا خیال قریب تخت لقا پہونچا اور للکارا کہ او مرتد اٹھ اسی مین بہتر ہے کہ میرے ساتھ چل خطا تیری معاف کرا دون گا ورنہ بذلت تیری مشکین باندھ کے سامنے داداجان کے لے جاؤنگا لقا نے جو دیکھا ایرج قریب آگیا ضیغم و زرکار بے زخم کھائے بھاگے لقا نے ہاتھ تلوار کا مارا ایرج نوجوان و نبے پر آمادہ ہے بائرھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کے پھینک دی کمر مین ہاتھ ڈال کے اٹھا لیا گل اہالیان دربار نے دیکھا کہ ایرج نوجوان نے بصد شوکت ولیاقت لقا ایسے دیو خصال کو دست حق پرست پر بلند کیا لڑتا بھڑا لیکے چلا اسوقت دوددہ زنگی آوازین دے رہا ہے یارو چا نے خود خداوند کو بذلت لیے جاتا ہے بڑے شرم کی بات ہے کہ اس مجمع عام سے گرفتار کر کے لے جائے جان بازی کر کے اس جوان کو قتل کرو اگر نکل جائے گا بڑی بدنامی ہے اسوقت جملہ سرداران دوددہ زنگی کا ایرج پر ہجوم تھا ایرج نوجوان جنگانہ و شیرانہ جنگ کر رہا ہے سب کا فریہی چاہتے ہین جس طرح بنے اپنے خداوند کو چھڑالین ایرج چاہتا ہے لڑبھڑ کر قریب اپنے مرکب کے پہونچ جاؤن تو البتہ لڑتا بھڑتا نکل جاؤن آخر یہانتک تلوارین پڑین کہ کمر زنجیر پر لقا کے ہاتھ پڑا اور زنجیر کٹی لقا گرا چار طرف سے کافر ٹوٹ پڑے اور ہاتھون ہاتھ لقا کو لے بھاگے عمرو کا کلیجہ پھٹ گیا کئی مرتبہ نیمچہ کھینچ کے جا پڑا اکثر زنگیون کو قتل کیا ایرج کو بھی ثابت ہو گیا کہ خواجہ عمرو موجود ہین کئی مرتبہ عمرو نے آنکھ ملائی اشارا کیا کہ لے غور منظر اپنے کو اس مجمع سے نکالو جو تم نے کہا تھا وہ کر چکے خوب نام کیا بڑا کام کیا ایرج نے کہا یہ سب آپ کی پرورش کا باعث ہے اس دربار مین آج موت لیکر آئی ہے غلام زندہ نہ پلٹے گا لقا دستیاب ہو کے چھوٹ گیا

اُستادان سخنور نے اس داستان شوکت بیان کو بصد شد و مد تحریر فرمایا ہے کہ ماہ آسمان قاسم نوجوان کو لڑنے مین دن تمام ہوا آفتاب عالمتاب مہیب شمشیر شہزادہ والاقدر سے کاشانۂ

مغرب مین جا کے چھپا شاہ شاہ زنگبار مع فوج ثابت و سیارگان سپہر نیلگون فلک پر جلوہ فرما ایرج نوجوان
اُسی شد و مد سے لڑ رہا ہے چار پہر رات بھی کٹی ایرج اُسی طرح مصروف جنگ ہے حقیقت مین یہ
شیر دریاے جرات کا نہنگ ہے بوقت سحر عمرو توگلیم اوڑھ کے کنارے ہوگیا مگر انتہا کا قلق ہے دل سے
باتین کر رہا ہے کہ افسوس صد ہزار افسوس مین نورالدہر کو ناحق روک آیا اگر وہ پانچون شیر اس جنگ
مین آکر شریک ہوتے اسکو نکال لیجاتے اب کیونکر جاؤن کہان سے اسکے واسطے مددگار لاؤن قضاے
کار اب بعد آٹھ پہر کے ایرج پر انتہا کا وقت تنگ کہ محراب زنگی داماد دودہ زنگی تیغہ برق مثال
کھینچکر ہٹو ہٹو کہتا ہوا بڑھا قریب ایرج آیا ہاتھ تلوار کا مارا ایرج نے دم شمشیر پر او جھڑ مار دی کہ تلوار محراب
کی ٹوٹ گئی نامرد کو شکست حاصل ہوئی اوپر سے ایرج نے ہاتھ مارا محراب نے سپر فولادی
کو چہرے کی پناہ کیا تیغ برق تاب ایرج جو تڑپ کر گرا سپر کٹی محراب زمین پر گرا ایرج نے
محراب کو سامنے مین تلوار کے لیا اگر ہاتھ مار دے تو سر محراب اُڑ جائے محراب نے
عاجز ہو کے دونون ہاتھ اُٹھا دیئے ایرج کو رحم آیا کہ گرے ہوئے کو قتل کرنا شیوہ مردان عالم کا نہین ہے
ہاتھ روک لیا فرمایا اے محراب اُٹھ جو بہادر مجبور ہو اُسکو قتل کرنا ہمارا کام نہین ہے اور سپر و شمشیر لا تب
میرے تیرے مقابلہ ہو محراب اُٹھکر بھاگا اور سپر و شمشیر لایا جب قریب ایرج پہونچا ایرج نے
للکارا اے محراب ہوشیار ہوجا محراب نے آواز دی مین تو غلام حلقہ بگوش ہوا آپ تو میرے
جان بخش ہین بھگوڑے لقا پر لعنت کی یہ کہکے گرد ایرج پروانہ وار پھرنے لگا ہر مرتبہ یہی نعرہ تھا لاکھ
جان آپ کے قدمون پر نثار ہے لکھا ہے کہ چالیس رفیق محراب کے شریک ہوکر لڑنے لگے ایرج
نے اُنکی تسکین ہائے شدہ ہاے تحت الحنک پھاڑ کے زخمہاے سر باندھے ہر دہان زخم سے الامان الامان
کی آواز آتی تھی دودہ نے جو دیکھا کہ داماد میرا ایرج کو بچاتا ہے حکم دیا اسکا بھی سر کاٹ لو تمام کفار نے
بلوہ کیا چالیس رفقا کی کیا حقیقت تھی فوج نے جو بلوہ کیا وہ بیچارے لڑ بھڑ سیار گلشن جنان ہوئے
محراب زخمون مین چور چور ہوکر زمین پر گرا آواز دی لئے شہریار غلام نثار ہوا ایرج بیقرار
ہوکر جھپٹا کہ مین اپنے رفیق کو بچاؤن ملازمان دودہ نے بلوہ کرکے محراب کو اُٹھا لیا دودہ
نے حکم دیا اسکو شفاخانے مین لے جاؤ علاج کرو جب صحت پائے گا تو پوچھیا کا گو پر بلا کے اپنے مذہب مین
کرینگے نمانے تو قتل ہوگا ایرج کو گرفتار ہونا محراب زنگی کا بہت شاق ہوا لڑتا ہوا بڑھا کہ مین رفیق کو

چھڑاؤن دس پہر گذر رہے ہین اس دربار کفر مدار مین لڑتے ہوے قبضۂ شمشیر ہاتھ مین جم گیا تمام جسم تیرون سے چھنا ہوا ہر اعضا فوارہ بنا ہوا سر دپشت و پہلو زخمی لڑتے لڑتے اتنا زمانہ گذرا پانون لڑکھڑاتے ہین غش چلے آتے ہین لڑتا بھڑتا جو بڑھا چار جانب سے تیر چلے ایک زنگی نے بڑھکر نیزہ مارا نشانہ ایرج کا نشانہ ہوا استخوان کو توڑ کر سنان نیزہ گذر گئی ایرج نے کہ مارا سنان نیزہ ٹوٹ کر شانے مین رہگئی ایرج نے اسکو کھینچا فوارہ خون کا جاری ایک بے حیا نے بڑھکر ہاتھ تلوار کا مارا زخم سر بھی چوپارہ ہوا ایرج لڑکھڑا کر زمین پر گرا فرط زخمداری سے غش آگیا وہ دو ٔ زنگی نے تہارہ کیا اسکا سر کاٹ لو چند نامرد بڑھے اب تو عمرو کو تاب نہ باقی رہی گلیم اُتار کر نعرہ کیا نعرہ عمرو

عمرم کہ کلاہ از سر قیصر بہ برم
رنگ از رخ بچنگ بد اختر بہ برم
تیغ و سپر و میوہ و ساغر بہ برم
در محفل خسروان چو گردم ساقی

اب بختیارک نے دیکھا عمرو ایک گوشے سے ظاہر ہوا جس زنگی نے چاہا تھا کہ سر کاٹ لون عمرو نے سر سے گوپھن کھولا سوا پانچ سیر کا سنگ تراشیدہ و خراشیدہ کلہ گوپھن مین رکھکر مارا کہ سر اُس خودسر کا اُڑگیا عمرو گرد ایرج کے پھرنے لگا سنگ اندازی کررہا ہر جا ہتا ہے فرزانگیان سیاہ روز کہین تو مین جال مار کے ایرج کو اُٹھا لون صاحبقران فرمائینگے خواجہ تمھارے سامنے میرا نور نظر قتل ہوگیا تمنے کوئی تدبیر بچانے کی نکی ہاے کیونکر شیر کو بچاؤن علاوہ خیال صاحبقران عمرو نے بچپن سے ایرج کو مثل فرزندون کے پرورش کیا فنون سپاہگری تعلیم فرماے صاحبقران بنایا مرتبہ اعلیٰ پر پہونچایا دل اندر سے ٹکڑے ہورہا ہے دس بارہ زنگی عمرو نے مارے کسی کو قریب ایرج آنے نہین دیتا چاند کا ٹکڑہ زمین پر پڑا ہے بلڑ جو ہوا ایرج نے آنکھ کھولکر دیکھا کہ خواجہ میرے گرد پھر رہے ہین پکار کر آواز دی جد عالی تبار آپ میرے واسطے کد وکوشش نہ کیجیے جسطرح ہوسکے نکل جائیے والد ماجد سے آداب و تسلیمات عرض کر دیجیے گا جد عالی تبار امیر نامدار سے عرض کیجیے گا کہ غلام آپ کا بارگاہ وہ دو ٔ زنگی مین بیکس و بے بس ہوکر مارا گیا یقین کامل ہے بزرگ ہمارے دعویٰ خون کرینگے رفقا بھی لڑینگے مرینگے خدانخواستہ اگر آپ پر کوئی چشم زخم آیا رکن بارگاہ صاحبقران گرجائیگا ہم ایسے ہزار جان خدمت گذار ہین آپ جان لشکر صاحبقران عالیوقار ہین عمرو ان کلمات حسرت آیات ایرج پر چیخین مار کر رو دیا کہا اے نور نظر دل نہین مانتا کہ تمکو چھوڑ کے چلا جاؤن تمنے آج وہ کام کیا اگر رستم و اسفندیار ہوتے حلقۂ غلامی کان مین ڈالتے جو تم نے زبان سے کہا

بھا وہ کیا اکیلے آکر لقا کو اٹھا لیا مجمع سے نکل گئے دو وہ زنگی ہنے غصے مین آواز دی ارے
او نامردو اس عیار کا سر کاٹ لو چہار طرف سے زنگی بلوہ کر کے چلے اب عمرو گھبرایا تھر بھی مار رہا ہے
زنگیون کو للکار رہا ہے دلکو طرف پروردگار کے رجوع کیا کہ اے مسبب الاسباب اس شیر کو بچانا مجکو
سامنے صاحبقران کے زرد رو نکرنا بیقرار ہوکر جو عمرو نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا ایک
بھبھوکا گرا ایرج کو دریا سے دو وہ زنگی نے اٹھا لے گیا اب عمرو ایک جانب بھاگا یہ تو ظاہر ہے
کہ نہین معلوم دشمن لے گیا یا دوست بہر نوع اسوقت تو جان بچی وہ حافظ حقیقی وہان بھی دشمن سے بچائیگا
عمرو لڑتا ہوا جلوخانے مین آیا ایک زنگی کو دیکھا گھوڑا ایرج کا لئے جاتا ہے عمرو کا دل بے قرار ہو گیا
جھپٹ کر اس سیاہ رو کو خنجر مارا وہ تو ٹکڑا ہو کر گرا عمرو جست کر کے پشت کرہ بن اشقر پر سوار ہو کر دگی
بھی آنکھ سے آنسو جاری تھے عمرو نے زبان جنی مین کہا اے مرکب اصیل آقا تیرا زندہ ہے بیقرار نہو مجھکو
مجمع کافران سے نکال لے چل یہ جو عمرو نے زبان جنی مین کہا کرہ بن اشقر نے کنوتیان بدلین طرارے
بھرنے لگا ہرچند زنگیون نے گھوڑے دوڑائے گرد کو بھی نہ پہونچے عمرو مرکب اڑاتا ہوا نکل گیا یہان
اسد و نورالدہر وغیرہ بجزنت عمرو اسی صحرائے ویران مین زیر نخل بیٹھے بھوک کے پیاسے سب نے
کہا اگر یہان سے چلے جائین تو خواجہ کے خلاف ہوگا صاحبقران زمان نے اپنے سر کی قسم دیکے
بھیجا ہے کھانے کی کیا تدبیر ہو اسد نے کہا اسی واسطے پیشہ قزاقی سالہا سال کرے تب نام سپاہ گری کا
لے تم سب شاہزادے بھوک کے پیاسے مر جاؤ گے ہم ابھی تدبیر کر کے لاتے ہین یہ کہکر اسد غازی اٹھے
سامنے ایک قریہ تھا اسمین جا کر زمیندار کو آواز دی زمیندار نکل آیا جمال باکمال دیکھکر حیران ہو گیا
کہا حضور کیا حکم ہوتا ہے اسد نے مشت زر نکال کر دیا کہا ایک بکرا اسقدر چانول ایک دیگچہ
برای چند ساعت ہم کو ضرور ہے زمیندار نے خوشی خوشی بڑا دیگچہ گھر سے نکالا چانول استعمال
دو بکرے نہایت معقول سر پر مزدور کے لدوا کر اسد کے ساتھ کیے یہان سب منتظر تھے
دیکھا اسد مع سامان آ کر پہونچے سب خوش ہو گئے اسد نے مزدور سے چولھا بنوایا بکرے ذبح
کیے پلاؤ پکنے لگا لکڑیان گیلی ہین آگ نہین سلگتی کبھی نورالدہر پھونکتے ہین کبھی دارا اب قریب
آتے ہین یہ شہزادگان والاقدر کبھی ایسا اتفاق کاہیکو ہوا تھا بھوک کی بیتابی مین چہرے سرخ آنکھون سے
آنسو جاری عارض تمتماتے ہوئے پسینے پسینے سب اپنی جان سے بیزار ہین کہ سامنے سے ایک

فقیر پیدا ہوا جب قریب آیا کہا ای شہزادگان والاقدر آپ لوگون پہ جفا امیدوار ہون کہ نام نامی سے
آگاہ فرمایے طہماس نے سب کے نام بتا دیے اب تو فقیر بیٹھ گیا کہا واتا یہ فقیر بنوا حضور تشنگذار ہی کر دی سبکو
غنیمت ہو گیا فقیر نے سلیقہ سے بیٹھکر لکڑیان لگائین نمک اپنے پاس سے ملایا تھوڑی دیر مین پلاؤ تیار ہوا
دیگچہ اتار کے سامنے رکھا واراب نے کہا کوئی ظرف نہین کاہے مین کھائین اسد نے کہا بیتاب
کے لیے سب سامان مہیا ہی یہ کہکے نخل سے پتے توڑے انکو لاکر پھیلا دیا تنکون سے گانٹھ کر تبری
بنائی اسپر پلاؤ انڈیل دیا کوئی دیگچے مین کھا رہا ہی کسی نے تبری پر نکالا اسد کو دعائین دیرہے ہین
نورالدہر فرما رہے ہین ظاہر مین تو اسد دیوانہ ہی اسی کی وجہ سے کھانا نصیب ہوا فقیر مگس پرانی
کر رہا ہی چھاگل مین پانی لایا شہزادون کو پلایا یہ سب جوانان صف شکن جب سیر ہو کر اٹھے آنکھون کے نیچے
اندھیرا آیا لڑکھڑا کے گرے بیہوش ہوے فقیر بے پیر نے آواز دی منم شب آہنگ صبا رفتار
عیار دودہ زنگی گذارش کرچکا ہون یہ بختیارک سے وعدہ کرکے چلا تھا اس صحرا مین آ کر
ان شیرون کو پایا خیال مین آیا یہ مقدمہ تقدیر خداوندی ہے کہ ارکین لشکر حمزہ بلاکدوکاوش مل گئے
جب سب بیہوش ہوے اب سوچا کہ کسکو لیجاؤن کسکو چھوڑون سب بے مثل وبے نظیر ہین آسمان
صاحبقران کے ماہ منیر ہین آخر مین سوچا کہ ان سب کو نہ لیجا سکون گا سب کے سر کاٹ لو بختیارک
کو بھی معلوم ہو کہ ایک ہی عیاری مین لشکر حمزہ کا خاتمہ کر دیا تلوار کھینچکر چلا پہلے قصد ہو کہ اسد
ہی کا سر کاٹون یہ جوان سب مین معزز ومکرم ہی قضا بے کار یہ بیحیا قصد کر کے چلا ہے کہ صحرا سے
گرد اڑی عمرو کرد بن اشقر پر سوار آ کر پہونچا دور سے دیکھا شب آہنگ صبا رفتار جوانان
عالیوقار کا سر کاٹا چاہتا ہی بیقرار ہو کر نعرہ کیا او بیحیا کیا کرتا ہے منم مہر سپہر عیاری وہنر بر دشت طراری
عمرو چونکہ دور تھا گوپھن کو چرخ کہا او خب آہنگ ایک سو سے جسم کو ہوا سر اوڑا دونگا یہ کہکر عمرو
نے پتھر مارا شب آہنگ کو خوف جان جست کر کے الگ ہوا عمرو پشت مرکب سے کود انچہ
کھینچکر شب آہنگ پر جا پڑا آپسمین نیمچہ چلنے لگا شب آہنگ بھی بلاے روزگار ہے
چوٹ نہین کھاتا آنکھین لڑی ہوئین چھوٹ کے ہاتھ چل رہے ہین ایک مقام پر شب آہنگ
نے بیٹھکر پالٹ کا ہاتھ مارا عمرو نے جست کی نیمچہ تو خالی دیا شاخ نخل سر پر پڑی عمرو تیورا کے زمین
پر گرا شب آہنگ نے بیہوشی اڑا دی عمرو بیہوش ہوا اب شب آہنگ

صبا رفتار نے عمرو کو ایک نخل سے باندھا ہوشیار کیا کہا کیون ساربان زادے عیاری اسکا نام ہے اب تمہارا ابھی سر کاٹ کے لیجاؤنگا عمرو نے کہا اے شب آہنگ مین نے تجھ ایسا عیار نہین دیکھا مجھے کھولدے مین تیرا شاگرد ہوتا ہون شب آہنگ نے کہا او ساربان زادے مجھکو دھوکا دیتا ہے یہ کہکے نیمچہ کھینچکے چلا کہ عمرو کا سر کاٹ لے اب عمرو بیقرار ہے دعائین مانگنے لگا اتفاقاً نقابدار زرین پوش مع اپنے عیار کے کہ صحرا مین نکلا کھیل رہا تھا دور سے عیار کی نگاہ پڑی کہا اے شہریار غضب ہوا عمرو کو کوئی عیار قتل کرتا ہے قریب پہنچ چکا ہے نقابدار نے جو پلٹ کر دیکھا دور سے نعرۂ شیرانہ کیا خبردار دمکار کیا کرتا ہے شب آہنگ نے کہا نقابدار ابھی تم پرے ہے جبتک یہان پہونچےگا عمرو کا تو سر کاٹ لون نقابدار نے آواز دی او ملعون مجھکو دور سمجھا ہے کمان کیانی دوش سے اتاری تیر چلے مین جوڑا اسپر کمان کا کرکھا شب آہنگ سہما چلا کے بھاگا گوشۂ صحرا مین ایک نخل تھا بھاگ کر اسکی آڑ مین چھپا نقابدار نے تیر مارا پانچ نخل کو توڑ کر پار گذر گیا شب آہنگ یہ زور بازو دیکھکر بھاگا عیار نقابدار نے پوچھا کیا شب آہنگ نے کہا ہم سمجھا کہ جسکا سردار ایسا زبردست ہے عیار بھی بلاے روزگار ہوگا عیار مثل برق جہندہ جھپٹا شب آہنگ کو خوف جان صحراے خارستان مین گھس گیا عیار نے حقۂ آتشبازی مار دیا جنگل مین آگ لگ گئی شب آہنگ الامان الامان کرتا ہوا بھاگا دامن و گریبان کو جھٹکتا ہوا منھ بھی نامرد کا جھلسا جب جنگل تمام جنگل سے نکل کر بھاگا عیار پلٹا آواز دی او نامرد مین بھی تو اکیلا تھا مقابلے مین نہ ٹھہرا شب آہنگ نے پلٹ کر جواب بھی نہ دیا دل سے کہتا ہوا ان مسلمانون کی مدد غیب سے ہوتی ہے نہین معلوم یہ نقابدار مفلوک کون ہے کس زور شور سے تیر مارا پانچ نخل کو توڑ کر پار گذر گیا یہ کیا بھید ہے کہ سر پر سایۂ فلک ناز سفید ہے عیار نے آکر خواجہ کو کھولا کہا اس مشہور بدعوی عیاری ایک عیار نے مشکین باندھ دین کچھ نہ ہوسکا زنبیل وغیرہ مجھکو حوالے کیجیے میرا آقاے نامدار نقابدار عالی مقدار اِسماے صاحبقران نامدار لیگا مین زنبیل وغیرہ کا خواستگار ہون عمرو نے کہا اے عیار طرار مین بیچارہ غریب محتاج زنبیل کیا چیز ہے اگر گلیم کا خواہان ہو ایک کملی خرید دون مجھ ایسے فاقہ کش سے کلام کرنا کیا ہے البتہ احسان تمہارا فرزندان صاحبقران پر ہوا نقابدار نے عیار کو منع کہ بزرگون سے ایسے کلام کرنا مناسب نہین ہے اے خواجہ میری جانب سے خاقان زمان کو

آداب و تسلیمات عرض کرنا تھا تنگ ہو سکے سمجھا نا کہ یہ غلام بے ادبی کرتا ہین چاہتا ہی سر سیدان میرے
آپ کے مقابلہ نہو کسی محتاج پر قرار پا جاے عمرو نے کہا اے نقابدار بہادر حمزہ سخن ناشنوی میر اکتنا نمانیگا
مین عرض کردن جملہ فرزندان حمزہ با بہانہ مذکور کے خواہان ہوے حمزہ نے لڑ بھڑ کر سب کو زیر کیا
ان مین کیسے صاحبقران کو گمان ہوا ایک ایک کو دو دو مرتبہ زیر کیا دارای ہند لندھور بن سعدان
نے ملک بر تمامین بے زیر ہوے اطاعت کرتی تھی ہمیشہ بلبلاتے تھے کہ مین صاحبقران سے زیر
نہین ہوا علمشاہ کو بڑا گھمنڈ تھا قویل ہندی دویل ہندی کو مار کر اپنے ہوش مین نہ تھے ہر دم
یہی کہا کرتے تھے کہ مجھ ایسا جسکا فرزند ہو وہ جا کر خانہ کعبہ مین نہ بیٹھ رہے با بہانہ صاحبقرانی ہم کو
حوالے کر دین ہم جنگ نوشیروان کو سمجھ لینگے سنتے سنتے حمزہ عاجز ہوا جس طرح سے بن پڑا لشکر سے
جدا ہوا اپنے کو ملک عدن مین پہونچایا دیوانہ سعد گرگنک عدنی بنکر سب کو زیر کیا رستم کی
بھی مشکین باندھی لندھور نے گرز کھاے جس فن مین جسکو ناز تھا اسی فن مین اسکو زیر کیا مالک کا
تیرہ نکالا اینہمہ کر عرض کرون کہ حمزہ بدون مقابلہ وہ اشیاے نادرہ کہ جس کو ساٹھ برس جہاد کر کے
حاصل کیا یون با سانی حوالے کر دین نقابدار نے فرش بچھوایا نور الدہر وغیرہ بھی ہوشیار ہوے
بار احسان نقابدار سے سر جھکے جاتے ہین جلالت نقابدار دیکھکر سب گھبراتے ہین دل
کہتا ہی کہ ہم سب کا افسر ہے رعب و دبدبہ سطوت صولت کلام فصاحت بلاغت چند ساعت بیٹھکر ان
سب کی دعوت بہ لطف و تمام کی سامان جملہ ہمراہ ہی ستر ہ لاکھ دیوان قاف ساتھ رہتے ہین بارہ ہزار سرداران
صف بارگاہ زربفتی جسمین کئی سو ستون مکمل بجواہر نہایت رعنائی و زیبائی اُس بارگاہ فلک اشتباہ
مین ان شیران دشت نبرد کو لا کر داخل کیا سب سے زیادہ اسد نامدار کی خاطر کی ہے
ہاتھ انکھون سے لگاے اسد بگڑے جاتے ہین نقابدار کا یہ جواب ہے کہ مین آپ سے مقابلہ نہین
کر سکتا ساقی بچے آکر حاضر ہوے دیوزاد بھی خدمت مین حاضر ہین نقابدار جب با بہانہ صاحبقرانی
کا ذکر کرتا ہی اور تو سب شرما کے سر جھکا لیتے ہین اسد نامدار جواب دیتے ہین کہ اے نقابدار
بہادر ہم نے تمکو آگاہ کیا اگر نانا جان سے جنگ منظور ہے حقیر ابھی موجود ہے جس طرح مزاج مین آئے
امتحان کر لیجیے دو مرتبہ تمنے مدد کی اگر احسان جتانے آے ہو جو کچھ حکم ہو اُسکی اُجرت حاضر کرین
نقابدار نے کہا وہ بھی تبرک ہے اب جلسہ آراستہ ہوا نقابدار خود اُٹھکر اشیاے

نادرہ ایک ایک کے آگے پیش کر رہا ہی پردہ ہاے بارگاہ اُٹھے ہوے دیوزاد اُترے ہوے
ہین گل سرداران نقابدار خدمتگذاری مین ان سبکی مصروف ہین بلکہ نقابدار پوچھ رہا ہے
کہ اے شہزادہ نورالدہر ہماری کمان تمنے خدمت مین صاحبقران کی پہونچائی باغ مین جو
اُس بلاے سیاہ نے ہمسے پیش کی تھی نورالدہر نے جواب دیا کہ جب سے ابھی تک لشکر مین جانیکی
نہین آئی یہ ذکر تھا کہ لشکر نقابدار مین ایک غریو بلند ہوا بارگاہ سرنگون ہزارہا دیوزاد کے سر گرز
گرز لگی صداہاے مہیب کان مین آئین تکبیر و یہ بلند کی آوازین بلند ہوئین نقابدار نے گھبرا کر
کہا ای شاطر دریافت تو کر یہ کیا معرکہ ہے کیسا ہنگامہ ہے عیار گیا چشم زدن مین پلٹکر آیا عرض کی
اے شہنشاہ گیتی ستان سہراب بن قہقہا سہ چشمی بارہ لاکھ فوج پردۂ ظلمات سے جمع کر کے
براے مقابلۂ ملکہ قرقیہ جاتا تھا آپ کے ہاتھ سے کئی مرتبہ شکست کھائی تھی یہ خبر جو اُسکو دریافت ہوئی
کہ لشکر نقابدار زرین پوش فروکش ہے غفلت مین آپ کے لشکر پر آپڑا چونکہ سب کمرین کھول
چکے تھے کئی لاکھ نرہ ہاے دیو مارے گئے لشکر پر سامان شکست ہے یہ سنتے ہی غصے سے نقابدار
کا چہرہ سُرخ ہوا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا بقہر و غضب تمام اُٹھا نورالدہر وغیرہ سے کہا آپ سب صاحب
مصروف صحبت عیش رہیے مین اُسکو سزا دیکر حاضر ہوتا ہون ان شیرون نے جواب دیا آپ ہمارے
محسن ہین کیونکر ممکن ہے کہ ہم جلسۂ عیش مین بیٹھین ہم بھی آپ کے ساتھ ہین نقابدار تو نکلتے ہی
مرکب سہ چشمی پر سوار ہو کر مصروف جنگ ہوا داراب و خورشید و نورالدہر و اسد و طہماس
بھی گھوڑون پر سوار ہو کر معرکۂ جنگ مین آے دیکھا کہ سہراب بن قہقہا نے قیامتین برپا کی ہین دو سو
گز کا قد و قامت چوب دست آہنی جسمین سات زنجیرین ہر ایک زنجیر مین سو سو من کا پتھر نصب
کیا ہے اسی حربے کو چقماق چادر کہتے ہین جب اُسکو گردش دیتا ہے دس دس دیوزادون
کے سر پھٹ جاتے ہین خوف سے دیوزاد اُسکے مقابلے مین نہین آتے ہین بارہ لاکھ لشکر جنگی
غفلت مین جو آپڑا سنبھلتے سنبھلتے کئی لاکھ دیو مارے گئے لشکر مین نقابدار کے خون کے دریا بہی
نقابدار نے آتے ہی نعرۂ شیرانہ کیا سہراب بن قہقہا کو للکارا او ملعون بھگوڑے روسیاہ ہمیشہ
بھاگ کر پردۂ ظلمات مین چلا جاتا ہے ہمیشہ سرکشی دکھاتا ہے آ کر ہم سے مقابلہ کر ہمیشہ غفلت کا
جو یار رہتا ہے وہ باپ تیرا قہقہا ہماری جنگ کو ہنسی سمجھا تھا کئی مرتبہ لشکر کشی کر کے آیا شکستین

کہا مین تجھکو حوصلہ باقی ہے یہ کہکر با شمشیر برہنہ لشکر دیوان پر جا پڑا بارہ ہزار سرداران نقابدار رجز خوانان
زرہ پوش بصد جوش وخروش جا گر گرے لڑنے لگے نورالدہر وداراب وغیرہ بھی تلوارین کھینچکر
آپڑے ہرچند چاہتے ہین کہ اپنے کو قریب نقابدار پہونچائین ممکن نہین ہوتا نقابدار نے جاتے
ہی دریائے فوج مین غوطہ مارا اُس دریائے قہار فوج دیوان مین شناوری کر رہا ہے یہ لوگ
دیوبند دیوکش ہین صدہا مرتبہ پردۂ قاف مین جا کر لڑے دیوان قاف سے معرکے پڑے مگر طرز جنگ
نقابدار دنیا سے نرالا ہے اول تو مقدمۂ عجائب وغرائب یہ ہے کہ بار سفید سر پر سایہ فگن مسلط ہمراہ
نقابدار جاتا ہے مثل ہمزاد ہمراہ یا جس طرح شمع کے گرد پروانہ پھرتا ہے چرخ مار رہا ہے
نقابدار جس دیو پر جا پڑا دیو نے حربہ کیا نقابدار بہادر گھوڑے سے کود احربہ کو اُس کے روکا
جھپٹ کر ہاتھ مارا اگر گاہ پر تلوار پڑی دیو خونخوار مثل خیار تر دو ٹکڑے ہوا اگر دیو کی بیاض گردن پر
ہاتھ مارا تو اُس کافر کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اگر کوئی پیٹ پڑا کودے پر لاد کر اُسکو مار اچھاتی پر چڑھکر
اُسکا سر کھینچ لیا نورالدہر واسد حیران طرز جنگ نقابدار ہین جس مقام پر زیادہ مجمع
دیکھتا ہے صفین درہم و برہم کرتا ہوا اُس غول مین اپنے کو پہونچاتا ہے مجمع دیوان متفرق کیا
افسرون کو تاک تاک کے مارا اسی فکر مین ہے کہ جا کر سہراب بن قہقہا کو مارے ان کسی کا حوصلہ
نہین پڑتا کہ اُس عفریت خونخوار کے مقابلے مین جائے جس مقام پر چقماق چاو لیکر جسم گیا اُس
حربۂ بے پناہ کو گردش کی سو دو سو کے سر پھٹ گئے وہ جو دبست گران سنگ زنجیر لے آہنی آہنین
نصیب سو سو من کے پتھر اُسمین لگے ہین جسپر پتھر پڑا کسی کا سر پھٹا کسی کا ہاتھ ٹوٹا کسی کے استخوان
کے ٹکڑے ہوئے ہر صف مین یہی غلغلہ ہے کہ سہراب بن قہقہا نے پرے کے پرے
درہم و برہم کر دیئے میدان لاشہ ہائے دیوان سے بھر دیئے اس غفلت مین وہ بے حیا آپڑا
تھا کہ سنبھلنا اس لڑائی کا دشوار تھا مگر نقابدار عالیمقدار اس زور سے جا کر گرا کہ دیوزادون کو
بھاگنا مشکل پڑ گیا اگرچہ چاہتے ہین کہ بھاگ کر نکل جائین تو دیو ملازمان نقابدار کھڑے ہین غول
آرہ ہائے پشت نہنگ ہاتھون مین لیے ہوئے ہوا پر اُڑ رہے ہین اول مین تو ہزارون مارے گئے اب
نقابدار نے جنگ رستمانہ کر کے لڑائی کو سنبھالا اپنے افسر کی رستمی دیکھکر یہ بھی سب سنبھلے مین
جسنے بھاگنے کا قصد کیا جھپٹ کر اُسکا سر کاٹ لیا سہراب بن قہقہا جنگ نقابدار دیکھکر

نزار ان وترسان چاہتا ہی بھاگ کر نکل جاؤن نقابدار کا مقابلہ نہ کرون نور الدہر کا قصد ہی کہ جاکر
مگر بڑھکر سہراب بن قہقہا سے لڑون اسعد و داراب بھی اسی فکر مین ہین کہ سہراب سے لڑین
نقابدار کو شوکت دکھائین مگر جنگ نقابدار سے سب عاجز ہین جس صف پر پہونچا ہنگامہ ڈالدیا
دو دو دیو زادون کو ٹکرا ٹکرا کے مارا جب جاتا ہے افسر کو تاک لیتا ہے دو پہر کامل تلوار چلی قلب لشکر
مین سہراب مصروف جنگ تھا گرد اُسکے ہزار ہا لاشے پڑے ہوے چقماق چادر کی گردش قتل جوانان
کی کوشش کر سامنے سے نعرہ نقابدار زرین پوش ہوا ملازمان سہراب بھی اسی مقام پر جمع ہو گئے
ہین اپنے افسر کے ساتھ لڑ رہے ہین ایک جانب سے اسعد نامدار کا نعرہ ہوا ایک جانب سے شہزادہ
نور الدہر بن بکر بدیع الزمان پہلو مین شہر بریشہ کلنگان صاحب ساطور گران طہماس بن
غتقویل دیو پرور ساطور ہفت صد منی سے جنگ کرتا ہوا آتا ہی یہی قصد ہے کہ نور الدہر کو قریب
سہراب بن قہقہا پہونچائین ہمارے آقا کے ہاتھ سے یہ عفریت خونخوار واصل جہنم ہو ایک جانب
سے اسعد نامدار کا بھی یہی قصد ہے کہ بڑھکر اسکو مارون داراب کشورکشا نے سینہ سپر کر دیا
لاش پر لاش گرا دی اُسوقت اُس مقام پر انتہا کی شمشیر زنی وصف شکنی ہوئی سہراب کے ہوش
پراگندہ کہ فرزندان حمزہ قیامت کے ہین پہلوان قاف سے بخوف لڑ رہے ہین خمہاے کاری سرون
پر کھا ہی میدان کارزار سے قدم نہ ہٹا ہی بڑھتے ہی چلے آتے ہین نقابدار تک کوئی نہین پہونچا ہر
قلب فوج مین زور شور سے لڑا دل فوج کے ہلا دئیے نعرے پر نعرہ کرتا ہوا دم جرأت کا بھرتا ہوا
قریب سہراب بن قہقہا پہونچا نور الدہر و اسعد و داراب اسکی فوج مین اُلجھ گئے
ہر چند قصد کرتے ہین کہ اس بلوے سے نکلین لوہے کی دیوارین ہین دیوار ہاے سنگ شکست ہونا
دشوار ہر چند ان جوانان صف شکن نے جانبازی و سرفروشی کی اسعد نامدار نے کئی افسران نامی
مارے مگر قریب نقابدار نہ پہونچ سکے نقابدار جب قریب سہراب بن قہقہا پہونچ چکا پشت
مرکب سے چشمی ہے کو دپڑا للکارا او نامرد تو پیدل ہے مین بھی تجھسے پیدل ہو کے مقابلہ کرونگا اس شوکت
نمائی پر ان جوانان صف شکن کے ہوش اڑ گئے دیکھ رہے ہین کہ آستین رومال کئیے ہوے بجرأت
و شوکت سہراب بن قہقہا کو للکار رہا ہے اس حربے بے پناہ کو اُس نامرد نے گردش دی شادی
کی کوشش کی جب نقابدار پر سہراب نے حربہ رہا کیا فوج دیوان مین الامان الامان کا غل تھا

نور الدہر وغیرہ دعائین کر رہے ہین کہ ای مالک بے نیاز رب کارساز نقابدار کو اس حربے بے پناہ
سے بچانا لیکن نقابدار نے گرد اسپر کا سر پر کھینچا زیر گلہای سپر غنچہ ہو کر بڑھا جب حربہ سہراب
کا چل رگیا نقابدار نے ہاتھ تلوار کا مارا دو زنجیرین قلم کین دو پتھر گران سنگ مثل برج کوہ کنگرہ
جسپر پتھر پڑا اسکا سر پھٹ گیا نقابدار نعرہ کرکے مثل برق چمکا ہر ایک خورد کلان نے دیکھا کہ نقابدار
نے دو زنجیرین کس زور شور سے کاٹین کہ کافرون کے رنگ کٹ گئے سہراب نے پھر بڑھکر
حملہ کیا نقابدار اسی طرح تیغہ برق تاب کھینچکر بڑھا تین حملون مین ساتون زنجیرین کاٹین غل
ہوا کہ ساتون زنجیرین قلم ہوئین اب صرف چوب دست ہاتھ مین سہراب کے رہ گئی چیخ دیتا
ہوا سہراب بڑھا نقابدار نے اسی طرح گرد اسپر کا سر پر کھینچا نور الدہر و اسد کو تاب نہ باقی
رہی پکار کر آواز دی اے نقابدار ہم سب تیری جرأت کے قائل ہوئے تو نے سنا ہوگا صاحبقران
اعظم نے اپنے قانون مین تحریر فرمایا ہے کہ دیو کی حربے کو خالی دینا چاہیے مناسب نہین ہے
کہ حربہ دیو کو روکے صاحبقران زمان اٹھارہ برس کوہ قاف مین لڑے چھتیس دیو فتح کیئے
تحریر فرماتے ہین کہ مین نے دیو کے حربے کو نہین روکا ای نقابدار بہر خدا اپنے کو بچا پہاڑ کا روکنا
مناسب نہین ہے نقابدار کو شوکت نمائی منظور رہے کسی کے کلام نصیحت انجام کا جواب نہ دیا
پلٹ کے بھی ادھر نہ دیکھا اسی طرح گرد اسپر کا کھینچے ہوئے سامنے سہراب کے کھڑا رہا سہراب
نے بقوت تمام وہ چوب دست سر پر نقابدار کے لگائی نقابدار نے اُس پہاڑ کو سر پر لیا
تراقے کی آواز ہوئی کہ زمین تھرائی گئی تھی گرد بلند ہوا معلوم ہوا کہ نقابدار پر کیا گذر رہی مگر
سہراب نے پیچھے ہٹکر آواز دی نہ دم و بست کر دم مارا اور تمام کیا اب اگر خاک چھانو گے ہڈی
بھی نقابدار کی نہ ملے گی نور الدہر و اسد مثل تصویر تصور رہا ہوش دل مین محبت نقابدار
کا جوش یہی ہر ایک کا قول ہے کہ جوش جرأت نے نقابدار کی جان لی عیار نقابدار نے
جو یہ معاملہ حیرت افزا دیکھا چیخ مار کر رو دیا چھاگل مین پانی لیکر دل گرد مین گھس پڑا گرد گرد کے
چیخ مارا پانی کے چھینٹے دیئے گرد بیٹھی سب نے دیکھا نقابدار اسی طرح کھڑا ہوا ہے ضرب چوب دست
سہراب سے تا بزانو غرق زمین ہوگیا زور بازو مین فرق نہین آیا گلہای سپر مرجھا ئے سپر
رہ گرد ان سیاہی اُڑ گئی عیار نے منہ پر نقابدار کے پانی کا چھینٹا مارا عرض کی اے آقای نامدار

ومولا اے قدر شناس اگر آپ زندہ ہین تو آواز دیجیے حریف لاف وگزاف کر رہا ہی جسب وعیار چھیٹے
عیار مے لگا سے نقابدار بہادر نے آنکھ کھولدی دیکھا فرزندان صاحبقران تعریفین کر رہی ہین
اسد نے بڑھکر آواز دی لے نقابدار بہادر کیا کام نمایان کیا نام جرأت رستم و اسفندیار صفحہ
ہستی سے مثل حرف غلط مٹا دیا حقیقت مین تیرا کوئی نظیر نہین ہی اس زور کا ذکر حضرت صاحبقران سے
کرینگے نقابدار طبقہ زمین کا لیکر نکلا للکارتا ہوا طرف سہراب کے بڑھا سہراب نے پھر وار کیا
نقابدار نے آڑے کھڑے ہوکر کلہ جو بدست یہ ہاتھ ڈالدیا بقوت تمام جھٹکا مارا انگلیون سے
تو قطرے خون کے ٹپکے تو ریز بل نہین آیا چہ بدست جھٹکر سہراب کی پھینک دی سہراب
نقابدار سے لپٹ پڑا دیکھا سب نے نقابدار اس کوہ پیکر سے کشتی لڑنے لگا گرد ولایان
سہراب قصد کرتے ہین کہ نقابدار کو مارلین نور الدہر و اسد و داراب تلوارین کھینچکر گرد
آگئے لاشون کے انبار کردئے نقابدار کشتی لڑنے مین دیکھ رہا ہی شبرنگ نامی دیو سپہ سالار سہراب
زاغول لیکر جھپٹا قصد کیا پشت نقابدار پر زاغول مارے دیکھا اسد نامدار نے جو دور سے دیکھا بیتاب
ہوکر جھپٹ پڑا قلابی پر دیو شبرنگ کی ہاتھ ڈالدیا دیو شبرنگ لپٹ پڑا اسد سے کشتی ہونے
لگی بہت جھٹ پٹ اسد نے اُسکا سر کھینچ لیا ایک افسر کو نور الدہر نے مارا ایک داراب
کے ہاتھ سے قتل ہوا ایک پر طہماس نے ساطور مارا آنا یہ جگرگاہ دیو ساطور ہوگیا ایک کو خورشید
بن ہاشم نے للکار لیا ان شیرون نے بڑھ بڑھکر افسرون کو مار مار لیا اتنی مہلت جو نقابدار
نے پائی سہراب بن قہقہا سے ہنس ہنسکر لڑ رہا تھا ریل کرنے وہ ڈھائی دو قدم ریل کر
سہراب کو لایا یکبار دونون گھٹنے اُس دیو خونخوار کے آشنا زمین ہوئے جوش نشہ یاد جرأت
مین کرمین اُس دیو خود سر کے ہاتھ ڈالا زور کرکے پہاڑ کو لے اوٹھا کٹران فرہ کی ٹوٹین قریب تھا
کنپٹیان شق ہون انگلیون سے قطرے خون کے ٹپکے مگر جرأت مین فرق نہ آیا آخر بزور غیرت
غرض خونخوار کو چرخ دیکے زمین پر مارا کود کر چھاتی پر سوار ہوا صاف ثابت تھا کہ ستارہ سحری پیدا
پر چمک رہا ہے کندھا زانو سے دبا کر فرمایا او سہراب خانہ خراب شناخت مین پروردگار کی
کیا کہتا ہی سہراب نے کہا او نقابدار سر سیدان ذلیل کیا لاکھ جان خداوندر اس اثنا طلبین پر
نثار ہے یہ سنتے ہی نقابدار کو غصہ آیا چھاتی سے اُسکی اٹھا ایک پانون دونون پانون سے دبایا

ایک کو دونون ہاتھون سے تھامنا جھٹکہ مارا سامنے نورالدہر وغیرہ کے مثل کر پاس کشتہ جہیز
پھینک دیا لشکر دیوان مین غریو ہوا نورالدہر وغیرہ کے ہوش اُڑ گئے سہراب بن قہقہا
کو مار کر نقابدار اُٹھا پھر فوج دیوان پر تلوار کھینچکر جا پڑا اتنا بڑا کام کر کے پھر لڑائی مین مصروف ہوا
فوج سہراب کو شکست دی آخر ملازمان سہراب تاب جنگ نقابدار نہ لا سکے بمشکل لاشہ
سہراب اٹھایا روتے پیٹتے خاک اُڑاتے طرف پردۂ ظلمات کے اس فکر مین چلے کہ قہقہا سے
جا کر حال قتل سہراب بیان کرین تین کوس تک نقابدار نے پیچھا کیا عمرو نے اپنے کو گوشۂ صحرا سے
ظاہر کر کے دامن نقابدار کا تھام لیا کہا اے بہادر ماشاء اللہ کیا کار نمایان کیا کس زور شور سے
اس دیو خود سر کو مارا نورالدہر وغیرہ بھی دریائے خون مین نہا رہے تھے نقابدار نے
بخلق و مروت بفصاحت و بلاغت ان سب کی تعریف کی کہا یہ لڑائی آپ صاحبون کی وجہ سے
فتح ہوئی ورنہ قتل سہراب نہایت دشوار تھا آپ سب صاحبون نے حقیر کی مدد کی یہ
قابو پرست غفلت مین آ پڑا پردۂ قاف مین کئی مرتبہ شکست کھا چکا تھا اے شیران دشت ہنر و کل
اہالیان قاف کو تنبیہ و تہدید کی کچھ مسلمان ہو گئے کچھ مارے گئے قہقہا کے بچنے کا یہ باعث ہے
جب شکست کھاتا ہے دہنہ کوہ ظلمات مین چلا جاتا ہے وہان رسائی ممکن نہین سو جیسے کر
جاتے ہین ہمیشہ میری فکر مین رہتا تھا لشکر کو یہان غفلت مین پایا نامرد قابو پرست آ پڑا خدا نے اپنا فضل
شریک حال کیا آپ سب معین و مددگار موجود تھے اسوجہ سے یہ لڑائی فتح ہوئی نورالدہر وغیرہ
ان کلمات عجز آیات پر اور زیادہ شرمندہ ہین حجاب سے سر جھکا کر یہ جواب دیا اے نقابدار بہادر آپکا
زور جرأت مین مثل نہین ہے یہ لڑائی اس طور سے واقع ہوئی تھی کہ اسکا سنبھالنا دشوار تھا نقابدار
نے کہا مین رخصت ہوتا ہون کار ہای ضروری پردۂ قاف مین درپیش ہین سرکشون نے سر اٹھایا
ہے انکی تنبیہ واجب و لازم ہے یہ کہکر نقابدار نے آواز دی ہشتاد لاکھ دیوان قاف پرے جما کر سامنے آ گئے
تخت یاقوتی پر نقابدار سوار ہوا کئی ہزار گز کا سائبان زرلفتی دیوزادون نے سر پر کھینچا ہر ایک کے
زرین سب کے ہاتھ مین نقارہ ہاے نقرۂ و طلائی بجتے ہوئے باز سفید سر پر سایہ فگن پہلو مین
عیار پر فن اس شوکت و شان سے نقابدار مع لشکر جرار روانہ ہو گیا اب نورالدہر وغیرہ سے
خواجہ عمرو نے احوال جرأت ایرج نوجوان یکہ و تنہا دربار قہر و دہ مین گھس جانا نقابدار کو دوست

زبردست پر اُٹھانا وہ و شبانہ روز ہنگامہ گرم رہنا لفظاً لفظاً سامنے اسد وغیرہ کے بیان کیا یہ بھی کہا کہ بعد وفیرہ وبیر بعد دو شبانہ روز خون مین غیر چور ہو کر دربار دودہ مین گرا ایک پنجہ آسمان سے آیا اور اُس نے دستگیری کی ایرج کو اس حال مین اُٹھا لیگیا نہین معلوم دوست تھا یا دشمن اُٹھالے گیا مین گیب پر اُسکے سوار ہونے نکل آیا پر دو گار اُس شیر بیشہ جرأت کو دشمن سے بچائے صحیح و سالم اُسکی صورت دکھائے اسد و نور الدہر وغیرہ حال ایرج سنکر بہت پریشان ہوئے کہتے تھے خواجہ ہم آپ کے خوف سے رک گئے ورنہ ساتھ اُس نامبرزاوے کے بارگاہ مین دودہ کے جاتے کیا تعجب تھا کہ لقا کو گرفتار کرلاتے عمرو نے کہا اے سرداران صف شکن خدا اپنا فضل شریک کرے ملک عروبیہ باختر پہلوانان زبردست سے معمور ہے خود نہ دودہ زنگی نہایت صاحب زور و طاقت ہے اُسکی شمشیر زنی کی مملکت عروبیہ مین دھوم ہو رہی لاکھ فوج چار سو بیٹی وداد فن ساحری مین اُستاد ایک ایک دیو جفاکار عفریت مثال زبردست و خود پسند ہے اس جنگ ایرج مین دودہ زنگی نے دخل نہین دیا اسد کمال ملول ہوا کہتا ہوا ناحاں آپ نے ایرج کو تلاش کیا ہو تاہم تو آپ کے حکم سے اس صحرا مین بے آب و دانہ رہے سامان کھانے کا بڑی مشکل سے ممکن کیا شب آہنگ نے آکر بصورت نقیر عیاری کی آپ وقت پر پہونچے تقاید ار نے بڑا کام کیا ورنہ سب اُسکے ہاتھ سے مارے جاتے یہ ذکر تھا کہ بلبل سکندری پر چوب پڑی صاحبقران زمان با فوج قاہرہ و جملہ سرداران نہتمن آگر پہونچے ان سب سرداروں نے بڑھکر صاحبقران کو سلام کیا امیر نے ان سب کو دریائے خون مین جو بہائے ہوئے دیکھا کرہ بن استقر کو قتل پایا گھبرا گئے سبب زخم کاری و باعث نہ پہنچنے ایرج دریافت فرمایا عمرو نے تمام کیفیت جنگ ایرج و حال عیاری شب آہنگ و آمد نقابدار زرین پوش و احوال جنگ سہراب بن قہقہا از اول تا آخر بیان کیا قاسم علمشاہ حال ایرج سنکر بہت ملول ہوئے بلکہ قاسم نے قصد کیا کہ مین جستجو مین اپنے فرزند کے جاؤن نیلم زنگی و فیلم زنگی و عنتر میاد و غوجا و سیا پارسی و سام بن غوجان و میاد شاد رشک در اور گردن بھی آمادہ ہوئے کہ اپنے آقا کی تلاش مین جائین دودہ زنگی سے انتقام لین صاحبقران کو جو یہ کیفیت معلوم ہوئی سب کو روکا اُسی صحرائے سبزہ زار مین بارگاہ سلیمانی استادہ ہوئی تمام لشکر اترا قاسم علمشاہ کو یہ خبر سنکر بیقرار تھے کہ ایرج کو کوئی اٹھالے گیا امیر نے

فرزندان بزرجمہر کو بلایا بیقرار ہو کر فرمایا آپ قرعہ پھینکیں ملاحظہ کریں کہ ایرج کو کون اٹھا لے گیا خواجہ بزر
زادون نے سوار ہاتھ زمین کو لیا تختہ التقل پر قرعہ لشکر کو پھینکا عرض کی پروردگار حال غیب تو ہی جانتا ہے زائچہ
کھینچکر ثابت کرینگے بعد عرصہ دور از خوشی خوشی سر اٹھایا عرض کی بندے شہریار یہ تو ثابت ہوا کہ دشمن لے گیا
مگر بخیر و خوبی سرحد غروبیہ باختر مین ملاقات ہوگی عمرو نے شان و شوکت دودوہ زنگی قبصر یح
بیان کی صاحبقران نے حکم دیا ایک ہفتہ لشکر اسی مقام پر قیام کرے اور نئی وردیان تقسیم ہون بقاعدہ
قدیم بر سر غروبیہ باختر لشکر کشی ہوگی خواجہ زادون کو خلعت ہوا سب آگاہ ہین کہ قول مین خواجہ زادان
کے کبھی فرق نہین ہوتا طرف سوا ایرج کے سبھون کو تسکین ہوئی کمیدان و جمعدارون نے تمام لشکرون مین
پکار دیا کہ ایک ہفتہ لشکر کا یہان قیام ہوگا لندھور و مالک نے پانچ ہزار پچیس سردارون کو حکم دیا کہ
لشکر بقاعدہ قدیم آراستہ ہوگا بر سر غروبیہ باختر لشکر کشی ہے ایک ہفتہ مین کل سامان درست ہوا
بروز جمعہ بعد نماز صاحبقران زمان نے پہلوان عمادی کو حکم دیا اٹالا بارگاہ کا سمت غروبیہ
باختر روانہ ہو بعد جانے پہلوان عمادی کے شاہان عراق و اصفہان مندویل اصفہانی
و مہلیل جنگ عراقی وغیرہ لشکر عراق و اصفہان لیکر روانہ ہوئے ان کے پیچھے شاہان ہفت ملک
عبد الجبار حلبی عبد القہار حلبی و قارن قار مغربی سلطان بخت مغربی و ہاشم
اپنی فوجین لیکر بصد شان و شوکت روانہ ہوئے ان کے بعد قاسم بدیع الزمان نور الدہر فرخ سعد ابن
نیمرز فرداراب گشتاسپ شاہ و اسفندیار شاہ گیلانی و چوگان بن حمزہ و شیر بیشہ شمیم سلیمان
محمد شاہ نوجوان جملہ فرزندان صاحبقران بصد شان و شوکت سمت غروبیہ باختر چلے ان کے بعد لندھور
و مالک فوج گران لیکر چلے بعد سب کے بادشاہ سوار ہوئے و صاحبقران با اقبال پایہ تخت سلیمانی
پر ہاتھ رکھے ہوئے نقارخانہ سکندری و نقارخانہ سلیمانی بجتا ہوا ایک طرف خواجہ عمرو بعد کرور چوہڑ
سرہنگ و ساٹھ مہتر ایک لاکھ چوراسی ہزار بیک بچہ با ہنسے عیاری سے آراستہ اس شان و شوکت
جاہ و حشم سے بترتیب سرداران لشکر صاحبقران زمان طرف غروبیہ باختر کے روانہ ہوا۔

الحمد للہ والمنة کہ اس مقام پر یہ فسانہ دلچسپ اختتام پذیر ہوا

تمام شد

تقریظ بے نظیر پُر تنویر طلسم ہوش رُبا جلد ہفتم ریختہ کلک گہر سلک پنڈت رتن ناتھ صاحب لکھنوی

ہان چلو دھوم مچا دو کہ خریدار آئے		تاکہ خود بکتے کو یوسف سر بازار آئے

کدھر ہین شائقین اعجوبۂ گزین فسانہاے رنگین تشریف لائین اور ہم اُنکو یہ مژدہ طرب انگیز سنائین کہ جس مہوش زرین کمر عروس پری پیکر کے جمال مبین کی زیارت کا ایک عالم مشتاق اور جسکی نسبت یہ شعر زبان زد خاص و عام تھا شعر بالا ہی ترا حسن حسینان چگل سے ✤ سب تم ہی مشتاق نکل پردہ دل سے ✤ وہ اب بفضل ایزدی برافگندہ نقاب بے حجاب ہی اس معشوقۂ برق جمال کا دیدار شائقین داستانہاے رنگین کے ساتھ وہ کام کریگا جو آب زلال تشنگان حجانہ اور جام بادہ احمر مئے گسار رند و سرشار کے ساتھ کرتا ہی اس تمہید کا یہ مطلب ہے کہ امیر حمزۂ صاحبقران کی مشہور و معروف داستان جسکے نام سے ایک زمانہ واقف اور جسکے مطالعہ کا ایک عالم شائق ہے عرصۂ بعید اور مدت مدید سے اس ملک مین رائج ہے اسکی نسبت مشہور ہے کہ علامۂ شیخ ابو الفیض فیضی فیاضی علیہ الرحمہ نے جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی کی تفریح طبع اور دل بہلانے کی غرض سے اس لطف و خوبی اور انتہا کی خوش اسلوبی کے ساتھ تصنیف کیا کہ چار دانگ ہندوستان مین اسکی جھنڈی گڑ گئی اور ڈنکے بجنے لگے ظاہر ہے کہ اُس زمانے مین فارسی ہی زبان کا رواج تھا لہذا اُسی زبان مین مُلا فیضی نے اس داستان کو مرتب کیا اب چونکہ فارسی زبان کا اس ملک مین چندان چرچا نہین اور اُردوے معلی کے لشکر نے پڑاؤ ڈال دیئے لہذا لازم آیا کہ جو ہمارے ملک کی زبان ہی اسی مین یہ داستان فقید المثال و عدیم المثال کا ترجمہ و ترتیب ہو تاکہ جو بزرگوار فارسی زبان مین کم استعداد ہین انکو بھی حظ وافر حاصل ہو اور اس اعجاز نگار غیرت مہر و ماہ کے حسن بے نظیر کے وہ بھی مزے لوٹین داستان امیر حمزۂ صاحبقران وہ بحر مواج ہی جسکا اور ہے نہ چھور ہے جسکے انتہائی قعر تک زنجیر فکر نہین جا سکتی ذیل کی فہرست سے ناظرین با تمکین خود سمجھ سکتے ہین کہ دفاتر داستان امیر حمزہ کا کسقدر حجم بزرگ ہی اور کیا خون جگر مصنف فاضل کو کھانا پڑا ہوگا شعر جگر بسوز زرد نامعنی بدست آرد کہ بر محک افاضل بود تمام عیار ✤ تقسیم اس کتاب کی اصل فارسی مین بعنوان ذیل ہے -

۱	دفتر اول	نوشیروان نامہ	دو جلدین ۲	دفتر دوم	کوچک باختر	ایک جلد

۳	دفتر سوم	بالا باختر	ایک جلد مین	۶	دفتر ششم	صندلی نامہ	.
۴	دفتر چہارم	ایرج نامہ	۲ جلد مین	۷	دفتر ہفتم	تورج نامہ	.
۵	دفتر پنجم	طلسم ہوش ربا	سات جلد مین	۸	دفتر ہشتم	لال نامہ	.

دفتر طلسم ہوش ربا جسکی تقریظ اب درج کیجاتی ہے اسکی سات جلدین ہین اور کُل داستانون مین سب سے زیادہ جسیم اور بزرگتر ہے اور اکثر داستان گو اسی مین سے داستانین انتخاب کرکے اور ٹکڑے لگا کے رئیسان ذیشان و شائقین والا مقام کو سناتے ہین چنانچہ چار جلدین اسکی منشی محمد حسین صاحب جاہ نے حسب الایمائے مطبع اودھ اخبار بکمال فصاحت ترتیب دین اور طبع ہوکر جلوہ افروز نظر شائقان ہوئین پانچوین جلد سے ساتوین جلد تک زیر اہتمام منشی احمد حسین صاحب قمر ترتیب و تدوین ہوئین اور اس رستم سیستان سحر بیانی نے ایسے بھاری پتھر کو جسے اچھے اچھے پہلوانان ہفتخوان منازل شیرین بیانی نے چوم کے چھوڑ دیا تھا آسانی سے اٹھالیا واضح ہو کہ اس داستان کی تمام ہندوستان مین ایسی دھوم ہے کہ لوگ خود پڑھتے ہین یا اورون سے پڑھوا کے سنتے ہین یا ترجمہ سے لطف حاصل کرتے ہین یا داستان گو نوکر رکھکر داستان کہواتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین اکثر اصحاب ایسے ہین جنھون نے داستان گوئی کو اپنا خاص پیشہ کرلیا ہے اور اسی پر انکی بسراوقات ہوتی ہے لکھنؤ سے بڑھکر داستان گوئی کا چرچا اور کہین کم ہوگا بیس بچیس یاران صادق اور داستان موافق شب کی وقت کہ پردہ دار عاشقان ہے ایک مقام پر جمع ہوئے کوئی کتا چھیل رہا ہے کوئی پونڈے پر چاقو تیز کر رہا ہے جابجا پیالیون مین افیون گھل رہی ہے حقیقت تو یون ہے کہ افیون کا گھولنا اور گنے کا چھیلنا بھی لکھنؤ والون ہی کا حصہ ہے کہین چا تیار ہو رہی ہے اور داستان گو صاحب بہ لحن بار بدی فرما رہے ہین (انتخاب بطور نمونہ) لیکن خونخوار ظلماتی کی دختر بلند اختر ملکہ طاؤس پریچہرہ نہایت حسین سحر مین بھی زبردست نشہ شراب حسن سے مست اپنے قصر مین جلوہ فرما تھی کہ اسکو خبر گذری کہ قیدی طلسم کشا کی پردہ ظلمات مین آتی ہے یہ اپنے قصر پر آکر بیٹھی تھی اسد کو ارابے پر سوار کرکے ملازمان آتشبار قلعہ ظلمات مین لائے چوک مین آکر اسد نے لنگر یار ارابہ رکا طاؤس پریچہرہ کی نگاہ آفتاب جمال اسد نامدار پر پڑی عاشق ہوئی راتین تڑپ تڑپ کے کاٹین یکایک یہ خبر سُنی بس فردا طلسم کشا کو بیرون قلعہ ظلمات قتل کرینگے عرض کیا تھا کہ ایک قصر پر آکر بیٹھی تھی وہ وقت آیا کہ اسد کو لاکر زیر دار بٹھایا طاؤس حیران تھی کہ مین اس شیر کو کیونکر بچاؤن) ایک ایک فقرے پر سبحان اللہ اور واہ واہ کی تعریف ہوتی جاتی ہے اور داستان گو صاحب کا دماغ عرش بریں سے گذر کر لامکان کی خبر لاتا ہے مگر داستان کو اسطرح سُنا اور بات ہے اور فرصت کی وقت

مطالعہ کرنا اور کتاب سحر کہ صنم لطیف و رعنا کہلاتی ہے دل بہلانا اور بات ہے اور پر جو قوس مین عبارت درج ہے وہ اسی نادر اور دلچسپ ترجمہ طلسم ہوشربا سے لیگئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کس لطف و لطافت و خوبی و فصاحت کے ساتھ مترجم و مؤلف حضرت قمرؔ نے ترتیب کیا ہے اور کیا سلیس اُردو ہے طلسم ہوشربا مین آپنے دیباچے مین جو اشعار

درج فرمائے ہین قابل دید و داد ہین
فن جنگ کے آج جھنڈے گڑین
پڑے کھیت ہر ایک در بند پر
قمرؔ قلزم فکر ہے جوش زن
ہر اک نقطہ جادو کی تقریر ہو
عزے ساقی جنگ جو بے خبر
نہ رندونکی جرأت مین آئے خلل

اجل اہر شہب کلک گردون نبرد
رہین مسخ رو ساحرون سے لڑین
عمرو کی ہون تحریر عیاریان
مرا کلک ہے رستم صف شکن
اٹھے سحر کے ابر آتش فشان
لڑائی مین رندونکی بھی لے خبر
لڑائی کے ہونے لگے بند و بست

طرارون سے ہوگی صبا گرد برد
ہو پہلو مین اپنے عروس ظفر
نہ عیاریان صاف مکاریان
صف جنگ کا حال تحریر ہو
کھلے ہین علمہائے زرین نشان
چلے جام صہبائے جنگ و جدل
ہوئی دختر رز کو آخر شکست

اِن اشعار سے حضرت قمرؔ کی رنگین بیانی اور سحر آفرینی صاف ظاہر ہے محاورے چست فقرے درست ہر مقام پر گویا ہر چیز کا مرقع کھینچدیا ہے ہر ایک لاوے مین جس چیز کو بیان کیا ہے گویا اُسکا رنگ باندھ دیا ہے ہمکو دعویٰ ہے کہ جو صاحب طلسم ہوشربا کے دو چار صفحے بھی پڑھ لینگے پھر بے کُل کتاب کے پڑھے ہوئے چھوڑنیکا نام نہ لینگے علاوہ اِس طلسم ہوش ربا کی ساتون جلدون کے جو کہ تیار ہوگئین فی الحال اول دفتر سے چوتھے دفتر تک بھی اس مطبع مین چھپ رہا ہے (یعنی دفتر اول نوشیروان نامہ جسکی دو جلدین ہین اور دفتر دوم کوچک باختر اور دفتر سوم بالا باختر اور دفتر چہارم ایرج نامہ اسکی دو جلدین ہین اور تقریباً عرصہ چار مہینے مین یہ چارون دفتر مشتاقان طبع سے نور افگن ہونگے اور صندلی نامہ اور تورج نامہ اور لال نامہ ان دفترون کے بعد شاعت پائینگے یہ دفاتر نادر بھی بہت ضخیم اور نہایت دلکش ہین اور ایسے ایسے دلپذیر امور عجیبہ و غریبہ انمین درج ہین کہ انسان عش عش کرنے لگے یہ تینون دفتر بھی ترتیب اور ندوین ہو رہے ہین الغرض یہ کُل مجموعہ مکمل و مرتب آٹھ دفاتر داستان امیر حمزہ صاحبقران عالیشان کا بعنوان مناسب مطبع سے جلوہ افروز نظر شائقین ہوگا اور غالباً ۱۸۹۳ء کے آخر تک مکمل آٹھون دفاتر نذر ناظرین کیے جائینگے اور شائقان سخن لطف وافر اُٹھائین گے اُردو کی زبان کو منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ کی ذات بابرکات پر جسقدر فخر و مباہات ہووے زیبا ہے

کہ کیسے کیسے کارنمایان اشاعت کتب مین اس مطبع نامی سے انجام پذیر ہوکر چار دانگ عالم مین مروج ہوئے

تاریخ طبع کتاب ہذا از مصنف جلد پنجم و ششم و ہفتم یعنی حضرت قمر

ہوئی ختم جب جلد ہفتم بخیر
پہ گل سے کہا از سر افتخار

خزانہ مضامین کا مل گیا
قمر غنچۂ آرزو کھل گیا

تقریظ از منشی اشتیاق حسین متخلص بہ سہیل خلف مصنف

زہے صنعت باغبان قضا و قدر بوستان جنت نشان عالم مین کیا کیا گلہاے رنگا رنگ کھلائے جسکے رنگ دبو نے دماغ عندلیبان اہل سخن کو تر و تازہ کیا خاک چمنستان سخن کو روے گل مضمون کا غازہ کیا ہواے روح افزاے وحدانیت مین کیا تاثیر ہے بہار اپنا رنگ دکھاتی ہے جب باد خزان چلی ہر شاخ تر و تازہ خشک ہوجاتی ہے جب منظور مشیت ہوا غنچے چٹکے گل کھلے جوانان چمن کو خلعت ہاے زمرد نگار ملے خلعت سبز پہنکر موسم بہار مین نخلہاے سرسبز و شاداب اکڑتے ہین گلچین و صبا دانی سبز بختی پر آپس مین لڑتے ہین پہلوے شاہد گل مین عندلیب زمزمہ سرا پھول کر بیٹھی بزبان بیزبانی صفت چمن پیراے عالم مین مصروف ہوئی اپنے بندون پر یہ فیض جاری فرمایا کہ سرو حدیقہ بوستان رسالت و رنگ و بوے گل گلشن نبوت یعنی جناب پیغمبر آخر الزمان کو براے رہبری گم گشتگان وادی ضلالت مقرر فرمایا جنکی آب ہدایت نے گلشن دنیا کو بمعجزات ظاہر و باہر سرسبز و شاداب کیا اور مقامات کفر و ضلالت و اماکین بدعت کو خراب کیا معجزۂ ذات والا مثل آفتاب عالمتاب تمام عالم مین روشن ہے کہ بسبب چہاردہم ماہ کامل کو دو ٹکڑے کیا معجزۂ عیسوی اکثر دکھایا شجر و حجر نے بفصاحت و بلاغت حضرت موصوف سے کلام کیے اگر معجزات ذات بابرکات والا صفات تحریر کرون قلم و زبان مین یہ لیاقت کہان کہ صفت حبیب رب اکبر کو احاطۂ تحریر و تقریر مین لائے نظم

کعبہ کو بتون سے کر دیا صاف
ادنیٰ رتبہ ہے قاب قوسین
مقبول کیا خدا نے تجکو

کیا کیا لکھون مین تیرے اوصاف
پردے پردے کے بھی مطالب
برتر کیا کبریا نے تجکو

معراج ہوئی بزینت و زین
ظاہر کیے حق نے سب مراتب
وصی برحق جانشین مطلق جناب

حیدر کرار صاحب ذوالفقار وصی احمد مختار زوج زہراے نامدار باپ شبیر و شبر فتح کنندۂ در خیبر

بازو سے پیغمبر غالب کل غالب مظہر العجائب و مظہر الغرائب سلطان المشارق و المغارب مولانا علی ابن ابی طالب جنکی شمشیر آتش بار نے خرمن ہستی سرکشان عرب کو جلایا صفحۂ دنیا سے نام لات و منات مثل حرف غلط مٹایا جناب قبلہ و کعبہ مصنف صاحب چند اشعار آبدار باوصاف امام عالیمقام تحریر فرماتے ہین بہتر گا اس تقریظ

مین درج کیے قصیدہ مصنف
نجف مین شاعر حب ابوتراب ملے
ہر ایک حباب کو گوہر کی آب و تاب ملے
وصی ختم رسل دست حق علی و لی
عجائبات تو حضرت کو بےحساب ملے
نثار ساقی کوثر کی بزم دلکش کے
چمن کو پھول ملے بحر کو حباب ملے
فنا لگی ہے یہ سرکشان تر دامن
زمین گرب بلا گر برائے خواب ملے

نہال ہون جو مئے حب بوتراب ملے
جو میکدہ ہو تو کیفیت شراب ملے
نجف کی دید بحرمت نصیب ہو یارب
مرے امام کو ہمیشہ سب خطاب ملے
ولے بہشت مین عرش علی یہ سدرہ ہے
سرور ہو جو اسی دور مین شراب ملے
محیط دہر مین نشو و نما کی کیا امید
ابھر چلے تھے کہ بس خاک مین حباب ملے

علی کی مہر سے ذرے کو آفتاب ملے
یم سخاے علی ہو جو قطرہ زن تو گہر
طواف کعبہ کوئے ابوتراب ملے
گئے جو عرش پہ معراج کو رسول کریم
ہر اک مقام پہ حضرت کو بوتراب ملے
یم سخاے گل باغ دین کے فیض کو دیکھ
ہوائے دید مین دم توڑ رہے حباب ملے
قمر ستارۂ بخت رسا چمک جائے

مژدۂ خوشخبری نکتہ سنجان والا مقام و نثاران خوش انجام کو سناتا ہون

عندلیبان گلشن سخن سنجی کو تماشا باغ بیخزان کا دکھاتا ہون کہ کتاب لاجواب مضامین مین انتخاب و حید و بیمثل و یکتا ہر سہ جلد طلسم ہوشربا پنجم و ششم و ہفتم کس تکلیف سے جناب قبلہ و کعبہ نے تحریر فرمائین وہاں اردو مین آجتک ایسی کتاب لاجواب تصنیف نہوئی تھی سلسلہ مسلسل مضامین داستان اگر زلف محبوب سے مثال دون سراسر خطا ہے ہر ایک دائرہ آفتاب عالمتاب سے آنکھ ملاتا ہے ہر ایک نقطہ مثل نجوم درخشان چمک کر خال عارض مہوشان کا حسن گھٹاتا ہے کشش حروف و سطور صفحات کو قد محبوب کہون روانگی مضامین کو چشمہ ہاے آب روان سے مثال دون جن مقامات پر کہ حالات جنگ تحریر ہوے میدان کارزار کا نقشہ دکھا دیا سطور کی رعنائی نے صفوف افواج جنگی کو لا کر جما دیا تقریر ولپذیر ہے الف کھینچی ہوئی شمشیر یا الف کو تیر جانستان کہون کشش کاف سنان نیزے سے مثال بین السطور صف میدان کارزار ہر دائرہ خنجر آبدار اس شرح و بسط سے لڑائیان تحریر ہوئین اگر معرکہ تحریر و تقریر پڑے لطف یہ ہے کہ مضمون کسی سے نہ لڑے جن مقام پر تحریر محفل کا عزم ہے صاف ظاہر ہوتا ہے معشوقان عاشق خصال کی بزم ہے کہین ذکر معشوق کہین ذکر فراق و وصال کہین کیفیت جاہ و جلال

عاشق شوریدہ سر کا فراق محبوب مین تڑپنا شب ہائے تاریک فراق کا ذکر عاشق کو معشوق سے ملنے کی فکر اُن مضامین خجستہ آئین کو پڑھکر خواہش ہوتی ہے کہ کوچہ عشق کی سیر کرین ہر چند کہ شاعران شیرین سخن نے عشق کی بُرائیان معشوق عاشق کی خرابیان بڑے بڑے تکلف سے تحریر فرمائین کہ کوچہ عشق برائے عاشقان شوریدہ سر بھول بھلیان ہین کوئی عاشق وصل محبوب سے شاد ہو کر منزل مراد تک نہین پہونچا قیس ناشاد نے عمر اپنی دشت نجد مین بسر کی لیلی ایسی معشوق نے شب تاریک فراق کی صورت دیکھی فرہاد کا یہ انجام ہوا پہاڑ سے سر ٹکرا کے مرا شیرین نے جان شیرین عشق مین دی آخر کیا دولت ملی کسی کامل نے خوب شعر فرمایا ہے فرد فرہاد جنون پیشہ بر سنگ نزد تیشہ ۔ میگفت بہ اندیشہ سنگ آمد و سخت آمد ۔ مصنف صاحب بھی فرماتے ہین اشعار

کیسے برباد ہوئے آپ کے شیدا ہو کر
لیلی خانہ نشین سے یہ کوئی جا کے کہے
دل تڑپتا ہے بیابان مین تنہا ہو کر
آیئے آپ جو ہم خاک نشینون کی طرف
نجد مین قیس تڑپتا ہے اکیلا ہو کر
دربدر خاک بسر ہو گئے رسوا ہو کر
فرش بنجائین ابھی دامن صحرا ہو کر
صبر و ہوش و خرد و تاب و توان لیگئے آپ

جلال صاحب بھی اسی مضمون مین فرماتے ہین کہ عبرت ہوتی ہے نظم

کوسے جانان سے پھر کر دل ناشاد آیا
آج بھولا ہوا الکدوست ہمین یاد آیا
نگہ یاس نے ہونے نہ دیا ذبح ہمین
شکر صد شکر کہ اب بھی نہ انھین یاد آیا
مجھ سا بدبخت کوئی مرغ چمن کیا ہوگا
رات بھر بھیرے رہے وقت سحر یاد آیا
بے مروت کو نہ مین بھولکے بھی یاد آیا
دل شب ہجر کی باتون کا مزا جاتا ہے
پھینک دی تیغ جہان سامنے جلاد آیا
چرخ کے ہاتھ سے اب پر زمین نالان ہون
موسم گل کی دعا مانگی تو صیاد آیا
بعد مدت کی خیال دل ناشاد آیا
منہ کو ہر بار کلیجہ دم فریاد آیا
فاتحہ گور غریبان پہ وہ پڑھنے آئے
رنج دینے کو یہان بھی ستم ایجاد آیا
دل کہان ہے شب وصل اس نے یہ پوچھا جلال

صدہا بلکہ ہزارہا اشعار آبدار و کتب ہائے بے شمار نگاہ سے گذرین جو مانند عشق و عاشقی مین تحریر ہوئین لیکن مصنف صاحب نے اس کتاب لاجواب مین اس حسن سے جا بجا ذکر عاشق و معشوق کیا کہ خواہش دلی ہوتی ہے کہ اس بزم دلکش کی سیر کرین ساقی نامے ایسے تحریر فرمائے کہ آنکھون مین نشہ دل طرف میکدے کی کھینچے لیے جاتا ہے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دور جام بے اندیشہ انجام مثل گردش چشم سامنے آنکھ کے چل رہا ہے ہر رند مشرب ولولے مین نشے کے اُبل رہا ہے جس مضمون کا خیال آیا جب ڈھونڈھا تو اس کتاب لاجواب مین پایا اگر کوچہ عبرت مین قدم رکھا ہے اسکو جو پڑھا دنیا سے دل اٹھ گیا ناپائداری دنیا مین کیا کیا فقرے تحریر فرمائے ہین خواہش ہوتی ہے کہ اسکو دیکھکر دنیا سے ہاتھ اٹھائین کسی گوشہ تنہائی مین جا کر بیٹھ رہین شعر سعدی بہ

یہ عبرت اس طرح کے دوجگہ مصرع لگائے کہ پڑھنے والے کا دل بھر آئے نظم بحوالہ عبرت

ہر مثل آئینہ حیران ہون مین
پئے سیر گلشن مین اکدن چلا
جو دیکھا تو بلبل بصد آرزو
چہکتی ہے بلبل تو رقصان ہر سرو
ہر اک سرو مثل قد مہ لقا
یکایک فلک کو ہوا ناگوار
گلون کے کلیجے ہوے غمسے چاک
صدا دیتی تھی رو کے بلبل غریب
بشہر خموشان گذر کردمے
یکے گفت این قبر کاؤس کی
کجا ہست ضحاک بدعت پسند
چو رفتیم بر قبر نوشیروان
بگفتم کہ افسوس ای ارجمند
بملک عدم یافتی تاج وتخت
منہ دل برین دہر ناپائدار

کبھی مثل گیسو پریشان ہون مین
قدم باغ مین رکھکے فرحت ہوئی
ثنا خوان گل عاشق رنگ و بو
کسی جا پہ پھولون کے انبار ہین
عروسان گلشن کے ناز وادا
ہوا گرم گلشن مین چلنے لگی
اڑاتی تھی باد صبا سر پہ خاک
منہ دل برین دہر ناپائدار
بحال غریبان نظر کردمے
لحد تنگ وتاریک با رنج وغم
کہ جمشید رفت از جہان دردمند
چو آمد مرا یاد آن شہریار
عدالت کند تا نکیت بلند
قمر طول چون کرد طرز سخن
ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار

مرا غنچۂ دل شگفتہ ہوا
نہ فرحت ہوئی بلکہ عبرت ہوئی
بہار گلستان کے ہین زور و شور
عدو باغ کے آج گل خار ہین
جوانی پہ ہے جوش فصل بہار
ہر اک شاخ پر میوہ جلنے لگی
خزان نے دکھائی جو شکل مہیب
ز سعدی ہمین یک سخن یادگار
چہ دیدیم قبر شہ چین وری
وزیران لشکر نہ جاہ وحشم
روایت کند راوی خوش بیان
شدم بر مزارش بچشم اشکبار
بگوا می شہنشاہ فیروز بخت
غذا آمد اے یار غمخوار من
ایسے ایسے مقامات بہت تحریر فرمائے

کہ جسکے مضمون سے قلب تھرا جائے عبرت عشرت وصل ہجر رزم بزم مثال شعر سخن سب طرحکے مضامین دلچسپ اس کتاب لاجواب مین موجود ہین جس فن کا جو شائق ہو وہی مضمون اسمین نکل آئے خصوصاً سامعین وناظرین داستان خوش بیان بہت حظ اٹھائینگے کیا کیا داستان ہائے تو تصنیف کرکے تحریر فرمائین اور داستانہائے صاحبقران جملہ تصنیف کردہ مصنف ہین سارے طلسم ہوشربا کو نیا کر دیا صفحات کو تکلفات سے بھر دیا محرر تقریظ ہذا کے تو قبلہ وکعبہ ہین جسقدر اوصاف تحریر کرے کم ہین مگر شکر پروردگار کا شاعران عدالت پسند نے اکثر خطوط اسی مضمون کے روانہ فرمائے کہ عبارت لاجواب داستانین انتخاب تحریر فرمائین جن جن صاحبون نے جلد پنجم کو خرید اششم وہفتم کے دل وجان سے مشتاق ہین یقین

کامل ہے کہ اس جلد ہفتم کو کہ ذخیرۂ آخر طلسم مذکور ہے بقدر دانی خرید فرما کر ملاحظہ کرین پنجم و ششم مین ترتیب اشعار
تحریر ہوئین اس جلد مین صرف زبان کا لطف دکھایا جو مقام آیا نثر مین تحریر فرمایا جملہ اوصاف باغ
و سراپاے معشوقان طناز نثر ہی مین لکھے گئے اشعار بالکل موقوف رہے جناب منشی صاحب حاکم مطبع کو
منظور ہوا کہ امتحان طبع مصنف کرین شکر ہے پروردگار کا کہ جناب ممدوح نے اس رنگ کو اُس سے
بہتر کر دیا خزانہاے جواہر نثر سے جلد مذکور کو بھر دیا محرر اوصاف تحریر بصفت جناب موصوف مین حیران
و پریشان قلم و زبان اس وادی پُرخار مین سرگردان تقریظ ہذا کو حقیر انہین الفاظ پر ختم کرتا ہے

تقریظ از ناور مرزا عرف نواب دولہ خویش قمرؔ

بعد حمد خالق کون و مکان و نعت پیغمبر آخر الزمان و منقبت شاہ مردان شیر یزدان بہ حقیر کج مج زبان
کیا لیاقت رکھتا ہے کہ اوصاف بانصاف جلد ہذا بیان کرے سبحان اللہ شاہد رعناے اُردوے
معلے نے حجلۂ نظم و نثر سے جلوۂ ظہور فرمایا مشتاقان والامقام جو نرگس وار چشم بر انتظار ہین مشتریان
جواہر زواہر کلام جناب ممدوح کے خریدار ہین بسم اللہ وصل محبوب مطلوب سے ہمکنار ہو کر لطف
اُٹھائین یقین کامل ہے کہ خلعت تحسین و آفرین مرحمت فرمائین جلد پنجم کے دو حصے طبع ہو کر بخوبی
مشہور ہوے مشتاقون کے دل کو سرور ہوے اب یہ جلد ہفتم عجب شرح و بسط سے تحریر فرمائی ملاحظے سے
ناظرین کو لطف اُٹھے گا یہ حقیر پُرتقصیر خاکپاے جناب ممدوح داستان سرائی مین مصروف
ہوا تھا مگر فلک کجرفتار کو ناگوار ہوا کہ عارضۂ فیل پا مین مبتلا ہو کر مجبور و لاچار رہا اسی وجہ سے
اِس فیض سے محروم رہا ورنہ تاثیر نگاہ کیمیا خاصیت جناب سے بڑے بڑے جلسون مین عرض
کر چکا بسبب عارضہ مذکور محروم رہا اگر حکیم حاذق نے صحت کامل عطا فرمائی پھر اس کمال
لازوال پر دست انداز ہونگا اس گوہر بے بہا نے دل تردد منزل کو مطمئن کر دیا جب قصد
ہوگا اِس بوستان بجز ان کی گلچینی کرونگا گل مراد حاصل ہوگا عجب طرح کی کتاب ابواب
مملو از فوائد بحساب تصنیف فرمائی کہ نظارۂ جمال مثال شاہد رعنا سے ہزارون داستان گو
بن جائینگے اگر کسی نے مشقت کرکے لفظاً لفظاً ایک داستان کو بھی یاد کر لیا جسکے سامنے
بیان کرے گا سب مثل آئینہ حیران ہونگے زیادہ نیاز

تاریخات مطبوعۂ سابقہ از میر حسن عباس صاحب خیال تلمیذ و برادر زادۂ حضرت جلال لکھنوی

جلد ہفتم وہ لکھی ہوشربا کی نادر — جسکے سُن سُن کے مضامین آڑین ہوش بشر
طبع کا اسکی یہ ہے مصرعۂ تاریخ خیال — ۱۲ — بھر لکھا ہوش ربا ایک قمر نے دفتر

تاریخ از مصنف نامور یعنی منشی قمر در صنعت توشیح

قمر جلد ہفتم جو تحریر کی — نہال تمنا ہوا بارور
شب وصل ہجران کے مضمون لکھے — حکایت سے عاشق رہا بے خبر
ہر اغنچۂ دل شگفتہ ہوا — یہ ہے صنع توشیح ای باہنر
ریاض مضامین کے گل کھل گئے — رہا بلبلون مین عبث شور و شر
قمر نے یہ تاریخ رنگین لکھی — طبیعت رہی جوش پر سر بسر

از استاد عدیم المثال جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال

قمر سا کب کوئی افسانہ گو ہے سحر بیان — عجب دفتر ہفتم لکھا ہے جادو خیز
کہی جلال نے کیا اسکے طبع کی تاریخ — طلسم ہوش ربا جا بجا ہے جادو خیز

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ ساتوین جلد طلسم ہوش ربا کی جو اِس سے پہلے چند بار مطبع اودھ اخبار مملوکہ جناب منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای واقع لکھنؤ مین چھپ چکی ہے اب شاخ مطبع موصوف واقع کانپور مین بماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ع بار اول طبع ہوئی

اعلان

فہرست کتب

باغ و بہار۔ معروف بہ قصہ چار درویش باتصویر۔

طلسم فصاحت۔ قصہ عجیب و غریب از سید محمد حسین جاہ۔

آرائش محفل۔ قصہ حاتم طائی باتصویر از سید حیدر بخش۔

ایضاً۔ بغیر تصویر۔

داستان امیر حمزہ۔ باتصویر ہر چہار نسبت مسلسل ہند۔ مترجمہ مولوی عبد اللہ و نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین۔

مقتول جفا۔ معروف بہ فسانہ غم آمود از حافظ مہر الدین نو طرز مرصع۔ از محمد عیوض۔

بستان حکمت۔ اردو ترجمہ انوار سہیلی۔ مترجمہ فقیر محمد خان۔

جام سرشار باتصویر مصنفہ پنڈت رتن ناتھ لکھنوی مشہور مصنف فسانہ آزاد و سیر کہسار جسنے ایک دفعہ اسکا مطالعہ کیا لطف مذاق و خوبی و رنگینی عبارت کا مداح ہوا۔

فسانہ آزاد۔ کامل ہر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ۔

فسانہ آزاد۔ جلد ثانی کے متفرق رسالے ماہواری بنابر فروخت حسب تفصیل ذیل موجود ہیں۔

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء

بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۸۰ء

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۸۸۰ء

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء

بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۰ء

بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۰ء

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء

بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۸۱ء

بابت ماہ جون سنہ ۱۸۸۱ء

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء

بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۸۱ء

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۸۸۱ء

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ء

بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۱ء

بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء

فسانہ آزاد جلد ثالث۔ کی متفرق رسالے ماہواری بنابر فروخت حسب تفصیل ذیل موجود ہیں۔

بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۲ء

بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۸۲ء

بابت ماہ جون سنہ ۱۸۸۲ء

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۲ء

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۸۸۲ء

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ء

بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۲ء

بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۲ء

فسانہ دلپذیر مصنفہ منشی احمد علی خان نائب۔ عجب فصیح بلیغ نو طرز مرصع رزم بزم دونوں عمدہ۔

فسانۂ جمیل۔ مترجمہ منشی حامد حسین قصہ قابل دید ہے۔

فہرست کتب

مہدی نامہ ۔ ترجمۂ جلد اول بوستان خیال مترجمہ مرزا عسکری عرف چھوٹے آغا صاحب دلچسپ احوال اجداد والا نژاد صاحبقران شاہ معز الدین گیتی ستان ۔

رومۃ الابصار ۔ ترجمۂ معز الدین نامہ جلد دوم بوستان خیال ہمین شاہزادۂ معز الدین اور ملکہ شمسہ تاجدار اور ملکہ نوبہار کے تعشق اور عجائب سیر و گلگشت اور دیوؤن کی صف آرائی کا بہ تفصیل تمام ذکر ہے ۔ جناب آغا جو صاحب نے اس ترجمہ مین جیسی دماغ سوزی اور عرق ریزی کی ہے وہ بنظر انصاف معلوم ہو سکتی ہے ہان افسوس ہے کہ مترجم علام کا انتقال ہو گیا اور انکے حین حیات جلدون کی تکمیل کی نوبت نہ آئی تاہم کارخانہ اودھ اخبار نے بہ کمال قدر دانی چاہا کہ ایک باکمال رئیس کی محنت رائگان نہو اور ہی خیال سے بصرف زر کثیر اسکو مرتب مکمل کیا ۔

ضیاء الابصار ۔ ترجمۂ جلد سوم بوستان خیال ۔
شمس النہار ۔ ترجمۂ جلد چہارم بوستان خیال ۔
مطلع الانوار ۔ ترجمۂ جلد پنجم بوستان خیال ۔
خرینۃ الاسرار ۔ با تصویر ۔ ترجمہ خورشید نامہ یعنی جلد ششم ترجمۂ بوستان خیال ۔
نور الانوار ۔ ترجمۂ خورشید نامہ جلد ہفتم بوستان خیال ۔
مشرق الانوار ۔ جلد ہشتم ترجمۂ بوستان خیال ۔
تفریح الاحرار ۔ جلد نہم ترجمہ بوستان خیال ۔
قصۂ سیاہ پوش ۔ از عنایت اللہ صاحب تخلص قدسی

ریاض تحقیق نادر ۔ اُردو شرح سکندر نامہ مصنفۂ ماہر علوم جناب مولوی عبد المجید صاحب جنکی بابت جامع و مکمل کوئی شرح ایسی تیار نہیں ہوئی

فسانۂ جدید ۔ مصنفۂ پنڈت رتن ناتھ لکھنوی کے متفرق حصہ جات ماہواری بنا بر فروخت حسب ذیل موجود ہین ۔

(۱) بابت ماہ ۔ جولائی ۱۸۸۰ء
(۲) بابت ماہ ۔ ستمبر ۱۸۸۰ء
(۳) بابت ماہ ۔ اکتوبر ۱۸۸۰ء
(۴) بابت ماہ ۔ نومبر ۱۸۸۰ء
(۵) بابت ماہ ۔ دسمبر ۱۸۸۰ء

فسانۂ معقول ۔ از سید غلام حیدر خان بہادر ۔
قصۂ زاہد شمسی مصنفۂ شیخ برہان الدین احمد ۔
جادۂ تسخیر ۔ قصۂ دلچسپ از نواب محمد حیدر علیخان بہادر
شگاسن بتیسی نثر ۔
ناٹک نل دمنتی ۔ مولفۂ منشی بنارسی پرشاد ۔
قصۂ موتی و نبولہ ۔ ذخیرہ پند خردمندانہ ۔
بھول بھلیان مشہور شاعر شکسپیر کے ڈراما سریع الفہم اُردو نثر ترجمہ ہے غیر مطبع ۔
دام محبت مشہور شاعر شکسپیر کے ڈراما حرف بحرف ترجمہ ہے مطبوعہ غیر مطبع ۔
سیر کہسار ۔ ہر دو جلد مصنفۂ پنڈت رتن ناتھ ۔

(جلد اول)
(جلد دوم)